وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (النساء)

ا جس نے رسول کا حکم مانا تو بیشک اس نے اللہ کا حکم مانا

بخاری شریف

مترجم و محشی

مصنفہ:

امام المحدثین ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ

ترجمہ و تحشیہ:

فاضل شہیر مولانا عبد الحکیم خاں اختر شاہجہانپوری علیہ الرحمۃ

فہرس بخاری شریف مترجم جلد سوم

باب	مضمون	صفحہ
	پارہ ۔۔ ۲۱	
۱	سورۂ الفاتحہ کی فضیلت	۳۴
۲	سورۂ البقرہ کی فضیلت	۳۵
۳	سورۂ الکہف کی فضیلت	۳۶
۴	سورۂ الفتح کی فضیلت	۳۶
۵	سورۂ اخلاص کی فضیلت	۳۶
۶	آخری دونوں سورتوں کی فضیلت	۳۷
۷	تلاوت کے وقت سکینہ اور فرشتوں کا نزول	۳۸
۸	حضورﷺ نے قرآن کے سوا اور کچھ نہیں چھوڑا	۳۸
۹	قرآن کو ہر کلام پر فضیلت ہے۔	۳۹
۱۰	قرآن کے مطابق وصیت کرنا۔	۴۰
۱۱	جو قرآن پر اکتفا کرے	۴۰
۱۲	قاری پر غبطہ کرنا۔	۴۰
۱۳	بہتر مسلمان وہ جو قرآن پڑھے اور پڑھائے۔	۴۱
۱۴	قرآن کریم زبانی یاد کرنا	۴۳
۱۵	قرآن کریم کی تلاوت ہمیشہ کرتا رہے	۴۴
۱۶	سواری پر تلاوت کرنا۔	۴۵
۱۷	بچوں کو قرآن مجید سکھانا۔	۴۵
۱۸	قرآن مجید پڑھ کر بھول جانا	۴۵
۱۹	سورۂ البقرہ وغیرہ کہنا۔	۴۶
۲۰	قرآن کریم ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا۔	۴۷
۲۱	تلاوت کے وقت مد کا ادا کرنا۔	۴۸
۲۲	نرم آواز سے تلاوت کرنا۔	۴۸
۲۳	خوش الحانی سے تلاوت کرنا۔	۴۸
۲۴	دوسرے کی زبانی قرآن سننا۔	۴۹
۲۵	قاری سے کہنا، بس کافی ہے۔	۴۹
۲۶	قرآن کریم کتنے دنوں میں ختم کرے۔	۴۹
۲۷	تلاوت کے وقت رونا۔	۵۱
۲۸	دکھانے کے لیے تلاوت یا کمانے کے لیے یا فخر پر پڑھے۔	۵۱
		۵۱
۲۹	دل لگنے تک تلاوت کرنا۔	۵۴
	کتاب النکاح	۵۵
۳۰	نکاح کی ترغیب۔	۵۵
۳۱	نکاح کس کے لیے ضروری ہے۔	۵۶
۳۲	نکاح کی طاقت نہ رکھنے والا روزے رکھے۔	۵۶
۳۳	کئی بیویاں رکھنا۔	۵۷
۳۴	شادی کے لیے ہجرت کی یا اچھا کام کیا۔	۵۸
۳۵	مفلس نادار کا نکاح۔	۵۸
۳۶	اپنی بیوی کا دوسرے مسلمان سے نکاح کرنا۔	۵۸
۳۷	مجرد رہنا اور خصی ہو جانا مکروہ ہے۔	۵۹
۳۸	کنواری لڑکی سے نکاح کرنا۔	۶۰
۳۹	شوہر دیدہ سے نکاح کرنا۔	۶۰
۴۰	نو عمر لڑکی کا عمر رسیدہ سے نکاح۔	۶۱
۴۱	کیسی عورت سے نکاح کرنا بہتر ہے۔	۶۱
۴۲	لونڈی کو آزاد کر کے نکاح میں لانا۔	۶۱
۴۳	لونڈی کی آزادی کو مہر قرار دینا۔	۶۲
۴۴	مفلس سے شادی۔	۶۳

باب	مضمون	صفحہ
۴۵	برابری دینداری میں ہے۔	۶۳
۴۶	مال میں برابری اور مفلس کا مالدار عورت سے نکاح	۶۵
۴۷	عورت کی نحوست سے بچنا	۶۵
۴۸	آزاد عورت غلام کے نکاح میں۔	۶۶
۴۹	چار سے زیادہ بیویاں نہ رکھنا۔	۶۸
۵۰	جو عورتیں نسب نے حرام کیں وہی رضاعت نے۔	۶۸
۵۱	دو سال کی عمر کے بعد دودھ پینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔	۶۹
۵۲	جس مرد کا دودھ تھا وہ شیر خوار کا رضاعی باپ ہے۔	۷۰
۵۳	دودھ پلانے والی کی شہادت۔	۷۰
۵۴	حلال اور حرام عورتیں۔	۷۰
۵۵	بیوی کی بیٹیاں حرام ہیں۔	۷۱
۵۶	دو سگی بہنوں کو نکاح میں جمع کرنا حرام ہے۔	۷۲
۵۷	بیوی کی بھتیجی یا بھانجی سے نکاح نہ کرے۔	۷۳
۵۸	بدلے کا نکاح منع ہے۔	۷۳
۵۹	عورت کا اپنی جان شوہر کے سپرد کرنا۔	۷۳
۶۰	احرام کی حالت میں نکاح کرنا۔	۷۳
۶۱	حضور نے آخر میں نکاح متعہ سے منع فرما دیا۔	۷۳
۶۲	عورت کا نیک مرد سے نکاح کی درخواست کرنا۔	۷۵
۶۳	نیک آدمی سے بیٹی یا بہن کے نکاح کی درخواست کرنا۔	۷۶
۶۴	نکاح کا پیغام دینا۔	۷۷
۶۵	نکاح سے پہلے عورت کو دیکھنا۔	۷۷
۶۶	ولی کی بغیر اجازت نکاح درست نہیں۔	۷۹
۶۷	ولی خود اس عورت سے نکاح کرنا چاہے۔	۸۱
۶۸	اپنے چھوٹے بچے کا نکاح کر دینا۔	۸۲
۶۹	باپ اپنی بیٹی کا اگر امام سے نکاح کرے۔	۸۲
۷۰	بادشاہ کا ولی ہونا۔	۸۲
۷۱	باکرہ اور ثیبہ کا اس کی رضامندی سے نکاح کرنا۔	۸۳
۷۲	بیٹی ناراض ہو تو نکاح نہیں ہوا۔	۸۳
۷۳	یتیم لڑکی کا نکاح کرنا۔	۸۳
۷۴	ولی کا خاطب کی اجازت کے بغیر نکاح کرنا۔	۸۴
۷۵	اپنے بھائی کے پیغام پر پیغام نہ دو۔	۸۵
۷۶	منگنی چھوڑنا۔	۸۵
۷۷	خطبہ دینا۔	۸۶
۷۸	نکاح اور ولیمہ میں دف بجانا۔	۸۶
۷۹	عورتوں کے مہر خوشی سے ادا کرو۔	۸۶
۸۰	بغیر مہر قرآن پڑھانے پر نکاح کرنا۔	۸۸
۸۱	لوہے کی انگوٹھی تک مہر ہو سکتی ہے۔	۸۸
۸۲	نکاح کی شرائط۔	۸۸
۸۳	جو شرطیں نکاح میں درست نہیں۔	۸۹
۸۴	دولہے کا زرد رنگ استعمال کرنا۔	۸۹
۸۵	دعوت ولیمہ۔	۸۹
۸۶	دولہا کو دعا دینا۔	۹۰
۸۷	دلہن بنانے والی عورتوں کا دلہن کو دعا دینا۔	۹۰
۸۸	جہاد سے پہلے دولہا دلہن کی خلوت	۹۰
۸۹	نو سالہ بیوی سے خلوت کرنا۔	۹۰
۹۰	سفر میں دلہن سے خلوت کرنا۔	۹۰
۹۱	دلہن کو سواری اور روشنی کے بغیر لے جانا۔	۹۱
۹۲	عورتوں کے لیے تحفے وغیرہ	۹۱
۹۳	دلہن کو خاوند کے گھر پہنچانے والی عورتیں۔	۹۱
۹۴	دلہن کو تحفہ دینا۔	۹۲
۹۵	دلہن کے لیے کپڑے اور زیور مستعار لینا۔	۹۳
۹۶	خاوند اپنی بیوی کے پاس آ کر کیا پڑھے۔	۹۴
۹۷	ولیمہ کرنا۔	۹۴

باب	مضمون	صفحہ
۹۸	ولیمہ کرنا چاہیے خواہ ایک بکری سے ہو۔	۹۵
۹۹	ایک بیوی کا دوسری سے زیادہ ولیمہ کرنا۔	۹۶
۱۰۰	ایک بکری سے بھی کم کا ولیمہ کرنا۔	۹۶
۱۰۱	ولیمہ کی دعوت قبول کرنی چاہیے۔	۹۶
۱۰۲	جس نے دعوت قبول نہ کی تو اس نے اللہ اور رسول کی نافرمانی کی۔	۹۷
۱۰۳	بکری پائے کی دعوت قبول کرنا۔	۹۷
۱۰۴	شادی کی دعوت قبول کرنا۔	۹۷
۱۰۵	دعوت ولیمہ میں عورتوں اور بچوں کو لے جانا۔	۹۸
۱۰۶	دعوت میں بری بات دیکھ کر لوٹ آنا۔	۹۸
۱۰۷	دلہن کا مہمانوں کی خدمت کرنا۔	۹۹
۱۰۸	دعوت میں نشہ نہ لانے والا شربت پلانا۔	۹۹
۱۰۹	عورتوں کے ساتھ رواداری برتنا۔	۹۹
۱۱۰	عورتوں کے متعلق وصیت کرنا۔	۱۰۰
۱۱۱	اپنے بیوی بچوں کو جہنم سے بچاؤ۔	۱۰۰
۱۱۲	اہل وعیال کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا۔	۱۰۰
۱۱۳	باپ کا بیٹی کو خاوند کے بارے میں نصیحت کرنا	۱۰۲
۱۱۴	بیوی خاوند کی اجازت سے نفلی روزہ رکھے۔	۱۰۳
۱۱۵	بیوی کا ناراض ہو کر خاوند کے بستر سے الگ سونا۔	۱۰۳
۱۱۶	خاوند کی بغیر اجازت بیوی کسی کو گھر میں نہ آنے دے	۱۰۶
۱۱۷	جنت میں مفلس اور جہنم میں عورتیں زیادہ ہوں گی	۱۰۷
۱۱۸	خاوند کے احسان فراموش کرنا۔	۱۰۷
۱۱۹	بیوی کا خاوند پر حق ہے۔	۱۰۸
۱۲۰	بیوی اپنے خاوند کے گھر کی نگران ہے۔	۱۰۹
۱۲۱	مرد عورتوں پر حاکم ہیں۔	۱۰۹
۱۲۲	خاوند کا اپنی بیویوں کے گھروں میں نہ جانا۔	۱۰۹
۱۲۳	عورتوں کو کسی ایک جگہ الگ کر دیا جا سکتا ہے۔	۱۱۰
۱۲۴	بیوی کا گناہ میں شوہر کی اطاعت نہ کرنا۔	۱۱۰
۱۲۵	اگر بیوی کو خاوند کی ناراضگی کا ڈر ہو۔	۱۱۰
۱۲۶	عزل کرنا۔	۱۱۱
۱۲۷	سفر کے لیے عورتوں میں قرعہ ڈالنا۔	۱۱۱
۱۲۸	ایک بیوی کا سوکن کو اپنی باری دینا۔	۱۱۲
۱۲۹	بیویوں کے درمیان انصاف کرنا۔	۱۱۲
۱۳۰	ثیبہ کی موجودگی میں کنواری سے نکاح کرنا۔	۱۱۲
۱۳۱	کنواری کی موجودگی میں ثیبہ سے نکاح کرنا۔	۱۱۲
۱۳۲	ایک غسل سے مختلف بیویوں کے پاس جانا۔	۱۱۳
۱۳۳	ایک دن میں تمام بیویوں کے پاس جانا۔	۱۱۳
۱۳۴	بیمار اپنی باقی بیویوں کی اجازت سے ایک کے پاس رہ سکتا ہے۔	۱۱۳
۱۳۵	خاوند کو کسی بیوی سے زیادہ محبت ہونا۔	۱۱۳
۱۳۶	سوکن کا دل جلانا۔	۱۱۴
۱۳۷	غیرت کا بیان۔	۱۱۴
۱۳۸	عورتوں کی غیرت اور ناراضگی۔	۱۱۷
۱۳۹	خلاف غیرت و انصاف بات کا اپنی بیٹی سے دفع کرنا۔	۱۱۷
۱۴۰	مردوں کی قلت اور عورتوں کی کثرت۔	۱۱۷
۱۴۱	آدمی کسی عورت کے پاس تنہائی میں جا سکتا ہے۔	۱۱۸
۱۴۲	لوگوں کے قریب کسی عورت سے علیحدگی میں بات کرنا۔	۱۱۸
۱۴۳	عورتوں کی مشابہت کرنے والے مردوں کا عورتوں کے پاس آنا جانا منع ہے۔	۱۱۹
۱۴۴	عورت کا حبشیوں کو دیکھنا جب کہ فتنے کا اندیشہ نہ ہو۔	۱۱۹
۱۴۵	ضرورت کام کے لیے عورتوں کا باہر نکلنا۔	۱۱۹
۱۴۶	مسجد جانے کے لیے خاوند سے اجازت لینا	۱۱۹
۱۴۷	رضاعی عورتوں کے پاس جانا اور انہیں دیکھنا	۱۲۰

باب	مضمون	صفحہ
	جائز ہے۔	
۱۴۸	عورت اپنے خاوند کے سامنے کسی دوسری عورت کی تعریف نہ کرے۔	۱۲۰
۱۴۹	مرد کا یہ کہنا کہ آج میں اپنی ساری بیویوں کے پاس جاؤں گا۔	۱۲۱
۱۵۰	سفر سے رات کے وقت گھر نہ لوٹے۔	۱۲۱
	پارہ — ۲۲	۱۲۲
۱۵۱	اولاد کی خواہش کرنا۔	۱۲۲
۱۵۲	عورت کا بالوں سے بال جوڑنا اور کنگھی کرنا۔	۱۲۲
۱۵۳	عورتیں اپنا سنگار کس کو دکھائیں۔	۱۲۳
۱۵۴	جو حد بلوغ کو نہ پہنچے۔	۱۲۳
۱۵۵	غصہ میں اپنی بیٹی کو مارنا۔	۱۲۳
	کتاب الطلاق	۱۲۳
۱۵۶	طلاق کی مذمت۔	۱۲۴
۱۵۷	حائضہ کو طلاق دینا۔	۱۲۵
۱۵۸	کیا مرد طلاق کے وقت بیوی کی طرف متوجہ ہو۔	۱۲۵
۱۵۹	جس نے تین طلاقوں کو جائز بتایا۔	۱۲۶
۱۶۰	بیویوں کو اختیار دینا۔	۱۲۸
۱۶۱	طلاق کے الفاظ۔	۱۲۸
۱۶۲	عورت کو اپنے اوپر حرام کرنا۔	۱۲۹
۱۶۳	حلال کو حرام کیوں کرتے ہو۔	۱۲۹
۱۶۴	نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہے۔	۱۳۱
۱۶۵	بیوی کو بہن کہہ دینا۔	۱۳۱
۱۶۶	جبر کے تحت یا نشہ و جنون میں طلاق دینا۔	۱۳۱
۱۶۷	خلع میں طلاق دینا۔	۱۳۴
۱۶۸	کیا ضرورت کے تحت خلع ہو سکتا ہے۔	۱۳۵

باب	مضمون	صفحہ
۱۶۹	لونڈی کی بیع سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔	۱۲۶
۱۷۰	لونڈی غلام کے تحت ہو تو اختیار دینا۔	۱۲۶
۱۷۱	بریرہ کے خاوند کے لیے حضور کا سفارش کرنا۔	۱۲۷
۱۷۲	لونڈی کو خاوند کے بارے میں اختیار دینا۔	۱۲۷
۱۷۳	مشرک عورت سے نکاح نہ کرو۔	۱۲۷
۱۷۴	مشرکہ اگر مسلمان ہو جائے تو نکاح و عدت۔	۱۲۸
۱۷۵	اگر مشرکہ یا نصرانیہ کا مسلمان ہونا جو ذمی یا حربی کے تحت تھی۔	۱۲۸
۱۷۶	بیویوں سے ایلاء کرنا	۱۴۰
۱۷۷	مفقود الخبر کے اہل و عیال اور مال کا حکم۔	۱۴۰
۱۷۸	ظہار کا بیان۔	۱۴۱
۱۷۹	طلاق اور دیگر امور کے اشارے۔	۱۴۱
۱۸۰	لعان کا بیان۔	۱۴۳
۱۸۱	کہنا کہ یہ بچہ میرا نہیں ہے۔	۱۴۵
۱۸۲	لعان کرنے والوں کا قسم کھانا۔	۱۴۶
۱۸۳	لعان میں ابتدا مرد کرے۔	۱۴۶
۱۸۴	جس نے لعان کے بعد طلاق دی۔	۱۴۶
۱۸۵	مسجد میں لعان کرنا۔	۱۴۷
۱۸۶	حضور کا ارشاد کہ اگر میں گواہ کے بغیر سنگسار کرتا۔	۱۴۸
۱۸۷	لعان کرنے والی کا مہر	۱۴۸
۱۸۸	لعان کرنے والوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔	۱۴۹
۱۸۹	لعان کرنے والوں میں جدائی کرا دینا۔	۱۴۹
۱۹۰	بچہ لعان کرنے والی کا ہے۔	۱۵۰
۱۹۱	امام کا دعا کرنا اے اللہ حقیقت ظاہر فرما۔	۱۵۰
۱۹۲	تین طلاقوں کے بعد دوسرے خاوند سے نکاح کیا اور اس نے ابھی ہاتھ نہیں لگایا۔	۱۵۰
۱۹۳	جو عورتیں حیض سے ناامید ہو گئی ہیں۔	۱۵۱

باب	مضمون	صفحہ
۱۹۴	حاملہ کی عدت وضع حمل تک ہے۔	۱۵۱
۱۹۵	مطلقہ تین پاکیوں تک خود کو روکے۔	۱۵۲
۱۹۶	فاطمہ بنت قیس کا واقعہ۔	۱۵۲
۱۹۷	جب مطلقہ کو خاوند کے گھر میں خوف ہو۔	۱۵۲
۱۹۸	عورت حیض اور حمل کو نہ چھپائے۔	۱۵۳
۱۹۹	عدت کے دوران شوہر کو رجوع کا حق ہے۔	۱۵۴
۲۰۰	حائضہ سے رجوع کرنا۔	۱۵۴
۲۰۱	خاوند مر جائے تو عدت چار ماہ دس دن ہے۔	۱۵۵
۲۰۲	سوگ والی کا سرمہ لگانا۔	۱۵۶
۲۰۳	سوگ والی کا طہر میں قسط استعمال کرنا۔	۱۵۶
۲۰۴	سوگ والی کا رنگ دار کپڑے پہننا۔	۱۵۷
۲۰۵	خاوند مر جائے تو بیوی کی عدت۔	۱۵۷
۲۰۶	زانیہ کا مہر اور نکاح فاسد۔	۱۵۸
۲۰۷	دخول کب متحقق ہوتا ہے اور دخول و مساس سے پہلے طلاق کا حکم۔	۱۵۹
۲۰۸	اس عورت کے متعہ کا بیان جس کا مہر مقرر نہیں ہوا۔	۱۵۹
	کتاب النفقات	۱۶۰
۲۰۹	اہل و عیال پر خرچ کرنے کی فضیلت۔	۱۶۰
۲۱۰	اہل و عیال کو نفقہ دینا واجب ہے۔	۱۶۱
۲۱۱	بیویوں کو سال بھر کی خوراک دینا اور وہ اسے کس طرح خرچ کریں۔	۱۶۲
۲۱۲	عورتیں بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں۔	۱۶۴
۲۱۳	اس عورت کا نفقہ جس کا خاوند غائب ہو جائے اور بچے کا نفقہ۔	۱۶۴
۲۱۴	عورت کا خاوند کے گھر میں کام کاج کرنا۔	۱۶۵
۲۱۵	عورت کے لیے خادم رکھنا۔	۱۶۷

باب	مضمون	صفحہ
۲۱۶	مرد کا اپنے اہل و عیال کی مدد کرنا۔	۱۶۸
۲۱۷	مرد اگر بیوی کو پورا نفقہ نہ دے۔	۱۶۸
۲۱۸	بیوی خاوند کے مال اور نفقہ کی حفاظت کرے۔	۱۶۸
۲۱۹	عورتوں کو دستور کے مطابق لباس دینا۔	۱۶۸
۲۲۰	بچے کے سلسلے میں بیوی کا شوہر کی مدد کرنا۔	۱۶۹
۲۲۱	مفلس کا اہل و عیال کو نفقہ دینا۔	۱۶۹
۲۲۲	وارث بھی اسی طرح نفقہ دیں۔	۱۷۱
۲۲۳	حضور کا فرمان کہ جس نے قرض چھوڑا یا بچے چھوڑے تو میں ذمہ دار ہوں۔	۱۷۲
۲۲۴	بچہ دایہ وغیرہ کو دودھ پلانے کے لیے دینا۔	۱۷۳
	کتاب الاطعمہ	۱۷۳
۲۲۵	پاک روزی کھانا۔	۱۷۳
۲۲۶	بسم اللہ پڑھ کر دائیں ہاتھ سے کھانا۔	۱۷۳
۲۲۷	سامنے سے کھانا۔	۱۷۴
۲۲۸	سارے برتن سے کھاتے پھرنا۔	۱۷۴
۲۲۹	کھانا اور دیگر کام دائیں ہاتھ سے۔	۱۷۶
۲۳۰	جو پیٹ بھر کر کھائے۔	۱۷۶
۲۳۱	اندھے، لنگڑے اور مریض پر کوئی حرج نہیں۔	۱۷۸
۲۳۲	پتلی روٹی اور خوان اور سفرہ پر کھانا۔	۱۷۹
۲۳۳	ستو	۱۸۰
۲۳۴	حضور اس وقت تک نہیں کھاتے تھے جب تک معلوم نہ ہو جائے کہ کیا کھانا ہے۔	۱۸۰
۲۳۵	ایک کا کھانا دو کے لیے کفایت کرتا ہے۔	۱۸۱
۲۳۶	مومن اتنا کھاتا ہے کہ ایک آنت بھرے۔	۱۸۱
۲۳۷	کافر اتنا کھاتا ہے کہ سات آنتیں بھر جائیں۔	۱۸۱
۲۳۸	ٹیک لگا کر کھانا۔	۱۸۲
۲۳۹	بھنا ہوا گوشت کھانا۔	۱۸۲

باب	مضمون	صفحہ
۲۴۰	خزیرہ کھانا۔	۱۸۳
۲۴۱	پنیر اور حیس	۱۸۴
۲۴۲	چقندر اور جو	۱۸۴
۲۴۳	گوشت کو دانتوں سے نوچنا اور ہانڈی سے نکال کر کھانا۔	۱۸۴
۲۴۴	دستی کا گوشت چھڑا کر کھانا۔	۱۸۴
۲۴۵	گوشت چھری سے کاٹنا۔	۱۸۵
۲۴۶	حضور نے کبھی کسی کھانے کی برائی نہیں کی۔	۱۸۶
۲۴۷	جو کے آٹے میں پھونکیں مارنا۔	۱۸۶
۲۴۸	حضور اور آپ کے اصحاب کیا کھاتے تھے۔	۱۸۶
۲۴۹	تلبینہ	۱۸۷
۲۵۰	ثرید	۱۸۸
۲۵۱	بھنی ہوئی بکری نیز دستی اور پہلو کا گوشت۔	۱۸۸
۲۵۲	اسلاف کھانے وغیرہ کا کتنا ذخیرہ رکھتے تھے۔	۱۸۹
۲۵۳	حیس	۱۸۹
۲۵۴	چاندی کے ملمع کردہ برتنوں میں کھانا۔	۱۹۰
۲۵۵	کھانے کا بیان	۱۹۰
۲۵۶	سبزی ترکاری	۱۹۱
۲۵۷	میٹھی چیز اور شہد	۱۹۲
۲۵۸	کدو	۱۹۲
۲۵۹	اپنے بھائیوں کو کھلانے میں تکلف کرنا۔	۱۹۳
۲۶۰	دوسرے کو دعوت دے کے خود کسی کام میں مشغول ہو جانا	۱۹۳
۲۶۱	شوربہ	۱۹۳
۲۶۲	سکھایا ہوا گوشت۔	۱۹۳
۲۶۳	دسترخوان پر دوسرے کو چیز پیش کرنا	۱۹۴
۲۶۴	تازہ کھجوریں ککڑی کے ساتھ کھانا	۱۹۴
۲۶۵	کھجوریں تقسیم کرنا۔	۱۹۵
۲۶۶	تر اور خشک کھجوریں	۱۹۵
۲۶۷	جمار کھانا۔	۱۹۶
۲۶۸	عجوہ کھجور	۱۹۶
۲۶۹	دو کھجوریں ملا کر کھانا	۱۹۷
۲۷۰	ککڑی	۱۹۷
۲۷۱	کھجور کی برکت	۱۹۷
۲۷۲	دو کھانے ایک ساتھ کھانا	۱۹۷
۲۷۳	دس دس آدمیوں کو بٹھا کر کھانا کھلانا۔	۱۹۷
۲۷۴	لہسن اور بدبودار چیزوں کی کراہت۔	۱۹۸
۲۷۵	پیلو کا پھل۔	۱۹۸
۲۷۶	کھانے کے بعد کلی کرنا۔	۱۹۹
۲۷۷	رومال کے ساتھ پونچھنے سے پہلے انگلیوں کو چاٹنا۔	۱۹۹
۲۷۸	رومال	۱۹۹
۲۷۹	کھانے سے فارغ ہو کر کیا پڑھے۔	۲۰۰
۲۸۰	خادم کے ساتھ کھانا۔	۲۰۰
۲۸۱	شکر گزار کھانے والا روزہ دار صابر کی طرح ہے	۲۰۰
۲۸۲	جس کی دعوت کی جائے اگر وہ کسی اور کو بھی ساتھ لے آئے۔	۲۰۰
۲۸۳	شام کا کھانا آ جائے تو نماز عشاء کی جلدی نہ کرے۔	۲۰۱
۲۸۴	دعوت کھا کر چلے جانا چاہیے۔	۲۰۲
	کتاب العقیقہ	۲۰۳
۲۸۵	بچے کا نام رکھنا اور تحنیک کرنا۔	۲۰۳
۲۸۶	عقیقہ کر کے بچے کی تکلیف دور کرنا۔	۲۰۵
۲۸۷	اونٹنی کا پہلا بچہ جو بتوں کے لیے ذبح کیا جائے	۲۰۵
۲۸۸	رجب میں جو بتوں کے نام پر قربانی دی جائے۔	۲۰۶

باب	مضمون	صفحہ
	پارہ — ۲۳	۲۰۷
۲۸۹	ذبیحہ اور شکار پر بسم اللہ پڑھنا۔	۲۰۷
۲۹۰	معراض سے مارا ہوا شکار	۲۰۸
۲۹۱	تیر کے دوسرے سرے سے مارا ہوا شکار	۲۰۸
۲۹۲	کمان سے شکار کرنا	۲۰۸
۲۹۳	روڑے اور گولی مارنا	۲۰۹
۲۹۴	شکار اور نگرانی کے سوا کتا پالنے کا حکم	۲۰۹
۲۹۵	اگر کتا شکار میں سے کھالے	۲۱۰
۲۹۶	جو شکار دو تین دن بعد ملے	۲۱۱
۲۹۷	جب شکار کے پاس دوسرا کتا ملے۔	۲۱۱
۲۹۸	شکار کے احکام	۲۱۱
۲۹۹	پہاڑی شکار	۲۱۲
۳۰۰	دریائی شکار حلال ہے۔	۲۱۴
۳۰۱	ٹڈی کھانا	۲۱۵
۳۰۲	مجوسیوں کے برتن اور مردار	۲۱۶
۳۰۳	جو ذبیحہ پر جان بوجھ کر بسم اللہ نہ پڑھے۔	۲۱۶
۳۰۴	جو تھانوں پر اور بتوں کے لیے ذبح کیا گیا۔	۲۱۷
۳۰۵	حضورؐ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ذبح کرنا چاہیے۔	۲۱۷
۳۰۶	جو چیز خون بہاوے اُس سے ذبح کرو۔	۲۱۸
۳۰۷	عورت اور لونڈی کا ذبیحہ	۲۱۹
۳۰۸	دانت ہڈی اور ناخن سے ذبح نہ کیا جائے۔	۲۱۹
۳۰۹	جاہلوں کا ذبیحہ	۲۱۹
۳۱۰	اہل کتاب کا ذبیحہ اور حربی وغیرہ کا	۲۲۰
۳۱۱	جو جانور بھاگ جائے وہ وحشی کے حکم میں ہے۔	۲۲۰
۳۱۲	نحر اور ذبح	۲۲۱

باب	مضمون	صفحہ
۳۱۳	مُثلہ، مصبورہ اور مجثمہ کرنا مکروہ ہے۔	۲۲۳
۳۱۴	مرغ	۲۲۳
۳۱۵	گھوڑے کا گوشت	۲۲۴
۳۱۶	پالتو گدھوں کا گوشت	۲۲۴
۳۱۷	دانتوں والا ہر درندہ حرام ہے	۲۲۵
۳۱۸	مردار کی کھال	۲۲۶
۳۱۹	مشک	۲۲۶
۳۲۰	خرگوش	۲۲۷
۳۲۱	گوہ	۲۲۸
۳۲۲	جمے ہوئے یا بہنے والے گھی میں چوہا گرنا۔	۲۲۸
۳۲۳	چہرے پر داغ یا نشان لگانا	۲۲۹
۳۲۴	مشترکہ مال غنیمت میں سے اگر ایک آدمی کسی جانور کو ذبح کرے۔	۲۲۹
۳۲۵	بھاگے ہوئے اونٹ کو اُس قوم کا کوئی فرد تیر سے شکار کرے۔	۲۳۰
۳۲۶	حالتِ اضطرار میں کھانا۔	۲۳۰
	کتاب الاضاحی	۲۳۱
۳۲۷	قربانی کرنا سنت ہے	۲۳۲
۳۲۸	امام نے لوگوں میں قربانی کا گوشت تقسیم کیا۔	۲۳۳
۳۲۹	مسافروں اور عورتوں کی قربانی	۲۳۳
۳۳۰	قربانی کے روز گوشت کھانے کی خواہش	۲۳۴
۳۳۱	جس نے کہا کہ قربانی صرف عید کے روز ہے	۲۳۴
۳۳۲	قربانی اور نحر عید گاہ میں	۲۳۴
۳۳۳	حضورؐ نے دو سینگوں والے دنبے کی قربانی دی	۲۳۵
۳۳۴	ابوبردہ کے لیے چھ ماہ کے بچے کی اجازت	۲۳۵
۳۳۵	قربانی کا جانور جو اپنے ہاتھ سے ذبح کرے۔	۲۳۶
۳۳۶	جو دوسرے کی قربانی کا جانور ذبح کرے۔	۲۳۶

باب	مضمون	صفحہ
۳۳۷	قربانی نماز کے بعد کی جائے	۲۳۷
۳۳۸	نماز سے پہلے قربانی دی تو وہ دوبارہ دے	۲۳۷
۳۳۹	ذبیحہ کے پہلو پر قدم رکھنا۔	۲۳۸
۳۴۰	ذبح کے وقت تکبیر کہے	۲۳۸
۳۴۱	جب ذبح کرنے کے لیے قربانی بھیج دی تو اس حاجی پر کوئی چیز حرام نہیں۔	۲۳۸
۳۴۲	قربانی کا کتنا گوشت کھائیں اور کتنا جمع کر کے رکھ لیں۔	۲۳۹
	کتاب الاشربہ	۲۴۱
۳۴۳	شراب پینا شیطانی کام ہے	۲۴۱
۳۴۴	انگور کی شراب	۲۴۲
۳۴۵	شراب کی حرمت نازل ہوئی تو وہ گیہوں اور کچی کھجوروں سے بنتی تھی۔	۲۴۲
۳۴۶	بتع نامی شہد کی شراب	۲۴۳
۳۴۷	شراب وہ ہے جو عقل کو زائل کردے	۲۴۳
۳۴۸	دوسرا نام رکھ کر شراب کو حلال سمجھنا	۲۴۴
۳۴۹	برتنوں اور پیالوں میں نبیذ بنانا	۲۴۵
۳۵۰	شراب کے برتنوں کی ممانعت کے بعد حضور نے اجازت دے دی۔	۲۴۵
۳۵۱	کھجور کا شیرہ جب تک نشہ نہ دے۔	۲۴۶
۳۵۲	جس نے ہر نشہ لانے والے مشروب سے منع کیا	۲۴۶
۳۵۳	پکی اور کچی کھجوروں کا شیرہ ملانے سے اگر نشہ لائے تو نہ ملایا جائے۔	۲۴۷
۳۵۴	دودھ پینا	۲۴۸
۳۵۵	میٹھا پانی تلاش کرنا	۲۵۰
۳۵۶	دودھ میں پانی ڈال کر پینا	۲۵۰
۳۵۷	میٹھی چیز اور شہد پینا	۲۵۱
۳۵۸	کھڑے ہو کر پینا	۲۵۱
۳۵۹	اونٹ پر سوار ہونے کی حالت میں پینا	۲۵۲
۳۶۰	پینے میں دائیں جانب والا زیادہ حقدار ہے	۲۵۲
۳۶۱	دائیں جانب والے سے اجازت لے کر بڑے آدمی کو پہلے پلانا۔	۲۵۲
۳۶۲	چلو سے حوض کا پانی پینا۔	۲۵۲
۳۶۳	چھوٹوں کا بڑوں کی خدمت کرنا	۲۵۳
۳۶۴	برتنوں کو ڈھانپ کر رکھنا	۲۵۴
۳۶۵	مشک کا منہ موڑ کر پانی پینا	۲۵۴
۳۶۶	مشک سے منہ لگا کر پانی پینا	۲۵۴
۳۶۷	برتن کے اندر سانس لینا	۲۵۵
۳۶۸	دو یا تین سانسوں میں پینا	۲۵۵
۳۶۹	سونے کے برتنوں میں پینا	۲۵۵
۳۷۰	چاندی کے برتن میں پینا	۲۵۶
۳۷۱	پیالوں میں پینا	۲۵۷
۳۷۲	حضور کے پیالے یا برتن سے پینا	۲۵۷
۳۷۳	برکت والا پانی پینا	۲۵۸
	کتاب المرضی	۲۵۹
۳۷۴	مرض کے کفارہ ہونے کا بیان	۲۵۹
۳۷۵	شدت مرض	۲۶۰
۳۷۶	سب لوگوں سے زیادہ انبیائے کرام کی آزمائش ہوئی۔	۲۶۱
۳۷۷	بیمار کی عیادت کرنا ضروری ہے۔	۲۶۲
۳۷۸	بیہوش کی عیادت کرنا۔	۲۶۲
۳۷۹	بیماری مرگی کی فضیلت	۲۶۳
۳۸۰	نابینا ہونے کی فضیلت	۲۶۳
۳۸۱	عورتوں کا مردوں کی عیادت کرنا	۲۶۳

باب	مضمون	صفحہ
۳۸۲	بچوں کی عیادت کرنا	۲۳۴
۳۸۳	دیہاتیوں کی عیادت کرنا	۲۳۵
۳۸۴	مشرک کی عیادت کرنا	۲۳۵
۳۸۵	عیادت کے دوران نماز کا وقت ہو جائے تو وہیں باجماعت نماز ادا کریں۔	۲۳۵
۳۸۶	مریض پر ہاتھ رکھنا	۲۳۶
۳۸۷	مریض سے کیا کہیں اور وہ کیا جواب دے	۲۳۷
۳۸۸	عیادت کے لیے پیدل یا سوار ہو کر جانا۔	۲۳۷
۳۸۹	مریض کا کہنا کہ مجھے تکلیف ہے۔	۲۳۸
۳۹۰	مریض کا کہنا کہ میرے پاس سے چلے جاؤ	۲۳۹
۳۹۱	مریض بچے کو دعا کروانے کے لیے لے جانا	۲۴۰
۳۹۲	مریض کا موت کی آرزو کرنا	۲۴۰
۳۹۳	عیادت کرنے والے کا مریض کے لیے دعا کرنا	۲۴۱
۳۹۴	عیادت کرنے والے کا مریض کے لیے وضو کرنا	۲۴۱
۳۹۵	وبا اور بخار دور ہونے کے لیے دعا کرنا	۲۴۲
	کتاب الطب	۲۴۳
۳۹۶	اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کے لیے شفا اتاری ہے۔	۲۴۳
۳۹۷	کیا مرد عورت کا یا عورت مرد کا علاج کرے	۲۴۳
۳۹۸	شفا تین چیزوں میں ہے۔	۲۴۴
۳۹۹	شہد سے علاج۔ اس میں لوگوں کے لیے شفا ہے۔	۲۴۵
۴۰۰	اونٹ کے دودھ سے علاج کرنا	۲۴۵
۴۰۱	اونٹ کے پیشاب سے علاج کرنا	۲۴۶
۴۰۲	کلونجی (کالا دانہ)	۲۴۶
۴۰۳	مریض کو تلبینہ دینا	۲۴۷
۴۰۴	ناک میں دوائی ڈالنا	۲۴۷

باب	مضمون	صفحہ
۴۰۵	ناک میں قسط ہندی ڈالنا	۲۴۷
۴۰۶	پچھنے کس وقت لگوائے	۲۴۸
۴۰۷	سفر اور احرام کی حالت میں پچھنے لگوانا	۲۴۸
۴۰۸	بیماری کے باعث پچھنے لگوانا	۲۴۸
۴۰۹	سر میں پچھنے لگوانا	۲۴۹
۴۱۰	درد شقیقہ یا سر درد کے باعث پچھنے لگوانا	۲۴۹
۴۱۱	تکلیف کے باعث سر منڈانا	۲۴۹
۴۱۲	جو کسی کو داغے یا خود داغ لگوائے	۲۵۰
۴۱۳	تکلیف کے باعث آنکھ میں اثمد یا سرمہ لگانا	۲۵۱
۴۱۴	جذام (کوڑھ)	۲۵۱
۴۱۵	کھمبی آنکھ کے لیے شفا ہے۔	۲۵۱
۴۱۶	منہ میں دوا رکھ دینا	۲۵۲
۴۱۷	بیمار کو تلانا	۲۵۲
۴۱۸	گلے کی بیماری	۲۵۳
۴۱۹	دستوں کا علاج	۲۵۳
۴۲۰	پیٹ کو پکڑنے والی صفر نام کی کوئی بیماری نہیں	۲۵۴
۴۲۱	نمونیہ	۲۵۴
۴۲۲	خون روکنے کے لیے چٹائی جلانا	۲۵۵
۴۲۳	بخار جہنم کی گرمی سے ہے۔	۲۵۵
۴۲۴	اس جگہ سے نکلنا جس کی آب و ہوا اچھی نہ ہو۔	۲۵۶
۴۲۵	طاعون کے متعلق روایتیں۔	۲۵۶
۴۲۶	طاعون پر صبر کرنے کا اجر	۲۵۹
۴۲۷	قرآن سے معوذتین وغیرہ پڑھ کر دم کرنا	۲۵۹
۴۲۸	سورۃ الفاتحہ پڑھ کر دم کرنا	۲۵۹
۴۲۹	دم کرنے کے لیے چند بکریاں لینے کی شرط کرنا	۲۶۰
۴۳۰	نظر لگنے پر دم کرنا	۲۶۰
۴۳۱	نظر کا اثر لگ جاتا ہے۔	۲۶۱
۴۳۲	سانپ بچھو کے کاٹے ہوئے پر دم کرنا	۲۶۱

باب	مضمون	صفحہ
	پارہ — ۲۴	۲۹۲
۴۳۳	حضور کا دم کرنا	۲۹۲
۴۳۴	دم کرتے وقت تھتکارنا	۲۹۳
۴۳۵	تکلیف کی جگہ پر دم کرنے والے کا داہنا ہاتھ پھیرنا	۲۹۵
۴۳۶	عورت کا مرد پر دم کرنا	۲۹۵
۴۳۷	جو دم نہ کرے	۲۹۵
۴۳۸	شگون لینا	۲۹۶
۴۳۹	فال لینا	۲۹۶
۴۴۰	ہامہ کوئی چیز نہیں	۲۹۷
۴۴۱	کہانت	۲۹۷
۴۴۲	جادو	۲۹۸
۴۴۳	شرک اور جادو ہلاک کرنے والی چیزیں ہیں	۳۰۰
۴۴۴	کیا جادو کا توڑ کیا جائے۔	۳۰۰
۴۴۵	حضور پر جادو کیا گیا	۳۰۱
۴۴۶	جادو کے اثر کا بیان	۳۰۲
۴۴۷	جادو کا عجوہ کھجور سے علاج	۳۰۲
۴۴۸	ہامہ کوئی چیز نہیں	۳۰۲
۴۴۹	عدویٰ کوئی چیز نہیں	۳۰۳
۴۵۰	حضور کو زہر دیا گیا	۳۰۳
۴۵۱	زہر پینا اور اس سے اپنے خوف کا علاج بتانا	۳۰۴
۴۵۲	گدھی کا دودھ	۳۰۵
۴۵۳	اگر برتن میں مکھی گر جائے	۳۰۵
	کتاب اللباس	۳۰۶
۴۵۴	زینت کو اللہ نے حلال کیا ہے	۳۰۶
۴۵۵	جو بغیر تکبر ازار لٹکائے	۳۰۶

باب	مضمون	صفحہ
۴۵۶	کپڑوں کو سمیٹنا	۳۰۷
۴۵۷	ٹخنوں سے نیچے جتنا کپڑا ہے وہ جہنم میں ہے۔	۳۰۷
۴۵۸	جو ازراہ تکبر کپڑے گھسیٹتا ہوا چلے	۳۰۷
۴۵۹	حاشیہ والی ازار	۳۰۸
۴۶۰	چادر	۳۰۹
۴۶۱	قمیص پہننا	۳۰۹
۴۶۲	قمیص کا سینے کے پاس گریبان	۳۱۰
۴۶۳	جو سفر میں تنگ آستینوں والا جبہ پہنے	۳۱۱
۴۶۴	جہاد میں اونی جبہ پہننا	۳۱۲
۴۶۵	قبا اور ریشمی فروج پہننا	۳۱۲
۴۶۶	ٹوپیاں	۳۱۲
۴۶۷	شلواریں	۳۱۳
۴۶۸	عمامے (پگڑیاں)	۳۱۳
۴۶۹	کپڑے سے سر اور منہ کو ڈھانپ لینا	۳۱۴
۴۷۰	خود کا استعمال	۳۱۵
۴۷۱	حاشیہ والی چادر اور شملہ	۳۱۵
۴۷۲	حاشیہ دار چادریں اور کمبل	۳۱۶
۴۷۳	کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنا	۳۱۸
۴۷۴	ایک ہی کپڑے میں ملفوف ہو جانا	۳۱۹
۴۷۵	کالا کمبل	۳۱۹
۴۷۶	سبز کپڑے	۳۲۰
۴۷۷	سفید کپڑے	۳۲۱
۴۷۸	ریشم پہننا اور بچھانا کتنا جائز ہے	۳۲۱
۴۷۹	ریشم کو چھونا	۳۲۳
۴۸۰	ریشمی بستر بچھانا	۳۲۵
۴۸۱	مصری ریشمی کپڑا پہننا	۳۲۵
۴۸۲	مرض خارش کے سبب ریشم کی اجازت	۳۲۵

باب	مضمون	صفحہ
۴۸۳	عورتوں کے لیے ریشمی کپڑے	۳۲۹
۴۸۴	حضور کا لباس اور بستر کے بارے میں وضاحت فرمانا	۳۲۶
۴۸۵	نیا کپڑا پہنتے وقت کیا دعا کرے	۳۲۸
۴۸۶	مردوں کے لیے زعفرانی رنگ	۳۲۹
۴۸۷	زعفرانی رنگ کے کپڑے	۳۲۹
۴۸۸	سرخ رنگ کے کپڑے	۳۲۹
۴۸۹	سرخ رنگ کے گدے	۳۲۹
۴۹۰	بال صاف کی ہوئی کھال کے جوتے	۳۲۹
۴۹۱	پہلے داہنا جوتا پہنے	۳۳۰
۴۹۲	پہلے بایاں جوتا اتارے	۳۳۱
۴۹۳	ایک جوتا پہن کر نہ چلے	۳۳۱
۴۹۴	جوتے میں ایک یا دو تسمے ہونا	۳۳۲
۴۹۵	چمڑے کا سرخ خیمہ	۳۳۳
۴۹۶	چٹائی وغیرہ پر بیٹھنا	۳۳۳
۴۹۷	سونے کے بٹن	۳۳۴
۴۹۸	سونے کی انگوٹھیاں	۳۳۴
۴۹۹	چاندی کی انگوٹھیاں	۳۳۵
۵۰۰	سونے اور چاندی کی انگوٹھی پھینکنا	۳۳۵
۵۰۱	انگوٹھی کا نگینہ	۳۳۶
۵۰۲	لوہے کی انگوٹھی	۳۳۶
۵۰۳	انگوٹھی کے نقوش	۳۳۷
۵۰۴	چھنگلیا انگلی میں انگوٹھی پہننا	۳۳۷
۵۰۵	مہر لگانے کے لیے انگوٹھی کا استعمال	۳۳۸
۵۰۶	جو ہتھیلی کی جانب انگوٹھی کا نگینہ رکھے	۳۳۸
۵۰۷	حضور نے فرمایا ہے کہ انگوٹھی جیسا نقش نہ کرو	۳۳۸
۵۰۸	کیا انگوٹھی پر تین سطروں میں نقش کیا جائے	۳۳۹
۵۰۹	عورتوں کے لیے انگوٹھی	۳۳۹
۵۱۰	عورتوں کے ہار اور کپڑے	۳۳۹

باب	مضمون	صفحہ
۵۱۱	ہار مستعار لینا	۳۴۰
۵۱۲	بالیاں	۳۴۰
۵۱۳	بچوں کے ہار	۳۴۰
۵۱۴	عورتوں کی مشابہت کرنے والے مرد اور مردوں کی مشابہت کرنے والی عورتیں	۳۴۱
۵۱۵	عورتوں کی مشابہت کرنے والے کو گھر سے نکال دینا	۳۴۱
۵۱۶	مونچھیں کتروانا	۳۴۲
۵۱۷	ناخن کٹوانا	۳۴۲
۵۱۸	داڑھی بڑھانا	۳۴۳
۵۱۹	بڑھاپے کے بارے میں	۳۴۳
۵۲۰	خضاب	۳۴۴
۵۲۱	گھنگریالے بال	۳۴۴
۵۲۲	بالوں کو گوند سے جمانا	۳۴۶
۵۲۳	مانگ نکالنا	۳۴۷
۵۲۴	گیسو رکھنا	۳۴۹
۵۲۵	بال چھوٹے چھوٹے رکھنا	۳۵۰
۵۲۶	عورت کا اپنے ہاتھ سے شوہر کو خوشبو لگانا	۳۵۰
۵۲۷	سر اور داڑھی میں خوشبو لگانا	۳۵۱
۵۲۸	کنگھی کرنا	۳۵۱
۵۲۹	حائضہ کا اپنے شوہر کے سر میں کنگھی کرنا	۳۵۱
۵۳۰	مرد کا سر میں کنگھی کرنا	۳۵۱
۵۳۱	مشک کے بارے میں	۳۵۱
۵۳۲	بہترین خوشبو لگانا	۳۵۲
۵۳۳	جو خوشبو رد نہ کرے	۳۵۲
۵۳۴	حلق کرانا	۳۵۲
۵۳۵	[illegible] کے لیے [illegible] کرانا	۳۵۲
۵۳۶	بالوں کو جوڑنا	۳۵۲

باب	مضمون	صفحہ
٥٣٧	عورتوں کا چہرے کے بال صاف کرنا	۳۵۴
٥٣٨	بال جوڑنے والی	۳۵۴
٥٣٩	گودنے والی	۳۵۵
٥٤٠	گدوانے والی	۳۵۶
٥٤١	تصویریں رکھنا	۳۵۶
٥٤٢	قیامت کے روز تصویر بنانے والے کو عذاب ہوگا۔	۳۵۶
٥٤٣	تصویریں توڑ دینا	۳۵۷
٥٤٤	جو تصویریں بچھونے یا تکیے کی ہوں	۳۵۸
٥٤٥	جو تصویروں پر بیٹھنا ناپسند کرتا ہے۔	۳۵۸
٥٤٦	نماز کے وقت تصاویر کی موجودگی	۳۶۰
٥٤٧	تصویر والے گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے	۳۶۰
٥٤٨	جو تصویر والے گھر میں داخل نہ ہو	۳۶۰
٥٤٩	جس نے مصور پر لعنت کی	۳۶۰
٥٥٠	مصور سے قیامت میں کہا جائے گا کہ اب اس میں جان پھونکے۔	۳۶۱
٥٥١	کسی کے پیچھے سواری پر بیٹھنا	۳۶۱
٥٥٢	ایک جانور پر تین آدمیوں کا سوار ہونا	۳۶۱
٥٥٣	سواری کے مالک کا کسی کو اپنے آگے بٹھانا	۳۶۲
٥٥٤	حضور کا حضرت معاذ کو اپنے پیچھے بٹھانا	۳۶۲
٥٥٥	سواری پر عورت کا مرد کے پیچھے بیٹھنا	۳۶۲
٥٥٦	چت لیٹ کر ایک پاؤں دوسرے پر رکھ لینا	۳۶۲
	کتاب الادب	۳۶۳
٥٥٧	والدین کے ساتھ نیکی کرنے کا خدا نے حکم دیا ہے۔	۳۶۳
٥٥٨	حسن سلوک کا لوگوں میں سب سے مستحق کون ہے۔	۳۶۴
٥٥٩	والدین کی بغیر اجازت جہاد پر نہ جائے	۳۶۴
٥٦٠	کوئی اپنے والدین کو گالی نہ دے	۳۶۴
٥٦١	والدین کے ساتھ نیکی کرنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے۔	۳۶۴
٥٦٢	والدین کی نافرمانی کبیرہ گناہ ہے	۳۶۶
٥٦٣	مشرک باپ سے صلہ رحمی	۳۶۶
٥٦٤	عورت کا اپنی ماں سے خاوند کی موجودگی میں صلہ رحمی کرنا۔	۳۶۷
٥٦٥	مشرک بھائی کے ساتھ صلہ رحمی	۳۶۷
٥٦٦	صلہ رحمی کی فضیلت	۳۶۷
٥٦٧	رشتہ داری توڑنا گناہ ہے۔	۳۶۸
٥٦٨	صلہ رحمی کے باعث رزق میں فراخی	۳۶۸
٥٦٩	جو رشتہ داری جوڑے گا اللہ اس سے تعلق جوڑے گا۔	۳۶۹
٥٧٠	رشتہ داری کو اس کی تری سے تر رکھتا ہے	۳۶۹
٥٧١	بدلہ دینے والا صلہ رحمی کرنے والا نہیں ہے۔	۳۷۰
٥٧٢	جس نے حالت شرک میں صلہ رحمی کی پھر مسلمان ہو گیا۔	۳۷۰
٥٧٣	دوسرے کے بچے کو کھیلنے دینا اور اسے بوسہ دینا اور اس سے ہنستا بولنا۔	۳۷۰
٥٧٤	بچے سے پیار کرنا، اسے بوسہ دینا اور گلے لگانا۔	۳۷۱
٥٧٥	اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے کئے ہیں۔	۳۷۲
٥٧٦	اولاد کو اس ڈر سے قتل کرنا کہ اس کے ساتھ کھائے گی۔	۳۷۲
٥٧٧	بچے کو گود میں لینا	۳۷۲
٥٧٨	بچے کو ران پر بٹھانا	۳۷۲
٥٧٩	وعدہ پورا کرنا ایمان کا حصہ ہے	۳۷۳

باب	مضمون	صفحہ
۵۸۰	یتیم کی پرورش کرنے کی فضیلت	۳۷۴
۵۸۱	بیواؤں کے لیے محنت کرنے والا	۳۷۴
۵۸۲	مساکین کے لیے محنت کرنے والا	۳۷۵
۵۸۳	آدمی اور جانوروں پر ترس کھانا	۳۷۵
۵۸۴	پڑوسی کے حق میں وصیت کرنے والا	۳۷۶
۵۸۵	جس کی ایذا رسانی سے اس کا ہمسایہ بے خوف نہیں ہے۔	۳۷۷
۵۸۶	کوئی عورت اپنی پڑوسن کی تحقیر نہ کرے	۳۷۸
۵۸۷	جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے ہمسائے کو دکھ نہ دے۔	۳۷۸
۵۸۸	ہمسائیگی کا حق دروازوں کی نزدیکی کے مطابق ہے۔	۳۷۹
۵۸۹	نیکی کا ہر کام ہی صدقہ ہے۔	۳۷۹
۵۹۰	اچھی طرح گفتگو کرنا	۳۷۹
۵۹۱	ہر معاملے میں نرمی سے کام لینا	۳۸۰
۵۹۲	مسلمانوں کا ایک دوسرے کی مدد کرنا	۳۸۰
	پارہ ــــ ۲۵	
۵۹۳	اچھی یا بری سفارش کرنے والا بھی حصہ دار ہے	۳۸۲
۵۹۴	حضور فحش گو نہ تھے اور نہ فحش گوئی کے قریب پھٹکتے تھے۔	۳۸۲
۵۹۵	حسن اخلاق اور سخاوت	۳۸۴
۵۹۶	آدمی اپنے گھر والوں میں کیسے رہے	۳۸۵
۵۹۷	محبت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے۔	۳۸۶
۵۹۸	اللہ کے لیے محبت کرنا	۳۸۶
۵۹۹	ایک دوسرے کا مذاق نہ اڑانا	۳۸۶
۶۰۰	گالی دینا اور لعنت کرنا منع ہے	۳۸۷
۶۰۱	لوگوں کا ذکر کس طرح کرے	۳۸۹

باب	مضمون	صفحہ
۶۰۲	غیبت کی برائی	۳۹۰
۶۰۳	حضور نے فرمایا کہ انصار کے بہترین گھرانے بنی نجار ہیں	۳۹۱
۶۰۴	مفسدوں اور شک کے لوگوں کے متعلق پیچھے کیا کہا جا سکتا ہے۔	۳۹۱
۶۰۵	چغلی کھانا کبیرہ گناہوں سے ہے	۳۹۲
۶۰۶	چغل خوری کی برائی	۳۹۳
۶۰۷	بھلی بات کہنے سے بچو	۳۹۲
۶۰۸	دو قول بات کرنے والے کے متعلق	۳۹۳
۶۰۹	کسی بات سن کر اپنے ساتھی سے کہنا	۳۹۳
۶۱۰	کیسی تعریف ناپسندیدہ ہے	۳۹۳
۶۱۱	اپنے بھائی کی ایسی تعریف کرنا جو علم میں ہے	۳۹۴
۶۱۲	اللہ تعالیٰ عدل و احسان کا حکم دیتا ہے۔	۳۹۴
۶۱۳	حسد و غیبت کی ممانعت	۳۹۵
۶۱۴	بدگمانی سے بچو	۳۹۵
۶۱۵	کیسا گمان کیا جا سکتا ہے۔	۳۹۶
۶۱۶	مرد اپنے گناہ پر پردہ ڈالے	۳۹۷
۶۱۷	تکبر	۳۹۷
۶۱۸	قطع کلام	۳۹۷
۶۱۹	نافرمانی کرنے والے سے ترک ملاقات	۳۹۹
۶۲۰	کیا دوست سے روزانہ صبح و شام ملاقات کی جائے۔	۳۹۹
۶۲۱	ملاقات کرنا اور اس کے ہاں کھانا	۴۰۰
۶۲۲	وفود کی خاطر آرائش کرنا	۴۰۰
۶۲۳	اخوت اور دوستی	۴۰۰
۶۲۴	تبسم اور ہنسنا	۴۰۱
۶۲۵	بچوں کے ساتھ رہو	۴۰۵
۶۲۶	اچھا چال چلن	۴۰۵

باب	مضمون	صفحہ
٦٢٧	اذیت پر صبر کرنا	٤٠٦
٦٢٨	جو شخص غصہ کے باعث لوگوں کی طرف متوجہ نہ ہو	٤٠٦
٦٢٩	جو بغیر کسی تاویل کے مسلمان کو کافر کہے وہ بھی ویسا ہی ہے۔	٤٠٧
٦٣٠	جو مسلمان کی تکفیر کرنے والے کو تاویل یا بے خبری کے باعث کافر کہے۔	٤٠٨
٦٣١	حکم الٰہی کے نفاذ میں غصہ اور سختی جائز ہے۔	٤٠٩
٦٣٢	غصے سے بچنا	٤١١
٦٣٣	حیا	٤١٣
٦٣٤	جب تجھ میں حیا نہ رہے تو جو چاہے کر	٤١٢
٦٣٥	دینی مسائل پوچھنے سے شرمانا نہیں چاہیے	٤١٣
٦٣٦	آسانی اختیار کرنا	٤١٤
٦٣٧	لوگوں سے خندہ پیشانی کے ساتھ ملنا	٤١٥
٦٣٨	لوگوں کے ساتھ بھلائی برتنا	٤١٦
٦٣٩	مومن ایک سوراخ سے دو دفعہ نہیں ڈسا جاتا	٤١٧
٦٤٠	مہمان کا حق	٤١٧
٦٤١	مہمان کی عزت اور خدمت کرنا	٤١٨
٦٤٢	مہمان کے لیے پر تکلف کھانے تیار کرنا	٤١٩
٦٤٣	مہمان کے نزدیک غصہ اور رنج کا اظہار کرنا نامناسب ہے۔	٤٢٠
٦٤٤	مہمان کا میزبان سے کہنا کہ اگر آپ نہیں کھاتے تو میں بھی نہیں کھاؤں گا۔	٤٢٠
٦٤٥	شعر کا ادب کرنا	٤٢١
٦٤٦	کیسا شعر، رجز اور حدی خوانی جائز ہے۔	٤٢٢
٦٤٧	مشرکین کی ہجو گوئی۔	٤٢٥
٦٤٨	ناپسندیدہ شاعری	٤٢٦
٦٤٩	حضور کا دو زبان زد محاورے استعمال کرنا	٤٢٧

باب	مضمون	صفحہ
٦٥٠	لفظ زَعَمُوا کے بارے میں	٤٢٨
٦٥١	لفظ وَیْلَكَ کہنے کے متعلق	٤٢٨
٦٥٢	خطا سے مجسد لکھنے کی نشانی	٤٣٢
٦٥٣	کسی سے خَبُثَتْ دفعہ ہو جا کہنا	٤٣٣
٦٥٤	کسی کو مرحبا کہنا	٤٣٣
٦٥٥	لوگوں کو ان کے باپ کا نام لے کر بلایا جائے گا۔	٤٣٥
٦٥٦	کوئی یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا۔	٤٣٦
٦٥٧	زمانے کو برا نہ کہو	٤٣٦
٦٥٨	شخص جو قیامت کے روز مفلس ہوگا	٤٣٦
٦٥٩	کسی سے کہنا کہ تجھ پر میرے ماں باپ قربان	٤٣٧
٦٦٠	کسی سے کہنا کہ اللہ مجھے آپ پر قربان کرے	٤٣٨
٦٦١	اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ نام	٤٣٨
٦٦٢	حضور نے فرمایا کہ میرا نام رکھ لو لیکن میری کنیت نہ رکھو۔	٤٣٨
٦٦٣	حزن نام رکھنا	٤٣٩
٦٦٤	نام بدل کر اس سے اچھا نام رکھنا	٤٣٩
٦٦٥	جو انبیائے کرام کے ناموں پر نام رکھے	٤٤٠
٦٦٦	ولید بن ولید کا نام	٤٤٢
٦٦٧	اپنے ساتھی کا نام بگاڑ کر لینا	٤٤٣
٦٦٨	پیدائش سے پہلے بچے کی کنیت رکھنا	٤٤٣
٦٦٩	دوسری کنیت کی موجودگی میں ابو تراب کنیت رکھنا۔	٤٤٤
٦٧٠	جو نام اللہ تعالیٰ کو سب سے ناپسند ہے۔	٤٤٣
٦٧١	مشرک کی کنیت رکھنا	٤٤٥
٦٧٢	صراحت سے بات نہ کرنا جھوٹ میں داخل نہیں	٤٤٧
٦٧٣	یہ کہنا کہ یہ کوئی چیز نہیں اس سے مراد یہ ہے کہ یہ کچھ نہیں ہے۔	٤٤٨
٦٧٤	آسمان کی جانب دیکھنا	٤٤٨

باب	مضمون	صفحہ
۶۷۵	پانی اور مٹی میں لکڑی مارنا	۴۴۹
۶۷۶	اپنے ہاتھ سے کسی چیز کے ساتھ زمین کریدنا	۴۴۹
۶۷۷	تعجب کے وقت تکبیر و تسبیح کہنا	۴۵۰
۶۷۸	کنکری پھینکنے کی ممانعت	۴۵۱
۶۷۹	چھینکنے والا الحمد للہ کہے	۴۵۱
۶۸۰	چھینکنے والا الحمد للہ کہے تو اس کا جواب	۴۵۱
۶۸۱	چھینک کے وقت کیا پسندیدہ ہے اور جماہی کے وقت کیا ناپسند ہے۔	۴۵۲
۶۸۲	جب کوئی چھینکے تو اسے کیا جواب دیا جائے	۴۵۲
۶۸۳	اگر چھینکنے والا الحمد للہ نہ کہے تو جواب نہ دیا جائے	۴۵۳
۶۸۴	جماہی آئے تو منہ پر ہاتھ رکھ لینا چاہیے۔	۴۵۳
	کتاب الاستئذان	۴۵۳
۶۸۵	سلام کی ابتدا کرنا	۴۵۳
۶۸۶	بغیر اجازت دوسرے کے گھر میں نہ جانا	۴۵۴
۶۸۷	السلام اللہ تعالیٰ کے ناموں سے ایک نام ہے	۴۵۵
۶۸۸	تھوڑے آدمی زیادہ آدمیوں کو سلام کریں	۴۵۶
۶۸۹	سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے	۴۵۷
۶۹۰	چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے	۴۵۷
۶۹۱	چھوٹا بڑے کو سلام کرے	۴۵۸
۶۹۲	سلام کا پھیلانا	۴۵۸
۶۹۳	واقف اور ناواقف سب کو سلام کرنا	۴۵۸
۶۹۴	پردے کی آیت	۴۵۹
۶۹۵	اجازت لینے کا حکم اسی لیے ہے کہ نظر نہ پڑے۔	۴۶۰
۶۹۶	شرمگاہ کے سوا دوسرے اعضاء کا زنا	۴۶۱
۶۹۷	سلام کرنا اور تین بار اجازت مانگنا	۴۶۱
۶۹۸	جب کسی آدمی کو بلایا جائے تو کیا وہ بھی اجازت طلب کرے۔	۴۶۲
۶۹۹	بچوں کو سلام کرنا	۴۶۲
۷۰۰	مردوں کا عورتوں کو اور عورتوں کا مردوں کو سلام کرنا۔	۴۶۳
۷۰۱	جب کوئی پوچھے کہ کون ہے تو جواب میں کہہ دینا کہ میں ہوں۔	۴۶۳
۷۰۲	جواب میں علیک السلام کہنا	۴۶۳
۷۰۳	جب کوئی کہے کہ فلاں آپ کو سلام کہتا ہے۔	۴۶۴
۷۰۴	ایسی مجلس کو سلام کرنا جس میں مسلمان اور مشرک ملے جلے بیٹھے ہوں۔	۴۶۵
۷۰۵	جو اس وقت تک گناہ کرنے والے کو سلام نہ کرے اور جواب نہ دے جب تک وہ توبہ نہ کرے۔	۴۶۶
۷۰۶	ذمیوں کے سلام کا جواب کس طرح دیا جائے۔	۴۶۶
۷۰۷	جو ایسے خط کو دیکھے جس میں مسلمانوں کے معاملہ کے خلاف لکھا ہو تاکہ صحیح حال واضح ہو جائے۔	۴۶۷
۷۰۸	اہل کتاب کے لیے خط کس طرح لکھا جائے۔	۴۶۸
۷۰۹	خط کی ابتدا کن لفظوں سے کی جائے۔	۴۶۹
۷۱۰	حضور نے فرمایا کہ اپنے سردار کے لیے کھڑے ہو جاؤ۔	۴۶۹
۷۱۱	مصافحہ کرنا	۴۷۰
۷۱۲	دونوں ہاتھ پکڑنا	۴۷۰
	پارہ ـــ ۲۶	۴۷۲
۷۱۳	معانقہ کرنا اور دوسرے کا مزاج پوچھنا	۴۷۲
۷۱۴	جو جواب میں لبیک و سعدیک کہے	۴۷۳
۷۱۵	کوئی کسی کو اس کی نشست سے نہ اٹھائے	۴۷۴

باب	مضمون	صفحہ
۷۱۶	مجلس کے قرآنی آداب	۴۷۳
۷۱۷	بغیر اجازت مجلس سے کھڑے ہونا	۴۷۴
۷۱۸	لوگوں کو پھلانگ کر حلقے میں سے جا کر بیٹھنا	۴۷۵
۷۱۹	جو اپنے ساتھیوں کے سامنے ٹیک لگا کر بیٹھے	۴۷۵
۷۲۰	جو کسی حاجت کی وجہ سے یا قصداً تیز چلے	۴۷۵
۷۲۱	تخت پر نماز	۴۷۶
۷۲۲	جس کو تکیہ پیش کیا جائے	۴۷۶
۷۲۳	نماز جمعہ کے بعد قیلولہ کرنا	۴۷۷
۷۲۴	مسجد میں قیلولہ کرنا	۴۷۷
۷۲۵	جو کسی قوم کے پاس گیا اور وہاں قیلولہ کیا	۴۷۸
۷۲۶	جس میں آسانی ہو اسی طرح بیٹھنا۔	۴۷۹
۷۲۷	جو لوگوں کے سامنے سرگوشی کرے	۴۷۹
۷۲۸	چت لیٹنا	۴۸۰
۷۲۹	تیسرے کو چھوڑ کر دو آدمی سرگوشی نہ کریں	۴۸۰
۷۳۰	راز کی حفاظت کرنا	۴۸۱
۷۳۱	جب تین سے زیادہ ہوں تو آہستہ بات کرنے اور سرگوشی کرنے میں حرج نہیں۔	۴۸۱
۷۳۲	دیر تک سرگوشی کرنا	۴۸۲
۷۳۳	سوتے وقت گھر میں آگ جلتی ہوئی نہ چھوڑو	۴۸۲
۷۳۴	رات کو دروازے بند کر لینا	۴۸۲
۷۳۵	بڑا ہونے پر ختنہ کروانا اور بغل کے بال اکھاڑنا۔	۴۸۳
۷۳۶	ہر وہ کھیل باطل ہے جو اللہ کی اطاعت سے روکے۔	۴۸۳
۷۳۷	ستاروں کے بارے میں	۴۸۴
	کتاب الدعوات	۴۸۴
۷۳۸	دعا مانگنے کا حکم	۴۸۴
۷۳۹	فضیلت استغفار	۴۸۵
۷۴۰	حضور کا روزانہ دن اور رات میں استغفار کرنا	۴۸۶
۷۴۱	توبہ کرنا	۴۸۸
۷۴۲	دائیں کروٹ لیٹنا	۴۸۸
۷۴۳	طہارت کی حالت میں رات گزارے	۴۸۸
۷۴۴	سوتے وقت کیا پڑھے	۴۸۹
۷۴۵	دائیں ہاتھ کو دائیں رخسار کے نیچے رکھے	۴۹۱
۷۴۶	دائیں کروٹ پر سونا	۴۹۰
۷۴۷	رات کو جاگ اٹھے تو یہ دعا پڑھے	۴۹۰
۷۴۸	سوتے وقت تسبیح و تحمید پڑھنا	۴۹۲
۷۴۹	سوتے وقت کچھ نہ کچھ قرآن مجید سے پڑھنا۔	۴۹۲
۷۵۰	بستر جھاڑ کر سونا	۴۹۲
۷۵۱	آدھی رات کے وقت کی دعا	۴۹۲
۷۵۲	بیت الخلاء میں جانے کے وقت کی دعا	۴۹۳
۷۵۳	صبح اٹھنے پر کیا پڑھے	۴۹۳
۷۵۴	نماز میں پڑھنے کی دعا	۴۹۴
۷۵۵	نماز کے بعد کی دعا	۴۹۵
۷۵۶	جو اپنے مسلمان بھائی کے لیے دعا کرے	۴۹۶
۷۵۷	دعا میں قافیہ آرائی اچھی نہیں	۴۹۸
۷۵۸	یقین کے ساتھ دعا مانگے کیونکہ خدا پر کسی کا دباؤ نہیں ہے۔	۴۹۸
۷۵۹	جلد بازی سے کام نہ لے تو بندے کی دعا قبول ہوتی ہے۔	۴۹۸
۷۶۰	دعا میں ہاتھوں کا اٹھانا	۴۹۹
۷۶۱	دعا میں [illegible] ہے	۴۹۹
۷۶۲	قبلہ رو ہو کر دعا کرنا	۴۹۹
۷۶۳	حضور کا اپنے خادم کے لیے لمبی عمر اور	۵۰۰

باب	مضمون	صفحہ
	مال بڑھنے کی دعا کرنا۔	
۷۶۴	تکلیف کے وقت کی دعا	۵۰۰
۷۶۵	سخت مصیبت سے پناہ مانگنا	۵۰۰
۷۶۶	حضور کا رفیق اعلیٰ سے ملنے کی دعا کرنا	۵۰۱
۷۶۷	موت اور زندگی کی دعا کرنا	۵۰۱
۷۶۸	بچوں کے لیے برکت کی دعا کرنا اور ان کے	
	سر پر ہاتھ پھیرنا۔	۵۰۲
۷۶۹	حضور پر درود بھیجنا	۵۰۲
۷۷۰	کیا حضور کے سوا دوسروں پر درود بھیجے؟	۵۰۳
۷۷۱	حضور نے دعا کی کہ جس کو میں نے تکلیف دی اسے	
	کفارہ اور رحمت بنا دے۔	۵۰۴
۷۷۲	فتنوں سے پناہ مانگنا	۵۰۴
۷۷۳	لوگوں کے غالب آجانے سے پناہ مانگنا	۵۰۵
۷۷۴	عذاب قبر سے پناہ مانگنا	۵۰۶
۷۷۵	زندگی اور موت کے فتنے سے پناہ مانگنا	۵۰۷
۷۷۶	گناہ اور قرض سے پناہ مانگنا	۵۰۷
۷۷۷	بزدلی اور سستی سے پناہ مانگنا	۵۰۷
۷۷۸	بخل سے پناہ مانگنا	۵۰۸
۷۷۹	بہت بڑی ضعیفی کی عمر سے پناہ مانگنا	۵۰۸
۷۸۰	دعا کا اور مصیبت کو دور کرنا کچھ ہے	۵۰۸
۷۸۱	بہت بڑی ضعیفی کی عمر اور دنیا اور عذاب قبر کے فتنہ	
	سے پناہ مانگنا۔	۵۰۹
۷۸۲	دولت مندی کے فتنہ سے پناہ مانگنا	۵۱۰
۷۸۳	مفلسی کے فتنہ سے پناہ مانگنا	۵۱۰
۷۸۴	کثرت مال اور برکت کی دعا کرنا	۵۱۰
۷۸۵	استخارہ کے وقت دعا کرنا	۵۱۱
۷۸۶	وضو کے وقت دعا کرنا	[illegible]
۷۸۷	بلندی پر چڑھتے وقت دعا کرنا	۵۱۲

باب	مضمون	صفحہ
۷۸۸	وادی میں اترتے وقت دعا کرنا	۵۱۲
۷۸۹	سفر کا ارادہ کرتے وقت اور واپسی پر دعا کرنا	۵۱۲
۷۹۰	دلہا کے لیے دعا کرنا	۵۱۲
۷۹۱	بیوی کے پاس آکر کیا دعا کرے	۵۱۳
۷۹۲	حضور نے دنیا کی بھلائی کے لیے دعا کی	۵۱۳
۷۹۳	دنیا کے فتنہ سے پناہ مانگنا	۵۱۳
۷۹۴	بار بار دعا کرنا	۵۱۴
۷۹۵	مشرکین کے خلاف دعا کرنا	۵۱۵
۷۹۶	مشرکین کے لیے دعا کرنا	۵۱۶
۷۹۷	حضور نے اپنے لیے دعائے مغفرت کی	۵۱۶
۷۹۸	جمعہ کی خاص ساعت میں دعا کرنا	۵۱۷
۷۹۹	حضور نے فرمایا کہ یہود کے خلاف ہماری دعا	۵۱۷
	مقبول ہے اور ہمارے خلاف ان کی مقبول	۵۱۸
	نہیں۔	
۸۰۰	آمین کہنا	۵۱۸
۸۰۱	لا الٰہ الا اللہ کہنے کی فضیلت	۵۱۸
۸۰۲	سبحان اللہ کہنے کی فضیلت	۵۱۹
۸۰۳	اللہ تعالیٰ کے ذکر کی فضیلت	۵۲۰
۸۰۴	لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہنا	۵۲۱
۸۰۵	اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں	۵۲۱
۸۰۶	وعظ وقفہ کے ساتھ ہونا	۵۲۱
	کتاب الرقاق	۵۲۲
۸۰۷	رقاق کے باب میں اور یہ کہ زندگی تو آخرت	
	کی زندگی ہے۔	۵۲۳
۸۰۸	آخرت میں دنیا کی زندگی کی مثال	۵۲۳
۸۰۹	حضور نے فرمایا کہ دنیا میں ایک غریب یا مسافر	
	کی طرح رہو۔	۵۲۳

باب	مضمون	صفحہ
٨١٠	اُمید اور حرص کی لمبائی	٥٢٣
٨١١	جس کی عمر ساٹھ سال ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس	
	کا عذر قبول نہیں کرے گا۔	٥٢٤
٨١٢	جو عمل رضائے الٰہی کے لیے کیا جائے	٥٢٥
٨١٣	دنیا کی چمک دمک اور اس کی جانب راغب	٥٢٥
	ہونے سے بچنا۔	
٨١٤	دنیا کی زندگی کھیل تماشا اور دھوکا ہے	٥٢٩
٨١٥	نیک لوگوں کا چلے جانا	٥٢٩
٨١٦	جو مال کے فتنہ سے بچایا گیا	٥٣٠
٨١٧	حضور نے فرمایا کہ مال میں تازگی و شیرینی ہے	٥٣١
٨١٨	جو مال خدا میں خرچ کر دیا وہی مال بچتا ہے	٥٣٢
٨١٩	زیادہ مال جمع کرنے والے کم نیکیوں والے	
	ہوتے ہیں۔	٥٣٣
٨٢٠	حضور کو یہ پسند نہ تھا کہ آپ کے پاس کوہ احد	
	کے برابر سونا ہوتا۔	٥٣٣
٨٢١	اصل تونگری دل کی ہوتی ہے	٥٣٤
٨٢٢	فقر کی فضیلت	٥٣٥
٨٢٣	حضور اور آپ کے اصحاب نے دنیا سے	٥٣٦
	کنارہ کش ہو کر زندگی گزاری	
٨٢٤	عمل میں میانہ روی اور ہمیشگی ہو	٥٤٠
٨٢٥	اُمید بھی خوف کے ساتھ رہے	٥٤٢
٨٢٦	اللہ تعالیٰ کی حرام فرمائی چیزوں سے بچنا	٥٤٢
٨٢٧	جو توکل کرے اس کے لیے اللہ کافی ہے	٥٤٣
٨٢٨	بیکار قیل و قال ناپسندیدہ ہے۔	٥٤٣
٨٢٩	زبان کی حفاظت کرنا	٥٤٤
٨٣٠	اللہ کے خوف سے رونا	٥٤٥
٨٣١	اللہ سے ڈرنا	٥٤٦
٨٣٢	گناہوں سے بچنا	٥٤٧

باب	مضمون	صفحہ
٨٣٣	حضور نے فرمایا کہ جو میں جانتا ہوں اگر تم جانتے	٥٤٧
	تو کم ہنستے اور زیادہ روتے۔	
٨٣٤	جہنم شہوتوں سے ڈھانپی گئی ہے	٥٤٨
٨٣٥	جنت اور جہنم جوتے کے تسمے سے بھی تمہارے	
	زیادہ قریب ہیں۔	٥٤٨
٨٣٦	اس کی طرف دیکھو جو تم سے مفلس ہے اور جو	
	تم سے مالدار ہے اس کی طرف نہ دیکھو۔	٥٤٨
٨٣٧	جو نیکی یا بدی کا ارادہ کرے	٥٤٩
٨٣٨	جو گناہوں کو حقیر سمجھنے سے بچا	٥٤٩
٨٣٩	اعمال کا دارومدار خاتمے پر ہے اور انتہا خاتمے	٥٤٩
	سے ہوتا رہا۔	
٨٤٠	برے ساتھیوں سے بچنے کے لیے تنہائی	
	میں راحت ہے۔	٥٥٠
٨٤١	امانت داری کا اٹھ جانا	٥٥١
٨٤٢	دکھاوے اور شہرت کے لیے	٥٥٢
٨٤٣	جو اللہ کی اطاعت میں مشقت کرے	٥٥٣
٨٤٤	تواضع اختیار کرنا	٥٥٤
٨٤٥	حضور اور قیامت ساتھ ساتھ ہیں	٥٥٥
٨٤٦	قیامت اچانک آئے گی۔	٥٥٦
٨٤٧	جو اللہ سے ملنا چاہتا ہے، اللہ تعالیٰ اس سے	
	ملنا چاہتا ہے۔	
٨٤٨	موت کی سختی	٥٥٦
	پارہ — ٢٧	٥٥٩
٨٤٩	نفخ صور	٥٥٩
٨٥٠	اللہ تعالیٰ زمین کو اپنے ہی قبضے میں کرے گا	٥٦٠
٨٥١	حشر کس طرح ہوگا۔	٥٦١
٨٥٢	قیامت کا زلزلہ بہت بڑی چیز ہے	٥٦٢

باب	مضمون	صفحہ
۸۵۳	مردوں کا زندہ ہونا	۵۶۳
۸۵۴	قیامت کے روز قصاص لیا جائے گا	۵۶۴
۸۵۵	جس کے حساب کی پڑتال ہوئی وہ عذاب میں گیا۔	۵۶۵
۸۵۶	جنت میں ستر ہزار بغیر حساب داخل ہوں گے۔	۵۶۶
۸۵۷	جنت اور دوزخ کا حال	۵۶۸
۸۵۸	الصراط جہنم کے اوپر پل ہوگا	۵۷۷
۸۵۹	حوض کوثر کا بیان	۵۸۰
	کتاب القدر	۵۸۵
۸۶۰	تقدیر کے بارے میں	۵۸۵
۸۶۱	علم الٰہی کے مطابق قلم خشک ہوگیا ہے	۵۸۶
۸۶۲	اللہ تعالیٰ ہر ایک کے اعمال کو خوب جانتا ہے	۵۸۶
۸۶۳	اللہ کا حکم ایک مقررہ اندازے پر ہے	۵۸۷
۸۶۴	اعمال کا دارومدار خاتمے پر ہے	۵۸۸
۸۶۵	بندہ نذر کو تقدیر کے حوالے کر دیتا ہے	۵۸۹
۸۶۶	گناہ سے بچنے کی طاقت اور عبادت کرنے کی توفیق اللہ کی طرف سے ہے۔	۵۹۱
۸۶۷	بچا وہ ہے جس کو اللہ بچائے	۵۹۱
۸۶۸	خدا کے فیصلے کو کوئی نہیں بدل سکتا	۵۹۱
۸۶۹	جو خواب تمہیں دکھایا وہ لوگوں کی آزمائش کے لیے تھا۔	۵۹۲
۸۷۰	بارگاہ پروردگار میں آدم و موسیٰ کی بحث	۵۹۲
۸۷۱	اللہ جسے دے کوئی روکنے والا نہیں	۵۹۳
۸۷۲	بدبختی اور بری تقدیر سے پناہ مانگنا	۵۹۳
۸۷۳	آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہونا	۵۹۳

باب	مضمون	صفحہ
۸۷۴	وہی تکلیف پہنچتی ہے جو اللہ نے لکھ دی	۵۹۴
۸۷۵	اگر اللہ ہدایت نہ دیتا تو ہم راہ نہ پاتے	۵۹۴
	کتاب الایمان والنذور	۵۹۵
۸۷۶	لغو قسموں پر مواخذہ نہیں	۵۹۵
۸۷۷	حضور کا قسم ارشاد فرمانا	۵۹۷
۸۷۸	حضور کس طرح قسم کھاتے تھے	۵۹۷
۸۷۹	آباؤ اجداد کی قسم نہ کھاؤ	۶۰۴
۸۸۰	لات و عزیٰ اور بتوں کی قسم نہ کھاؤ	۶۰۵
۸۸۱	جو کسی چیز کی قسم کھائے حالانکہ قسم نہیں دلائی گئی۔	۶۰۵
۸۸۲	جو اسلام کے سوا کسی اور دین کی قسم کھائے	۶۰۶
۸۸۳	جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں یہ نہیں کہنا چاہیے	۶۰۶
۸۸۴	سخت قسمیں کھانا	۶۰۷
۸۸۵	جو اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر قسم کھائے	۶۰۸
۸۸۶	اللہ عزوجل کا عہد	۶۰۸
۸۸۷	اللہ کی عزت، اس کی صفات اور اس کے کلمات کی قسم کھانا۔	۶۰۹
۸۸۸	لعمر اللہ کے لفظ سے قسم کھانا	۶۰۹
۸۸۹	لغو قسموں پر مواخذہ نہیں	۶۱۰
۸۹۰	جو بھول کر قسم کے خلاف کرے	۶۱۰
۸۹۱	جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھانا	۶۱۳
۸۹۲	جھوٹی قسم سے دنیا کا مال کھانا	۶۱۴
۸۹۲ ب	ایسی چیز کی قسم کھانا جس کا مالک نہ ہو	۶۰۶
۸۹۳	کسی معصیت کے کرنے کی قسم کھانا	۶۱۶
۸۹۴	جس نے قسم کھائی کہ اس ماہ اپنی بیوی کے پاس نہیں جائے گا	۶۱۷
۸۹۵	جس نے قسم کھائی کہ نبیذ نہیں پیوں گا	۶۱۷

باب	مضمون	صفحہ
۸۹۶	جس نے قسم کھائی کہ سالن نہیں کھاؤں گا	۹۱۷
۸۹۷	قسم میں نیت	۹۱۹
۸۹۸	جو نذر یا توبہ قبول ہونے پر اپنا مال قربان کرے۔	۹۲۰
۸۹۹	جب کھانے کی کسی چیز کو کوئی اپنے اوپر حرام کرلے۔	۹۲۰
۹۰۰	نذر پوری کرنا	۹۲۱
۹۰۱	نذر پوری نہ کرنے کا گناہ	۹۲۱
۹۰۲	طاعت میں نذر ماننا	۹۲۲
۹۰۳	جاہلیت کفر میں کسی آدمی نے نہ بولنے کی نذر مانی یا قسم کھائی پھر مسلمان ہوگیا۔	۹۲۲
۹۰۴	جو مر جائے اور اس نے نذر مانی ہو	۹۲۳
۹۰۵	ایسی نذر ماننا جس پر قدرت نہ ہو یا اس کا کرنا گناہ ہو۔	۹۲۳
۹۰۶	جو کچھ دنوں کے روزے رکھنے کی نذر مانے ان دنوں میں قربانی اور عید کا دن آجائے۔	۹۲۴
۹۰۷	قسموں میں کیا چیزیں داخل ہیں؟	۹۲۵
۹۰۸	قسموں کے کفارے	۹۲۵
۹۰۹	کفارہ ادا کرنا فرض ہے	۹۲۶
۹۱۰	[illegible]	۹۲۷
۹۱۱	کفارے میں دس مسکینوں کو دیا جائے خواہ وہ قریبی ہوں یا دور کے۔	۹۲۷
۹۱۲	صاع اور مد کا وزن	۹۲۸
۹۱۳	غلام آزاد کرنا	۹۲۸
۹۱۴	کفارے میں مدبر یا ام ولد یا مکاتب یا ولد الزنا کو آزاد کرنا۔	۹۲۹
۹۱۵	کفارے میں غلام آزاد کیا تو ولاء کس کو ملے گی	۹۲۹
۹۱۶	قسم میں انشاء اللہ تعالیٰ کہنا	۹۲۹
۹۱۷	قسم توڑنے سے پہلے اور اس کے بعد کفارہ دینا۔	۹۳۰
	کتاب الفرائض	۹۳۲
۹۱۸	بیٹی کا حصہ بیٹے سے نصف ہے	۹۳۲
۹۱۹	علم میراث حاصل کرنا	۹۳۲
۹۲۰	حضور نے فرمایا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں، ہم جو کچھ چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔	۹۳۴
۹۲۱	حضور نے فرمایا کہ جو شخص مال چھوڑ جائے تو وہ اس کے گھر والوں کا ہے۔	۹۳۶
۹۲۲	ماں باپ کی طرف سے بیٹے کی میراث	۹۳۶
۹۲۳	بیٹیوں کی میراث	۹۳۶
۹۲۴	پوتے کی میراث جب کہ بیٹا زندہ نہ ہو	۹۳۷
۹۲۵	بیٹی کے ہوتے ہوئے نواسی کی میراث	۹۳۸
۹۲۶	باپ اور بھائی کے ہوتے ہوئے دادا کی میراث	۹۳۸
۹۲۷	اولاد وغیرہ کی موجودگی میں خاوند کی میراث	۹۳۹
۹۲۸	اولاد وغیرہ کی موجودگی میں میاں بیوی کی میراث۔	۹۳۹
۹۲۹	بیٹیوں کی موجودگی میں بہنوں کی میراث جو عصبہ ہیں۔	۹۳۹
۹۳۰	کئی بہنوں اور ایک بھائی کی میراث۔	۹۴۰
۹۳۱	کلالہ کی میراث	۹۴۰
۹۳۲	عورت کے دو چچازاد بھائی ہوں، ایک ان میں سے اس کی ماں کی طرف سے اور دوسرا خاوند ہو۔	۹۴۰
۹۳۳	ذوی الارحام رحم کے رشتے؛	۹۴۱
۹۳۴	مسلمان کرنے والوں کی میراث	۹۴۱
۹۳۵	بچہ عورت کو ملے گا، خواہ وہ آزاد ہو یا لونڈی۔	۹۴۲

باب	مضمون	صفحہ
۹۳۶	ولاء اس کے لیے ہے جو آزاد کرے	۶۴۲
۹۳۷	سائبہ کی میراث	۶۴۳
۹۳۸	غلام آقا کی مرضی کے خلاف کرے تو گناہ ہے	۶۴۳
۹۳۹	جس کے ہاتھ پر کوئی کافر مسلمان ہو	۶۴۴
۹۴۰	کیا عورت ولاء کی وارث ہوگی؟	۶۴۵
۹۴۱	آزاد کردہ غلام اسی قوم میں شمار ہے اور	
	بھانجا بھی۔	۶۵۵
۹۴۲	قیدی کی میراث	۶۴۵
۹۴۳	مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں	۶۴۶
۹۴۴	نصرانی غلام اور مکاتب کی میراث	۶۴۶
۹۴۵	جو کسی کا بھائی یا بھتیجا ہونے کا دعویٰ کرے	۶۴۶
۹۴۶	جو کسی غیر کو اپنا باپ بتلائے	۶۴۶
۹۴۷	عورت کسی کے متعلق دعویٰ کرے کہ یہ اس کا	
	بیٹا ہے۔	۶۴۷
۹۴۸	قیافہ شناسی	۶۴۷
	کتاب الحدود	۶۴۸
۹۴۹	شراب نہ پی جائے	۶۴۸
۹۵۰	شرابی کی پٹائی کے بارے میں	۶۴۸
۹۵۱	جس نے گھر کے اندر حد کی مار لگانے کا	
	حکم دیا۔	۶۴۹
۹۵۲	چھڑیوں اور جوتوں سے مارنا	۶۴۹
۹۵۳	جس نے شرابی پر لعنت کی حالانکہ وہ اسلام	
	سے خارج نہیں ہے۔	۶۵۰
۹۵۴	چور جب چوری کرے	۶۵۱
۹۵۵	نام لیے بغیر چور پر لعنت کرنا	۶۵۱
۹۵۶	حدود کفارہ ہیں	۶۵۱
۹۵۷	سوا حق کے مومن کی پیٹھ محفوظ ہے	۶۵۲

باب	مضمون	صفحہ
۹۵۸	حدیں قائم کرنا اور حرمات اللہ کا انتقام لینا	۶۵۲
۹۵۹	[illegible] پر قائم ہوگی خواہ مالدار ہو یا غریب	۶۵۳
۹۶۰	مقدمہ سلطان تک پہنچے تو حد میں سفارش کرنا	
	مکروہ ہے۔	۶۵۳
۹۶۱	چور کا ہاتھ کاٹنا	۶۵۴
۹۶۲	چور کی توبہ کرنا	۶۵۶
	پارہ ۲۸	۶۵۸
	کتاب المحاربین	۶۵۸
۹۶۳	اللہ اور رسول سے لڑنے والوں کی سزا	۶۵۸
۹۶۴	حضور نے کافروں کو داغ نہیں لگائے	۶۵۸
۹۶۵	حضور نے مرتدین و محاربین کو پانی نہیں پلایا	۶۵۹
	یہاں تک کہ وہ مر گئے۔	
۹۶۶	جنگ کرنے والوں کی حضور نے آنکھیں نکلوا	
	دیں۔	۶۵۹
۹۶۷	فواحش کو چھوڑ دینے کی فضیلت	۶۶۰
۹۶۸	زانیوں کا گناہ	۶۶۰
۹۶۹	شادی شدہ زانی کو سنگسار کرنا	۶۶۲
۹۷۰	مجنون مرد و عورت کو سنگسار نہیں کیا جائے	
	گا۔	۶۶۲
۹۷۱	زانی کے لیے پتھر ہیں	۶۶۳
۹۷۲	بلاط میں سنگسار کرنا	۶۶۳
۹۷۳	عید گاہ میں سنگسار کرنا	۶۶۴
۹۷۴	جو ایسے گناہ کا مرتکب ہوا جس پر حد نہیں اور	
	امام کو خبر دی گئی تو توبہ کے بعد اس پر حد نہیں	۶۶۴
۹۷۵	اگر کوئی شخص حد کا اقرار کرے اور ظاہر نہ کرے تو	
	کیا امام اس کی پردہ پوشی کرے۔	۶۶۵

باب	مضمون	صفحہ
۹۷۶	کیا امام اقرار کرنے والے سے یہ کہہ سکتا ہے کہ تم نے چھوا یا اشارہ کیا ہوگا۔	۶۶۶
۹۷۷	اقرار کرنے والے سے امام کا پوچھنا کہ کیا تم شادی شدہ ہو؟	۶۶۶
۹۷۸	زنا کا اعتراف	۶۶۷
۹۷۹	شادی شدہ عورت کو سنگسار کرنا جو زنا سے حاملہ ہوئی۔	۶۶۸
۹۸۰	غیر شادی شدہ مرد اور عورت کو دُرّے لگائے جائیں۔	۶۷۲
۹۸۱	اہل معاصی اور مخنثوں کو گھر سے نکال دینا	۶۷۲
۹۸۲	امام کے سوا اس کی عدم موجودگی میں جو حد قائم کرنے کا حکم دے	۶۷۲
۹۸۳	جو آزاد عورت سے نکاح کا مقدور نہ رکھے۔	۶۷۳
۹۸۴	جب لونڈی زنا کی مرتکب ہوئی۔	۶۷۳
۹۸۵	لونڈی اگر زنا کرے تو اُسے ملامت نہ کی جائے اور نہ جلاوطن کیا جائے۔	۶۷۳
۹۸۶	ذمیوں کے احکام، شادی شدہ کو زنا کے بعد امام کے روبرو پیش کرنا۔	۶۷۴
۹۸۷	جب کوئی شخص اپنی عورت یا دوسرے کی عورت پر زنا کی تہمت لگائے تو کیا امام اس عورت کے پاس کسی آدمی کو دریافت کرنے کے لیے بھیج سکتا ہے؟	۶۷۵
۹۸۸	سلطان کے علاوہ جو اپنے گھر والوں یا دوسروں کو ادب سکھائے۔	۶۷۶
۹۸۹	جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی آدمی کو دیکھ کر اُسے قتل کر دے۔	۶۷۶
۹۹۰	تعریض کے بارے میں	۶۷۷

باب	مضمون	صفحہ
۹۹۱	تعزیر اور ادب کے لیے کتنی سزا ہے؟	۶۷۷
۹۹۲	جس نے بغیر ثبوت کے بے حیائی و آلودگی کا مظاہرہ کیا اور تہمت لگائی۔	۶۷۹
۹۹۳	شادی شدہ عورتوں پر زنا کی تہمت لگانا	۶۸۰
۹۹۴	غلاموں پر تہمت لگانا	۶۸۰
۹۹۵	کیا امام کسی کو حکم دے سکتا ہے کہ اس کی عدم موجودگی میں کسی پر حد قائم کر دے۔	۶۸۱
	کتاب الدیات	۶۸۱
۹۹۶	جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے	۶۸۱
۹۹۷	جو مسلمان کی جان بچائے۔	۶۸۳
۹۹۸	قصاص فرض ہے۔	۶۸۵
۹۹۹	قاتل سے اقرار کرنے تک سوال کرنا اور حدود میں اقرار ضروری ہے۔	۶۸۶
۱۰۰۰	جب کسی کو پتھر یا لاٹھی سے قتل کیا گیا ہو	۶۸۶
۱۰۰۱	قصاص کا قرآنی ضابطہ	۶۸۶
۱۰۰۲	جس نے پتھر سے مار ڈالا	۶۸۷
۱۰۰۳	جس کا کوئی آدمی قتل کر دیا گیا تو اُسے دونوں میں سے ایک کا اختیار ہے۔	۶۸۷
۱۰۰۴	جو ناحق کسی کو قتل کرنا چاہے	۶۸۸
۱۰۰۵	قتل خطا کو مرنے کے بعد معاف کر دینا	۶۸۹
۱۰۰۶	مسلمان جان بوجھ کر دوسرے مسلمان کو قتل نہیں کرتا۔	۶۸۹
۱۰۰۷	جب ایک بار اقرار قتل کر لیا تو اُسے قتل کیا جائے گا۔	۶۸۹
۱۰۰۸	عورت کے بدلے مرد کو قتل کرنا	۶۹۰
۱۰۰۹	مردوں اور عورتوں کے درمیان زخموں کا قصاص	۶۹۰

باب	مضمون	صفحہ
۱۰۱۰	جو اپنا حق خود حاصل کرے یا سلطان کی اجازت کے بغیر قصاص لے بیٹھے۔	۶۹۰
۱۰۱۱	جب کوئی ہجوم میں مر جائے یا قتل کر دیا جائے	۶۹۱
۱۰۱۲	جب کوئی غلطی سے اپنے آپ کو قتل کر بیٹھے تو اس کی دیت نہیں ہے۔	۶۹۱
۱۰۱۳	جب کوئی کسی کو کاٹے اور اُس کے دانت گر جائیں۔	۶۹۲
۱۰۱۴	دانت کے بدلے دانت	۶۹۲
۱۰۱۵	انگلیوں کی دیت	۶۹۲
۱۰۱۶	کئی آدمیوں نے ایک آدمی کو قتل کر دیا تو کیا اُن سب سے بدلہ یا قصاص لیا جائے؟	۶۹۳
۱۰۱۷	قسامت	۶۹۳
۱۰۱۸	جو کسی کے گھر میں جھانکے اور اہلِ خانہ اُس کی آنکھ پھوڑ دیں تو اس کے لیے دیت نہیں۔	۶۹۴
۱۰۱۹	عاقلہ	۶۹۷
۱۰۲۰	عورت کا حمل	۶۹۸
۱۰۲۱	عورت کا حمل اور یہ کہ دیت باپ پر ہے اور باپ کے عصبہ پر، بیٹے پر نہیں ہے۔	۶۹۸
۱۰۲۲	جو غلام اور بچہ عاریۃً مانگے۔	۶۹۹
۱۰۲۳	کان یا کنویں میں دب کر مرنے کا خون معاف ہے۔	۷۰۰
۱۰۲۴	چوپائے خون کر دیں تو معاف ہے۔	۷۰۱
۱۰۲۵	جو بغیر کسی جرم کے ذمی کو قتل کر دے۔	۷۰۱
۱۰۲۶	کافر کے بدلے میں مسلمان قتل نہیں کیا جائے گا۔	۷۰۲
۱۰۲۷	جب مسلمان غصے کی حالت میں یہودی کو تھپڑ مار دے۔	۷۰۳

باب	مضمون	صفحہ
	کتاب استتابۃ المرتدین	۷۰۳
۱۰۲۸	شرک ظلم عظیم ہے	۷۰۳
۱۰۲۹	مرتد مرد اور مرتد عورت کا حکم	۷۰۴
۱۰۳۰	جو فرائض قبول کرنے سے انکار کرے اور ارتداد کی جانب نسبت کیا جائے اُسے قتل کرنا۔	۷۰۶
۱۰۳۱	جب ذمی وغیرہ حضور کو گالی دے لیکن کھل کر نہیں جیسے اَلسَّامُ علیک کہنا۔	۷۰۸
۱۰۳۲	کفار کا انبیائے کرام سے سلوک	۷۰۹
۱۰۳۳	خارجیوں اور ملحدوں کو حجت تمام کرنے کے بعد قتل کر دینا۔	۷۰۹
۱۰۳۴	جو خوارج کو تالیفِ قلوب کی خاطر قتل نہ کرے اور اس لیے کہ لوگ اُس سے نفرت کرنے لگیں گے۔	۷۱۱
۱۰۳۵	حضور نے فرمایا ہے کہ قیامت قائم نہیں ہو گی جب تک دو گروہ آپس میں نہ لڑیں، حالانکہ دونوں کا دعویٰ ایک ہو گا۔	۷۱۲
۱۰۳۶	تاویل کرنے والوں کے بارے میں	۷۱۴
	کتاب الاکراہ	۷۱۵
۱۰۳۷	جس کو مجبور کر کے کلمۂ کفر کہلوایا گیا۔	۷۱۵
۱۰۳۸	جو مار کھانے، قتل ہونے اور توہین برداشت کرنے کو کفریہ کلمہ کہنے پر ترجیح دے۔	۷۱۶
۱۰۳۹	مجبور کا اپنے حقوق وغیرہ فروخت کرنا	۷۱۷
۱۰۴۰	مجبور کا نکاح جائز نہیں۔	۷۱۸
۱۰۴۱	مجبور کا کسی کو غلام دینا یا خرید و فروخت کرنا جائز نہیں ہے۔	۷۱۹
۱۰۴۲	الاکراہ، کَرہ اور کُرہ ہم معنی ہیں۔	۷۱۹

باب	مضمون	صفحہ
۱۰۴۲	اگر عورت زنا پر مجبور کی گئی تو اس پر حد قائم نہیں کی جائے گی۔	۷۲۰
۱۰۴۳	کسی شخص کا اپنے ساتھی کے متعلق قسم کھانا کہ یہ میرا بھائی ہے جب اس کے قتل وغیرہ کا ڈر ہو۔	۷۲۰
	کتاب الحیل	۷۲۲
۱۰۴۵	حیلے ترک کرنا	۷۲۲
۱۰۴۶	نماز میں حیلہ کرنا	۷۲۲
۱۰۴۷	زکوٰۃ میں حیلہ کرنا	۷۲۲
۱۰۴۸	شغار یعنی بدلے کا نکاح منع ہے۔	۷۲۴
۱۰۴۹	تجارت میں حیلہ سازی ناپسندیدہ ہے۔	۷۲۵
۱۰۵۰	نجش سے بولی بڑھانا مکروہ ہے۔	۷۲۵
۱۰۵۱	تجارت میں دھوکا دینا منع ہے	۷۲۵
۱۰۵۲	ولی کا اپنی پسندیدہ یتیم لڑکی سے نکاح کرنے اور پورا مہر نہ دینے کے لیے حیلہ کرنا۔	۷۲۶
۱۰۵۳	کسی کی لونڈی غصب کرنے کا حیلہ کرنا	۷۲۶
۱۰۵۴	حق ثابت کرنے میں غلط بیانی نہ کی جائے	۷۲۷
۱۰۵۵	نکاح میں حیلہ سازی کرنا	۷۲۷
۱۰۵۶	عورت کا اپنے خاوند اور سوکنوں کے ساتھ حیلہ کرنا ناپسندیدہ ہے۔	۷۲۸
۱۰۵۷	طاعون کی جگہ سے بھاگنے کے لیے حیلہ جوئی کرنا بُرا ہے۔	۷۲۹
۱۰۵۸	ہبہ اور شفعہ میں حیلہ کرنا	۷۳۰
۱۰۵۹	حاکم کا حیلہ کرنا تاکہ اُسے تحفہ بھیجا جائے۔	۷۳۲
	کتاب التعبیر	۷۳۳
۱۰۶۰	رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم پر وحی کی ابتدا سچے خوابوں سے ہوئی تھی۔	۷۳۳
۱۰۶۱	نیک لوگوں کے خواب	۷۳۵
۱۰۶۲	خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں	۷۳۵
۱۰۶۳	اچھے خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہیں۔	۷۳۶
۱۰۶۴	بشارتیں	۷۳۸
۱۰۶۵	حضرت یوسف کا خواب	۷۳۷
۱۰۶۶	حضرت ابراہیم کا خواب	۷۳۸
۱۰۶۷	متعدد آدمیوں کا ایک ہی خواب دیکھنا	۷۳۸
۱۰۶۸	قیدیوں، مفسدوں اور مشرکوں کے خواب	۷۳۸
۱۰۶۹	جو خواب میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھے	۷۴۰
۱۰۷۰	رات کو خواب دیکھنا	۷۴۱
۱۰۷۱	دن کے وقت خواب دیکھنا	۷۴۳
۱۰۷۲	عورتوں کا خواب دیکھنا	۷۴۴
۱۰۷۳	پریشان خواب شیطان کی طرف سے ہیں	۷۴۴
۱۰۷۴	خواب میں دودھ دیکھنا	۷۴۵
۱۰۷۵	جب دودھ پینے سے اپنے اطراف اور ناخنوں میں بھی سیرابی دیکھے۔	۷۴۵
۱۰۷۶	خواب میں قمیص دیکھنا	۷۴۵
۱۰۷۷	خواب میں قمیص گھسٹتی ہوئی دیکھنا	۷۴۶
۱۰۷۸	خواب میں سبزہ یا سبز باغ دیکھنا	۷۴۶
۱۰۷۹	خواب میں عورت کا چہرہ کھولنا	۷۴۷
۱۰۸۰	خواب میں ریشمی کپڑا دیکھنا	۷۴۷
۱۰۸۱	ہاتھ میں کنجیاں دیکھنا	۷۴۷
۱۰۸۲ باب	خواب میں کڑا یا حلقہ پکڑ کر لٹکنا	۷۴۸
۱۰۸۲ باب	اپنے تکیے کے نیچے خیمے کے ستون دیکھنا	۷۴۸
۱۰۸۳	کرب دیکھنا خواب میں جنت میں داخل ہونا	۷۴۸
۱۰۸۴	خواب میں قید ہو جانا	۷۴۹

باب	مضمون	صفحہ
۱۰۸۵	خواب میں بہتا ہوا چشمہ دیکھنا	۷۴۹
۱۰۸۶	خواب میں اتنا پانی کنوئیں سے نکالنا کہ تمام لوگ سیراب ہو جائیں۔	۷۵۰
۱۰۸۷	کنوئیں سے ایک ڈول یا دو ڈول کا نکالنا کمزوری کے ساتھ۔	۷۵۰
۱۰۸۸	خواب میں آرام کرنا	۷۵۱
۱۰۸۹	خواب میں محل دیکھنا	۷۵۱
۱۰۹۰	خواب میں وضو کرنا	۷۵۲
۱۰۹۱	خواب میں کعبہ کا طواف کرنا	۷۵۲
۱۰۹۲	خواب میں اپنی بچی ہوئی چیز دوسرے کو دینا	۷۵۳
۱۰۹۳	خواب میں بے خوف رہنا اور خوف زدہ نہ ہونا	۷۵۳
۱۰۹۴	خواب میں دائیں ہاتھ چلنا	۷۵۵
۱۰۹۵	خواب میں پیالہ دیکھنا	۷۵۵
۱۰۹۶	جب خواب میں کوئی چیز اڑتی ہوئی دیکھے	۷۵۵
۱۰۹۷	جب گائے ذبح ہوتی دیکھے	۷۵۵
۱۰۹۸	خواب میں پھونک مارنا	۷۵۶
۱۰۹۹	جب یہ دیکھا کہ اس نے کسی کوٹھڑی سے کوئی چیز نکال کر اسے دوسری جگہ رکھ دیا ہے۔	۷۵۶
۱۱۰۰	کالی عورت دیکھنا	۷۵۶
۱۱۰۱	بکھرے ہوئے بالوں والی عورت دیکھنا	۷۵۷
۱۱۰۲	جب خواب میں تلوار ہلائی	۷۵۷
۱۱۰۳	جو جھوٹا خواب بیان کرے	۷۵۷
۱۱۰۴	جب خواب میں ناپسندیدہ چیز دیکھے تو اس کا کسی سے ذکر نہ کرے۔	۷۵۸
۱۱۰۵	جو یہ خیال کرے کہ پہلا تعبیر بتانے والا اگر غلط بتائے تو واقع نہیں ہوتی۔	۷۵۹
۱۱۰۶/ب	نماز فجر کے بعد خواب کی تعبیر بتانا	۷۶۰

باب	مضمون	صفحہ
	پارہ ۔۔۔ ۲۹	۷۶۲
	کتاب الفتن	۷۶۳
۱۱۰۶/ب	فتنوں سے ڈرنا چاہیئے	۷۶۴
۱۱۰۷	حضور نے فرمایا کہ عنقریب تم میرے بعد ناپسندیدہ امور دیکھو گے۔	۷۶۵
۱۱۰۸	حضور نے فرمایا کہ میری امت کی ہلاکت کم عمر بے وقوف لڑکوں کے ہاتھ میں ہے۔	۷۶۶
۱۱۰۹	حضور نے فرمایا کہ عرب کے لیے اس شر سے خرابی ہے جو نزدیک آگیا ہے۔	۷۶۷
۱۱۱۰	فتنوں کا ظہور	۷۶۷
۱۱۱۱	ہر آنے والا زمانہ پچھلے سے برا ہوگا۔	۷۶۷
۱۱۱۲	حضور نے فرمایا کہ جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں۔	۷۶۹
۱۱۱۳	حضور نے فرمایا کہ تم میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردن اڑانے لگو۔	۷۷۰
۱۱۱۴	ایسا فتنہ ہوگا کہ اس میں بیٹھا ہوا آدمی کھڑے سے بہتر ہوگا۔	۷۷۲
۱۱۱۵	جب دو مسلمان تلوار لے کر ایک دوسرے کے مقابل ہوں۔	۷۷۲
۱۱۱۶	جب جماعت نہ رہے تو کیا کرنا چاہیئے	۷۷۳
۱۱۱۷	جو فتنہ اور ظلم والوں کی کثرت کو ناپسند کرے۔	۷۷۴
۱۱۱۸	جب ناکاروں کا کوڑا کرکٹ باقی رہ جائے	۷۷۴
۱۱۱۹	فتنوں سے بچ کر جنگل میں رہنا	۷۷۵
۱۱۲۰	فتنوں سے پناہ مانگنا	۷۷۶
۱۱۲۱	حضور نے فرمایا کہ فتنہ مشرق سے ظاہر ہوگا۔	۷۷۷

باب	مضمون	صفحہ
۱۱۲۲	فتنے دریا کی موجوں کی طرح آئیں گے۔	۷۸۰
۱۱۲۳	عورت کو حکمران بنانے والی قوم کبھی فلاح نہیں پائے گی	۷۸۲
۱۱۲۴	حضرت عائشہ کے ذریعے آزمائش کی گئی۔	۷۸۵
۱۱۲۵	جب اللہ تعالےٰ کسی قوم پر عذاب نازل کرتا ہے	۷۸۶
۱۱۲۶	حضور نے امام حسن کے متعلق فرمایا یہ میرا بیٹا سردار ہے، شاید اس کے ذریعے اللہ تعالےٰ مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کرا دے۔	۷۸۶
۱۱۲۷	جب کوئی لوگوں کے سامنے کچھ کہے اور وہاں سے جا کر اس کے خلاف کہے۔	۷۸۸
۱۱۲۸	قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک قبر والوں پر رشک نہ کیا جائے۔	۷۸۹
۱۱۲۹	زمانہ یہاں تک بدلے گا کہ لوگ بتوں کو پوجیں گے۔	۷۸۹
۱۱۳۰	آگ کا نکلنا	۷۹۰
۱۱۳۱	قیامت کی بعض نشانیاں	۷۹۰
۱۱۳۲	دجال کا ذکر	۷۹۲
۱۱۳۳	دجال مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہوگا۔	۷۹۴
۱۱۳۴	یاجوج ماجوج	۷۹۵
	کتاب الاحکام	
۱۱۳۵	اللہ کی اطاعت کرو، اللہ کے رسول اور اولو الامر کی اطاعت کرو۔	۷۹۶
۱۱۳۶	سربراہ مملکت قریش سے ہوں گے	۷۹۶
۱۱۳۷	حکمت کے ساتھ فیصلہ کرنے والے کا اجر	۷۹۷
۱۱۳۸	گناہ کا حکم نہ ہو تو امام کی بات سننی اور ماننی چاہیے۔	۷۹۷
۱۱۳۹	جو حکومت طلب نہ کرے اللہ اس کی مدد کرتا ہے	۷۹۸
۱۱۴۰	جو حکومت مانگے تو وہ اس کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔	۷۹۹
۱۱۴۱	حکومت کی حرص ناپسندیدہ ہے	۷۹۹
۱۱۴۲	جو حاکم بنایا گیا لیکن رعیت کی خیر خواہی نہ کرے	۸۰۰
۱۱۴۳	جو لوگوں پر سختی کرے اللہ اس پر سختی کرے گا	۸۰۰
۱۱۴۴	راستہ چلتے ہوئے فیصلہ کرنا اور فتویٰ دینا۔	۸۰۱
۱۱۴۵	ذکر ہے کہ حضور کا کوئی دربان نہ تھا۔	۸۰۱
۱۱۴۶	امام کے ماتحت حاکم کا اس کے سامنے کسی کے قتل کا حکم دینا۔	۸۰۲
۱۱۴۷	کیا غصے کی حالت میں حاکم فیصلہ کرے اور فتوے دے!	۸۰۲
۱۱۴۸	قاضی اپنے علم سے بھی فیصلہ کر سکتا ہے	۸۰۳
۱۱۴۹	مہر لگے ہوئے خط پر گواہی	۸۰۴
۱۱۵۰	آدمی فیصلہ کرنے کے قابل کب ہوتا ہے۔	۸۰۵
۱۱۵۱	افسروں اور گورنروں کی تنخواہ	۸۰۶
۱۱۵۲	جو مسجد میں فیصلے کرے اور لعان بھی	۸۰۷
۱۱۵۳	جو مسجد میں حکم دے اور مسجد سے باہر حد قائم کرے۔	۸۰۸
۱۱۵۴	امام کا جھگڑنے والوں کو سمجھانا	۸۰۸
۱۱۵۵	عہدہ قضا ملنے کے بعد یا پہلے قاضی نے حاکم کے سامنے ایک بات کی شہادت دی ہو، تو کیا اس کے مطابق فیصلہ کر سکتا ہے؟	۸۰۹
۱۱۵۶	والی نے دو آدمیوں کو ایک جگہ کا امیر بنایا ہو انہیں ایک دوسرے کی ماننے اور جھگڑا نہ کرنے کا حکم دینا۔	۸۱۱
۱۱۵۷	حاکم کا دعوت قبول کرنا	۸۱۱
۱۱۵۸	عمال کے تحفے	۸۱۱

باب	مضمون	صفحہ
۱۱۵۹	موالی کو قاضی اور عامل بنانا	۸۱۲
۱۱۶۰	لوگوں سے معروف آدمی	۸۱۲
۱۱۶۱	بادشاہ کے سامنے اس کی تعریف کرنا اور جانے کے بعد مخالفت کرنا مکروہ ہے۔	۸۱۳
۱۱۶۲	غائب کا فیصلہ	۸۱۳
۱۱۶۳	جس کو قاضی نے اس کے بھائی کا حق دلا دیا تو وہ نہ لے کیونکہ حاکم حرام کو حلال اور حلال کو حرام نہیں کر سکتا۔	۸۱۴
۱۱۶۴	کنواں وغیرہ کا حکم	۸۱۵
۱۱۶۵	تھوڑے یا بہت مال کا فیصلہ کرنا	۸۱۵
۱۱۶۶	امام کا لوگوں کے مال اور جائیداد کو فروخت کرنا	۸۱۵
۱۱۶۷	جو لوگوں کے بارے میں علم کے تحت بات کرنے کو طعن شمار نہیں کرتا۔	۸۱۶
۱۱۶۸	بہت زیادہ جھگڑنے والا	۸۱۶
۱۱۶۹	جب حاکم ظالمانہ یا اہل علم کے خلاف فیصلہ کرے تو وہ رد کیا جائے۔	۸۱۶
۱۱۷۰	امام کا کسی قوم کے پاس جا کر ان کی صلح کرانا	۸۱۷
۱۱۷۱	کاتب کے لیے مستحب ہے کہ امانت دار اور عاقل ہو۔	۸۱۸
۱۱۷۲	حاکم کا اپنے عاملوں، قاضیوں اور امینوں کے لیے خط لکھنا۔	۸۱۹
۱۱۷۳	کیا حاکم کے لیے جائز ہے کہ حالات معلوم کرنے کے لیے ایک ہی آدمی روانہ کر دے؟	۸۲۰
۱۱۷۴	حاکم کے ترجمان اور کیا ایک ترجمان رکھنا جائز ہے؟	۸۲۱
۱۱۷۵	امام کا اپنے عمال کا محاسبہ کرنا	۸۲۱
۱۱۷۶	امام کے راز دار اور مشیر	۸۲۲
۱۱۷۷	امام سے لوگ کس طرح بیعت کریں	۸۲۲

باب	مضمون	صفحہ
۱۱۷۸	جو دو دفعہ بیعت کرے	۸۲۵
۱۱۷۹	دیہاتیوں کی بیعت	۸۲۶
۱۱۸۰	لڑکوں کی بیعت	۸۲۶
۱۱۸۱	جو بیعت کر کے واپس کرنا چاہے	۸۲۶
۱۱۸۲	جس نے صرف دنیا کی غرض سے بیعت کی	۸۲۷
۱۱۸۳	عورتوں کی بیعت	۸۲۷
۱۱۸۴	جو بیعت توڑ دے	۸۲۸
۱۱۸۵	خلیفہ مقرر کرنا	۸۲۹
۱۱۸۶	قریش سے بارہ امیر ہوں گے	۸۳۰
۱۱۸۷	دشمنوں اور مشکوک لوگوں کا علم ہونے پر انہیں گھر والوں سے نکال دینا۔	۸۳۱
۱۱۸۸	کیا امام کو حق ہے کہ مجرموں اور اہل معصیت کو روکا کرے اور اپنے پاس آنے سے روک دے۔	۸۳۱
	کتاب التمنی	۸۳۲
۱۱۸۹	تمنا کرنے کے بارے میں اور شہادت کی تمنا۔	۸۳۲
۱۱۹۰	بھلائی کی تمنا۔	۸۳۲
۱۱۹۱	حضور کا فرمانا کہ اگر مجھے اپنے متعلق پہلے معلوم ہوتا جس کا بعد میں علم ہوا۔	۸۳۳
۱۱۹۲	حضور کا فرمانا کاش یوں ہوتا۔	۸۳۴
۱۱۹۳	قرآن کریم اور علم کی تمنا	۸۳۴
۱۱۹۴	کیسی تمنا مکروہ ہے۔	۸۳۴
۱۱۹۵	یہ کہنا کہ اگر خدا نہ کرتا تو ہم ہدایت نہ پاتے۔	۸۳۵
۱۱۹۶	دشمن سے مقابلے کی آرزو کرنا مکروہ ہے۔	۸۳۶
۱۱۹۷	اگر کا استعمال کب جائز ہے۔	۸۳۶
	کتاب اخبار الآحاد	۸۳۹
۱۱۹۸	خبر واحد کی اجازت کے بارے میں	۸۳۹

باب	مضمون	صفحہ
١٢٩٩	حضور نے دشمن کی خبر لانے کے لیے اکیلے حضرت زبیر کو بھیجا۔	٨٣٤
١٣٠٠	حضور اپنے گھر میں کسی کو داخلہ کی اجازت دیں تبھی داخلہ جائز ہوگا۔	٨٣٤
١٣٠١	حضور امراء اور قاصدوں کو یکے بعد دیگرے بھیجا کرتے تھے۔	٨٣٥
١٣٠٢	حضور کا عرب کے وفود کو وصیت کرنا کہ یہ باتیں اپنے پچھلوں تک پہنچا دیں۔	٨٣٥
١٣٠٣	ایک عورت کا خبر دینا	٨٣٦
	کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ	٨٣٧
١٣٠٤	حضور نے فرمایا کہ مجھے جوامع الکلم کے ساتھ مبعوث فرمایا گیا ہے۔	٨٣٨
١٣٠٥	سنتِ رسول کی پیروی کرنا۔	٨٣٨
١٣٠٦	کثرتِ سوال اور بیکار تکلف ناپسندیدہ ہے	٨٥٣
١٣٠٧	حضور کے افعال کی پیروی کرنا	٨٥٧
١٣٠٨	تعمق، علم میں جھگڑنا، دین میں غلو کرنا اور بدعت ناپسندیدہ ہے۔	٨٥٧
١٣٠٩	بدعتی کو پناہ دینا گناہ ہے	٨٦٢
١٣١٠	رائے کی مذمت اور قیاس میں تکلف کرنا	٨٦٢
١٣١١	امام بخاری کے نزدیک حضور بھی اپنی رائے اور قیاس سے کچھ نہیں فرماتے تھے۔	٨٦٣
١٣١٢	حضور نے اپنی امت کے مردوں اور عورتوں کو اپنی رائے اور تمثیل سے نہیں بلکہ اللہ کے سکھانے کے مطابق تعلیم دی۔	٨٦٤
١٣١٣	حضور نے فرمایا کہ میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ غالب رہے گا۔ وہ حق پر لڑتے رہیں گے اور وہ اہل علم ہیں۔	٨٦٥
١٣١٤	ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ اور تمہیں گروہ گروہ بنا دے۔	٨٦٦
١٣١٥	جو اصل معلوم کو اصل واضح سے تشبیہ دے کر اس طرح حکمِ الٰہی کو بیان کرے کہ سائل کی سمجھ آ جائے	٨٦٦
١٣١٦	قاضیوں کے اجتہاد کرنے کے بارے میں۔	٨٦٧
١٣١٧	حضور نے فرمایا کہ تم اگلے لوگوں کے طریقوں پر چلنے لگو گے۔	٨٦٨
١٣١٨	گمراہی کی طرف بلانا یا برا طریقہ ایجاد کرنا گناہ ہے۔	٨٦٩
	پارہ ٣٠	٨٧٠
١٣١٩	علمائے حرمین کے اتفاق وغیرہ کا بیان	٨٧٠
١٣٢٠	ارشادِ ربانی کہ تمہیں کوئی اختیار نہیں	٨٧٦
١٣٢١	انسان جھگڑالو ہے	٨٧٦
١٣٢٢	تمہیں درمیانی امت بنایا	٨٧٧
١٣٢٣	عامل یا حاکم کا اجتہاد اگر علم کے بغیر یا خلافِ رسول ہو تو مردود ہے۔	٨٧٨
١٣٢٤	حاکم نے اجتہاد کیا تو صحیح ہو یا غلط اجر ملے گا۔	٨٧٨
١٣٢٥	اس پر حجت جس نے کہا کہ حضور کے تمام احکام ظاہر تھے اور جو صحابہ دور رہتے تھے وہ حضور کے دیکھنے اور امورِ اسلام سے پورے باخبر نہ تھے۔	٨٧٩
١٣٢٦	جس کا خیال ہے کہ حضور کا انکار نہ کرنا تو حجت ہے لیکن دوسرے کا نہیں ہے۔	٨٨٠
١٣٢٧	وہ احکام جو دلائل سے پہچانے جاتے ہیں۔	٨٨٠
١٣٢٨	حضور کا ارشاد کہ اہل کتاب سے کچھ نہ پوچھو	٨٨٣
١٣٢٩	اختلاف میں کراہت ہے۔	٨٨٣
١٣٣٠	حضور کا منع فرمانا تحریم کے باعث ہے سوائے اُس کے جس کا مباح ہونا جانا گیا ہو۔ اسی طرح آپ کے اوامر کا حکم ہے۔	٨٨٥

باب	مضمون	صفحہ
۱۳۳۱	مشورے کا حکم	۸۸۶
	کتاب التوحید اور ردِ جہمیہ وغیرہ	۸۸۹
۱۳۳۲	حضور کا اپنی امت کو توحید کی دعوت دینا	۸۸۹
۱۳۳۳	اسے اللہ کہو یا رحمٰن	۸۹۰
۱۳۳۴	روزی دینے والا اور بڑی قوت والا اللہ ہے	۸۹۱
۱۳۳۵	اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے	۸۹۱
۱۳۳۶	اللہ تعالیٰ سلامتی رکھنے والا اور امن دینے والا ہے۔	۸۹۷
۱۳۳۷	حقیقی مالک اللہ ہے۔	۸۹۸
۱۳۳۸	اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے	۸۹۸
۱۳۳۹	آسمانوں اور زمین کو اللہ تعالیٰ نے حق پیدا کیا ہے	۸۹۹
۱۳۴۰	اللہ تعالیٰ ہی سننے دیکھنے والا ہے۔	۸۹۹
۱۳۴۱	اللہ تعالیٰ ہی قدرت والا ہے	۹۰۱
۱۳۴۲	دلوں کا پھیرنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔	۹۰۱
۱۳۴۳	اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں۔	۹۰۱
۱۳۴۴	**اسماء الٰہیہ کے ساتھ سوال کرنا اور پناہ مانگنا**	۹۰۲
۱۳۴۵	اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات اور اسماء کا ذکر	۹۰۴
۱۳۴۶	اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی ذات سے ڈراتا ہے	۹۰۵
۱۳۴۷	خدا کی ذات کے سوا ہر چیز فانی ہے	۹۰۵
۱۳۴۸	خدا کی آنکھ سے مراد اس کا علم ہے۔	۹۰۶
۱۳۴۹	پیدا کرنے والا، درست کرنے والا اور صورت بنانے والا صرف خدا ہے	۹۰۷
۱۳۵۰	خدا کے ہاتھ سے مراد اس کا دستِ قدرت ہے	۹۰۷
۱۳۵۱	خدا سے زیادہ کوئی غیرت مند نہیں۔	۹۱۰
۱۳۵۲	خدا کی گواہی سب سے بڑی ہے	۹۱۱
۱۳۵۳	خدا عرشِ عظیم کا رب ہے۔	۹۱۱
۱۳۵۴	فرشتوں اور روح کا اسی کی طرف چڑھنا	۹۱۵
۱۳۵۵	اس روز کتنے ہی چہرے تروتازہ ہوں گے اور اپنے رب کی طرف دیکھتے رہے۔	۹۱۷
۱۳۵۶	ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ اللہ کی رحمت نیکی کرنے والوں سے قریب ہے۔	۹۲۸
۱۳۵۷	ارشاد ربانی ہے کہ اللہ ہی آسمانوں اور زمین کو ٹلنے سے روکے ہوا ہے	۹۲۹
۱۳۵۸	آسمانوں اور زمین کی پیدائش کے بارے میں	۹۳۰
۱۳۵۹	بیشک ہمارا کلام گزر چکا ہے ہمارے بھیجے ہوئے بندوں کے لیے	۹۳۱
۱۳۶۰	ارشاد خداوندی بیشک ہمارا کسی چیز سے فرمانا	۹۳۲
۱۳۶۱	خدا کے کلمے بیان نہیں ہو سکتے	۹۳۳
۱۳۶۲	خدا کی مشیت اور ارادہ	۹۳۴
۱۳۶۳	خدا کی اجازت کے بغیر کسی کی شفاعت نفع نہیں	۹۴۰
۱۳۶۴	خدا کا کلام فرمانا	۹۴۲
۱۳۶۵	اللہ تعالیٰ اپنے علم سے نازل کرتا ہے۔	۹۴۳
۱۳۶۶	کلام اللہ	۹۴۴
۱۳۶۷	**قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کا انبیاء کے کلام وغیرہ سے کلام فرمانا۔**	۹۵۰
۱۳۶۸	اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے کلام کیا	۹۵۳
۱۳۶۹	اللہ تعالیٰ کا اہل جنت سے کلام فرمانا	۹۵۷
۱۳۷۰	اللہ تعالیٰ حکم کے ذریعے بندوں کو یاد کرتا ہے اور بندے اُسے دعا عاجزی اور اس کے احکام کی تبلیغ کر کے یاد کرتے ہیں۔	۹۵۸
۱۳۷۱	ارشاد الٰہی ہے "خدا کا شریک نہ ٹھہراؤ"	۹۵۸
۱۳۷۲	کافروں کا خدا کے متعلق گمان	۹۵۹
۱۳۷۳	اللہ تعالیٰ ہر روز اپنی شان کا اظہار فرماتا ہے	۹۶۰
۱۳۷۴	اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے ساتھ ہے۔	۹۶۱
۱۳۷۵	اللہ تعالیٰ دلوں کے بھید بھی جانتا ہے۔	۹۶۱

باب	مضمون	صفحہ
۱۲۷۶	نیکی کی توفیق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے	۹۶۲
۱۲۷۷	حضورؐ نے اللہ تعالیٰ کے احکام پہنچا دیئے تھے۔	۹۶۳
۱۲۷۸	کلام الٰہی کے مطابق عمل کرنا چاہیئے۔	۹۶۵
۱۲۷۹	حضورؐ نے نماز کو عمل فرمایا	۹۶۶
۱۲۸۰	انسان کی سرشت	۹۶۶
۱۲۸۱	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے رب سے ذکر اور روایت کرنا۔	۹۶۶
۱۲۸۲	توریت اور اللہ کی دوسری کتابوں کی عربی وغیرہ میں تفسیر کا جواز۔	۹۶۸
۱۲۸۳	حضورؐ کا ارشاد ہے کہ قرآن کریم کا ماہر نیک بزرگوں کے ساتھ ہوگا اور قرآن مجید کو اپنی آواز سے زینت دو۔	۹۶۹
۱۲۸۴	ارشادِ ربانی ہے۔ قرآن مجید سے جتنا تمہیں آسان ہو پڑھو۔	۹۷۱
۱۲۸۵	ارشادِ ربانی ہے۔ بیشک ہم نے نصیحت حاصل کرنے کے لیے قرآن کریم کو آسان کر دیا ہے۔	۹۷۱
۱۲۸۶	ارشادِ خداوندی ہے۔ بلکہ وہ بزرگی والا قرآن لوحِ محفوظ میں ہے۔	۹۷۲
۱۲۸۷	ارشادِ الٰہی ہے۔ اور اللہ نے تمہیں پیدا کیا ہے اور تمہارے اعمال کو بھی۔	۹۷۳
۱۲۸۸	بدکار اور منافق کی قرأت قرآن کی آواز اور ان کی تلاوت اُن کے حلق سے نیچے نہیں اترتی۔	۹۷۵
۱۲۸۹	ارشادِ حق مجدہٗ ہے۔ اور ہم عدل کی ترازو رکھیں گے قیامت کے دن۔	۹۷۶
۱۲۹۰	جدول۔ پاروں کے لحاظ سے۔	۹۷۸
	قطعہ تاریخ طباعت۔	۹۷۹

صحیح بخاری شریف جلد سوم

پارہ — ۲۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

باب فضل فاتحۃ الکتاب

۱- حدثنا مسدد حدثنا یحییٰ عن شعبۃ قال حدثنی خبیب بن عبد الرحمٰن عن حفص بن عاصم عن ابی سعید بن المعلّٰی قال کنت اصلی فدعانی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم اجبہ قلت یا رسول اللہ انی کنت اصلی قال الم یقل اللہ استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم ثم قال الا اعلمک اعظم سورۃ فی القرآن قبل ان تخرج من المسجد فاخذ بیدی فلما اردنا ان نخرج قلت یا رسول اللہ انک قلت لاعلمنک اعظم سورۃ من القرآن قال الحمد للہ رب العالمین ہی السبع المثانی والقرآن العظیم الذی اوتیتہ۔

سورۂ فاتحہ کی فضیلت

حضرت ابو سعید ابن معلّٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا تو مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا لیکن میں نے جواب نہ دیا پس عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا: اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہو جاؤ جب تمہیں بلائیں۔ پھر فرمایا میں تمہیں قرآن کریم کی سب سے عظمت والی سورت مسجد سے نکلنے سے پہلے سکھاؤں گا۔ پس آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ جب ہم نے نکلنے کا ارادہ کیا تو میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تھا کہ میں تمہیں قرآن کی بہت ہی عظمت والی سورت سکھاؤں گا۔ فرمایا وہ سورت الحمد للہ رب العالمین ہے۔ یہی سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے جو مجھے عطا فرمایا گیا۔

ف: حضرت ابو سعید بن معلّٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سمجھا کہ رسول کریم کی بارگاہ میں حاضری کے لیے نماز توڑنا جائز نہیں، لہٰذا پہلے نماز پوری کر کے حاضر خدمت ہوئے اور عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر تنبیہ کی اور قرآن سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ ۔ (۸: ۲۴)

اے ایمان والو اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہو جاؤ جب رسول تمہیں اس چیز کی طرف بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی۔

اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بلانا زندگی بخشتا ہے لہٰذا ان کے بلانے پر فوراً حاضر ہونے سے نماز نہیں ٹوٹتی

بلکہ نماز میں ہی رہتا ہے اور حقیقی درویش تعمیل ارشاد کرتے وہ سب بھی نماز میں ہی شمار ہوگا خواہ کتنا ہی کام کرنا یا چلنا پڑے۔ جب تعمیل سے فارغ ہوتا تو اسی جگہ سے نماز شروع کر دے جہاں سے چھوڑی تھی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات نماز میں یہ خصوصیت کسی اور کو حاصل نہیں کہ حیات بخش ہے خدا کے حکم کی تعمیل ہے۔ اس زندہ حقیقت کے باوجود صراط مستقیم کتاب مطبوعہ مجتبائی دہلی کے صفحہ ۹۵ پر جو تحریر کیا ہے کہ حضور کی طرف توجہ کرنا بیل کے خیال سے بدتر ہے گدھے بیل کے خیال میں سراپا ڈوب جانے سے بھی بدتر اور کمتر ہے ــــ یہ اسلامی تعلیم نہیں بلکہ برٹش گورنمنٹ نے اپنی سوچی سمجھی سکیم کے تحت اپنے آلہ کار سے لکھوائی تھی تاکہ بے شمار ماننے والے ایمان کی دولت سے محروم ہو جائیں اور ایسی ایمان سوز عبارتوں کے باعث اہل اسلام آپس میں دست و گریبان ہو جائیں۔ ان کا اتحاد ٹوٹ جائے اور انگریز اس پالیسی کی بدولت سب پر غالب رہ کر زیادہ سے زیادہ مدت تک ہندوستان پر حکومت کرتا رہے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس حدیث میں سورہ فاتحہ کو قرآن مجید کی سب سے عظمت والی سورت، السبع المثانی اور القرآن العظیم فرمایا ہے۔ اس کی ایک وجہ پڑھنے پر پورے قرآن مجید کو پڑھنے کے برابر اللہ تعالیٰ اجر و ثواب عطا فرماتا ہے۔ یہ سورت گویا قرآن کریم کا دیباچہ اور اس کے بلند مضامین کا اجمال ہے۔ باقی سارا قرآن مجید اسی سورت کے مضامین کی تفصیل ہے۔ اس سورت کا تعارف کراتے ہوئے حضرت ہندوستان کی مایہ ناز علمی شخصیت حضرت صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۶۷ھ / ۱۹۴۸ء) نے اردو کی نہایت قابل اعتماد اور مختصر ترین و جامع تفسیر قرآن یعنی خزائن العرفان میں لکھا ہے۔

اس سورت کے متعدد نام ہیں (۱) فاتحہ (۲) فاتحۃ الکتاب (۳) ام القرآن (۴) سورۃ الکنز (۵) کافیہ (۶) وافیہ (۷) شافیہ (۸) شفاء (۹) سبع مثانی (۱۰) نور (۱۱) رقیہ (۱۲) سورۃ الحمد (۱۳) سورۃ الدعا (۱۴) تعلیم المسئلہ (۱۵) سورۃ المناجات (۱۶)

[illegible]

اس سورت میں سات آیتیں، ستائیس کلمے، ایک سو چالیس حرف ہیں۔ کوئی آیت ناسخ یا منسوخ نہیں ...... نماز میں اس سورت کا پڑھنا واجب ہے۔ امام و منفرد کے لیے تو حقیقتاً اپنی زبان سے اور مقتدی کے لیے بقرأت حکمیہ یعنی امام کی زبان سے۔ صحیح حدیث میں ہے قِرَاءَةُ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ۔ امام کا پڑھنا ہی مقتدی کا پڑھنا ہے۔ قرآن پاک میں مقتدی کو خاموش رہنے اور امام کی قرأت سننے کا حکم دیا ہے کہ اِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا۔ جب امام قرأت کرے تو خاموش رہو۔ بہت سی احادیث میں یہی مضمون ہے۔

احادیث میں اس سورت کی بہت سی فضیلتیں وارد ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا توریت و انجیل و زبور میں اس کی مثل سورت نازل نہیں ہوئی (ترمذی)۔ ایک فرشتے نے آسمان سے نازل ہو کر حضور پر سلام عرض کیا اور دو ایسے نوروں کی بشارت دی جو حضور سے پہلے کسی نبی کو عطا نہ ہوئے ایک سورۃ فاتحہ اور دوسرے سورۃ بقرہ کی آخری آیتیں (مسلم شریف)۔ سورۃ فاتحہ ہر مرض کے لیے شفا ہے (دارمی)۔ سورۃ فاتحہ سو مرتبہ پڑھ کر جو دعا مانگے اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے (دارمی)

۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ مَعْبَدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا فِي مَسِيرٍ لَنَا فَنَزَلْنَا فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ فَقَالَتْ إِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ سَلِيمٌ وَإِنَّ نَفَرَنَا غُيَّبٌ فَهَلْ مِنْكُمْ رَاقٍ فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ مَا كُنَّا نَأْبُنُهُ بِرُقْيَةٍ فَرَقَاهُ فَبَرَأَ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سفر کے دوران ہم ایک جگہ ٹھہرے ہوئے تھے کہ ہمارے پاس ایک لونڈی آئی اور کہنے لگی کہ اس قبیلے کے سردار کو سانپ نے ڈس لیا ہے اور قبیلے والے موجود نہیں ہیں تو کیا آپ حضرات میں کوئی دم کرنے والا ہے؟ پس ہم میں سے ایک آدمی اس کے ساتھ کھڑا ہوا

لَهُ بِثَلَاثِينَ شَاةً وَسَقَانَا لَبَنًا فَلَمَّا رَجَعَ قُلْنَا لَهُ أَكُنْتَ
تُحْسِنُ رُقْيَةً أَوْ كُنْتَ تَرْقِي قَالَ لَا مَا رَقَيْتُ إِلَّا
بِأُمِّ الْكِتَابِ قُلْنَا لَا تُحْدِثُوا شَيْئًا حَتَّى نَأْتِيَ أَوْ نَسْأَلَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ ذَكَرْنَاهُ
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَمَا كَانَ يُدْرِيهِ أَنَّهَا
رُقْيَةٌ اقْسِمُوا وَاضْرِبُوا لِي بِسَهْمٍ وَقَالَ أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ
حَدَّثَنِي مَعْبَدُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ بِهَذَا.

علاج کرنے والا ہے؟ ایک آدمی اس کے ساتھ گیا جس کو ہم نہیں جانتے تھے کہ وہ دم کرنا جانتا ہے۔ اس نے دم کیا اور وہ اچھا ہو گیا۔ سردار نے اس کو تیس بکریاں دینے کا حکم دیا اور ہم کو دودھ پلایا۔ جب وہ واپس لوٹا تو ہم نے اس سے کہا کیا آپ اچھا دم جانتے ہیں یا آپ دم کیا کرتے تھے؟ اس نے کہا نہیں میں نے تو صرف سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کیا ہے۔ ہم نے کہا کوئی بات نہ کرو جب تک ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ بات نہ پوچھ لیں۔ جب ہم مدینہ منورہ پہنچے تو ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اس کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا اسے کیسے معلوم ہوا کہ یہ دم ہے؟ بکریاں تقسیم کر لو اور ایک حصہ میرا بھی لگاؤ۔ ابو معمر، عبدالوارث، ہشام، محمد بن سیرین، معبد بن سیرین نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہی روایت کی ہے۔

ف: قرآن مجید کی سب سے بڑی سورت البقرہ ہے جس کے اندر چالیس رکوع، دو سو چھیاسی آیتیں، چھ ہزار ایک سو اکیس کلمات اور پچیس ہزار پانچ سو حروف ہیں۔ (خازن)

اس سورت کی آیت ... کا نام آیۃ الکرسی ہے جو بڑی فضیلت والی آیت ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ جو ہر فرض نماز کے بعد یا سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھتا رہے تو اس کے اور جنت میں داخل ہونے کے درمیان کوئی فاصلہ نہیں رہ گیا۔ جو ہمیشہ اس آیت کو پڑھے گا تو وہ رات بھر اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہے گا اور اللہ تعالیٰ اس کے اہل خانہ کو شیطان، جنات، چور اور ڈاکو وغیرہ کے شر سے محفوظ رکھے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ فَضْلِ الْبَقَرَةِ

۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ
عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ حَدَّثَنَا أَبُو
نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ
الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا
عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
وَكَّلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكَاةِ
رَمَضَانَ فَأَتَانِي آتٍ فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ

سورۃ البقرہ کی فضیلت

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دو آیتیں پڑھیں۔ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے سورۃ البقرہ کی آخری دو آیتیں رات میں پڑھیں تو وہ اس کو کفایت کریں گی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رمضان مبارک کے صدقہ فطر کی حفاظت پر متعین فرمایا۔ ایک شخص آیا اور غلہ لپ بھر کے لے جانے لگا تو میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا میں تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ضرور پیش کروں گا۔ پس اس نے حدیث بیان کی کہ جب تم بستر پر جاؤ تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو تو ہمیشہ اللہ

فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَّ الْحَدِيثَ فَقَالَ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ لَنْ يَزَالَ مَعَكَ مِنَ اللهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ ذَاكَ شَيْطَانٌ۔

تمہاری حفاظت اللہ کی طرف سے ہوتی رہے گی اور شیطان تمہارے قریب نہیں پھٹکے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت ابوہریرہ سے) فرمایا۔ تم سے سچ کہہ گیا ہے حالانکہ وہ جھوٹا ہے وہ شیطان ہے۔

بَابُ فَضْلِ سُورَةِ الْكَهْفِ

۴ ـ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَهْفِ وَإِلَى جَانِبِهِ حِصَانٌ مَرْبُوطٌ بِشَطَنَيْنِ فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدْنُو وَتَدْنُو وَجَعَلَ فَرَسُهُ يَنْفِرُ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ تِلْكَ السَّكِينَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْآنِ۔

سورۃ الکہف کی فضیلت۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی سورۃ کہف پڑھ رہا تھا اور اس کے پاس دو رسیوں کے ساتھ ایک گھوڑا بندھا ہوا تھا۔ پس اس کے اوپر ایک بادل چھا گیا اور اس کی طرف نزدیک سے نزدیک تر ہوتا گیا اور اس کا گھوڑا بدکنے لگا جب صبح کے وقت وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو ذکر کیا۔ فرمایا یہ سکینہ ہے جو قرآن کے ساتھ اتری۔

بَابُ فَضْلِ سُورَةِ الْفَتْحِ

۵ ـ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسِيرُ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسِيرُ مَعَهُ لَيْلًا فَسَأَلَهُ عُمَرُ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ يُجِبْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ فَقَالَ عُمَرُ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ نَزَرْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذَلِكَ لَا يُجِيبُكَ قَالَ عُمَرُ فَحَرَّكْتُ بَعِيرِي حَتَّى كُنْتُ أَمَامَ النَّاسِ وَخَشِيتُ أَنْ يُنْزَلَ فِيَّ قُرْآنٌ فَمَا نَشِبْتُ أَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا يَصْرُخُ بِي قَالَ فَقُلْتُ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ نَزَلَ فِيَّ قُرْآنٌ قَالَ فَجِئْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ سُورَةٌ لَهِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَرَأَ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا۔

سورۃ الفتح کی فضیلت

زید بن اسلم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ ایک سفر کے دوران رات کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے جا رہے تھے اور حضرت عمر بن خطاب آپ کے ساتھ چل رہے تھے پس حضرت عمر نے کوئی بات پوچھی لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جواب نہ دیا۔ پھر دوبارہ پوچھا لیکن آپ نے انہیں جواب نہ دیا۔ پھر تیسری بار پوچھا لیکن آپ نے انہیں جواب نہ دیا۔ حضرت عمر نے اپنے دل میں کہا۔ تجھے تیری ماں روئے، تین دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا لیکن تینوں دفعہ تجھے جواب مرحمت نہیں فرمایا۔ حضرت عمر فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے اونٹ کو بھگایا یہاں تک کہ لوگوں سے آگے جا پہنچا اور میں ڈر رہا تھا کہ میرے بارے میں قرآن کریم کی کوئی آیت نازل ہو جائے گی۔ ابھی زیادہ دیر نہیں ہوئی تھی کہ ایک پکارنے والے نے مجھے آواز دی۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا پھر آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا۔ فرمایا کہ آج رات مجھ پر ایک سورت نازل ہوئی ہے جو مجھے ان تمام چیزوں سے زیادہ پیاری ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے۔ پھر آپ نے (انا فتحنا لک فتحا مبینا) تلاوت فرمائی۔

بَابُ فَضْلِ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ فِيهِ

سورۃ اخلاص کی فضیلت۔

عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۶ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ يُرَدِّدُهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ وَكَأَنَّ الرَّجُلَ يَتَقَالُّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ، وَزَادَ أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَخِي قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ أَنَّ رَجُلًا قَامَ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ مِنَ السَّحَرِ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ لَا يَزِيدُ عَلَيْهَا فَلَمَّا أَصْبَحْنَا أَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

۷ ـ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ وَالضَّحَّاكُ الْمَشْرِقِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ ثُلُثَ الْقُرْآنِ فِي لَيْلَةٍ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ وَقَالُوا أَيُّنَا يُطِيقُ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ اللهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ ثُلُثُ الْقُرْآنِ، قَالَ الْفِرَبْرِيُّ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي حَاتِمٍ وَرَّاقَ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ مُرْسَلٌ وَعَنِ الضَّحَّاكِ الْمَشْرِقِيِّ مُسْنَدٌ۔

بَابُ فَضْلِ الْمُعَوِّذَاتِ

۸ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَكَى يَقْرَأُ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَيَنْفُثُ فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهُ كُنْتُ أَقْرَأُ

اس حدیث کو [illegible] نے حضرت عائشہ صدیقہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے شخص کو رات کے وقت بار بار سورۂ اخلاص پڑھتے ہوئے سنا جب صبح ہوئی تو وہ آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس بات کا ذکر کیا گویا وہ اسے تھوڑا سمجھتا ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے بے شک یہ سورت تہائی قرآن کے برابر ہے۔ ابو معمر نے اسمٰعیل بن جعفر، مالک بن انس، عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ، ان کے والد ماجد کے واسطے سے حضرت ابوسعید خدری سے یہ زائد روایت کی ہے کہ مجھے میرے بھائی حضرت قتادہ بن نعمان نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص سحری کے وقت کھڑا ہو کر قل ھو اللہ احد پڑھتا رہا اور اس پر کسی سورت کا اضافہ نہ کرتا۔ جب صبح ہوئی تو وہ آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آگے حدیث حسب سابق۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کیا تم میں سے کوئی ایک رات میں تہائی قرآن پڑھنے سے عاجز ہے؟ یہ بات ان پر بھاری گزری اور عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ہم میں سے کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟ فرمایا اللہ الواحد الصمد تہائی قرآن کے برابر ہے۔ اس حدیث کو [illegible] ابوعبداللہ امام بخاری نے ابراہیم سے مرسل اور ضحاک مشرقی سے مسند روایت کیا ہے۔

آخری تین سورتوں کی فضیلت

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے تو آپ سورۂ اخلاص اور معوذتین پڑھ کر اپنے اوپر دم کیا کرتے۔ جب آپ کا مرض شدت پکڑ گیا تو میں پڑھ کر آپ پر دم کرتی اور برکت کی امید سے آپ کے [illegible]

عَلَيْهِمَا مَسَحَ بِيَدِهِ رَجَاءَ بَرَكَتِهَا۔

۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا فَقَرَأَ فِيهِمَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

اپنا ہاتھ پھیرا کرتی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ ہر رات جب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بستر پر آرام فرما ہوتے تو اپنی دونوں ہتھیلیاں اکٹھی کر کے ان پر سورۂ اخلاص، سورۂ الفلق اور سورۂ الناس پڑھ کر پھونکتے۔ پھر انہیں اپنے جسم پر جہاں تک ہاتھ پہنچ سکتا، پھیرتے۔ آپ اپنے سر انور اور چہرۂ مبارک سے ابتدا فرماتے اور جسم اقدس کے سامنے کے حصے پر۔ تین مرتبہ ایسا کیا کرتے۔

بَابُ نُزُولِ السَّكِينَةِ وَالْمَلَائِكَةِ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَقَالَ اللَّيْثُ۔

تلاوت قرآن کے وقت سکینہ اور فرشتوں کا نزول

اور لیث بن سعد نے کہا۔

۱۰۔ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَفَرَسُهُ مَرْبُوطَةٌ عِنْدَهُ إِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ فَسَكَنَتْ فَقَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ وَسَكَنَتِ الْفَرَسُ ثُمَّ قَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَانْصَرَفَ وَكَانَ ابْنُهُ يَحْيَى قَرِيبًا مِنْهَا فَأَشْفَقَ أَنْ تُصِيبَهُ فَلَمَّا اجْتَرَّهُ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى مَا يَرَاهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ قَالَ فَأَشْفَقْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنْ تَطَأَ يَحْيَى وَكَانَ مِنْهَا قَرِيبًا فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَانْصَرَفْتُ إِلَيْهِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيهَا أَمْثَالُ الْمَصَابِيحِ فَخَرَجَتْ حَتَّى لَا أَرَاهَا قَالَ وَتَدْرِي مَا ذَاكَ قَالَ لَا قَالَ تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ دَنَتْ لِصَوْتِكَ وَلَوْ قَرَأْتَ لَأَصْبَحَتْ يَنْظُرُ النَّاسُ إِلَيْهَا لَا تَتَوَارَى مِنْهُمْ قَالَ ابْنُ الْهَادِ وَحَدَّثَنِي هٰذَا الْحَدِيثَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ۔

محمد بن ابراہیم نے حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جنہوں نے بیان کیا کہ ایک رات کے وقت وہ سورۂ بقرہ پڑھ رہے تھے اور ان کا گھوڑا پاس ہی بندھا ہوا تھا کہ اچانک گھوڑا بدکنے لگا۔ جب خاموش ہو گئے تو گھوڑا بھی ٹھہر گیا۔ پھر پڑھا تو گھوڑا بدکنے لگا۔ جب خاموش ہوئے تو ٹھہر گیا۔ پھر پڑھنے لگے تو دوبارہ بدکنے لگا۔ ان کا بیٹا یحییٰ گھوڑے کے قریب ہی سو رہا تھا تو انہیں ڈر ہوا کہ گھوڑا اسے کچل نہ دے۔ جب وہ لڑکے کو اٹھا کر پیچھے ہٹے تو آسمان کی جانب دیکھا لیکن وہ نظر نہ آیا۔ صبح کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ واقعہ عرض کیا تو آپ نے فرمایا: اے ابن حضیر! پڑھتے رہتے۔ انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مجھے خوف ہوا کہ کہیں وہ یحییٰ کو نہ کچل دے، وہ قریب ہی سویا ہوا تھا۔ میں نے اپنا سر اٹھایا اور اس کے پاس چلا گیا۔ پھر میں نے آسمان کی جانب سر اٹھایا تو ایک چھتری جیسی چیز دیکھی جس میں چراغوں جیسی چیزیں روشن تھیں۔ جب میں باہر نکلا تو وہ نظر نہیں آتی تھی۔ فرمایا کیا تم جانتے ہو وہ کیا چیز تھی؟ انہوں نے عرض کی نہیں۔ فرمایا وہ فرشتے تھے جو تمہاری آواز کے نزدیک آ گئے تھے۔ اگر تم پڑھتے رہتے تو وہ صبح تک رہتے اور لوگ ان کا نظارہ کرتے۔ ابن الہاد کا بیان ہے کہ مجھ سے عبداللہ بن خباب نے، ان سے حضرت ابوسعید خدری نے اور ان سے اسید ...

بَابُ مَنْ قَالَ لَمْ يَتْرُكِ النَّبِيُّ صَلَّى

اللہ علیہ وسلم إلا ما بین الدفتین۔

۱۱ـ حدثنا قتیبۃ بن سعید حدثنا سفیان عن عبد العزیز بن رفیع قال دخلت أنا وشداد بن معقل علی ابن عباس فقال لہ شداد بن معقل أترک النبی صلی اللہ علیہ وسلم من شیء قال ما ترک إلا ما بین الدفتین قال ودخلنا علی محمد بن الحنفیۃ فسألناہ فقال ما ترک إلا ما بین الدفتین۔

باب فضل القرآن علی سائر الکلام۔

۱۲ـ حدثنا ھدبۃ بن خالد أبو خالد حدثنا ھمام حدثنا قتادۃ حدثنا أنس عن أبی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال مثل الذی یقرأ القرآن کالأترجۃ طعمھا طیب وریحھا طیب والذی لا یقرأ القرآن کالتمرۃ طعمھا طیب ولا ریح لھا ومثل الفاجر الذی یقرأ القرآن کمثل الریحانۃ ریحھا طیب وطعمھا مر ومثل الفاجر الذی لا یقرأ القرآن کمثل الحنظلۃ طعمھا مر ولا ریح لھا۔

۱۳ـ حدثنا مسدد عن یحیی عن سفیان حدثنی عبد اللہ بن دینار قال سمعت ابن عمر رضی اللہ عنھما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال إنما أجلکم فی أجل من خلا من الأمم کما بین صلاۃ العصر ومغرب الشمس ومثلکم ومثل الیھود والنصاری کمثل رجل استعمل عمالا فقال من یعمل لی إلی نصف النھار علی قیراط فعملت الیھود فقال من یعمل لی من نصف النھار إلی العصر فعملت النصاری ثم أنتم تعملون من العصر إلی المغرب بقیراطین قیراطین قالوا نحن أکثر عملا وأقل عطاء قال ھل ظلمتکم

جن سے کہ حضور نے قرآن کے سوا اور کچھ نہیں چھوڑا۔

عبد العزیز بن رفیع کا بیان ہے کہ میں اور شداد بن معقل حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے پس شداد بن معقل نے ان سے دریافت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوئی چیز چھوڑی؟ انہوں نے فرمایا کہ قرآن کریم کی جلدوں کے درمیان جو ہے اس کے سوا حضور نے کچھ نہیں چھوڑا۔ وہ فرماتے ہیں کہ پھر ہم امام محمد بن حنفیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ قرآن کی جلدوں کے درمیان جو ہے اس کے سوا حضور نے کچھ نہیں چھوڑا۔

قرآن کی ہر کلام پر فضیلت۔

حضرت انس نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس مومن کی مثال جو قرآن کریم پڑھتا ہے سنگترے جیسی ہے کہ ذائقہ اچھا اور خوشبو بھی اچھی ہے اور قرآن مجید نہ پڑھنے والے مومن کی مثال کھجور جیسی ہے کہ اس کا ذائقہ اچھا لیکن خوشبو نہیں ہوتی اور بدکار قرآن خواں کی مثال ریحان جیسی ہے کہ خوشبو اچھی اور ذائقہ کڑوا اور جو بدکار قرآن مجید نہ پڑھے اس کی مثال اندرائن (تمہ) جیسی ہے کہ ذائقہ کڑوا اور خوشبو بھی نہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گزشتہ امتوں کے مقابلے میں تمہارا زمانہ ایسا ہے جیسے نماز عصر اور غروب آفتاب کا درمیانی وقت اور تمہاری یہود و نصاریٰ کے مقابلے میں مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے مزدوروں کو کام پر لگایا اور کہا کہ تم میں سے کون ہے جو ایک قیراط کے بدلے دوپہر تک میرے لیے کام کرے؟ پس اس وقت یہودیوں نے کام کیا۔ پھر اس نے کہا کون ہے جو مجھ سے ایک قیراط کے بدلے دوپہر سے عصر تک میرا کام کرے؟ پس اس وقت نصاریٰ نے کام کیا۔ اس کے بعد عصر سے غروب تک دو دو قیراط پر تم کام کر رہے ہو۔ (یہود و نصاریٰ) نے کہا۔ ہمیں کام زیادہ کرنا پڑا اور اجرت بہت کم ملی ہے۔ مالک نے فرمایا

مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوا لَا قَالَ فَذَاكَ فَضْلِي أُوتِيهِ مَنْ شِئْتُ۔

بَابُ الْوَصَاةِ بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى أَوْصَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا فَقُلْتُ كَيْفَ كُتِبَ عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةُ أُمِرُوا بِهَا وَلَمْ يُوصِ قَالَ أَوْصَى بِكِتَابِ اللّٰهِ۔

بَابُ مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى أَوَلَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ يُتْلَى عَلَيْهِمْ۔

۱۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَأْذَنِ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ وَقَالَ صَاحِبٌ لَهُ يُرِيدُ يَجْهَرُ بِهِ۔

۱۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِلنَّبِيِّ أَنْ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ قَالَ سُفْيَانُ تَفْسِيرُهُ يَسْتَغْنِي بِهِ۔

بَابُ اغْتِبَاطِ صَاحِبِ الْقُرْآنِ۔

۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا حَسَدَ إِلَّا عَلَى اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْكِتَابَ وَقَامَ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَرَجُلٌ أَعْطَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يَتَصَدَّقُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ۔

کیا میں نے تمہارے حق میں سے تمہیں کچھ کم دیا ہے؟ وہ کہیں گے نہیں۔ فرمایا تو یہ میرا فضل ہے جسے چاہوں عطا فرماؤں۔

قرآن کے مطابق وصیت کرنا۔

حضرت طلحہ بن مصرف نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی؟ انہوں نے جواب دیا نہیں۔ انہوں نے پوچھا کہ پھر لوگوں کو وصیت کا حکم دیا گیا ہے یہ کس طرح فرض ہوا جبکہ آپ نے وصیت ہی نہ فرمائی۔ انہوں نے جواب دیا کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کی کتاب پر (عمل کی وصیت فرمائی)۔

جو قرآن پر اکتفا نہ کرے۔

ارشاد باری ہے۔ کیا یہ ان کے لیے کافی نہیں کہ ہم نے تمہارے اوپر وہ کتاب نازل فرمائی جو ان پر تلاوت کی جاتی ہے۔

ابو سلمہ بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے کبھی کسی چیز کی سماعت نہیں فرمائی جتنا کہ خوش الحانی سے قرآن کریم پڑھنے والے نبی کی جانب توجہ ہوتا ہے جبکہ وہ نبی کے ساتھ قرآن کریم پڑھتے ہیں۔ ان (حضرت ابو ہریرہ) کے ایک دوست نے کہا کہ اس سے ان کی مراد بلند آواز سے پڑھنا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اتنی توجہ کے ساتھ کسی چیز کی سماعت نہیں فرماتا جتنی توجہ کے ساتھ تمہارے نبی کے قرآن پڑھنے کی سماعت فرماتا ہے۔ سفیان بن عیینہ نے تغنی کی تفسیر کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس سے آدمی دوسری چیزوں سے بے پروا ہو جائے۔

قاری قرآن پر غبطہ (رشک) کرنا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ دو آدمیوں کے سوا اور کسی پر حسد کرنا جائز نہیں۔ ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم دیا اور اس کے ساتھ وہ رات کو قیام کرتا ہے اور دوسرا وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا ہے اور وہ اس میں سے رات دن راہ خدا میں خرچ کرتا رہتا ہے۔

۱۰۱۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ عَلَّمَهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ فَسَمِعَهُ جَارٌ لَهُ فَقَالَ لَيْتَنِي أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ فُلَانٌ فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يُهْلِكُهُ فِي الْحَقِّ فَقَالَ رَجُلٌ لَيْتَنِي أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ فُلَانٌ فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رشک تو دو آدمیوں کے بارے میں ہی کرنا چاہیے۔ ایک اس شخص پر جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کا علم دیا پس وہ رات کے وقت اور دن میں بھی اس کی تلاوت کرتا ہے پس اس کا ہمسایہ سن کر کہتا ہے کہ کاش! مجھے بھی ایسا علم دیا گیا ہوتا جیسا فلاں کو عطا فرمایا گیا ہے تو میں بھی ویسا ہی کرتا جیسے یہ کرتا ہے۔ دوسرا وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا تو وہ اسے نیک کاموں میں خرچ کرتا ہے۔ پس کوئی آدمی (اسے دیکھ کر) کہتا ہے کہ کاش! مجھے بھی اس طرح مال دیا جاتا جیسے فلاں کو عطا فرمایا گیا ہے۔

بَابُ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ -

بہتر مسلمان وہ ہے جو قرآن پڑھے اور پڑھائے۔

۱۰۱۹ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ قَالَ وَأَقْرَأَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي إِمْرَةِ عُثْمَانَ حَتَّى كَانَ الْحَجَّاجُ قَالَ وَذَاكَ الَّذِي أَقْعَدَنِي مَقْعَدِي هَذَا

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں بہترین شخص وہ ہے جو قرآن کریم سیکھے اور سکھائے۔ حضرت سعد بن عبیدہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو عبدالرحمٰن سلمی حضرت عثمان کے عہد خلافت سے حجاج کے عہد تک لوگوں کو قرآن مجید پڑھاتے رہے۔ ابو عبدالرحمٰن نے فرمایا یہی حدیث ہے جس نے مجھے اس جگہ قرآن مجید پڑھانے کے لیے بٹھا رکھا ہے۔

۱۰۲۰ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَفْضَلَكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ -

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے افضل وہ شخص ہے جو قرآن کریم خود سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔

ف: قرآن مجید تمام کتابوں کا سرچشمہ ہے جس کے اندر تمام دینی اور دنیاوی علوم موجود ہیں۔ یہ مسلمانوں کے لیے مکمل ضابطۂ حیات ہے اور زندگی کے ہر شعبہ اور ہر موڑ پر رشد و ہدایت کا سامان فراہم کرتا ہے اور اپنے ماننے والوں کی ترقی و کامرانی کے لیے ضامن ہے۔ جب تک مسلمان اس پر پوری طرح عمل کرتے رہے تو ساری دنیا پر چھا گئے۔ اس وقت کی عظیم سلطنتیں کسریٰ و قیصر کی تھیں، لیکن صحابہ کرام نے قیصر و کسریٰ کی طاقت کا غرور توڑ دیا۔ ان کے [illegible] اور ان کے علاوہ شہروں اور ملکوں کو یکے بعد دیگرے فتح کر کے پوری دنیا میں [illegible] کا پرچم بلند کیا۔ [illegible] یہاں تک کہ [illegible] بڑی سے بڑی طاقت پناہ مانگتی اور مقابلہ کے لیے کوئی سر نہ ابھرتا تھا۔
مسلمانوں کے پاس اس وقت دنیاوی ساز و سامان کی بجائے [illegible] قوت تھی۔ [illegible] کے پاس [illegible] غیر مسلموں کے پاس تیاری

ساز و سامان اور دولت کی فراوانی تھی یہاں کے باوجود نتیجہ برعکس برآمد ہوا۔ اقتدار ساز و سامان والوں پر وہ مسلمان غالب ہوتے چلے گئے جن کے پاس برائے نام ساز و سامان تھا۔ اس کامیابی کی وجہ مسلمانوں کے ایمان کی قوت تھی جس کا مقابلہ کوئی دوسری طاقت وقت کے بس کی بات نہیں ہے۔ مسلمانوں کی کامیابی کا راز ان کے ایمان کی قوت کے اندر پنہاں ہے۔ قرآن کریم نے بتلایا ہے:۔

وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۝ (۳: ۱۳۹)

اور سستی نہ کرو اور غم نہ کرو تم ہی غالب رہو گے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

غیر مسلموں نے بھی یہ پوری طرح جان لیا تھا کہ مسلمان جب تک ایمان کی دولت سے مالا مال رہیں گے ان پر کوئی دوسری طاقت غالب نہیں آسکے گی۔ اسی لیے برٹش گورنمنٹ نے اپنے دور اقتدار میں مسلمانوں کے اندر سے بعض ایسے علماء خریدے جو چند ایسی باتوں کی تشہیر کر دیں جن کے ماننے والے اپنے ایمان کی دولت سے محروم ہو جائیں۔ چنانچہ انہیں بعض ایسے لوگ مل گئے جنہوں نے اشرف کل [illegible] کے سب سے برگزیدہ رسول سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بعض ایسے کلمات اپنی کتابوں میں لکھے ہیں جن کو زبان پر لاتے اور قلم چلانے کی غیر مسلم بھی جرأت نہیں کر سکتے۔ غضب تو یہ ہے کہ ان کا ایمان سوز کلمات کو عبارتوں کو ان کتابوں سے خارج کرنے کی بجائے انہیں بالکل درست ثابت کرنے [illegible] میں اسلامی مناظرے پر اسی وقت سے [illegible] لگ رہا ہے اور [illegible] عبارتوں کے مستقل گروہی تشدد سے پڑھے اپنے مسلک کے [illegible] پر زبان و قلم کی طاقتیں لگی ہوئی ہیں۔ پاکستان میں یہ [illegible] ایمان کے خلاف [illegible] شباب کو پہنچی ہے اور ان کی [illegible] ہے کہ پاکستان [illegible] عقیدہ کو پروان چڑھانے کے لیے بنایا گیا تھا [illegible] ایسے بھی ان دشمنان دین و ایمان کو اسلام کے علاوہ مسلمانوں کے خیرخواہ اور بہت بڑے بزرگ بتایا جا رہا ہے۔

[illegible] ہے کہ جب تو مسلمان کہلانے والے ایمان سے [illegible] یہی سبب ہوں۔ اسلام کا کوئی چشمہ [illegible] کو ایمان کی دولت سے محروم کر رہے ہوں تو ایمان کی برکتیں کہاں سے حاصل ہوں گی؟ تقریباً ایسا ہی کچھ ہر اسلامی ملک میں ہو رہا ہے۔ مسلمانوں کے ہر ملک میں غیر مسلموں نے ایسے ہی ایمان سوز فتنے کھڑے کیے۔ کیا غضب ہے [illegible] یہ نقصان نظر نہیں آتا؟ ـــــ کیا یہ نقصان آپ کی نظر میں نقصان نہیں ہے؟ [illegible] یہ غیر مسلموں کا وہ سوچا سمجھا منصوبہ ہے کہ مسلمانوں کو ایمان کی دولت سے محروم کرنے کا پروگرام بنایا تھا تاکہ یہ مسلمان بے شک کہلاتے رہیں لیکن ایمان کی دولت سے ان کے سینے محروم ہو جائیں۔ غیر مسلم مسلمانوں سے نہیں بلکہ ایمان کی طاقت سے خائف ہیں اور خائف رہیں گے۔ جب یہ ایمان کی دولت سے مالا مال تھے تو [illegible] اور غیر مسلموں کو [illegible] نے اپنے پیروں کے نیچے دبایا ہوا تھا۔ غیر مسلموں کے فیصلے ان کی [illegible] سے ہوا کرتے تھے۔ آج جبکہ کتنے ہی مسلمان کہلانے والے قرآنی تعلیمات سے انحراف کر بیٹھے اور ایمان کو برباد کرنے پر ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں، [illegible] پر حملہ آور ہیں تو غیر مسلموں نے مسلمان کہلانے والوں کو اپنے شکنجوں میں جکڑا ہوا ہے۔ شاعر مشرق نے یہی تو بتایا تھا:

وہ معزز تھے زمانے میں مسلمان ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارک قرآں ہو کر

قرآن کریم نے ہدایت فرمائی ہے کہ نجات کے لیے ایمان اور اعمال صالحہ کی ضرورت ہے۔ غیر مسلموں نے [illegible] مسلمانوں میں سے ایمان [illegible] حق سے ان کے اعمال کو برباد کر کے رکھ دیا کہ قرآن مجید کی تعلیمات سے مسلمانوں کو بڑی حد تک منحرف کر [illegible] مسلمان سامان تضحیک ہو کر رہ گئے ہیں۔ آج وہ حال اور اخلاق میں مسلمان کہلانے والے تمام قوموں سے آگے ہیں۔ خرابیاں ان میں جڑ پکڑ گئی ہیں اور قوم کے

ایسی حالت کہنے والوں میں سے کسی اسلامی ملک میں بھی کوئی ایسا خوش نصیب نہیں اٹھا جو کسی بھی ملک میں مسلمانوں کی اصلاح کر دکھائے حالانکہ دوسرے اسلامی ملکوں کے لیے بھی مثال کا کام دے۔ بجائے اس کے مسلمانوں کو قرآن مجید کی تعلیمات پر عمل کرنے کے لیے جگہ جگہ میدان کھلا ہے۔ لیکن کلام الٰہی پر ایمان رکھنے والوں میں سے کوئی ایسا مرد میدان نہیں اٹھا جو آج کے مسلمان کہلانے والے کو بتلائے کہ خدا کے کلام معجز نظام پر ایمان کس طرح لایا جاتا ہے بجائے اس کے کہ قرآن مجید کو پڑھا اور پڑھایا گیا ہے۔ مولانا نے کہا۔

خرد نے کہہ بھی دیا لا الٰہ تو کیا حاصل؟
دل و نگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں۔

۲۱ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِي فِي النِّسَاءِ مِنْ حَاجَةٍ فَقَالَ رَجُلٌ زَوِّجْنِيهَا قَالَ أَعْطِهَا ثَوْبًا قَالَ لَا أَجِدُ قَالَ أَعْطِهَا وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَاعْتَلَّ لَهُ فَقَالَ مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ۔

باب ۱۳ الْقِرَاءَةِ عَنْ ظَهْرِ الْقَلْبِ۔

۲۲ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُ لِأَهَبَ لَكَ نَفْسِي فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعَّدَ النَّظَرَ إِلَيْهَا وَصَوَّبَهُ ثُمَّ طَأْطَأَ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَتِ الْمَرْأَةُ أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ فِيهَا شَيْئًا جَلَسَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيهَا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ اذْهَبْ إِلَى أَهْلِكَ فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عورت آئی اور کہا کہ میں نے اپنی جان کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہبہ کر دیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ مجھے آج عورتوں کی حاجت نہیں۔ ایک شخص نے عرض کیا اس کا نکاح مجھ سے کر دیجیے۔ فرمایا اسے ایک کپڑا دے دو۔ اس نے عرض کیا میرے پاس نہیں۔ فرمایا لوہے کی انگوٹھی ہی دے دو۔ اس نے معذرت ظاہر کی۔ تب آپ نے فرمایا کہ تجھے کچھ قرآن کریم آتا ہے؟ اس نے کہا فلاں فلاں سورت۔ فرمایا میں نے اس سے تیرا نکاح کر دیا اس کے عوض جو تجھے قرآن کریم زبانی یاد ہے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی یا رسول اللہ میں اپنے آپ کو آپ کے لیے ہبہ کرنے حاضر ہوئی ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا، نظر اٹھا کر دیکھا اور نیچی کی پھر سر مبارک جھکا لیا۔ جب اس عورت نے دیکھا کہ اس کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں فرمایا تو بیٹھ گئی۔ پھر آپ کے اصحاب میں سے ایک شخص کھڑا ہو گیا اور عرض کی یا رسول اللہ اگر آپ کو اس کی حاجت نہیں تو اس سے میرا نکاح فرما دیجیے۔ آپ نے فرمایا کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟ عرض کی نہیں یا رسول اللہ، خدا کی قسم کچھ بھی نہیں ہے۔ فرمایا اپنے گھر والوں کے

مَا وَجَدْتُ شَيْئًا قَالَ انْظُرْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ وَلَكِنْ هَذَا إِزَارِي قَالَ سَهْلٌ مَا لَهُ رِدَاءٌ فَلَهَا نِصْفُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى طَالَ مَجْلِسُهُ ثُمَّ قَامَ فَرَآهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ مَعِي سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا عَدَّهَا قَالَ أَتَقْرَؤُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ۔

بَابُ اسْتِذْكَارِ الْقُرْآنِ وَتَعَاهُدِهِ۔

۲۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ۔

۲۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَ مَا لِأَحَدِهِمْ أَنْ يَقُولَ نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ نُسِّيَ وَاسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ۔

۲۵ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ مِثْلَهُ تَابَعَهُ بِشْرٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ شُعْبَةَ وَتَابَعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ شَقِيقٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَاهَدُوا الْقُرْآنَ فَوَالَّذِي نَفْسِي

کیا تم نے کچھ پایا؟ ... پھر وہ گیا اور واپس آ کر عرض کیا ... یا رسول اللہ ... لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں ملی ... البتہ یہ میرا تہبند ہے۔ حضرت سہل ... اس شخص کے پاس چادر نہ تھی ... اس کا آدھا اس عورت کے لیے ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ تمہارے تہبند کا کیا کرے گی؟ اگر تم اسے پہنو گے تو اس کے پاس کچھ نہ ہوگا اور اگر وہ پہنے گی تو تمہارے پاس کچھ نہ رہے گا۔ وہ شخص بیٹھ گیا ... پھر اٹھ کر چلا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا ... فرمایا۔ تمہیں قرآن کریم کتنا یاد ہے؟ ... فلاں فلاں سورتیں ... فرمایا۔ جاؤ جو قرآن تمہیں یاد ہے اس کے عوض میں نے تمہیں اس کا مالک بنا دیا۔

قرآن کریم کی تلاوت ہمیشہ کرتا رہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن مجید پڑھے ہوئے آدمی کی مثال رسی سے بندھے ہوئے اونٹوں کے مالک جیسی ہے ... اگر ان کی نگرانی کرے گا تو رکے رہیں گے اور اگر انہیں کھول دے گا تو چلے جائیں گے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی کے لیے یہ کہنا بری بات ہے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا بلکہ یوں کہے کہ بھلا دیا گیا۔ قرآن کریم کو خوب پڑھا کرو کیونکہ یہ لوگوں کے سینوں سے نکل جانے میں اونٹوں سے بھی زیادہ تیز ہے۔

عثمان نے جریر سے بواسطہ منصور اسی حدیث کے مطابق روایت کی ہے ... بشر نے ابن مبارک سے بواسطہ شعبہ اس کی متابعت کی ... ابن جریج نے ... شقیق ... حضرت عبداللہ ... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن مجید پڑھتے رہو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے یہ ...

بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنَ الإِبِلِ فِي عُقُلِهَا۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ عَلَى الدَّابَّةِ۔

۲۷۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو إِيَاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُغَفَّلٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَهُوَ يَقْرَأُ عَلَى رَاحِلَتِهِ سُورَةَ الْفَتْحِ۔

بَابُ تَعْلِيمِ الصِّبْيَانِ الْقُرْآنَ۔

۲۸۔ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ إِنَّ الَّذِي تَدْعُونَهُ الْمُفَصَّلَ هُوَ الْمُحْكَمُ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنُ عَشْرِ سِنِينَ وَقَدْ قَرَأْتُ الْمُحْكَمَ۔

۲۹۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ جَمَعْتُ الْمُحْكَمَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ وَمَا الْمُحْكَمُ قَالَ الْمُفَصَّلُ۔

بَابُ نِسْيَانِ الْقُرْآنِ وَهَلْ يَقُولُ نَسِيتُ آيَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسَى إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ۔

۳۰۔ حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقْرَأُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً مِنْ سُورَةِ كَذَا۔

۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا عِيسَى عَنْ هِشَامٍ وَقَالَ أَسْقَطْتُهُنَّ مِنْ سُورَةِ كَذَا تَابَعَهُ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَعَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ۔

۳۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ

کہ اپنے بندھن میں اونٹ سے بھی زیادہ تیز ہے۔

سواری پر تلاوت کرنا۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ فتح مکہ کے دن اپنی سواری پر سورۃ الفتح کی تلاوت فرما رہے تھے۔

بچوں کو قرآن مجید سکھانا۔

ابو بشر نے سعید بن جبیر سے روایت کی ہے کہ قرآن کریم کے وہ حصے جنہیں تم مفصل کہتے ہو وہ محکم ہے۔ ان کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت میری عمر دس سال تھی اور میں محکم سورتیں پڑھ چکا تھا۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانے کے اندر محکم سورتوں کو میں یاد کر چکا تھا۔ پس ان سے کہا گیا کہ محکم سورتیں کون سی ہیں۔ تو انہوں نے کہا کہ جن کو مفصل کہا جاتا ہے۔

قرآن پڑھ کر بھول جانا۔

کیا یہ کہے کہ میں فلاں فلاں آیتیں بھول گیا ہوں۔ ارشاد ربانی ہے

عنقریب ہم تمہیں پڑھائیں گے تو تم نہ بھولو گے مگر جو اللہ چاہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا راوی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو مسجد میں قرآن کریم پڑھتے ہوئے سن کر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے کہ اس نے مجھے فلاں سورت کی فلاں فلاں آیتیں یاد کرا دیں۔

محمد بن عبید بن میمون، عیسیٰ، ہشام فرماتے ہیں کہ فلاں سورت سے جو مجھ سے رہ گئی تھیں — اسی طرح علی بن مسہر، عبدہ نے ہشام سے روایت کی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو رات کے وقت

قَالَتْ سَمِعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقْرَأُ فِي سُورَةٍ بِاللَّيْلِ فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً كُنْتُ أُنْسِيتُهَا مِنْ سُورَةِ كَذَا وَكَذَا۔

۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِأَحَدِهِمْ يَقُولُ نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ۔

بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ بَأْسًا أَنْ يَقُولَ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَسُورَةُ كَذَا وَكَذَا۔

۳۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَلْقَمَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآيَتَانِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَأَ بِهِمَا فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ۔

۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدٍ الْقَارِيَّ أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَاءَتِهِ فَإِذَا هُوَ يَقْرَأُ عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكِدْتُ أُسَاوِرُهُ فِي الصَّلَاةِ فَانْتَظَرْتُهُ حَتَّى سَلَّمَ فَلَبَّبْتُهُ فَقُلْتُ مَنْ أَقْرَأَكَ هٰذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ قَالَ أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ كَذَبْتَ فَوَاللّٰهِ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُوَ أَقْرَأَنِي هٰذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ فَانْطَلَقْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقُودُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ سُورَةَ

قرآن کریم پڑھتے ہوئے سنا تو فرمایا کہ بے شک اس نے مجھے فلاں فلاں آیتیں جو فلاں فلاں سورتوں کی ہیں یاد کرا دی ہیں جو مجھے بھلا دی گئی تھیں۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی شخص یہ نہ کہے کہ میں فلاں فلاں آیتیں بھول گیا ہوں بلکہ یوں کہے کہ میں بھلا دیا گیا ہوں۔

سورۃ البقرہ وغیرہ کہنا اور یوں کہنا، فلاں سورت

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص رات میں سورۃ البقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھ لے تو وہ اس کے لیے کفایت کریں گی یعنی رات بھر اس کی حفاظت کے لیے کافی ہیں گی۔

مسور بن مخرمہ اور عبد الرحمٰن بن عبد القاری دونوں کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں ہشام بن حکیم بن حزام کو سورۃ الفرقان پڑھتے ہوئے سنا۔ پس میں نے ان کی قراءت کو غور سے سنا تو وہ اس کے اکثر حروف اس طرح پڑھ رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس طرح نہیں پڑھائے تھے۔ قریب تھا کہ میں نماز میں ہی ان پر حملہ کر دیتا لیکن میں نے سلام پھیرنے تک انتظار کیا اور پھر ان کی گردن میں چادر ڈال کر کہا۔ جیسے میں نے تمہیں یہ سورت اس طرح پڑھتے سنا ہے تمہیں کس نے پڑھائی ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی ہے۔ میں نے کہا کہ تم جھوٹ کہتے ہو کیونکہ خدا کی قسم، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سورت تو مجھے بھی پڑھائی ہے۔ لہٰذا میں انہیں کھینچ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گیا اور عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میں نے انہیں سورۃ الفرقان اس طریقے

الْفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ لَمْ تُقْرِئْنِيهَا وَإِنَّكَ أَقْرَأْتَنِي سُورَةَ
الْفُرْقَانِ فَقَالَ يَا هِشَامُ اقْرَأْهَا فَقَرَأَهَا الْقِرَاءَةَ الَّتِي
سَمِعْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا
أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ اقْرَأْ يَا عُمَرُ فَقَرَأْتُهَا الَّتِي أَقْرَأَنِيهَا
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى
سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ.

٣٦ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ آدَمَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ
أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقْرَأُ فِي
الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا
آيَةً أَسْقَطْتُهَا مِنْ سُورَةِ كَذَا وَكَذَا.

بَابُ التَّرْتِيلِ فِي الْقِرَاءَةِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى

وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا وَقَوْلِهِ وَقُرْآنًا فَرَقْنَاهُ
لِتَقْرَأَهُ عَلَى النَّاسِ عَلَى مُكْثٍ وَمَا يُكْرَهُ أَنْ
يُهَذَّ كَهَذِّ الشِّعْرِ يُفْرَقُ يُفَصَّلُ قَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ فَرَقْنَاهُ فَصَّلْنَاهُ.

٣٧ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ
حَدَّثَنَا وَاصِلٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ غَدَوْنَا
عَلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ رَجُلٌ قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ الْبَارِحَةَ
فَقَالَ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ إِنَّا قَدْ سَمِعْنَا الْقِرَاءَةَ وَإِنِّي
لَأَحْفَظُ الْقُرَنَاءَ الَّتِي كَانَ يَقْرَأُ بِهِنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ سُورَةً مِنَ الْمُفَصَّلِ وَ
سُورَتَيْنِ مِنْ آلِ حم.

٣٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ
عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ
لِتَعْجَلَ بِهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا نَزَلَ جِبْرِيلُ بِالْوَحْيِ وَكَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَهُ

سے پڑھتے سنا جس طرح آپ نے مجھے نہیں پڑھائی ہے۔
آپ نے فرمایا: اے ہشام! پڑھو۔ انہوں نے وہی قراءت پڑھی جو میں نے ان سے سنی تھی۔
[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔
پھر فرمایا: اے عمر! پڑھو۔ میں نے وہ پڑھی جو آپ نے مجھے پڑھائی تھی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ قرآن سات حرفوں پر نازل کیا گیا ہے، لہٰذا جو آسان ہو وہ پڑھو۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے اندر ایک شخص کو سنا جو قرآن کریم پڑھ رہا تھا۔ فرمایا: اللہ اس پر رحم فرمائے، اس نے مجھے فلاں فلاں سورت کی فلاں فلاں آیتیں یاد دلا دیں جو میرے ذہن سے نکل گئی تھیں [illegible]۔

قرآن کریم ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا۔ ارشاد باری ہے: اور قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔ نیز ارشاد ہے: اور قرآن ہم نے جدا جدا کر کے اتارا کہ تم اسے لوگوں پر ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔ اور شعر کی طرح اسے جلدی جلدی پڑھنا مکروہ ہے۔ یفرق: جدا جدا کرنا۔ ابن عباس کا قول ہے کہ فرقناہ: ہم نے اسے جدا جدا کیا۔

ابو وائل کا بیان ہے کہ ایک روز صبح کے وقت ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ایک شخص نے کہا کہ آج رات میں نے تمام مفصل سورتیں پڑھ لی ہیں۔ انہوں نے فرمایا: یہ تو شعر کی طرح جلدی جلدی پڑھنا ہوا۔ ہم نے حضور سے قرآن مجید پڑھتے سنا ہے اور مجھے اسی طرح یاد ہے کہ ان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کن کن سورتوں کو ملا کر پڑھتے تھے، اٹھارہ سورتیں مفصل کی اور دو آلِ حم کی ہیں۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد باری تعالیٰ: لا تحرک بہ لسانک کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب حضرت جبریل وحی لے کر آتے تو آپ اپنی زبان مبارک اور ہونٹ ہلایا کرتے تھے [illegible]

وَشَفَتَيْهِ فَيَشْتَدُّ عَلَيْهِ وَكَانَ يُعْرَفُ مِنْهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ الْآيَةَ الَّتِي فِي لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ فَإِذَا أَنْزَلْنَاهُ فَاسْتَمِعْ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ قَالَ إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ نُبَيِّنَهُ بِلِسَانِكَ قَالَ فَكَانَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ أَطْرَقَ فَإِذَا ذَهَبَ قَرَأَهُ كَمَا وَعَدَهُ اللَّهُ۔

بَابُ مَدِّ الْقِرَاءَةِ۔

۳۹ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يَمُدُّ مَدًّا۔

۴۰ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَتْ مَدًّا ثُمَّ قَرَأَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ يَمُدُّ بِبِسْمِ اللَّهِ وَيَمُدُّ بِالرَّحْمَنِ وَيَمُدُّ بِالرَّحِيمِ۔

بَابُ التَّرْجِيعِ۔

۴۱ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو إِيَاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُغَفَّلٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ أَوْ جَمَلِهِ وَهِيَ تَسِيرُ بِهِ وَهُوَ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ أَوْ مِنْ سُورَةِ الْفَتْحِ قِرَاءَةً لَيِّنَةً يَقْرَأُ وَهُوَ يُرَجِّعُ۔

بَابُ حُسْنِ الصَّوْتِ بِالْقِرَاءَةِ۔

۴۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا أَبَا مُوسَى لَقَدْ

اس میں دشواری ہوتی تھی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے سورۃ القیامہ کی یہ آیت نازل فرمائی: تم جلدی کرنے کی غرض سے قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو۔ بے شک اس کا محفوظ کرنا اور پڑھنا ہمارے ذمہ ہے تو جب ہم اسے پڑھ چکیں تو اس وقت اس پڑھے ہوئے کی اتباع کرو (آیت ہو گئی) یعنی جب ہم اسے نازل کریں تو غور سے سنو۔ پھر اس کا بیان کرانا ہمارے ذمہ ہے۔ ابن عباس کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بیشک یہ ہمارا ذمہ ہے کہ اسے تمہاری زبان سے بیان کرا دیں۔

تلاوت کے وقت مد کا ادا کرنا

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ خوب کھینچ کر پڑھا کرتے تھے۔

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ کھینچ کر پڑھا کرتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھی تو بسم اللہ کو لمبا کیا، الرحمن کو لمبا کیا اور الرحیم کو لمبا کیا۔

نرم آواز سے تلاوت کرنا۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے (فتح مکہ کے روز) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنی اونٹنی یا اونٹ پر سوار تھے، وہ چل رہی تھی اور آپ سورۃ الفتح کی یا سورۃ الفتح سے تلاوت کر رہے تھے۔ آپ کا پڑھنا نرم آواز میں تھا اور ترجیع کے ساتھ پڑھ رہے تھے۔

خوش الحانی سے تلاوت کرنا۔

ابوبردہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے ابوموسیٰ! بے شک تمہیں آلِ داؤد کی خوش الحانی اللہ تعالیٰ کی طرف سے (رحمت) عطا ہوئی ہے

[illegible]

بَابُ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْتَمِعَ الْقُرْآنَ مِنْ غَيْرِهِ

۴۳ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ عَلَيَّ الْقُرْآنَ قُلْتُ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ قَالَ إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي.

بَابُ قَوْلِ الْمُقْرِئِ لِلْقَارِئِ حَسْبُكَ

۴۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ عَلَيَّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ آقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ قَالَ نَعَمْ فَقَرَأْتُ سُورَةَ النِّسَاءِ حَتَّى أَتَيْتُ إِلَى هَذِهِ الْآيَةِ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا قَالَ حَسْبُكَ الْآنَ فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَإِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ.

بَابُ فِي كَمْ يُقْرَأُ الْقُرْآنُ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ

۴۵ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ لِي ابْنُ شُبْرُمَةَ نَظَرْتُ كَمْ يَكْفِي الرَّجُلَ مِنَ الْقُرْآنِ فَلَمْ أَجِدْ سُورَةً أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثِ آيَاتٍ فَقُلْتُ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقْرَأَ أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثِ آيَاتٍ قَالَ سُفْيَانُ أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ أَخْبَرَهُ عَلْقَمَةُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ وَلَقِيتُهُ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ.

۴۶ - حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ

ہے۔

دوسرے کی زبانی قرآن سننے کو پسند کرنا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے قرآن کریم پڑھ کر سناؤ۔ میں عرض گزار ہوا کہ کیا پڑھ کر سناؤں جبکہ قرآن مجید تو آپ پر نازل فرمایا گیا ہے۔ ارشاد ہوا کہ بے شک مجھے پسند ہے کہ دوسرے کی زبانی اسے سنوں۔

قاری سے کہنا کہ بس کافی ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے قرآن مجید پڑھ کر سناؤ۔ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! کیا آپ کو پڑھ کر سناؤں، حالانکہ آپ پر نازل فرمایا گیا ہے۔ ارشاد ہوا: ہاں۔ پس میں نے سورۃ النساء پڑھی حتیٰ کہ جب میں اس آیت پر پہنچا: "تو کیسی ہوگی جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں اور اے محبوب! تمہیں ان سب پر گواہ اور نگہبان بنا کر لائیں" (النساء ۴۱) فرمایا: بس کافی ہے۔ میں نے آپ کی جانب دیکھا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

قرآن کریم کتنے دنوں میں ختم کرے

ارشاد باری ہے: "پس پڑھو جتنا اس میں سے آسان ہو۔"

سفیان کا بیان ہے کہ مجھ سے ابن شبرمہ نے فرمایا کہ میں نے اس بات پر غور کیا کہ ایک آدمی کو کم از کم کتنا قرآن مجید کافی ہے تو مجھے تین آیتوں سے کم کی سورت نظر نہیں آئی، میں نے کہا کہ کسی کو تین آیتوں سے کم نہیں پڑھنا چاہیے۔ علقمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس وقت ملا جبکہ وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے۔ پس انہوں نے ذکر کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو رات کے وقت سورۃ البقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھ لے تو یہ اس کے لیے کفایت کریں گی۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

مُغِيرَةَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: أَنْكَحَنِي أَبِي امْرَأَةً ذَاتَ حَسَبٍ، فَكَانَ يَتَعَاهَدُ كَنَّتَهُ فَيَسْأَلُهَا عَنْ بَعْلِهَا، فَتَقُولُ: نِعْمَ الرَّجُلُ مِنْ رَجُلٍ لَمْ يَطَأْ لَنَا فِرَاشًا، وَلَمْ يُفَتِّشْ لَنَا كَنَفًا مُنْذُ أَتَيْنَاهُ، فَلَمَّا طَالَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ ذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: الْقَنِي بِهِ، فَلَقِيتُهُ بَعْدُ، فَقَالَ: كَيْفَ تَصُومُ؟ قَالَ: كُلَّ يَوْمٍ، قَالَ: وَكَيْفَ تَخْتِمُ؟ قَالَ: كُلَّ لَيْلَةٍ، قَالَ: صُمْ فِي كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةً، وَاقْرَإِ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ، قَالَ: قُلْتُ: أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ: صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْجُمُعَةِ، قُلْتُ: أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ: أَفْطِرْ يَوْمَيْنِ وَصُمْ يَوْمًا، قَالَ: قُلْتُ: أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ: صُمْ أَفْضَلَ الصَّوْمِ صَوْمَ دَاوُدَ، صِيَامَ يَوْمٍ وَإِفْطَارَ يَوْمٍ، وَاقْرَأْ فِي كُلِّ سَبْعِ لَيَالٍ مَرَّةً، فَلَيْتَنِي قَبِلْتُ رُخْصَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَاكَ أَنِّي كَبِرْتُ وَضَعُفْتُ، فَكَانَ يَقْرَأُ عَلَى بَعْضِ أَهْلِهِ السُّبْعَ مِنَ الْقُرْآنِ بِالنَّهَارِ، وَالَّذِي يَقْرَؤُهُ يَعْرِضُهُ مِنَ النَّهَارِ لِيَكُونَ أَخَفَّ عَلَيْهِ بِاللَّيْلِ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَتَقَوَّى أَفْطَرَ أَيَّامًا وَأَحْصَى، وَصَامَ مِثْلَهُنَّ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَتْرُكَ شَيْئًا فَارَقَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: وَقَالَ بَعْضُهُمْ: فِي ثَلَاثٍ وَفِي خَمْسٍ، وَأَكْثَرُهُمْ عَلَى سَبْعٍ.

٤٢ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِي كَمْ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ؟ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلَى بَنِي زُهْرَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: وَأَحْسِبُنِي قَالَ: سَمِعْتُ أَنَا مِنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْرَإِ الْقُرْآنَ

[illegible]

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا، تم کتنے دنوں میں قرآن کریم پڑھتے ہو؟ — دوسری روایت میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا — ایک مہینے میں قرآن مجید ختم کیا کرو۔ میں عرض گزار ہوا کہ میں اپنے اندر اس سے زیادہ طاقت دیکھتا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سات دن میں قرآن کریم پڑھ لیا کرو

فِي شَهْرٍ قُلْتُ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً حَتَّى قَالَ فَاقْرَأْهُ فِي سَبْعٍ وَلَا تَزِدْ عَلَى ذَلِكَ۔

بَابُ الْبُكَاءِ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ

۴۸۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ يَحْيَى بَعْضُ الْحَدِيثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ الْأَعْمَشُ وَبَعْضُ الْحَدِيثِ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ عَلَيَّ قَالَ قُلْتُ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ قَالَ إِنِّي أَشْتَهِي أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي قَالَ فَقَرَأْتُ النِّسَاءَ حَتَّى إِذَا بَلَغْتُ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا قَالَ لِي كُفَّ أَوْ أَمْسِكْ فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَذْرِفَانِ۔

۴۹۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ عَلَيَّ قُلْتُ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ قَالَ إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي۔

بَابُ مَنْ رَايَا بِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ أَوْ تَأَكَّلَ بِهِ أَوْ فَخَرَ بِهِ

۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَأْتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ حُدَثَاءُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ

[illegible] سات سے زیادہ نہ پڑھا کرو۔

تلاوت کے وقت رونا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یحییٰ نے کہا ہے کہ اس حدیث کا کچھ حصہ عمرو بن مرہ سے ہے کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسدد، یحییٰ، سفیان، اعمش، ابراہیم، عبیدہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ اعمش کا بیان ہے کہ اس حدیث کا کچھ حصہ مجھ سے عمرو بن مرہ نے ابراہیم سے، ان کے والد سے، ابوالضحیٰ سے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے قرآن کریم پڑھ کر سناؤ۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں آپ کو پڑھ کر سناؤں حالانکہ قرآن مجید آپ پر نازل ہوا ہے۔ فرمایا میری یہ خواہش ہے کہ دوسرے سے سنوں۔ فرماتے ہیں کہ میں نے سورۂ نساء پڑھی، یہاں تک کہ جب اس آیت پر پہنچا: پس کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور اے محبوب! تمہیں ان سب پر گواہ اور نگہبان بنا کر لائیں تو فرمایا۔ اب ٹھہر جاؤ!

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے قرآن کریم پڑھ کر سناؤ۔ میں نے عرض کی میں آپ کو پڑھ کر سناؤں حالانکہ آپ پر نازل ہوا ہے۔ فرمایا: میں یہ چاہتا ہوں کہ دوسرے سے سنوں۔

دکھاوے کے لیے تلاوت کرنا یا کھانے کے لیے یا فخر کے لیے پڑھنا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ آخری زمانے میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو عمر میں چھوٹے اور عقل کے کھوٹے ہوں گے۔ وہ کہنے کو تو بہترین باتیں کریں گے لیکن اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ ان کے ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اتریں گے۔ تم انہیں جہاں بھی پاؤ قتل کر دیا کرو

فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۵۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَخْرُجُ فِيكُمْ قَوْمٌ تَحْقِرُونَ صَلَاتَكُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَكُمْ مَعَ صِيَامِهِمْ وَعَمَلَكُمْ مَعَ عَمَلِهِمْ وَيَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَنْظُرُ فِي النَّصْلِ فَلَا يَرَى شَيْئًا وَيَنْظُرُ فِي الْقِدْحِ فَلَا يَرَى شَيْئًا وَيَنْظُرُ فِي الرِّيشِ فَلَا يَرَى شَيْئًا وَيَتَمَارَى فِي الْفُوقِ۔

ان کو قتل کرنے والا قیامت کے روز ثواب پائے گا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے ایک ایسی قوم نکلے گی کہ تم اپنی نمازوں کو ان کی نمازوں کے مقابلے میں، اپنے روزوں کو ان کے روزوں کے مقابلے میں اور اپنے اعمال کو ان کے اعمال کے مقابلے میں حقیر جانو گے۔ وہ قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں جائے گا۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے شکار سے تیر نکل جاتا ہے۔ وہ پیکان میں دیکھے تو کچھ نظر نہ آئے، لکڑی کو دیکھے تو کچھ نظر نہ آئے، پر کو دیکھے تو کچھ نظر نہ آئے البتہ سوفار کو دیکھ کر شک گزرتا ہے۔

ف: حدیث ۵۰۱۰ اور ۵۰۱۵ کے اندر جن لوگوں کا بیان ہے وہ ذوالخویصرہ کی جماعت ہے جس کا نام حرقوص بن زہیر تھا اور وہ کلمہ پڑھنے والا تھا۔ ان لوگوں کا ذکر اشارۃً کئی جگہ کے ساتھ اس جلد کی حدیث ۱۱۹۵، ۱۸۲۱، ۱۸۲۲، ۱۸۲۳، ۱۸۲۴، ۱۹۷۵، ۲۲۸۲ اور ۲۳۰۷ میں بھی وارد ہوا ہے۔ حدیث ۱۸۲۲ کے اندر ہے کہ آیت

وَمِنْهُمْ مَنْ يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ

اور ان میں کوئی وہ ہے جو صدقہ بانٹنے میں تم پر طعن کرتا ہے۔ (۵۸:۹)

اسی ذوالخویصرہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی جس نے حضور سے حدیث ۱۰۹۵ کے مطابق یا رسول اللہ اعدل کہا تھا۔ حدیث ۱۸۲۲ کے مطابق کہا تھا: اِعْدِلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ اور حدیث ۲۲۸۲ کے مطابق اس نے حضور سے کہا تھا: يَا مُحَمَّدُ اتَّقِ اللّٰهَ۔ یہ تھا اس کا اظہار عقیدہ — کتنا بیباک سراپا حق تھا اس کا! — کیا ایمان سے خالی تھا اس کا! — کتنی بے باک و گستاخ تھی اس کی! — تعظیم شان رسالت سے وہ کس قدر محروم تھا! — اللہ کے احترام کے تقاضوں سے وہ کتنا ناآشنا تھا! — جانے تعجب ہے کہ وہ کیسا مسلمان کہلا کر وہ ایمان کے تقاضے پورے کر رہا تھا یا کفر کے؟ مخالفانِ رسول کے لیے نمونہ بن رہا تھا یا دشمنانِ رسول کے؟ اس کا سینہ اللہ کے محبوب کی محبت سے بھرا تھا یا گستاخی سے؟ وہ شانِ رسالت کے ادب و احترام کا پیکر تھا یا توہین و تنقیص کا مجسمہ؟ صحابہ کرام اس کی اس گفتگو سے خوش ہوئے یا مارے غیظ و غضب کے ان کے سینے پھٹنے لگے تھے؟

جس طرح پہلے اس بد نصیب ذوالخویصرہ کی جماعت اور گستاخانِ شانِ رسالت پیدا ہوئے تھے اسی طرح آج بھی ہو رہا ہے — اس وقت بھی وہ ایسے ہی تھے اور آج بھی وہ موجود ہیں — فرق صرف یہ ہے کہ اس وقت گستاخانِ رسول چند تھے اور آج بے شمار — اس وقت منہ چھپاتے تھے آج آنکھیں دکھاتے ہیں — اس وقت پیچھے رہتے تھے اور آج آگے دندناتے ہیں — اس وقت ان کا پیشوا ذوالخویصرہ تھا جس کی پیروی کے بعد وہ قدم بقدم اسی کے نقش قدم پر چل رہے ہیں — بے خبر

کو اس سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ ہر مسلمان اپنے نبی کا اتباع کرتا ہے خواہ وہ عالم ہو یا نہ ہو۔ یہ لوگ اپنے نبی کے دعویدار ہیں اب جگہ غیر مسلموں سے بھی بدتر کیوں ہو گئے ہیں حالانکہ اس کے باوجود آج ترقی کیوں کر گئے ہیں ـــــ ہر ملک میں کیوں اتنے پیچھے ہوئے ہیں؟ ـــــ ہر شعبے اور طبقے میں اہل حق سے کیوں پیچھے آگے نظر آتے ہیں؟ ـــــ سوچنے والے سوچتے ہی رہ جاتے ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ اہل اسلام اور بالخصوص غیر مسلموں کے لیے چشمہ کرم کی جنس سے غیر مسلم طاقتیں اہل اسلام دشمنی کے باعث انہیں مختلف محاذوں پر الجھائے رکھتی ہیں کیونکہ ان کے ذریعے وہ مسلمانوں کو ایمان کی دولت سے محروم کرنے کا کام لیتے ہیں۔ غیر مسلم مسلمانوں سے خائف نہیں بلکہ ان کی ایمانی قوت سے خائف ہیں کیونکہ ان کی قوت ایمانی کے مقابلے پر ان کی کوئی چیز نہیں جاتی۔ ان کی مادی کثرت اور ساز و سامان کی فراوانی بھی انہیں تباہی اور ذلت سے نہیں بچا سکتی۔ اس کے برعکس اگر مسلمانوں کے پاس ایمان کی قوت موجود ہے تو انہیں کوئی طاقت اور کوئی ساز و سامان مرعوب نہیں کر سکتا۔ ایمان تو اللہ اور رسول کی محبت ہی کا نام ہے۔ جب رسول پاک [illegible] رسول کی شان کے خلاف [illegible] کرے تو [illegible] ایمان یا اس رسول پر [illegible] ہے [illegible]

لہٰذا غیرت اور محبت کہاں [illegible] ہے جب اللہ اور رسول سے محبت ہی نہ ہو تو ایمان کہاں رہتا ہے۔

اگر ہم ایسے لوگوں کو جو اللہ اور رسول کی شان میں گستاخی کرتے ہیں [illegible] اپنی زبان درازی کرتے رہیں [illegible] پائے جاتے ہیں [illegible] گستاخی کرنے پر سارے جہان میں گستاخ کے طور پر [illegible] کر دیا جاتا ہے۔ [illegible] گستاخی کرنے والے دین و مذہب کی بنیادوں کا [illegible] سکتے ہیں۔ ان کا عادی انہیں کیا فائدہ پہنچا سکیں گے [illegible] کی طرف [illegible] گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کی [illegible] کرتے ہوئے اس وقت کے اہل اسلام یعنی حضرات صحابہ کرام سے فرمایا: ـــــ "تم اپنی نمازوں کو ان کی نمازوں کے مقابلے پر اور اپنے روزوں کو ان کے روزوں کے مقابلے پر حقیر جانو گے۔ یہ قرآن مجید پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ یہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے اور پھر واپس نہیں آتا" ـــــ یہ مضمون متعدد صحیح احادیث میں وارد ہوا ہے۔ [illegible] باتیں خاص طور پر قابل توجہ ہیں یعنی:۔

۱۔ وہ اسلام کے دائرے سے باہر نکلے ہوئے ہوں گے۔

۲۔ اہل اسلام کی طرف کبھی واپس نہیں آئیں گے بلکہ اپنے جعلی اسلام ہی کو اصل اسلام منوانے پر اپنی توانائیاں صرف کرتے رہیں گے۔

۳۔ وہ اصل مسلمانوں کی نسبت زیادہ عبادت گزار ہوں گے۔

معلوم ہوا کہ ان لوگوں کے پہچاننے کی ایک علامت یہ ہوگی کہ یہ اصل مسلمانوں کی نسبت زیادہ عبادت گزار ہوں گے جس کے باعث بہت سے مسلمان انہیں دین کے اصل خیرخواہ سمجھ کر ان کے ساتھ ہوتے چلے جائیں گے۔ ان کی ترقی اور [illegible] غیر مسلموں کی حمایت و اعانت ہوگی جس کے باعث انہیں ہر ملک میں پھلنے پھولنے کے مواقع ملتے رہیں گے۔ متحدہ ہندوستان پر جب انگریزوں کی حکومت تھی تو برٹش گورنمنٹ نے اس فرقے کی ہر طرح سے سرپرستی کی [illegible]

بریلوی کہتے ہیں اور ان کے علاوہ بعض دیگر مسلک کے بڑے شیعہ حضرات تھے۔ یہ الگ بات ہے کہ یہ فرقے نظر آتے ہیں یہ برٹش گورنمنٹ کی اسلام دشمنی کے ناپاک ثمرات ہیں جنہیں آج کل پاک و ہند میں جس رنگ جنت کے میوے شمار کرنے لگے ہیں حالانکہ قیام پاکستان سے پہلے ان کے اکثر حضرات برٹش گورنمنٹ کے پٹھو اور ان کے خود کاشتہ پودے تھے اور جب ہندوؤں میں ہر لحاظ سے ملک و ملت کی خاطر اکثر بزرگ ہر ایک امتحان کی تیاری سے ملک بچانے کی خاطر اپنے آپ کو گاندھی کے انگریزی جنگ میں لگ گئے اور تحریک پاکستان کی مخالفت میں ان حضرات نے بڑی تیزی سے اپنے آپ کو گاندھی کی ... چھوڑ کر اپنا سارا زور ہندوؤں کے پلڑے میں ڈال دیا۔ ان کے سرپرست قیام پاکستان کے مخالف ہو گئے اور ہندوؤں کے سامنے کانگرس میں شامل ہو کر گاندھی کی آندھی میں زور سے ہی تھے۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو ہدایت نصیب فرمائے آمین۔

۵۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهِ كَالْأُتْرُجَّةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَرِيحُهَا طَيِّبٌ وَالْمُؤْمِنُ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهِ كَالتَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيحَ لَهَا وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ أَوْ خَبِيثٌ وَرِيحُهَا مُرٌّ۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو صاحب ایمان قرآن کریم پڑھے اور اس کے مطابق عمل کرے تو اس کی مثال سنگترے کی سی ہے جس کا ذائقہ اچھا اور خوشبو بھی عمدہ ہے۔ جو مومن قرآن کریم کی تلاوت نہ کرے لیکن اس کے مطابق عمل کرے تو وہ کھجور کی طرح ہے جس کا ذائقہ اچھا ہے لیکن خوشبو نہیں ہوتی۔ منافق جو قرآن کریم پڑھتا ہے اس کی مثال ریحان جیسی ہے کہ اس کی خوشبو تو اچھی ہوتی ہے لیکن ذائقہ کڑوا ہے اور منافق جو قرآن مجید نہیں پڑھتا اس کی مثال اندرائن کی ہے جس کا ذائقہ کڑوا یا خراب ہوتا ہے اور اس کی بو بھی کڑوی ہوتی ہے۔

بَابُ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوبُكُمْ

دلی رغبت سے تلاوت کرنا۔

۵۳ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا عَنْهُ۔

حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن کریم اس وقت تک پڑھا کرو جب تک تمہارا دل لگا رہے اور جب تمہارا دل نہ چاہے تو پڑھنا چھوڑ دیا کرو۔

۵۴ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ أَبِي مُطِيعٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ جُنْدَبٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا عَنْهُ۔ تَابَعَهُ الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَأَبَانُ وَقَالَ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ سَمِعْتُ جُنْدَبًا قَوْلَهُ وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن مجید کی تلاوت اس وقت تک کیا کرو جب تک تمہارا دل چاہے اور جب دل اچاٹ ہو جائے تو پڑھنا چھوڑ کے اٹھ کھڑے ہو جایا کرو۔ اسی طرح حارث بن عبید، سعید بن زید نے ابو عمران سے روایت کی ہے لیکن یہ مرفوع نہیں ہے۔ حماد بن سلمہ، ابان، غندر، شعبہ، ابو عمران نے حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول روایت کیا ہے۔ ابن عون، ابو عمران، عبداللہ بن صامت سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ

اختلفتم فقوموا عنه۔

حدثنا سليمان بن حرب حدثنا شعبة عن عبد الملك بن ميسرة عن النزال بن سبرة عن عبد الله أنه سمع رجلا يقرأ آية سمع النبي صلى الله عليه وسلم خلافها فأخذت بيده فانطلقت به إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال كلاكما محسن قال أكبر علمي قال فإن من كان قبلكم اختلفوا فأهلكهم۔

[illegible]

نزال بن سبرہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ انہوں نے کسی شخص کو ایک آیت اس طرح پڑھتے سنا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف سنا تھا تو میں نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گیا۔ آپ نے فرمایا تم دونوں درست پڑھتے ہو۔ میرا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا تم سے پہلے لوگ اختلاف کی وجہ سے ہلاک کر دیے گئے۔

كتاب النكاح

کتاب النکاح

بسم الله الرحمن الرحيم

باب الترغيب في النكاح لقوله تعالى فانكحوا ما طاب لكم من النساء۔

نکاح کی ترغیب

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: نکاح کرو جو عورتیں تم کو پسند آئیں۔

حدثنا سعيد بن أبي مريم أخبرنا محمد بن جعفر أخبرنا حميد بن أبي حميد الطويل أنه سمع أنس بن مالك رضي الله عنه يقول جاء ثلاثة رهط إلى بيوت أزواج النبي صلى الله عليه وسلم يسألون عن عبادة النبي صلى الله عليه وسلم فلما أخبروا كأنهم تقالوها فقالوا وأين نحن من النبي صلى الله عليه وسلم قد غفر له ما تقدم من ذنبه وما تأخر قال أحدهم أما أنا فإني أصلي الليل أبدا وقال آخر أنا أصوم الدهر ولا أفطر وقال آخر أنا أعتزل النساء فلا أتزوج أبدا فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال أنتم الذين قلتم كذا وكذا أما والله إني لأخشاكم لله وأتقاكم له لكني أصوم وأفطر وأصلي وأرقد وأتزوج النساء فمن رغب عن سنتي فليس مني۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تین صحابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے گھروں کی طرف آپ کی عبادت کے متعلق پوچھنے آئے، جب انہیں آپ کا عمل بتایا گیا تو انہوں نے اسے کم سمجھا اور کہا کہ ہمارا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا مقابلہ! آپ کی تو تمام اگلی پچھلی لغزشیں معاف کر دی گئی ہیں۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ میں ہمیشہ رات بھر نماز پڑھا کروں گا۔ دوسرے نے کہا کہ میں ہمیشہ روزے سے رہوں گا۔ تیسرے نے کہا کہ میں عورتوں سے جدائی اختیار کر لوں گا اور کبھی نکاح نہیں کروں گا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ان سے پوچھا کیا تم نے ہی یہ باتیں کہی ہیں؟ سن لو! اللہ کی قسم! میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا اور پرہیزگار ہوں لیکن میں روزے رکھتا ہوں تو افطار بھی کرتا ہوں، نماز پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور عورتوں سے نکاح کرتا ہوں۔ [illegible]

[illegible]

حدثنا علي سمع حسان بن إبراهيم عن يونس بن يزيد عن الزهري قال أخبرني عروة أنه

قَالَتْ عَائِشَةُ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْيَتٰمٰی فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ذٰلِكَ اَدْنٰی اَلَّا تَعُوْلُوْا قَالَتْ يَا ابْنَ اُخْتِی الْيَتِيْمَةُ تَكُوْنُ فِیْ حَجْرِ وَلِيِّهَا فَيَرْغَبُ فِیْ مَالِهَا وَجَمَالِهَا يُرِيْدُ اَنْ يَّتَزَوَّجَهَا بِاَدْنٰی مِنْ سُنَّةِ صَدَاقِهَا فَنُهُوْا اَنْ يَّنْكِحُوْهُنَّ اِلَّا اَنْ يُّقْسِطُوْا لَهُنَّ فَيُكْمِلُوا الصَّدَاقَ وَاُمِرُوْا بِنِكَاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ مِنَ النِّسَآءِ۔

تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں پسند آئیں دو دو اور تین تین اور چار چار۔ **پھر اگر ڈرو کہ دو بیویوں کو برابر نہ رکھ سکو گے تو ایک ہی کرو یا کنیزیں جن کے** تم مالک ہو یہ اس سے زیادہ قریب ہے کہ تم سے ظلم نہ ہو (سورۃ النساء آیت ۳) کے بارے میں روایت کیا۔ انہوں نے فرمایا: اے میرے بھانجے! یتیم لڑکی اپنے ولی کی گود میں ہو اور وہ اس کے مال و جمال کے باعث اس کی رغبت رکھتا ہو، پھر وہ چاہے کہ اس کے مہر سے کم مہر پر اس سے نکاح کرے، تو اس آیت میں ان کے ساتھ اس طرح نکاح کرنے سے منع فرمایا گیا ہے مگر یہ کہ انہیں انصاف کے ساتھ پورا مہر دیں اور حکم دیا گیا کہ ان کے سوا دوسری عورتوں سے نکاح کریں۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ لِاَنَّهٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَهَلْ يَتَزَوَّجُ مَنْ لَّا اَرَبَ لَهٗ فِی النِّكَاحِ۔

نکاح کس کے لیے ضروری ہے۔ حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ جو عورت کے حقوق ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہے وہ ضرور نکاح کرے کیونکہ یہ نگاہ کو نیچا اور شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے۔ کیا وہ بھی نکاح کرے جس کو اس کی حاجت نہ ہو!

٥٠ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ فَلَقِيَهٗ عُثْمَانُ بِمِنًی فَقَالَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّ لِیْ اِلَيْكَ حَاجَةً فَخَلَوَا فَقَالَ عُثْمَانُ هَلْ لَّكَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِیْ اَنْ نُّزَوِّجَكَ بِكْرًا تُذَكِّرُكَ مَا كُنْتَ تَعْهَدُ فَلَمَّا رَاٰی عَبْدُ اللّٰهِ اَنْ لَّيْسَ لَهٗ حَاجَةٌ اِلٰی هٰذَا اَشَارَ اِلَیَّ فَقَالَ يَا عَلْقَمَةُ فَانْتَهَيْتُ اِلَيْهِ وَهُوَ يَقُوْلُ اَمَا لَئِنْ قُلْتَ ذٰلِكَ لَقَدْ قَالَ لَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهٗ لَهٗ وِجَاءٌ۔

علقمہ کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ منیٰ کے مقام پر تھا، ان کی ملاقات حضرت عثمان سے ہوئی اور انہوں نے کہا: اے ابو عبدالرحمٰن! مجھے آپ سے ایک کام ہے۔ پس دونوں حضرات علیحدگی میں چلے گئے۔ تو حضرت عثمان نے کہا: اے ابو عبدالرحمٰن! کیا آپ کی شادی ہم ایک کنواری لڑکی سے نہ کر دیں جو گزشتہ زمانہ کی یاد تازہ کر جائے۔ جب حضرت عبداللہ بن مسعود نے ملاحظہ کیا کہ انہیں اس بات کی ضرورت نہیں تو انہوں نے مجھے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: اے علقمہ! میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ کہہ رہے تھے: اگر آپ نے یہ کہا ہے تو اس سلسلے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا تھا: اے جوانوں کے گروہ! تم میں سے جو عورت کے حقوق ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہو وہ نکاح کرلے اور جو نہ کر سکے وہ روزے رکھے کیونکہ روزہ شہوت کو توڑتا ہے۔

بَابُ مَنْ لَّمْ يَسْتَطِعِ الْبَاءَةَ فَلْيَصُمْ۔

نکاح کی طاقت نہ رکھنے والا روزے رکھے۔

٥١ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُمَارَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ عَلٰی عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَابًا لَّا نَجِدُ شَيْئًا فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبدالرحمٰن بن یزید کا بیان ہے کہ میں علقمہ اور اسود کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا: ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جوان تھے اور ہمیں کچھ میسر نہ تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: اے جوانوں کے گروہ! جو تم میں سے عورت کے حقوق ادا کرنے کی طاقت رکھے وہ ضرور نکاح کرلے

يا معشر الشباب من استطاع الباءة فليتزوج فإنه أغض للبصر وأحصن للفرج ومن لم يستطع فعليه بالصوم فإنه له وجاء۔

باب كثرة النساء۔

٦٠۔ حدثنا إبراهيم بن موسى أخبرنا هشام بن يوسف أن ابن جريج أخبرهم قال أخبرني عطاء قال حضرنا مع ابن عباس جنازة ميمونة بسرف فقال ابن عباس هذه زوجة النبي صلى الله عليه وسلم فإذا رفعتم نعشها فلا تزعزعوها ولا تزلزلوها وارفقوا فإنه كان عند النبي صلى الله عليه وسلم تسع كان يقسم لثمان ولا يقسم لواحدة۔

٦١۔ حدثنا مسدد حدثنا يزيد بن زريع حدثنا سعيد عن قتادة عن أنس أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يطوف على نسائه في ليلة واحدة وله تسع نسوة وقال لي خليفة حدثنا يزيد بن زريع حدثنا سعيد عن قتادة أن أنسا حدثهم عن النبي صلى الله عليه وسلم۔

٦٢۔ حدثنا علي بن الحكم الأنصاري حدثنا أبو عوانة عن رقبة عن طلحة اليامي عن سعيد بن جبير قال قال لي ابن عباس هل تزوجت قلت لا قال فتزوج فإن خير هذه الأمة أكثرها نساء۔

باب من هاجر أو عمل خيرا لتزويج امرأة فله ما نوى۔

٦٣۔ حدثنا يحيى بن قزعة حدثنا مالك عن يحيى بن سعيد عن محمد بن إبراهيم بن الحارث عن علقمة بن وقاص عن عمر بن الخطاب قال قال النبي صلى الله عليه وسلم العمل بالنية وإنما لامرئ ما نوى فمن كانت هجرته إلى الله ورسوله فهجرته

کیونکہ یہ نظر کو نیچا رکھتا اور شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے اور جو اس کی طاقت نہ رکھے وہ اس کے لیے روزے ہیں کیونکہ یہ جنسی خواہش کو کم کر دیتے ہیں۔

کئی بیویاں رکھنا۔

عطاء سے روایت ہے کہ ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ہمراہ سرف کے مقام پر حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے جنازہ پر حاضر ہوئے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ہیں۔ جب آپ حضرات ان کا جنازہ اٹھائیں تو انہیں جھٹکے سے بچائیں اور ہلائیں جلائیں نہیں بلکہ آہستہ آہستہ چلنا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نو ازواج مطہرات ہوا کرتی تھیں جن میں سے آٹھ کے لیے باری مقرر تھی اور ایک یعنی حضرت سودہ کو باری نہیں ملتی تھی کیونکہ انہوں نے اپنی باری حضرت عائشہ کو دے دی تھی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام ازواج مطہرات کے پاس ایک ہی رات میں تشریف لے جایا کرتے تھے اور ان کی تعداد نو تھی۔ خلیفہ، یزید بن زریع، سعید، قتادہ، حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھ سے دریافت فرمایا کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ میں نے نفی میں جواب دیا تو فرمایا کہ شادی کر لو کیونکہ اس امت کا بہتر آدمی وہ ہے جس کی زیادہ بیویاں ہوں۔

شادی کے لیے ہجرت کی یا کوئی نیک کام کیا تو اس کا بدلہ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمل کا دارومدار نیت پر ہے اور آدمی کے لیے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی۔ پس جس نے اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کی تو وہ ہجرت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب شمار ہوگی اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے

إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ۔

نکاح کرنے کے لیے ہے تو اس کی ہجرت دنیا شمار ہو گی جس کام کے لیے ہجرت کی ہے۔

ف: یہ حدیث اس سے پہلے حدیث ۱۵۹۳ اور ۲۲۱ کے نمبر پر بھی ہے اور بخاری شریف کی سب سے پہلی حدیث بھی یہی ہے۔ یہ حدیث اصول کا درجہ رکھتی ہے اس سے صاف واضح ہے کہ جو کام جس نیت کے تحت کیا جائے گا اسی کے مطابق وہ شمار ہوگا جیسا کہ اس حدیث میں ہجرت کی مثال بیان فرما کر واضح کیا گیا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ جو صاحب علم امامت و خطابت یا دینی تدریس یا تقریر و تصنیف کر رہا ہے یا دعوت کا فریضہ انجام دے رہا ہے تو دینی کام اس کا اس وقت ہی شمار ہوں گے یا شہرت اور ناموری کے لیے کر رہا ہو تو اسی کے لیے شمار ہوں گے اور اگر کوئی قوم کی سربلندی اور اپنے مال و ملک کو ترقی کرنے کے لیے کر رہا ہے تو ان کاموں کی حیثیت پھر کچھ اور ہی ہوگی۔ مذکورہ تینوں صورتوں میں ہر ایک جیسا جیسا ہے کہ شہرت یا دکھاوے کے لیے کیا ہوا نیک کام، صرف ضائع ہو جاتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے غضب کا باعث بنتا ہے۔ نیک کام پوری طرح وہی قبول ہوتے ہیں جو خلوص نیت سے کیے جائیں یعنی جن سے شہرت یا دکھاوا مقصود نہ ہو اور مال کمانے کی غرض سے کیا جائے بلکہ مقصود صرف رضائے الٰہی ہو۔ رضائے الٰہی کے لیے کوئی کام سرانجام دینے میں اسلام بھر کر شامل رہنا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو خلوص نیت کے ساتھ نیک کاموں کی توفیق دے اور ریا کے کاموں سے بچائے۔ آمین۔

بَابُ تَزْوِيجِ الْمُعْسِرِ الَّذِي مَعَهُ الْقُرْآنُ

فِيهِ سَهْلٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا نَغْزُو مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَنَا نِسَاءٌ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلاَ نَسْتَخْصِي فَنَهَانَا عَنْ ذَلِكَ۔

مفلس قاری کا نکاح

اس بارے میں حضرت سہل بن سعد نے حضور سے روایت کی ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہی میں جہاد کرتے تھے اور ہمارے پاس عورتیں نہ تھیں تو ہم عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! کیا ہم اپنے آپ کو خصی کر لیں؟ تو آپ نے ہمیں ایسا کرنے سے منع فرما دیا۔

بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ لأَخِيهِ انْظُرْ أَىَّ زَوْجَتَىَّ شِئْتَ حَتَّى أَنْزِلَ لَكَ عَنْهَا رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ۔

۱۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فَآخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ الأَنْصَارِيِّ وَعِنْدَ الأَنْصَارِيِّ امْرَأَتَانِ فَعَرَضَ عَلَيْهِ أَنْ يُنَاصِفَهُ أَهْلَهُ وَمَالَهُ فَقَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ

اپنی بیوی کا دوسرے مسلمان بھائی سے نکاح کرنا۔

حضرت عبدالرحمن بن عوف نے اس کو روایت کیا ہے۔

حمید طویل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب ہجرت کر کے حضرت عبدالرحمن بن عوف آئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور حضرت سعد بن ربیع انصاری کے درمیان اخوت قائم فرما دی۔ حضرت سعد انصاری کی دو بیویاں تھیں۔ انہوں نے ان سے کہا کہ ایک بیوی اور آدھا مال لے لیجیے۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اہل و عیال اور مال میں برکت دے مجھے

فَدَلُّونِي عَلَى السُّوقِ فَرَبِحَ شَيْئًا مِنْ أَقِطٍ وَشَيْئًا مِنْ سَمْنٍ فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَيَّامٍ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِنْ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَهْيَمْ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ تَزَوَّجْتُ أَنْصَارِيَّةً قَالَ فَمَا سُقْتَ إِلَيْهَا قَالَ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ.

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّبَتُّلِ وَالْخِصَاءِ

۶۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ رَدَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ التَّبَتُّلَ وَلَوْ أَذِنَ لَهُ لَاخْتَصَيْنَا. حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ لَقَدْ رَدَّ ذٰلِكَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عُثْمَانَ وَلَوْ أَجَازَ لَهُ التَّبَتُّلَ لَاخْتَصَيْنَا.

۶۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ لَنَا شَيْءٌ فَقُلْنَا أَلَا نَسْتَخْصِي فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا أَنْ نَنْكِحَ الْمَرْأَةَ بِالثَّوْبِ ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ. وَقَالَ أَصْبَغُ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي رَجُلٌ شَابٌّ وَأَنَا أَخَافُ عَلَى نَفْسِي الْعَنَتَ وَلَا أَجِدُ مَا أَتَزَوَّجُ بِهِ النِّسَاءَ فَسَكَتَ عَنِّي ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَسَكَتَ عَنِّي ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَسَكَتَ عَنِّي ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا أَنْتَ لَاقٍ

[illegible]

تجرد رہنا اور خصی ہو جانا مکروہ ہے

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون کو تجرد سے منع فرمایا۔ اگر آپ انہیں اجازت دے دیتے تو ہم ضرور خصی ہو جاتے۔

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون کو اس کام سے منع فرمایا تھا اگر حضور ان کو تجرد کی اجازت عطا فرماتے تو ہم سب آپ کو خصی کر لیتے۔

[illegible]

عَلٰى ذٰلِكَ اَرَدْتُ۔

بَابُ نِكَاحِ الْاَبْكَارِ وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِعَائِشَةَ لَمْ يَنْكِحِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكْرًا غَيْرَكِ۔

۴۸۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَخِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ لَوْ نَزَلْتَ وَادِيًا وَفِيْهِ شَجَرَةٌ قَدْ اُكِلَ مِنْهَا وَوَجَدْتَ شَجَرًا لَمْ يُؤْكَلْ مِنْهَا فِيْ اَيِّهَا كُنْتَ تُرْتِعُ بَعِيْرَكَ قَالَ فِي الَّذِيْ لَمْ يُرْتَعْ مِنْهَا تَعْنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَتَزَوَّجْ بِكْرًا غَيْرَهَا۔

۴۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيْتُكِ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ اِذَا رَجُلٌ يَحْمِلُكِ فِيْ سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيْرٍ فَيَقُوْلُ هٰذِهِ امْرَاَتُكَ فَاَكْشِفُهَا فَاِذَا هِيَ اَنْتِ فَاَقُوْلُ اِنْ يَكُنْ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهِ۔

بَابُ الثَّيِّبَاتِ وَقَالَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا اَخَوَاتِكُنَّ۔

۵۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَفَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةٍ فَتَعَجَّلْتُ عَلٰى بَعِيْرٍ لِّيْ قَطُوْفٍ فَلَحِقَنِيْ رَاكِبٌ مِّنْ خَلْفِيْ فَنَخَسَ بَعِيْرِيْ بِعَنَزَةٍ كَانَتْ مَعَهٗ فَانْطَلَقَ بَعِيْرِيْ كَاَجْوَدِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِّنَ الْاِبِلِ فَاِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يُعْجِلُكَ قُلْتُ كُنْتُ حَدِيْثَ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ بِكْرًا اَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ ثَيِّبٌ قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قَالَ فَلَمَّا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ قَالَ اَمْهِلُوْا حَتّٰى

معاملہ اگر تم ختم ہو گیا ہے تو میں چاہتا ہوں کہ آپ کو حکم کر دیا کرے۔

کنواری لڑکی سے نکاح کرنا۔

ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس نے حضرت عائشہ صدیقہ سے کہا کہ حضور نے آپ کے سوا کسی کنواری سے نکاح نہیں کیا۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ وہ عرض گزار ہوئیں۔ یا رسول اللہ، اگر آپ ایسی وادی میں جائیں جہاں بہت سے درخت ہوں لیکن ان کے پتے چرا لیے گئے ہوں اور ایک درخت آپ ایسا بھی پائیں جس کے پتے نہ چرے گئے ہوں تو آپ اپنے اونٹ کو کس درخت سے چرائیں گے؟ فرمایا اس درخت سے جس کے پتے چرائے نہیں گئے۔ حضرت صدیقہ کی مراد یہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سوا کسی کنواری لڑکی سے نکاح نہیں کیا تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے خواب میں دو مرتبہ تمہیں دیکھا کہ ایک شخص تمہیں ریشمی کپڑے میں اٹھائے ہوئے ہے کہ یہ آپ کی زوجہ محترمہ ہیں۔ جب میں نے کپڑا اٹھا کر دیکھا تو تم تھیں۔ میں نے کہا کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو وہ ایسا ہی کر دے گا۔

شوہر دیدہ سے نکاح کرنا۔

حضرت ام حبیبہ کا بیان ہے کہ حضور نے فرمایا۔ اپنی بیٹیاں اور بہنیں میرے نکاح میں دینے کے لیے پیش نہ کرو۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک غزوہ سے واپس آ رہے تھے اور میں اپنے سست رفتار اونٹ کو تیزی سے چلانے کی کوشش کر رہا تھا کہ ایک سوار نے میرے پیچھے سے آ کر میرے اونٹ کو نیزہ چبھویا جس کے باعث میرا اونٹ ایسا تیز چلنے لگا جیسا آپ نے کسی تیز رفتار اونٹ کو دیکھا ہو۔ دیکھا تو وہ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ ارشاد فرمایا کس لیے جلدی کر رہے ہو؟ عرض گزار ہوا کہ میری ابھی ابھی شادی ہوئی ہے۔ فرمایا کنواری یا شوہر دیدہ سے؟ عرض کی کہ شوہر دیدہ سے۔ ارشاد فرمایا کنواری لڑکی سے کیوں نہ کی کہ تم اس سے کھیلتے اور وہ تمہارے ساتھ

تدخلوا ليلا أي عشاء لكي تمتشط الشعثة وتستحد المغيبة۔

٤١۔ حدثنا آدم حدثنا شعبة حدثنا محارب قال سمعت جابر بن عبد الله يقول تزوجت فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم ما تزوجت فقلت تزوجت ثيبا فقال مالك وللعذارى ولعابها فذكرت ذلك لعمرو بن دينار فقال عمرو سمعت جابر بن عبد الله يقول قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم هلا جارية تلاعبها وتلاعبك۔

یعنی [illegible] ہے کیونکہ [illegible] حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے شادی کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم نے کیسی عورت سے شادی کی ہے؟ میں نے عرض کیا شوہر دیدہ سے۔ فرمایا کیا [illegible] حضرت جابر بن عبد اللہ کو [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کنواری سے کیوں نہ کی کہ تم اس سے کھیلتے۔

باب تزويج الصغار من الكبار

٤٢۔ حدثنا عبد الله بن يوسف حدثنا الليث عن يزيد عن عراك عن عروة أن النبي صلى الله عليه وسلم خطب عائشة إلى أبي بكر فقال له أبو بكر إنما أنا أخوك فقال أنت أخي في دين الله وكتابه وهي لي حلال۔

نوعمر لڑکی کا عمر رسیدہ مرد سے نکاح

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق سے حضرت عائشہ صدیقہ کے نکاح کا پیغام دیا۔ حضرت ابوبکر عرض گزار ہوئے کہ میں تو آپ کا بھائی ہوں۔ فرمایا تم اللہ کے دین اور اس کی کتاب کے لحاظ سے میرے بھائی ہو اور یہ میرے لیے حلال ہے۔

باب إلى من ينكح وأي النساء خير وما يستحب أن يتخير لنطفه من غير إيجاب۔

٤٣۔ حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب حدثنا أبو الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال خير نساء ركبن الإبل صالحو نساء قريش أحناه على ولد في صغره وأرعاه على زوج في ذات يده۔

کس عورت سے نکاح کرنا بہتر ہے۔

اور مستحب ہے کہ اپنی نسل کے لیے بہتر عورت پسند کرے لیکن واجب نہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونٹ پر سوار ہونے والی عورتوں میں سے قریش کی نیک عورتیں بہتر ہیں کہ بچپن میں بچوں پر بہت مہربان اور خاوند کے مال کی خوب نگہبان ہوتی ہیں۔

باب اتخاذ السراري ومن أعتق جاريته ثم تزوجها

٤٤۔ حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا عبد الواحد حدثنا صالح بن صالح الهمداني حدثنا الشعبي قال حدثني أبو بردة عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أيما رجل كانت عنده وليدة فعلمها فأحسن تعليمها وأدبها فأحسن تأديبها ثم أعتقها وتزوجها فله أجران وأيما رجل من أهل الكتاب آمن

لونڈی کو آزاد کرکے نکاح میں لانا۔

ابو بردہ نے اپنے والد ماجد حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے پاس لونڈی ہو پس وہ اسے علم سکھائے اور اچھا ادب سکھائے، پھر اسے آزاد کرکے اس سے نکاح کر لے تو اس کے لیے دو اجر ہیں اور اہل کتاب میں سے جو شخص اپنے نبی پر ایمان لایا اور مجھ پر ایمان لایا تو اس کے لیے دو اجر ہیں اور جو غلام اپنے مالک کا حق ادا کرے اور اپنے رب کا حق بھی ادا کرے تو اس کے لیے دو اجر ہیں۔ شعبی نے

نَبِيِّهِ وَآمَنَ بِي فَلَهُ أَجْرَانِ وَأَيُّمَا مَمْلُوكٍ أَدَّى حَقَّ
مَوَالِيهِ وَحَقَّ رَبِّهِ فَلَهُ أَجْرَانِ قَالَ الشَّعْبِيُّ
خُذْهَا بِغَيْرِ شَيْءٍ وَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يَرْحَلُ فِيمَا دُونَهُ
إِلَى الْمَدِينَةِ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ
عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَهَا
ثُمَّ أَصْدَقَهَا.

٥۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ
وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ح حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ إِلَّا ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ
بَيْنَمَا إِبْرَاهِيمُ مَرَّ بِجَبَّارٍ وَمَعَهُ سَارَةُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ
فَأَعْطَاهَا هَاجَرَ قَالَتْ كَفَّ اللهُ يَدَ الْكَافِرِ وَأَخْدَمَنِي
آجَرَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَتِلْكَ أُمُّكُمْ يَا بَنِي مَاءِ السَّمَاءِ.

٦۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ
عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِينَةِ ثَلَاثًا يُبْنَى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ
بِنْتِ حُيَيٍّ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى وَلِيمَتِهِ فَمَا كَانَ فِيهَا
مِنْ خُبْزٍ وَلَا لَحْمٍ أَمَرَ بِالْأَنْطَاعِ فَأُلْقِيَ فِيهَا مِنَ التَّمْرِ
وَالْأَقِطِ وَالسَّمْنِ فَكَانَتْ وَلِيمَتَهُ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ إِحْدَى
أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ فَقَالُوا إِنْ
حَجَبَهَا فَهِيَ مِنْ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَإِنْ لَمْ يَحْجُبْهَا
فَهِيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ فَلَمَّا ارْتَحَلَ وَطَّى لَهَا خَلْفَهُ
وَمَدَّ الْحِجَابَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ النَّاسِ.

بَابُ مَنْ جَعَلَ عِتْقَ الْأَمَةِ صَدَاقَهَا.

٧۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ
ثَابِتٍ وَشُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ
عِتْقَهَا صَدَاقَهَا.

شعبی نے کہا یہ حدیث بغیر کسی محنت کے لے لو ورنہ لوگ اس سے کم درجہ کی حدیثوں کی روایت کو حاصل کرنے کی خاطر مدینہ تک کا سفر کرتے تھے — ابو بکر، ابو حصین، ابو بردہ، حضرت ابو بردہ کے والد سے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اسے آزاد کر دیا پھر اس کا پورا مہر ادا کر دیا۔

سعید بن تلید، ابن وہب، جریر بن حازم، ایوب، محمد، حضرت ابو ہریرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں — دوسری روایت میں حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے صرف تین مواقع پر ایسی بات کہی۔ ایک جب وہ ظالم بادشاہ کے پاس سے گزرے ان کے ہمراہ حضرت سارہ بھی تھیں۔ پس حضرت سارہ کی خدمت کے لیے حضرت ہاجرہ کو بخش دیا گیا۔ حضرت سارہ نے کہا اللہ نے کافر کا ہاتھ روک دیا اور ہاجرہ مجھے خادمہ دی۔ حضرت ابو ہریرہ نے کہا اے آسمان کے پانی کے بیٹو! یہی تمہاری ماں ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر اور مدینہ کے درمیان تین راتیں قیام فرمایا اور حضرت صفیہ بنت حیی سے صحبت کی۔ پس ان کے ولیمہ کے لیے مسلمانوں کو دعوت دی۔ ولیمہ میں روٹی اور گوشت نہیں تھا بلکہ آپ نے دسترخوان بچھانے کا حکم دیا اور اس پر کھجوریں، پنیر اور گھی ڈال دیا گیا۔ پس یہی ان کا ولیمہ تھا۔ بعض مسلمانوں نے کہا کہ یہ امہات المومنین میں شامل ہیں یا کنیز ہیں۔ بعض حضرات نے کہا اگر پردہ کرایا تو امہات المومنین سے ہیں اور پردہ نہ کرایا تو لونڈی شمار ہوں گی۔ جب کوچ کیا آنحضرت نے انہیں اپنے پیچھے بٹھایا اور لوگوں کے درمیان پردہ تان دیا گیا۔

لونڈی کی آزادی کو اس کا مہر قرار دینا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آزاد کر دیا اور ان کی آزادی ان کا مہر قرار دیا گیا۔

باب تزويج المعسر لقوله تعالى إن يكونوا فقراء يغنهم الله من فضله.

٥ ـ حدثنا قتيبة حدثنا عبد العزيز بن أبي حازم عن أبيه عن سهل بن سعد الساعدي قال جاءت امرأة إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله جئت أهب لك نفسي قال فنظر إليها رسول الله صلى الله عليه وسلم فصعد النظر فيها وصوبه ثم طأطأ رسول الله صلى الله عليه وسلم رأسه فلما رأت المرأة أنه لم يقض فيها شيئا جلست فقام رجل من أصحابه فقال يا رسول الله إن لم يكن لك بها حاجة فزوجنيها فقال وهل عندك من شيء قال لا والله يا رسول الله فقال اذهب إلى أهلك فانظر هل تجد شيئا فذهب ثم رجع فقال لا والله ما وجدت شيئا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انظر ولو خاتما من حديد فذهب ثم رجع فقال لا والله يا رسول الله ولا خاتما من حديد ولكن هذا إزاري قال سهل ما له رداء فلها نصفه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما تصنع بإزارك إن لبسته لم يكن عليها منه شيء وإن لبسته لم يكن عليك منه شيء فجلس الرجل حتى إذا طال مجلسه قام فرآه رسول الله صلى الله عليه وسلم موليا فأمر به فدعي فلما جاء قال ماذا معك من القرآن قال معي سورة كذا وسورة كذا عددها فقال تقرؤهن عن ظهر قلبك قال نعم قال اذهب فقد ملكتكها بما معك من القرآن.

باب الأكفاء في الدين وقوله وهو الذي خلق من الماء بشرا فجعله نسبا وصهرا وكان ربك قديرا.

[illegible]

مفلس سے شادی۔

[illegible]

بہرحال دینداری مقدم ہے۔

[illegible]

۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ
قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا
حُذَيْفَةَ بْنَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ
بَدْرًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَنَّى سَالِمًا وَ
أَنْكَحَهُ بِنْتَ أَخِيهِ هِنْدَ بِنْتَ الْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ
وَهُوَ مَوْلًى لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ كَمَا تَبَنَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا وَكَانَ مَنْ تَبَنَّى رَجُلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ
دَعَاهُ النَّاسُ إِلَيْهِ وَوَرِثَ مِنْ مِيرَاثِهِ حَتَّى أَنْزَلَ اللهُ
ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ إِلَى قَوْلِهِ وَمَوَالِيكُمْ فَرُدُّوا إِلَى
آبَائِهِمْ فَمَنْ لَمْ يُعْلَمْ لَهُ أَبٌ كَانَ مَوْلًى وَأَخًا فِي
الدِّينِ فَجَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ
ثُمَّ الْعَامِرِيِّ وَهِيَ امْرَأَةُ أَبِي حُذَيْفَةَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا كُنَّا نَرَى سَالِمًا
وَلَدًا وَقَدْ أَنْزَلَ اللهُ فِيهِ مَا قَدْ عَلِمْتَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

۱۰۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ
عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ
لَهَا لَعَلَّكِ أَرَدْتِ الْحَجَّ قَالَتْ وَاللهِ لَا أَجِدُنِي إِلَّا
وَجِعَةً فَقَالَ لَهَا حُجِّي وَاشْتَرِطِي قُولِي اللَّهُمَّ مَحِلِّي
حَيْثُ حَبَسْتَنِي وَكَانَتْ تَحْتَ الْمِقْدَادِ بْنِ
الْأَسْوَدِ.

۱۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ
قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُنْكَحُ
الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَجَمَالِهَا وَلِدِينِهَا
فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ.

۱۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي
حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَقُولُونَ فِي هٰذَا

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس جو شخص تھے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے انہوں نے سالم کو اپنا منہ بولا بیٹا بنا رکھا تھا اور اس کے ساتھ اپنی بھتیجی ہند بنت ولید بن عتبہ بن ربیعہ کا نکاح کر دیا تھا۔ سالم [illegible] آزاد کردہ غلام تھے، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید کو [illegible] بیٹا بنایا تھا [illegible] زمانۂ جاہلیت میں [illegible] لوگ اسے اسی کا بیٹا کہہ کر پکارتے [illegible] اور وہ اس کی میراث پاتا تھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے [illegible] آیت نازل فرمائی [illegible] تو لوگ ان کے حقیقی باپ کی طرف نسبت کرنے لگے [illegible] باپ کا نام معلوم نہ ہو تو [illegible] وہ آزاد کردہ غلام اور دینی بھائی ہے۔ اس کے بعد حضرت سہلہ بنت سہیل بن عمرو قرشی عامری [illegible] جو حضرت ابو حذیفہ کی بیوی تھیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ! ہم سالم کو اپنا بیٹا سمجھتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں جو نازل فرمایا [illegible] جیسا کہ آپ کو معلوم ہے، پھر پوری حدیث بیان کی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک روز) حضرت ضباعہ بنت زبیر کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: شاید تم نے حج کا ارادہ کر رکھا ہے؟ وہ عرض گزار ہوئیں [illegible] بیمار ہوں۔ فرمایا: حج کو جاؤ اور شرط باندھ لو [illegible] کہو کہ اے اللہ! میرے احرام کھولنے کی جگہ وہ ہے جہاں تو مجھے روک دے۔ اور یہ حضرت مقداد بن اسود کے نکاح میں تھیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت سے چار چیزوں کے باعث نکاح کیا جاتا ہے۔ اس کے مال، اس کے حسب و نسب، اس کے حسن و جمال اور اس کے دین کی وجہ سے۔ تیرے ہاتھ گرد آلود ہوں، تو دیندار کو حاصل کر۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک شخص گزرا تو آپ نے لوگوں سے فرمایا۔ تم اس کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ لوگ عرض گزار ہوئے۔

قَالُوا حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ يُنْكَحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُشَفَّعَ
وَإِنْ قَالَ أَنْ يُسْتَمَعَ قَالَ ثُمَّ سَكَتَ فَمَرَّ رَجُلٌ مِنْ
فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ مَا تَقُولُونَ فِي هَذَا قَالُوا
حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ لَا يُنْكَحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ لَا يُشَفَّعَ وَإِنْ
قَالَ أَنْ لَا يُسْتَمَعَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا خَيْرٌ مِنْ مِلْءِ الْأَرْضِ مِثْلَ هَذَا.

بَابُ الْأَكْفَاءِ فِي الْمَالِ وَتَزْوِيجِ الْمُقِلِّ الْمُثْرِيَةَ

۴۳- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّهُ سَأَلَ
عَائِشَةَ وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى قَالَتْ
يَا ابْنَ أُخْتِي هَذِهِ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا
فَيَرْغَبُ فِي جَمَالِهَا وَمَالِهَا وَيُرِيدُ أَنْ يَنْتَقِصَ
مِنْ صَدَاقِهَا فَنُهُوا عَنْ نِكَاحِهِنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا فِي
إِكْمَالِ الصَّدَاقِ وَأُمِرُوا بِنِكَاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ قَالَتْ
وَاسْتَفْتَى النَّاسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَعْدَ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ إِلَى
وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ فَأَنْزَلَ اللَّهُ لَهُمْ أَنَّ الْيَتِيمَةَ
إِذَا كَانَتْ ذَاتَ جَمَالٍ وَمَالٍ رَغِبُوا فِي نِكَاحِهَا وَنَسَبِهَا
فِي إِكْمَالِ الصَّدَاقِ وَإِذَا كَانَتْ مَرْغُوبَةً عَنْهَا فِي قِلَّةِ
الْمَالِ وَالْجَمَالِ تَرَكُوهَا وَأَخَذُوا غَيْرَهَا مِنَ النِّسَاءِ
قَالَتْ فَكَمَا يَتْرُكُونَهَا حِينَ يَرْغَبُونَ عَنْهَا فَلَيْسَ
لَهُمْ أَنْ يَنْكِحُوهَا إِذَا رَغِبُوا فِيهَا إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا
لَهَا وَيُعْطُوهَا حَقَّهَا الْأَوْفَى فِي
الصَّدَاقِ.

بَابُ مَا يُتَّقَى مِنْ شُؤْمِ الْمَرْأَةِ وَقَوْلِهِ
تَعَالَى إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ
عَدُوًّا لَكُمْ

۴۴- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ

[illegible] اگر یہ کہیں نکاح کا پیغام بھیجے تو [illegible] سفارش کرے تو [illegible] اگر کوئی بات کہے تو [illegible] تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا [illegible]

باب: [illegible]

مال میں برابری اور مفلس کا مالدار عورت سے نکاح۔

(۴۳) [illegible] نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے [illegible] تمہیں یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کر سکو گے [illegible] آیت [illegible] روایت [illegible] ولی کے [illegible] جمال اور مال [illegible] نکاح [illegible] منع [illegible] مہر [illegible] دوسری عورتوں سے نکاح کا حکم دیا [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل [illegible] سورۃ النساء، آیت ۱۲۷ [illegible] حضرت صدیقہ [illegible] عورتوں سے نکاح کرتے ہیں [illegible]

باب: عورت کی نحوست سے بچنا۔

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بے شک تمہاری بیویوں اور تمہاری اولاد میں سے بعض تمہارے دشمن ہیں۔

(۴۴) ہم سے اسماعیل [illegible] اپنے والد [illegible] حضرت

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ وَسَالِمٍ ابْنَيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّؤْمُ فِي الْمَرْأَةِ وَالدَّارِ وَالْفَرَسِ۔

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نحوست بیوی، گھر اور گھوڑا (تین چیزوں میں ہو سکتی) ہے۔

٨٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَسْقَلَانِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرُوا الشُّؤْمَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِي شَيْءٍ فَفِي الدَّارِ وَالْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور لوگوں نے نحوست کا ذکر کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر نحوست کسی چیز میں ہے تو وہ گھر، عورت اور گھوڑا ہے یعنی ان میں سے کوئی چیز منحوس ہو سکتی ہے۔

٨٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ فَفِي الْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ وَالْمَسْكَنِ۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر نحوست کسی چیز میں ہے تو گھوڑا، عورت اور مکان میں ہو سکتی ہے۔

٨٧ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِيَّ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد کوئی فتنہ ایسا باقی نہیں رہا جو لوگوں پر عورت کے فتنے سے زیادہ نقصان دہ ہو۔

بَابُ الْحُرَّةِ تَحْتَ الْعَبْدِ۔

آزاد عورت غلام کے نکاح میں۔

ف: اللہ تعالیٰ اپنے محبوب سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے ہم سب کو جملہ فتنوں سے محفوظ و مامون فرمائے، آمین۔ ___ فتنے بے شمار ہیں جو انفرادی اور اجتماعی زندگیوں کو تباہی اور ہلاکت تک پہنچا دیتے ہیں۔ اب جن فتنوں نے تمام مسلمانوں کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے اور تباہی کے گڑھے تک پہنچا دیا ہے ان میں سب سے بڑے دو فتنے ہیں۔ ایک عورت کا فتنہ اور دوسرا دولت کا فتنہ ___ ادھر تو یہ ہے کہ ہر ایک کے پاس قارون کی دولت ہو اور ادھر تو خواہش ہے کہ زاہد عبد کا انکا بھی خیر آئے اور ہمارے سامنے پریشان نہ ہیں۔

رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان کے بموجب عورت کا فتنہ اپنے نقطۂ عروج کو پہنچ رہا ہے۔ عورت اس وجہ سے مردوں کے اعصاب پر سوار ہو چکی ہے کہ ہر میدان میں اور ہر مقام پر عورت نظر آ رہی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہاں آ کر جا رہے مشکل علم و دانش منصوبوں کی گاڑیاں یا رپ بیگم ہو گئی ہیں یا پھر حقارت سے ہی شہد ہی اتنا زیادہ ہے کہ ان طوطیوں کی آوازیں مردوں کے کانوں تک پہنچنے سے قاصر ہو جاتی ہیں۔ عورتوں کا جو حشر ہو رہا ہے کہ جس ہر شخص کا ماں باپ جانے ہر چشم بینا دیکھ رہی ہے اور تمدن کے آنسو جاری ہیں ___ دیدۂ حیراں سوال کرتی ہے کہ کیا اخلاق و کردار کا جنازہ اسی طرح دھوم دھام سے نکلتا رہے گا؟

کیا ہم دنیا سے بالکل ہی دعوتی گروہ ہو گئے ۔۔۔ آخر یہ ہمارا معاشرہ کہاں جا رہا ہے ۔۔۔ جو کچھ ہو رہا ہے کیا اس پر ہمارا ضمیر ملامت نہیں کرتا؟ ۔۔۔ کیا کل ہم صنف کے محافظ نہیں تھے؟ ۔۔۔ کیا ہم غیرت کے امین نہیں تھے؟ ۔۔۔ ہم تو دوسروں کی عورت پر بھی ہاتھ نہیں ڈالتے تھے۔ لیکن آج ہمیں کیا ہو گیا ہے کہ ہم اپنی صنف نازک کی عزت کے خود دشمن ہو گئے ہیں ۔۔۔ ہمیں کیا ہو گیا ہے کہ آج ہم خود اپنے اخلاق اپنی شرافت کے دامن کو تار تار کر رہے ہیں۔ ہائے افسوس!

تعلیم یافتہ روشن گشت لگی اشراف الوں کی
یہ کس کا فخر اہل ہے عزم دے عمل در پیش ہے ساقی

اس صورت حال کا ایک نقشہ ایک نظم کے اندر کراچی کے ایک کالج کی پرنسپل محترمہ حمیدہ نسیم صاحبہ نے کھینچا تھا۔ ان کی یہ نظم ستمبر ۱۹۶۳ء کے آخر میں شائع ہوئی بلکہ صدر پاکستان کے کئی اخبارات و رسائل میں چھپی تھی۔ ہم یہاں ماہنامہ دو طلبہ کراچی بابت ماہ جنوری سنہ ۱۹۶۴ء صفحہ ۴۱ سے وہ نظم نقل کر رہے ہیں:

رنگ صلائے عام ہے	غیرت کا پھر نام ہے	تہذیب کا پیغام ہے	ہر رو طلب گلفام ہے
	نکلی گھروں سے بیبیاں	تہذیب حاضر الاماں	
ایک عجب ہنگامہ ہے	سب بے حیا ہنگامہ ہے	عریاں ہر اک ہنگامہ ہے	مغرب کا ہر اک رنگ ہے
	سب ہیں زمین و آسماں	تہذیب حاضر الاماں	
گھر گھر میں بھی ہر یاں ہیں	اسکول کالج کے پرندے!!	یہ حسن بے قابو کے زیب تن	باپ اور بھائی سب گم
	اس میں محبت اب کہاں؟	تہذیب حاضر الاماں	
بیٹی کے تھے بڑے عزیز	اتنے کے بھی آئے فرینڈ	اینٹی لے جائے بوائے فرینڈ	گھر والے سب پہچانے فرینڈ
	پیاری سہیلی زرکیساں	تہذیب حاضر الاماں	
کلبوں سے جو پیغام ہو	باہر وہی ہر شام ہو	غیروں کے آگے ہم کلام ہو	جنس جنس یا گم نام ہو
	یہ بیبیاں بے سہیلیاں	تہذیب حاضر الاماں	
ڈیڈی کا پیسہ جان ہی ہیں	اتنی کمزوریاں بازار میں	دل کس کا ہے بس پھر بازار میں	بیچے چلے بیگانہ میں
	بے منزلوں کے کارواں	تہذیب حاضر الاماں	
یہ عمر تو کس کو سمجھا	ہم ہیں جو ہیں کی شہزادیاں	خود باپ بھائی یا میاں	کہہ بیٹی جہاں تا ہیں یہاں
	دیکھے تماشا اک جہاں	تہذیب حاضر الاماں	
دیکھے کوئی ایمان نہیں	قانون میں کوئی روک نہیں	سب کچھ ہے تہذیب مسلمان نہیں	اس ملک کا مسلماں نہیں
	یہ ہاتھ ہے بے لگام	تہذیب حاضر الاماں	

۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ سُنَنٍ عَتَقَتْ فَخُيِّرَتْ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ بریرہ کی آزادی کے سلسلے میں تین سنتیں ہیں۔ جب وہ آزاد کی گئیں تو انہیں اپنے خاوند کے نکاح میں رہنے کا اختیار دیا گیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میراث اسی کا حق ہے جو آزاد کرے

الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْبُرْمَةُ عَلَى النَّارِ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ خُبْزٌ وَأُدْمٌ مِنْ أُدْمِ الْبَيْتِ فَقَالَ أَلَمْ أَرَ الْبُرْمَةَ فِيْهَا لَحْمٌ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ ذٰلِكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰى بَرِيْرَةَ وَأَنْتَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ قَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ۔

بَابُ لَا يَتَزَوَّجُ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعٍ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ

وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَعْنِيْ مَثْنٰى أَوْ ثُلٰثَ أَوْ رُبٰعَ وَقَوْلُهٗ جَلَّ ذِكْرُهٗ أُولِيْ أَجْنِحَةٍ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ يَعْنِيْ مَثْنٰى أَوْ ثُلٰثَ أَوْ رُبٰعَ۔

٤٩ – حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى قَالَتِ الْيَتِيْمَةُ تَكُوْنُ عِنْدَ الرَّجُلِ وَهُوَ وَلِيُّهَا فَيَتَزَوَّجُهَا عَلٰى مَالِهَا وَيُسِيْءُ صُحْبَتَهَا وَلَا يَعْدِلُ فِيْ مَالِهَا فَلْيَتَزَوَّجْ مَا طَابَ لَهٗ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهَا مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ۔

بَابُ وَأُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْ أَرْضَعْنَكُمْ وَيَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ۔

٥٠ – حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَأَنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَأْذِنُ فِيْ بَيْتِ حَفْصَةَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِيْ بَيْتِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرَاهُ فُلَانًا لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ لَوْ كَانَ فُلَانٌ حَيًّا لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ دَخَلَ عَلَيَّ فَقَالَ نَعَمْ الرَّضَاعَةُ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ۔

٥١ – حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ

اس کا گوشت تو، ہانڈی چولہے پر پک رہی تھی لیکن حضور کے سامنے روٹی اور گھر کا سالن پیش کیا گیا۔ پس آپ نے فرمایا کہ ہانڈی کا گوشت تو نہیں آیا۔ عرض کی گئی کہ وہ ایسا گوشت ہے جو بریرہ کو صدقہ دیا گیا تھا، جبکہ آپ صدقے کا گوشت تناول نہیں فرماتے۔ ارشاد ہوا کہ وہ اس کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

چار سے زیادہ بیویاں نہ رکھنا۔

علی بن حسین کا بیان ہے کہ اس سے مراد دو یا تین اور چار ہیں، ان کا مجموعہ مراد نہیں۔ ارشاد باری ہے کہ فرشتے دو دو، تین تین، چار چار پروں والے ہیں یعنی دو پروں والے یا تین پروں والے یا چار پروں والے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ارشاد باری وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی کے بارے میں روایت کیا گیا۔ فرمایا کہ یہ اس یتیم لڑکی کے بارے میں ہے جو اپنے ولی کے پاس ہو، پھر وہ اس کے مال کے باعث اس سے نکاح کرے لیکن اس سے صحبت کرنا برا جانے اور اس کے مال میں انصاف نہ کرے تو اس کو چاہیے کہ اس کے سوا دوسری عورتوں میں سے جو پسند ہوں دو یا تین یا چار سے نکاح کرے۔

جو عورتیں نسب سے حرام ہیں وہی رضاعت سے حرام کی ہیں

عمرہ بنت عبد الرحمن کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس جلوہ افروز تھے کہ انہوں نے ایک آدمی کی آواز سنی جو حضرت حفصہ کے گھر میں آنے کی اجازت طلب کر رہا تھا۔ ان کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوئی، یا رسول اللہ! کوئی آدمی آپ کے گھر میں آنے کی اجازت طلب کر رہا ہے۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے خیال میں یہ فلاں شخص ہے جو حفصہ کا رضاعی چچا ہے۔ حضرت عائشہ نے عرض کی اگر فلاں شخص زندہ ہوتا جو میرا رضاعی چچا تھا تو وہ میرے پاس آ سکتا؟ فرمایا۔ ہاں، رضاعت سے بھی وہی رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو ولادت سے حرام ہوتے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ [illegible]

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَزَوَّجُ ابْنَةَ حَمْزَةَ قَالَ إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ وَقَالَ بِشْرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ مِثْلَهُ۔

١٠٢۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ انْكِحْ أُخْتِي بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ فَقَالَ أَوَتُحِبِّينَ ذَلِكِ فَقُلْتُ نَعَمْ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَأَحَبُّ مَنْ شَارَكَنِي فِي خَيْرٍ أُخْتِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ ذَلِكِ لَا يَحِلُّ لِي قُلْتُ فَإِنَّا نُحَدَّثُ أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تَنْكِحَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ لَوْ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حَجْرِي مَا حَلَّتْ لِي إِنَّهَا لَابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَرْضَعَتْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ قَالَ عُرْوَةُ وَثُوَيْبَةُ مَوْلَاةٌ لِأَبِي لَهَبٍ كَانَ أَبُو لَهَبٍ أَعْتَقَهَا فَأَرْضَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا مَاتَ أَبُو لَهَبٍ أُرِيَهُ بَعْضُ أَهْلِهِ بِشَرِّ حِيبَةٍ قَالَ لَهُ مَاذَا لَقِيتَ قَالَ أَبُو لَهَبٍ لَمْ أَلْقَ بَعْدَكُمْ غَيْرَ أَنِّي سُقِيتُ فِي هَذِهِ بِعَتَاقَتِي ثُوَيْبَةَ۔

بَابُ مَنْ قَالَ لَا رَضَاعَ بَعْدَ حَوْلَيْنِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ وَمَا يُحَرِّمُ مِنْ قَلِيلِ الرَّضَاعِ وَكَثِيرِهِ

١٠٣۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا رَجُلٌ فَكَأَنَّهُ

[illegible] سے [illegible] آپ حضرت حمزہ کی صاحبزادی سے نکاح کیوں نہیں کر لیتے؟ آپ نے فرمایا وہ میری رضاعی بھتیجی ہے۔ اور بشر بن عمر نے کہا ہم سے شعبہ نے، قتادہ نے جابر بن زید سے روایت کی ہے۔

حضرت زینب بنت ابی سلمہ [illegible] ام حبیبہ [illegible] بنت ابی سفیان نے بتایا [illegible] یا رسول اللہ! آپ میری بہن سے نکاح کر لیجئے [illegible] فرمایا کیا تم اس بات کو پسند [illegible] میں آپ کے پاس [illegible] اپنی بہن کو اپنے ساتھ شریک کروں [illegible] نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible]

[illegible] ابولہب کی لونڈی تھی۔ جب ابولہب نے اسے آزاد کیا [illegible]

[illegible] دو سال کی عمر کے بعد دودھ پینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوگی۔

[illegible] دو سال [illegible] رضاعت ثابت ہو جاتی ہے۔

مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے [illegible] نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible]

تغیر وجھہ کانہ کرہ ذلک فقالت انہ اخی فقال انظرن من اخوانکن فانما الرضاعۃ من المجاعۃ۔

باب لبن الفحل۔

۹۴- حدثنا عبد اللہ بن یوسف اخبرنا مالک عن ابن شہاب عن عروۃ بن الزبیر عن عائشۃ ان افلح اخا ابی القعیس جاء یستاذن علیھا وھو عمھا من الرضاعۃ بعد ان نزل الحجاب فابیت ان اذن لہ فلما جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخبرتہ بالذی صنعت فامرنی ان اذن لہ۔

باب شہادۃ المرضعۃ۔

۹۵- حدثنا علی بن عبد اللہ حدثنا اسمعیل بن ابراہیم اخبرنا ایوب عن عبد اللہ بن ابی ملیکۃ قال حدثنی عبید بن ابی مریم عن عقبۃ بن الحارث قال وقد سمعتہ من عقبۃ لکنی لحدیث عبید احفظ قال تزوجت امراۃ فجاءتنا امراۃ سوداء فقالت ارضعتکما فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت تزوجت فلانۃ بنت فلان فجاءتنا امراۃ سوداء فقالت لی انی قد ارضعتکما وھی کاذبۃ فاعرض فاتیتہ من قبل وجھہ قلت انھا کاذبۃ قال کیف بھا وقد زعمت انھا قد ارضعتکما دعھا عنک واشار اسمعیل باصبعیہ السبابۃ والوسطی یحکی ایوب۔

باب ما یحل من النساء وما یحرم

وقولہ تعالی حرمت علیکم امھاتکم وبناتکم واخواتکم وعماتکم وخالاتکم وبنات الاخ وبنات الاخت الی اخر الآیتین الی قولہ ان اللہ کان علیما حکیما وقال انس والمحصنت

چہرے کا رنگ بدل گیا گویا یہ بات آپ کو ناگوار گزری۔ عرض گزار ہوئیں کہ یہ میرے رضاعی بھائی ہیں۔ فرمایا دیکھو تمہارے بھائی کون ہیں کیونکہ رضاعت تو اس وقت ثابت ہوتی ہے جب بھوک کی وجہ سے دودھ پیا جائے۔

جس مرد کا دودھ ہو وہ شیر خوار کا رضاعی باپ ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ پردے کا حکم نازل ہونے کے بعد ابو القعیس کے بھائی افلح نے اندر آنے کی اجازت مانگی جو ان کے رضاعی چچا تھے۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ میں نے انہیں اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور جو میں نے کیا تھا وہ آپ کو بتایا تو آپ نے مجھے حکم دیا کہ انہیں اجازت دے دیا کرو۔

دودھ پلانے والی کی شہادت

عقبہ بن حارث سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن ابی ملیکہ نے عبید بن ابی مریم سے اور انہوں نے حضرت عقبہ بن حارث سے بھی سنا۔ عبد اللہ کا بیان ہے کہ میں نے یہ حدیث عقبہ سے خود بھی سنی ہے لیکن مجھے عبید کی حدیث زیادہ یاد ہے کہ حضرت عقبہ نے ایک عورت کے ساتھ نکاح کیا۔ پھر ایک حبشی عورت آ کر کہنے لگی کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ پس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میں نے ایک عورت فلاں بنت فلاں سے نکاح کیا ہے لیکن ایک حبشی عورت ہمارے پاس آ کر کہنے لگی کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے حالانکہ وہ جھوٹ بول رہی ہے۔ حضور نے میری طرف سے منہ پھیر لیا۔ میں پھر سامنے جا کر عرض گزار ہوا کہ وہ غلط بیانی کر رہی ہے۔ فرمایا یہ کیسے ہو سکتا ہے جبکہ وہ یہ بات کہہ رہی ہے کہ اس نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔

حلال اور حرام عورتیں۔

ارشاد ربانی ہے: حرام ہوئیں تم پر تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں ... آیت ۲۳، ۲۴۔ حضرت انس کا قول ہے کہ محصنات سے مراد خاوندوں والی عورتیں بھی حرام ہیں سوائے لونڈیوں کے ...

مِنَ النِّسَآءِ ذَوَاتُ الْأَزْوَاجِ الْحَرَائِرُ حَرَامٌ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ لَا يَرَى بَأْسًا أَنْ يَنْزِعَ الرَّجُلُ جَارِيَتَهُ مِنْ عَبْدِهِ وَقَالَ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتَّى يُؤْمِنَّ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا زَادَ عَلَى أَرْبَعٍ فَهُوَ حَرَامٌ كَأُمِّهِ وَابْنَتِهِ وَأُخْتِهِ وَقَالَ لَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي حَبِيبٌ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَرُمَ مِنَ النَّسَبِ سَبْعٌ وَمِنَ الصِّهْرِ سَبْعٌ ثُمَّ قَرَأَ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ الْآيَةَ وَجَمَعَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ بَيْنَ ابْنَةِ عَلِيٍّ وَامْرَأَةِ عَلِيٍّ وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ لَا بَأْسَ بِهِ وَكَرِهَهُ الْحَسَنُ مَرَّةً ثُمَّ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ وَجَمَعَ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بَيْنَ ابْنَتَيْ عَمٍّ فِي لَيْلَةٍ وَكَرِهَهُ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ لِلْقَطِيعَةِ وَلَيْسَ فِيهِ تَحْرِيمٌ لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَأُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذَلِكُمْ وَقَالَ عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذَا زَنَى بِأُخْتِ امْرَأَتِهِ لَمْ تَحْرُمْ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ وَيُرْوَى عَنْ يَحْيَى الْكِنْدِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَأَبِي جَعْفَرٍ فِيمَنْ يَلْعَبُ بِالصَّبِيِّ إِنْ أَدْخَلَهُ فِيهِ فَلَا يَتَزَوَّجَنَّ أُمَّهُ وَيَحْيَى هَذَا غَيْرُ مَعْرُوفٍ لَمْ يُتَابَعْ عَلَيْهِ وَقَالَ عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذَا زَنَى بِهَا لَمْ تَحْرُمْ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي نَصْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ حَرَّمَهُ وَأَبُو نَصْرٍ هَذَا لَمْ يُعْرَفْ بِسَمَاعِهِ مِنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَيُرْوَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَالْحَسَنِ وَبَعْضِ أَهْلِ الْعِرَاقِ تَحْرُمُ عَلَيْهِ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَا تَحْرُمُ حَتَّى يُلْزِقَ بِالْأَرْضِ يَعْنِي يُجَامِعَ وَجَوَّزَهُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ وَالزُّهْرِيُّ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ قَالَ عَلِيٌّ لَا تَحْرُمُ وَهَذَا مُرْسَلٌ

باب وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ مِنْ

حرام نہیں کہ کوئی شخص اپنی لونڈی کو اس کے غلام خاوند سے چھڑوا کر لے۔ اور فرمایا: مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک ایمان نہ لائیں۔ حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ چار سے زیادہ بیویاں اس طرح حرام ہیں جیسے آدمی کی ماں بیٹی اور بہن۔ حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ سات رشتے نسب سے اور سات سسرال سے حرام ہیں، پھر انہوں نے تلاوت کی حرمت علیکم امہاتکم والی سورۃ النساء کی آیت ۲۳۔ حضرت عبداللہ بن جعفر نے حضرت علی کی بیٹی اور بیوی کو اپنے نکاح میں جمع کیا۔ ابن سیرین کا قول ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔ حسن بصری نے ایک دفعہ اسے مکروہ کہا پھر کہا کہ کوئی حرج نہیں۔ حسن بن حسن بن علی نے ایک رات میں دو چچازاد بہنوں کو جمع کیا۔ جابر بن زید نے قطع رحمی کے باعث مکروہ کہا لیکن یہ حرام نہیں ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

ان کے سوا جو ہیں تم پر حلال ہیں (سورۃ النساء آیت ۲۴)۔ عکرمہ نے حضرت ابن عباس کا قول نقل کیا جب کوئی اپنی سالی سے زنا کرے تو اس کی بیوی اس پر حرام نہیں ہوگی۔ یحییٰ کندی نے شعبی اور ابو جعفر سے روایت کی ہے کہ اگر کوئی شخص کسی لڑکے سے لواطت کرے اور دخول ہو جائے تو اس لڑکے کی ماں سے نکاح نہیں کر سکتا۔ یحییٰ راوی مجہول ہے اور کسی دوسرے نے اس کی متابعت نہیں کی اور عکرمہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کی کہ اگر کسی نے ساس سے زنا کیا تو اس کی بیوی اس پر حرام نہیں ہوگی۔ ابو نصر نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حرام ہو جاتی ہے اور ابو نصر کا حضرت ابن عباس سے سماع ثابت نہیں ہے۔ عمران بن حصین، جابر بن زید، حسن بصری اور بعض اہل عراق سے مروی ہے کہ حرام ہو جاتی ہے اور حضرت ابوہریرہ کا قول ہے کہ حرام نہیں ہوتی جب تک اس کے ساتھ مباشرت نہ کرے۔ سعید بن مسیب، عروہ اور زہری نے اس کو جائز رکھا ہے۔

زہری نے حضرت علی کا قول بیان کیا کہ حرام نہیں ہوگی جبکہ یہ قول مرسل ہے۔

بیوی کی بیٹیاں حرام ہیں۔

كُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
الدُّخُوْلُ وَالْمَسِيْسُ وَاللِّمَاسُ هُوَ الْجِمَاعُ وَمَنْ قَالَ
بَنَاتُ وَلَدِهَا مِنْ بَنَاتِهٖ فِي التَّحْرِيْمِ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُمِّ حَبِيْبَةَ لَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ
وَلَا اَخَوَاتِكُنَّ وَكَذٰلِكَ حَلَائِلُ وَلَدِ الْاَبْنَاءِ هُنَّ حَلَائِلُ الْاَبْنَاءِ
وَهَلْ تُسَمَّى الرَّبِيْبَةَ وَاِنْ لَمْ تَكُنْ فِيْ حَجْرِهٖ وَدَفَعَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبِيْبَةً لَهٗ اِلٰى مَنْ
يَكْفُلُهَا وَسَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ
ابْنَتِهٖ ابْنًا۔

۶۶۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا
هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ
قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ لَكَ فِيْ بِنْتِ اَبِيْ سُفْيَانَ قَالَ
فَاَفْعَلُ مَاذَا قُلْتُ تَنْكِحُ قَالَ اَتُحِبِّيْنَ قُلْتُ لَسْتُ لَكَ
بِمُخْلِيَةٍ وَاَحَبُّ مَنْ شَرِكَنِيْ فِيْكَ اُخْتِيْ قَالَ اِنَّهَا لَا
تَحِلُّ لِيْ قُلْتُ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ تَخْطُبُ قَالَ ابْنَةَ اُمِّ سَلَمَةَ
قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَوْ لَمْ تَكُنْ رَبِيْبَتِيْ مَا حَلَّتْ لِيْ اَرْضَعَتْنِيْ
وَاَبَاهَا ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا اَخَوَاتِكُنَّ
وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ دُرَّةُ بِنْتُ اَبِيْ سَلَمَةَ۔

بَابٌ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ

۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُرْوَةَ ابْنَ الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهٗ
اَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ اَبِيْ سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ
قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْكِحْ اُخْتِيْ بِنْتَ اَبِيْ
سُفْيَانَ قَالَ وَتُحِبِّيْنَ قُلْتُ نَعَمْ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ
وَاَحَبُّ مَنْ شَارَكَنِيْ فِيْ خَيْرٍ اُخْتِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ ذٰلِكَ لَا يَحِلُّ لِيْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ فَوَاللّٰهِ اِنَّا لَنَتَحَدَّثُ اَنَّكَ تُرِيْدُ اَنْ تَنْكِحَ دُرَّةَ
بِنْتَ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ بِنْتَ اُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ

مقصود ہوتی ہے۔ اور ان کی بیٹیاں جو تمہاری گود میں ہیں ان بیویوں کے بطن سے جن سے تم صحبت کر چکے ہو (القرآن سورۃ النساء، آیت ۲۳) اور حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ دخول، مسیس اور لماس سے مراد جماع ہے اور جو کہتا ہے کہ بیوی کی پوتی حرمت میں اپنی بیٹی کی طرح ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام حبیبہ سے فرمایا کہ مجھ پر اپنی بیٹیاں اور بہنیں پیش نہ کرو [illegible] اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک ربیبہ کو پرورش کے لئے دی تھی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نواسے حسن کو اپنا بیٹا کہا تھا۔

۶۶۔ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا آپ کو رغبت ہے، بنت ابی سفیان میں؟ فرمایا کیا کروں؟ عرض کی نکاح کر لیں۔ فرمایا کیا تم پسند کرتی ہو؟ [illegible]

دو سگی بہنوں کو نکاح میں جمع کرنا حرام ہے۔

حضرت زینب بنت ابی سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! میری بہن بنت ابی سفیان سے نکاح کر لیجئے۔ فرمایا۔ کیا تم یہ پسند کرتی ہو؟ عرض کی۔ ہاں، میں آپ کے پاس اکیلی نہیں ہوں اور بھلائی میں شرکت کے لئے مجھے اپنی بہن زیادہ پسند ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ میرے لئے حلال نہیں ہے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! خدا کی قسم، ہم سنتے ہیں کہ آپ درہ بنت ابی سلمہ سے نکاح کرنا چاہتے ہیں! فرمایا ام سلمہ کی بیٹی سے؟ میں نے عرض کی۔ ہاں۔ فرمایا خدا کی قسم اگر وہ میری گود میں نہ ہوتی تب بھی وہ میرے لئے حلال

لَوْ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ فِي حِجْرِي مَا حَلَّتْ لِي إِنَّهَا لَابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَرْضَعَتْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ۔

میں ہے کیونکہ وہ میری رضاعی بھتیجی ہے۔ مجھے اور ابو سلمہ کو ثویبہ نے دودھ پلایا تھا پس مجھ پر اپنی بیٹیوں اور بہنوں کو پیش نہ کیا کرو۔

بَابُ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا۔

بیوی کی بھتیجی یا بھانجی سے نکاح نہ کرے۔

۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ سَمِعَ جَابِرًا قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا أَوْ خَالَتِهَا وَقَالَ دَاوُدُ وَابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ۔

شعبی کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیوی کی بھتیجی اور بھانجی کے ساتھ نکاح کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اسی طرح داؤد اور ابن عون نے شعبی سے، انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ اس کی بھتیجی یا اس کی بھانجی کو جمع نہ کرے۔

۱۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي قَبِيصَةُ بْنُ ذُؤَيْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَالْمَرْأَةُ وَخَالَتُهَا فَنُرَى خَالَةَ أَبِيهَا بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ لِأَنَّ عُرْوَةَ حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حَرِّمُوا مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ۔

قبیصہ بن ذؤیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص اپنی بیوی کے ہوتے ہوئے اس کی بھتیجی سے نکاح کرے یا اس کی بھانجی سے۔ پس ہم (زہری) سمجھتے ہیں کہ اس کے باپ کی خالہ کا بھی یہی حکم ہے کیونکہ عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رضاعت بھی ان رشتوں کو حرام کر دیتی ہے جو نسب کی وجہ سے حرام ہیں۔

بَابُ الشِّغَارِ۔

بدلے کا نکاح۔

۱۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ وَالشِّغَارُ أَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ يُزَوِّجَهُ الْآخَرُ ابْنَتَهُ لَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدلے کے نکاح سے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص اپنی بیٹی کا اس شرط پر نکاح کرے کہ وہ اپنی بیٹی کا اس سے نکاح کرے اور ان دونوں میں مہر نہ رکھا جائے۔

بَابُ هَلْ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَهَبَ نَفْسَهَا لِأَحَدٍ۔

عورت کا اپنی جان شوہر کے سپرد کرنا۔

۱۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَتْ خَوْلَةُ بِنْتُ حَكِيمٍ

عروہ کا بیان ہے کہ خولہ بنت حکیم ان عورتوں میں سے ہیں جنہوں نے اپنی جانیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کی تھیں۔ اس پر

مِنَ اللَّائِي وَهَبْنَ أَنْفُسَهُنَّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَمَا تَسْتَحِي الْمَرْأَةُ أَنْ تَهَبَ نَفْسَهَا لِلرَّجُلِ فَلَمَّا نَزَلَتْ تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا أَرَى رَبَّكَ إِلَّا يُسَارِعُ فِي هَوَاكَ رَوَاهُ أَبُو سَعِيدٍ الْمُؤَدِّبُ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَعَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ۔

بَابُ نِكَاحِ الْمُحْرِمِ۔

١٠٣۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

بَابُ نَهْيِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ أَخِيرًا۔

١٠٤۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ أَنَّهُ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَأَخُوهُ عَبْدُ اللهِ عَنْ أَبِيهِمَا أَنَّ عَلِيًّا قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُتْعَةِ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ زَمَنَ خَيْبَرَ۔

١٠٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ سُئِلَ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ فَرَخَّصَ فَقَالَ لَهُ مَوْلًى لَهُ إِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ فِي الْحَالِ الشَّدِيدِ وَفِي النِّسَاءِ قِلَّةٌ أَوْ نَحْوَهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ۔

١٠٦۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ كُنَّا فِي جَيْشٍ فَأَتَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لَكُمْ أَنْ تَسْتَمْتِعُوا فَاسْتَمْتِعُوا وَقَالَ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ تَوَافَقَا فَعِشْرَةُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ کیا عورت کو اپنا نفس ہبہ کرتے ہوئے شرم محسوس نہیں ہوتی؟ جب آیت تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ نازل ہوئی تو میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! میں تو یہی دیکھتی ہوں کہ آپ کا رب آپ کی مرضی پوری کرنے میں جلدی فرماتا ہے۔ اس کو ابو سعید مؤدب، محمد بن بشر، عبدہ، ہشام، عروہ نے بھی حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کیا اور ایک دوسرے سے کچھ زیادہ بیان کیا۔

احرام کی حالت میں نکاح کرنا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے دن ہی متعہ کرنے، تھوڑی مدت کے لیے نکاح کرنے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرما دیا تھا۔

حضور نے آخر میں نکاح متعہ سے منع فرما دیا تھا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے دن ہی متعہ کرنے، تھوڑی مدت کے لیے نکاح کرنے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرما دیا تھا۔

ابو جمرہ کا بیان ہے کہ میں نے سنا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے کے بارے میں پوچھا گیا، تو انہوں نے اجازت دے دی۔ پس ان کے آزاد کردہ غلام نے کہا کہ یہ اجازت تنگی کے حالات میں تھی جبکہ عورتوں کی قلت رہتی ہے یا ایسی ہی دیگر صورتیں تھیں۔ ابن عباس نے فرمایا۔ ہاں۔

حسن بن محمد نے حضرت جابر بن عبد اللہ اور حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ہم ایک لشکر میں تھے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا۔ مجھے اجازت مل گئی ہے کہ تم متعہ کر سکتے ہو۔ پس تم متعہ کر لیا کرو۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اگر کوئی آدمی اور عورت آپس میں تین دن تک عشرت کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں۔ اگر وہ اس مدت کے

فَمَا بَيْنَهُمَا ثَلَاثُ لَيَالٍ فَإِنْ أَحَبَّا أَنْ يَتَزَايَدَا أَوْ يَتَتَارَكَا تَتَارَكَا فَمَا أَدْرِي أَشَيْءٌ كَانَ لَنَا خَاصَّةً أَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ وَبَيَّنَهُ عَلِيٌّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَنْسُوخٌ۔

بَابُ عَرْضِ الْمَرْأَةِ نَفْسَهَا عَلَى الرَّجُلِ الصَّالِحِ۔

۱۲۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا مَرْحُومٌ قَالَ سَمِعْتُ ثَابِتًا الْبُنَانِيَّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَنَسٍ وَعِنْدَهُ ابْنَةٌ لَهُ قَالَ أَنَسٌ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْرِضُ عَلَيْهِ نَفْسَهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَلَكَ بِي حَاجَةٌ فَقَالَتْ بِنْتُ أَنَسٍ مَا أَقَلَّ حَيَاءَهَا وَاسَوْأَتَاهْ وَاسَوْأَتَاهْ قَالَ هِيَ خَيْرٌ مِنْكِ رَغِبَتْ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَضَتْ عَلَيْهِ نَفْسَهَا۔

۱۲۲ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ أَنَّ امْرَأَةً عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ زَوِّجْنِيهَا فَقَالَ مَا عِنْدَكَ قَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ قَالَ اذْهَبْ فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ وَلَكِنْ هَذَا إِزَارِي وَلَهَا نِصْفُهُ قَالَ سَهْلٌ وَمَا لَهُ رِدَاءٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى إِذَا طَالَ مَجْلِسُهُ قَامَ فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَاهُ أَوْ دُعِيَ لَهُ فَقَالَ لَهُ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ فَقَالَ مَعِي سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا لِسُوَرٍ يُعَدِّدُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْلَكْنَاكَهَا

علیحدگی کی چاہیں تو ایسا بھی کر سکتے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ معلوم نہیں یہ اجازت ہمارے لئے خاص تھی یا عام لوگوں کو بھی اس کی اجازت ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ اس کے منسوخ ہونے کا حضرت علی نے نبی کریم سے مرفوع حدیث بیان کر کے واضح کر دیا۔

عورت کا نیک مرد سے نکاح کی درخواست کرنا

ثابت بنانی کا بیان ہے کہ میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں موجود تھا اور اس وقت ان کی صاحبزادی بھی ان کے پاس تھی۔ حضرت انس نے فرمایا کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنے آپ کو پیش کرتے ہوئے کہنے لگی۔ یا رسول اللہ! کیا آپ کو میری حاجت ہے؟ حضرت انس کی صاحبزادی نے کہا۔ اس کے پاس حیا کی کس قدر کمی ہے، واسوأتاہ، واسوأتاہ۔ حضرت انس نے فرمایا کہ وہ عورت تم سے بہتر ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف راغب ہوئی اور اس لئے خود کو آپ کے سامنے پیش کر دیا۔

ابوحازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنے آپ کو پیش کیا۔ ایک شخص عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیجئے۔ آپ نے فرمایا۔ تمہارے پاس کیا ہے؟ عرض کیا۔ میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے۔ فرمایا کہ جاؤ اور تلاش کرو خواہ لوہے کی انگوٹھی ہی ہو۔ پس وہ گیا اور جب واپس آیا تو عرض گزار ہوا۔ خدا کی قسم! مجھے تو کوئی چیز نہیں ملی اور لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں ہے۔ البتہ یہ تہبند ہے جو آدھا اس کے لئے ہے۔ حضرت سہل فرماتے ہیں کہ اس کے پاس چادر بھی نہیں تھی۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے تہبند کا کیا ہوگا کیونکہ اگر تم اسے استعمال کرو گے تو اس کے اوپر کچھ نہیں رہے گا اور وہ استعمال کرے گی تو تمہارے اوپر کچھ نہیں رہے گا۔ پس وہ آدمی بیٹھ گیا اور کافی دیر تک اسی مجلس میں بیٹھا رہا۔ پھر اٹھ کھڑا ہوا تو جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جاتے دیکھا تو بلوایا یا اسے بلایا گیا۔ جب حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا۔ تمہیں قرآن کتنا آتا ہے؟ اس نے عرض کی۔ مجھے فلاں فلاں سورتیں آتی ہیں جن کو اس نے گنا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ۔

بَابُ عَرْضِ الْإِنْسَانِ ابْنَتَهُ أَوْ أُخْتَهُ عَلَى أَهْلِ الْخَيْرِ۔

١٠٩- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حِينَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ خُنَيْسِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتُوُفِّيَ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَتَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ فَقَالَ سَأَنْظُرُ فِي أَمْرِي فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ لَقِيَنِي فَقَالَ قَدْ بَدَا لِي أَنْ لَا أَتَزَوَّجَ يَوْمِي هَذَا قَالَ عُمَرُ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ زَوَّجْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ فَصَمَتَ أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا وَكُنْتُ أَوْجَدَ عَلَيْهِ مِنِّي عَلَى عُثْمَانَ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْكَحْتُهَا إِيَّاهُ فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَعَلَّكَ وَجَدْتَ عَلَيَّ حِينَ عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَلَمْ أَرْجِعْ إِلَيْكَ شَيْئًا قَالَ عُمَرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ فِيمَا عَرَضْتَ عَلَيَّ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهَا فَلَمْ أَكُنْ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ تَرَكَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِلْتُهَا۔

١١٠- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ قَالَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَدْ تَحَدَّثْنَا أَنَّكَ نَاكِحٌ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

غرض قرآن کریم جو تجھ کو یاد ہے اس کے واسطے تجھے اس کا مالک بنا دیا۔

نیک آدمی سے بیٹی یا بہن کے نکاح کی درخواست کرنا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب حضرت حفصہ بنت عمر بیوہ ہو گئیں یعنی ان کے خاوند حضرت خنیس بن حذافہ سہمی کا مدینہ منورہ میں انتقال ہو گیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھے۔ پس حضرت عمر بن خطاب فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان بن عفان کے پاس گیا اور ان سے حفصہ کے لیے کہا۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں اپنے معاملے پر غور کروں گا۔ میں چند روز انتظار کرتا رہا۔ پھر کچھ روز بعد ان سے ملا تو انہوں نے کہا کہ مجھ پر یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ ابھی نکاح نہ کروں۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ پھر میری ملاقات حضرت ابوبکر صدیق سے ہوئی۔ میں نے ان سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں حفصہ کا آپ کے ساتھ نکاح کر دوں۔ حضرت ابوبکر خاموش رہے اور انہوں نے مجھے کوئی جواب نہ دیا۔ مجھے ان پر زیادہ ملال ہوا بہ نسبت حضرت عثمان کے۔ پھر چند روز ٹھہرا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغام بھیجا۔ پس میں نے ان سے آپ کا نکاح کر دیا۔ پھر میری ملاقات حضرت ابوبکر سے ہوئی تو وہ کہنے لگے شاید آپ کو مجھ پر غصہ آیا ہو جب آپ نے مجھ سے حفصہ کی بات کی اور میں نے آپ کو کوئی جواب نہیں دیا تھا۔ دراصل حقیقت یہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا ذکر فرما چکے تھے اور اس لیے آپ سے ذکر نہیں کیا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راز کو افشا کرنا نہیں چاہتا تھا۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ خیال ترک فرما دیتے تو میں قبول کر لیتا۔

زینب بنت ابوسلمہ کو حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی ہے سنا ہے کہ آپ درہ بنت ابوسلمہ سے نکاح کرنے والے ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا ام سلمہ کے ہوتے ہوئے؟ اگر میں نے ام سلمہ سے نکاح نہ کیا ہوتا تب بھی وہ میرے لیے حلال نہیں

ابْنَةَ أُمِّ سَلَمَةَ لَوْ لَمْ أَنْكِحْ أُمَّ سَلَمَةَ مَا حَلَّتْ لِي إِنَّ أَبَاهَا أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ۔

لیکن اس کا باپ میرا رضاعی بھائی ہے۔

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ جَلَّ ذِكْرُهُ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَنْتُمْ فِي أَنْفُسِكُمْ عَلِمَ اللَّهُ الْآيَةَ إِلَى قَوْلِهِ غَفُورٌ حَلِيمٌ أَكْنَنْتُمْ أَضْمَرْتُمْ وَكُلُّ شَيْءٍ صُنْتَهُ وَأَضْمَرْتَهُ فَهُوَ مَكْنُونٌ۔

۲۱ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيمَا عَرَّضْتُمْ يَقُولُ إِنِّي أُرِيدُ التَّزْوِيجَ وَلَوَدِدْتُ أَنَّهُ تَيَسَّرَ لِي امْرَأَةٌ صَالِحَةٌ وَقَالَ الْقَاسِمُ يَقُولُ إِنَّكِ عَلَيَّ كَرِيمَةٌ وَإِنِّي فِيكِ لَرَاغِبٌ وَإِنَّ اللَّهَ لَسَائِقٌ إِلَيْكِ خَيْرًا أَوْ نَحْوَ هَذَا وَقَالَ عَطَاءٌ يُعَرِّضُ وَلَا يَبُوحُ يَقُولُ إِنَّ لِي حَاجَةً وَأَبْشِرِي وَأَنْتِ بِحَمْدِ اللَّهِ نَافِقَةٌ وَتَقُولُ هِيَ قَدْ أَسْمَعُ مَا تَقُولُ وَلَا تَعِدُ شَيْئًا وَلَا يُوَاعِدُ وَلِيُّهَا بِغَيْرِ عِلْمِهَا وَإِنْ وَاعَدَتْ رَجُلًا فِي عِدَّتِهَا ثُمَّ نَكَحَهَا بَعْدُ لَمْ يُفَرَّقْ بَيْنَهُمَا وَقَالَ الْحَسَنُ لَا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا الزِّنَا وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ تَنْقَضِي الْعِدَّةُ۔

نکاح کا پیغام دینا

مسئلہ بتایا گیا ہے۔ [illegible] عدت میں [illegible] (البقرہ: آیت ۲۳۵) [illegible] چھپا رکھا ہے۔ [illegible] مجاہد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے [illegible] کی تفسیر میں روایت کی ہے کہ [illegible] نکاح کا ارادہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

بَابُ النَّظَرِ إِلَى الْمَرْأَةِ قَبْلَ التَّزْوِيجِ۔

نکاح سے پہلے عورت کو دیکھنا۔

۲۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُكِ فِي الْمَنَامِ يَجِيءُ بِكِ الْمَلَكُ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ فَقَالَ لِي هَذِهِ امْرَأَتُكَ فَكَشَفْتُ عَنْ وَجْهِهَا الثَّوْبَ فَإِذَا هِيَ أَنْتِ فَقُلْتُ إِنْ يَكُنْ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُمْضِهِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہیں خواب میں دیکھا کہ ایک فرشتہ تمہیں ریشمی کپڑے میں [illegible] میرے پاس لایا [illegible] میں نے تمہارے چہرے سے کپڑا ہٹایا تو وہ تم تھیں۔ میں نے کہا اگر یہ خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو ایسا ہی ہو گا۔

ف: [illegible] حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ایک ہی تھیں کہ جن کے بستر پر بھی حضور جلوہ فرما ہوتے تو وحی آجاتی تھی ___ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بعد ازواج مطہرات میں سے صرف یہی تھیں جن کے متعلق حضرت جبریل علیہ السلام بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوئے کہ انہیں میرا سلام کہہ دیجئے۔ جب ان پر تہمت لگائی گئی تو پروردگار عالم نے قرآن مجید میں ان کی پاکدامنی کی گواہی دی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی گود میں سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہوا۔ وہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا حجرہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قیامت تک قیام گاہ بنا اور جس گنبد خضراء پر ہر وقت ستر ہزار فرشتے صبح و شام کے پہلو بچھا کرتے رہتے ہیں اور ہر مسلمان سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدموں میں پہنچنے اور حضور انور کی زیارت کرنے کے لیے تڑپ رہا ہے۔ خدائے ذوالمنن اپنے ان عصیاں شعار بندوں کو بھی اپنے محبوب رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقدس قدموں میں پہنچائے اور صلوٰۃ و سلام عرض کرنے کی سعادت مرحمت فرمائے۔ آمین ___ کیونکہ عاشقان رسول کی جانب سے کانوں میں یہ آواز گونجتی رہتی ہے۔

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبے کا کعبہ دیکھو

۱۳ — حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ جِئْتُ لِأَهَبَ لَكَ نَفْسِي فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعَّدَ النَّظَرَ إِلَيْهَا وَصَوَّبَهُ ثُمَّ طَأْطَأَ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَتِ الْمَرْأَةُ أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ فِيهَا شَيْئًا جَلَسَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَيْ رَسُولَ اللهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيهَا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ اذْهَبْ إِلَى أَهْلِكَ فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا قَالَ انْظُرْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ وَلٰكِنْ هٰذَا إِزَارِي قَالَ سَهْلٌ مَا لَهُ رِدَاءٌ فَلَهَا نِصْفُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى طَالَ مَجْلِسُهُ ثُمَّ قَامَ فَرَآهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! میں اس لیے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں کہ اپنا نفس آپ کے لیے ہبہ کر دوں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف نظر فرمائی، اوپر سے نیچے تک اسے بغور ملاحظہ فرمایا پھر سر مبارک جھکا لیا۔ جب اس عورت نے دیکھا کہ اس کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں فرمایا تو وہ بیٹھ گئی۔ پھر آپ کے اصحاب سے ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! اگر آپ کو اس کی حاجت نہیں ہے تو اس کا میرے ساتھ نکاح کر دیجئے۔ پس آپ نے فرمایا۔ کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ وہ عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! خدا کی قسم! نہیں ہے۔ فرمایا۔ اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ اور دیکھو کوئی چیز ملتی ہے۔ وہ چلا گیا اور جب واپس ہوا تو عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! خدا کی قسم، مجھے تو کوئی چیز نہیں ملی۔ فرمایا کہ دیکھو اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہی کیوں نہ ہو۔ وہ پھر گیا اور واپس آکر عرض کی کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم، لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں ملی، البتہ یہ تہبند ہے۔ حضرت سہل فرماتے ہیں کہ اس کے پاس چادر بھی نہیں تھی۔ چنانچہ اس نے کہا کہ آدھا اس عورت کے لیے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تہبند کا کیا بنے گا؟ اگر تم باندھو گے تو اس کے اوپر کچھ نہیں ہوگا اور اگر وہ استعمال کرے گی تو تمہارے اوپر کچھ نہیں رہے گا۔ پس وہ آدمی

مع سورة كذا وسورة كذا لسور يعددها فقال
أتقرؤهن عن ظهر قلبك قال نعم قال اذهب فقد
ملكتكها بما معك من القرآن۔

باب من قال لا نكاح إلا بولي لقول
الله تعالى فلا تعضلوهن فدخل فيه الثيب و
كذلك البكر وقال ولا تنكحوا المشركين حتى
يؤمنوا وقال وأنكحوا الأيامى منكم۔

١١٤ - حدثنا يحيى بن سليمان حدثنا ابن وهب
عن يونس ح قال وحدثنا أحمد بن صالح حدثنا عنبسة
حدثنا يونس عن ابن شهاب قال أخبرني عروة بن
الزبير أن عائشة زوج النبي صلى الله عليه
وسلم أخبرته أن النكاح في الجاهلية كان على
أربعة أنحاء فنكاح منها نكاح الناس اليوم يخطب
الرجل إلى الرجل وليته أو ابنته فيصدقها ثم
ينكحها ونكاح آخر كان الرجل يقول لامرأته إذا
طهرت من طمثها أرسلي إلى فلان فاستبضعي منه
ويعتزلها زوجها ولا يمسها أبدا حتى يتبين حملها
من ذلك الرجل الذي تستبضع منه فإذا تبين
حملها أصابها زوجها إذا أحب وإنما يفعل ذلك
رغبة في نجابة الولد فكان هذا النكاح نكاح
الاستبضاع ونكاح آخر يجتمع الرهط ما دون العشرة
فيدخلون على المرأة كلهم يصيبها فإذا حملت
ووضعت ومر عليها ليال بعد أن تضع حملها أرسلت
إليهم فلم يستطع رجل منهم أن يمتنع حتى
يجتمعوا عندها تقول لهم قد عرفتم الذي كان من أمركم
وقد ولدت فهو ابنك يا فلان تسمي من أحبت
باسمه فيلحق به ولدها لا يستطيع أن يمتنع به الرجل
ونكاح الرابع يجتمع الناس الكثير فيدخلون على المرأة
لا تمتنع ممن جاءها وهن البغايا كن ينصبن على

[illegible]

ولی کی بغیر اجازت نکاح درست نہیں۔

[illegible]

اَلْبَغَايَا يَنْصِبْنَ عَلَى أَبْوَابِهِنَّ رَايَاتٍ تَكُونُ عَلَمًا فَمَنْ أَرَادَهُنَّ دَخَلَ عَلَيْهِنَّ
فَإِذَا حَمَلَتْ إِحْدَاهُنَّ وَوَضَعَتْ حَمْلَهَا جُمِعُوا لَهَا
وَدَعَوْا لَهُمُ الْقَافَةَ ثُمَّ أَلْحَقُوا وَلَدَهَا بِالَّذِي يَرَوْنَ
فَالْتَاطَ بِهِ وَدُعِيَ ابْنَهُ لَا يَمْتَنِعُ مِنْ ذَلِكَ فَلَمَّا بُعِثَ
مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ هَدَمَ نِكَاحَ الْجَاهِلِيَّةِ
كُلَّهُ إِلَّا نِكَاحَ النَّاسِ الْيَوْمَ.

۱۱۱۵ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ
عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَمَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي
يَتَامَى النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ
تَنْكِحُوهُنَّ قَالَتْ هَذَا فِي الْيَتِيمَةِ الَّتِي تَكُونُ عِنْدَ
الرَّجُلِ لَعَلَّهَا أَنْ تَكُونَ شَرِيكَتَهُ فِي مَالِهِ وَهُوَ أَوْلَى
بِهَا فَيَرْغَبُ أَنْ يَنْكِحَهَا فَيَعْضُلَهَا لِمَالِهَا وَلَا يُنْكِحُهَا غَيْرَهُ
كَرَاهِيَةَ أَنْ يَشْرَكَهُ أَحَدٌ فِي مَالِهَا.

۱۱۱۶ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ
أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ
أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ حِينَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ
عُمَرَ مِنِ ابْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ تُوُفِّيَ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ
عُمَرُ لَقِيتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ
إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ فَقَالَ سَأَنْظُرُ فِي أَمْرِي
فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ لَقِيَنِي فَقَالَ بَدَا لِي أَنْ لَا أَتَزَوَّجَ
يَوْمِي هَذَا قَالَ عُمَرُ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ إِنْ
شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ.

۱۱۱۷ ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي
قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ فَلَا
تَعْضُلُوهُنَّ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّهَا نَزَلَتْ
فِيهِ قَالَ زَوَّجْتُ أُخْتًا لِي مِنْ رَجُلٍ فَطَلَّقَهَا حَتَّى إِذَا
انْقَضَتْ عِدَّتُهَا جَاءَ يَخْطُبُهَا فَقُلْتُ لَهُ زَوَّجْتُكَ
وَفَرَشْتُكَ وَأَكْرَمْتُكَ فَطَلَّقْتَهَا ثُمَّ جِئْتَ تَخْطُبُهَا لَا

جاتا۔ پس جب ان میں سے کسی کا حمل ظاہر ہو جاتا اور وہ اس بچے کو جن دیتی تو ان سب کو اس کے پاس جمع کیا جاتا اور قیافہ شناس کو بلایا جاتا اور وہ بچے کو جس کے مشابہ دیکھتا اس سے ملا دیتا اور یہ اسی کا بیٹا ہے۔ پس وہ اسی کا بیٹا کہلاتا اور وہ اس سے انکار نہیں کر سکتا تھا لیکن جب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حق کے ساتھ مبعوث ہو گئے تو دور جاہلیت کے سارے نکاح ختم ہو گئے اور یہی ایک طریقہ نکاح رہا۔

ہشام بن عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے آیت "اور وہ جو تم پر قرآن میں پڑھا جاتا ہے یتیم لڑکیوں کے بارے میں کہ تم انھیں نہیں دیتے جو ان کا مقرر ہے اور انھیں نکاح میں بھی لانے سے منہ پھیرتے ہو" (سورۃ النساء، آیت ۱۲۷) کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ یہ اس لڑکی کے بارے میں ہے جو ایسے شخص کی پرورش میں ہو جو اس کے مال میں شریک اور سب سے قریبی ولی ہو۔ پھر وہ اس سے نکاح نہ کرے بلکہ بخل کی وجہ سے دوسرے سے بھی نہ ہونے دے کہ مبادا کوئی غیر اس کے مال میں شریک ہو جائے گا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب حضرت حفصہ بنت عمر بیوہ ہو گئیں یعنی ان کے خاوند حضرت خنیس بن حذافہ سہمی کا مدینہ منورہ میں انتقال ہو گیا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے بدری صحابی تھے تو حضرت عمر نے فرمایا کہ میں حضرت عثمان بن عفان سے ملا اور ان سے پیشکش کرتے ہوئے میں نے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو (اپنی بیٹی) حفصہ کا نکاح آپ سے کر دوں؟ انھوں نے جواب دیا کہ میں اپنے معاملے پر غور کروں گا۔ میں نے چند راتیں ان کے جواب کا انتظار کیا اور جب ان سے میری ملاقات ہوئی تو معلوم ہوا کہ ان کا ابھی نکاح کرنے کا ارادہ نہیں ہے۔ پھر میں حضرت ابوبکر سے ملا اور ان سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو حفصہ کا نکاح آپ سے کر دوں؟

امام حسن بصری کا بیان ہے کہ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے بتایا کہ "فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ" والی آیت میرے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ میں نے اپنی بہن کا ایک آدمی سے نکاح کر دیا تھا پھر اسے اس نے طلاق دے دی۔ جب اس کی عدت گزر گئی تو وہ پھر نکاح کا پیغام دینے آیا۔ میں نے اس سے کہا کہ میں نے اسے آپ کی زوجیت میں دیا اور آپ کے گھر بسایا اور آپ کی عزت افزائی کی۔

لَا وَاللّٰهِ لَا تَعُوْدُ إِلَيْكَ أَبَدًا وَكَانَ رَجُلًا لَا بَأْسَ بِهِ وَكَانَتِ الْمَرْأَةُ تُرِيْدُ أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْآيَةَ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ فَقُلْتُ الْآنَ أَفْعَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَزَوَّجَهَا إِيَّاهُ۔

بَابٌ إِذَا كَانَ الْوَلِيُّ هُوَ الْخَاطِبَ وَخَطَبَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ امْرَأَةً هُوَ أَوْلَى النَّاسِ بِهَا فَأَمَرَ رَجُلًا فَزَوَّجَهُ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ لِأُمِّ حَكِيْمٍ بِنْتِ قَارِظٍ أَتَجْعَلِيْنَ أَمْرَكِ إِلَيَّ قَالَتْ نَعَمْ فَقَالَ قَدْ زَوَّجْتُكِ وَقَالَ عَطَاءٌ لِيُشْهِدْ أَنِّيْ قَدْ نَكَحْتُكِ أَوْ لِيَأْمُرْ رَجُلًا مِنْ عَشِيْرَتِهَا وَقَالَ سَهْلٌ قَالَتِ امْرَأَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَبُ لَكَ نَفْسِيْ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيْهَا۔

۱۱۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ فِيْ قَوْلِهِ وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ قَالَتْ هِيَ الْيَتِيْمَةُ تَكُوْنُ فِيْ حَجْرِ الرَّجُلِ قَدْ شَرِكَتْهُ فِيْ مَالِهِ فَيَرْغَبُ عَنْهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا وَيَكْرَهُ أَنْ يُزَوِّجَهَا غَيْرَهُ فَيَدْخُلَ عَلَيْهِ فِيْ مَالِهِ فَيَحْبِسُهَا فَنَهَاهُمُ اللّٰهُ عَنْ ذٰلِكَ۔

۱۱۹ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُوْ حَازِمٍ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوْسًا فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ تَعْرِضُ نَفْسَهَا عَلَيْهِ فَخَفَّضَ فِيْهَا النَّظَرَ وَرَفَعَهُ فَلَمْ يُرِدْهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ زَوِّجْنِيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ أَعِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ مَا عِنْدِيْ مِنْ شَيْءٍ قَالَ وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ قَالَ وَلَا خَاتَمًا وَلٰكِنْ أَشُقُّ بُرْدَتِيْ هٰذِهِ فَأُعْطِيْهَا النِّصْفَ وَآخُذُ النِّصْفَ قَالَ لَا هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ۔

[illegible]

جب ولی خود ہی اس عورت سے نکاح کرنا چاہے

[illegible]

باب ۳۹ إنكاح الرجل ولده الصغار لقوله تعالى واللائي لم يحضن فجعل عدتها ثلاثة أشهر قبل البلوغ۔

۱۲۰ - حدثنا محمد بن يوسف حدثنا سفيان عن هشام عن أبيه عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم تزوجها وهي بنت ست سنين وأدخلت عليه وهي بنت تسع ومكثت عنده تسعا۔

اپنے چھوٹے بچے کا نکاح کر دینا

ارشاد باری ہے: اور وہ عورتیں جن کو ابھی حیض نہیں آیا۔ پس یہ عدت بلوغ سے پہلے مقرر کی گئی ہے۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا تو ان کی عمر چھ سال تھی، جب ان سے خلوت کی گئی تو عمر نو سال تھی اور وہ آپ کے پاس نو سال رہیں۔

ف: یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۱۲۱ اور ۱۳۳ میں بھی موجود ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح چھ سال کی عمر میں ہوا۔ بعض نو سال کی عمر میں خلوت ہوئی اور وصال اقدس اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کے وقت ان کی عمر صرف اٹھارہ سال تھی۔ ان کا وجود فخر دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزات میں سے تھا۔ پاکستان کی حالی قرآنی ثابتے والوں اور ان کی تائید و تصدیق کرنے والے منکرین کو ایسی احادیث کی روشنی میں اپنی عقل اور نظریہ پر تفنن سے دل و دماغ کے ساتھ نظر ثانی کرنا چاہیے۔ واللہ یهدی من یشاء الی صراط مستقیم۔

باب ۴۰ تزويج الأب ابنته من الإمام

وقال عمر خطب النبي صلى الله عليه وسلم إلى حفصة فأنكحته۔

۱۲۱ - حدثنا معلى بن أسد حدثنا وهيب عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم تزوجها وهي بنت ست سنين وبنى بها وهي بنت تسع سنين قال هشام وأنبئت أنها كانت عنده تسع سنين۔

باپ اپنی بیٹی کا اگر امام سے نکاح کرے۔

حضرت عمر فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ کے لیے پیغام دیا تو میں نے اس کا آپ سے نکاح کر دیا۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا تو ان کی عمر چھ سال تھی۔ جب ان کے ساتھ خلوت فرمائی تو عمر نو سال تھی۔ ہشام کا بیان ہے کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ وہ حضور کے پاس نو سال رہی تھیں۔

باب السلطان ولي بقول النبي صلى الله عليه وسلم زوجناكها بما معك من القرآن۔

۱۲۲ - حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن أبي حازم عن سهل بن سعد قال جاءت امرأة إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت إني وهبت من نفسي فقامت طويلا فقال رجل زوجنيها إن لم تكن لك بها حاجة قال هل عندك من شيء تصدقها قال ما عندي إلا إزاري فقال إن أعطيتها إياه جلست لا إزار لك فالتمس شيئا فقال ما أجد

بادشاہ کا ولی ہونا۔ حضور نے فرمایا کہ تمہارے قرآن جاننے کے باعث ہم نے اسے تمہارے نکاح میں دیا۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگی کہ میں نے اپنا نفس آپ کو ہبہ کر دیا۔ پھر وہ کافی دیر کھڑی رہی تو ایک آدمی عرض گزار ہوا: حضور! اگر آپ کو حاجت نہیں تو اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیجئے۔ فرمایا: کیا تمہارے پاس اسے مہر دینے کے لیے کچھ ہے؟ عرض گزار ہوا میرے پاس تو صرف یہی تہبند ہے۔ فرمایا: اگر تم یہ اسے دے دو گے تو تم اس سے محروم ہو بیٹھو گے۔ کوئی اور چیز تلاش کرو۔ عرض کی

كَمَا قَالَ أَنَسٌ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَلَمْ يَجِدْ فَقَالَ أَمَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا لِسُوَرٍ سَمَّاهَا فَقَالَ قَدْ أَنْكَحْنَاكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ۔

بَابٌ لَا يُنْكِحُ الْأَبُ وَغَيْرُهُ الْبِكْرَ وَالثَّيِّبَ إِلَّا بِرِضَاهُمَا۔

۱۲۳۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْأَيِّمُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَكَيْفَ إِذْنُهَا قَالَ أَنْ تَسْكُتَ۔

۱۲۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ طَارِقٍ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى عَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ الْبِكْرَ تَسْتَحِي قَالَ رِضَاهَا صَمْتُهَا۔

بَابٌ إِذَا زَوَّجَ ابْنَتَهُ وَهِيَ كَارِهَةٌ فَنِكَاحُهُ مَرْدُودٌ۔

۱۲۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُجَمِّعٍ ابْنَيْ يَزِيدَ بْنِ جَارِيَةَ عَنْ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِذَامٍ الْأَنْصَارِيَّةِ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذٰلِكَ فَأَتَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ نِكَاحَهَا۔

۱۲۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيدَ وَمُجَمِّعَ بْنَ يَزِيدَ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَجُلًا يُدْعَى خِذَامًا أَنْكَحَ ابْنَةً لَهُ نَحْوَهُ۔

بَابُ تَزْوِيجِ الْيَتِيمَةِ لِقَوْلِهِ وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا

مجھے تو اور کوئی چیز نہیں ملی فرمایا۔ تو خواہ لوہے کی انگوٹھی ہو۔ جب وہ بھی نہ پائی تو فرمایا۔ کیا تمہیں کچھ قرآن بھی آتا ہے؟ عرض گزار ہوا۔ ہاں فلاں فلاں سورتیں آتی ہیں ان کے نام لیے۔ فرمایا جو کچھ تمہیں قرآن آتا ہے اس کے بدلے اس کے ساتھ نکاح کر دیا۔

باپ اور غیر بیوہ کا اس کی رضا مندی سے نکاح کرنا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیوہ کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر نہ کیا جائے اور کنواری کا نکاح بھی اس کی اجازت کے بغیر نہ کیا جائے۔ لوگ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! کنواری کی اجازت کیسے معلوم ہو سکتی ہے؟ فرمایا اگر پوچھنے پر خاموش ہو جائے تو یہی اجازت ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی۔ یا رسول اللہ کنواری (لڑکی تو نکاح کی) اجازت دینے سے شرماتی ہے۔ ارشاد فرمایا اس کا خاموش ہو جانا ہی اجازت دینا ہے۔

بیٹی اگر ناخوش ہو تو نکاح نہیں ہوا۔

ولید بن جاریہ کے دونوں صاحبزادوں یعنی عبدالرحمٰن اور مجمع نے حضرت خنساء بنتِ خذام انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ ان کے والد نے ان کا نکاح کر دیا جبکہ یہ شوہر دیدہ تھیں اور اس نکاح کو ناپسند کرتی تھیں۔ پس یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئیں۔ آپ نے فرمایا کہ وہ نکاح نہیں ہوا۔

عبدالرحمٰن بن یزید اور مجمع بن یزید دونوں کا بیان ہے کہ خذام نامی ایک شخص نے اپنی بیٹی (حضرت خنساء) کا نکاح کر دیا۔ آگے گزشتہ حدیث کے مطابق بیان کیا۔

یتیم لڑکی کا نکاح کرنا۔ ارشادِ ربانی "اگر تمہیں یہ ڈر ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کرو گے" اور جب کوئی کسی سے کہے کہ فلاں عورت

وَإِذَا قَالَ لِلْوَلِيِّ زَوِّجْنِي فُلَانَةَ فَمَكَثَ سَاعَةً أَوْ قَالَ مَا مَعَكَ فَقَالَ مَعِي كَذَا وَكَذَا أَوْ لَبِثَا ثُمَّ قَالَ زَوَّجْتُكَهَا فَهُوَ جَائِزٌ فِيهِ سَهْلٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ قَالَ لَهَا يَا أُمَّتَاهُ وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى إِلَى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا ابْنَ أُخْتِي هَذِهِ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا فَيَرْغَبُ فِي جَمَالِهَا وَمَالِهَا وَيُرِيدُ أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ صَدَاقِهَا فَنُهُوا عَنْ نِكَاحِهِنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ فِي إِكْمَالِ الصَّدَاقِ وَأُمِرُوا بِنِكَاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ عَائِشَةُ اسْتَفْتَى النَّاسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ إِلَى وَتَرْغَبُونَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ فِي هَذِهِ الْآيَةِ أَنَّ الْيَتِيمَةَ إِذَا كَانَتْ ذَاتَ مَالٍ وَجَمَالٍ رَغِبُوا فِي نِكَاحِهَا وَنَسَبِهَا وَالصَّدَاقِ وَإِذَا كَانَتْ مَرْغُوبًا عَنْهَا فِي قِلَّةِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ تَرَكُوهَا وَأَخَذُوا غَيْرَهَا مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ فَكَمَا يَتْرُكُونَهَا حِينَ يَرْغَبُونَ عَنْهَا فَلَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَنْكِحُوهَا إِذَا رَغِبُوا فِيهَا إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهَا وَيُعْطُوهَا حَقَّهَا الْأَوْفَى مِنَ الصَّدَاقِ۔

بَابٌ إِذَا قَالَ الْخَاطِبُ لِلْوَلِيِّ زَوِّجْنِي فُلَانَةَ فَقَالَ قَدْ زَوَّجْتُكَ بِكَذَا وَكَذَا جَازَ النِّكَاحُ وَإِنْ لَمْ يَقُلْ لِلزَّوْجِ أَرَضِيتَ أَوْ قَبِلْتَ

۱۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَضَتْ عَلَيْهِ نَفْسَهَا فَقَالَ مَا لِي الْيَوْمَ فِي النِّسَاءِ مِنْ حَاجَةٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ

کہا کیا ہے تیرے ساتھ؟ رہ گئے تھوڑی دیر خاموش رہے یا یہ کہ تیرے پاس کیا ہے؟ وہ کہے کہ میرے پاس فلاں فلاں چیزیں ہیں یا

دونوں رکے رہے پھر کہا میں نے تیرا نکاح اس سے کر دیا تو جائز ہے۔ حضرت سہل نے اس بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کی ہے۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا۔ اس بارے میں آیت وان خفتم الا تقسطوا فی الیتامی کے بارے میں بتائیے؟ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا۔ اے بھانجے! یہ اس یتیم لڑکی کے بارے میں ہے جو اپنے ولی کے پاس پرورش پا رہی ہو اور وہ اس لڑکی کے حسن و جمال اور مال کے باعث نکاح کرنا چاہے لیکن اسے پورا مہر دینے کا ارادہ نہ رکھے تو ایسی لڑکیوں کے ساتھ نکاح کرنے سے منع فرما دیا۔ ہاں اس صورت میں اجازت ہے کہ انہیں انصاف کے مطابق پورا مہر دیا جائے اور حکم دیا ہے کہ ان کے سوا دوسری عورتوں سے نکاح کر لو۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے و یستفتونک فی النساء والی آیت نازل فرمائی۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا کہ جب یتیم لڑکی مال اور جمال والی ہوتی ہے تو اس کے ساتھ نکاح کرنے اور رشتہ داری جوڑنے اور مہر دینے کی جانب راغب ہو جاتے ہیں اور اگر وہ کم مال اور جمال کی قلت کے باعث پسند نہ ہو تو اسے چھوڑ کر دوسری عورت سے نکاح کر لیتے ہیں۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ جب رغبت نہ ہونے کے باعث اسے چھوڑ دیتے ہیں تو جب اس کی جانب رغبت ہو تب بھی اس کے ساتھ نکاح کرنے کا انہیں حق نہیں جب تک اس کے ساتھ انصاف نہ کریں اور مہر پورا اس کا حق دیں۔

ولی کا خاطب کی اجازت کے بغیر نکاح کرنا۔ پیغام دینے والا ولی سے کہے کہ میرا نکاح کر دیجئے۔ وہ کہے میں نے تمہارا نکاح اتنے مہر کے بدلے کر دیا۔ اگرچہ اس نے اس کی رضامندی اور قبولیت نہ پوچھی ہو۔

حضرت سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور آپ کی خدمت میں خود کو پیش کیا۔ فرمایا۔ مجھے آج کل عورتوں کی ضرورت نہیں ہے۔ پس ایک شخص عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیجئے۔

ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ مَا عِنْدَكَ قَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ قَالَ أَعْطِهَا وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ قَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ قَالَ مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ۔

بَاب ٤٥ لَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَدَعَ

١٢٩ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُولُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَتْرُكَ الْخَاطِبُ قَبْلَهُ أَوْ يَأْذَنَ لَهُ الْخَاطِبُ۔

١٣٠ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَأْثُرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَكُونُوا إِخْوَانًا وَلَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَتْرُكَ۔

بَاب ٤٦ تَفْسِيرِ تَرْكِ الْخِطْبَةِ

١٣١ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حِينَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ قَالَ عُمَرُ لَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ فِيمَا عَرَضْتَ إِلَّا أَنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهَا فَلَمْ أَكُنْ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ تَرَكَهَا لَقَبِلْتُهَا تَابَعَهُ يُونُسُ وَمُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَابْنُ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

فرمایا تمہارے پاس کیا ہے؟ عرض کی، میرے پاس تو کچھ بھی نہیں۔ فرمایا اسے کچھ دو خواہ لوہے کی انگوٹھی ہی کیوں نہ ہو۔ عرض کی میرے پاس کچھ نہیں۔ فرمایا تمہیں قرآن کریم کتنا یاد ہے؟ عرض کی اتنا اتنا۔ فرمایا تو تمہیں جو قرآن یاد ہے اس کے بدلے میں نے تمہارا نکاح اس سے کر دیا۔

(باب) کوئی اپنے بھائی کے پیغام پر پیغام نہ دے یہاں تک کہ وہ نکاح کرے یا چھوڑ دے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص دوسرے کے سودے پر سودا کرے اور کوئی آدمی اپنے بھائی کے پیغام پر نکاح کا پیغام دے یہاں تک کہ پہلا پیغام دینے والا ارادہ ترک کر دے یا اسے پیغام بھیجنے کی اجازت دے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی سب سے بڑی جھوٹی بات ہے اور ایک دوسرے کے معاملات کی کھوج میں نہ لگا کرو اور نہ جاسوسی کیا کرو اور آپس میں ایک دوسرے سے بغض نہ رکھا کرو بلکہ بھائی بھائی بن کر رہو اور کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام پر پیغام نہ دے یہاں تک کہ وہ نکاح کرے یا چھوڑ دے۔

(باب) منگنی چھوڑنا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب حضرت حفصہ بیوہ ہو گئیں تو حضرت عمر نے حضرت ابوبکر سے ملاقات کی اور کہا کہ اگر آپ پسند فرمائیں تو میں حفصہ بنت عمر کا آپ سے نکاح کر دوں۔ اس کے بعد میں کچھ عرصہ تک انتظار کرتا رہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغام بھیج دیا۔ پھر جب حضرت ابوبکر کے ساتھ میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ آپ نے جو پیش کش کی تھی اس کے متعلق کچھ کہنے سے میں اس لئے رکا کہ مجھے معلوم تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ذکر فرمایا تھا اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھید کو ظاہر کرنے والا نہیں تھا اور اگر حضور انہیں چھوڑ دیتے تو میں قبول کر لیتا۔ اس کی متابعت یونس، موسیٰ بن عقبہ اور ابن ابی عتیق نے زہری سے کی۔

باب الخطبة

حدثنا قبيصة حدثنا سفيان عن زيد بن أسلم قال سمعت ابن عمر يقول جاء رجلان من المشرق فخطبا فقال النبي صلى الله عليه وسلم إن من البيان سحرا۔

خطبہ دینا۔

ہم سے قبیصہ نے بیان کیا، ان سے سفیان نے، ان سے زید بن اسلم نے کہا میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ مشرق کی جانب سے دو آدمی آئے اور انہوں نے خطبہ دیا یعنی تقریر کی۔ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض تقریریں جادو اثر ہوتی ہیں۔

باب ضرب الدف في النكاح والوليمة

۱۳۳۔ حدثنا مسدد حدثنا بشر بن المفضل حدثنا خالد بن ذكوان قال قالت الربيع بنت معوذ بن عفراء جاء النبي صلى الله عليه وسلم فدخل حين بني علي فجلس على فراشي كمجلسك مني فجعلت جويريات لنا يضربن بالدف ويندبن من قتل من آبائي يوم بدر إذ قالت إحداهن وفينا نبي يعلم ما في غد فقال دعي هذه وقولي بالذي كنت تقولين۔

نکاح اور ولیمہ میں دف بجانا۔

خالد بن ذکوان نے حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جب میری رخصتی ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور اس طرح میرے بستر پر بیٹھے جیسے تم میرے پاس بیٹھے ہو۔ پس کچھ لڑکیاں دف بجا کر ہمارے بزرگوں کے کارنامے بیان کر رہی تھیں جو جنگ بدر میں جام شہادت نوش فرما گئے تھے۔ جب ان میں سے ایک نے کہا کہ اور ہم میں ایسے نبی ہیں جو کل ہونے والی بات جانتے ہیں۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بات چھوڑ دو اور وہی کہو جو پہلے کہہ رہی تھیں۔

باب قول الله تعالى وآتوا النساء صدقاتهن نحلة وكثرة المهر وأدنى ما يجوز من الصداق وقوله تعالى وآتيتم إحداهن قنطارا فلا تأخذوا منه شيئا وقوله جل ذكره أو تفرضوا لهن فريضة وقال سهل قال النبي صلى الله عليه وسلم ولو خاتما من حديد۔

عورتوں کے مہر خوشی سے ادا کرو۔

مہر زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم کتنا مہر جائز ہے۔ ارشاد ربانی ہے: اور تم ان میں سے کسی کو ڈھیروں مال بھی دے چکے ہو تو اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لو۔ اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: یا ان کے لئے مہر مقرر کر چکے ہو۔ اور اس کے متعلق حضرت سہل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ خواہ لوہے کی انگوٹھی ہی ہو۔

ف: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی رخصتی کے وقت چند لڑکیاں دف بجا کر اپنے ان بزرگوں کے کارنامے بیان کر رہی تھیں جو جنگ بدر میں جام شہادت نوش کر گئے تھے۔ واقعی جیسا حدیث سے ان بدریوں کا کارنامہ نہ بھلایا جا سکے گا قیامت تک فراموش نہیں کیا جا سکتا کیونکہ بدری صحابہ کا عزم، ہمت، جرأت و استقلال اور ایمان کی پختگی ایسی ہے جو مسلمانوں کی ہمت بڑھانے میں ہمیشہ تازیانہ کا کام کرتی رہی ہے۔

یہاں سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ خوشی کے مواقع پر اظہار مسرت کرنا بھی جائز ہے اور ایسے مواقع پر حق جنگوں کا خاص طور پر ذکر کرنا ان کے خون سے گلشن اسلام میں تازہ بہار آتی رہتی تھی اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ اشعار یا جملے کسی صحابی کے تعلیم فرمائے ہوئے ہوں گے۔ جب بچی نے ... کہہ دیا کہ ہم میں ایسے نبی ہیں جو کل کی بات جانتے ہیں ۔۔۔ واقعی حضور کل کی بات جانتے ہیں لیکن آج کل ... مگر وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ۔ اور کل کی تکمیل کے لئے حضور نے خود فرمایا ہے کہ واللہ لا تشعرون في شيء وفيما بيني وبينك ... إنك لا تدري ما أحدثوا بعدك۔ یعنی خدا کی قسم تم کو ... معلوم نہیں ہے ... کے متعلق نہیں ہو سکے

کوئی نہیں، اس کے متعلق بتا دوں گا۔ پھر آپ نے قیامت تک کے بے حساب خبریں دے دیں، گویا آج اور قیامت کے روز تک کا کچھ بھی [illegible] سب کچھ اسی وقت سے ابتدا و بعد پہلے ہی بتا دیا تھا جس سے احادیث مطہرہ کے دفتر بھرے پڑے ہیں۔ وہ اس کل تک کا علم عطا فرمائے گئے تھے اسی لیے آخری نبی ہیں۔

اس کے بعد جو یہ بات سنتے ہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان بچیوں سے فرمایا کہ یہ بات چھوڑ دو اور وہی باتیں کہو جو تم کہہ رہی تھیں ___ اس سے معلوم ہوا کہ شاید اپنے سامنے تعریف پسند نہ فرمائی ___ یا ممکن ہے بچیوں کی زبان سے حقیقت کا نازک بات ہونے کی وجہ سے ممانعت فرمائی ہو ___ یا ہو سکتا ہے کہ اظہار مسرت کرتے ہوئے وقت [illegible] کے ایک جانب سے کہ جو نا مناسب شمار فرمایا ہو ___ علما کا یہ بیان تو بتاتا ہے کہ روکنے کی اصل وجہ کیا ہے لیکن یہ بات بالکل صحیح ہے کہ [illegible] کل کی بات نہیں جانتے کے لیے بچیوں کو [illegible] کہنے سے روک دیا گیا [illegible] تشریف فرما ہیں جو کل کی بات جانتے ہیں۔

بعض لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے [illegible] علم ماکان و مایکون مانے کو شرک و کفر کہتے ہیں [illegible] کہ پانچ چیزوں کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں بتایا [illegible] مفاتیح غیب [illegible] خاص ہیں [illegible] کسی دوسرے کے لیے ان کا اثبات کرنا کفر و شرک ہے ___ ان حضرات کا یہ دعویٰ درست نہیں ہے۔ انصاف پسند حضرات بخاری شریف کی [illegible] حدیث [illegible] کو دیکھیں کہ ماں کے پیٹ میں بچہ جب چار ماہ کا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ مقرر فرماتا ہے جو بچے کے متعلق چار باتیں لکھتا ہے۔

۱۔ اس بچے کو کتنا رزق دیا جائے گا۔
۲۔ کتنی عمر کے بعد اسے موت آئے گی۔
۳۔ وہ اپنی زندگی میں کیسے عمل کرے گا۔
۴۔ وہ شقی ہو گا یا سعید یعنی جہنمی ہو گا یا جنتی۔

علم والے خود سوچیں کہ یہ چاروں باتیں ان پانچ مفاتیح غیب سے تعلق رکھتی ہیں۔ جن کا اللہ تعالیٰ اس فرشتہ کو علم دیتا ہے اور وہ [illegible] یہ چاروں باتیں فرشتوں کو بتائی [illegible] اگر غیب [illegible] علم عطا [illegible] تو یہ بات غلط ثابت ہو گی کیونکہ [illegible] ہر انسان ہونے میں سب کے متعلق یہ چار باتیں اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کو بتاتا [illegible] کے لیے ان کا علم تسلیم [illegible] شریک بنایا جاتا ہو [illegible] ___ بات صرف اتنی ہے کہ بعض لوگوں کو [illegible] رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساری مخلوق سے زیادہ علم [illegible] پسند نہیں آتا۔ وہ فرشتوں کے لیے [illegible] مانتے ہیں [illegible] شرک ٹھہراتے ہیں ___ اس کی حقیقت کی [illegible] وَاللّٰہُ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔

۱۲۲۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ صُہَیْبٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے ایک گٹھلی کے برابر سونے کے بدلے ایک عورت سے

بن عوف تزوج امرأة على وزن نواة فرأى النبي صلى الله عليه وسلم بشاشة العرس فسأله فقال إني تزوجت امرأة على وزن نواة. وعن قتادة عن أنس أن عبد الرحمن بن عوف تزوج امرأة على وزن نواة من ذهب.

باب التزويج على القرآن وبغير صداق

۱۳۵- حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان سمعت أبا حازم يقول سمعت سهل بن سعد الساعدي يقول إني لفي القوم عند رسول الله صلى الله عليه وسلم إذ قامت امرأة فقالت يا رسول الله إنها قد وهبت نفسها لك فر فيها رأيك فلم يجبها شيئا ثم قامت فقالت يا رسول الله إنها قد وهبت نفسها لك فر فيها رأيك فلم يجبها شيئا ثم قامت الثالثة فقالت إنها قد وهبت نفسها لك فر فيها رأيك فقام رجل فقال يا رسول الله أنكحنيها قال هل عندك من شيء قال لا قال اذهب فاطلب ولو خاتما من حديد فذهب فطلب ثم جاء فقال ما وجدت شيئا ولا خاتما من حديد فقال هل معك من القرآن شيء قال معي سورة كذا وسورة كذا قال اذهب فقد أنكحتكها بما معك من القرآن.

باب المهر بالعروض وخاتم من حديد

۱۳۶- حدثنا يحيى حدثنا وكيع عن سفيان عن أبي حازم عن سهل بن سعد أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لرجل تزوج ولو بخاتم من حديد.

باب الشروط في النكاح وقال عمر مقاطع الحقوق عند الشروط وقال المسور

سمعت النبي صلى الله عليه وسلم ذكر صهرا له فأثنى عليه في مصاهرته فأحسن قال حدثني

کیا گیا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر شادی کی نشانیاں دیکھیں تو اس کے متعلق دریافت فرمایا۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ میں نے ایک عورت کے ساتھ گٹھلی برابر سونے پر نکاح کیا ہے۔ قتادہ نے حضرت انس سے روایت کی کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف نے ایک عورت سے سونے کی ڈلی کے بدلے نکاح کیا۔

بغیر مہر قرآن پڑھنے پر نکاح کر دینا

ابو حازم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں لوگوں کے درمیان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا کہ ایک عورت کھڑی ہو کر عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! بیشک اس نے اپنی ذات کو آپ کے لیے ہبہ کر دیا، اب جو آپ کی مرضی۔ آپ نے اسے کوئی جواب نہ دیا۔ پھر وہ دوبارہ کھڑی ہو کر عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! بیشک اس نے اپنا نفس آپ کے لیے ہبہ کر دیا ہے اب آپ کی مرضی۔ تیسری بار کھڑی ہو کر عرض گزار ہوئی کہ اس نے اپنی ذات آپ کے لیے ہبہ کر دی ہے، اب آپ کی مرضی۔ ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیجئے۔ فرمایا۔ کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا۔ جاؤ اور تلاش کرو، خواہ لوہے کی انگوٹھی ہو۔ چنانچہ وہ گیا اور تلاش کرتا رہا۔ پھر جب واپس آیا تو عرض کی کہ نہ کچھ ملا اور نہ لوہے کی انگوٹھی۔ فرمایا۔ کیا تمہیں کچھ قرآن یاد ہے؟ عرض کی میرے پاس فلاں سورت اور فلاں سورت ہے۔ فرمایا جاؤ، جو قرآن تمہیں یاد ہے اس کے بدلے میں نے اس کا نکاح تمہارے ساتھ کر دیا۔

لوہے کی انگوٹھی تک مہر ہو سکتی ہے

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے فرمایا۔ نکاح کرو خواہ (مہر کے لیے) ایک لوہے کی انگوٹھی ہی ہو۔

نکاح کی شرطیں

حضرت عمر نے فرمایا کہ حقوق کا دار و مدار شرطیں پوری کرنے پر ہے۔ حضرت مسور کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے اپنے ایک داماد کا ذکر کیا اور سسرال کے ساتھ اچھا سلوک کرنے پر

فَصَدَقَنِي وَوَعَدَنِي فَوَفَى لِي۔

۱۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحَقُّ مَا أَوْفَيْتُمْ مِنَ الشُّرُوطِ أَنْ تُوفُوا بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ۔

بَابُ الشُّرُوطِ الَّتِي لَا تَحِلُّ فِي النِّكَاحِ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ لَا تَشْتَرِطِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا۔

۱۳۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ زَكَرِيَّاءَ هُوَ ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تَسْأَلُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا فَإِنَّمَا لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا۔

بَابُ الصُّفْرَةِ لِلْمُتَزَوِّجِ وَرَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ فَسَأَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ كَمْ سُقْتَ إِلَيْهَا قَالَ زِنَةَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

بَابٌ

۱۴۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَوْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَيْنَبَ فَأَوْسَعَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا فَخَرَجَ كَمَا يَصْنَعُ إِذَا تَزَوَّجَ فَأَتَى حُجَرَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ يَدْعُو وَيَدْعُونَ لَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ فَرَأَى رَجُلَيْنِ فَرَجَعَ لَا أَدْرِي آخْبَرْتُهُ أَوْ أُخْبِرَ بِخُرُوجِهِمَا۔

فرمایا اس نے جو کچھ بات کی سچ کر دکھایا جو مجھ سے وعدہ کیا وہ وفا کیا۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان شرطوں کا پورا کرنا سب سے زیادہ ضروری ہے جن کے واسطے تمہارے لیے شرمگاہیں حلال ہوتی ہیں۔

جن شرطوں کا نکاح میں لگانا درست نہیں۔

حضرت ابن مسعود نے فرمایا کہ عورت اپنی بہن کی طلاق کی شرط نہ لگائے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی عورت کے لیے اپنی مسلمان بہن کی طلاق کا مطالبہ کرنا جائز نہیں ہے تاکہ اس کا حصہ بھی اسی کو مل جائے حالانکہ اس کو وہی ملے گا جو اس کی قسمت میں ہے۔

دولہے کا زرد رنگ استعمال کرنا

حضرت عبدالرحمن بن عوف نے نبی کریم سے روایت کیا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت عبدالرحمن بن عوف حاضر ہوئے اور ان کے اوپر زرد نشانات تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کر لیا ہے۔ دریافت فرمایا کہ مہر کیا دیا ہے عرض کی ایک گٹھلی کے برابر سونا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولیمہ کرو خواہ ایک بکری ہی میسر آئے۔

دعوت ولیمہ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب کا ولیمہ کیا اور مسلمانوں کو خوب کھلایا پس آپ حسب معمول باہر نکلے اور امہات المومنین کے حجروں پر باری باری تشریف لے گئے۔ آپ نے انہیں دعا دی اور انہوں نے آپ کو دعا دی۔ جب آپ واپس تشریف لائے تو دو آدمی بیٹھے دیکھے۔ پس آپ واپس ہو گئے۔ مجھے یاد نہیں کہ میں نے بتایا یا آپ کو بتایا گیا۔

باب كيف يدعى للمتزوج

١٢١ - حدثنا سليمان بن حرب حدثنا حماد هو ابن زيد عن ثابت عن أنس أن النبي صلى الله عليه وسلم رأى على عبد الرحمن بن عوف أثر صفرة قال ما هذا قال إني تزوجت امرأة على وزن نواة من ذهب قال بارك الله لك أولم ولو بشاة۔

باب الدعاء للنساء اللاتي يهدين العروس وللعروس

١٢٢ - حدثنا فروة حدثنا علي بن مسهر عن هشام عن أبيه عن عائشة تزوجني النبي صلى الله عليه وسلم فأتتني أمي فأدخلتني الدار فإذا نسوة من الأنصار في البيت فقلن على الخير والبركة وعلى خير طائر۔

باب من أحب البناء قبل الغزو

١٢٣ - حدثنا محمد بن العلاء حدثنا ابن المبارك عن معمر عن همام عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال غزا نبي من الأنبياء فقال لقومه لا يتبعني رجل ملك بضع امرأة وهو يريد أن يبني بها ولم يبن بها۔

باب من بنى بامرأة وهي بنت تسع سنين

١٢٤ - حدثنا قبيصة بن عقبة حدثنا سفيان عن هشام بن عروة عن عروة تزوج النبي صلى الله عليه وسلم عائشة وهي ابنة ست وبنى بها وهي ابنة تسع ومكثت عنده تسعا۔

باب البناء في السفر

١٢٥ - حدثنا محمد بن سلام أخبرنا إسماعيل بن جعفر عن حميد عن أنس قال أقام النبي صلى الله

دولہا کو دعا دینا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف پر زردی کے نشانات دیکھ کر فرمایا۔ یہ کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ میں نے ایک عورت کے ساتھ گٹھلی کے برابر سونے کے بدلے نکاح کر لیا ہے۔ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے، ولیمہ بھی کرو، خواہ ایک بکری ہی میسر آئے۔

دلہن بنانے والی عورتوں کا دلہن کو دعائیں دینا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے شرف زوجیت بخشا تو میری والدہ ماجدہ مجھے آپ کے دولت خانے میں لے گئیں۔ اس وقت کاشانۂ اقدس کے اندر انصار کی عورتیں موجود تھیں۔ انہوں نے کہا۔ خیر و برکت ہو اور اللہ اچھا نصیب کرے۔

جہاد سے پہلے دولہا دلہن کی خلوت۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کے نبیوں میں سے ایک نبی نے جہاد کیا، پھر اپنی قوم سے فرمایا۔ میرے ساتھ وہ شخص جہاد میں شریک نہ ہو جس نے ابھی نئی شادی کی ہو اور اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرنا چاہتا ہو لیکن ابھی صحبت نہ کی ہو۔

نو سالہ بیوی کے ساتھ خلوت کرنا۔

عروہ کا بیان ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کیا تو وہ چھ سال کی تھیں، جب ان کے ساتھ خلوت فرمائی تو وہ نو سال کی تھیں اور وہ نو سال آپ کی خدمت میں رہیں۔

سفر میں دلہن سے خلوت کرنا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر اور مدینہ منورہ کے درمیان راہ میں تین روز قیام

عليه وسلم بين خيبر والمدينة ثلاثا يبنى عليه بصفية بنت حيي فدعوت المسلمين إلى وليمته فما كان فيها من خبز ولا لحم أمر بالأنطاع فألقى فيها من التمر والأقط والسمن فكانت وليمته فقال المسلمون إحدى أمهات المؤمنين أو مما ملكت يمينه فقالوا إن حجبها فهي من أمهات المؤمنين وإن لم يحجبها فهي مما ملكت يمينه فلما ارتحل وطى لها خلفه ومد الحجاب بينها وبين الناس۔

باب البناء بالنهار بغير مركب ولا نيران۔

١٢٦ - حدثني فروة بن أبي المغراء حدثنا علي بن مسهر عن هشام عن أبيه عن عائشة قالت تزوجني النبي صلى الله عليه وسلم فأتتني أمي فأدخلتني الدار فلم يرعني إلا رسول الله صلى الله عليه وسلم ضحى۔

باب الأنماط ونحوها للنساء۔

١٢٧ - حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا سفيان حدثنا محمد بن المنكدر عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هل اتخذتم أنماطا قلت يا رسول الله وأنى لنا أنماط قال إنها ستكون۔

باب النسوة اللاتي يهدين المرأة إلى زوجها۔

١٢٨ - حدثنا الفضل بن يعقوب حدثنا محمد بن سابق حدثنا إسرائيل عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة أنها زفت امرأة إلى رجل من الأنصار فقال نبي الله صلى الله عليه وسلم يا عائشة ما كان معكم لهو فإن الأنصار

(بنا فرمایا) آپ نے حضرت صفیہ بنت حیی کے ساتھ خلوت (زفاف) پھر میں نے مسلمانوں کو دعوت ولیمہ دی۔ اس میں روٹی اور گوشت کا نام نہ تھا بلکہ آپ نے دسترخوان بچھانے کا حکم دیا اور ان پر کھجوریں، پنیر اور گھی رکھا گیا۔ یہی ان کا ولیمہ تھا۔ مسلمان آپس میں کہنے لگے کہ معلوم نہیں ان کا شمار امہات المومنین میں کیا ہے یا کنیزوں میں؟ بعض حضرات کہنے لگے کہ اگر پردہ کیا گیا تو امہات المومنین سے ہیں اور اگر پردہ نہ کیا گیا تو کنیزوں سے ہیں۔ جب وہاں سے کوچ کرنے لگے آنحضور نے اپنے پیچھے ان کی جگہ بنائی پھر ان کے اور لوگوں کے درمیان پردہ تان دیا۔

دلہن کو سواری اور روشنی کے بغیر لے جانا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی زوجیت کا شرف بخشا تو میری والدہ محترمہ مجھے آپ کے کاشانہ اقدس میں داخل کر گئیں۔ پس مجھے کسی نے خوفزدہ نہ کیا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کے وقت تشریف لائے۔

عورتوں کے لیے قالین وغیرہ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم نے قالین تیار کیے ہیں؟ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! ہمیں قالین کہاں میسر ہیں۔ فرمایا۔ عنقریب تمہارے پاس ہوں گے۔

دلہن کو دولہا کے گھر پہنچانے والی عورتیں۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ایک عورت کا نکاح کسی انصاری مرد کے ساتھ کر دیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عائشہ! تمہارے پاس تو گانے بجانے کے لیے کوئی چیز نہیں حالانکہ انصار اس کو پسند

يَمَسُّهُمَا الْخَلُوقُ۔

بَابُ الْهَدِيَّةِ لِلْعَرُوسِ

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ وَاسْمُهُ الْجَعْدُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَرَّ بِنَا فِي مَسْجِدِ بَنِي رِفَاعَةَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَّ بِجَنَبَاتِ أُمِّ سُلَيْمٍ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَلَّمَ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوسًا بِزَيْنَبَ فَقَالَتْ لِي أُمُّ سُلَيْمٍ لَوْ أَهْدَيْنَا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً فَقُلْتُ لَهَا افْعَلِي فَعَمَدَتْ إِلَى تَمْرٍ وَسَمْنٍ وَأَقِطٍ فَاتَّخَذَتْ حَيْسَةً فِي بُرْمَةٍ فَأَرْسَلَتْ بِهَا مَعِي إِلَيْهِ فَانْطَلَقْتُ بِهَا إِلَيْهِ فَقَالَ لِي ضَعْهَا ثُمَّ أَمَرَنِي فَقَالَ ادْعُ لِي رِجَالًا سَمَّاهُمْ وَادْعُ لِي مَنْ لَقِيتَ قَالَ فَفَعَلْتُ الَّذِي أَمَرَنِي فَرَجَعْتُ فَإِذَا الْبَيْتُ غَاصٌّ بِأَهْلِهِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى تِلْكَ الْحَيْسَةِ وَتَكَلَّمَ بِهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ جَعَلَ يَدْعُو عَشَرَةً عَشَرَةً يَأْكُلُونَ مِنْهُ وَيَقُولُ لَهُمْ اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَلْيَأْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيهِ قَالَ حَتَّى تَصَدَّعُوا كُلُّهُمْ عَنْهَا فَخَرَجَ مِنْهُمْ مَنْ خَرَجَ وَبَقِيَ نَفَرٌ يَتَحَدَّثُونَ قَالَ وَجَعَلْتُ أَغْتَمُّ ثُمَّ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ الْحُجُرَاتِ وَخَرَجْتُ فِي إِثْرِهِ فَقُلْتُ إِنَّهُمْ قَدْ ذَهَبُوا فَرَجَعَ فَدَخَلَ الْبَيْتَ وَأَرْخَى السِّتْرَ وَإِنِّي لَفِي الْحُجْرَةِ وَهُوَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ وَلَكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ قَالَ أَبُو عُثْمَانَ قَالَ أَنَسٌ إِنَّهُ خَدَمَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۴۳

کرتے ہیں۔

دلہن کو تحفہ دینا۔

ابو عثمان کا بیان ہے کہ جب وہ ہمارے پاس سے گزرتے ہوئے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنو رفاعہ کی مسجد میں آئے تو میں نے انہیں فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر جب حضرت ام سلیم کے پاس سے ہوتا تو آپ انہیں سلام کرتے۔ پھر فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت زینب سے نکاح کیا (دولہا تھے) تو حضرت ام سلیم نے مجھ سے فرمایا کہ کاش ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کوئی تحفہ بھیجیں۔ میں نے عرض کی کہ ایسا ہی کیجئے۔ پس انہوں نے کھجوریں، گھی اور پنیر لے کر ہنڈیا میں ڈال کر حلوہ تیار کیا اور میرے ہاتھ آپ کی خدمت میں بھیج دیا۔ میں اسے لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو فرمایا کہ اسے رکھ دو۔ پھر حکم دیا کہ فلاں فلاں آدمیوں کو جن کے نام بھی لیے بلا لاؤ اور جو تمہیں ملے۔ پس میں نے حکم کی تعمیل کی۔ جب لوٹ کر آیا تو دیکھا کہ گھر لوگوں سے بھرا ہوا ہے۔ میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اس حلوے پر رکھا اور جو اللہ نے چاہا اس کے متعلق کلام فرمایا۔ پھر دس دس آدمیوں کو بلانے لگے جو اس میں سے کھاتے جاتے۔ آپ فرماتے کہ اللہ کا نام لے کر کھاؤ اور ہر شخص اپنے سامنے سے کھائے۔ یہاں تک کہ سب کھا کر چلے گئے۔

چنانچہ جو چلے گئے سو چلے گئے اور چند آدمی بیٹھے باتیں کرتے رہے۔ ان کا بیان ہے کہ یہ بات مجھے ناگوار گزری۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات کے حجروں کی جانب تشریف لے گئے اور میں آپ کے پیچھے پیچھے نکلا۔ پھر میں نے عرض کی کہ وہ چلے گئے ہیں تو آپ کاشانۂ اقدس میں واپس تشریف لے آئے اور پردہ لٹکا دیا۔ میں حجرے میں ہی تھا کہ آپ یہ آیت پڑھ رہے تھے: اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں حاضر نہ ہوا کرو جب تک اذن نہ پاؤ مثلاً کھانے کے لیے بلائے جاؤ نہ یوں کہ خود اس کے پکنے کی راہ تکو۔ ہاں جب بلائے جاؤ تو حاضر ہو اور جب کھا چکو تو متفرق ہو جاؤ نہ یہ کہ بیٹھے باتوں میں دل بہلاؤ، بے شک اس میں نبی کو ایذا ہوتی ہے تو وہ تمہارا لحاظ فرماتے ہیں

مُقْتَرِنِيْنَ۔

بَابٌ اِسْتِعَارَةِ الثِّيَابِ لِلْعَرُوْسِ وَغَيْرِهَا

۱۳۹ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ اَسْمَاءَ قِلَادَةً فَهَلَكَتْ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِهٖ فِيْ طَلَبِهَا فَاَدْرَكَتْهُمُ الصَّلٰوةُ فَصَلَّوْا بِغَيْرِ وُضُوْءٍ فَلَمَّا اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكَوْا ذٰلِكَ اِلَيْهِ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ التَّيَمُّمِ فَقَالَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ جَزَاكِ اللّٰهُ خَيْرًا فَوَاللّٰهِ مَا نَزَلَ بِكِ اَمْرٌ قَطُّ اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ لَكِ مِنْهُ مَخْرَجًا وَّجَعَلَ لِلْمُسْلِمِيْنَ فِيْهِ بَرَكَةً۔

—————

دولہا کی خواہش سے نہیں فرمایا۔ سورہ احزاب آیت ۵۰ (ابن حجر)

دلہن کے لیے کپڑے اور زیور مستعار لینا

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت اسماء سے ہار مستعار لیا۔ جب وہ گم ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو تلاش میں روانہ کیا۔ جب انہیں وہاں نماز کا وقت ہو گیا تو انہوں نے بغیر وضو کے نماز پڑھ لی۔ جب وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو انہوں نے اس کی آپ سے شکایت کی۔ پس تیمم کی آیت نازل ہو گئی۔ اس پر حضرت اسید بن حضیر کہنے لگے۔ اللہ تعالیٰ آپ (حضرت عائشہ) کو جزائے خیر دے کیونکہ خدا کی قسم آپ کو جب کوئی مشکل پیش آئی تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے آسانی فرما کر اور مسلمانوں کے لیے باعث برکت بنا دیا۔

اسے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کا دس سال شرف حاصل کیا ہے۔

ف: لشکر اسلام نے جنگل میں ایسی جگہ پر پڑاؤ کیا جہاں پانی نہیں ہے۔ ساتھ کا وقت ہے مسلمانوں کے پاس پانی ختم ہو چکا ہے، ایسے میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا وہ ہار گم ہو جاتا ہے جو انہوں نے اپنی بہن حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مستعار لیا ہوا تھا۔ اس کو تلاش کرنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جن آدمیوں کو بھیجا تھا ان کا اور لشکر اسلام کا بھی اسی جگہ پر ٹھہرنا پڑا۔ آخر کار نماز کا وقت ہو جاتا ہے اور پانی صحابہ کرام کے پاس ختم ہو چکا ہے اور کہیں سے دستیاب بھی نہیں ہے۔ اس مجبوری کے وقت میں آیت تیمم کا نزول ہوتا ہے۔

بعض لوگ کہ اس واقعہ سے یہ عجیب بات ہوتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علم رکھتے تو اس ہار کا پتہ بھی دے دیا۔ لہٰذا آپ غیب نہیں جانتے تھے ——— ممکن ہے ایسی باتیں کر کے وہ لوگ خوشیاں مناتے ہوں کہ اسلام کی بڑی خدمت کر رہے ہیں اور اللہ کے محبوب کے علم شریف کو بند کر رہے ہیں لیکن بات یہ نہیں ہے۔ یہ حضرات حاسد اور نافہم ہیں جو اپنی جانوں پر ظلم کر رہے ہیں کیونکہ یہ کام کی حد سے اور حقیقت میں بھی شان رسالت کے خلاف کام کرنا ہے اور اس کا نتیجہ ہلاکت کا باعث ہوگا۔ ایسا آدمی بظاہر کتنے ہی اچھے مقام پر فائز ہونے کا دعویٰ کرتا ہے لیکن وہ ایمان کی دولت سے محروم ہو جاتا ہے۔

اس واقعے میں پردہ رکھا گیا کہ تاکہ لشکر اسلام جب بے آب جنگل میں ٹھہرا رہے نماز کا وقت آ جائے، پانی نہ ملے تو فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً کا منظر قائم ہو جائے تو ایسی صورت حال میں آیت تیمم کا نزول ہو۔ ان ساری صورت حال کے پیش آنے میں اگر شک کی گنجائش نہیں تھی ——— کہ اگر ہار رسول مانگ کر لشکر اسلام چل پڑتا اور آیت ...

تیمم کا نزول موقع کے مطابق ہو رہا۔ لہٰذا [illegible] حضور سے ہی بتایا تاکہ سارا کام مرضی کے مطابق ہو جائے اور آیت تیمم کے نزول سے مطابقت رکھنے والی حالت برقرار رہے ۔۔۔ پہلے یہ بات ہی واضح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس ہار کا علم تھا یا نہیں تھا ۔۔۔ بات صرف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ یہی صورت حال کو برقرار رکھنا چاہتا تھا تاکہ صورت حال آیت تیمم کے نزول سے مطابقت رکھے اور ہار کا گم ہونا اس کے لیے [illegible] بنایا ہوا تھا۔

اس ہار کا [illegible] علم مصطفیٰ کے خلاف ہتھیار بنا لیا جاتا ہے لیکن صحابہ کرام کا یہ منظر تو ملاحظہ ہو کہ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسے معاملات کو آل ابو بکر کے احسانات میں شمار کرتے ہیں ۔۔۔ اگر ان حضرات کو حضور کا نہ بتانا یا بعض صحابہ کرام کو [illegible] کے ایک حصہ کے عدم علم کی دلیل نظر آتا ہے تو [illegible] بے حساب باتیں نہیں بتائیں اور ہر آدمی کے کندھوں پر بیٹھے ہوئے فرشتے کراماً کاتبین بٹھائے ہوئے ہیں [illegible] عدم علم پر محمول کر سکتے ہیں۔ [illegible] ایسے واقعات کو وہ اس نبی کے عدم علم پر محمول نہ کیا کریں جس کا کلمہ پڑھ کر مسلمان کہلاتے ہیں [illegible] فرمایا [illegible] علم و اختیار [illegible] بھی ہوتا ہے کہ کوئی معترض اس کی حقیقت نہ جان سکتا ہے۔ [illegible] صحابہ کرام کا [illegible] تھا۔

باب مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ.

خاوند اپنی بیوی کے پاس آ کر کیا پڑھے۔

١٥٠ - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ يَقُولُ حِينَ يَأْتِي أَهْلَهُ بِاسْمِ اللهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنِي الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا ثُمَّ قُدِّرَ بَيْنَهُمَا فِي ذٰلِكَ أَوْ قُضِيَ وَلَدٌ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے جب کوئی اپنی بیوی کے پاس جائے تو اس وقت اللہ کا نام لے کر یوں کہے: اے اللہ! مجھے شیطان سے دور رکھ اور اسے بھی شیطان سے دور رکھنا جو تو ہمیں عطا فرمائے۔ پھر اگر ان کے مقدر میں ہے اور ان کو کوئی اولاد دی گئی تو شیطان کبھی اسے ضرر نہیں پہنچا سکے گا۔

باب الْوَلِيمَةُ حَقٌّ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ.

ولیمہ کرنا اچھی بات ہے۔

حضرت عبد الرحمن بن عوف کا بیان ہے کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولیمہ کرو خواہ ایک بکری سے۔

١٥١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ ابْنَ عَشْرِ سِنِينَ مَقْدَمَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَكَانَ أُمَّهَاتِي يُوَاظِبْنَنِي عَلَى خِدْمَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَدَمْتُهُ عَشْرَ سِنِينَ وَتُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنُ عِشْرِينَ سَنَةً فَكُنْتُ أَعْلَمَ النَّاسِ بِشَأْنِ الْحِجَابِ حِينَ أُنْزِلَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کو تشریف لائے تو میں دس سال کا تھا۔ میری والدہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرنے کی تلقین کرتیں۔ چنانچہ میں نے دس سال آپ کی خدمت کا شرف حاصل کیا اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو میری عمر بیس سال تھی اور پردے کے بارے میں سب لوگوں سے مجھے اس کا علم زیادہ ہے۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب بنت جحش سے خلوت فرمائی چنانچہ جب اس کی صبح

وكان أول ما أنزل في مبتنى رسول الله صلى الله عليه وسلم بزينب ابنة جحش أصبح النبي صلى الله عليه وسلم بها عروسا فدعا القوم فأصابوا من الطعام ثم خرجوا وبقي رهط منهم عند النبي صلى الله عليه وسلم فأطالوا المكث فقام النبي صلى الله عليه وسلم فخرج وخرجت معه لكي يخرجوا فمشى النبي صلى الله عليه وسلم ومشيت معه حتى جاء عتبة حجرة عائشة ثم ظن أنهم خرجوا فرجع ورجعت معه حتى إذا دخل على زينب فإذا هم جلوس لم يقوموا فرجع النبي صلى الله عليه وسلم ورجعت معه حتى إذا بلغ عتبة حجرة عائشة وظن أنهم قد خرجوا فرجع ورجعت معه فإذا هم قد خرجوا فضرب النبي صلى الله عليه وسلم بيني وبينه بالستر وأنزل الحجاب.

پہلی بار اس وقت نازل ہوا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب بنت جحش سے زفاف کیا۔ صبح کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے دولہا تھے۔ پس آپ نے لوگوں کو دعوت دی تو انہوں نے کھانا کھایا پھر چلے گئے اور چند آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے رہے اور انہوں نے دیر لگائی۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر باہر تشریف لے گئے اور میں بھی آپ کے ساتھ چلا تاکہ وہ بھی چلے جائیں۔ جب حضرت عائشہ صدیقہ کے حجرے کی چوکھٹ تک پہنچے تو آپ نے خیال فرمایا کہ وہ چلے گئے ہوں گے۔ چنانچہ آپ واپس لوٹے اور میں بھی آپ کے ساتھ لوٹا۔ جب حضرت زینب کے پاس گئے تو دیکھا وہ بیٹھے ہوئے ہیں اور ابھی تک نہیں اٹھے۔ پس آپ پھر لوٹ گئے اور میں بھی ساتھ لوٹ گیا یہاں تک کہ جب حضرت عائشہ صدیقہ کے حجرے کی چوکھٹ پر پہنچے تو آپ نے خیال فرمایا کہ وہ چلے گئے ہوں گے۔ چنانچہ آپ واپس لوٹے اور میں بھی آپ کے ساتھ واپس آیا۔ دیکھا تو وہ چلے گئے تھے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال لیا اور اسی وقت پردے کا حکم نازل ہوا۔

باب الوليمة ولو بشاة۔

۱۵۲۔ حدثنا علي حدثنا سفيان قال حدثني حميد أنه سمع أنسا قال سأل النبي صلى الله عليه وسلم عبد الرحمن بن عوف وتزوج امرأة من الأنصار كم أصدقتها قال وزن نواة من ذهب۔

۱۵۳۔ وعن حميد سمعت أنسا قال لما قدموا المدينة نزل المهاجرون على الأنصار فنزل عبد الرحمن بن عوف على سعد بن الربيع فقال أقاسمك مالي وأنزل لك عن إحدى امرأتي قال بارك الله لك في أهلك ومالك فخرج إلى السوق فباع واشترى فأصاب شيئا من أقط وسمن فتزوج فقال النبي صلى الله عليه وسلم أولم ولو بشاة۔

۱۵۴۔ حدثنا سليمان بن حرب حدثنا حماد عن ثابت عن أنس قال ما أولم النبي صلى الله عليه وسلم على شيء من نسائه ما أولم على زينب أولم بشاة۔

۱۵۵۔ حدثنا مسدد عن عبد الوارث عن شعيب

ولیمہ کرنا چاہیے خواہ ایک بکری کا ہی ہو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبد الرحمن بن عوف سے پوچھا، جبکہ انہوں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا تھا کہ تم نے کتنا مہر دیا ہے؟ عرض کی کہ ایک گٹھلی کے وزن برابر سونا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب مہاجرین مدینہ منورہ میں آئے تو انصار کے ہاں ٹھہرے۔ تو حضرت عبد الرحمن بن عوف نے حضرت سعد بن ربیع کے پاس قیام کیا۔ انہوں نے کہا کہ میں آپ کو اپنا مال تقسیم کر دیتا ہوں اور آپ کے لیے اپنی ایک بیوی سے جدا ہو جاتا ہوں۔ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اہل و مال میں برکت دے۔ پھر وہ بازار چلے گئے اور خرید و فروخت کی جس سے کچھ پنیر اور گھی حاصل ہوا۔ پھر انہوں نے نکاح کر لیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولیمہ کرو خواہ ایک بکری کا ہی ہو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ولیمہ اپنی کسی بیوی کا نہیں کیا جیسا حضرت زینب کا کیا، یعنی آپ نے ایک بکری سے کیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَتَزَوَّجَهَا وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا وَأَوْلَمَ عَلَيْهَا بِحَيْسٍ۔

علیہ وسلم نے حضرت صفیہ کو آزاد کر کے ان کے ساتھ نکاح کر لیا اور ان کی آزادی کو ان کا مہر قرار دیا اور حیس کے ساتھ ان کا ولیمہ کیا۔

۱۵۶۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ بَيَانٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ بَنَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَأَةٍ فَأَرْسَلَنِي فَدَعَوْتُ رِجَالًا إِلَى الطَّعَامِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک زوجۂ مطہرہ کے ساتھ خلوت فرمائی تو آپ نے مجھے بھیجا کہ لوگوں کو کھانے کے لیے بلا لاؤں۔

بَابُ مَنْ أَوْلَمَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ أَكْثَرَ مِنْ بَعْضٍ۔

ایک بیوی کا ولیمہ دوسری سے زیادہ کرنا۔

۱۵۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ ذُكِرَ تَزْوِيجُ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ عِنْدَ أَنَسٍ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَمَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا أَوْلَمَ عَلَيْهَا أَوْلَمَ بِشَاةٍ۔

حضرت ثابت کا بیان ہے کہ حضرت زینب بنت جحش کے نکاح کا ذکر حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی زوجۂ مطہرہ کا ایسا ولیمہ نہیں دیکھا جیسا ان کا کیا تھا۔ ان کا ایک بکری کے ساتھ ولیمہ کیا گیا تھا۔

بَابُ مَنْ أَوْلَمَ بِأَقَلَّ مِنْ شَاةٍ۔

ایک بکری سے بھی کم کا ولیمہ کرنا۔

۱۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ أَوْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ بِمُدَّيْنِ مِنْ شَعِيرٍ۔

حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعض ازواج مطہرات کا ولیمہ دو مد جو کے ساتھ کیا تھا۔

بَابُ حَقِّ إِجَابَةِ الْوَلِيمَةِ وَالدَّعْوَةِ وَمَنْ أَوْلَمَ سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَنَحْوَهُ وَلَمْ يُوَقِّتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَلَا يَوْمَيْنِ۔

ولیمہ کی دعوت قبول کرنی چاہیے۔

سات روز تک ولیمہ کرنے کا حکم اور حضور نے ایک یا دو دن کی مدت مقرر نہیں فرمائی ہے۔

۱۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيمَةِ فَلْيَأْتِهَا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کسی کو ولیمہ کھانے کے لیے بلایا جائے تو اسے چاہیے کہ حاضر ہو جائے۔

۱۶۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُكُّوا الْعَانِيَ وَأَجِيبُوا الدَّاعِيَ وَعُودُوا الْمَرِيضَ۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیدی کو چھڑایا کرو، دعوت کرنے والے کی دعوت کو قبول کیا کرو اور بیمار کی بیمار پرسی کیا کرو۔

١٦١ - حدثنا الحسن بن الربيع حدثنا أبو الأحوص عن الأشعث عن معاوية بن سويد قال البراء بن عازب رضي الله عنهما أمرنا النبي صلى الله عليه وسلم بسبع ونهانا عن سبع أمرنا بعيادة المريض واتباع الجنازة وتشميت العاطس وإبرار القسم ونصر المظلوم وإفشاء السلام وإجابة الداعي ونهانا عن خواتيم الذهب وعن آنية الفضة وعن المياثر والقسية والإستبرق والديباج تابعه أبو عوانة والشيباني عن أشعث في إفشاء السلام۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات چیزوں کا حکم دیا اور سات چیزوں سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ نے ہمیں بیمار کی عیادت کرنے، جنازے کے پیچھے جانے، چھینکنے والے کو جواب دینے، قسم پوری کرنے، مظلوم کی مدد کرنے، سلام کو پھیلانے اور دعوت دینے والے کی دعوت کو قبول کرنے کا حکم فرمایا اور سونے کی انگوٹھی، چاندی کے برتن، ریشمی گدے، ریشمی کپڑوں، استبرق اور دیباج کے کپڑوں سے منع فرمایا ہے۔ ابو عوانہ نے اور شیبانی نے اشعث سے سلام پھیلانے کے بارے میں اسی طرح روایت کی ہے۔

١٦٢ - حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا عبد العزيز بن أبي حازم عن أبي حازم عن سهل بن سعد قال دعا أبو أسيد الساعدي رسول الله صلى الله عليه وسلم في عرسه وكانت امرأته يومئذ خادمهم وهي العروس قال سهل تدرون ما سقت رسول الله صلى الله عليه وسلم أنقعت له تمرات من الليل فلما أكل سقته إياه۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابو اسید ساعدی نے اپنی شادی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مدعو کیا اور اس دن ان کی بیوی عروس ہونے کے باوجود ان کی خدمت کر رہی تھیں۔ حضرت سہل نے فرمایا کہ تمہیں معلوم ہے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا پلایا؟ اس نے رات کے وقت آپ کے لیے کھجوریں بھگو رکھی تھیں، جب آپ کھانا تناول فرما چکے تو اس نے وہی آپ کو پلا دیا۔

باب ١٠٣ من ترك الدعوة فقد عصى الله ورسوله۔

جس نے دعوت قبول نہ کی اس نے اللہ اور رسول کی نافرمانی کی۔

١٦٣ - حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن ابن شهاب عن الأعرج عن أبي هريرة أنه كان يقول شر الطعام طعام الوليمة يدعى لها الأغنياء ويترك الفقراء ومن ترك الدعوة فقد عصى الله ورسوله صلى الله عليه وسلم۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ سب سے برا ولیمہ کا کھانا ہے جس میں امیروں کو بلایا جائے اور غریب نظر انداز کر دیئے جائیں۔ نیز جو دعوت کو ٹھکرا دے بے شک اس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

باب ١٠٤ من أجاب إلى كراع۔

بکری کے پائے کی دعوت قبول کرنا۔

١٦٤ - حدثنا عبدان عن أبي حمزة عن الأعمش عن أبي حازم عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لو دعيت إلى كراع لأجبت ولو أهدي إلي ذراع أو كراع لقبلت۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر مجھے بکری کے پائے کھانے کی دعوت دی جاتی تو میں قبول کر لیتا اور اگر مجھے بکری کا پایہ ہدیہ دیا جاتا تو میں قبول کر لیتا۔

باب ١٠٥ إجابة الداعي في العرس

شادی وغیرہ کی دعوت قبول کرنا۔

وَغَيْرِهَا۔

۱۷۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجِيبُوا هَذِهِ الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ لَهَا قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَأْتِي الدَّعْوَةَ فِي الْعُرْسِ وَغَيْرِ الْعُرْسِ وَهُوَ صَائِمٌ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تمہاری دعوت کی جائے تو اس (ولیمہ کی) دعوت کو قبول کر لیا کرو۔ ان (نافع) کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر روزہ دار ہونے کے باوجود شادی وغیرہ کی دعوتوں میں تشریف لے جایا کرتے تھے۔

بَابُ ذَهَابِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ إِلَى الْعُرْسِ۔

دعوتِ ولیمہ میں عورتوں اور بچوں کو لے جانا۔

۱۷۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ أَبْصَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءً وَصِبْيَانًا مُقْبِلِينَ مِنْ عُرْسٍ فَقَامَ مُمْتَنًّا فَقَالَ اللَّهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ۔

عبدالعزیز بن صہیب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ عورتوں اور بچوں کو دعوتِ ولیمہ سے واپس آتے ہوئے دیکھا تو آپ بڑی مسرت میں کھڑے ہو گئے اور فرمایا۔ خدا گواہ ہے کہ تم مجھے لوگوں میں سب سے پیارے ہو۔

بَابُ هَلْ يَرْجِعُ إِذَا رَأَى مُنْكَرًا فِي الدَّعْوَةِ وَرَأَى ابْنُ مَسْعُودٍ صُورَةً فِي الْبَيْتِ فَرَجَعَ وَدَعَا ابْنُ عُمَرَ أَبَا أَيُّوبَ فَرَأَى فِي الْبَيْتِ سِتْرًا عَلَى الْجِدَارِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ غَلَبَنَا عَلَيْهِ النِّسَاءُ فَقَالَ مَنْ كُنْتُ أَخْشَى عَلَيْهِ فَلَمْ أَكُنْ أَخْشَى عَلَيْكَ وَاللَّهِ لَا أَطْعَمُ لَكُمْ طَعَامًا فَرَجَعَ۔

دعوت میں بری بات دیکھ کر لوٹ آنا۔ حضرت ابن مسعود نے گھر میں تصویر دیکھی تو واپس چلے گئے۔ حضرت ابن عمر نے حضرت ابوایوب انصاری کی دعوت کی تو انہوں نے گھر میں دیوار پر پردہ دیکھا۔ ابن عمر کہنے لگے کہ عورتوں نے ہمیں مجبور کر دیا ہے۔ حضرت ابوایوب نے کہا کہ مجھے دوسروں سے تو اس بات کا خطرہ تھا لیکن آپ کے متعلق یہ خدشہ نہ تھا۔ خدا کی قسم اب میں آپ کا کھانا نہیں کھاؤں گا اور واپس لوٹ گئے۔

۱۷۷ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفَتْ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ مَاذَا أَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هَذِهِ النُّمْرُقَةِ قَالَتْ فَقُلْتُ

قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ انہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ انہوں نے ایک گدا خریدا جس پر تصویریں تھیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو آپ اندر داخل ہونے کی بجائے دروازے پر ہی کھڑے رہے۔ میں نے ناپسندیدگی کو آپ کے مبارک چہرے سے پہچان لیا۔ پس میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! میں اللہ اور اس کے رسول کی بارگاہ میں توبہ کرتی ہوں۔ مجھ سے کون سا گناہ سرزد ہو گیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس گدے کا کیا مطلب ہے؟ میں نے کہا کہ

[illegible]

باب قيام المرأة على الرجال في العرس وخدمتهم بالنفس.

۹۸ ـ حدثنا سعيد بن أبي مريم حدثنا أبو غسان قال حدثني أبو حازم عن سهل قال لما عرس أبو أسيد الساعدي دعا النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه فما صنع لهم طعاما ولا قربه إليهم إلا امرأته أم أسيد بلت تمرات في تور من حجارة من الليل فلما فرغ النبي صلى الله عليه وسلم من الطعام أماثته له فسقته تتحفه بذلك.

باب النقيع والشراب الذي لا يسكر في العرس.

۹۹ ـ حدثنا يحيى بن بكير حدثنا يعقوب بن عبد الرحمن القاري عن أبي حازم قال سمعت سهل بن سعد أن أبا أسيد الساعدي دعا النبي صلى الله عليه وسلم لعرسه فكانت امرأته خادمهم يومئذ وهي العروس فقالت أو قال أتدرون ما أنقعت لرسول الله صلى الله عليه وسلم أنقعت له تمرات من الليل في تور.

باب المداراة مع النساء وقول النبي صلى الله عليه وسلم إنما المرأة كالضلع.

۱۰۰ ـ حدثنا عبد العزيز بن عبد الله قال حدثني مالك عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال المرأة كالضلع إن أقمتها كسرتها وإن استمتعت بها استمتعت بها وفيها عوج.

[illegible]

دلہن کا مہمانوں کی خدمت کرنا۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ابو اُسید ساعدی کی شادی ہوئی تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کی دعوت کی ان کی دلہن نے ہی کھانا تیار کیا اور انہوں نے ہی مہمانوں کے سامنے پیش کیا اور ام اُسید نے رات کے وقت پتھر کے ایک پیالے میں کھجوریں بھگو دی تھیں۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھانا تناول فرما چکے تو اس نے وہ شیرہ [illegible] آپ کی خدمت میں پیش کیا۔

دعوت میں نشہ نہ لانے والا شیرہ پلانا۔

ابو حازم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ جب ابو اُسید ساعدی نے اپنی شادی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی تو اس روز ان کی دلہن ہی میزبانی کے فرائض انجام دے رہی تھی حالانکہ وہ دلہن کے لباس میں تھیں۔ ابو اُسید نے کہا۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کیا چیز تیار کی تھی؟ میں نے رات کے وقت ایک پیالے میں آپ کے لیے کھجوریں بھگو دی تھیں۔

عورتوں کے ساتھ رواداری برتنا۔

حضور کا ارشاد ہے کہ عورت پسلی کی طرح ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عورت پسلی کے مانند ہے۔ اگر اسے سیدھا کرنے لگو گے تو ٹوٹ جائے گی۔ اگر اسی طرح اس کے ساتھ فائدہ اٹھانا چاہو تو فائدہ اٹھا سکتے ہو ورنہ اس کے اندر ٹیڑھا پن موجود ہے۔

باب الوصاة بالنساء

۱۶۱ - حدثنا إسحاق بن نصر حدثنا حسين الجعفي عن زائدة عن ميسرة عن أبي حازم عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يؤذي جاره واستوصوا بالنساء خيرا فإنهن خلقن من ضلع وإن أعوج شيء في الضلع أعلاه فإن ذهبت تقيمه كسرته وإن تركته لم يزل أعوج فاستوصوا بالنساء خيرا۔

۱۶۲ - حدثنا أبو نعيم حدثنا سفيان عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر قال كنا نتقي الكلام والانبساط إلى نسائنا على عهد النبي صلى الله عليه وسلم هيبة أن ينزل فينا شيء فلما توفي النبي صلى الله عليه وسلم تكلمنا وانبسطنا۔

باب قوا أنفسكم وأهليكم نارا۔

۱۶۳ - حدثنا أبو النعمان حدثنا حماد بن زيد عن أيوب عن نافع عن عبد الله قال النبي صلى الله عليه وسلم كلكم راع وكلكم مسؤول فالإمام راع وهو مسؤول والرجل راع على أهله وهو مسؤول والمرأة راعية على بيت زوجها وهي مسؤولة والعبد راع على مال سيده وهو مسؤول ألا فكلكم راع وكلكم مسؤول۔

باب حسن المعاشرة مع الأهل۔

۱۶۴ - حدثنا سليمان بن عبد الرحمن وعلي بن حجر قالا أخبرنا عيسى بن يونس حدثنا هشام بن عروة عن عبد الله بن عروة عن عروة عن عائشة قالت جلس إحدى عشرة امرأة فتعاهدن وتعاقدن أن لا يكتمن من أخبار أزواجهن شيئا قالت الأولى زوجي لحم جمل غث على رأس جبل لا سهل فيرتقى ولا سمين فينتقل قالت الثانية زوجي لا أبث

عورتوں کے متعلق وصیت۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے ہمسایہ کو تکلیف نہ دے اور عورتوں کے ساتھ نیکی کرنے کے بارے میں میری وصیت قبول کرو اور سب سے اوپر والی پسلی سب سے زیادہ ٹیڑھی ہوتی ہے۔ اگر تم اسے سیدھا کرنے جاؤ گے تو توڑ ڈالو گے اور اس کے حال پر چھوڑ دو گے تو ہمیشہ ٹیڑھی رہے گی لہٰذا عورتوں کے ساتھ بھلائی کرنے کے بارے میں

کیونکہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک عہد میں ہم عورتوں کے ساتھ زیادہ گفتگو اور دل لگی کرنے سے پرہیز کیا کرتے تھے کہ کہیں ہمارے بارے میں کوئی حکم نازل ہو جائے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا تو ہم ان کے ساتھ گفتگو اور دل لگی کرنے لگ گئے۔

اپنے بیوی بچوں کو جہنم سے بچاؤ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے ہر شخص حاکم ہے اور ہر ایک سے پوچھا جائے گا۔ پس امام (بادشاہ) حاکم ہے اور اس سے رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔ ہر شخص اپنے اہل و عیال کا حاکم ہے اور ان کے متعلق اس سے پوچھا جائے گا۔ عورت اپنے خاوند کے گھر میں حاکم ہے اس سے پوچھا جائے گا اور غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ پس تم سب حاکم ہو اور تم میں سے ہر ایک سے پوچھا جائے گا۔

اہل و عیال کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا۔

عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ گیارہ عورتوں نے ایک جگہ مل کر آپس میں عہد و پیمان کیا کہ اپنے اپنے خاوند کی کوئی بات نہیں چھپائیں گی۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ میرا خاوند دبلے پتلے اونٹ کے گوشت کی طرح ہے جو پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہوا ہو۔ راستہ ایسا کٹھن کہ کوئی آسانی سے چڑھ نہ سکے اور نہ وہ ایسا موٹا تازہ ہے کہ کوئی اتنی تکلیف اٹھا کے اسے اٹھا لانے کی کوشش کرے۔ دوسری نے کہا کہ میں اپنے خاوند کا ذکر کرتے ہوئے ڈرتی ہوں کہ اگر میں نے اس کا ذکر کیا تو مجھے

[illegible]

سَرِيًّا رَكِبَ شَرِيًّا وَأَخَذَ خَطِّيًّا وَأَرَاحَ عَلَيَّ نَعَمًا ثَرِيًّا وَأَعْطَانِي مِنْ كُلِّ رَائِحَةٍ زَوْجًا قَالَ كُلِي أُمَّ زَرْعٍ وَمِيرِي أَهْلَكِ قَالَتْ فَلَوْ جَمَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ أَعْطَانِيهِ مَا بَلَغَ أَصْغَرَ آنِيَةِ أَبِي زَرْعٍ قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ لَكِ كَأَبِي زَرْعٍ لِأُمِّ زَرْعٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامٍ وَلَا تُعَشِّشُ بَيْتَنَا تَعْشِيشًا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ فَأَتَقَمَّحُ بِالْمِيمِ وَهَذَا أَصَحُّ۔

۱۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ الْحَبَشُ يَلْعَبُونَ بِحِرَابِهِمْ فَسَتَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَنْظُرُ فَمَا زِلْتُ أَنْظُرُ حَتَّى كُنْتُ أَنَا أَنْصَرِفُ فَاقْدُرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ تَسْمَعُ اللَّهْوَ۔

سکتی ہے۔ [illegible] ام زرع [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حبشی اپنے ہتھیاروں سے کھیل رہے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے پیچھے چھپا لیا اور میں برابر ان کا کھیل دیکھتی رہی، یہاں تک کہ اپنی مرضی سے لوٹی۔ اس سے اندازہ لگا لیجئے کہ ایک کمسن لڑکی کتنی دیر تک کھیل کود دیکھ سکتی ہے۔

[illegible]

ف۱ حبشیوں کی عید تھی تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اپنے ہتھیاروں کے ساتھ کھیلنے کی اجازت طلب کی۔ حضور نے انہیں اجازت مرحمت فرما دی تو وہ مسجد نبوی کے صحن میں اپنے ہتھیاروں سے کھیلنے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے میں تھے اور ان کا کھیل ملاحظہ فرما رہے تھے۔ یہ دیکھ کر حضرت صدیقہ بھی دیکھنے لگیں اور وہ حضور کے پیچھے چھپی ہوئی تھیں۔ وہ حسب منشا کافی دیر تک دیکھتی رہی تھیں اور حبشیوں کو نظر نہیں آرہی تھیں کیونکہ حضور کے پیچھے چھپی ہوئی تھیں۔

یہ پردے کا حکم نازل ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے [illegible] حضرت صدیقہ غیر محرم مردوں سے چھپی ہوئی تھیں [illegible] جب کہ ایک دفعہ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر بارگاہ ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات سے فرمایا [illegible] آپ نے فرمایا کیا تم بھی نابینا ہو [illegible] دیکھ سکتے لیکن تم تو انہیں دیکھ رہی ہو [illegible] معلوم ہوا کہ کسی نامحرم کو دیکھنا [illegible] کے لیے جائز نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

بَابُ مَوْعِظَةِ الرَّجُلِ ابْنَتَهُ لِحَالِ زَوْجِهَا

باپ کا خاوند کے بارے میں بیٹی کو نصیحت کرنا۔

۱۶۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں [illegible]

[illegible]

الزهري قال اخبرني عبيد الله بن عبد الله بن ابي ثور
عن عبد الله بن عباس قال لم ازل حريصا على
ان اسأل عمر بن الخطاب عن المرأتين من ازواج
النبي صلى الله عليه وسلم اللتين قال الله تعالى ان
تتوبا الى الله فقد صغت قلوبكما حتى حج و
حججت معه فعدل وعدلت معه باداوة
فتبرز ثم جاء فسكبت على يديه منها فتوضأ
فقلت له يا امير المؤمنين من المرأتان من
ازواج النبي صلى الله عليه وسلم اللتان قال
الله تعالى ان تتوبا الى الله فقد صغت قلوبكما
قال واعجبا لك يا ابن عباس هما عائشة و
حفصة ثم استقبل عمر الحديث يسوقه فقال
كنت انا وجار لي من الانصار في بني امية ابن
زيد وهم من عوالي المدينة وكنا نتناوب
النزول على النبي صلى الله عليه وسلم فينزل
يوما وانزل يوما فاذا نزلت جئته بما حدث
من خبر ذلك اليوم من الوحي او غيره واذا نزل
فعل مثل ذلك وكنا معشر قريش نغلب النساء
فلما قدمنا على الانصار اذا قوم تغلبهم نساؤهم
فطفق نساؤنا يأخذن من ادب نساء الانصار فصخبت
على امرأتي فراجعتني فانكرت ان تراجعني قالت
ولم تنكر ان اراجعك فوالله ان ازواج النبي
صلى الله عليه وسلم ليراجعنه وان احداهن لتهجره
اليوم حتى الليل فافزعني ذلك فقلت لها قد خاب
من فعل ذلك منهن ثم جمعت علي ثيابي فنزلت
فدخلت على حفصة فقلت لها اي حفصة اتغاضب
احداكن النبي صلى الله عليه وسلم اليوم حتى الليل
قالت نعم فقلت قد خبت وخسرت افتأمنين ان
يغضب الله لغضب رسوله صلى الله عليه وسلم فتهلكي

[illegible]

لا تستكثري النبي صلى الله عليه وسلم ولا تراجعيه
في شيء ولا تهجريه وسليني ما بدا لك ولا يغرنك
أن كانت جارتك أوضأ منك وأحب إلى النبي صلى
الله عليه وسلم يريد عائشة قال عمر وكنا قد تحدثنا
أن غسان تنعل الخيل لغزونا فنزل صاحبي الأنصاري
يوم نوبته فرجع عشاء فضرب بابي ضربا شديدا
وقال أثم هو ففزعت فخرجت إليه فقال قد حدث
اليوم أمر عظيم قلت ما هو أجاءت غسان قال لا بل
أعظم منه وأطول طلق النبي صلى الله عليه
وسلم نساءه فقلت خابت حفصة وخسرت قد
كنت أظن هذا يوشك أن يكون فجمعت علي
ثيابي فصليت صلاة الفجر مع النبي صلى الله عليه
وسلم فدخل النبي صلى الله عليه وسلم مشربة له
فاعتزل فيها ودخلت على حفصة فإذا هي تبكي فقلت
ما يبكيك ألم أكن حذرتك هذا أطلقكن النبي صلى
الله عليه وسلم قالت لا أدري ها هو ذا معتزل في
المشربة فخرجت فجئت إلى المنبر فإذا حوله رهط
يبكي بعضهم فجلست معهم قليلا ثم غلبني ما أجد
فجئت المشربة التي فيها النبي صلى الله عليه وسلم
فقلت لغلام له أسود استأذن لعمر فدخل الغلام
فكلم النبي صلى الله عليه وسلم ثم رجع فقال
كلمت النبي صلى الله عليه وسلم وذكرتك له
فصمت فانصرفت حتى جلست مع الرهط الذين
عند المنبر ثم غلبني ما أجد فجئت فقلت للغلام استأذن
لعمر فدخل ثم رجع فقال قد ذكرتك له فصمت
فرجعت فجلست مع الرهط الذين عند المنبر ثم
غلبني ما أجد فجئت الغلام فقلت استأذن لعمر
فدخل ثم رجع إلي فقال قد ذكرتك له فصمت
فلما وليت منصرفا قال إذا الغلام يدعوني فقال

[illegible]

[illegible]

قَدْ أَذِنَ لَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلْتُ
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ
عَلَى رِمَالِ حَصِيرٍ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فِرَاشٌ قَدْ أَثَّرَ الرِّمَالُ
بِجَنْبِهِ مُتَّكِئًا عَلَى وِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ
فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ قُلْتُ وَأَنَا قَائِمٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ فَرَفَعَ إِلَيَّ بَصَرَهُ فَقَالَ لَا فَقُلْتُ اللَّهُ
أَكْبَرُ ثُمَّ قُلْتُ وَأَنَا قَائِمٌ أَسْتَأْنِسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ
رَأَيْتَنِي وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا
الْمَدِينَةَ إِذَا قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ رَأَيْتَنِي
وَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا لَا يَغُرَّنَّكِ أَنْ كَانَتْ
جَارَتُكِ أَوْضَأَ مِنْكِ وَأَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُرِيدُ عَائِشَةَ فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَبَسُّمَةً أُخْرَى فَجَلَسْتُ حِينَ رَأَيْتُهُ تَبَسَّمَ فَرَفَعْتُ
بَصَرِي فِي بَيْتِهِ فَوَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ فِي بَيْتِهِ شَيْئًا يَرُدُّ
الْبَصَرَ غَيْرَ أَهَبَةٍ ثَلَاثَةٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ
فَلْيُوَسِّعْ عَلَى أُمَّتِكَ فَإِنَّ فَارِسَ وَالرُّومَ قَدْ وُسِّعَ
عَلَيْهِمْ وَأُعْطُوا الدُّنْيَا وَهُمْ لَا يَعْبُدُونَ اللَّهَ فَجَلَسَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ أَوَفِي
هَذَا أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنَّ أُولَئِكَ قَوْمٌ عُجِّلُوا
طَيِّبَاتِهِمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَغْفِرْ
لِي فَاعْتَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ مِنْ

سے [illegible] غلام سے [illegible] رباح نے کہا کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اجازت مرحمت فرمائی ہے۔ پس
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور دیکھا کہ آپ
[illegible] چٹائی پر لیٹے ہوئے ہیں [illegible] چٹائی کے
جسم مبارک پر نشانات بنے ہوئے تھے [illegible] چمڑے کے تکیہ پر [illegible]
کھجور کی چھال سے بھرا ہوا تھا۔ میں نے سلام کیا [illegible] کھڑے
[illegible] یا رسول اللہ! کیا آپ نے اپنی ازواج مطہرات کو طلاق
دے دی ہے؟ آپ نے میری طرف نظر اٹھائی اور فرمایا نہیں۔ میں نے
کہا اللہ اکبر [illegible]
[illegible] ہم قریش کے لوگ عورتوں پر غالب رہتے تھے [illegible]
[illegible]
[illegible] نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
تبسم [illegible]
[illegible] حضرت عائشہ سے تھی۔ پس
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ تبسم فرمایا۔ جب میں نے آپ کو
تبسم کرتے دیکھا تو بیٹھ گیا۔ پھر میں نے آپ کے کاشانہ اقدس
میں نظر دوڑائی تو [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
انہیں [illegible]

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

أَجْلِ ذَلِكَ الْحَدِيثِ حِينَ أَفْشَتْهُ حَفْصَةُ إِلَى عَائِشَةَ
تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً وَكَانَ قَالَ مَا أَنَا بِدَاخِلٍ عَلَيْهِنَّ
شَهْرًا مِنْ شِدَّةِ مَوْجِدَتِهِ عَلَيْهِنَّ حِينَ عَاتَبَهُ اللَّهُ
فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَبَدَأَ
بِهَا فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ كُنْتَ قَدْ
أَقْسَمْتَ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا وَإِنَّمَا أَصْبَحْتَ
مِنْ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً أَعُدُّهَا عَدًّا فَقَالَ الشَّهْرُ

وَعِشْرُونَ فَكَانَ ذٰلِكَ الشَّهْرُ تِسْعًا وَّعِشْرِينَ لَيْلَةً فَقَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى آيَةَ التَّخْيِيرِ فَبَدَأَ بِي أَوَّلَ امْرَأَةٍ مِّنْ نِّسَائِهِ فَاخْتَرْتُهُ ثُمَّ خَيَّرَ نِسَاءَهُ كُلَّهُنَّ فَقُلْنَ مِثْلَ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ۔

ختم ہو گئے تو آپ حضرت عائشہ کے پاس تشریف لے گئے۔ آپ کو دیکھ کر حضرت عائشہ نے عرض کیا ... آپ نے ایک مہینہ تک نہ آنے کی قسم کھائی تھی ... انتیس دن گزرے ہیں۔ فرمایا۔ مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے اور وہ ...

بَابُ صَوْمِ الْمَرْأَةِ بِإِذْنِ زَوْجِهَا تَطَوُّعًا۔

بیوی خاوند کی اجازت سے نفلی روزہ رکھے۔

۱۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُومُ الْمَرْأَةُ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے خاوند کی موجودگی میں عورت روزہ نہ رکھے مگر اس کی اجازت سے۔

بَابُ إِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ مُهَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا۔

بیوی کا ناراض ہو کر رات بھر خاوند کے بستر سے الگ سونا۔

۱۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ أَنْ تَجِيءَ لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی آدمی اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے لیکن وہ آنے سے انکار کر دے تو صبح تک فرشتے اس عورت پر لعنت بھیجتے ہیں۔

۱۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ مُهَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تَرْجِعَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب عورت اپنے خاوند کے بستر پر آنے سے انکار کرے تو اس پر فرشتوں کی لعنت ہوتی رہتی ہے جب تک کہ وہ واپس لوٹ آئے۔

بَابُ لَا تَأْذَنُ الْمَرْأَةُ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا لِأَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ۔

خاوند کی بغیر اجازت بیوی کسی کو گھر میں نہ آنے دے۔

۱۸۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَصُومَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَلَا تَأْذَنَ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَمَا أَنْفَقَتْ مِنْ نَفَقَةٍ عَنْ غَيْرِ أَمْرِهِ فَإِنَّهُ يُؤَدَّى إِلَيْهِ شَطْرُهُ وَرَوَاهُ أَبُو الزِّنَادِ أَيْضًا عَنْ مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي الصَّوْمِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی عورت کے لیے یہ حلال نہیں ہے کہ اپنے خاوند کی موجودگی میں (نفلی) روزہ رکھے مگر اس کی اجازت سے اور کسی کو اس کے گھر میں آنے کی اجازت نہ دے مگر اس کی اجازت سے اور اگر وہ خاوند کی اجازت کے بغیر مال خرچ کرے گی تو اس کے لیے حصہ نصف ہوگا۔ ابو الزناد، موسیٰ اور ان کے والد نے حضرت ابوہریرہ سے روزہ کا ...

باب ١٧١

١٨١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِينَ وَأَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوسُونَ غَيْرَ أَنَّ أَصْحَابَ النَّارِ قَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ وَقُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ۔

جنت میں مفلس آدمی اور جہنم میں عورتیں زیادہ ہوں گی۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اس میں داخل ہونے والے زیادہ تر غریب لوگ تھے اور مالداروں کو داخل ہونے سے روک دیا گیا تھا جبکہ جہنمیوں کو جہنم میں جانے کا حکم دیا گیا تھا اور میں دوزخ کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اس میں داخل ہونے والیاں اکثر عورتیں تھیں۔

ف: غریب لوگ اس لیے جنت میں زیادہ [illegible] ہیں۔ [illegible] حضرات [illegible] سمجھتے ہیں [illegible] ہیں۔

[illegible]

باب ١٨١ كُفْرَانِ الْعَشِيرِ وَهُوَ الزَّوْجُ وَهُوَ الْخَلِيطُ مِنَ الْمُعَاشَرَةِ فِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

١٨٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهُ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا نَحْوًا مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا

خاوند کی ناشکری کرنا۔

عشیر خاوند کو کہتے ہیں جو ساتھی ہے اور عشیر خلیط ہے معاشرہ سے۔ حضرت ابو سعید خدری نے اس کی روایت کی ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج گرہن ہوا تو لوگ آپ کے ساتھ تھے۔ پس آپ نے طویل قیام کیا، جتنی دیر میں سورۂ بقرہ پڑھی جاتی ہے، پھر طویل رکوع کیا۔ پھر سر اٹھا کر طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا اور وہ پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر سجدہ کر کے کھڑے ہو گئے اور کافی دیر تک قیام کیا لیکن پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا اور وہ پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا اور طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تر تھا۔ پھر سر مبارک کو اٹھا کر سجدہ کیا

وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلاً وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلاً وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لاَ يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلاَ لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَاذْكُرُوا اللَّهَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ هَذَا ثُمَّ رَأَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ أَوْ أُرِيتُ الْجَنَّةَ .... فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُودًا وَلَوْ أَخَذْتُهُ لأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَرَأَيْتُ النَّارَ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ قَالُوا لِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بِكُفْرِهِنَّ قِيلَ يَكْفُرْنَ بِاللَّهِ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ وَيَكْفُرْنَ الإِحْسَانَ لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ۔

۱۸۳ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ تَابَعَهُ أَيُّوبُ وَسَلْمُ بْنُ زَرِيرٍ۔

بَابٌ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ قَالَهُ أَبُو جُحَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۸۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا الأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللَّهِ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَلاَ تَفْعَلْ صُمْ وَأَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا۔

اور فارغ ہو گئے اور سورج روشن ہو چکا تھا آپ نے ارشاد فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گہن نہیں لگتا۔ جب تم گہن

دیکھو تو اللہ کو یاد کرو۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ہم نے آپ کو دیکھا اپنی جگہ سے کسی چیز کو لینے کے لیے ہاتھ بڑھایا اور پھر ہم نے دیکھا کہ آپ پیچھے ہٹ گئے۔ فرمایا کہ میں نے جنت دیکھی یا مجھے جنت دکھائی گئی تو میں نے انگور کے ایک گچھے کو لینے کے لیے ہاتھ بڑھایا تھا۔ اگر میں اسے لے لیتا تو تم رہتی دنیا تک اس سے کھاتے رہتے۔ میں نے جہنم کو دیکھا اور آج جیسا دردناک منظر پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا اور میں نے اس میں اکثر عورتوں کو دیکھا۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ایسا کیوں ہے؟ فرمایا ان کے کفر کے باعث۔ عرض کی گئی کیا یہ اللہ کے ساتھ کفر کرتی ہیں؟ فرمایا۔ وہ خاوند کی ناشکری اور احسان فراموشی کرتی ہیں اگر تم ان میں سے کسی کے ساتھ عمر بھر نیکی کرتے رہو، پھر تم سے کوئی ذرا سی

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میں جنت پر مطلع ہوا تو میں نے دیکھا کہ اس میں زیادہ تر غریب لوگ ہیں اور جب میں جہنم پر مطلع ہوا تو دیکھا کہ اس میں عورتیں زیادہ ہیں۔ اسی طرح ایوب اور سلم بن زریر نے روایت کی ہے۔

بیوی کا خاوند پر حق ہے

حضرت ابو جحیفہ نے نبی کریم سے روایت کی ہے۔

ابو سلمہ بن عبدالرحمن نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبداللہ! مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم دن کو روزے رکھتے اور رات کو قیام کرتے ہو؟ میں نے جواب دیا یا رسول اللہ یہی بات ہے فرمایا۔ ایسا نہ کیا کرو بلکہ روزہ رکھو اور روزے چھوڑو اور قیام کرو اور سویا بھی کرو کیونکہ تمہارے جسم کا تم پر حق ہے، تمہاری آنکھوں کا تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے۔

بَابُ الْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا

١٢٥ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْأَمِيرُ رَاعٍ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهِ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ۔

بیوی اپنے خاوند کے گھر کی نگران ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کے ماتحت افراد کے متعلق پوچھا جائے گا۔ امیر نگہبان ہے، مرد اپنے گھر والوں کا نگران ہے اور عورت اپنے خاوند کے گھر اور اولاد کی نگران ہے۔ پس ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کے ماتحت افراد کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى اَلرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللهُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ اللهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيرًا۔

١٢٦ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ آلَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا وَقَعَدَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ فَنَزَلَ لِتِسْعٍ وَعِشْرِينَ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّكَ آلَيْتَ عَلَى شَهْرٍ قَالَ إِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ۔

مرد عورتوں پر حاکم ہیں۔

جو مسلط ہیں اس لئے کہ اللہ نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے ...... "اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلِیًّا کَبِیْرًا" تک۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات سے ایک مہینہ کنارہ کش رہنے کے لئے ایلاء فرمایا اور بالاخانے میں تشریف فرما رہے۔ جب آپ انتیس دن کے بعد وہاں سے اترے تو عرض کی گئی۔ یا رسول اللہ! آپ نے تو ایک مہینہ کا ایلاء فرمایا تھا۔ فرمایا کہ مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

بَابُ هِجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ فِي غَيْرِ بُيُوتِهِنَّ وَيُذْكَرُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ رَفْعُهُ غَيْرَ أَنْ لَا تُهْجَرَ إِلَّا فِي الْبَيْتِ وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ۔

خاوند کا اپنی بیویوں کے گھروں میں چھوڑنا۔

معاویہ بن حیدہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ اس کے گھر سے نہ چھوڑے لیکن پہلی بات زیادہ صحیح ہے۔

١٢٧ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَيْفِيٍّ أَنَّ عِكْرِمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَفَ لَا يَدْخُلُ عَلَى بَعْضِ أَهْلِهِ شَهْرًا فَلَمَّا مَضَى تِسْعَةٌ وَعِشْرُونَ يَوْمًا غَدَا عَلَيْهِنَّ أَوْ رَاحَ فَقِيلَ لَهُ يَا نَبِيَّ اللهِ حَلَفْتَ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا قَالَ إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعَةً وَعِشْرِينَ يَوْمًا۔

عکرمہ بن عبدالرحمن بن حارث نے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعض ازواج مطہرات کے گھروں میں ایک ماہ تک نہ جانے کی قسم کھائی۔ جب انتیس دن گزر گئے تو اگلی صبح آپ ان کے پاس یا ان کے پاس تشریف لے گئے۔ پس آپ سے عرض کی گئی کہ اے اللہ کے نبی! آپ نے تو قسم کھائی تھی کہ ایک ماہ تک ان کے پاس نہیں جائیں گے؟ فرمایا۔ بے شک مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

١٢٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک

مُعَاوِيَةُ حَدَّثَنَا أَبُو يَعْفُورٍ قَالَ تَذَاكَرْنَا عِنْدَ أَبِي الضُّحَى فَقَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ أَصْبَحْنَا يَوْمًا وَنِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِينَ عِنْدَ كُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ أَهْلُهَا فَخَرَجْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا هُوَ مَلْآنُ مِنَ النَّاسِ فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَصَعِدَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي غُرْفَةٍ لَهُ فَسَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ فَنَادَاهُ فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ فَقَالَ لَا وَلٰكِنْ آلَيْتُ مِنْهُنَّ شَهْرًا فَمَكَثَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ۔

صبح کو ہم نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ازواج مطہرات رو رہی تھیں اور ان کے پاس بیٹھنے والی ہر عورت بھی۔ پس میں مسجد نبوی میں چلا گیا تو وہ لوگوں سے بھری ہوئی تھی۔ پس حضرت عمر بن خطاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بالا خانے پر چڑھنے گئے جس میں آپ جلوہ افروز تھے۔ انہوں نے سلام کیا لیکن انہیں جواب نہ ملا۔ دوبارہ سلام کیا لیکن جواب سے محروم رہے۔ تیسری دفعہ سلام کیا مگر کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔ پھر انہیں بلایا گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں حاضر ہو گئے اور عرض کی کہ کیا آپ نے ازواج مطہرات کو طلاق دے دی ہے؟ فرمایا نہیں لیکن میں ان سے ایک مہینہ جدا رہوں گا۔ پس آپ انتیس دن جدا رہے اور پھر ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے آئے۔

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ ضَرْبِ النِّسَاءِ وَقَوْلِهِ وَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ۔

عورتوں کو کہاں تک بدنی سزا دی جا سکتی ہے۔

خدا نے فرمایا ہے کہ انہیں مارو مگر ایسے کہ نشانات نہ پڑیں۔

۱۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجْلِدُ أَحَدُكُمُ امْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ ثُمَّ لَعَلَّهُ يُضَاجِعُهَا أَوْ يُعَانِقُهَا فِي آخِرِ الْيَوْمِ۔

حضرت عبد اللہ بن زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کو اس طرح نہ مارے جیسے غلام کو مارا جاتا ہے پھر دن ختم ہو تو اس سے مباشرت کرنے بیٹھ جائے۔

بَابُ لَا تُطِيعُ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا فِي مَعْصِيَةٍ۔

بیوی کا گناہ میں شوہر کی اطاعت نہ کرنا۔

۱۹۰۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ هُوَ ابْنُ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ زَوَّجَتِ ابْنَتَهَا فَتَمَعَّطَ شَعَرُ رَأْسِهَا فَجَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَتْ إِنَّ زَوْجَهَا أَمَرَنِي أَنْ أَصِلَ فِي شَعَرِهَا فَقَالَ لَا إِنَّهُ قَدْ لُعِنَ الْمُوصِلَاتُ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ کسی انصاری عورت نے اپنی لڑکی کی شادی کی۔ صحت خراب ہونے سے سر کے بال گر گئے۔ پس وہ عورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور صورت حال بیان کرکے عرض گزار ہوئی کہ اس کا خاوند مجھ سے کہتا ہے کہ اس کے بال جوڑ دو۔ آپ نے فرمایا کہ ایسا مت کرو کیونکہ بال جوڑنے والی عورتوں پر خدا کی لعنت ہوتی ہے۔

بَابُ وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا۔

اگر بیوی کو خاوند کی ناراضگی کا ڈر ہو۔

۱۹۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ... اگر کوئی عورت اپنے شوہر سے زیادتی یا بے رغبتی کا اندیشہ کرے ...

بَيْنَهُمَا نُشُوْزًا أَوْ إِعْرَاضًا قَالَتْ هِيَ الْمَرْأَةُ تَكُوْنُ عِنْدَ الرَّجُلِ لَا يَسْتَكْثِرُ مِنْهَا فَيُرِيْدُ طَلَاقَهَا وَيَتَزَوَّجُ غَيْرَهَا تَقُوْلُ لَهُ أَمْسِكْنِيْ وَلَا تُطَلِّقْنِيْ ثُمَّ تَزَوَّجْ غَيْرِيْ فَأَنْتَ فِيْ حِلٍّ مِنَ النَّفَقَةِ عَلَيَّ وَالْقِسْمَةِ لِيْ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ أَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ۔

بَابُ الْعَزْلِ۔

۱۹۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۹۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو أَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ سَمِعَ جَابِرًا قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْاٰنُ يَنْزِلُ وَعَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقُرْاٰنُ يَنْزِلُ۔

۱۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَصَبْنَا سَبْيًا فَكُنَّا نَعْزِلُ فَسَأَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَوَإِنَّكُمْ لَتَفْعَلُوْنَ قَالَهَا ثَلَاثًا مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا هِيَ كَائِنَةٌ۔

بَابُ الْقُرْعَةِ بَيْنَ النِّسَاءِ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا

۱۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَطَارَتِ الْقُرْعَةُ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ بِاللَّيْلِ سَارَ مَعَ عَائِشَةَ يَتَحَدَّثُ فَقَالَتْ حَفْصَةُ أَلَا تَرْكَبِيْنَ اللَّيْلَةَ

آیت (۱۲۸) کے بارے میں فرمایا کہ یہ اس عورت کے بارے میں ہے جو ایسے شخص کے پاس ہو کہ اسے رکھنا نہ چاہتا ہو بلکہ اسے طلاق دے کر دوسری عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے۔ اس وقت وہ عورت اس سے کہے کہ آپ مجھے اپنے پاس رکھیں، طلاق نہ دیں اور دوسری عورت سے نکاح بھی کرلیں اور میرا نان نفقہ اور باری کا حصہ ساقط کرتی ہوں۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تو ان پر گناہ نہیں کہ آپس میں صلح کرلیں اور صلح اچھی ہے۔

باب: عزل کرنا۔

عطاء نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عزل کیا کرتے تھے۔

عطاء کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب قرآن کریم نازل ہو رہا تھا تو ہم عزل کیا کرتے تھے۔ دوسری روایت میں ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں ہم عزل کیا کرتے تھے جبکہ قرآن مجید نازل ہو رہا تھا۔

ابن محیریز نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہمیں کچھ قیدی ہاتھ آئے (جنہیں لونڈی غلام بنالیا) تو ہم عزل کیا کرتے تھے۔ ہم نے اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے تین دفعہ فرمایا۔ کیا تم ایسا کرتے ہو؟ ایسی کوئی جان نہیں جو قیامت تک آنے والی ہو مگر وہ ضرور آکر رہے گی۔

جب سفر کا ارادہ ہو تو عورتوں میں قرعہ اندازی

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر پر جاتے تو ازواج مطہرات کے درمیان قرعہ ڈالتے۔ ایک دفعہ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ کے نام قرعہ نکل آیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مبارک عادت تھی کہ جب رات کو سفر کرتے تو حضرت عائشہ کے ساتھ مصروف گفتگو رہتے۔ حضرت حفصہ نے کہا کہ آپ میرے اونٹ پر سوار

بَعِيرِي وَأَنْتِ بَعِيرِي تَنْظُرِينَ وَأَنْظُرُ فَقَالَتْ بَلَى فَرَكِبَتْ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جَمَلِ عَائِشَةَ وَعَلَيْهِ حَفْصَةُ فَسَلَّمَ عَلَيْهَا ثُمَّ سَارَ حَتَّى نَزَلُوا وَافْتَقَدَتْهُ عَائِشَةُ فَلَمَّا نَزَلُوا جَعَلَتْ رِجْلَيْهَا بَيْنَ الْإِذْخِرِ وَتَقُولُ يَا رَبِّ سَلِّطْ عَلَيَّ عَقْرَبًا أَوْ حَيَّةً تَلْدَغُنِي وَلَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقُولَ لَهُ شَيْئًا۔

بَابُ الْمَرْأَةِ تَهَبُ يَوْمَهَا مِنْ زَوْجِهَا لِضَرَّتِهَا وَكَيْفَ يَقْسِمُ ذَلِكَ۔

١٩٦۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا لِعَائِشَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ لِعَائِشَةَ بِيَوْمِهَا وَيَوْمِ سَوْدَةَ۔

بَابُ الْعَدْلِ بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ إِلَى قَوْلِهِ وَاسِعًا حَكِيمًا۔

بَابُ إِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ۔

١٩٧۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أَقُولَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ قَالَ السُّنَّةُ إِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا۔

بَابُ إِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى الْبِكْرِ۔

١٩٨۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَخَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَقَسَمَ وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى الْبِكْرِ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَسَمَ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ وَلَوْ شِئْتُ لَقُلْتُ إِنَّ أَنَسًا رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ وَخَالِدٍ قَالَ خَالِدٌ وَلَوْ شِئْتَ قُلْتَ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

تو جاتیں اور میں آپ کے اونٹ پر سوار ہو جاتی ہوں، آپ مجھے دیکھتی رہیں اور میں آپ کو دیکھتی رہوں گی۔ انہوں نے جواب دیا بہت اچھا۔ پس وہ سوار ہو گئیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ کے اونٹ کی طرف آئے جس پر حضرت حفصہ سوار تھیں ... جب منزل پر پہنچے تو ... [illegible]

ایک بیوی کا اپنی باری سوکن کو دے دینا۔

[illegible] حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ... حضرت سودہ بنت زمعہ نے اپنی باری حضرت عائشہ کو دے دی تھی۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ... [illegible]

بیویوں کے درمیان انصاف کرنا۔

... [illegible]

ثیبہ کی موجودگی میں کنواری لڑکی سے نکاح کرنا۔

... حضرت انس رضی اللہ عنہ ... [illegible]

کنواری کی موجودگی میں ثیبہ سے نکاح کرنا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ ... [illegible] ... ابو قلابہ کا بیان ہے ... [illegible]

باب من طاف على نسائه في غسل واحد۔

۱۹۹ - حدثنا عبد الأعلى حدثنا يزيد بن زريع حدثنا سعيد عن قتادة أن أنس بن مالك حدثهم أن نبي الله صلى الله عليه وسلم كان يطوف على نسائه في الليلة الواحدة وله يومئذ تسع نسوة۔

جو ایک غسل سے اپنی مختلف بیویوں کے پاس جائے۔

قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی رات میں اپنی تمام ازواج مطہرات کے پاس چلے جایا کرتے تھے اور ان دنوں آپ کی نو ازواج مطہرات تھیں۔

باب دخول الرجل على نسائه في اليوم

۲۰۰ - حدثنا فروة حدثنا علي بن مسهر عن هشام عن أبيه عن عائشة كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا انصرف من العصر دخل على نسائه فيدنو من إحداهن فدخل على حفصة فاحتبس أكثر ما كان يحتبس۔

ایک دن میں اپنی تمام بیویوں کے پاس جانا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز عصر سے فارغ ہوتے تو اپنی تمام ازواج مطہرات کے پاس جاتے اور ہر ایک کے پاس تھوڑی دیر ٹھہرتے لیکن جب آپ حضرت حفصہ کے پاس تشریف لے گئے تو ان کے پاس معمول سے کچھ زیادہ دیر ٹھہرے۔

باب إذا استأذن الرجل نساءه في أن يمرض في بيت بعضهن فأذن له۔

۲۰۱ - حدثنا إسماعيل قال حدثني سليمان بن بلال قال هشام بن عروة أخبرني أبي عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يسأل في مرضه الذي مات فيه أين أنا غدا أين أنا غدا يريد يوم عائشة فأذن له أزواجه يكون حيث شاء فكان في بيت عائشة حتى مات عندها قالت عائشة فمات في اليوم الذي كان يدور علي فيه في بيتي فقبضه الله وإن رأسه لبين نحري وسحري وخالط ريقه ريقي۔

بیمار اپنی باقی بیویوں کی اجازت سے کسی بیوی کے پاس رہ سکتا ہے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرض وصال میں دریافت فرمایا کرتے تھے کہ کل میں کہاں ہوں گا؟ کل میں کس کے پاس ہوں گا؟ حضرت عائشہ کی باری کے باعث آپ یہ پوچھتے تھے۔ لہٰذا آپ کی ازواج مطہرات نے اجازت دے دی کہ آپ جس کے پاس چاہیں قیام فرما سکتے ہیں چنانچہ آپ وصال تک حضرت عائشہ کے پاس جلوہ افروز رہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ آپ نے اسی روز وصال فرمایا جو میری باری کا دن تھا۔ آپ کا سر مبارک میرے سینے اور گردن کے درمیان تھا۔ اسی وقت اللہ تعالیٰ نے انہیں اٹھا لیا اور آپ کا لعاب مبارک میرے لعاب سے مل گیا۔

باب حب الرجل بعض نسائه أفضل من بعض۔

۲۰۲ - حدثنا عبد العزيز بن عبد الله حدثنا سليمان عن يحيى عن عبيد بن حنين سمع ابن عباس عن عمر دخل على حفصة فقال يا بنية لا يغرنك هذه التي أعجبها حسنها حب رسول الله صلى الله عليه وسلم

خاوند کا کسی بیوی سے زیادہ محبت کرنا۔

حضرت ابن عباس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے کہ وہ حضرت حفصہ کے پاس گئے اور فرمایا کہ اے بیٹی! تم اسے دیکھ کر دھوکا نہ کھانا جس کو اس کے حسن و جمال اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند آنے پر ناز ہے کہ آپ اس سے محبت کرتے ہیں۔ ان کی مراد حضرت

وَسَلَّمَ أُرِيتُهَا يَا عَائِشَةُ فَقَصَصْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ۔

باب الْمُتَشَبِّعِ بِمَا لَمْ يَنَلْ وَمَا يُنْهَى مِنِ افْتِخَارِ الضَّرَّةِ۔

٢٠٣ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ لِي ضَرَّةً فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ إِنْ تَشَبَّعْتُ مِنْ زَوْجِي غَيْرَ الَّذِي يُعْطِينِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ۔

باب الْغَيْرَةِ وَقَالَ وَرَّادٌ عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفَحٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ وَاللهُ أَغْيَرُ مِنِّي۔

٢٠٤ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللهِ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ وَمَا أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللهِ۔

٢٠٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ مَا أَحَدٌ أَغْيَرَ مِنَ اللهِ أَنْ يَرَى عَبْدَهُ أَوْ أَمَتَهُ تَزْنِي يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا۔

٢٠٦ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّهِ أَسْمَاءَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا شَيْءَ أَغْيَرُ مِنَ اللهِ وَعَنْ يَحْيَى أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ

ماننے سے تھی جب یہ حضرت عمر نے عید بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور عرض کی تو آپ تبسم ریز ہو گئے۔

سوکن کا دل جلانا اور غلط بیانی سے کام لینا

حضرت اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ دوسری سند کے ساتھ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ایک عورت نے کہا۔ یا رسول اللہ! میری ایک سوکن ہے کیا مجھ پر گناہ ہوگا اگر میں اسے زیادہ ظاہر کروں جتنا خاوند مجھے دیتا ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو چیز نہ ملی ہو اس کا اظہار کرنے والا ایسا ہے جیسے کوئی مکر و فریب کا لباس پہنے۔

غیرت کا بیان۔

حضرت سعد بن عبادہ نے کہا کہ اگر میں کسی کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھوں تو اسے تلوار سے قتل کر دوں، تو رسول خدا نے فرمایا: کیا تمہیں سعد کی غیرت پر تعجب آتا ہے؟ حالانکہ میں ان سے زیادہ غیرت والا ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے بھی زیادہ غیرت والا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی غیرت مند نہیں، اسی لیے اس نے بے حیائی کے کاموں کو حرام فرما دیا ہے اور اپنی تعریف سننا اللہ تعالیٰ سے زیادہ کسی کو محبوب نہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے امت محمد! اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت والا کوئی نہیں جبکہ وہ اپنے بندے اور بندی کو زنا کرتے دیکھتا ہے۔ اے امت محمد! جو میں جانتا ہوں اگر تم جان لو تو ہنسو کم اور زیادہ رویا کرو۔

عروہ بن زبیر نے اپنی والدہ ماجدہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت والا کوئی نہیں ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ

عَنْهَا أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللهَ يَغَارُ وَغَيْرَةُ اللهِ أَنْ يَأْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ اللهُ۔

۲۰۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي الزُّبَيْرُ وَمَا لَهُ فِي الْأَرْضِ مِنْ مَالٍ وَلَا مَمْلُوكٍ وَلَا شَيْءٍ غَيْرَ نَاضِحٍ وَغَيْرَ فَرَسِهِ فَكُنْتُ أَعْلِفُ فَرَسَهُ وَأَسْتَقِي الْمَاءَ وَأَخْرِزُ غَرْبَهُ وَأَعْجِنُ وَلَمْ أَكُنْ أُحْسِنُ أَخْبِزُ وَكَانَ يَخْبِزُ جَارَاتٌ لِي مِنَ الْأَنْصَارِ وَكُنَّ نِسْوَةَ صِدْقٍ وَكُنْتُ أَنْقُلُ النَّوَى مِنْ أَرْضِ الزُّبَيْرِ الَّتِي أَقْطَعَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِي وَهِيَ مِنِّي عَلَى ثُلُثَيْ فَرْسَخٍ فَجِئْتُ يَوْمًا وَالنَّوَى عَلَى رَأْسِي فَلَقِيتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَدَعَانِي ثُمَّ قَالَ إِخْ إِخْ لِيَحْمِلَنِي خَلْفَهُ فَاسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسِيرَ مَعَ الرِّجَالِ وَذَكَرْتُ الزُّبَيْرَ وَغَيْرَتَهُ وَكَانَ أَغْيَرَ النَّاسِ فَعَرَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي قَدِ اسْتَحْيَيْتُ فَمَضَى فَجِئْتُ الزُّبَيْرَ فَقُلْتُ لَقِيَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى رَأْسِي النَّوَى وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَأَنَاخَ لِأَرْكَبَ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ وَعَرَفْتُ غَيْرَتَكَ فَقَالَ وَاللهِ لَحَمْلُكِ النَّوَى كَانَ أَشَدَّ عَلَيَّ مِنْ رُكُوبِكِ مَعَهُ قَالَتْ حَتَّى أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَ ذَلِكَ بِخَادِمٍ تَكْفِينِي سِيَاسَةَ الْفَرَسِ فَكَأَنَّمَا أَعْتَقَنِي۔

۲۰۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ فَأَرْسَلَتْ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِصَحْفَةٍ فِيهَا طَعَامٌ فَضَرَبَتِ الَّتِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللہ سے زیادہ غیرت مند کوئی نہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ غیرت فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو غیرت اس پر آتی ہے کہ کوئی مومن اس چیز کا مرتکب ہو جسے اللہ نے حرام کیا ہے۔

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ حضرت زبیر نے مجھ سے شادی کی تو ان کے پاس ایک اونٹ اور ان کے گھوڑے کے سوا روئے زمین پر کوئی مال، کوئی غلام، کوئی چیز نہیں تھی۔ میں ہی ان کا گھوڑا چراتی، پانی پلاتی، ان کا ڈول سیتی اور آٹا گوندھتی۔ میں اچھی طرح روٹی نہیں پکا سکتی تھی، انصار کی کچھ لڑکیاں میری روٹی پکا جاتی تھیں، یہ بڑی سچی اور باوفا عورتیں تھیں۔ حضرت زبیر کی وہ زمین جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دی تھی اس سے میں کھجور کی گٹھلیاں اپنے سر پر لایا کرتی تھی۔ یہ زمین میرے گھر سے دو میل دور تھی۔ ایک روز میں آ رہی تھی اور گٹھلیاں میرے سر پر تھیں کہ راستے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہو گئی۔ آپ کے ساتھ قبیلہ انصار کے کئی آدمی تھے۔ آپ نے مجھے بلایا اور (اونٹ کو بٹھانے کے لیے) کہا اخ اخ۔ آپ چاہتے تھے کہ مجھے اپنی سواری پر اپنے پیچھے سوار کر لیں۔ مجھے مردوں کے ساتھ چلنے میں شرم آئی اور زبیر کی غیرت کا بھی خیال آیا۔ زبیر بڑے ہی باغیرت تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی سمجھ گئے کہ میں شرم محسوس کر رہی ہوں۔ چنانچہ آپ آگے بڑھ گئے۔ پھر میں حضرت زبیر کے پاس آئی اور ان سے واقعہ کا ذکر کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میری ملاقات ہوئی تھی۔ میرے سر پر گٹھلیاں تھیں اور آپ کے ساتھ چند صحابہ بھی تھے۔ آپ نے اپنا اونٹ مجھے بٹھانے کے لیے بٹھایا لیکن مجھے اس سے شرم آئی اور تمہاری غیرت کا بھی خیال آیا۔ اس پر زبیر نے کہا کہ واللہ مجھ کو تو اس سے بڑا رنج ہوا کہ تم گٹھلیاں سر پر لاتی ہو۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے میرے پاس ایک خادم بھیج دیا وہ گھوڑے کا سب کام کرنے لگا، گویا انہوں نے مجھے اس کام سے آزاد کر دیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک بیوی کے پاس تشریف رکھتے تھے۔ امہات المومنین میں سے ایک نے آپ کے لیے ایک پیالے میں کچھ کھانے کی چیز بھیجی۔ جن کے گھر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے انہوں نے

فِي بَيْتِهَا يَدَ الْخَادِمِ فَسَقَطَتِ الصَّحْفَةُ فَانْفَلَقَتْ فَجَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِلَقَ الصَّحْفَةِ ثُمَّ جَعَلَ يَجْمَعُ فِيهَا الطَّعَامَ الَّذِي كَانَ فِي الصَّحْفَةِ وَيَقُولُ غَارَتْ أُمُّكُمْ ثُمَّ حَبَسَ الْخَادِمَ حَتَّى أُتِيَ بِصَحْفَةٍ مِنْ عِنْدِ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا فَدَفَعَ الصَّحْفَةَ الصَّحِيحَةَ إِلَى الَّتِي كُسِرَتْ صَحْفَتُهَا وَأَمْسَكَ الْمَكْسُورَةَ فِي بَيْتِ الَّتِي كَسَرَتْ۔

۲۱۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ أَوْ أَتَيْتُ الْجَنَّةَ فَأَبْصَرْتُ قَصْرًا فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا قَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ فَلَمْ يَمْنَعْنِي إِلَّا عِلْمِي بِغَيْرَتِكَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَا رَسُولَ اللهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا نَبِيَّ اللهِ أَوَعَلَيْكَ أَغَارُ۔

۲۱۱ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا قَالُوا هٰذَا لِعُمَرَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَبَكَى عُمَرُ وَهُوَ فِي الْمَجْلِسِ ثُمَّ قَالَ أَوَعَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ أَغَارُ۔

خادم کے ہاتھ پر مارا جس سے پیالہ گر کر ٹوٹ گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیالے کے ٹکڑے جمع کرکے ان میں کھانا جمع کیا جو اس پیالے میں تھا اور فرمایا: تمہاری ماں کو غیرت آ گئی۔ پھر آپ نے خادم کو ٹھہرا لیا، یہاں تک کہ ان کے گھر سے پیالہ منگوایا جن کے گھر آپ تشریف فرما تھے۔ ان سے آپ نے صحیح سالم پیالہ منگوا کر ان کے گھر بھیج دیا جن کا پیالہ ٹوٹا تھا اور ٹوٹا ہوا پیالہ ان کے گھر رکھ لیا جنہوں نے وہ توڑا تھا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا یا میں جنت میں گیا تو میں نے ایک محل دیکھا۔ میں نے پوچھا کہ یہ کس کے لیے ہے؟ فرشتوں نے کہا، حضرت عمر بن خطاب کے لیے۔ پس میں نے اس میں داخل ہونے کا ارادہ کیا۔ پس مجھے روکنے والی کوئی چیز نہ تھی سوائے اس کے کہ تمہاری غیرت میرے علم میں تھی۔ حضرت عمر بن خطاب نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، کیا میں آپ پر غیرت کروں گا؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سویا ہوا تھا تو میں نے جنت میں دیکھا کہ ایک محل کے کنارے ایک عورت وضو کر رہی ہے۔ میں نے پوچھا کہ یہ محل کس کا ہے؟ جواب دیا: یہ حضرت عمر کا ہے۔ پس مجھے ان کی غیرت یاد آ گئی اس لیے میں واپس لوٹ آیا۔ اس پر حضرت عمر رونے لگے اور وہ مجلس میں موجود تھے۔ پھر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا میں آپ پر غیرت کروں گا۔

ف: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق یہ خواب اسی جلد کی حدیث [illegible] میں بھی گزرا ہے۔ [illegible] معلوم ہوا کہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنت میں ان کا مکان بھی ملاحظہ فرمایا ہے۔ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کے بہت بڑے محسن ہوئے ہیں۔ اسلام اور مسلمانوں کو ان سے بڑی تقویت پہنچی۔ [illegible] ان کا جواب نہیں ہے۔ انہوں نے اپنے وقت کی عظیم طاقتوں یعنی قیصر و کسریٰ کا وقار بھی خاک میں ملا دیا تھا۔ [illegible] شہر فتح کرتے چلے گئے [illegible] قیصر و کسریٰ کی بلاد [illegible]
[illegible]

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چلنے والوں میں سے آئے۔

باب غَيْرَةِ النِّسَاءِ وَوَجْدِهِنَّ۔

۱۲۱۲۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً وَإِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبَى قَالَتْ فَقُلْتُ مِنْ أَيْنَ تَعْرِفُ ذَلِكَ فَقَالَ أَمَّا إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً فَإِنَّكِ تَقُولِينَ لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَإِذَا كُنْتِ غَضْبَى قُلْتِ لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ قَالَتْ قُلْتُ أَجَلْ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَهْجُرُ إِلَّا اسْمَكَ۔

۱۲۱۳۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ لِكَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهَا وَثَنَائِهِ عَلَيْهَا وَقَدْ أُوحِيَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ لَهَا فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ۔

باب ذَبِّ الرَّجُلِ عَنِ ابْنَتِهِ فِي الْغَيْرَةِ وَالْإِنْصَافِ۔

۱۲۱۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ إِنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُوا فِي أَنْ يُنْكِحُوا ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَلَا آذَنُ ثُمَّ لَا آذَنُ ثُمَّ لَا آذَنُ إِلَّا أَنْ يُرِيدَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِي وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ فَإِنَّمَا هِيَ بَضْعَةٌ مِنِّي يُرِيبُنِي مَا أَرَابَهَا وَيُؤْذِينِي مَا آذَاهَا هَكَذَا قَالَ۔

باب يَقِلُّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرُ النِّسَاءُ وَقَالَ

أَبُو مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَى

عورتوں کی غیرت اور ناراضگی:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ میں خوب جان لیتا ہوں جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو اور جب ناراض ہوتی ہو۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی کہ یہ بات آپ کس طرح معلوم کر لیتے ہیں۔ فرمایا کہ جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو تو کہتی ہو کہ رب محمد کی قسم اور جب تم ناراض ہوتی ہو تو کہتی ہو کہ رب ابراہیم کی قسم۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی ہاں، خدا کی قسم یا رسول اللہ! ایسی حالت میں صرف آپ کا نام ہی چھوڑتی ہوں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بیوی پر اتنی غیرت نہیں کی جتنی حضرت خدیجہ پر غیرت کرتی تھی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا ذکر کثرت سے فرماتے، ان کی تعریف بیان فرمایا کرتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف یہ وحی فرمائی گئی تھی کہ انہیں (حضرت خدیجہ کو) جنت میں موتی کے محل کی بشارت دے دو۔

بخوف غیرت و انصاف باپ کا اپنی بیٹی سے دفع کرنا۔

حضرت مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر شریف پر فرماتے ہوئے سنا کہ بنو ہشام بن مغیرہ نے مجھ سے اجازت مانگی ہے کہ اپنی بیٹی کا نکاح علی بن ابی طالب سے کر دیں۔ پس میں اجازت نہیں دیتا، پھر میں اجازت نہیں دیتا، پھر میں اجازت نہیں دیتا مگر یہ کہ علی بن ابی طالب چاہیں تو میری بیٹی کو طلاق دے دیں اور ان کی بیٹی سے نکاح کر لیں کیونکہ حضرت فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے جو بات اسے پریشان کرے وہ مجھے پریشان کرتی ہے اور جو بات اسے تکلیف دیتی ہے وہ مجھے بھی تکلیف دیتی ہے۔ آپ نے اسی طرح فرمایا۔

مردوں کی قلت اور عورتوں کی کثرت

حضرت ابو موسیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آخری زمانہ میں ایک

الرَّجُلَ الْوَاحِدَ تَتْبَعُهُ أَرْبَعُونَ امْرَأَةً يَلُذْنَ بِهِ مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ۔

۲۱۵۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَأُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَدِّثُكُمْ بِهِ أَحَدٌ غَيْرِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَكْثُرَ الْجَهْلُ وَيَكْثُرَ الزِّنَا وَيَكْثُرَ شُرْبُ الْخَمْرِ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ۔

بَابُ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا ذُو مَحْرَمٍ وَالدُّخُولُ عَلَى الْمُغِيبَةِ۔

۲۱۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالدُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَرَأَيْتَ الْحَمْوَ قَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ۔

۲۱۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ امْرَأَتِي خَرَجَتْ حَاجَّةً وَاكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا قَالَ ارْجِعْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ۔

بَابُ مَا يَجُوزُ أَنْ يَخْلُوَ الرَّجُلُ بِالْمَرْأَةِ عِنْدَ النَّاسِ۔

۲۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَلَا بِهَا فَقَالَ وَاللَّهِ إِنَّكُنَّ لَأَحَبُّ

ہوگا کہ پیچھے چالیس عورتیں لگی ہوئی ہوں گی کہ اس کی پناہ میں رہیں مردوں کی قلت اور عورتوں کی کثرت کے باعث ہوگا۔

قتادہ سے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں تم سے ایک ایسی حدیث بیان کروں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے میرے سوا اس حدیث کو تم سے کوئی بیان بھی نہیں کر سکتا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ علم اٹھ جائے گا، جہالت پھیل جائے گی، زنا اور شراب پینے کی کثرت ہو جائے گی، مرد گھٹ جائیں گے، عورتیں بڑھ جائیں گی یہاں تک کہ پچاس عورتوں کی دیکھ بھال کرنے والا ایک مرد ہوگا۔

آدمی کسی عورت کے پاس تنہائی میں جا سکتا ہے۔ جبکہ شوہر گھر موجود نہ ہو۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تنہا عورت (نامحرم) کے پاس جانے سے پرہیز کرو۔ انصار سے ایک آدمی نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ دیور کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟ فرمایا۔ دیور تو موت ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تنہائی میں کوئی شخص کسی عورت کے پاس نہ جائے مگر اس کے ذی محرم کے ساتھ۔ پس ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ! میری بیوی حج کرنے جا رہی ہے اور میرا نام فلاں غزوہ میں لکھ لیا گیا ہے۔ فرمایا کہ جاؤ جا کر اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔

لوگوں کے قریب کسی عورت سے علیحدگی میں باتیں کرنا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار کی ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ نے اس کے ساتھ علیحدگی میں باتیں کیں اور فرمایا کہ خدا کی قسم، تم (انصار) مجھے تمام لوگوں سے زیادہ پیارے ہو۔

[illegible]

بَابُ ۱۲۷ مَا يُنْهٰى مِنْ دُخُوْلِ الْمُتَشَبِّهِيْنَ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْمَرْأَةِ۔

۲۱۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَفِي الْبَيْتِ مُخَنَّثٌ فَقَالَ الْمُخَنَّثُ لِاَخِيْ اُمِّ سَلَمَةَ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ اُمَيَّةَ اِنْ فَتَحَ اللّٰهُ لَكُمُ الطَّائِفَ غَدًا اَدُلُّكَ عَلَى ابْنَةِ غَيْلَانَ فَاِنَّهَا تُقْبِلُ بِاَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلَنَّ هٰذَا عَلَيْكُنَّ۔

بَابُ ۱۲۸ نَظَرِ الْمَرْأَةِ اِلَى الْحَبَشِ وَنَحْوِهِمْ مِنْ غَيْرِ رِيْبَةٍ۔

۲۲۰۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ عَنْ عِيْسٰى عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِيْ بِرِدَائِهِ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَى الْحَبَشَةِ يَلْعَبُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى اَكُوْنَ اَنَا الَّذِيْ اَسْاَمُ فَاقْدُرُوْا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيْثَةِ السِّنِّ الْحَرِيْصَةِ عَلَى اللَّهْوِ۔

بَابُ ۱۲۹ خُرُوْجِ النِّسَاءِ لِحَوَائِجِهِنَّ۔

۲۲۱۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ اَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ لَيْلًا فَرَاٰهَا عُمَرُ فَعَرَفَهَا فَقَالَ اِنَّكِ وَاللّٰهِ يَا سَوْدَةُ مَا تَخْفَيْنَ عَلَيْنَا فَرَجَعَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهٗ وَهُوَ فِيْ حُجْرَتِيْ يَتَعَشّٰى وَاِنَّ فِيْ يَدِهٖ لَعَرْقًا فَاُنْزِلَ عَلَيْهِ فَرُفِعَ عَنْهُ وَهُوَ يَقُوْلُ قَدْ اَذِنَ لَكُنَّ اَنْ تَخْرُجْنَ لِحَوَائِجِكُنَّ۔

بَابُ ۱۳۰ اِسْتِئْذَانِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا فِيْ

مخنث لوگوں کی مشابہت کرنے والے مردوں کا عورتوں کے پاس آنا منع ہے

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف رکھتے اور گھر میں ایک مخنث بھی موجود تھا۔ پس مخنث نے حضرت ام سلمہ کے بھائی عبداللہ بن ابی امیہ سے کہا کہ اگر کل اللہ تعالیٰ نے آپ حضرات کو طائف پر فتح یاب کیا تو میں آپ کو غیلان کی بیٹی دکھاؤں گا کہ جب وہ آتی ہے تو چار بل پڑے ہوتے ہیں اور جب جاتی ہے تو آٹھ بل پڑ جاتے ہیں۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تمہارے (عورتوں کے) پاس نہ آیا کریں۔

عورت کا حبشیوں کو دیکھنا جبکہ فتنہ کا اندیشہ

ترجمہ۔
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے مجھے اپنی چادر میں چھپایا اور میں حبشیوں کو دیکھ رہی تھی جو مسجد میں کھیل رہے تھے۔ یہاں تک کہ میں دیکھتے دیکھتے خود تھک گئی۔ اب اندازہ کیجئے کہ ایک کمسن لڑکی کتنی دیر کھیل دیکھ سکتی ہے جو کھیل دیکھنے کی شائق ہو۔

ضروری کام کے لیے عورت کا باہر نکلنا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ام المومنین حضرت سودہ بنت زمعہ رات کے وقت باہر نکلیں تو انہیں حضرت عمر نے دیکھ لیا اور پہچان لیا۔ کہنے لگے اے حضرت سودہ! آپ ہم سے پوشیدہ نہیں رہ سکتیں۔ پس جب وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف واپس لوٹیں تو آپ سے اس بات کا ذکر کیا اور حضور اس وقت میرے حجرے میں شام کا کھانا تناول فرما رہے تھے اور ایک ہڈی آپ کے دست مبارک میں تھی کہ آپ پر وحی نازل ہونی شروع ہو گئی۔ جب وحی ختم ہو چکی تو آپ فرمانے لگے کہ تمہیں (عورتوں کو) ضروری حاجت کے تحت باہر نکلنے کی اجازت دی گئی ہے۔

مسجد وغیرہ میں جانے کے لیے شوہر سے اجازت حاصل کرنا

الْخُرُوجِ إِلَى الْمَسْجِدِ وَغَيْرِهِ۔

٢٢٢۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنَتِ امْرَأَةُ أَحَدِكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يَمْنَعْهَا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی کی بیوی اس سے مسجد میں جانے کی اجازت مانگے تو اسے روکا نہ جائے

بَابٌ ۱۲۷ مَا يَحِلُّ مِنَ الدُّخُولِ وَالنَّظَرِ إِلَى النِّسَاءِ فِي الرَّضَاعِ

٢٢٣۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَ عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ فَاسْتَأْذَنَ عَلَيَّ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّهُ عَمُّكِ فَأْذَنِي لَهُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَذَلِكَ بَعْدَ أَنْ ضُرِبَ عَلَيْنَا الْحِجَابُ قَالَتْ عَائِشَةُ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ۔

رضاعی عورتوں کے پاس جانا اور انہیں دیکھنا جائز ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے رضاعی چچا آئے اور مجھ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی میں نے انہیں اجازت دینے سے انکار کیا کہ جب تک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت نہ کر لوں اجازت نہیں دے سکتی۔ پس جب آپ آئے اور اس سلسلے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ تمہارے چچا ہیں انہیں اجازت دے دیا کرو۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ مجھے تو عورت نے دودھ پلایا تھا مرد نے نہیں پلایا۔ ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ تمہارے چچا ہیں، تمہارے پاس آ سکتے ہیں کوئی مضائقہ نہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ یہ پردے کا حکم نازل ہو جانے کے بعد کی بات ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ رضاعت سے وہی رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو ولادت سے

بَابٌ ۱۲۸ لَا تُبَاشِرِ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ فَتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا۔

٢٢٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبَاشِرِ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ فَتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا كَأَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا۔

عورت اپنے خاوند کے سامنے کسی دوسری عورت کی تعریف نہ کرے۔

ابو وائل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی عورت اپنے خاوند کے سامنے کسی دوسری عورت کی خوبیاں اس طرح بیان نہ کرے گویا وہ اسے سامنے دیکھ رہا ہے۔

٢٢٥۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبَاشِرِ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ فَتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا كَأَنَّهُ

شقیق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی عورت کسی دوسری عورت کی خوبیاں اپنے خاوند کے سامنے اس طرح بیان نہ کرے کہ گویا وہ اس کی آنکھوں

يَنظُرُ إِلَيْهَا۔

کے سامنے ہے۔

بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى نِسَائِهِ

مرد کا یہ کہنا کہ آج میں اپنی ساری بیویوں کے پاس جاؤں گا۔

۲۲۶ - حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ بِمِائَةِ امْرَأَةٍ تَلِدُ كُلُّ امْرَأَةٍ غُلَامًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ قُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَمْ يَقُلْ وَنَسِيَ فَأَطَافَ بِهِنَّ وَلَمْ تَلِدْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ نِصْفَ إِنْسَانٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمْ يَحْنَثْ وَكَانَ أَرْجَى لِحَاجَتِهِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے فرمایا کہ آج رات ضرور اپنی ایک سو بیویوں کے پاس جاؤں گا، ہر بیوی ایک لڑکا جنے گی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا۔ پس فرشتے نے ان سے کہا کہ ان شاء اللہ کہہ لیجیے مگر وہ کہنا بھول گئے تھے۔ پس وہ ان میں سے ہر ایک کے پاس گئے لیکن کسی کے ہاں بچہ پیدا نہ ہوا سوائے ایک بیوی کے اور وہ بھی آدھا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ان شاء اللہ کہہ لیتے تو ان کی قسم نہ ٹوٹتی اور حاجت پوری ہونے کی امید بہت بڑھ جاتی۔

بَابُ لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ لَيْلًا إِذَا أَطَالَ الْغَيْبَةَ مَخَافَةَ أَنْ يُخَوِّنَهُمْ أَوْ يَلْتَمِسَ عَثَرَاتِهِمْ

سفر سے رات کے وقت گھر نہ آئے جبکہ طویل عدم موجودگی کے بعد آئے تاکہ گھر والوں پر تہمت لگانے اور عیب جوئی کا موجب نہ بنے

۲۲۷ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ أَنْ يَأْتِيَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ طُرُوقًا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے رات کے وقت اپنے اہل وعیال کے پاس واپس آنے کو ناپسند فرمایا کرتے تھے۔

۲۲۸ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَطَالَ أَحَدُكُمُ الْغَيْبَةَ فَلَا يَطْرُقْ أَهْلَهُ لَيْلًا۔

شعبی نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص مدت تک اپنے گھر سے غیر حاضر رہا ہو تو اپنے اہل وعیال کے پاس رات کے وقت نہ آئے۔

پارہ — ۲۲

بسم الله الرحمٰن الرحيم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

باب ۱۵۱ طلب الولد۔

۲۲۹ - حدثنا مسدد عن هشيم عن سيار عن الشعبي عن جابر قال كنت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في غزوة فلما قفلنا تعجلت على بعير قطوف فلحقني راكب من خلفي فالتفت فإذا أنا برسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما يعجلك قلت إني حديث عهد بعرس قال فبكرا تزوجت أم ثيبا قلت بل ثيبا قال فهلا جارية تلاعبها وتلاعبك قال فلما قدمنا ذهبنا لندخل فقال أمهلوا حتى تدخلوا ليلا أي عشاء لكي تمتشط الشعثة وتستحد المغيبة قال وحدثني الثقة أنه قال في هذا الحديث الكيس الكيس يا جابر يعني الولد۔

۲۳۰ - حدثنا محمد بن الوليد حدثنا محمد بن جعفر حدثنا شعبة عن سيار عن الشعبي عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما أن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا دخلت ليلا فلا تدخل على أهلك حتى تستحد المغيبة وتمتشط الشعثة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فعليك بالكيس الكيس تابعه عبيد الله عن وهب عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم في الكيس۔

اولاد کی خواہش کرنا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک غزوہ کے اندر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا جب ہم واپس لوٹے تو میں اپنے سست رفتار اونٹ کو تیز چلانے کی کوشش کر رہا تھا اتنے میں ایک سوار پیچھے سے آ ملا۔ جب میں نے مڑ کر دیکھا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے۔ فرمایا: تمہیں کیا جلدی ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ میری نئی نئی شادی ہوئی ہے۔ فرمایا کنواری سے یا ثیبہ سے؟ میں عرض گزار ہوا کہ ثیبہ سے۔ فرمایا کنواری لڑکی سے کیوں نہ کی، تم اس کے ساتھ کھیلتے اور وہ تمہارے ساتھ۔ جب ہم مدینہ منورہ کے نزدیک پہنچے اور اندر جانے لگے تو فرمایا: ٹھہرو یہاں تک کہ رات ہو جائے یعنی عشاء کا وقت ہو جائے تاکہ پراگندہ بالوں والی کنگھی کر لے اور جس کا خاوند غائب رہا ہو وہ صفائی کر لے۔ ایک ثقہ راوی نے میرے سامنے یہ بھی کہا ہے کہ اس حدیث میں الکیس الکیس یا جابر ہے یعنی اولاد۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم رات کے وقت مدینہ منورہ کے پاس آؤ تو گھر نہ جاؤ یہاں تک کہ تمہاری غیر حاضری والی زیرِ ناف کی صفائی کر لے اور پراگندہ بالوں والی کنگھی کر لے۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہیں اولاد کی خواہش کرنی چاہیے، اولاد کی خواہش کے متعلق۔ عبیداللہ اور وہب نے حضرت جابر سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

باب ۱۵۲ تستحد المغيبة وتمتشط۔

۲۳۱ - حدثني يعقوب بن إبراهيم حدثنا

عورتوں کا بالوں سے پاک ہونا اور کنگھی کرنا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک غزوہ

هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ فَلَمَّا قَفَلْنَا كُنَّا قَرِيبًا مِنَ الْمَدِينَةِ تَعَجَّلْتُ عَلَى بَعِيرٍ لِي قَطُوفٍ فَلَحِقَنِي رَاكِبٌ مِنْ خَلْفِي فَنَخَسَ بَعِيرِي بِعَنَزَةٍ كَانَتْ مَعَهُ فَسَارَ بَعِيرِي كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ الْإِبِلِ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ أَتَزَوَّجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَبِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا قَالَ قُلْتُ بَلْ ثَيِّبًا قَالَ فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ أَمْهِلُوا حَتَّى تَدْخُلُوا لَيْلًا أَيْ عِشَاءً لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ.

بَابُ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ إِلَى قَوْلِهِ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَى عَوْرَاتِ النِّسَاءِ

۲۲۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ اخْتَلَفَ النَّاسُ بِأَيِّ شَيْءٍ دُووِيَ جُرْحُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فَسَأَلُوا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ وَكَانَ مِنْ آخِرِ مَنْ بَقِيَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ وَمَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي كَانَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ تَغْسِلُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَعَلِيٌّ يَأْتِي بِالْمَاءِ عَلَى تُرْسِهِ فَأُخِذَ حَصِيرٌ فَحُرِّقَ فَحُشِيَ بِهِ جُرْحُهُ.

بَابُ وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ

۲۲۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَأَلَهُ رَجُلٌ شَهِدْتَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيدَ أَضْحًى أَوْ فِطْرًا قَالَ نَعَمْ وَلَوْلَا مَكَانِي مِنْهُ مَا شَهِدْتُهُ يَعْنِي مِنْ صِغَرِهِ ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى ثُمَّ

کہ ہم ایک غزوے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے جب ہم واپس لوٹے اور مدینہ منورہ کے قریب آپہنچے تو میں نے اپنے سست رفتار اونٹ کو تیز چلانا شروع کیا پس ایک سوار پیچھے سے میرے پاس آیا اور اس نے نیزے سے جو اس کے پاس تھا میرے اونٹ کو چبھویا پس میرا اونٹ ایسا تیز چلنے لگا جیسے عمدہ اونٹ ہوتے ہیں جو تم دیکھتے ہو۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میری نئی نئی شادی ہوئی ہے۔ فرمایا کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ ہاں۔ فرمایا کنواری سے یا بیوہ سے؟ میں عرض گزار ہوا کہ بیوہ سے۔ فرمایا کنواری سے کیوں نہ کی کہ تم اس سے کھیلتے اور وہ تم سے کھیلتی۔ جب ہم مدینہ منورہ پہنچے اور گھروں میں جانے لگے تو فرمایا کہ ٹھہرو، رات کے وقت جانا تاکہ پراگندہ بالوں والی کنگھی کر لے اور جس کا خاوند غائب تھا وہ صفائی کر لے۔

عورتیں اپنا سنگار کس کو دکھائیں

اور اپنی زینت ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر (سورۂ نور)

۲۲۲۔ ابو حازم کا بیان ہے کہ لوگوں میں اختلاف ہوا کہ غزوۂ احد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زخم کا علاج کس چیز سے کیا گیا تھا۔ پس انہوں نے حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے پوچھا اور وہ مدینہ منورہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے آخری تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ اب کوئی شخص ایسا باقی نہیں رہا جو مجھ سے زیادہ اسے جانتا ہو۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کے چہرۂ انور سے خون دھوتی تھیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ڈھال میں پانی لاتے تھے۔ پھر ایک چٹائی جلا کر زخم میں بھر دی گئی۔

جو بچے بلوغ کو نہ پہنچے

۲۲۳۔ عبدالرحمن بن عابس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا جبکہ ایک آدمی نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید الاضحیٰ یا عید الفطر میں حاضر ہوئے تھے؟ فرمایا کہ ہاں، اگر مجھے آپ کا قرب حاصل نہ ہوتا تو کم سنی کے باعث میں حاضر نہ ہوتا۔ پھر رسول اللہ

حتى بعد أن أتانا ثم أتى النساء فوعظهن وذكرهن وأمرهن بالصدقة فرأيتهن يهوين إلى آذانهن وحلوقهن يدفعن إلى بلال ثم ارتفع هو وبلال إلى بيته.

باب قول الرجل لصاحبه هل أعرستم الليلة وطعن الرجل ابنته في الخاصرة عند العتاب.

۲۲۴ - حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن عبد الرحمن بن القاسم عن أبيه عن عائشة قالت عاتبني أبو بكر وجعل يطعنني بيده في خاصرتي فلا يمنعني من التحرك إلا مكان رسول الله صلى الله عليه وسلم ورأسه على فخذي.

كتاب الطلاق

بسم الله الرحمن الرحيم

باب قول الله تعالى يا أيها النبي إذا طلقتم النساء فطلقوهن لعدتهن وأحصوا العدة. أحصيناه حفظناه وعددناه. وطلاق السنة أن يطلقها طاهرا من غير جماع ويشهد شاهدين.

۲۲۵ - حدثنا إسماعيل بن عبد الله قال حدثني مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما أنه طلق امرأته وهي حائض على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فسأل عمر بن الخطاب رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ذلك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم مره فليراجعها ثم ليمسكها حتى تطهر ثم تحيض ثم تطهر ثم إن شاء أمسك بعد وإن شاء طلق قبل أن يمس فتلك العدة التي أمر الله أن تطلق لها النساء.

انہیں آپ نے نصیحت فرمائی، آخرت یاد دلائی اور خیرات کرنے کا حکم دیا۔ پس میں نے انہیں دیکھا کہ اپنے کانوں اور گلوں کی جانب ہاتھ بڑھا کر زیور اتار اتار کر حضرت بلال کے سپرد کر رہی تھیں پھر آپ اور حضرت بلال گھر تشریف لے گئے۔

اپنے ساتھی سے شب زفاف گزارنے کے متعلق پوچھنا اور غصے میں اپنی بیٹی کو مارنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھ سے والد ماجد حضرت ابوبکر ناراض ہوئے، مجھ پر غصہ آیا اور وہ اپنا ہاتھ میری کوکھ پر مارنے لگے لیکن میں نے حرکت نہ کی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری ران پر اپنا سر مبارک رکھ کر آرام فرما تھے۔

کتاب الطلاق

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

طلاق کی عدت

اے نبی! جب تم عورتوں کو طلاق دو تو ان کی عدت کے وقت پر انہیں طلاق دو اور عدت کا شمار رکھو (سورۃ الطلاق آیت ۱)۔ احصینا ہم نے یاد رکھا، اسے شمار کیا۔ طلاق کا سنت طریقہ یہ ہے کہ ایسے طہر میں طلاق دے جس میں جماع نہ کیا ہو اور دو گواہ مقرر کئے جائیں۔

نافع سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں اپنی بیوی کو طلاق دے دی جبکہ وہ حائضہ تھیں۔ پس اس بارے میں حضرت عمر بن خطاب نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے کہو کہ رجوع کرے، پھر اسے روکے رکھے یہاں تک کہ پاک ہو جائے پھر حیض آئے پھر پاک ہو جائے۔ اب اگر چاہے تو رکھے اور چاہے تو طلاق دے دے لیکن اسے ہاتھ لگانے سے پہلے۔ پس یہی وہ عدت ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ عورتوں کو اس طرح طلاق دی جائے۔

باب إذا طلقت الحائض تعتد بذلك الطلاق

٢٣٦ - حدثنا سليمان بن حرب حدثنا شعبة عن أنس بن سيرين قال سمعت ابن عمر قال طلق ابن عمر امرأته وهي حائض فذكر عمر للنبي صلى الله عليه وسلم فقال ليراجعها قلت تحتسب قال فمه. وعن قتادة عن يونس بن جبير عن ابن عمر قال مره فليراجعها قلت تحتسب قال أرأيت إن عجز واستحمق. وقال أبو معمر حدثنا عبد الوارث حدثنا أيوب عن سعيد بن جبير عن ابن عمر قال حسبت علي بتطليقة.

باب من طلق، وهل يواجه الرجل امرأته بالطلاق.

٢٣٧ - حدثنا الحميدي حدثنا الوليد حدثنا الأوزاعي قال سألت الزهري أي أزواج النبي صلى الله عليه وسلم استعاذت منه قال أخبرني عروة عن عائشة رضي الله عنها أن ابنة الجون لما أدخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم ودنا منها قالت أعوذ بالله منك فقال لها لقد عذت بعظيم الحقي بأهلك. قال أبو عبد الله رواه حجاج بن أبي منيع عن جده عن الزهري أن عروة أخبره أن عائشة قالت.

٢٣٨ - حدثنا أبو نعيم حدثنا عبد الرحمن بن غسيل عن حمزة بن أبي أسيد عن أبي أسيد رضي الله عنه قال خرجنا مع النبي صلى الله عليه وسلم حتى انطلقنا إلى حائط يقال له الشوط حتى انتهينا إلى حائطين فجلسنا بينهما فقال النبي صلى الله عليه وسلم اجلسوا هاهنا ودخل وقد أتي بالجونية فأنزلت في بيت في نخل في بيت أميمة بنت النعمان

اگر حیض والی عورت کو طلاق دی جائے تو کیا وہ طلاق شمار ہوگی

حضرت انس بن سیرین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عمر کو فرماتے سنا کہ انہوں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی تھی پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس سے رجوع کرے۔ میں نے عرض کیا کہ کیا یہ طلاق شمار ہوگی؟ فرمایا تو اور کیا ہے۔ یونس بن جبیر نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا اسے حکم دو پھر اسے رجوع کرنا چاہیے۔ میں نے کہا کیا یہ بھی شمار ہوگی؟ فرمایا تو کیا خیال ہے اگر وہ عاجز آ جائے یا احمق بن جائے۔ سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ یہ مجھ پر ایک طلاق شمار ہوگی۔

کیا طلاق کے وقت مرد کو بیوی کی جانب متوجہ ہونا چاہیے

امام اوزاعی کہتے ہیں کہ میں نے زہری سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کس بیوی نے آپ سے پناہ مانگی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ مجھے عروہ نے بتایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب جون کی بیٹی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجی گئی اور آپ اس کے نزدیک ہوئے تو اس نے کہا میں آپ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں۔ آپ نے فرمایا تو نے بڑی ذات کی پناہ مانگی ہے، اپنے گھر والوں کے پاس چلی جا۔ امام بخاری نے فرمایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ کی اس حدیث کو حجاج نے دوسری سند سے بھی پیش کیا ہے۔

حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ باہر نکلے یہاں تک کہ ایک باغ میں پہنچے جس کو شوط کہا جاتا تھا، جب ہم دو باغوں کے درمیان جا کر بیٹھ گئے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم یہیں بیٹھے رہنا اور آپ اندر تشریف لے گئے اور جونیہ لائی گئی۔ پس اسے کھجوروں کے ایک باغ میں امیمہ بنت نعمان بن شراحیل کے گھر میں اتارا گیا۔ اور اس کے ساتھ اس کی دایہ بھی تھی۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس داخل

بِنْتِ شَرَاحِيلَ وَمَعَهَا دَايَتُهَا حَاضِنَةٌ لَهَا، فَلَمَّا دَخَلَ
عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: هَبِي نَفْسَكِ لِي.
قَالَتْ: وَهَلْ تَهَبُ الْمَلِكَةُ نَفْسَهَا لِلسُّوقَةِ؟ قَالَ
فَأَهْوَى بِيَدِهِ يَضَعُ يَدَهُ عَلَيْهَا لِتَسْكُنَ، فَقَالَتْ: أَعُوذُ
بِاللهِ مِنْكَ. فَقَالَ: قَدْ عُذْتِ بِمَعَاذٍ. ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ
يَا أَبَا أُسَيْدٍ اكْسُهَا رَازِقِيَّتَيْنِ وَأَلْحِقْهَا بِأَهْلِهَا. وَ
قَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّيْسَابُورِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ
عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ وَأَبِي أُسَيْدٍ قَالَا: تَزَوَّجَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَيْمَةَ بِنْتَ شَرَاحِيلَ، فَلَمَّا أُدْخِلَتْ
عَلَيْهِ بَسَطَ يَدَهُ إِلَيْهَا، فَكَأَنَّهَا كَرِهَتْ ذٰلِكَ، فَأَمَرَ
أَبَا أُسَيْدٍ أَنْ يُجَهِّزَهَا وَيَكْسُوَهَا ثَوْبَيْنِ رَازِقِيَّيْنِ.

۲۲۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ
بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَمْزَةَ عَنْ أَبِيهِ
وَعَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ بِهٰذَا.

۲۳۰ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ
يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي غَلَّابٍ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ
قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ. فَقَالَ
تَعْرِفُ ابْنَ عُمَرَ؟ إِنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَأَتَى
عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ
لَهُ، فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا، فَإِذَا طَهُرَتْ فَأَرَادَ أَنْ
يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا. قُلْتُ: فَهَلْ عَدَّ ذٰلِكَ طَلَاقًا؟
قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ.

بَابُ مَنْ أَجَازَ طَلَاقَ الثَّلَاثِ لِقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ. وَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فِي مَرِيضٍ طَلَّقَ: لَا أَرَى أَنْ تَرِثَ مَبْتُوتَتُهُ. وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: تَرِثُهُ. فَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ: تَزَوَّجُ إِذَا انْقَضَتِ الْعِدَّةُ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ مَاتَ الزَّوْجُ الْآخَرُ؟ فَرَجَعَ عَنْ ذٰلِكَ.

نے فرمایا۔ اپنے آپ کو میرے سپرد کر دو۔ وہ کہنے لگی کہ کہیں
ملکہ بھی اپنے آپ کو کسی بازاری کے سپرد کر سکتی ہے۔ راوی کا بیان ہے
کہ آپ نے دایاں دست مبارک بڑھایا تاکہ اس کے سر پر رکھ کر تسکین
دیں لیکن اس نے کہا۔ میں آپ سے خدا کی پناہ مانگتی ہوں۔ پس آپ
نے فرمایا۔ تم نے اس کی پناہ لی ہے جس کی پناہ لی جاتی ہے پھر آپ
ہمارے پاس باہر تشریف لائے اور فرمایا۔ اے ابو اسید اسے دو کپڑے
پہنا کر اس کے گھر والوں کے پاس پہنچا دو۔ حسین بن ولید نیشاپوری
عبدالرحمن، عباس بن سہل، ان کے والد ماجد اور حضرت ابو اسید فرماتے ہیں کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امیمہ بنت شراحیل سے نکاح کیا لیکن جب
اس کے پاس گئے اور اس کی طرف ہاتھ بڑھایا تو اس نے ناپسند کیا۔ پس آپ
نے ابو اسید کو حکم دیا کہ [illegible] دو کپڑے پہنا دے۔
عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن ابو الوزیر، عبدالرحمن، حمزہ، ان کے والد ماجد
عباس بن سہل بن سعد، ان کے والد ماجد سے
سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

حجاج بن منہال، ہمام بن یحییٰ، قتادہ، ابو غلاب، یونس بن جبیر سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمر سے کہا کہ ایک شخص نے
اپنی بیوی کو طلاق دے دی جبکہ وہ حائضہ تھی۔ فرمایا۔ کیا تم ابن عمر
کو جانتے ہو؟ انہوں نے بھی حالت حیض میں اپنی بیوی کو طلاق دے دی
تھی۔ تو حضرت عمر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ
میں حاضر ہوئے اور اس بات کا ذکر کیا۔ آپ نے انہیں حکم دیا کہ رجوع
کر لیں۔ پھر جب وہ پاک ہو جائے اور طلاق دینا چاہیں تو طلاق
دے دیں۔ میں نے کہا کیا اسے ایک طلاق شمار کیا گیا؟ فرمایا
کیا تم سمجھتے ہو کہ وہ عاجز اور احمق ہو گیا ہے۔

جس نے تین طلاقوں کو جائز بتایا

کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ طلاق دو بار تک ہے پھر بھلائی کے ساتھ روک لینا ہے یا
نکوئی کے ساتھ چھوڑ دینا۔ حضرت ابن زبیر کا قول ہے کہ اگر کوئی مرض موت
میں اپنی بیوی کو طلاق دے تو میرے خیال میں وہ میراث نہیں پائے گی
اور شعبی کا قول ہے کہ وہ وارث ہوگی۔ ابن شبرمہ نے پوچھا کہ عدت
گزر جانے کے بعد نکاح کر سکتی ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا تو
ابن شبرمہ نے کہا کہ اگر دوسرا شوہر بھی مر گیا تو؟ اس پر انہوں نے اپنے قول سے رجوع کر لیا

١٢٢٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَهُ
أَنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ جَاءَ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ
فَقَالَ لَهُ يَا عَاصِمُ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا
أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ سَلْ لِي يَا عَاصِمُ
عَنْ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ
عَاصِمٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا
حَتَّى كَبُرَ عَلَى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ جَاءَهُ عُوَيْمِرٌ
فَقَالَ يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمٌ لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ قَدْ كَرِهَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْأَلَةَ الَّتِي سَأَلْتُهُ
عَنْهَا قَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللّٰهِ لَا أَنْتَهِي حَتَّى أَسْأَلَهُ عَنْهَا
فَأَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتَّى جَاءَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَسَطَ النَّاسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا
وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ
يَفْعَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَنْزَلَ
اللّٰهُ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا. قَالَ
سَهْلٌ فَتَلَاعَنَا وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ عُوَيْمِرٌ كَذَبْتُ عَلَيْهَا
يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ
أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ
شِهَابٍ فَكَانَتْ تِلْكَ سُنَّةَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ.

١٢٢٧ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ
قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ
قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ
أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ امْرَأَةَ رِفَاعَةَ
الْقُرَظِيِّ جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ

[illegible]

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
عنہا سے روایت کی ہے کہ رفاعہ قرظی کی بیوی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! رفاعہ
نے مجھے طلاق بائن دے دی ہے اور اس کے بعد میں
نے عبدالرحمن بن زبیر قرظی سے نکاح کر لیا

إِنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي وَإِنِّي تَزَوَّجْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزُّبَيْرِ الْقُرَظِيَّ وَإِنَّمَا مَعَهُ مِثْلُ الْهُدْبَةِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لَا حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ۔

۲۲۳ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَتَزَوَّجَتْ فَطَلَّقَ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَحِلُّ لِلْأَوَّلِ قَالَ لَا حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَهَا كَمَا ذَاقَ الْأَوَّلُ۔

بَابُ مَنْ خَيَّرَ نِسَاءَهُ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى

قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا۔

۲۲۴ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَا اللهَ وَرَسُولَهُ فَلَمْ يَعُدَّ ذٰلِكَ عَلَيْنَا شَيْئًا۔

۲۲۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَامِرٌ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْخِيَرَةِ فَقَالَتْ خَيَّرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَكَانَ طَلَاقًا قَالَ مَسْرُوقٌ لَا أُبَالِي أَخَيَّرْتُهَا وَاحِدَةً أَوْ مِائَةً بَعْدَ أَنْ تَخْتَارَنِي۔

بَابُ إِذَا قَالَ فَارَقْتُكِ أَوْ سَرَّحْتُكِ

أَوِ الْخَلِيَّةُ أَوِ الْبَرِيَّةُ أَوْ مَا عُنِيَ بِهِ الطَّلَاقُ فَهُوَ عَلَى نِيَّتِهِ۔ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسَرِّحُوهُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا وَقَالَ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا وَقَالَ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ وَقَالَ

ہے جب کہ میں اس کے پاس کپڑے کی طرح ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شاید تم رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہو؟ یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک تم اس کا اور وہ تمہارا ذائقہ نہ چکھے۔

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں تو اس عورت نے دوسرے شخص سے نکاح کر لیا لیکن اس نے بھی طلاق دے دی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کیا وہ عورت اپنے پہلے خاوند کے لیے حلال ہے؟ فرمایا۔ حلال نہیں ہے یہاں تک کہ دوسرا خاوند اس کا ذائقہ چکھے جیسے پہلے نے چکھا تھا۔

بیویوں کو اختیار دینا

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اپنی بیویوں سے فرما دیجئے کہ اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں مال و متاع دوں اور اچھے طریقے سے رخصت کر دوں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں اختیار دیا تھا۔ پس ہم نے اللہ اور اس کے رسول کو اختیار کر لیا جس کے باعث ہم پر کوئی طلاق نہ پڑی۔

مسروق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اختیار دینے کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں اختیار دیا تھا تو یہ طلاق کب ہوئی؟ مسروق کا قول ہے کہ اس کے بعد میں پرواہ نہیں کرتا خواہ اپنی بیوی کو ایک مرتبہ اختیار دوں یا سو مرتبہ جبکہ وہ مجھے اختیار کر لے۔

طلاق کے الفاظ

جب کوئی اپنی بیوی سے کہے کہ میں نے تجھے جدا کیا یا میں نے تجھے رخصت کیا یا تو خلیہ ہے یا بریہ ہے یا ایسے الفاظ جن سے طلاق مراد لی جاتی ہے تو اس کا انحصار مرد کی نیت پر ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے اور انہیں اچھی طرح چھوڑ دو (الاحزاب) اور فرمایا کہ میں تمہیں اچھی طرح چھوڑ دوں (الاحزاب) اور فرمایا کہ دستور کے مطابق

أَوْ مِائَةً بَعْدَ أَنْ تَخْتَارَنِي وَلَقَدْ سَأَلْتُ عَائِشَةَ فَقَالَتْ قَدْ خَيَّرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَكَانَ طَلَاقًا۔

بَابُ مَنْ قَالَ لِامْرَأَتِهِ أَنْتِ عَلَيَّ حَرَامٌ

وَقَالَ الْحَسَنُ نِيَّتُهُ وَقَالَ أَهْلُ الْعِلْمِ إِذَا طَلَّقَ ثَلَاثًا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْهِ فَسَمَّوْهُ حَرَامًا بِالطَّلَاقِ وَالْفِرَاقِ وَلَيْسَ هٰذَا كَالَّذِي يُحَرِّمُ الطَّعَامَ لِأَنَّهُ لَا يُقَالُ لِطَعَامِ الْحِلِّ حَرَامٌ وَيُقَالُ لِلْمُطَلَّقَةِ حَرَامٌ وَقَالَ فِي الطَّلَاقِ ثَلَاثًا لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا سُئِلَ عَمَّنْ طَلَّقَ ثَلَاثًا قَالَ لَوْ طَلَّقْتَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنِي بِهٰذَا فَإِنْ طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا حَرُمَتْ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ۔

وحَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَأَتَهُ فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ فَطَلَّقَهَا وَكَانَتْ مَعَهُ مِثْلُ الْهُدْبَةِ فَلَمْ تَصِلْ مِنْهُ إِلَى شَيْءٍ تُرِيدُهُ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ طَلَّقَهَا فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ زَوْجِي طَلَّقَنِي وَإِنِّي تَزَوَّجْتُ زَوْجًا غَيْرَهُ فَدَخَلَ بِي وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ الْهُدْبَةِ فَلَمْ يَقْرَبْنِي إِلَّا هَنَةً وَاحِدَةً لَمْ يَصِلْ مِنِّي إِلَى شَيْءٍ فَأَحِلُّ لِزَوْجِي الْأَوَّلِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلِّينَ لِزَوْجِكِ الْأَوَّلِ حَتَّى يَذُوقَ الْآخَرُ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ۔

بَابُ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللهُ لَكَ

وحَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ سَمِعَ الرَّبِيعَ بْنَ نَافِعٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ

[illegible]

بیوی کو اپنے اوپر حرام کر لینا

[illegible]

حلال کو حرام کیوں کرتے ہو

[illegible]

عباس يقول إذا حرم امرأته ليس بشيء وقال لقد كان لكم
في رسول الله أسوة حسنة۔

۲۲۸۔ حدثني الحسن بن محمد بن صباح حدثنا
حجاج عن ابن جريج قال زعم عطاء أنه سمع عبيد بن
عمير يقول سمعت عائشة رضي الله عنها أن النبي صلى
الله عليه وسلم كان يمكث عند زينب ابنة جحش ويشرب
عندها عسلا فتواصيت أنا وحفصة أن أيتنا دخل
عليها النبي صلى الله عليه وسلم فلتقل إني أجد
منك ريح مغافير أكلت مغافير فدخل على
إحداهما فقالت له ذلك فقال لا بل شربت
عسلا عند زينب ابنة جحش ولن أعود له فنزلت
يا أيها النبي لم تحرم ما أحل الله لك إلى إن
تتوبا إلى الله لعائشة وحفصة وإذ أسر النبي
إلى بعض أزواجه لقوله بل شربت عسلا۔

۲۲۹۔ حدثنا فروة بن أبي المغراء حدثنا علي
بن مسهر عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة
رضي الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
يحب العسل والحلواء وكان إذا انصرف من العصر
دخل على نسائه فيدنو من إحداهن فدخل على
حفصة بنت عمر فاحتبس أكثر ما كان يحتبس فغرت
فسألت عن ذلك فقيل لي أهدت لها امرأة من
قومها عكة من عسل فسقت النبي صلى الله عليه وسلم
منه شربة فقلت أما والله لنحتالن له فقلت
لسودة بنت زمعة إنه سيدنو منك فإذا دنا منك
فقولي أكلت مغافير فإنه سيقول لك لا فقولي له
ما هذه الريح التي أجد منك فإنه سيقول لك
سقتني حفصة شربة عسل فقولي له جرست نحله
العرفط وسأقول ذلك وقولي أنت يا صفية ذاك
قالت تقول سودة فوالله ما هو إلا أن قام على الباب

اور فرمایا کہ تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا
اسوۂ حسنہ بہترین نمونہ ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ آپ حضرت زینب بنت جحش کے پاس
ٹھہرتے اور شہد پیا کرتے تھے چنانچہ میں نے اور حضرت حفصہ
نے باہم مشورہ کیا کہ ہم میں سے جس کے پاس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم پہلے تشریف لائیں تو وہ کہے کہ آپ کے دہن مبارک
سے مغافیر کھانے کی بو آتی ہے۔ پس ہم میں سے ایک کے پاس
جب تشریف لائے تو انہوں نے یہی کہا۔ آپ نے فرمایا میں نے
زینب بنت جحش کے ہاں سے شہد پیا ہے اب کبھی نہیں پیوں گا۔ اس
پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اے غیب بتانے والے (نبی) تم اپنے اوپر کیوں حرام کئے لیتے ہو جو اللہ نے
تمہارے لئے حلال کیا ہے ... اگر نبی کی دونوں بیبیاں اللہ کی طرف رجوع کریں
حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ سے خطاب ہے اور جب نبی نے اپنی بعض بیوی
سے ایک راز کی بات فرمائی یعنی یہ کہ میں نے شہد پیا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم شہد اور میٹھی چیز پسند فرماتے تھے۔ جب آپ نماز عصر سے فارغ ہوتے
تو اپنی ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے جاتے اور کسی ایک کے نزدیک ہو جاتے
چنانچہ ایک دفعہ حضرت حفصہ کے پاس گئے اور معمول سے زیادہ ٹھہرے
مجھے غیرت آئی تو میں نے اس کی بابت پوچھا تو بتایا گیا کہ ان کی
قوم کی ایک عورت نے شہد کی ایک کپی ہدیہ بھیجی تھی جس سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کو شربت پلایا ہے۔ میں نے کہا خدا کی قسم ہم ضرور ایک حیلہ کریں گی
میں نے حضرت سودہ بنت زمعہ سے کہا کہ جب آپ تمہارے قریب تشریف
لائیں گے تو جب آپ تمہارے نزدیک آئیں تو کہنا کہ آپ نے مغافیر
کھایا ہے؟ آپ فرمائیں گے نہیں۔ تو کہنا کہ آپ کے دہن مبارک سے یہ بو کیسی ہے
وہ فرمائیں گے کہ مجھے حفصہ نے شہد کا شربت پلایا ہے تو کہنا کہ شاید اس
کی مکھی نے عرفط کا رس چوسا ہوگا۔ اور میں بھی یہی کہوں گی اور اے صفیہ تم
بھی یہی کہنا۔ حضرت سودہ کا بیان ہے کہ خدا کی قسم ابھی آپ دروازے پر
تھے ... آپ کے دہن مبارک سے ... جب آپ دروازے پر کھڑے

[illegible]

بَابٌ لَا طَلَاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَىٰ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا فَمَتِّعُوهُنَّ وَسَرِّحُوهُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ جَعَلَ اللّٰهُ الطَّلَاقَ بَعْدَ النِّكَاحِ [illegible] أَنَّهَا لَا تُطَلَّقُ۔

بَابٌ إِذَا قَالَ لِامْرَأَتِهِ وَهُوَ مُكْرَهٌ هٰذِهِ أُخْتِي فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِسَارَةَ هٰذِهِ أُخْتِي وَذٰلِكَ فِي ذَاتِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

بَابُ الطَّلَاقِ فِي الْإِغْلَاقِ وَالْكُرْهِ وَالسَّكْرَانِ وَالْمَجْنُونِ [illegible] الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَىٰ

[illegible]

نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہے

[illegible]

مجبوری کی حالت میں بیوی کو بہن کہہ دینا

[illegible]

جبر کے تحت نشہ یا جنون میں طلاق دینا

[illegible]

وَتَلَا الشَّعْبِيُّ لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا
وَمَا لَا يَجُوزُ مِنْ إِقْرَارِ الْمُوَسْوِسِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَّذِي أَقَرَّ عَلَى نَفْسِهِ أَبِكَ جُنُونٌ وَقَالَ
عَلِيٌّ بَقَرَ حَمْزَةُ خَوَاصِرَ شَارِفَيَّ فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُومُ حَمْزَةَ فَإِذَا حَمْزَةُ قَدْ ثَمِلَ
مُحْمَرَّةٌ عَيْنَاهُ ثُمَّ قَالَ حَمْزَةُ هَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيدٌ
لِأَبِي فَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ
قَدْ ثَمِلَ فَخَرَجَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ وَقَالَ عُثْمَانُ لَيْسَ
لِمَجْنُونٍ وَلَا لِسَكْرَانَ طَلَاقٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
طَلَاقُ السَّكْرَانِ وَالْمُسْتَكْرَهِ لَيْسَ بِجَائِزٍ وَقَالَ
عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ لَا يَجُوزُ طَلَاقُ الْمُوَسْوِسِ وَقَالَ
عَطَاءٌ إِذَا بَدَأَ بِالطَّلَاقِ فَلَهُ شَرْطُهُ وَقَالَ نَافِعٌ طَلَّقَ
رَجُلٌ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ إِنْ خَرَجَتْ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ إِنْ
خَرَجَتْ فَقَدْ بُتَّتْ مِنْهُ وَإِنْ لَمْ تَخْرُجْ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ وَ
قَالَ الزُّهْرِيُّ فِيمَنْ قَالَ إِنْ لَمْ أَفْعَلْ كَذَا وَكَذَا
فَامْرَأَتِي طَالِقٌ ثَلَاثًا يُسْأَلُ عَمَّا قَالَ وَعَقَدَ عَلَيْهِ
قَلْبُهُ حِينَ حَلَفَ بِتِلْكَ الْيَمِينِ فَإِنْ سَمَّى أَجَلًا
أَرَادَهُ وَعَقَدَ عَلَيْهِ قَلْبُهُ حِينَ حَلَفَ جُعِلَ ذٰلِكَ
فِي دِينِهِ وَأَمَانَتِهِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ إِنْ قَالَ لَا حَاجَةَ
لِي فِيكِ نِيَّتُهُ وَطَلَاقُ كُلِّ قَوْمٍ بِلِسَانِهِمْ وَقَالَ
قَتَادَةُ إِذَا قَالَ إِذَا حَمَلْتِ فَأَنْتِ طَالِقٌ ثَلَاثًا
يَغْشَاهَا عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ مَرَّةً فَإِنِ اسْتَبَانَ حَمْلُهَا
فَقَدْ بَانَتْ وَقَالَ الْحَسَنُ إِذَا قَالَ الْحَقِي بِأَهْلِكِ
نِيَّتُهُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الطَّلَاقُ عَنْ وَطَرٍ وَالْعَتَاقُ
مَا أُرِيدَ بِهِ وَجْهُ اللّٰهِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ إِنْ قَالَ مَا
أَنْتِ بِامْرَأَتِي نِيَّتُهُ وَإِنْ نَوَى طَلَاقًا فَهُوَ مَا نَوَى وَقَالَ عَلِيٌّ أَلَمْ تَعْلَمْ
أَنَّ الْقَلَمَ رُفِعَ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى
يُفِيقَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يُدْرِكَ وَعَنِ النَّائِمِ حَتَّى

صحیح نہیں ہوتی ... لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا ... وسوسہ والے کا اقرار جائز
نہیں ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے فرمایا جس نے اپنے
اوپر زنا کا اقرار کیا تھا کہ کیا تم پاگل ہو گئے ہو۔ حضرت علیؓ نے کہا کہ حضرت حمزہ
نے ... حضرت حمزہ نے میری دو اون
ٹنیوں کے پیٹ پھاڑ ڈالے تھے تو نبی کریم حضرت حمزہ کو ملامت کرنے لگے
... دیکھا تو وہ نشے میں تھے ان کی آنکھیں
سرخ تھیں اور حضرت حمزہ نے انہیں دیکھ کر کہا تم سب
میرے باپ کے غلام ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سمجھ گئے کہ وہ نشہ میں ہیں تو آپ واپس تشریف لے آئے
اور ہم بھی آپ کے ساتھ چلے آئے۔ حضرت عثمانؓ کا قول ہے کہ پاگل
اور نشہ والے کی طلاق نہیں ہوتی۔ ابن عباسؓ کا قول ہے کہ نشہ اور مجبور
کی طلاق جائز نہیں ہے۔ عقبہ بن عامر کا قول ہے کہ وسوسہ کی طلاق واقع
نہیں ہوتی۔ عطاء کا قول ہے کہ ... تو اس کی شرط ہے۔ نافع کا قول
ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق بتہ دی کہ اگر گھر سے نکلی تو ...
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

... وَقَالَ عَلِيٌّ وَكُلُّ الطَّلَاقِ جَائِزٌ إِلَّا طَلَاقَ الْمَعْتُوهِ.

اور حضرت علی نے فرمایا کہ ہر طلاق جائز ہے سوائے معتوہ (پاگل) کی طلاق کے [illegible]

۵۰ ـ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي مَا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَتَكَلَّمْ قَالَ قَتَادَةُ إِذَا طَلَّقَ فِي نَفْسِهِ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کے ان خیالات کو معاف فرما دیا ہے جو دلوں میں پیدا ہوتے ہیں جب تک ان کے مطابق عمل یا کلام نہ کریں۔ قتادہ کا قول ہے کہ اگر دل میں طلاق دی (زبان سے کچھ نہ کہا) تو یہ کچھ بھی نہیں ہے۔

۵۱ ـ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ زَنَى فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحَّى لِشِقِّهِ الَّذِي أَعْرَضَ فَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَدَعَاهُ فَقَالَ هَلْ بِكَ جُنُونٌ هَلْ أَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُرْجَمَ بِالْمُصَلَّى فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ جَمَزَ حَتَّى أُدْرِكَ بِالْحَرَّةِ فَقُتِلَ.

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ اسلم کا ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ اس نے عرض کی کہ اس نے زنا کیا ہے۔ آپ نے منہ پھیر لیا تو وہ اس جانب آ گیا جدھر آپ نے منہ پھیرا تھا اور اپنے خلاف چار گواہیاں دیں۔ آپ نے اسے بلا کر فرمایا کیا تم دیوانے ہو؟ کیا تم شادی شدہ ہو؟ عرض کی ہاں۔ پس آپ نے حکم دیا کہ اسے عیدگاہ میں سنگسار کیا جائے۔ جب اسے پتھر لگے تو بھاگ کھڑا ہوا یہاں تک کہ اسے حرہ میں پکڑ کر قتل کیا گیا۔

یہ حدیث [illegible] ۲۵۲، ۱۱۹، ۱۴۲۲، ۱۴۲۴، ۲۰۳۴ [illegible] میں بھی ذکر ہے [illegible] صحابہ کرام کو [illegible] اللہ تعالیٰ نے محفوظ فرمایا تھا کہ وہ جان بوجھ کر گناہ کا کوئی کام کریں۔ کوئی صحابی جان بوجھ کر گناہ کر [illegible] ایک [illegible] بشریت [illegible] کسی گناہ کا [illegible] تمام حضرات [illegible] تائب ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر صحابہ کرام کی شان میں فرمایا ہے:

وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ (۴۹:۷)

اور کفر اور حکم عدولی اور نافرمانی تمہیں ناگوار کر دی۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برکت سے ان حضرات کے دلوں میں کفر، فسق اور عصیان [illegible] جان بوجھ کر [illegible] گناہ [illegible] ایسا کر [illegible]
اگر کسی بزرگ [illegible] کوئی خلاف شرع حرکت کا مرتکب [illegible] حضرت ماعز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے [illegible] بشریت [illegible] وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ کے حکم ربانی کے تحت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ [illegible] خود حاضر ہوئے [illegible] مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible]

بڑا گناہ ہے بچنا اور پرہیزگاری کو رواج دینا چاہئے مقصود ہے
باوجود پرہیزگاری ہونے کے اسے حضرت ماعز کو سنگسار کیا گیا۔ بخاری شریف ہی میں پہلے گزر چکا ہے کہ پرہیزگاری ہونے کے بعد کسی صحابی
کے عمل کے بارے میں کوئی نامناسب خیال کرنا یا زبان سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذرا بھی ہٹنے والا کہنا ——— حضرت ماعز کے متعلق
ماہرین نے ایسا کہا ہے کہ کسی امتی پر ایسی بات کہی جائے تو ساری امت بخش دی جائے گی۔ معلوم ہوا کسی ایک صحابی کے بارے
میں نازیبا زبان طعن دراز کرنے والے ہی حضرت حق تعالیٰ کے پسندیدہ بندوں کی شان میں گستاخی کرنے والے ہیں۔
اس گروہ کا عمل بھی انہی جیسا ہے۔ ان بدبختوں کا ٹھکانا بھی ایسا ہی ہے کہ ان کی زبان طعن دراز ہے
اپنی عاقبت کی فکر کریں اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے غلاموں میں شامل فرمائے آمین۔

٢٥٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى رَجُلٌ مِنْ أَسْلَمَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الْأَخِرَ قَدْ زَنَى يَعْنِي نَفْسَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحَّى لِشِقِّ وَجْهِهِ الَّذِي أَعْرَضَ قِبَلَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الْأَخِرَ قَدْ زَنَى فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحَّى لِشِقِّ وَجْهِهِ الَّذِي أَعْرَضَ قِبَلَهُ فَقَالَ لَهُ ذٰلِكَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحَّى لَهُ الرَّابِعَةَ فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ فَقَالَ هَلْ بِكَ جُنُونٌ قَالَ لَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ وَكَانَ قَدْ أُحْصِنَ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ كُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُ فَرَجَمْنَاهُ بِالْمُصَلَّى بِالْمَدِينَةِ فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ جَمَزَ حَتَّى أَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ حَتَّى مَاتَ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ اسلم کا ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا جبکہ آپ مسجد میں جلوہ فرما تھے۔ اس نے آواز دیتے ہوئے کہا یا رسول اللہ! یہ کم نصیب زنا کر بیٹھا ہے یعنی اپنے متعلق کہا۔ آپ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ وہ اس طرف آ کھڑا ہوا جس طرف آپ نے منہ پھیرا تھا اور یہی کہا۔ پھر آپ نے منہ پھیر لیا۔ جب اس نے چوتھی مرتبہ اپنے خلاف گواہی دی تو آپ نے اسے بلا کر فرمایا کیا تم دیوانے ہو؟ عرض کی نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اسے لے جاؤ اور سنگسار کر دو کیونکہ وہ شادی شدہ تھا۔ زہری کا بیان ہے کہ مجھے اس نے بتایا جس نے حضرت جابر بن عبداللہ انصاری سے سنا کہ میں ان لوگوں میں تھا جنہوں نے اسے سنگسار کیا۔ ہم نے مدینہ منورہ کی عیدگاہ میں سنگسار کیا تو جب پتھر لگے تو وہ بھاگ کھڑا ہوا یہاں تک کہ ہم نے اسے حرہ میں جا لیا اور سنگسار کر دیا یہاں تک کہ مر گیا۔

بَابُ (١٢٥) الْخُلْعِ وَكَيْفَ الطَّلَاقُ فِيهِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا إِلَى قَوْلِهِ الظَّالِمُونَ وَأَجَازَ عُمَرُ الْخُلْعَ دُونَ السُّلْطَانِ وَأَجَازَ عُثْمَانُ الْخُلْعَ دُونَ عِقَاصِ رَأْسِهَا وَقَالَ طَاوُسٌ إِلَّا أَنْ يَخَافَا أَنْ لَا يُقِيمَا حُدُودَ اللّٰهِ فِيمَا افْتَرَضَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ فِي الْعِشْرَةِ وَالصُّحْبَةِ وَلَمْ يَقُلْ قَوْلَ السُّفَهَاءِ لَا يَحِلُّ حَتَّى تَقُولَ لَا أَغْتَسِلُ لَكَ مِنْ جَنَابَةٍ۔

خلع میں طلاق دینا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "اور تمہیں روا نہیں کہ جو کچھ عورتوں کو دیا ہے اس میں سے کچھ واپس لو" الظالمون تک۔ حضرت عمر نے حاکم کے بغیر خلع کو جائز رکھا ہے۔ حضرت عثمان نے سر کی چوٹی کے سوا سب کچھ لے کر خلع کو جائز رکھا ہے۔ طاؤس کا قول ہے کہ مگر جب انہیں ڈر ہو کہ اللہ کی حدیں قائم نہ کر سکیں گے یعنی وہ فرائض جو ایک دوسرے پر ہیں یعنی معاشرت اور صحبت کے بارے میں، اور بیوقوفوں کی طرح یہ نہیں کہا کہ خلع جائز نہیں جب تک یہ نہ کہے کہ میں تیرے لیے جنابت کا غسل نہیں کروں گی۔

۲۶۳ - حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ جَمِيلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ مَا اَعْتِبُ عَلَيْهِ فِي خُلُقٍ وَلَا دِينٍ وَلٰكِنِّي اَكْرَهُ الْكُفْرَ فِي الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَرُدِّينَ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْبَلِ الْحَدِيقَةَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيقَةً.

۲۶۴ - حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ اُخْتَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ بِهٰذَا وَقَالَ تَرُدِّينَ حَدِيقَتَهُ قَالَتْ نَعَمْ فَرَدَّتْهَا وَاَمَرَهُ يُطَلِّقْهَا وَقَالَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلِّقْهَا وَعَنِ ابْنِ اَبِي تَمِيمَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةُ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي لَا اَعْتِبُ عَلٰى ثَابِتٍ فِي دِينٍ وَلَا خُلُقٍ وَلٰكِنِّي لَا اُطِيقُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرُدِّينَ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ قَالَتْ نَعَمْ.

۲۶۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ حَدَّثَنَا قُرَادٌ اَبُو نُوحٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةُ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا اَنْقِمُ عَلٰى ثَابِتٍ فِي دِينٍ وَلَا خُلُقٍ اِلَّا اَنِّي اَخَافُ الْكُفْرَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرُدِّينَ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ فَقَالَتْ نَعَمْ فَرَدَّتْ عَلَيْهِ وَاَمَرَهُ فَفَارَقَهَا.

۲۶۶ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ جَمِيلَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

بَابُ الشِّقَاقِ وَهَلْ يُشِيرُ بِالْخُلْعِ

[illegible]

... نے وہ باغ واپس کر دیا اور آپ نے ان کو جدا کرنے کا حکم دیا

[illegible]

... کیا ضرورت کے تحت خلع ... سکتا ہے

العَزِيزِ. وَقَوْلُهُ تَعَالَى: وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ إِلَى قَوْلِهِ خَبِيرًا.

٢٥٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ بَنِي الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُوا فِي أَنْ يَنْكِحَ عَلِيٌّ ابْنَتَهُمْ فَلَا آذَنُ.

بَابٌ لَا يَكُونُ بَيْعُ الْأَمَةِ طَلَاقًا.

٢٥٨ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ سُنَنٍ إِحْدَى السُّنَنِ أَنَّهَا أُعْتِقَتْ فَخُيِّرَتْ فِي زَوْجِهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْبُرْمَةُ تَفُورُ بِلَحْمٍ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ خُبْزٌ وَأُدْمٌ مِنْ أُدْمِ الْبَيْتِ فَقَالَ أَلَمْ أَرَ الْبُرْمَةَ فِيهَا لَحْمٌ قَالُوا بَلَى وَلٰكِنْ ذٰلِكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ وَأَنْتَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ قَالَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ.

بَابُ خِيَارِ الْأَمَةِ تَحْتَ الْعَبْدِ.

٢٥٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَهَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَأَيْتُهُ عَبْدًا يَعْنِي زَوْجَ بَرِيرَةَ.

٢٦٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ذَاكَ مُغِيثٌ عَبْدُ بَنِي فُلَانٍ يَعْنِي زَوْجَ بَرِيرَةَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَتْبَعُهَا فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ يَبْكِي عَلَيْهَا.

٢٦١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ عَبْدًا أَسْوَدَ يُقَالُ لَهُ مُغِيثٌ

مقرر کرنا بھی نافذ ہے۔ اگر تیسرا شخص دونوں کے درمیان تفریق کا فیصلہ کر دے تب بھی دونوں کا اختلاف ختم ہو جائے گا (تفصیل ...)

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بنی مغیرہ نے مجھ سے اجازت طلب کی کہ وہ اپنی بیٹی حضرت علی کے نکاح میں دے دیں لیکن میں اجازت نہیں دیتا۔

لونڈی کی بیع سے طلاق واقع نہیں ہوتی

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ بریرہ کے سبب سے تین مسئلے معلوم ہوگئے۔ جب کہ وہ آزاد کی گئی۔ تو اس کے بعد نکاح کا اختیار دیا گیا۔ دوسرے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولاء اسی کا حق ہے جو آزاد کرے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو گوشت کی ہانڈی میں ابال آ رہا تھا۔ پس آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا جو روٹی اور گھر کے سالن پر مشتمل تھا۔ آپ نے فرمایا کہ کیا میں ہانڈی میں گوشت نہیں دیکھ رہا؟ جواب عرض کیا گیا کہ گوشت تو ہے لیکن وہ بریرہ کو صدقہ کے طور پر ملا ہے جبکہ آپ صدقہ نہیں کھاتے۔ فرمایا۔ صدقہ اس کے لئے ہے اور ہمارے لئے ہدیہ ہے۔

لونڈی غلام کے تحت ہو تو اختیار دینا

ابو الولید، شعبہ، ہمام، قتادہ، عکرمہ کا بیان ہے کہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے بریرہ کے خاوند کو غلام دیکھا۔

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ بریرہ کا شوہر مغیث بنی فلاں کا غلام تھا۔ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ مدینہ منورہ کی گلیوں میں بریرہ کے پیچھے روتا پھرتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ بریرہ کا خاوند کالے رنگ کا غلام تھا جسے مغیث کہتے تھے اور بنی فلاں کا غلام تھا۔ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ مدینہ منورہ کی

لِبَنِيْ فُلَانٍ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَتْبَعُهَا وَرَاءَهَا فِيْ سِكَكِ الْمَدِيْنَةِ۔

گلیوں میں اس کے پیچھے [illegible]

بَابٌ شَفَاعَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ زَوْجِ بَرِيْرَةَ۔

بریرہ کے خاوند کے لئے حضور کا سفارش کرنا

٦٢ — حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ زَوْجَ بَرِيْرَةَ كَانَ عَبْدًا يُقَالُ لَهُ مُغِيْثٌ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَطُوْفُ خَلْفَهَا يَبْكِيْ وَدُمُوْعُهُ تَسِيْلُ عَلٰى لِحْيَتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبَّاسٍ يَا عَبَّاسُ أَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيْثٍ بَرِيْرَةَ وَمِنْ بُغْضِ بَرِيْرَةَ مُغِيْثًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَاجَعْتِهِ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَأْمُرُنِيْ قَالَ إِنَّمَا أَنَا أَشْفَعُ قَالَتْ لَا حَاجَةَ لِيْ فِيْهِ۔

حضرت ابن عباس [illegible] بریرہ کا خاوند [illegible] مغیث [illegible] [illegible]

بَابٌ ١٤٢

٦٣ — حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ عَائِشَةَ أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيْرَةَ فَأَبٰى مَوَالِيْهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطُوْا الْوَلَاءَ فَذَكَرَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيْهَا وَأَعْتِقِيْهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ۔ وَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَقِيْلَ إِنَّ هٰذَا مَا تُصُدِّقَ عَلٰى بَرِيْرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ۔

لونڈی کو خاوند کے بارے میں اختیار دینا

[illegible]

٦٤ — حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَزَادَ فَخُيِّرَتْ مِنْ زَوْجِهَا۔

[illegible]

بَابٌ ١٤٣ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ وَلَأَمَةٌ مُؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُشْرِكَةٍ وَلَوْ أَعْجَبَتْكُمْ

مشرکہ عورت سے نکاح نہ کرو

[illegible]

٦٥ — حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْ نِكَاحِ النَّصْرَانِيَّةِ وَالْيَهُوْدِيَّةِ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ الْمُشْرِكَاتِ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا أَعْلَمُ مِنَ الْإِشْرَاكِ شَيْئًا أَكْبَرَ مِنْ أَنْ

[illegible]

تقول المرأة ربها عيسى وهو عبد من عباد الله۔ جب کہ وہ اللہ کے بندوں میں سے ایک بندے ہیں۔

ف: یہ مذہب جمہور کا ہے کہ یہودی اور نصرانی عورتیں مسلمانوں کے لیے حلال ہیں کیونکہ عیسائی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ کو بھی اللہ کہتے اور تثلیث بناتے ہیں جبکہ یہودی حضرت عزیر علیہ السلام کو اللہ کہتے ہیں۔ اگرچہ یہ دونوں گروہ اہل کتاب ہیں لیکن عقیدہ توحید کی مخالفت کے باعث مشرک ہی ہیں۔ لہٰذا یہودیوں اور عیسائیوں کے عقیدے پر قائم رہتے ہوئے ان کی کسی عورت کا مسلمان سے نکاح نہیں ہو سکتا۔ لیکن اگر مسلمان کسی یہودیہ یا نصرانیہ کو اپنے نکاح میں رکھے گا تو وہ نکاح درحقیقت ہی نہیں ہوگا اور اس کا بیوی کی طرح رکھنا حرام ہوگا اور اس کے ساتھ ہم بستری بھی زنا ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

باب نكاح من أسلم من المشركات وعدتهن

مشرکہ اگر مسلمان ہو جائے تو نکاح و عدت

٢٦٦ - حدثنا إبراهيم بن موسى أخبرنا هشام عن ابن جريج وقال عطاء عن ابن عباس كان المشركون على منزلتين من النبي صلى الله عليه وسلم والمؤمنين كانوا مشركي أهل حرب يقاتلهم ويقاتلونه ومشركي أهل عهد لا يقاتلهم ولا يقاتلونه وكان إذا هاجرت امرأة من أهل الحرب لم تخطب حتى تحيض وتطهر فإذا طهرت حل لها النكاح فإن هاجر زوجها قبل أن تنكح ردت إليه وإن هاجر عبد منهم أو أمة فهما حران ولهما ما للمهاجرين ثم ذكر من أهل العهد مثل حديث مجاهد وإن هاجر عبد أو أمة للمشركين أهل العهد لم يردوا وردت أثمانهم وقال عطاء عن ابن عباس كانت قريبة بنت أبي أمية عند عمر بن الخطاب فطلقها فتزوجها معاوية بن أبي سفيان وكانت أم الحكم ابنة أبي سفيان تحت عياض بن غنم الفهري فطلقها فتزوجها عبد الله بن عثمان الثقفي

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کے ساتھ مشرکین دو قسم کے تھے۔ ایک حربی مشرک جن سے آپ لڑتے اور وہ آپ سے لڑتے تھے اور دوسرے وہ جو معاہدے والے تھے جن سے نہ آپ لڑتے تھے اور نہ وہ آپ سے لڑتے تھے۔ اور جب حربی کافروں کی عورت ہجرت کر کے آتی تو اسے نکاح کا پیغام نہ دیا جاتا یہاں تک کہ حیض آ کر وہ پاک نہ ہو جاتی۔ جب وہ پاک ہو جاتی تو اس کے ساتھ نکاح حلال ہو جاتا۔ اگر اس کا خاوند نکاح سے پہلے ہجرت کر کے آ جاتا تو عورت اس کی طرف لوٹا دی جاتی۔ اگر ان میں سے کوئی غلام یا لونڈی ہجرت کر کے آ جاتے تو آزاد کر دیا جاتا اور ان کے حقوق بھی دیگر مہاجرین کی طرح ہوتے۔ پھر معاہدے والے مشرکوں کے بارے میں مجاہد کی حدیث کی طرح ذکر کیا کہ اگر معاہد مشرکوں کا غلام یا لونڈی ہجرت کر کے آتے تو وہ واپس نہیں کیے جاتے البتہ مشرکوں کو ان کی قیمت دی جاتی۔ عطاء نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ قریبہ بنت ابی امیہ حضرت عمر بن خطاب کے نکاح میں تھی، انہوں نے اسے طلاق دے دی تو حضرت معاویہ بن ابی سفیان نے اس کے ساتھ نکاح کر لیا، اور ام الحکم بنت ابی سفیان عیاض بن غنم فہری کے نکاح میں تھی، جب انہوں نے اسے طلاق دے دی تو عبداللہ بن عثمان ثقفی نے اس کے ساتھ نکاح کر لیا۔

باب إذا أسلمت المشركة أو النصرانية تحت الذمي أو الحربي

مشرکہ یا نصرانیہ کا مسلمان ہو جانا جبکہ ذمی یا حربی کے تحت تھی

وقال عبد الوارث عن خالد عن عكرمة عن ابن عباس إذا أسلمت النصرانية قبل زوجها بساعة حرمت عليه وقال داود عن إبراهيم الصائغ سئل عطاء عن امرأة من أهل

عکرمہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جب عیسائی عورت اپنے خاوند سے ایک ساعت پہلے مسلمان ہو جائے تو وہ اس پر حرام ہو جاتی ہے۔ داؤد نے ابراہیم صائغ سے روایت کی ہے کہ حضرت عطاء سے اہل ذمہ کی عورت کے بارے میں پوچھا گیا

أَسْلَمَتْ ... ثُمَّ أَسْلَمَ زَوْجُهَا ... فِي الْعِدَّةِ هِيَ
امْرَأَتُهُ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَشَاءَ هِيَ ...
... فَقَالَ ... إِذَا أَسْلَمَ فِي الْعِدَّةِ
... وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَا هُنَّ حِلٌّ لَهُمْ وَ
لَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ. وَقَالَ الْحَسَنُ وَقَتَادَةُ فِي
مَجُوسِيَّيْنِ أَسْلَمَا ... هُمَا عَلَى نِكَاحِهِمَا وَإِنْ سَبَقَ أَحَدُهُمَا
صَاحِبَهُ وَأَبَى الْآخَرُ بَانَتْ لَا سَبِيلَ لَهُ عَلَيْهَا
وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ امْرَأَةٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ
جَاءَتْ إِلَى الْمُسْلِمِينَ أَيُعَاوَضُ زَوْجُهَا مِنْهَا لِقَوْلِهِ
تَعَالَى وَآتُوهُمْ مَا أَنْفَقُوا قَالَ لَا إِنَّمَا كَانَ ذَاكَ
بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَهْلِ الْعَهْدِ
وَقَالَ مُجَاهِدٌ هَذَا كُلُّهُ فِي صُلْحٍ بَيْنَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ قُرَيْشٍ۔

... حَدَّثَنَا ... [illegible]
... قَالَ ... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ...
... النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ...
... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
... رَسُولُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ... [illegible]
قَالَ ... رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
... [illegible]
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ... [illegible]
... [illegible]
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ... [illegible]

[illegible]

يَقُوْلُ نَحْنُ إِمَّا أَحَدٌ مِنْهُنَّ فَنَبَا يَعْقِلُ كَلَامًا۔

بَابٌ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَائِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ إِلٰى قَوْلِهِ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ۔ فَإِنْ فَاءُوْا: رَجَعُوْا۔

۲۶۸ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِيْ أُوَيْسٍ عَنْ أَخِيْهِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ آلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِّسَائِهِ وَكَانَتِ انْفَكَّتْ رِجْلُهُ فَأَقَامَ فِيْ مَشْرُبَةٍ لَهُ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ آلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ۔

۲۶۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُوْلُ فِي الْإِيْلَاءِ الَّذِيْ سَمَّى اللّٰهُ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدَ الْأَجَلِ إِلَّا أَنْ يُّمْسِكَ بِالْمَعْرُوْفِ أَوْ يَعْزِمَ بِالطَّلَاقِ كَمَا أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ لِيْ إِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ يُوْقَفُ حَتّٰى يُطَلِّقَ وَلَا يَقَعُ عَلَيْهِ الطَّلَاقُ حَتّٰى يُطَلِّقَ۔ وَيُذْكَرُ ذٰلِكَ عَنْ عُثْمَانَ وَعَلِيٍّ وَّأَبِي الدَّرْدَاءِ وَعَائِشَةَ وَاثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابٌ حُكْمِ الْمَفْقُوْدِ فِيْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ

وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ إِذَا فُقِدَ فِي الصَّفِّ عِنْدَ الْقِتَالِ تَرَبَّصُ امْرَأَتُهُ سَنَةً۔ وَاشْتَرَى ابْنُ مَسْعُوْدٍ جَارِيَةً وَالْتَمَسَ صَاحِبَهَا سَنَةً فَلَمْ يَجِدْهُ وَفُقِدَ فَأَخَذَ يُعْطِي الدِّرْهَمَ وَالدِّرْهَمَيْنِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ عَنْ فُلَانٍ فَإِنْ أَبٰى فَلِيْ وَعَلَيَّ وَقَالَ هٰكَذَا فَافْعَلُوْا بِاللُّقَطَةِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِي الْأَسِيْرِ يُعْلَمُ مَكَانُهُ لَا تَتَزَوَّجُ امْرَأَتُهُ وَلَا يُقْسَمُ مَالُهُ فَإِذَا انْقَطَعَ خَبَرُهُ فَسُنَّتُهُ سُنَّةُ الْمَفْقُوْدِ۔

۲۷۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

بیت کرلیا ہے۔

بیویوں سے ایلاء کرنا

جو لوگ اپنی بیویوں سے ایلاء کرتے ہیں ان عورتوں کو چاہیئے کہ چار مہینے انتظار کریں دوسری آیت تک۔ فَإِنْ فَاءُوْا اگر رجوع کرلیں۔

حمید طویل نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کے پاس نہ جانے کی قسم کھائی اور آپ کے پیر مبارک میں موچ آگئی۔ پس آپ بالاخانے میں انتیس دن تک قیام پذیر رہے جب آپ اس سے اترے تو لوگ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ آپ نے تو ایک مہینے کی قسم کھائی تھی فرمایا مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جس ایلاء کا اللہ تعالیٰ نے نام لیا ہے اس کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ مدت گزر جانے کے بعد کسی کے لئے حلال نہیں ہے مگر یہ کہ دستور کے مطابق روک لے یا طلاق کا ارادہ کرے جیسا کہ اللہ عزوجل نے حکم فرمایا ہے۔ نافع نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے کہ جب چار مہینے گزر جائیں تو ٹھہرا رہے یہاں تک کہ طلاق دے اور بغیر طلاق دیے طلاق واقع نہیں ہوتی اور اس کا حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت ابوالدرداء اور حضرت عائشہ صدیقہ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارہ اصحاب نے ذکر کیا ہے۔

مفقود الخبر کے اہل و عیال اور مال کا حکم

ابن مسیب کا قول ہے کہ جب کوئی لڑائی کے وقت صف میں سے گم ہو جائے تو اس کی بیوی ایک سال انتظار کرے۔ حضرت ابن مسعود نے ایک لونڈی خریدی اور ایک سال تک اس کے مالک کو تلاش کیا لیکن وہ نہ ملا اور گم ہو گیا تو یہ ایک ایک دو دو درہم خیرات کرتے اور کہتے کہ اے اللہ! یہ فلاں کی طرف سے ہیں اور اس کا ثواب میرے واسطے ہے اور فرماتے تھے کہ لقطہ کا بھی یہی حکم ہے۔

امام زہری نے قیدی کے بارے میں فرمایا کہ جب اس کا مقام معلوم ہو تو اس کی بیوی نکاح نہ کرے اور نہ اس کا مال تقسیم کیا جائے اور جب اس کی کوئی خبر نہ ملے تو اس کا طریقہ مفقود الخبر والا ہے۔

یزید مولیٰ منبعث سے روایت ہے کہ

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ ضَالَّةِ الْغَنَمِ فَقَالَ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ. وَسُئِلَ عَنْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ فَغَضِبَ وَاحْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ وَقَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا الْحِذَاءُ وَالسِّقَاءُ تَشْرَبُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا وَعَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ مَنْ يَعْرِفُهَا وَإِلَّا فَاخْلِطْهَا بِمَالِكَ قَالَ سُفْيَانُ فَلَقِيتُ رَبِيعَةَ بْنَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سُفْيَانُ وَلَمْ أَحْفَظْ عَنْهُ شَيْئًا غَيْرَ هَذَا فَقُلْتُ أَرَأَيْتَ حَدِيثَ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ فِي أَمْرِ الضَّالَّةِ هُوَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَحْيَى وَيَقُولُ رَبِيعَةُ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سُفْيَانُ فَلَقِيتُ رَبِيعَةَ فَقُلْتُ لَهُ.

بَابُ الظِّهَارِ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى قَدْ سَمِعَ اللهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا إِلَى قَوْلِهِ فَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَإِطْعَامُ سِتِّينَ مِسْكِينًا. وَقَالَ لِي إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنْ ظِهَارِ الْعَبْدِ فَقَالَ نَحْوَ ظِهَارِ الْحُرِّ قَالَ مَالِكٌ وَصِيَامُ الْعَبْدِ شَهْرَانِ. وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ ظِهَارُ الْحُرِّ وَالْعَبْدِ مِنَ الْحُرَّةِ وَالْأَمَةِ سَوَاءٌ. وَقَالَ عِكْرِمَةُ إِنْ ظَاهَرَ مِنْ أَمَتِهِ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ إِنَّمَا الظِّهَارُ مِنَ النِّسَاءِ. وَفِي الْعَرَبِيَّةِ لِمَا قَالُوا أَيْ فِيمَا قَالُوا وَفِي بَعْضِ مَا قَالُوا وَهَذَا أَوْلَى لِأَنَّ اللهَ لَمْ يَدُلَّ عَلَى الْمُنْكَرِ وَقَوْلِ الزُّورِ.

بَابُ الْإِشَارَةِ فِي الطَّلَاقِ وَالْأُمُورِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُعَذِّبُ اللهُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَكِنْ يُعَذِّبُ بِهَذَا فَأَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ. وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ:

[illegible]

ظہار کا بیان

[illegible]

طلاق وغیرہ امور کے اشارے

[illegible]

أَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ أَيْ خُذِ النِّصْفَ وَقَالَتْ أَسْمَاءُ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكُسُوفِ فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ مَا شَأْنُ النَّاسِ وَهِيَ تُصَلِّي فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا إِلَى الشَّمْسِ فَقُلْتُ آيَةٌ فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ نَعَمْ وَقَالَ أَنَسٌ أَوْمَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَتَقَدَّمَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَوْمَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ لَا حَرَجَ وَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ آحَدٌ مِنْكُمْ أَمَرَهُ أَنْ يَحْمِلَ عَلَيْهَا أَوْ أَشَارَ إِلَيْهَا قَالُوا لَا قَالَ فَكُلُوا۔

١٠٢۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعِيرِهِ وَكَانَ كُلَّمَا أَتَى عَلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ وَكَبَّرَ وَقَالَتْ زَيْنَبُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُتِحَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهِ وَعَقَدَ تِسْعِينَ۔

١٠٣۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُصَلِّي فَسَأَلَ اللّٰهَ خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ وَقَالَ بِيَدِهِ وَوَضَعَ أَنْمُلَتَهُ عَلَى بَطْنِ الْوُسْطَى وَالْخِنْصِرِ قُلْنَا يُزَهِّدُهَا وَقَالَ الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ عَدَا يَهُودِيٌّ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَارِيَةٍ فَأَخَذَ أَوْضَاحًا كَانَتْ عَلَيْهَا وَرَضَخَ رَأْسَهَا فَأَتَى بِهَا أَهْلُهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میری جانب اشارہ کیا کہ آدھا لے لو۔ حضرت اسماء کا قول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے وقت نماز پڑھی۔ میں نے حضرت عائشہ سے کہا کہ لوگ کس وجہ سے نماز پڑھ رہے ہیں۔ انہوں نے اپنے سر کے ساتھ سورج کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے پوچھا کہ کیا کوئی نشانی ہے۔ انہوں نے اپنے سر کے ساتھ اثبات میں اشارہ کیا۔ حضرت انس کا بیان ہے کہ حضور نے اپنے ہاتھ سے حضرت ابوبکر کو آگے بڑھنے کا اشارہ کیا۔ حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ حضور نے اپنے دست مبارک سے اشارہ کیا کہ کوئی حرج نہیں ہے۔ ابو قتادہ کا قول ہے کہ حضور نے احرام والے کے شکار کی بابت فرمایا کہ کیا تم میں سے کسی نے اسے حکم دیا یا اس کی طرف اشارہ کیا تھا۔ لوگوں نے انکار کیا تو فرمایا کہ پھر کھا لو۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا۔ جب آپ حجر اسود کے پاس آتے تو اس کی جانب اشارہ کر کے تکبیر کہتے۔ حضرت زینب سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یاجوج و ماجوج کی دیوار میں اتنا شگاف ہو گیا ہے اور انگشت ہائے مبارک سے آپ نے نوے کی طرح حلقہ بنا کر دکھایا۔

محمد بن سیرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ابوالقاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جمعہ کے روز ایک ایسی ساعت ہوتی ہے کہ جو مسلمان کھڑے ہو کر نماز پڑھتے ہوئے اس گھڑی میں اللہ تعالیٰ سے جو بھلائی مانگے عطا فرما دیتا ہے۔ پھر اپنے ہاتھ کے اشارے سے فرمایا۔ یعنی اپنی درمیانی انگلی اور چھنگلی کے وسط میں انگوٹھا رکھا۔ ہم نے کہا کہ آپ اس گھڑی کی قلت کو ظاہر فرما رہے ہیں۔ ہشام بن زید نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں کسی یہودی نے ایک لڑکی پر ظلم کیا۔ جو زیور اس نے پہنے ہوئے تھے وہ چھین لیے اور اس کا سر کچل دیا۔ پس اس کے گھر والے اسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے جبکہ وہ آخری سانس

فِي حِجْرِي [illegible] فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible] وَخَيْرُ الَّذِي
[illegible] كَانَتْ [illegible] فَقَالَ لِرَجُلٍ آخَرَ
[illegible] فَقَالَ [illegible]
[illegible] أَنْ [illegible] رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ [illegible] بَيْنَ [illegible]

٤٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ [illegible]

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے [illegible]

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُنْفِقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ مِنْ لَدُنْ ثُدِيِّهِمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا فَأَمَّا الْمُنْفِقُ فَلَا يُنْفِقُ شَيْئًا إِلَّا مَادَّتْ عَلَى جِلْدِهِ حَتَّى تُجِنَّ بَنَانَهُ وَتَعْفُوَ أَثَرَهُ وَأَمَّا الْبَخِيلُ فَلَا يُرِيدُ يُنْفِقُ إِلَّا لَزِمَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَوْضِعَهَا فَهُوَ يُوسِعُهَا فَلَا تَتَّسِعُ وَيُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ إِلَى حَلْقِهِ۔

بَابُ اللِّعَانِ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ إِلَى قَوْلِهِ مِنَ الصَّادِقِينَ۔ فَإِذَا قَذَفَ الْأَخْرَسُ امْرَأَتَهُ بِكِتَابَةٍ أَوْ إِشَارَةٍ أَوْ بِإِيمَاءٍ مَعْرُوفٍ فَهُوَ كَالْمُتَكَلِّمِ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَازَ الْإِشَارَةَ فِي الْفَرَائِضِ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الْحِجَازِ وَأَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ اللهُ تَعَالَى فَأَشَارَتْ إِلَيْهِ قَالُوا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا۔ وَقَالَ الضَّحَّاكُ إِلَّا رَمْزًا إِشَارَةً۔ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَا حَدَّ وَلَا لِعَانَ ثُمَّ زَعَمَ أَنَّ الطَّلَاقَ بِكِتَابٍ أَوْ إِشَارَةٍ أَوْ إِيمَاءٍ جَائِزٌ وَلَيْسَ بَيْنَ الطَّلَاقِ وَالْقَذْفِ فَرْقٌ فَإِنْ قَالَ الْقَذْفُ لَا يَكُونُ إِلَّا بِكَلَامٍ قِيلَ لَهُ كَذَلِكَ الطَّلَاقُ لَا يَجُوزُ إِلَّا بِكَلَامٍ وَإِلَّا بَطَلَ الطَّلَاقُ وَالْقَذْفُ وَكَذَلِكَ الْعِتْقُ وَكَذَلِكَ الْأَصَمُّ يُلَاعِنُ۔ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ وَقَتَادَةُ إِذَا قَالَ أَنْتِ طَالِقٌ فَأَشَارَ بِأَصَابِعِهِ تَبِينُ مِنْهُ بِإِشَارَتِهِ۔ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ الْأَخْرَسُ إِذَا كَتَبَ الطَّلَاقَ بِيَدِهِ لَزِمَهُ۔ وَقَالَ حَمَّادٌ الْأَخْرَسُ وَالْأَصَمُّ إِنْ قَالَ بِرَأْسِهِ جَازَ۔

۲۷۴ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُورِ الْأَنْصَارِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ

تو وہ جبہ کھل جاتا ہے یعنی جب خرچ کرتا ہے تو اس کی زرہ کھل کر اتنی کشادہ ہو جاتی ہے کہ پیروں کی انگلیوں تک کو چھپا لیتی اور اس کے قدم کا نشان مٹا دیتی ہے۔ لیکن بخیل جب خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو ہر ایک حلقہ سمٹ کر تنگ ہو جاتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ وہ بڑھ جائے لیکن نہیں بڑھتا اور انگلی سے اپنے حلق کی جانب اشارہ کیا۔

لعان کا بیان

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بنو الحارث بن الخزرج، ثم الذين يلونهم بنو ساعدة، ثم قال بيده فقبض أصابعه ثم بسطهن كالرامي بيده، ثم قال: وفي كل دور الأنصار خير۔

[illegible] - حدثنا ابن أبي مريم حدثنا أبو غسان قال حدثني أبو حازم سمعته من سهل بن سعد الساعدي صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: بعثت أنا والساعة كهذه من هذه أو كهاتين، وقرن بين السبابة والوسطى۔

[illegible] - حدثنا آدم حدثنا شعبة حدثنا جبلة بن سحيم سمعت ابن عمر يقول قال النبي صلى الله عليه وسلم: الشهر هكذا وهكذا وهكذا، يعني ثلاثين، ثم قال: وهكذا وهكذا وهكذا، يعني تسعا وعشرين، يقول مرة ثلاثين ومرة تسعا وعشرين۔

[illegible] - حدثنا محمد بن المثنى حدثنا يحيى عن إسماعيل عن قيس عن أبي مسعود قال: وأشار النبي صلى الله عليه وسلم بيده نحو اليمن: الإيمان هاهنا مرتين، ألا وإن القسوة وغلظ القلوب في الفدادين حيث يطلع قرنا الشيطان ربيعة ومضر۔

[illegible] - حدثنا عمرو بن زرارة أخبرنا عبد العزيز بن أبي حازم عن أبيه عن سهل قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: وأنا وكافل اليتيم في الجنة هكذا، وأشار بالسبابة والوسطى وفرج بينهما شيئا۔

باب إذا عرض بنفي الولد۔

[illegible] - حدثنا يحيى بن قزعة حدثنا مالك عن ابن شهاب عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة أن رجلا أتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال: يا رسول الله ولد لي غلام أسود، فقال: هل لك من إبل؟ قال: نعم، قال: ما ألوانها؟ قال: حمر، قال: هل فيها من أورق؟ قال: نعم، قال: فأنى ذلك؟ قال: لعله نزعه

[illegible]

عِرْقٌ، قَالَ، فَلَعَلَّ ابْنَكَ هٰذَا نَزَعَهُ۔

بَابُ إِحْلَافِ الْمُلَاعِنِ۔

۲۸۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَذَفَ امْرَأَتَهُ فَأَحْلَفَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا۔

بَابُ يَبْدَأُ الرَّجُلُ بِالتَّلَاعُنِ۔

۲۸۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ فَجَاءَ فَشَهِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ، إِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ، ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ۔

بَابُ اللِّعَانِ وَمَنْ طَلَّقَ بَعْدَ اللِّعَانِ۔

۲۸۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ جَاءَ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ لَهُ يَا عَاصِمُ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ، سَلْ لِي يَا عَاصِمُ عَنْ ذٰلِكَ فَسَأَلَ عَاصِمٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَكَرِهَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا حَتَّى كَبُرَ عَلَى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ جَاءَهُ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ عَاصِمٌ لِعُوَيْمِرٍ لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ قَدْ كَرِهَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْأَلَةَ الَّتِي سَأَلْتُهُ عَنْهَا، فَقَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللّٰهِ لَا أَنْتَهِي حَتَّى أَسْأَلَهُ عَنْهَا فَأَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتَّى جَاءَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسْطَ النَّاسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ

جو ہو سکتا ہے یہ بھی ایسی ہی کسی رگ نے کھینچ لیا ہو۔

لعان کرنے والوں کا قسم کھانا

نافع نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک انصاری مرد نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان دونوں سے قسم لی اور پھر ان دونوں کو جدا کر دیا۔

لعان میں ابتداء مرد کرے

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ہلال بن امیہ نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی۔ پس انہوں نے گواہی دی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرما رہے تھے۔ بے شک اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم دونوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔ پس تم دونوں میں سے کوئی توبہ کرنے والا ہے؟ پھر عورت کھڑی ہوئی اور اس نے بھی گواہی دی۔

جس نے لعان کے بعد طلاق دی

ابن شہاب کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ حضرت عویمر عجلانی، حضرت عاصم بن عدی انصاری کے پاس گئے اور ان سے کہا۔ اے عاصم! اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر کو دیکھے تو کیا اسے قتل کر دے پھر آپ لوگ اسے بھی قتل کر دیں گے یا کیا کرے؟ اے عاصم! میرے لیے اس کے متعلق پوچھ دیجئے۔ پس حضرت عاصم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسی بات کے پوچھنے کو ناپسند فرمایا اور برا جانا، یہاں تک کہ حضرت عاصم کو بھی برا محسوس ہوا جو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا تھا۔ جب حضرت عاصم اپنے گھر والوں کے پاس واپس گئے تو حضرت عویمر ان کے پاس آئے اور پوچھا کہ اے عاصم! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ سے کیا فرمایا ہے؟ تو حضرت عاصم نے حضرت عویمر سے کہا کہ تم کوئی اچھی چیز نہیں لائے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسی بات کے پوچھنے کو ناپسند فرمایا ہے۔ اس پر حضرت عویمر نے کہا۔ خدا کی قسم! میں تو اس وقت تک باز نہیں آؤں گا جب تک اس کا مسئلہ معلوم نہ کر لوں۔ پس حضرت عویمر چل دیے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے جبکہ آپ لوگوں کے درمیان جلوہ فرما تھے

مِن أَمْرِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا. قَالَ سَهْلٌ فَتَلَاعَنَا وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ تَلَاعُنِهِمَا قَالَ عُوَيْمِرٌ. كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانَتْ سُنَّةَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ.

بَابُ التَّلَاعُنِ فِي الْمَسْجِدِ۔

حَدَّثَنَا يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنِ الْمُلَاعَنَةِ وَعَنِ السُّنَّةِ فِيهَا عَنْ حَدِيثِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَخِي بَنِي سَاعِدَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ فِي شَأْنِهِ مَا ذُكِرَ فِي الْقُرْآنِ مِنْ أَمْرِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَضَى اللَّهُ فِيكَ وَفِي امْرَأَتِكَ. قَالَ فَتَلَاعَنَا فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَا شَاهِدٌ فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ فَرَغَا مِنَ التَّلَاعُنِ فَفَارَقَهَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَاكَ تَفْرِيقٌ بَيْنَ كُلِّ مُتَلَاعِنَيْنِ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانَتِ السُّنَّةُ بَعْدَهُمَا أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَكَانَتْ حَامِلًا وَكَانَ ابْنُهَا يُدْعَى لِأُمِّهِ قَالَ ثُمَّ جَرَتِ السُّنَّةُ فِي مِيرَاثِهَا أَنَّهَا تَرِثُهُ وَيَرِثُ مِنْهَا مَا فَرَضَ اللَّهُ لَهُ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ جَاءَتْ بِهِ أَحْمَرَ قَصِيرًا

[illegible]

مسجد میں لعان کرنا

[illegible]

[illegible]

كَأَنَّهُ وَحَرَةٌ فَلَا أُرَاهَا إِلَّا قَدْ صَدَقَتْ وَكَذَبَ عَلَيْهَا وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَسْوَدَ أَعْيَنَ ذَا أَلْيَتَيْنِ فَلَا أُرَاهُ إِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى الْمَكْرُوهِ مِنْ ذَلِكَ۔

بَاب ٣١ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ۔

٢٨٦ — حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ ذُكِرَ التَّلَاعُنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذٰلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ يَشْكُو إِلَيْهِ أَنَّهُ قَدْ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَقَالَ عَاصِمٌ مَا ابْتُلِيتُ بِهٰذَا إِلَّا لِقَوْلِي، فَذَهَبَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ، وَكَانَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا قَلِيلَ اللَّحْمِ سَبِطَ الشَّعَرِ، وَكَانَ الَّذِي ادَّعَى عَلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَ أَهْلِهِ خَدْلًا آدَمَ كَثِيرَ اللَّحْمِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ بَيِّنْ، فَوَضَعَتْ شَبِيهًا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ زَوْجُهَا أَنَّهُ وَجَدَهُ، فَلَاعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا، قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ هِيَ الَّتِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَجَمْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ رَجَمْتُ هٰذِهِ، فَقَالَ لَا، تِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ فِي الْإِسْلَامِ السُّوءَ، قَالَ أَبُو صَالِحٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ خَدِلًا۔

بَاب ٣٢ صَدَاقِ الْمُلَاعَنَةِ

٢٨٧ — حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ قَذَفَ امْرَأَتَهُ فَقَالَ فَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ وَقَالَ اللهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ فَأَبَيَا فَقَالَ اللهُ يَعْلَمُ أَنَّ

اس کی پشت سے ہوگا جیسا کہ انگور ہوتا ہے اور بھاری سرین والا پیدا ہوا تو میں سمجھوں گا کہ وہ سچا ہے۔ جب بچہ پیدا ہوا تو اسی شکل کا تھا جس کے ساتھ متہم ہوئی تھی۔

حضور کا ارشاد گرامی کہ اگر میں بغیر گواہ کے سنگسار کرتا

قاسم بن محمد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور لعان کرنے والوں کا ذکر ہوا تو حضرت عاصم بن عدی نے اس سلسلے میں ایک بات کہہ دی۔ جب وہ واپس ہوئے تو ان کی قوم کا ایک آدمی ان کے پاس شکایت لے کر آیا کہ اس نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک آدمی کو دیکھا ہے۔ اس پر حضرت عاصم نے کہا کہ میں اپنے قول کے باعث اس آزمائش میں مبتلا ہوا ہوں۔ پس وہ اس شخص کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور اپنی بیوی کے ساتھ جو دیکھا تھا اس کا آپ سے ذکر کیا اور وہ شخص زرد رنگ، کم گوشت اور سیدھے بالوں والا تھا اور جس کے متعلق دعویٰ کیا تھا کہ اسے اپنی بیوی کے ساتھ دیکھا ہے وہ (گندمی رنگ والا) گھنگھریالے بالوں اور پر گوشت تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا: اے اللہ! حقیقت ظاہر فرما۔ پس بچہ اسی شکل کا پیدا ہوا جس کے متعلق شوہر نے کہا تھا کہ اپنی بیوی کے ساتھ دیکھا ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعان کرا دیا۔ کسی نے مجلس میں حضرت ابن عباس سے پوچھا کہ کیا یہ وہی عورت ہے جس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر میں بغیر گواہ کے کسی کو سنگسار کرتا تو اسے کرتا؟ فرمایا: نہیں، بلکہ یہ وہ عورت ہے جو اسلام میں برائی کیا کرتی تھی۔ ابو صالح اور عبد اللہ بن یوسف کا بیان ہے کہ اس روایت میں خدلًا ہے۔

لعان کرنے والی کا مہر

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ اگر کوئی اپنی بیوی پر تہمت لگائے؟ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی عجلان کے میاں بیوی میں جدائی کرا دی تھی، آپ نے فرمایا: اللہ جانتا ہے کہ تم دونوں میں سے ایک جھوٹا ہے تو کیا تم میں سے کوئی توبہ کرتا ہے؟ چنانچہ دونوں نے انکار کیا، پس آپ نے فرمایا: اللہ جانتا ہے کہ تم میں

أحدكما كاذب فهل منكما تائب فأبيا فقال الله يعلم أن أحدكما كاذب فهل منكما تائب فأبيا ففرق بينهما. قال أيوب فقال لي عمرو بن دينار إن في الحديث شيئا لا أراك تحدثه قال قال الرجل مالي قال قيل لا مال لك إن كنت صادقا فقد دخلت بها وإن كنت كاذبا فهو أبعد منك.

باب قول الإمام للمتلاعنين إن أحدكما كاذب فهل منكما تائب.

حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان قال عمرو سمعت سعيد بن جبير قال سألت ابن عمر عن المتلاعنين فقال قال النبي صلى الله عليه وسلم للمتلاعنين حسابكما على الله أحدكما كاذب لا سبيل لك عليها قال مالي قال لا مال لك إن كنت صدقت عليها فهو بما استحللت من فرجها وإن كنت كذبت عليها فذاك أبعد لك منها. قال سفيان حفظته من عمرو. وقال أيوب سمعت سعيد بن جبير قال قلت لابن عمر رجل لاعن امرأته فقال بإصبعيه وفرق سفيان بين إصبعيه السبابة والوسطى فرق النبي صلى الله عليه وسلم بين أخوي بني العجلان وقال الله يعلم إن أحدكما كاذب فهل منكما تائب ثلاث مرات. قال سفيان حفظته من عمرو وأيوب كما أخبرتك.

باب التفريق بين المتلاعنين.

حدثني إبراهيم بن المنذر حدثنا أنس بن عياض عن عبيد الله عن نافع أن ابن عمر رضي الله عنهما أخبره أن رسول الله صلى الله عليه وسلم فرق بين رجل وامرأة قذفها وأحلفهما.

حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن عبيد الله أخبرني نافع عن ابن عمر قال لاعن النبي صلى الله عليه وسلم

[illegible]

لعان کرنے والوں سے امام کا کہنا کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے

سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے لعان کرنے والوں کے متعلق پوچھا [illegible]

لعان کرنے والوں میں جدائی کرا دینا

[illegible]

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کی ہے [illegible]

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا

بَابٌ يُلْحَقُ الْوَلَدُ بِالْمُلَاعِنَةِ۔

۲۹۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاعَنَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَتِهِ فَانْتَفَى مِنْ وَلَدِهَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْأَةِ۔

بَابُ قَوْلِ الْإِمَامِ اللّٰهُمَّ بَيِّنْ۔

۲۹۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ ذُكِرَ الْمُتَلَاعِنَانِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذٰلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ يَشْكُو إِلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَقَالَ عَاصِمٌ مَا ابْتُلِيتُ بِهٰذَا الْأَمْرِ إِلَّا لِقَوْلِي فَذَهَبَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ وَكَانَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا قَلِيلَ اللَّحْمِ سَبْطَ الشَّعَرِ وَكَانَ الَّذِي ادَّعَى عَلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَ أَهْلِهِ آدَمَ خَدْلًا كَثِيرَ اللَّحْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ بَيِّنْ فَوَضَعَتْ شَبِيهًا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ زَوْجُهَا أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَهَا فَلَاعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ هِيَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَجَمْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ رَجَمْتُ هٰذِهِ فَقَالَ لَا تِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ السُّوءَ فِي الْإِسْلَامِ۔

بَابُ إِذَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ تَزَوَّجَتْ بَعْدَ الْعِدَّةِ زَوْجًا غَيْرَهُ فَلَمْ يَمَسَّهَا۔

۲۹۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ عَنِ

درمیان لعان کرایا اور ان دونوں کو جدا کر دیا۔

بچہ لعان کرنے والی کو ملے

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مرد اور اس کی بیوی کے درمیان لعان کرایا تو مرد نے اس عورت کے بچے کا انکار کر دیا۔ تب آپ نے دونوں کو جدا کر دیا اور بچہ عورت کو دے دیا۔

امام کا دعا کرنا کہ اے اللہ حقیقت ظاہر کر

قاسم بن محمد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور لعان کرنے والوں کا ذکر کیا گیا تو حضرت عاصم بن عدی نے ایک بات کہی۔ جب وہ واپس گئے تو ان کی قوم کا ایک آدمی ان کے پاس آیا اور بتایا کہ اس نے ایک آدمی کو اپنی بیوی کے ساتھ پکڑا ہے۔ اس پر حضرت عاصم نے کہا کہ میرے بول کے سبب ہی یہ ابتلا آئی ہے۔ پس وہ اسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس شخص کے بارے میں بتایا جس کو اپنی بیوی کے ساتھ پکڑا تھا۔ یہ شخص زرد رنگ، کم گوشت اور سیدھے بالوں والا تھا، اور جس پر الزام لگایا تھا وہ گندمی رنگ، موٹی پنڈلیوں والا اور زیادہ گوشت والا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! حقیقت ظاہر فرما۔ پس جب عورت نے بچہ جنا تو وہ اس شخص کے مشابہ تھا جس کے متعلق کہا تھا کہ اسے اپنی بیوی کے ساتھ دیکھا ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان دونوں سے لعان کرایا۔ پس ایک آدمی نے مجلس میں حضرت ابن عباس سے کہا کیا یہ وہی عورت ہے جس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر میں بغیر گواہوں کے کسی کو سنگسار کرتا تو اسے کرتا۔ اس پر حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ نہیں، جبکہ وہ عورت تو مسلمان ہو کر بھی علانیہ بدکاری کرتی تھی۔

تین طلاقوں کے بعد دوسرے خاوند سے نکاح کیا اور اس نے ابھی ہاتھ نہیں لگایا۔

عمرو بن علی، یحییٰ، ہشام، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۲۹۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيَّ تَزَوَّجَ امْرَأَةً ثُمَّ طَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَتْ آخَرَ فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ لَهُ أَنَّهُ لَا يَأْتِيهَا وَأَنَّهُ لَيْسَ مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ هُدْبَةٍ فَقَالَ لَا حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ -

بَابُ ۲۲۳ وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ قَالَ مُجَاهِدٌ إِنْ لَمْ تَعْلَمُوا تَحِيضُ - وَاللَّائِي قَعَدْنَ عَنِ الْحَيْضِ وَاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ -

بَابُ ۲۲۴ وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ -

۲۹۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَسْلَمَ يُقَالُ لَهَا سُبَيْعَةُ كَانَتْ تَحْتَ زَوْجِهَا تُوُفِّيَ عَنْهَا وَهِيَ حُبْلَى فَخَطَبَهَا أَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ فَأَبَتْ أَنْ تَنْكِحَهُ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا يَصْلُحُ أَنْ تَنْكِحِيهِ حَتَّى تَعْتَدِّي آخِرَ الْأَجَلَيْنِ فَمَكُثَتْ قَرِيبًا مِنْ عَشْرِ لَيَالٍ ثُمَّ جَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْكِحِي -

۲۹۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ يَزِيدَ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى ابْنِ الْأَرْقَمِ أَنْ يَسْأَلَ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ كَيْفَ أَفْتَاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أَفْتَانِي إِذَا وَضَعْتُ أَنْ أَنْكِحَ -

روایت کی ہے۔

۲۹۳۔ عثمان بن ابی شیبہ، عبدہ، ہشام، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رفاعہ قرظی نے ایک عورت سے نکاح کیا پھر اسے طلاق دے دی، اس عورت نے دوسرے شخص سے نکاح کر لیا پھر وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے ذکر کیا کہ وہ اس کے پاس نہیں آتا اور اس کے پاس صرف کپڑے کے پھندنے کی طرح ہے، آپ نے فرمایا نہیں جب تک تم اس کا مزہ نہ چکھ لو اور وہ تمہارا مزہ نہ چکھ لے۔

باب ۲۲۳۔ جو عورتیں حیض سے ناامید ہو گئی ہیں

مجاہد کا قول ہے کہ اگر تمہیں معلوم نہ ہو کہ وہ عورت حیض والی ہے یا نہیں اور ان کا جن کو حیض آنا بند ہو گیا اور جنہیں حیض آیا ہی نہیں، ان کی عدت تین مہینے ہے۔

باب ۲۲۴۔ حاملہ کی عدت وضع حمل تک ہے

۲۹۵۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، جعفر بن ربیعہ، عبدالرحمن بن ہرمز، ابوسلمہ، زینب بنت ابی سلمہ، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ قبیلہ اسلم کی ایک عورت جس کا نام سبیعہ تھا اپنے شوہر کی وفات کے وقت حاملہ تھی۔ پس ابو السنابل بن بعکک نے اسے نکاح کا پیغام دیا تو اس نے نکاح کرنے سے انکار کیا۔ ابوالسنابل نے کہا کہ خدا کی قسم تیرے لئے نکاح کرنا اس وقت تک مناسب نہیں ہے۔ جب تک تو دونوں عدتوں میں سے آخری عدت پوری نہ کر لے۔ پھر وہ دس دن کے قریب ٹھہری رہی، پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی تو آپ نے فرمایا نکاح کر لو۔

۲۹۶۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، یزید، ابن شہاب نے لکھا کہ عبید اللہ بن عبداللہ نے انہیں ان کے والد سے بتایا کہ انہوں نے عبداللہ بن ارقم کو لکھا کہ سبیعہ اسلمیہ سے معلوم کریں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں کیا فتویٰ دیا تھا۔ انہوں نے جواب دیا کہ آپ نے مجھے فتویٰ دیا تھا کہ بچہ جننے کے بعد نکاح کر لینا۔

۲۹۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ نُفِسَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَجَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَتْهُ أَنْ تَنْكِحَ فَأَذِنَ لَهَا فَنَكَحَتْ۔

بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ فِيمَنْ تَزَوَّجَ فِي الْعِدَّةِ فَحَاضَتْ عِنْدَهُ ثَلَاثَ حِيَضٍ بَانَتْ مِنَ الْأَوَّلِ وَلَا تَحْتَسِبُ بِهِ لِمَنْ بَعْدَهُ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ تَحْتَسِبُ وَهَذَا أَحَبُّ إِلَى سُفْيَانَ يَعْنِي قَوْلَ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ مَعْمَرٌ يُقَالُ أَقْرَأَتِ الْمَرْأَةُ إِذَا دَنَا حَيْضُهَا وَأَقْرَأَتْ إِذَا دَنَا طُهْرُهَا وَيُقَالُ مَا قَرَأَتْ بِسَلًى قَطُّ إِذَا لَمْ تَجْمَعْ وَلَدًا فِي بَطْنِهَا۔

بَابُ قِصَّةِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ وَقَوْلِهِ وَاتَّقُوا اللهَ رَبَّكُمْ لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ وَتِلْكَ حُدُودُ اللهِ وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ لَا تَدْرِي لَعَلَّ اللهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَلِكَ أَمْرًا أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِنْ وُجْدِكُمْ وَلَا تُضَارُّوهُنَّ لِتُضَيِّقُوا عَلَيْهِنَّ وَإِنْ كُنَّ أُولَاتِ حَمْلٍ فَأَنْفِقُوا عَلَيْهِنَّ حَتَّى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ إِلَى قَوْلِهِ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا۔

۲۹۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَهُمَا يَذْكُرَانِ أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ طَلَّقَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَكَمِ فَانْتَقَلَهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَأَرْسَلَتْ عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى مَرْوَانَ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ اتَّقِ اللهَ وَارْدُدْهَا إِلَى بَيْتِهَا قَالَ مَرْوَانُ فِي حَدِيثِ سُلَيْمَانَ إِنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْحَكَمِ غَلَبَنِي وَقَالَ الْقَاسِمُ بْنُ

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ سبیعہ اسلمیہ نے اپنے شوہر کی وفات کے چند دنوں بعد بچہ جنا۔ پس وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نکاح کی اجازت حاصل کرنے کے لئے حاضر ہوئیں۔ چنانچہ آپ نے اجازت مرحمت فرما دی اور انہوں نے نکاح کر لیا۔

مطلقہ تین پاکیوں تک خود کو روکے رہے

ابراہیم نخعی کا قول ہے کہ اس شخص کے بارے میں جس نے عدت کے اندر نکاح کر لیا پھر دوسرے خاوند کے پاس اسے تین حیض آ جائیں تو پہلے خاوند سے جدا ہو جائے گی اور دوسرے خاوند کی عدت شمار نہیں ہوگی۔ امام زہری کا قول ہے کہ شمار ہوگی اور زہری کا یہ قول سفیان کو پسند ہے۔ معمر نے کہا اقرأت المرأة جب اس کا حیض قریب ہو اور اقرأت جب اس کا طہر قریب ہو اور جب عورت کبھی حاملہ نہ ہوئی ہو تو ما قرأت بسلی قط کہتے ہیں۔

فاطمہ بنت قیس کا واقعہ

ارشاد باری ہے: عدت میں انہیں ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ آپ نکلیں مگر یہ کہ کوئی صریح بے حیائی کی بات لائیں اور یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھا بیشک اس نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ تمہیں نہیں معلوم شاید اللہ اس کے بعد کوئی نیا حکم بھیجے۔ عورتوں کو وہاں رکھو جہاں خود رہتے ہو اپنی طاقت بھر اور انہیں ضرر نہ دو کہ ان پر تنگی کرو اور اگر حمل والیاں ہوں تو انہیں نان نفقہ دو یہاں تک کہ ان کے بچہ پیدا ہو۔ (سورۃ الطلاق، آیت ۱، ۶، ۷)۔

یحییٰ بن سعید نے قاسم بن محمد اور سلیمان بن یسار کو ذکر کرتے ہوئے سنا کہ یحییٰ بن سعید بن العاص نے عبدالرحمٰن بن الحکم کی بیٹی کو طلاق دے دی تو عبدالرحمٰن نے انہیں بلا لیا۔ اس پر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مروان کے پاس جو مدینہ منورہ کے امیر تھے کہلا بھیجا کہ اللہ سے ڈرو اور اس لڑکی کو اس کے گھر پہنچا دو۔ مروان نے کہا جیسا کہ سلیمان کی حدیث میں ہے کہ عبدالرحمٰن بن حکم مجھ پر غالب آ گئے ہیں اور قاسم بن محمد نے کہا کہ کیا آپ کو حضرت فاطمہ بنت قیس

مُحَمَّدٍ أَوَمَا بَلَغَكِ شَأْنُ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ لَا يَضُرُّكَ أَنْ لَا تَذْكُرَ حَدِيثَ فَاطِمَةَ فَقَالَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ إِنْ كَانَ بِكِ شَرٌّ فَحَسْبُكِ مَا بَيْنَ هَذَيْنِ مِنَ الشَّرِّ۔

۲۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا لِفَاطِمَةَ أَلَا تَتَّقِي اللّٰهَ يَعْنِي فِي قَوْلِهَا لَا سُكْنَى وَلَا نَفَقَةَ۔

۳۰۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ لِعَائِشَةَ أَلَمْ تَرَيْ إِلَى فُلَانَةَ بِنْتِ الْحَكَمِ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ فَخَرَجَتْ فَقَالَتْ بِئْسَ مَا صَنَعَتْ قَالَ أَلَمْ تَسْمَعِي فِي قَوْلِ فَاطِمَةَ قَالَتْ أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ لَهَا خَيْرٌ فِي ذِكْرِ هٰذَا الْحَدِيثِ وَزَادَ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَابَتْ عَائِشَةُ أَشَدَّ الْعَيْبِ وَقَالَتْ إِنَّ فَاطِمَةَ كَانَتْ فِي مَكَانٍ وَحْشٍ فَخِيفَ عَلَى نَاحِيَتِهَا فَلِذٰلِكَ أَرْخَصَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ الْمُطَلَّقَةِ إِذَا خُشِيَ عَلَيْهَا فِي مَسْكَنِ زَوْجِهَا أَنْ يُقْتَحَمَ عَلَيْهَا أَوْ تَبْذُوَ عَلَى أَهْلِهَا بِفَاحِشَةٍ۔

۳۰۱۔ حَدَّثَنِي حِبَّانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَنْكَرَتْ ذٰلِكَ عَلَى فَاطِمَةَ۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ مِنَ الْحَيْضِ وَالْحَبَلِ۔

۳۰۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا أَرَادَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْفِرَ إِذَا صَفِيَّةُ عَلَى بَابِ خِبَائِهَا كَئِيبَةً فَقَالَ لَهَا

کا واقعہ نہیں سنا؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر تم فاطمہ کے واقعہ کا ذکر نہ کرو تو تمہارا کوئی نقصان نہیں۔ مروان بن حکم نے کہا کہ اگر تمہارے نزدیک جھگڑا تھا تو یہاں بھی یہی ہے کہ ان دونوں کی جدائی ہی کافی ہے۔

۲۹۹۔ ہم سے [illegible] حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ فاطمہ بنت قیس کو کیا ہو گیا کیا وہ اللہ سے نہیں ڈرتی یعنی یہ کہ مطلقہ (رہائش و نفقہ) یا رہائش اور خرچ نفقہ کی مستحق نہیں ہے۔

۳۰۰۔ عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ کیا آپ نے فلاں بنت حکم کو نہیں دیکھا اس کے شوہر نے اس کو طلاق بتہ دی اور وہ چلی گئی۔ انہوں نے فرمایا کہ اس نے برا کیا۔ عروہ نے عرض کیا کہ کیا آپ نے فاطمہ بنت قیس کی بات نہیں سنی۔ فرمایا کہ اس واقعہ کا ذکر کرنے میں (اس کی) کوئی بھلائی نہیں ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ نے ایسا کرنے کو بہت برا کہا اور فرمایا کہ فاطمہ بنت قیس ایک غیر محفوظ مکان میں تھیں اور اس میں ان کے لئے خوف تھا اس لئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں منتقل ہونے کی اجازت دی تھی۔

جب مطلقہ کو خاوند کے گھر میں خوف لاحق ہو

کہ شوہر کے گھر میں گھس آنے یا شوہر کے گھر والوں پر بدکلامی کا خوف ہو۔

۳۰۱۔ حبان، عبداللہ، ابن جریج، ابن شہاب، عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فاطمہ بنت قیس کے واقعہ کا ان کی روایت پر انکار کیا۔

عورت حیض اور حمل کو نہ چھپائے بلکہ ظاہر کردے

۳۰۲۔ ہم سے [illegible] حضرت عائشہ [illegible] تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ جب [illegible] نے (واپسی کا) ارادہ کیا تو حضرت صفیہ کو اپنے خیمہ کے دروازے پر غمگین [illegible] دیکھا آپ نے ان سے فرمایا [illegible] ہمیں روک لو گی [illegible]

عُذْرِي أَوْ حَمُقَ ... أَلَيْسَ ... يَوْمَ النَّحْرِ ... [illegible]

بَابُ ﴿وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ﴾ فِي الْعِدَّةِ وَكَيْفَ يُرَاجِعُ الْمَرْأَةَ إِذَا طَلَّقَهَا وَاحِدَةً أَوْ ثِنْتَيْنِ

۳۰۳- حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ زَوَّجَ مَعْقِلٌ أُخْتَهُ فَطَلَّقَهَا تَطْلِيقَةً.

۳۰۴- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ أَنَّ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ كَانَتْ أُخْتُهُ تَحْتَ رَجُلٍ فَطَلَّقَهَا ثُمَّ خَلَّى عَنْهَا حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا ثُمَّ خَطَبَهَا فَحَمِيَ مَعْقِلٌ مِنْ ذَلِكَ أَنَفًا فَقَالَ خَلَّى عَنْهَا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهَا ثُمَّ يَخْطُبُهَا فَحَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ ﴿وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَدَعَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ عَلَيْهِ فَتَرَكَ الْحَمِيَّةَ وَاسْتَقَادَ لِأَمْرِ اللَّهِ.

۳۰۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا طَلَّقَ امْرَأَةً لَهُ وَهِيَ حَائِضٌ تَطْلِيقَةً وَاحِدَةً فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْسِكَهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ عِنْدَهُ حَيْضَةً أُخْرَى ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتَّى تَطْهُرَ مِنْ حَيْضِهَا فَإِنْ أَرَادَ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا حِينَ تَطْهُرُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُجَامِعَهَا فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ إِذَا سُئِلَ عَنْ ذَلِكَ قَالَ لِأَحَدِهِمْ إِنْ كُنْتَ طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْكَ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ وَزَادَ فِيهِ غَيْرُهُ عَنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ لَوْ طَلَّقْتَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنِي بِهَذَا.

بَابُ مُرَاجَعَةِ الْحَائِضِ

۳۰۶- حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ

[illegible]

عدت کے دوران شوہر کو رجوع کا حق ہے جبکہ ایک یا دو طلاقیں دی گئی ہوں

[illegible]

حائضہ سے رجوع کرنا

[illegible]

حدثنا محمد بن سيرين حدثني يونس بن جبير سألت
ابن عمر فقال طلق ابن عمر امرأته وهي حائض فسأل
عمر النبي صلى الله عليه وسلم فأمره أن يراجعها ثم
يطلق من قبل عدتها. قلت فتعتد بتلك التطليقة
قال أرأيت إن عجز واستحمق۔

باب تحد المتوفى عنها زوجها أربعة أشهر وعشرا. وقال الزهري لا أرى أن تقرب الصبية المتوفى عنها الطيب لأن عليها العدة۔

٢٠٤ - حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا
مالك عن عبد الله بن أبي بكر بن محمد بن عمرو بن
حزم عن حميد بن نافع عن زينب بنت أبي سلمة
أنها أخبرته هذه الأحاديث الثلاثة قالت زينب
دخلت على أم حبيبة زوج النبي صلى الله عليه وسلم
حين توفي أبوها أبو سفيان بن حرب فدعت أم حبيبة
بطيب فيه صفرة خلوق أو غيره فدهنت منه
جارية ثم مست بعارضيها ثم قالت والله ما لي
بالطيب من حاجة غير أني سمعت رسول الله صلى
الله عليه وسلم يقول لا يحل لامرأة تؤمن بالله
واليوم الآخر أن تحد على ميت فوق ثلاث ليال
إلا على زوج أربعة أشهر وعشرا. قالت زينب
فدخلت على زينب بنت جحش حين توفي أخوها
فدعت بطيب فمست منه ثم قالت أما والله ما لي
بالطيب من حاجة غير أني سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول على المنبر لا يحل لامرأة تؤمن
بالله واليوم الآخر أن تحد على ميت فوق ثلاث ليال
إلا على زوج أربعة أشهر وعشرا. قالت زينب وسمعت
أم سلمة تقول جاءت امرأة إلى رسول الله صلى الله
عليه وسلم فقالت يا رسول الله إن ابنتي توفي عنها

کہا انہوں نے فرمایا کہ میں نے پوچھا کیا یہ طلاق عدت میں شمار ہوگی؟ بلکہ معاملہ
تو یہ ہے ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
... پوچھا ... آپ نے حکم دیا کہ رجوع کر لیں پھر عدت کے وقت
... طلاق دیں ... میں نے پوچھا کیا یہ طلاق شمار ہوگی ...
... کہ اگر کوئی شخص عاجز ہو جائے یا حماقت کرے ...

باب: شوہر کی وفات پر چار ماہ دس دن سوگ
... زہری نے کہا کہ ... کم سن لڑکی کا شوہر فوت ہو جائے ...
... خوشبو نہ لگائے ...

... حضرت زینب بنت ابو سلمہ ...
... ام حبیبہ ... جب ان کے والد ابو سفیان بن حرب کی وفات ہوئی ...
... خوشبو منگوائی جس میں خلوق یا کسی اور چیز کی زردی ملی ہوئی تھی ...
... پھر وہ خوشبو ایک لونڈی کو لگائی اور اپنے دونوں رخساروں پر لگائی اور ...
... کہا کہ اللہ کی قسم مجھے خوشبو کی کوئی ضرورت نہیں ... میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا ہے ... کسی عورت کے لیے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو
... جائز نہیں کہ وہ کسی میت کا تین دن سے زیادہ سوگ کرے، سوا شوہر کے
... کہ اس کا سوگ چار مہینے دس دن کا ہے۔
... زینب بنت جحش کے یہاں گئی جب ان کے بھائی کا انتقال ہوا ...
... انہوں نے خوشبو منگوائی اور لگائی ... کہا اللہ کی قسم مجھے خوشبو کی
... ضرورت نہیں ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر فرماتے سنا
... کسی عورت کے لیے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو جائز نہیں ...
... کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے سوا شوہر کے ...

... زینب نے بیان کیا کہ میں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ کہتی تھیں کہ
... ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی ...
... اور عرض کیا یا رسول اللہ ... میری بیٹی کے شوہر کا انتقال ہو گیا ہے ...

٣١٠ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ كُنَّا نُنْهَى أَنْ نُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَا نَكْتَحِلَ وَلَا نَتَطَيَّبَ وَلَا نَلْبَسَ ثَوْبًا مَصْبُوغًا إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ وَقَدْ رُخِّصَ لَنَا عِنْدَ الطُّهْرِ إِذَا اغْتَسَلَتْ إِحْدَانَا مِنْ مَحِيضِهَا فِي نُبْذَةٍ مِنْ كُسْتِ أَظْفَارٍ وَكُنَّا نُنْهَى عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ۔

بَابٌ تَلْبَسُ الْحَادَّةُ ثِيَابَ الْعَصْبِ۔

٣١١ - حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّهَا لَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ۔ وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَتْنَا حَفْصَةُ حَدَّثَتْنِي أُمُّ عَطِيَّةَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَمَسَّ طِيبًا إِلَّا أَدْنَى طُهْرِهَا إِذَا طَهُرَتْ نُبْذَةً مِنْ قُسْطٍ وَأَظْفَارٍ۔

بَابٌ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا إِلَى قَوْلِهِ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ۔

٣١٢ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شِبْلٌ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا قَالَ كَانَتْ هَذِهِ الْعِدَّةُ تَعْتَدُّ عِنْدَ أَهْلِ زَوْجِهَا وَاجِبًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِأَزْوَاجِهِمْ مَتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَعْرُوفٍ قَالَ جَعَلَ اللَّهُ لَهَا تَمَامَ السَّنَةِ سَبْعَةَ أَشْهُرٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً وَصِيَّةً إِنْ شَاءَتْ

حفصہ بنت سیرین نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ہمیں منع فرمایا گیا ہے کہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کریں مگر خاوند کا چار مہینے دس دن تک اور سرمہ لگائیں نہ خوشبو استعمال کریں اور نہ رنگے ہوئے کپڑے پہنیں، سوائے بنے ہوئے رنگے کپڑے کے اور ہمیں یہ اجازت ملی کہ پاکی کی حالت میں جب ہم میں سے کوئی حیض سے فارغ ہو تو اظفار کی عود کا استعمال کرے اور ہمیں جنازے کے پیچھے جانے سے منع فرمایا گیا ہے

سوگ والی کا رنگ دار کپڑے پہننا

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی عورت کے لئے حلال نہیں ہے جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہو کہ تین دن سے زیادہ کسی کا سوگ کرے سوائے خاوند کے۔ پس وہ سرمہ نہ لگائے، نہ رنگ دار کپڑے پہنے مگر جو پہلے سے رنگا ہوا ہو۔ حضرت ام عطیہ کی دوسری روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خوشبو سے منع فرمایا ہے مگر پاک ہونے کے نزدیک تھوڑی سی قسط یا اظفار کا استعمال کر سکتی ہیں۔

جس کا خاوند مر جائے اس کی خدا نے کیا عدت مقرر فرمائی ہے

ابن ابی نجیح نے مجاہد سے روایت کی ہے اور جو تم میں سے مریں اور بیویاں چھوڑیں تو وہ چار مہینے دس دن اپنے آپ کو روکے رہیں (سورۂ بقرہ، آیت ۲۳۴) کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ خاوند والوں کے پاس عدت گزارنا واجب تھا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا۔ اور جو تم میں سے فوت ہو جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں وہ اپنی عورتوں کے لئے وصیت کر جائیں سال بھر تک نان نفقہ دینے کی بغیر نکالے۔ پھر وہ اگر خود نکل جائیں تو تم پر اس کا کوئی مواخذہ نہیں جو انہوں نے اپنے معاملہ میں مناسب طریقہ پر کیا (بقرہ آیت ۲۴۰) چنانچہ اللہ تعالیٰ نے وصیت کے ساتھ سات ماہ بیس دن اور کو سال پورا کر دیا۔ اب عورت چاہے تو وصیت

سَكَنَتْ فِي وَصِيَّتِهَا وَإِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ وَهُوَ قَوْلُ
اللهِ تَعَالَى غَيْرَ إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ
فِي نَفْسِهَا كَمَا هِيَ وَاجِبٌ عَلَيْهَا زَعَمَ ذٰلِكَ عَنْ
مُجَاهِدٍ. وَقَالَ عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَسَخَتْ
هٰذِهِ الْآيَةُ عِدَّتَهَا عِنْدَ أَهْلِهَا فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ
وَقَوْلُ اللهِ تَعَالَى غَيْرَ إِخْرَاجٍ وَقَالَ عَطَاءٌ إِنْ شَاءَتْ
اعْتَدَّتْ عِنْدَ أَهْلِهِ وَسَكَنَتْ فِي وَصِيَّتِهِ وَإِنْ
شَاءَتْ خَرَجَتْ لِقَوْلِ اللهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا
فَعَلْنَ. قَالَ عَطَاءٌ ثُمَّ جَاءَ الْمِيرَاثُ فَنَسَخَ السُّكْنٰى
فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ وَلَا سُكْنٰى لَهَا.

۲۱۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ ابْنَةِ أَبِي سُفْيَانَ لَمَّا جَاءَهَا نَعِيُّ أَبِيهَا دَعَتْ بِطِيبٍ فَمَسَحَتْ ذِرَاعَيْهَا وَقَالَتْ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا.

بَابُ مَهْرِ الْبَغِيِّ وَالنِّكَاحِ الْفَاسِدِ

وَقَالَ الْحَسَنُ إِذَا تَزَوَّجَ مُحَرَّمَةً وَهُوَ لَا يَشْعُرُ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَلَهَا مَا أَخَذَتْ وَلَيْسَ لَهَا غَيْرُهُ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ لَهَا صَدَاقُهَا.

۲۱۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ.

۲۱۵- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَوْنُ

کے مطابق ٹھہری رہے اور چاہے چلی جائے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے غَیْرَ اِخْرَاجٍ کا یہی مطلب ہے اور اگر وہ خود نکل جائیں تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ لیکن عدت جیسے پہلے واجب تھی ویسی رہے گی۔ مجاہد کا یہی خیال نقل کیا گیا ہے۔ عطاء اور ابن عباس کا قول ہے کہ اس آیت نے گھر والوں کے پاس عدت گزارنے کو منسوخ کر دیا۔ پس وہ جہاں چاہے عدت گزارے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے غَیْرَ اِخْرَاجٍ فرمایا ہے۔ عطاء کا قول ہے کہ اگر چاہے تو اپنے گھر والوں کے پاس عدت گزارے اور وصیت کے مطابق ٹھہری رہے اور اگر چاہے تو نکل جائے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم پر کوئی گناہ نہیں جو وہ اپنے معاملے میں کریں۔ عطاء کا قول ہے کہ میراث کا حکم آیا تو اس نے رہائش کو منسوخ کر دیا۔

زینب بنت ام سلمہ نے حضرت ام حبیبہ بنت ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ جب ان کے پاس ان کے والد محترم کے انتقال کی خبر پہنچی تو انہوں نے خوشبو منگا کر اپنے دونوں ہاتھوں پر مل لی اور فرمایا کہ مجھے خوشبو کی حاجت تو نہ تھی لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کسی مسلمان عورت کے لیے جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہو، یہ حلال نہیں ہے کہ کسی میت کا سوگ تین دن سے زیادہ کرے، ہاں بیوہ اپنے خاوند کا سوگ چار ماہ دس دن کرے۔

زانیہ کا مہر اور نکاح فاسد

حسن بصری کا قول ہے کہ جس نے محرم عورت سے لاعلمی میں نکاح کر لیا تو ان دونوں کے درمیان تفریق کر دی جائے گی اور عورت کے لیے وہی ہے جو وہ لے چکی اور اس کے سوا کچھ نہیں۔ پھر انہوں نے اس کے بعد کہا کہ عورت کو مہر ملے گا۔

ابو بکر بن عبد الرحمن نے حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، کاہن کی مٹھائی اور بدکار عورت کی کمائی کھانے سے منع فرمایا ہے۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَآكِلَ الرِّبَا وَمُوكِلَهُ وَنَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الْبَغِيِّ وَلَعَنَ الْمُصَوِّرِينَ۔

٢١٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الْإِمَاءِ۔

بَابُ الْمَهْرِ لِلْمَدْخُولِ عَلَيْهَا وَكَيْفَ الدُّخُولُ أَوْ طَلَّقَهَا قَبْلَ الدُّخُولِ وَالْمَسِيسِ۔

٢٢٠ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ قَذَفَ امْرَأَتَهُ فَقَالَ فَرَّقَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ وَقَالَ اللهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ فَأَبَيَا فَقَالَ اللهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ فَأَبَيَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا قَالَ أَيُّوبُ فَقَالَ لِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ فِي الْحَدِيثِ شَيْءٌ لَا أَرَاكَ تُحَدِّثُهُ قَالَ قَالَ الرَّجُلُ مَالِي قَالَ لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَقَدْ دَخَلْتَ بِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَهُوَ أَبْعَدُ مِنْكَ۔

بَابُ الْمُتْعَةِ لِلَّتِي لَمْ يُفْرَضْ لَهَا لِقَوْلِهِ تَعَالَى لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمَسُّوهُنَّ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ اللهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ وَقَوْلِهِ وَلِلْمُطَلَّقَاتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُلَاعَنَةِ مُتْعَةً حِينَ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا۔

٢٢١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ حِسَابُكُمَا عَلَى اللهِ أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ

کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے [illegible]
[illegible]
[illegible]
پر لعنت فرمائی ہے۔

ابو حازم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لونڈیوں کی کمائی سے منع فرمایا ہے۔

مدخول بہا کے مہر، دخول کی تعریف اور دخول و مساس سے پہلے طلاق دینے کے احکام

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اس کے متعہ کا بیان جس کا مہر مقرر نہیں ہوا

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعان کرنے والوں سے فرمایا [illegible]
[illegible]
[illegible]

قَالَ: لَا مَالَ لَكَ، إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا، وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ أَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا.

شخص دروغ گو ہوگا۔ پس فرمایا: تمہیں مال نہیں ملے گا، اگر تم نے سچ کہا ہے تو وہ اس کی شرمگاہ کو حلال کرنے کا بدلہ ہے اور اگر تم نے جھوٹ بولا ہے تو تمہارا اس مال پر کوئی حق نہیں رہا۔

كِتَابُ النَّفَقَاتِ

کتاب النفقات

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَابُ فَضْلِ النَّفَقَةِ عَلَى الْأَهْلِ

وَيَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ قُلِ الْعَفْوَ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. وَقَالَ الْحَسَنُ: الْعَفْوُ الْفَضْلُ.

اہل و عیال پر خرچ کرنے کی فضیلت

[illegible]

اور لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا خرچ کریں، آپ فرما دیجئے جو ضرورت سے زیادہ ہو۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ تم سے آیتیں بیان فرماتا ہے تاکہ تم دنیا و آخرت کے کام سوچا کرو۔ (سورۃ البقرہ آیت ۲۱۹، ۲۲۰) حسن کا قول ہے کہ العفو (یعنی زائد)۔

۳۱۹ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيَّ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ فَقُلْتُ عَنِ النَّبِيِّ؟ فَقَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَنْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَةً عَلَى أَهْلِهِ وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً.

عبد اللہ بن یزید انصاری نے حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ آپ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں؟ جواب دیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی مسلمان اپنے اہل و عیال پر ثواب کا کام سمجھ کر خرچ کرتا ہے تو وہ اس کے لیے صدقہ ہوتا ہے۔

۳۲۰ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ اللَّهُ: أَنْفِقْ يَا ابْنَ آدَمَ أُنْفِقْ عَلَيْكَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اے ابن آدم! خرچ کیا کر تو تیرے اوپر خرچ کیا جائے گا۔

۳۲۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَوِ الْقَائِمِ اللَّيْلَ الصَّائِمِ النَّهَارَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیوہ اور مسکین کی مدد کے لیے دوڑ دھوپ کرنے والا ایسا ہے جیسے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا یا راتوں کو قیام کرنے والا اور دنوں کو روزے رکھنے والا۔

ف: بیوہ اور مسکین معاشرے کے بے سہارا افراد ہوتے ہیں، ان کے بچے اور بے بس بے سہارا ہوتے ہیں۔ ان کے نصیبے اللہ تعالیٰ اپنے صاحب استطاعت بندوں کو استعمال کرتا ہے۔ وہ بے کس اور بے بس ہیں، ان کے کام آتے ہیں یا نہیں۔ بڑے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو ان بے سہارا لوگوں کی دستگیری کرتے رہتے ہیں۔ یہ دولت، یہ طاقت، یہ استطاعت ہمیشہ نہیں رہے گی، آخر ایک وقت وہ بھی آئے گا جب قبر کی اندھیری کوٹھڑی میں بیٹھنا پڑے گا۔ دولت، طاقت اور استطاعت سب چیزیں چھن چکی ہوں گی۔ قبر کی کوٹھڑی ہوگی اور بیکسی و بے بسی کا عالم ہوگا، کوئی ساتھی و مددگار نہیں، پھر وہاں سے بھاگ کر جائے تو کہاں جائے۔ آنکھیں مگر بظاہر بند ہیں، حقیقت میں تو تماشا دیکھ رہی ہیں۔ اصل تو آج بعد کھلے گی کہ کیا کرنا چاہیے تھا اور کیا نہیں کرنا چاہیے تھا۔

[illegible]

۲۲۲ — حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي وَأَنَا مَرِيضٌ بِمَكَّةَ فَقُلْتُ لِي مَالٌ أُوصِي بِمَالِي كُلِّهِ قَالَ لَا قُلْتُ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ أَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ فِي أَيْدِيهِمْ وَمَهْمَا أَنْفَقْتَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ حَتَّى اللُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا فِي فِي امْرَأَتِكَ وَلَعَلَّ اللهَ يَرْفَعُكَ يَنْتَفِعُ بِكَ نَاسٌ وَيُضَرُّ بِكَ آخَرُونَ ـ

ترجمہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible]

بَابُ وُجُوبِ النَّفَقَةِ عَلَى الْأَهْلِ وَالْعِيَالِ

باب اہل و عیال پر خرچ کرنا واجب ہے

۲۲۳ — حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ مَا تَرَكَ غِنًى وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ تَقُولُ الْمَرْأَةُ إِمَّا أَنْ تُطْعِمَنِي وَإِمَّا أَنْ تُطَلِّقَنِي وَيَقُولُ الْعَبْدُ أَطْعِمْنِي وَاسْتَعْمِلْنِي وَيَقُولُ الِابْنُ أَطْعِمْنِي إِلَى مَنْ تَدَعُنِي فَقَالُوا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا هَذَا مِنْ كِيسِ أَبِي هُرَيْرَةَ ـ

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible]

۲۲۴ — حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ

[illegible]

قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ۔

بَابُ حَبْسِ نَفَقَةِ الرَّجُلِ قُوتَ سَنَةٍ عَلَى أَهْلِهِ وَكَيْفَ نَفَقَاتُ الْعِيَالِ۔

۳۲۵ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ قَالَ لِي مَعْمَرٌ قَالَ لِي الثَّوْرِيُّ هَلْ سَمِعْتَ فِي الرَّجُلِ يَجْمَعُ لِأَهْلِهِ قُوتَ سَنَتِهِمْ أَوْ بَعْضِ السَّنَةِ قَالَ مَعْمَرٌ فَلَمْ يَحْضُرْنِي ثُمَّ ذَكَرْتُ حَدِيثًا حَدَّثَنَاهُ ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبِيعُ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَيَحْبِسُ لِأَهْلِهِ قُوتَ سَنَتِهِمْ۔

۳۲۶ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ذَكَرَ لِي ذِكْرًا مِنْ حَدِيثِهِ فَانْطَلَقْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مَالِكٌ انْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى عُمَرَ إِذْ أَتَاهُ حَاجِبُهُ يَرْفَا فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ يَسْتَأْذِنُونَ قَالَ نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمْ قَالَ فَدَخَلُوا وَسَلَّمُوا فَجَلَسُوا ثُمَّ لَبِثَ يَرْفَا قَلِيلًا فَقَالَ لِعُمَرَ هَلْ لَكَ فِي عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ قَالَ نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمَا فَلَمَّا دَخَلَا سَلَّمَا وَجَلَسَا فَقَالَ عَبَّاسٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هٰذَا فَقَالَ الرَّهْطُ عُثْمَانُ وَأَصْحَابُهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنَهُمَا وَأَرِحْ أَحَدَهُمَا مِنَ الْآخَرِ فَقَالَ عُمَرُ اتَّئِدُوا أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ

روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اچھا صدقہ وہ ہے جس کے بعد مالداری قائم رہے اور ابتدا ان لوگوں سے کرو جو تیری کفالت میں ہوں۔

گھر والوں کو سال بھر کی خوراک دینا اور وہ خرچ کس طرح کریں

ابن عیینہ کا بیان ہے کہ مجھ سے معمر نے کہا کہ مجھ سے سفیان ثوری نے پوچھا کہ کیا تم نے اس شخص کے متعلق کچھ سنا ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے سال بھر یا اس سے کچھ کم کے لئے غلہ جمع کر لے۔ معمر نے کہا کہ مجھے یاد نہیں۔ پھر مجھے ایک حدیث یاد آئی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنو نضیر کے درختوں کو بیچ ڈالتے اور اپنے گھر والوں کے لئے ایک سال کی خوراک رکھ لیتے تھے۔

مالک بن اوس بن حدثان کا بیان ہے کہ محمد بن جبیر بن مطعم نے مجھ سے ایک حدیث کا ذکر کیا۔ پس میں چل پڑا یہاں تک کہ مالک بن اوس کے پاس جا کر ان سے پوچھا۔ مالک بن اوس نے کہا کہ میں چلا یہاں تک کہ حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ان کا دربان یرفا ان کے پاس آیا اور کہا کہ کیا آپ حضرت عثمان، عبدالرحمٰن، زبیر اور سعد کو اندر آنے کی اجازت دیتے ہیں؟ فرمایا ہاں۔ پس انہیں اجازت دے دی گئی۔ وہ اندر آئے اور سلام کر کے بیٹھ گئے۔ پھر یرفا تھوڑی دیر بیٹھا ہوگا کہ حضرت عمر کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ کیا آپ حضرت علی اور حضرت عباس کو اجازت دیتے ہیں؟ فرمایا ہاں۔ پس دونوں کو اجازت دے دی گئی۔ جب وہ اندر داخل ہوئے تو سلام کر کے بیٹھ گئے۔ حضرت عباس نے کہا کہ اے امیر المومنین! میرے اور ان کے درمیان فیصلہ فرما دیجئے۔ حضرت عثمان اور ان کے ساتھیوں نے کہا کہ اے امیر المومنین! دونوں کے درمیان فیصلہ فرما دیجئے اور ایک کو دوسرے سے راحت دیجئے۔ حضرت عمر نے فرمایا ٹھہرو! میں تمہیں اس خدا کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں، کیا آپ حضرات جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا

[illegible]

[illegible]

فيها بما عمل به رسول الله صلى الله عليه وسلم
وبما عمل فيها أبو بكر وبما عملت فيها منذ
وليتها وإلا فلا تكلماني فيها فقلتما ادفعها
إلينا بذلك فدفعتها إليكما بذلك أنشدكم بالله
هل دفعتها إليهما بذلك فقال الرهط نعم قال
فأقبل على علي وعباس فقال أنشدكما بالله هل
دفعتها إليكما بذلك قالا نعم قال أفتلتمسان
مني قضاء غير ذلك فوالذي بإذنه تقوم السماء
والأرض لا أقضي فيها قضاء غير ذلك حتى تقوم
الساعة فإن عجزتما عنها فادفعاها فإني أكفيكماها

باب ٣٢ قول الله تعالى والوالدات يرضعن
أولادهن حولين كاملين لمن أراد أن يتم
الرضاعة إلى قوله بما تعملون بصير. وقال
وحمله وفصاله ثلاثون شهرا. وقال وإن
تعاسرتم فسترضع له أخرى لينفق ذو سعة
من سعته ومن قدر عليه رزقه إلى قوله بعد
عسر يسرا. وقال يونس عن الزهري نهى الله
أن تضار والدة بولدها وذلك أن تقول
الوالدة لست مرضعته وهي أمثل له غذاء
وأشفق عليه وأرفق به من غيرها فليس لها
أن تأبى بعد أن يعطيها من نفسه ما جعل الله
عليه وليس للمولود له أن يضار بولده والدته
فيمنعها أن ترضعه ضرارا لها إلى غيرها فلا
جناح عليهما أن يسترضعا عن طيب نفس
الوالد والوالدة فإن أرادا فصالا عن تراض
منهما وتشاور فلا جناح عليهما بعد أن يكون
ذلك عن تراض منهما وتشاور فصاله فطامه

باب ٣٣ نفقة المرأة إذا غاب عنها

[illegible]

عورتیں بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں

[illegible]

باب عورت کا نفقہ جس کا خاوند غائب ہو جائے اور

وَلَدَهَا وَنَفَقَةِ الْوَلَدِ.

۳۲۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِسِّيكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ عِيَالَنَا، قَالَ لَا إِلَّا بِالْمَعْرُوفِ.

۳۲۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا عَنْ غَيْرِ أَمْرِهِ فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِهِ.

بچے کا نفقہ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہند بنت عتبہ حاضر ہوئیں اور عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! ابوسفیان کنجوس آدمی ہیں۔ کیا میرے اوپر گناہ ہے کہ ان کے مال سے بچوں کو کھلاؤں پلاؤں؟ فرمایا: نہیں، اگر دستور کے مطابق ہو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب عورت اپنے خاوند کی کمائی سے بغیر اس کی اجازت کے خرچ کرے تو اسے آدھا ثواب ملے گا۔

بَابُ ۳۳۲ عَمَلِ الْمَرْأَةِ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا.

۳۲۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى حَدَّثَنَا عَلِيٌّ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُو إِلَيْهِ مَا تَلْقَى فِي يَدِهَا مِنَ الرَّحَى وَبَلَغَهَا أَنَّهُ جَاءَهُ رَقِيقٌ فَلَمْ تُصَادِفْهُ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ قَالَ فَجَاءَنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا نَقُومُ فَقَالَ عَلَى مَكَانِكُمَا فَجَاءَ فَقَعَدَ بَيْنِي وَبَيْنَهَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى بَطْنِي فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَا إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا أَوْ أَوَيْتُمَا إِلَى فِرَاشِكُمَا فَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبِّرَا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ.

عورت کا اپنے شوہر کے گھر میں کام کاج کرنا

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تاکہ آپ سے چکی پیسنے کے باعث ہاتھوں میں پڑ جانے والے چھالوں کی شکایت کریں اور انہیں خبر ملی تھی کہ آپ کے پاس غلام آئے ہیں۔ لیکن آپ سے ملاقات نہ ہو سکی تو حضرت عائشہ سے ذکر کر دیا۔ جب آپ تشریف لائے تو حضرت عائشہ نے آپ کو بتا دیا۔ فرماتے ہیں کہ آپ ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم اپنے بستروں پر لیٹ چکے تھے۔ ہم نے اٹھنا چاہا تو فرمایا: اپنی جگہ رہو۔ پس آپ ہمارے درمیان بیٹھ گئے یہاں تک کہ میں نے آپ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے پیٹ پر محسوس کی۔ فرمایا: کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جو تمہارے سوال سے بہتر ہے؟ جب تم اپنے بستروں پر لیٹو یا اپنے بستروں پر آؤ تو تینتیس مرتبہ سبحان اللہ، تینتیس مرتبہ الحمد للہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر کہو، یہ تمہارے لیے خادم سے بہتر ہے۔

ف: یہ بیان اس جلد کی حدیث ۳۲۰ اور ۳۲۲ میں گزر چکا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ... رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی لخت جگر اور ... "یَا عَائِشَةُ لَوْ شِئْتُ لَسَارَتْ مَعِيَ جِبَالُ الذَّهَبِ" اے عائشہ! اگر میں چاہوں تو سونے کے پہاڑ میرے ساتھ چلا کریں ۔۔۔ ان کے باوجود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ... یہاں تک کہ ... اوقات ...

روزے ہی رکھتے کہ کئی کئی دن تک روزہ چلتا رہتا ہے اور درمیان میں نہ سحری ہے نہ افطاری۔ صحابہ کرام بھی ایسا کرنے لگتے ہیں تو انہیں ازراہِ شفقت روک دیا جاتا ہے۔ پھر بعض حضرات وصال کے روزے رکھنے سے روکنے کے لیے عرض گزار ہوتے کہ آقا! آپ بھی تو صومِ وصال رکھتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: — أَيُّكُمْ مِثْلِي يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي ۔ تم میں مجھ جیسا کون ہے؟ مجھے تو میرا رب کھلاتا اور پلاتا ہے۔ صَدَقْتَ يَا رَسُوْلَ اللهِ واقعی حضور جیسا اس کائنات ارضی و سماوی میں نہ تو اللہ تعالیٰ نے کوئی ایک بھی فرد پیدا فرمایا ہے اور نہ کبھی پیدا فرمائے گا ——— اتنا اونچا مقام اور تھوڑی سی جَو کی روٹی ناگٹس کے ساتھ غذا، سبحان اللہ!

کل جہاں ملک اور جَو کی روٹی غذا!
اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چاہتے تو سونے چاندی کے مکانات میں رہتے اور دنیا جہان کی ہر نعمت و راحت قدموں میں دست بستہ موجود ہوتی لیکن وہ زندگی پسند نہ فرمائی۔ مسافروں مسکینوں کی طرح زندگی گزارنا پسند فرمایا۔ اولاً اس لیے کہ دنیا اور اس کا مال و متاع اس قابل نظر نہ آیا کہ اسے منہ لگایا جائے۔ ثانیاً اس لیے کہ بے سرو سامانی کی زندگی میں راحت زیادہ ہے کیونکہ جس مسافر کے پاس جتنا سامان زیادہ ہوگا اتنا ہی اسے تنگی اور پریشانی کا زیادہ سامنا کرنا پڑے گا، لہٰذا سبق دیا ہے

خوش آں راہی کہ سامانے نگیرد

ثالثاً اس لیے یہ زندگی اختیار فرمائی کہ امت میں اکثریت غریبوں کی ہوگی۔ وہ اپنی بے سرو سامانی کو دیکھ کر احساسِ کمتری میں مبتلا نہیں ہوں گے۔ اُنکی غربت، انہیں تڑپائے گی نہیں بلکہ وہ دیکھیں گے کہ ہمارے اور ساری کائنات کے سردار، محبوبِ پروردگار سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خزائن الٰہیہ کے مالک اور عطائے الٰہیہ کے قاسم ہوتے ہوئے اسی طرح زندگی گزاری اور اَلْفَقْرُ فَخْرِي فرمایا —— لہٰذا امت کے غرباء بجائے غم کرنے کے اپنی بے سرو سامانی اور تنگ دستی کو بھول جائیں گے۔ مجبوری حالات کے پیچھے پڑ جائیں گے اور اختیاری طور پر آقا نے جس طرح زندگی گزاری اس کا تصور کرتے ہی بے ساختہ پکار اٹھیں گے

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

خاتونِ جنت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس شہنشاہِ کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سب سے چہیتی صاحبزادی ہیں۔ خدائے ذوالمنن نے جنہیں اتنا اونچا مقام بخشا کہ تمام جنتی عورتوں کی سردار بنا دیں لیکن دنیاوی حالت یہ ہے کہ زندگی بالکل سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرح گزار رہی تھیں۔ اپنے ہاتھوں سے چکی پیستی تھیں، چکی کے باعث نازک ہاتھوں میں چھالے بھی پڑ جاتے تھے۔ کیا اہلِ بیتِ اطہار کی محبت کا دعویٰ کرنے والوں، فیشن کے لیے اس میں کوئی عبرت نہیں؟ کیا موجودہ مسلم خواتین اُن کی طرزِ زندگی سے کوئی سبق حاصل نہیں کر سکتیں؟ —— اہل دل دیکھئے شاعرِ مشرق، ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم ان کی شان میں کیا فرما گئے ہیں:

مریم از یک نسبتِ عیسیٰ عزیز — از سہ نسبت حضرت زہرا عزیز

نورِ چشمِ رحمۃ للعالمین — آں امامِ اولین و آخرین
بانوئے آں تاجدارِ ہل اتیٰ — مرتضیٰ مشکل کشا شیرِ خدا

مادر آں مرکز پرکار عشق — مادر آں قافلہ سالار عشق

ف: یہی سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پیاری ہتھیلیاں تھیں اور ہاتھوں میں چکی پیسنے سے چھالے پڑے ہوئے تھے کہ اللہ کے محبوب مکرم یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ لونڈی غلام آئے جنہیں آپ مسلمانوں میں تقسیم فرمانے والے تھے۔ سیدہ کو معلوم ہوا تو آپ بھی یہی مطالبہ کر کے بارگاہ میں گئیں۔ کسی ضرورت سے آپ دولت خانے سے باہر تشریف لے گئے ہوئے تھے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اپنا مدعا عرض کر کے چلی آئیں۔ حضور سارے لونڈی غلام تقسیم کرنے کے بعد ان کے دولت خانے پر تشریف لے گئے اور اپنی لخت جگر صاحبزادی کو ایک لونڈی یا غلام کے بجائے وظیفہ عطا فرمایا۔ تشریف رکھنے پر منظور فرمایا۔ یعنی یہ لونڈیاں اور غلام تو ان لوگوں کو دیے ہیں جن کے باپ جہادوں میں شہید ہوئے اور جانیں قربان کر چکے تھے۔ چونکہ تمہارا باپ زندہ ہے لہٰذا تمہارا حق نہیں بنتا تھا۔ اس میں عمر رسیدوں کے لیے کتنا بڑا سبق ہے۔ رحمت عالم نے ایسا وظیفہ بتا دیا جس کا ثواب سیکڑوں لونڈی اور غلاموں سے زیادہ مفید ہے۔ جب بستر پر لیٹو تو ۳۳ دفعہ سبحان اللہ، ۳۳ دفعہ الحمد للہ اور ۳۴ دفعہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔ —— اس وظیفے کا نام تسبیح فاطمہ پڑ گیا ہے۔ حضرت علی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زندگی بھر اسے پڑھتے رہے اور کبھی اس کا ناغہ نہ ہونے دیا جیسا کہ اگلی حدیث میں مذکور ہے۔ یہ تسبیح عمل بنانے کے قابل ہے۔ اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بارگاہ میں ہر مسلمان کو یوں نذرانہ عقیدت پیش کرنا چاہیے۔

نور چشم رحمۃ للعالمین
ان کی بے لوث طینت پہ لاکھوں سلام

اس بتول جگر پارۂ مصطفےٰ
حجلہ آرائے عفت پہ لاکھوں سلام

جس کا آنچل نہ دیکھا مہ و مہر نے
اس ردائے نزاہت پہ لاکھوں سلام

سیدہ زاہرہ طیبہ طاہرہ
جان احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

باب ۳۴۰ خَادِمِ الْمَرْأَةِ -

۳۰۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ سَمِعَ مُجَاهِدًا سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكِ مَا هُوَ خَيْرٌ لَكِ مِنْهُ تُسَبِّحِينَ اللّٰهَ عِنْدَ مَنَامِكِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدِينَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُكَبِّرِينَ اللّٰهَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ ثُمَّ قَالَ سُفْيَانُ إِحْدَاهُنَّ أَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ فَمَا تَرَكْتُهَا بَعْدُ قِيلَ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ قَالَ وَلَا

عورت کے لیے خادم رکھنا

عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں کہ آپ سے خادم کا سوال کریں۔ پس آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتا دوں جو تمہارے لیے اس سے بہتر ہو؟ سوتے وقت تینتیس مرتبہ سبحان اللہ، تینتیس مرتبہ الحمد للہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔ حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ میں نے اس کے بعد یہ عمل کبھی نہیں چھوڑا۔ پوچھا گیا کہ کیا آپ نے صفین کی رات بھی اسے نہیں چھوڑا تھا؟ فرمایا کہ جنگ صفین کی رات

لَيَالٍ تِبَاعًا۔

بَابٌ ۲۱۶ خِدْمَةِ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ۔

۴۲۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِي الْبَيْتِ قَالَتْ كَانَ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ فَإِذَا سَمِعَ الْأَذَانَ خَرَجَ۔

بَابٌ ۲۱۷ إِذَا لَمْ يُنْفِقِ الرَّجُلُ فَلِلْمَرْأَةِ أَنْ تَأْخُذَ بِغَيْرِ عِلْمِهِ مَا يَكْفِيهَا وَوَلَدَهَا بِالْمَعْرُوفِ۔

۴۲۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ هِنْدَ بِنْتَ عُتْبَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ وَلَيْسَ يُعْطِينِي مَا يَكْفِينِي وَوَلَدِي إِلَّا مَا أَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ فَقَالَ خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوفِ۔

بَابٌ ۲۱۸ حِفْظِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا فِي ذَاتِ يَدِهِ وَالنَّفَقَةِ۔

۴۲۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاؤُسٍ عَنْ أَبِيهِ وَأَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ نِسَاءُ قُرَيْشٍ وَقَالَ الْآخَرُ صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ وَيُذْكَرُ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابٌ ۲۱۹ كِسْوَةِ الْمَرْأَةِ بِالْمَعْرُوفِ۔

۴۲۴ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ آتَى إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى

بجا لیتے اور پیٹ بھر جاتا

مرد کا اپنے اہل وعیال کی خدمت کرنا

اسود بن یزید نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے دولت کدہ میں کیا معمول رکھتے؟ انہوں نے جواب دیا کہ آپ اپنی ازواج مطہرات کے پاس رہتے اور کام کرتے اور جب اذان کی آواز سنتے تو تشریف لے جاتے۔

مرد اگر اپنی بیوی کو پورا نفقہ نہ دے

تو عورت اس کے مال سے بغیر بتائے دستور کے مطابق لے سکتی ہے۔ عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ہند بنت عتبہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کی۔ یا رسول اللہ! بیشک ابوسفیان میرے خاوند ایک کنجوس آدمی ہیں اور مجھے اتنا نہیں دیتے جو میرے اور میری اولاد کے لئے کافی ہو جب تک میں ان کی بے خبری میں لے لوں۔ کیا یہ جائز ہے؟ فرمایا۔ صرف اتنا لے لیا کرو جو تمہارے اور تمہاری اولاد کے لئے کافی ہو۔

بیوی خاوند کے مال اور نفقہ کی حفاظت کرے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اونٹ پر سوار ہونے والی عورتوں میں سب سے بہتر قریش کی عورتیں ہیں۔ دوسری روایت میں فرمایا کہ قریش کی نیک عورتیں جو بچے کے لئے بہت شفقت کرتی ہیں اور خاوند کے مال کی نگران ہیں جو اس کی خوب حفاظت کرتی ہیں۔ اسی طرح معاویہ نے اور ابن عباس نے بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

عورتوں کو دستور کے مطابق لباس دینا

زید بن وہب کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ریشمی جوڑا پیش کیا گیا تو میں نے اسے پہن لیا۔ پس میں نے غصہ

عليه وسلم ... أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ ... [illegible]

بَابُ ٣٣ عَوْنِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا فِي وَلَدِهِ

٢٣٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ هَلَكَ أَبِي وَتَرَكَ سَبْعَ بَنَاتٍ أَوْ تِسْعَ بَنَاتٍ فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً ثَيِّبًا فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ بَلْ ثَيِّبًا قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ وَتُضَاحِكُهَا وَتُضَاحِكُكَ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ هَلَكَ وَتَرَكَ بَنَاتٍ وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أَجِيئَهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً تَقُومُ عَلَيْهِنَّ وَتُصْلِحُهُنَّ فَقَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ أَوْ قَالَ خَيْرًا۔

بَابُ ٣٤ نَفَقَةِ الْمُعْسِرِ عَلَى أَهْلِهِ

٢٣٤ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ هَلَكْتُ قَالَ وَلِمَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى أَهْلِي فِي رَمَضَانَ قَالَ فَأَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ لَيْسَ عِنْدِي قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا أَجِدُ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ أَيْنَ السَّائِلُ قَالَ هَا أَنَا ذَا قَالَ تَصَدَّقْ بِهَذَا قَالَ عَلَى أَحْوَجَ مِنَّا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَوَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَحْوَجُ مِنَّا فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ قَالَ فَأَنْتُمْ إِذًا۔

ساتھ ... [illegible]

بچے کے سلسلے میں بیوی کا خاوند کی مدد کرنا

[illegible]

مفلس کا اہل و عیال کو نفقہ دینا

[illegible]

ف: یہاں احادیث میں سے ایک حدیث ... [illegible]

موجود ہیں۔ چنانچہ شارح بخاری امام احمد خطیب قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے :

مِنْ خَصَائِصِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یَخُصُّ مَنْ شَاءَ بِمَا شَاءَ مِنَ الْاَحْکَامِ (مواہب لدنیہ)

یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص سے تھی کہ آپ جس کو جس حکم سے چاہتے خاص فرما دیا کرتے۔

امام محمد باقی زرقانی رحمۃ اللہ علیہ نے مواہب لدنیہ کی شرح لکھتے ہوئے عبارت (مِنَ الْاَحْکَامِ وَغَیْرِھَا) ۔ ___ یعنی صرف یہ اختیار احکام ہی کے بارے میں نہیں تھا بلکہ دوسری باتوں میں بھی حاصل تھا ___ خاتم الحفاظ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۹۱۱ھ) نے اپنی مایہ ناز اور شہرۂ آفاق تصنیف خصائص کبریٰ میں ایک باب یوں باندھا ہے :

باب اختصاصه [illegible]

مَنْ شَاءَ بِمَا شَاءَ مِنَ الْاَحْکَامِ (خصائص کبریٰ) یعنی آپ جس کو جس حکم سے چاہتے خاص فرما دیتے۔

امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی تکمیل میں پانچ واقعے پیش کیے۔ امام سیوطی اس کی مثالیں پیش کرنے لگے تو پانچ دس واقعے بیان کیے اور یہ پانچ واقعات کا ذخیرہ دس کا ہو گیا، یعنی دس واقعات ہو گئے۔ امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ جب بیان کرنے بیٹھے تو ان مثالی واقعات میں سے تین کو ترک کر کے صرف سات وہ تھے جو بیان کیے اور چند واقعات کا اپنی وسعت کے باعث اضافہ فرما دیا جن کی بدولت ایسے واقعات احادیث مطبوعہ سے پیش کر دیے۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔

یہ مضمون مثالوں کی پیش کش کے ساتھ ترجمہ اسی جلد میں حدیث ۱۴۳۱، ۱۴۹۳، ۱۹۱۴، ۹۱۵، ۲۲۰۰ کے اندر بھی موجود ہے۔ چونکہ مسلمانوں کے نزدیک ایسا گروہ بھی موجود ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل و کمالات ایک آنکھ نہیں بھاتے۔ وہ عبارت ذرا غور سے پڑھیں جن میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل و کمالات اور خداداد خصائص کا بیان ہے ان کی نظروں میں ... عام انسانوں جیسے ہی ہیں ... ان کے نزدیک ... کوئی فرق نہیں رہا ہے ___ جبکہ شریعت اسلامیہ کی رو سے یہ عقیدہ شان رسالت کے انکار کے مترادف اور کفر ہی قرار پاتا ہے۔

انگریزوں نے اپنے دور اقتدار کے اندر توہین شان رسالت کا پروپیگنڈا اور اس تحریک کو اپنی اسلام دشمنی کے تحت ہوا دے کر کر دیا۔ جب اس شرارت نے زور پکڑا تو قسمت نے سرِ محبت کے ایک مجاہد عاشق رسالت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء) کو پیدا کیا جنہوں نے ان گستاخانِ رسول کے مقابلے میں ہر طرف کا ناطقہ بند کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خداداد اختیارات ثابت کرنے کی غرض سے اس موضوع پر ایک رسالہ ... لکھا جس میں ... احادیث کے ساتھ محبوب ... کے خداداد اختیارات ثابت کیے ہیں اور ثابت کر دکھایا ہے کہ خدا نے اپنے محبوب کو دافع البلاء اور مشکل کشا بنایا تھا۔

یہ بیان افروز رسالہ ۱۳۲۱ھ میں لکھا گیا تھا اب ۱۴۰۳ھ ہے یعنی پوری صدی گزر چکی لیکن کسی بڑے سے بڑے گستاخ رسول نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خداداد اختیاری علوم و اختیارات کا انکار کرنے والوں سے جواب نہیں بن پڑا ہے اور نہ قیامت تک جواب دے سکتے ہیں۔ اس رسالے کے اندر اسی حدیث پر بحث کرتے ہوئے چند حدیثیں ... امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا :

حدیث سی: حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ... میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ میں

ہلاک ہو گیا ــــــ فرمایا کیا ہے؟ عرض کی میں نے رمضان میں اپنی عورت سے قربت کی۔ فرمایا غلام آزاد کر سکتا ہے؟ عرض کی نہ۔ فرمایا لگاتار دو مہینے کے روزے رکھ سکتا ہے؟ عرض کی نہ۔ فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟ عرض کی نہ۔ اتنے میں کھجوریں حاضر کی گئیں۔ حضور نے فرمایا انہیں خیرات کر دے۔ عرض کی کیا اپنے سے زیادہ کسی محتاج پر؟ مدینے بھر میں کوئی گھر ہم سے بڑھ کر محتاج نہیں۔

فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ — رحمتِ عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنس کر یہاں

حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ وَقَالَ اذْهَبْ فَاَطْعِمْهُ اَهْلَكَ۔ — یہاں تک کہ دندانِ مبارک ظاہر ہو گئے اور فرمایا جا اپنے گھر والوں کو کھلا دے۔

مسلمانو! گناہ کا ایسا کفارہ کسی نے بھی سنا ہو گا؟ سرا قدس نے عرض کی اور حضور نے اپنی عطا سے ہی کفارہ ادا کروا دیا ــــــ مقام ہی ہے سرور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ جہاں سزا کو انعام سے بدل دیا۔ ان اس بارگاہ بیکس پناہ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ۔ کی طرف جھکتی ہے ان کی ایک نگاہِ کرم گناہوں کو نیکیوں سے بدل دیتی ہے۔ جب تو ادم الرحمٰن عزّ جلالہ نے گنہگاروں سے خطاکاروں کو تباہ کاروں کو ان کا دروازہ بتایا۔ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ ۔ (الآیۃ) گنہگار شتاب سے حضور کی بارگاہ میں حاضر ہو کر معافی چاہیں اور حضور شفاعت فرمائیں تو خدا تعالیٰ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔ والحمد للّٰہ رب العٰلمین۔

بعض ائمہ کرام نے اس کے بارے میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی اور مسند احمد اور معجم اوسط طبرانی میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منقول ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

كُلْهُ اَنْتَ وَعِيَالُكَ فَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ ۔ — تم اسے تم اور تمہارے عیال کھا لو۔ اللہ تعالیٰ نے تیری طرف سے کفارہ ادا فرما دیا۔

دارقطنی میں ہے۔ فرمایا:

كُلْ اَنْتَ وَعِيَالُكَ يُجْزِئُكَ وَلَا تُجْزِئُ اَحَدًا بَعْدَكَ ۔ — تو اسے تو اور تیرے بال بچے کھا لیں تجھ کو کفارے سے کافی ہو گا اور تیرے بعد کسی کو کافی نہ ہو گا۔

سنن ابو داؤد میں امام ابن شہاب زہری سے ہے:

اِنَّمَا كَانَ هٰذِهٖ رُخْصَةً لَّهٗ خَاصَّةً وَلَوْ اَنَّ رَجُلًا فَعَلَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ بُدٌّ مِّنَ التَّكْفِيْرِ ۔ — یہ خاص اسی شخص کے لیے رخصت تھی۔ آج کوئی ایسا کرے تو کفارہ ادا کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔

امام جلال الدین سیوطی وغیرہ علماء نے اس تخصیص ذکر کرنے کے بعد رد المحتار وغیرہ میں ... اس حدیث میں مسائل ترجمہ کا بیان۔

باب وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ وَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْهُ شَيْءٌ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا اَبْكَمُ اِلٰى قَوْلِهٖ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۔

۴۷۳ — حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا

وارث بھی اسی طرح نفقہ دیں

اور کیا عورت پر بھی اس سے کچھ ہے؟ اور اللہ تعالیٰ نے دو مردوں کی مثال بیان فرمائی جن میں ایک گونگا ہے ... (سورۂ نحل)

ترجمہ: ... صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

وُهَيْبٌ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ لِي مِنْ أَجْرٍ فِي بَنِي أَبِي سَلَمَةَ أَنْ أُنْفِقَ عَلَيْهِمْ وَلَسْتُ بِتَارِكَتِهِمْ هَكَذَا وَهَكَذَا إِنَّمَا هُمْ بَنِيَّ قَالَ نَعَمْ لَكِ أَجْرُ مَا أَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ.

۳۳۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ هِنْدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ آخُذَ مِنْ مَالِهِ مَا يَكْفِينِي وَبَنِيَّ قَالَ خُذِي بِالْمَعْرُوفِ.

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ كَلًّا أَوْ ضَيَاعًا فَإِلَيَّ.

۳۳۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفَّى عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَسْأَلُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ فَضْلًا فَإِنْ حُدِّثَ أَنَّهُ تَرَكَ وَفَاءً صَلَّى وَإِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِينَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْفُتُوحَ قَالَ أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ.

بَابُ الْمَرَاضِعِ مِنَ الْمَوَالِيَاتِ وَغَيْرِهِنَّ

۳۴۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ انْكِحْ أُخْتِي ابْنَةَ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ وَتُحِبِّينَ ذَلِكِ قُلْتُ نَعَمْ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَأَحَبُّ مَنْ شَارَكَنِي فِي الْخَيْرِ أُخْتِي فَقَالَ إِنَّ ذَلِكِ لَا يَحِلُّ لِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَوَاللَّهِ إِنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تَنْكِحَ دُرَّةَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ ابْنَةَ أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَوَاللَّهِ لَوْ لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حَجْرِي مَا حَلَّتْ لِي إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَرْضَعَتْنِي وَ

[illegible] ۔ [illegible]

[illegible]

حضور کا فرمان کہ جس نے قرض یا چھوٹے بچے چھوڑے ان کا میں ذمہ دار ہوں

[illegible]

لونڈیاں وغیرہ کو دودھ پلانے کے لئے دینا

حضرت ام حبیبہ [illegible] عرض کی یا رسول اللہ [illegible] درہ بنت ابو سلمہ [illegible] خدا کی قسم اگر وہ میری ربیبہ [illegible]

أَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ وَقَالَ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ ثُوَيْبَةُ أَعْتَقَهَا أَبُو لَهَبٍ۔

[illegible] ثویبہ نے دودھ پلایا تھا۔ پس اپنی بیٹیاں اور بہنیں میرے سامنے پیش نہ کیا کرو۔ شعیب نے زہری کی معرفت عروہ سے فرمایا کہ ثویبہ کو ابولہب نے آزاد کیا تھا۔

ختم ہوا [illegible]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْأَطْعِمَةِ

کھانوں کا بیان

بَابٌ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَقَوْلِهِ أَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَقَوْلِهِ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ

پاک روزی کھانا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پاکیزہ روزی سے کھاؤ جو ہم نے تمہیں عطا کی ہے۔ نیز فرمایا: پاکیزہ چیزوں سے خرچ کرو جو تم نے کمائی ہیں۔ نیز ارشاد ہوا: پاکیزہ چیزوں سے کھاؤ اور نیک عمل کرو، بے شک میں تمہارے اعمال کو جانتا ہوں۔

٢٢١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُودُوا الْمَرِيضَ وَفُكُّوا الْعَانِيَ قَالَ سُفْيَانُ وَالْعَانِي الْأَسِيرُ۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بھوکے کو کھانا کھلاؤ، بیمار کی عیادت کرو اور قیدی کو آزاد کراؤ۔ سفیان کا قول ہے کہ العانی سے قیدی مراد ہے۔

٢٢٢ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ طَعَامٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ حَتَّى قُبِضَ وَعَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَصَابَنِي جَهْدٌ شَدِيدٌ فَلَقِيتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَاسْتَقْرَأْتُهُ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَدَخَلَ دَارَهُ وَفَتَحَهَا عَلَيَّ فَمَشَيْتُ غَيْرَ بَعِيدٍ فَخَرَرْتُ لِوَجْهِي مِنَ الْجَهْدِ وَالْجُوعِ فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِي فَقَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَقَامَنِي وَعَرَفَ الَّذِي بِي فَانْطَلَقَ بِي إِلَى رَحْلِهِ فَأَمَرَ لِي بِعُسٍّ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ عُدْ يَا أَبَا هِرٍّ فَعُدْتُ فَشَرِبْتُ ثُمَّ قَالَ عُدْ فَعُدْتُ فَشَرِبْتُ حَتَّى اسْتَوَى بَطْنِي فَصَارَ كَالْقِدْحِ قَالَ فَلَقِيتُ عُمَرَ وَذَكَرْتُ لَهُ الَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِي وَقُلْتُ لَهُ

[illegible]

اللهُ ذَلِكَ مَنْ كَانَ أَحَقَّ بِهِ مِنْكَ يَا عُمَرُ وَاللهِ لَقَدِ اسْتَقْرَأْتُكَ الْآيَةَ وَلَأَنَا أَقْرَأُ لَهَا مِنْكَ قَالَ عُمَرُ وَاللهِ لَأَنْ أَكُونَ أَدْخَلْتُكَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي مِثْلُ حُمْرِ النَّعَمِ۔

بَابُ التَّسْمِيَةِ عَلَى الطَّعَامِ وَالْأَكْلِ بِالْيَمِينِ۔

۲۳۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ سَمِعَ وَهْبَ بْنَ كَيْسَانَ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ يَقُولُ كُنْتُ غُلَامًا فِي حَجْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ يَدِي تَطِيشُ فِي الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا غُلَامُ سَمِّ اللهَ وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ فَمَا زَالَتْ تِلْكَ طِعْمَتِي بَعْدُ۔

بَابُ الْأَكْلِ مِمَّا يَلِيهِ وَقَالَ أَنَسٌ

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْكُرُوا اسْمَ اللهِ وَلْيَأْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيهِ۔

۲۳۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ الدِّيلِيِّ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ أَبِي نُعَيْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ وَهُوَ ابْنُ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَكَلْتُ يَوْمًا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَجَعَلْتُ آكُلُ مِنْ نَوَاحِي الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلْ مِمَّا يَلِيكَ۔

۲۳۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ أَبِي نُعَيْمٍ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ وَمَعَهُ رَبِيبُهُ عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ سَمِّ اللهَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ۔

بَابُ مَنْ تَتَبَّعَ حَوَالَيِ الْقَصْعَةِ مَعَ صَاحِبِهِ إِذَا لَمْ يَعْرِفْ مِنْهُ كَرَاهِيَةً۔

بھی مجھ سے آیتیں پڑھ کر سنانے کے لئے کہا تھا حالانکہ میں قرآن کریم کا آپ سے زیادہ جاننے والا نہیں ہوں۔ حضرت عمر نے کہا۔ خدا کی قسم اگر میں تمہیں بٹھا کر کھلا دیتا تو یہ بات مجھے سرخ اونٹوں کی دولت سے بھی زیادہ محبوب ہوتی۔

بسم اللہ پڑھ کر دائیں ہاتھ سے کھانا

وہب بن کیسان نے حضرت عمر بن ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں لڑکپن کی حالت میں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زیر کفالت تھا جبکہ میرا ہاتھ پیالے میں ہر طرف چلتا رہتا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ برخوردار بسم اللہ پڑھو، دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھایا کرو۔ اس کے بعد میں اسی طریقے سے کھاتا رہا ہوں۔

سامنے سے کھانا

حضرت انس کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کا نام لے کر کھایا کرو اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔

وہب بن کیسان ابو نعیم نے حضرت عمر بن ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے جو حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صاحبزادے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ ایک روز میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ کھانا کھا رہا تھا تو میں پیالے کی ہر جانب اپنا ہاتھ پہنچاتا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اپنے سامنے سے کھاؤ۔

وہب بن کیسان ابو نعیم کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے کھانا پیش کیا گیا اور اس وقت آپ کا ربیب عمر بن ابو سلمہ بھی آپ کے پاس تھا۔ حضور نے ان سے فرمایا کہ بسم اللہ پڑھو اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔

سارے برتن سے کھانے چننا

جبکہ ساتھی کو ناگوار نہ گزرے۔

۲۲۶ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ إِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ قَالَ أَنَسٌ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَيِ الْقَصْعَةِ قَالَ فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ يَوْمِئِذٍ۔

عبداللہ بن ابو طلحہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھانے کے لیے بلایا جو اس نے آپ کے لیے تیار کیا تھا۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ گیا۔ میں نے دیکھا کہ آپ پیالے کی ہر جانب سے کدو شریف کو تلاش کرتے تھے۔ اسی وقت سے میں بھی کدو کو زیادہ پسند کرتا ہوں۔

ف: ایک صحابی نے سرور کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعوت کی جو کپڑے سینے کا کام کرتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بھی حضور کے ساتھ شریک دعوت تھے۔ صاحب خانہ نے آپ کے لیے شوربے والا گوشت پکایا تھا جس میں کدو بھی ڈالے تھے۔ بعض روایتوں میں ہے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں کدو کو پسند نہیں کرتا تھا لیکن اس روز جب میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سالن کے پیالے میں سے کدو کے ٹکڑے تلاش کر کے تناول فرماتے تھے تو اس روز سے میں کدو کو بہت ہی پسند کرنے لگا۔

یہی محبت کا تقاضا ہے کہ محب اپنی پسند اور ناپسند کو بالائے طاق رکھ دیتا ہے اور اسے پسند کرنے لگ جاتا ہے جس کو اس کا محبوب پسند کرے اور اس چیز کو ناپسند کرنے لگتا ہے جو اس کے محبوب کو پسند نہیں ہے۔ ہمیں چاہیے کہ گفتار اور کردار میں، صورت اور سیرت میں، اٹھنے اور بیٹھنے میں، غرض کہ ہر معاملے میں اس محبوب کی پسند اور ناپسند کا خیال رکھیں جو صرف مخلوق ہی کا محبوب نہیں بلکہ خالق و مالک کا بھی محبوب ہے اور جس کو محبوب بنائے بغیر ہمارا گزارہ ہی نہیں ہے۔ پروردگار عالم نے اس بارے میں فرمایا

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۔ (۳۱ : ۳)

اے محبوب! تم فرما دو کہ لوگو! اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

محبوب خدا حبیب اللہ کے محبوب کا اتباع کرنے سے بندے کو جن انعامات سے نوازا جاتا ہے ان کو اس آیت میں بیان کر دیا گیا ہے۔

آسان لفظوں میں یوں سمجھئے:

ا۔ اللہ تعالیٰ اُسے محبوب بنائے گا۔

ب۔ اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرمائے گا۔

ج۔ اللہ تعالیٰ اُسے بخش دے گا۔

د۔ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے گا۔

سبحان اللہ! یہ چیزیں مل جائیں تو ان کے سوا اور کیا چاہیے ——— یہی وجہ ہے کہ تاجدار مسند علم و فن خاتم المحققین شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۵۲ھ / ۱۶۴۲ء) نے اہل ایمان کو تلقین فرمائی ہے:

اگر خواہی حیات و عیش جاوداں!!

مبادا یک نفس بے عشق او تا...

بَابُ التَّيَمُّنِ فِي الأَكْلِ وَغَيْرِهِ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلْ بِيَمِينِكَ۔

۳۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي طُهُورِهِ وَتَنَعُّلِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَكَانَ قَالَ بِوَاسِطٍ قَبْلَ هَذَا فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ۔

بَابُ مَنْ أَكَلَ حَتَّى شَبِعَ۔

۳۳۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا أَعْرِفُ فِيهِ الْجُوعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ ثَوْبِي وَرَدَّتْنِي بِبَعْضِهِ ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِطَعَامٍ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ قُومُوا فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مِنَ الطَّعَامِ مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتِ اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ

قَالَ فَانْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ أَبُو طَلْحَةَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى دَخَلَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ

کھانا اور دیگر کام دائیں ہاتھ سے

حضرت عمر بن ابی سلمہ سے مروی ہے کہ نبی ... نے فرمایا اپنے دائیں ہاتھ سے کھایا کرو۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جہاں تک ممکن ہوتا اپنے طہارت کرنے، جوتا پہننے اور کنگھی کرنے میں دائیں جانب سے ابتدا فرمانا پسند فرماتے تھے اور راوی نے اس سے پہلے واسط میں کہا تھا کہ تمام کاموں میں دائیں جانب سے کرتے تھے۔

جو پیٹ بھر کر کھائے

[illegible]

[illegible]

صلی اللہ علیہ وسلم هَلُمِّي يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكِ فَأَتَتْ بِذَلِكَ الْخُبْزِ فَأَمَرَ بِهِ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً لَهَا فَأَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ أَذِنَ لِعَشَرَةٍ فَأَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا وَالْقَوْمُ ثَمَانُونَ رَجُلًا

۳۳۹ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ وَحَدَّثَ أَبُو عُثْمَانَ أَيْضًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثِينَ وَمِائَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ طَعَامٌ فَإِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ أَوْ نَحْوُهُ فَعُجِنَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْعَانٌ طَوِيلٌ بِغَنَمٍ يَسُوقُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَيْعٌ أَمْ عَطِيَّةٌ أَوْ قَالَ هِبَةٌ قَالَ لَا بَلْ بَيْعٌ قَالَ فَاشْتَرَى مِنْهُ شَاةً فَصُنِعَتْ فَأَمَرَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَوَادِ الْبَطْنِ يُشْوَى وَايْمُ اللهِ مَا مِنَ الثَّلَاثِينَ وَمِائَةٍ إِلَّا قَدْ حَزَّ لَهُ حُزَّةً مِنْ سَوَادِ بَطْنِهَا إِنْ كَانَ شَاهِدًا أَعْطَاهَا إِيَّاهُ وَإِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَأَهَا لَهُ ثُمَّ جَعَلَ فِيهَا قَصْعَتَيْنِ فَأَكَلْنَا أَجْمَعُونَ وَشَبِعْنَا وَفَضَلَ فِي الْقَصْعَتَيْنِ فَحَمَلْتُهُ عَلَى الْبَعِيرِ أَوْ كَمَا قَالَ

انہیں سالن بنا دیا پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ پڑھا پھر فرمایا کہ دس آدمیوں کو اجازت دو۔ انہیں اجازت دی گئی تو انہوں نے کھایا حتیٰ کہ سیر ہو گئے پھر باہر چلے گئے پھر فرمایا دس آدمیوں کو اجازت دو تو انہیں اجازت دی گئی تو انہوں نے کھایا حتیٰ کہ سیر ہو کر باہر چلے گئے۔ پھر دس کو اجازت دی گئی حتیٰ کہ سب لوگوں نے کھا لیا اور سیر ہو گئے اور وہ اسی آدمی تھے۔

حضرت عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم ایک سو تیس آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کسی کے پاس کھانا ہے؟ تو ایک آدمی کے پاس ایک صاع کے قریب آٹا تھا۔ وہ گوندھا گیا۔ اتنے میں ایک لمبا تڑنگا مشرک پراگندہ بال بکریاں ہانکتا ہوا آیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا۔ کیا بیچو گے یا عطیہ اور ہبہ کے طور پر دو گے؟ راوی کو شک ہے۔ اس نے کہا۔ نہیں بلکہ بیچوں گا۔ پس آپ نے اس سے ایک بکری خرید لی اور اسے ذبح کیا گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی کلیجی بھوننے کا حکم فرمایا۔ خدا کی قسم ایک سو تیس آدمیوں میں سے ہر ایک کو اس کلیجی سے حصہ دیا گیا۔ جو حاضر تھے انہیں عطا فرما دیا گیا اور جو غیر حاضر تھے ان کا حصہ رکھ دیا گیا۔ پھر بکری کا گوشت دو پیالوں میں ڈالا گیا۔ ہم سب نے شکم سیر ہو کر کھایا اور دونوں کاسوں میں بچ رہا تو ہم نے اسے اونٹ پر لاد لیا۔ یا جیسے فرمایا۔

ف: گوشت پکانے کا طریقہ یہ ہے کہ اسے پہلے ٹھونس دیا جائے۔ حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر جو حدیث ۳۳۹ میں ذکر ہے اسی طرح حدیث ۳۳۹ کے مطابق ایک صاع آٹا اور ایک بکری کا گوشت ایک سو تیس آدمیوں کے لیے کافی ہو گیا اور بچ رہا۔ یہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا معجزہ ہے کہ تھوڑا کھانا بہت سے آدمیوں کے لیے کافی ہو گیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس طرح اپنے گھر مہمانوں کو کھانا کھلایا اس میں بھی ایسا ہی برکت کا معجزہ ظاہر ہوا تھا۔ سبحان اللہ!

حضرت محمد اللہ تعالیٰ کے محبوب اکرم رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب چاہتے اور جہاں چاہتے اپنے چاہنے والوں کو نوازتے رہتے۔

نہیں معلوم ہوتا تھا کہ کھانا کہاں سے کھلایا، نہیں معلوم ہوتا تھا کہ پانی کہاں سے پلایا۔ جب چاہا تو ایسے دستگیری فرمائی جس پر خود شان دستگیری کو بھی ناز ہے۔ جب چاہا شجر رسالت کے پروانوں کے لیے حاجت روائی کی جس پر خود شان حاجت روائی کو بھی فخر ہے۔ جب چاہا تو شجر ولایت کے برگ و بار شاہوں کی ایسی مشکل کشائی فرما دی کہ خود شان مشکل کشائی بھی اس پر نازاں ہے۔ جب بھی اپنے بچے غلاموں میں ایسا رنگ دیکھا امت کے سچے غلاموں میں اپنے بچے محروم النوال عادتوں میں اپنی امت کے سچے ادب شناس غلاموں کو کسی بلا و مصیبت میں مبتلا دیکھا تو ایسے عبرت انگیز طریقے سے وہ ہادی برحق فریاد رسی فرمائی جس پر شان واقع عملائی میں دیدۂ حیرت ہو کر رہ جاتا ہو گا۔

ایسا کیوں نہ ہوتا جبکہ ان کے خالق و مالک نے انہیں اپنے ملک کا ٹھیک ٹھیک وارث بنایا، اپنا خلیفہ بنایا، بادشاہی بنائی، دین و ملک سیاست و مملکت ان کے تابع فرمان کیا۔ عرش و عالم میں ان کا سکہ رواں فرمایا۔ انہیں اپنی ساری کائنات کا مالک و حاکم اور مختار بنایا۔ اپنی نعمت کے خزانوں کو اپنے بندوں میں بانٹنے کے لیے انہیں قاسم مقرر فرمایا۔ سب کو ان کے لیے عدم سے وجود میں لایا اور انسان کو صرف اپنی معرفت کے لیے پیدا فرمایا۔ ساری کائنات کو جَاءُوْكَ فرما کر ان کے در پر بھیجا اور جھکایا اور انہیں صرف اپنا ہی دست نگر رکھا اور کسی بھی دوسرے کا دست نگر نہ بنایا۔ انجام یہ تک کہ لِتُؤْمِنُوْا بِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ کا مکلف ٹھہرایا اور اوپر سے فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔ فرما کر ان سے سرگردانی کرنے والے ظہر پر آ دیکھے گئے ہیں ان سب کا طوق لٹکایا۔

یہ سب کچھ اس لیے ہے کہ رب العالمین نے انہیں رحمۃ للعالمین بنایا ہے۔ کرتا سب کچھ وہی ہے، دیتا سب کچھ وہی ہے۔ لیکن ان کا ہاتھ ہے ان کے ہاتھوں اللہ کے ہاتھ ہیں ۔۔۔ ان کی عطا اور ان کے ہونے کی وجہ سے ـــــ دیکھا نہیں کہ مخلوق کو خالق کا پتہ انہوں نے بتایا۔ مخلوق کو خالق کے سامنے انہوں نے جھکایا ـــــ یہ الوہیت اور یہ عبدیت صرف اسی ایک بندہ ناگہی کا ہے جو خالق اور مخلوق کے درمیان وہی تنہا وسیلہ و واسطہ ہیں۔ ان کا ایک ہاتھ خالق کی طرف ہے اور دوسرا مخلوق کی طرف۔ ادھر سے لے رہے ہیں اور ادھر دے رہے ہیں۔ وہ رب العالمین کے خزانوں میں کی کمی ہے اور وہ رحمت عالمین کے دست کرم کھلے ہیں۔ دینے والا دے رہا ہے بانٹنے والا بانٹ رہا ہے، لینے والے لے رہے ہیں۔ کھانے والے کھا رہے ہیں مگر بعض وہ بھی ہیں کہ کھا کر انکار بھی کرتے اور غرّا رہے ہیں۔ ہائے افسوس!

تیرا کھائیں تیرے غلاموں سے الجھیں
ہیں منکر عجب کھانے غرّانے والے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات پائی تو ہمیں کھجوریں اور پانی دو کالی چیزیں با افراط ملنے لگی تھیں۔

۳۵۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ شَبِعْنَا مِنَ الْاَسْوَدَيْنِ التَّمْرِ وَالْمَاءِ۔

اندھے، لنگڑے اور مریض پر کوئی حرج نہیں ہے

(سورۃ الفتح ۱۷)

بَابُ ۲۳۱ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ الْاٰيَةَ اِلٰى قَوْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ۔

حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ خیبر کی طرف نکلے۔ جب ہم صہبا کے مقام

۳۵۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ سَمِعْتُ بُشَيْرَ بْنَ يَسَارٍ يَقُوْلُ

حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَلَمَّا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ قَالَ يَحْيَى وَهِيَ مِنْ خَيْبَرَ عَلَى رَوْحَةٍ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ فَمَا أُتِيَ إِلَّا بِسَوِيقٍ فَلُكْنَاهُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا فَصَلَّى بِنَا الْمَغْرِبَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قَالَ سُفْيَانُ سَمِعْتُهُ مِنْهُ عَوْدًا وَبَدْءًا.

بَابُ الْخُبْزِ الْمُرَقَّقِ وَالْأَكْلِ عَلَى الْخِوَانِ وَالسُّفْرَةِ

۳۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَنَسٍ وَعِنْدَهُ خَبَّازٌ لَهُ فَقَالَ مَا أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا مُرَقَّقًا وَلَا شَاةً مَسْمُوطَةً حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ.

۳۵۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يُونُسَ قَالَ عَلِيٌّ هُوَ الْإِسْكَافُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا عَلِمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ عَلَى سُكُرُّجَةٍ قَطُّ وَلَا خُبِزَ لَهُ مُرَقَّقٌ قَطُّ وَلَا أَكَلَ عَلَى خِوَانٍ قَطُّ قِيلَ لِقَتَادَةَ فَعَلَى مَا كَانُوا يَأْكُلُونَ قَالَ عَلَى السُّفَرِ.

۳۵۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْنِي بِصَفِيَّةَ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى وَلِيمَتِهِ أَمَرَ بِالْأَنْطَاعِ فَبُسِطَتْ فَأُلْقِيَ عَلَيْهَا التَّمْرُ وَالْأَقِطُ وَالسَّمْنُ وَقَالَ عَمْرٌو عَنْ أَنَسٍ بَنَى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَعٍ.

۳۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ كَانَ أَهْلُ الشَّأْمِ يُعَيِّرُونَ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُونَ يَا ابْنَ ذَاتِ النِّطَاقَيْنِ فَقَالَتْ لَهُ أَسْمَاءُ يَا بُنَيَّ إِنَّهُمْ يُعَيِّرُونَكَ بِالنِّطَاقَيْنِ هَلْ تَدْرِي مَا كَانَ النِّطَاقَانِ إِنَّمَا كَانَ

[illegible] پہنچے تو آپ نے کھانا طلب کیا لیکن ستو کے سوا اور کچھ نہیں [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے طلب کر لیا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

پتلی روٹی اور خوان و دسترخوان پر کھانا

ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے بیان کیا ان سے قتادہ نے بیان کیا کہ ہم انس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے [illegible] نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] یہاں تک کہ آپ اللہ سے جا ملے۔

[illegible] حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible] [illegible] کھانا کھایا [illegible] [illegible] [illegible]

دسترخوان پر

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

نِطَاقِي شَقَقْتُهُ نِصْفَيْنِ فَأَوْكَيْتُ قِرْبَةَ رَسُولِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَحَدِهِمَا وَجَعَلْتُ فِي سُفْرَتِهِ آخَرَ
قَالَ فَكَانَ أَهْلُ الشَّامِ إِذَا عَيَّرُوهُ بِالنِّطَاقَيْنِ يَقُولُ
إِيهًا وَالْإِلَهِ تِلْكَ شَكَاةٌ ظَاهِرٌ عَنْكَ عَارُهَا

۲۵۶ ـ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ
عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ
أُمَّ حُفَيْدٍ بِنْتَ الْحَارِثِ بْنِ حَزْنٍ خَالَةَ ابْنِ عَبَّاسٍ
أَهْدَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمْنًا وَأَقِطًا وَأَضُبًّا
فَدَعَا بِهِنَّ فَأُكِلْنَ عَلَى مَائِدَتِهِ وَتَرَكَهُنَّ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَالْمُسْتَقْذِرِ لَهُنَّ وَلَوْ كُنَّ
حَرَامًا مَا أُكِلْنَ عَلَى مَائِدَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلَا أَمَرَ بِأَكْلِهِنَّ

بَابُ ۲۳۳ السَّوِيقِ

۲۵۷ ـ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ
عَنْ يَحْيَى عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ
أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالصَّهْبَاءِ وَهِيَ عَلَى رَوْحَةٍ مِنْ خَيْبَرَ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ
فَدَعَا بِطَعَامٍ فَلَمْ يَجِدْهُ إِلَّا سَوِيقًا فَلَاكَ مِنْهُ فَلُكْنَا
مَعَهُ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ ثُمَّ صَلَّى وَصَلَّيْنَا وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

بَابُ ۲۳۴ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْكُلُ حَتَّى يُسَمَّى لَهُ فَيَعْلَمَ مَا هُوَ

۲۵۸ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي
أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ
أَخْبَرَهُ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ الَّذِي يُقَالُ لَهُ سَيْفُ اللهِ
أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى مَيْمُونَةَ وَهِيَ خَالَتُهُ وَخَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ فَوَجَدَ عِنْدَهَا
ضَبًّا مَحْنُوذًا قَدِمَتْ بِهِ أُخْتُهَا حُفَيْدَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ
مِنْ نَجْدٍ فَقَدَّمَتِ الضَّبَّ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

[illegible] کے دو حصے کر کے [illegible] اور [illegible] اپنے بیٹے میں
[illegible] جب انہیں ذات النطاقین کا طعنہ دیتے [illegible]
[illegible] حضرت عبداللہ بن زبیر فرمایا کرتے کہ خدا کی قسم
یہ سچ کہتے ہیں۔ لیکن جس بات کا یہ طعنہ دیتے ہیں وہ میرے [illegible]

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
کی ہے کہ حضرت حفیدہ بنت الحارث بن حزن جو حضرت ابن عباس کی خالہ
تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گھی، پنیر اور گوہ
[illegible] آپ نے [illegible] اور [illegible]
کے دسترخوان پر کھائی گئیں۔ لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں [illegible]
[illegible] اگر یہ حرام ہوتیں تو [illegible]
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دسترخوان پر نہ کھائی جاتیں اور
نہ آپ انہیں کھانے کا حکم دیتے

ستو

حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ وہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ صہبا کے مقام پر تھے جو خیبر سے ایک منزل
[illegible] کا وقت ہو گیا۔ تو آپ نے کھانا طلب فرمایا۔ اس وقت ستو
کے سوا [illegible] ستو پھانکا اور آپ کے ساتھ
ہم سب نے بھی پھانکا۔ پھر آپ نے پانی طلب فرما کر کلی کی اور پھر نماز ادا
[illegible] اور وضو نہیں کیا

حضور اس وقت تک نہیں کھاتے تھے جب تک یہ معلوم نہ ہو جائے کہ کیا کھانا ہے

ابو امامہ بن سہل بن حنیف انصاری کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس
نے انہیں خبر دی کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کو سیف اللہ کہا جاتا

[illegible] نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ
حضرت میمونہ کے پاس گئے جو حضرت ابن عباس کی بھی خالہ تھیں۔ پس انہیں
[illegible] بھنی ہوئی گوہ ملی جس کو ان کی بہن حضرت حفیدہ بنت حارث نے
نجد سے بھیجا تھا۔ [illegible] نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
خدمت میں پیش کی [illegible] کھانے کے متعلق
[illegible] اس کی طرف ہاتھ بڑھایا کرتے تھے

وسلم وكان قلما يقدم يده لطعام حتى يحدث به ويسمى له فأهوى رسول الله صلى الله عليه وسلم يده الى الضب فقالت امرأة من النسوة الحضور أخبرن رسول الله صلى الله عليه وسلم بما قدمتن له قلن هو الضب يا رسول الله فرفع رسول الله صلى الله عليه وسلم يده عن الضب فقال خالد بن الوليد أحرام الضب يا رسول الله قال لا ولكن لم يكن بأرض قومي فأجدني أعافه قال خالد فاجتررته فأكلته ورسول الله صلى الله عليه وسلم ينظر الي۔

باب ٣٢٥ طعام الواحد يكفي الاثنين

٣٥٩ حدثنا عبد الله بن يوسف اخبرنا مالك ح وحدثنا اسمعيل قال حدثني مالك عن أبي الزناد عن الاعرج عن أبي هريرة رضي الله عنه أنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم طعام الاثنين كافي الثلاثة وطعام الثلاثة كافي الاربعة۔

باب ٣٢٦ المؤمن يأكل في معى واحد فيه
ابو هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم

٣٦٠ حدثنا محمد بن بشار حدثنا عبد الصمد حدثنا شعبة عن واقد بن محمد عن نافع قال كان ابن عمر لا يأكل حتى يؤتى بمسكين يأكل معه فأدخلت رجلا يأكل معه فأكل كثيرا فقال يا نافع لا تدخل هذا علي سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول المؤمن يأكل في معى واحد والكافر يأكل في سبعة أمعاء۔

باب ٣٢٧ المؤمن يأكل في معى واحد فيه ابو هريرة
عن النبي صلى الله عليه وسلم۔

٣٦١ حدثنا محمد بن سلام اخبرنا عبدة عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان المؤمن يأكل في معى واحد

کھانا لا کر پیش کیا جاتا تھا۔ پس حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گوہ کی جانب ہاتھ بڑھایا تو حاضر عورتوں میں سے ایک نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بتا دو کہ تم نے آپ کے سامنے کیا رکھا ہے۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ گوہ ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گوہ سے اپنا ہاتھ اٹھا لیا۔ حضرت خالد بن ولید نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا گوہ حرام ہے؟ فرمایا نہیں لیکن یہ میری قوم کی سرزمین میں نہیں ہوتی اس لئے مجھے اس سے کراہت آتی ہے۔ حضرت خالد کا بیان ہے کہ میں نے اسے اپنی جانب کھینچ لیا اور کھانے لگا حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری جانب دیکھ رہے تھے۔

ایک کا کھانا دو کے لئے کفایت کرتا ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو آدمیوں کا کھانا تین آدمیوں کے لئے کافی ہے اور تین آدمیوں کا کھانا چار آدمیوں کے لئے کافی ہوتا ہے۔

مومن ایک آنت میں کھاتا ہے

اس سلسلے میں حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

حضرت نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس وقت تک کھانا نہیں کھایا کرتے تھے جب تک کسی مسکین کو بلا کر ساتھ نہ بٹھا لیتے۔ پس ایک آدمی کو آپ کے ساتھ کھانے کے لئے لایا گیا تو اس نے بہت کھانا کھایا۔ پس آپ نے فرمایا: اے نافع! اس شخص کو میرے پاس نہ لانا کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔

کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے

اس سلسلے میں حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے لیکن کافر یا منافق سات آنتوں میں کھاتا ہے۔ عبیدہ راوی کو یاد نہیں

في سبعة أمعاء۔

الكافر أو المنافق فلا أدري أيهما قال عبيد الله يأكل في سبعة أمعاء وقال ابن بكير حدثنا مالك عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثله.

۳۶۲ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان عن عمرو قال كان أبو نهيك رجلا أكولا فقال له ابن عمر إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن الكافر يأكل في سبعة أمعاء فقال فأنا أومن بالله ورسوله.

۳۶۳ حدثنا إسماعيل قال حدثني مالك عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يأكل المسلم في معى واحد والكافر يأكل في سبعة أمعاء.

۳۶۴ حدثنا سليمان بن حرب حدثنا شعبة عن عدي بن ثابت عن أبي حازم عن أبي هريرة أن رجلا كان يأكل أكلا كثيرا فأسلم فكان يأكل أكلا قليلا فذكر ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فقال إن المؤمن يأكل في معى واحد والكافر يأكل في سبعة أمعاء.

باب الأكل متكئا

۳۶۵ حدثنا أبو نعيم حدثنا مسعر عن علي بن الأقمر سمعت أبا جحيفة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إني لا آكل متكئا.

۳۶۶ حدثني عثمان بن أبي شيبة أخبرنا جرير عن منصور عن علي بن الأقمر عن أبي جحيفة قال كنت عند النبي صلى الله عليه وسلم فقال لرجل عنده لا آكل وأنا متكئ.

باب الشواء وقول الله تعالى فجاء بعجل حنيذ أي مشوي

۳۶۷ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا هشام بن يوسف أخبرنا معمر عن الزهري عن أبي أمامة بن سهل عن ابن عباس عن خالد بن الوليد قال أتي النبي

کہ یاد نہیں رہا کہ عبید اللہ نے ان میں سے کونسا لفظ فرمایا تھا۔
ابن بکیر، مالک، نافع، حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

سفیان بن عیینہ کا بیان ہے کہ عمرو بن دینار نے فرمایا کہ ابو نہیک نامی ایک بسیار خور آدمی تھا تو حضرت عبد اللہ بن عمر نے اس سے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ بیشک کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اس نے کہا کہ میں تو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ۔۔ مسلمان ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے

(ایسا ہی اوپر گزرا ہے)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص بہت زیادہ کھانا کھایا کرتا تھا۔ جب وہ مسلمان ہو گیا تو کم کھانے لگا پس اس بات کا ذکر نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور ہوا تو آپ نے فرمایا۔ بیشک مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔

ٹیک لگا کر کھانا

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔

علی بن اقمر کا بیان ہے کہ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا تو آپ نے ایک شخص سے فرمایا جو آپ کے پاس تھا کہ میں

ٹیک لگا کر نہیں کھاتا ہوں

بھنا ہوا گوشت

کلام الٰہی ہے پس بھنا ہوا بچھڑے کا گوشت لے آئے

حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گوہ پیش کی گئی تو آپ نے کھانے کے لئے اس کی جانب ہاتھ بڑھایا۔ پس آپ کی خدمت میں عرض

[illegible]

مالک [illegible] ابن شهاب ثم سألت الحصين بن محمد الأنصاري أحد بني سالم وكان من سراتهم عن حديث محمود فصدقه

باب ۳۳۱ الأقط وقال حميد سمعت أنسا

بنى النبي صلى الله عليه وسلم بصفية فألقى التمر والأقط والسمن وقال عمرو بن أبي عمرو عن أنس صنع النبي صلى الله عليه وسلم حيسا.

۳۶۹ - حدثنا مسلم بن إبراهيم حدثنا شعبة عن أبي بشر عن سعيد عن ابن عباس رضي الله عنهما قال أهدت خالتي إلى النبي صلى الله عليه وسلم ضبابا وأقطا ولبنا فوضع الضب على مائدته فلو كان حراما لم يوضع وشرب اللبن وأكل الأقط

باب ۳۳۲ السلق والشعير

۳۷۰ - حدثنا يحيى بن بكير حدثنا يعقوب بن عبد الرحمن عن أبي حازم عن سهل بن سعد قال إن كنا لنفرح بيوم الجمعة كانت لنا عجوز تأخذ أصول السلق فتجعله في قدر لها فتجعل فيه حبات من شعير فكنا إذا صلينا زرناها فقربته إلينا وكنا نفرح بيوم الجمعة من أجل ذلك وما كنا نتغدى ولا نقيل إلا بعد الجمعة والله ما فيه شحم ولا ودك

باب ۳۳۳ النهس وانتشال اللحم

۳۷۱ - حدثنا عبد الله بن عبد الوهاب حدثنا حماد حدثنا أيوب عن محمد عن ابن عباس رضي الله عنهما قال تعرق رسول الله صلى الله عليه وسلم كتفا ثم قام فصلى ولم يتوضأ وعن أيوب وعاصم عن عكرمة عن ابن عباس قال انتشل النبي صلى الله عليه وسلم عرقا من قدر فأكل ثم صلى ولم يتوضأ

باب ۳۳۴ تعرق العضد

۳۷۲ - حدثني محمد بن المثنى قال حدثني

[illegible] حصین بن محمد انصاری سے [illegible] حدیث [illegible] بنی سالم میں سے ایک [illegible] تو

پنیر اور حیس

حمید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس سے سنا کہ نبی کریم نے حضرت صفیہ کے ساتھ شادی کی تو دسترخوان پر کھجوریں، پنیر اور گھی رکھا گیا۔ عمرو بن ابو عمرو نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ حضور نے حیس تیار کروایا تھا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میری خالہ جان نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گوہ، پنیر اور دودھ بھیجا۔ پس گوہ آپ کے دسترخوان پر رکھی گئی۔ پس اگر وہ حرام ہوتی تو رکھی نہ جاتی، اور آپ نے دودھ نوش فرمایا اور پنیر بھی کھایا

چقندر اور جو

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں جمعہ کے روز کی بڑی خوشی ہوتی تھی کیونکہ ہمارے ہاں ایک بڑھیا تھی جو چقندر کی جڑیں لے کر ان کو ہنڈیا میں ڈالتی اور اس میں جو کے دانے ڈال دیا کرتی تھی۔ جب ہم نماز جمعہ ادا کر کے اس بڑھیا کے پاس جایا کرتے۔ پس وہ کھانا ہمارے سامنے رکھ دیا کرتی۔ اسی سبب سے ہمیں جمعہ کے روز بڑی مسرت ہوتی تھی۔ اور ہم نماز جمعہ کے بعد کھانا کھاتے اور قیلولہ کیا کرتے تھے اور خدا کی قسم اس میں چربی اور چکنائی نہیں ڈالی جاتی تھی

گوشت کو دانتوں سے نوچنا اور ہانڈی سے نکال کر کھانا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بکری کے شانے کا گوشت دانتوں سے نوچ کر کھایا، پھر کھڑے ہو گئے اور نماز ادا کی لیکن وضو نہیں کیا۔ دوسری روایت میں حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہانڈی سے ایک ہڈی والی بوٹی نکال کر کھائی۔ پھر آپ نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

دستی کا گوشت جدا کرنا

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم کے

حدثني محمد بن المثنى حدثنا عثمان بن عمر حدثنا فليح حدثنا أبو حازم المدني حدثنا عبد الله بن أبي قتادة السلمي عن أبيه قال خرجنا مع النبي صلى الله عليه وسلم نحو مكة. وحدثني عبد العزيز بن عبد الله حدثنا محمد بن جعفر عن أبي حازم عن عبد الله بن أبي قتادة السلمي عن أبيه قال كنت يوما جالسا مع رجال من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم في منزل في طريق مكة ورسول الله صلى الله عليه وسلم نازل أمامنا والقوم محرمون وأنا غير محرم فأبصروا حمارا وحشيا وأنا مشغول أخصف نعلي فلم يؤذنوني له وأحبوا لو أني أبصرته فالتفت فأبصرته فقمت إلى الفرس فأسرجته ثم ركبت ونسيت السوط والرمح فقلت لهم ناولوني السوط والرمح فقالوا لا والله لا نعينك عليه بشيء فغضبت فنزلت فأخذتهما ثم ركبت فشددت على الحمار فعقرته ثم جئت به وقد مات فوقعوا فيه يأكلونه ثم إنهم شكوا في أكلهم إياه وهم حرم فرحنا وخبأت العضد معي فأدركنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فسألناه عن ذلك فقال معكم منه شيء فناولته العضد فأكلها حتى تعرقها وهو محرم. قال محمد بن جعفر وحدثني زيد بن أسلم عن عطاء بن يسار عن أبي قتادة مثله.

[illegible]

ف: [illegible]

باب قطع اللحم بالسكين

چھری سے گوشت کاٹنا

٣٤٣ - حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن الزهري قال أخبرني جعفر بن عمرو بن أمية أن أباه عمرو بن أمية أخبره أنه رأى النبي صلى الله عليه

جعفر بن عمرو بن امیہ کہتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بکری کے شانے کا گوشت کاٹ کر کھاتے دیکھا۔

وسلم يحتز من كتف شاة في يده فدعي إلى الصلاة فألقاها والسكين التي يحتز بها ثم قام فصلى ولم يتوضأ.

پھر نماز کے لئے اذان ہو گئی تو آپ نے اُسے اور اُس چھری کو جس کے ساتھ کاٹ رہے تھے رکھ دیا، پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔

باب ٣٣٣ ما عاب النبي صلى الله عليه وسلم طعاما

حضور نے کبھی کسی کھانے کی برائی نہیں کی

٣٧٣ - حدثنا محمد بن كثير أخبرنا سفيان عن الأعمش عن أبي حازم عن أبي هريرة قال ما عاب النبي صلى الله عليه وسلم طعاما قط إن اشتهاه أكله وإن كرهه تركه.

ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے میں کیڑے نہیں نکالے، اگر پسند خاطر ہوتا تو تناول فرما لیتے ورنہ چھوڑ دیا کرتے تھے۔

باب ٣٣٤ النفخ في الشعير

جَو کے آٹے میں پھونکیں مارنا

٣٧٥ - حدثنا سعيد بن أبي مريم حدثنا أبو غسان قال حدثني أبو حازم أنه سأل سهلا هل رأيتم في زمان النبي صلى الله عليه وسلم النقي قال لا فقلت كنتم تنخلون الشعير قال لا ولكن كنا ننفخه.

ابو حازم کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا آپ حضرات نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں میدہ دیکھی؟ انہوں نے نفی میں جواب دیا۔ میں نے کہا کیا آپ جو کے آٹے کو چھانتے تھے؟ فرمایا نہیں لیکن اس میں پھونکیں مار لیا کرتے تھے۔

باب ٣٣٥ ما كان النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه يأكلون

حضور اور آپ کے اصحاب کیا کھاتے تھے

٣٧٦ - حدثنا أبو النعمان حدثنا حماد بن زيد عن عباس الجريري عن أبي عثمان النهدي عن أبي هريرة قال قسم النبي صلى الله عليه وسلم يوما بين أصحابه تمرا فأعطى كل إنسان سبع تمرات فأعطاني سبع تمرات إحداهن حشفة فلم يكن فيهن تمرة أعجب إلي منها شدت في مضاغي.

ابو عثمان نہدی کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے درمیان کھجوریں تقسیم فرمائیں چنانچہ آپ نے ہر شخص کو سات کھجوریں عطا فرمائیں، مجھے بھی سات کھجوریں عطا فرمائیں لیکن ان میں سے ایک خراب کھجور بھی تھی لیکن مجھے وہ سب سے زیادہ پسند آئی کیونکہ وہ چبانے میں سخت تھی۔

٣٧٧ - حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا وهب بن جرير حدثنا شعبة عن إسماعيل عن قيس عن سعد قال رأيتني سابع سبعة مع النبي صلى الله عليه وسلم ما لنا طعام إلا ورق الحبلة أو الحبلة حتى يضع أحدنا ما تضع الشاة ثم أصبحت بنو أسد تعزرني على الإسلام خسرت إذا وضل سعيي.

قیس کا بیان ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سات ساتھیوں میں سے ساتواں میں تھا اور ہمارے پاس کھانے کے لیے درختوں کے پتوں کے سوا کچھ نہ تھا، یہاں تک کہ ہم میں سے ہر ایک بکریوں کی مینگنیوں کی مانند اجابت کرتا تھا۔ پھر آج بنو اسد مجھے اسلام سکھاتے ہیں اگر یہی حالت ہو تب تو میں خسارے میں رہا اور میری کوشش رائیگاں گئی۔

٣٢٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَأَلْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ فَقُلْتُ هَلْ أَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ فَقَالَ سَهْلٌ مَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ مِنْ حِينَ ابْتَعَثَهُ اللَّهُ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ قَالَ فَقُلْتُ هَلْ كَانَتْ لَكُمْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَاخِلُ قَالَ مَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْخُلًا مِنْ حِينَ ابْتَعَثَهُ اللَّهُ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ كُنْتُمْ تَأْكُلُونَ الشَّعِيرَ غَيْرَ مَنْخُولٍ قَالَ كُنَّا نَطْحَنُهُ وَنَنْفُخُهُ فَيَطِيرُ مَا طَارَ وَمَا بَقِيَ ثَرَّيْنَاهُ فَأَكَلْنَاهُ

٣٢٩ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ شَاةٌ مَصْلِيَّةٌ فَدَعَوْهُ فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْيَا وَلَمْ يَشْبَعْ مِنَ الْخُبْزِ الشَّعِيرِ

٣٣٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يُونُسَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خِوَانٍ وَلَا فِي سُكُرُّجَةٍ وَلَا خُبِزَ لَهُ مُرَقَّقٌ قُلْتُ لِقَتَادَةَ عَلَى مَا يَأْكُلُونَ قَالَ عَلَى السُّفَرِ

٣٣١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ مِنْ طَعَامِ الْبُرِّ ثَلَاثَ لَيَالٍ تِبَاعًا حَتَّى قُبِضَ

بَابُ التَّلْبِينَةِ

٣٣٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ

ابو حازم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سہل بن سعد سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میدے کی چیزیں تناول فرمائیں؟ حضرت سہل نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعثت سے وصال تک میدے کی کوئی چیز نہیں دیکھی۔ پھر میں نے کہا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں آپ حضرات کے پاس چھلنیاں تھیں؟ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چھلنی نہیں دیکھی جب سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث فرمایا اور یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وصال دیا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے کہا کہ آپ حضرات بغیر چھانے جو کیسے کھاتے تھے؟ فرمایا کہ ہم اسے پیس کر پھونک مارتے تو جو اڑنا ہوتا اڑ جاتا اور باقی کو گوندھ لیتے۔

سعید مقبری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ وہ ایسے لوگوں کے پاس سے گزرے جن کے سامنے بکری کا بھنا ہوا گوشت رکھا تھا۔ انہوں نے انہیں بھی بلایا لیکن انہوں نے کھانے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دنیا کو چھوڑا لیکن جو کی روٹی بھی پیٹ بھر کر نہیں کھائی تھی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی چھوٹی پیالیوں میں کھانا نہیں کھایا اور نہ آپ کے لئے چپاتی پکائی گئی۔ میں نے قتادہ سے پوچھا کہ وہ کس چیز پر کھانا کھاتے تھے؟ فرمایا کہ دسترخوان پر۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آل نے آپ کے مدینہ منورہ تشریف لانے کے بعد سے لگاتار تین دن تک گندم کی روٹی سیر ہو کر نہیں کھائی یہاں تک کہ دنیا کو خیر باد کہہ دیا۔

تلبینہ

عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

عقیل عن ابن شہاب عن عروۃ عن عائشۃ زوج
النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا کانت اذا مات
المیت من اہلہا فاجتمع لذلک النساء ثم تفرقن
الا اہلہا وخاصتہا امرت ببرمۃ من تلبینۃ
فطبخت ثم صنع ثرید فصبت التلبینۃ علیہا ثم
قالت کلن منہا فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول التلبینۃ مجمۃ لفؤاد المریض تذہب
بعض الحزن۔

باب الثرید

۳۲۳۔ حدثنا محمد بن مثنی وابن بشار قالا حدثنا محمد بن جعفر حدثنا
شعبۃ عن عمرو بن مرۃ الجملی عن مرۃ الہمدانی
عن ابی موسی الاشعری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال کمل من الرجال کثیر ولم یکمل من النساء الا مریم
بنت عمران وآسیۃ امرأۃ فرعون وفضل عائشۃ علی
النساء کفضل الثرید علی سائر الطعام۔

۳۲۴۔ حدثنا عمرو بن عون حدثنا خالد بن
عبد اللہ عن ابن طوالۃ عن انس عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال فضل عائشۃ علی النساء
کفضل الثرید علی سائر الطعام۔

۳۲۵۔ حدثنا عبد اللہ بن منیر سمع ابا حاتم
الاشہل بن حاتم حدثنا ابن عون عن ثمامۃ بن
انس عن انس رضی اللہ عنہ قال دخلت مع النبی
صلی اللہ علیہ وسلم علی غلام لہ خیاط فقدم الیہ
قصعۃ فیہا ثرید قال واقبل علی عملہ قال فجعل
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتتبع الدباء قال
فجعلت اتتبعہ فاضعہ بین یدیہ قال فما زلت
بعد احب الدباء۔

باب ۳۵۱ شاۃ مسموطۃ والکتف والجنب

۳۲۶۔ حدثنا ہدبۃ بن خالد حدثنا ہمام عن

زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب ان کے رشتہ داروں میں سے کسی کا انتقال ہو جاتا اور اس کے لئے عورتیں جمع ہوتیں، جب وہ چلی جاتیں اور صرف گھر والے اور خاص عورتیں رہ جاتیں تو انہیں تلبینہ (ایک قسم کا حریرہ) ابالنے کا حکم دیا جاتا۔ پھر ثرید تیار کر کے تلبینہ اس کے اوپر ڈالا جاتا۔ پھر آپ فرماتیں کہ اسے کھاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تلبینہ مریض کے دل کو سکون پہنچاتا ہے اور بعض غموں کو دور کرتا ہے۔

ثرید

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مردوں میں سے بہت سے کامل ہوئے لیکن عورتوں میں سے مریم بنت عمران اور آسیہ زوجہ فرعون کے سوا کوئی کامل نہیں اور عائشہ کی تمام عورتوں پر فضیلت ایسی ہے جیسے ثرید کی تمام کھانوں پر فضیلت ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عائشہ کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی تمام کھانوں پر۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ آپ کے ایک غلام کے پاس گیا جو درزی کا کام کرتا تھا۔ پس اس نے آپ کی خدمت میں ثرید کا ایک پیالہ پیش کیا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر وہ اپنے کام میں مشغول ہو گیا۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کدو کے ٹکڑے تلاش کرنے لگے۔ راوی کا بیان ہے کہ [illegible] مجھے [illegible] اور اس کے بعد میں نے ہمیشہ

بھنی ہوئی بکری نیز دستی اور پہلو کا گوشت

قتادہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا نَأْتِي أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَخَبَّازُهُ قَائِمٌ قَالَ كُلُوا فَمَا أَعْلَمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَغِيفًا مُرَقَّقًا حَتَّى لَحِقَ بِاللهِ وَلَا رَأَى شَاةً سَمِيطًا بِعَيْنِهِ قَطُّ.

٣٣٧ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا فَدُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَامَ فَطَرَحَ السِّكِّينَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

بَابُ ٣٥٢ مَا كَانَ السَّلَفُ يَدَّخِرُونَ فِي بُيُوتِهِمْ وَأَسْفَارِهِمْ مِنَ الطَّعَامِ وَاللَّحْمِ وَغَيْرِهِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ وَأَسْمَاءُ صَنَعْنَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ سُفْرَةً.

٣٣٨ ـ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُؤْكَلَ لُحُومُ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ قَالَتْ مَا فَعَلَهُ إِلَّا فِي عَامٍ جَاعَ النَّاسُ فِيهِ فَأَرَادَ أَنْ يُطْعِمَ الْغَنِيُّ الْفَقِيرَ وَإِنْ كُنَّا لَنَرْفَعُ الْكُرَاعَ فَنَأْكُلُهُ بَعْدَ خَمْسَ عَشْرَةَ قِيلَ مَا اضْطَرَّكُمْ إِلَيْهِ فَضَحِكَتْ قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ مَأْدُومٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ حَتَّى لَحِقَ بِاللهِ وَقَالَ ابْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَابِسٍ بِهٰذَا.

٣٣٩ ـ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَتَزَوَّدُ لُحُومَ الْهَدْيِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ تَابَعَهُ مُحَمَّدٌ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَقَالَ حَتَّى جِئْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ لَا.

بَابُ ٣٥٣ الْحَيْسِ

[illegible]

حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کا گوشت کاٹ کاٹ کر تناول فرما رہے تھے [illegible] چھری کو ایک جانب رکھ دیا۔ پھر آپ نے نماز پڑھائی اور وضو نہیں فرمایا۔

اسلاف کھانے وغیرہ کا کتنا ذخیرہ رکھتے تھے

[illegible]

حیس

۳۹۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَلْحَةَ الْتَمِسْ غُلَامًا مِنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِي فَخَرَجَ بِي أَبُو طَلْحَةَ يُرْدِفُنِي وَرَاءَهُ فَكُنْتُ أَخْدُمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا نَزَلَ فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ يُكْثِرُ أَنْ يَقُوْلَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ فَلَمْ أَزَلْ أَخْدُمُهُ حَتّٰى أَقْبَلْنَا مِنْ خَيْبَرَ وَأَقْبَلَ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ قَدْ حَازَهَا فَكُنْتُ أَرَاهُ يُحَوِّي وَرَاءَهُ بِعَبَاءَةٍ أَوْ بِكِسَاءٍ ثُمَّ يُرْدِفُهَا وَرَاءَهُ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَعٍ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَدَعَوْتُ رِجَالًا فَأَكَلُوْا وَكَانَ ذٰلِكَ بِنَاءَهُ بِهَا ثُمَّ أَقْبَلَ حَتّٰى إِذَا بَدَا لَهُ أُحُدٌ قَالَ هٰذَا جُبَيْلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهَا مِثْلَ مَا حَرَّمَ بِهِ إِبْرَاهِيْمُ مَكَّةَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ

بَابٌ [illegible] الْأَكْلِ فِي إِنَاءٍ مُفَضَّضٍ

۳۹۱ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُوْلُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي لَيْلٰى أَنَّهُمْ كَانُوْا عِنْدَ حُذَيْفَةَ فَاسْتَسْقٰى فَسَقَاهُ مَجُوْسِيٌّ فَلَمَّا وَضَعَ الْقَدَحَ فِي يَدِهِ رَمَاهُ بِهِ وَقَالَ لَوْلَا أَنِّي نَهَيْتُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ كَأَنَّهُ يَقُوْلُ لَمْ أَفْعَلْ هٰذَا وَلٰكِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ وَلَا الدِّيْبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوْا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَأْكُلُوْا فِي صِحَافِهَا فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَنَا فِي الْآخِرَةِ۔

بَابٌ [illegible] ذِكْرِ الطَّعَامِ

۳۹۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ سے کہا کہ اپنے لڑکوں میں سے کوئی لڑکا تلاش کرو جو میری خدمت کرے پس حضرت ابو طلحہ مجھے اپنے پیچھے بٹھا کر لے گئے۔ پس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا جب آپ اترتے تو میں آپ کو اکثر یہ دعا مانگتے ہوئے سنتا کہ اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں رنج و غم سے اور عاجزی اور سستی سے اور بخل اور بزدلی سے اور قرض کے بار اور لوگوں کے غلبہ سے۔ میں برابر آپ کی خدمت کرتا رہا یہاں تک کہ خیبر سے واپس ہوئے اور آپ حضرت صفیہ بنت حیی کو لے کر واپس ہوئے جن کو آپ نے لے لیا تھا میں نے دیکھا کہ آپ ان کے لئے چادر یا کمبل سے پردہ کرتے پھر ان کو اپنے پیچھے بٹھا لیتے یہاں تک کہ جب ہم صہبا کے مقام پر پہنچے تو حیس تیار کیا گیا اور آپ نے مجھے بھیجا میں لوگوں کو بلا لایا۔ پھر آپ نے ان سے صحبت کی پھر آپ چلے یہاں تک کہ جب احد پہاڑ نظر آیا تو فرمایا یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں جب مدینہ کے نزدیک پہنچے تو آپ نے فرمایا اے اللہ میں مدینہ کے دونوں پہاڑوں کے درمیان کو حرام کرتا ہوں جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرام کیا اے اللہ ان کے مد اور صاع میں برکت عطا فرما۔

چاندی کے ملمع کردہ برتنوں میں کھانا

عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ وہ حضرت حذیفہ کے پاس تھے آپ نے پانی مانگا پس ایک مجوسی نے پانی لا کر دیا جب پیالہ آپ کے ہاتھ میں دیا تو آپ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا کہ اگر میں اسے ایک دو مرتبہ منع نہ کر چکا ہوتا لیکن میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ ریشم اور دیبا کے کپڑے نہ پہنو اور سونے چاندی کے برتنوں میں نہ پیو اور نہ ان کی رکابیوں میں کھاؤ کیونکہ یہ دنیا میں ان (کافروں) کے لئے ہیں اور ہمارے لئے آخرت میں ہیں۔

کھانے کا بیان

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

عن أنس عن أبي موسى الأشعري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل المؤمن الذي يقرأ القرآن كمثل الأترجة ريحها طيب وطعمها طيب ومثل المؤمن الذي لا يقرأ القرآن كمثل التمرة لا ريح لها وطعمها حلو ومثل المنافق الذي يقرأ القرآن مثل الريحانة ريحها طيب وطعمها مر ومثل المنافق الذي لا يقرأ القرآن كمثل الحنظلة ليس لها ريح وطعمها مر.

٣٩٣ ۔ حدثنا مسدد حدثنا خالد حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن عن أنس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال فضل عائشة على النساء كفضل الثريد على سائر الطعام.

٣٩٤ ۔ حدثنا أبو نعيم حدثنا مالك عن سمي عن أبي صالح عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال السفر قطعة من العذاب يمنع أحدكم نومه وطعامه فإذا قضى نهمته من وجهه فليعجل إلى أهله.

باب الأدم

٣٩٥ ۔ حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا إسماعيل بن جعفر عن ربيعة أنه سمع القاسم بن محمد يقول كان في بريرة ثلاث سنن أرادت عائشة أن تشتريها فتعتقها فقال أهلها ولنا الولاء فذكرت ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لو شئت شرطتيه لهم فإنما الولاء لمن أعتق قال وأعتقت فخيرت في أن تقر تحت زوجها أو تفارقه ودخل رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما بيت عائشة وعلى النار برمة تفور فدعا بالغداء فأتي بخبز وأدم من أدم البيت فقال ألم أر لحما قالوا بلى يا رسول الله ولكنه لحم تصدق به على بريرة فأهدته لنا فقال

اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ قرآن کریم پڑھنے والے مومن کی مثال ترنج جیسی ہے کہ خوشبو بھی اور ذائقہ بھی اچھا۔ اور قرآن کریم نہ پڑھنے والے مومن کی مثال کھجور جیسی ہے کہ خوشبو نہیں ہوتی لیکن ذائقہ میٹھا ہوتا ہے۔ اور قرآن کریم پڑھنے والے منافق کی مثال ریحان جیسی ہے کہ اس کی خوشبو اچھی لیکن ذائقہ کڑوا ہے۔ اور جو منافق قرآن کریم نہیں پڑھتا اس کی مثال حنظل جیسی ہے کہ اس میں نہ خوشبو ہے اور ذائقہ تلخ ہے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ عائشہ کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کا تمام کھانوں پر۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ سفر تو عذاب کا ایک ٹکڑا ہے جو تمہارے سونے اور کھانے سے روکتا ہے تو جب کوئی اپنی ضرورت حاصل کر لے تو جلد از جلد اپنے اہل و عیال کی طرف لوٹ آئے

سبزی ترکاری

یعنی سالن جس کے ساتھ روٹی کھائی جائے

ربیعہ نے قاسم بن محمد سے سنا کہ حضرت بریرہ میں تین سنتیں ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان کو خرید کر آزاد کرنا چاہا تو ان کے مالکوں نے کہا کہ ولاء ہماری رہے گی۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو فرمایا اگر تم چاہو تو ان کے لیے یہ شرط کر لو کیونکہ ولاء تو اسی کی ہے جو آزاد کرے۔ اور جب آزاد کی گئیں تو اختیار دیا گیا کہ اپنے شوہر کے پاس رہیں یا اس سے جدا ہو جائیں۔ اور ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت عائشہ کے گھر میں داخل ہوئے اور ہانڈی آگ پر جوش مار رہی تھی۔

آپ نے کھانا طلب کیا تو روٹی اور گھر کا سالن پیش کیا گیا۔ فرمایا کیا میں گوشت نہیں دیکھتا؟ عرض کی گئی ہاں یا رسول اللہ لیکن وہ گوشت بریرہ پر صدقہ کیا گیا ہے اور انہوں نے

هُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهَا وَهَدِيَّةٌ لَنَا

بَابُ ٣٥٣ الْحَلْوَاءِ وَالْعَسَلِ

٣٩٦ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ.

٣٩٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الْفُدَيْكِ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَلْزَمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِشِبَعِ بَطْنِي حِينَ لَا آكُلُ الْخَمِيرَ وَلَا أَلْبَسُ الْحَرِيرَ وَلَا يَخْدُمُنِي فُلَانٌ وَلَا فُلَانَةُ وَأُلْصِقُ بَطْنِي بِالْحَصْبَاءِ وَأَسْتَقْرِئُ الرَّجُلَ الْآيَةَ وَهِيَ مَعِي كَيْ يَنْقَلِبَ بِي فَيُطْعِمَنِي وَخَيْرُ النَّاسِ لِلْمَسَاكِينِ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَنْقَلِبُ بِنَا فَيُطْعِمُنَا مَا كَانَ فِي بَيْتِهِ حَتَّى إِنْ كَانَ لَيُخْرِجُ إِلَيْنَا الْعُكَّةَ لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ فَنَشْتَقُّهَا فَنَلْعَقُ مَا فِيهَا.

بَابُ ٣٥٤ الدُّبَّاءِ

٣٩٨ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى مَوْلًى لَهُ خَيَّاطًا فَأُتِيَ بِدُبَّاءٍ فَجَعَلَ يَأْكُلُهُ فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّهُ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُهُ.

بَابُ ٣٥٥ الرَّجُلِ يَتَكَلَّفُ الطَّعَامَ لِإِخْوَانِهِ.

٣٩٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ مِنَ الْأَنْصَارِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ وَكَانَ لَهُ غُلَامٌ لَحَّامٌ فَقَالَ اصْنَعْ لِي طَعَامًا أَدْعُو رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَدَعَا رَسُولَ

بریرہ کے لیے صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

میٹھی چیز اور شہد

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میٹھی چیز اور شہد کو پسند فرمایا کرتے تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت میں پیٹ بھرنے پر رہا کرتا تھا جبکہ خمیری روٹی نہیں کھاتا اور ریشم نہیں پہنتا تھا اور نہ کوئی غلام یا لونڈی میری خدمت کرتی تھی اور میں بھوک کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھے رہتا اور کسی کو آیت سنا تاکہ وہ مجھے اپنے ساتھ لے جائے اور کھانا کھلائے اور غریبوں کے حق میں حضرت جعفر بن ابو طالب سب سے اچھے آدمی تھے کیونکہ اکثر اوقات وہ ہمیں ساتھ لے جاتے اور گھر میں جو کھانا ہوتا ہمیں کھلا دیتے تھے۔ یہاں تک کہ گھی کا برتن خالی ہوتا تو اسے ہمارے پاس لے آتے جس میں کچھ نہ ہوتا تو ہم اسے پھاڑ کر چاٹ لیا کرتے۔

کدو

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے ایک غلام کے پاس گئے جو درزی کا کام کرتا تھا۔ پس اس نے آپ کی خدمت میں کدو کا شوربا پیش کیا آپ نے وہ تناول فرمایا۔ اس روز سے میں برابر کدو کو پسند کرتا ہوں کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسے کھاتے ہوئے دیکھا۔

اپنے بھائیوں کو کھلانے میں تکلف کرنا

ابو وائل سے حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری جن کا نام ابو شعیب تھا ان کا ایک غلام قصاب کا کام کرتا تھا انہوں نے اس سے فرمایا کہ میرے لیے کھانا تیار کرو تاکہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سمیت پانچ آدمیوں کی دعوت کروں۔ پس اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سمیت پانچ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خامس خمسة فتبعهم رجل فقال النبي صلى الله عليه وسلم إنك دعوتنا خامس خمسة وهذا رجل قد تبعنا فإن شئت أذنت له وإن شئت تركته قال بل أذنت له قال محمد بن يوسف سمعت محمد بن إسماعيل يقول إذا كان القوم على المائدة ليس لهم أن يناولوا من مائدة إلى مائدة أخرى ولكن يناول بعضهم بعضا في تلك المائدة أو يدعوا.

باب من أضاف رجلا إلى طعام وأقبل هو على عمله.

۳۰۰۔ حدثني عبد الله بن منير سمع النضر أخبرنا ابن عون قال أخبرني ثمامة بن أنس عن أنس رضي الله عنه قال كنت غلاما أمشي مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فدخل رسول الله صلى الله عليه وسلم على غلام له خياط فأتاه بقصعة فيها طعام وعليه دباء فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يتتبع الدباء قال فلما رأيت ذلك جعلت أجمعه بين يديه قال فأقبل الغلام على عمله قال أنس لا أزال أحب الدباء بعد ما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم صنع ما صنع.

باب المرق

۳۰۱۔ حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن إسحاق بن عبد الله بن أبي طلحة أنه سمع أنس بن مالك أن خياطا دعا النبي صلى الله عليه وسلم لطعام صنعه فذهبت مع النبي صلى الله عليه وسلم فقرب خبز شعير ومرقا فيه دباء وقديد رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يتتبع الدباء من حوالي القصعة فلم أزل أحب الدباء بعد يومئذ.

باب القديد

اور یہ کہا کہ ان حضرات کے پیچھے ایک آدمی اور آ گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے پانچ آدمیوں کی دعوت کی تھی اور یہ آدمی ہمارے پیچھے آ گیا ہے، اب تمہاری مرضی ہے چاہو تو اجازت دو چاہو تو نہ دو۔ اس نے کہا میں اجازت دیتا ہوں۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ جب لوگ دسترخوان پر ہوں تو ایک دسترخوان سے دوسرے دسترخوان پر نہ دیں بلکہ ایک دوسرے کو اسی دسترخوان پر دے دیا کریں۔

دوسرے کو کھلا کر خود کسی کام میں مشغول ہو جانا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں لڑکا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے ایک درزی غلام کے گھر پہنچے جس نے آپ کے سامنے ایک پیالہ پیش کیا جس میں کھانا تھا اور کدو تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس میں سے کدو تلاش فرمانے لگے۔ میں نے جب یہ دیکھا تو آپ کے سامنے جمع کرنے لگا۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ غلام اپنے کام میں مشغول ہو گیا۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ اس وقت سے میں کدو کو پسند کرتا ہوں جبکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھ لیا۔

شوربہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک درزی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کھانے پر دعوت کی جو اس نے تیار کیا تھا۔ پس میں بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ہو گیا۔ پس اس نے جو کی روٹی اور شوربہ پیش کیا جس میں کدو اور سوکھا گوشت تھا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ پیالے کے اطراف سے کدو تلاش فرما رہے تھے۔ پس اسی روز سے میں کدو کو پسند کرتا ہوں۔

سوکھا گوشت

۴۰۲ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِمَرَقَةٍ فِيهَا دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ فَرَأَيْتُهُ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ يَأْكُلُهَا

۴۰۳ ۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا فَعَلَهُ إِلَّا فِي عَامٍ جَاعَ النَّاسُ أَرَادَ أَنْ يُطْعِمَ الْغَنِيُّ الْفَقِيرَ وَإِنْ كُنَّا لَنَرْفَعُ الْكُرَاعَ بَعْدَ خَمْسَ عَشْرَةَ وَمَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ مَأْدُومٍ ثَلَاثًا ۔

بَابُ ۳۲ مَنْ نَاوَلَ أَوْ قَدَّمَ إِلَى صَاحِبِهِ عَلَى الْمَائِدَةِ شَيْئًا قَالَ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ لَا بَأْسَ أَنْ يُنَاوِلَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَلَا يُنَاوِلُ مِنْ هَذِهِ الْمَائِدَةِ إِلَى مَائِدَةٍ أُخْرَى ۔

۴۰۴ ۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ إِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ قَالَ أَنَسٌ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ذَلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا مِنْ شَعِيرٍ وَمَرَقًا فِيهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ قَالَ أَنَسٌ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوْلِ الْقَصْعَةِ فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ بَعْدَ يَوْمِئِذٍ وَقَالَ ثُمَامَةُ عَنْ أَنَسٍ فَجَعَلْتُ أَجْمَعُ الدُّبَّاءَ بَيْنَ يَدَيْهِ

بَابُ الرُّطَبِ بِالْقِثَّاءِ

۴۰۵ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کے حضور شوربہ پیش کیا گیا جس میں کدو اور سوکھا گوشت بھی ڈالا گیا تھا میں نے دیکھا کہ آپ کدو کے ٹکڑے تلاش فرما رہے ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ نے ایسا نہیں کیا مگر اس سال جبکہ لوگ بھوکے تھے چاہتے تھے کہ مالدار غریبوں کو کھلائیں اور ہم بکری کے پائے رکھ چھوڑتے تھے اور پندرہ دن کے بعد کھاتے تھے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آل نے سالن کے ساتھ گندم کی روٹی متواتر تین دن تک نہیں کھائی۔

دسترخوان پر دوسرے کو کچھ دینا

حضرت عبد اللہ بن مبارک کا ارشاد ہے کہ دسترخوان پر ایک دوسرے کو دے سکتے ہیں لیکن ایک دسترخوان سے دوسرے میں نہیں دینا چاہیے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعوت کی جو اس نے تیار کیا تھا۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ گیا پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور جو کی روٹیاں اور شوربہ پیش کیا گیا جس میں کدو اور سوکھا ہوا گوشت بھی تھا۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیالے کی ہر طرف سے کدو تلاش فرما رہے ہیں (انس) بعد سے میں برابر کدو کو پسند کرتا ہوں ثمامہ نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ میں آپ کے سامنے کدو جمع کرتا رہا۔

تازہ کھجوریں ککڑی کے ساتھ کھانا

حضرت عبد اللہ بن جعفر بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ککڑی کے ساتھ تر کھجوریں کھاتے

الله عليه وسلم يأكل الرطب بالقثاء

باب

۵۴۴۱ - حدثنا مسدد حدثنا حماد بن زيد عن عباس الجريري عن أبي عثمان قال تضيفت أبا هريرة سبعا فكان هو وامرأته وخادمه يعتقبون الليل أثلاثا يصلي هذا ثم يوقظ هذا وسمعته يقول قسم رسول الله صلى الله عليه وسلم بين أصحابه تمرا فأصابني سبع تمرات إحداهن حشفة.

۵۴۴۲ - حدثنا محمد بن الصباح حدثنا إسماعيل بن زكرياء عن عاصم عن أبي عثمان عن أبي هريرة قال قسم النبي صلى الله عليه وسلم بيننا تمرا فأصابني منه خمس أربع تمرات وحشفة ثم رأيت الحشفة هي أشدهن لضرسي.

باب الرطب والتمر وقول الله تعالى وهزي إليك بجذع النخلة تساقط عليك رطبا جنيا

وقال محمد بن يوسف عن سفيان عن منصور بن صفية حدثتني أمي عن عائشة رضي الله عنها قالت توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد شبعنا من الأسودين التمر والماء.

۵۴۴۳ - حدثنا سعيد بن أبي مريم حدثنا أبو غسان قال حدثني أبو حازم عن إبراهيم بن عبد الرحمن بن أبي ربيعة عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال كان بالمدينة يهودي وكان يسلفني في تمري إلى الجداد وكانت لجابر الأرض التي بطريق رومة فجلست فخلا عاما فجاءني اليهودي عند الجداد ولم أجد منها شيئا فجعلت أستنظره إلى قابل فيأبى فأخبر بذلك النبي صلى الله عليه وسلم فقال لأصحابه امشوا نستنظر لجابر من اليهودي

کھجوریں تقسیم کرنا

[illegible]

تر اور خشک کھجوریں

[illegible]

[illegible]

فَجَاءَنِي فِي نَخْلِي فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُكَلِّمُ الْيَهُودِيَّ فَيَقُولُ أَبَا الْقَاسِمِ لَا أُنْظِرُهُ فَلَمَّا رَآهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَطَافَ فِي النَّخْلِ ثُمَّ
جَاءَهُ فَكَلَّمَهُ فَأَبَى فَقُمْتُ فَجِئْتُ بِقَلِيلِ رُطَبٍ فَوَضَعْتُهُ
بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ ثُمَّ قَالَ
أَيْنَ عَرِيشُكَ يَا جَابِرُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ افْرُشْ لِي فِيهِ
فَفَرَشْتُهُ فَدَخَلَ فَرَقَدَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَجِئْتُهُ بِقَبْضَةٍ
أُخْرَى فَأَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ قَامَ فَكَلَّمَ الْيَهُودِيَّ فَأَبَى عَلَيْهِ
فَقَامَ فِي الرِّطَابِ فِي النَّخْلِ الثَّانِيَةَ ثُمَّ قَالَ يَا جَابِرُ
جُدَّ وَاقْضِ فَوَقَفَ فِي الْجَدَادِ فَجَدَدْتُ مِنْهَا مَا
قَضَيْتُهُ وَفَضَلَ مِنْهُ فَخَرَجْتُ حَتَّى جِئْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَشَّرْتُهُ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنِّي
رَسُولُ اللهِ عُرُوشٌ وَعَرِيشٌ بِنَاءٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
مَعْرُوشَاتٍ مَا يُعَرَّشُ مِنَ الْكُرُومِ وَغَيْرِ ذَلِكَ يُقَالُ
عُرُوشُهَا أَبْنِيَتُهَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ
قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ فَخَلَا لَيْسَ عِنْدِي مُقَيَّدًا ثُمَّ
قَالَ فَجُلٌّ لَيْسَ فِيهِ شَكٌّ

بَابُ أَكْلِ الْجُمَّارِ

۴۴ — حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا
أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ
بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسٌ إِذْ أُتِيَ بِجُمَّارِ نَخْلَةٍ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ لَمَا
بَرَكَتُهُ كَبَرَكَةِ الْمُسْلِمِ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَعْنِي النَّخْلَةَ
فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ هِيَ النَّخْلَةُ يَا رَسُولَ اللهِ ثُمَّ الْتَفَتُّ
فَإِذَا أَنَا عَاشِرُ عَشَرَةٍ أَنَا أَحْدَثُهُمْ فَسَكَتُّ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّخْلَةُ

بَابُ الْعَجْوَةِ

مہلت نہیں دیتا جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ دیکھا تو کھڑے ہو گئے
تو آپ درختوں کے پاس تشریف لے گئے اور پھر یہودی کے پاس جا کر اس
سے گفتگو کی لیکن اس نے انکار کیا پس میں کھڑا ہوا اور تھوڑی سی تر
کھجوریں لا کر آپ کے سامنے رکھ دیں پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے کھائیں پھر آپ نے فرمایا اے جابر تمہارا چھپر کہاں ہے
میں نے بتایا تو آپ نے فرمایا کہ میرے لئے اس میں بستر بچھا دو
پس میں نے بستر بچھا دیا پس آپ اس میں داخل ہو کر سو گئے
جب آپ بیدار ہوئے تو میں ایک مٹھی بھر کر اور لایا آپ نے اس میں سے
کھائیں پھر آپ نے کھڑے ہو کر یہودی سے گفتگو کی لیکن اس نے انکار کیا
آپ دوسری دفعہ کھجوروں کے درختوں میں تشریف لے گئے پھر فرمایا اے جابر
پھل اتارو اور قرض ادا کرو آپ توڑنے کی جگہ کھڑے ہو گئے پس میں نے
اتنا توڑا کہ قرض ادا ہو گیا اور کچھ بچ گیا پس میں باہر نکلا یہاں تک کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا پس آپ کو خوشخبری سنائی
آپ نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ عروش اور عریش
عمارت کو کہتے ہیں اور حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ معروشات سے مراد انگور وغیرہ
کی بیلیں ہیں جو چھپروں پر چڑھائی جاتی ہیں۔ عروشہا یعنی اس کی عمارتیں۔

جمار یعنی کھجور کا گابھا کھانا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دفعہ
ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کی خدمت
میں گابھا پیش کیا گیا پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک
درخت ہے جس کی برکت مسلمان جیسی ہے۔ پس میں نے گمان کیا کہ
وہ کھجور کا درخت ہے پس میں نے ارادہ کیا کہ عرض کروں یا رسول اللہ
وہ کھجور کا درخت ہے لیکن میں نے دیکھا کہ میں دس آدمیوں میں
دسواں ہوں اور سب سے چھوٹا ہوں پس میں خاموش رہا۔

پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔

عجوہ کھجور

۲۴۰۔ حَدَّثَنَا جُمُعَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ أَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَبَّحَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرَّهُ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ سُمٌّ وَلَا سِحْرٌ.

عامر بن سعد نے اپنے والد ماجد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ہر روز صبح سات عجوہ کھجوریں کھا لیا کرے (اس روز) اسے کوئی زہر اور جادو تکلیف نہ دے سکے گا۔

بَابٌ ۲۴۱ اَلْقِرَانُ فِي التَّمْرِ

دو دو کھجوریں ملا کر کھانا

۲۴۱۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ قَالَ أَصَابَنَا عَامُ سَنَةٍ مَعَ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَزَقَنَا تَمْرًا فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَمُرُّ بِنَا وَنَحْنُ نَأْكُلُ وَيَقُولُ لَا تُقَارِنُوا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْقِرَانِ ثُمَّ يَقُولُ إِلَّا أَنْ يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ أَخَاهُ قَالَ شُعْبَةُ الْإِذْنُ مِنْ قَوْلِ ابْنِ عُمَرَ.

جبلہ بن سحیم کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر کے زمانے میں ایک سال ہم لوگ قحط میں مبتلا ہو گئے تو ہمیں کچھ کھجوریں ملیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہمارے پاس سے گزرتے اور ہم کھا رہے ہوتے تو فرماتے کہ دو دو ملا کر نہ کھاؤ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ملا کر کھانے سے منع فرمایا ہے مگر یہ کہ کوئی اپنے بھائی سے اجازت لے لے۔ شعبہ کا قول ہے کہ اجازت والی بات حضرت ابن عمر کی ہے۔

بَابٌ ۲۴۲ اَلْقِثَّاءِ

ککڑی

۲۴۲۔ حَدَّثَنِي إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الرُّطَبَ بِالْقِثَّاءِ.

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ککڑی کے ساتھ تر کھجوریں کھاتے ہوئے دیکھا۔

بَابٌ ۲۴۳ بَرَكَةِ النَّخْلِ

کھجور کی برکت

۲۴۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةٌ تَكُونُ مِثْلَ الْمُسْلِمِ وَهِيَ النَّخْلَةُ.

مجاہد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: درختوں میں سے ایک درخت ایسا ہے جس کی مثال مسلمان جیسی ہے اور وہ کھجور کا درخت ہے۔

بَابٌ ۲۴۴ جَمْعِ اللَّوْنَيْنِ أَوِ الطَّعَامَيْنِ بِمَرَّةٍ

دو کھانے ایک ساتھ کھانا

۲۴۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الرُّطَبَ بِالْقِثَّاءِ.

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ککڑی کے ساتھ تر کھجوریں کھاتے ہوئے دیکھا۔

بَابٌ ۲۴۵ مَنْ أَدْخَلَ الضِّيفَانَ عَشَرَةً عَشَرَةً وَالْجُلُوسِ عَلَى الطَّعَامِ عَشَرَةً عَشَرَةً

دس دس آدمیوں کو دستر خوان پر بٹھا کر کھانا کھلانا

۴۲۵۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَنَسٍ وَعَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ وَعَنْ سِنَانٍ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ أُمَّهُ عَمَدَتْ إِلَى مُدٍّ مِنْ شَعِيرٍ جَشَّتْهُ وَجَعَلَتْ مِنْهُ خَطِيفَةً وَعَصَرَتْ عُكَّةً عِنْدَهَا ثُمَّ بَعَثَتْنِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ فَدَعَوْتُهُ قَالَ وَمَنْ مَعِي فَجِئْتُ فَقُلْتُ إِنَّهُ يَقُولُ وَمَنْ مَعِي فَخَرَجَ إِلَيْهِ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ صَنَعَتْهُ أُمُّ سُلَيْمٍ فَدَخَلَ فَجِيءَ بِهِ وَقَالَ أَدْخِلْ عَلَيَّ عَشَرَةً فَدَخَلُوا فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ قَالَ أَدْخِلْ عَلَيَّ عَشَرَةً فَدَخَلُوا فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ قَالَ أَدْخِلْ عَلَيَّ عَشَرَةً حَتَّى عَدَّ أَرْبَعِينَ ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ هَلْ نَقَصَ مِنْهَا شَيْءٌ۔

[illegible]

بَابُ ۲۷۴ مَا يُكْرَهُ مِنَ الثُّومِ وَالْبُقُولِ فِيهِ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۴۲۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ قِيلَ لِأَنَسٍ مَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الثُّومِ فَقَالَ مَنْ أَكَلَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا۔

۴۲۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا زَعَمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ لِيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا۔

لہسن، پیاز اور بدبودار چیزوں کی کراہت

اس باب میں حضرت ابن عمر نے نبی کریم ﷺ سے حدیث روایت کی ہے۔

حضرت عبد العزیز نے فرمایا کہ حضرت انس سے پوچھا گیا کہ آپ نے نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم سے لہسن کے بارے میں کیا سنا ہے؟ جواب دیا کہ حضور نے فرمایا: جو اسے کھائے وہ ہماری مسجد کے نزدیک نہ آئے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لہسن یا پیاز کھائے تو اسے چاہیے کہ ہم سے الگ رہے یا اسے چاہیے کہ ہماری مسجد سے الگ رہے۔

بَابُ ۲۷۵ الْكَبَاثُ وَهُوَ ثَمَرُ الْأَرَاكِ

۴۲۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ

پیلو یعنی درخت پیلو کا پھل

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے ہمراہ مرّ الظہران کے مقام پر پیلو کے پھل چن رہے تھے۔ پس آپ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ نَجْنِي الْكَبَاثَ فَقَالَ عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ مِنْهُ فَإِنَّهُ أَطْيَبُ فَقَالَ أَكُنْتَ تَرْعَى الْغَنَمَ قَالَ نَعَمْ وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا رَعَاهَا.

بَابُ ٢٧ الْمَضْمَضَةِ بَعْدَ الطَّعَامِ.

٤١٩ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَلَمَّا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ دَعَا بِطَعَامٍ فَمَا أُتِيَ إِلَّا بِسَوِيقٍ فَأَكَلْنَا فَقَامَ إِلَى الصَّلَاةِ فَتَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا قَالَ يَحْيَى سَمِعْتُ بُشَيْرًا يَقُولُ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَلَمَّا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ وَقَالَ يَحْيَى وَهِيَ مِنْ خَيْبَرَ عَلَى رَوْحَةٍ دَعَا بِطَعَامٍ فَمَا أُتِيَ إِلَّا بِسَوِيقٍ فَلُكْنَاهُ فَأَكَلْنَا مَعَهُ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا مَعَهُ ثُمَّ صَلَّى بِنَا الْمَغْرِبَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَقَالَ سُفْيَانُ كَأَنَّكَ تَسْمَعُهُ مِنْ يَحْيَى.

بَابُ ٢٨ لَعْقِ الْأَصَابِعِ وَمَصِّهَا قَبْلَ أَنْ تُمْسَحَ بِالْمِنْدِيلِ.

٤٢٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا

بَابُ ٢٩ الْمِنْدِيلِ

٤٢١ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنِ الْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ فَقَالَ لَا قَدْ كُنَّا زَمَانَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَجِدُ مِثْلَ ذَلِكَ مِنَ

نے فرمایا کہ ان میں سے کالے چن کر چننا چاہئیں کیونکہ وہ زیادہ اچھے ہوتے ہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کیا آپ نے بکریاں چرائی ہیں؟ فرمایا ہاں اور کوئی نبی ایسا نہیں جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔

کھانے کے بعد کلی کرنا

حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کی جانب نکلے۔ جب ہم صہبا پہنچے [illegible]

رومال کے ساتھ پونچھنے سے پہلے انگلیوں کو چاٹنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو جب تک انگلیوں کو چاٹ نہ لے یا چٹوا نہ لے ہاتھ نہ پونچھے۔

رومال

سعید بن حارث [illegible] نے ان سے آگ کی پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کے بارے میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ نہیں بلکہ ہمیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں کھانے کی چیزیں بہت کم دستیاب تھیں

الطَّعَامِ إِلَّا قَلِيلًا فَإِذَا نَحْنُ وَجَدْنَاهُ لَمْ يَكُنْ لَنَا مَنَادِيلُ إِلَّا أَكُفَّنَا وَسَوَاعِدَنَا وَأَقْدَامَنَا ثُمَّ نُصَلِّي وَلَا نَتَوَضَّأُ.

بَابُ ۲۹ مَا يَقُولُ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ

۲۲۲ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَفَعَ مَائِدَتَهُ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا.

۲۲۳ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ وَقَالَ مَرَّةً إِذَا رَفَعَ مَائِدَتَهُ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَفَانَا وَأَرْوَانَا غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مَكْفُورٍ وَقَالَ مَرَّةً الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّنَا غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى رَبَّنَا.

بَابُ الْأَكْلِ مَعَ الْخَادِمِ

۲۲۴ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدٍ هُوَ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَتَى أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ فَإِنْ لَمْ يُجْلِسْهُ مَعَهُ فَلْيُنَاوِلْهُ أُكْلَةً أَوْ أُكْلَتَيْنِ أَوْ لُقْمَةً أَوْ لُقْمَتَيْنِ فَإِنَّهُ وَلِيَ حَرَّهُ وَعِلَاجَهُ.

بَابُ ۳۱ الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ مِثْلُ الصَّائِمِ الصَّابِرِ

فِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ ۳۲ الرَّجُلُ يُدْعَى إِلَى طَعَامٍ فَيَقُولُ وَهَذَا مَعِي

وَقَالَ أَنَسٌ إِذَا دَخَلْتَ عَلَى مُسْلِمٍ لَا يُتَّهَمُ فَكُلْ مِنْ طَعَامِهِ وَاشْرَبْ مِنْ شَرَابِهِ.

۲۲۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيقٌ حَدَّثَنَا

البتہ جب ہمیں کھانا میسر آتا تو ہمارے پاس رومال نہیں ہوتے تھے بلکہ ہتھیلیوں، بازوؤں اور پیروں سے ہی کام لیتے تھے پھر نماز ادا کرتے اور وضو نہیں کیا کرتے تھے

کھانے سے فارغ ہو کر کیا پڑھے

[illegible]

خادم کے ساتھ کھانا

[illegible]

شکر گزار کھانے والا صابر روزہ دار کی طرح ہے

[illegible]

جس کی دعوت کی جائے اگر وہ کسی اور کو بھی ساتھ لے آئے

[illegible]

أَبِي مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ يُكْنَى أَبَا شُعَيْبٍ وَكَانَ لَهُ غُلاَمٌ لَحَّامٌ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ فَعَرَفَ الْجُوعَ فِي وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ إِلَى غُلاَمِهِ اللَّحَّامِ فَقَالَ اصْنَعْ لِي طَعَامًا يَكْفِي خَمْسَةً لَعَلِّي أَدْعُو النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَصَنَعَ لَهُ طُعَيِّمًا ثُمَّ أَتَاهُ فَدَعَاهُ فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا شُعَيْبٍ إِنَّ رَجُلاً تَبِعَنَا فَإِنْ شِئْتَ أَذِنْتَ لَهُ وَإِنْ شِئْتَ تَرَكْتَهُ قَالَ لاَ بَلْ أَذِنْتُ لَهُ.

ابو مسعود انصاری سے روایت ہے کہ انصار میں ایک شخص تھا جس کی کنیت ابو شعیب تھی اور اس کا ایک غلام قصاب تھا۔ پس اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنے اصحاب کے ساتھ تشریف فرما ہیں اور آپ کے چہرہ انور پر بھوک کے آثار ہیں۔ پس وہ اپنے قصاب غلام کے پاس گیا اور کہا کہ میرے لئے اتنا کھانا تیار کر جو پانچ آدمیوں کے لئے کافی ہو تاکہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پانچ میں سے پانچواں بنا کر مدعو کروں۔ پس اس نے تھوڑا سا کھانا تیار کیا پھر آپ کے پاس آیا اور آپ کو دعوت دی۔ ایک آدمی ان کے پیچھے ہو لیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو شعیب! ایک آدمی ہمارے پیچھے آ گیا ہے۔ اگر تم چاہو تو اسے اجازت دے دو اور اگر چاہو تو اسے چھوڑ دو۔ عرض گزار ہوئے کہ بلکہ میں اسے بھی اجازت دیتا ہوں۔

بَابٌ إِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ فَلاَ يَعْجَلْ عَنْ عَشَائِهِ

جب شام کا کھانا آ جائے تو نماز عشاء کی جلدی نہ کرے

۳۳۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ أَبَاهُ عَمْرَو بْنَ أُمَيَّةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فِي يَدِهِ فَدُعِيَ إِلَى الصَّلاَةِ فَأَلْقَاهَا وَالسِّكِّينَ الَّتِي كَانَ يَحْتَزُّ بِهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

جعفر بن عمرو بن امیہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد عمرو بن امیہ نے انہیں خبر دی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ بکری کا شانہ اپنے دست مبارک سے کاٹ کاٹ کر کھا رہے تھے۔ پس آپ کو نماز کے لئے بلایا گیا تو آپ نے اسے رکھ دیا اور چھری کو بھی جس سے کاٹ رہے تھے۔ پھر کھڑے ہو گئے اور نماز پڑھائی لیکن آپ نے وضو نہیں فرمایا۔

۳۳۷ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلاَةُ فَابْدَءُوا بِالْعَشَاءِ. وَعَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ. وَعَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ تَعَشَّى مَرَّةً وَهُوَ يَسْمَعُ قِرَاءَةَ الإِمَامِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رات کا کھانا سامنے رکھ دیا جائے اور نماز کے لئے اقامت ہو جائے تو پہلے کھانا کھا لو۔ ایوب نے نافع سے انہوں نے حضرت ابن عمر سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔ ایوب نے نافع سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر ایک مرتبہ رات کا کھانا تناول فرما رہے تھے حالانکہ وہ امام کی قرأت سن رہے تھے۔

۳۳۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلاَةُ وَحَضَرَ الْعَشَاءُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب نماز عشاء کھڑی ہو جائے اور رات کا کھانا تیار ہو

حَضَرَ الْعَشَاءُ وَأُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَاءِ ۔ قَالَ وُهَيْبٌ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ هِشَامٍ إِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ ۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا

۳۲۹ ۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ يَعْقُوْبَ بْنَ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَنَسًا قَالَ أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِالْحِجَابِ كَانَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يَسْأَلُنِيْ عَنْهُ أَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوْسًا بِزَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ وَكَانَ تَزَوَّجَهَا بِالْمَدِيْنَةِ فَدَعَا النَّاسَ لِلطَّعَامِ بَعْدَ ارْتِفَاعِ النَّهَارِ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسَ مَعَهُ رِجَالٌ بَعْدَ مَا قَامَ الْقَوْمُ حَتّٰى قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَشٰى وَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتّٰى بَلَغَ بَابَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ ثُمَّ ظَنَّ أَنَّهُمْ خَرَجُوْا فَرَجَعْتُ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ جُلُوْسٌ مَكَانَهُمْ فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ الثَّانِيَةَ حَتّٰى بَلَغَ بَابَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ قَدْ قَامُوْا فَضَرَبَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ سِتْرًا وَأُنْزِلَ الْحِجَابُ ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْعَقِيْقَةِ

بَابُ تَسْمِيَةِ الْمَوْلُوْدِ غَدَاةَ يُوْلَدُ لِمَنْ لَّمْ يَعُقَّ عَنْهُ وَتَحْنِيْكِهِ ۔

۳۳۰ ۔ حَدَّثَنِيْ إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ بُرَيْدٌ عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وُلِدَ لِيْ غُلَامٌ فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيْمَ فَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ وَدَفَعَهُ إِلَيَّ وَكَانَ أَكْبَرَ وَلَدِ أَبِيْ

سامنے رکھ دیا جائے تو پہلے کھانا کھا لو۔ وہیب، یحییٰ بن سعید، ہشام کی روایت میں حضر العشاء کی جگہ وضع العشاء ہے۔

حکم الٰہی ہے کہ دعوت کھا کر چلے جانا چاہیے

ابن شہاب کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں پردے کا حکم نازل ہونے کے بارے میں سب لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں۔ حضرت ابی بن کعب بھی مجھ سے پوچھتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب بنت جحش کے ساتھ نکاح کر کے صبح کی اور یہ نکاح مدینہ منورہ میں ہوا۔ آپ نے دن چڑھے لوگوں کو کھانے کے لئے بلایا پس آپ بیٹھ گئے اور کچھ لوگ آپ کے پاس بیٹھے رہ گئے جبکہ دوسرے چلے گئے تھے۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے، میں بھی آپ کے ساتھ چل دیا۔ آپ حضرت عائشہ صدیقہ کے حجرے کے دروازے تک پہنچے، آپ کا خیال تھا کہ لوگ چلے گئے ہوں گے پس میں بھی آپ کے ساتھ واپس لوٹا تو وہ اب بھی اپنی اپنی جگہ بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ واپس لوٹے اور میں دوسری دفعہ آپ کے ساتھ واپس ہوا یہاں تک کہ حضرت عائشہ صدیقہ کے حجرے کے دروازے تک پہنچ گئے۔ پھر آپ واپس لوٹے اور میں بھی آپ کے ساتھ واپس آیا تو اس وقت وہ لوگ اٹھ چکے تھے پس آپ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ لٹکا دیا اور اس وقت پردے کا حکم نازل ہوا۔

[illegible]

عقیقہ کا بیان

جس بچے کا عقیقہ نہ کیا جائے اس کا اگلے روز نام رکھنا اور تحنیک کرنا۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا تو میں اسے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا پس آپ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور کھجور کے ساتھ اس کی تحنیک فرمائی، اس کے لئے برکت کی دعا کی اور مجھے واپس دے دیا۔ یہ حضرت ابو موسیٰ کا سب سے بڑا لڑکا تھا۔

موصولًا۔

٢٣١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ يُحَنِّكُهُ فَبَالَ عَلَيْهِ فَأَتْبَعَهُ الْمَاءَ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بچہ لایا گیا تو آپ نے اس کی تحنیک فرمائی بچے نے آپ کے اوپر پیشاب کر دیا تو آپ نے اس کے اوپر پانی بہا دیا۔

٢٣٢ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ قَالَتْ فَخَرَجْتُ وَأَنَا مُتِمٌّ فَأَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَنَزَلْتُ قُبَاءً فَوَلَدْتُ بِقُبَاءٍ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهُ فِي حَجْرِهِ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَفَلَ فِي فِيهِ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ جَوْفَهُ رِيقُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَنَّكَهُ بِالتَّمْرَةِ ثُمَّ دَعَا لَهُ فَبَرَّكَ عَلَيْهِ وَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ فَفَرِحُوا بِهِ فَرَحًا شَدِيدًا لِأَنَّهُمْ قِيلَ لَهُمْ إِنَّ الْيَهُودَ قَدْ سَحَرَتْكُمْ فَلَا يُولَدُ لَكُمْ.

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مکہ مکرمہ میں عبداللہ بن زبیر ان کے شکم میں تھے، فرماتی ہیں کہ جب میں نکلی تو ایام پورے ہو چکے تھے۔ پس میں مدینہ منورہ آئی تو قبا میں اتری اور قبا میں ہی وہ پیدا ہوئے۔ پس میں انہیں لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کی گود میں رکھ دیا۔ پھر آپ نے کھجور منگائی اور اسے چبا کر ان کے منہ میں ڈالا تو سب سے پہلی چیز جو ان کے پیٹ میں گئی وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا لعاب دہن ہے۔ پھر آپ نے کھجور کے ساتھ ان کی تحنیک فرمائی، پھر ان کے لئے دعا کی اور برکت کی دعا فرمائی۔ اور یہ پہلا بچہ تھا جو اسلام میں پیدا ہوا۔ پس مسلمان ان کی پیدائش پر بہت خوش ہوئے کیونکہ ان سے کہا گیا تھا کہ یہودیوں نے تم پر جادو کر دیا ہے لہٰذا تمہارے ہاں بچہ پیدا نہیں ہوگا۔

ف: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے فرزند ارجمند تھے۔ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عشرہ مبشرہ میں سے ایک ہیں۔ شجاعت اور بہادری میں مشہور تھے اور ان کو حواری رسول ہونے کا شرف حاصل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد تھے۔ یعنی آپ کی پھوپھی جان حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لخت جگر تھے۔ ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں سب سے پہلے پیدا ہونے والے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن سے پیدا ہوئے تھے۔ یہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بڑی بہن تھیں۔ مکہ مکرمہ سے ہجرت کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذات النطاقین کا لقب پایا تھا یعنی دو کمربندوں والی۔

مسلمان جب مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ پہنچے تو ایک عرصہ تک ان کے ہاں بچے پیدا نہ ہوئے تو یہودیوں نے مشہور کر دیا کہ ہم نے مسلمانوں پر جادو کر دیا ہے جس کے باعث ان کے ہاں کوئی بچہ پیدا نہیں ہوگا۔ مگر جو لوگ مصیبت میں تو جانتے ہیں کہ ان کی نسل نہیں چل سکے گی۔ زندگی اور موت کا معاملہ صرف رب العزت کے ہاتھ میں ہے۔ جب حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے تو مسلمان اتنے خوش ہوئے کہ جس کی انتہا نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوتے ہی مسلمانوں کے ہاں اسلام کے اندر پیدا ہونے والے یہ سب سے پہلے فرد تھے۔

پیدا ہوتے ہی انہیں بارگاہ رسالت میں پیش کیا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی تحنیک فرمائی یعنی گھٹی دی۔

کر چبائی اور ان کے منہ میں رکھ دی۔ یوں سب سے پہلے ان کے پیٹ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا لعاب دہن گیا۔ اس لعاب دہن کی برکتوں اور کرشمہ کاریوں کا کچھ اندازہ صاحب بصیرت حضرات ہی کر سکتے ہیں۔ اس کے بعد اللہ کے محبوب نے ان کے لیے برکت کی دعا فرمائی۔ مذکورہ امور کے باعث جملہ اہل اسلام نے ان کی پیدائش پر بہت خوشی منائی اور دل کھول کر اظہار مسرت کیا۔ اسی حدیث کے یہ الفاظ پھر ملاحظہ ہوں ـــــ فَفَرِحُوْا بِهٖ فَرَحًا شَدِيْدًا ـــــ افسوس! آج مسلمان کہلانے والوں میں بعض ایسے بھی پائے جاتے ہیں کہ جب مسلمان محبوب پروردگار کی ولادت کی یاد تازہ رکھتے ہوئے اظہار مسرت کرتے ہیں تو ان حضرات کا مزاج ہی بگڑ جاتا ہے۔ ایسی صورت حال کے پیش نظر بعض مسلمان یہ کہنے پر مجبور ہو جاتے ہیں: ـ

نثار تیری چہل پہل پر ہزاروں عیدیں ربیع الاوّل!
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

جب یزید پلید مسلمانوں کی مسند اقتدار پر بیٹھا اور اس نے اپنا اصل رنگ روپ دکھایا تو سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے امیر المومنین تسلیم نہ کیا۔ اپنے عزیز و اقارب کی جانیں اور اپنی جان تو شمع ہدایت پر قربان کر دی لیکن نامرد کے ہاتھ پر بیعت نہ کی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نواسے نے یزید پلید کے ہاتھ پر بیعت نہ کی اور اپنی جان تک قربان کر دی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے یار غار سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نواسے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بھی اس بدبخت کے ہاتھ پر بیعت نہ کی اور بالآخر خانہ کعبہ کے اندر اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۔

ایسے ہی تو جاں باز دل کرتے ہیں جہاں میں
شیروں کے پسر شیر ہی ہوتے ہیں جہاں میں

۳۳۳ ـ حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ ابْنٌ لِأَبِيْ طَلْحَةَ يَشْتَكِيْ فَخَرَجَ أَبُوْ طَلْحَةَ فَقُبِضَ الصَّبِيُّ فَلَمَّا رَجَعَ أَبُوْ طَلْحَةَ قَالَ مَا فَعَلَ ابْنِيْ قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ هُوَ أَسْكَنُ مَا كَانَ فَقَرَّبَتْ إِلَيْهِ الْعَشَاءَ فَتَعَشّٰى ثُمَّ أَصَابَ مِنْهَا فَلَمَّا فَرَغَ قَالَتْ وَارُوا الصَّبِيَّ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَبُوْ طَلْحَةَ أَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهٗ فَقَالَ أَعْرَسْتُمُ اللَّيْلَةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا قَالَ لِيْ أَبُوْ طَلْحَةَ احْفَظْهُ حَتّٰى تَأْتِيَ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتٰى بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَرْسَلَتْ مَعَهٗ بِتَمَرَاتٍ فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہ کا ایک لڑکا بیمار تھا۔ جب حضرت ابو طلحہ گھر سے باہر گئے تو وہ فوت ہو گیا۔ جب حضرت ابو طلحہ واپس لوٹے تو پوچھا کہ بچے کا کیا حال ہے؟ اس کی والدہ ماجدہ حضرت ام سلیم نے کہا کہ اب پہلے سے زیادہ سکون ہے۔ پھر انہوں نے ان کے سامنے کھانا پیش کیا، انہوں نے کھایا اور پھر انہوں نے ان سے صحبت کی۔ جب فارغ ہو گئے تو حضرت ام سلیم نے کہا کہ لڑکے کو دفن کر آؤ۔ حضرت ابو طلحہ صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے واقعہ عرض کیا۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا آج رات تم نے ہمبستری کی ہے؟ عرض کی ہاں۔ فرمایا: اے اللہ! ان دونوں کو برکت عطا فرما۔ پس ان کے یہاں لڑکا پیدا ہوا۔ — پس حضرت ابو طلحہ نے مجھ سے فرمایا کہ اسے سنبھال کر رکھنا یہاں تک کہ اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے جائیں۔ پس بچے کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے اور ان کے ساتھ چند کھجوریں

ثُمَّ قَالُوا نَعَمْ تَمَرَاتٌ فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَضَغَهَا ثُمَّ أَخَذَ مِنْ فِيهِ فَجَعَلَهَا فِي فِي الصَّبِيِّ وَحَنَّكَهُ بِهِ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللَّهِ.

۴۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

بَابُ إِمَاطَةِ الأَذَى عَنِ الصَّبِيِّ فِي الْعَقِيقَةِ.

۴۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ مَعَ الْغُلاَمِ عَقِيقَةٌ. وَقَالَ حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ وَقَتَادَةُ وَهِشَامٌ وَحَبِيبٌ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ سَلْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَاصِمٍ وَهِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ سَلْمَانَ قَوْلَهُ وَقَالَ أَصْبَغُ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ حَدَّثَنَا سَلْمَانُ بْنُ عَامِرٍ الضَّبِّيُّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَعَ الْغُلاَمِ عَقِيقَةٌ فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا وَأَمِيطُوا عَنْهُ الأَذَى.

۴۳۶۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الأَسْوَدِ حَدَّثَنَا قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ قَالَ أَمَرَنِي ابْنُ سِيرِينَ أَنْ أَسْأَلَ الْحَسَنَ مِمَّنْ سَمِعَ حَدِيثَ الْعَقِيقَةِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مِنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ.

بَابُ الْفَرَعِ

۴۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

بچے کو لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ نے فرمایا کیا اس کے ساتھ کچھ ہے؟ عرض کی کہ کھجوریں ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں چبایا اور بچے کے منہ میں رکھ دیں۔

محمد بن مثنیٰ، ابن ابی عدی، ابن عون، محمد سے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث مذکور روایت کی ہے۔

عقیقہ کر کے بچے کی تکلیف دور کرنا

ابو النعمان، حماد بن زید، ایوب، محمد بن سیرین نے حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ لڑکے کا عقیقہ کرنا چاہیے۔ حجاج، حماد، ایوب، قتادہ، ہشام، حبیب، ابن سیرین، حضرت سلمان نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کی روایت کی۔ کئی حضرات، عاصم اور ہشام، حفصہ بنت سیرین، رباب، حضرت سلمان بن عامر ضبی نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ یزید بن ابراہیم، ابن سیرین سے حضرت سلمان سے ان کا ارشاد نقل کیا ہے۔ اصبغ، ابن وہب، جریر بن حازم، ایوب سختیانی، محمد بن سیرین، حضرت سلمان بن عامر ضبی کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ عقیقہ لڑکے کے ساتھ ہے لہذا اس کی طرف سے خون بہاؤ اور اس سے اذیت کو دور کرو۔

حبیب بن شہید کا بیان ہے کہ مجھے ابن سیرین نے فرمایا کہ میں امام حسن بصری سے دریافت کروں کہ انہوں نے عقیقے کی حدیث کس سے سنی ہے۔ میں نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

اونٹنی کا پہلا بچہ جو بتوں کے لیے ذبح کیا جائے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرع اور عتیرہ کوئی چیز نہیں۔

رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا فرع ولا عتیرۃ والفرع اول النتاج کانوا یذبحونہ لطواغیتھم والعتیرۃ فی رجب۔

فرع اونٹنی کے اس پہلے بچہ کو کہتے تھے جسے کفار بتوں کے لئے ذبح کرتے اور عتیرہ وہ قربانی کہلاتی جو بتوں کے نام پر رجب میں دی جاتی۔

باب ۲۳۸ العتیرۃ

جو قربانی رجب میں بتوں کے نام پر دی جائے

۲۳۸۔ حدثنا علی بن عبد اللہ حدثنا سفیان قال الزھری حدثنا سعید بن المسیب عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا فرع ولا عتیرۃ قال والفرع اول نتاج کان ینتج لھم کانوا یذبحونہ لطواغیتھم والعتیرۃ فی رجب۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرع اور عتیرہ کوئی چیز نہیں ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ فرع اونٹنی کے اس پہلے بچے کو کہا جاتا تھا جس کو لوگ اپنے بتوں کے نام پر ذبح کرتے تھے اور رجب میں دی جانے والی قربانی کو عتیرہ کہا کرتے تھے۔

الحمد للہ کہ اکیسواں پارہ ختم ہوا

پارہ — ۲۲

ذبیحہ اور شکار کا بیان

بسم الله الرحمن الرحيم

كتاب ۲۸۹ الذبائح والصيد والتسمية على الصيد. وقول الله: حرمت عليكم الميتة إلى قوله فلا تخشوهم واخشون. وقوله تعالى: يا أيها الذين آمنوا ليبلونكم الله بشيء من الصيد تناله أيديكم ورماحكم الآية. وقوله جل ذكره: أحلت لكم بهيمة الأنعام إلا ما يتلى عليكم إلى قوله فلا تخشوهم واخشون. وقال ابن عباس: العقود العهود ما أحل وحرم، إلا ما يتلى عليكم الخنزير، يجرمنكم يحملنكم، شنآن عداوة. المنخنقة تخنق فتموت. الموقوذة تضرب بالخشب يوقذها فتموت. والمتردية تتردى من الجبل. والنطيحة تنطح الشاة. فما أدركته يتحرك بذنبه أو بعينه فاذبح وكل.

۲۳۹ — حدثنا أبو نعيم حدثنا زكرياء عن عامر عن عدي بن حاتم رضي الله عنه قال: سألت النبي صلى الله عليه وسلم عن صيد المعراض، قال: ما أصاب بحده فكله، وما أصاب بعرضه فهو وقيذ. وسألته عن صيد الكلب فقال: ما أمسك عليك فكل، فإن أخذ الكلب ذكاة، وإن وجدت مع كلبك أو كلابك كلبا غيره فخشيت أن يكون أخذه معه

ذبیحہ اور شکار پر بسم اللہ پڑھنا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ تم پر حرام ہے مردار ... فلا تخشوھم واخشون تک (سورۂ مائدہ آیت ۳) اور ارشاد ہے اے ایمان والو! اللہ تمہیں کسی قدر شکار سے آزمائے گا جس تک تمہارے ہاتھ اور نیزے پہنچ سکیں گے (آیت ۹۴) اور ارشاد ہے تمہارے لیے حلال کیے گئے مویشی جانور سوائے ان کے جن کی تلاوت کی جاتی ہے ... فلا تخشوھم واخشون تک۔ ابن عباس نے کہا ہے کہ العقود سے مراد عہد ہیں جو حلال و حرام کے بارے میں ہیں۔ الا ما یتلی علیکم سے مراد خنزیر ہے۔ یجرمنکم تمہیں آمادہ نہ کرے۔ شنآن عداوت۔ المنخنقۃ جس کا گلا گھونٹ دیا جائے۔ الموقوذۃ جس کو لکڑی وغیرہ کی ضرب سے مارا جائے۔ المتردیۃ جو پہاڑ وغیرہ سے گر کر مر جائے۔ النطیحۃ جس کو دوسرا جانور سینگ مارے۔ اگر جانور دم یا آنکھ ہلا رہا ہو تو ذبح کر کے کھاؤ۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معراض کے شکار کے بارے میں پوچھا (یعنی بے پر کے تیر سے شکار)۔ ارشاد فرمایا کہ اگر تم نے اسے نوک کی طرف سے زخمی کیا ہے تو کھاؤ اور اگر چوڑائی سے لگا ہے تو وہ الموقوذۃ کے حکم میں ہے۔ میں نے کتے کے شکار کے بارے میں پوچھا تو فرمایا جسے وہ تمہارے لیے روک رکھے اسے کھاؤ کیونکہ کتے کا پکڑنا ہی ذبح ہے

وَقَدْ قَتَلَهُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْهُ عَلٰى غَيْرِهِ.

بَابُ ٣٠ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فِي الْمَقْتُولَةِ بِالْبُنْدُقَةِ تِلْكَ الْمَوْقُوذَةُ وَكَرِهَهُ سَالِمٌ وَالْقَاسِمُ وَمُجَاهِدٌ وَإِبْرَاهِيمُ وَعَطَاءٌ وَالْحَسَنُ وَكَرِهَ الْحَسَنُ رَمْيَ الْبُنْدُقَةِ فِي الْقُرٰى وَالْأَمْصَارِ وَلَا يَرٰى بَأْسًا فِيمَا سِوَاهُ.

٢٢٠. حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ إِذَا أَصَبْتَ بِحَدِّهِ فَكُلْ فَإِذَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَقَتَلَ فَإِنَّهُ وَقِيذٌ فَلَا تَأْكُلْ فَقُلْتُ أُرْسِلُ كَلْبِي قَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَسَمَّيْتَ فَكُلْ قُلْتُ فَإِنْ أَكَلَ قَالَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّهُ لَمْ يُمْسِكْ عَلَيْكَ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهِ قُلْتُ أُرْسِلُ كَلْبِي فَأَجِدُ مَعَهُ كَلْبًا آخَرَ قَالَ لَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ إِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلٰى آخَرَ.

بَابُ ٣١ مَا أَصَابَ الْمِعْرَاضُ بِعَرْضِهِ

٢٢١. حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ قَالَ كُلْ مَا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ قُلْتُ وَإِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَإِنْ قَتَلْنَ قُلْتُ وَإِنَّا نَرْمِي بِالْمِعْرَاضِ قَالَ كُلْ مَا خَزَقَ وَمَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَلَا تَأْكُلْ.

بَابُ ٣٢ صَيْدِ الْقَوْسِ. وَقَالَ الْحَسَنُ وَإِبْرَاهِيمُ إِذَا ضَرَبَ صَيْدًا فَبَانَ مِنْهُ يَدٌ أَوْ رِجْلٌ لَا تَأْكُلُ الَّذِي بَانَ وَكُلْ سَائِرَهُ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ إِذَا ضَرَبْتَ عُنُقَهُ أَوْ وَسَطَهُ فَكُلْهُ وَقَالَ الْأَعْمَشُ

نہ کھاؤ کیونکہ تم نے اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی تھی اور دوسرے پر نہیں پڑھی

معراض سے مارا ہوا شکار

ابن عمر نے کہا ہے کہ جو غلے سے مارا گیا وہ موقوذہ کے حکم میں ہے۔ سالم، قاسم، مجاہد، ابراہیم، عطاء اور حسن بصری نے مکروہ کہا ہے۔ اور حسن نے گاؤں اور شہروں میں غلہ چلانا مکروہ رکھا ہے اور اس کے علاوہ میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شکار کے بارے میں پوچھا جو معراض سے کیا گیا ہو۔ فرمایا اگر معراض کی دھار سے شکار مارا جائے تو کھاؤ اور اگر اس کا عرض لگ جائے تو موقوذہ کے حکم میں ہے اس کو نہ کھاؤ۔ میں نے کہا میں اپنا کتا چھوڑتا ہوں، فرمایا جب تم بسم اللہ پڑھ کر اپنا کتا چھوڑو تو کھاؤ۔ میں نے کہا اگر وہ اس میں سے کھا لے، فرمایا تو نہ کھاؤ کیونکہ اس نے تمہارے لیے نہیں روکا بلکہ اپنے لیے روکا ہے۔ میں نے کہا میں اپنا کتا چھوڑتا ہوں پھر اس کے ساتھ دوسرا کتا پاتا ہوں، فرمایا نہ کھاؤ کیونکہ تم نے اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی ہے دوسرے پر نہیں۔

تیر کے عرض سے مارا گیا ہوا شکار

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم سکھائے ہوئے کتوں کو شکار پر بھیجتے ہیں، فرمایا جو شکار وہ تمہارے لیے روک لیں کھا لو۔ میں نے کہا اگر جان سے مار ڈالے، فرمایا اگرچہ جان سے مار ڈالے۔ میں نے کہا ہم معراض کے ذریعے سے شکار کرتے ہیں، فرمایا اگر گوشت کو چیر ڈالے تو کھا لو اور اگر عرض لگا ہے تو نہ کھاؤ۔

کمان سے شکار کرنا۔

حسن بصری اور ابراہیم نخعی کا قول ہے کہ جب کسی جانور کو شکار کیا اور اس کا ہاتھ یا پیر جسم سے جدا ہو جائے تو اس کو نہ کھاؤ جو جدا ہوا ہے اور باقی جسم کو کھا لو۔ ابراہیم نخعی کا قول ہے جب تم نے

عن زيد استعصى على رجل من آل عبد الله حمار فأمرهم أن يضربوه حيث تيسر دعوا ما سقط منه وكلوه.

۴۳۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّا بِأَرْضِ قَوْمٍ أَهْلِ الْكِتَابِ أَفَنَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ وَبِأَرْضِ صَيْدٍ أَصِيدُ بِقَوْسِي وَبِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ وَبِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ فَمَا يَصْلُحُ لِي قَالَ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَهَا فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاغْسِلُوهَا وَكُلُوا فِيهَا وَمَا صِدْتَ بِقَوْسِكَ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ غَيْرِ مُعَلَّمٍ فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ.

بَابُ الْخَذْفِ وَالْبُنْدُقَةِ

۴۳۳ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَاللَّفْظُ لِيَزِيدَ عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَخْذِفُ فَقَالَ لَهُ لَا تَخْذِفْ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْخَذْفِ أَوْ كَانَ يَكْرَهُ الْخَذْفَ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يُصَادُ بِهِ صَيْدٌ وَلَا يُنْكَى بِهِ عَدُوٌّ وَلَكِنَّهَا قَدْ تَكْسِرُ السِّنَّ وَتَفْقَأُ الْعَيْنَ ثُمَّ رَآهُ بَعْدَ ذَلِكَ يَخْذِفُ فَقَالَ لَهُ أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الْخَذْفِ أَوْ كَرِهَ الْخَذْفَ وَأَنْتَ تَخْذِفُ لَا أُكَلِّمُكَ كَذَا وَكَذَا.

بَابُ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ صَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةٍ

۴۳۴ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ

[illegible]

ڈھیلے سے یا غلیل سے شکار کرنا

عبداللہ بن بریدہ نے حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے ایک آدمی کو ڈھیلے پھینکتے ہوئے دیکھا تو فرمایا ڈھیلے نہ پھینکو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈھیلے پھینکنے سے منع فرمایا ہے [illegible]

شکاری اور ریوڑ کے کتوں کے سوا کتا پالنے کا حکم

عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایسا کتا پالے

قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ مَاشِيَةٍ اَوْ ضَارِيَةٍ نَقَصَ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهِ قِيْرَاطَانِ

۴۴۵ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ ضَارٍ لِصَيْدٍ اَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ فَاِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ اَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ

۴۴۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ اَوْ ضَارِيًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ

بَابٌ اِذَا اَكَلَ الْكَلْبُ وَقَوْلُهُ تَعَالٰى

يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ الْكَوَاسِبُ اجْتَرَحُوا اكْتَسَبُوْا تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ اِلٰى قَوْلِهِ سَرِيْعُ الْحِسَابِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنْ اَكَلَ الْكَلْبُ فَقَدْ اَفْسَدَهُ اِنَّمَا اَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهِ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ فَتُضْرَبُ وَتُعَلَّمُ حَتّٰى يَتْرُكَ وَكَرِهَهُ ابْنُ عُمَرَ وَقَالَ عَطَاءٌ اِنْ شَرِبَ الدَّمَ وَلَمْ يَاْكُلْ فَكُلْ

۴۴۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ بَيَانٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ اِنَّا قَوْمٌ نَصِيْدُ بِهٰذِهِ الْكِلَابِ فَقَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ مِمَّا اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاِنْ قَتَلْنَ اِلَّا اَنْ يَّاْكُلَ الْكَلْبُ فَاِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يَّكُوْنَ اِنَّمَا اَمْسَكَهُ عَلٰى نَفْسِهِ وَاِنْ خَالَطَهَا

یا ریوڑ جانوروں کی حفاظت کے لیے ہو یا وہ شکار کے کام آنے والا ہو تو اس کے نامۂ اعمال سے روزانہ دو قیراط ثواب گھٹتا رہے گا۔

سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا، فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے کتا پالا جو ریوڑ جانوروں کی حفاظت کے لیے ہو یا وہ شکار کے کام آنے والا ہو تو اس کے نامۂ اعمال سے روزانہ دو قیراط ثواب کم ہوتا رہے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کتا پالے سوائے اس کے جو جانوروں کی حفاظت کے لیے یا شکار کے لیے ہو تو اس کے نامۂ اعمال سے روزانہ دو قیراط ثواب کم ہوتا رہے گا۔

اگر کتا شکار میں سے کھالے

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اے محبوب! تم سے پوچھتے ہیں کہ ان کے لیے کیا حلال ہوا، تم فرمادو کہ حلال کی گئیں تمہارے لیے پاک چیزیں اور جو شکاری جانور تم نے سدھا لیے انہیں شکار پر دوڑاتے ہو (سورۂ مائدہ، آیت ۴) ... حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ اگر کتا شکار میں سے کھالے تو اس نے اسے خراب کر دیا کیونکہ اس نے اپنے لیے روکا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انہیں سکھاتے ہو جو تمہیں اللہ نے سکھایا ... حضرت ابن عمر نے اسے مکروہ جانا ... اور حضرت عطاء نے فرمایا کہ اگر خون پی لے اور گوشت نہ کھائے تو کھالو۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہم ایسی قوم ہیں جو ان کتوں کے ذریعے شکار کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ جب تم اپنے سدھائے ہوئے کتے شکار کی طرف چھوڑو اور ان پر بسم اللہ پڑھ لو تو جو شکار وہ تمہارے لیے روک رکھیں اسے کھاؤ اگرچہ وہ مار ڈالیں، سوائے اس کے کہ کتا اس میں سے کھالے کیونکہ مجھے خوف ہے کہ کہیں اس نے اپنے لیے نہ پکڑا ہو

بكلب من غيرها فلا تأكل

باب الصيد إذا غاب عنه يومين أو ثلاثة

۴۳۸ - حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا ثابت بن يزيد حدثنا عاصم عن الشعبي عن عدي بن حاتم رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا أرسلت كلبك وسميت فأمسك وقتل فكل وإن أكل فلا تأكل فإنما أمسك على نفسه وإذا خالط كلابا لم يذكر اسم الله عليها فأمسكن وقتلن فلا

[illegible]

فوجدته بعد يوم أو يومين ليس به إلا أثر سهمك فكل وإن وقع في الماء فلا تأكل وقال عبد الأعلى عن داود عن عامر عن عدي أنه قال للنبي صلى الله عليه وسلم يرمي الصيد فيقتفر أثره اليومين والثلاثة ثم يجده ميتا وفيه سهمه قال يأكل إن شاء.

باب إذا وجد مع الصيد كلبا آخر

۴۳۹ - حدثنا آدم حدثنا شعبة عن عبد الله بن أبي السفر عن الشعبي عن عدي بن حاتم قال قلت يا رسول الله إني أرسل كلبي وأسمي فقال النبي صلى الله عليه وسلم إذا أرسلت كلبك وسميت فأخذ فقتل فأكل فلا تأكل فإنما أمسك على نفسه قلت إني أرسل كلبي أجد معه كلبا آخر لا أدري أيهما أخذه فقال لا تأكل فإنما سميت على كلبك ولم تسم على غيره وسألته عن صيد المعراض فقال إذا أصبت بحده فكل وإذا أصبت بعرضه فقتل فإنه وقيذ فلا تأكل.

باب ما جاء في التصيد

۴۴۰ - حدثني محمد أخبرني ابن فضيل عن بيان

[illegible]

جب شکار دو تین روز بعد ملے

[illegible]

جب شکار کے پاس دوسرا کتا ملے

[illegible]

شکار کے احکام

[illegible]

عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّا قَوْمٌ نَتَصَيَّدُ بِهٰذِهِ الْكِلَابِ فَقَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ إِلَّا أَنْ يَأْكُلَ الْكَلْبُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَإِنْ خَالَطَهَا كَلْبٌ مِنْ غَيْرِهَا فَلَا تَأْكُلْ

صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہم ایسی قوم ہیں جو ان کتوں کے ساتھ شکار کرتے ہیں۔ ارشاد فرمایا کہ جب تم نے اپنے سدھائے ہوئے کتوں کو شکار پر چھوڑا اور اس پر بسم اللہ پڑھی تو اس کو کھا لو جسے وہ تمہارے لیے روک رکھیں مگر جس میں سے کتا کھا لے اسے نہ کھاؤ کیونکہ مجھے خوف ہے کہ اس نے اپنے لیے پکڑا ہوگا اور اگر اس کے ساتھ کوئی دوسرا کتا شامل ہو گیا تو اسے نہ کھاؤ۔

۴۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ حَيْوَةَ وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيعَةَ بْنَ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيَّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ عَائِذُ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا بِأَرْضِ قَوْمٍ أَهْلِ الْكِتَابِ نَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ وَأَرْضِ صَيْدٍ أَصِيدُ بِقَوْسِي وَأَصِيدُ بِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ وَالَّذِي لَيْسَ مُعَلَّمًا فَأَخْبِرْنِي مَا الَّذِي يَحِلُّ لَنَا مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكَ بِأَرْضِ قَوْمٍ أَهْلِ الْكِتَابِ تَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ فَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَ آنِيَتِهِمْ فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاغْسِلُوهَا ثُمَّ كُلُوا فِيهَا وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكَ بِأَرْضِ صَيْدٍ فَمَا صِدْتَ بِقَوْسِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ ثُمَّ كُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ ثُمَّ كُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الَّذِي لَيْسَ مُعَلَّمًا فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ

حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہم اہل کتاب یہود و نصاریٰ کے علاقے میں رہتے ہیں اور ان کے برتنوں میں کھاتے ہیں اور وہ شکار کی جگہ ہے جہاں میں اپنی کمان سے شکار کرتا ہوں اور سدھائے ہوئے کتے کے ساتھ شکار کرتا ہوں، اور ان کے ساتھ بھی جو سدھائے ہوئے نہیں ہیں۔ تو مجھے بتائیے کہ ان میں سے میرے لیے کون سی چیز حلال ہے؟ فرمایا کہ جو تم نے بتایا کہ ہم اہل کتاب کے علاقے میں رہتے ہیں تو اگر تمہیں ان کے برتنوں کے علاوہ برتن مل جائیں تو ان میں نہ کھاؤ اور اگر دوسرے نہ ملیں تو انہیں دھو لو اور پھر ان میں کھا لو۔ اور جو تم نے بیان کیا کہ تم شکار کی جگہ میں رہتے ہو تو جو تم اپنی کمان سے شکار کرو اور اس پر بسم اللہ پڑھ لو تو اسے کھا لو اور جو تم اپنے سدھائے ہوئے کتے کے ساتھ شکار کرو اور اس پر بسم اللہ پڑھو تو اسے کھا لو اور اگر بغیر سدھائے ہوئے کتے کے ساتھ شکار کرو تو اگر اس کے ذبح کرنے کا موقع مل جائے تو کھا لیا کرو۔

۴۵۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَسَعَوْا عَلَيْهَا حَتَّى لَغِبُوا فَسَعَيْتُ عَلَيْهَا حَتَّى أَخَذْتُهَا فَجِئْتُ بِهَا إِلَى أَبِي طَلْحَةَ فَبَعَثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مر الظہران کے مقام پر ہم نے ایک خرگوش کو ہم نے بھگایا۔ پس لوگ اس کے پیچھے بھاگے لیکن وہ تھک گئے، پھر میں اس کے پیچھے دوڑا اور اسے پکڑ لیا۔ پس میں اسے لے کر حضرت ابو طلحہ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ پس انہوں نے اس کی ران

على ... وكل ... قلنا ... النبي صلى الله عليه وسلم ... فقال لي أمعكم منه شيء ... فقال كلوا فهو طعمة أطعمكموها الله.

باب قول الله تعالى: أحل لكم صيد البحر

وقال عمر: صيده ما اصطيد، وطعامه ما رمى به. وقال أبو بكر: الطافي حلال. وقال ابن عباس: طعامه ميتته إلا ما قذرت منها، والجري لا تأكله اليهود ونحن نأكله. وقال شريح صاحب النبي صلى الله عليه وسلم: كل شيء في البحر مذبوح. وقال عطاء: أما الطير فأرى أن يذبحه. وقال ابن جريج: قلت لعطاء: صيد الأنهار وقلات السيل أصيد بحر هو؟ قال: نعم، ثم تلا: هذا عذب فرات سائغ شرابه وهذا ملح أجاج ومن كل تأكلون لحما طريا. وركب الحسن عليه السلام على سرج من جلود كلاب الماء. وقال الشعبي: لو أن أهلي أكلوا الضفادع لأطعمتهم. ولم ير الحسن بالسلحفاة بأسا. وقال ابن عباس: كل من صيد البحر وإن صاده نصراني أو يهودي أو مجوسي. وقال أبو الدرداء في المري: ذبح الخمر النينان والشمس.

۳۵۶ - حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن ابن جريج قال أخبرني عمرو أنه سمع جابرا رضي الله عنه يقول: غزونا جيش الخبط وأمر أبو عبيدة، فجعنا جوعا شديدا، فألقى البحر حوتا ميتا لم ير مثله يقال له العنبر، فأكلنا منه نصف شهر، فأخذ أبو عبيدة عظما من عظامه فمر الراكب تحته.

۳۵۷ - حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا سفيان عن عمرو قال سمعت جابرا يقول: بعثنا النبي صلى الله

[illegible]

دریائی شکار حلال ہے۔ (ابو داؤد/ابن ماجہ)

حضرت [illegible] ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

۲۵۳ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِينَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَأَى حِمَارًا وَحْشِيًّا فَاسْتَوَى عَلَى فَرَسِهِ فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوْطَهُ فَأَبَوْا فَسَأَلَهُمْ رُمْحَهُ فَأَبَوْا فَأَخَذَهُ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى بَعْضُهُمْ فَلَمَّا أَدْرَكُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ قَالَ إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمَكُمُوهَا اللهُ.

۲۵۴ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ.

باب ۲۶۱ التَّصَيُّدِ عَلَى الْجَبَلِ

۲۵۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ وَأَبِي صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَهُمْ مُحْرِمُونَ وَأَنَا رَجُلٌ حِلٌّ عَلَى فَرَسٍ وَكُنْتُ رَقَّاءً عَلَى الْجِبَالِ فَبَيْنَا أَنَا عَلَى ذَلِكَ إِذْ رَأَيْتُ النَّاسَ مُتَشَوِّفِينَ لِشَيْءٍ فَذَهَبْتُ أَنْظُرُ فَإِذَا هُوَ حِمَارُ وَحْشٍ فَقُلْتُ لَهُمْ مَا هَذَا قَالُوا لَا نَدْرِي قُلْتُ هُوَ حِمَارٌ وَحْشِيٌّ فَقَالُوا هُوَ مَا رَأَيْتَ وَكُنْتُ نَسِيتُ سَوْطِي فَقُلْتُ لَهُمْ نَاوِلُونِي سَوْطِي فَقَالُوا لَا نُعِينُكَ عَلَيْهِ فَنَزَلْتُ فَأَخَذْتُهُ ثُمَّ ضَرَبْتُ فِي أَثَرِهِ فَلَمْ يَكُنْ إِلَّا ذَاكَ حَتَّى عَقَرْتُهُ فَأَتَيْتُ إِلَيْهِمْ فَقُلْتُ لَهُمْ قُومُوا فَاحْتَمِلُوا قَالُوا لَا نَمَسُّهُ فَحَمَلْتُهُ حَتَّى جِئْتُهُمْ بِهِ

[illegible]

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ رسول اکرم کے ساتھ تھے

یہاں تک کہ جب مکہ کے راستہ میں [illegible] حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ گئے اور آپ کے اصحاب میں سے بعض حضرات نے احرام باندھا ہوا تھا اور بعض احرام باندھے ہوئے نہ تھے۔ پس انہوں نے ایک گورخر دیکھا تو اپنے گھوڑے پر سوار ہو گئے۔ پھر اپنے ساتھیوں سے کوڑا اٹھانے کو کہا تو انہوں نے انکار کر دیا۔ اس کے بعد انہوں نے اپنا نیزہ مانگا تب بھی انہوں نے انکار کر دیا۔ چنانچہ انہوں نے خود ہی اسے لیا۔ پھر گورخر پر ٹوٹ پڑے اور اسے قتل کر دیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب نے اس میں سے کھایا اور بعض نے انکار کر دیا۔ جب

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے دریافت کیا [illegible]

[illegible] سے اسی طرح روایت کی ہے مگر اس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا۔ کیا اس کے گوشت میں سے کچھ تمہارے پاس ہے؟

پہاڑ پر شکار

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں [illegible] کے درمیان حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ [illegible]

[illegible]

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مِائَةِ رَاكِبٍ وَأَمِيرُنَا أَبُو عُبَيْدَةَ نَرْصُدُ عِيرًا لِقُرَيْشٍ فَأَصَابَنَا جُوعٌ شَدِيدٌ حَتَّى أَكَلْنَا الْخَبَطَ فَسُمِّيَ جَيْشَ الْخَبَطِ وَأَلْقَى الْبَحْرُ حُوتًا يُقَالُ لَهُ الْعَنْبَرُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ وَادَّهَنَّا بِوَدَكِهِ حَتَّى صَلَحَتْ أَجْسَامُنَا. قَالَ فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ ضِلَعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ فَنَصَبَهُ فَمَرَّ الرَّاكِبُ تَحْتَهُ وَكَانَ فِينَا رَجُلٌ فَلَمَّا اشْتَدَّ الْجُوعُ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ نَهَاهُ أَبُو عُبَيْدَةَ.

سواروں کو روانہ فرمایا اور ہمارے امیر لشکر حضرت ابو عبیدہ تھے اور ہم قریش کے قافلے کی گھات میں تھے۔ پس ہمیں سخت بھوک کا سامنا ہوا حتیٰ کہ ہم نے جھاڑ کے پتے کھائے اسی لیے اسے جیش الخبط کہتے ہیں۔ سمندر نے ایک مچھلی باہر پھینک دی جسے عنبر کہتے ہیں۔ ہم نصف مہینے تک اس کا گوشت کھاتے رہے اور اس کی چربی سے مالش کرتے رہے یہاں تک کہ ہمارے جسم درست ہو گئے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر حضرت ابو عبیدہ نے اس کی پسلیوں میں سے ایک پسلی کو کھڑا کیا تو ایک سوار اس کے نیچے سے گزر گیا۔ ہم میں ایک آدمی تھا جب بھوک نے زیادہ زور پکڑا تو اس نے تین اونٹ ذبح کر دیے، پھر تین اونٹ ذبح کیے، پھر اسے حضرت ابو عبیدہ نے منع کر دیا۔

ف: یہ تین سو سواروں کا وہ لشکر تھا جو قریش کی گھات میں روانہ کیا گیا تھا۔ یہ حضرات بڑی ابتلاء میں آ گئے تھے اور بھوک کی وجہ سے ان کا برا حال ہو گیا تھا۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ سب کا زاد راہ جمع کیا گیا اور امیر لشکر حضرت ابو عبیدہ ابن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم سے روزانہ ہر ایک کو ایک کھجور ملتی تھی۔ کسی نے اس حدیث کے راوی سے پوچھا کہ صرف ایک کھجور سے کیا بنتا ہوگا۔ فرمایا کہ اس ایک کھجور روزانہ کی قدر ہمیں اس وقت معلوم ہوئی جب اس کا ملنا بھی ختم ہو گیا اور ہم درختوں کے پتوں پر گزارا کرنے لگے۔ اسی لیے اس لشکر کا نام جیش الخبط پڑ گیا تھا۔

جب یہ صحابی سمندر کے ساحل پر بھوک سے تڑپ رہے تھے تو ذوالمنن نے سمندر سے ایک بہت بڑی عنبر مچھلی ان کی طرف پھینک دی۔ یہ حضرات آدھا مہینہ اس کا گوشت کھاتے رہے اور اس کی چربی سے مالش کرتے رہے جس کے باعث بھوک کی وجہ سے جو کمزوری لاحق ہو گئی تھی وہ جاتی رہی اور سب تندرست ہو گئے۔ غور کا مقام ہے کہ ایک ایک کھجور کھا کر جہاد کرنے کا عزم لیے بیٹھے تھے۔ حتیٰ کہ درختوں کے پتوں پر گزر اوقات ہونے لگی تب بھی ان بزرگوں کے پائے استقلال میں جنبش نہیں آئی تھی! اسی طرح کی تکلیفیں اٹھا کر اسلاف نے معلوم نہیں کتنے ہی پاپڑ بیلے، تب کہیں جا کر اسلام کا بول بالا ہوا تھا۔ ہمیں [illegible] ان محسنوں کا احسان ماننا چاہیے اور ان کا ذکر خیر اپنے لفظوں میں کرنا چاہیے۔ ان کی قربانیوں کا ہم پر احسان ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے یار وفادار بن کر حق ادا کیا۔ صاحب ایمان ان کے ساتھ محبت رکھنا فرض سمجھتے ہیں اور ان سے عداوت رکھنے والوں کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کا ایک حصہ شمار کیا جائے اور ان سے عداوت رکھنا گویا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عداوت رکھنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ذوالمنن ہمیں ان بزرگوں کا حق پہچاننے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین۔

بَابُ أَكْلِ الْجَرَادِ

ٹڈی کھانا

٥٠٣ — حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ أَوْ سِتًّا كُنَّا نَأْكُلُ مَعَهُ الْجَرَادَ. قَالَ سُفْيَانُ

ابو یعفور کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ سات غزوات میں شرکت کی اور ہم آپ کے ساتھ ٹڈی کھایا کرتے تھے۔

قَالَ أَبُو عَوَانَةَ وَإِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى سَبْعَ غَزَوَاتٍ.

واسرائیل نے بھی ... حضرت ابن ابی اوفیٰ سے سات غزوات روایت فرمایا۔

بَابُ ۳۰۱ آنِيَةِ الْمَجُوسِ وَالْمَيْتَةِ

مجوسیوں کے برتن اور مردار

۳۵۹ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيُّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بِأَرْضِ أَهْلِ الْكِتَابِ فَنَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ وَبِأَرْضِ صَيْدٍ أَصِيدُ بِقَوْسِي وَأَصِيدُ بِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ وَبِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكَ بِأَرْضِ أَهْلِ كِتَابٍ فَلَا تَأْكُلُوا فِي آنِيَتِهِمْ إِلَّا أَنْ لَا تَجِدُوا بُدًّا فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا بُدًّا فَاغْسِلُوهَا وَكُلُوا وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكُمْ بِأَرْضِ صَيْدٍ فَمَا صِدْتَ بِقَوْسِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ وَكُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ وَكُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْهُ.

حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہم اہل کتاب کے علاقے میں رہتے ہیں لہٰذا ان کے برتنوں میں کھاتے ہیں اور شکار گاہ میں رہتے ہیں لہٰذا اپنی کمان اور اپنے سکھائے ہوئے اور بغیر سکھائے ہوئے کتے کے ساتھ شکار کرتا ہوں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو تم نے ذکر کیا کہ اہل کتاب کے علاقے میں رہتے ہو تو ان کے برتنوں میں نہ کھاؤ لیکن جب ان کے علاوہ نہ پاؤ تو انہیں دھو کر ان میں کھا لو اور جو تم نے ذکر کیا کہ شکار گاہ میں رہتے ہو تو جب اپنی کمان سے شکار کرو تو اس پر بسم اللہ پڑھو اور کھا لیا کرو اور جو تم سکھائے ہوئے کتے کے ذریعے شکار کرو تو اس پر بسم اللہ پڑھو اور کھا لیا کرو اور جو بغیر سکھائے ہوئے کتے کے ذریعے شکار کرو تو اگر اس کے ذبح کرنے کا موقع مل جائے تو کھا لیا کرو۔

۳۶۰ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ لَمَّا أَمْسَوْا يَوْمَ فَتَحُوا خَيْبَرَ أَوْقَدُوا النِّيرَانَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَا أَوْقَدْتُمْ هَذِهِ النِّيرَانَ قَالُوا لُحُومُ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ قَالَ أَهْرِيقُوا مَا فِيهَا وَاكْسِرُوا قُدُورَهَا فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ نُهَرِيقُ مَا فِيهَا وَنَغْسِلُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ ذَاكَ.

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس روز خیبر فتح ہوا اس کی شام کو لوگوں نے آگ جلائی ہوئی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے یہ آگ کس چیز کو پکانے کے لیے جلائی ہوئی ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ پالتو گدھوں کا گوشت پکانے کے لیے۔ فرمایا کہ ہنڈیوں میں جو ہے اسے الٹ دو اور ہنڈیوں کو توڑ دو۔ ایک شخص کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ ہم گوشت کو الٹ دیں اور ہنڈیوں کو دھو دیں! پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یوں کر لو۔

بَابُ ۳۰۲ التَّسْمِيَةِ عَلَى الذَّبِيحَةِ وَمَنْ تَرَكَ مُتَعَمِّدًا

ذبیحہ پر بسم اللہ پڑھنا اور جان بوجھ کر چھوڑ دینا

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ نَسِيَ فَلَا بَأْسَ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ وَالنَّاسِي لَا يُسَمَّى فَاسِقًا وَقَوْلُهُ وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَى أَوْلِيَائِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ

ابن عباس فرماتے ہیں کہ جو بھول جائے تو کوئی حرج نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اسے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا اور بیشک وہ حکم عدولی ہے (الانعام، آیت ۱۲۱) اور بھولنے والے کو فاسق نہیں کہا جاتا۔ نیز ارشاد باری ہے: اور بیشک شیطان اپنے دوستوں کے دلوں میں ڈالتے ہیں کہ

وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ

۱۳۶۱۔ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَأَصَابَ النَّاسَ جُوعٌ فَأَصَبْنَا إِبِلًا وَغَنَمًا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُخْرَيَاتِ النَّاسِ فَعَجِلُوا فَنَصَبُوا الْقُدُورَ فَأَمَرَ بِالْقُدُورِ فَأُكْفِئَتْ ثُمَّ قَسَمَ فَعَدَلَ عَشَرَةً مِنَ الْغَنَمِ بِبَعِيرٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ وَكَانَ فِي الْقَوْمِ خَيْلٌ يَسِيرَةٌ فَطَلَبُوهُ فَأَعْيَاهُمْ فَأَهْوَى إِلَيْهِ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللَّهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهَذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا نَدَّ عَلَيْكُمْ فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا قَالَ وَقَالَ جَدِّي إِنَّا لَنَرْجُو أَوْ نَخَافُ أَنْ نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ فَقَالَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْهُ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ

بَاب ۳۴ مَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَالْأَصْنَامِ

۱۳۶۲۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ الْمُخْتَارِ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَقِيَ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ بِأَسْفَلِ بَلْدَحٍ وَذَاكَ قَبْلَ أَنْ يُنْزَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيُ فَقَدَّمَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُفْرَةً فِيهَا لَحْمٌ فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَا آكُلُ مِمَّا تَذْبَحُونَ عَلَى أَنْصَابِكُمْ وَلَا آكُلُ إِلَّا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ

بَاب ۳۵ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اگر تم ان کا کہنا مانو تو بیشک تم بھی مشرک ہو جاؤ گے۔ (سورۃ الانعام)

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ہم ذوالحلیفہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ جب لوگوں کو سخت بھوک نے ستایا تو غنیمت میں ہمیں اونٹ اور بکریاں ملیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پچھلے حضرات کے ساتھ تھے۔ پس لوگوں نے جلدی کی اور ہانڈیاں چڑھا دیں۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے تو آپ کے حکم سے ہانڈیاں الٹا دی گئیں۔ پھر آپ نے غنیمت کی تقسیم فرمائی اور ایک اونٹ کو دس بکریوں کے برابر رکھا۔ پس ان میں سے ایک اونٹ بھاگ گیا۔ لوگوں کے پاس گھوڑے تھوڑے تھے انہوں نے اس کا پیچھا کیا مگر اس نے انہیں تھکا دیا۔ پس ایک آدمی نے اس کی جانب تیر پھینکا تو اللہ تعالیٰ نے اسے روک دیا۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان جانوروں میں بھی بعض وحشی جانوروں کی طرح بدک جاتے ہیں، لہٰذا جب کوئی جانور تم سے بھاگ جائے تو اس کے ساتھ یہی سلوک کیا کرو۔ راوی کا بیان ہے کہ میرے دادا جان نے عرض کی، ہمیں امید یا خوف ہے کہ کل دشمن سے آمنا سامنا ہوگا اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں تو کیا ہم بانس سے ذبح کر لیا کریں۔ فرمایا جو چیز خون بہا دے اور اس پر اللہ کا نام لیا جائے اسے کھاؤ سوائے دانت اور ناخن کے، اور میں تمہیں اس کی وجہ بتاتا ہوں کہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھریاں ہیں۔

جو تھانوں اور بتوں کے لیے ذبح کیا گیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ زید بن عمرو بن نفیل سے آپ کی ملاقات بلدح کے نشیب میں ہوئی اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے دسترخوان پیش کیا گیا جس پر گوشت تھا تو آپ نے اس کے کھانے سے انکار کیا اور فرمایا کہ میں ایسی چیز نہیں کھاتا جو تم اپنے تھانوں پر ذبح کرتے ہو، میں نہیں کھاتا مگر جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو۔

حضور نے فرمایا کہ اللہ کے نام سے ذبح کرنا چاہیے۔

فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللهِ.

۲۹۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ الْبَجَلِيِّ قَالَ ضَحَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُضْحِيَةً ذَاتَ يَوْمٍ فَإِذَا أُنَاسٌ قَدْ ذَبَحُوا ضَحَايَاهُمْ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَآهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدْ ذَبَحُوا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرَى وَمَنْ كَانَ لَمْ يَذْبَحْ حَتَّى صَلَّيْنَا فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللهِ.

حضرت جندب بن سفیان بجلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قربانی کی تو دیکھا کہ بعض حضرات نے نمازِ عید سے پہلے ہی اپنی قربانی کو ذبح کر لیا۔ جب نماز سے فارغ ہو کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ انہوں نے نماز سے پہلے ہی قربانیاں ذبح کر لی ہیں تو آپ نے فرمایا کہ جس نے پہلے ذبح کر لیا اسے چاہیئے کہ اس کی جگہ دوسری قربانی دے اور جس نے ہمارے نماز پڑھ لینے تک ذبح نہیں کیا تو اسے چاہیئے کہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

بَابُ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ مِنَ الْقَصَبِ وَالْمَرْوَةِ وَالْحَدِيدِ.

جو چیز خون بہا دے اس سے ذبح کرو

۲۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ سَمِعَ ابْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ يُخْبِرُ ابْنَ عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ جَارِيَةً لَهُمْ كَانَتْ تَرْعَى غَنَمًا بِسَلْعٍ فَأَبْصَرَتْ بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِهَا مَوْتًا فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا فَقَالَ لِأَهْلِهِ لَا تَأْكُلُوا حَتَّى آتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْأَلَهُ أَوْ حَتَّى أُرْسِلَ إِلَيْهِ مَنْ يَسْأَلُهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ بَعَثَ إِلَيْهِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَكْلِهَا.

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ ان کی ایک لونڈی سلع پہاڑ کے اوپر بکریاں چرا رہی تھی۔ اس نے دیکھا کہ ایک بکری قریب المرگ ہے تو ایک پتھر توڑ کر اسے ذبح کر لیا۔ پس حضرت کعب نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ اسے رکھے رہیں حتیٰ کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سوال کروں یا کسی کو آپ کی خدمت میں بھیج کر بات دریافت کروں۔ پس وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے یا کسی کو آپ کے پاس بھیجا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کھا لینے کا حکم فرمایا۔

۲۹۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ أَخْبَرَ عَبْدَ اللهِ أَنَّ جَارِيَةً لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ تَرْعَى غَنَمًا لَهُ بِالْجُبَيْلِ الَّذِي بِالسُّوقِ وَهُوَ بِسَلْعٍ فَأُصِيبَتْ شَاةٌ فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا بِهِ فَذَكَرُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُمْ بِأَكْلِهَا.

بنو سلمہ کے ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن کعب سے روایت کی ہے کہ ان کے والد حضرت کعب بن مالک کی ایک لونڈی سلع پہاڑ کی ایک چراگاہ پر بکریاں چرا رہی تھی تو ان کی ایک بکری بیمار ہو گئی۔ پس اس نے ایک پتھر توڑا اور اسے ذبح کر لیا۔ پس یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی گئی تو آپ نے اسے کھانے کا حکم فرمایا۔

۲۹۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لَيْسَ لَنَا مُدًى فَقَالَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ فَكُلْ لَيْسَ الظُّفُرَ وَالسِّنَّ أَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ وَأَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَنَدَّ

رافع کے دادا یعنی حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! ہمارے پاس چھری نہیں ہوتی تو آپ نے فرمایا کہ جو چیز خون بہا دے وہ کافی ہے اور دانت ہڈی ہے اور ایک اونٹ بھاگ گیا پس اسے روک لیا گیا۔ پس معلوم ہوا کہ ان اونٹوں کی عادت بھی وحشی جانوروں

بَعِيرٌ فَحَبَسَهُ فَقَالَ إِنَّ لِهَذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا۔

بَابٌ ٢٩ ذَبِيحَةِ الْمَرْأَةِ وَالْأَمَةِ

٤٦٧ ۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً ذَبَحَتْ شَاةً بِحَجَرٍ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأَمَرَ بِأَكْلِهَا. وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُخْبِرُ عَبْدَ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ جَارِيَةً لِكَعْبٍ بِهَذَا۔

٤٦٨ ۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ سَعْدٍ أَوْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ جَارِيَةً لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ كَانَتْ تَرْعَى غَنَمًا بِسَلْعٍ فَأُصِيبَتْ شَاةٌ مِنْهَا فَأَدْرَكَتْهَا فَذَبَحَتْهَا بِحَجَرٍ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوهَا۔

بَابٌ ٣٠ لَا يُذَكَّى بِالسِّنِّ وَالْعَظْمِ وَالظُّفُرِ

٤٦٩ ۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلْ يَعْنِي مَا أَنْهَرَ الدَّمَ إِلَّا السِّنَّ وَالظُّفُرَ۔

بَابٌ ٣١ ذَبِيحَةِ الْأَعْرَابِ وَنَحْوِهِمْ

٤٧٠ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ حَفْصٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ قَوْمًا قَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ قَوْمًا يَأْتُونَا بِاللَّحْمِ لَا نَدْرِي أَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَمْ لَا فَقَالَ سَمُّوا عَلَيْهِ أَنْتُمْ وَكُلُوهُ قَالَتْ وَكَانُوا حَدِيثِي عَهْدٍ بِالْكُفْرِ

جیسے ہے تو ان میں سے اگر کوئی تمہیں تھکا دے تو اس کے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا کرو۔

عورت اور لونڈی کا ذبیحہ۔

ابن کعب بن مالک نے اپنے والد ماجد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نے پتھر کے ساتھ بکری ذبح کی پس اس بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا تو آپ نے اس کے کھانے کا حکم فرمایا۔ لیث، نافع، ایک انصاری آدمی نے حضرت عبداللہ بن عمر سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے حضرت کعب کی لونڈی کا یہی واقعہ سنایا۔

انصار کے ایک آدمی نے حضرت معاذ بن سعد سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب بن مالک کی لونڈی سلع پہاڑی پر بکریاں چرا رہی تھی تو ان میں سے ایک بکری بیمار ہو گئی۔ پس وہ اس کے پاس گئی اور پتھر کے ساتھ اسے ذبح کر دیا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اسے کھا لو۔

دانت، ہڈی اور ناخن سے ذبح نہ کیا جائے

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو چیز خون بہا دے اس کو کھاؤ سوائے ذبیحہ دانت و ناخن کے۔

جاہلوں کا ذبیحہ۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ کچھ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ ہم ایسے لوگ ہیں جن کے پاس گوشت آتا ہے اور ہم نہیں جانتے کہ اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے یا نہیں۔ ارشاد ہوا کہ تم اس پر بسم اللہ پڑھ کر کھا لیا کرو۔ حضرت صدیقہ نے فرمایا کہ یہ لوگ کفر کے قریب کی بات ہے۔

تابعه علي عن الدراوردي، وتابعه أبو خالد والطفاوي.

باب ٣١٠ ذبائح أهل الكتاب وشحومها

من أهل الحرب وغيرهم، وقوله تعالى: اليوم أحل لكم الطيبات وطعام الذين أوتوا الكتاب حل لكم وطعامكم حل لهم. وقال الزهري: لا بأس بذبيحة نصارى العرب، وإن سمعته يسمي بغير الله فلا تأكل، وإن لم تسمعه فقد أحله الله وعلم كفرهم. ويذكر عن علي نحوه. وقال الحسن وإبراهيم: لا بأس بذبيحة الأقلف.

٤٧١ - حدثنا أبو الوليد حدثنا شعبة عن حميد بن هلال عن عبد الله بن مغفل رضي الله عنه قال: كنا محاصرين قصر خيبر فرمى إنسان بجراب فيه شحم فنزوت لآخذه فالتفت فإذا النبي صلى الله عليه وسلم فاستحييت منه.

وقال ابن عباس: طعامهم ذبائحهم.

باب ٣١١ ما ند من البهائم فهو بمنزلة الوحش

وأجازه ابن مسعود. وقال ابن عباس: ما أعجزك من البهائم مما في يديك فهو كالصيد، وفي بعير تردى في بئر من حيث قدرت عليه فذكه. ورأى ذلك علي وابن عمر وعائشة.

٤٧٢ - حدثنا عمرو بن علي حدثنا يحيى حدثنا سفيان حدثني أبي عن عباية بن رفاعة بن رافع بن خديج عن رافع بن خديج قال: قلت يا رسول الله إنا لاقو العدو غدا وليست معنا مدى، فقال: اعجل أو أرن، ما أنهر الدم وذكر اسم الله فكل، ليس السن والظفر، وسأحدثك: أما السن فعظم، وأما الظفر فمدى الحبشة. وأصبنا نهب إبل

اسی طرح علی بن مدینی نے دراوردی سے روایت کی اور اسی طرح ابو خالد نے طفاوی سے۔

اہل کتاب اور حربی کافروں وغیرہ کا ذبیحہ۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: آج تمہارے لیے پاک چیزیں حلال ہوئیں اور کتاب والوں کا کھانا تمہارے لیے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لیے حلال (سورۃ المائدہ، آیت ۵) زہری کا قول ہے کہ عرب کے نصرانیوں کے ذبیحے میں کوئی حرج نہیں اور اگر تم سنو کہ انہوں نے اللہ کے سوا کسی اور کا نام لے کر ذبح کیا تو مت کھاؤ اور اگر نہ سنو تو اللہ نے حلال کیا ہے اور ان کا کفر معلوم ہے اور حضرت علی سے بھی اسی طرح منقول ہے۔ حسن بصری اور ابراہیم نخعی کا قول ہے کہ غیر مختون کے ذبیحہ میں کوئی حرج نہیں۔

حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم قلعہ خیبر کا محاصرہ کیے ہوئے تھے تو کسی شخص نے ایک تھیلا پھینکا جس کے اندر چربی تھی۔ میں اسے لینے کے لیے لپکا۔ جب میں نے مڑ کے دیکھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے نزدیک ہی تھے۔ پس مجھے آپ سے حیا آئی۔ ابن عباس کا قول ہے کہ ان کے طعام سے ان کا ذبیحہ مراد ہے۔

جو جانور بدک جائے وہ وحشی کے حکم میں ہے۔

حضرت ابن مسعود نے اس کو جائز کہا ہے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ جو جانور تمہارے قبضے سے نکل کر بھاگ جائے وہ شکار ہے اور جو اونٹ کنویں میں گر جائے تو جہاں سے تم اسے ذبح کر سکتے ہو ذبح کر لو۔ حضرت علی، حضرت ابن عمر اور حضرت عائشہ کی رائے بھی یہی ہے۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! کل ہماری دشمن سے مڈبھیڑ ہوگی اور ہمارے پاس چھری نہیں ہے۔ ارشاد فرمایا کہ جلدی یا جلدی کرنا چاہیے۔ جو چیز خون بہا دے اور اس پر اللہ کا نام لیا جائے تو اسے کھاؤ لیکن دانت اور ناخن سے نہیں کیونکہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔ ہمیں غنیمت میں اونٹ اور بکریاں ہاتھ آئیں تو ان میں سے ایک اونٹ بھاگ گیا۔ پس ایک آدمی نے اسے

فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِهَذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ، فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا.

بَابُ النَّحْرِ وَالذَّبْحِ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ: لَا ذَبْحَ وَلَا مَنْحَرَ إِلَّا فِي الْمَذْبَحِ وَالْمَنْحَرِ، قُلْتُ: أَيَجْزِي مَا يُذْبَحُ أَنْ أَنْحَرَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، ذَكَرَ اللَّهُ ذَبْحَ الْبَقَرَةِ، فَإِنْ ذَبَحْتَ شَيْئًا يُنْحَرُ جَازَ، وَالنَّحْرُ أَحَبُّ إِلَيَّ، وَالذَّبْحُ قَطْعُ الْأَوْدَاجِ، قُلْتُ: فَيُخَلِّفُ الْأَوْدَاجَ حَتَّى يَقْطَعَ النُّخَاعَ؟ قَالَ: لَا إِخَالُ، وَأَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ نَهَى عَنِ النَّخْعِ، يَقُولُ: يَقْطَعُ مَا دُونَ الْعَظْمِ ثُمَّ يَدَعُ حَتَّى تَمُوتَ. وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً. وَقَالَ: فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ. وَقَالَ سَعِيدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: الذَّكَاةُ فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ. وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَأَنَسٌ: إِذَا قَطَعَ الرَّأْسَ فَلَا بَأْسَ.

۲۴۳۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: أَخْبَرَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ امْرَأَتِي عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: نَحَرْنَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا فَأَكَلْنَاهُ.

۲۴۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ سَمِعَ عَبْدَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ: ذَبَحْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا وَنَحْنُ بِالْمَدِينَةِ فَأَكَلْنَاهُ.

۲۴۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ

تیر مار کر روک لیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان اونٹوں میں بعض جنگلی جانوروں کی طرح وحشی ہیں لہذا جب وہ تمہارے قبضے سے نکل کر بھاگ جائیں تو ان کے ساتھ یہی کیا کرو۔

نحر اور ذبح۔ ابن جریج نے عطا کا قول نقل کیا ہے کہ ذبح اور نحر درست نہیں مگر حلق اور سینے پر۔ میں نے کہا کہ ذبح کیے جانے والے جانور کو اگر میں نحر کر دوں تو کیا یہ جائز ہے؟ انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے گائے ذبح کرنے کا ذکر فرمایا ہے لہذا اگر تم نحر کیے جانے والے جانور کو ذبح کر دو تو جائز ہے جبکہ نحر میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے اور ذبح رگوں کو کاٹنے کا نام ہے۔ میں نے کہا کہ اگر رگیں چھوڑ دی جائیں یہاں تک کہ حرام مغز کٹ جائے تو؟ فرمایا کہ میں ایسا مناسب نہیں سمجھتا۔ نافع نے مجھے بتایا کہ حضرت ابن عمر نے حرام مغز کاٹنے سے منع فرمایا ہے وہ فرمایا کرتے کہ ہڈی تک کاٹ کر چھوڑ دیا کرو یہاں تک کہ جانور خود مر جائے اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا کہ خدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو۔ (سورۃ البقرہ، آیت ۶۷) اور فرمایا: تو انہوں نے ذبح کیا اور ذبح کرتے معلوم نہ ہوتے تھے۔ سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ ذبح حلق اور سینے پر ہوتا ہے۔ اور ابن عمر، ابن عباس اور حضرت انس نے فرمایا کہ اگر سر کٹ جائے تو کوئی حرج نہیں۔

خلاد بن یحییٰ، سفیان، ہشام بن عروہ، فاطمہ بنت منذر نے بتایا کہ حضرت اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ہم نے ایک گھوڑے کا نحر کیا اور پھر اسے ہم نے کھایا۔

فاطمہ بنت منذر کا بیان ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ہم نے گھوڑا ذبح کیا اور ہم مدینہ منورہ میں تھے تو ہم نے اسے کھایا۔

حضرت اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ہم نے گھوڑا نحر کیا

قَالَتْ نَحَرْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا فَأَكَلْنَاهُ. تَابَعَهُ وَكِيعٌ وَابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامٍ فِي النَّحْرِ.

بَابُ ۳۳ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْمُثْلَةِ وَالْمَصْبُورَةِ وَالْمُجَثَّمَةِ.

۴۲۶، حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَنَسٍ عَلَى الْحَكَمِ بْنِ أَيُّوبَ فَرَأَى غِلْمَانًا أَوْ فِتْيَانًا نَصَبُوا دَجَاجَةً يَرْمُونَهَا فَقَالَ أَنَسٌ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ.

۴۲۷، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَغُلَامٌ مِنْ بَنِي يَحْيَى رَابِطٌ دَجَاجَةً يَرْمِيهَا فَمَشَى إِلَيْهَا ابْنُ عُمَرَ حَتَّى حَلَّهَا ثُمَّ أَقْبَلَ بِهَا وَبِالْغُلَامِ مَعَهُ فَقَالَ ازْجُرُوا غُلَامَكُمْ عَنْ أَنْ يَصْبِرَ هَذَا الطَّيْرَ لِلْقَتْلِ فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تُصْبَرَ بَهِيمَةٌ أَوْ غَيْرُهَا لِلْقَتْلِ.

۴۲۸، حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَمَرُّوا بِفِتْيَةٍ أَوْ بِنَفَرٍ نَصَبُوا دَجَاجَةً يَرْمُونَهَا فَلَمَّا رَأَوُا ابْنَ عُمَرَ تَفَرَّقُوا عَنْهَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَنْ فَعَلَ هَذَا إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنْ فَعَلَ هَذَا. تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ عَنْ شُعْبَةَ.

۴۲۹، حَدَّثَنَا الْمِنْهَالُ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَثَّلَ بِالْحَيَوَانِ. وَقَالَ عَدِيٌّ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۴۳۰، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

اور ہم نے اسے کھالیا — گھوڑے کے بارے میں وکیع اور ابن عیینہ نے ہشام بن عروہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

مثلہ، مصبورہ اور مجثمہ کرنا مکروہ ہے۔

ہشام بن زید کا بیان ہے کہ میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حضرت حکم بن ایوب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پس انہوں نے چند لڑکوں یا نوجوانوں کو دیکھا کہ ایک مرغی کو باندھ کر اس پر تیر چلا رہے ہیں۔ حضرت انس نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جانوروں کو باندھ کر مارنے سے منع فرمایا ہے۔

اسحاق بن سعید بن عمرو نے اپنے والد ماجد کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت یحییٰ بن سعید کے پاس گئے تو یحییٰ کی اولاد میں سے ایک لڑکے کو دیکھا کہ مرغی کو باندھ کر اسے تیر مار رہا ہے تو حضرت ابن عمر اس کے پاس تشریف لے گئے یہاں تک کہ اسے آزاد کر دیا، پھر مرغی اور اس لڑکے کو ساتھ لے کر حضرت یحییٰ بن سعید کے پاس گئے اور کہا کہ اپنے لڑکے کو منع کیجئے کہ پرندے کو اس طرح باندھ کر نہ مارا کرے کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے چوپائے وغیرہ کو باندھ کر قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک تھا کہ ان کا گزر چند لڑکوں یا آدمیوں کے پاس سے ہوا جو ایک مرغی کو باندھ کر نشانہ بازی کر رہے تھے۔ جب انہوں نے حضرت ابن عمر کو دیکھا تو منتشر ہو گئے اور حضرت ابن عمر نے دریافت فرمایا کہ یہ کام کس نے کیا ہے؟ بیشک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر لعنت فرمائی ہے جو ایسا کرے۔ سلیمان نے بھی شعبہ سے اس کی روایت کی ہے۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر لعنت فرمائی ہے جو جانور کے ناک کان وغیرہ کاٹے۔ عدی، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی۔

عدی بن ثابت کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن یزید

قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيدَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ النُّهْبَةِ وَالْمُثْلَةِ.

بَابُ الدَّجَاجِ

۴۸۱ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى يَعْنِي الْأَشْعَرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ دَجَاجًا.

۴۸۲ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ أَبِي تَمِيمَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ هٰذَا الْحَيِّ مِنْ جَرْمٍ إِخَاءٌ فَأُتِيَ بِطَعَامٍ فِيهِ لَحْمُ دَجَاجٍ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ جَالِسٌ أَحْمَرُ فَلَمْ يَدْنُ مِنْ طَعَامِهِ قَالَ ادْنُ فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْهُ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُهُ أَكَلَ شَيْئًا فَقَذِرْتُهُ فَحَلَفْتُ أَنْ لَا آكُلَهُ فَقَالَ ادْنُ أُخْبِرْكَ أَوْ أُحَدِّثْكَ إِنِّي أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ فَوَافَقْتُهُ وَهُوَ غَضْبَانُ وَهُوَ يَقْسِمُ نَعَمًا مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ فَاسْتَحْمَلْنَاهُ فَحَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا قَالَ مَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ ثُمَّ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْبٍ مِنْ إِبِلٍ فَقَالَ أَيْنَ الْأَشْعَرِيُّونَ أَيْنَ الْأَشْعَرِيُّونَ قَالَ فَأَعْطَانَا خَمْسَ ذَوْدٍ غُرَّ الذُّرَى فَلَبِثْنَا غَيْرَ بَعِيدٍ فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي نَسِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينَهُ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ تَغَفَّلْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينَهُ لَا نُفْلِحُ أَبَدًا فَرَجَعْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا اسْتَحْمَلْنَاكَ فَحَلَفْتَ أَنْ لَا تَحْمِلَنَا فَظَنَنَّا أَنَّكَ نَسِيتَ يَمِينَكَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ هُوَ حَمَلَكُمْ إِنِّي وَاللّٰهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آپ نے لوٹ مار کرنے اور مثلہ کرنے (ناک کان وغیرہ کاٹنے) سے منع فرمایا۔

مرغی

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ مرغی کا گوشت تناول فرما رہے تھے۔

زہدم کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے اور ہمارے اور اس قبیلہ بنی جرم کے درمیان بھائی بندی تھی۔ جب سامنے کھانا لایا گیا تو اس میں مرغی کا گوشت بھی تھا۔ لوگوں میں ایک سرخ رنگ والا آدمی بیٹھا ہوا تھا لیکن کھانے کے قریب نہ آیا۔ حضرت ابو موسیٰ نے اس سے فرمایا کہ قریب آجاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغی کا گوشت کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے اسے ایک گندی چیز کھاتے ہوئے دیکھا ہے اس لیے مجھے اس سے کراہت ہے اور میں نے قسم کھالی ہے کہ اسے نہیں کھاؤں گا۔ فرمایا کہ نزدیک آ جاؤ، میں تمہیں بتاتا ہوں۔ اشعری قبیلے کے چند آدمیوں کے ساتھ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ غصے میں تھے۔ اس وقت آپ صدقے کے جانوروں میں سے اونٹ تقسیم فرما رہے تھے۔ جب ہم نے آپ سے سواری کے جانور مانگے تو آپ نے قسم کھالی کہ ہمیں سواری نہیں دیں گے اور فرمایا کہ میرے پاس کوئی جانور نہیں جس پر تمہیں سوار کروں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مال غنیمت کے اونٹ آئے تو آپ نے فرمایا کہ اشعری لوگ کہاں ہیں؟ اشعری لوگ کہاں ہیں؟ پھر ہمیں پانچ اونٹ دیئے جن کے کوہان سفید تھے۔ ابھی ہم تھوڑی دور گئے تھے کہ میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قسم بھول گئے ہیں۔ خدا کی قسم اگر ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی قسم یاد نہ دلائی تو ہم کبھی فلاح نہیں پائیں گے۔ پس ہم نبی کریم

فأرى غيرها خيرا منها إلا أتيت الذي هو خير وتحللتها۔

باب ۳۵ لحوم الخيل

۴۸۳۔ حدثنا الحميدي حدثنا سفيان حدثنا هشام عن فاطمة عن أسماء قالت نحرنا فرسا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فأكلناه۔

۴۸۴۔ حدثنا مسدد حدثنا حماد بن زيد عن عمرو بن دينار عن محمد بن علي عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال نهى النبي صلى الله عليه وسلم يوم خيبر عن لحوم الحمر ورخص في لحوم الخيل۔

باب ۳۶ لحوم الحمر الإنسية فيه عن سلمة عن النبي صلى الله عليه وسلم۔

۴۸۵۔ حدثنا صدقة أخبرنا عبدة عن عبيد الله عن سالم ونافع عن ابن عمر رضي الله عنهما نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن لحوم الحمر الإنسية الأهلية يوم خيبر۔

۴۸۶۔ حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن عبيد الله حدثني نافع عن عبد الله قال نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن لحوم الحمر الأهلية تابعه ابن المبارك عن عبيد الله عن نافع وقال أبو أسامة عن عبيد الله عن سالم۔

۴۸۷۔ حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن ابن شهاب عن عبد الله والحسن ابني محمد بن علي عن أبيهما عن علي رضي الله عنه قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن المتعة عام خيبر ولحوم حمر الإنسية۔

۴۸۸۔ حدثنا سليمان بن حرب حدثنا حماد

کی صورت میں واپس دے دیں [illegible] کہ یا رسول اللہ آپ نے
[illegible] کہ آپ قسم کھا چکے ہیں [illegible]

گھوڑے کا گوشت۔

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں ہم نے گھوڑا ذبح کیا اور ہم نے اسے کھایا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کے روز گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا اور گھوڑے کے گوشت کی رخصت (اجازت) مرحمت فرمائی۔

پالتو گدھوں کا گوشت۔ اس بارے میں حضرت سلمہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روز پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھریلو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا ہے۔ اسی طرح عبد اللہ بن مبارک، عبید اللہ، نافع سے اور ابو اسامہ، عبید اللہ نے سالم سے روایت کی ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے سال متعہ کرنے اور گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔ (آج متعہ کا جواز پیش کرنے والے محض اپنی نفسانی خواہش کی تسکین کا سامان کرتے ہیں!)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے:

۱؎ یعنی قسم توڑ کر بہتر صورت کو اختیار کرتا اور قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں۔

عن عمر بن محمد عن سالم عن ابن عمر رضي الله عنهما قال نهى النبي صلى الله عليه وسلم يوم خيبر عن لحوم الحمر الأهلية.

۴۸۹ حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن شعبة قال حدثني عدي عن البراء وابن أبي أوفى رضي الله عنهم قالوا نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن لحوم الحمر.

۴۹۰ حدثنا إسحاق أخبرنا يعقوب بن إبراهيم حدثنا أبي عن صالح عن ابن شهاب أن أبا إدريس أخبره أن أبا ثعلبة قال حرم رسول الله صلى الله عليه وسلم لحوم الحمر الأهلية. تابعه الزبيدي وعقيل عن ابن شهاب. وقال مالك ومعمر والماجشون ويونس وابن إسحاق عن الزهري نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن كل ذي ناب من السباع.

۴۹۱ حدثنا محمد بن سلام حدثنا عبد الوهاب الثقفي عن أيوب عن محمد عن أنس بن مالك رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم جاءه جاء فقال أكلت الحمر فسكت ثم أتاه الثانية فقال أكلت الحمر فسكت ثم أتاه الثالثة فقال أفنيت الحمر فأمر مناديا فنادى في الناس إن الله ورسوله ينهيانكم عن لحوم الحمر الأهلية فأكفئت القدور وإنها لتفور باللحم.

۴۹۲ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان قال عمرو قلت لجابر بن زيد يزعمون أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن حمر الأهلية فقال قد كان يقول ذاك الحكم بن عمرو الغفاري عندنا بالبصرة ولكن أبى ذاك البحر ابن عباس وقرأ قل لا أجد فيما أوحي إلي محرما.

باب ۳۱۴ أكل كل ذي ناب من السباع

کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کے روز گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا اور گھوڑے کا گوشت کھانے کی رخصت (اجازت) مرحمت فرمائی۔

عدی بن ثابت نے حضرت براء بن عازب اور حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پالتو گدھوں کا گوشت حرام فرمایا ہے۔ اسی طرح زبیدی، عقیل نے ابن شہاب سے روایت کی ہے۔ مالک، معمر، ماجشون، یونس اور ابن اسحاق نے زہری سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر پھاڑ کھانے والے درندے کے کھانے سے منع فرمایا ہے

• • •

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی نے آکر عرض کی کہ گدھے کھائے گئے۔ پھر دوسرے شخص نے آکر عرض کی کہ گدھے کھائے گئے۔ پھر تیسرا آیا اور عرض گزار ہوا کہ گدھے ختم کر دیے گئے۔ پس آپ نے ایک منادی کرنے والے کو حکم دیا تو اس نے لوگوں میں اعلان کیا کہ اللہ اور اس کا رسول تمہیں گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرماتے ہیں کیونکہ ناپاک ہے۔ پس ہانڈیاں الٹ دی گئیں حالانکہ ان میں گوشت جوش مار رہا تھا۔

سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے کہا کہ میں نے حضرت جابر بن زید سے کہا کہ لوگوں کا خیال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک حضرت حکم بن عمرو غفاری یہی فرماتے ہیں لیکن علوم کا یہ سمندر یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس بات کا انکار کرتے ہیں اور انہوں نے یہ آیت پڑھی۔

دانتوں والا ہر درندہ حرام ہے۔

۴۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ تَابَعَهُ يُونُسُ وَمَعْمَرٌ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَالْمَاجِشُونُ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

ابو ادریس خولانی نے حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دانتوں سے پھاڑ کر کھانے والے ہر درندے کے کھانے سے منع فرمایا ہے۔ اس طرح یونس، معمر، ابن عیینہ، ماجشون نے زہری سے روایت کی ہے۔

بَابُ ۳۱۸ جُلُودِ الْمَيْتَةِ

مردار کی کھال۔

۴۹۴۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَاةٍ مَيِّتَةٍ فَقَالَ هَلَّا اسْتَمْتَعْتُمْ بِإِهَابِهَا قَالُوا إِنَّهَا مَيِّتَةٌ قَالَ إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا۔

ابن شہاب کو عبید اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی کہ انہیں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک مری ہوئی بکری کے پاس سے ہوا تو آپ نے فرمایا: تم نے اس کی کھال سے فائدہ کیوں نہ اٹھایا؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یہ تو مردار ہے۔ فرمایا کہ اس کا کھانا حرام کیا گیا ہے۔

۴۹۵۔ حَدَّثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عَجْلَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَنْزٍ مَيِّتَةٍ فَقَالَ مَا عَلَى أَهْلِهَا لَوِ انْتَفَعُوا بِإِهَابِهَا۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گزر ایک مردہ بکری کے پاس سے ہوا تو فرمایا: اس کے مالک کو کیا ہو گیا ہے؟ کاش! اس کی کھال سے نفع اٹھاتا۔

بَابُ ۳۱۹ الْمِسْكِ

مشک۔

۴۹۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَكْلُومٍ يُكْلَمُ فِي اللّٰهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَكَلْمُهُ يَدْمَى اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَالرِّيحُ رِيحُ مِسْكٍ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو راہِ خدا میں زخمی کیا جائے وہ قیامت کے روز اس حالت میں حاضر بارگاہ ہوگا کہ اس کے خون کا رنگ تو خون جیسا ہوگا لیکن اس کی خوشبو مشک جیسی ہوگی۔

۴۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھے اور برے صاحب کی مثال مشک والے اور بھٹی دھونکنے والے جیسی

الجليس الصالح والسوء كحامل المسك ونافخ الكير فحامل المسك إما أن يحذيك وإما أن تبتاع منه وإما أن تجد منه ريحا طيبة ونافخ الكير إما أن يحرق ثيابك وإما أن تجد ريحا خبيثة۔

ہے کہ مشک والا یا تو تحفۃً تمہیں تھوڑی بہت دے گا یا تم اس سے خرید لو گے ورنہ عمدہ خوشبو تو تمہیں پہنچ ہی جائے گی۔ اور بھٹی دھونکنے والے کی بات تو یا تمہارے کپڑے جلا دے گا ورنہ تمہیں اس کی ناگوار بو پہنچ ہی جائے گی۔

ف: حدیث مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ کسی انسان کی گفتار و کردار اور اسلامی نظریات پر صحبت کا بڑا دخل ہے۔ نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھنے والے کی نیکی کی جانب رغبت ہوگی اور برے آدمیوں کے پاس بیٹھنے والا برائی کی طرف مائل ہوتا چلا جائے گا۔ لہٰذا ضروری ہے کہ ہمیشہ نیک آدمیوں کی صحبت میں بیٹھنے کی کوشش کی جائے بجائے برے لوگوں کی صحبت میں بیٹھنے کے تو تنہا بیٹھ رہنا ہی بہتر ہے۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جن کو اللہ والوں کی صحبت میسر آجائے۔ اگر کسی کو ایسا کوئی مل جاتا ہے تو اس کی صحبت کو اپنے اوپر لازم کر لینا چاہیے کیونکہ اس پر فتن دور میں یہ چیز بڑی مشکل سے دستیاب ہے۔ اس کی اتباع بھی ضروری ہے۔

یک زمانہ صحبت با اولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

اللہ والوں سے مراد وہ بزرگ ہیں جو رب کریم کو راضی رکھتے ہیں۔ وہ اپنی اور معتقدوں کی اخروی زندگی سنوارنے کی کوشش میں رہتے ہیں۔ ان کی ساری بھاگ دوڑ اخروی، اصل اور دائمی زندگی کو بہتر بنانے کے لیے ہوتی ہے۔ وہ ان اعمال پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرتے ہیں جن کا نمونہ اولی الامر سید عالم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیش فرمایا تھا۔ وہ اپنے اوپر یہی رنگ چڑھاتے ہیں اور کوشاں رہتے ہیں کہ دوسروں کو بھی اسی رنگ میں رنگ دیں۔ یہی تو مقصد زندگی ہے۔

جن علماء کی بھاگ دوڑ دنیا کمانے یا شہرت پانے کے لیے ہو وہ علماء سوء ہیں اور ان کی صحبت زہر قاتل ہے۔ نیز جن علماء نے اولیاء اللہ والے دین و مذہب کو چھوڑ کر سچے اسلام کے نام سے حق و باطل ملانے کے لیے نئے رنگ برنگے اسلام بنا کر کھڑے کر رکھے ہیں وہ اصل اسلام کے علمبردار نہیں بلکہ بدنما داغ ہیں۔ درحقیقت وہ انبیائے کرام اور اولیائے عظام سے دور گمراہ ہیں۔ ان کے اصل اسلام، اصل دین و مذہب سے دور کا واسطہ بھی نہیں۔ ان کے پاس اپنے خود ساختہ گھڑے ہوئے نئے اسلام ہیں ماضی میں غیر مسلموں کے اشاروں پر مسلمانوں کی مخالفت کرتے رہے ہیں۔ جن کو قرآن میں منافقین کے نام سے خطاب کیا ہے۔ ایسے تمام علماء سے کوسوں دور رہنا بہت ہی ضروری ہے۔ ان کی صحبت سے خواہ اور کچھ نہ بگڑے لیکن ایمان کی دولت بچے نہیں رہتی۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے شر سے تمام مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔ آمین۔

باب ۳۲ الارنب

۵۰۹۰۔ حدثنا أبو الوليد حدثنا شعبة عن هشام بن زيد عن أنس رضي الله عنه قال أنفجنا أرنبا ونحن بمر الظهران فسعى القوم فلغبوا فأخذتها فجئت بها إلى أبي طلحة فذبحها فبعث بوركيها أو قال بفخذيها إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقبلها۔

خرگوش۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مر الظہران کے مقام پر ہم نے ایک خرگوش کو بھگایا، پھر لوگ اسے پکڑنے دوڑے لیکن تھک ہار گئے۔ آخر کار میں نے اسے پکڑ لیا۔ میں اسے لے کر حضرت ابو طلحہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے اسے ذبح کیا اور اس کی ران یا دونوں رانیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیج دیں تو آپ نے انہیں قبول فرمالیا۔

باب ۳۳۱ الضب

۴۹۹ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الضَّبُّ لَسْتُ آكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ

۵۰۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ مَيْمُونَةَ فَأُتِيَ بِضَبٍّ مَحْنُوذٍ فَأَهْوَى إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ فَقَالَ بَعْضُ النِّسْوَةِ أَخْبِرُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يُرِيدُ أَنْ يَأْكُلَ فَقَالُوا هُوَ ضَبٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَرَفَعَ يَدَهُ فَقُلْتُ أَحَرَامٌ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَا وَلَكِنْ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهُ فَأَكَلْتُهُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ

باب ۳۳۲ إِذَا وَقَعَتِ الْفَأْرَةُ فِي السَّمْنِ الْجَامِدِ أَوِ الذَّائِبِ.

۵۰۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُهُ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ فَأْرَةً وَقَعَتْ فِي سَمْنٍ فَمَاتَتْ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا فَقَالَ أَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوهُ قِيلَ لِسُفْيَانَ فَإِنَّ مَعْمَرًا يُحَدِّثُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ إِلَّا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ مِرَارًا.

۵۰۲ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ

گوہ

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نہ تو گوہ کھاتا ہوں اور نہ اسے حرام قرار دیتا ہوں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت میمونہ کے کاشانۂ اقدس میں داخل ہوئے۔ پس آپ کی خدمت میں ایک بھنی ہوئی گوہ پیش کی گئی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی طرف اپنا دست مبارک بڑھایا۔ اس وقت بعض مستورات نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتا دینا چاہیے کہ وہ کس چیز کے کھانے کا ارادہ فرما رہے ہیں۔ پس وہ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ، یہ گوہ ہے۔ چنانچہ آپ نے اپنا دست مبارک اٹھا لیا۔ میں (حضرت خالد) نے کہا کہ یا رسول اللہ! کیا یہ حرام ہے؟ فرمایا نہیں لیکن یہ میری قوم کے علاقے میں پائی نہیں جاتی اور میں اس سے نفرت کرتا ہوں۔ حضرت خالد فرماتے ہیں کہ پھر میں نے اسے اپنی جانب کھینچ لیا اور کھانے لگا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے۔

منجمد یا بہنے والے گھی میں چوہا گرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک چوہا گھی میں گر کر مر گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ پس آپ نے فرمایا کہ اسے اور اس کے ارد گرد کے گھی کو نکال کر پھینک دو اور باقی گھی کو کھا لو۔ سفیان سے کہا گیا کہ معمر تو زہری کے واسطے سے سعید بن مسیب کے واسطے سے حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے تو زہری کو صرف اسی سند یعنی عبیداللہ، ابن عباس، میمونہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سنا ہے اور اسے ان سے بار بار سنا ہے۔

◆ ◆ ◆

یونس نے زہری سے اس جانور کے بارے میں جو

يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الدَّابَّةِ تَمُوتُ فِي الزَّيْتِ
وَالسَّمْنِ وَهُوَ جَامِدٌ أَوْ غَيْرُ جَامِدٍ الْفَأْرَةُ أَوْ
غَيْرُهَا قَالَ بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَمَرَ بِفَأْرَةٍ مَاتَتْ فِي سَمْنٍ فَأَمَرَ بِمَا قَرُبَ
مِنْهَا فَطُرِحَ ثُمَّ أُكِلَ عَنْ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ
عَبْدِ اللهِ

ہو یا غیر منجمد، چوہا ہو یا کوئی اور جانور تو انہوں نے فرمایا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھی میں مرے ہوئے چوہے کے متعلق پھینکنے کا حکم دیا اور حکم فرمایا کہ اس کے گرد کا گھی پھینک دیا جائے چنانچہ اسے پھینک کر باقی کھا لیا گیا۔ یہ حدیث عبیداللہ بن عبداللہ کی ہے۔

۵۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا
مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَتْ
سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَأْرَةٍ سَقَطَتْ
فِي سَمْنٍ فَقَالَ أَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوهُ۔

عبیداللہ بن عبداللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چوہے کے بارے میں پوچھا گیا جو گھی میں گر جائے۔ ارشاد فرمایا کہ اسے اور اس کے اردگرد کے گھی کو نکال کر باقی کو کھا لو۔

بَابُ الْوَسْمِ وَالْعَلَمِ فِي الصُّورَةِ۔

چہرے پر داغ یا نشان لگانا۔

۵۰۴۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ حَنْظَلَةَ
عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ تُعْلَمَ الصُّورَةُ
وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنْ تُضْرَبَ۔ تَابَعَهُ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْعَنْقَزِيُّ عَنْ
حَنْظَلَةَ وَقَالَ تُضْرَبُ الصُّورَةُ۔

سالم کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما چہرے پر نشان لگانا ناپسند فرماتے تھے۔ حضرت ابن عمر کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (چہرے پر) مارنے سے منع فرمایا ہے۔ حضرت حنظلہ کی روایت میں تضرب کی جگہ تضرب الصورۃ ہے۔

۵۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَخٍ لِي يُحَنِّكُهُ وَهُوَ فِي مِرْبَدٍ
لَهُ فَرَأَيْتُهُ يَسِمُ شَاةً حَسِبْتُهُ قَالَ فِي آذَانِهَا۔

ہشام بن زید نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں اپنے بھائی کو لے کر اس کی تحنیک کرانے کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ اونٹوں کے باڑے میں تھے تو آپ بکری کو داغ رہے تھے میرا خیال ہے کہ اس کے

بَابُ إِذَا أَصَابَ قَوْمٌ غَنِيمَةً فَذَبَحَ

بَعْضُهُمْ غَنَمًا أَوْ إِبِلًا بِغَيْرِ أَمْرِ أَصْحَابِهِمْ لَمْ
تُؤْكَلْ لِحَدِيثِ رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ۔ وَقَالَ طَاوُسٌ وَعِكْرِمَةُ فِي ذَبِيحَةِ
السَّارِقِ اطْرَحُوهُ۔

مشترکہ مال غنیمت میں سے اگر کچھ آدمی کسی جانور کو ذبح کر لیں۔ ایسے جانور کا گوشت نہیں کھانا چاہیے جیسا کہ حضرت رافع نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ طاؤس اور عکرمہ کا قول ہے کہ چور کا ذبیحہ پھینک دو۔

۵۰۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ
حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قُلْتُ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ کل ہم نے دشمن سے مقابلہ کرنا ہے لیکن ہمارے پاس چھری

لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنَّا نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى فَقَالَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ فَكُلُوا مَا لَمْ يَكُنْ سِنٌّ وَلَا ظُفُرٌ وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذَلِكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ وَتَقَدَّمَ سَرَعَانُ النَّاسِ فَأَصَابُوا مِنَ الْغَنَائِمِ

وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ النَّاسِ فَنَصَبُوا قُدُورًا فَأَمَرَ بِهَا فَأُكْفِئَتْ وَقَسَمَ بَيْنَهُمْ وَعَدَلَ بَعِيرًا بِعَشْرِ شِيَاهٍ ثُمَّ نَدَّ بَعِيرٌ مِنْ أَوَائِلِ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ خَيْلٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللهُ فَقَالَ إِنَّ لِهَذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا فَعَلَ مِنْهَا هَذَا فَافْعَلُوا مِثْلَ هَذَا

بَابٌ ٣٥ إِذَا نَدَّ بَعِيرٌ لِقَوْمٍ فَرَمَاهُ بَعْضُهُمْ بِسَهْمٍ فَقَتَلَهُ فَأَرَادَ إِصْلَاحَهُمْ فَهُوَ جَائِزٌ لِخَبَرِ رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

١٠٥ ـ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَنَدَّ بَعِيرٌ مِنَ الْإِبِلِ قَالَ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ لَهَا أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا نَكُونُ فِي الْمَغَازِي وَالْأَسْفَارِ فَنُرِيدُ أَنْ نَذْبَحَ فَلَا تَكُونُ مُدًى قَالَ أَرِنْ مَا نَهَرَ أَوْ أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ فَكُلْ غَيْرَ السِّنِّ وَالظُّفُرِ فَإِنَّ السِّنَّ عَظْمٌ وَالظُّفُرَ مُدَى الْحَبَشَةِ

بَابٌ ٣٦ أَكْلِ الْمُضْطَرِّ لِقَوْلِهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ

ذبح کرنے کے لیے چھری نہیں ہے۔ فرمایا جو چیز خون بہا دے اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو تو اسے کھاؤ جبکہ دانت یا ناخن سے ذبح نہ کیا ہو اور میں تمہیں اس بارے میں بتاتا ہوں کہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔ پھر کچھ لوگوں نے جلدی کی اور انہیں غنیمت کے جانور مل گئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیچھے لوگوں کے ساتھ تھے۔ لوگوں نے جانور ذبح کر کے (دیگیں چڑھا دیں) پس آپ کے حکم سے انہیں الٹ دیا گیا۔ مال غنیمت کو ان کے درمیان انہیں تقسیم کیا گیا جبکہ دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر رکھا گیا۔ پس لوگوں کے آگے سے ایک اونٹ بھاگ نکلا جبکہ ان کے ساتھ کوئی گھوڑا نہ تھا پس ایک آدمی نے اس کو تیر مارا تو اللہ تعالیٰ نے اسے روک دیا۔ ارشاد فرمایا کہ ایسے جانوروں میں وحشی جانوروں کی طرح بھاگ جانے والے بھی ہیں تو جب کوئی بھاگ جائے تو اس کے ساتھ یونہی کرو۔

جب کسی قوم کا اونٹ بھاگ جائے کہ کوئی آدمی تیر سے شکار کرے۔ اگر مقصود اصلاح ہو تو جائز ہے جیسا کہ حضرت رافع نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو اونٹوں میں سے ایک اونٹ بھاگ کھڑا ہوا۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اس کو تیر مارا اور روک لیا۔ حضور نے فرمایا کہ ان جانوروں میں بھی وحشی جانوروں کی طرح بھاگنے والے ہوتے ہیں۔ پس جو تمہارے قابو سے باہر ہو جائے تو اس کے ساتھ یونہی کیا کرو۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! ہم جہاد اور سفروں میں ہوتے ہیں۔ پس ہم چاہتے ہیں کہ جانور ذبح کریں لیکن ہمارے پاس چھری نہیں ہے۔ (فرمایا) جلدی سے ذبح کرو جو چیز خون بہا دے اور اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو تو اسے کھاؤ ماسوائے دانت اور ناخن کے کیونکہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔

◆ ◆ ◆

حالتِ اضطرار میں کھانا۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: اے ایمان والو! کھاؤ ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں اور اللہ کا احسان مانو اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو۔ اس نے یہی تم پر حرام کیے ہیں

الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَقَالَ فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِإِثْمٍ وَقَوْلِهِ فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ وَمَا لَكُمْ أَلَّا تَأْكُلُوا

مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ وَإِنَّ كَثِيرًا لَيُضِلُّونَ بِأَهْوَائِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِينَ قُلْ لَا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنْزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ وَقَالَ فَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا وَاشْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ الْأَضَاحِي

بَابُ ٣٢٤ سُنَّةِ الْأُضْحِيَةِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ هِيَ سُنَّةٌ وَمَعْرُوفٌ

١٥٠٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ الْإِيَامِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهِ فِي يَوْمِنَا هَذَا أَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ مَنْ فَعَلَهُ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلُ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ فَقَامَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ وَقَدْ ذَبَحَ

اور جس پر اللہ کے سوا [illegible] کا نام لیا گیا ہو، پھر جو [illegible] مجبور ہو جائے [illegible] تو اس پر کوئی گناہ نہیں [illegible] بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے (سورۂ بقرہ آیت ۱۷۳) [illegible] کی شدت میں [illegible] (سورۂ مائدہ)

[illegible]

[illegible] (سورۂ انعام آیت ۱۱۸ تا ۱۲۱) [illegible]

[illegible] (سورۂ انعام آیت ۱۴۵) [illegible]

[illegible]

قربانی کا بیان

قربانی کرنا سنت ہے۔

حضرت ابن عمر نے کہا کہ یہ سنت ہے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آج (عید الاضحی) کے دن ہم سب سے پہلے جو کام کرتے ہیں وہ نماز ہے، پھر واپس آ کر ہم قربانی کرتے ہیں۔ جس نے اس طرح کیا اس نے ہمارے طریقے کو پا لیا اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو وہ اس کے گھر والوں کے لیے گوشت ہے جس کا قربانی سے کوئی تعلق نہیں۔ حضرت ابو بردہ بن نیار نے جو نماز سے پہلے قربانی کر چکے

فَقَالَ إِنَّ عِنْدِي جَذَعَةً فَقَالَ اذْبَحْهَا وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ قَالَ مُطَرِّفٌ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ تَمَّ نُسُكُهُ وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ۔

تھے اور عرض گزار ہوئے کہ میرے پاس ایک بکرا ہے۔ ارشاد ہوا کہ اس کو ذبح کر دو اور تمہارے بعد دوسرے کا ایسا کرنا کافی نہیں ہے۔ حضرت براء کا بیان ہے کہ نبی کریم نے فرمایا جس نے نماز کے بعد قربانی کی تو اس کی قربانی پوری ہوئی اور اس نے مسلمانوں کے طریقے کو پا لیا۔

حضرت ابوبردہ بن نیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس موقع پر چھ ماہ کے بکری کے بچے کی قربانی پیش کرنے کی اجازت فرمائی۔ اللہ دین نے اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص سے شمار کیا ہے کہ اپنے مخصوص اوصاف و اختیارات کی وجہ سے آپ نے انہیں اجازت مرحمت فرمائی جبکہ شرعاً بکری، بکرے کی قربانی کے لیے ایک سال کا ہونا ضروری ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصوصی تصرفات و اختیارات ثابت کرنے کی غرض سے امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے جو ایمان افروز رسالہ مبارکہ منیۃ اللبیب ان التشریع بید الحبیب کے نام سے لکھا تھا اس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصوصی اختیارات کو آیات مقدسہ اور تین سو احادیث طیبہ سے ثابت کیے ہیں۔ اسی رسالے کے اندر اسی حدیث پر بحث کرتے ہوئے لکھا ہے کہ تحریر فرمایا ہے۔ — "صحیحین میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ ان کے ماموں حضرت ابوبردہ بن نیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز عید سے پہلے قربانی کر لی تھی جب معلوم ہوا کہ کافی نہیں تو عرض کی یا رسول اللہ وہ تو میں کر چکا اب میرے پاس چھ مہینے کا بکری کا بچہ ہے مگر سال بھر والے سے اچھا ہے۔ فرمایا۔

اجْعَلْهَا مَكَانَهَا وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ۔

اس کی جگہ اسے کر دو اور ہرگز اتنی عمر کی بکری تمہارے بعد دوسرے کی قربانی میں کافی نہ ہوگی۔

ارشاد الساری شرح صحیح بخاری میں اسی حدیث کے نیچے ہے:

خُصُوصِيَّةٌ لَهُ لَا تَكُونُ لِغَيْرِهِ إِذْ كَانَ لَهُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَخُصَّ مَنْ شَاءَ بِمَا شَاءَ مِنَ الْأَحْكَامِ۔

یہ ان (حضرت ابوبردہ) کی خصوصیت بخشی جس میں دوسرے کا حصہ نہیں، اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اختیار تھا کہ جسے چاہیں جس حکم سے چاہیں خاص فرما دیں۔

صحیحین میں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو قربانی کے لیے بکریاں تقسیم فرمائیں ان کے حصے میں شش ماہہ بکری کا بچہ آیا۔ حضور سے حال عرض کیا فرمایا ضَحِّ بِهَا تم اس کی قربانی کر دو۔ سنن بیہقی میں بسند صحیح اتنا زائد ہے۔

وَلَا رُخْصَةَ فِيهَا لِأَحَدٍ بَعْدَكَ۔

تمہارے بعد اور کسی کے لیے اس میں رخصت نہیں۔

شیخ محقق اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ میں اسی حدیث کے نیچے فرماتے ہیں: — "احکام مفوض بود بوے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بر قول صحیح" — اس حدیث کا یہ مضمون الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ اس جلد کی حدیث [illegible] کے اندر بھی موجود ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۵۰۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا ذَبَحَ لِنَفْسِهِ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهُ وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ

- بَابٌ ۳۲ قِسْمَةِ الْإِمَامِ الضَّحَايَا بَيْنَ النَّاسِ

٥٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ عَنْ بَعْجَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ ضَحَايَا فَأَصَابَتْ لِعُقْبَةَ جَذَعَةٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَارَتْ لِي جَذَعَةٌ قَالَ ضَحِّ بِهَا.

- بَابٌ ۳۳ الْأُضْحِيَةِ لِلْمُسَافِرِ وَالنِّسَاءِ

٥١ - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَحَاضَتْ بِسَرِفَ قَبْلَ أَنْ تَدْخُلَ مَكَّةَ وَهِيَ تَبْكِي فَقَالَ مَا لَكِ أَنَفِسْتِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ إِنَّ هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَاقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ فَلَمَّا كُنَّا بِمِنًى أُتِيتُ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هَذَا قَالُوا ضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَزْوَاجِهِ بِالْبَقَرِ.

- بَابٌ ۳۴ مَا يُشْتَهَى مِنَ اللَّحْمِ يَوْمَ النَّحْرِ

٥٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ النَّحْرِ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيُعِدْ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا يَوْمٌ يُشْتَهَى فِيهِ اللَّحْمُ وَذَكَرَ هَنَةً مِنْ جِيرَانِهِ كَأَنَّهُ يَعْنِي بِهِمْ حَاجَةً أَوْ فَقْرًا وَإِنَّ عِنْدِي جَذَعَةً خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَرَخَّصَ لَهُ فِيهَا فَلَا أَدْرِي أَبَلَغَتِ الرُّخْصَةُ مَنْ سِوَاهُ أَمْ لَا ثُمَّ انْكَفَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى كَبْشَيْنِ فَذَبَحَهُمَا

کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو اس نے اپنے لیے کی اور جس نے نماز کے بعد کی تو اس کی قربانی پوری ہوئی اور اس نے مسلمانوں کے طریقہ کو پا لیا۔

امام کا لوگوں میں قربانی کے جانور تقسیم کرنا۔

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب میں قربانی کے جانور تقسیم فرمائے تو عقبہ کے حصے میں ایک برس کا بکرا آیا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ میرے حصے میں تو ایک سالہ بکرا آیا ہے۔ فرمایا اس کی قربانی کر دو۔

مسافروں اور عورتوں کی قربانی۔

قاسم بن محمد بن ابی بکر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ان کے پاس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے جبکہ وہ مکہ میں داخل ہونے سے پہلے مقام سرف میں تھیں اور رو رہی تھیں۔ فرمایا تمہیں کیا ہو گیا؟ کیا حیض آنے لگا؟ عرض گزار ہوئیں، ہاں۔ فرمایا کہ یہ تو ایسی بات ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کی بیٹیوں کے لیے لکھ دی ہے تو جس طرح دوسرے حاجی کرتے ہیں تم بھی کرو مگر بیت اللہ کا طواف نہ کرنا۔ جب ہم منیٰ میں تھے تو میرے پاس گائے کا گوشت لایا گیا۔ میں نے کہا یہ کیا ہے؟ لوگ بولے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے گائے کی قربانی کی ہے۔

قربانی کے روز گوشت کھانے کی خواہش۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے روز فرمایا جس نے نماز سے پہلے قربانی کی ہو تو وہ دوبارہ کرے۔ پس ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! یہ ایسا دن ہے کہ اس میں گوشت کھانے کی خواہش ہوتی ہے اور ہمسایوں کا ذکر کیا اور کہا کہ میرے پاس ایک سالہ بکری ہے جو گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے۔ تو آپ نے اسے اس بات کی اجازت دے دی اور مجھے نہیں معلوم کہ آیا اس کے سوا کسی اور کو اجازت ملی یا نہیں۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

الی غنیمۃ فتوزعوھا او قال فتجزعوھا۔

باب من قال الاضحی یوم النحر۔

۲۱۵۔ حدثنا محمد بن سلام حدثنا عبد الوھاب حدثنا ایوب عن محمد عن ابن ابی بکرۃ عن ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الزمان قد استدار کھیئتہ یوم خلق اللہ السموات والارض السنۃ اثنا عشر شھرا منھا اربعۃ حرم ثلاث متوالیات ذو القعدۃ وذو الحجۃ والمحرم ورجب مضر الذی بین جمادی وشعبان ای شھر ھذا قلنا اللہ ورسولہ اعلم فسکت حتی ظننا انہ سیسمیہ بغیر اسمہ قال الیس ذا الحجۃ قلنا بلی قال ای بلد ھذا قلنا اللہ ورسولہ اعلم فسکت حتی ظننا انہ سیسمیہ بغیر اسمہ قال الیس البلدۃ قلنا بلی قال فای یوم ھذا قلنا اللہ ورسولہ اعلم فسکت حتی ظننا انہ سیسمیہ بغیر اسمہ قال الیس یوم النحر قلنا بلی قال فان دماءکم واموالکم قال محمد واحسبہ قال واعراضکم علیکم حرام کحرمۃ یومکم ھذا فی بلدکم ھذا فی شھرکم ھذا وستلقون ربکم فیسألکم عن اعمالکم الا فلا ترجعوا بعدی ضلالا یضرب بعضکم رقاب بعض الا لیبلغ الشاھد الغائب فلعل بعض من یبلغہ ان یکون اوعی لہ من بعض من سمعہ وکان محمد اذا ذکرہ قال صدق النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال الا ھل بلغت الا ھل بلغت۔

باب الاضحی والمنحر بالمصلی

۲۱۶۔ حدثنا محمد بن ابی بکر المقدمی حدثنا خالد بن الحارث حدثنا عبید اللہ عن نافع ان عبد اللہ رضی اللہ عنہ کان ینحر فی المنحر قال عبید اللہ یعنی منحر النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اور جو بکریاں تھیں ان کی جانب متوجہ ہو گئے اور انہیں تقسیم کر لیا یا ٹکڑے ٹکڑے کر لیا۔

جس نے کہا کہ قربانی صرف عید کے دن ہے۔

حضرت ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زمین و آسمان جب سے پیدا ہوئے ہیں زمانہ اپنی اسی ہیئت پر گھوم کر آ گیا ہے کہ سال بارہ مہینوں کا ہوتا ہے، ان میں سے چار حرمت والے ہیں۔ تین تو مسلسل ہیں یعنی ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم، اور مضر کا رجب جو جمادی الاخریٰ اور شعبان کے درمیان ہے۔ پھر فرمایا یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ خاموش ہو گئے یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ کوئی دوسرا نام بیان فرمائیں گے۔ فرمایا کیا یہ ذوالحجہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی کیوں نہیں۔ پھر ارشاد فرمایا یہ کون سا شہر ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ پس آپ خاموش ہو گئے یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ کوئی دوسرا نام رکھیں گے۔ فرمایا کیا یہ بلدہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی کیوں نہیں۔ پھر فرمایا یہ کون سا دن ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ پس آپ خاموش ہو گئے یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ کوئی دوسرا نام رکھیں گے۔ فرمایا کیا یہ قربانی کا دن نہیں ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کیوں نہیں۔ فرمایا بیشک تمہارے خون اور تمہارے مال، محمد بن سیرین کا بیان ہے کہ میرے خیال میں حضرت ابو بکرہ نے یہ بھی فرمایا اور تمہاری عزتیں ایک دوسرے پر ایسے ہی حرام ہیں جیسے تمہارے اس دن کی حرمت تمہارے اس شہر میں اور تمہارے اس مہینے میں۔ عنقریب تم اپنے رب سے ملو گے تو وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں پوچھے گا۔ خبردار! میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔ خبردار! جو حاضر ہیں وہ غائب تک پہنچا دیں [illegible] کیا میں نے بات پہنچا دی؟

قربانی اور نحر عید گاہ میں۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ذبح کرنے کی جگہ پر قربانی کیا کرتے تھے۔ عبید اللہ کا بیان ہے کہ اس جگہ سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کرنے کی جگہ ہے۔

[illegible]

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

٥١٢ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ كَثِيرِ بْنِ فَرْقَدٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَلَّى.

نافع کا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذبح اور نحر عیدگاہ میں کیا کرتے تھے۔

بَابُ ٢٢٢ فِي أُضْحِيَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ وَيُذْكَرُ سَمِينَيْنِ. وَقَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ بْنَ سَهْلٍ قَالَ كُنَّا نُسَمِّنُ الْأُضْحِيَّةَ بِالْمَدِينَةِ وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ يُسَمِّنُونَ.

حضور نے دو سینگوں والے دنبے کی قربانی دی

یحییٰ بن سعید کا بیان ہے کہ میں نے ابو امامہ بن سہل کو فرماتے ہوئے سنا کہ مدینہ منورہ میں ہم قربانی کے جانوروں کو خوب موٹے کرتے اور سب مسلمانوں کا یہی معمول تھا۔

٥١٣ ـ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ وَأَنَا أُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ.

عبدالعزیز بن صہیب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو دنبوں کی قربانی دیا کرتے اور میں بھی دو دنبوں کی قربانی پیش کیا کرتا تھا۔

٥١٤ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْكَفَأَ إِلَى كَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ فَذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ. تَابَعَهُ وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ. وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ وَحَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسٍ.

ابو قلابہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو دنبوں کی جانب متوجہ ہوئے جو سینگوں والے اور چتکبرے تھے اور انہیں دست مبارک سے ذبح فرمایا۔ وہیب، ایوب، اسمٰعیل اور حاتم بن وردان، ایوب، ابن سیرین نے بھی حضرت انس سے اسی طرح روایت کی ہے۔

٥١٥ ـ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلَى صَحَابَتِهِ ضَحَايَا فَبَقِيَ عَتُودٌ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ أَنْتَ بِهِ.

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک بکری عطا فرمائی جبکہ آپ اپنے اصحاب کے درمیان قربانی کے جانور تقسیم فرما رہے تھے آخر میں ایک بکرا بچ رہا تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم اس کی قربانی دے دو۔

بَابُ ٢٢٣ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بُرْدَةَ ضَحِّ بِالْجَذَعِ مِنَ الْمَعْزِ وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ.

ابو بردہ کے لیے چھ ماہ کے بچے کی اجازت

حضور نے فرمایا یہ بات تمہارے علاوہ کسی کو کفایت نہیں کرے گی۔

٥١٦ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ ضَحَّى خَالٌ لِي يُقَالُ لَهُ أَبُو بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاتُكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ عِنْدِي دَاجِنًا جَذَعَةً مِنَ الْمَعَزِ قَالَ اذْبَحْهَا وَلَنْ تَصْلُحَ لِغَيْرِكَ ثُمَّ قَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا يَذْبَحُ لِنَفْسِهِ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهُ وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ. تَابَعَهُ عُبَيْدَةُ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَإِبْرَاهِيمَ وَتَابَعَهُ وَكِيعٌ عَنْ حُرَيْثٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَقَالَ عَاصِمٌ وَدَاوُدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عِنْدِي عَنَاقُ لَبَنٍ وَقَالَ زُبَيْدٌ وَفِرَاسٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عِنْدِي جَذَعَةٌ وَقَالَ أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنَاقًا جَذَعَةً وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ عَنَاقٌ جَذَعٌ عَنَاقُ لَبَنٍ.

٥٢٣ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ ذَبَحَ أَبُو بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْدِلْهَا قَالَ لَيْسَ عِنْدِي إِلَّا جَذَعَةٌ قَالَ شُعْبَةُ وَأَحْسِبُهُ قَالَ هِيَ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ قَالَ اجْعَلْهَا مَكَانَهَا وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ. وَقَالَ حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَنَاقٌ جَذَعَةٌ.

بَابُ مَنْ ذَبَحَ الْأَضَاحِيَّ بِيَدِهِ

٥٢٤ . حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ ضَحَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ فَرَأَيْتُهُ وَاضِعًا قَدَمَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا يُسَمِّي وَيُكَبِّرُ فَذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ.

بَابُ مَنْ ذَبَحَ ضَحِيَّةَ غَيْرِهِ وَأَعَانَ

رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ فِي بَدَنَتِهِ . وَأَمَرَ أَبُو

میرے ماموں حضرت ابو بردہ نے نماز عید سے پہلے قربانی کر لی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تمہاری وہ بکری گوشت کے لیے ہوئی۔ یہ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! میرے پاس ایک سال کا ایک بکری کا بچہ ہے۔ فرمایا کہ اسی کو ذبح کر لو اور تمہارے سوا کسی کے لیے ایسا کرنا درست نہ ہوگا۔ پھر فرمایا کہ جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو اس نے اپنے لیے کی اور جس نے نماز کے بعد قربانی کی تو اس کی قربانی مکمل ہوئی اور اس نے مسلمانوں کے رستے کو پا لیا۔ اسی طرح عبیدہ شعبی اور ابراہیم نخعی سے روایت کی ہے۔ اسی طرح وکیع، حریث نے شعبی سے۔ عاصم، داؤد، شعبی نے کہا کہ میرے نزدیک عناق لبن ہے۔ زبید، فراس، شعبی نے کہا کہ میرے نزدیک جذعہ ہے۔ ابو الاحوص، منصور نے کہا کہ عناق کا جذعہ ہے۔ ابن عون کا قول ہے کہ عناق جذع یا لبن کا بچہ ہے۔

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو بردہ نے نماز سے پہلے قربانی کر لی تو ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے بدلے دوسری قربانی دو۔ عرض گزار ہوئے کہ میرے پاس تو ایک بھیڑ کا بچہ ہے۔ شعبہ کا قول ہے کہ میرے خیال میں انہوں نے یہ بھی عرض کیا کہ وہ ایک سال کی بکری سے بہتر ہے۔ فرمایا اس کی جگہ اسی کی قربانی دے دو لیکن تمہارے سوا کسی کے لیے ایسا کرنا کافی نہ ہوگا۔ حاتم بن وردان، ایوب، محمد، حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ انہوں نے عناق جذعہ کہا۔

قربانی کا جانور اپنے ہاتھ سے ذبح کرے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چتکبرے مینڈھوں کی قربانی دی۔ پس میں نے دیکھا کہ آپ نے اپنا قدم مبارک ان کے پہلوؤں پر رکھا، بسم اللہ تکبیر پڑھی پھر اپنے دست اقدس سے دونوں کو ذبح فرمایا۔

جو دوسرے کی قربانی کا جانور ذبح کرے۔

ایک شخص نے قربانی کرنے میں حضرت ابن عمر کی مدد کی۔ حضرت ابو موسیٰ نے

... بَنَاتَهُ أَنْ يُضَحِّينَ بِلَيْلٍ بِمِنًى.

۲۲۰۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَرِفَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ مَا لَكِ أَنَفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ هٰذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ اقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ وَضَحّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ بِالْبَقَرِ.

بَابُ الذَّبْحِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ

۲۲۰۴ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي زُبَيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهِ مِنْ يَوْمِنَا هٰذَا أَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ هٰذَا فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ نَحَرَ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ يُقَدِّمُهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ. فَقَالَ أَبُو بُرْدَةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أُصَلِّيَ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ فَقَالَ اجْعَلْهَا مَكَانَهَا وَلَنْ تَجْزِيَ أَوْ تُوفِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ.

بَابُ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ أَعَادَ.

۲۲۰۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيُعِدْ فَقَالَ رَجُلٌ هٰذَا يَوْمٌ يُشْتَهٰى فِيهِ اللَّحْمُ وَذَكَرَ جِيرَانَهُ فَكَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَذَرَهُ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْنِ فَرَخَّصَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَدْرِي بَلَغَتِ الرُّخْصَةُ أَمْ لَا ثُمَّ انْكَفَأَ إِلَى كَبْشَيْنِ فَذَبَحَهُمَا ثُمَّ انْكَفَأَ النَّاسُ إِلَى غُنَيْمَةٍ فَذَبَحُوهَا.

اپنی صاحبزادیوں کو حکم دیا تھا کہ اپنے ہاتھ سے قربانی کیا کریں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سرف کے مقام پر (۲۲۰۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی۔ فرمایا کیا تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ کیا حیض آ گیا ہے؟ میں نے عرض کی جی ہاں۔ فرمایا یہ تو ایسی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کی بیٹیوں کے لیے لکھ دی ہے لہٰذا تم بھی وہ سب کچھ کرو جو حاجی کرتے ہیں سوائے طواف بیت اللہ کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کی جانب سے گائے کی قربانی دی۔

قربانی نماز کے بعد کی جائے

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم (۲۲۰۴) صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ آج کے دن ہم سب سے پہلے نماز پڑھتے ہیں، پھر واپس جا کر قربانی ذبح کرتے ہیں۔ جس نے اس طرح کیا اس نے ہمارے طریقے کو پا لیا اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کر دی تو اس نے اپنے گھر والوں کے لیے گوشت مہیا کیا جس کا قربانی سے کوئی تعلق نہیں۔ اس پر حضرت ابو بردہ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! میں نے نماز پڑھنے سے پہلے قربانی ذبح کر لی ہے اور میرے پاس بکری کا ایک بچہ ہے جو ایک سال کے بچے سے بہتر ہے۔ ارشاد فرمایا اس کے بدلے میں (قربانی) اسے دے دو لیکن تمہارے بعد یہ کسی کی طرف سے کافی نہ ہوگا۔

نماز سے پہلے قربانی دینے والا دوبارہ دے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم (۲۲۰۵) صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز سے پہلے قربانی کر دی وہ دوبارہ کرے۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ اس روز گوشت کی خواہش ہوتی ہے اور اپنے ہمسایوں کا ذکر کیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گویا اس کا عذر قبول فرما لیا۔ وہ عرض گزار ہوا کہ میرے پاس بکری کا ایک بچہ ہے جو گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اجازت مرحمت فرما دی۔ مجھے نہیں معلوم کہ یہ اجازت دوسروں کو بھی تھی یا نہیں۔ پھر آپ دو دنبوں کی جانب متوجہ ہوئے اور انہیں ذبح کیا۔ اور لوگ بکریوں کی جانب متوجہ ہوئے اور انہیں ذبح کیا۔

٥٢٥۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ سَمِعْتُ جُنْدَبَ بْنَ سُفْيَانَ الْبَجَلِيَّ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ فَلْيُعِدْ مَكَانَهَا اُخْرٰى وَمَنْ لَّمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ۔

٥٢٦۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ مَنْ صَلّٰى صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا فَلَا يَذْبَحْ حَتّٰى يَنْصَرِفَ فَقَامَ اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَعَلْتُ فَقَالَ هُوَ شَيْءٌ عَجَّلْتَهُ قَالَ فَاِنَّ عِنْدِيْ جَذَعَةً هِيَ خَيْرٌ مِّنْ مُّسِنَّتَيْنِ آذْبَحُهَا قَالَ نَعَمْ ثُمَّ لَا تَجْزِيْ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ قَالَ عَامِرٌ هِيَ خَيْرُ نَسِيْكَتَيْهِ۔

باب ٣٣١ وَضْعِ الْقَدَمِ عَلٰى صَفْحِ الذَّبِيْحَةِ

٥٢٧۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُضَحِّيْ بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلٰى صَفْحَتِهِمَا وَيَذْبَحُهُمَا بِيَدِهٖ۔

باب ٣٣٢ التَّكْبِيْرِ عِنْدَ الذَّبْحِ

٥٢٨۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ ضَحَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهٖ وَسَمّٰى وَكَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلٰى صِفَاحِهِمَا

باب ٣٣٣ اِذَا بَعَثَ بِهَدْيِهٖ لِيُذْبَحَ لَمْ يَحْرُمْ عَلَيْهِ شَيْءٌ

٥٢٩۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ اَنَّهٗ اَتٰى

حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قربانی کے دن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا جس نے نماز سے پہلے قربانی کی ہے تو وہ دوبارہ کرے یعنی اس کی جگہ دوسری اور جس نے قربانی ذبح نہیں کی تو اب چاہیے کہ ذبح کرے۔

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھنے کے بعد فرمایا۔ جس نے ہمارے جیسی نماز پڑھی اور ہمارے قبلے کی جانب منہ کیا وہ قربانی ذبح نہ کرے جب تک نماز سے لوٹ کر نہ آئے۔ پس حضرت ابو بردہ بن نیار کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ میں ایسا کر چکا۔ ارشاد فرمایا یہ تو تم نے جلدی سے کام لیا۔ عرض گزار ہوئے کہ میرے پاس ایک چھ ماہ کا بچہ ہے جو سال کے دو بکروں سے بہتر ہے کیا اسے ذبح کر دوں؟ فرمایا ہاں۔ لیکن تمہارے بعد یہ بات کسی دوسرے کو کافی نہیں ہوگی۔ عامر کا قول ہے کہ یہ قربانی ان کی اچھی رہی۔

ذبیحہ کے پہلو پر قدم رکھنا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو مینڈھے ذبح فرمایا کرتے جو چتکبرے اور سینگوں والے ہوتے۔ آپ پائے مبارک ان کے پہلوؤں پر رکھا کرتے اور اپنے دست مبارک سے ذبح فرمایا کرتے تھے۔

ذبح کے وقت تکبیر کہنا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مینڈھے ذبح فرمائے جو چتکبرے اور سینگوں والے تھے، آپ نے اس وقت بسم اللہ اللہ اکبر پڑھی اور اپنے پائے مبارک ان کے پہلوؤں پر رکھا۔

جب ذبح کرنے کے لیے قربانی بھیج دی تو اس سے کوئی چیز حرام نہیں۔

مسروق کا بیان ہے کہ وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ اے ام المومنین! ایک

عائشة فقال لها يا أم المؤمنين إن رجلا يبعث بالهدي إلى الكعبة ويجلس في المصر فيوصي أن تقلد بدنته فلا يزال من ذلك اليوم محرما حتى يحل الناس. قال فسمعت تصفيقها من وراء الحجاب فقالت لقد كنت أفتل قلائد هدي رسول الله صلى الله عليه وسلم فيبعث هديه إلى الكعبة فما يحرم عليه مما حل للرجال من أهله حتى يرجع الناس.

طرف کعبہ کی طرف اپنی قربانی بھیجتا اور اپنے شہر میں بیٹھا رہتا ہے پھر وہ وصیت کر دیتا ہے کہ اس کے گلے میں قلادہ ڈال دیا جائے اس کے بعد وہ اس وقت تک حالت احرام میں رہتا ہے جب تک دوسرے لوگ احرام نہیں کھولتے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے پردے کے پیچھے سے تالی کی آواز سنی پھر فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کے گلے کا پٹہ بٹتی تھی۔ پھر اپنی قربانی کو آپ کعبہ کی طرف روانہ فرماتے لیکن آپ پر وہ چیز بھی حرام نہ ہوتی جو مردوں پر اپنی بیویوں کے بارے میں حلال ہے یہاں تک کہ لوگ لوٹ آتے۔

باب ٢٣٢ ما يؤكل من لحوم الأضاحي وما يتزود منها

قربانی کا کتنا گوشت کھائیں اور کتنا جمع کر کے رکھ لیں۔

٥٣٠۔ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان قال عمرو أخبرني عطاء سمع جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال كنا نتزود لحوم الأضاحي على عهد النبي صلى الله عليه وسلم إلى المدينة وقال غير مرة لحوم الهدي.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بیان کرتے سنا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں قربانیوں کا گوشت مدینہ منورہ واپس پہنچنے تک کے لیے جمع کر لیا کرتے تھے۔ کئی مرتبہ انہوں نے لحوم الاضاحی کی بجائے لحوم الہدی کہا۔

٥٣١۔ حدثنا إسماعيل قال حدثني سليمان عن يحيى بن سعيد عن القاسم أن ابن خباب أخبره أنه سمع أبا سعيد يحدث أنه كان غائبا فقدم فقدم إليه لحم قال وهذا من لحم ضحايانا فقال أخروه لا أذوقه قال ثم قمت فخرجت حتى آتي أخي أبا قتادة وكان أخاه لأمه وكان بدريا فذكرت ذلك له فقال إنه قد حدث بعدك أمر.

ابن خباب نے بتایا کہ انہوں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے سنا کہ میں باہر گیا ہوا تھا۔ جب واپس آیا تو میرے سامنے گوشت رکھا گیا اور بتایا کہ یہ گوشت ہماری قربانیوں کا ہے۔ انہوں نے کہا اسے ہٹاؤ میں اسے ہاتھ بھی نہیں لگاؤں گا۔ پس وہ باہر نکلے اور اپنے بھائی ابو قتادہ کے پاس پہنچے جو ان کے ماں جائے بدری صحابی تھے۔ پس میں نے اس بات کا ان سے تذکرہ کیا تو انہوں نے بتایا کہ یہ بات تمہارے بعد پیدا ہوئی ہے۔

٥٣٢۔ حدثنا أبو عاصم عن يزيد بن أبي عبيد عن سلمة بن الأكوع قال قال النبي صلى الله عليه وسلم من ضحى منكم فلا يصبحن بعد ثالثة وفي بيته منه شيء فلما كان العام المقبل قالوا يا رسول الله نفعل كما فعلنا العام الماضي قال كلوا وأطعموا وادخروا فإن ذلك

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تم میں سے قربانی کرے تو تیسرے دن کی صبح اس کے گھر میں قربانی کا گوشت نہیں ہونا چاہئے جب اگلا سال آیا تو لوگ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! کیا ہم اسی طرح کریں جیسے پچھلے سال کیا تھا؟ ارشاد فرمایا کہ کھاؤ، کھلاؤ اور جمع بھی کر لو کیونکہ وہ سال لوگوں پر تنگی کا تھا تو میرا ارادہ ہوا

الْعَامَ كَانَ بِالنَّاسِ جَهْدٌ فَأَرَدْتُ أَنْ تُعِينُوا فِيهَا.

٥٢٣ . حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ الضَّحِيَّةُ كُنَّا نُمَلِّحُ مِنْهُ فَنُقَدِّمُ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ لَا تَأْكُلُوا إِلَّا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ. وَلَيْسَتْ بِعَزِيمَةٍ وَلٰكِنْ أَرَادَ أَنْ يُطْعِمَ مِنْهُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

٥٢٤ . حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسٰى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ أَنَّهُ شَهِدَ الْعِيدَ يَوْمَ الْأَضْحٰى مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهَاكُمْ عَنْ صِيَامِ هٰذَيْنِ الْعِيدَيْنِ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَيَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ وَأَمَّا الْآخَرُ فَيَوْمٌ تَأْكُلُونَ مِنْ نُسُكِكُمْ. قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ ثُمَّ شَهِدْتُ مَعَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَكَانَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ هٰذَا يَوْمٌ قَدِ اجْتَمَعَ لَكُمْ فِيهِ عِيدَانِ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْتَظِرَ الْجُمُعَةَ مِنْ أَهْلِ الْعَوَالِي فَلْيَنْتَظِرْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَرْجِعَ فَقَدْ أَذِنْتُ لَهُ. قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ ثُمَّ شَهِدْتُهُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا لُحُومَ نُسُكِكُمْ فَوْقَ ثَلَاثٍ. وَعَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ نَحْوَهُ.

٥٢٥ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

کام میں تم ایک دوسرے کی مدد کرو۔

عمرہ بنت عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: مدینہ منورہ کے اندر ہم قربانی کے گوشت میں نمک ملا کر رکھ لیتے تھے اور اس میں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا کرتے۔ آپ فرماتے کہ تین دن سے زائد نہ کھایا کرو لیکن یہ تاکیدی حکم نہ تھا بلکہ دوسروں کو کھلانے کی ترغیب تھی، آگے اللہ تعالیٰ سب سے بہتر جانتا ہے۔

ابو عبید مولیٰ ابن ازہر کا بیان ہے کہ میں عید الاضحیٰ کے روز حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ عید گاہ میں حاضر ہوا۔ پس خطبے سے پہلے نماز پڑھی، پھر انہوں نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں ان دونوں عیدوں کے روزے رکھنے سے منع فرمایا ہے، ان میں سے ایک تو تمہارے روزوں کی افطاری کا دن ہے اور دوسرے دن تم اپنی قربانیوں کا گوشت کھاتے ہو۔ ابو عبید کا بیان ہے کہ پھر میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ نماز عید میں شامل ہوا اور وہ روز جمعہ تھا۔ پس خطبہ سے پہلے نماز پڑھی پھر انہوں نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! آج کے روز تمہارے لیے دو عیدیں جمع ہو گئی ہیں لہٰذا بستی والوں میں سے جو چاہے نماز جمعہ کا انتظار کر سکتا ہے اور جو واپس جانا چاہے تو اسے میں اجازت دیتا ہوں۔ ابو عبید کا بیان ہے کہ پھر میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ نماز عید میں شامل ہوا تو انہوں نے بھی خطبے سے پہلے نماز پڑھائی، پھر لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں منع فرمایا ہے کہ اپنی قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ کھاؤ۔ معمر نے زہری سے انہوں نے ابو عبید سے اسی طرح روایت کی ہے۔

سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم قربانی کا گوشت تین دن تک کھا سکتے ہو۔ حضرت عبداللہ بن عمر جب

عمر رضي الله عنهما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: كلوا من الأضاحي ثلاثا. وكان عبد الله يأكل بالزيت حين ينفر من منى من أجل لحوم الهدي.

بسم الله الرحمن الرحيم

كتاب الأشربة

وقول الله تعالى: إنما الخمر والميسر والأنصاب والأزلام رجس من عمل الشيطان فاجتنبوه لعلكم تفلحون.

٥٣٢٦ ـ حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: من شرب الخمر في الدنيا ثم لم يتب منها حرمها في الآخرة.

٥٣٢٧ ـ حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن الزهري قال أخبرني سعيد بن المسيب أنه سمع أبا هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أتي ليلة أسري به بإيلياء بقدحين من خمر ولبن، فنظر إليهما فأخذ اللبن، فقال جبريل: الحمد لله الذي هداك للفطرة، ولو أخذت الخمر غوت أمتك. تابعه معمر وابن الهاد وعثمان بن عمر والزبيدي عن الزهري.

٥٣٢٨ ـ حدثنا مسلم بن إبراهيم حدثنا هشام حدثنا قتادة عن أنس رضي الله عنه قال: سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم حديثا لا يحدثكم به غيري، قال: من أشراط الساعة أن يظهر الجهل ويقل العلم ويظهر الزنا وتشرب الخمر ويقل الرجال ويكثر النساء حتى يكون لخمسين امرأة قيمهن رجل واحد.

٥٣٢٩ ـ حدثنا أحمد بن صالح حدثنا ابن

تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت نہ کھاؤ۔ منیٰ سے لوٹتے وقت
زیتون کے ساتھ روٹی کھایا کرتے تھے۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

شراب کا بیان

شراب پینا شیطانی کام ہے:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بے شک شراب اور جوا اور بت اور پانسے
ناپاک ہیں یہ شیطانی کام ہیں (سورۃ المائدہ، آیت ۹۰)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے
دنیا میں شراب پی اور اس سے توبہ نہ کی تو آخرت میں اس
سے محروم رہے گا۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت کی ہے کہ شب معراج جب رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم ایلیا کے مقام پر تھے تو آپ کی خدمت میں شراب
اور دودھ کے دو پیالے پیش کیے گئے۔ جب آپ نے ان کی جانب
دیکھا تو دودھ کا پیالہ لے لیا۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا:
سب تعریفیں اس خدا کے لیے جس نے فطرت کی جانب
آپ کو ہدایت فرمائی۔ اگر آپ شراب کا پیالہ لیتے تو آپ کی امت
گمراہ ہو جاتی۔ معمر، ابن الہاد، عثمان بن عمر اور زبیدی نے زہری سے اس کی
متابعت کی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ایسی حدیث سنی ہے جو تمہیں میرے سوا
اور کوئی نہیں بتا سکتا۔ فرمایا: قیامت کی نشانیوں میں سے یہ
بھی ہے کہ جہالت غالب آ جائے گی اور علم گھٹ جائے گا اور زنا
عام ہو جائے گا اور شراب پی جائے گی، مردوں کی قلت اور
عورتوں کی کثرت ہو جائے گی یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا
نگران ایک مرد ہو گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

وهب قال اخبرني يونس عن ابن شهاب قال سمعت ابا سلمة بن عبد الرحمن وابن المسيب يقولان قال ابو هريرة رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يزني الزاني حين يزني وهو مؤمن ولا يشرب الخمر حين يشربها وهو مؤمن ولا يسرق السارق حين يسرق وهو مؤمن قال ابن شهاب واخبرني عبد الملك بن ابي بكر بن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام ان ابا بكر كان يحدثه عن ابي هريرة ثم يقول كان ابو بكر يلحق معهن ولا ينتهب نهبة ذات شرف يرفع الناس اليه ابصارهم فيها حين ينتهبها وهو مؤمن.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زانی زنا کرتے وقت مومن نہیں ہوتا، شرابی شراب پیتے وقت مومن نہیں ہوتا، چور چوری کرتے وقت مومن نہیں ہوتا۔ ابن شہاب، عبدالملک بن ابی بکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر اسے حضرت ابوہریرہ سے روایت کرکے فرماتے۔ حضرت ابوبکر ان باتوں کے ساتھ یہ بھی کہتے کہ جو شخص دن دہاڑے ڈاکہ ڈالے اور لوگ اسے ڈاکہ ڈالتے ہوئے دیکھ بھی رہے ہوں تو اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا۔

باب ٣٣٣ الخمر من العنب

۵۲۴۰. حدثنا الحسن بن صباح حدثنا محمد بن سابق حدثنا مالك هو ابن مغول عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما قال لقد حرمت الخمر وما بالمدينة منها شيء.

۵۲۴۱. حدثنا احمد بن يونس حدثنا ابو شهاب عبد ربه بن نافع عن يونس عن ثابت البناني عن انس قال حرمت علينا الخمر حين حرمت وما نجد يعني بالمدينة خمر الاعناب الا قليلا وعامة خمرنا البسر والتمر.

۵۲۴۲. حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن ابي حيان حدثنا عامر عن ابن عمر رضي الله عنهما قام عمر على المنبر فقال اما بعد نزل تحريم الخمر وهي من خمسة العنب والتمر والعسل والحنطة والشعير والخمر ما خامر العقل.

انگور کی شراب۔

مالک بن مغول نے نافع سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ انگور کی شراب اس وقت حرام ہوئی جب مدینہ منورہ میں اس کا نشان بھی نہ تھا۔

ثابت بنانی کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم پر شراب حرام ہوئی جب بھی حرام ہوئی لیکن ہم مدینہ منورہ میں اس وقت انگور کی شراب بہت کم پاتے تھے، اس وقت کچی اور پکی کھجوروں کی شراب عام تھی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا۔ اما بعد، شراب کی حرمت نازل ہو چکی اور وہ پانچ قسم کی ہوتی ہے۔ انگور، کھجوروں، شہد، گندم اور جو کی۔ خمر (شراب) وہ ہے جو عقل کو ڈھانپ لے۔

باب ٣٣٤ نزل تحريم الخمر وهي من البسر والتمر.

۵۲۴۳. حدثنا اسماعيل بن عبد الله قال

شراب کی حرمت نازل ہوئی تو وہ کچی اور پکی کھجوروں سے تیار ہوتی تھی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں

حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَسْقِي أَبَا عُبَيْدَةَ وَأَبَا طَلْحَةَ وَأُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ مِنْ فَضِيخِ زَهْوٍ وَتَمْرٍ فَجَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ قُمْ يَا أَنَسُ فَأَهْرِقْهَا فَأَهْرَقْتُهَا.

حضرت ابو عبیدہ، حضرت طلحہ اور حضرت ابی بن کعب کو گدر کی کھجوروں کی شراب پلا رہا تھا کہ ایک آنے والا آیا اور اس نے کہا کہ شراب حرام ہو چکی ہے۔ پس حضرت طلحہ نے مجھے فرمایا اے انس! اٹھو، اسے بہا دو، چنانچہ میں نے وہ بہا دی۔

۵۳۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ كُنْتُ قَائِمًا عَلَى الْحَيِّ أَسْقِيهِمْ عُمُومَتِي وَأَنَا أَصْغَرُهُمُ الْفَضِيخَ فَقِيلَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فَقَالُوا اكْفِئْهَا فَكَفَأْنَا قُلْتُ لِأَنَسٍ مَا شَرَابُهُمْ قَالَ رُطَبٌ وَبُسْرٌ فَقَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَنَسٍ وَكَانَتْ خَمْرَهُمْ فَلَمْ يُنْكِرْ أَنَسٌ وَحَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِي أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ كَانَتْ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک قبیلے کے پاس کھڑا ہو کر اپنے چچاؤں کو شراب پلا رہا تھا اور میں ان سب سے کم عمر تھا۔ پس کہا گیا کہ شراب حرام ہو گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسے پھینک دو، چنانچہ ہم نے وہ پھینک دی۔ سلیمان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس سے دریافت کیا کہ وہ شراب کس چیز کی تھی؟ فرمایا تر اور خشک کھجوروں کی۔ ابو بکر بن انس نے کہا کہ یہی ان کی شراب تھی، اور حضرت انس نے انکار نہیں کیا۔ اور میرے بعض ساتھیوں نے مجھے بتایا کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک سے سنا۔

۵۳۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا يُوسُفُ أَبُو مَعْشَرٍ الْبَرَّاءُ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ الْخَمْرَ حُرِّمَتْ وَالْخَمْرُ يَوْمَئِذٍ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ.

بکر بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ جب شراب حرام کی گئی تو ان دنوں کچی اور پکی کھجوروں کی شراب دستیاب تھی۔

بَابُ الْخَمْرِ مِنَ الْعَسَلِ وَهُوَ الْبِتْعُ

بتع نامی شہد کی شراب

وَقَالَ مَعْنٌ سَأَلْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ عَنِ الْفُقَّاعِ فَقَالَ إِذَا لَمْ يُسْكِرْ فَلَا بَأْسَ وَقَالَ ابْنُ الدَّرَاوَرْدِيِّ سَأَلْنَا عَنْهُ فَقَالُوا لَا يُسْكِرُ لَا بَأْسَ بِهِ.

معن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس سے فقاع کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر نشہ نہ دے تو کوئی حرج نہیں۔ ابن دراوردی کا بیان ہے کہ ہم نے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ اگر نشہ نہ دے تو کوئی حرج نہیں۔

۵۳۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ.

ابو سلمہ بن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بتع کے بارے میں پوچھا گیا تو ارشاد فرمایا کہ ہر شراب جو نشہ لائے وہ حرام ہے۔

۵۳۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ وَهُوَ نَبِيذُ الْعَسَلِ

ابو سلمہ بن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بتع کے بارے میں دریافت کیا گیا جو شہد سے تیار ہوتی ہے اور یمن کے لوگ اسے پیتے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

وَكَانَ أَهْلُ الْيَمَنِ يَشْرَبُونَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْتَبِذُوا فِي الدُّبَّاءِ وَلَا فِي الْمُزَفَّتِ وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُلْحِقُ مَعَهَا الْحَنْتَمَ وَالنَّقِيرَ.

باب مَا جَاءَ فِي أَنَّ الْخَمْرَ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ مِنَ الشَّرَابِ

٥٢٣٨ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ خَطَبَ عُمَرُ عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْعَسَلِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ. وَثَلَاثٌ وَدِدْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُفَارِقْنَا حَتَّى يَعْهَدَ إِلَيْنَا عَهْدًا الْجَدُّ وَالْكَلَالَةُ وَأَبْوَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الرِّبَا قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا عَمْرٍو فَشَيْءٌ يُصْنَعُ بِالسِّنْدِ مِنَ الرُّزِّ قَالَ ذَاكَ لَمْ يَكُنْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ. وَقَالَ حَجَّاجٌ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي حَيَّانَ مَكَانَ الْعِنَبِ الزَّبِيبَ.

٥٢٣٩ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ الْخَمْرُ يُصْنَعُ مِنْ خَمْسَةٍ مِنَ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْعَسَلِ.

باب مَا جَاءَ فِيمَنْ يَسْتَحِلُّ الْخَمْرَ وَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ. وَقَالَ هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ الْكِلَابِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ غَنْمٍ الْأَشْعَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَامِرٍ أَوْ أَبُو مَالِكٍ الْأَشْعَرِيُّ وَاللَّهِ

وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر شراب جو نشہ لائے وہ حرام ہے۔ حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کدو کے تونبے اور روغنی برتن میں شراب یا شیرہ وغیرہ نہ بنایا کرو اور حضرت ابو ہریرہ اس کے ساتھ حنتم اور نقیر کو ملاتے (یعنی شراب کے ظروف میں شمار کرتے)۔

شراب وہ ہے جو عقل کو زائل کردے اس سے متعلق حدیثیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ شراب کی حرمت نازل ہو چکی ہے اور یہ پانچ چیزوں سے تیار ہوتی ہے انگور، کھجور، گندم، جو اور شہد سے اور شراب وہ ہے جو عقل کو زائل کردے۔ میری یہ خواہش تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک ہم سے جدا نہ ہوں جب تک تین باتوں کی پوری پوری وضاحت نہ فرمادیں، دادا، کلالہ اور سود کے ابواب۔ ابو حیان نے شعبی سے پوچھا کہ اے ابو عمرو! سندھ میں بعض لوگ چاولوں سے شراب بناتے ہیں؟ فرمایا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں نہیں بنتی تھی یا حضرت عمر کے عہد خلافت میں نہ تھی۔ حجاج، حماد نے ابو حیان سے العنب کی جگہ الزبیب کا لفظ روایت کیا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا کہ شراب پانچ چیزوں سے تیار کی جاتی ہے یعنی منقیٰ، کھجور، گندم، جو اور شہد سے۔

دوسرا نام رکھ کر شراب کو حلال سمجھنا۔

ہشام بن عمار، صدقہ بن خالد، عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر، عطیہ بن قیس کلابی، عبدالرحمٰن بن غنم اشعری، ابو عامر یا ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ خدا کی قسم جھوٹ نہیں کہتا، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت میں سے ضرور کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب اور

مَا كَذَبَنِي سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّونَ الْحِرَ وَالْحَرِيرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ وَلَيَنْزِلَنَّ أَقْوَامٌ إِلَى جَنْبِ عَلَمٍ يَرُوحُ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَهُمْ يَأْتِيهِمْ يَعْنِي الْفَقِيرَ لِحَاجَةٍ فَيَقُولُوا ارْجِعْ إِلَيْنَا غَدًا فَيُبَيِّتُهُمُ اللّٰهُ وَيَضَعُ الْعَلَمَ وَيَمْسَخُ آخَرِينَ قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

جائے باجوں کو اپنے لیے حلال کریں گے اور پہاڑ کے دامن میں کچھ لوگ ایسے رہتے ہوں گے کہ جب شام کو اپنے ریوڑ لے کر واپس آئیں گے اور ان کے پاس کوئی مسکین اپنی حاجت لے کر آئے گا تو اس سے کہیں گے کہ کل ہمارے پاس آنا۔ پس راتوں رات اللہ تعالیٰ ان پر پہاڑ گرا کر ہلاک کر دے گا اور باقی ماندہ کو بندر اور خنزیر بنا دے گا کہ قیامت تک اسی حال میں رہیں۔

بَابُ الْاِنْتِبَاذِ فِي الْأَوْعِيَةِ وَالتَّوْرِ

برتنوں اور پیالوں میں نبیذ بنانا۔

۵۵۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلًا يَقُولُ أَتَى أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ فَدَعَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُرْسِهِ فَكَانَتِ امْرَأَتُهُ خَادِمَهُمْ وَهِيَ الْعَرُوسُ قَالَتْ أَتَدْرُونَ مَا سَقَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْقَعْتُ لَهُ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِي تَوْرٍ۔

ابو حازم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت ابو اسید ساعدی نے نکاح کیا تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دعوت ولیمہ میں شریک ہونے کی التجا کی۔ ان کی بیوی دلہن کی حالت میں میزبانی کے فرائض انجام دے رہی تھی۔ اس دلہن نے کہا کیا آپ جانتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا پلایا؟ میں نے کچھ کھجوریں ایک پیالے میں رات کے وقت آپ کے لیے بھگو رکھی تھیں۔

بَابُ تَرْخِيصِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَوْعِيَةِ وَالظُّرُوفِ بَعْدَ النَّهْيِ

شراب کے برتنوں کی ممانعت کے بعد حضور نے اجازت دیدی

۵۵۱ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الظُّرُوفِ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ إِنَّهُ لَا بُدَّ لَنَا مِنْهَا قَالَ فَلَا إِذًا وَقَالَ خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ بِهٰذَا۔

سالم کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے برتنوں کے استعمال کرنے سے منع فرمایا تھا۔ انصار عرض گزار ہوئے کہ ہمارے لیے انہیں استعمال کرنے کے بغیر چارہ کار نہیں۔ فرمایا کہ اس صورت میں ممانعت نہیں ہے۔ خلیفہ نے کہا کہ یحییٰ بن سعید، سفیان، منصور، سالم بن ابو الجعد سے بھی اسی کی روایت ہے۔

۵۵۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهٰذَا وَقَالَ لَمَّا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْأَوْعِيَةِ۔

عبد اللہ بن محمد نے سفیان سے اسی طرح روایت کی اور کہا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے برتنوں کی ممانعت فرمائی۔

۵۵۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شراب کے برتنوں

أَبِي عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْأَسْقِيَةِ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ كُلُّ النَّاسِ يَجِدُ سِقَاءً فَرَخَّصَ لَهُمْ فِي الْجَرِّ غَيْرِ الْمُزَفَّتِ

میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی کہ ہر شخص کو مشک میسر نہیں ہے۔ پس آپ نے لاکھ لگے ہوئے برتن کے سوا باقی کی اجازت مرحمت فرما دی۔

۵۵۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ.

حارث بن سوید نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے تونبے اور لاکھی برتن کے استعمال سے منع فرمایا۔

۵۵۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا.

عثمان، جریر نے اعمش سے مذکورہ حدیث کی روایت کی ہے۔

۵۵۶۔ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قُلْتُ لِلْأَسْوَدِ هَلْ سَأَلْتَ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَمَّا يُكْرَهُ أَنْ يُنْتَبَذَ فِيهِ فَقَالَ نَعَمْ قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَمَّا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنْتَبَذَ فِيهِ قَالَتْ نَهَانَا فِي ذٰلِكَ أَهْلَ الْبَيْتِ أَنْ نَنْتَبِذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ قُلْتُ أَمَا ذَكَرَتِ الْجَرَّ وَالْحَنْتَمَ قَالَ إِنَّمَا أُحَدِّثُكَ مَا سَمِعْتُ أَفَأُحَدِّثُ مَا لَمْ أَسْمَعْ.

ابراہیم تیمی کا بیان ہے کہ میں نے اسود بن یزید سے پوچھا کیا آپ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ بات دریافت کی کہ کن برتنوں میں نبیذ بنانا مکروہ ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ میں عرض گزار ہوا کہ اے ام المومنین! کن برتنوں میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نبیذ بنانے سے منع فرمایا؟ انہوں نے فرمایا کہ حضور نے ہم اہل بیت کو کدو کے تونبے اور لاکھ لگے ہوئے برتن سے منع فرمایا۔ میں نے ان سے پوچھا کیا حضور نے ٹھلیا اور سبز رنگ کا ذکر نہیں فرمایا؟ انہوں نے جواب دیا کہ جو

۵۵۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَرِّ الْأَخْضَرِ قُلْتُ أَنَشْرَبُ فِي الْأَبْيَضِ قَالَ لَا

شیبانی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز ٹھلیا کو استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے۔ میں نے کہا کہ کیا ہم سفید ٹھلیا میں پی لیا کریں؟ فرمایا کہ نہیں۔

بَابُ نَقِيعِ التَّمْرِ مَا لَمْ يُسْكِرْ

کھجور کا خیسا وہ جب تک نشہ نہ لائے۔

۵۵۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا أُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُرْسِهِ فَكَانَتِ امْرَأَتُهُ خَادِمَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَهِيَ الْعَرُوسُ فَقَالَتْ مَا تَدْرُونَ مَا أَنْقَعْتُ

ابو حازم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ حضرت ابو اسید ساعدی نے اپنے ولیمہ کی دعوت میں شرکت فرمانے کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے التجا کی۔ اس وقت ان کی اہلیہ محترمہ حالت عروسی میں میزبانی کے فرائض انجام دے رہی تھیں۔ دلہن نے کہا،

لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ أَنْقَعْتُ لَهُ التَّمْرَ مِنَ اللَّيْلِ فِي تَوْرٍ.

کیا آپ حضرات کو معلوم ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا چیز پلائی؟ میں نے رات کے وقت آپ کے لیے چند کھجوریں لکڑی کے پیالے میں بھگو دی تھیں۔

باب الْبَاذَقِ وَمَنْ نَهَى عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ مِنَ الأَشْرِبَةِ وَرَأَى عُمَرُ وَأَبُو عُبَيْدَةَ وَمُعَاذٌ شُرْبَ الطِّلاَءِ عَلَى الثُّلُثِ. وَشَرِبَ الْبَرَاءُ وَأَبُو جُحَيْفَةَ عَلَى النِّصْفِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اشْرَبِ الْعَصِيرَ مَا دَامَ طَرِيًّا. وَقَالَ عُمَرُ وَجَدْتُ مِنْ عُبَيْدِ اللهِ رِيحَ شَرَابٍ وَأَنَا سَائِلٌ عَنْهُ فَإِنْ كَانَ يُسْكِرُ جَلَدْتُهُ.

باذق اور جس نے ہر نشہ لانے والے مشروب سے منع کیا۔
شیرہ کے بارے میں حضرت عمر، حضرت ابو عبیدہ بن جراح اور حضرت معاذ بن جبل کی رائے یہ ہے کہ تہائی رہ جانے تک جائز ہے۔ حضرت براء اور حضرت ابو جحیفہ نے نصف رہ جانے والا شیرہ پیا ہے۔ حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ شیرہ پیو جب تک تازہ ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ عبید اللہ کے منہ سے شراب کی بو آئی ہے۔ میں اس کے متعلق تحقیقات کروں گا، اگر وہ نشہ آور ہے تو انہیں کوڑے لگاؤں گا۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الْجُوَيْرِيَةِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْبَاذَقِ فَقَالَ سَبَقَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَاذَقَ فَمَا أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ قَالَ الشَّرَابُ الْحَلاَلُ الطَّيِّبُ قَالَ لَيْسَ بَعْدَ الْحَلاَلِ الطَّيِّبِ إِلاَّ الْحَرَامُ الْخَبِيثُ.

ابو الجویریہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے باذق شراب کا حکم پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باذق سے پہلے ہی فیصلہ فرما گئے ہیں کہ جو نشہ لانے والا ہو وہ حرام ہے۔ میں نے کہا کہ اچھا تو حلال و طیب شراب کون سی ہے؟ فرمایا کہ حلال و طیب کے بعد حرام اور خبیث کے سوا کیا ہے۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ.

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میٹھی چیز اور شہد کو پسند فرمایا کرتے تھے۔

باب مَنْ رَأَى أَنْ لاَ يَخْلِطَ الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ إِذَا كَانَ مُسْكِرًا وَأَنْ لاَ يَجْعَلَ إِدَامَيْنِ فِي إِدَامٍ.

پکی اور کچی کھجوروں کا شیرہ بنانا اگر نشہ لانے والا ہو تو نہ ملایا جائے۔
کہ دونوں قسم کے سالن ملا کر لانا درست نہیں۔

حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ إِنِّي لأَسْقِي أَبَا طَلْحَةَ وَأَبَا دُجَانَةَ وَسُهَيْلَ ابْنَ الْبَيْضَاءِ خَلِيطَ بُسْرٍ وَتَمْرٍ إِذْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فَقَذَفْتُهَا وَأَنَا سَاقِيهِمْ وَأَصْغَرُهُمْ وَإِنَّا نَعُدُّهَا يَوْمَئِذٍ الْخَمْرَ. وَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ سَمِعَ أَنَسًا.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو طلحہ، حضرت ابو دجانہ اور حضرت سہیل بن بیضاء کو کچی پکی کھجوروں کا ملا ہوا شربت پلا رہا تھا جبکہ شراب کی حرمت نازل ہوئی تو میں نے اسے پھینک دیا۔ میں ہی ان کو پلانے والا اور ان سب سے کم عمر تھا اور ہم ان دنوں اسی کو شراب سمجھتے تھے۔ عمرو بن حارث، قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس سے یہی سنا ہے۔

حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ نَهَى

عطاء کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَالرُّطَبِ.

۵۲۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ التَّمْرِ وَالزَّهْوِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيبِ وَلْيُنْبَذْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حِدَةٍ.

بَابُ ۳۵۲ شُرْبِ اللَّبَنِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ لَبَنًا خَالِصًا سَائِغًا لِلشَّارِبِينَ.

۵۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَقَدَحِ خَمْرٍ.

۵۲۵۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ سَمِعَ سُفْيَانَ أَخْبَرَنَا سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَيْرًا مَوْلَى أُمِّ الْفَضْلِ يُحَدِّثُ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ شَكَّ النَّاسُ فِي صِيَامِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِإِنَاءٍ فِيهِ لَبَنٌ فَشَرِبَ فَكَانَ سُفْيَانُ رُبَّمَا قَالَ شَكَّ النَّاسُ فِي صِيَامِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ أُمُّ الْفَضْلِ فَإِذَا وُقِفَ عَلَيْهِ قَالَ هُوَ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ.

۵۲۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَأَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ أَبُو حُمَيْدٍ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ مِنَ النَّقِيعِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ أَنْ تَعْرُضَ عَلَيْهِ عُودًا.

۵۲۷۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ يَذْكُرُ أُرَاهُ

منقیٰ یا کھجوریں، خشک اور تازہ کھجوروں کے خیرہ کرنے سے منع فرمایا۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچی اور پکی کھجوروں نیز کھجوروں اور منقیٰ کے خیرہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ پس ان میں سے ہر ایک کے خیرہ کو علیحدہ رکھا جائے۔

دودھ پینا۔ (اور ارشاد ربانی ہے): "گوبر اور خون کے بیچ خالص دودھ گلے سے سہل اترتا پینے والوں کے لیے" (النحل)

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ معراج کی رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں دودھ کا پیالہ اور شراب کا پیالہ پیش کیا گیا۔

عمیر مولیٰ ام الفضل کا بیان ہے کہ حضرت ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا عرفہ کے روز لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے کے متعلق شک ہوا۔ پس میں نے ایک برتن کے اندر آپ کی خدمت میں دودھ بھیجا تو آپ نے نوش فرمایا۔ سفیان کا بیان ہے کہ جب لوگوں کو عرفہ کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے میں شک ہوا تو حضرت ام الفضل نے آپ کی خدمت میں دودھ بھیجا۔ جب ان سے کہا جاتا کہ یہ حدیث موقوف ہے تو فرماتے کہ حضرت ام الفضل سے مروی ہے۔

ابو سفیان کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نقیع کے مقام سے ابو حمید ایک دودھ کا پیالہ لے کر حاضر بارگاہ ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اسے ڈھانپا کیوں نہیں؟ کچھ نہیں تو اوپر لکڑی ہی رکھ لیتے۔

اعمش کا بیان ہے کہ میں نے ابو صالح کو بیان کرتے سنا جو میرے خیال میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

عن جابر رضي الله عنه قال أبو حميد رجل من الأنصار من النقيع بإناء من لبن إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال النبي صلى الله عليه وسلم ألا خمرته ولو أن تعرض عليه عودا. وحدثني أبو سفيان عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم بهذا.

کہتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابو حمید نامی ایک شخص نقیع سے آیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک برتن کے اندر دودھ لے کر حاضر ہوا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ اسے ڈھانپ کیوں نہیں لیا، خواہ ایک لکڑی ہی اوپر رکھ لیتے ــــ اس کو ابو سفیان نے بھی حضرت جابر سے ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی روایت کی ہے۔

۴۹۸ ـ حدثني محمود أخبرنا النضر أخبرنا شعبة عن أبي إسحاق قال سمعت البراء رضي الله عنه قال قدم النبي صلى الله عليه وسلم من مكة وأبو بكر معه قال أبو بكر مررنا براع وقد عطش رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أبو بكر رضي الله عنه فحلبت كثبة من لبن في قدح فشرب حتى رضيت وأتانا سراقة بن جعشم على فرس فدعا عليه فطلب إليه سراقة أن لا يدعو عليه وأن يرجع ففعل النبي صلى الله عليه وسلم.

ابو اسحاق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے تشریف لے گئے تو حضرت ابو بکر آپ کے ساتھ تھے۔ حضرت ابو بکر کہتے ہیں کہ ہمارا گزر ایک چرواہے کے پاس سے ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیاس لگی ہوئی تھی۔ حضرت ابو بکر کہتے ہیں کہ میں نے ایک پیالہ میں کچھ دودھ دوہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوش فرمایا یہاں تک کہ میں راضی ہو گیا۔ پھر سراقہ بن جعشم ایک گھوڑے پر سوار ہو کر ہمارے پاس آیا تو آپ نے اس کے لئے بد دعا کی۔ سراقہ نے آپ سے التجا کی کہ اس کے خلاف دعا نہ کی جائے اور وہ واپس لوٹ جائے گا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے خلاف دعا نہ کی۔

۴۹۹ ـ حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب حدثنا أبو الزناد عن عبد الرحمن عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم الصدقة اللقحة الصفي منحة والشاة الصفي منحة تغدو بإناء وتروح بآخر.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہترین صدقہ دودھیا اونٹنی کا دینا ہے جب بہت دودھ دیتی ہو یا اسی طرح بکری کا دینا ہے جو بہت دودھ دیتی ہو جس میں ایک برتن صبح کو بھر دیتی ہو اور ایک برتن دوسرے وقت۔

۵۰۰ ـ حدثنا أبو عاصم عن الأوزاعي عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس رضي الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم شرب لبنا فمضمض وقال إن له دسما. وقال إبراهيم بن طهمان عن شعبة عن قتادة عن أنس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رفعت إلى السدرة فإذا أربعة أنهار نهران ظاهران ونهران باطنان فأما الظاهران النيل والفرات وأما الباطنان فنهران في الجنة

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ نوش فرمایا پھر کلی کرکے فرمایا۔ اس میں چکنائی ہوتی ہے ــــ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مجھے سدرۃ المنتہیٰ تک لے جایا گیا تو وہاں چار نہریں تھیں۔ دو ظاہری نہریں اور دو باطنی نہریں۔ ظاہری نہروں کے نام نیل اور فرات ہیں۔ باطنی نہریں جنت میں ہیں۔ پھر میرے سامنے تین پیالے پیش کئے گئے ایک پیالے میں دودھ

وَالْفُرَاتُ وَأَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهَرَانِ فِي الْجَنَّةِ فَأُتِيتُ بِثَلَاثَةِ أَقْدَاحٍ قَدَحٌ فِيهِ لَبَنٌ وَقَدَحٌ فِيهِ عَسَلٌ وَقَدَحٌ فِيهِ خَمْرٌ فَأَخَذْتُ الَّذِي فِيهِ اللَّبَنُ فَشَرِبْتُ فَقِيلَ لِي أَصَبْتَ الْفِطْرَةَ أَنْتَ وَأُمَّتُكَ قَالَ هِشَامٌ وَسَعِيدٌ وَهَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَنْهَارِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرُوا ثَلَاثَةَ أَقْدَاحٍ.

کی شہد اور تیسرے میں شراب تھی۔ میں نے اس پیالے کو لیا جس میں دودھ تھا اور اسے پی لیا۔ پس مجھ سے کہا گیا کہ آپ نے اور آپ کی امت نے فطرت کو پا لیا۔ ہشام، سعید اور ہمام نے حضرت قتادہ سے، انہوں نے حضرت انس بن مالک سے اور انہوں نے حضرت مالک بن صعصعہ سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہروں کی روایت کی ہے لیکن انہوں نے تین پیالوں کا ذکر نہیں کیا۔

بَابُ اسْتِعْذَابِ الْمَاءِ

میٹھا پانی تلاش کرنا۔

١٠١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ أَنْصَارِيٍّ بِالْمَدِينَةِ مَالًا مِنْ نَخْلٍ وَكَانَ أَحَبُّ مَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ قَالَ أَنَسٌ فَلَمَّا نَزَلَتْ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ قَامَ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ وَإِنَّ أَحَبَّ مَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءَ وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلَّهِ أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللَّهِ فَضَعْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخٍ ذَلِكَ مَالٌ رَابِحٌ أَوْ رَايِحٌ شَكَّ عَبْدُ اللَّهِ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَفِي بَنِي عَمِّهِ وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ وَيَحْيَى رَايِحٌ.

اسحاق بن عبداللہ کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ انصار مدینہ میں کھجوروں کی دولت کے لحاظ سے حضرت ابو طلحہ سب سے بڑھے ہوئے تھے اور انہیں اپنا بیرحا باغ بہت محبوب تھا جو مسجد نبوی کے سامنے تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس باغ میں تشریف لے جا کر اس کا میٹھا پانی نوش فرمایا کرتے تھے۔ حضرت انس نے فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ تم ہرگز بھلائی کو نہیں پہنچ سکتے جب تک راہ خدا میں اپنی پسندیدہ چیز خرچ نہ کرو (سورہ آل عمران آیت ۹۲) حضرت ابو طلحہ کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم ہرگز نیکی کو نہیں پہنچ سکتے جب تک خرچ نہ کرو اور مجھے اپنی جائیداد میں بیرحا باغ سب سے پیارا ہے اور یہ اللہ کے لیے صدقہ ہے جس کی بھلائی اور ذخیرے کی اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں۔ یا رسول اللہ! آپ جہاں مناسب سمجھیں اسے راہ خدا میں خرچ فرمائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہت نفع بخش مال ہے یا فرمایا کہ مال ہے۔ عبداللہ کو اس میں شک ہے۔ جو کچھ تم نے کہا میں نے سن لیا اور میرے خیال میں تم اسے اپنے رشتہ داروں کو دے دو۔ حضرت ابو طلحہ نے ایسا ہی کیا اور اسے اپنے رشتہ داروں اور چچا زاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔

بَابُ شَوْبِ اللَّبَنِ بِالْمَاءِ

دودھ میں پانی ڈال کر پینا۔

١٠٢ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

زہری کا بیان ہے کہ مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ نوش فرماتے ہوئے دیکھا اور جب ان کے گھر تشریف لائے تو

فَشَرِبَ لَبَنًا وَأَتَى دَارَهُ فَحَلَبْتُ شَاةً فَشُبْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبِئْرِ فَتَنَاوَلَ الْقَدَحَ فَشَرِبَ وَعَنْ يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ فَأَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ فَضْلَهُ ثُمَّ قَالَ الْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ.

۵۰۰۲ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَمَعَهُ صَاحِبٌ لَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ فِي شَنَّةٍ وَإِلَّا كَرَعْنَا قَالَ وَالرَّجُلُ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِي حَائِطِهِ قَالَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عِنْدِي مَاءٌ بَائِتٌ فَانْطَلِقْ إِلَى الْعَرِيشِ قَالَ فَانْطَلَقَ بِهِمَا فَسَكَبَ فِي قَدَحٍ ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ لَهُ قَالَ فَشَرِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ شَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِي جَاءَ مَعَهُ.

بَابُ شُرْبِ الْحَلْوَاءِ وَالْعَسَلِ

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ لَا يَحِلُّ شُرْبُ بَوْلِ النَّاسِ لِشِدَّةٍ تَنْزِلُ لِأَنَّهُ رِجْسٌ. قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ. وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ فِي السَّكَرِ إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَجْعَلْ شِفَاءَكُمْ فِيمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ.

۵۰۰۳ ۔ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الْحَلْوَاءُ وَالْعَسَلُ.

بَابُ الشُّرْبِ قَائِمًا

۵۰۰۴ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ النَّزَّالِ قَالَ أَتَى عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى بَابِ الرَّحَبَةِ فَشَرِبَ قَائِمًا فَقَالَ

پس پانی ملا ہوا دودھ کا پیالہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پیش کیا۔ آپ نے پیا اور نوش فرمایا۔ حضرت کے بائیں جانب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور دائیں جانب ایک اعرابی تھا۔ آپ نے بچا ہوا اعرابی کو دے کر فرمایا اور فرمایا کہ دائیں جانب والا زیادہ حق دار ہے۔

سعید بن حارث کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے پاس تشریف فرما ہوئے اور آپ کے ساتھ ایک اور آدمی تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاری سے فرمایا اگر تمہارے پاس رات کا باسی پانی ہے مشکیزے میں تو لاؤ ورنہ ہم منہ لگا کر پی لیں گے اور وہ انصاری اس وقت اپنے باغ کو پانی دے رہا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ انصاری عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ میرے پاس باسی پانی موجود ہے۔ آپ چھپر والی جگہ تشریف لے چلیں۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ دونوں کو لے گیا۔ ایک پیالے میں پانی ڈالا اور اس میں بکری کا دودھ دوہا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوش فرمایا اور پھر اس شخص نے پیا جو آپ کے ساتھ آیا تھا۔

میٹھی چیز اور شہد پینا۔ زہری کا قول ہے کہ حالت ضرورت میں بھی آدمی کا پیشاب پینا حلال نہیں کیونکہ وہ ناپاک ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہارے لیے پاک چیزیں حلال کی گئیں۔ ابن مسعود نے نشہ آور چیزوں کے بارے میں فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حرام چیزوں میں تمہارے لیے شفا نہیں رکھی ہے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میٹھی چیز اور شہد کو بہت پسند فرمایا کرتے تھے۔

کھڑے ہو کر پینا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں پانی پیش کیا گیا جبکہ وہ باب الرحبہ کے پاس تھے تو انہوں نے کھڑے کھڑے پانی نوش فرمایا اور فرمایا کہ کچھ لوگ کھڑے ہو کر پانی

إِنَّ نَاسًا يَكْرَهُ أَحَدُهُمْ أَنْ يَشْرَبَ وَهُوَ قَائِمٌ وَإِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ كَمَا رَأَيْتُمُونِي فَعَلْتُ.

٥٢٦ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ سَمِعْتُ النَّزَّالَ بْنَ سَبْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ قَعَدَ فِي حَوَائِجِ النَّاسِ فِي رَحَبَةِ الْكُوفَةِ حَتَّى حَضَرَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ ثُمَّ أُتِيَ بِمَاءٍ فَشَرِبَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَذَكَرَ رَأْسَهُ وَرِجْلَيْهِ ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ فَضْلَهُ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ إِنَّ نَاسًا يَكْرَهُونَ الشُّرْبَ قَائِمًا وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ.

٥٢٧ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا مِنْ زَمْزَمَ.

بَابُ ٣٥٩ مَنْ شَرِبَ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ.

٥٢٨ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو النَّضْرِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّهَا أَرْسَلَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فَأَخَذَ بِيَدِهِ فَشَرِبَهُ زَادَ مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَلَى بَعِيرِهِ.

بَابُ ٣٦٠ الْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ فِي الشُّرْبِ

٥٢٩ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلَبَنٍ قَدْ شِيبَ بِمَاءٍ وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ وَعَنْ شِمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ فَشَرِبَ ثُمَّ أَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ وَقَالَ الْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ.

بَابُ ٣٦١ هَلْ يَسْتَأْذِنُ الرَّجُلُ مَنْ عَنْ يَمِينِهِ فِي الشُّرْبِ لِيُعْطِيَ الْأَكْبَرَ.

پینے کو مکروہ جانتے ہیں حالانکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح پانی پیتے دیکھا ہے جس طرح تم نے مجھے دیکھا ہے۔

عبد الملک بن میسرہ کا بیان ہے کہ میں نے نزال بن سبرہ کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق بیان کرتے ہوئے سنا کہ انہوں نے نماز ظہر پڑھی، پھر لوگوں کی حاجت روائی کے لیے کوفہ کی جامع مسجد کے صحن والے چبوترے پر بیٹھ گئے یہاں تک کہ نماز عصر کا وقت ہو گیا، پھر آپ کی خدمت میں پانی پیش کیا گیا تو پیا نوش فرمایا اور اپنے چہرہ اقدس، ہاتھوں کو دھویا، راوی نے سر اور پیروں کا بھی ذکر کیا ہے، پھر آپ کھڑے ہو گئے اور کھڑے کھڑے بچا ہوا پانی نوش فرمایا، پھر فرمایا کہ بعض لوگ کھڑے ہو کر پانی پینے کو برا

شعبی کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آب زمزم کھڑے ہو کر نوش فرمایا۔

اونٹ پر سوار ہونے کی حالت میں پینا۔

عمیر مولیٰ ابن عباس نے حضرت ام الفضل بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک پیالے کے اندر دودھ بھیجا جبکہ آپ عرفہ کی شام کو ٹھہرے ہوئے تھے۔ آپ نے اسے دست مبارک میں لے کر نوش فرمالیا۔ امام مالک نے ابو النضر سے جو روایت کی اس میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ اپنے اونٹ پر تھے۔

پینے میں دائیں جانب والا زیادہ حقدار ہے۔

ابن شہاب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ پیش کیا گیا جس میں پانی ملا ہوا تھا۔ آپ کے دائیں جانب ایک اعرابی اور بائیں طرف حضرت ابوبکر صدیق تھے۔ پس آپ نے نوش فرمایا اور بچا ہوا اعرابی کو دے کر فرمایا کہ دائیں جانب والا زیادہ حقدار ہے۔

دائیں جانب والے سے اجازت لے کر بڑے آدمی کو پہلے پلانا۔

۵۰۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ الْأَشْيَاخُ فَقَالَ لِلْغُلَامِ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ هَؤُلَاءِ فَقَالَ الْغُلَامُ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا أُوثِرُ بِنَصِيبِي مِنْكَ أَحَدًا قَالَ فَتَلَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِهِ۔

بَابُ الْكَرْعِ فِي الْحَوْضِ

۵۰۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَمَعَهُ صَاحِبٌ لَهُ فَسَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبُهُ فَرَدَّ الرَّجُلُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي وَهِيَ سَاعَةٌ حَارَّةٌ وَهُوَ يُحَوِّلُ فِي حَائِطٍ لَهُ يَعْنِي الْمَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ فِي شَنَّةٍ وَإِلَّا كَرَعْنَا وَالرَّجُلُ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِي حَائِطٍ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عِنْدِي مَاءٌ بَائِتٌ فِي شَنَّةٍ فَانْطَلَقَ إِلَى الْعَرِيشِ فَسَكَبَ فِي قَدَحٍ مَاءً ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ لَهُ فَشَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَعَادَ فَشَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِي جَاءَ مَعَهُ۔

بَابُ خِدْمَةِ الصِّغَارِ الْكِبَارَ

۵۰۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ قَائِمًا عَلَى الْحَيِّ أَسْقِيهِمْ عُمُومَتِي وَأَنَا أَصْغَرُهُمُ الْفَضِيخَ فَقِيلَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فَقَالَ اكْفِئْهَا فَكَفَأْنَا قُلْتُ لِأَنَسٍ مَا شَرَابُهُمْ قَالَ رُطَبٌ وَبُسْرٌ فَقَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَنَسٍ وَكَانَتْ خَمْرَهُمْ

ابو حازم بن دینار نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پینے کی کوئی چیز پیش کی گئی تو آپ نے اس میں سے نوش فرمایا۔ آپ کے دائیں طرف ایک لڑکا تھا اور بائیں جانب بڑی عمر کے لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ پس آپ نے لڑکے سے پوچھا۔ کیا تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ یہ ان حضرات کو دے دوں؟ لڑکا عرض گزار ہوا کہ خدا کی قسم، یا رسول اللہ! میں آپ سے ملنے والے اپنے حصے میں کسی کو ترجیح نہیں دوں گا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پیالہ اس کے ہاتھ میں دے دیا۔

حوض سے منہ لگا کر پانی پینا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے پاس تشریف لے گئے اور ایک صحابی آپ کی معیت میں تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھی نے اسے سلام کیا تو اس آدمی نے سلام کا جواب دیا اور عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، یہ سخت گرمی کا وقت ہے اور اس وقت وہ اپنے باغ کو پانی دے رہا تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تمہارے پاس مشک میں رات کا پانی ہو تو دو ورنہ ہم کسی اور جگہ سے منہ لگا کر پی لیں گے۔ وہ آدمی باغ کو پانی دے رہا تھا کہ عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! میرے پاس مشک میں رات کا پانی موجود ہے لہٰذا آپ چھپر کی طرف تشریف لے چلیے۔ چنانچہ ایک پیالے میں اس نے پانی نکالا پھر اپنی بکری کا اس میں دودھ دوہا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے استعمال فرمایا۔ پھر وہ شخص دوبارہ لایا تو اس آدمی نے پیا جو آپ کے ساتھ آیا تھا۔

چھوٹوں کا بڑوں کی خدمت کرنا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں کھڑا ہوا اپنے چچاؤں کو فضیخ شراب پلا رہا تھا اور میں ان سب میں سب سے چھوٹا تھا۔ جب اس وقت کہا گیا کہ شراب حرام کی گئی ہے تو انہوں نے فرمایا کہ اسے پھینک دو۔ چنانچہ ہم نے پھینک دی۔ سلیمان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس سے پوچھا کہ ان کی کیا شراب تھی؟ فرمایا تر اور خشک کھجوروں کی۔

ثُمَّ يَخْلُو أَنَسٌ. وَحَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِي أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ كَانَتْ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ.

اور کہتے انس نے کہا ... ہمیں فرمایا۔ میرے بعض ساتھیوں کا بیان ہے کہ حضرت انس کو فرماتے ہوئے سنا ...

بَابُ تَغْطِيَةِ الْإِنَاءِ

برتنوں کو ڈھانپ کر رکھنا۔

۵۲۳ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ أَوْ أَمْسَيْتُمْ فَكُفُّوا صِبْيَانَكُمْ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوهُمْ فَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا وَأَوْكُوا قِرَبَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ وَخَمِّرُوا آنِيَتَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ وَلَوْ أَنْ تَعْرُضُوا عَلَيْهَا شَيْئًا وَأَطْفِئُوا مَصَابِيحَكُمْ.

عطاء نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات کی تاریکی چھا جائے یا شام ہو جائے تو اپنے بچوں کو روک لو کیونکہ شیطان اس وقت پھیلے ہوئے ہوتے ہیں اور جب ایک گھنٹہ رات گزر جائے تو ان کو چھوڑ دو اور اللہ کا نام لے کر دروازے بند کر لو کیونکہ شیطان بند دروازوں کو نہیں کھولتے اور اللہ کا نام لے کر اپنی مشک کا منہ باندھ دو اور اللہ کا نام لے کر اپنے برتنوں کو ڈھک دو خواہ چوڑائی میں ہی ان کے اوپر کوئی چیز رکھی جائے اور اپنے چراغوں کو بجھا دو۔

۵۲۴ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَطْفِئُوا الْمَصَابِيحَ إِذَا رَقَدْتُمْ وَغَلِّقُوا الْأَبْوَابَ وَأَوْكُوا الْأَسْقِيَةَ وَخَمِّرُوا الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَلَوْ بِعُودٍ تَعْرُضُهُ عَلَيْهِ.

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سونے لگو تو اپنے چراغوں کو بجھا دو اور دروازوں کو بند کر دو اور اپنی مشکوں کے منہ بند کر دو اور کھانے پینے کی چیزوں کو ڈھانپ دو اور میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا خواہ ان کے اوپر چوڑائی میں لکڑی ہی رکھ دو۔

بَابُ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ

مشک کا منہ کھول کر پانی پینا۔

۵۲۵ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ يَعْنِي أَنْ تُكْسَرَ أَفْوَاهُهَا فَيُشْرَبَ مِنْهَا.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ مشک کا منہ کھول کر اس سے پانی پیا جائے۔

۵۲۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مشک کے ساتھ منہ لگا کر پانی پینے سے منع فرماتے ہوئے سنا۔ عبداللہ نے معمر وغیرہ سے نقل کیا ہے کہ اس سے مراد منہ لگا کر

اخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ مَعْمَرٌ اَوْ غَيْرُهٗ هُوَ الشُّرْبُ مِنْ اَفْوَاهِهَا.

پانی پیتا ہے۔

◆ ◆ ◆

بَابُ الشُّرْبِ مِنْ فَمِ السِّقَاءِ

مشک سے منہ لگا کر پانی پینا۔

٥٥٠٦۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ قَالَ قَالَ لَنَا عِكْرِمَةُ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَشْيَاءَ قِصَارٍ حَدَّثَنَا بِهَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فَمِ الْقِرْبَةِ اَوِ السِّقَاءِ وَاَنْ يَّمْنَعَ جَارَهٗ اَنْ يَّغْرِزَ خَشَبَهٗ فِيْ دَارِهٖ.

ایوب کا بیان ہے کہ عکرمہ نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ چھوٹی چھوٹی باتیں نہ بتاؤں جو ہم سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتائیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزہ یا مشک کے منہ سے منہ لگا کر پانی پینے سے منع فرمایا اور اس بات سے بھی منع فرمایا ہے کہ کوئی اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں لکڑی گاڑنے سے روکے۔

٥٥٠٧۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ اَخْبَرَنَا اَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّشْرَبَ مِنْ فِي السِّقَاءِ.

عکرمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے منہ سے منہ لگا کر پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔

٥٥٠٨۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ.

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے منہ سے منہ لگا کر پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔

◆ ◆ ◆

بَابُ التَّنَفُّسِ فِي الْاِنَاءِ

برتن کے اندر سانس لینا۔

٥٥٠٩۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا شَرِبَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْاِنَاءِ وَاِذَا بَالَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحْ ذَكَرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ وَاِذَا تَمَسَّحَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِيْنِهٖ.

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی پانی پیے تو برتن میں سانس نہ لے اور جب تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو ذکر کو داہنا ہاتھ نہ لگائے اور اگر استنجا کرے تو داہنا ہاتھ نہ لگایا جائے۔

◆ ◆ ◆

بَابُ الشُّرْبِ بِنَفَسَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةٍ

دو یا تین سانسوں میں پانی پینا۔

٥٥١٠۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ وَّاَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ اَنَسٌ يَتَنَفَّسُ فِي الْاِنَاءِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا وَّزَعَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ ثَلَاثًا.

ثمامہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ برتن سے پانی پیتے وقت دو یا تین سانس لیتے تھے اور ان کا خیال تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تین سانس لیا کرتے تھے۔

◆ ◆ ◆

بَابُ الشُّرْبِ فِيْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ

سونے کے برتن میں پینا۔

۵۹۲ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ حُذَيْفَةُ بِالْمَدَائِنِ فَاسْتَسْقَى فَأَتَاهُ دِهْقَانٌ بِقَدَحِ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهِ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَرْمِهِ إِلَّا أَنِّي نَهَيْتُهُ فَلَمْ يَنْتَهِ وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَالشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَقَالَ هُنَّ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ.

ابن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدائن میں تھے۔ انہوں نے پانی مانگا تو ایک کسان چاندی کے پیالے میں ان کے لیے پانی لایا۔ انہوں نے اسے پھینک دیا اور فرمایا کہ میں اسے نہ پھینکتا لیکن یہ شخص منع کرنے کے باوجود باز نہ آیا حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ریشم اور دیباج پہننے، نیز سونے اور چاندی کے برتنوں میں پینے سے منع فرمایا ہے اور حضور نے فرمایا کہ دنیا میں یہ چیزیں ان (کافروں) کے لیے ہیں اور آخرت میں تمہارے لیے ہیں۔

بَابُ آنِيَةِ الْفِضَّةِ

چاندی کے برتن میں پینا۔

۵۹۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ خَرَجْنَا مَعَ حُذَيْفَةَ وَذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَشْرَبُوا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَالدِّيبَاجَ فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ.

ابن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ نکلے تو انہوں نے ذکر کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سونے اور چاندی کے برتنوں میں نہ پیا کرو نیز ریشم اور دیباج نہ پہنا کرو کیونکہ یہ چیزیں دنیا میں ان (کافروں) کے لیے ہیں اور آخرت میں تمہارے لیے ہیں۔

۵۹۴ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِي يَشْرَبُ فِي إِنَاءِ الْفِضَّةِ إِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ.

عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو چاندی کے برتن سے پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ بھرتا ہے۔

۵۹۵ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِي وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الشُّرْبِ فِي الْفِضَّةِ أَوْ قَالَ آنِيَةِ الْفِضَّةِ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا۔ آپ نے ہمیں بیمار کی عیادت کرنے، جنازے کے ساتھ جانے، چھینکنے والے کو جواب دینے، دعوت کرنے والے کی دعوت کو قبول کرنے، سلام کو پھیلانے، مظلوم کی مدد کرنے اور قسم کھانے والوں کی قسم کو پورا کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ اور منع فرمایا ہے سونے کی انگوٹھی، چاندی میں پینے یا فرمایا کہ چاندی کے برتن میں پینے

وعن المياثر القسي وعن لبس الحرير والديباج والإستبرق.

باب ۳۱ الشرب في الأقداح

۵۱۹ — حدثني عمرو بن عباس حدثنا عبد الرحمن حدثنا سفيان عن سالم أبي النضر عن عمير مولى أم الفضل عن أم الفضل أنهم شكوا في صوم النبي صلى الله عليه وسلم يوم عرفة فبعثت إليه بقدح من لبن فشربه.

باب ۳۲ الشرب من قدح النبي صلى الله عليه وسلم وآنيته

وقال أبو بردة قال لي عبد الله بن سلام ألا أسقيك في قدح شرب النبي صلى الله عليه وسلم فيه.

۵۲۰ — حدثنا سعيد بن أبي مريم حدثنا أبو غسان قال حدثني أبو حازم عن سهل بن سعد رضي الله عنه قال ذكر للنبي صلى الله عليه وسلم امرأة من العرب فأمر أبا أسيد الساعدي أن يرسل إليها فأرسل إليها فقدمت فنزلت في أجم بني ساعدة فخرج النبي صلى الله عليه وسلم حتى جاءها فدخل عليها فإذا امرأة منكسة رأسها فلما كلمها النبي صلى الله عليه وسلم قالت أعوذ بالله منك فقال قد أعذتك مني فقالوا لها أتدرين من هذا قالت لا قالوا هذا رسول الله صلى الله عليه وسلم جاء ليخطبك قالت كنت أنا أشقى من ذلك فأقبل النبي صلى الله عليه وسلم يومئذ حتى جلس في سقيفة بني ساعدة هو وأصحابه ثم قال اسقنا يا سهل فخرجت لهم بهذا القدح فأسقيتهم فيه فأخرج لنا

زرد ریشمی گدوں پر بیٹھنے سے اور ریشم، دیباج یا استبرق کے پہننے سے منع فرمایا۔

پیالوں میں پینا۔

عمیر مولیٰ ام الفضل نے حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ لوگوں کو عرفہ کے روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے کے بارے میں شک ہوا تو انہوں نے حضور کی خدمت میں دودھ کا ایک پیالہ بھیجا تو آپ نے اسے نوش فرمالیا۔

حضور کے پیالے یا برتن سے پینا۔

حضرت ابو بردہ کا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت عبداللہ بن سلام نے کہا کہ کیا میں آپ کو اس پیالے میں پانی نہ پلاؤں جس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نوش فرماتے تھے۔

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور ایک عرب عورت کا ذکر کیا گیا تو آپ نے حضرت ابو اسید ساعدی کو حکم دیا کہ اسے بلا بھیجیں۔ پس انہوں نے اس کی طرف پیغام بھیج دیا تو وہ آئی اور بنی ساعدہ کے ایک گڑھی میں آ ٹھہری۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نکلے حتیٰ کہ اس کے پاس جا پہنچے، دیکھا تو وہ عورت سر جھکائے بیٹھی ہے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ساتھ گفتگو فرمائی تو اس نے کہا میں آپ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ میری جانب سے تم پناہ میں ہو۔ لوگوں نے اس عورت سے کہا، کیا تم جانتی ہو کہ یہ کون ہیں؟ عورت نے نفی میں جواب دیا تو لوگوں نے کہا کہ یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو تجھے نکاح کا پیغام دینے آئے تھے۔ عورت کہنے لگی کہ پھر تو میری بڑی بدبختی ہوئی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے واپس ہو گئے، یہاں تک کہ اپنے ساتھیوں سمیت سقیفہ بنی ساعدہ

سَهْلٌ ذٰلِكَ الْقَدَحَ فَشَرِبْنَا مِنْهُ. قَالَ ثُمَّ اسْتَوْهَبَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بَعْدَ ذٰلِكَ فَوَهَبَهُ لَهُ.

٥٠٥ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ قَالَ رَأَيْتُ قَدَحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَدِ انْصَدَعَ فَسَلْسَلَهُ بِفِضَّةٍ قَالَ وَهُوَ قَدَحٌ جَيِّدٌ عَرِيضٌ مِنْ نُضَارٍ قَالَ قَالَ أَنَسٌ لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْقَدَحِ أَكْثَرَ مِنْ كَذَا وَكَذَا قَالَ وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ إِنَّهُ كَانَ فِيهِ حَلْقَةٌ مِنْ حَدِيدٍ فَأَرَادَ أَنَسٌ أَنْ يَجْعَلَ مَكَانَهَا حَلْقَةً مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ فَقَالَ لَهُ أَبُو طَلْحَةَ لَا تُغَيِّرَنَّ شَيْئًا صَنَعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرَكَهُ

بَابُ شُرْبِ الْبَرَكَةِ وَالْمَاءِ الْمُبَارَكِ

٥٠٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا هٰذَا الْحَدِيثَ قَالَ قَدْ رَأَيْتُنِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ حَضَرَتِ الْعَصْرُ وَلَيْسَ مَعَنَا مَاءٌ غَيْرَ فَضْلَةٍ فَجُعِلَ فِي إِنَاءٍ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهِ وَفَرَّجَ أَصَابِعَهُ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى أَهْلِ الْوُضُوءِ الْبَرَكَةُ مِنَ اللّٰهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَتَفَجَّرُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ النَّاسُ وَشَرِبُوا فَجَعَلْتُ لَا آلُو مَا جَعَلْتُ فِي بَطْنِي مِنْهُ فَعَلِمْتُ أَنَّهُ بَرَكَةٌ قُلْتُ لِجَابِرٍ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِائَةٍ تَابَعَهُ عَمْرٌو عَنْ جَابِرٍ وَقَالَ حُصَيْنٌ وَعَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً وَتَابَعَهُ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ جَابِرٍ

پس ہم نے اس پیالے میں پیا۔ پھر آپ نے فرمایا اے سہل! ہمیں پانی پلاؤ۔ حضرت سہل نے ہمارے لیے یہ پیالہ نکالا اور ہمیں اس میں پلایا۔

عاصم احول کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک پیالہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس دیکھا جو پھٹ گیا تھا اور چاندی کے تاروں سے گانٹھا ہوا تھا۔ ان کا بیان ہے کہ وہ عمدہ اور چوڑا نضار لکڑی کا تھا۔ ان کا بیان ہے کہ حضرت انس نے فرمایا میں نے اس پیالے میں بے شمار مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پلایا ہے۔ ان کا بیان ہے کہ ابن سیرین نے کہا کہ اس کے گرد لوہے کا ایک حلقہ تھا۔ پس حضرت انس کا ارادہ ہوا کہ اس کے گرد سونے یا چاندی کا حلقہ لگوا دیں تو حضرت ابو طلحہ نے ان سے فرمایا کہ کسی چیز کو جسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنایا ہے اس کو تبدیل کرنے کی خواہش نہ کرو، چنانچہ انہوں نے ارادہ ترک کر دیا۔

برکت والا پانی پینا۔

سالم بن ابو الجعد نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مذکورہ حدیث کی روایت کرتے ہوئے کہا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، عصر کی نماز کا وقت ہو گیا اور ہمارے پاس بچے ہوئے پانی کے سوا کچھ نہ تھا۔ وہ ایک برتن میں ڈال کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ حضور نے اپنا دست مبارک اس میں ڈالا اور انگلیوں کو کھول دیا، پھر فرمایا: آؤ وضو کرنے والو، برکت اللہ کی طرف سے ہے۔ پس میں نے دیکھا کہ پانی آپ کی انگشتان مبارک سے ابل رہا ہے۔ پس لوگوں نے وضو کیا اور پانی پیا۔ میں نے اپنے پیٹ میں ڈالنے میں کوئی کمی نہ کی کیونکہ میں جانتا تھا کہ یہ برکت والا پانی ہے۔ میں نے حضرت جابر سے کہا کہ اس وقت آپ کتنے حضرات تھے؟ فرمایا چودہ سو۔ اس کی عمرو نے حضرت جابر سے روایت کی ہے۔ حصین اور عمرو بن مرہ نے سالم سے حضرت جابر کے واسطے سے پندرہ سو کی روایت کی ہے اور سعید بن مسیب نے حضرت جابر سے روایت کی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ الْمَرْضٰى

بَابٌ ۳۲۳ مَا جَاءَ فِي كَفَّارَةِ الْمَرَضِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى مَنْ يَعْمَلْ سُوْءًا يُجْزَ بِهٖ

۵۰۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُصِيبَةٍ تُصِيبُ الْمُسْلِمَ إِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا عَنْهُ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا۔

۵۰۱ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصَبٍ وَلَا هَمٍّ وَلَا حُزْنٍ وَلَا أَذًى وَلَا غَمٍّ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا إِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ۔

۵۰۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَالْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُفَيِّئُهَا الرِّيحُ مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا مَرَّةً وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَالْأَرْزَةِ لَا تَزَالُ حَتَّى يَكُونَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً۔ وَقَالَ زَكَرِيَّاءُ حَدَّثَنِي سَعْدٌ حَدَّثَنَا ابْنُ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۵۰۳ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللہ کے حکم سے مشقت میں پڑا ہوا اس پر صابر رہتا ہے۔

مریضوں کا بیان

مرض کے کفارہ ہونے کا بیان

ارشاد ربانی ہے۔ جو برا کام کرے گا اس کا بدلہ دیا جائے گا۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی مصیبت ایسی نہیں جو کسی مسلمان کو پہنچے مگر اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے، یہاں تک کہ اس کانٹے کے بدلے بھی جو اسے چبھ جائے۔

عطاء بن یسار نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمان کو پہنچنے والی کوئی فکر، تکلیف، غم، ملال، اذیت اور گھبراہٹ ایسی نہیں، خواہ اس کے پیر میں کانٹا ہی چبھے مگر اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن کی مثال کھیتی کے پودے جیسی ہے جسے ہوا کبھی ادھر ادھر جھکاتی اور کبھی سیدھا کر دیتی ہے اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت جیسی ہے کہ ہمیشہ ایک حالت پر کھڑا رہتا ہے اور جب ایک ہی دفعہ اسے جڑ سے اکھاڑ پھینکا جاتا ہے۔ زکریا، سعد، ابن کعب، حضرت کعب بن مالک نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

عطاء بن یسار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کی مثال کھیتی کے پودے جیسی ہے، جب ہوا آتی ہے تو اسے ایک جانب جھکا دیتی ہے اور جب رک جاتی ہے تو وہ سیدھا ہو جاتا ہے

مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ مِنْ حَيْثُ أَتَتْهَا
الرِّيحُ كَفَأَتْهَا فَإِذَا اعْتَدَلَتْ تَكَفَّأُ بِالْبَلَاءِ وَالْفَاجِرُ
كَالْأَرْزَةِ صَمَّاءَ مُعْتَدِلَةً حَتَّى يَقْصِمَهَا اللّٰهُ إِذَا شَاءَ.

٦٠٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ يَسَارٍ أَبَا الْحُبَابِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُصِبْ مِنْهُ.

بَابُ شِدَّةِ الْمَرَضِ

٦٠٥ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشَدَّ عَلَيْهِ الْوَجَعُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

٦٠٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ وَهُوَ يُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا وَقُلْتُ إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا قُلْتُ إِنَّ ذَاكَ بِأَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ قَالَ أَجَلْ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى إِلَّا حَاتَّ اللّٰهُ عَنْهُ خَطَايَاهُ كَمَا تَحَاتُّ وَرَقُ الشَّجَرِ.

سیدھا ہو جاتا ہے اور بدکار آدمی کی مثال صنوبر کے درخت جیسی ہے جو اکڑ کر سیدھا کھڑا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے تو اسے یکبارگی جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دیتا ہے۔

عبداللہ بن یوسف، مالک، محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابو صعصعہ، سعید بن یسار، ابو الحباب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو اسے تکالیف میں مبتلا کرتا ہے۔

شدت مرض

ابو وائل نے مسروق سے روایت کی ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ درد میں مبتلا ہوا ہو۔

حارث بن سوید نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی علالت کے دوران آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس وقت آپ کو سخت بخار چڑھا ہوا تھا۔ میں عرض گزار ہوا کہ حضور کو تو بڑا سخت بخار ہے، شاید یہ اس وجہ سے ہے کہ آپ کے لیے دوگنا اجر ہے۔ فرمایا کہ اسی طرح کسی مسلمان کو ایسا نہیں کہ اسے تکلیف پہنچے مگر اس کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جیسے درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔

ف: ان احادیث سے متعلقہ بات اسی جلد کی حدیث [illegible] میں بھی ہو چکی ہے۔ [illegible]
سب کچھ پروردگار عالم کی طرف سے ہے۔ وہ انعامات سے نواز کر اصحاب ثروت کا شکر کا امتحان لیتا ہے اور مصائب میں مبتلا کر کے اپنے بندوں کا صبر دیکھتا ہے۔ اگر تکالیف کو بندہ اپنے مالک کی طرف سے جان کر صابر و شاکر رہے اور کسی کا شکوہ نہ کرے تو فرمان الٰہی ہے

إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ — بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

کے مطابق اپنے خالق و مالک کی معیت کو حاصل کر لیتا ہے۔ معیت یہی ہے کہ وہ اپنے اس بندے سے خوش ہو جاتا ہے اور اسے اپنے قرب سے نوازتا ہے۔ ہر تکلیف اور مصیبت پر اس کی خطائیں [illegible] جھڑتے ہیں اسی وقت [illegible] بنتا ہے جبکہ اسے اپنے مالک کا انعام سمجھ کر قبول کرے اور صبر سے کام لے۔ درحقیقت مصائب و تکالیف اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں کا حصہ رہا ہے [illegible]

طور پر انبیائے کرام کو حق تعالیٰ اور دین الٰہی سے عشق ہوتا اور وہ ان سے لطف اندوز ہوا کرتے تھے۔ اسی لذت کے طور پر اولیاء اللہ کو بھی ابتلاءات سے حصہ ملتا رہتا ہے اور ساری کائنات کے آقا و مولیٰ سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو لوگوں نے تمام انبیائے کرام سے زیادہ اذیتیں پہنچائیں۔ یہاں تک کہ لوگوں نے آپ پر پتھر برسائے لیکن آپ نے دعائیں دیں۔

جفائیں سہہ کر اپنی خلقت کے بیگانوں پر
اپنی رحمت برسا پتھر برسانے والے دشمنوں پر

غالباً ۱۹۵۵ء یا ۱۹۵۶ء کی بات ہے کہ راقم الحروف کے والد محترم شیر بیشۂ سنت مفتی اعظم ہند شاہ محمد مصطفےٰ رضا خاں صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۶۵ھ ۱۹۳۶ء) پر فالج کا حملہ ہوا۔ حضرت نے خط لکھ کر حال دریافت کیا تو حضرت نے ہی دونوں کے بعد جوابی گرامی نامہ میں یہ تحریر فرمایا ―― "عزیزم! بالکل ٹھیک ہوں۔ تمہارے جیسے نیک لوگوں کی دعاؤں کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے تندرست کر دیا ہوں۔ میں اس قابل کہاں ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے آزمائے یہ چیزیں تو اس کے خاص بندوں کا حصہ ہیں۔" ―
سبحان اللہ!

سرمایۂ ملت کے حسیم اللسان نگہبان حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۳۴ھ ۱۶۲۴ء) نے اپنا یہی معمولہ حصہ بیان فرمایا ہے۔ اسی طرح اللہ علیہ کے یہ مکتوب گرامی میں جس کے چند یہ جملے تحریر فرمایا۔

"مقبول بندہ وہ ہے جو اپنے مولیٰ کی رضا پر راضی ہے جو اپنی رضا کو ترک کر دے وہ اپنے نفس کا بندہ ہے بندہ خدا کو چاہیے کہ مالک اگر اس کے گلے پر چھری بھی چلائے تو شاداں و فرحاں رہے اور مالک کے اس فعل کو اپنا حق جانے۔ اگر مالک اللہ کی حق کی جانب سے کراہت پیدا ہوئی یا دل نے تنگی محسوس کی تو یہ اپنی بندگی کے خلاف اور دائرہ بندگی سے باہر ہونا ہے۔" (مکتوبات دفتر دوم، مکتوب ۸۸)

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو جہانگیر نے جب قلعہ گوالیار سے رہائی عطا کر کے لشکر کے ساتھ رہنے کی پابندی لگا دی۔ قید کی اس مصیبت کے دنوں میں حضرت آگرہ میں اپنے مخدوم زادگان خواجہ عبداللہ اور عبیداللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کے نام مکتوب گرامی لکھتے ہوئے اس میں یہ بھی تحریر فرمایا۔

"ایام حبس میں جب اپنی ناکامی اور بے اختیاری کو دیکھتا ہوں تو عجب لطف اٹھاتا اور مزا ذوق پاتا ہوں۔ ان آلام و راحت میں وقت گزرنے والے مصیبت زدگان کے تدارک کر جائیں اور اس کی مصیبت کے جمال کا کیا ادراک کریں۔ بچوں کی لذت شادمانی کا کیا مظہر ہے اور میں نے گالی کی لذت پانی ہر وہ اسے ایک خزانے کے بدلے نہیں خریدتا۔" (مکتوبات دفتر سوم، مکتوب ۹۲)

ہاں یہ پی کر جیتی مصطفےٰ سے تو جو لیتے خدا
جس کو بوسہ صدمہ اٹھا نازہ دوا اٹھائے کیوں

باب ۳۲۱۔ أَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ

سب لوگوں سے زیادہ انبیائے کرام کو تکالیف پہنچیں۔ پھر وہ بھی درجات کے مطابق تھیں۔

۵ ۲۵ ― حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ ابْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ

― حارث بن سوید نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوْعَكُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّكَ تُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا قَالَ أَجَلْ إِنِّيْ أُوْعَكُ كَمَا يُوْعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ قُلْتُ ذٰلِكَ أَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ قَالَ أَجَلْ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيْبُهُ أَذًى شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا۔

باب ۳۳ وُجُوْبِ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ

۸ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُوْدُوا الْمَرِيْضَ وَفُكُّوا الْعَانِيَ۔

۹ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْأَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ نَهَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَلُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَالْمِيْثَرَةِ وَأَمَرَنَا أَنْ نَتْبَعَ الْجَنَائِزَ وَنَعُوْدَ الْمَرِيْضَ وَنُفْشِيَ السَّلَامَ۔

باب ۳۴ عِيَادَةِ الْمُغْمٰى عَلَيْهِ

۱۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ مَرِضْتُ مَرَضًا فَأَتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَهُمَا مَاشِيَانِ فَوَجَدَانِيْ أُغْمِيَ عَلَيَّ فَتَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ وَضُوْءَهُ عَلَيَّ فَأَفَقْتُ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ أَصْنَعُ فِيْ مَالِيْ، كَيْفَ أَقْضِيْ فِيْ مَالِيْ فَلَمْ

کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو بخار تھا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ کو تو بہت سخت بخار چڑھا ہوا ہے۔ فرمایا ہاں مجھے اتنا بخار چڑھا ہوا ہے جتنا تم میں سے دو آدمیوں کو چڑھتا ہے۔ میں نے عرض کی کہ یہ اس وجہ سے ہوگا کہ آپ کے لیے دگنا اجر ہے، فرمایا ہاں یہی بات ہے کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ اس کو کانٹا چبھنے کی تکلیف یا اس سے زیادہ پہنچتی ہے مگر اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ جھاڑ دیتا ہے جیسے درخت اپنے پتے جھاڑ دیتا ہے۔

بیمار کی عیادت کرنا ضروری ہے۔

ابو وائل سے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بھوکے کو کھانا کھلاؤ، بیمار کی مزاج پرسی کیا کرو اور قیدی کو چھڑایا کرو۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ نے ہمیں سونے کی انگوٹھی اور ریشم، دیباج اور استبرق کے کپڑے پہننے اور قسی و میثرہ کپڑوں کے استعمال سے منع فرمایا اور جنازوں کے ساتھ جانے، بیمار کی عیادت کرنے اور سلام پھیلانے کا ہمیں حکم فرمایا ہے۔

بے ہوش کی عیادت کرنا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں بیمار پڑ گیا، پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ میری عیادت کے لیے پیدل تشریف لائے۔ انہوں نے مجھے بے ہوشی کی حالت میں پایا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور وضو سے بچا ہوا پانی مجھ پر چھڑکا تو مجھے ہوش آ گیا۔ میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میں اپنے مال کی تقسیم کس طرح کروں، میں اپنے مال کا فیصلہ کیا کروں، آپ نے مجھے کوئی جواب مرحمت نہ فرمایا یہاں تک

مجنون بشيء حتى نزلت آية الميراث

اور میراث کی آیت نازل ہو گئی۔

باب فضل من يصرع من الريح

مرگی والے کی فضیلت۔

۱۱۱۱۔ حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن عمران أبي بكر قال حدثني عطاء بن أبي رباح قال قال لي ابن عباس ألا أريك امرأة من أهل الجنة قلت بلى قال هذه المرأة السوداء أتت النبي صلى الله عليه وسلم فقالت إني أصرع وإني أتكشف فادع الله لي قال إن شئت صبرت ولك الجنة وإن شئت دعوت الله أن يعافيك فقالت أصبر فقالت إني أتكشف فادع الله لي أن لا أتكشف فدعا لها

عطاء بن ابی رباح کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھ سے فرمایا۔ کیا میں تمہیں جنتی عورت نہ دکھاؤں؟ میں عرض گزار ہوا کہ ضرور دکھائیے۔ فرمایا کہ یہ کالی عورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ مجھے مرگی ہوتی ہے اور میرا ستر کھل جاتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ سے میرے حق میں دعا کیجئے۔ فرمایا کہ اگر تم چاہو تو صبر کرو اور تمہیں جنت ملے گی اور اگر تم چاہو تو میں اللہ تعالیٰ سے تمہارے لیے دعا کروں کہ وہ تمہیں تندرست فرما دے۔ اس عورت نے عرض کی کہ میرا ستر کھل جاتا ہے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ میرا ستر نہ کھلا کرے۔ پس آپ نے اس کے لیے دعا کر دی۔

۱۱۱۲۔ حدثنا محمد أخبرنا مخلد عن ابن جريج أخبرني عطاء أنه رأى أم زفر تلك امرأة طويلة سوداء على ستر الكعبة

عطاء کا بیان ہے کہ انہوں نے ام زفر کو دیکھا کہ وہ دراز قامت اور سیاہ رنگ تھی اور کعبہ کے پردوں کے پاس دیکھا۔

باب فضل من ذهب بصره

نابینا ہونے کی فضیلت۔

۱۱۱۳۔ حدثنا عبد الله بن يوسف حدثنا الليث قال حدثني ابن الهاد عن عمرو مولى المطلب عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول إن الله قال إذا ابتليت عبدي بحبيبتيه فصبر عوضته منهما الجنة يريد عينيه تابعه أشعث بن جابر وأبو ظلال عن أنس عن النبي صلى الله عليه وسلم

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ جب میں اپنے کسی بندے کو دو محبوب چیزوں کے ذریعے آزماتا ہوں مراد آنکھیں ہیں تو ان کے بدلے میں اسے جنت دیتا ہوں۔ اسی طرح اشعث بن جابر اور ابو ظلال نے حضرت انس سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

باب عيادة النساء الرجال وعادت أم الدرداء رجلا من أهل المسجد من الأنصار

عورتوں کا مردوں کی عیادت کرنا۔

ام درداء نے مسجد میں رہنے والے ایک انصاری کی عیادت کی۔

۱۱۱۴۔ حدثنا قتيبة عن مالك عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة أنها قالت لما قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة وعك أبو بكر وبلال رضي الله عنهما قالت فدخلت

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو حضرت ابو بکر اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بخار آنے لگا۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں ان حضرات کے پاس

عَلَيْهِمَا فَقُلْتُ يَا أَبَتِ كَيْفَ تَجِدُكَ وَيَا بِلَالُ كَيْفَ تَجِدُكَ، قَالَتْ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمَّى يَقُولُ:

كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ
وَالْمَوْتُ أَدْنَى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ

وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أُقْلِعَتْ عَنْهُ يَقُولُ:

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً
بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ
وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مَجَنَّةٍ
وَهَلْ يَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَطَفِيلُ

قَالَتْ عَائِشَةُ فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ اللَّهُمَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدِّهَا وَصَاعِهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ۔

گئی اور کہا، ابا جان! آپ کا کیا حال ہے؟ اے بلال! تمہارا کیا حال ہے؟ ان کا بیان ہے کہ جب حضرت ابوبکر کو بخار چڑھتا تو پڑھتے:

ہر آدمی اپنے گھر والوں میں صبح کرتا ہے
حالانکہ موت ہے قریں اس کے نعل سے

اور حضرت بلال کا جب بخار اترتا تو یوں گویا ہوتے:

کاش کہ پھر اس وادی میں گزرے ایک شب
ہو نباتات جلیل و اذخر کا نظارہ جب
کیا مجنہ ہوگا مرا آب پینے کو کبھی
کیا شامہ و طفیل کی ہوگی زیارت پھر بھی اب

وہ فرماتی ہیں کہ پھر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور صورت حال آپ سے عرض کی تو آپ نے دعا کی: اے اللہ! مدینہ ہمیں ایسا ہی محبوب فرما جیسی محبت کہ ہمیں مکہ سے ہے، بلکہ اس سے بھی زیادہ اور اسے صحت بخش بنا دے اور اس کے مد و صاع میں بھی برکت عنایت فرما اور اس کے بخار کو جحفہ کی جانب بھیج دے۔

بَابُ عِيَادَةِ الصِّبْيَانِ

بچوں کی عیادت کرنا۔

۵۵۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَاصِمٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ ابْنَةً لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلَيْهِ وَهُوَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَعْدٌ وَأُبَيٌّ نَحْسِبُ أَنَّ ابْنَتِي قَدْ حُضِرَتْ فَاشْهَدْنَا فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا السَّلَامَ وَيَقُولُ إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَمَا أَعْطَى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ مُسَمًّى فَلْتَحْتَسِبْ وَلْتَصْبِرْ فَأَرْسَلَتْ تُقْسِمُ عَلَيْهِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا فَرُفِعَ الصَّبِيُّ فِي حَجْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَفْسُهُ تَقَعْقَعُ فَفَاضَتْ عَيْنَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ مَا هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ هَذِهِ رَحْمَةٌ وَضَعَهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ مَنْ شَاءَ مِنْ عِبَادِهِ

ابو عثمان نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی نے آپ کو بلا بھیجا اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور حضرت سعد اور ہمارا خیال ہے کہ ابی بن کعب بھی۔ پیغام بھیجا کہ میری بچی کا آخری وقت ہے لہٰذا ہمارے پاس تشریف لائیے۔ آپ نے صاحبزادی کو سلام بھیجا اور فرمایا کہ بے شک اللہ ہی کا ہے جو اس نے لے لیا اور اسی کا ہے جو دے دیا اور ہر ایک کا اس کے پاس ایک مقررہ وقت ہے لہٰذا انہیں چاہیے کہ صبر کریں اور ثواب کی امید رکھیں۔ صاحبزادی نے قسم دے کر بلا بھیجا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور آپ کے ساتھ ہم بھی۔ بچے کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں دیا گیا اور اس کا سانس اکھڑ رہا تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ حضرت سعد نے ان سے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ کیا ہے؟ فرمایا کہ یہ رحمت ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنے جن بندوں کے دلوں میں چاہتا ہے رکھتا ہے اور اللہ اپنے بندوں پر رحم فرماتا ہے

وَلَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ إِلَّا الرُّحَمَاءَ.

فرما کر رحم کرتا ہے۔

بَابُ ۳۲۲ عِيَادَةِ الْأَعْرَابِ

بدویوں کی عیادت کرنا۔

۹۱۳ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أَعْرَابِيٍّ يَعُودُهُ قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ عَلَى مَرِيضٍ يَعُودُهُ فَقَالَ لَهُ لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ قُلْتَ طَهُورٌ كَلَّا بَلْ هِيَ حُمَّى تَفُورُ أَوْ تَثُورُ عَلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ تُزِيرُهُ الْقُبُورَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَعَمْ إِذًا.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک اعرابی کی عیادت کرنے تشریف لے گئے۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مریض کی عیادت کرتے تو فرمایا کرتے کوئی حرج نہیں انشاء اللہ (گناہوں سے) پاک ہو جاؤ گے۔ راوی کا بیان ہے کہ اعرابی نے کہا کہ آپ اسے پاک بتاتے ہیں ہرگز نہیں بلکہ یہ بخار ایک بوڑھے آدمی پر جوش مار رہا ہے اور اسے قبر میں پہنچا کر چھوڑے گا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا ایسا ہی سہی۔

بَابُ ۳۲۳ عِيَادَةِ الْمُشْرِكِ

مشرک کی عیادت کرنا۔

۹۱۴ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ غُلَامًا لِيَهُودَ كَانَ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ فَقَالَ أَسْلِمْ فَأَسْلَمَ. وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ لَمَّا حُضِرَ أَبُو طَالِبٍ جَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہودیوں کا ایک لڑکا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہ بیمار ہو گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی عیادت فرمانے کے لیے تشریف لے گئے۔ پس آپ نے اس سے فرمایا کہ مسلمان ہو جا، تو وہ مسلمان ہو گیا۔ سعید بن مسیب نے اپنے والد ماجد حضرت مسیب سے روایت کی ہے کہ جب ابو طالب کا وقت آیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے۔

بَابُ ۳۲۴ إِذَا عَادَ مَرِيضًا فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى بِهِمْ جَمَاعَةً.

جب عیادت کے دوران نماز کا وقت ہو جائے تو سب با جماعت نماز ادا کر لیں۔

۹۱۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ يَعُودُونَهُ فِي مَرَضِهِ فَصَلَّى بِهِمْ جَالِسًا فَجَعَلُوا يُصَلُّونَ قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ اجْلِسُوا فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ إِنَّ الْإِمَامَ لَيُؤْتَمُّ بِهِ فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِنْ صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ هٰذَا الْحَدِيثُ مَنْسُوخٌ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِرَ مَا صَلَّى صَلَّى

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی علالت کے وقت کچھ لوگ آپ کی عیادت کے لیے حاضر خدمت ہوئے۔ پس آپ نے انہیں بیٹھ کر نماز پڑھائی لیکن وہ کھڑے ہو کر پڑھنے لگے تو آپ نے انہیں بیٹھنے کا اشارہ فرمایا۔ جب فارغ ہوئے تو فرمایا کہ امام اس لیے مقرر کیا جاتا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے لہٰذا جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ اور اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔ ابو عبد اللہ امام بخاری کا بیان ہے کہ حمیدی نے فرمایا یہ حدیث منسوخ ہے

قَاعِدًا وَالنَّاسُ خَلْفَهُ قِيَامٌ۔ ... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ... نماز پڑھائی تو آپ بیٹھے ہوئے تھے اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے تھے۔

بَابُ وَضْعِ الْيَدِ عَلَى الْمَرِيضِ

مریض پر ہاتھ رکھنا۔

۶۱۹۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْجُعَيْدُ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ أَنَّ أَبَاهَا قَالَ تَشَكَّيْتُ بِمَكَّةَ فَجَاءَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ إِنِّي أَتْرُكُ مَالًا وَإِنِّي لَمْ أَتْرُكْ إِلَّا ابْنَةً وَاحِدَةً فَأُوصِي بِثُلُثَيْ مَالِي وَأَتْرُكُ الثُّلُثَ فَقَالَ لَا. قُلْتُ فَأُوصِي بِالثُّلُثِ وَأَتْرُكُ لَهَا الثُّلُثَيْنِ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ. ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ عَلَى وَجْهِي وَبَطْنِي ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اشْفِ سَعْدًا وَأَتْمِمْ لَهُ هِجْرَتَهُ فَمَا زِلْتُ أَجِدُ بَرْدَهُ عَلَى كَبِدِي فِيمَا يُخَالُ إِلَيَّ حَتَّى السَّاعَةِ.

عائشہ بنت سعد نے اپنے والد ماجد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں مکہ مکرمہ میں سخت بیمار پڑ گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ میں عرض گزار ہوا۔ یا نبی اللہ! میں مال چھوڑ رہا ہوں جبکہ میری صرف ایک لڑکی ہے۔ کیا میں دو تہائی مال کی وصیت کر کے ایک تہائی چھوڑ دوں؟ آپ نے انکار فرمایا۔ میں عرض گزار ہوا کہ نصف کی وصیت کر کے نصف چھوڑ دوں؟ آپ نے انکار فرمایا۔ میں نے عرض کی کہ تہائی کی وصیت کر دوں اور دو تہائی اس کے لیے چھوڑ دوں؟ فرمایا کہ تہائی کی کر دو لیکن تہائی بھی زیادہ ہے۔ پھر آپ نے میری پیشانی پر دست مبارک رکھا، پھر دست اقدس میرے چہرے اور پیٹ پر پھیرا، اس کے بعد دعا کی: اے اللہ! سعد کو شفا دے اور اس کی ہجرت مکمل فرما ... جب بھی مجھے خیال آتا ہے آپ کے دست اقدس کی ...

۶۲۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوعَكُ فَمَسِسْتُهُ بِيَدِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَلْ إِنِّي أُوعَكُ كَمَا يُوعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ فَقُلْتُ ذَلِكَ أَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَلْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى مَرَضٌ فَمَا سِوَاهُ إِلَّا حَطَّ اللهُ سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا.

حارث بن سوید نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ کو بخار چڑھا ہوا تھا۔ پس میں نے ہاتھ لگا کر دیکھا اور عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! آپ کو تو بہت سخت بخار چڑھا ہوا ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں، بے شک مجھے تمہارے دو آدمیوں کے برابر بخار چڑھا ہوا ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یہ دگنا اجر ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اثبات میں جواب دیا پھر فرمایا کہ کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ جسے کوئی اذیت یا مرض وغیرہ کی تکلیف پہنچے مگر اللہ تعالیٰ اس کے گناہ اس طرح جھاڑ دیتا ہے جیسے درخت اپنے پتوں کو جھاڑ دیتا ہے۔

بَابُ مَا يُقَالُ لِلْمَرِيضِ وَمَا يُجِيبُ

مریض سے کیا کہیں اور وہ کیا جواب دے۔

۶۲۱۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حارث بن سوید کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی علالت کے دوران میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے ہاتھ لگا کر دیکھا

وَهُوَ يُوعَكُ فَمَسِسْتُهُ فَقُلْتُ:
إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا، قُلْتُ: إِنَّ ذَلِكَ أَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ
قَالَ: أَجَلْ، وَمَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى إِلَّا حَاتَّتْ
عَنْهُ خَطَايَاهُ كَمَا تَحَاتُّ وَرَقُ الشَّجَرِ

٦٢٢ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ يَعُودُهُ فَقَالَ: لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، فَقَالَ: كَلَّا بَلْ حُمَّى تَفُورُ عَلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ كَيْمَا تُزِيرَهُ الْقُبُورَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَنَعَمْ إِذًا.

بَابُ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ رَاكِبًا وَمَاشِيًا وَرِدْفًا عَلَى الْحِمَارِ

٦٢٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَى إِكَافٍ عَلَى قَطِيفَةٍ فَدَكِيَّةٍ وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ وَرَاءَهُ يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ، فَسَارَ حَتَّى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ، وَفِي الْمَجْلِسِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ وَالْيَهُودِ، وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ، فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ خَمَّرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ، قَالَ: لَا تُغَبِّرُوا عَلَيْنَا، فَسَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَقَفَ وَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللَّهِ فَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ: يَا أَيُّهَا الْمَرْءُ إِنَّهُ لَا أَحْسَنَ مِمَّا تَقُولُ إِنْ كَانَ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا بِهِ فِي مَجْلِسِنَا وَارْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ فَمَنْ جَاءَكَ فَاقْصُصْ عَلَيْهِ، قَالَ ابْنُ رَوَاحَةَ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ فَاغْشَنَا بِهِ فِي مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نُحِبُّ

تو آپ کو سخت بخار تھا۔ پس میں نے (آپ کو) چھوا (اور عرض کیا) آپ کو تو بہت تیز بخار ہے اور یہ اس لیے ہے کہ آپ کے لیے دوگنا اجر ہے؟ فرمایا ہاں اور کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ جب اس کو کوئی اذیت پہنچے تو اس کے گناہ ایسے گرتے ہیں جیسے درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔

۶۲۲۔ ہم سے اسحاق نے ... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک اعرابی کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے تو آپ نے فرمایا۔ کوئی فکر کی بات نہیں انشاء اللہ (یہ بیماری گناہوں سے) پاک کرنے والی ہے۔ اس نے کہا ہرگز نہیں، بلکہ یہ بخار تو ایسا ہے جو بوڑھے پر جوش مار رہا ہے تاکہ اسے قبر تک پہنچا دے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو پھر یوں ہی سہی۔

باب: بیمار کی عیادت کے لیے پیدل یا سواری پر یا گدھے پر پیچھے بیٹھ کر جانا۔

۶۲۳۔ ... کا بیان ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہوئے جس پر فدک کی چادر ڈالی ہوئی تھی اور حضرت اسامہ کو اپنے پیچھے بٹھا کر حضرت سعد بن عبادہ کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ یہ غزوۂ بدر سے پہلے کی بات ہے۔ آپ تشریف لے جا رہے تھے کہ ایک مجلس کے پاس سے گزر ہوا، جس میں عبداللہ بن ابی ابن سلول بھی تھا اور یہ اس کے اسلام لانے سے پہلے کی بات ہے۔ اس مجلس میں مسلمان، مشرک، بت پرست اور یہودی موجود تھے۔ اسی مجلس میں حضرت عبداللہ بن رواحہ بھی تھے۔ جب سواری کی گرد مجلس پر چھائی تو عبداللہ بن ابی نے چادر کے ساتھ اپنی ناک چھپائی اور کہا ہم پر گرد نہ اڑاؤ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کیا، رک گئے اور اترے۔ پھر انہیں اللہ کی طرف بلایا اور قرآن کریم سنایا۔ پس عبداللہ بن ابی نے کہا: اے شخص! جو کچھ آپ کہتے ہیں اس سے اچھی کوئی بات نہیں، اگر وہ حق ہے تو ہماری مجلس میں آ کر ہمیں تکلیف نہ دیجئے اور اپنے گھر واپس جائیے، جو آپ کے پاس آئے اسے قصہ سنائیے۔ پس حضرت ابن رواحہ نے کہا: ہاں یا رسول اللہ! آپ ہماری مجلس میں تشریف

ذَلِكَ فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتَّى كَادُوا يَتَثَاوَرُونَ فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ حَتَّى سَكَتُوا ثُمَّ رَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَابَّتَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ أَيْ سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ يُرِيدُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ قَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللهِ اعْفُ عَنْهُ وَاصْفَحْ فَلَقَدْ أَعْطَاكَ اللهُ مَا أَعْطَاكَ وَلَقَدِ اجْتَمَعَ أَهْلُ هَذِهِ الْبُحَيْرَةِ أَنْ يُتَوِّجُوهُ فَيُعَصِّبُوهُ فَلَمَّا رَدَّ ذَلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَ شَرِقَ بِذَلِكَ فَذَلِكَ فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ.

ذکر کیا، جس میں بت پرست، اس پر مسلمان، مشرک اور یہودی سب ہی تھے، وہ آپس میں جھگڑنے لگے اور ایک دوسرے پر حملہ آور ہونے کے قریب تھے۔ جب تک وہ خاموش نہ ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں ٹھنڈا کرتے رہے۔ پھر آپ سوار ہو کر حضرت سعد بن عبادہ کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے فرمایا: اے سعد! کیا تم نے سنا جو ابو حباب یعنی عبداللہ بن ابی نے کہا ہے؟ حضرت سعد عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اسے معاف کر دیجئے اور اس سے درگزر فرمائیے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ عطا فرمایا ہے جو عطا فرمایا ہے۔ اس بستی کے لوگ جمع ہو کر اس بات پر متفق ہو گئے تھے کہ اسے تاج پہنائیں اور سردار بنا کر اس کے سر پر پگڑی باندھیں لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ بات اس حق کے ذریعے رد کر دی جو آپ کو عطا فرمایا تو یہی بات اس کے حلق میں پھنس گئی اور یہی سبب ہے جیسا کہ آپ نے ملاحظہ فرمایا ہے۔

۴۲۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدٍ هُوَ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي لَيْسَ بِرَاكِبِ بَغْلٍ وَلَا بِرْذَوْنٍ.

ابن المنکدر کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے لیکن نہ آپ خچر پر سوار تھے اور نہ ترکی گھوڑے پر۔

بَابُ قَوْلِ الْمَرِيضِ إِنِّي وَجِعٌ أَوْ وَا رَأْسَاهْ أَوِ اشْتَدَّ بِيَ الْوَجَعُ وَقَوْلِ أَيُّوبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ.

مریض کا یہ کہنا کہ مجھے تکلیف ہے یا ہائے میرا سر! یا میری تکلیف بڑھ گئی اور جیسا کہ حضرت ایوب علیہ السلام نے کہا کہ مجھے تکلیف لاحق ہے اور تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

۴۲۵۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ وَأَيُّوبَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَرَّ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أُوقِدُ تَحْتَ الْقِدْرِ فَقَالَ أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَا الْحَلَّاقَ فَحَلَقَهُ ثُمَّ أَمَرَنِي بِالْفِدَاءِ.

عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اور میں ہانڈی کے نیچے آگ جلا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: کیا تمہارے سر کی جوئیں تمہیں تکلیف دیتی ہیں؟ میں عرض گزار ہوا کہ ہاں۔ پس آپ نے ایک حجام کو بلایا جس نے میرا سر مونڈا اور مجھے فدیہ دینے کا حکم فرمایا۔

۴۲۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَبُو زَكَرِيَّاءَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ وَا رَأْسَاهْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكِ لَوْ كَانَ وَأَنَا حَيٌّ فَأَسْتَغْفِرُ لَكِ وَأَدْعُو لَكِ فَقَالَتْ

قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہائے میرا سر! تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کاش میری زندگی میں ایسا ہو جاتا تو میں تمہارے لیے استغفار کرتا اور دعا کرتا۔ حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں: ہائے مصیبت! خدا کی قسم میں یہ گمان کرتی ہوں کہ آپ میرا مرنا چاہتے ہیں اور اگر ایسا

عائشة وا ثكلياه والله إني لأظنك تحب موتي ولو كان ذاك لظللت آخر يومك معرسا ببعض أزواجك. فقال النبي صلى الله عليه وسلم بل أنا وا رأساه لقد هممت أو أردت أن أرسل إلى أبي بكر وابنه وأعهد أن يقول القائلون أو يتمنى المتمنون ثم قلت يأبى الله ويدفع المؤمنون أو يدفع الله ويأبى المؤمنون.

ہو گیا تو آپ دوسرے دن اپنی کسی دوسری بیوی کے پاس رات گزاریں گے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلکہ میرا سر درد کے مارے پھٹا جاتا ہے۔ میرا ارادہ ہوا یا میں نے ارادہ کیا کہ ابوبکر اور ان کے صاحبزادے کو بلا بھیجوں اور خلافت کا عہد لکھ دوں تاکہ کوئی کہنے والا کچھ نہ کہے اور کوئی خواہش کرنے والا خواہش نہ کرے۔ پھر میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اس کے سوا نہیں چاہے گا اور مسلمان اس کی مخالفت کریں گے یا اللہ تعالیٰ مخالفت کرے گا اور مسلمان کسی دوسرے کو قبول نہیں کریں گے۔

٦٢٧۔ حدثنا موسى حدثنا عبد العزيز بن مسلم حدثنا سليمان عن إبراهيم التيمي عن الحارث بن سويد عن عبد الله رضي الله عنه قال دخلت على النبي صلى الله عليه وسلم وهو يوعك فمسسته فقلت إنك لتوعك وعكا شديدا قال أجل كما يوعك رجلان منكم قال لك أجران قال نعم ما من مسلم يصيبه أذى مرض فما سواه إلا حط الله سيئاته كما تحط الشجرة ورقها.

حارث بن سوید کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ بخار میں مبتلا تھے۔ پس میں نے آپ کے جسم اطہر کو مس کر کے دیکھا اور عرض گزار ہوا، آپ کو بہت سخت بخار ہے۔ فرمایا ہاں اسی لئے مسلمان کو جب کوئی اذیت پہنچتی ہے مرض وغیرہ تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو ایسے جھاڑتا ہے۔ جیسے درخت اپنے پتوں کو جھاڑ دیتا ہے۔

٦٢٨۔ حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا عبد العزيز بن عبد الله بن أبي سلمة أخبرنا الزهري عن عامر بن سعد عن أبيه قال جاءنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يعودني من وجع اشتد بي زمن حجة الوداع فقلت بلغ بي ما ترى وأنا ذو مال ولا يرثني إلا ابنة لي أفأتصدق بثلثي مالي قال لا قلت بالشطر قال لا قلت الثلث قال الثلث كثير أن تدع ورثتك أغنياء خير من أن تذرهم عالة يتكففون الناس ولن تنفق نفقة تبتغي بها وجه الله إلا أجرت عليها حتى ما تجعل في في امرأتك.

عامر بن سعد کا بیان ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حجۃ الوداع کے دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لئے تشریف لائے جبکہ میں سخت بیمار ہو گیا تھا۔ میں عرض گزار ہوا کہ میں اس حد تک تکلیف میں ہوں جیسے کہ آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ میں ایک مالدار آدمی ہوں اور ایک بیٹی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں ہے تو کیا میں اپنا دو تہائی مال صدقہ کر دوں؟ فرمایا کہ نہیں۔ میں عرض گزار ہوا کہ آدھا؟ فرمایا کہ نہیں۔ میں عرض گزار ہوا تو تہائی؟ فرمایا کہ تہائی بھی زیادہ ہے۔ اگر تم اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ جاؤ تو اس سے بہتر ہے کہ انہیں محتاج اور لوگوں کے دست نگر چھوڑ جاؤ اور جو بھی تم خرچ کرو گے اللہ کی رضا کے لئے اس کا تمہیں اجر ملے گا یہاں تک کہ جو لقمہ تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالو۔

باب قول المريض قوموا عني

مریض کا یہ کہنا کہ میرے پاس سے چلے جاؤ۔

٦٢٩۔ حدثنا إبراهيم بن موسى حدثنا هشام

عبیداللہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما

عَنْ مَعْمَرٍ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا حُضِرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمَّ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمُ الْقُرْآنُ حَسْبُنَا كِتَابُ اللهِ فَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ فَاخْتَصَمُوا مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ قَرِّبُوا يَكْتُبْ لَكُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ مَا قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغْوَ وَالِاخْتِلَافَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُومُوا قَالَ عُبَيْدُ اللهِ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذَلِكَ الْكِتَابَ مِنِ اخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ

تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کا وقت قریب آیا اور کاشانۂ اقدس کے اندر بہت سے حضرات تھے جن میں حضرت عمر بن خطاب بھی موجود تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے لکھنے کا سامان لا دو تاکہ میں ایسی تحریر لکھ دوں جس کے باعث میرے بعد کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔ حضرت عمر نے کہا کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم درد کی شدت میں ایسا فرما رہے ہیں حالانکہ قرآن کریم تمہارے پاس ہے اور اللہ تعالیٰ کی کتاب ہمارے لیے کافی ہے۔ اس پر اہلِ بیت اطہار نے اختلاف کیا۔ ان کا جھگڑا اس بات پر تھا کہ بعض لوگ کہتے تھے کہ لکھنے کا سامان لا دیا جائے تاکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسی تحریر لکھ دیں کہ اس کے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہو گے اور بعض وہ کہتے تھے جو حضرت عمر نے کہی۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور بیکار کلام اور جھگڑا بہت زیادہ ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس سے چلے جاؤ۔ عبید اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس فرمایا کرتے کتنی بڑی مصیبت تھی جو لوگوں کا اختلاف اور ان کا شور و غل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لکھنے والی تحریر کے درمیان حائل ہو گیا۔

بَابُ ١٦ مَنْ ذَهَبَ بِالصَّبِيِّ الْمَرِيضِ لِيُدْعَى لَهُ

مریض بچے کو دعا کرانے کے لیے لے جانا۔

٦٢٣ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ هُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْجُعَيْدِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ يَقُولُ ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَقِعٌ فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ وَقُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ -

جعید بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری خالہ مجھے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی یا رسول اللہ میرے بھانجے کو تکلیف ہے۔ پس حضور نے دستِ شفقت میرے سر پر پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا کی۔ پھر آپ نے وضو فرمایا تو آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی میں نے پی لیا۔ پھر آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا تو آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت دیکھی جو مسہری کی گھنڈی کی مانند تھی۔

بَابُ ١٧ تَمَنِّي الْمَرِيضِ الْمَوْتَ

٦٢٤ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص تکلیف کے باعث

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ مِنْ ضُرٍّ أَصَابَهُ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي.

۶۲۲ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ أَتَيْنَا خَبَّابًا نَعُودُهُ وَقَدِ اكْتَوَى سَبْعَ كَيَّاتٍ فَقَالَ إِنَّ أَصْحَابَنَا الَّذِينَ سَلَفُوا مَضَوْا وَلَمْ تَنْقُصْهُمُ الدُّنْيَا وَإِنَّا أَصَبْنَا مَا لَا نَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا إِلَّا التُّرَابَ. وَلَوْلَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ. ثُمَّ أَتَيْنَاهُ مَرَّةً أُخْرَى وَهُوَ يَبْنِي حَائِطًا لَهُ فَقَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ لَيُؤْجَرُ فِي كُلِّ شَيْءٍ يُنْفِقُهُ إِلَّا فِي شَيْءٍ يَجْعَلُهُ فِي هَذَا التُّرَابِ.

۶۲۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَنْ يُدْخِلَ أَحَدًا عَمَلُهُ الْجَنَّةَ قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ لَا وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللهُ بِفَضْلٍ وَرَحْمَةٍ فَسَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَلَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَزْدَادَ خَيْرًا وَإِمَّا مُسِيئًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعْتِبَ.

۶۲۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَيَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَأَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ.

لے پہنچے موت کی آرزو نہ کرے اور اگر ایسا کرنے کے سوا چارہ نظر نہ آئے تو یوں کہے۔ اے اللہ مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک زندگی میں بھلائی ہے اور مجھے وفات دینا جب میرے لیے وفات ہی بھلائی ہو۔

قیس بن ابو حازم کا بیان ہے کہ جب ہم حضرت خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کے لیے حاضر ہوئے تو انھوں نے سات داغ لگوائے ہوئے تھے۔ پھر انھوں نے فرمایا۔ ہمارے جو ساتھی ہم سے پہلے (جنت میں) چلے گئے دنیا نے ان کے اجر سے کچھ بھی نہیں گھٹایا اور ہم نے اتنا مال پایا ہے جو زمین ہی میں رکھا جا سکتا ہے اور اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں موت کی آرزو کرنے سے منع نہ فرمایا ہوتا تو میں اس کے لیے دعا کرتا۔ پھر ہم دوبارہ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو وہ اپنے باغ کی دیوار بنا رہے تھے۔ انھوں نے فرمایا کہ مسلمان کو ہر اس چیز کا اجر ملتا ہے جو خرچ کرے ماسوائے اس کے جو اس مٹی میں لگائے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ کسی شخص کا عمل اس کو جنت میں داخل نہیں کرے گا۔ لوگ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! کیا آپ کا بھی نہیں؟ فرمایا کہ میرا بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحمت میں ڈھانپ لے۔ پس تم اخلاص کے ساتھ عمل کرو اور میانہ روی اختیار کرو اور کوئی تم میں سے موت کی آرزو نہ کرے۔ اگر نیک ہے تو شاید اس کی نیکیوں میں اضافہ ہو جائے اور خطا کار ہے تو ممکن ہے کہ وہ تائب ہو جائے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ آپ نے میرے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی۔ اے اللہ! مجھے مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیق کے ساتھ ملا۔

باب ۳۶۱ دُعَاءِ الْعَائِدِ لِلْمَرِيضِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ بِنْتُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهَا: اللَّهُمَّ اشْفِ سَعْدًا، قَالَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۹۳۵ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَتَى مَرِيضًا أَوْ أُتِيَ بِهِ قَالَ: أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِ وَأَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا. قَالَ عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَأَبِي الضُّحَى إِذَا أُتِيَ بِالْمَرِيضِ. وَقَالَ جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى وَحْدَهُ وَقَالَ إِذَا أَتَى مَرِيضًا.

عیادت کرنے والے کا مریض کے لیے دعا کرنا۔

عائشہ بنت سعد نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ حضور نے دعا کی: اے اللہ! سعد کو شفا عطا فرما۔

مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مریض کے پاس تشریف لے جاتے یا کسی مریض کو آپ کی خدمت میں لایا جاتا تو کہتے: اے لوگوں کے رب! تکلیف کو دور فرما دے اور شفا دینے والا تو ہے۔ شفا نہیں مگر تیری شفا، ایسی شفا مرحمت فرما جو بیماری کا نشان نہ چھوڑے۔ عمرو بن ابی قیس، ابراہیم بن طہمان، منصور، ابراہیم اور ابوالضحیٰ سے ہے کہ جب کسی مریض کو آپ کی خدمت میں لایا جاتا۔ جریر، منصور، ابوالضحیٰ اکیلے نے کہا کہ جب آپ کسی مریض کے پاس تشریف لے جاتے۔

باب ۳۶۲ وُضُوءِ الْعَائِدِ لِلْمَرِيضِ

۹۳۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَرِيضٌ فَتَوَضَّأَ فَصَبَّ عَلَيَّ أَوْ قَالَ صُبُّوا عَلَيْهِ فَعَقَلْتُ فَقُلْتُ لَا يَرِثُنِي إِلَّا كَلَالَةٌ فَكَيْفَ الْمِيرَاثُ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْفَرَائِضِ.

عیادت کرنے والے کا مریض کے لیے وضو کرنا۔

محمد بن المنکدر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں بیمار تھا۔ پس آپ نے وضو کر کے مجھ پر پانی چھڑکا یا فرمایا کہ اس پر پانی چھڑکو۔ چنانچہ مجھے ہوش آ گیا تو میں عرض گزار ہوا کہ کلالہ کے سوا میرا کوئی وارث نہیں ہے لہٰذا میری میراث کیسے تقسیم ہوگی؟ پس میراث کی آیت نازل ہو گئی۔

باب ۳۶۳ مَنْ دَعَا بِرَفْعِ الْوَبَاءِ وَالْحُمَّى

۹۳۷ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُعِكَ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ، قَالَتْ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا فَقُلْتُ يَا أَبَتِ كَيْفَ تَجِدُكَ وَيَا بِلَالُ كَيْفَ تَجِدُكَ، قَالَتْ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمَّى يَقُولُ۔

وبا اور بخار دور ہونے کے لیے دعا کرنا۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت ہوئی تو حضرت ابوبکر اور حضرت بلال کو بخار آنے لگا۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ میں دونوں حضرات کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا: اے ابا جان! آپ کے مزاج کیسے ہیں؟ اور اے حضرت بلال! آپ کے مزاج کیسے ہیں؟ اور حضرت ابوبکر کو جب بخار چڑھتا تو فرماتے۔

كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ
وَالْمَوْتُ أَدْنَى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ
وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أُقْلِعَ عَنْهُ يَرْفَعُ عَقِيرَتَهُ فَيَقُولُ:

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً
بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ
وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مَجَنَّةٍ
وَهَلْ تَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَطَفِيلُ

قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَجِئْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِهَا وَمُدِّهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ.

ہر شخص شادمانی اہل و عیال سے
حالانکہ موت ہے قریب اس کے تسمہ سے
اور حضرت بلال کا جب بخار اترتا تو بلند آواز سے یوں گویا ہوتے

کاش کہ میں پھر وادی میں گزاروں ایک شب
ہو نباتِ جلیل و اذخر کا تک ارد گرد
کیا کبھی پھر جا سکوں گا آب مجنہ پہ میں
کیا طفیل و شامہ کی ہو گی زیارت مجھے نصیب

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر صورت حال آپ کے حضور عرض کی تو آپ یوں گویا ہوئے: اے اللہ! مدینہ منورہ کی محبت ہمیں عطا فرما جیسے تو نے مکہ معظمہ کی محبت عطا فرمائی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ اور اس کو ہمارے لیے شفا بخش بنا اور اس کے صاع اور مد میں برکت دے اور اس کے بخار کو منتقل فرما کر جحفہ میں پہنچا دے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ الطِّبِّ

طب کا بیان

بَابُ ۳۹۵ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً

اللہ تعالیٰ نے جو بیماری اتاری اس کی شفا بھی اتاری ہے۔

۲۳۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً.

عطاء بن ابی رباح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نازل نہیں کی مگر اس کی شفا بھی اتاری ہے۔ (یعنی دنیا میں ہر بیماری کے لیے سامانِ شفا موجود ہے)۔

بَابُ ۳۹۶ هَلْ يُدَاوِي الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ أَوِ الْمَرْأَةُ الرَّجُلَ

کیا مرد عورت کا یا عورت مرد کا علاج کرے۔

۲۳۹ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ رُبَيِّعَ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ

خالد بن ذکوان کا بیان ہے کہ حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک جہاد ہوتیں چنانچہ مسلمانوں کو پانی پلاتیں ان کی خدمت کرتا

اَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْقِي الْقَوْمَ وَنَخْدُمُهُمْ وَنَرُدُّ الْقَتْلٰى وَالْجَرْحٰى اِلَى الْمَدِيْنَةِ

نیز شہیدوں اور زخمیوں کو مدینہ منورہ پہنچاتی تھیں۔

ف: حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ بیان کہ ہم مجاہدین کے ساتھ جا کر مجاہدین کو پانی پلاتیں اور ان کی خدمت کیا کرتی تھیں نیز شہیدوں اور زخمیوں کو مدینہ منورہ پہنچایا کرتی تھیں، پردے کا حکم نازل ہونے سے پہلے کی بات تھی۔ پردے کا حکم نازل ہو جانے کے بعد کبھی مسلمان عورتیں جہادوں میں شامل ہوئیں اور نہ انہوں نے غیر محرم مردوں کی خدمت کی۔ آج کل جو ایسی احادیث کو بے پردگی اور بے راہ روی کے لیے دلیل بناتے ہیں، ان کی جہالت ہے اور ایسے مرد اور ایسی عورتیں اس قسم کی احادیث سے اپنی بے راہ روی اور ذہنی آوارگی کو تسکین پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں اس تہذیب شکن فتنے نے مسلمانوں کے خرمن دین و ایمان میں آگ لگائی ہوئی ہے۔ خدائے ذوالمنن اپنے محبوب سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے مسلمانوں کو دین و دیانت کی واقفیت، تقویٰ اور غیرت سے سرفراز کر کے پرہیزگار بنائے وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ۔

معلوم ہونا چاہیے کہ پردے کا حکم نازل ہو جانے پر مسلمانوں کی غیرت کا پورا پورا اہتمام کر دیا گیا تھا۔ عورتوں کو تاکید کر دی گئی کہ اگر ان کے ظاہری سنگھار تک بے ایک طرف وہ اپنے چھپے ہوئے سنگھار کو گھروں میں رہتے ہوئے جبکہ وہاں غیر محرم دوسا تک نہ پہنچنے دیں۔ نامحرم مردوں کو دیکھنے اور انہیں اپنا آپ دکھانے کی ممانعت کر دی گئی۔ مسلمان عورتوں کو بتا دیا گیا کہ تم چاہے نماز ہو جمیع عمل ہرگز نہیں۔ ہو فرما دیا گیا تھا کہ اب کوئی مسلمان عورت بغیر شرعی ضرورت کے اور تاکید کرو کے اپنے گھر سے باہر نہ جائے چنانچہ صاف صاف حکم الٰہی آ گیا تھا، جس کو قرآن کریم سنا دیا تھا۔

وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولٰى (۳۳، ۳۳)

اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی تھی۔

یا حدود کا اہتمام کر کے مسلمان عورت کو بچا دیا گیا تھا۔

تجمل باش و چنان شو عروس دہر
کہ بہ آرائش نقشبندے بگیری۔

باب ۳۰۸۔ الشِّفَاءُ فِي ثَلَاثٍ

شفا تین چیزوں میں ہے

۴۳۰۔ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ حَدَّثَنَا سَالِمٌ الْأَفْطَسُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ الشِّفَاءُ فِي ثَلَاثَةٍ شَرْبَةِ عَسَلٍ وَشَرْطَةِ مِحْجَمٍ وَكَيَّةِ نَارٍ وَأَنْهٰى أُمَّتِي عَنِ الْكَيِّ رَفَعَ الْحَدِيْثَ وَرَوَاهُ الْقُمِّيُّ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَسَلِ وَالْحَجْمِ

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ شفا تین چیزوں میں ہے یعنی شہد پینے، پچھنے لگوانے اور آگ سے داغنے میں لیکن میں اپنی امت کو داغنے سے منع کرتا ہوں۔ اس حدیث کو مرفوعاً بھی روایت کیا گیا ہے۔ قمی نے لیث، مجاہد، حضرت ابن عباس سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شہد اور پچھنوں کی روایت کی ہے۔

۴۳۱۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ أَخْبَرَنَا

محمد بن عبدالرحیم، سریج بن یونس ابوالحارث،

سریج بن یونس ابو الحارث حدثنا مروان بن شجاع عن سالم الافطس عن سعید بن جبیر عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الشفاء فی ثلاثۃ فی شرطۃ محجم او شربۃ عسل او کیۃ بنار وانہی امتی عن الکی۔

مروان بن شجاع، سالم الافطس، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: شفا تین چیزوں میں ہے، پچھنے لگوانا، شہد پینا اور آگ سے داغنا لیکن میں اپنی امت کو داغ لگانے سے منع کرتا ہوں۔

باب ۱۹۶ الدواء بالعسل وقول اللہ تعالیٰ فیہ شفاء للناس

شہد سے علاج۔

اور شہد ربانی ہے جس میں لوگوں کے لیے شفا ہے۔

۶۲۲ حدثنا علی بن عبد اللہ حدثنا ابو اسامۃ قال اخبرنی ہشام عن ابیہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعجبہ الحلواء والعسل۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میٹھی چیز اور شہد کو پسند فرمایا کرتے تھے۔

۶۲۳ حدثنا ابو نعیم حدثنا عبد الرحمن بن الغسیل عن عاصم بن عمر بن قتادۃ قال سمعت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان کان فی شیء من ادویتکم او یکون فی شیء من ادویتکم خیر ففی شرطۃ محجم او شربۃ عسل او لذعۃ بنار توافق الداء وما احب ان اکتوی۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر تمہاری دوائیوں میں کچھ ہے یا تمہاری دوائیوں میں کوئی بھلائی ہے تو پچھنے لگانے یا شہد پینے یا آگ سے داغ لگانے میں ہے جو بیماری سے موافقت کرے لیکن میں داغ لگانے کو ناپسند کرتا ہوں۔

۶۲۴ حدثنا عیاش بن الولید حدثنا عبد الاعلی حدثنا سعید عن قتادۃ عن ابی المتوکل عن ابی سعید ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اخی یشتکی بطنہ فقال اسقہ عسلا ثم اتی الثانیۃ فقال اسقہ عسلا ثم اتاہ فقال قد فعلت فقال صدق اللہ وکذب بطن اخیک اسقہ عسلا فسقاہ فبرا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ میرے بھائی کے پیٹ میں درد ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اسے شہد پلاؤ۔ پھر وہ دوسری بار آیا تو آپ نے فرمایا کہ اسے شہد پلاؤ۔ پھر آیا تیسری مرتبہ تو کہنے لگا کہ میں نے ایسا ہی کیا ہے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا اور تمہارے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔ اسے شہد پلاؤ۔ پس اسے پلایا تو شفایاب ہو گیا۔

باب ۱۹۷ الدواء بالبان الابل

اونٹ کے دودھ سے علاج کرنا۔

۶۲۵ حدثنا مسلم بن ابراہیم حدثنا سلام بن مسکین حدثنا ثابت عن انس ان ناسا کان بہم سقم قالوا یا رسول اللہ آونا

ثابت نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ کچھ لوگ بیمار تھے، عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہمیں پناہ دیجئے اور کھانا دیجئے۔ جب وہ تندرست ہو گئے تو کہنے لگے کہ مدینہ

فأطعمنا فلما صحوا قالوا إن المدينة وخمة
فأنزلهم الحرة في ذود له فقال اشربوا ألبانها
فلما صحوا قتلوا راعي النبي صلى الله عليه وسلم
واستاقوا ذوده فبعث في آثارهم فقطع أيديهم
وأرجلهم وسمر أعينهم فرأيت الرجل منهم يكدم
الأرض بلسانه حتى يموت قال سلام فبلغني أن
الحجاج قال لأنس حدثني بأشد عقوبة عاقبه
النبي صلى الله عليه وسلم فحدثه بهذا فبلغ
الحسن فقال وددت أنه لم يحدثه.

باب ۳۰۱ الدواء بأبوال الإبل

۹۲۹ - حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا همام
عن قتادة عن أنس رضي الله عنه أن ناسا اجتووا
في المدينة فأمرهم النبي صلى الله عليه وسلم
أن يلحقوا براعيه يعني الإبل فيشربوا من
ألبانها وأبوالها فلحقوا براعيه فشربوا من
ألبانها وأبوالها حتى صلحت أبدانهم فقتلوا
الراعي وساقوا الإبل فبلغ النبي صلى الله عليه وسلم
فبعث في طلبهم فجيء بهم فقطع أيديهم و
أرجلهم وسمر أعينهم قال قتادة فحدثني
محمد بن سيرين أن ذلك كان قبل أن تنزل الحدود.

باب ۳۰۲ الحبة السوداء

۹۳۰ - حدثنا عبد الله بن أبي شيبة حدثنا
عبيد الله حدثنا إسرائيل عن منصور عن خالد
بن سعد قال خرجنا ومعنا غالب بن أبجر فمرض
في الطريق فقدمنا المدينة وهو مريض فعاده
ابن أبي عتيق فقال لنا عليكم بهذه الحبيبة
السوداء فخذوا منها خمسا أو سبعا فاسحقوها
ثم اقطروها في أنفه بقطرات زيت في هذا الجانب
وفي هذا الجانب فإن عائشة حدثتني أنها

کہ آب و ہوا ہمارے موافق نہیں ہے تو انہیں اونٹوں کے ساتھ حرہ میں
بھیج دیا گیا اور فرمایا ان کا دودھ پیتے رہنا۔ جب وہ بالکل تندرست ہو گئے
تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرر کردہ چرواہے کو قتل کر دیا اور
اونٹوں کو ہانک کر لے گئے۔ آپ نے کچھ آدمیوں کو ان کے تعاقب
میں بھیجا چنانچہ ان کے ہاتھ پیر کاٹ دیے گئے اور ان کی آنکھوں میں سلائی
پھیر دی گئی۔ میں نے ان میں سے ایک شخص کو دیکھا کہ اپنی زبان سے زمین کو چاٹتا
یہاں تک کہ مر گیا۔ سلام نے کہا کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ حجاج نے حضرت انس
سے کہا تھا۔ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت ترین سزا بتائیے جو آپ نے
کسی کو دی ہو تو انہوں نے یہی حدیث بیان فرمائی۔ جب حسن بصری تک یہ بات پہنچی تو کہا

اونٹ کے پیشاب سے علاج کرنا۔

۹۲۹۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
کچھ لوگوں کو مدینہ منورہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے انہیں حکم فرمایا کہ اس چرواہے کے پاس چلے جائیں جو آپ
کے اونٹوں کے لیے مقرر (کیا ہوا) ہے، پس وہ ان اونٹوں کا دودھ
اور پیشاب پئیں۔ پس وہ اس چرواہے سے جا ملے۔ پھر اونٹوں
کا دودھ اور پیشاب پیتے رہے یہاں تک کہ ان کے بدن درست
ہو گئے۔ تو انہوں نے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو ہانک کر لے
گئے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچی تو ان کی تلاش
میں آدمی بھیجے گئے۔ جو انہیں پکڑ کر لے آئے۔ اور ان کے ہاتھ
پیر کاٹ دیے گئے اور ان کی آنکھوں میں سلائی پھیر دی گئی۔ قتادہ کا

کلونجی (کالا دانہ)

خالد بن سعد کا بیان ہے کہ ہم سفر پر نکلے اور ہمارے ساتھ
غالب بن ابجر بھی تھے جو راستے میں بیمار پڑ گئے۔ جب ہم مدینہ منورہ
میں آ کر ٹھہرے تب بھی وہ بیمار تھے۔ ابن ابی عتیق ان کی عیادت
کے لیے آئے اور کہا کہ آپ یہ چھوٹے چھوٹے سیاہ دانے (کلونجی)
استعمال کریں یعنی ان کے پانچ سات دانے لے کر پیس لیں اور پھر
اسی طرح روغن زیتون کے قطروں کے ساتھ ناک میں اس طرف
اور اس طرف ڈالیں کیونکہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے
مجھ سے بیان کیا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا

[illegible]

سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ هٰذِهِ الْحَبَّةَ السَّوْدَاءَ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا مِنَ السَّامِ قُلْتُ وَمَا السَّامُ قَالَ الْمَوْتُ.

۶۴۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَالسَّامُ الْمَوْتُ وَالْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ الشُّونِيزُ.

باب ۳۰۳ - التَّلْبِينَةِ لِلْمَرِيضِ

۶۴۹ - حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تَأْمُرُ بِالتَّلْبِينِ لِلْمَرِيضِ وَلِلْمَحْزُونِ عَلَى الْهَالِكِ وَكَانَتْ تَقُولُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ التَّلْبِينَةَ تُجِمُّ فُؤَادَ الْمَرِيضِ وَتَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ.

۶۵۰ - حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَأْمُرُ بِالتَّلْبِينَةِ وَتَقُولُ هُوَ الْبَغِيضُ النَّافِعُ.

باب ۳۰۴ - السَّعُوطِ

۶۵۱ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ وَاسْتَعَطَ.

باب ۳۰۵ - السَّعُوطِ بِالْقُسْطِ الْهِنْدِيِّ

الْبَحْرِيِّ وَهُوَ الْكُسْتُ مِثْلُ الْكَافُورِ وَالْقَافُورِ

سن کر یہ کہتے ہوئے سنا کہ سام کے علاوہ ہر بیماری کا علاج ہیں۔ میں (خالد بن سعد) نے کہا کہ سام کیا چیز ہے؟ انہوں نے کہا موت۔

ابن شہاب کا بیان ہے کہ انہیں ابو سلمہ اور سعید بن مسیب نے بتایا، ان دونوں کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ کالے دانے میں موت کے سوا ہر بیماری کے لیے شفا ہے۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ سام سے مراد موت ہے اور کالا دانہ کلونجی کو کہتے ہیں۔

مریض کے لیے حریرہ بنانا۔

ابن شہاب نے عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مریض اور سوگ ہونے والے غم زدہ کے لیے تلبینہ تیار کرنے کا حکم فرمایا کرتیں اور فرماتیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تلبینہ مریض کے دل کو راحت پہنچاتا ہے۔ اور غموں کو دور کرتا ہے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تلبینہ تیار کرنے کا حکم فرمائیں کہ وہ (مریض کا) ناپسندیدہ لیکن نفع بخش کھانا ہے۔

ناک میں دوائی ڈالنا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے پچھنے لگوائے اور حجام کو اس کی مزدوری عطا فرمائی اور ناک میں دوا ڈالی۔

ناک میں قسط ہندی ڈالنا۔

یہ دریائی ہوتی ہے، اسے کست بھی کہتے ہیں جیسے کافور

مِثْلَ كُشِطَتْ نُزِعَتْ وَقَرَأَ عَبْدُ اللَّهِ قُشِطَتْ

٦٥٢ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ يُسْتَعَطُ بِهِ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلَدُّ بِهِ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ وَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لِي لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَّ عَلَيْهِ.

بَاب ٣٦ أَيَّ سَاعَةٍ يَحْتَجِمُ وَاحْتَجَمَ أَبُو مُوسَى لَيْلاً

٦٥٣ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ

بَاب ٣٧ الْحَجْمِ فِي السَّفَرِ وَالإِحْرَامِ قَالَهُ ابْنُ بُحَيْنَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٦٥٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ وَعَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

بَاب ٣٨ الْحِجَامَةِ مِنَ الدَّاءِ

٦٥٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ أَجْرِ الْحَجَّامِ فَقَالَ احْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَمَهُ أَبُو طَيْبَةَ وَأَعْطَاهُ صَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ مَوَالِيَهُ فَخَفَّفُوا عَنْهُ وَقَالَ إِنَّ أَمْثَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِيُّ وَقَالَ لاَ تُعَذِّبُوا صِبْيَانَكُمْ بِالْغَمْزِ مِنَ الْعُذْرَةِ وَعَلَيْكُمْ بِالْقُسْطِ

٦٥٦ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَغَيْرُهُ أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ

قاری بجائے کُشِطَتْ کے حضرت عبداللہ بن مسعود نے قُشِطَتْ ہی پڑھا ہے۔

ام قیس بنت محصن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تمہارے لیے عود ہندی کا استعمال ضروری ہے کیونکہ یہ سات بیماریوں میں مفید ہے لہٰذا خناق کے حلق کے درد میں یہ سونگھائی جاتی ہے اور ذات الجنب (نمونیا) میں چبائی جاتی ہے۔ وہ حضرت ام قیس فرماتی ہیں کہ میں اپنے شیر خوار بچے کو لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو اس نے آپ کے اوپر پیشاب کر دیا۔ پس آپ نے پانی منگوایا اور اس پر بہا دیا۔

پچھنے کس وقت لگوائے۔

حضرت ابو موسیٰ نے رات کے وقت پچھنے لگوائے۔

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے حالانکہ آپ روزہ دار تھے۔

سفر اور احرام کی حالت میں پچھنے لگوانا۔

اس کو ابن بحینہ نے حضور سے روایت کی ہے۔

عطاء کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے حالانکہ آپ احرام باندھے ہوئے تھے۔

بیماری کے باعث پچھنے لگوانا۔

حمید الطویل کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حجام کی مزدوری کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور ابو طیبہ نے آپ کو پچھنے لگائے چنانچہ آپ نے اسے دو صاع اناج مرحمت فرمایا اور اس کے مالکوں سے گفتگو کی تو انہوں نے اس کے کام میں تخفیف کر دی۔ نیز فرمایا کہ جن چیزوں کے ساتھ تم علاج کرتے ہو ان میں بہتر یہ پچھنے لگوانا اور قسط بحری کا استعمال ہے اور اپنے بچوں کو گلے کی ...؟

بکیر کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما مقنع کی عیادت

أَنَّهُ عَادَ الْمُقَنَّعَ ثُمَّ قَالَ لَا أَبْرَحُ حَتَّى تَحْتَجِمَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ فِيهِ شِفَاءً۔

بَابُ الْحِجَامَةِ عَلَى الرَّأْسِ

۶۵۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بُحَيْنَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ بِلَحْيِ جَمَلٍ مِنْ طَرِيقِ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فِي وَسَطِ رَأْسِهِ۔ وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ فِي رَأْسِهِ۔

بَابُ الْحَجْمِ مِنَ الشَّقِيقَةِ وَالصُّدَاعِ

۶۵۸۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَأْسِهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِهِ بِمَاءٍ يُقَالُ لَهُ لَحْيُ جَمَلٍ۔ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فِي رَأْسِهِ مِنْ شَقِيقَةٍ كَانَتْ بِهِ۔

۶۵۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْغَسِيلِ قَالَ حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ خَيْرٌ فَفِي شَرْبَةِ عَسَلٍ أَوْ شَرْطَةِ مِحْجَمٍ أَوْ لَذْعَةٍ مِنْ نَارٍ وَمَا أُحِبُّ أَنْ أَكْتَوِيَ۔

بَابُ الْحَلْقِ مِنَ الْأَذَى

۶۶۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ

کے لیے تشریف لے گئے اور فرمایا کہ میں اس وقت تک نہیں جاؤں گا جب تک آپ پچھنے نہ لگوا لیں کیونکہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس میں شفا ہے۔

سر میں پچھنے لگوانا۔

علقمہ کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت عبد اللہ بن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لحی جمل کے مقام پر جو کہ مکہ کے راستے میں ہے اپنے سر کے درمیانی حصے کے اندر پچھنے لگوائے حالانکہ آپ حالت احرام میں تھے۔ عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر میں پچھنے لگوائے۔

درد شقیقہ یا سر درد کے باعث پچھنے لگوانا۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے درد کے باعث احرام کی حالت کے اندر سر میں پچھنے لگوائے اور اس وقت آپ اس چشمے کے پاس تھے جس کو لحی جمل کہتے ہیں۔ عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں پچھنے لگوائے اور یہ اس سے کہ آپ کے سر میں درد شقیقہ تھا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر تمہاری دواؤں میں کچھ بھلائی ہے تو شہد پینے، پچھنے لگوانے اور آگ سے داغ لگوانے میں ہے لیکن میں پسند نہیں کرتا کہ داغ لگوایا جائے۔

تکلیف کے باعث سر منڈانا۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے مقام پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس

كَعْبٍ هُوَ ابْنُ عُجْرَةَ قَالَ أَتَى عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَأَنَا أُوقِدُ تَحْتَ بُرْمَةٍ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَنْ رَأْسِي فَقَالَ أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ وَصُمْ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةً أَوِ انْسُكْ نَسِيكَةً. قَالَ أَيُّوبُ لاَ أَدْرِي بِأَيَّتِهِنَّ بَدَأَ.

تشریف لائے اور اس وقت میں ہانڈی کے نیچے آگ جلا رہا تھا۔ اور میرے سر سے جوئیں گر رہی تھیں۔ فرمایا کیا تمہیں تکلیف پہنچاتی ہیں؟ میں نے عرض کی، ہاں۔ فرمایا کہ سر منڈوا دو اور تین روزے رکھو یا چھ آدمیوں کو کھانا کھلا دو یا ایک قربانی کر دو۔ ایوب راوی کا بیان ہے کہ مجھے ان امور کی ترتیب یاد نہیں رہی۔

بَابُ ١٢ مَنِ اكْتَوَى أَوْ كَوَى غَيْرَهُ وَفَضْلِ مَنْ لَمْ يَكْتَوِ.

جس کسی کو داغ لگایا یا خود داغ لگوائے اور داغ نہ لگوانے کی فضیلت

١٦٢٢ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْغَسِيلِ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ شِفَاءٌ فَفِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ أَوْ لَذْعَةٍ بِنَارٍ وَمَا أُحِبُّ أَنْ أَكْتَوِيَ.

عاصم بن قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تمہاری دواؤں میں سے کسی کے اندر کچھ ہے تو پچھنے لگوانے یا آگ سے داغ لگوانے میں ہے لیکن میں داغ لگوانے کو پسند نہیں کرتا۔

١٦٢٣ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ لاَ رُقْيَةَ إِلاَّ مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ فَذَكَرْتُهُ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الأُمَمُ فَجَعَلَ النَّبِيُّ وَالنَّبِيَّانِ يَمُرُّونَ مَعَهُمُ الرَّهْطُ وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ حَتَّى رُفِعَ لِي سَوَادٌ عَظِيمٌ قُلْتُ مَا هَذَا أُمَّتِي هَذِهِ قِيلَ هَذَا مُوسَى وَقَوْمُهُ قِيلَ انْظُرْ إِلَى الأُفُقِ فَإِذَا سَوَادٌ يَمْلأُ الأُفُقَ ثُمَّ قِيلَ لِي انْظُرْ هَا هُنَا وَهَا هُنَا فِي آفَاقِ السَّمَاءِ فَإِذَا سَوَادٌ قَدْ مَلأَ الأُفُقَ قِيلَ هَذِهِ أُمَّتُكَ وَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ هَؤُلاَءِ سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ ثُمَّ دَخَلَ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ فَأَفَاضَ الْقَوْمُ وَقَالُوا نَحْنُ الَّذِينَ آمَنَّا بِاللهِ وَاتَّبَعْنَا رَسُولَهُ فَنَحْنُ هُمْ أَوْ أَوْلاَدُنَا الَّذِينَ وُلِدُوا فِي الإِسْلاَمِ فَإِنَّا وُلِدْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ کوئی دم نہیں مگر نظر بد یا زہریلے جانور کے کاٹنے کا۔ پس میں (حصین راوی) نے سعید بن جبیر سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھ پر کچھ امتیں پیش کی گئیں۔ پس ایک نبی یا دو نبی گزرے اور ان کے ساتھ لوگوں کی جماعت تھی اور ایک نبی ایسے تھے کہ ان کے ساتھ کوئی نہ تھا، یہاں تک کہ مجھے ایک بہت بڑی جماعت دکھائی گئی۔ میں نے کہا کہ یہ کیا ہے؟ کیا میری امت یہی ہے؟ کہا گیا کہ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم۔ پھر کہا گیا کہ افق کی جانب دیکھئے۔ تو ایک بہت بڑی جماعت نظر آئی جس نے افق کو بھر رکھا تھا۔ [illegible] یہ آپ کی امت ہے اور ان میں سے ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ [illegible]

فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ فَقَالَ هُمُ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَلَا يَكْتَوُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ فَقَالَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ أَمِنْهُمْ أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ نَعَمْ فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ أَمِنْهُمْ أَنَا قَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ.

بَابُ ۳۱۳ الْإِثْمِدِ وَالْكُحْلِ مِنَ الرَّمَدِ فِيهِ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ

۹۴۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً تُوُفِّيَ زَوْجُهَا فَاشْتَكَتْ عَيْنَهَا فَذَكَرُوهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرُوا لَهُ الْكُحْلَ وَأَنَّهُ يُخَافُ عَلَى عَيْنِهَا فَقَالَ لَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَمْكُثُ فِي بَيْتِهَا فِي شَرِّ أَحْلَاسِهَا أَوْ فِي أَحْلَاسِهَا فِي شَرِّ بَيْتِهَا فَإِذَا مَرَّ كَلْبٌ رَمَتْ بَعْرَةً فَلَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا

بَابُ ۳۱۴ الْجُذَامِ۔ وَقَالَ عَفَّانُ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ وَفِرَّ مِنَ الْمَجْذُومِ كَمَا تَفِرُّ مِنَ الْأَسَدِ۔

بَابُ ۳۱۵ الْمَنُّ شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ

۹۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ قَالَ شُعْبَةُ وَأَخْبَرَنِي الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شُعْبَةُ لَمَّا حَدَّثَنِي بِهِ الْحَكَمُ لَمْ أُنْكِرْهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْمَلِكِ

اس پر لوگ آپس میں بحث کرنے لگے کہ یہ ہم ہیں یا ہماری اولاد جو اسلام میں پیدا ہوئی۔ جب یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ باہر تشریف لائے اور فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو نہ جھاڑ پھونک کرواتے ہیں، نہ بدشگونی لیتے ہیں، نہ داغ لگواتے ہیں اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔ پس حضرت عکاشہ بن محصن نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا میں ان میں سے ہوں؟ فرمایا ہاں۔ پھر دوسرے نے کھڑے ہو کر عرض کی: کیا میں ان میں سے ہوں؟ فرمایا: عکاشہ تم سے سبقت لے گیا۔

تکلیف کے باعث آنکھوں میں سرمہ لگانا۔ روایت ام عطیہ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ایک عورت کا خاوند فوت ہو گیا اور اس کی آنکھوں میں سخت تکلیف ہو گئی۔ لوگوں نے اس کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا اور سرمے کا ذکر کیا کہ اس کے لیے سرمہ ضروری ہے ورنہ اس کی آنکھ کے ضائع ہو جانے کا خطرہ ہے۔ فرمایا: پہلے تم میں سے کسی کی عورت اپنے گھر میں بدترین کپڑوں کے اندر پڑی رہتی یا یہ کہ اپنے کپڑوں میں بدترین گھر کے اندر پڑی رہتی۔ جب کوئی کتا گزرتا تو مینگنی پھینکتی۔ پس (اب) چار مہینے دس دن صبر نہیں ہوتا۔

جذام (کوڑھ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ بیماری کا لگ جانا ہے، نہ بدشگونی ہے، نہ الو کا بولنا ہے، نہ صفر کا مہینہ۔ جذامی سے ایسے بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہو۔

من بھی آنکھ کے لیے شفا ہے۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ کھمبی من کی قسم ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لیے شفا ہے۔ شعبہ، حکم بن عتیبہ، حسن عرنی، عمرو بن حریث، حضرت سعید بن زید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔ شعبہ کا بیان ہے کہ جب میں نے حکم بن عتیبہ کو عبدالملک کی مذکورہ حدیث سنائی تو انہوں نے اس کا انکار نہیں کیا۔

بَابُ اللَّدُوْدِ ٣١٦

٦٦٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُوْسَى بْنُ اَبِيْ عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّعَائِشَةَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَيِّتٌ. قَالَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ لَدَدْنَاهُ فِيْ مَرَضِهِ فَجَعَلَ يُشِيْرُ اِلَيْنَا اَنْ لَّا تَلُدُّوْنِيْ فَقُلْنَا كَرَاهِيَةُ الْمَرِيْضِ لِلدَّوَاءِ. فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ اَلَمْ اَنْهَكُمْ اَنْ تَلُدُّوْنِيْ قُلْنَا كَرَاهِيَةَ الْمَرِيْضِ لِلدَّوَاءِ فَقَالَ لَا يَبْقَى فِي الْبَيْتِ اَحَدٌ اِلَّا لُدَّ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَّا الْعَبَّاسَ فَاِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ

منہ میں دوا رکھ دینا۔

عبید اللہ بن عبد اللہ نے حضرت ابن عباس اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو بوسہ دیا۔ عبید اللہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ مرض الوصال میں ہم نے آپ کے منہ میں دوا رکھنی چاہی تو آپ منع فرماتے رہے۔ چنانچہ ہم نے کہا کہ یہ اسی طرح ہے جیسے مریض دوا سے نفرت کرتا ہے۔ جب آپ کو افاقہ ہوا تو فرمایا: کیا میں نے تمہیں منع نہیں کیا تھا کہ میرے منہ میں دوا نہ ڈالو؟ ہم عرض گزار ہوئیں کہ ہم نے اسے مریض کی دوا سے نفرت پر محمول کیا۔ فرمایا کہ گھر میں کوئی باقی نہ رہے مگر اس کے منہ میں دوا ڈالی جائے سوائے حضرت عباس کے کیونکہ وہ تمہارے ساتھ نہ تھے۔

٦٦٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ اُمِّ قَيْسٍ قَالَتْ دَخَلْتُ بِابْنٍ لِّيْ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَعْلَقْتُ عَنْهُ مِنَ الْعُذْرَةِ فَقَالَ عَلَى مَا تَدْغَرْنَ اَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْعِلَاقِ عَلَيْكُنَّ بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ فَاِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ اَشْفِيَةٍ مِّنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ. فَسَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُوْلُ بَيَّنَ لَنَا اثْنَيْنِ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَنَا خَمْسَةً قُلْتُ لِسُفْيَانَ فَاِنَّ مَعْمَرًا يَقُوْلُ اَعْلَقْتُ عَلَيْهِ. قَالَ لَمْ يَحْفَظْ اِنَّمَا قَالَ اَعْلَقْتُ عَنْهُ حَفِظْتُهُ مِنْ فِي الزُّهْرِيِّ وَوَصَفَ سُفْيَانُ الْغُلَامَ يُحَنَّكُ بِالْاِصْبَعِ وَاَدْخَلَ سُفْيَانُ فِيْ حَنَكِهِ اِنَّمَا يَعْنِيْ رَفْعَ حَنَكِهِ بِاِصْبَعِهِ وَلَمْ يَقُلْ اَعْلِقُوْا عَنْهُ شَيْئًا

حضرت ام قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اپنے بچے کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور میں نے حلق کے سبب اس کا گلا دبایا تھا۔ فرمایا کہ اپنے بچوں کے گلے کیوں دبا کر تکلیف دیتی ہو، انہیں چاہیے کہ عود ہندی استعمال کیا کریں کیونکہ اس میں سات بیماریوں کے لیے شفا ہے، جن میں سے ایک ذات الجنب ہے۔ حلق کی صورت میں ناک میں ٹپکائی جاتی ہے اور ذات الجنب کے وقت منہ میں ڈالی جاتی ہے۔ پس میں (سفیان) نے زہری کو فرماتے سنا کہ دو بیماریاں تو بیان کیں لیکن پانچ کا ذکر نہیں کیا۔ میں (علی بن عبد اللہ) نے سفیان سے کہا کہ معمر تو اعلقت علیہ کہا کرتے تھے۔ فرمایا انہیں یاد نہیں رہا، انہوں نے اعلقت عنہ کہا تھا جیسے میں نے زہری کے منہ سے سن کر یاد کیا ہے اور سفیان نے لڑکے کے حلق کا بیان کیا اور انگلی سے تالو کو دبانے کا ذکر کیا، یعنی تالو کو انگلی سے اوپر اٹھانا، اور یہ نہیں کہا کہ اس پر کچھ لٹکایا جاتا۔

بَابٌ ٣١٧

٦٦٧ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَّيُوْنُسُ قَالَ الزُّهْرِيُّ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری بڑھ گئی اور تکلیف میں اضافہ ہو گیا تو آپ نے ایام مرض کے لیے اپنی ازواج مطہرات سے میرے گھر میں رہنے کی اجازت طلب

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ فِي أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي فَأَذِنَّ لَهُ فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ فِي الْأَرْضِ بَيْنَ عَبَّاسٍ وَآخَرَ فَأَخْبَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الْآخَرُ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيٌّ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَمَا دَخَلَ بَيْتَهَا وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ هَرِيقُوا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ أَوْكِيَتُهُنَّ لَعَلِّي أَعْهَدُ إِلَى النَّاسِ قَالَتْ فَأَجْلَسْنَاهُ فِي مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ طَفِقْنَا نَصُبُّ عَلَيْهِ مِنْ تِلْكَ الْقِرَبِ حَتَّى جَعَلَ يُشِيرُ إِلَيْنَا أَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ قَالَتْ وَخَرَجَ إِلَى النَّاسِ فَصَلَّى لَهُمْ وَخَطَبَهُمْ

بَابُ الْعُذْرَةِ

۶۶۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ أُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ الْأَسَدِيَّةَ أَسَدَ خُزَيْمَةَ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلِ اللَّاتِي بَايَعْنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ أُخْتُ عُكَّاشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لَهَا قَدْ أَعْلَقَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَامَ تَدْغَرْنَ أَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْعِلَاقِ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُرِيدُ الْكُسْتَ وَهُوَ الْعُودُ الْهِنْدِيُّ وَقَالَ يُونُسُ وَإِسْحَاقُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَلَّقَتْ عَلَيْهِ

بَابُ دَوَاءِ الْمَبْطُونِ

۶۶۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَخِي اسْتَطْلَقَ بَطْنُهُ فَقَالَ اسْقِهِ

فرمائی۔ چنانچہ آپ نے اجازت دے دی۔ پس آپ دو آدمیوں کے درمیان (ان کا سہارا لے کر) تشریف لائے اور آپ کے پیر (زمین پر) گھسٹتے جا رہے تھے یعنی حضرت عباس اور ایک دوسرے آدمی کے درمیان میں۔ عبید اللہ بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس سے یہ بات بیان کی تو انہوں نے کہا کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ دوسرا آدمی کون تھا جس کا حضرت عائشہ نے نام نہیں لیا؟ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا وہ حضرت علی تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ کہتی ہیں کہ آپ کا مرض زیادہ ہو گیا اور آپ گھر میں تشریف لے آئے تو فرمایا میرے اوپر سات مشکیں پانی ڈالو جن کے منہ نہ کھلے ہوں شاید میں لوگوں کو وصیت کر سکوں۔ ہم نے آپ کو حضرت حفصہ کے ایک لگن میں بٹھا دیا پھر ہم نے آپ پر ان مشکوں سے پانی ڈالنا شروع کیا یہاں تک کہ آپ نے ہمیں اشارہ فرمایا کہ بس کرو۔ پھر آپ لوگوں کی طرف تشریف لے گئے، انہیں نماز پڑھائی اور خطبہ دیا۔

گلے کی بیماری۔

عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو مہاجرات اولیٰ میں سے تھیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی اور حضرت عکاشہ کی بہن تھیں، وہ اپنے بچے کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں جس کا گلا دبا کر علاج کیا تھا تو آپ نے فرمایا تم اپنے بچوں کا اس طرح گلا دبا کر کیوں علاج کرتی ہو؟ تم پر یہ عود ہندی لازم ہے کیونکہ اس میں سات بیماریوں سے شفا ہے جن میں سے ایک ذات الجنب ہے۔ عود ہندی سے مراد قسط ہے۔ یونس اور اسحاق بن راشد نے زہری سے روایت کی اس میں عَلَّقَتْ عَلَیْہِ ہے۔

دستوں کا علاج۔

ابو سعید کا بیان ہے کہ حضرت ... ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میرے بھائی کا پیٹ چل رہا ہے۔ فرمایا کہ اسے شہد پلاؤ۔ پس اس نے شہد پلایا اور ... نے

عَسَلًا فَسَقَاهُ، فَقَالَ إِنِّي سَقَيْتُهُ فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتِطْلَاقًا. فَقَالَ صَدَقَ اللّٰهُ وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ. تَابَعَهُ النَّضْرُ عَنْ شُعْبَةَ.

باب ۴۲۰ لَا صَفَرَ وَهُوَ دَاءٌ يَأْخُذُ الْبَطْنَ

۶۷۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَغَيْرُهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، لَا عَدْوَى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَمَا بَالُ إِبِلِي تَكُونُ فِي الرَّمْلِ كَأَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيَأْتِي الْبَعِيرُ الْأَجْرَبُ فَيَدْخُلُ بَيْنَهَا فَيُجْرِبُهَا فَقَالَ، فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ. رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسِنَانِ بْنِ أَبِي سِنَانٍ.

باب ۴۲۱ ذَاتِ الْجَنْبِ

۶۷۱ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَتَّابُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ أُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلِ اللَّاتِي بَايَعْنَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ أُخْتُ عُكَاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لَهَا قَدْ عَلَّقَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ فَقَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ عَلَى مَا تَدْغَرُونَ أَوْلَادَكُمْ بِهٰذِهِ الْأَعْلَاقِ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُرِيدُ الْكُسْتَ يَعْنِي الْقُسْطَ قَالَ وَهِيَ لُغَةٌ.

۶۷۲ - حَدَّثَنَا عَارِمٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ قُرِئَ عَلَى أَيُّوبَ مِنْ كُتُبِ أَبِي قِلَابَةَ مِنْهُ مَا حَدَّثَ بِهِ وَمِنْهُ مَا قُرِئَ عَلَيْهِ وَكَانَ هٰذَا فِي الْكِتَابِ عَنْ

اسے شہد پلایا لیکن دست اور بڑھ گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا اور تمہارے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔ اس کو نضر نے شعبہ سے روایت کی ہے۔

پیٹ کو پکڑنے والی صفر نام کی کوئی بیماری نہیں۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمن وغیرہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک سے دوسرے کو بیماری نہیں لگتی اور نہ صفر کوئی پیٹ کی بیماری ہے اور الو کی نحوست۔ ایک اعرابی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میرے اونٹوں کا کیا حال ہے جو ریت میں ہرن کی طرح ہوتے ہیں، پھر ایک خارشی اونٹ آکر ان سے اونٹوں میں داخل ہوتا ہے اور سب کو خارشی بنا دیتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ پھر پہلے کو خارش کس نے لگائی؟ زہری نے بھی اس کو ابو سلمہ اور سنان بن ابو سنان سے روایت کی ہے۔

نمونیہ (پسلی کا درد)

عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو اسد خزیمہ سے ہونے کی بنا پر سب سے پہلے ہجرت کرنے والی عورتوں سے تھیں اور جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی اور یہ حضرت عکاشہ کی بہن ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ وہ اپنے بیٹے کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، بچے کو گلے کی بیماری (خناق) کے سبب انہوں نے تالو دبایا تھا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ سے ڈرو! تم اپنی اولاد کو تالو دبا کر تکلیف دیا کرتی ہو! تمہیں چاہیے کہ عود ہندی استعمال کیا کرو کیونکہ اس کے اندر سات بیماریوں سے شفا ہے، جن میں سے نمونیا ہے۔ عود ہندی سے مراد القسط ہے اور یہ لفظ بھی استعمال ہوتا ہے۔

حماد کا بیان ہے کہ ایوب کے سامنے ابو قلابہ کی کتاب پڑھی گئی۔ اس میں بعض وہ حدیثیں تھیں جو انہوں نے بیان کیں اور بعض وہ تھیں جو ان کے سامنے پڑھی گئی تھیں۔ اسی کتاب میں حضرت انس رضی

حدثني أن أبا طلحة وأنس بن النضر كوياه وكواه أبو طلحة بيده. وقال عباد بن منصور عن أيوب عن أبي قلابة عن أنس بن مالك قال أذن رسول الله صلى الله عليه وسلم لأهل بيت من الأنصار أن يرقوا من الحمة والأذن. قال أنس كويت من ذات الجنب ورسول الله صلى الله عليه وسلم حي وشهدني أبو طلحة وأنس بن النضر وزيد بن ثابت وأبو طلحة كواني.

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو طلحہ اور حضرت انس بن نضر نے انہیں داغ لگایا اور حضرت ابو طلحہ نے انہیں اپنے ہاتھ سے داغ لگایا۔ عباد بن منصور، ایوب، ابو قلابہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے ایک گھرانے کو زہریلے جانوروں کے کاٹنے اور کان کے درد کا دم کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ ذات الجنب کے باعث مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں داغ لگایا اور میرے پاس حضرت ابو طلحہ، حضرت انس بن نضر اور حضرت زید بن ثابت موجود تھے اور مجھے حضرت ابو طلحہ نے داغ لگایا۔

باب ۳۲۲ حرق الحصير ليسد به الدم

خون روکنے کے لیے ٹاٹ جلانا۔

۶۷۳۔ حدثني سعيد بن عفير حدثنا يعقوب بن عبد الرحمن القاري عن أبي حازم عن سهل بن سعد الساعدي قال لما كسرت على رأس رسول الله صلى الله عليه وسلم البيضة وأدمي وجهه وكسرت رباعيته وكان علي يختلف بالماء في المجن وجاءت فاطمة تغسل عن وجهه الدم فلما رأت فاطمة عليها السلام الدم يزيد على الماء كثرة عمدت إلى حصير فأحرقتها وألصقتها على جرح رسول الله صلى الله عليه وسلم فرقأ الدم.

ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کا خود توڑ دیا گیا، چہرہ انور خون آلود ہو گیا اور آگے والے دانت مبارک شہید کر دیئے گئے تو حضرت علی ڈھال میں پانی بھر کر لاتے اور حضرت فاطمہ آپ کے چہرۂ انور سے خون دھو رہی تھیں۔ جب حضرت فاطمہ علیہا السلام نے دیکھا کہ خون پانی سے زیادہ بہہ رہا ہے تو ٹاٹ جلایا اور اس کی راکھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زخم پر لگا دی تو خون بہنا بند ہو گیا۔

باب ۳۲۳ الحمى من فيح جهنم

بخار جہنم کی گرمی سے ہے۔

۶۷۴۔ حدثني يحيى بن سليمان حدثني ابن وهب قال حدثني مالك عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الحمى من فيح جهنم فأطفئوها بالماء. قال نافع وكان عبد الله يقول اكشف عنا الرجز.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بخار جہنم کا شعلہ ہے اسے پانی سے بجھایا کرو۔ نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر دعا میں کہا کرتے۔ ہم سے عذاب کو دور ہٹا۔

۶۷۵۔ حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن هشام عن فاطمة بنت المنذر أن أسماء بنت أبي بكر رضي الله عنهما كانت إذا أتيت بالمرأة قد حمت تدعو لها أخذت الماء فصبته بينها

فاطمہ بنت منذر فرماتی ہیں کہ جب حضرت اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس کسی بخار والی عورت کو دعا کے لیے لایا جاتا تو آپ پانی لے کر اس کے گریبان میں ڈال دیا کرتیں اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں حکم

بينها وبين جيبها قالت وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمرنا أن نبردها بالماء.

٧٦٦ ـ حدثني محمد بن المثنى حدثنا يحيى حدثنا هشام أخبرني أبي عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الحمى من فيح جهنم فابردوها بالماء.

٧٦٧ ـ حدثنا مسدد حدثنا أبو الأحوص حدثنا سعيد بن مسروق عن عباية بن رفاعة عن جده رافع بن خديج قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول الحمى من فور جهنم فابردوها بالماء.

باب ٣٤ من خرج من أرض لا تلائمه

٧٦٨ ـ حدثنا عبد الأعلى بن حماد حدثنا يزيد بن زريع حدثنا سعيد عن قتادة أن أنس بن مالك حدثهم أن ناسا أو رجالا من عكل وعرينة قدموا على رسول الله صلى الله عليه وسلم وتكلموا بالإسلام وقالوا يا نبي الله إنا كنا أهل ضرع ولم نكن أهل ريف واستوخموا المدينة فأمر لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم بذود وبراع وأمرهم أن يخرجوا فيه فيشربوا من ألبانها وأبوالها فانطلقوا حتى كانوا ناحية الحرة كفروا بعد إسلامهم وقتلوا راعي رسول الله صلى الله عليه وسلم واستاقوا الذود فبلغ النبي صلى الله عليه وسلم فبعث الطلب في آثارهم وأمر بهم فسمروا أعينهم وقطعوا أيديهم وتركوا في ناحية الحرة حتى ماتوا على حالهم.

باب ٣٥ ما يذكر في الطاعون

٧٦٩ ـ حدثنا حفص بن عمر حدثنا شعبة قال أخبرني حبيب بن أبي ثابت قال سمعت

فرمایا ہے کہ اسے پانی سے ٹھنڈا کیا کریں۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ بخار جہنم کی گرمی سے ہے لہٰذا اسے پانی سے ٹھنڈا کیا کرو۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بخار جہنم کی گرمی سے ہے لہٰذا اسے پانی سے ٹھنڈا کر لیا کرو۔

اس جگہ سے نکلنا جہاں کی آب و ہوا موافق نہ ہو۔

قتادہ کہتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ کچھ لوگ یا قبیلہ عکل اور عرینہ کے آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے اسلام کا کلمہ پڑھا اور عرض گزار ہوئے کہ یا نبی اللہ! ہم مویشی والے ہیں، کھیتی والے نہیں ہیں اور انہیں مدینہ منورہ کی آب و ہوا موافق نہیں آئی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے اونٹ اور ایک چرواہے کا حکم فرمایا اور حکم دیا کہ باہر چلے جائیں اور ان کا دودھ اور پیشاب پیتے رہیں۔ وہ چلے گئے یہاں تک کہ جب مقام حرہ کی جانب پہنچے تو مسلمان ہونے کے بعد پھر کافر ہو گئے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو ہانک کر لے گئے۔ جب یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے ان کے تعاقب میں آدمی روانہ فرمائے۔ پس انہیں پکڑ کر لایا گیا تو ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھیری گئیں اور ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیے گئے اور حکم فرمایا کہ انہیں حرہ کے نزدیک ڈال آؤ، یہاں تک کہ وہ اسی حالت میں مر گئے۔

طاعون کے متعلق روایتیں۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ سَعْدًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ بِالطَّاعُونِ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوهَا وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا فَقُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ يُحَدِّثُ سَعْدًا وَلَا يُنْكِرُهُ قَالَ نَعَمْ.

۵۰۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَرَجَ إِلَى الشَّأْمِ حَتَّى إِذَا كَانَ بِسَرْغَ لَقِيَهُ أُمَرَاءُ الْأَجْنَادِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَأَصْحَابُهُ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِأَرْضِ الشَّأْمِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ عُمَرُ ادْعُ لِي الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ فَدَعَاهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ وَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّأْمِ فَاخْتَلَفُوا فَقَالَ بَعْضُهُمْ قَدْ خَرَجْتَ لِأَمْرٍ وَلَا نَرَى أَنْ تَرْجِعَ عَنْهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَعَكَ بَقِيَّةُ النَّاسِ وَأَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَرَى أَنْ تُقْدِمَهُمْ عَلَى هَذَا الْوَبَاءِ فَقَالَ ارْتَفِعُوا عَنِّي ثُمَّ قَالَ ادْعُوا لِي الْأَنْصَارَ فَدَعَوْتُهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ فَسَلَكُوا سَبِيلَ الْمُهَاجِرِينَ وَاخْتَلَفُوا كَاخْتِلَافِهِمْ فَقَالَ ارْتَفِعُوا عَنِّي ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِي مَنْ كَانَ هَا هُنَا مِنْ مَشْيَخَةِ قُرَيْشٍ مِنْ مُهَاجِرَةِ الْفَتْحِ فَدَعَوْتُهُمْ فَلَمْ يَخْتَلِفْ مِنْهُمْ عَلَيْهِ رَجُلَانِ فَقَالُوا نَرَى أَنْ تَرْجِعَ بِالنَّاسِ وَلَا تُقْدِمَهُمْ عَلَى هَذَا الْوَبَاءِ فَنَادَى عُمَرُ فِي النَّاسِ إِنِّي مُصَبِّحٌ عَلَى ظَهْرٍ فَأَصْبِحُوا عَلَيْهِ قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ أَفِرَارًا مِنْ قَدَرِ اللَّهِ فَقَالَ عُمَرُ لَوْ غَيْرُكَ قَالَهَا يَا أَبَا عُبَيْدَةَ نَعَمْ

علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم سنو کہ فلاں جگہ طاعون کی بیماری ہے تو وہاں نہ جاؤ اور جب اس جگہ طاعون کی بیماری پھوٹ نکلے جہاں تم رہتے ہو تو وہاں سے باہر نہ نکلو۔ میں (حبیب بن ابی ثابت) نے کہا کہ کیا آپ (ابراہیم بن سعد) نے سنا کہ وہ (حضرت اسامہ) حضرت سعد سے روایت کرتے تھے اور انہوں نے اس کا انکار نہیں کیا؟ انہوں نے کہا: ہاں۔

عبداللہ بن عبداللہ بن حارث بن نوفل نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام کی طرف تشریف لے گئے یہاں تک کہ جب مقام سرغ پر پہنچے تو آپ سے اجناد کے امراء حضرت ابو عبیدہ بن الجراح اور ان کے ساتھی ملے اور انہوں نے آپ کو بتایا کہ سرزمین شام میں وبا پھوٹ نکلی ہے۔ حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا۔ مہاجرین اولین کو میرے پاس بلاؤ۔ پس انہیں بلایا تو ان سے مشورہ کیا اور بتایا کہ سرزمین شام میں وبا پھوٹ نکلی ہے۔ چنانچہ ان حضرات میں اختلاف واقع ہو گیا۔ بعض حضرات نے کہا کہ آپ ایک کام کے لئے نکلے ہیں لہذا ہمارا خیال ہے کہ اس سے واپس نہ ہوں۔ بعض دوسرے حضرات کا کہنا یہ تھا کہ آپ کے ساتھ بقیہ لوگ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ہیں لہذا مناسب نہیں کہ آپ انہیں وبا کی طرف پیش قدمی کرائیں۔ پس آپ نے فرمایا کہ میرے پاس سے چلے جاؤ۔ پھر فرمایا کہ انصار کو میرے پاس بلاؤ۔ چنانچہ میں نے ان کو بلایا تو ان سے مشورہ کیا تو انہوں نے مہاجرین کی طرح ہی کہا اور ان کی طرح اختلاف کیا پھر ان حضرات سے فرمایا کہ میرے پاس سے چلے جاؤ۔ پھر فرمایا میرے پاس قریش کے بوڑھوں کو بلاؤ جو فتح مکہ کے وقت ہجرت کر کے آئے۔ چنانچہ میں نے انہیں بلایا تو ان میں سے دو آدمیوں نے بھی اختلاف نہ کیا اور کہا ہماری یہ رائے ہے کہ آپ لوگوں کو واپس لے جائیں اور انہیں وبا کی طرف پیش قدمی نہ کرائیں۔ پس حضرت عمر نے لوگوں میں اعلان کروا دیا کہ میں صبح کو سوار ہو جاؤں گا لہذا تم بھی سوار ہو جانا۔ حضرت ابوعبیدہ نے کہا کیا اللہ کی تقدیر سے بھاگتے ہو؟ حضرت عمر نے فرمایا: کاش! یہ بات تمہارے سوا کوئی اور کہتا۔ اے ابو عبیدہ! ہاں ہم اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر کی

مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ إِلَى قَدَرِ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ إِبِلٌ هَبَطَتْ وَادِيًا لَهُ عُدْوَتَانِ إِحْدَاهُمَا خَصِبَةٌ وَالْأُخْرَى جَدْبَةٌ أَلَيْسَ إِنْ رَعَيْتَ الْخَصِبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ وَإِنْ رَعَيْتَ الْجَدْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ قَالَ فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَكَانَ مُتَغَيِّبًا فِي بَعْضِ حَاجَتِهِ فَقَالَ إِنَّ عِنْدِي فِي هٰذَا عِلْمًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ قَالَ فَحَمِدَ اللّٰهَ عُمَرُ ثُمَّ انْصَرَفَ۔

۲۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ عُمَرَ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ فَلَمَّا كَانَ بِسَرْغَ بَلَغَهُ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَأَخْبَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ۔

۲۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نُعَيْمٍ الْمُجْمِرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ الْمَسِيحُ وَلَا الطَّاعُونُ۔

۲۸۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ حَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ بِنْتُ سِيرِينَ قَالَتْ قَالَ لِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَحْيَى بِمَا مَاتَ قُلْتُ مِنَ الطَّاعُونِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُونُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

۲۸۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

طرف فرار کر رہے ہیں۔ عمر نے کہا: اگر تمہارے پاس اونٹ ہوں اور تم ایسی وادی میں اترو کہ اس کے دو میدان ہوں جن میں ایک سرسبز و شاداب ہو اور دوسرا خشک، کیا یہ حقیقت نہیں کہ اگر تم سرسبز میدان میں چراؤ گے تو بھی اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے چراؤ گے اور خشک میدان میں چراؤ تو بھی اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے ہی چراؤ گے۔ پس حضرت عبد الرحمٰن بن عوف آئے جو اپنی کسی ضرورت کے باعث وہاں موجود نہ تھے۔ انہوں نے کہا کہ اس بارے میں میرے پاس ایک علم ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب کسی علاقے کے بارے میں ایسا سنو تو وہاں نہ جاؤ اور جب اس جگہ پھیلے جہاں تم رہتے ہو تو وہاں سے فرار کرتے ہوئے وہاں سے نہ نکلو۔ حضرت عمر نے (یہ سن کر) اللہ کا شکر ادا کیا اور لوٹ آئے۔

ابن شہاب نے عبد اللہ بن عامر سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب شام کی طرف نکلے اور سرغ کے مقام پر پہنچے تو انہیں خبر پہنچی کہ شام میں وبا پھوٹ نکلی ہے۔ پس حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم کسی زمین میں اس کے متعلق سنو تو وہاں نہ جاؤ اور جب کسی جگہ واقع ہو جائے جہاں تم رہتے ہو تو فرار ہونے کے لئے وہاں سے نہ جاؤ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مدینہ منورہ کے اندر دجال داخل ہو سکے گا اور نہ طاعون پھیلے گا۔

حفصہ بنت سیرین کا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت کیا کہ تمہارے بھائی یحییٰ کی وفات کس بیماری سے ہوئی؟ میں نے کہا کہ طاعون سے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ طاعون ہر مسلمان کے لیے شہادت ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شہیدوں سے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَبْطُوْنُ شَهِيْدٌ وَالْمَطْعُوْنُ شَهِيْدٌ۔

باب ٢٢٦ اَجْرُ الصَّابِرِ فِي الطَّاعُوْنِ

۵۲۸۵۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا دَاوٗدُ بْنُ اَبِي الْفُرَاتِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْنَا اَنَّهَا سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُوْنِ فَاَخْبَرَهَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَاءُ فَجَعَلَهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ فَلَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَقَعُ الطَّاعُوْنُ فَيَمْكُثُ فِيْ بَلَدِهٖ صَابِرًا يَعْلَمُ اَنَّهٗ لَنْ يُّصِيْبَهٗ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اِلَّا كَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِ الشَّهِيْدِ تَابَعَهُ النَّضْرُ عَنْ دَاوٗدَ۔

باب ٢٢٧ الرُّقٰى بِالْقُرْاٰنِ وَالْمُعَوِّذَاتِ

۵۲۸۶۔ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْفُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ فِي الْمَرَضِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ فَلَمَّا ثَقُلَ كُنْتُ اَنْفِثُ عَلَيْهِ بِهِنَّ وَاَمْسَحُ بِيَدِهٖ نَفْسَهٗ لِبَرَكَتِهَا فَسَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ كَيْفَ يَنْفُثُ قَالَ كَانَ يَنْفُثُ عَلٰى يَدَيْهِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهٗ۔

باب ٢٢٨ الرُّقٰى بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۲۸۷۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَوْا عَلٰى حَيٍّ

مرنے والا شہید اور طاعون کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے۔

طاعون پر صبر کرنے والے کا اجر۔

یحییٰ بن یعمر کا بیان ہے کہ انہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے بارے میں دریافت کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بتایا کہ یہ ایک عذاب ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنے جن بندوں پر چاہے بھیجتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کے لیے اسے رحمت بنا دیا ہے پس کوئی بندہ ایسا نہیں کہ طاعون کی بیماری پھیلے اور وہ اپنے شہر میں صبر کر کے بیٹھا رہے اور جانتا ہو کہ اسے کوئی تکلیف نہیں پہنچ سکتی مگر جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے لکھ دی ہے تو اس کے لیے شہید کے برابر ثواب ہے۔ اسی طرح نضر نے داؤد سے روایت کی ہے۔

قرآن سے معوذتین وغیرہ پڑھ کر دم کرنا۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اس مرض کے اندر جس میں آپ کا وصال ہوا معوذات پڑھ کر اپنے اوپر دم کیا کرتے تھے۔ جب آپ کی تکلیف بڑھ گئی تو میں انہیں پڑھ کر آپ پر دم کیا کرتی اور برکت حاصل کرنے کے واسطے آپ کے دست اقدس کو آپ کے جسم اطہر پر پھیرا کرتی۔ میں (معمر) نے زہری سے پوچھا دم کس طرح کیا جاتا تھا؟ انہوں نے کہا کہ اپنے دونوں ہاتھوں پر پھونک مارتے اور پھر انہیں اپنے چہرے پر پھیر لیتے۔

سورۃ الفاتحہ پڑھ کر دم کرنا۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس نے حضور سے روایت کی ہے۔

ابو المتوکل نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کچھ حضرات قبائل عرب میں سے ایک قبیلے کے اندر گئے تو انہوں نے ان کی ضیافت نہ کی۔ اسی اثنا میں ان کے سردار

مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَلَمْ يَقْرُوهُمْ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ لُدِغَ سَيِّدُ أُولَئِكَ فَقَالُوا هَلْ مَعَكُمْ مِنْ دَوَاءٍ أَوْ رَاقٍ فَقَالُوا إِنَّكُمْ لَمْ تَقْرُونَا وَلَا نَفْعَلُ حَتَّى تَجْعَلُوا لَنَا جُعْلًا فَجَعَلُوا لَهُمْ قَطِيعًا مِنَ الشَّاءِ فَجَعَلَ يَقْرَأُ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَيَجْمَعُ بُزَاقَهُ وَيَتْفِلُ فَبَرَأَ فَأَتَوْا بِالشَّاءِ فَقَالُوا لَا نَأْخُذُهُ حَتَّى نَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلُوهُ فَضَحِكَ وَقَالَ وَمَا أَدْرَاكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ خُذُوهَا وَاضْرِبُوا لِي بِسَهْمٍ

کو بچھو نے کاٹ لیا یا زہر کھا گئے۔ کیا آپ کے پاس کوئی دوا یا دم کرنے والا ہے؟ انہوں نے کہا۔ چونکہ تم نے ہماری ضیافت نہیں کی لہٰذا ہم اس وقت تک کچھ نہیں کریں گے جب تک تم ہمارے لیے کچھ مقرر نہ کرو۔ پس انہوں نے بکریاں دینا منظور کیا۔ چنانچہ ان میں سے ایک نے (سورۂ فاتحہ) پڑھی اور تھوک جمع کر کے شکایت والی جگہ پر تھوکا۔ پس وہ اس کی تکلیف سے چھوٹ گیا۔ وہ بکریاں لے کر آئے تو انہوں نے کہا کہ ہم اس وقت تک نہیں لیں گے جب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھ نہ لیں۔ پس آپ نے ہنس کر فرمایا تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ یہ دم کرنے کی چیز ہے؟ ان بکریوں کو لے لو اور ان میں میرا حصہ بھی رکھو۔

بَابُ ۳۳۹ الشَّرْطِ فِي الرُّقْيَةِ بِقَطِيعٍ مِنَ الْغَنَمِ

دم کرنے کے لیے چند بکریاں لینے کی شرط لگانا۔

[illegible] حَدَّثَنِي سِيدَانُ بْنُ مُضَارِبٍ أَبُو مُحَمَّدٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ الْبَصْرِيُّ هُوَ صَدُوقٌ يُوسُفُ بْنُ يَزِيدَ الْبَرَّاءُ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَخْنَسِ أَبُو مَالِكٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرُّوا بِمَاءٍ فِيهِمْ لَدِيغٌ أَوْ سَلِيمٌ فَعَرَضَ لَهُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَاءِ فَقَالَ هَلْ فِيكُمْ مِنْ رَاقٍ إِنَّ فِي الْمَاءِ رَجُلًا لَدِيغًا أَوْ سَلِيمًا فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ عَلَى شَاءٍ فَبَرَأَ فَجَاءَ بِالشَّاءِ إِلَى أَصْحَابِهِ فَكَرِهُوا ذَلِكَ وَقَالُوا أَخَذْتَ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ أَجْرًا حَتَّى قَدِمُوا الْمَدِينَةَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخَذَ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ أَجْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَقَّ مَا أَخَذْتُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا كِتَابُ اللَّهِ

ابن ابی ملیکہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند اصحاب کا چشمے والوں کے پاس سے گزر ہوا جن میں سے ایک آدمی کو سانپ یا بچھو نے کاٹ لیا تھا۔ چشمے والوں نے ان حضرات کے پاس ایک آدمی بھیجا اور اس نے کہا۔ کیا آپ حضرات کے اندر کوئی سانپ اور بچھو کے کاٹے کا دم جانتا ہے؟ کیونکہ چشمے والوں میں سے ایک کو سانپ یا بچھو نے کاٹ لیا ہے۔ ان میں سے ایک صاحب گئے اور چند بکریوں کے بدلے سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کیا۔ پس وہ تندرست ہو گیا اور یہ بکریاں لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس آئے۔ انہوں نے اس بات کو ناپسند کیا اور کہا کہ آپ نے اللہ کی کتاب پر اُجرت لی ہے۔ چنانچہ وہ مدینہ منورہ پہنچے اور عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! انہوں نے اللہ کی کتاب پر اُجرت لی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جن چیزوں پر تم معاوضہ لیتے ہو ان میں اللہ کی کتاب سب سے زیادہ اُجرت کی مستحق ہے۔

بَابُ ۳۴۰ رُقْيَةِ الْعَيْنِ

نظر لگنے پر دم کرنا۔

[illegible] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ شَدَّادٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَمَرَنِي

عبداللہ بن شداد کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَمَرَ أَنْ يُسْتَرْقَى مِنَ الْعَيْنِ.

۶۹۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ عَطِيَّةَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيُّ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي بَيْتِهَا جَارِيَةً فِي وَجْهِهَا سَفْعَةٌ فَقَالَ اسْتَرْقُوا لَهَا فَإِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ. وَقَالَ عُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. تَابَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَالِمٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ.

بَابُ ۲۳۱ الْعَيْنُ حَقٌّ

۶۹۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَيْنُ حَقٌّ وَنَهَى عَنِ الْوَشْمِ.

بَابُ ۲۳۲ رُقْيَةِ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ

۶۹۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ فَقَالَتْ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّقْيَةَ مِنْ كُلِّ ذِي حُمَةٍ.

یا حکم دیا کہ نظر لگنے کا دم کیا کرو۔

عروہ بن زبیر نے زینب بنت ابو سلمہ سے اور انہوں نے اپنی والدہ ماجدہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر کے اندر ایک لونڈی کو دیکھا جس کے چہرے پر نشانات تھے۔ ارشاد فرمایا کہ اس پر کچھ پڑھ کر دم کرو کیونکہ اس کو نظر لگی ہے۔ عقیل (زہری)، عروہ بن زبیر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کی حکایت کی ہے اسی طرح عبد اللہ بن سالم نے زبیدی سے روایت کی ہے۔

نظر واقعی لگ جاتی ہے۔

ہمام نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نظر کا لگ جانا درست ہے اور آپ نے گودنے سے منع فرمایا۔

سانپ بچھو کے کاٹے پر دم کرنا

عبد الرحمن بن الاسود نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے زہریلے جانور کے کاٹے پر دم کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر زہریلے جانور کے کاٹے پر دم کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔

پارہ ۲۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابُ رُقْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۹۴۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَثَابِتٌ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقَالَ ثَابِتٌ يَا أَبَا حَمْزَةَ اشْتَكَيْتُ فَقَالَ أَنَسٌ أَلَا أَرْقِيكَ بِرُقْيَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلَى قَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ مُذْهِبَ الْبَاسِ اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شَافِيَ إِلَّا أَنْتَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا۔

حضور کا دم کرنا

عبدالعزیز کا بیان ہے کہ میں اور ثابت دونوں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ چنانچہ ثابت نے کہا کہ اے ابو حمزہ! میں بیمار ہو گیا ہوں۔ حضرت انس نے فرمایا کہ کیا میں تمہارے اوپر وہ جھاڑ پھونک کر دم نہ کر دوں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پڑھ کر دم فرمایا کرتے تھے؟ عرض کی کیوں نہیں۔ انہوں نے کہا: اے اللہ لوگوں کے رب! تکلیف کو دور کرنے والے شفا دے کیونکہ شفا دینے والا تو ہی ہے، تیرے سوا کوئی بھی شفا دینے والا نہیں، ایسی شفا عطا فرما

ف: قرآن مجید میں خود اللہ رب العزت نے فرمایا ہے:

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاۗءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا۔ (۱۷:۸۲)

اور ہم قرآن میں اتارتے ہیں وہ چیز جو ایمان والوں کے لیے شفا اور رحمت ہے اور اس سے ظالموں کو نقصان ہی بڑھتا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ کلام الٰہی کے اندر شفاء بھی ہے اور ایمان والوں کے لیے رحمت بھی ہے۔ یہ شفاء اور رحمت دینی بھی ہے اور دنیاوی بھی، ایمانی بھی ہے اور اخلاقی بھی اور روحانی بھی ہے اور جسمانی بھی، دنیاوی بھی ہے اور اخروی بھی۔ اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود بھی قرآن مجید کی آیات یا دعائیہ کلمات پڑھ کر دم فرمایا کرتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اس حدیث میں اپنا عمل بتایا نیز خود اسی بخاری شریف کی متعدد احادیث کے اندر یہ واقعہ موجود ہے کہ ایک سریہ کا کسی قبیلے کے پاس سے گزر ہوا تو ان لوگوں نے ان بزرگوں کی مہمان نوازی سے انکار کر دیا۔ اتفاق کی بات ہے کہ اس قبیلے کے سردار کو سانپ یا بچھو نے ڈس لیا اور کسی تدبیر سے افاقہ نہ ہوا تو ایک آدمی ان حضرات کے پاس آکر عرض گزار ہوا۔ صحابہ کرام میں سے ایک نے جا کر سورۂ فاتحہ پڑھ پڑھ کر اس پر دم کیا اور وہ بالکل تندرست ہو گیا۔ اس قبیلے والوں نے انہیں تیس بکریاں بطور انعام دیں۔ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو انہوں نے آپ کے حکم سے تقسیم کیں بلکہ حضور نے یہاں تک فرمایا کہ میرا حصہ بھی نکالو۔ تاکہ اشتباہ اور جواز کا کوئی شائبہ ہی نہ رہے۔ ——— یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۲۹۱۰ اور ... میں بھی موجود ہے۔

۲۹۴۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ

مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جب کوئی زوجہ مطہرہ بیمار

مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَوِّذُ بَعْضَ أَهْلِهِ يَمْسَحُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى وَيَقُولُ اللَّهُمَّ رَبَّ النَّاسِ أَذْهِبِ الْبَاسَ اشْفِهِ وَأَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا قَالَ سُفْيَانُ حَدَّثْتُ بِهِ مَنْصُورًا فَحَدَّثَنِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ ۔

۶۹۵ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْقِي يَقُولُ امْسَحِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ بِيَدِكَ الشِّفَاءُ لَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا أَنْتَ ۔

۶۹۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لِلْمَرِيضِ بِسْمِ اللهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا يُشْفَى سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا ۔

۶۹۷ - حَدَّثَنِي صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الرُّقْيَةِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا وَرِيقَةُ بَعْضِنَا يُشْفَى سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا ۔

بَابُ النَّفْثِ فِي الرُّقْيَةِ

۶۹۸ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرُّؤْيَا مِنَ اللهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفِثْ حِينَ يَسْتَيْقِظُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَيَتَعَوَّذْ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَإِنْ كُنْتُ

پھیرتے اور فرماتے اے اللہ! لوگوں کے رب! تکلیف کو دور فرما دے، اور شفا دے کیونکہ تو ہی شفا دینے والا ہے، تیری شفا کے سوا کوئی شفا نہیں، ایسی شفا عطا فرما جو بیماری کو باقی نہ چھوڑے۔ سفیان کا بیان ہے کہ میں نے یہ منصور سے بیان کی تو انہوں نے ابراہیم، مسروق سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دم کرتے تو یوں فرماتے: تکلیف کو دور فرما دے اے لوگوں کے رب! شفا تیرے دستِ قدرت میں ہے، اس تکلیف کو آسان کرنے والا تیرے سوا کوئی نہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مریض سے فرمایا کرتے: اللہ کے نام سے شروع، ہماری زمین کی مٹی ہم میں سے بعض کے تھوک کے ساتھ ہمارے بیمار کو شفا دیتی ہے ہمارے رب کے حکم سے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دم کرتے وقت فرمایا کرتے تھے: ہماری زمین کی مٹی اور ہم میں سے بعض کا لعابِ دہن، اس کے ذریعے ہمارے مریض کو شفا ملتی ہے ہمارے رب کے حکم سے۔

دم کرتے وقت تھتکارنا

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور برا خواب شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جو اسے ناپسند ہو تو بیدار ہوتے ہی تین دفعہ تھتکارے اور اس کے شر سے پناہ مانگے تو وہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔ ابو سلمہ کا بیان ہے کہ میں اگر کوئی ایسا خواب بھی دیکھ لیتا جو پہاڑ سے بھی بھاری

ذکر الحدیث ... أفعل من الحسب فما علمت إلا أن
سمعت هذا الحدیث فما أبالیها ۔

٧٩٩۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ
[illegible]
عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا
قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوٰى
إِلٰى فِرَاشِهِ نَفَثَ فِيْ كَفَّيْهِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَ
بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ جَمِيْعًا ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ وَمَا بَلَغَتْ
يَدَاهُ مِنْ جَسَدِهِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا اشْتَكٰى كَانَ
يَأْمُرُنِيْ أَنْ أَفْعَلَ ذٰلِكَ بِهِ قَالَ يُوْنُسُ كُنْتُ أَرٰى
ابْنَ شِهَابٍ يَصْنَعُ ذٰلِكَ إِذَا أَتٰى إِلٰى فِرَاشِهِ ۔
حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا
أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِيْ
سَعِيْدٍ أَنَّ رَهْطًا مِّنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلَقُوْا فِيْ سَفْرَةٍ سَافَرُوْهَا حَتّٰى نَزَلُوْا
بِحَيٍّ مِّنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوْهُمْ فَأَبَوْا أَنْ
يُّضَيِّفُوْهُمْ فَلُدِغَ سَيِّدُ ذٰلِكَ الْحَيِّ فَسَعَوْا لَهُ بِكُلِّ
شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَوْ أَتَيْتُمْ هٰؤُلَاءِ
الرَّهْطَ الَّذِيْنَ قَدْ نَزَلُوْا بِكُمْ لَعَلَّهُ أَنْ يَّكُوْنَ عِنْدَ
بَعْضِهِمْ شَيْءٌ فَأَتَوْهُمْ فَقَالُوْا يَا أَيُّهَا الرَّهْطُ إِنَّ
سَيِّدَنَا لُدِغَ فَسَعَيْنَا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ
شَيْءٌ فَهَلْ عِنْدَ أَحَدٍ مِّنْكُمْ شَيْءٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ
نَعَمْ وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَرَاقٍ وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ لَقَدِ اسْتَضَفْنَاكُمْ
فَلَمْ تُضَيِّفُوْنَا فَمَا أَنَا بِرَاقٍ لَّكُمْ حَتّٰى تَجْعَلُوْا لَنَا
جُعْلًا فَصَالَحُوْهُمْ عَلٰى قَطِيْعٍ مِّنَ الْغَنَمِ فَانْطَلَقَ
فَجَعَلَ يَتْفُلُ وَيَقْرَأُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ حَتّٰى
لَكَأَنَّمَا نُشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَانْطَلَقَ يَمْشِيْ مَا بِهِ قَلَبَةٌ
قَالَ فَأَوْفَوْهُمْ جُعْلَهُمُ الَّذِيْ صَالَحُوْهُمْ عَلَيْهِ
فَقَالَ بَعْضُهُمُ اقْسِمُوْا فَقَالَ الَّذِيْ رَقٰى لَا تَفْعَلُوْا

ہر بار جب سے میں نے یہ حدیث سنی ہے مجھے اس کی کوئی
پرواہ نہیں کرتا۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
جب اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تو سورہ اخلاص، سورہ الفلق اور
سورہ الناس پڑھ کر اپنی ہتھیلیوں پر دم کرتے پھر انہیں اپنے چہرے
پر پھیرتے اور جہاں تک جسم اطہر پر ہاتھ پہنچتے۔ حضرت عائشہ
صدیقہ نے فرمایا کہ جب حضور بیمار ہوئے تو آپ نے ایسا
ہی کرنے کا حکم فرمایا۔ یونس کا بیان ہے کہ میں
نے ابن شہاب کو دیکھا کہ وہ اپنے بستر پر جاتے وقت
ایسا ہی کیا کرتے۔

ابو المتوکل نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
اصحاب میں سے ... [illegible]
[illegible]

حَتّٰى نَأْتِيَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَذْكُرَ لَهُ الَّذِي كَانَ فَنَنْظُرَ مَا يَأْمُرُنَا فَقَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا لَهُ فَقَالَ: وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ؟ أَصَبْتُمْ اقْسِمُوا وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ بِسَهْمٍ۔

بَابُ ۳۲ مَسْحِ الرَّاقِي الْوَجَعَ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى

۷۰۱۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ بَعْضَهُمْ يَمْسَحُهُ بِيَمِينِهِ: أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا۔ فَذَكَرْتُهُ لِمَنْصُورٍ فَحَدَّثَنِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ بِنَحْوِهِ۔

بَابُ ۳۳ فِي الْمَرْأَةِ تَرْقِي الرَّجُلَ

۷۰۲۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْفِثُ عَلَى نَفْسِهِ فِي مَرَضِهِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ فَلَمَّا ثَقُلَ كُنْتُ أَنَا أَنْفِثُ عَلَيْهِ بِهِنَّ فَأَمْسَحُ بِيَدِ نَفْسِهِ لِبَرَكَتِهَا۔ فَسَأَلْتُ ابْنَ شِهَابٍ كَيْفَ كَانَ يَنْفِثُ قَالَ يَنْفِثُ عَلَى يَدَيْهِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ۔

بَابُ ۳۴ مَنْ لَمْ يَرْقِ

۷۰۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ

انہیں ... نہ لیں جب تک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر پوچھ نہ لیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو یہ واقعہ عرض کیا۔ فرمایا تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ یہ دم ہے؟ تم نے ٹھیک کیا، ان کو تقسیم کر لو اور ان میں میرا حصہ بھی لگاؤ۔

دم کرنے والے کا تکلیف کی جگہ پر دایاں ہاتھ پھیرنا

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی کو دم کرتے تو اپنا دایاں ہاتھ پھیرتے اور فرماتے۔ اے لوگوں کے رب! تکلیف کو دور فرما۔ شفا عطا فرما کہ تو ہی شفا دینے والا ہے۔ تیری شفا کے سوا کوئی شفا نہیں، ایسی شفا جو بیماری کا نشان بھی باقی نہ چھوڑے۔ جب میں نے سفیان سے یہ حدیث منصور سے بیان کی تو انہوں نے مجھ سے ابراہیم، مسروق اور حضرت عائشہ صدیقہ سے بھی اسی طرح بیان کی۔

عورت کا مرد پر دم کرنا

عروہ بن زبیر سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے مرض میں جس سے آپ کا وصال ہوا، معوذات پڑھ کر اپنے اوپر دم کیا کرتے تھے۔ جب تکلیف زیادہ ہو گئی تو میں انہیں پڑھ کر آپ پر دم کرتی اور برکت کے لئے آپ کا دست مبارک پھیر دیتی۔ معمر کا بیان ہے کہ میں نے زہری سے پوچھا کہ آپ دم کس طرح کرتے تھے؟ فرمایا کہ اپنے ہاتھوں پر دم کر کے انہیں اپنے چہرے پر پھیر لیتے۔

جو دم نہ کرے

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ ایک روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا۔ مجھ پر امتیں پیش کی گئیں۔ پس ایک نبی گزرتے اور ان کے ساتھ ایک آدمی ہوتا اور ایک نبی کے ساتھ ...

عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ فَجَعَلَ يَمُرُّ النَّبِيُّ مَعَهُ الرَّجُلُ وَالنَّبِيُّ مَعَهُ الرَّجُلَانِ وَالنَّبِيُّ مَعَهُ الرَّهْطُ وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ وَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الْأُفُقَ فَرَجَوْتُ أَنْ يَكُونَ أُمَّتِي فَقِيلَ هٰذَا مُوسٰى وَقَوْمُهُ، ثُمَّ قِيلَ لِي انْظُرْ فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الْأُفُقَ فَقِيلَ لِي انْظُرْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الْأُفُقَ فَقِيلَ هٰؤُلَاءِ أُمَّتُكَ وَمَعَ هٰؤُلَاءِ سَبْعُونَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ فَتَفَرَّقَ النَّاسُ وَلَمْ يُبَيَّنْ لَهُمْ، فَتَذَاكَرَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا أَمَّا نَحْنُ فَوُلِدْنَا فِي الشِّرْكِ وَلٰكِنَّا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَلٰكِنْ هٰؤُلَاءِ هُمْ أَبْنَاؤُنَا، فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُمُ الَّذِينَ لَا يَتَطَيَّرُونَ وَلَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَكْتَوُونَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ أَمِنْهُمْ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ نَعَمْ، فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ أَمِنْهُمْ أَنَا؟ فَقَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ۔

بَابُ الطِّيَرَةِ

۷۰۴۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَالشُّؤْمُ فِي ثَلَاثٍ فِي الْمَرْأَةِ وَالدَّارِ وَالدَّابَّةِ۔

۷۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا طِيَرَةَ وَخَيْرُهَا الْفَأْلُ قَالُوا وَمَا الْفَأْلُ؟ قَالَ الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا أَحَدُكُمْ۔

بَابُ الْفَأْلِ

کے ساتھ کوئی شخص نہ تھا۔ یہاں تک کہ مجھے ایک بہت بڑی جماعت دکھائی گئی۔ میں نے سوچا کہ شاید یہ میری امت ہو گی۔ کہا گیا کہ یہ حضرت موسیٰ ہیں اور ان کی قوم۔ پھر کہا گیا کہ افق کی جانب دیکھیے۔ تو ایک بہت بڑی جماعت نظر آئی جس نے افق کو بھر رکھا تھا۔ کہا گیا کہ یہ آپ کی امت ہے اور ان میں سے ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ لوگ ادھر ادھر ہو گئے اور آپ نے وضاحت نہ فرمائی کہ وہ کون لوگ ہوں گے۔ چنانچہ لوگ کہنے لگے کہ ہم اگرچہ پیدا تو شرک میں ہوئے لیکن اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے ہیں یا یہ ہماری اولاد ہیں۔ جب یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ باہر تشریف لے آئے اور فرمایا کہ وہ جماعت ان لوگوں کی ہے جو نہ بدشگونی لیں، نہ دم کریں، نہ داغ لگوائیں بلکہ اپنے رب پر بھروسہ رکھیں۔ پس عکاشہ بن محصن کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا میں بھی ان لوگوں میں سے ہوں؟ فرمایا: ہاں۔ پھر ایک اور صحابی عرض گزار ہوئے کہ کیا میں بھی ان میں ہوں؟ فرمایا کہ عکاشہ تم پر سبقت لے گئے ہیں۔

شگون لینا

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیماری کا اڑ کر لگنا کوئی چیز نہیں اور شگون لینا کوئی چیز نہیں۔ نحوست تین چیزوں میں ہوتی ہے: عورت، گھر اور سواری کا جانور۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ شگون لینا کوئی چیز نہیں۔ اس بارے میں فال لینا بہتر ہے۔ لوگوں نے پوچھا کہ فال کیا چیز ہے؟ فرمایا: وہ اچھا لفظ جو تم میں سے کوئی سنے۔

فال لینا

۷۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا طِيَرَةَ وَخَيْرُهَا الْفَأْلُ قَالُوا وَمَا الْفَأْلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا أَحَدُكُمْ۔

۷۰۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَيُعْجِبُنِي الْفَأْلُ الصَّالِحُ الْكَلِمَةُ الْحَسَنَةُ۔

بَابُ لَا هَامَةَ

۷۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ أَخْبَرَنَا أَبُو حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ۔

بَابُ الْكَهَانَةِ

۷۰۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي امْرَأَتَيْنِ مِنْ هُذَيْلٍ اقْتَتَلَتَا فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ فَأَصَابَ بَطْنَهَا وَهِيَ حَامِلٌ فَقَتَلَتْ وَلَدَهَا الَّذِي فِي بَطْنِهَا فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى أَنَّ دِيَةَ مَا فِي بَطْنِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ فَقَالَ وَلِيُّ الْمَرْأَةِ الَّتِي غَرِمَتْ كَيْفَ أَغْرَمُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هٰذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُهَّانِ۔

۷۱۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شگون لینا کوئی چیز نہیں اور فال اچھی چیز ہے۔ دریافت کیا گیا کہ یا رسول اللہ! فال کیا چیز ہے۔ فرمایا کہ وہ اچھا لفظ جو تم میں سے کوئی سنے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بیماری کا اڑ کر لگنا کوئی چیز نہیں اور شگون لینا کوئی چیز نہیں البتہ اچھی فال مجھے پسند ہے جو اچھا لفظ ہے۔

باب الو کوئی چیز نہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیماری کا اڑ کر لگنا کوئی چیز نہیں، شگون کوئی چیز نہیں، الو اور پیٹ کے کیڑے کا نظریہ کوئی چیز نہیں (جو تمام باطل نظریہ ہیں)

کہانت

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہذیل کی دو عورتوں کا فیصلہ فرمایا جو آپس میں لڑ پڑی تھیں۔ ایک نے دوسری کو پتھر مارا جو اس کے پیٹ پر لگا جبکہ وہ حاملہ تھی۔ چوٹ لگنے سے اس کا بچہ مر گیا جو پیٹ میں تھا۔ پس جب لوگ یہ معاملہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے گئے تو آپ نے فیصلہ فرمایا کہ پیٹ کے بچے کی دیت ہے ایک غلام یا لونڈی۔ پس تاوان دینے والی کے ولی نے کہا کہ یا رسول اللہ! میں ایسے بچے کی دیت کیسے دوں جس نے نہ پیا اور نہ کھایا، نہ بولا اور نہ رویا۔ ایسا تو اس کی دیت ہی نہیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ شخص کاہنوں کا بھائی ہے۔

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ رَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ فَطَرَحَتْ جَنِينَهَا فَقَضَى فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ وَلِيدَةٍ. وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الْجَنِينِ يُقْتَلُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ وَلِيدَةٍ فَقَالَ الَّذِي قُضِيَ عَلَيْهِ كَيْفَ أَغْرَمُ مَا لَا أَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ وَمِثْلُ ذَلِكَ بَطَلَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هَذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُهَّانِ۔

کہ دو عورتیں لڑ پڑیں ان میں سے ایک نے دوسری پر پتھر پھینکا جس سے اس کے پیٹ کا بچہ گر گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ اس کی دیت میں غلام یا لونڈی دی جائے۔ ابن شہاب نے سعید بن مسیب سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس بچے کا فیصلہ فرمایا جس کو اس کی والدہ کے پیٹ میں قتل کر دیا گیا تھا کہ اس کے بدلے میں ایک غلام یا لونڈی دی جائے۔ پس جس شخص کے خلاف فیصلہ ہوا تھا اس نے کہا کہ میں اس بچے کی دیت کیسے دوں جس نے نہ کھایا نہ پیا اور نہ بولا اور نہ چیخا، ایسا خون تو رائیگاں جاتا ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تو کاہنوں کا بھائی ہے۔

۷۱۱ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ۔

ابوبکر بن عبد الرحمن بن حارث نے حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، زانیہ کی اجرت اور کاہن کی مٹھائی لینے سے منع فرمایا ہے۔

۷۱۲ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسٌ عَنِ الْكُهَّانِ فَقَالَ لَيْسَ بِشَيْءٍ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَا أَحْيَانًا بِشَيْءٍ فَيَكُونُ حَقًّا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطَفُهَا مِنَ الْجِنِّيِّ فَيُقَرْقِرُهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ فَيَخْلِطُونَ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ. قَالَ عَلِيٌّ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ مُرْسَلٌ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ ثُمَّ بَلَغَنِي أَنَّهُ أَسْنَدَهُ بَعْدَهُ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کاہنوں کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! وہ بعض ایسی باتیں بتاتے ہیں جو سچ ثابت ہو جاتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ سچی بات ہوتی ہے جسے وہاں سے جن نے (آسمان سے) سن لیا ہے پھر اسے اپنے دوست (کاہن) کے کان میں اس طرح ڈالتا ہے جیسے مرغی کڑکڑاتی ہے۔ پھر وہ سو جھوٹ اس کے ساتھ ملا دیتے ہیں۔ علی بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ میں سمجھتا تھا کہ الکلمۃ من الحق کو عبد الرزاق نے مرسل روایت کیا ہے لیکن معلوم ہوا کہ انہوں نے مسند بھی کیا ہے۔

بَابُ ۲۳۲ ـ السِّحْرِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: وَلَكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَا أُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوتَ وَمَارُوتَ وَمَا يُعَلِّمَانِ

جادو

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: لیکن شیطان کافر ہوئے، لوگوں کو جادو سکھاتے ہیں اور وہ جادو جو بابل میں دو فرشتوں ہاروت و ماروت پر اترا اور وہ دونوں کسی کو کچھ نہ سکھاتے

مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَقُولاَ إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلاَ تَكْفُرْ
فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ
وَزَوْجِهِ وَمَا هُمْ بِضَارِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلاَّ بِإِذْنِ
اللَّهِ وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلاَ يَنْفَعُهُمْ وَلَقَدْ عَلِمُوا
لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ فِي الآخِرَةِ مِنْ خَلاَقٍ. وَقَوْلِهِ: وَلاَ
يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتَى. وَقَوْلِهِ: أَفَتَأْتُونَ
السِّحْرَ وَأَنْتُمْ تُبْصِرُونَ. وَقَوْلِهِ: يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مِنْ
سِحْرِهِمْ أَنَّهَا تَسْعَى. وَقَوْلِهِ: وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ
فِي الْعُقَدِ. وَالنَّفَّاثَاتُ: السَّوَاحِرُ. تُسْحَرُونَ:
تُعَمَّوْنَ.

[illegible] - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عِيسَى
بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا قَالَتْ: سَحَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَجُلٌ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ يُقَالُ لَهُ لَبِيدُ بْنُ الأَعْصَمِ حَتَّى
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ
أَنَّهُ كَانَ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهُ، حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ
يَوْمٍ أَوْ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَهُوَ عِنْدِي لَكِنَّهُ دَعَا وَدَعَا
ثُمَّ قَالَ: يَا عَائِشَةُ أَشَعَرْتِ أَنَّ اللَّهَ أَفْتَانِي فِيمَا
اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ، أَتَانِي رَجُلاَنِ فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا
عِنْدَ رَأْسِي وَالآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَقَالَ أَحَدُهُمَا
لِصَاحِبِهِ: مَا وَجَعُ الرَّجُلِ؟ فَقَالَ: مَطْبُوبٌ. قَالَ: مَنْ
طَبَّهُ؟ قَالَ: لَبِيدُ بْنُ الأَعْصَمِ. قَالَ: فِي أَيِّ شَيْءٍ؟
قَالَ: فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجُفِّ طَلْعِ نَخْلَةٍ ذَكَرٍ.
قَالَ: وَأَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِي بِئْرِ ذَرْوَانَ. فَأَتَاهَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ
فَجَاءَ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ كَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ
أَوْ كَأَنَّ رُءُوسَ نَخْلِهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ. قُلْتُ: يَا
رَسُولَ اللَّهِ أَفَلاَ اسْتَخْرَجْتَهُ؟ قَالَ: قَدْ عَافَانِي اللَّهُ
فَكَرِهْتُ أَنْ أُثَوِّرَ عَلَى النَّاسِ فِيهِ شَرًّا فَأَمَرَ بِهَا

[illegible]

قَدْ حُدِّثْتُ تَابَعَهُ أَبُو أُسَامَةَ وَأَبُو ضَمْرَةَ وَابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامٍ، وَقَالَ اللَّيْثُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامٍ، فِي مُشْطٍ وَمُشَاقَةٍ، يُقَالُ الْمُشَاطَةُ مَا يَخْرُجُ مِنَ الشَّعَرِ إِذَا مُشِطَ وَالْمُشَاقَةُ مِنْ مُشَاقَةِ الْكَتَّانِ.

دفن کر دیا جائے۔ اسی طرح ابو اسامہ، ابو ضمرہ اور ابن ابی الزناد نے ہشام بن عروہ سے روایت کی ہے۔ لیث اور ابن عیینہ نے ہشام سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ کنگھی اور مشاقہ میں۔ کہتے ہیں کہ مشاطہ وہ بال ہیں جو کنگھی کرنے سے گرتے ہیں اور مشاقہ روئی سے بنائے ہوئے دھاگے کو کہا جاتا ہے۔

بَابُ الشِّرْكِ وَالسِّحْرِ مِنَ الْمُوبِقَاتِ

شرک اور جادو ہلاک کرنے والی چیزیں ہیں

٧١٤ - حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا الْمُوبِقَاتِ الشِّرْكُ بِاللَّهِ وَالسِّحْرُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچتے رہو اور وہ شرک اور جادو ہیں۔

بَابٌ هَلْ يَسْتَخْرِجُ السِّحْرَ

کیا جادو کا توڑ کیا جائے

وَقَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رَجُلٌ بِهِ طِبٌّ أَوْ يُؤَخَّذُ عَنِ امْرَأَتِهِ أَيُحَلُّ عَنْهُ أَوْ يُنَشَّرُ؟ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ إِنَّمَا يُرِيدُونَ بِهِ الْإِصْلَاحَ فَأَمَّا مَا يَنْفَعُ فَلَمْ يُنْهَ عَنْهُ.

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے سعید بن مسیب سے پوچھا کہ جس آدمی پر جادو کیا جائے یا جسے عورت کے پاس جانے سے روک دیا جائے کیا اس کے لئے اس کا توڑ کرنا جائز ہے؟ فرمایا کوئی حرج نہیں کیونکہ اس سے مراد بہتری ہے اور نفع دینے والی چیز سے منع نہیں کیا جاتا۔

٧١٥ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ يَقُولُ أَوَّلُ مَنْ حَدَّثَنَا بِهِ ابْنُ جُرَيْجٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي آلُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ فَسَأَلْتُ هِشَامًا عَنْهُ فَحَدَّثَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ، كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُحِرَ حَتَّى كَانَ يَرَى أَنَّهُ يَأْتِي النِّسَاءَ وَلَا يَأْتِيهِنَّ، قَالَ سُفْيَانُ وَهَذَا أَشَدُّ مَا يَكُونُ مِنَ السِّحْرِ إِذَا كَانَ كَذَا، فَقَالَ يَا عَائِشَةُ أَعَلِمْتِ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ أَتَانِي رَجُلَانِ فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رَأْسِي لِلْآخَرِ مَا بَالُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوبٌ قَالَ وَمَنْ طَبَّهُ قَالَ لَبِيدُ بْنُ أَعْصَمَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ حَلِيفٌ لِيَهُودَ كَانَ مُنَافِقًا، قَالَ وَفِيمَ، قَالَ فِي

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا تو آپ کو محسوس ہوتا کہ بیویوں کے پاس ہو آئے ہیں حالانکہ تشریف نہ لے گئے ہوتے۔ سفیان کا بیان ہے کہ یہ جادو کی سب سے سخت صورت ہے جب ایسا ہو جائے۔ پھر آپ نے فرمایا اے عائشہ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ بات بتا دی ہے جو میں نے اس سے پوچھی تھی۔ میرے پاس دو آدمی آئے۔ ایک میرے سر کی طرف بیٹھ گیا اور دوسرا پاؤں کی طرف۔ جو میرے سر کی طرف تھا اس نے دوسرے سے کہا کہ اس شخص کا کیا حال ہے؟ جواب دیا کہ ان پر جادو کیا گیا ہے۔ پوچھا کس نے جادو کیا ہے؟ جواب دیا کہ لبید بن اعصم نے جو بنی زریق کا ایک شخص یہودیوں کا حلیف اور منافق تھا۔ پوچھا کس چیز میں جادو کیا ہے؟ جواب دیا کہ کنگھی اور کنگھی سے جھڑنے والے بالوں میں رکھ کر نر کھجور کے خوشے کے غلاف میں لپیٹ کر ذروان کے کنویں میں ایک پتھر کے نیچے دبا رکھا ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

مُشْطٍ وَمُشَاقَةٍ، قَالَ: فِي جُفِّ طَلْعَةٍ
ذَكَرٍ تَحْتَ رَعُوفَةٍ فِي بِئْرِ ذَرْوَانَ، قَالَتْ: فَأَتَى النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبِئْرَ حَتَّى اسْتَخْرَجَهُ، فَقَالَ
هٰذِهِ الْبِئْرُ الَّتِي أُرِيتُهَا، وَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ
الْحِنَّاءِ، وَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ، قَالَ: فَاسْتُخْرِجَ،
قَالَتْ: فَقُلْتُ: أَفَلَا أَيْ تَنَشَّرْتَ؟ فَقَالَ: أَمَّا وَاللهِ
فَقَدْ شَفَانِي، وَأَكْرَهُ أَنْ أُثِيرَ عَلَى أَحَدٍ مِنَ
النَّاسِ شَرًّا.

بَابُ السِّحْرِ

٧١٦ ـ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
سُحِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِنَّهُ
لَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهُ حَتَّى إِذَا
كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ عِنْدِي دَعَا اللهَ وَدَعَاهُ ثُمَّ
قَالَ أَشَعَرْتِ يَا عَائِشَةُ أَنَّ اللهَ قَدْ أَفْتَانِي فِيمَا
اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ؟ قُلْتُ: وَمَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟
قَالَ: جَاءَنِي رَجُلَانِ فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَ
الْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ ثُمَّ قَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ مَا وَجَعُ
الرَّجُلِ؟ قَالَ: مَطْبُوبٌ، قَالَ: وَمَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ: لَبِيدُ
بْنُ الْأَعْصَمِ الْيَهُودِيُّ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ، قَالَ: فِيمَا ذَا؟
قَالَ: فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ، قَالَ:
فَأَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِي بِئْرِ ذِي أَرْوَانَ، قَالَ: فَذَهَبَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ
إِلَى الْبِئْرِ فَنَظَرَ إِلَيْهَا وَعَلَيْهَا نَخْلٌ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى
عَائِشَةَ فَقَالَ: وَاللهِ لَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ
وَلَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ
اللهِ أَفَأَخْرَجْتَهُ؟ قَالَ: لَا، أَمَّا أَنَا فَقَدْ عَافَانِي اللهُ
وَشَفَانِي وَخَشِيتُ أَنْ أُثَوِّرَ عَلَى النَّاسِ مِنْهُ شَرًّا
وَأَمَرَ بِهَا فَدُفِنَتْ.

علیہ وسلم اس کنویں پر تشریف لے گئے یہاں تک کہ اس چیز کو نکال
لیا۔ آپ نے فرمایا یہی کنواں ہے جو مجھے دکھایا گیا تھا۔ اس کنویں کا پانی
مہندی کے نچوڑ جیسا تھا اور اس کی کھجوریں شیطانوں کے سروں کی
طرح تھیں۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر انہیں نکالا گیا۔
حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ حضور! آپ نے اس
بات کو مشتہر کیوں نہ کیا؟ فرمایا کہ اللہ کی قسم، مجھے
اللہ تعالیٰ نے شفا عطا فرما دی اور میں ناپسند کرتا ہوں کہ
کسی کی برائی کو لوگوں میں مشہور کیا جائے۔

حضور پر جادو کیا گیا

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا، آپ کو محسوس ہوتا
کہ کوئی کام کر لیا ہے حالانکہ آپ نے وہ کام کیا نہیں ہوتا تھا یہاں
تک کہ ایک دن جب آپ میرے پاس تھے تو آپ نے دعا کی پھر دعا
کی پھر فرمایا، عائشہ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ
بات بتا دی ہے جو میں نے اس سے پوچھی تھی؟ میں نے عرض کیا وہ کیا
ہے یا رسول اللہ؟ فرمایا میرے پاس دو آدمی آئے، ایک میرے سر کے پاس
بیٹھ گیا اور دوسرا پاؤں کے پاس۔ پھر ایک نے دوسرے سے کہا: ان کو کیا
بیماری ہے؟ دوسرے نے جواب دیا کہ ان پر جادو کیا گیا ہے۔ پہلے نے پوچھا کس نے
جادو کیا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا کہ بنی زریق کے یہودی لبید بن اعصم
نے۔ پوچھا کس چیز میں؟ جواب دیا کنگھی اور بالوں میں اور نر کھجور کے
خوشے کے غلاف میں۔ پوچھا وہ کہاں ہے؟ جواب دیا کہ ذروان کے کنویں میں۔
چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چند اصحاب کے ساتھ اس کنویں پر
تشریف لے گئے، پھر کنویں کو دیکھا جس پر
کھجور کے درخت تھے۔ پھر لوٹ کر عائشہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا:
خدا کی قسم اس کا پانی تو مہندی کے نچوڑ جیسا تھا اور اس
کی کھجوریں شیطانوں کے سروں جیسی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ
آپ نے اسے نکالا کیوں نہیں؟ فرمایا کہ نہیں، مجھے اللہ تعالیٰ نے
عافیت بخشی اور شفا عطا فرما دی۔ میں نے اس بات کو ناپسند کیا کہ
لوگوں میں برائی پھیلاؤں، پھر آپ کے حکم سے اسے دفن کر دیا گیا۔

بَابٌ ٣٢٦ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا

٧١٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَدِمَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَخَطَبَا فَعَجِبَ النَّاسُ لِبَيَانِهِمَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا وَإِنَّ بَعْضَ الْبَيَانِ لَسِحْرٌ

بَابٌ ٣٢٧ الدَّوَاءِ بِالْعَجْوَةِ لِلسِّحْرِ

٧١٨ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ أَخْبَرَنَا هَاشِمٌ أَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اصْطَبَحَ كُلَّ يَوْمٍ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرَّهُ سُمٌّ وَلَا سِحْرٌ ذٰلِكَ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ. وَقَالَ غَيْرُهُ سَبْعَ تَمَرَاتٍ.

٧١٩ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ سَمِعْتُ سَعْدًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَصَبَّحَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرَّهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ سُمٌّ وَلَا سِحْرٌ.

بَابٌ ٣٢٨ لَا هَامَةَ

٧٢٠ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوَى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَمَا بَالُ الْإِبِلِ تَكُونُ فِي الرَّمْلِ كَأَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيُخَالِطُهَا الْبَعِيرُ الْأَجْرَبُ فَيُجْرِبُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ بَعْدُ يَقُولُ قَالَ

جادو اثر بیان

زید بن اسلم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ مشرق کی جانب سے دو شخص آئے اور انہوں نے لوگوں سے خطاب کیا تو لوگ اُن کے بیان سے بہت متعجب ہوئے۔ پس رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض بیانات میں جادو ہوتا ہے کہ بعض بیانات جادو اثر ہوتے ہیں۔

جادو کا عجوہ کھجور سے علاج

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو روزانہ چند عجوہ کھجوریں کھا لیا کرے تو اس روز رات تک اُسے زہر اور جادو نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔ علی بن مدینی کے سوا دوسرے راویوں نے سات کھجوریں بیان کی ہیں۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھا لے تو اُس روز اُسے زہر اور جادو نقصان نہیں دے گا۔

ہامہ کوئی چیز نہیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چھوت کی بیماری کوئی چیز نہیں، نحوست کی بیماری اور اُلّو کی نحوست کوئی چیز نہیں۔ ایک اعرابی بولا: یا رسول اللہ! اُن اونٹوں کا کیا حال ہے جو ریگستان میں ہرنوں کی طرح ہوتے ہیں، پھر ان میں ایک خارش زدہ اونٹ آ جاتا ہے اور سب کو خارش زدہ کر دیتا ہے۔ اس پر رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے کو بیماری کس نے لگائی؟ ابوسلمہ کا بیان ہے کہ میں نے اس کے بعد حضرت ابوہریرہ کو نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہوئے سنا کہ بیمار اونٹ کو تندرست اونٹوں

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُورِدَنَّ مُمْرِضٌ عَلَى مُصِحٍّ وَأَنْكَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ حَدِيثَ الْأَوَّلِ قُلْنَا أَلَمْ تُحَدِّثْ أَنَّهُ لَا عَدْوَى فَرَطَنَ بِالْحَبَشِيَّةِ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ فَمَا رَأَيْتُهُ نَسِيَ حَدِيثًا غَيْرَهُ۔

بَابُ لَا عَدْوَى

٥٧٢١۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَحَمْزَةُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ إِنَّمَا الشُّؤْمُ فِي ثَلَاثٍ فِي الْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ وَالدَّارِ۔

٥٧٢٢۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوَى. قَالَ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُورِدُوا الْمُمْرِضَ عَلَى الْمُصِحِّ. وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سِنَانُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ الدُّؤَلِيُّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوَى. فَقَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ أَرَأَيْتَ الْإِبِلَ تَكُونُ فِي الرِّمَالِ أَمْثَالَ الظِّبَاءِ فَيَأْتِيهَا الْبَعِيرُ الْأَجْرَبُ فَتَجْرَبُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ۔

٥٧٢٣۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَيُعْجِبُنِي الْفَأْلُ قَالُوا وَمَا الْفَأْلُ قَالَ كَلِمَةٌ طَيِّبَةٌ۔

بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي سُمِّ النَّبِيِّ

سکتا ہے جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ نے پہلی حدیث کا انکار کیا ہم نے کہا کیا آپ نے یہ روایت نہیں کی کہ بیماری کا اثر پہنچ نہیں ہوتا ہے۔ حبشی زبان میں کچھ کہا۔ ابوسلمہ کا بیان ہے کہ میں نے نہیں دیکھا کہ وہ اس کے سوا کوئی اور حدیث بھولے ہوں

عدویٰ کوئی چیز نہیں

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چھوت کی بیماری کوئی چیز نہیں اور شگون بد ہے۔ بے شک نحوست تین چیزوں میں ہے گھوڑا، عورت اور گھر میں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک سے دوسرے کو بیماری لگ جانا کچھ نہیں ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیمار اونٹ کو تندرست اونٹوں کے پاس نہ لے جاؤ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک سے دوسرے کو بیماری لگ جانا کچھ نہیں ہے۔ چنانچہ ایک اعرابی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ فرمائیے کہ اونٹ ہرن کی طرح ریت میں بیٹھے ہیں پھر ان میں ایک خارشی اونٹ آتا ہے تو سب کو خارش ہو جاتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے کو بیماری کس نے لگائی تھی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک سے دوسرے کو بیماری لگ جانا کچھ نہیں ہے اور شگون کوئی چیز نہیں لیکن فال مجھے پسند ہے۔ لوگوں نے پوچھا فال کیا ہے؟ فرمایا اچھی بات۔

حضور کو زہر دیا گیا

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۷۲۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيهَا سُمٌّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْمَعُوا لِي مَنْ كَانَ هَاهُنَا مِنَ الْيَهُودِ فَجُمِعُوا لَهُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي سَائِلُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَبُوكُمْ قَالُوا أَبُونَا فُلَانٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبْتُمْ بَلْ أَبُوكُمْ فُلَانٌ فَقَالُوا صَدَقْتَ وَبَرِرْتَ فَقَالَ هَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ وَإِنْ كَذَبْنَاكَ عَرَفْتَ كَذِبَنَا كَمَا عَرَفْتَهُ فِي أَبِينَا قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَهْلُ النَّارِ فَقَالُوا نَكُونُ فِيهَا يَسِيرًا ثُمَّ تَخْلُفُونَنَا فِيهَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَئُوا فِيهَا وَاللهِ لَا نَخْلُفُكُمْ فِيهَا أَبَدًا ثُمَّ قَالَ لَهُمْ فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ قَالُوا نَعَمْ فَقَالَ هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هَذِهِ الشَّاةِ سُمًّا فَقَالُوا نَعَمْ فَقَالَ مَا حَمَلَكُمْ عَلَى ذَلِكَ فَقَالُوا أَرَدْنَا إِنْ كُنْتَ كَذَّابًا نَسْتَرِيحُ مِنْكَ وَإِنْ كُنْتَ نَبِيًّا لَمْ يَضُرَّكَ.

بَابُ شُرْبِ السُّمِّ وَالدَّوَاءِ بِهِ وَبِمَا يُخَافُ مِنْهُ.

۷۲۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا [illegible] عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

کی حضرت عائشہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح کی ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب خیبر فتح ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بکری کا ہدیہ بھیجا گیا جس میں زہر ملا ہوا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جتنے یہودی یہاں ہیں انہیں میرے پاس جمع کرو۔ چنانچہ انہیں آپ کے حضور جمع کر دیا گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ میں تم لوگوں سے ایک بات پوچھنے والا ہوں۔ کیا تم مجھے سچ سچ بتاؤ گے؟ جواب دیا کہ ہاں اے ابو القاسم! پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تمہارا باپ کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہمارا باپ فلاں ہے۔ [illegible]

[illegible]

زہر پینا اور اُسے اپنے خوف کا علاج بنانا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اپنے آپ کو پہاڑ سے گرا کر مار ڈالے وہ دوزخ میں جائے گا، ہمیشہ

اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من تردی من جبل فقتل نفسہ فہو فی نار جہنم یتردی فیہ خالدا مخلدا فیہا ابدا ومن تحسی سما فقتل نفسہ فسمہ فی یدہ یتحساہ فی نار جہنم خالدا مخلدا فیہا ابدا ومن قتل نفسہ بحدیدۃ فحدیدتہ فی یدہ یجأ بہا فی بطنہ فی نار جہنم خالدا مخلدا فیہا ابدا۔

٢٦٩٩۔ حدثنا محمد اخبرنا احمد بن بشیر ابو بکر اخبرنا ہاشم بن ہاشم قال اخبرنی عامر بن سعد قال سمعت ابی یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اصطبح بسبع تمرات عجوۃ لم یضرہ ذلک الیوم سم ولا سحر۔

اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔ اور جو شخص اپنے آپ کو زہر کھا کر مار ڈالے وہ زہر دوزخ کے اندر اس کے ہاتھ میں ہوگا جسے دوزخ میں پھانکتا رہے گا اور ہمیشہ اسی میں رہے گا۔ جو لوہے کے ہتھیار سے اپنے آپ کو قتل کرے اس کا ہتھیار اس کے ہاتھ میں ہوگا جسے دوزخ کی آگ کے اندر ہمیشہ اپنے پیٹ میں مارتا رہے گا اور ہمیشہ اس کا یہی حال رہے گا۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھالے تو اس روز اسے نہ زہر اور نہ جادو نقصان پہنچا سکیں گے۔

باب ٣٥٢ ألبان الأتن۔

٢٧٠٠۔ حدثنی عبد اللہ بن محمد حدثنا سفیان عن الزہری عن ابی ادریس الخولانی عن ابی ثعلبۃ الخشنی رضی اللہ عنہ قال نہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن اکل کل ذی ناب من السبع۔ قال الزہری ولم اسمعہ حتی اتیت الشام وزاد اللیث قال حدثنی یونس عن ابن شہاب قال وسألتہ ہل نتوضأ او نشرب البان الأتن او مرارۃ السبع او ابوال الابل قال قد کان المسلمون یتداوون بہا فلا یرون بذلک باسا فاما البان الأتن فقد بلغنا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن لحومہا ولم یبلغنا عن البانہا امر ولا نہی واما مرارۃ السبع قال ابن شہاب اخبرنی ابو ادریس الخولانی ان ابا ثعلبۃ الخشنی اخبرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن اکل کل ذی ناب من السبع۔

گدھی کا دودھ

حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر کچلیوں والے درندے کو کھانے سے منع فرمایا ہے۔ زہری کا قول ہے کہ میں نے یہ حدیث اس وقت تک نہیں سنی جب تک میں شام نہیں گیا۔ لیث نے اضافہ کیا ہے کہ مجھ سے یونس نے ابن شہاب کے حوالے سے بیان کیا اور میں نے ان سے پوچھا کہ کیا ہم وضو کریں یا پئیں گدھی کا دودھ یا درندے کا پتہ یا اونٹوں کا پیشاب؟ تو فرمایا کہ مسلمان ان چیزوں کو دوا کے طور پر استعمال کرتے تھے اور ان میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ رہا گدھی کا دودھ تو ہمیں یہ روایت پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے گوشت کو کھانے سے منع فرمایا ہے۔ لیکن اس کے دودھ کے متعلق کوئی امر یا نہی ہمیں نہیں پہنچی۔ رہا درندے کا پتہ تو ابن شہاب نے فرمایا کہ ابو ادریس خولانی نے مجھے بتایا ہے کہ ابو ثعلبہ خشنی نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر کچلی والے درندے کو کھانے سے منع فرمایا ہے۔

باب ٣٥٣ إذا وقع الذباب في الإناء۔

اگر برتن میں مکھی گر جائے

٧٢٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ مَوْلَى بَنِي تَيْمٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ مَوْلَى بَنِي زُرَيْقٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ شِفَاءً وَفِي الْآخَرِ دَاءً.

كِتَابُ اللِّبَاسِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا وَاشْرَبُوا وَالْبَسُوا وَتَصَدَّقُوا فِي غَيْرِ إِسْرَافٍ وَلَا مَخِيلَةٍ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كُلْ مَا شِئْتَ وَالْبَسْ مَا شِئْتَ مَا أَخْطَأَتْكَ اثْنَتَانِ: سَرَفٌ أَوْ مَخِيلَةٌ.

٧٢٩ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ وَزَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ يُخْبِرُونَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ.

بَابُ مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ مِنْ غَيْرِ خُيَلَاءَ

٧٣٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَحَدَ شِقَّيْ إِزَارِي يَسْتَرْخِي إِلَّا أَنْ أَتَعَاهَدَ ذَلِكَ مِنْهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَسْتَ مِمَّنْ يَصْنَعُهُ خُيَلَاءَ.

٧٣١ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے برتن کے اندر مکھی گر جائے تو چاہیے کہ اُسے پوری طرح ڈبو دے اور پھر پھینک دے کیونکہ اُس کے ایک پر میں شفا اور دوسرے میں بیماری ہوتی ہے۔

لباس کا بیان

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

زینت کو اللہ نے حلال کیا ہے

فرمان الٰہی ہے۔ تم فرماؤ کس نے حرام کی اللہ کی وہ زینت جو اس نے اپنے بندوں کے لئے نکالی (سورۃ الاعراف، آیت ۳۲) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کھاؤ پیو اور پہنو اور خیرات کرو بغیر فضول خرچی اور تکبر کے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ جو چاہو کھاؤ پیو اور پہنو بس دو چیزوں سے بچو یعنی فضول خرچی اور تکبر۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو تکبر کے باعث اپنا کپڑا گھسیٹ کر چلے تو اللہ تعالیٰ اُس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔

جو تکبر کے بغیر ازار لٹکائے

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو تکبر کے باعث کپڑا گھسیٹے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اُس کی طرف نظر نہیں فرمائے گا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گزارش گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ میری چادر کا ایک سرا نیچے لٹک جاتا ہے۔ ماسوا اس کے کہ جب تک اس کا خیال رکھوں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اُن لوگوں میں سے نہیں ہو جو تکبر کے باعث ایسا کرتے ہیں۔

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سورج کو گرہن

يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خُسِفَتِ الشَّمْسُ وَنَحْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ يَجُرُّ ثَوْبَهُ مُسْتَعْجِلًا حَتَّى أَتَى الْمَسْجِدَ وَثَابَ النَّاسُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَجُلِّيَ عَنْهَا ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا وَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فَصَلُّوا وَادْعُوا اللّٰهَ حَتَّى يَكْشِفَهَا

بَاب ۵۵۳ التَّشْمِيرِ فِي الثِّيَابِ

۷۳۲۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا ابْنُ شُمَيْلٍ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ أَخْبَرَنَا عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ فَرَأَيْتُ بِلَالًا جَاءَ بِعَنَزَةٍ فَرَكَزَهَا ثُمَّ أَقَامَ الصَّلَاةَ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي حُلَّةٍ مُشَمِّرًا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ إِلَى الْعَنَزَةِ وَرَأَيْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ يَمُرُّونَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ وَرَاءِ الْعَنَزَةِ۔

بَاب ۵۵۴ مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ فَهُوَ فِي النَّارِ

۷۳۳۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فَفِي النَّارِ۔

بَاب ۵۵۵ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ۔

۷۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطَرًا۔

۷۳۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ أَوْ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي فِي حُلَّةٍ تُعْجِبُهُ نَفْسُهُ مُرَجِّلٌ جُمَّتَهُ

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے کہ سورج گہن ہو گیا۔ آپ کپڑا گھسیٹتے ہوئے جلدی سے اٹھے یہاں تک کہ مسجد میں پہنچ گئے اور لوگ بھی جمع ہو گئے تو آپ نے دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں۔ جب تم انہیں اس حال میں دیکھو تو نماز پڑھو اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو یہاں تک کہ وہ اسے کھول دے۔

کپڑوں کو سمیٹنا

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت بلال کو دیکھا کہ انہوں نے نیزہ لا کر گاڑا۔ پھر نماز کیلئے اقامت کہی اور میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کپڑے سمیٹے ہوئے تشریف لائے۔ آپ نے نیزے کی طرف منہ کر کے دو رکعت نماز پڑھائی اور میں نے لوگوں اور جانوروں کو دیکھا کہ آپ کے سامنے گزرتے تھے لیکن نیزے کے پیچھے کی طرف سے۔

ٹخنوں سے نیچے جو کپڑا لٹکے وہ جہنم میں ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ازار کا جتنا حصہ ٹخنوں سے نیچے ہو وہ جہنم میں ہے۔

جو ازار تکبر سے گھسیٹے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف قیامت کے دن نظر رحمت نہیں فرمائے گا جو تکبر سے اپنا ازار گھسیٹ کر چلتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم یا ابو القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک آدمی عمدہ کپڑے پہنے ہوئے اپنے بالوں میں کنگھی کیے جا رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا، پس وہ قیامت تک زمین

إِذْ خَسَفَ اللّٰهُ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

٧٣٦. حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَا رَجُلٌ يَجُرُّ إِزَارَهُ خُسِفَ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلَّلُ فِي الْأَرْضِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. تَابَعَهُ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ يَرْفَعْهُ شُعَيْبٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

٧٣٧. حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ عَمِّهِ جَرِيرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَلَى بَابِ دَارِهِ فَقَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

٧٣٨. حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ لَقِيتُ مُحَارِبَ بْنَ دِثَارٍ عَلَى فَرَسٍ وَهُوَ يَأْتِي مَكَانَهُ الَّذِي يَقْضِي فِيهِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِي فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مَخِيلَةً لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. فَقُلْتُ لِمُحَارِبٍ أَذَكَرَ إِزَارَهُ؟ قَالَ: مَا خَصَّ إِزَارًا وَلَا قَمِيصًا. تَابَعَهُ جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ وَزَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ. وَتَابَعَهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَقُدَامَةُ بْنُ مُوسَى عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ.

بَابُ ٣٥ الْإِزَارِ الْمُهَدَّبِ. وَيُذْكَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَأَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَحَمْزَةَ بْنِ

میں دھنستا ہی جائے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک آدمی زمین میں اپنی ازار کو گھسیٹتا جا رہا تھا کہ دھنسا دیا گیا اور قیامت تک وہ زمین میں دھنستا ہی جائے گا۔ اسی طرح یونس نے زہری سے روایت کی ہے لیکن شعیب نے حضرت ابوہریرہ سے مرفوعاً روایت نہیں کی۔

جریر بن زید کا بیان ہے کہ میں سالم بن عبداللہ بن عمر کے ساتھ ان کے گھر کے دروازے پر تھا تو انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایسا ہی سنا ہے۔

شعبہ کا بیان ہے کہ میں محارب بن دثار (قاضی کوفہ) سے ملا جبکہ وہ گھوڑے پر سوار کچہری کی طرف جا رہے تھے تو میں نے ان سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو تکبر سے کپڑا گھسیٹے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی طرف نظر نہیں فرمائے گا۔ میں نے محارب سے پوچھا کہ کیا انہوں نے ازار کا ذکر کیا، فرمایا کہ ازار یا قمیص کی تخصیص نہیں کی۔ جبلہ بن سحیم، زید بن اسلم اور زید بن عبداللہ، حضرت ابن عمر سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے — لیث، نافع نے حضرت ابن عمر سے اسی طرح روایت کی ہے۔ موسیٰ بن عقبہ، عمر بن محمد، قدامہ بن موسیٰ، سالم، حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی کہ جو اپنا کپڑا گھسیٹ کر چلے گا۔

حاشیہ والی ازار

أن أتمسح بهما وتحرج [illegible] جعفر [illegible] لهذا به.

٧٢٩ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جَالِسَةٌ وَعِنْدَهُ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ تَحْتَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي فَتَزَوَّجْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزَّبِيرِ وَإِنَّهُ وَاللَّهِ مَا مَعَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا مِثْلُ هَذِهِ الْهُدْبَةِ وَأَخَذَتْ هُدْبَةً مِنْ جِلْبَابِهَا فَسَمِعَ خَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ قَوْلَهَا وَهُوَ بِالْبَابِ لَمْ يُؤْذَنْ لَهُ قَالَتْ فَقَالَ خَالِدٌ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَا تَنْهَى هَذِهِ عَمَّا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا وَاللَّهِ مَا يَزِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى التَّبَسُّمِ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لَا حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ.

بَابُ ٢٠ الْبُرُودِ. وَقَالَ أَنَسٌ: جَبَذَ أَعْرَابِيٌّ رِدَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

٧٣٠ ۔ حَدَّثَنَا [illegible] أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ [illegible] قَالَ [illegible] النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible] الْجَنَّةَ [illegible] سَبْعُونَ أَلْفًا [illegible].

بَابُ ٢١ لُبْسِ الْقَمِيصِ، وَقَوْلِهِ تَعَالَى حِكَايَةً عَنْ يُوسُفَ: اذْهَبُوا بِقَمِيصِي هَذَا فَأَلْقُوهُ عَلَى وَجْهِ أَبِي يَأْتِ بَصِيرًا.

[illegible]

چادر

حضرت انس [illegible] کہا کہ ایک اعرابی نے نبی [illegible] کی چادر کھینچی۔

[illegible]

قمیص پہننا

اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف [illegible] قمیص [illegible]

[illegible]

٧٤١۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا الْخُفَّيْنِ إِلَّا أَنْ لَا يَجِدَ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ مَا هُوَ أَسْفَلُ مِنَ الْكَعْبَيْنِ۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! احرام والا کون سے کپڑے پہنے، پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ احرام والا قمیص، شلوار، ٹوپی اور موزے نہ پہنے۔ ہاں جسے جوتے میسر نہ آئیں وہ پہن سکتا ہے لیکن وہ ٹخنوں سے نیچے ہوں۔

٧٤٢۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ بَعْدَ مَا أُدْخِلَ قَبْرَهُ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ وَوُضِعَ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيقِهِ وَأَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت پہنچے جبکہ عبد اللہ بن ابی کو قبر میں رکھا جا چکا تھا۔ آپ نے حکم فرمایا تو اسے باہر نکالا گیا اور آپ کے گھٹنوں پر رکھ دیا گیا۔ چنانچہ آپ نے اپنا لعاب دہن اس پر ڈالا اور اسے اپنی قمیص پہنائی اور اللہ تعالیٰ سب جانتا ہے۔

٧٤٣۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ جَاءَ ابْنُهُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَعْطِنِي قَمِيصَكَ أُكَفِّنْهُ فِيهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ فَأَعْطَاهُ قَمِيصَهُ وَقَالَ إِذَا فَرَغْتَ فَآذِنَّا فَلَمَّا فَرَغَ آذَنَهُ فَجَاءَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَجَذَبَهُ عُمَرُ فَقَالَ أَلَيْسَ قَدْ نَهَاكَ اللّٰهُ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ فَنَزَلَتْ وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا فَتَرَكَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِمْ۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب عبد اللہ بن ابی کی وفات ہوئی تو اس کا صاحبزادہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! مجھے اپنی قمیص مرحمت فرمائیے تاکہ اس کو اس میں کفن دیا جائے اور اس کی نماز جنازہ پڑھائیے اور اس کی مغفرت کے لئے دعا کیجئے۔ پس آپ نے اپنی قمیص مرحمت فرما دی اور فرمایا کہ جب تم فارغ ہو جاؤ تو ہمیں بتا دینا۔ جب وہ فارغ ہو گئے تو انہوں نے آپ کو بتایا۔ چنانچہ آپ اس کی نماز جنازہ پڑھانے کے لئے تشریف لے چلے تو حضرت عمر نے آپ کو روکا اور عرض گزار ہوئے کہ کیا آپ کو منافقین کی نماز جنازہ پڑھانے سے منع نہیں فرمایا گیا۔ ارشاد ہوا کہ مجھے اختیار دیا گیا ہے کہ ان کی معافی چاہو یا نہ چاہو، اگر تم ستر مرتبہ بھی ان کی معافی چاہو گے تو اللہ انہیں ہرگز نہیں بخشے گا۔ پس یہ آیت نازل ہوئی کہ ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا۔

[illegible]

باب جَيْبِ الْقَمِيصِ مِنْ عِنْدِ الصَّدْرِ وَغَيْرِهِ۔

قمیص وغیرہ کا سینے کے پاس گریبان ہو۔

٧٤٤۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بخیل اور خیرات کرنے والے کی مثال

الحسن عن طاؤس عن ابی ھریرۃ قال ضرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل البخیل والمتصدق کمثل رجلین علیہما جبتان من حدید قد اضطرت ایدیہما الی ثدیہما وتراقیہما فجعل المتصدق کلما تصدق بصدقۃ انبسطت عنہ حتی تغشی اناملہ وتعفو اثرہ وجعل البخیل کلما ھم بصدقۃ قلصت واخذت کل حلقۃ بمکانہا۔ قال ابوھریرۃ فانا رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول باصبعہ ھکذا فی جیبہ فلو رأیتہ یوسعہا ولا تتوسع۔ تابعہ ابن طاؤس عن ابیہ وابو الزناد عن الاعرج فی الجبتین۔ وقال حنظلۃ سمعت طاؤسا سمعت ابا ھریرۃ یقول جبتان۔ وقال جعفر عن الاعرج جبتان۔

باب ٢٦٣ من لبس جبۃ ضیقۃ الکمین فی السفر۔

٧٤٥۔ حدثنا قیس بن حفص حدثنا عبد الواحد حدثنا الاعمش قال حدثنی ابو الضحی قال حدثنی مسروق قال حدثنی المغیرۃ بن شعبۃ قال انطلق النبی صلی اللہ علیہ وسلم لحاجتہ ثم اقبل فتلقیتہ بماء فتوضأ وعلیہ جبۃ شامیۃ فمضمض واستنشق وغسل وجہہ فذھب یخرج یدیہ من کمیہ فکانا ضیقین فاخرج یدیہ من تحت الجبۃ فغسلہما ومسح برأسہ وعلی خفیہ۔

باب ٢٦٤ جبۃ الصوف فی الغزو۔

٧٤٦۔ حدثنا ابو نعیم حدثنا زکریاء عن عامر عن عروۃ بن المغیرۃ عن ابیہ رضی اللہ عنہ قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جب بخیل صدقہ کا ارادہ کرتا ہے تو زرہ تنگ ہو جاتی ہے اور ہر حلقہ اپنی جگہ چمٹ جاتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنی انگشت ہائے مبارک اپنے گریبان میں ڈال کر بتاتے ہوئے دیکھا کہ اگر تم دیکھو کہ وہ اپنی انگلیوں کو کشادہ کرنا چاہتے مگر نہیں ہوتیں۔ ابن طاؤس، طاؤس، ابو الزناد نے اعرج سے اسی طرح روایت کرتے ہوئے جبتین کہا ہے۔ حنظلہ، طاؤس نے حضرت ابوہریرہ کو جبتان فرماتے ہوئے سنا۔ جعفر نے اعرج سے جنتان کہا ہے۔

جو سفر میں تنگ آستینوں والا جبہ پہنے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے۔ جب آپ واپس تشریف لائے تو میں پانی لے کر حاضر ہوا۔ پس آپ نے وضو فرمایا اور آپ نے شامی جبہ پہنا ہوا تھا۔ پس آپ نے کلی کی، ناک میں پانی ڈالا اور چہرہ دھویا پھر آپ اپنے ہاتھ آستینوں سے نکالنے لگے تو تنگ تھیں پس آپ نے دونوں ہاتھ جبے کے نیچے سے نکالے اور انہیں دھویا پھر سر اور موزوں پر مسح کیا۔

جہاد میں اونی جبہ پہننا

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سفر میں ایک رات نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں موجود تھا پس آپ نے فرمایا کیا تمہارے پاس پانی ہے میں نے کہا

ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي سَفَرٍ فَقَالَ أَمَعَكَ مَاءٌ قُلْتُ نَعَمْ فَنَزَلَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَمَشَى حَتَّى تَوَارَى عَنِّي فِي سَوَادِ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَ فَأَفْرَغْتُ عَلَيْهِ الْإِدَاوَةَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُخْرِجَ ذِرَاعَيْهِ مِنْهَا حَتَّى أَخْرَجَهُمَا مِنْ أَسْفَلِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ أَهْوَيْتُ لِأَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ دَعْهُمَا فَإِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا۔

بَابُ ٣٢٥ الْقَبَاءِ وَفَرُّوجِ حَرِيرٍ وَهُوَ الْقَبَاءُ وَيُقَالُ هُوَ الَّذِي لَهُ شَقٌّ مِنْ خَلْفِهِ

٣٧۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَةً وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَقَالَ ادْخُلْ فَادْعُهُ لِي قَالَ فَدَعَوْتُهُ لَهُ فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْهَا فَقَالَ خَبَأْتُ هَذَا لَكَ قَالَ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَضِيَ مَخْرَمَةُ۔

٣٨۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ أُهْدِيَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُّوجُ حَرِيرٍ فَلَبِسَهُ ثُمَّ صَلَّى فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهُ نَزْعًا شَدِيدًا كَالْكَارِهِ لَهُ ثُمَّ قَالَ لَا يَنْبَغِي هَذَا لِلْمُتَّقِينَ۔ تَابَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ عَنِ اللَّيْثِ وَقَالَ غَيْرُهُ فَرُّوجٌ حَرِيرٌ۔

بَابُ ٣٢٦ الْبَرَانِسِ وَقَالَ لِي مُسَدَّدٌ

حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ رَأَيْتُ عَلَى أَنَسٍ بُرْنُسًا أَصْفَرَ مِنْ خَزٍّ۔

٣٩۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ

میں جب تیار ہوا تو آپ سواری سے اترے اور چلے یہاں تک کہ رات
کی تاریکی میں میری نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ جب آپ تشریف لے
آئے تو میں نے آپ پر [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

قبا اور ریشمی فروج پہننا

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ٹوپیاں

مسدد، معتمر، ان کے والد نے حضرت انس کو زرد خز کی
ٹوپی پہنے دیکھا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible]

عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ۔

بَابُ ۲۶۷ السَّرَاوِيلِ

۷۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ۔

۷۵۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا تَأْمُرُنَا أَنْ نَلْبَسَ إِذَا أَحْرَمْنَا قَالَ لَا تَلْبَسُوا الْقَمِيصَ وَالسَّرَاوِيلَ وَالْعَمَائِمَ وَالْبَرَانِسَ وَالْخِفَافَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ لَيْسَ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ۔

بَابُ ۲۶۸ الْعَمَائِمِ

۷۵۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِيصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ وَلَا الْخُفَّيْنِ إِلَّا لِمَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْهُمَا فَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ۔

کہ ایک آدمی عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! احرام باندھنے والا کون سے کپڑے پہنے؟ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا کہ قمیص، عمامے، شلواریں، ٹوپیاں اور موزے نہ پہنیں، ہاں جسے جوتے میسر نہ ہوں وہ موزے پہنے لیکن ٹخنوں سے نیچے سے کاٹ لے اور وہ کپڑا مت پہنو جس پر زعفران یا ورس لگی ہو۔

شلواریں

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو تہبند میسر نہ ہو وہ شلوار پہن لے اور جس کو جوتے میسر نہ ہوں وہ موزے پہن لے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! جب ہم احرام کی حالت میں ہوں تو آپ ہمیں کیا لباس پہننے کا حکم فرماتے ہیں؟ ارشاد فرمایا کہ قمیص، شلوار، عمامے، ٹوپی اور موزے نہ پہنا کرو مگر جس آدمی کے پاس جوتے نہ ہوں وہ موزے پہن لے لیکن وہ ٹخنوں سے نیچے رہیں۔ اور ایسا کپڑا جو زعفران یا ورس سے رنگا ہوا ہو اسے نہ پہنا کرو۔

عمامے (پگڑیاں)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا: محرم، قمیص، عمامہ، شلوار، ٹوپی استعمال نہ کرے اور نہ ایسا کپڑا پہنے جو زعفران یا ورس سے رنگا ہوا ہو اور نہ موزے پہنے مگر جس کو جوتے میسر نہ ہوں اگر جوتے نہ ہوں تو موزوں کو کاٹ لینا چاہیے تاکہ ٹخنوں سے نیچے رہیں۔

باب التقنع. وقال ابن عباس: خرج النبي صلى الله عليه وسلم وعليه عصابة دسماء. وقال أنس: عصب النبي صلى الله عليه وسلم على رأسه حاشية برد.

۷۵۴ ۔ حدثنا إبراهيم بن موسى أخبرنا هشام عن معمر عن الزهري عن عروة عن عائشة رضي الله عنها قالت: هاجر إلى الحبشة رجال من المسلمين وتجهز أبو بكر مهاجرا فقال النبي صلى الله عليه وسلم: على رسلك فإني أرجو أن يؤذن لي. فقال أبو بكر: أو ترجوه بأبي أنت؟ قال: نعم. فحبس أبو بكر نفسه على النبي صلى الله عليه وسلم لصحبته، وعلف راحلتين كانتا عنده ورق السمر أربعة أشهر. قال عروة: قالت عائشة: فبينا نحن يوما جلوس في بيتنا في نحر الظهيرة، فقال قائل لأبي بكر: هذا رسول الله صلى الله عليه وسلم مقبلا متقنعا في ساعة لم يكن يأتينا فيها. قال أبو بكر: فدا له بأبي وأمي، والله إن جاء به في هذه الساعة إلا لأمر. فجاء النبي صلى الله عليه وسلم فاستأذن فأذن له فدخل، فقال حين دخل لأبي بكر: أخرج من عندك. قال: إنما هم أهلك بأبي أنت يا رسول الله. قال: فإني قد أذن لي في الخروج. قال: فالصحبة بأبي أنت يا رسول الله. قال: نعم. قال: فخذ بأبي أنت يا رسول الله إحدى راحلتي هاتين. قال النبي صلى الله عليه وسلم: بالثمن. قالت: فجهزناهما أحث الجهاز، ووضعنا لهما سفرة في جراب، فقطعت أسماء بنت أبي بكر قطعة من نطاقها فأوكت به الجراب، ولذلك كانت تسمى ذات النطاق. ثم لحق النبي صلى الله عليه وسلم وأبو بكر بغار في جبل يقال له ثور، فمكث فيه ثلاث

کپڑے سے سر اور منہ کو ڈھانپ لینا

ابن عباس کا قول ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو سر پر سیاہ پٹی بندھی ہوئی تھی۔ حضرت انس نے کہا کہ حضور نے سر پر چادر کا کنارا باندھا۔

عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ بہت سے مسلمان حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے اور حضرت ابوبکر بھی ہجرت کی تیاری کرنے لگے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ٹھہرو، مجھے امید ہے کہ مجھے بھی اجازت مل جائے گی۔ حضرت ابوبکر نے عرض کی کیا آپ کو بھی اس کی امید ہے، آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں؟ فرمایا ہاں۔ پس حضرت ابوبکر نے اپنے آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت کے لئے روک لیا اور اپنی دو اونٹنیوں کو چار مہینے تک کیکر کے پتے کھلاتے رہے۔ عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا ایک روز ہم دوپہر کے وقت اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ کسی کہنے والے نے حضرت ابوبکر سے کہا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سر ڈھانپے ہوئے تشریف لا رہے ہیں، ایسے وقت میں جس میں آپ ہمارے یہاں تشریف نہیں لایا کرتے تھے۔ حضرت ابوبکر نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان، خدا کی قسم کسی خاص بات کی وجہ سے آپ اس وقت تشریف لائے ہیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، اجازت طلب کی تو اجازت دے دی گئی۔ اندر داخل ہوئے تو حضرت ابوبکر سے فرمایا کہ جو تمہارے پاس ہیں انہیں باہر بھیج دو۔ عرض کی یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، یہ آپ کے ہی گھر والے ہیں۔ فرمایا کہ مجھے یہاں سے نکلنے کی اجازت مل گئی ہے۔ عرض کی کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان، مجھے ساتھ رکھیں گے؟ فرمایا ہاں۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان، ان دو اونٹنیوں میں سے ایک آپ لے لیجئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیمت سے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ ہم نے جلدی جلدی دونوں کا سامان تیار کرنے لگیں اور ہم نے دونوں کے لئے کھانے پینے کا سامان ایک چمڑے

لَيَالٍ يَبِيتُ عِنْدَهُمَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ
شَابٌّ لَقِنٌ ثَقِفٌ فَيَرْحَلُ مِنْ عِنْدِهِمَا سَحَرًا فَيُصْبِحُ
مَعَ قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ كَبَائِتٍ فَلَا يَسْمَعُ بِأَمْرٍ يُكَادَانِ بِهِ
إِلَّا وَعَاهُ حَتَّى يَأْتِيَهُمَا بِخَبَرِ ذَلِكَ حِينَ يَخْتَلِطُ
الظَّلَامُ وَيَرْعَى عَلَيْهِمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ مَوْلَى أَبِي
بَكْرٍ مِنْحَةً مِنْ غَنَمٍ فَيُرِيحُهَا عَلَيْهِمَا حِينَ تَذْهَبُ
سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَاءِ فَيَبِيتَانِ فِي رِسْلِهِمَا حَتَّى يَنْعِقَ
بِهِمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ بِغَلَسٍ يَفْعَلُ ذَلِكَ كُلَّ
لَيْلَةٍ مِنْ تِلْكَ اللَّيَالِي الثَّلَاثِ.

بَابُ الْمِغْفَرِ

۷۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ.

بَابُ الْبُرُودِ وَالْحِبَرَةِ وَالشَّمْلَةِ

وَقَالَ خَبَّابٌ شَكَوْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ.

۷۵۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَهُ بِرِدَائِهِ جَبْذَةً شَدِيدَةً حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عَاتِقِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الْبُرْدِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهِ ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ مُرْ لِي مِنْ مَالِ اللهِ الَّذِي عِنْدَكَ، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ضَحِكَ ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ.

۷۵۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ بِبُرْدَةٍ قَالَ سَهْلٌ

سے تھیلے میں باندھ دیا۔ اور حضرت اسماء بنت ابی بکر نے اپنے کمر بند کا ایک ٹکڑا کاٹ کر اس تھیلے کا منہ بند کیا۔ اسی واسطے ان کا لقب ذات النطاقین ہو گیا پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر ایک غار میں جا چھپے جس کو ثور کہا جاتا ہے وہاں میں آپ نے تین راتیں گزاریں اور حضرت عبداللہ بن ابی بکر جو سمجھدار لڑکے تھے ان کے پاس رات گزارتے اور صبح سویرے مکہ میں قریش کے پاس پہنچ جاتے اس طرح جو بات ان کے خلاف ہوتی اسے یاد رکھتے اور رات کو آ کر بتا دیتے اور عامر بن فہیرہ بکریاں چرا کر رات کو ان کے پاس لے آتے...

خود کا استعمال

زہری نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال مکہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر پر خود تھا۔

دھاری دار اور حاشیہ دار چادریں اور شملہ

حضرت خباب نے بیان کیا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی جبکہ آپ اپنی چادر سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ جا رہا تھا اور آپ کے اوپر ایک نجرانی چادر تھی جس کا حاشیہ موٹا تھا۔ پس ایک اعرابی آ ملا اس نے آپ کی چادر پکڑ کر اتنے زور سے کھینچا یہاں تک کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کندھے پر اس کے نشان دیکھے کہ اس نے زور سے کھینچی۔ پھر اس نے کہا: اے محمد! اللہ کے مال میں سے جو آپ کے پاس ہے میرے لئے کچھ دینے کا حکم فرمائیے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا اور مسکرائے اور پھر اسے عطیہ دینے کا حکم فرمایا۔

ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک عورت ایک چادر لے کر حاضر بارگاہ ہوئی۔ حضرت سہل نے پوچھا کہ تم جانتے ہو کہ بردہ کیا ہے؟ کہا: ہاں چادر جس

هَلْ تَدْرُونَ مَا الْبُرْدَةُ؟ فَقَالَ نَعَمْ هِيَ الشَّمْلَةُ مَنْسُوجٌ فِي حَاشِيَتِهَا، قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي نَسَجْتُ هٰذِهِ بِيَدِي أَكْسُوكَهَا، فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا، فَخَرَجَ إِلَيْنَا وَإِنَّهَا لَإِزَارُهُ، فَجَسَّهَا رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اكْسُنِيهَا، قَالَ نَعَمْ، فَجَلَسَ مَا شَاءَ اللهُ فِي الْمَجْلِسِ، ثُمَّ رَجَعَ فَطَوَاهَا ثُمَّ أَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ مَا أَحْسَنْتَ، سَأَلْتَهَا إِيَّاهُ وَقَدْ عَرَفْتَ أَنَّهُ لَا يَرُدُّ سَائِلًا، فَقَالَ الرَّجُلُ وَاللهِ مَا سَأَلْتُهَا إِلَّا لِتَكُونَ كَفَنِي يَوْمَ أَمُوتُ. قَالَ سَهْلٌ: فَكَانَتْ كَفَنَهُ۔

۵۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي زُمْرَةٌ هِيَ سَبْعُونَ أَلْفًا تُضِيءُ وُجُوهُهُمْ إِضَاءَةَ الْقَمَرِ، فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ الْأَسَدِيُّ يَرْفَعُ نَمِرَةً عَلَيْهِ قَالَ ادْعُ اللهَ لِي يَا رَسُولَ اللهِ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَقَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ، ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَكَ عُكَّاشَةُ۔

کہ ایک عورت ایک چادر لے کر آئی [illegible] کیا تم جانتے ہو کہ چادر کیا ہے؟ [illegible] اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے اسے اپنے ہاتھ سے بنا ہے تاکہ آپ کو پہناؤں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے [illegible] پھر آپ [illegible] باہر تشریف لائے [illegible] ایک آدمی نے اسے چھوا اور کہا: یا رسول اللہ! یہ مجھے عطا فرما دیجئے۔ فرمایا: اچھا۔ پھر آپ مجلس میں تشریف فرما رہے جب تک اللہ نے منظور فرمایا۔ پھر جب واپس تشریف لے گئے تو چادر لپیٹ کر اس کے پاس بھیج دی۔ لوگوں نے اس سے کہا: [illegible] اس آدمی نے کہا: [illegible] حضرت سہل [illegible]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت میں سے جنت میں ایک گروہ جائے گا [illegible] ستر ہزار ہوگی اور ان کے چہرے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔ پس حضرت عکاشہ بن محصن اسدی اپنی چادر سنبھالتے ہوئے کھڑے ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ سے دعا کیجئے کہ اللہ مجھے ان میں شامل فرما دے۔ [illegible] اے اللہ! اسے ان میں شامل فرما۔ پھر انصار میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا اور عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! اللہ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان میں شامل فرما لے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عکاشہ تم پر سبقت لے گئے۔

ف: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت کے ستر ہزار افراد ایسے ہوں گے کہ وہ جنت میں داخل ہوں گے اور ان کے چہرے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے ——— [illegible]

[illegible]

سے بھی بے خبر بلکہ ایسی دنیاوی چیزوں اور کل کی باتوں سے ناواقف ٹھہرانے تو حقیقت اس نے اللہ کے رسول کو اتنا ہی نہیں سمجھا جتنا کہ عالم نے اپنے فضل و کرم سے جو آپ کے محبوب کو مدینۃ العلم بنایا اور انہیں سارے کائنات سے بڑھ کر علم اور اختیار مرحمت فرمایا۔ وہ اس بات کو تسلیم ہی نہیں کرتا بلکہ ان مقام مصطفیٰ کو مسکین سے اپنے ضد کی ذہن کا قائل اور وہ اپنے نبی کے مقام کو تسلیم کرنے والا۔ گویا ایک جانب کلمہ گو ہے اور دوسری جانب کلمہ گو کا انکار۔ یہ عجیب ہی قسم کی مسلمانی ایجاد ہوئی ہے کہ ایمان اور کفر دونوں کو شیر و شکر کرنے کی کوشش کی جاتی ہے حالانکہ یہ تو اجتماع ضدین ہے جو سراسر محال ہے۔ یہی دین کے آجانے میں یہ عجیب اکھاڑ پچھاڑ اور متضاد کیفیت ہے۔

وَبَابٌ فِي ثِيَابِ ... كَمَا يُحِبُّ

... کو تسلیم ... زبانی ہے

یہ مضمون بھی اس حدیث کے اندر بیان ہوا ہے بعض الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ اسی جلد کی حدیث ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳ اور ۱۲۴ کے اندر بھی موجود ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۷۵۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قُلْتُ لَهُ أَيُّ الثِّيَابِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحِبَرَةُ۔

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کونسا کپڑا زیادہ پسند تھا فرمایا کہ حبرہ چادر۔

۷۵۹۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَهَا الْحِبَرَةُ۔

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا انہوں نے فرمایا کہ تمام کپڑوں میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حبرہ چادر کا استعمال کرنا زیادہ پسند تھا (حبرہ ایک خاص قسم کی چادر کا نام ہے)۔

۷۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ سُجِّيَ بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وصال پایا تو آپ کے اوپر حبرہ چادر ڈالی گئی تھی۔

بَابُ الْأَكْسِيَةِ وَالْخَمَائِصِ

حاشیہ دار چادریں اور کمبل

۷۶۱۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَائِشَةَ وَ

حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم دونوں فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَا لَمَّا نَزَلَ
بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيْصَةً
لَهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ فَإِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهٖ فَقَالَ
وَهُوَ كَذٰلِكَ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا
قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوْا۔

٧٦٢۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا
إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِيْ خَمِيْصَةٍ لَهٗ لَهَا أَعْلَامٌ فَنَظَرَ إِلٰى أَعْلَامِهَا
نَظْرَةً فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ اذْهَبُوْا بِخَمِيْصَتِيْ هٰذِهٖ
إِلٰى أَبِيْ جَهْمٍ فَإِنَّهَا أَلْهَتْنِيْ آنِفًا عَنْ صَلَاتِيْ وَأْتُوْنِيْ
بِأَنْبِجَانِيَّةِ أَبِيْ جَهْمِ بْنِ حُذَيْفَةَ بْنِ غَانِمٍ مِنْ
بَنِيْ عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ

٧٦٣۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنَا
أَيُّوْبُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ أَخْرَجَتْ
إِلَيْنَا عَائِشَةُ كِسَاءً وَإِزَارًا غَلِيْظًا فَقَالَتْ قُبِضَ
رُوْحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَيْنِ۔

بَابُ ٣٣ اِشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ

٧٦٤۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ خُبَيْبٍ عَنْ حَفْصِ
بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ وَ
عَنْ صَلَاتَيْنِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ
وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغِيْبَ وَأَنْ يَحْتَبِيَ بِالثَّوْبِ
الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰى فَرْجِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ السَّمَاءِ
وَأَنْ يَشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ۔

٧٦٥۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَامِرُ بْنُ
سَعْدٍ أَنَّ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ

حالت ہو گئی تو رُخِ انور پر خمیصہ ڈال لیا کرتے تھے لیکن جب سانس گھٹنے لگتا تو چہرہ انور سے ہٹا دیتے اور اسی حالت میں آپ نے فرمایا کہ اللہ کی لعنت ہو یہود و نصاریٰ پر کہ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا یوں آپ لوگوں کو ان کی حرکت سے ڈراتے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے خمیصہ (کمبل) پر نماز پڑھی جس پر نقش و نگار تھے۔ آپ نے ایک نظر نقوش کو دیکھا اور جب سلام پھیرا تو فرمایا: یہ میرا خمیصہ ابو جہم کے پاس لے جاؤ کیونکہ اس نے ابھی ابھی مجھے اپنی طرف متوجہ کر لیا تھا اور ابو جہم بن حذیفہ بن غانم جو قبیلہ بنی عدی بن کعب سے ہے اس کے پاس سے سادہ چادر لے آؤ۔

حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ ایک چادر اور ایک موٹا تہبند لے کر ہمارے پاس تشریف لائیں اور فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ان دونوں کپڑوں میں ہوا تھا

کپڑے میں ملفوف ہو کر بیٹھنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ملامسہ اور منابذہ کے طریقے پر خرید و فروخت سے منع فرمایا اور دو نمازوں سے کہ نماز فجر کے بعد جب تک سورج بلند نہ ہو جائے اور نماز عصر کے بعد جب تک سورج غائب نہ ہو جائے اور ایک کپڑے میں لپٹ کر بیٹھنے سے یوں کہ اس کی شرمگاہ اور آسمان کے درمیان کوئی آڑ نہ ہو اور ملفوف ہو کر بیٹھنے سے بھی منع فرمایا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو قسم کے کپڑے پہننے اور دو قسم کی بیع سے منع فرمایا ہے۔ بیع میں

صلى الله عليه وسلم عن لبستين وعن بيعتين نهى عن الملامسة والمنابذة في البيع والملامسة لمس الرجل ثوب الآخر بيده بالليل أو بالنهار ولا يقلبه إلا بذلك والمنابذة أن ينبذ الرجل إلى الرجل بثوبه وينبذ الآخر ثوبه ويكون ذلك بيعهما عن غير نظر ولا تراض واللبستين اشتمال الصماء والصماء أن يجعل ثوبه على أحد عاتقيه فيبدو أحد عاتقيه ليس عليه ثوب واللبسة الأخرى احتباؤه بثوبه وهو جالس ليس على فرجه منه شيء.

باب الاحتباء في ثوب واحد

٧٦٦ - حدثنا إسماعيل قال حدثني مالك عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة رضي الله عنه قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن لبستين أن يحتبي الرجل في الثوب الواحد ليس على فرجه منه شيء وأن يشتمل بالثوب الواحد ليس على أحد شقيه وعن الملامسة والمنابذة.

٧٦٧ - حدثني محمد قال أخبرنا مخلد قال أخبرنا ابن جريج قال أخبرني ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن اشتمال الصماء وأن يحتبي الرجل في ثوب واحد ليس على فرجه منه شيء.

باب الخميصة السوداء

٧٦٨ - حدثنا أبو نعيم حدثنا إسحاق بن سعيد عن أبيه سعيد بن فلان هو عمرو بن سعيد بن العاص عن أم خالد بنت خالد أتي النبي صلى الله عليه وسلم بثياب فيها خميصة سوداء صغيرة

دو سودوں ملامسہ اور منابذہ سے منع فرمایا۔ ملامسہ تو یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے کے کپڑے کو رات یا دن میں چھوئے اور اس کے سوا اسے الٹ پلٹ کر نہ دیکھے اور منابذہ یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے پر کپڑا پھینکے اور دوسرا پہلے پر پھینکے۔ بس یہی ان کی بیع ہو جاتی ہے بغیر دیکھے اور بغیر رضامندی کے۔ اور دو لباس یہ ہیں ایک اشتمال صماء ہے۔ صماء اس کو کہتے ہیں کہ کوئی شخص اپنے ایک کندھے پر اس طرح کپڑا ڈال لے کہ دوسرا کندھا کھلا رہے اور دوسرے کندھے پر کوئی کپڑا نہ ہو۔ دوسرا لباس احتباء ہے کہ ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھ جائے اس کی شرمگاہ پر کپڑے کا کوئی حصہ نہ ہو۔

ایک کپڑے میں گوٹ مارنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو لباسوں سے منع فرمایا ہے ایک یہ کہ کوئی شخص ایک ہی کپڑے میں اس طرح گوٹ مارے کہ اس کی شرمگاہ پر کپڑے کا کوئی حصہ نہ ہو اور دوسرے کپڑے کو اس طرح اوڑھے کہ ایک طرف پر ڈال کر دوسرا کھلا رہے۔ اور نیز ملامسہ اور منابذہ کی تجارت سے منع فرمایا۔

عبید اللہ بن عبداللہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کپڑے کے ساتھ جسم کو صرف ایک جگہ لپیٹنے سے منع فرمایا ہے اور ایک کپڑے میں اس طرح لپیٹ کر بیٹھنے سے کہ اس کی شرمگاہ پر کپڑے کا کوئی حصہ نہ ہو۔

کالا کمبل

عمرو بن سعید بن العاص نے حضرت ام خالد بنت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کپڑے پیش کئے گئے جن میں ایک چھوٹا سا کالا کمبل بھی تھا۔ آپ نے فرمایا کہ ہم کس کو پہنائیں۔ لوگ

فَقَالَ مَنْ تَرَوْنَ نَكْسُوهَا هٰذِهِ فَسَكَتَ الْقَوْمُ قَالَ ائْتُونِي بِأُمِّ خَالِدٍ فَأُتِيَ بِهَا فَأَخَذَ الْخَمِيصَةَ بِيَدِهِ فَأَلْبَسَهَا فَقَالَ أَبْلِي وَأَخْلِقِي وَكَانَ فِيهَا عَلَمٌ أَخْضَرُ أَوْ أَصْفَرُ فَقَالَ يَا أُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَاهُ وَسَنَاهُ بِالْحَبَشِيَّةِ حَسَنٌ۔

۷۷۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا وَلَدَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ قَالَتْ لِي يَا أَنَسُ انْظُرْ هٰذَا الْغُلَامَ فَلَا يُصِيبَنَّ شَيْئًا حَتّٰى تَغْدُوَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَنِّكُهُ فَغَدَوْتُ بِهِ فَإِذَا هُوَ فِي حَائِطٍ وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ حُرَيْثِيَّةٌ وَهُوَ يَسِمُ الظَّهْرَ الَّذِي قَدِمَ عَلَيْهِ فِي الْفَتْحِ۔

بَابُ ثِيَابِ الْخُضْرِ۔

۷۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَتَزَوَّجَهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْقُرَظِيُّ قَالَتْ عَائِشَةُ وَعَلَيْهَا خِمَارٌ أَخْضَرُ فَشَكَتْ إِلَيْهَا وَأَرَتْهَا خُضْرَةً بِجِلْدِهَا فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنِّسَاءُ يَنْصُرُ بَعْضُهُنَّ بَعْضًا قَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَأَيْتُ مِثْلَ مَا يَلْقَى الْمُؤْمِنَاتُ لَجِلْدُهَا أَشَدُّ خُضْرَةً مِنْ ثَوْبِهَا قَالَ وَسَمِعَ أَنَّهَا قَدْ أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ وَمَعَهُ ابْنَانِ لَهُ مِنْ غَيْرِهَا قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا لِي إِلَيْهِ مِنْ ذَنْبٍ إِلَّا أَنَّ مَا مَعَهُ لَيْسَ بِأَغْنٰى عَنِّي مِنْ هٰذِهِ وَأَخَذَتْ هُدْبَةً مِنْ ثَوْبِهَا فَقَالَ كَذَبَتْ وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي لَأَنْفُضُهَا نَفْضَ الْأَدِيمِ وَلٰكِنَّهَا نَاشِزٌ تُرِيدُ رِفَاعَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ لَمْ تَحِلِّي لَهُ أَوْ لَمْ تَصْلُحِي لَهُ حَتّٰى يَذُوقَ

خاموش رہے تو آپ نے فرمایا کہ ام خالد کو میرے پاس بلاؤ۔ انہیں حاضر کیا گیا تو آپ نے اپنے دست مبارک سے چادر ان کو پہنائی [illegible] اور فرمایا پرانی کرو اور پھاڑو [illegible] اس میں سبز یا زرد نقش تھے، فرمایا اے ام خالد یہ سناہ ہے۔ اور سناہ حبشی زبان میں اچھے کو کہتے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب (ان کی والدہ) حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو مجھ سے فرمایا کہ اے انس اس لڑکے کا خیال رکھنا کہ کوئی چیز نہ کھانے پائے جب تک کہ صبح اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جا کر گھٹی نہ دلوائی جائے۔ [illegible] آپ ایک باغ میں تھے اور آپ کے اوپر حریثیہ کملی تھی اور آپ ان اونٹوں کو داغ رہے تھے جن پر سوار ہو کر فتح مکہ میں تشریف لائے تھے۔

سبز کپڑے

[illegible]

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت رفاعہ نے اپنی بیوی کو طلاق دی تو اس سے عبدالرحمن بن زبیر قرظی نے نکاح کرلیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اس پر سبز دوپٹہ تھا۔ [illegible]

مِنْ غَيْرِهَا لَمَّا أَبْصَرَ مَعَهُ ابْنَيْنِ لَهُ فَقَالَ بَنُوكَ هَؤُلَاءِ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ: هَذَا الَّذِي تَزْعُمِينَ مَا تَزْعُمِينَ فَوَاللَّهِ لَهُمْ أَشْبَهُ بِهِ مِنَ الْغُرَابِ بِالْغُرَابِ.

بَابُ الثِّيَابِ الْبِيضِ

٧٧١ . حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدٍ قَالَ رَأَيْتُ بِشِمَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَمِينِهِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيضٌ يَوْمَ أُحُدٍ مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ.

٧٧٢ . حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ الدِّيلِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ أَبْيَضُ وَهُوَ نَائِمٌ ثُمَّ أَتَيْتُهُ وَقَدِ اسْتَيْقَظَ فَقَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ مَاتَ عَلَى ذَلِكَ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ. قُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ. قُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ. قُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ عَلَى رَغْمِ أَنْفِ أَبِي ذَرٍّ. وَكَانَ أَبُو ذَرٍّ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا قَالَ وَإِنْ رَغِمَ أَنْفُ أَبِي ذَرٍّ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا عِنْدَ الْمَوْتِ أَوْ قَبْلَهُ إِذَا تَابَ وَنَدِمَ وَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ غُفِرَ لَهُ.

بَابُ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَافْتِرَاشِهِ لِلرِّجَالِ وَقَدْرِ مَا يَجُوزُ مِنْهُ

٧٧٣ . حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِيَّ أَتَانَا

ان کے ساتھ ان کے دو بیٹے تھے جو دوسری بیوی سے تھے۔ جب حضور نے ان بیٹوں کو دیکھا تو فرمایا کیا یہ تمہارے بیٹے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں۔ فرمایا یہی ہے جس کا تم گمان کرتی ہو، خدا کی قسم یہ اس سے ایسے مشابہ ہیں جیسے کوا کوے سے مشابہ ہوتا ہے۔

سفید کپڑے

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں اور بائیں طرف جنگ احد کے روز دو شخص دیکھے جنہوں نے سفید کپڑے پہن رکھے تھے میں نے انہیں نہ اس سے پہلے دیکھا اور نہ اس کے بعد۔

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا آپ سفید کپڑا پہنے ہوئے آرام فرما رہے تھے پھر دوبارہ حاضر ہوا تو آپ بیدار ہو چکے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ کوئی بندہ ایسا نہیں جو لا الہ الا اللہ کہے پھر اسی پر مر جائے مگر وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ میں نے عرض کی اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو؟ فرمایا اگرچہ زنا کیا ہو اور چوری کی ہو۔ میں نے عرض کی اگرچہ زنا کیا ہو اور چوری کی ہو؟ فرمایا اگرچہ زنا کیا ہو اور چوری کی ہو۔ ابوذر کی ناک خاک آلود ہو۔ حضرت ابوذر جب یہ حدیث بیان کرتے تو کہتے اگرچہ ابوذر کی ناک خاک آلود ہو۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ یہ موت کے وقت یا اس سے پہلے ہے جب توبہ کرے اور نادم ہو اور لا الہ الا اللہ کہے تو بخشا جائے گا۔

ریشم پہننا اور بچھانا کتنا جائز ہے

قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو عثمان نہدی کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خط آیا

كتاب عمر ونحن مع عتبة بن فرقد باذربيجان ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الحرير الا هكذا واشار باصبعيه اللتين تليان الابهام قال فيما علمنا انه يعني الاعلام۔

۷۷۴۔ حدثنا احمد بن يونس حدثنا زهير حدثنا عاصم عن ابي عثمان قال كتب الينا عمر ونحن باذربيجان ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن لبس الحرير الا هكذا وصف لنا النبي صلى الله عليه وسلم اصبعيه ورفع زهير الوسطى والسبابة۔

۷۷۵۔ حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن التيمي عن ابي عثمان قال كنا مع عتبة فكتب اليه عمر رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يلبس الحرير في الدنيا الا لم يلبس في الآخرة منه۔

۷۷۶۔ حدثنا الحسن بن عمر حدثنا معتمر حدثنا ابي حدثنا ابو عثمان واشار ابو عثمان باصبعيه المسبحة والوسطى۔

۷۷۷۔ حدثنا سليمان بن حرب حدثنا شعبة عن الحكم عن ابن ابي ليلى قال كان حذيفة بالمدائن فاستسقى فاتاه دهقان بماء في اناء من فضة فرماه به وقال اني لم ارمه الا اني نهيته فلم ينته قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الذهب والفضة والحرير والديباج هي لهم في الدنيا ولكم في الآخرة۔

۷۷۸۔ حدثنا آدم حدثنا شعبة حدثنا عبد العزيز بن صهيب قال سمعت انس بن مالك قال شعبة فقلت اعن النبي صلى الله عليه وسلم فقال شديدا عن النبي صلى الله عليه وسلم فقال من لبس الحرير في الدنيا فلن يلبسه في الآخرة۔

جبکہ ہم عتبہ بن فرقد کے ساتھ آذربائیجان میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ریشم پہننے سے منع فرمایا ہے ماسوائے اتنے کے اور انگوٹھے کے پاس والی اپنی دونوں انگلیوں کے ساتھ اشارہ کیا۔ راوی کا بیان ہے کہ ہمیں یہی معلوم ہے کہ اس سے مراد نقش و نگار تھے۔

ابو عثمان کا بیان ہے کہ ہماری طرف حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھا جبکہ ہم آذربائیجان میں تھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ریشم پہننے سے منع فرمایا ہے ماسوائے اتنے کے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی دو انگلیوں کے ذریعے ہمیں بتایا۔ زہیر نے بیچ والی اور شہادت والی انگلی کھڑی کر کے بتایا۔

ابو عثمان نہدی نے فرمایا ہم عتبہ بن فرقد کے پاس تھے تو ہمیں حضرت عمر نے خط لکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ دنیا میں وہ شخص ریشم پہنتا ہے جو آخرت میں نہیں پہنتا۔

سلیمان تیمی کا بیان ہے کہ ابو عثمان نے ہم سے مذکورہ حدیث بیان کی اور پھر ابو عثمان نے اپنی انگشت شہادت اور درمیانی انگلی سے اشارہ کیا۔

ابن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدائن میں تھے کہ انہوں نے پانی مانگا۔ ایک کسان چاندی کے برتن میں پانی لے کر آیا۔ انہوں نے وہ پھینک مارا اور فرمایا۔ میں نے یہ اس لئے پھینکا ہے کہ اسے منع کیا تھا مگر یہ باز نہ آیا حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سونا چاندی، ریشم اور دیباج ان کافروں کے لئے دنیا میں اور تمہارے لئے آخرت میں ہیں۔

عبدالعزیز بن صہیب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا۔ شعبہ نے کہا میں نے پوچھا کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت ہے؟ انہوں نے بڑے زور سے فرمایا کہ ہاں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہے۔ جو دنیا میں ریشم پہنے گا وہ آخرت میں اسے ہرگز نہیں پہنے گا۔

۷۷۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ يَقُولُ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ۔

ثابت کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا جو خطبہ دیتے ہوئے فرما رہے تھے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو دنیا میں ریشم پہنے گا وہ آخرت میں نہیں پہنے گا۔

۷۸۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي ذُبْيَانَ خَلِيفَةَ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ۔ وَقَالَ لَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ يَزِيدَ قَالَتْ مُعَاذَةُ أَخْبَرَتْنِي أُمُّ عَمْرٍو بِنْتُ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ سَمِعَ عُمَرَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عبداللہ بن زبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو دنیا میں ریشم پہنے وہ آخرت میں نہیں پہنے گا۔ ابو معمر، عبدالوارث، یزید، معاذہ، ام عمرو بنت عبداللہ، عبداللہ بن زبیر، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۷۸۱۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْحَرِيرِ فَقَالَتْ ائْتِ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَلْهُ قَالَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ سَلِ ابْنَ عُمَرَ قَالَ فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو حَفْصٍ يَعْنِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ فَقُلْتُ صَدَقَ وَمَا كَذَبَ أَبُو حَفْصٍ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا حَرْبٌ عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنِي عِمْرَانُ وَقَصَّ الْحَدِيثَ۔

عمران بن حطان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ سے ریشم کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ابن عباس کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ ابن عمر سے دریافت کرو۔ ان کا کہنا ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے ابو حفص یعنی عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا میں ریشم وہ پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔ میں نے کہا کہ درست فرمایا اور ابو حفص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جھوٹ نہیں باندھا۔ عبداللہ بن رجاء، حرب، یحییٰ، عمران سے بھی یہ حدیث بیان کی۔

بَابُ مَسِّ الْحَرِيرِ مِنْ غَيْرِ لُبْسٍ

وَيُرْوَى فِيهِ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ریشم کو چھونا بغیر پہنے ہوئے

اور اس بارے میں زبیدی، زہری نے حضرت انس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

۷۸۲۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أُهْدِيَ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبُ حَرِيْرٍ فَجَعَلْنَا نَلْمُسُهُ وَنَتَعَجَّبُ مِنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَعْجَبُوْنَ مِنْ هٰذَا؟ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ مَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا

کی خدمت میں ریشمی کپڑا تحفہ کے طور پر پیش کیا گیا۔ ہم اسے چھونے اور تعجب کرنے لگے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں اس پر تعجب ہے؟ ہم نے کہا ہاں۔ فرمایا جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے بہتر ہیں۔

ف: معلوم ہوا کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں تحفہ کے طور پر کسی نے ایک ریشمی کپڑا پیش کیا جو بڑا نفیس اور بڑا ملائم تھا۔ بعض صحابہ کرام ملاحظہ سے چھو کر دیکھا تو اس کے انتہائی نرم اور ملائم ہونے پر تعجب کرنے لگے۔ رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا کہ تم اس کپڑے پر تعجب کرتے ہو حالانکہ جنت میں حضرت سعد بن معاذ کے رومال اس سے بہتر ہیں۔ سبحان اللہ! قربان جائیں اس پیارے پروردگار کی نگاہ پر جس نے دیکھ لیا کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنتی ہیں ——— (۲) حضرت سعد بن معاذ کو جنت میں کیا کیا نعمتیں ملی ہوئی ہیں ——— (۳) حضرت سعد بن معاذ کے جنتی رومال بھی دیکھ لیے اور جان لیا کہ وہ اس ریشمی نفیس کپڑے سے بھی نفیس، ملائم اور بہتر ہیں ——— یہ سب کچھ زمین پر رہتے ہوئے دیکھا اور جنت کے اندر دیکھا، ساتوں آسمان رہے، اتنا فاصلہ ہونے کے باوجود آپ کے دیکھنے میں کوئی رکاوٹ پیش نہ آئی۔
[illegible]

رکاوٹ کیسے پیش آتی جبکہ آپ نے خود فرمایا ہے:

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ رَفَعَ لِيَ الدُّنْيَا فَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهَا وَإِلٰى مَا هُوَ كَائِنٌ فِيْهَا إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلٰى كَفِّيْ هٰذِهِ۔ (طبرانی، حلیہ، زرقانی، مواہب لدنیہ)

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے زمین کے پردے اٹھا دیے ہیں چنانچہ میں اسے دیکھتا ہوں اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے اسے بھی ایسے ہی دیکھتا ہوں جیسے اپنی اس ہتھیلی کو دیکھتا ہوں۔

مگر موجودہ منزل کتابیں کتب احادیث سے ہی بلکہ پوری کتاب سیرت کی ہے جو جلیل القدر مصنف امام اور خطیب قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ کی انتہائی قابل اعتماد اور ایمان افروز تصنیف ہے۔ کتنے ہی بزرگوں نے اس کتاب کی تعریف فرمائی۔ امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد الساری کے نام سے بخاری شریف کی حدیث و شان کے ساتھ مایہ ناز شرح بھی لکھی تھی۔ نگاہ مصطفیٰ کا علم بتانے والی اس حدیث کی صحت مسلّم ہے۔ معلوم ہوا کہ نگاہ مصطفیٰ کے لیے دوری اور نزدیکی یکساں تھی۔ جس کی طرح ماضی اور مستقبل کے حالات و واقعات بھی نظر آتے تھے۔ حضرت سعد بن معاذ کے جنتی رومال بھی اس نگاہ کے سامنے نزدیک رکھی ہوئی چیز کی طرح تھے یہی سے ان کا حال بیان فرمایا ——— ماننے والوں نے اس وقت بھی مان لیا اور آج بھی مان رہے ہیں اور جو غیب دان سے عرض گزار ہیں کہ صَدَقْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ جب کہ نہ ماننے والوں نے نہ اس وقت مانا اور نہ آج مان رہے ہیں بلکہ دوسرے علوم مصطفیٰ کی طرح وہ اللہ کے محبوب کے بھی بے خبر اور بے اختیار بتاتے ہیں خاص لطف و تقدیس محسوس کرتے ہیں اور اس خلاف دین و دیانت حرکت سے ان بے خبروں کے دلوں کو سرور آتا ہے۔ حالانکہ اہل ایمان تو ہمیشہ سے یہی عرض کرتے آئے ہیں کہ یا رسول اللہ!

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

باب ٣٨٠ افتراش الحرير وقال عبيدة هو كلبسه.

ریشمی فرش بچھانا

عبیدہ کا قول ہے کہ یہ پہننے کے حکم میں ہے۔

٧٨٣ - حدثنا علي حدثنا وهب بن جرير حدثنا أبي قال سمعت ابن أبي نجيح عن مجاهد عن ابن أبي ليلى عن حذيفة رضي الله عنه قال نهانا النبي صلى الله عليه وسلم أن نشرب في آنية الذهب والفضة وأن نأكل فيها وعن لبس الحرير والديباج وأن نجلس عليه.

ابن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں سونے چاندی کے برتنوں میں پینے اور کھانے سے منع فرمایا ہے۔ نیز ریشم اور دیباج کے کپڑے پہننے اور بچھانے سے بھی۔

باب ٣٨١ لبس القسي. وقال عاصم عن أبي بردة قال قلت لعلي ما القسية قال ثياب أتتنا من الشام أو من مصر مضلعة فيها حرير فيها أمثال الأترج والميثرة كانت النساء تصنعه لبعولتهن مثل القطائف يصفرنها. وقال جرير عن يزيد في حديثه القسية ثياب مضلعة يجاء بها من مصر فيها الحرير والميثرة جلود السباع. قال أبو عبد الله عاصم أكثر وأصح في الميثرة.

مصری ریشمی کپڑا پہننا

عاصم ابو بردہ سے راوی ہیں کہ میں نے حضرت علی سے پوچھا کہ قسیہ کیا ہے؟ فرمایا کہ کپڑا ہے جو ہمارے پاس شام یا مصر سے آتا ہے اس میں ریشم کی دھاریاں ہوتی ہیں اور ان میں ترنج جیسے نقش ہوتے ہیں اور میثرہ وہ کپڑا ہے جو عورتیں اپنے خاوندوں کے لئے زین پوش کی طرح تیار کرتی ہیں۔ جریر نے یزید سے اپنی حدیث میں کہا کہ قسیہ دھاری دار کپڑا ہے جو مصر سے آتا ہے اس میں ریشم ہوتا ہے اور میثرہ درندوں کی کھال ہے۔ امام بخاری نے فرمایا کہ میثرہ کے بارے میں عاصم کی روایت زیادہ اور صحیح ہے۔

٧٨٤ - حدثنا محمد بن مقاتل أخبرنا عبد الله أخبرنا سفيان عن أشعث بن أبي الشعثاء حدثنا معاوية بن سويد بن مقرن عن البراء بن عازب قال نهانا النبي صلى الله عليه وسلم عن المياثر الحمر والقسي.

معاویہ بن سوید بن مقرن نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں سرخ زین پوش اور قسی کپڑوں کے پہننے سے منع فرمایا ہے۔

باب ٣٨٢ ما يرخص للرجال من الحرير للحكة.

مردوں کو خارش کے سبب ریشم کی اجازت

٧٨٥ - حدثني محمد أخبرنا وكيع أخبرنا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ

ف: حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible]

نے اپنے محبوب کو اتنا اختیار مرحمت فرمایا تھا کہ جس شرعی حکم سے اپنے جس امتی کو چاہیں مستثنیٰ قرار دے دیں۔ اسی اختیار کے تحت
ت کے محبوب نے اپنے ان دونوں جانثار صحابیوں کو خارش کے باعث ریشمی کپڑے پہننے کی اجازت مرحمت فرمادی تھی۔ واللہ

شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ لِحِكَّةٍ بِهِمَا۔

باب ۳۸۳ الْحَرِيرِ لِلنِّسَاءِ

۷۸۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَسَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً سِيَرَاءَ فَخَرَجْتُ فِيهَا فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ فَشَقَقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي۔

۷۸۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ رَأَى حُلَّةَ سِيَرَاءَ تُبَاعُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لَوِ ابْتَعْتَهَا تَلْبَسُهَا لِلْوَفْدِ إِذَا أَتَوْكَ وَالْجُمُعَةِ قَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْدَ ذٰلِكَ إِلَى عُمَرَ حُلَّةَ سِيَرَاءَ حَرِيرٍ كَسَاهَا إِيَّاهُ فَقَالَ عُمَرُ كَسَوْتَنِيهَا وَقَدْ سَمِعْتُكَ تَقُولُ فِيهَا مَا قُلْتَ فَقَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُ إِلَيْكَ لِتَبِيعَهَا أَوْ تَكْسُوَهَا۔

۷۸۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ رَأَى عَلَى أُمِّ كُلْثُومٍ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدَ حَرِيرٍ سِيَرَاءَ۔

باب ۳۸۴ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے حضرت زبیر بن عوام اور حضرت عبد الرحمن بن عوف کو ریشم پہننے کی اجازت مرحمت فرمائی کیونکہ دونوں حضرات کو خارش تھی۔

عورتوں کے لئے ریشمی کپڑا

زید بن وہب کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے مجھے سرخ ریشمی جوڑا عطا فرمایا۔ جب اُسے پہن کر باہر نکلا تو میں نے آپ کے مبارک چہرے پر ناراضگی کے آثار دیکھے، چنانچہ میں نے اُسے پھاڑ کر اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے دیکھا کہ ایک سرخ ریشمی حلہ بک رہا ہے تو عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کاش آپ اسے خرید لیں تاکہ وفود کے آنے اور جمعہ کے روز پہنا کریں۔ فرمایا کہ ایسی چیز وہی پہنا کرتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ پھر اس کے بعد نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے حضرت عمر کے پہننے کے لئے ایک سرخ ریشمی حلہ بھیجا۔ عرض گزار ہوئے کہ آپ مجھے یہ پہناتے ہیں حالانکہ میں آپ سے اس کے بارے میں (کیا) سن چکا ہوں؟ تو آپ نے فرمایا۔ میں نے تمہیں پہننے کے لئے نہیں بھیجا بلکہ تمہارے واسطے بھیجا ہے کہ اسے بیچ دو یا کسی عورت کو پہنا دو۔

زہری کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ نے اُم کلثوم علیہا السلام بنت رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو دیکھا کہ اُن کے اوپر سرخ ریشمی چادر تھی۔

حضور کا لباس اور بستر کے بارے میں قناعت فرمانا

وسلم يتجوز من اللباس والبسط

٥٨٩ ۔ حدثنا سليمان بن حرب حدثنا حماد بن زيد عن يحيى بن سعيد عن عبيد بن حنين عن ابن عباس رضي الله عنهما قال لبثت سنة وأنا أريد أن أسأل عمر عن المرأتين اللتين تظاهرتا على النبي صلى الله عليه وسلم فجعلت أهابه فنزل يوما منزلا فدخل الأراك فلما خرج سألته فقال عائشة وحفصة ثم قال كنا في الجاهلية لا نعد النساء شيئا فلما جاء الإسلام وذكرهن الله رأينا لهن بذلك علينا حقا من غير أن ندخلهن في شيء من أمورنا وكان بيني وبين امرأتي كلام فأغلظت لي فقلت لها وإنك لهناك قالت تقول هذا لي وابنتك تؤذي النبي صلى الله عليه وسلم فأتيت حفصة فقلت لها إني أحذرك أن تعصي الله ورسوله وتقدمت إليها في أذاه فأتيت أم سلمة فقلت لها فقالت أعجب منك يا عمر قد دخلت في أمورنا فلم يبق إلا أن تدخل بين رسول الله صلى الله عليه وسلم وأزواجه فرددت وكان رجل من الأنصار إذا غاب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وشهدته أتيته بما يكون وإذا غبت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وشهده أتاني بما يكون من رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان من حول رسول الله صلى الله عليه وسلم قد استقام له فلم يبق إلا ملك غسان بالشام كنا نخاف أن يأتينا فما شعرت إلا بالأنصاري وهو يقول إنه قد حدث أمر قلت له وما هو أجاء الغساني قال أعظم من ذاك طلق رسول الله صلى الله عليه وسلم نساءه فجئت فإذا البكاء من حجرهن كلها وإذا النبي

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ایک سال تک میں اس ارادہ میں رہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے [illegible]

[illegible]

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ وَعَنْ الْأَهْبِ الْمُعَلَّقَةِ وَقَرَظٍ فَذَكَرْتُ الَّذِي قُلْتُ لِحَفْصَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ ... فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَصِيرٍ قَدْ أَثَّرَ فِي جَنْبِهِ وَتَحْتَ رَأْسِهِ مِرْفَقَةٌ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ وَإِذَا أَهَبٌ مُعَلَّقَةٌ وَقَرَظٌ فَذَكَرْتُ الَّذِي قُلْتُ لِحَفْصَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَالَّذِي رَدَّتْ عَلَيَّ أُمُّ سَلَمَةَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَبِثَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ۔

۷۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَتْنِي هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتْنَةِ مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ كَمْ مِنْ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَانَتْ هِنْدٌ لَهَا أَزْرَارٌ فِي كُمَّيْهَا بَيْنَ أَصَابِعِهَا۔

بَابٌ ۴۸۲ مَا يُدْعَى لِمَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيدًا۔

۷۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ خَالِدٍ بِنْتُ خَالِدٍ قَالَتْ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثِيَابٍ فِيهَا خَمِيصَةٌ سَوْدَاءُ قَالَ مَنْ تَرَوْنَ نَكْسُوهَا هٰذِهِ الْخَمِيصَةَ فَأُسْكِتَ الْقَوْمُ قَالَ ائْتُونِي بِأُمِّ خَالِدٍ فَأُتِيَ بِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَلْبَسَنِيهَا بِيَدِهِ وَقَالَ أَبْلِي وَأَخْلِقِي مَرَّتَيْنِ فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَى عَلَمِ الْخَمِيصَةِ وَيُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَيَّ وَيَقُولُ يَا أُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَا وَالسَّنَا بِلِسَانِ الْحَبَشِيَّةِ الْحَسَنُ۔ قَالَ إِسْحَاقُ حَدَّثَتْنِي امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِي أَنَّهَا رَأَتْهُ عَلَى أُمِّ خَالِدٍ۔

[illegible] نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible]
[illegible]

[illegible] حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ [illegible]

ان سے فرمایا: نبی کریم [illegible] نے فرمایا: سبحان اللہ آج رات کتنے فتنے اور کتنے خزانے نازل ہوئے ہیں۔ ان حجرے والیوں کو کون جگائے گا۔ بہت سی پہننے والی ایسی ہیں جو قیامت کے روز ننگی ہوں گی۔ زہری کا بیان ہے کہ ہند کی آستینوں میں انگلیوں کے [illegible] بٹن لگے ہوئے تھے۔

باب ۴۸۲ نیا کپڑا پہنتے وقت کیا دعا کرے

سعید بن عمرو نے حضرت ام خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کپڑے لائے گئے جن میں ایک سیاہ اونی چادر بھی تھی۔ آپ نے فرمایا [illegible] لوگ خاموش رہے [illegible] ام خالد کو میرے پاس لاؤ [illegible] اپنے دست مبارک سے [illegible] پہنایا اور دو مرتبہ فرمایا [illegible] کپڑے کے نقش و نگار [illegible] سناہ سناہ جو حبشی زبان میں [illegible] اسحاق کا بیان ہے کہ میرے خاندان کی ایک عورت نے [illegible]

بَابُ التَّزَعْفُرِ لِلرِّجَالِ

۷۹۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ۔

مردوں کے لئے زعفرانی رنگ

مسدد، عبدالوارث، عبدالعزیز نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مردوں کو زعفرانی رنگ کے کپڑے سے منع فرمایا۔

بَابُ الثَّوْبِ الْمُزَعْفَرِ

۷۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا بِوَرْسٍ أَوْ بِزَعْفَرَانٍ۔

زعفرانی رنگ کے کپڑے

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احرام باندھنے والے کو ورس اور زعفران سے رنگا ہوا کپڑا پہننے سے منع فرمایا ہے۔

بَابُ الثَّوْبِ الْأَحْمَرِ

۷۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوعًا وَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْهُ۔

سرخ رنگ کے کپڑے

ابو الولید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میانہ قد تھے اور میں نے آپ کو سرخ جوڑے میں ملبوس دیکھا اور آپ سے حسین کسی کو نہیں دیکھا۔

بَابُ الْمِيثَرَةِ الْحَمْرَاءِ

۷۹۵۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَنَهَانَا عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَالْقَسِّيِّ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَمَيَاثِرِ الْحُمْرِ۔

سرخ رنگ کے گدے

قبیصہ، سفیان کا بیان ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم فرمایا ہے۔ بیمار کی عیادت کرنا، جنازے کے ساتھ جانا، چھینکنے والے کو جواب دینا اور ہمیں ریشم، دیباج، قسی، استبرق اور سرخ گدے استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے۔

بَابُ النِّعَالِ السِّبْتِيَّةِ وَغَيْرِهَا

۷۹۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سَعِيدٍ أَبِي مَسْلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ قَالَ نَعَمْ۔

بال صاف کی ہوئی کھال کے جوتے

سعید ابو مسلمہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جوتے پہنے ہوئے نماز پڑھ لیتے تھے؟ فرمایا ہاں۔

۷۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَأَيْتُكَ تَصْنَعُ أَرْبَعًا لَمْ أَرَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا قَالَ مَا

عبید بن جریج کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ میں نے آپ کو چار ایسے کام کرتے دیکھا ہے جو آپ کے ساتھیوں میں سے دوسروں کو کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ انہوں نے فرمایا کہ اے ابن جریج! وہ کیا ہیں؟ کہا میں نے آپ کو دیکھا

يا ابن جريج قال رأيتك لا تمس من الأركان إلا اليمانيين ورأيتك تلبس النعال السبتية ورأيتك تصبغ بالصفرة ورأيتك إذا كنت بمكة أهل الناس إذا رأوا الهلال ولم تهل أنت حتى كان يوم التروية فقال له عبد الله بن عمر أما الأركان فإني لم أر رسول الله صلى الله عليه وسلم يمس إلا اليمانيين وأما النعال السبتية فإني رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يلبس النعال التي ليس فيها شعر ويتوضأ فيها فأنا أحب أن ألبسها. وأما الصفرة فإني رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصبغ بها فأنا أحب أن أصبغ بها. وأما الإهلال فإني لم أر رسول الله صلى الله عليه وسلم يهل حتى تنبعث به راحلته.

۷۹۸۔ حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر رضي الله عنهما قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يلبس المحرم ثوبا مصبوغا بزعفران أو ورس وقال من لم يجد نعلين فليلبس خفين وليقطعهما أسفل من الكعبين۔

۷۹۹۔ حدثنا محمد بن يوسف حدثنا سفيان عن عمرو بن دينار عن جابر بن زيد عن ابن عباس رضي الله عنهما قال قال النبي صلى الله عليه وسلم من لم يكن له إزار فليلبس السراويل ومن لم يكن له نعلان فليلبس خفين۔

باب يبدأ بالنعل اليمنى

۸۰۰۔ حدثنا حجاج بن منهال حدثنا شعبة قال أخبرني أشعث بن سليم سمعت أبي يحدث عن مسروق عن عائشة رضي الله عنها قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يحب التيمن في طهوره

کہ دوسرے لوگ یمانی رکنوں کے سوا کسی اور رکن کا طواف کرتے ہوئے ہاتھ نہیں لگاتے اور میں نے آپ کو بالوں سے صاف کی ہوئی کھال کے جوتے پہنتے دیکھا اور زرد رنگ سے رنگتے دیکھا اور میں نے دیکھا کہ جب آپ مکہ میں تھے تو لوگوں نے چاند دیکھ کر احرام باندھ لیا لیکن آپ نے ترویہ کے دن تک احرام نہیں باندھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے جواب دیا کہ ارکان کی بات یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یمانی رکنوں کے سوا چھوتے ہوئے نہیں دیکھا۔ رہی جوتے پہننے کی بات، تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسے جوتے پہنے دیکھا جن میں بال نہیں ہوتے تھے اور انہیں پہنے ہوئے وضو فرماتے، لہٰذا میں بھی ان کو پہننا پسند کرتا ہوں۔ رہا زرد رنگ تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس سے رنگتے دیکھا، لہٰذا میں بھی اس سے رنگنا پسند کرتا ہوں۔ رہا احرام کا مسئلہ تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو احرام باندھتے نہیں دیکھا جب تک آپ کی اونٹنی آپ کو لے کر نہ اٹھے۔

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احرام باندھنے والے کو زعفران اور ورس سے رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے منع فرمایا اور ارشاد ہوا کہ جس کو جوتے میسر نہ ہوں تو موزے پہن لے لیکن انہیں کاٹ کر ٹخنوں سے نیچے کر لے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کو ازار میسر نہ ہو تو شلوار پہن لے اور جس کو جوتے نہ مل سکیں تو موزے پہن لے۔

پہلے داہنا جوتا پہنے

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وضو کرنے، کنگھی کرنے اور جوتا پہننے میں دائیں جانب سے ابتدا کرنے

وَتَرَجُّلِهٖ وَتَنَعُّلِهٖ

کو پسند فرماتے تھے

بَابٌ يَنْزِعُ نَعْلَ الْيُسْرٰى

پہلے بایاں جوتا اتارے

٨٠١- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِيْنِ وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ لِيَكُنِ الْيُمْنٰى أَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَآخِرَهُمَا تُنْزَعُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی جوتے پہنے تو دائیں جانب سے ابتدا کرنی چاہیے اور جب اتارے تو بائیں جانب سے ابتدا کرنی چاہیے تاکہ دایاں پیر پہننے میں اوّل اور اتارنے میں آخر رہے۔

ف: ان حضرت کی احادیث مطہرہ سے واضح ہوا ہے کہ سنت رسول یہی ہے کہ جوتا، قمیص اور شلوار وغیرہ پہنتے وقت دائیں جانب سے ابتدا کی جائے۔ کنگھی بھی پہلے دائیں جانب سے کی جائے اور اتارنے کے وقت ابتدا بائیں جانب سے کی جائے۔ اسی طرح مسجد اور مکان میں داخل ہوتے وقت پہلے دایاں پیر اندر رکھا جائے اور نکلتے وقت بایاں پیر پہلے باہر رکھنا چاہیے۔ بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت اس کے برعکس کیا جانا چاہیے یعنی داخل ہوتے وقت پہلے بایاں پیر اندر رکھا جائے اور نکلتے وقت پہلے دایاں پیر باہر رکھا جائے۔

کراچی سے دعوت اسلامی کے نام سے اہل سنت و جماعت کی ایک بہت ہی مبارک تبلیغی جماعت اٹھی ہے جس کے امیر حضرت مولانا محمد الیاس قادری ضیائی دامت برکاتہم العالیہ ہیں۔ یہ حضرات اتباع سنت ہی کی تبلیغ کرتے ہیں جو بڑی ہی مبارک بات ہے۔ مولانا محمد الیاس قادری صاحب نے سنتوں کی ترغیب دینے کی غرض سے ایک عظیم و ضخیم کتاب فیضان سنت کے نام سے لکھی ہے جو دعوت اسلامی والوں کا نصاب ہے اور اس کا کچھ حصہ مساجد میں پڑھ کر سنایا جاتا ہے۔ اس تنظیم و تحریک میں زیادہ تر نوجوان طبقہ شامل ہیں۔ بحمدہ تعالیٰ کراچی میں چند سال پہلے ہم نے اور پاکستان کے ہر شہر میں اسی رنگ میں رنگا ہوا نظر آنے لگے۔ ایک صاحب ایمان اگر ہر کام میں سنت رسول پر عمل کرنے لگے تو یہ کتنی بڑی سعادت اور الفت کا عظیم احسان ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسی رنگ میں رنگ دے۔ آمین۔

فیضان سنت نامی کتاب مولانا محمد الیاس قادری ضیائی مدظلہ العالی نے تحفے کے طور پر اس ناچیز کو بھی مرحمت فرمائی ہے۔ اتباع سنت پر ابھارنے والی اور سنتوں کا درس دینے والی بڑی ایمان افروز کتاب ہے جسے فنی حیثیت کے لحاظ سے نہیں بلکہ اس کتاب کو ترغیب حسن کے لحاظ سے دیکھنا چاہیے۔ اس لحاظ سے یہ کتاب بڑے کام کی چیز اور اپنے میدان کی منفرد تصنیف ہے۔ اس کا پڑھنا اور سننا ہر مسلمان کے لیے انتہائی مفید ہے۔ اسی طرح حضرت علامہ [illegible] کی تصنیف کھانے پینے کی سنتیں بڑی مفید کتاب ہے۔ اسے بھی اگر مطالعے میں رکھا جائے تو افادیت سے خالی نہیں۔ ایک مسلمان کے لیے اس سے بہتر اور کیا بات ہوگی کہ اس پر سنتوں کا رنگ چڑھ جائے۔ اللہ تعالیٰ اپنے ان حبیب کے صدقے ہمیں سنتوں کا عامل بنائے۔ آمین۔

بَابٌ لَا يَمْشِيْ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدٍ

ایک جوتا پہن کر نہ چلو

٨٠٢- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْشِيْ أَحَدُكُمْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی تم میں سے ایک جوتا پہن کر نہ چلے چاہیے کہ دونوں جوتے

فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيُحْفِهِمَا جَمِيعًا أَوْ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيعًا ۔

بَابُ قِبَالَانِ فِي نَعْلٍ وَمَنْ رَأَى قِبَالًا وَاحِدًا وَاسِعًا ۔

۸۰۳ ۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ نَعْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهَا قِبَالَانِ ۔

۸۰۴ ۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ طَهْمَانَ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ بِنَعْلَيْنِ لَهُمَا قِبَالَانِ فَقَالَ ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ هٰذِهِ نَعْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

جوتے میں دو تسمے ہوں یا ایک بڑا تسمہ ہو۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعلین مبارک میں دو تسمے ہوتے تھے۔

عیسیٰ بن طہمان کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے پاس دو جوتے لے کر تشریف لائے جن میں دو دو تسمے تھے۔ ثابت بنانی نے بتایا کہ یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعلین مبارک ہیں۔

بَابُ الْقُبَّةِ الْحَمْرَاءِ مِنْ أَدَمٍ ۔

۸۰۵ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ وَرَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ وَضُوءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يَبْتَدِرُونَ الْوَضُوءَ فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهِ وَمَنْ لَمْ يُصِبْ مِنْهُ شَيْئًا أَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهِ ۔

چمڑے کا سرخ قبہ

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ چمڑے کے سرخ قبے میں تشریف فرما تھے اور میں نے حضرت بلال کو دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو کا بچا ہوا پانی لے کر آئے اور لوگ وضو کے پانی کو حاصل کرنے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جا رہے تھے۔ جس کو مل جاتا وہ اسے اپنے چہرے اور جسم پر ملتا اور جس کو نہ ملتا وہ اپنے ساتھی کے ہاتھ کی تری حاصل کر لیتا۔

یہاں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو سے بچے ہوئے پانی کا ذکر ہے جس کو حاصل کرنے کی خاطر صحابہ کرام کی کیفیت بیان ہوئی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو کا بچا ہوا پانی، یا جسم اقدس سے مس شدہ مبارک پانی حاصل کرنے کی خاطر حضرات صحابہ کرام علیہم الرضوان کس طرح کوشش کیا کرتے تھے ____ اس حدیث کے اندر دیکھنے کی بات یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو سے بچے ہوئے پانی کو لے کر حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے تو اس پانی سے چند قطرے حاصل کرنے کی خاطر صحابہ کرام کس طرح کوشش کرتے ہیں۔ ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کس طرح کوشش فرمائی۔ وہ چند قطرے جس کو مل گئے وہ اپنے چہرے اور اپنے جسم پر مل رہا ہے۔ جس کو اس پانی سے ایک قطرہ بھی نہ مل سکا وہ کسی دوسرے کے تر ہاتھ پر اپنا ہاتھ پھیر کر اسے اپنے چہرے اور جسم پر مل رہا ہے۔ کیا کبھی غور فرمایا ہے کہ وہ شمع اسلام کے پروانے ایسا کیوں کرتے تھے! تبرکات کے متعلق ایسا کیوں کرتے تھے!

کیا ایسا کرنے کا انہیں اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا تھا، اگر اللہ نے ایسا کرنے کا حکم فرمایا تھا تو واضح طور پر وہ حکم قرآن مجید کی کس سورت کی کون سی آیت میں ہے! ____ اگر ایسا کرنے کا انہیں اللہ کے محبوب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تھا تو واضح طور پر بتایا جائے کہ حدیث کی کس کتاب کے اندر وہ حکم موجود ہے! ____ یقیناً ایسا

حکم واضح طور پر نہ قرآن مجید میں ہے اور نہ حدیث کی کسی کتاب میں۔ رسول اللہ نے واضح طور پر یہ حکم دیا ہو، ایسا بھی نہیں ہے — اس کے باوجود صحابہ کرام ایسا کرتے تھے — یعنی بڑے شوق سے کرتے تھے — رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے کرتے تھے — اور نہ روکنے کے باعث اللہ تعالیٰ بھی انہیں ایسا کرنے سے نہیں روکتا تھا — اپنے سامنے یہ ہوتا ہوا دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی انہیں منع نہیں فرماتے تھے — آخر منع نہ فرمانے کی وجہ کیا تھی؟ — منع فرمانا تو ایک طرف، صحابہ کرام کے ایسا کرنے پر تو خوش ہوتے تھے، اللہ کا محبوب بھی خوش۔ آخر کیوں؟

جو اللہ کا مقرب ہے جس کو سجدہ نہ کرنے کے باعث شیطان مارا گیا اور اتنا بڑا عابد و زاہد ہونے کے باوجود راندۂ درگاہ ہو کر رہ گیا۔ گلے میں لعنت کا طوق پڑ گیا — بات یہ ہے کہ ساری عبادتیں، جملہ ریاضتیں، تمام مجاہدے تعظیم کے ساتھ ہی قبولیت حاصل کرتی ہیں۔ یہ ہے اصل بات اور اگر یہ نہیں تو پھر کچھ بھی نہیں — شیطان کے پاس کیا کچھ نہ تھا مگر یہی نہ تھا تو تعظیم نبی کی دولت نہیں تھی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ سب کچھ ہوتے ہوئے در بدر ہو گئے اور لعنت کا طوق پہنا دیا گیا — زندگی بھر جادوگروں کے پاس کچھ بھی نہ تھا، ایمان کی دولت سے بھی محروم تھے لیکن کفر کی حالت میں ہوتے ہوئے اللہ کے نبی حضرت کلیم اللہ علیہ السلام کا ادب کیا۔ نتیجے میں سب کچھ پا لیا۔ نبی کا ادب کرنے کی برکت سے ایمان مل گیا — شہادت کی دولت مل گئی — صحابیت مل گیا — مقام ہجرت سے ہے کہ صحابہ کرام اور حضرت صحابہ نے نبی کا ادب کر کے باعث پا لیا — ابلیس نے نبی کی تعظیم نہ کر کے سب کچھ گنوا دیا۔ انہوں نے عالم ہوتے ہوئے نبی کا ادب کیا تو بہت کچھ پا لیا اور دوجہاں میں سب کچھ پا لیا۔ سبحان اللہ!

٨٠٧۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ح وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ۔

زہری نے حضرت انس بن مالک سے روایت کی ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انصار کو بلایا اور انہیں ایک خیمے میں ایک جگہ جمع کیا۔

باب ۲۹۶

چٹائی وغیرہ پر بیٹھنا

٨٠٨۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْتَجِرُ حَصِيرًا بِاللَّيْلِ فَيُصَلِّي وَيَبْسُطُهُ بِالنَّهَارِ فَيَجْلِسُ عَلَيْهِ فَجَعَلَ

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس چٹائی تھی جس کو رات کے وقت گھیر کر نماز پڑھتے اور دن کے وقت اسے بچھا لیتے اور اس پر بیٹھا کرتے۔ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع ہو کر آپ کے ساتھ نماز پڑھنے

النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ حَتَّى كَثُرُوا فَأَقْبَلَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ خُذُوا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا وَإِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ مَا دَامَ وَإِنْ قَلَّ۔

بَاب ۹۷۷ الْمُزَرَّرِ بِالذَّهَبِ وَقَالَ اللَّيْثُ

حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ أَبَاهُ مَخْرَمَةَ قَالَ لَهُ يَا بُنَيَّ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَتْ عَلَيْهِ أَقْبِيَةٌ فَهُوَ يَقْسِمُهَا فَاذْهَبْ بِنَا إِلَيْهِ فَذَهَبْنَا فَوَجَدْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلِهِ فَقَالَ لِي يَا بُنَيَّ ادْعُ لِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْظَمْتُ ذٰلِكَ فَقُلْتُ أَدْعُو لَكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا بُنَيَّ إِنَّهُ لَيْسَ بِجَبَّارٍ فَدَعَوْتُهُ فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْ دِيبَاجٍ مُزَرَّرٌ بِالذَّهَبِ فَقَالَ يَا مَخْرَمَةُ هٰذَا خَبَأْنَاهُ لَكَ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ۔

بَاب ۹۷۸ خَوَاتِيمِ الذَّهَبِ

۸۰۸ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ نَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَبْعٍ نَهَى عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ أَوْ قَالَ حَلْقَةِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْحَرِيرِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالدِّيبَاجِ وَالْمِيثَرَةِ الْحَمْرَاءِ وَالْقَسِّيِّ وَآنِيَةِ الْفِضَّةِ وَأَمَرَنَا بِسَبْعٍ بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِي وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ۔

۸۰۹ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ

لے۔ یہاں تک کہ لوگوں کی تعداد کافی زیادہ ہو گئی تو ان کی جانب متوجہ ہو کر آپ نے فرمایا۔ وہ اعمال اختیار کرو جن کے کرنے کی تم میں استطاعت ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نہیں تھکتا یہاں تک کہ تم اکتا جاؤ اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک پیارے اعمال وہ ہیں جو ہمیشہ کئے جائیں اگرچہ تھوڑے ہوں۔

سونے کے بٹن

ابن ابی ملیکہ نے حضرت مسور بن مخرمہ سے روایت کی ہے کہ ان کے والد ماجد نے مجھ سے فرمایا۔ اے بیٹے! مجھے معلوم ہوا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس کچھ قبائیں آئی ہیں جنہیں وہ تقسیم فرما رہے ہیں۔ چنانچہ آپ کے ساتھ چلیں۔ پس ہم حاضر خدمت ہوئے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے کاشانۂ اقدس میں پایا۔ انہوں نے فرمایا کہ اے بیٹے! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میرے لئے بلاؤ۔ یہ بات مجھے بہت گراں گزری تو میں نے کہا، کیا میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آپ کے لئے بلاؤں۔ انہوں نے کہا کہ بیٹے وہ ظالم و جابر نہیں ہیں۔ پس میں نے انہیں بلایا اور آپ باہر تشریف لائے۔ آپ پر ریشم کی ایک قبا تھی جس میں سونے کے بٹن لگے ہوئے تھے۔ فرمایا اے مخرمہ! یہ ہم نے تمہارے لئے رکھ چھوڑی تھی۔ پس وہ انہیں عطا فرما دی۔

سونے کی انگوٹھیاں

معاویہ بن سوید بن مقرن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں سے منع فرمایا۔ سونے کی انگوٹھی یا سونے کا چھلا، ریشم، استبرق، دیباج، سرخ گدّے، قسی اور چاندی کے برتنوں سے منع فرمایا ہے اور سات باتوں کا ہمیں حکم دیا ہے۔ یعنی بیمار کی عیادت کرنا، جنازے کے ساتھ جانا، چھینکنے والے کو جواب دینا، سلام کا جواب دینا، دعوت کو قبول کرنا، قسم کو پورا کرنا اور مظلوم کی مدد کرنا۔

بشیر بن نہیک نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم

بشیر بن نہیک عن أبی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم أنہ نہی عن خاتم الذہب وقال عمرو أخبرنا شعبۃ عن قتادۃ سمع النضر سمع بشیرا مثلہ۔

۸۱۰۔ حدثنا مسدد حدثنا یحیی عن عبید اللہ قال حدثنی نافع عن عبد اللہ رضی اللہ عنہ أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتخذ خاتما من ذہب وجعل فصہ مما یلی کفہ فاتخذہ الناس فرمی بہ واتخذ خاتما من ورق أو فضۃ۔

باب خاتم الفضۃ۔

۸۱۱۔ حدثنا یوسف بن موسی حدثنا أبو أسامۃ حدثنا عبید اللہ عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہما أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتخذ خاتما من ذہب أو فضۃ وجعل فصہ مما یلی کفہ ونقش فیہ محمد رسول اللہ فاتخذ الناس مثلہ فلما رآہم قد اتخذوہا رمی بہ وقال لا ألبسہ أبدا ثم اتخذ خاتما من فضۃ فاتخذ الناس خواتیم الفضۃ قال ابن عمر فلبس الخاتم بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم أبو بکر ثم عمر ثم عثمان حتی وقع من عثمان فی بئر أریس۔

باب

۸۱۲۔ حدثنا عبد اللہ بن مسلمۃ عن مالک عن عبد اللہ بن دینار عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلبس خاتما من ذہب فنبذہ فقال لا ألبسہ أبدا فنبذ الناس خواتیمہم۔

۸۱۳۔ حدثنی یحیی بن بکیر حدثنا اللیث عن یونس عن ابن شہاب قال حدثنی أنس بن مالک رضی اللہ عنہ أنہ رأی فی ید رسول اللہ صلی اللہ

صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا ہے۔ عمرو، شعبہ، قتادہ، نضر نے بشیر بن نہیک سے اس طرح کی روایت کی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اس کا نگینہ ہتھیلی کی جانب رکھا تو لوگوں نے بھی پہننی شروع کر دیں، لہذا آپ نے وہ پھینک دی اور چاندی کی انگوٹھی تیار کروائی۔

چاندی کی انگوٹھیاں

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے سونے یا چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور اس کا نگینہ ہتھیلی کی جانب رکھا اور اس کے اندر محمد رسول اللہ کندہ کروایا پس لوگوں نے بھی اسی طرح کی بنوا لیں۔ جب آپ نے انہیں پہنے دیکھا تو اپنی انگوٹھی پھینک دی اور فرمایا میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا۔ پھر آپ نے چاندی کی انگوٹھی تیار کروائی تو لوگوں نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں بنوا لیں۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے بعد وہ انگوٹھی حضرت ابوبکر نے پہنی، پھر حضرت عمر نے اس کے بعد حضرت عثمان نے پہنی یہاں تک کہ حضرت عثمان سے وہ اریس کے کنویں میں گر گئی۔

سونے اور چاندی کی انگوٹھی پھینکنا

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہنی لیکن پھر پھینک دی اور فرمایا کہ اسے میں کبھی نہیں پہنوں گا۔ تو لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

ابن شہاب کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ نے انہیں بتایا کہ انہوں نے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے دست مبارک میں چاندی کی ایک انگوٹھی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ يَوْمًا وَاحِدًا ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اصْطَنَعُوا الْخَوَاتِيمَ مِنْ وَرِقٍ وَلَبِسُوهَا فَطَرَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَهُ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ. تَابَعَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ وَزِيَادٌ وَشُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ ابْنُ مُسَافِرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أُرَى خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ.

دیکھی لوگوں نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں بنوا کر پہن لیں پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی انگوٹھی پھینک دی تو لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔ جیسے کی طرح ابراہیم بن سعد، زیاد اور شعیب نے زہری سے روایت کی ہے اور ابن مسافر نے زہری سے روایت کی ہے کہ میرے خیال میں چاندی کی انگوٹھی دیکھی۔

بَابُ ٥٠١ فَصِّ الْخَاتَمِ

٨١٤ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ هَلِ اتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا قَالَ أَخَّرَ لَيْلَةً صَلَاةَ الْعِشَاءِ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ [illegible] فَإِنَّكُمْ لَمْ تَزَالُوا فِي صَلَاةٍ مَا انْتَظَرْتُمُوهَا.

انگوٹھی کا نگینہ

حمید کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انگوٹھی بنوائی؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک مرتبہ عشاء کی نماز میں آدھی رات تک دیر کر دی پھر ہماری جانب تشریف فرما ہوئے اور گویا میں آپ کی انگوٹھی کی چمک دیکھ رہا ہوں، فرمایا کہ لوگ نماز پڑھ کر سو گئے لیکن تم لوگ جب تک انتظار کرتے رہے اس وقت تک نماز ہی میں رہے۔

ف: یعنی حضرت انس ... [illegible] ... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ گویا اب بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگوٹھی کی چمک دیکھ رہا ہوں۔ سبحان اللہ! کیا ایمان افروز تصور ہے کہ وہ محبوب پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

٨١٥ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدًا يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ خَاتَمُهُ مِنْ فِضَّةٍ وَكَانَ فَصُّهُ مِنْهُ. وَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ سَمِعَ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حمید نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس میں نگینہ بھی اسی کا تھا۔ یحییٰ بن ایوب، حمید، حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

بَابُ ٥٠٢ خَاتَمِ الْحَدِيدِ

لوہے کی انگوٹھی

٨١٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلًا يَقُولُ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ جِئْتُ أَهَبُ نَفْسِي فَقَامَتْ طَوِيلًا فَنَظَرَ وَصَوَّبَ فَلَمَّا طَالَ مُقَامُهَا فَقَالَ رَجُلٌ زَوِّجْنِيهَا إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ قَالَ عِنْدَكَ شَيْءٌ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ میں حاضر ہوئی ہوں تاکہ اپنے آپ کو ہبہ کر دوں۔ پس وہ کافی دیر کھڑی رہی ... جب اسے کھڑے کافی دیر ہو گئی تو ایک شخص عرض گزار ہوا کہ اگر آپ کو اس کی حاجت نہیں تو اس سے میرا نکاح کر دیجئے۔ ...

تصدقها؟ قال: لا. قال: اذهب ثم رجع فقال: لا والله ما وجدت شيئا، فقال: اذهب فالتمس ولو خاتما من حديد. فذهب ثم رجع فقال: لا والله ولا خاتما من حديد، ولكن هذا إزاري ولها نصفه، فقال: أصدقها إزاري. فقال النبي صلى الله عليه وسلم: إزارك إن لبسته لم يكن عليك منه شيء، وإن لبسته لم يكن عليها منه شيء. فتنحى الرجل فجلس، فرآه النبي صلى الله عليه وسلم موليا، فأمر به فدعي، فقال: ما معك من القرآن؟ قال: سورة كذا وكذا، لسور عددها. قال: قد ملكتكها بما معك من القرآن.

باب نقش الخاتم

٨١٧ - حدثنا عبد الأعلى حدثنا يزيد بن زريع حدثنا سعيد عن قتادة عن أنس بن مالك رضي الله عنه أن نبي الله صلى الله عليه وسلم أراد أن يكتب إلى رهط أو أناس من الأعاجم فقيل له إنهم لا يقبلون كتابا إلا عليه خاتم، فاتخذ النبي صلى الله عليه وسلم خاتما من فضة نقشه محمد رسول الله، فكأني بوبيص أو ببصيص الخاتم في إصبع النبي صلى الله عليه وسلم أو في كفه.

٨١٨ - حدثني محمد بن سلام أخبرنا عبد الله بن نمير حدثنا عبيد الله عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: اتخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم خاتما من ورق، وكان في يده، ثم كان بعد في يد أبي بكر، ثم كان بعد في يد عمر، ثم كان بعد في يد عثمان، حتى وقع بعد في بئر أريس، نقشه محمد رسول الله.

باب الخاتم في الخنصر

٨١٩ - حدثنا أبو معمر حدثنا عبد الوارث

[illegible]

انگوٹھی کے نقش

آپ نے عجمیوں کی ایک جماعت کو خط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو آپ سے کہا گیا کہ وہ لوگ کوئی خط اس وقت تک قبول نہیں کرتے جب تک اس پر مہر لگی ہوئی نہ ہو۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی جس میں محمد رسول اللہ نقش کرایا۔ گویا میں اس وقت بھی انگوٹھی کی چمک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلی میں یا آپ کی ہتھیلی میں دیکھ رہا ہوں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی تھی وہ آپ کے ہاتھ میں رہی، آپ کے بعد حضرت ابو بکر کے ہاتھ میں، پھر حضرت عمر کے ہاتھ میں، پھر ان کے بعد حضرت عثمان کے ہاتھ میں یہاں تک کہ اس کے بعد وہ اریس کنویں میں گر گئی اس پر نقش تھا محمد رسول اللہ۔

چھنگلی انگلی میں انگوٹھی پہننا

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ

حدثنا عبد العزيز بن صهيب عن أنس رضي الله عنه قال، صنع النبي صلى الله عليه وسلم خاتما قال إنا اتخذنا خاتما ونقشنا فيه نقشا فلا ينقش عليه أحد. قال فإني لأرى بريقه في خنصره.

باب اتخاذ الخاتم ليختم به الشيء أو ليكتب به إلى أهل الكتاب وغيرهم.

٨٢٠ - حدثنا آدم بن أبي إياس حدثنا شعبة عن قتادة عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال لما أراد النبي صلى الله عليه وسلم أن يكتب إلى الروم قيل له إنهم لن يقرءوا كتابك إذا لم يكن مختوما، فاتخذ خاتما من فضة ونقشه محمد رسول الله فكأنما أنظر إلى بياضه في يده.

باب من جعل فص الخاتم في بطن كفه.

٨٢١ - حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا جويرية عن نافع أن عبد الله حدثه أن النبي صلى الله عليه وسلم اصطنع خاتما من ذهب ويجعل فصه في بطن كفه إذا لبسه، فاصطنع الناس خواتيم من ذهب فرقي المنبر فحمد الله وأثنى عليه فقال، إني كنت اصطنعته وإني لا ألبسه فنبذه فنبذ الناس. قال جويرية ولا أحسبه إلا قال في يده اليمنى.

باب قول النبي صلى الله عليه وسلم لا ينقش على نقش خاتمه.

٨٢٢ - حدثنا مسدد حدثنا حماد عن عبد العزيز بن صهيب عن أنس بن مالك رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم اتخذ خاتما من فضة ونقش فيه محمد رسول الله وقال

کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی تیار کروائی اور فرمایا ہم نے انگوٹھی تیار کروائی ہے اور اس کے اندر نقش بھی کھدوایا ہے چنانچہ کوئی دوسرا شخص یہ نقش کندہ نہ کروائے۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں آپ کی چھنگلی میں اس کی چمک دیکھ رہا ہوں۔

مہر لگانے کے لئے انگوٹھی کا استعمال

یعنی کتاب وغیرہ کے لئے مہر کرنا خط بھیجنے کے لئے

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارادہ فرمایا کہ قیصر روم کے لئے خط لکھوائیں تو آپ سے عرض کی گئی کہ وہ بغیر مہر کے خط نہیں پڑھتے۔ چنانچہ آپ نے چاندی کی انگوٹھی تیار کروائی جس پر محمد رسول اللہ نقش کروایا گیا۔ میں اس کی چمک آپ کے دست مبارک میں دیکھ رہا ہوں۔

جو ہتھیلی کی جانب انگوٹھی کا نگینہ رکھے

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی اور پہنتے وقت نگینہ ہتھیلی کی جانب رکھتے۔ چنانچہ لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوالیں۔ پس آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا، میں نے یہ بنوائی تھی لیکن میں اسے نہیں پہنوں گا۔ چنانچہ آپ نے پھینک دی اور لوگوں نے بھی پھینک دیں۔ جویریہ کا قول ہے کہ نافع نے یہی فرمایا کہ دائیں ہاتھ میں تھی۔

حضور نے فرمایا کہ کوئی اپنی انگوٹھی منقش نہ کروائے

عبد العزیز بن صہیب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک چاندی کی انگوٹھی تیار کروائی اور اس پر محمد رسول اللہ نقش کروایا اور فرمایا کہ میرے

إِنِّي اتَّخَذْتُ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ وَنَقَشْتُ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَلَا يَنْقُشَنَّ أَحَدٌ عَلَى نَقْشِهِ.

بَابُ ۸۰۵ هَلْ يُجْعَلُ نَقْشُ الْخَاتَمِ ثَلَاثَةَ أَسْطُرٍ.

۸۲۳- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا اسْتُخْلِفَ كَتَبَ لَهُ وَكَانَ نَقْشُ الْخَاتَمِ ثَلَاثَةَ أَسْطُرٍ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَرَسُولُ سَطْرٌ وَاللَّهِ سَطْرٌ. وَزَادَنِي أَحْمَدُ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِهِ وَفِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ بَعْدَهُ وَفِي يَدِ عُمَرَ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ جَلَسَ عَلَى بِئْرِ أَرِيسَ قَالَ فَأَخْرَجَ الْخَاتَمَ فَجَعَلَ يَعْبَثُ بِهِ فَسَقَطَ قَالَ فَاخْتَلَفْنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مَعَ عُثْمَانَ فَنَنْزَحُ الْبِئْرَ فَلَمْ نَجِدْهُ.

بَابُ ۸۰۶ الْخَاتَمِ لِلنِّسَاءِ، وَكَانَ عَلَى عَائِشَةَ خَوَاتِيمُ ذَهَبٍ.

۸۲۴- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ. وَزَادَ ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ فَأَتَى النِّسَاءَ فَجَعَلْنَ يُلْقِينَ الْفَتَخَ وَالْخَوَاتِيمَ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ.

بَابُ ۸۰۷ الْقَلَائِدِ وَالسِّخَابِ لِلنِّسَاءِ يَعْنِي قِلَادَةً مِنْ طِيبٍ وَسُكٍّ.

۸۲۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عِيدٍ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلُ وَلَا بَعْدُ ثُمَّ

چاندی کی انگوٹھی بنوائی ہے اور اس پر محمد رسول اللہ نقش کروایا ہے لہٰذا کوئی یہ نقش کندہ نہ کروائے۔

کیا انگوٹھی پر تین سطروں میں نقش کندہ کروائے۔

ثمامہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوبکر جب منصب خلافت پر بیٹھے تو انہوں نے یہ خط لکھا اور انگوٹھی کا نقش تین سطروں میں تھا یعنی ایک سطر میں محمد، دوسری سطر میں رسول اور تیسری سطر میں اللہ۔ دوسری روایت میں یوں بیان ہے کہ حضرت انس نے فرمایا کہ انگوٹھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک میں رہی پھر آپ کے بعد حضرت ابوبکر کے ہاتھ میں اور حضرت ابوبکر کے بعد حضرت عمر کے ہاتھ میں۔ جب حضرت عثمان غنی کا زمانہ آیا تو بئر اریس پر بیٹھے ہوئے تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ انگوٹھی کو نکال کر اس کے ساتھ کھیلنے لگے تو وہ کنوئیں میں گر پڑی۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عثمان کے ساتھ ہم تین روز تک اسے تلاش کرتے رہے اور کنوئیں کا سارا پانی نکال دیا لیکن ہاتھ نہ آئی۔

عورتوں کے لیے انگوٹھی

حضرت عائشہ صدیقہ کے پاس سونے کی انگوٹھیاں تھیں

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ میں عید کی نماز میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہوا تو آپ نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھائی۔ ابن وہب نے ابن جریج سے اتنا زیادہ کیا ہے کہ پھر عورتوں کے پاس تشریف لے گئے اور انگوٹھیاں حضرت بلال کے کپڑے میں ڈالنے لگیں۔

عورتوں کے لیے ہار اور گلوبند

یعنی خوشبو اور مشک کے ہار

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید کے روز باہر نکلے تو آپ نے دو رکعتیں پڑھائیں اور ان کے پہلے یا بعد میں کوئی نماز نہ پڑھی۔ پھر عورتوں کے پاس آپ

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تَصَدَّقُ بِخُرْصِهَا وَسِخَابِهَا.

بَابُ ۱۱ اسْتِعَارَةِ الْقَلَائِدِ

٨٢٦ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ هَلَكَتْ قِلَادَةٌ لِأَسْمَاءَ فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَلَبِهَا رِجَالًا فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَلَيْسُوا عَلَى وُضُوءٍ وَلَمْ يَجِدُوا مَاءً فَصَلَّوْا وَهُمْ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ. زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ.

بَابُ ۱۲ الْقُرْطِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

أَمَرَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّدَقَةِ فَرَأَيْتُهُنَّ يَهْوِينَ إِلَى آذَانِهِنَّ وَحُلُوقِهِنَّ.

٨٢٧ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيٌّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ الْعِيدِ رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي قُرْطَهَا.

بَابُ ۱۳ السِّخَابِ لِلصِّبْيَانِ

٨٢٨ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سُوقٍ مِنْ أَسْوَاقِ الْمَدِينَةِ فَانْصَرَفَ فَانْصَرَفْتُ فَقَالَ: أَيْنَ لُكَعُ؟ ثَلَاثًا ادْعُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ. فَقَامَ

نے انہیں صدقہ خیرات کا حکم فرمایا تو عورتوں نے اپنے گلے کے ہار بالیاں تک خیرات کر دیں۔

باب: ہار مستعار لینا

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ہار گم ہو گیا جو حضرت اسماء کا تھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی تلاش میں کئی لوگ بھیجے چنانچہ نماز کا وقت ہو گیا اور وہ لوگ باوضو نہ تھے۔ پانی نہیں ملا تو ان لوگوں نے بغیر وضو کے نماز پڑھی۔ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس امر کا ذکر کیا، پس اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرما دی۔ ابن نمیر، ہشام، عروہ حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے وہ ہار حضرت اسماء سے مستعار لیا تھا۔

باب: بالیاں

ابن عباس کا بیان ہے کہ حضور نے عورتوں کو خیرات کرنے کا حکم دیا تو میں نے دیکھا کہ وہ اپنے کانوں اور گلوں کی طرف ہاتھ بڑھا رہی ہیں۔ سعید بن جبیر نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عید کے روز دو رکعتیں پڑھائیں، نہ ان سے پہلے کوئی نماز پڑھی اور نہ ان کے بعد۔ پھر عورتوں میں تشریف لے گئے اور حضرت بلال آپ کے ساتھ تھے۔ آپ نے انہیں خیرات کرنے کا حکم فرمایا تو عورتیں اپنی اپنی بالیاں ڈالنے لگیں۔

باب: بچوں کے ہار

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں مدینہ منورہ کے بازاروں میں سے ایک بازار کے اندر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جب آپ واپس ہوئے تو میں بھی واپس لوٹا۔ آپ نے فرمایا کہ چھوٹا بچہ کہاں ہے، تین مرتبہ فرمایا کہ حسن بن علی کو بلاؤ۔ چنانچہ حسن بن علی کھڑے ہو کر چلنے لگے اور ان کی گردن میں سخاب (ایک قسم کا ہار) تھا۔

الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يَمْشِي وَفِي عُنُقِهِ السِّخَابُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ هٰكَذَا، فَقَالَ الْحَسَنُ بِيَدِهِ هٰكَذَا، فَالْتَزَمَهُ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ. قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَمَا كَانَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بَعْدَ مَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ۔

کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک پھیلا کر سمیٹا کر اپنے۔ امام حسن نے بھی ہاتھ پھیلا کر لیٹ گئے چنانچہ آپ نے انہیں سینے سے لگا لیا۔ اے اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں پس تو بھی اس سے محبت فرما اور اس سے محبت کر جو اس سے محبت کرے۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ اس وقت سے کوئی بھی مجھے حسن بن علی سے زیادہ پیارا نہیں جب سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے متعلق یہ فرمایا۔

ف: امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی رفیع شان ہے کہ محبوب پروردگار رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان سے غایت درجہ محبت تھی جیسا کہ اس حدیث سے واضح ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ کہنا کہ اے اللہ! میں اس سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما اور اس سے بھی محبت کر جو اس سے محبت کرے ۔۔۔ اس سے یہ بھی واضح ہوا ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نگاہ میں بھی امام حسن رضی اللہ عنہ سردار و معظم تھے۔

بَابُ ۱۴ الْمُتَشَبِّهُونَ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتُ بِالرِّجَالِ۔

عورتوں کی مشابہت کرنے والے مرد اور مردوں کی مشابہت کرنے والی عورتیں

۸۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ۔ تَابَعَهُ عَمْرٌو أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ۔

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے ان مردوں پر لعنت فرمائی ہے جو عورتوں کی وضع قطع اختیار کریں اور ان عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو مردوں کی وضع قطع اپنائیں۔ عمرو نے شعبہ سے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔

بَابُ ۱۵ إِخْرَاجِ الْمُتَشَبِّهِينَ بِالنِّسَاءِ مِنَ الْبُيُوتِ۔

عورتوں کی مشابہت کرنے والے کو گھر سے نکال دینا

۸۳۰۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ، قَالَ فَأَخْرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُلَانًا وَأَخْرَجَ عُمَرُ فُلَانًا۔

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے ان مردوں پر لعنت فرمائی جو عورتوں کی وضع قطع اختیار کرنے والے ہیں اور مردانہ وضع قطع اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا کہ انہیں اپنے گھروں سے نکال دیا کرو۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فلاں کو اور حضرت عمر نے فلاں کو نکال دیا تھا۔

۸۳۱۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَنَّ عُرْوَةَ أَخْبَرَهُ

زینب بنت ابو سلمہ کا بیان ہے کہ انہیں ان کی والدہ ماجدہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہا نے بتایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالی

أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَفِي الْبَيْتِ مُخَنَّثٌ فَقَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ أَخِي أُمِّ سَلَمَةَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ إِنْ فَتَحَ اللّٰهُ لَكُمْ غَدًا الطَّائِفَ فَإِنِّي أَدُلُّكَ عَلَى بِنْتِ غَيْلَانَ فَإِنَّهَا تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلَنَّ هٰؤُلَاءِ عَلَيْكُنَّ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ يَعْنِي أَرْبَعَ عُكَنِ بَطْنِهَا فَهِيَ تُقْبِلُ بِهِنَّ، وَقَوْلُهُ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ يَعْنِي أَطْرَافَ هٰذِهِ الْعُكَنِ الْأَرْبَعِ لِأَنَّهَا مُحِيطَةٌ بِالْجَنْبَيْنِ حَتَّى لَحِقَتْ وَإِنَّمَا قَالَ بِثَمَانٍ وَلَمْ يَقُلْ بِثَمَانِيَةٍ وَوَاحِدُ الْأَطْرَافِ مُذَكَّرٌ لِأَنَّهُ لَمْ يَقُلْ ثَمَانِيَةَ أَطْرَافٍ.

بَابٌ ۵۱۶ قَصِّ الشَّارِبِ

وَكَانَ عُمَرُ يُحْفِي شَارِبَهُ حَتَّى يُنْظَرَ إِلَى بَيَاضِ الْجِلْدِ وَيَأْخُذُ هٰذَيْنِ يَعْنِي بَيْنَ الشَّارِبِ وَاللِّحْيَةِ.

۸۳۲۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ أَصْحَابُنَا عَنِ الْمَكِّيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ.

۸۳۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً الْفِطْرَةُ خَمْسٌ أَوْ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ الْخِتَانُ وَالِاسْتِحْدَادُ وَنَتْفُ الْإِبْطِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَقَصُّ الشَّارِبِ.

بَابُ تَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ

۸۳۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ حَنْظَلَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مِنَ الْفِطْرَةِ حَلْقُ الْعَانَةِ

تھا ہے علیہ وسلم میرے پاس موجود تھے اور گھر میں ایک شخص ہیجڑا تھا جس نے حضرت ام سلمہ کے بھائی حضرت عبداللہ سے کہا۔ اے عبداللہ اگر کل آپ نے طائف کو فتح کر لیا تو میں تمہیں غیلان کی لڑکی کا پتہ بتاؤں گا وہ آتی ہے تو چار بل پڑتے اور جاتی ہے تو آٹھ۔ پس نبی کریم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسے افراد کو اپنے پاس نہ آنے دیا کرو۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ تقبل بأربع ہے۔ پیٹ کی چار سلوٹیں مراد ہیں یعنی وہ ان کے ساتھ آتی ہے اور تدبر بثمان سے ان سلوٹوں کے کنارے مراد ہیں جو پہلوؤں کو گھیرے ہوئے ہیں یہاں تک کہ وہ مل جاتی ہیں۔ اسی لئے ثمان کہا ثمانیۃ نہیں کہا اور اطراف کا واحد مذکر ہے اسی لیے ثمانیۃ اطراف نہیں کہتے۔

مونچھیں کتروانا

حضرت عمر اپنی مونچھیں اتنی کترواتے کہ جلد نظر آنے لگتی تھی نیز داڑھی اور مونچھوں کے درمیان بال کترواتے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا۔ مونچھوں کا کتروانا فطرت میں داخل ہے۔

سعید بن المسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ہے کہ فطرت پانچ چیزیں ہیں یا پانچ چیزیں فطرت کے تقاضوں سے ہیں۔ یعنی ختنہ کروانا، استرے سے زیر ناف صاف کرنا، بغلوں کے بال اکھاڑنا، ناخن ترشوانا اور مونچھیں پست کرنا۔

ناخن کٹوانا

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا۔ فطرت کے کاموں میں سے ہے زیر ناف کا صاف کرنا، ناخن کاٹنا اور مونچھوں کا پست

وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَقَصُّ الشَّارِبِ.

کرتا ہے۔

٨٢٥ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْفِطْرَةُ خَمْسٌ الْخِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَنَتْفُ الْآبَاطِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ پیدائشی پانچ باتیں ہیں ختنہ کروانا، موئے زیر ناف کی صفائی کرنا، مونچھیں کتروانا ناخن ترشوانا اور بغل کے بال اکھاڑنا۔

٨٢٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ وَفِّرُوا اللِّحَى وَأَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا حَجَّ أَوِ اعْتَمَرَ قَبَضَ عَلَى لِحْيَتِهِ فَمَا فَضَلَ أَخَذَهُ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مشرکوں کی مخالفت کرو اور داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں کترواؤ اور حضرت ابن عمر جب حج یا عمرہ کرتے تو اپنی داڑھی کو مٹھی میں پکڑتے اور جتنی زیادہ ہوتی اسے کٹوا دیتے۔

باب ٩١٤ إِعْفَاءُ اللِّحَى

داڑھی بڑھانا

٨٢٧ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْهَكُوا الشَّوَارِبَ وَأَعْفُوا اللِّحَى.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مونچھیں پست کرو اور داڑھی بڑھاؤ (یعنی مجتمع بال کا اعفاء لازمی ہے)۔

باب ٩١٥ مَا يُذْكَرُ فِي الشَّيْبِ.

بڑھاپے کے بارے میں

٨٢٨ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا أَخَضَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَبْلُغِ الشَّيْبُ إِلَّا قَلِيلًا.

محمد بن سیرین کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم خضاب لگایا کرتے تھے؟ فرمایا کہ آپ کا بڑھاپا کافی کم تھا۔

٨٢٩ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ عَنْ خِضَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ لَمْ يَبْلُغْ مَا يَخْضِبُ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَعُدَّ شَمَطَاتِهِ فِي لِحْيَتِهِ.

ثابت کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے خضاب کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ خضاب کی عمر کو پہنچے ہی نہیں تھے اگر میں چاہتا تو آپ کی داڑھی مبارک کے سفید بال گن سکتا تھا۔

٨٣٠ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ

اسرائیل کا بیان ہے کہ حضرت عثمان بن عبد اللہ بن موہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میرے گھر والوں نے مجھے ایک پیالے میں پانی دے

أَرْسَلَنِي أَهْلِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ وَقَبَضَ إِسْرَائِيلُ ثَلَاثَ أَصَابِعَ مِنْ قُصَّةٍ فِيهِ شَعَرٌ مِنْ شَعَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ إِذَا أَصَابَ الْإِنْسَانَ عَيْنٌ أَوْ شَيْءٌ بَعَثَ إِلَيْهَا مِخْضَبَهُ فَاطَّلَعْتُ فِي الْجُلْجُلِ فَرَأَيْتُ شَعَرَاتٍ حُمْرًا۔

٨٤١ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سَلَّامٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَأَخْرَجَتْ إِلَيْنَا شَعَرًا مِنْ شَعَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْضُوبًا۔ وَقَالَ لَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا نُصَيْرُ بْنُ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنِ ابْنِ مَوْهَبٍ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَرَتْهُ شَعَرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْمَرَ۔

بَابُ ٥٢٠ الْخِضَابِ

٨٤٢ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبُغُونَ فَخَالِفُوهُمْ۔

بَابُ ٥٢١ الْجَعْدِ

٨٤٣ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَيْسَ بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَيْسَ بِالْآدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ بَعَثَهُ اللهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ وَتَوَفَّاهُ اللهُ عَلَى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ۔

٨٤٤ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں بھیجا۔ اسرائیل نے تین انگلیاں جھکا کے اس پیالے کی طرح بتایا جس کے اندر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا موئے مبارک تھا کہ جب کسی آدمی کو نظر لگ جاتی یا کوئی تکلیف ہوتی تو آپ کی طرف ایک برتن میں پانی بھیج دیا جاتا۔ پس میں نے نلکی میں دیکھا تو میں نے چند سرخ بال دیکھے۔

سلام کا بیان ہے کہ حضرت عثمان بن عبداللہ بن موہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ ہماری طرف نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک خضاب والا موئے مبارک لے کر آئیں۔ لیکن ہم سے ابو نعیم نے بواسطہ نصیر بن ابی الاشعث ابن موہب سے روایت کی کہ حضرت ام سلمہ نے انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سرخ بال دکھایا تھا۔

خضاب

ابو سلمہ اور سلیمان بن یسار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک یہود اور نصاریٰ خضاب نہیں کرتے لہٰذا تم ان کی مخالفت کیا کرو۔

گھنگریالے بال

ربیعہ بن ابو عبدالرحمٰن نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ بہت لمبے تھے اور نہ پست قد۔ نہ آپ بہت زیادہ سفید تھے اور نہ بالکل گندمی رنگ والے۔ نہ آپ کے بال بالکل گھنگریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں چالیس سال کی عمر میں مبعوث فرمایا تو مکہ مکرمہ میں دس سال اور پھر مدینہ طیبہ میں دس سال رہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دی گویا ساٹھ سال کی عمر میں اور اس وقت آپ کے سر مبارک اور داڑھی شریف میں بیس بال بھی سفید نہ تھے۔

ہم سے مالک بن اسماعیل نے بیان کیا، ان سے حضرت ہمام بن یحییٰ رضی

إسرائيل عن أبي إسحاق سمعت البراء يقول: ما رأيت أحدا أحسن في حلة حمراء من النبي صلى الله عليه وسلم. قال بعض أصحابي عن مالك: إن جمته لتضرب قريبا من منكبيه. قال أبو إسحاق: سمعته يحدثه غير مرة، ما حدث به قط إلا ضحك. تابعه شعبة: شعره يبلغ شحمة أذنيه.

اسرائیل نے ابو اسحاق سے، انہوں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے سنا کہ میں نے سرخ جوڑے میں کسی شخص کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا۔ میرے بعض دوستوں نے امام مالک سے روایت کی ہے کہ آپ کے گیسو مبارک کندھوں کے قریب تک آتے تھے۔ ابو اسحاق کہتے ہیں کہ میں نے انہیں بارہا یہ حدیث بیان کرتے سنا اور جب بھی بیان کرتے تو ہنس پڑتے۔ شعبہ نے اس کی متابعت کی کہ آپ کے گیسو کانوں کی لو تک پہنچتے تھے۔

٨٢٥- حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: أراني الليلة عند الكعبة فرأيت رجلا آدم كأحسن ما أنت راء من أدم الرجال، له لمة كأحسن ما أنت راء من اللمم، قد رجلها فهي تقطر ماء، متكئا على رجلين أو على عواتق رجلين يطوف بالبيت، فسألت: من هذا؟ فقيل: المسيح ابن مريم. وإذا أنا برجل جعد قطط أعور العين اليمنى كأنها عنبة طافية، فسألت: من هذا؟ فقيل: المسيح الدجال.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آج رات میں نے خود کو کعبہ کے پاس دیکھا تو ایک گندمی رنگ کے شخص کو دیکھا جیسے تم گندمی رنگ والوں میں سب سے اچھا دیکھو، ان کی زلفیں ایسی تھیں جیسے تم زلفوں میں سب سے اچھی دیکھو، جن میں کنگھی کی ہوئی تھی اور ان سے پانی ٹپک رہا تھا، دو آدمیوں کا سہارا لیے بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ کہا گیا کہ مسیح ابن مریم ہیں۔ پھر میں نے ایک گھنگریالے بالوں والے شخص کو دیکھا جس کی داہنی آنکھ کانی تھی گویا ابھرا ہوا انگور ہے۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ بتایا گیا کہ یہ مسیح دجال ہے۔

٨٢٦- حدثنا إسحاق أخبرنا حبان حدثنا همام حدثنا قتادة حدثنا أنس أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يضرب شعره منكبيه.

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گیسو مبارک کندھوں تک پہنچتے تھے۔

٨٢٧- حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا همام عن قتادة عن أنس: كان يضرب شعر النبي صلى الله عليه وسلم منكبيه.

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گیسوئے اطہر دونوں کندھوں تک پہنچتے تھے۔

٨٢٨- حدثني عمرو بن علي حدثنا وهب بن جرير حدثنا أبي عن قتادة قال: سألت أنس بن مالك رضي الله عنه عن شعر رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقال: كان شعر رسول الله صلى الله عليه وسلم رجلا، ليس بالسبط ولا الجعد، بين أذنيه وعاتقه.

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گیسوئے مبارک کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گیسوئے اطہر درمیانے تھے، نہ بالکل سیدھے اور نہ گھنگریالے، کانوں اور کندھوں کے درمیان تک تھے۔

٨٢٩- حدثنا مسلم حدثنا جرير عن

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی

ثنی حدثنا انس قال، کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ضخم الیدین لم أر بعدہ مثلہ وکان شعر النبی صلی اللہ
علیہ وسلم رجلا لا جعد ولا سبط۔

٨٥٠۔ حدثنا ابو النعمان حدثنا جریر بن حازم
عن قتادۃ عن انس رضی اللہ عنہ قال کان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم ضخم الیدین والقدمین حسن الوجہ لم
أر بعدہ ولا قبلہ مثلہ وکان بسط الکفین۔

٨٥١۔ حدثنی عمرو بن علی حدثنا معاذ بن
ھانئ حدثنا ھمام حدثنا قتادۃ عن انس او عن رجل
عن ابی ھریرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ضخم القدمین حسن الوجہ لم أر بعدہ مثلہ۔ وقال
ھشام عن معمر عن قتادۃ عن انس کان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم شثن القدمین والکفین۔ وقال ابو
ھلال حدثنا قتادۃ عن انس او جابر بن عبد اللہ
کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ضخم الکفین والقدمین
لم أر بعدہ شبھا لہ۔

٨٥٢۔ حدثنا محمد بن المثنی قال حدثنی ابن
ابی عدی عن ابن عون عن مجاھد قال کنا عند ابن
عباس رضی اللہ عنھما فذکروا الدجال فقال انہ
مکتوب بین عینیہ کافر فقال ابن عباس لم اسمعہ
قال ذاک ولکنہ قال اما ابراھیم فانظروا الی صاحبکم
واما موسی فرجل آدم جعد علی جمل احمر مخطوم
بخلبۃ کانی انظر الیہ اذا انحدر فی الوادی یلبی۔

باب ٥٢٣ التلبید

٨٥٣۔ حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب عن
الزھری قال اخبرنی سالم بن عبد اللہ ان عبد اللہ بن
عمر رضی اللہ عنھما قال سمعت عمر رضی اللہ عنہ یقول من ضفر
فلیحلق ولا تشبھوا بالتلبید وکان ابن عمر یقول
لقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملبدا۔

آپ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ بڑے پر گوشت تھے اور آپ کے بعد میں
نے آپ جیسا کوئی نہیں دیکھا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گیسوئے مبارک
گھنگریالے تھے نہ بالکل سیدھے بلکہ ان کے درمیان میں تھے۔

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھ اور مبارک پاؤں پر گوشت
تھے چہرہ مبارک حسین تھا میں نے آپ جیسا نہ آپ سے پہلے کوئی دیکھا اور نہ
آپ کے بعد اور آپ کی ہتھیلیاں کشادہ تھیں۔

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور
یا کسی اور کے واسطے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدم مبارک پر گوشت تھے چہرہ انور
حسین تھا میں نے آپ کے بعد ایسا کوئی نہیں دیکھا۔ حضرت انس
فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک قدم اور ہتھیلیاں
پر گوشت تھیں۔ حضرت انس اور حضرت جابر بن عبد اللہ
فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مبارک ہتھیلیاں اور
دونوں قدم مبارک پر گوشت تھے میں نے آپ کے بعد ایسا نہیں دیکھا جو
آپ سے بالکل مشابہ ہو سکتا ہو۔

مجاہد کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
عنہما کی خدمت میں حاضر تھے لوگوں نے دجال کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ
اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہوگا۔ حضرت ابن
عباس فرماتے ہیں کہ میں نے حضور کو فرماتے ہوئے نہیں سنا لیکن آپ
نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم کو دیکھنا ہو تو اپنے صاحب کو دیکھ لو (یعنی مجھے)
دیکھو اور حضرت موسیٰ گندمی رنگ کے گھنگریالے بالوں والے سرخ
اونٹ پر سوار گویا میں انہیں دیکھ رہا ہوں جب وادی میں اتر رہے ہیں لبیک
کہتے ہوئے۔

بالوں کو گوندھے رکھنا

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت عمر
نے فرمایا۔ جو بالوں کو گوندھے اسے چاہیے کہ منڈوا
دے اور گوندھنے والوں کی مشابہت نہ
کرے۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کو بال جمائے ہوئے دیکھا ہے۔

۸۵۴۔ حَدَّثَنِیْ حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰی وَاَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُھِلُّ مُلَبِّدًا یَقُوْلُ لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَا یَزِیْدُ عَلٰی ھٰؤُلَاءِ الْکَلِمَاتِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گوند سے بال جمائے ہوئے لبیک کہتے ہوئے سنا ہے: میں تیرے دربار میں حاضر ہوں، اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، بیشک تمام تعریفیں اور نعمتیں تیرے لئے ہیں اور بادشاہی، تیرا کوئی شریک نہیں۔ آپ ان کلمات سے زیادہ نہیں کہتے تھے۔

۸۵۵۔ حَدَّثَنِیْ اِسْمَاعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا شَاْنُ النَّاسِ حَلُّوْا بِعُمْرَۃٍ وَلَمْ تَحْلِلْ اَنْتَ مِنْ عُمْرَتِکَ قَالَ اِنِّیْ لَبَّدْتُ رَاْسِیْ وَقَلَّدْتُ ھَدْیِیْ فَلَا اَحِلُّ حَتّٰی اَنْحَرَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر کا بیان ہے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! کیا وجہ ہے کہ لوگوں نے تو عمرے کا احرام کھول دیا اور آپ نے اپنے عمرے کا احرام نہیں کھولا؟ فرمایا کہ میں نے اپنے سر کے بال جمائے ہیں اور قربانی کے جانور کے گلے میں ہار ڈالا ہے لہٰذا جب تک قربانی نہ کر لوں احرام نہیں کھول سکتا۔

بَابُ الْفَرْقِ

مانگ نکالنا

۸۵۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِھَابٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحِبُّ مُوَافَقَۃَ اَھْلِ الْکِتَابِ فِیْمَا لَمْ یُؤْمَرْ فِیْہِ وَکَانَ اَھْلُ الْکِتَابِ یَسْدِلُوْنَ اَشْعَارَھُمْ وَکَانَ الْمُشْرِکُوْنَ یَفْرُقُوْنَ رُءُوْسَھُمْ فَسَدَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَاصِیَتَہٗ ثُمَّ فَرَقَ بَعْدُ۔

عبیداللہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر ایسی بات میں اہل کتاب کی موافقت پسند فرماتے جس کے متعلق کوئی حکم نہ دیا گیا ہو۔ چنانچہ اہل کتاب اپنے بالوں کو لٹکاتے جب کہ مشرکین مانگ نکالا کرتے تھے۔ پہلے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے گیسوئے مبارک کو لٹکایا کرتے لیکن پھر مانگ نکالنے لگے۔

۸۵۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ وَعَبْدُ اللّٰہِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی وَبِیْصِ الطِّیْبِ فِیْ مَفَارِقِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ مُحْرِمٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ فِیْ مَفْرِقِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہے گویا میں اب بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مانگوں میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں اور آپ حالت احرام میں ہیں۔ عبداللہ بن رجاء نے مفرق النبی کہا ہے۔

اہل محبت کی یہی پہچان ہے کہ وہ ہر وقت محبوب کی یاد میں مستغرق رہتے ہیں۔ دل میں یاد ہے تو محبوب کی، زبان پر ذکر ہے تو [illegible] محبوب کی۔ [illegible] محبوب کے پیارے ہیں، [illegible] محبوب [illegible] محبوب کا حسن و جمال [illegible] کی نگاہ [illegible] محبوب کے سامنے [illegible]

جیسے اس حدیث میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ گویا میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مانگ کی چمک اب بھی دیکھ رہی ہوں یا جیسے اس جلد کی حدیث ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۲۰ اور ۲۲۲ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ گویا میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگوٹھی کی چمک کو اب بھی دیکھ رہا ہوں۔ سبحان اللہ! حقیقت یہ ہے کہ خالق عالم نے اپنے محبوب کو بنایا ہی ایسا صاحب جمال و کمال ہے کہ ان کے اعضائے مقدسہ اور سراپائے اقدس کا خیال آتے ہی آج بھی اہل محبت کے سامنے یہی درود و سلام کے نذرانے پیش کرنے لگتے ہیں:۔

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام — شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام
جس کے آگے سر سروراں خم رہیں — اس سر تاج رفعت پہ لاکھوں سلام
لیلۃ القدر میں مطلع الفجر حق — مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام
جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا — اس جبین سعادت پہ لاکھوں سلام
جن کے سجدے کو محراب کعبہ جھکی — ان بھوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام
چاند سے منہ پہ تاباں درخشاں درود — نمک آگیں صباحت پہ لاکھوں سلام
جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا — اس نگاہ عنایت پہ لاکھوں سلام
کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی — آنکھ والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام
نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پہ درود — اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام
دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان — کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام
اُن کے خد کی سہولت پہ بے حد درود — اُن کے قد کی رشاقت پہ لاکھوں سلام
قد بے سایہ کے سایۂ مرحمت — ظل ممدود رأفت پہ لاکھوں سلام
وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں — اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام
جس کے گچھے سے لچھے جھڑیں نور کے — ان ستاروں کی نزہت پہ لاکھوں سلام
پتلی پتلی گل قدس کی پتیاں — ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام
جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں — اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام
وہ دعا جس کا جوبن بہار قبول — اس نسیم اجابت پہ لاکھوں سلام
اس کی باتوں کی لذت پہ بے حد درود — اس کے خطبے کی ہیبت پہ لاکھوں سلام
جس سے کھاری کنویں شیرۂ جاں بنے — اس زلال حلاوت پہ لاکھوں سلام
خط کی گرد دہن وہ دل آرا پھبن — سبزۂ نہر رحمت پہ لاکھوں سلام
ریش خوش معتدل مرہم ریش دل — ہالۂ ماہ ندرت پہ لاکھوں سلام
وہ کرم کی گھٹا گیسوئے مشک سا — لکۂ ابر رأفت پہ لاکھوں سلام
وہ دہن جس کی ہر بات وحی خدا — چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام
شبنم باغ حق یعنی رخ کا عرق — اس کی سچی براقت پہ لاکھوں سلام

اُن کی آنکھوں پہ وہ سایہ افگن مژہ — ظلّۂ قصرِ رحمت پہ لاکھوں سلام
اشکباریِ مژگاں پہ برسے درود — سلکِ دُرِّ شفاعت پہ لاکھوں سلام
جس سے تاریک دل جگمگانے لگے — اس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام
عقل بیدار کرتی ہے جس سے شانِ خرد — ایسے شانوں کی شوکت پہ لاکھوں سلام

جس کو بارِ دو عالم کی پروا نہیں — ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام
کعبۂ دین و ایماں کے دونوں ستوں — ساعدینِ رسالت پہ لاکھوں سلام
ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا — موجِ بحرِ سماحت پہ لاکھوں سلام
جس کے ہر خط میں ہے موجِ نورِ کرم — اس کفِ بحرِ ہمت پہ لاکھوں سلام
نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں — انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام
عید مشکل کشائی کے چمکے ہلال — ناخنوں کی بشارت پہ لاکھوں سلام
روئے آئینۂ علم پشتِ حضور — پشتیِ قصرِ ملت پہ لاکھوں سلام
جو کہ ہو کہ سب ان ... دل — یعنی مہرِ نبوت پہ لاکھوں سلام
رفعِ ذکرِ جلالت پہ ارفع درود — شرحِ صدرِ صدارت پہ لاکھوں سلام
دل سمجھ سے ورا ہے مگر یوں کہوں — غنچۂ رازِ وحدت پہ لاکھوں سلام
جو کہ عزمِ شفاعت پہ کھنچ کر بندھی — اس کمر کی حمایت پہ لاکھوں سلام
کل جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا — اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام
انبیاء تہ کریں زانو اُن کے حضور — زانوؤں کی وجاہت پہ لاکھوں سلام
ساقِ اصلِ قدم، شاخِ نخلِ کرم — شمعِ راہِ اصابت پہ لاکھوں سلام
کھائی قرآں نے خاکِ گزر کی قسم — اس کفِ پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام
اطہر ... پچھنے کی چبھن — اس عطا بخش ... پہ لاکھوں سلام
الغرض اُن کے ہر مُو پہ لاکھوں درود — اُن کی ہر خُو و خصلت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضاؔ
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

باب حبّ اللہ وایۃ

۸۵۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ ... حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ عَنْبَسَةَ ... حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ

ترجمہ

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میری خالہ ام المومنین حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گھی اور پنیر

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ. بِتُّ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ خَالَتِي، وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فِي لَيْلَتِهَا، قَالَ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، قَالَ فَأَخَذَ بِذُؤَابَتِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ

٨٥٩ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ بِهٰذَا وَقَالَ بِذُؤَابَتِي أَوْ بِرَأْسِي۔

بَابُ ٥٢٥ الْقَزَعِ

٨٦٠ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي مَخْلَدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ حَفْصٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ نَافِعٍ أَخْبَرَهُ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ الْقَزَعِ. قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ قُلْتُ وَمَا الْقَزَعُ؟ فَأَشَارَ لَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ إِذَا حَلَقَ الصَّبِيَّ وَتَرَكَ هٰهُنَا شَعَرَةً وَهٰهُنَا وَهٰهُنَا فَأَشَارَ لَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ إِلَى نَاصِيَتِهِ وَجَانِبَيْ رَأْسِهِ. قِيلَ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ فَالْجَارِيَةُ وَالْغُلَامُ قَالَ لَا أَدْرِي هٰكَذَا قَالَ الصَّبِيَّ. قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ وَعَاوَدْتُهُ فَقَالَ أَمَّا الْقُصَّةُ وَالْقَفَا لِلْغُلَامِ فَلَا بَأْسَ بِهِمَا وَلٰكِنَّ الْقَزَعَ أَنْ يُتْرَكَ بِنَاصِيَتِهِ شَعَرٌ وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ غَيْرُهُ وَكَذٰلِكَ شَقُّ رَأْسِهِ هٰذَا وَهٰذَا۔

٨٦١ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُثَنَّى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْقَزَعِ۔

بَابُ ٥٢٦ تَطْيِيبِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا بِيَدَيْهَا

٨٦٢ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ. طَيَّبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی باری انہی کے پاس تھی۔ حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات میں نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے تو میں آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو آپ نے میری چوٹی پکڑ کر مجھے دائیں جانب کھڑا کر لیا۔

عمرو بن محمد، ہشیم، ابو بشر نے اسی طرح روایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ میری چوٹی یا میرے سر کو پکڑ کر۔

بال بیچ سے رکھنا۔

نافع مولیٰ عبداللہ بن عمر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ قزع سے منع فرماتے۔ عبید اللہ کا بیان ہے کہ میں نے دریافت کیا کہ قزع کیا ہے؟ تو عبید اللہ نے اشارہ کر کے بتایا کہ جب بچے کا سر منڈا دیا جائے اور یہاں یہاں بال چھوڑ دیے جائیں۔ چنانچہ عبید اللہ نے ہمیں پیشانی اور سر کے دونوں اطراف کی جانب اشارہ کر کے بتایا۔ عبید اللہ سے پوچھا گیا کہ لڑکی اور لڑکے کا کیا حکم ہے؟ فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں لیکن انہوں نے بچے کا لفظ کہا تھا۔ عبید اللہ نے کہا کہ میں نے دوبارہ پوچھا تو فرمایا کہ لڑکے کی کنپٹیوں اور گدی کے بال منڈانے میں کوئی حرج نہیں لیکن قزع یہ ہے کہ پیشانی پر بال چھوڑ دیے جائیں اور اس کے سوا سر پر بال نہ ہوں اسی طرح سر کے اِدھر اُدھر کے بال چھوڑنا۔

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ سر کے کچھ بال منڈا کر کچھ چھوڑ دیے جائیں۔

عورت کا اپنے ہاتھ سے شوہر کو خوشبو لگانا

قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے ہاتھ سے خوشبو لگائی جبکہ احرام کی حالت میں آپ منیٰ کے اندر

وسلم بيدي لحرمه وطيبته بمنى قبل أن يفيض .

باب ٥٢٧ الطيب في الرأس واللحية .

٨٦٣ - حدثنا إسحاق بن نصر حدثنا يحيى بن آدم حدثنا إسرائيل عن أبي إسحاق عن عبد الرحمن بن الأسود عن أبيه عن عائشة قالت كنت أطيب النبي صلى الله عليه وسلم بأطيب ما يجد حتى أجد وبيص الطيب في رأسه ولحيته .

باب ٥٢٨ الامتشاط .

٨٦٤ - حدثنا آدم بن أبي إياس حدثنا ابن أبي ذئب عن الزهري عن سهل بن سعد أن رجلا اطلع من جحر في دار النبي صلى الله عليه وسلم والنبي صلى الله عليه وسلم يحك رأسه بالمدرى فقال لو علمت أنك تنظر لطعنت بها في عينك إنما جعل الإذن من قبل الأبصار .

باب ٥٢٩ ترجيل الحائض زوجها .

٨٦٥ - حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن ابن شهاب عن عروة بن الزبير عن عائشة رضي الله عنها قالت كنت أرجل رأس رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا حائض .

٨٦٦ - حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن هشام عن أبيه عن عائشة مثله .

باب ٥٣٠ الترجيل

٨٦٧ - حدثنا أبو الوليد حدثنا شعبة عن أشعث بن سليم عن أبيه عن مسروق عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه كان يعجبه التيمن ما استطاع في ترجله ووضوئه .

باب ٥٣١ ما يذكر في المسك .

٨٦٨ - حدثني عبد الله بن محمد حدثنا هشام أخبرنا معمر عن الزهري عن ابن المسيب عن أبي هريرة

سے پہلے واپس لوٹنے سے پہلے

سر اور داڑھی میں خوشبو لگانا

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وہ اچھی سے اچھی خوشبو لگاتی جو مل سکتی۔ یہاں تک کہ خوشبو کی چمک آپ کے سر اقدس اور داڑھی مبارک میں پاتی

کنگھی کرنا

زہری نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے سوراخ کے اندر سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کاشانۂ اقدس کے اندر جھانکا جبکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت کسی لکڑی سے اپنا سر مبارک کھجا رہے تھے۔ فرمایا کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم دیکھ رہے ہو تو میں یہ لکڑی تمہاری آنکھ میں چبھو دیتا۔ نظر ہی کی وجہ سے اجازت لینا ضروری کیا گیا ہے۔

حائضہ کا اپنے شوہر کے سر میں کنگھی کرنا

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں حائضہ ہونے کی حالت میں بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سر مبارک میں کنگھی کیا کرتی تھی۔

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، ہشام، عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مذکورہ بالا حدیث کی مثل روایت کی ہے۔

مرد کا سر میں کنگھی کرنا

مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضور کنگھی کرتے اور وضو میں دائیں جانب سے حتی الامکان ابتدا کرنا پسند فرماتے تھے۔

مشک کے بارے میں

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال، کل عمل ابن آدم لہ الا الصوم فانہ لی وانا اجزی بہ ولخلوف فم الصائم اطیب عند اللہ من ریح المسک۔

باب ٥٣٢ ما یستحب من الطیب۔

٨٦٩۔ حدثنا موسیٰ حدثنا وہیب حدثنا ہشام عن عثمان بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کنت اطیب النبی صلی اللہ علیہ وسلم عند احرامہ باطیب ما اجد۔

باب ٥٣٣ من لم یرد الطیب۔

٨٧٠۔ حدثنا ابو نعیم حدثنا عزرۃ بن ثابت الانصاری قال حدثنی ثمامۃ بن عبد اللہ عن انس رضی اللہ عنہ انہ کان لا یرد الطیب وزعم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یرد الطیب۔

باب ٥٣٤ الذریرۃ۔

٨٧١۔ حدثنا عثمان بن الہیثم او محمد عنہ عن ابن جریج اخبرنی عمر بن عبد اللہ بن عروۃ سمع عروۃ والقاسم یخبران عن عائشۃ قالت طیبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدی بذریرۃ فی حجۃ الوداع للحل والاحرام۔

باب ٥٣٥ المتفلجات للحسن۔

٨٧٢۔ حدثنا عثمان حدثنا جریر عن منصور عن ابراہیم عن علقمۃ عن عبد اللہ لعن اللہ الواشمات والمستوشمات والمتنمصات والمتفلجات للحسن المغیرات خلق اللہ تعالیٰ مالی لا العن من لعن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو فی کتاب اللہ وما آتاکم الرسول فخذوہ۔

باب ٥٣٦ الوصل فی الشعر۔

٨٧٣۔ حدثنا اسماعیل قال حدثنی مالک

وسلم نے فرمایا۔ ابن آدم کا ہر عمل اس کے اپنے لئے ہے سوائے روزے کے کہ وہ میرے (خدا کے) لئے ہے اور اس کا بدلہ میں خود دوں گا۔ اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

بہترین خوشبو لگانا

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آپ کے احرام کی حالت میں خوشبو لگایا کرتی جو بہترین قسم کی مجھے دستیاب ہوتی تھی۔

جو خوشبو رد نہ کرے

ثمامہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوشبو کو رد نہیں کیا کرتے تھے اور کہا کرتے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خوشبو کو رد نہیں فرمایا کرتے تھے۔

عطر لگانا

عروہ بن زبیر اور قاسم بن محمد دونوں حضرات کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے موقع پر اپنے ہاتھ سے عطر لگایا، احرام کے بغیر اور احرام کی حالت میں۔

خوبصورتی کیلئے دانتوں کو کشادہ کرنا

علقمہ نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے گودنے والی عورتوں اور گدوانے والیوں اور چہرے کے بال نچوانے والیوں اور خوبصورتی کیلئے دانتوں کو کشادہ کرنے والیوں پر لعنت فرمائی ہے کیونکہ یہ اللہ کی پیدا کی ہوئی صورت کو بدلنے والی ہیں۔ میں کیوں نہ ان پر لعنت کروں جن پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے جبکہ اللہ کی کتاب میں ہے کہ رسول جو تمہیں دیں اسے لے لو۔

بالوں کو جوڑنا

حمید بن عبد الرحمن بن عوف کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت معاویہ

عن ابن شہاب عن حمید بن عبد الرحمن بن عوف انه سمع معاویة بن ابی سفیان عام حج وهو علی المنبر وتناول قصة من شعر کانت بید حرسی یقول این علماؤکم سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم ینهی عن مثل هذه ویقول انما هلکت بنو اسرائیل حین اتخذ هذه نساؤهم. وقال ابن ابی شیبة حدثنا یونس بن محمد حدثنا فلیح عن زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن ابی هریرة رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لعن الله الواصلة والمستوصلة والواشمة والمستوشمة.

۸۷۴۔ حدثنا آدم حدثنا شعبة عن عمرو بن مرة قال سمعت الحسن بن مسلم بن ینّاق یحدث عن صفیة بنت شیبة عن عائشة رضی الله عنها ان جاریة من الانصار تزوجت وانها مرضت فتمعط شعرها فارادوا ان یصلوها فسالوا النبی صلی الله علیه وسلم فقال لعن الله الواصلة والمستوصلة. تابعه ابن اسحاق عن ابان بن صالح عن الحسن عن صفیة عن عائشة.

۸۷۵۔ حدثنی احمد بن المقدام حدثنا فضیل بن سلیمان حدثنا منصور بن عبد الرحمن قال حدثتنی امی عن اسماء بنت ابی بکر رضی الله عنهما ان امراة جاءت الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالت انی انکحت ابنتی ثم اصابها شکوی فتمرق راسها وزوجها یستحثنی بها افاصل راسها فسب رسول الله صلی الله علیه وسلم الواصلة والمستوصلة.

۸۷۶۔ حدثنا آدم حدثنا شعبة عن هشام بن عروة عن امراته فاطمة عن اسماء بنت ابی بکر قالت لعن النبی صلی الله علیه وسلم الواصلة

حمید بن عبد الرحمٰن نے حضرت معاویہ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا۔ انہوں نے بالوں کا ایک گچھا جو سپاہی کے ہاتھ میں تھا لے کر فرمایا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میں نے ایسا کرنے سے منع فرماتے سنا ہے اور فرمایا کہ بنی اسرائیل اس وقت ہلاک ہوئے جبکہ ان کی عورتوں نے ایسا کرنا شروع کر دیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر لعنت فرمائی ہے جو بالوں کو جوڑیں یا جڑوائیں اور جو گودیں یا گدوائیں۔

صفیہ بنت شیبہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ انصار کی ایک لڑکی کا نکاح ہوا اور وہ بیمار ہو گئی تو اس کے بال جھڑ گئے۔ انہوں نے ارادہ کیا کہ اس کے بال لگائے جائیں تب انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بال لگانے اور لگوانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔ اس کی متابعت ابن اسحاق، ابان بن صالح، حسن، صفیہ نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے۔

حضرت اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتی ہیں کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ میں نے اپنی لڑکی کا نکاح کیا ہے پھر وہ بیمار پڑ گئی ہے اور اس کے سر کے بال جھڑ گئے ہیں جس کے باعث اس کا شوہر اس کی جانب متوجہ نہیں ہوتا۔ کیا میں اس کے سر کے بال لگا دوں؟ اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بال جوڑنے اور جڑوانے والی کے حق میں لعنت فرمائی۔

حضرت اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بال جوڑنے اور جڑوانے والی

وَالْمُسْتَوْصِلَةَ ۔

۸۷۷ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ ۔ قَالَ نَافِعٌ الْوَشْمُ فِي اللِّثَةِ ۔

۸۷۸ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِينَةَ آخِرَ قَدْمَةٍ قَدِمَهَا فَخَطَبَنَا فَأَخْرَجَ كُبَّةً مِنْ شَعَرٍ قَالَ مَا كُنْتُ أَرَى أَحَدًا يَفْعَلُ هَذَا غَيْرَ الْيَهُودِ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّاهُ الزُّورَ يَعْنِي الْوَاصِلَةَ فِي الشَّعَرِ ۔

بَابُ الْمُتَنَمِّصَاتِ

۸۷۹ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ لَعَنَ عَبْدُ اللَّهِ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللَّهِ فَقَالَتْ أُمُّ يَعْقُوبَ مَا هَذَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَمَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ وَفِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَتْ وَاللَّهِ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ فَمَا وَجَدْتُهُ قَالَ وَاللَّهِ لَئِنْ قَرَأْتِيهِ لَقَدْ وَجَدْتِيهِ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا ۔

بَابُ الْمَوْصُولَةِ

۸۸۰ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ ۔

۸۸۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَنَّهُ سَمِعَ فَاطِمَةَ بِنْتَ الْمُنْذِرِ تَقُولُ سَمِعْتُ أَسْمَاءَ قَالَتْ سَأَلَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ

عورت پر لعنت فرمائی ہے۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالی نے بال جوڑنے والی، جڑوانے والی، گودنے والی گدوانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔ نافع کا قول ہے کہ گودنا مسوڑھوں میں ہوتا ہے۔

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالے عنہ جب آخری مرتبہ مدینہ منورہ میں آئے تو خطبہ دیتے ہوئے بالوں کا ایک گچھا نکالا اور فرمایا، میں نے تو یہودیوں کے سوا یہ کام کرتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا۔ بیشک نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے بالوں کے جوڑنے کو جھوٹ قرار دیا ہے۔

عورتوں کا چہرے کے بال صاف کرنا

ابراہیم نخعی نے علقمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے گودنے والی، چہرے کے بال صاف کرنے والی اور خوبصورتی کے لیے دانتوں کو کشادہ کرانے والی عورتوں پر جو اللہ تعالی کی بنائی ہوئی صورت کو بدلتی ہیں لعنت فرمائی۔ پس ام یعقوب نے کہا یہ کیا ہے؟ حضرت عبداللہ نے فرمایا میں اس پر لعنت کیوں نہ کروں جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی اور اللہ کی کتاب میں ہے۔ اس نے کہا خدا کی قسم میں نے دونوں تختیوں کے درمیان سارا قرآن کریم پڑھا ہے مگر یہ بات اس میں نہیں پائی۔ فرمایا خدا کی قسم اگر تم نے اسے پڑھا ہوتا تو اس میں پالیتیں کہ رسول جو کچھ تمہیں دیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو۔

بال جڑوانے والی

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے بالوں کو جوڑنے والی، جڑوانے والی، گودنے والی اور گدوانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔

فاطمہ بنت منذر کا بیان ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کہ ایک عورت نے نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ میری لڑکی کو چیچک

يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنَتِي أَصَابَتْهَا الْحَصْبَةُ فَامَّرَقَ شَعَرُهَا وَإِنِّي زَوَّجْتُهَا أَفَأَصِلُ فِيهِ؟ فَقَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمَوْصُولَةَ ۔

۸۸۲۔ حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاشِمَةُ وَالْمُسْتَوْشِمَةُ وَالْوَاصِلَةُ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ يَعْنِي لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۸۸۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ مَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ ۔

بَابُ ۵۳۹ الْوَاشِمَةِ ۔

۸۸۴۔ حَدَّثَنِي يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَيْنُ حَقٌّ وَنَهٰى عَنِ الْوَشْمِ ۔

۸۸۵۔ حَدَّثَنِي ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ذَكَرْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ حَدِيثَ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ أُمِّ يَعْقُوبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَ حَدِيثِ مَنْصُورٍ ۔

۸۸۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ أَبِي فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ وَثَمَنِ الْكَلْبِ وَآكِلِ الرِّبَا وَمُوكِلِهِ

لگی جس کے باعث اس کے بال جھڑ گئے جبکہ میں نے اس کا نکاح کیا ہے تو کیا میں اس کے بال جوڑ دوں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بال ملانے والی اور جڑوانے والی پر لعنت فرمائی ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ نے عنہما کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا یا فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گودنے والی اور گدوانے والی، بال جوڑنے والی اور بال جڑوانے والی عورت پر لعنت فرمائی ہے یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان پر لعنت کی ہے۔

ابراہیم نخعی نے علقمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے گودنے والی، گدوانے والی، چہرے کے بال صاف کرنے والی اور خوبصورتی کے لئے دانتوں کو کشادہ کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی صورت بدلتی ہیں۔ پس کیا میں اس پر لعنت نہ کروں جس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے اور یہ اللہ کی کتاب میں ہے۔

گودنے والی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نظر کا لگنا حق ہے اور آپ نے گودنے سے منع فرمایا ہے۔

ابن بشار، ابن مہدی، سفیان کا بیان ہے کہ میں نے عبدالرحمٰن بن عابس سے وہ حدیث بیان کی جو منصور، ابراہیم، علقمہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہے تو انہوں نے کہا کہ میں نے بھی منصور کی طرح ام یعقوب سے اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے سنا ہے۔

عون بن ابو جحیفہ کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد ماجد کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خون اور کتے کی قیمت لینے، سود کھانے اور کھلانے سے منع فرمایا، علاوہ ازیں گودنے والی اور گدوانے والی پر

وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ .

بَابُ الْمُسْتَوْشِمَةِ .

٨٨٧ . حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُتِيَ عُمَرُ بِامْرَأَةٍ تَشِمُ فَقَامَ فَقَالَ أَنْشُدُكُمْ مَنْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْوَشْمِ . فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُمْتُ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَنَا سَمِعْتُ . قَالَ مَا سَمِعْتَ . قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَشِمْنَ وَلَا تَسْتَوْشِمْنَ .

٨٨٨ . حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ .

٨٨٩ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَعَنَ اللهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللهِ مَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللهِ .

بَابُ التَّصَاوِيرِ .

٨٩٠ . حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا تَصَاوِيرُ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ أَبَا طَلْحَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

بَابُ عَذَابِ الْمُصَوِّرِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

لعنت زدہ

گودنے والی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر کے پاس ایک عورت لائی گئی جو گودنے کا کام کرتی تھی۔ پس حضرت عمر کھڑے ہو گئے اور فرمایا: میں تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں، تم میں سے کس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گودنے کے متعلق کچھ سنا ہے؟ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ میں کھڑا ہو گیا اور عرض گزار ہوا: اے امیر المؤمنین! میں نے سنا ہے۔ فرمایا: کیا سنا ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نہ گودو اور نہ گدواؤ۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بال جوڑنے والی، جڑوانے والی، گودنے والی اور گدوانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔

علقمہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے گودنے والی، گدوانے والی، چہرے کے بال صاف کرنے والی اور حسن کے لئے دانتوں کو کشادہ کروانے والی پر لعنت فرمائی کہ یہ اللہ کی تخلیق کو بدلتی ہیں۔ مجھے کیا ہے جو میں اس پر لعنت نہ کروں جس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی اور یہ اللہ کی کتاب میں ہے۔

تصویروں کا حکم

حضرت ابن عباس نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔ لیث، یونس، ابن شہاب، عبیداللہ، ابن عباس، حضرت ابو طلحہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح سنا ہے۔

قیامت کے روز تصویر بنانے والے کو سخت عذاب ہوگا۔

٨٩١ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ مَسْرُوقٍ فِي دَارِ يَسَارِ بْنِ نُمَيْرٍ فَرَأَى فِي صُفَّتِهِ تَمَاثِيلَ فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُونَ ۔

مسلم بن صبیح کا بیان ہے کہ ہم مسروق کے ساتھ یسار بن نمیر کے گھر میں تھے تو انہوں نے ان کے صحن میں تصویریں دیکھیں تو فرمایا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے روز سب لوگوں سے سخت عذاب تصویر بنانے والے کو ہوگا۔

ف: یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۸۹۲، ۹۰۳، ۱۰۴۲ اور ۲۲۰۲ وغیرہ میں بھی موجود ہے۔ معلوم ہوا کہ بت پرستی کا پیش خیمہ ہے۔ احادیث مطہرہ کے مطابق قیامت میں سب سے سخت عذاب مصوروں کو ہوگا۔ ان سے اپنی بنائی ہوئی تصویروں میں جان ڈالنے کے لیے کہا جائے گا۔ ظاہر ہے کہ یہ کام کوئی بھی نہیں کر سکے گا کیونکہ کسی میں جان ڈالنا یہ تو صرف اللہ رب العزت ہی کی قدرت میں ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کا مقابلہ کرنا ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے بہت ناراض ہوگا جن کی خبر اس کے محبوب نے سنائی ہوئی ہے۔

آج کے سائنسی دور میں تصویر کشی نے بہت ترقی کی ہے۔ یہ فتنہ پہلے سے موجود تھا۔ کتنے ہی علماء و مشائخ ایسے ہیں جو بعض شرعی تصویروں کو جائز کہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ان کی تصویریں آ جائیں۔ حالانکہ جانتے ہیں کہ جہاں تصویر ہوتی ہے وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ علمائے کرام ہی دعوت و ارشاد کے راستے میں رکاوٹ ہیں تو ان کا بیان کیا ہوگا۔ لیکن آج کل جب اکثر علماء بھی اس بیماری میں مبتلا ہو گئے تو اس بیماری کے پھیلنے میں کوئی رکاوٹ نہیں رہی۔ آج یہ فتنہ ایک بپھرے ہوئے سیلاب کی طرح پھیل رہا ہے۔

زمانہ حال کے بہت سے علماء نے اس پر غور کیا کہ اخبارات و رسائل میں تصویریں چھپتی ہیں اور حرام کاموں کا معمول بن گئی ہیں۔ وہ علماء جو روز اخبارات اور رسالوں میں تصاویر کی تصاویر بھی شائع کرتے ہیں اور اکثر ایسے مقامات ہیں کہ دین و مذہب اور تقویٰ و طہارت کے ختم ہونے کی آگ لگا رہی ہیں۔ اس آگ کو بجھانے والے تو غائب ہیں۔ ہر گھر میں بچے بچے سے یہ آگ پہنچ گئی ہے۔ آگ بجھانے والا ایک بھی نہیں۔ افسوس کہ اسلامی غیرت کا جنازہ نکل رہا ہے لیکن اس ستم ظریفی پر آنسو بہانے والا کوئی نہیں۔ اس بپھرے ہوئے سیلاب کا رخ موڑنے والا ایک بھی مرد میدان سامنے نہیں آتا۔ اس پر تو شاعر مشرق یہی کہتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

متاع دین و دانش لٹ گئی اللہ والوں کی
یہ کس کافر ادا کا غمزہ خوں ریز ہے ساقی

٨٩٢ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الَّذِينَ يَصْنَعُونَ هَذِهِ الصُّوَرَ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ ۔

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لوگ یہ تصویریں بناتے ہیں قیامت کے روز انہیں عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو چیزیں تم نے بنائی ہیں ان میں جان ڈالو۔

بَابُ نَقْضِ الصُّوَرِ

تصویریں توڑ دینا

٨٩٣ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا

عمران بن حطان نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ

هشام عن يحيى عن عمران بن حطان أن عائشة رضي الله عنها حدثته أن النبي صلى الله عليه وسلم لم يكن يترك في بيته شيئا فيه تصاليب إلا نقضه۔

٨٩٤۔ حدثنا موسى حدثنا عبد الواحد حدثنا عمارة حدثنا أبو زرعة قال دخلت مع أبي هريرة دارا بالمدينة فرأى أعلاها مصورا يصور قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ومن أظلم ممن ذهب يخلق كخلقي فليخلقوا حبة وليخلقوا ذرة ثم دعا بتور من ماء فغسل يديه حتى بلغ إبطه فقلت يا أبا هريرة أشيء سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال منتهى الحلية۔

باب ٥٣٣ ما وطئ من التصاوير

٨٩٥۔ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان قال سمعت عبد الرحمن بن القاسم وما بالمدينة يومئذ أفضل منه قال سمعت أبي قال سمعت عائشة رضي الله عنها قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم من سفر وقد سترت بقرام لي على سهوة لي فيها تماثيل فلما رآه رسول الله صلى الله عليه وسلم هتكه وقال أشد الناس عذابا يوم القيامة الذين يضاهون بخلق الله قالت فجعلناه وسادة أو وسادتين۔

٨٩٦۔ حدثنا مسدد حدثنا عبد الله بن داود عن هشام عن أبيه عن عائشة قالت قدم النبي صلى الله عليه وسلم من سفر وعلقت درنوكا فيه تماثيل فأمرني أن أنزعه فنزعته وكنت أغتسل أنا والنبي صلى الله عليه وسلم من إناء واحد۔

باب ٥٣٤ من كره القعود على الصور

تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے کاشانۂ اقدس کے اندر تصویر والی کوئی چیز نہ چھوڑتے مگر اسے توڑ پھوڑ کر پھینک دیتے تھے۔

ابو زرعہ کا بیان ہے کہ میں حضرت ابوہریرہ کے ساتھ مدینہ منورہ کے ایک گھر میں داخل ہوا تو میں نے مکان کے اوپر ایک مصور کو تصویر بناتے ہوئے دیکھا۔ انہوں نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس سے بڑا ظالم کون ہے جو میری طرح پیدا کرنے لگا۔ پس چاہیے کہ ایک دانہ بنا کر دکھائے اور چاہیے کہ ایک ننھی سی چیونٹی بنا کر دکھائے۔ پھر انہوں نے وضو کے لئے پانی کا ایک برتن منگوایا اور اپنے ہاتھ بغلوں تک دھوئے۔ میں عرض گزار ہوا کہ اے حضرت ابوہریرہ! کیا یہ بات آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ فرمایا کہ جہاں تک زیور پہنایا جائے گا وہاں تک دھوتا ہوں۔

جو تصویریں بچھائے یا لٹکائے

عبد الرحمن بن قاسم کا بیان ہے اور ان دنوں ان سے افضل مدینہ منورہ میں کوئی نہ تھا، کہ میں نے اپنے والد ماجد سے سنا اور انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ سے سنا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک سفر سے واپس تشریف لائے تو میں نے اپنے کمرے میں ایک پردہ لٹکا رکھا تھا جس پر تصویریں تھیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو کھینچ کر پھینک دیا اور فرمایا کہ قیامت کے روز تمام انسانوں سے سخت عذاب میں وہ لوگ ہوں گے جو اللہ کی مخلوق جیسی چیزیں بناتے ہیں۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ہم نے اس کا ایک تکیہ یا دو تکیے بنا لیے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر سے واپس آئے تو میں نے ایک پردہ لٹکا رکھا تھا جس میں تصویریں تھیں۔ پس آپ نے مجھے حکم دیا کہ اسے اتار دوں تو میں نے اسے اتار دیا۔ اور میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کر لیا کرتے تھے۔

جو تصویر پر بیٹھنا ناپسند کرے

الصُّوَرَةُ۔

۸۹۷۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَقُلْتُ أَتُوبُ إِلَى اللّٰهِ مِمَّا أَذْنَبْتُ قَالَ مَا هٰذِهِ النُّمْرُقَةُ قُلْتُ لِتَجْلِسَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا قَالَ إِنَّ أَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ الصُّورَةُ۔

قاسم بن محمد نے حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ انہوں نے ایک گدا خریدا جس میں تصویریں تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دروازے پر کھڑے رہے اور اندر تشریف نہ لائے۔ میں نے عرض کی کہ میں اللہ تعالیٰ سے توبہ کرتی ہوں جس گناہ کا میں نے ارتکاب کیا۔ فرمایا کہ یہ گدا کیسا ہے؟ میں نے عرض کی کہ آپ کے بیٹھنے اور ٹیک لگانے کے لیے۔ فرمایا کہ ان تصویروں کے بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جنہیں تم نے بنایا انہیں زندہ کرو اور فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو۔

ف: یہ حضرت امام بخاری کی صحیح ... [illegible]

۸۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ الصُّورَةُ قَالَ بُسْرٌ فَمَرِضَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ فَعُدْنَاهُ فَإِذَا نَحْنُ عَلَى بَابِهِ سِتْرٌ فِيهِ صُورَةٌ فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ رَبِيبِ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ يُخْبِرْنَا زَيْدٌ عَنِ الصُّوَرِ يَوْمَ الْأَوَّلِ فَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ أَلَمْ تَسْمَعْهُ حِينَ قَالَ إِلَّا رَقْمًا فِي ثَوْبٍ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ بُكَيْرٌ حَدَّثَهُ بُسْرٌ حَدَّثَهُ زَيْدٌ حَدَّثَهُ أَبُو طَلْحَةَ

بسر بن سعید نے حضرت زید بن خالد سے، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ابو طلحہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں تصویر ہو۔ بسر کا بیان ہے کہ حضرت زید بیمار ہو گئے تو ہم ان کی بیمار پرسی کے لیے گئے تو ان کے دروازے پر ایک پردہ تھا جس میں تصویر تھی۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت میمونہ کے پروردہ عبید اللہ سے کہا کہ کیا پہلے روز ہمیں حضرت زید نے تصویروں کے بارے میں حدیث نہیں سنائی تھی؟ عبید اللہ نے کہا کیا آپ نے انہیں یہ فرماتے نہیں سنا تھا کہ مگر کپڑے کے نقش و نگار۔ ابن وہب، عمرو بن حارث، بکیر، بسر، زید، حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؕ

بَابُ كَرَاهِيَةِ الصَّلٰوةِ فِي التَّصَاوِيْرِ

۸۹۹۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ قِرَامٌ لِعَائِشَةَ سَتَرَتْ بِهٖ جَانِبَ بَيْتِهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمِيْطِيْ عَنِّيْ فَاِنَّهٗ لَا تَزَالُ تَصَاوِيْرُهٗ تَعْرِضُ لِيْ فِيْ صَلَاتِيْ ؕ

اس طرح روایت کی ہے۔

نماز کے وقت تصاویر کی موجودگی

عبدالعزیز بن صہیب کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ حضرت عائشہ صدیقہ کے کاشانۂ اقدس کے ایک جانب ان کا پردہ لٹک رہا تھا۔ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اسے ہٹا دو کیونکہ اس پردے کی تصویریں نماز میں میرے سامنے آتی ہیں۔

بَابُ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ ؕ

۹۰۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ وَعَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيْلُ فَرَاثَ عَلَيْهِ حَتّٰى اشْتَدَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيَهٗ فَشَكَا اِلَيْهِ مَا وَجَدَ فَقَالَ لَهٗ اِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ وَّلَا كَلْبٌ ؕ

تصویروں والے گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے

حضرت سالم بن عبداللہ اپنے والد ماجد سے راوی ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وعدہ کیا لیکن انہوں نے آنے میں دیر کی تو یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر گراں گزری حتیٰ کہ آپ باہر تشریف لے گئے اور بوقت ملاقات ان سے شکایت کی کہ وقت معینہ پر کیوں نہ آئے۔ حضرت جبرائیل آپ کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر یا کتا ہو۔

بَابُ مَنْ لَّمْ يَدْخُلْ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ

۹۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيْهَا تَصَاوِيْرُ فَلَمَّا رَاٰهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفْتُ فِيْ وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ، قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ، مَاذَا اَذْنَبْتُ، قَالَ: مَا بَالُ هٰذِهِ النُّمْرُقَةِ، فَقَالَتْ اشْتَرَيْتُهَا لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ وَقَالَ اِنَّ الْبَيْتَ الَّذِيْ فِيْهِ

جو تصویر والے گھر میں داخل نہ ہو۔

قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتایا کہ انہوں نے ایک گدا خریدا جس میں تصویریں تھیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو دروازے پر کھڑے ہو گئے اور اندر داخل نہ ہوئے۔ میں نے آپ کے چہرۂ انور پر ناراضگی کے آثار دیکھ لئے۔ عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! میں اللہ اور اس کے رسول کی بارگاہ میں توبہ کرتی ہوں۔ مجھ سے کیا گناہ سرزد ہو گیا؟ فرمایا کہ اس گدے کا کیا حال ہے؟ عرض کی کہ میں نے اسے آپ کے بیٹھنے اور ٹیک لگانے کے لئے خریدا ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان تصویروں کے بنانے والوں کو قیامت کے روز عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے بنایا ہے اس میں جان ڈالو اور فرمایا کہ جس گھر کے اندر تصویر ہو اس میں

الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ۔

بَابُ مَنْ لَعَنَ الْمُصَوِّرَ۔

٩٠٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ اشْتَرٰى غُلَامًا حَجَّامًا فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ وَثَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الْبَغِيِّ وَلَعَنَ آكِلَ الرِّبَا وَمُوْكِلَهُ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَالْمُصَوِّرَ۔

بَابُ مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ يَنْفُخَ فِيْهَا الرُّوْحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ۔

٩٠٣۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ النَّضْرَ بْنَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ قَتَادَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُمْ يَسْأَلُوْنَهُ وَلَا يَذْكُرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى سُئِلَ فَقَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً فِي الدُّنْيَا كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ يَنْفُخَ فِيْهَا الرُّوْحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ۔

بَابُ الْإِرْتِدَافِ عَلَى الدَّابَّةِ۔

٩٠٤۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُوْ صَفْوَانَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلٰى حِمَارٍ عَلٰى إِكَافٍ عَلَيْهِ قَطِيْفَةٌ فَدَكِيَّةٌ وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ وَرَاءَهُ۔

بَابُ الثَّلَاثَةِ عَلَى الدَّابَّةِ۔

٩٠٥۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ اسْتَقْبَلَتْهُ أُغَيْلِمَةُ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَحَمَلَ وَاحِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَالْآخَرَ خَلْفَهُ۔

گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

جس نے مصور پر لعنت کی

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک غلام خریدا جو پچھنے لگاتا تھا۔ اس نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خون اور کتے کی قیمت لینے اور زنا کی کمائی کھانے سے منع فرمایا ہے، نیز سود کھانے والے، سود کھلانے والے، بدن گودنے والی اور گدوانے والی اور تصویر بنانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

مصور سے قیامت میں کہا جائے گا کہ اب اس میں روح پھونک

قتادہ کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی مجلس میں حاضر تھا جبکہ لوگ ان سے سوال پوچھ رہے تھے اور وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر نہیں کر رہے تھے یہاں تک کہ ان سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ میں نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص دنیا میں تصویر بنائے قیامت کے روز اسے مجبور کیا جائے گا کہ اس میں روح ڈالے لیکن وہ نہیں ڈال سکے گا۔

کسی کے پیچھے سواری پر بیٹھنا

عروہ بن زبیر نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہوئے جس پر فدک کی بنی ہوئی چادر پڑی ہوئی تھی اور آپ نے حضرت اسامہ کو اپنے پیچھے بٹھا لیا۔

ایک جانور پر تین آدمیوں کا سوار ہونا

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لے گئے تو بنی عبد المطلب کے چھوٹے بچے آپ کے استقبال کے لیے حاضر ہوئے تو آپ نے ایک بچے کو اپنے آگے اور دوسرے کو اپنے پیچھے بٹھا لیا۔

باب ۵۵۳ حَمْلِ صَاحِبِ الدَّابَّةِ غَيْرَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ صَاحِبُ الدَّابَّةِ أَحَقُّ بِصَدْرِ الدَّابَّةِ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَهُ.

۹۰۶۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ذُكِرَ الْأَشَرُّ الثَّلَاثَةُ عِنْدَ عِكْرِمَةَ، فَقَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ حَمَلَ قُثَمَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَالْفَضْلَ خَلْفَهُ أَوْ قُثَمَ خَلْفَهُ وَالْفَضْلَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَيُّهُمْ شَرٌّ أَوْ أَيُّهُمْ خَيْرٌ.

سواری کے مالک کا کسی کو اپنے آگے بٹھانا

اور مالک کی اجازت سے آگے بیٹھ سکتا ہے ورنہ وہی حقدار ہے۔ عکرمہ کا بیان ہے کہ عکرمہ کے سامنے ذکر ہوا کہ سواری پر تین آدمیوں کا بیٹھنا بری بات ہے۔ اس پر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قثم کو اپنے آگے اور فضل کو اپنے پیچھے بٹھایا یا قثم کو پیچھے اور فضل کو آگے بٹھایا تھا۔ بتایئے کہ ان میں سے برا اور اچھا کون ہے۔

باب ۵۵۴

۹۰۷۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا أَنَا رَدِيفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا أَخِرَةُ الرَّحْلِ، فَقَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ، قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ حَقُّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ، قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ، فَقَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا فَعَلُوهُ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ.

حضور کا حضرت معاذ کو اپنے پیچھے بٹھانا

حضرت انس بن مالک کا بیان ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سواری پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا اور میرے اور آپ کے درمیان کجاوے کی پچھلی لکڑی کے سوا اور کوئی چیز حائل نہ تھی۔ فرمایا۔ اے معاذ! میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول خدا! حاضر ہوں اور خدمت کے لئے مستعد ہوں۔ پھر تھوڑی دیر چلنے کے بعد فرمایا۔ اے معاذ! میں عرض گزار ہوا یا رسول خدا! حاضر ہوں اور خدمت کیلئے مستعد ہوں۔ پھر تھوڑی دیر چلنے کے بعد فرمایا۔ اے معاذ! میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول خدا! حاضر ہوں اور خدمت کے لئے مستعد ہوں۔ فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر کیا حق ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر حق یہ ہے کہ اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ پھر تھوڑی دیر چلنے کے بعد فرمایا۔ اے معاذ بن جبل! میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ حاضر ہوں اور خدمت کیلئے مستعد ہوں۔ فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ پر بندوں کا کیا حق ہے جبکہ وہ ایسا کریں۔ میں عرض گزار ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پر ان کا حق یہ ہے کہ انہیں عذاب نہ دے۔

باب ۵۵۵ إِرْدَافِ الْمَرْأَةِ خَلْفَ الرَّجُلِ

۹۰۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ

سواری پر عورت کا مرد کے پیچھے بیٹھنا

یحییٰ بن ابی اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ خیبر سے واپس آ رہے تھے اور میں ابوطلحہ کے پیچھے بیٹھا ہوا

اللهُ عَنْهُ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ وَإِنِّي لَرَدِيفُ أَبِي طَلْحَةَ وَهُوَ يَسِيرُ وَبَعْضُ نِسَاءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدِيفُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ عَثَرَتِ النَّاقَةُ فَقُلْتُ الْمَرْأَةَ فَنَزَلْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا أُمُّكُمْ، فَشَدَدْتُ الرَّحْلَ وَرَكِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَنَا أَوْ رَأَى الْمَدِينَةَ قَالَ: آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ .

تھا اور وہ چل رہے تھے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک زوجہ مطہرہ آپ کے پیچھے سوار تھیں کہ اونٹنی پھسل گئی اور میں چلا کر عورت۔ پھر میں اتر گیا تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ تمہاری ماں ہیں۔ چنانچہ میں نے سواری کو کس دیا اور رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوار ہوگئے۔ جب ہم نزدیک آپہنچے یا مدینہ منورہ کو دیکھا تو آپ نے کہا۔ ہم واپس لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی حمد و ثنا بیان کرنے والے۔

بَابُ الِاسْتِلْقَاءِ وَوَضْعِ الرِّجْلِ عَلَى الْأُخْرَى .

چت لیٹ کر ایک پاؤں دوسرے پر رکھ لینا

۹۰۹ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ أَبْصَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْطَجِعُ فِي الْمَسْجِدِ رَافِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى .

عباد بن تمیم نے اپنے چچا حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے دیکھا کہ آپ نے اپنا ایک پیر اٹھا کر دوسرے پر رکھا ہوا تھا۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

كِتَابُ الْأَدَبِ

ادب کا بیان

بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ .

اللہ تعالیٰ نے انسان کو ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے کی وصیت فرمائی

۹۱۰ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ الْوَلِيدُ بْنُ عَيْزَارٍ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يَقُولُ حَدَّثَنَا صَاحِبُ هٰذِهِ الدَّارِ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى دَارِ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ؟ قَالَ الصَّلَاةُ عَلَى وَقْتِهَا قَالَ ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قَالَ ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ. قَالَ حَدَّثَنِي بِهِنَّ وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِي .

ابو عمرو شیبانی کا بیان ہے کہ ہمیں اس گھر والے نے بتایا اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر کی جانب اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے؟ فرمایا کہ نماز اپنے وقت پر پڑھنا۔ عرض کی کہ پھر کونسا؟ فرمایا کہ پھر والدین کے ساتھ نیکی کرنا۔ عرض کی کہ پھر کونسا؟ فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ ان کا بیان ہے کہ مجھ سے یہ تین چیزیں بیان فرمائیں، اگر میں اور پوچھتا تو آپ اور بتاتے۔

باب ۵۵۵ مَنْ اَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ

۹۱۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ شُبْرُمَةَ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِيْ قَالَ اُمُّكَ، قَالَ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ اُمُّكَ، قَالَ ثُمَّ مَنْ، قَالَ اُمُّكَ، قَالَ ثُمَّ مَنْ، قَالَ ثُمَّ اَبُوْكَ. وَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ وَيَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ مِثْلَهُ۔

باب ۵۵۵ لَا يُجَاهِدُ اِلَّا بِاِذْنِ الْاَبَوَيْنِ۔

۹۱۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا حَبِيْبٌ قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُجَاهِدُ، قَالَ لَكَ اَبَوَانِ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيْهِمَا فَجَاهِدْ۔

باب ۵۵۵ لَا يَسُبُّ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ۔

۹۱۳ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَكْبَرِ الْكَبَائِرِ اَنْ يَّلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ، قَالَ يَسُبُّ الرَّجُلُ اَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ اَبَاهُ وَيَسُبُّ اُمَّهُ۔

باب ۵۵۵ اِجَابَةِ دُعَاءِ مَنْ بَرَّ وَالِدَيْهِ۔

۹۱۴ - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَتَمَاشَوْنَ اَخَذَهُمُ

حسن سلوک کا لوگوں میں سب سے زیادہ مستحق کون ہے

ابو زرعہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟ فرمایا کہ تمہاری والدہ۔ عرض کی کہ پھر کون ہے؟ فرمایا کہ تمہاری والدہ ہے۔ عرض کی کہ پھر کون ہے؟ فرمایا کہ تمہاری والدہ ہے۔ عرض کی کہ پھر کون ہے؟ فرمایا کہ تمہارا والد ہے۔ اسی طرح ابن شبرمہ اور یحییٰ بن ایوب نے ابو زرعہ سے روایت کی ہے۔

والدین کی بغیر اجازت جہاد پر نہ جائے

مسدد، یحییٰ، سفیان اور شعبہ، حبیب بن ابو ثابت۔ محمد بن کثیر، سفیان، حبیب، ابو العباس نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی کہ کیا میں جہاد کروں؟ فرمایا کہ کیا تمہارے والدین زندہ ہیں؟ عرض کی ہاں۔ فرمایا تو ان کی خدمت کرو یہی تمہارا جہاد ہے۔

کوئی اپنے والدین کو گالی نہ دے

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک سب سے بڑے گناہوں میں سے یہ بھی ہے کہ آدمی اپنے والدین پر لعنت کرے۔ عرض کی گئی کہ کوئی اپنے والدین پر کس طرح لعنت کرتا ہے؟ فرمایا کہ آدمی دوسرے کے والد کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کے باپ اور اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔

والدین کے ساتھ نیکی کرنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین آدمی جا رہے تھے کہ انہیں بارش نے آلیا تو وہ پہاڑ کی غار میں چھپ گئے تو غار کے منہ پر پہاڑ کے اوپر سے ایک پتھر آ گرا اور وہ بند ہو کر رہ گئے چنانچہ

[illegible]

[illegible]

بِهٖ فَعَمَدَ اِلٰى ذٰلِكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيْهَا فَاَخَذَهٗ فَانْطَلَقَ بِهَا فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ مَا بَقِيَ فَفَرَجَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ۔

ہے اگر میں نے محض تیری رضا کے لئے کیا ہے تو باقی حصہ بھی ہٹا دے اسے کھول دے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اُن کے سامنے سے پتھر ہٹا دیا۔

بَابٌ ٥٦٢ عُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ مِنَ الْكَبَائِرِ ۔

والدین کی نافرمانی کبیرہ گناہ ہے۔

٩١٥ - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ وَرَّادٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوْقَ الْاُمَّهَاتِ وَمَنْعَ وَهَاتِ وَوَاْدَ الْبَنَاتِ وَكَرِهَ لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَاِضَاعَةَ الْمَالِ ۔

حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ماؤں کی نافرمانی تم پر حرام فرمائی ہے اور حق روکنا اور ناحق مانگنا اور بیٹیوں کو زندہ درگور کرنا اور کہنے سننے کو ناپسند فرمایا ہے۔ اور بے فائدہ بکثرت سوال کرنا اور مال کی بربادی بھی تمہارے لئے ناپسندیدہ ہے۔

٩١٦ - حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْوَاسِطِيُّ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ فَمَا زَالَ يَقُوْلُهَا حَتّٰى قُلْتُ لَا يَسْكُتُ ۔

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا میں تمہیں سب سے بڑے گناہ نہ بتاؤں۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ اللہ کے ساتھ شریک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔ اس وقت آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے کہ اٹھ بیٹھے اور فرمایا۔ خبردار اور جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی۔ پھر جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی۔ چنانچہ آپ بار بار یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ میں نے دل میں کہا کہ آپ خاموش نہیں ہوں گے۔

٩١٧ - حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَبَائِرَ اَوْ سُئِلَ عَنِ الْكَبَائِرِ فَقَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ فَقَالَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قَالَ قَوْلُ الزُّوْرِ اَوْ قَالَ شَهَادَةُ الزُّوْرِ قَالَ شُعْبَةُ وَاَكْثَرُ ظَنِّيْ اَنَّهٗ قَالَ شَهَادَةُ الزُّوْرِ ۔

عبید اللہ بن ابو بکر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبیرہ گناہوں کا ذکر کیا یا آپ سے کبیرہ گناہوں کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا۔ اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، کسی جان کو قتل کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔ پھر فرمایا کہ کیا میں کبیرہ گناہوں میں سے بڑا گناہ نہ بتاؤں؟ فرمایا کہ جھوٹی بات یا فرمایا جھوٹی گواہی۔ شعبہ کا گمان ہے کہ میرا غالب گمان یہی ہے کہ آپ نے جھوٹی گواہی کے متعلق فرمایا۔

بَابٌ ٥٦٣ صِلَةُ الْوَالِدِ الْمُشْرِكِ ۔

مشرک باپ سے صلہ رحمی

٩١٨ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ اَخْبَرَتْنِيْ اَسْمَاءُ ابْنَةُ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ اَتَتْنِيْ اُمِّيْ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں میری والدہ میرے پاس آئیں جو مسلمان نہ تھیں۔ پس میں نے نبی کریم

راغبة في عهد النبي صلى الله عليه وسلم فسألت النبي صلى الله عليه وسلم أأصلها؟ قال نعم. قال ابن عيينة فأنزل الله تعالى فيها: لا ينهاكم الله عن الذين لم يقاتلوكم في الدين.

باب ٢٣٥ صلة المرأة أمها ولها زوج

وقال الليث حدثني هشام عن عروة عن أسماء قالت قدمت أمي وهي مشركة في عهد قريش ومدتهم إذ عاهدوا النبي صلى الله عليه وسلم مع أبيها فاستفتيت النبي صلى الله عليه وسلم فقلت إن أمي قدمت وهي راغبة قال نعم صلي أمك.

٩١٩. حدثنا يحيى حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله أن عبد الله بن عباس أخبره أن أبا سفيان أخبره أن هرقل أرسل إليه فقال يعني النبي صلى الله عليه وسلم يأمرنا بالصلاة والصدقة والعفاف والصلة.

باب ٢٣٦ صلة الأخ المشرك

٩٢٠. حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا عبد العزيز بن مسلم حدثنا عبد الله بن دينار قال سمعت ابن عمر رضي الله عنهما يقول رأى عمر حلة سيراء تباع فقال يا رسول الله ابتع هذه والبسها يوم الجمعة وإذا جاءك الوفود قال إنما يلبس هذه من لا خلاق له فأتي النبي صلى الله عليه وسلم منها بحلل فأرسل إلى عمر بحلة فقال كيف ألبسها وقد قلت فيها ما قلت قال إني لم أعطكها لتلبسها ولكن تبيعها أو تكسوها فأرسل بها عمر إلى أخ له من أهل مكة قبل أن يسلم.

باب ٢٣٧ فضل صلة الرحم

٩٢١. حدثنا أبو الوليد حدثنا شعبة قال

صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کروں؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ ابن عیینہ کا قول ہے کہ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اللہ تمہیں ان سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین میں نہیں لڑے (سورۃ الممتحنہ)

عورت کا اپنی ماں سے خاوند کی موجودگی میں صلہ رحمی کرنا

عروہ نے اسماء سے روایت کی ہے کہ حضرت اسماء نے فرمایا کہ میری والدہ آئیں اور وہ مشرکہ تھیں [illegible] جب قریش نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے معاہدہ کیا تھا اور وہ اپنے باپ کے ساتھ تھیں۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میری والدہ آئی ہیں اور [illegible] فرمایا ہاں اپنی والدہ کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔

حضرت عبداللہ بن عباس کا بیان ہے کہ حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ ہرقل نے انہیں بلا بھیجا اور کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز، صدقہ، خیرات، پاکدامنی اور صلہ رحمی کا حکم فرماتے ہیں۔

مشرک بھائی کے ساتھ صلہ رحمی کرنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے ایک ریشمی جوڑا بکتا ہوا دیکھا تو عرض کی یا رسول اللہ اسے خرید لیجئے اور جمعہ کے دن اور جب وفود آئیں تو پہنا کیجئے۔ فرمایا اسے وہ پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس قسم کے جوڑے آئے تو آپ نے ایک حضرت عمر کو بھیج دیا۔ عرض گزار ہوئے میں اسے کیسے پہنوں جبکہ آپ اس کے بارے میں فرما چکے ہیں۔ فرمایا میں نے تمہیں پہننے کے لئے نہیں دیا بلکہ اسے فروخت کر دو یا کسی کو پہنا دو۔ پس حضرت عمر نے اسے مکہ مکرمہ میں اپنے بھائی کو بھیج دیا جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے۔

صلہ رحمی کی فضیلت

عثمان نے بیان کیا کہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی

أَخْبَرَنِي ابْنُ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ وَأَبُوهُ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُمَا سَمِعَا مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ، فَقَالَ الْقَوْمُ مَا لَهُ مَا لَهُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَبٌ مَا لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعْبُدُ اللَّهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ ذَرْهَا، قَالَ كَأَنَّهُ كَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ.

بَابُ إِثْمِ الْقَاطِعِ

٩٢٢۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ إِنَّ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ.

بَابُ مَنْ بُسِطَ لَهُ فِي الرِّزْقِ بِصِلَةِ الرَّحِمِ

٩٢٣۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْنٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَأَنْ يُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ.

٩٢٤۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ

اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ کسی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! مجھے کوئی عمل بتایئے جو جنت میں لے جائے۔ بہز نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی یا رسول اللہ! مجھے ایسا عمل بتایئے جو جنت میں لے جائے۔ لوگ کہنے لگے کہ اسے کیا ہوا؟ اسے کیا ہوا؟ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے ایک ضرورت ہے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو اور صلہ رحمی کرو۔ اب اسے چھوڑ دو۔ راوی کا بیان ہے کہ گویا اس وقت حضور اپنی سواری پر تھے۔

رشتہ داری توڑنا گناہ ہے۔

محمد بن جبیر بن مطعم کا بیان ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ رشتہ داری توڑنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

صلہ رحمی کے باعث رزق میں فراخی ہونا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس کو یہ بات اچھی لگتی ہے کہ اس کا رزق فراخ ہو اور اس کی عمر دراز ہو جائے تو اسے چاہیے کہ صلہ رحمی کیا کرے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کے

أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَيُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ.

بَابٌ: مَنْ وَصَلَ وَصَلَهُ اللَّهُ.

٩٢٥- حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي مُزَرِّدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمِّي سَعِيدَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْخَلْقَ حَتَّى إِذَا فَرَغَ مِنْ خَلْقِهِ قَالَتِ الرَّحِمُ هَذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ قَالَ نَعَمْ أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلَى يَا رَبِّ قَالَ فَهُوَ لَكِ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ.

٩٢٦- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الرَّحِمَ شِجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمَنِ فَقَالَ اللَّهُ مَنْ وَصَلَكِ وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهُ.

٩٢٧- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي مُزَرِّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الرَّحِمُ شِجْنَةٌ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعْتُهُ.

بَابٌ: يَبُلُّ الرَّحِمَ بِبَلَالِهَا.

٩٢٨- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِهَارًا غَيْرَ سِرٍّ

ملنا چاہیے کہ اس کی کشادگی ہو جائے اور اس کی عمر دراز ہو تو اسے چاہیے کہ صلہ رحمی کیا کرے۔

جو رشتہ داری جوڑے اللہ اس سے تعلق جوڑے گا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا یہاں تک کہ جب اس کی تخلیق سے فارغ ہوا تو رشتہ داری اس کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئی۔ یہ مقام اس کا ہے جو قطع رحمی سے تیری پناہ چاہے۔ فرمایا: ہاں، کیا تم اس پر راضی نہیں کہ جو تمہیں جوڑے میں اس سے تعلق جوڑوں اور جو تجھے توڑے میں اس سے تعلق توڑ لوں؟ عرض کی: اے رب! کیوں نہیں۔ فرمایا کہ یہ تیرے لیے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: تو کیا تمہارے یہ لچھن نظر آتے ہیں کہ اگر تمہیں حکومت ملے تو زمین میں فساد پھیلاؤ اور اپنے رشتے کاٹ دو۔ (سورہ محمد ۲۲)

ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک رشتہ داری رحمن سے ملی ہوئی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو تجھے ملائے گا میں اس سے ملوں گا اور جو تجھ سے قطع تعلق کرے گا میں اس سے قطع تعلق کروں گا۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رحم ایک شاخ ہے جو اسے ملائے گا میں اس سے ملوں گا اور جو اس سے تعلقات توڑے گا میں اس سے قطع تعلق کر لوں گا۔

رشتہ داری کو اس کی تری سے ہی تر رکھنا ہے۔

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آہستہ نہیں بلکہ آواز سے سنا کہ فلاں کی اولاد میرے دوست نہیں۔ عمرو کا بیان ہے کہ محمد بن جعفر کی کتاب میں اس جگہ خالی جگہ تھی کہ ابو فلاں کی اولاد

يَقُولُ إِنَّ آلَ أَبِي. قَالَ عَمْرٌو فِي كِتَابِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ بَيَاضٌ. لَيْسُوا بِأَوْلِيَائِي إِنَّمَا وَلِيِّيَ اللَّهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ. زَادَ عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ لَهُمْ رَحِمٌ أَبُلُّهَا بِبَلَاهَا يَعْنِي أَصِلُهَا بِصِلَتِهَا.

بَابٌ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ.

۹۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ وَالْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو وَفِطْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سُفْيَانُ لَمْ يَرْفَعْهُ الْأَعْمَشُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعَهُ حَسَنٌ وَفِطْرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ وَلَكِنِ الْوَاصِلُ الَّذِي إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا.

بَابُ مَنْ وَصَلَ رَحِمَهُ فِي الشِّرْكِ ثُمَّ أَسْلَمَ.

۹۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ أُمُورًا كُنْتُ أَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صِلَةٍ وَعَتَاقَةٍ وَصَدَقَةٍ هَلْ لِي فِيهَا مِنْ أَجْرٍ قَالَ حَكِيمٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْلَمْتَ عَلَى مَا سَلَفَ مِنْ خَيْرٍ. وَيُقَالُ أَيْضًا عَنْ أَبِي الْيَمَانِ أَتَحَنَّثُ. وَقَالَ مَعْمَرٌ وَصَالِحٌ وَابْنُ الْمُسَافِرِ أَتَحَنَّثُ. وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ التَّحَنُّثُ التَّبَرُّرُ. وَتَابَعَهُمْ هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ.

بَابُ مَنْ تَرَكَ صَبِيَّةَ غَيْرِهِ حَتَّى تَلْعَبَ بِهِ أَوْ قَبَّلَهَا أَوْ مَازَحَهَا.

۹۳۱۔ حَدَّثَنَا حِبَّانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ خَالِدٍ

نہیں۔ میرا ولی تو اللہ تعالیٰ ہے اور نیک مسلمان ہیں۔ قبیلہ کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ انہوں نے عنبسہ بن عبد الواحد، بیان، قیس حضرت عمرو بن العاص نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا۔ ہاں میری ان کے ساتھ رشتہ داری ہے جسے میں تری کے ساتھ تر رکھتا ہوں یعنی رشتہ داری کے حقوق ادا کرتا رہوں گا۔

بدلہ دینے والا صلہ رحمی کرنے والا نہیں ہے

اعمش، حسن بن عمرو اور فطر بن خلیفہ نے مجاہد بن جبیر سے اور انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔ سفیان کا بیان ہے کہ اعمش نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک مرفوعاً روایت نہیں کیا لیکن حسن اور فطر نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک مرفوعاً روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا۔ بدلہ دینے والا صلہ رحمی کرنے والا نہیں بلکہ صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ جب اس سے رشتہ توڑا جائے تو اسے ملائے۔

جس نے حالت شرک میں صلہ رحمی کی پھر مسلمان ہو گیا

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ انہیں حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ انہوں نے گزارش کی کہ یا رسول اللہ! ان کاموں کے بارے میں حضور کا کیا خیال ہے جن کو میں زمانہ جاہلیت میں کیا کرتا تھا جیسے صلہ رحمی، غلام آزاد کرنا اور صدقہ دینا، کیا مجھے ان کا اجر ملے گا؟ حضرت حکیم کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم اپنی سابقہ بھلائیوں کے سبب ہی دولت اسلام سے سرفراز ہوئے ہو۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ابو الیمان سے اتحنث مروی ہے۔ معمر، صالح، ابن مسافر نے اتحنث کہا ہے۔ ابن اسحاق کا قول ہے کہ التحنث صرف نیکی کرنا ہے۔ اسی طرح ہشام نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے۔

دوسرے کی بچی کو کھیلنے دینا یہاں تک کہ بوسہ دینا اور اس سے ہنسنا بولنا

حضرت ام خالد بنت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میں اپنے

بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ
قَالَتْ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ
أَبِي وَعَلَيَّ قَمِيصٌ أَصْفَرُ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: سَنَهْ سَنَهْ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: وَهِيَ بِالْحَبَشِيَّةِ
حَسَنَةٌ، قَالَتْ: فَذَهَبْتُ أَلْعَبُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ
فَزَبَرَنِي أَبِي، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
دَعْهَا، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَبْلِي
وَأَخْلِقِي، ثُمَّ أَبْلِي وَأَخْلِقِي، ثُمَّ أَبْلِي وَأَخْلِقِي، قَالَ
عَبْدُ اللَّهِ: فَبَقِيَتْ حَتَّى ذَكَرَ يَعْنِي مِنْ بَقَائِهَا.

بَابُ رَحْمَةِ الْوَلَدِ وَتَقْبِيلِهِ وَمُعَانَقَتِهِ

وَقَالَ ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ: أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبْرَاهِيمَ فَقَبَّلَهُ وَشَمَّهُ.

۹۳۲ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
مَهْدِيٌّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي يَعْقُوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ قَالَ:
كُنْتُ شَاهِدًا لِابْنِ عُمَرَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ دَمِ
الْبَعُوضِ، فَقَالَ: مِمَّنْ أَنْتَ؟ فَقَالَ: مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ،
قَالَ: انْظُرُوا إِلَى هَذَا يَسْأَلُنِي عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ وَقَدْ
قَتَلُوا ابْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَمِعْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: هُمَا رَيْحَانَتَايَ
مِنَ الدُّنْيَا.

۹۳۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ
الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ عُرْوَةَ
بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْهُ قَالَتْ: جَاءَتْنِي امْرَأَةٌ مَعَهَا
ابْنَتَانِ تَسْأَلُنِي، فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ،
فَأَعْطَيْتُهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا، ثُمَّ قَامَتْ
فَخَرَجَتْ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ: مَنْ يَلِي مِنْ هَذِهِ الْبَنَاتِ شَيْئًا
فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ.

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] سنہ سنہ [illegible] حبشی زبان [illegible] مہر نبوت [illegible]

بچے سے پیار کرنا، اسے بوسہ دینا اور گلے لگانا

ثابت نے انس سے روایت کی کہ حضور نے اپنے صاحبزادے ابراہیم کو لیکر بوسہ دیا اور سونگھا۔

[illegible] ابن عمر [illegible] عراق [illegible] نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible] عائشہ [illegible] نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

٩٢٤۔ حدثنا ابو الوليد حدثنا الليث حدثنا سعيد المقبري حدثنا عمرو بن سليم حدثنا ابو قتادة قال، خرج علينا النبي صلى الله عليه وسلم وامامة بنت ابي العاص على عاتقه فصلى فاذا ركع وضع واذا رفع رفعها۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب ہمارے پاس تشریف لائے اور حضرت امامہ بنت ابو العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آپ نے اپنے دوش مبارک پر اٹھایا ہوا تھا۔ پھر آپ نماز پڑھنے لگے تو جب رکوع میں جاتے تو انہیں اتار دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو انہیں اٹھا لیتے۔

٩٢٥۔ حدثنا ابو اليمان اخبرنا شعيب عن الزهري حدثنا ابو سلمة بن عبد الرحمن ان ابا هريرة رضي الله عنه قال، قبل رسول الله صلى الله عليه وسلم الحسن بن علي وعنده الاقرع بن حابس التميمي جالسا، فقال الاقرع ان لي عشرة من الولد ما قبلت منهم احدا فنظر اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال، من لا يرحم لا يرحم۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن بن علی کو بوسہ دیا اور اس وقت آپ کے پاس اقرع بن حابس تمیمی بیٹھے ہوئے تھے۔ اقرع نے کہا، میرے دس بیٹے ہیں لیکن میں نے ان میں سے کسی کو بوسہ نہیں دیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ جو رحم نہیں کرتا اُس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا۔

٩٢٦۔ حدثنا محمد بن يوسف حدثنا سفيان عن هشام عن عروة عن عائشة رضي الله عنها قالت جاء اعرابي الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال تقبلون الصبيان، فما نقبلهم، فقال النبي صلى الله عليه وسلم او املك لك ان نزع الله من قلبك الرحمة۔

عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ آپ لڑکوں کو بوسہ دیتے ہیں لیکن ہم تو انہیں بوسہ نہیں دیتے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل سے رحمت کو نکال دیا تو میں کیا کر سکتا ہوں۔

٩٢٧۔ حدثنا ابن ابي مريم حدثنا ابو غسان قال حدثني زيد بن اسلم عن ابيه عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قدم على النبي صلى الله عليه وسلم سبي فاذا امراة من السبي قد تحلب ثديها تسقي اذا وجدت صبيا في السبي اخذته فالصقته ببطنها وارضعته، فقال لنا النبي صلى الله عليه وسلم، اترون هذه طارحة ولدها في النار، قلنا لا وهي تقدر على ان لا تطرحه، فقال الله ارحم بعباده من هذه بولدها۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس چند قیدی لائے گئے جن میں ایک عورت بھی قید کر کے لائی گئی تھی۔ اس قیدی عورت کی چھاتیوں سے دودھ بہہ رہا تھا۔ جب وہ قیدیوں میں کسی بچے کو دیکھتی تو اسے اٹھا کر سینے سے لگاتی اور دودھ پلانے لگی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا کیا تمہارے خیال میں یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں ڈال سکتی ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ نہیں جبکہ یہ اس کی قدرت رکھتی ہے کہ ایسا نہ کرے۔ پس فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے زیادہ مہربان ہے جتنی یہ اپنے بچے پر ہے۔

باب ۵۲۵: جَعَلَ اللّٰهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ۔

۹۲۸۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ جَعَلَ اللّٰهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ جُزْءًا وَأَنْزَلَ فِي الْأَرْضِ جُزْءًا وَاحِدًا فَمِنْ ذٰلِكَ الْجُزْءِ يَتَرَاحَمُ الْخَلْقُ حَتّٰى تَرْفَعَ الْفَرَسُ حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا خَشْيَةَ أَنْ تُصِيبَهُ۔

باب ۵۲۶: قَتْلِ الْوَلَدِ خَشْيَةَ أَنْ يَأْكُلَ مَعَهُ۔

۹۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ ثُمَّ قَالَ أَيٌّ قَالَ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ أَنْ يَأْكُلَ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ۔ وَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيقَ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ۔

باب ۵۲۷: وَضْعِ الصَّبِيِّ فِي الْحِجْرِ۔

۹۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ صَبِيًّا فِي حِجْرِهِ يُحَنِّكُهُ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَتْبَعَهُ۔

باب ۵۲۸: وَضْعِ الصَّبِيِّ عَلَى الْفَخِذِ۔

۹۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَارِمٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا تَمِيمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ يُحَدِّثُهُ أَبُو عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ

اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے کیے ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے کیے ہیں، چنانچہ ننانوے حصے اپنے پاس رکھے اور ایک حصہ زمین پر اتار دیا۔ مخلوق جو ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے یہ اسی ایک حصے سے ہے یہاں تک کہ گھوڑی جو اپنے بچے کو تکلیف پہنچنے کے ڈر سے اس سے اپنا سم اٹھا لیتی ہے یہ بھی اسی ایک حصے سے ہے

اولاد کو اس ڈر سے قتل کرنا کہ اس کے ساتھ کھائے گی

عمرو بن شرحبیل کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ فرمایا کہ تم خدا کا کسی کو شریک ٹھہراؤ حالانکہ اس نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ عرض کی کہ پھر کون سا؟ فرمایا کہ تم اپنی اولاد کو اس ڈر سے قتل کر دو کہ تمہارے ساتھ کھائے گی۔ عرض کی کہ پھر کون سا؟ فرمایا کہ تم اپنے ہمسائے کی بیوی سے بدکاری کرو۔ اور اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی: اور جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے (الفرقان، آیت ۶۸)

بچے کو گود میں لینا

عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بچے کو گود میں لے کر اس کو گھٹی دی تو اس نے آپ کے اوپر پیشاب کر دیا، پس آپ نے پانی منگا کر اس پر بہا دیا۔

بچے کو ران پر بٹھانا

حضرت ابو عثمان نہدی نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پکڑ کر اپنی ران پر بٹھا لیا کرتے اور امام حسن کو اپنی دوسری ران پر بٹھاتے

عنهما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يأخذني فيقعدني على فخذه ويقعد الحسن على فخذه الأخرى ثم يضمهما ثم يقول اللهم ارحمهما فإني أرحمهما. وعن علي قال حدثنا يحيى حدثنا سليمان عن أبي عثمان قال التيمي فوقع في قلبي منه شيء قلت حدثت به كذا وكذا فلم أسمعه من أبي عثمان فنظرت فوجدته عندي مكتوبا فيما سمعت.

پھر دونوں کو اپنے ساتھ چمٹا لیتے اور دعا کرتے: اے اللہ! ان دونوں پر رحم فرما۔ کیونکہ میں بھی ان پر رحم کرتا ہوں۔ تیمی کا بیان ہے کہ میرے دل میں یہ خیال گزرا کہ میں نے ابو عثمان سے کتنی حدیثیں سنی ہیں لیکن یہ حدیث تو نہیں سنی۔ جب میں نے اپنی بیاض دیکھی تو اس میں یہ حدیث اسی طرح لکھی ہوئی پائی۔

باب حسن العهد من الإيمان

٩٢٢ - حدثنا عبيد بن إسماعيل حدثنا أبو أسامة عن هشام عن أبيه عن عائشة رضي الله عنها قالت ما غرت على امرأة ما غرت على خديجة ولقد هلكت قبل أن يتزوجني بثلاث سنين لما كنت أسمعه يذكرها ولقد أمره ربه أن يبشرها ببيت في الجنة من قصب وإن كان ليذبح الشاة ثم يهدي في خلتها منها.

وعدہ پورا کرنا ایمان کا حصہ ہے

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: مجھے کسی عورت پر اتنا رشک نہیں آیا جتنا حضرت خدیجہ پر حالانکہ وہ میرے نکاح سے تین سال پہلے وفات پا گئی تھیں، کیونکہ میں حضور کو اکثر ان کا ذکر کرتے سنتی نیز حضور کو آپ کے رب نے حکم فرمایا تھا کہ انہیں جنت میں موتی کے محل کی بشارت دے دو اور جب بکری ذبح فرماتے تو ان کی سہیلیوں کے ہاں بھیجتے۔

ف: یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۳۳۲، ۳۳۳ اور ۹۲۳ میں بھی گزر چکا ہے ——— محبت کا یہی تقاضا ہے کہ محبوب کا ذکر تعریف کے ساتھ کثرت سے زبان پر آتا ہے اور محبوب کی وفات کے بعد بھی اسے بھلایا نہیں جاتا، بلکہ یہ بھی محبت کا تقاضا ہے کہ آدمی محبوب کے پیاروں سے بھی پیار کرتا ہے اور حسن سلوک کے وقت انہیں دوسروں پر ترجیح دیتا ہے۔ محبت کے یہ تمام تقاضے بتاتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنی پہلی زوجہ مطہرہ اور امت محمدیہ کی ماں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کتنی محبت تھی جو حضور کی زبان مبارک سے اکثر ان کی تعریف سن کر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لیے باعث رشک تھا کیونکہ اپنے وقت میں یہ محبوب کی ہمدم ہیں۔ ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم.

باب فضل من يعول يتيما

٩٢٣ - حدثنا عبد الله بن عبد الوهاب قال حدثني عبد العزيز بن أبي حازم قال حدثني أبي قال سمعت سهل بن سعد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أنا وكافل اليتيم في الجنة هكذا وقال بإصبعيه السبابة والوسطى.

یتیم کی پرورش کرنے کی فضیلت

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے اور آپ نے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کے ساتھ اشارہ فرمایا۔

باب الساعي على الأرملة

بیواؤں کے لئے محنت کرنے والا

۹۲۴ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ كَالَّذِي يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ.

۹۲۵ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيلِيِّ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ مَوْلَى ابْنِ مُطِيعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

بَابُ السَّاعِي عَلَى الْمِسْكِينِ

۹۲۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَأَحْسِبُهُ قَالَ يَشُكُّ الْقَعْنَبِيُّ: كَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ.

بَابُ رَحْمَةِ النَّاسِ وَالْبَهَائِمِ

۹۲۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ: أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُونَ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً فَظَنَّ أَنَّا اشْتَقْنَا أَهْلَنَا وَسَأَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا فِي أَهْلِنَا فَأَخْبَرْنَاهُ، وَكَانَ رَفِيقًا رَحِيمًا، فَقَالَ: ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي، وَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ.

۹۲۸ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ،

حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا — بیوہ اور مسکین کے لئے کوشش کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے یا اس شخص کی مانند جو دن کو روزہ رکھے اور رات کو قیام کرے۔

(اسماعیل، مالک، ثور بن زید، ابو الغیث، ابو ہریرہ)

● حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گزشتہ حدیث کے مطابق مروی ہے۔

مسکین کے لئے محنت کرنے والا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیوہ اور مسکین کے لئے کوشش کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔ قعنبی کو شک ہے کہ امام مالک نے یہ بھی فرمایا کہ اس شب بیدار کی طرح ہے جو [illegible] سست نہیں کرتا اور اس روزہ دار کی طرح ہے جو افطار نہیں کرتا۔

لوگوں اور جانوروں پر رحم کرنا

ابو سلیمان حضرت مالک بن الحویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے [illegible]

[illegible]

بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هَذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِي كَانَ بَلَغَ بِي فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهُ ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ أَجْرًا فَقَالَ: فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ.

پانی پیا پھر باہر نکلا تو دیکھا کہ ایک کتا ہانپ رہا ہے اور پیاس کے مارے کیچڑ چاٹ رہا ہے۔ اس آدمی نے خیال کیا کہ اس کتے کو بھی پیاس کی ویسی ہی تکلیف پہنچی ہے جیسی مجھے پہنچی تھی۔ چنانچہ وہ کنوئیں میں اترا اور اپنے موزے میں پانی بھر کر اسے منہ سے پکڑ کر باہر نکلا اور کتے کو پانی پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کو قبول فرمایا اور اس کی مغفرت فرما دی۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا جانوروں کے ساتھ احسان کرنے پر بھی ہمیں ثواب ملتا ہے؟ فرمایا: ہر جگر والے جاندار کے ساتھ نیکی کرنے کا ثواب ہے۔

۹۴۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةٍ وَقُمْنَا مَعَهُ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ: اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا، فَلَمَّا سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْأَعْرَابِيِّ: لَقَدْ حَجَّرْتَ وَاسِعًا، يُرِيدُ رَحْمَةَ اللَّهِ.

ابو سلمہ بن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے تو ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ دوران نماز ایک دیہاتی نے کہا: اے اللہ! مجھ پر اور محمد پر رحم فرما اور ہمارے ساتھ کسی اور پر رحم نہ کر۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو اعرابی سے فرمایا: تم نے ایک وسیع چیز کو تنگ کر دیا۔ اس سے مراد اللہ کی رحمت تھی۔

۹۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ فِي تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ [illegible] جَسَدِهِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى.

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ تم مسلمانوں کو دیکھو گے کہ [illegible] بخار وغیرہ میں اس کا شریک ہو جاتا ہے۔

ف: یہ مضمون اس جلد کی حدیث ۱۳۳ [illegible] میں بیان ہو چکا ہے کہ ایک آدمی پیاسے کتے کو پانی پلانے پر بخشا گیا۔ جانے غور ہے کہ پھر پیاسے انسان کو یا پیاسے مسلمان کو پانی پلانا کیا درجہ رکھتا ہوگا؟ —— ایک بھوکے مسلمان کو کھانا کھلانے کا اجر کیا ہوگا؟ —— واقعی ہمارے اسلاف کی اس بات پر پوری نظر رہتی تھی۔ وہ اپنے بھوکے اور پیاسے مسلمان بھائیوں کو تڑپتے نہیں دیکھ سکتے تھے بلکہ پہلے انہیں کھلاتے پلاتے اور بعد میں آپ کھاتے پیتے تھے۔ ایسا کرکے انہیں دلی مسرت ہوتی تھی۔ وہ [illegible] سمجھتے تھے کہ ایسا کرنا ان کا [illegible] زمانے کا دور اس کے [illegible] ہمارے اسلاف سب مسلمانوں کو ایک جسم کے اعضا شمار کرتے تھے اور دوسرے کے دکھ درد میں برابر کے شریک ہوتے تھے جبکہ آج ہم میں سے اکثر مسلمان کہلانے والے اپنے مسلمان بھائیوں کو دکھ دیتے انہیں تنگ کرنے اور ستانے کی کوشش میں ہیں۔ [illegible] مسلمانوں کو اپنے بھائی سمجھنے کی توفیق [illegible]

فرمائے۔ آمین۔

اس جلد کی حدیث ۹۵۲ اور ۹۳۴ میں واضح طور پر بیان ہے کہ جو شخص بندوں پر رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں کیا جائے گا اور حدیث ۹۵۴ میں تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین دفعہ خدا کی قسم کھا کر فرمایا کہ وہ آدمی مسلمان ہی نہیں ہے جس کا ہمسایہ اس کی ایذا رسانی سے بے خوف نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے مسلمان بھائیوں کے لیے سراپا رحمت اور باعث تسکین قلب بنائے۔ آمین۔

۹۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ غَرَسَ غَرْسًا فَأَكَلَ مِنْهُ إِنْسَانٌ أَوْ دَابَّةٌ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةً۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کوئی مسلمان درخت لگائے پھر اس سے کوئی انسان یا جانور کھائے تو لگانے والے کی طرف سے وہ صدقہ شمار ہوتا ہے۔

۹۵۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ۔

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا۔

بَابُ الْوَصَاةِ بِالْجَارِ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى

پڑوسی کے حق میں وصیت کرنے کا

وَاعْبُدُوا اللهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا إِلَى قَوْلِهِ مُخْتَالًا فَخُورًا۔

اور ارشاد الٰہی ہے۔ اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کا شریک کسی کو نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ سے بھلائی کرو ... مختالاً فخوراً (سورۃ النساء آیت ۳۶)

۹۵۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا زَالَ يُوصِينِي جِبْرِيلُ بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام ہمیشہ مجھے ہمسائے کے بارے میں وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے خیال آنے لگا کہ شاید اسے اس کا وارث بنا دیا جائے گا۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام ہمیشہ مجھے ہمسائے کے متعلق حکم پہنچاتے رہے یہاں تک کہ میں نے خیال کیا کہ عنقریب اسے اس کا وارث بنا دیا جائے گا۔

بَابُ إِثْمِ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ

جس کی ایذا رسانی سے اس کا ہمسایہ بے خوف نہیں

يُوبِقْهُنَّ: يُهْلِكْهُنَّ، مَوْبِقًا

يُهْدِيهَا.

٩٥٤۔ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، وَاللهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللهِ لَا يُؤْمِنُ قِيلَ وَمَنْ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ الَّذِي لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَايِقَهُ. تَابَعَهُ شَبَابَةُ وَأَسَدُ بْنُ مُوسَى وَقَالَ حُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ وَشُعَيْبُ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

بَابٌ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا.

٩٥٥۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ هُوَ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ.

بَابٌ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ.

٩٥٦۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ.

٩٥٧۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ سَمِعَتْ أُذُنَايَ وَأَبْصَرَتْ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وہ شخص مومن نہیں جس کا ہمسایہ اس کی ایذاؤں سے بے خوف نہ ہو

سعید نے ابو شریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خدا کی قسم وہ ایمان والا نہیں، خدا کی قسم وہ ایمان والا نہیں، خدا کی قسم وہ ایمان والا نہیں عرض کی گئی یا رسول اللہ! کون؟ فرمایا کہ جس کا ہمسایہ اس کی ایذاؤں سے بے خوف نہیں۔ اسی طرح شبابہ اور اسد بن موسیٰ سے اس کی روایت کی ہے۔ حمید بن اسود، عثمان بن عمر اور ابوبکر بن عیاش اور شعیب بن اسحاق، ابن ابی ذئب مقبری نے بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کی روایت کی ہے۔

کوئی عورت اپنی پڑوسن کی تحقیر نہ کرے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے۔ اے مسلمان عورتو! تم میں سے کوئی عورت اپنی پڑوسن کی تذلیل و تحقیر نہ کرے اگرچہ وہ بکری کے کھر بھیجے۔

جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے ہمسائے کو نہ ستائے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے ہمسائے کو نہ ستائے جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اچھی بات منہ سے نکالے یا خاموش رہے۔

حضرت ابو شریح عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے دونوں کانوں نے سنا اور میری دونوں آنکھوں نے دیکھا جبکہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مصروف تکلم تھے چنانچہ آپ نے فرمایا کہ جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا

فَقَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ قَالُوا: وَمَا جَائِزَتُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: يَوْمُهُ وَلَيْلَتُهُ، وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ، فَمَا كَانَ وَرَاءَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهِ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ۔

سے اسے چاہیے کہ اپنے ہمسائے کی عزت کرے اور جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت دستور کے مطابق کرے۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! دستور کیا ہے؟ فرمایا کہ ایک دن رات، مہمانی تین دن تک ہے اور جو اس کے علاوہ ہو وہ صدقہ ہے۔ نیز جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے؟ اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہنا چاہیے۔

بَابُ حَقِّ الْجِوَارِ فِي قُرْبِ الْأَبْوَابِ

ہمسائیگی کا حق دروازوں کی نزدیکی کے مطابق ہے۔

۹۵۸۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عِمْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي جَارَيْنِ فَإِلَى أَيِّهِمَا أُهْدِي؟ قَالَ: إِلَى أَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! میرے دو ہمسائے ہیں، پس میں ان میں سے کس کے لئے تحفہ بھیجا کروں؟ فرمایا کہ ان میں سے جو دروازے کے لحاظ سے تمہارے زیادہ قریب ہے۔

بَابُ كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ

نیک کام کرنا بھی صدقہ ہے

۹۵۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بھی نیک کام کیا جائے وہ صدقہ ہے (یعنی اس کا صدقہ کی طرح ثواب ملتا ہے)۔

۹۶۰۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ، قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: فَيَعْمَلُ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ، قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَوْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: فَيُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ، قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: فَيَأْمُرُ بِالْخَيْرِ أَوْ قَالَ بِالْمَعْرُوفِ، قَالَ: فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: فَيُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهُ لَهُ صَدَقَةٌ۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر مسلمان کے لئے صدقہ ضروری ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اگر یہ کام نہ کر سکے تو؟ فرمایا کہ اپنے ہاتھ سے کام کرے، جس سے اپنی ذات کو فائدہ پہنچائے اور صدقہ کرے۔ لوگوں نے عرض کی کہ اگر اس کی طاقت نہ رکھتا ہو یا ایسا نہ کر سکے تو؟ فرمایا کہ فریاد کرنے والے حاجت مند کی مدد کرے۔ عرض گزار ہوئے کہ اگر ایسا نہ کر سکے تو؟ فرمایا نیکی کا حکم کرے یا فرمایا کہ نیکی کرے۔ لوگوں نے عرض کی کہ اگر یہ بھی نہ کر سکے تو؟ فرمایا برائی سے رکا رہے کیونکہ یہی اس کے لئے صدقہ ہے۔

بَابُ طِيبِ الْكَلَامِ۔ وَقَالَ

اچھی طرح گفتگو کرنا

أبو هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم: الكلمة الطيبة صدقة.

٩٦١- حدثنا أبو الوليد حدثنا شعبة قال أخبرني عمرو عن خيثمة عن عدي بن حاتم قال: ذكر النبي صلى الله عليه وسلم النار فتعوذ منها وأشاح بوجهه، ثم ذكر النار فتعوذ منها وأشاح بوجهه، قال شعبة أما مرتين فلا أشك، ثم قال: اتقوا النار ولو بشق تمرة، فإن لم تجد فبكلمة طيبة.

باب ٥٩١ الرفق في الأمر كله.

٩٦٢- حدثنا عبد العزيز بن عبد الله حدثنا إبراهيم بن سعد عن صالح عن ابن شهاب عن عروة بن الزبير أن عائشة رضي الله عنها زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت: دخل رهط من اليهود على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا السام عليكم، قالت عائشة ففهمتها فقلت وعليكم السام واللعنة، قالت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: مهلا يا عائشة إن الله يحب الرفق في الأمر كله، فقلت يا رسول الله أولم تسمع ما قالوا؟ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: قد قلت وعليكم.

٩٦٣- حدثنا عبد الله بن عبد الوهاب حدثنا حماد بن زيد عن ثابت عن أنس بن مالك أن أعرابيا بال في المسجد فقاموا إليه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لا تزرموه، ثم دعا بدلو من ماء فصب عليه.

باب ٥٩٢ تعاون المؤمنين بعضهم بعضا.

٩٦٤- حدثنا محمد بن يوسف حدثنا

حضرت ابوہریرہ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ اچھی بات کہنا بھی صدقہ ہے۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوزخ کا ذکر فرمایا۔ پھر اس سے پناہ مانگی اور چہرہ پھیر لیا۔ پھر دوزخ کا ذکر فرمایا، اس سے پناہ مانگی اور چہرہ پھیر لیا۔ شعبہ کا بیان ہے کہ دو مرتبہ کے بارے میں مجھے کوئی شک نہیں ہے۔ پھر فرمایا کہ دوزخ سے بچو اگرچہ کھجور کا ایک حصہ ہی دے کر۔ اگر یہ دستیاب نہ ہو سکے تو اچھی بات کہہ کر بچنا ہے۔

ہر معاملے میں نرمی سے کام لینا

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہودیوں کی ایک جماعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی تو انہوں نے کہا۔ السام علیکم۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں ان کی گفتگو کو سمجھ گئی اور میں نے کہا کہ تم پر موت اور لعنت ہو۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! ٹھہر جاؤ، اللہ تعالیٰ ہر کام میں نرمی کو پسند فرماتا ہے۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! کیا آپ نے سنا نہیں کہ انہوں نے کیا کہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے کہہ دیا تھا کہ تم پر۔

ثابت نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو لوگ اسے مارنے کے لئے اٹھے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا پیشاب نہ روکو۔ پھر آپ نے ایک ڈول پانی کا منگا کر اس کے اوپر بہا دیا۔

مسلمانوں کا ایک دوسرے کی مدد کرنا

ابو بردہ نے اپنے دادا حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ

سُفْيَانُ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي جَدِّي، أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا إِذْ جَاءَ رَجُلٌ يَسْأَلُ أَوْ طَالِبُ حَاجَةٍ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ اشْفَعُوا فَلْتُؤْجَرُوا وَلْيَقْضِ اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا شَاءَ۔

تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لیے دیوار کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے کو مضبوط کرتا ہے۔ پھر آپ نے انگشت ہائے مبارک کو آپس میں پیوست کر کے بتایا۔ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز تھے کہ ایک آدمی سوال کرنے یا کسی حاجت کا طالب ہو کر آیا تو آپ نے چہرۂ انور ہماری طرف پھیر کر فرمایا: تم سفارش کرو کہ تمہیں ثواب ملے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی زبان پر جو چاہتا ہے جاری فرماتا ہے۔

الحمد للہ کہ چوبیسواں پارہ ختم ہوا

پارہ — ۲۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

باب ۵۹۲ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى: مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهُ نَصِيْبٌ مِّنْهَا وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهُ كِفْلٌ مِّنْهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا. كِفْلٌ نَصِيْبٌ. قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى: كِفْلَيْنِ اَجْرَيْنِ بِالْحَبَشِيَّةِ۔

اچھی یا نیکی سفارش کرنے والا بھی حصہ دار ہے

ارشاد باری ہے جو اچھی شفاعت کرے گا اسے اس میں حصہ ملے گا اور جو بری سفارش کرے گا اسے اس میں سے حصہ ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے (سورۃ النساء آیت ۸۵) کفل حصہ۔ ابو موسیٰ کا قول ہے کہ کفلین حبشی زبان میں دوہری مزدوری کو کہتے ہیں۔

۹۶۵ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ اِذَا اَتَاهُ السَّائِلُ اَوْ صَاحِبُ الْحَاجَةِ قَالَ: اِشْفَعُوْا فَلْتُؤْجَرُوْا وَلْيَقْضِ اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ رَسُوْلِهِ مَا شَاءَ۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کوئی سائل یا صاحب حاجت آتا تو آپ حاضرین سے فرماتے کہ اس کی سفارش کرو تاکہ تمہیں بھی اجر ملے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی زبان پر جو بات چاہے پوری فرما دیتا ہے۔

باب ۵۹۳ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا۔

حضور فحش گو نہ تھے اور نہ فحش گوئی کے قریب پھٹکتے تھے۔

۹۶۶ ـ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ سَمِعْتُ مَسْرُوْقًا قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو حِيْنَ قَدِمَ مَعَ مُعَاوِيَةَ اِلَى الْكُوْفَةِ فَذَكَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا، وَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ مِنْ اَخْيَرِكُمْ اَحْسَنَكُمْ خُلُقًا۔

مسروق نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ مسروق کا بیان ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمرو کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ حضرت معاویہ کوفہ میں تشریف لائے ہوئے تھے۔ اس وقت انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضور نہ فحش گو تھے اور نہ فحش گوئی کے قریب پھٹکتے تھے۔ نیز ان کا یہ بھی بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سب سے بہتر وہ آدمی ہے جس کا خلق سب سے اچھا ہے۔

ف: انسان کی پہچان اخلاق سے ہوتی ہے۔ ملازمت، مال اور رنگ کے ساتھ رہتا تو ایسی چیز ہے جس کے باعث کوئی کسی کو اچھا یا برا سمجھتا ہے۔ ہر شخص یہی چاہتا ہے کہ اسے اچھا سمجھا جائے تو ضروری ہے کہ اپنے اخلاق کی اصلاح کی جائے یعنی ...

وہ فحش گو اور فحش کرنے والے نہ تھے [illegible]

۹۶۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ يَهُودَ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكُمْ. فَقَالَتْ عَائِشَةُ عَلَيْكُمْ وَلَعَنَكُمُ اللَّهُ وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ قَالَ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ وَإِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ قَالَتْ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا، قَالَ أَوَلَمْ تَسْمَعِي مَا قُلْتُ رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ فَيُسْتَجَابُ لِي فِيهِمْ وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِيَّ.

عبد اللہ بن ابو ملیکہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ کچھ یہودی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور انہوں نے کہا کہ تمہیں موت۔ حضرت عائشہ نے جواب دیا کہ تمہارے اوپر ہو اور اللہ تم پر لعنت کرے اور تم پر اللہ کا غضب ہو۔ حضور نے فرمایا کہ اے عائشہ! جانے دو، نرمی اختیار کرو، سختی اور بدکلامی سے بچو۔ عرض کی کیا آپ نے نہیں سنا جو انہوں نے کہا؟ فرمایا کیا تم نے نہیں سنا جو میں نے کہا، میں نے وہی بات ان پر لوٹا دی۔ پس ان کے بارے میں میرے الفاظ تو قبولیت حاصل کر لیں گے لیکن ان کے الفاظ میرے حق میں قبول نہیں ہوں گے۔

۹۶۸ - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا أَبُو يَحْيَى هُوَ فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِلَالِ بْنِ أُسَامَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّابًا وَلَا فَحَّاشًا وَلَا لَعَّانًا كَانَ يَقُولُ لِأَحَدِنَا عِنْدَ الْمَعْتَبَةِ مَا لَهُ تَرِبَ جَبِينُهُ.

ہلال بن اسامہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گالی دینے والے، فحش گوئی کرنے والے اور لعنت بھیجنے والے نہ تھے۔ آپ ہم میں سے کسی کو غصے کے وقت صرف اتنا کہتے کہ اسے کیا ہوا، اس کی پیشانی خاک آلودہ۔

۹۶۹ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَآهُ قَالَ بِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ وَبِئْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ تَطَلَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ وَانْبَسَطَ إِلَيْهِ فَلَمَّا انْطَلَقَ الرَّجُلُ قَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ حِينَ رَأَيْتَ الرَّجُلَ قُلْتَ لَهُ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ تَطَلَّقْتَ فِي وَجْهِهِ وَانْبَسَطْتَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ مَتَى عَهِدْتِنِي فَحَّاشًا إِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ شَرِّهِ.

عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہونے کی اجازت مانگی۔ جب آپ نے اسے دیکھا تو فرمایا: رشتہ داروں کا برا بھائی اور برا بیٹا۔ جب وہ بیٹھ گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خندہ پیشانی اور کشادہ دلی سے پیش آئے۔ جب وہ آدمی چلا گیا تو حضرت عائشہ صدیقہ عرض گزار ہوئیں۔ یا رسول اللہ! جب آپ نے اس آدمی کو دیکھا تو یہ فرمایا تھا اور پھر آپ اس کے ساتھ خندہ پیشانی اور کشادہ دلی سے پیش آئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ تم نے مجھے فحش گو کب پایا؟ بیشک قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے برا آدمی وہ ہوگا جس سے اس کی برائی کے باعث لوگ کنارہ کش ہو جائیں۔

باب ۹۵۵ حسن الخلق والسخاء وما يكره من البخل، وقال ابن عباس كان النبي صلى الله عليه وسلم اجود الناس واجود ما يكون في رمضان، وقال ابو ذر لما بلغه مبعث النبي صلى الله عليه وسلم قال لاخيه اركب الى هذا الوادي فاسمع من قوله فرجع فقال رأيته يأمر بمكارم الاخلاق۔

۹۷۰۔ حدثنا عمرو بن عون حدثنا حماد هو ابن زيد عن ثابت عن انس رضی قال كان النبي صلى الله عليه وسلم احسن الناس واجود الناس واشجع الناس، ولقد فزع اهل المدينة ذات ليلة فانطلق الناس قبل الصوت فاستقبلهم النبي صلى الله عليه وسلم قد سبق الناس الى الصوت وهو يقول لن تراعوا لن تراعوا، وهو على فرس لابي طلحة عري ما عليه سرج في عنقه سيف فقال لقد وجدته بحرا او انه لبحر۔

۹۷۱۔ حدثنا محمد بن كثير حدثنا سفيان عن ابن المنكدر قال سمعت جابرا رضي الله عنه يقول ما سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن شيء قط فقال لا۔

۹۷۲۔ حدثنا عمر بن حفص حدثنا ابي حدثنا الاعمش قال حدثني شقيق عن مسروق قال كنا جلوسا مع عبد الله بن عمرو يحدثنا اذ قال لم يكن رسول الله صلى الله عليه وسلم فاحشا ولا متفحشا، وانه كان يقول ان خياركم احاسنكم اخلاقا۔

۹۷۳۔ حدثنا سعيد بن ابي مريم حدثنا ابو غسان قال حدثني ابو حازم عن سهل بن

حسن اخلاق اور سخاوت اور بخل کی برائی ۔

ابن عباس کا قول ہے کہ حضور تمام لوگوں سے بڑھ کر سخی تھے اور رمضان میں آپ کی سخاوت اور بڑھ جاتی جب ابو ذر نے

حضور کے مبعوث ہونے کی خبر سنی تو اپنے بھائی سے کہا کہ سوار ہو کر اس وادی میں جاؤ اور اس شخص کی باتیں سنو جب وہ واپس لوٹا تو اس نے کہا، میں نے اسے اچھے اخلاق کا حکم دیتے ہوئے دیکھا ہے۔

ثابت کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے بڑھ کر حسین، سب سے زیادہ سخی اور سب سے بہادر تھے ایک رات اہل مدینہ کو خطرہ محسوس ہوا تو لوگ خطرہ کی طرف دوڑے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے آتے ہوئے ملے جو سب لوگوں سے پہلے خطرہ کا مقام جانچ چکے تھے اور آپ فرما رہے تھے کہ ڈرو مت اور آپ حضرت ابو طلحہ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر بغیر زین کے سوار ہو گئے تھے اور تلوار آپ کی گردن میں لٹک رہی تھی۔ پھر فرمایا کہ میں نے اسے گھوڑے کی طرح پایا، یا کہا کہ یہ تو دریا جیسی ہے۔

محمد بن المنکدر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب بھی کوئی سوال کیا گیا تو آپ نے کبھی یہ نہیں فرمایا کہ نہیں ۔

مسروق کا بیان ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ انہوں نے ہم سے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحش گو اور فحش گوئی کے قریب بھٹکنے والے نہ تھے اور حضور فرمایا کرتے کہ تم میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق سب سے اچھے ہیں ۔

ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ایک عورت چادر لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں

سَعْدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبُرْدَةٍ فَقَالَ سَهْلٌ لِلْقَوْمِ: أَتَدْرُونَ مَا الْبُرْدَةُ؟ فَقَالَ الْقَوْمُ هِيَ شَمْلَةٌ، فَقَالَ سَهْلٌ هِيَ شَمْلَةٌ مَنْسُوجَةٌ فِيهَا حَاشِيَتُهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَكْسُوكَ هٰذِهِ فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا فَلَبِسَهَا، فَرَآهَا عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الصَّحَابَةِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا أَحْسَنَ هٰذِهِ فَاكْسُنِيهَا، فَقَالَ نَعَمْ. فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَامَهُ أَصْحَابُهُ قَالُوا مَا أَحْسَنْتَ حِينَ رَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا مُحْتَاجًا إِلَيْهَا ثُمَّ سَأَلْتَهُ إِيَّاهَا وَقَدْ عَرَفْتَ أَنَّهُ لَا يُسْأَلُ شَيْئًا فَيَمْنَعَهُ، فَقَالَ رَجَوْتُ بَرَكَتَهَا حِينَ لَبِسَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلِّي أُكَفَّنُ فِيهَا۔

حاضر ہوئی۔ حضرت سہل نے دوسرے حضرات سے کہا، کیا آپ جانتے ہیں کہ بُردہ کیسی ہے؟ دوسرے حضرات نے جواب دیا کہ یہ شملہ ہے۔ حضرت سہل نے کہا کہ یہ ایسی شملہ ہے جس کے حاشیے بنے ہوتے ہیں۔ وہ عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! میں نے آپ کے پہننے کی خاطر اپنے ہاتھ سے بُنی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول فرمائی اور آپ کو ضرورت بھی تھی۔ سو اسے پہن کر باہر تشریف لائے، تو ایک صحابی کہنے لگے آپ کے جسم اطہر پر کتنی خوبصورت لگ رہی ہے۔ یا رسول اللہ! یہ تو مجھے بھی دے دیجئے، پہنا کروں گا۔ فرمایا اچھا۔ جب نبی کریم اٹھ کر چلے گئے تو دوسرے حضرات نے انہیں ملامت کی اور کہا کہ آپ نے اچھا نہیں کیا، کیونکہ جب آپ نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول فرمایا اور آپ کو اس کی ضرورت بھی ہے تو پھر بھی آپ نے مانگ لی۔ حالانکہ آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ جب آپ سے سوال کیا جائے تو آپ انکار نہیں فرماتے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے اس کی برکت کا امیدوار ہو کر کہ نبی کریم کے جسم اطہر سے لگ چکی ہے، مانگی ہے تاکہ مجھے اسی میں کفن دیا جائے۔

٩٧٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعَمَلُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوا وَمَا الْهَرْجُ؟ قَالَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، زمانہ قریب ہوتا جائے گا، عمل گھٹتا جائے گا، بخل سامنے آئے گا اور ہرج کی کثرت ہو جائے گی۔ لوگوں نے پوچھا کہ ہرج کیا ہے؟ فرمایا کہ قتل قتل۔

٩٧٥ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ سَمِعَ سَلَّامَ بْنَ مِسْكِينٍ قَالَ سَمِعْتُ ثَابِتًا يَقُولُ حَدَّثَنَا أَنَسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ خَدَمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِينَ فَمَا قَالَ لِي أُفٍّ وَلَا لِمَ صَنَعْتَ وَلَا أَلَّا صَنَعْتَ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے دس سال تک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت کا شرف حاصل کیا لیکن آپ نے مجھے اُف تک نہ کہی اور نہ یہ کہا کہ یہ کام تم نے کیوں کیا اور فلاں کام تم نے کیوں نہ کیا۔

باب ٥٩٦ كَيْفَ يَكُونُ الرَّجُلُ فِي أَهْلِهِ

آدمی اپنے گھر والوں میں کیسے رہے۔

٩٧٦ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ: مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ

اسود کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے گھر والوں کے پاس کیا مشغلہ ہوتا ہے؟ فرمایا اپنے گھر والوں کے کام میں

فِيْ أَهْلِهِ، فَقَالَتْ: كَانَ فِيْ مِهْنَةِ أَهْلِهِ، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ.

مشغول رہتے اور جب نماز کا وقت ہو جاتا تو نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے۔

بَابُ ٥٩٧ الْمِقَةِ مِنَ اللّٰهِ تَعَالَى.

محبت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے۔

٩٧٧ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا نَادَى جِبْرِيْلَ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبَّهُ، فَيُحِبُّهُ جِبْرِيْلُ، فَيُنَادِيْ جِبْرِيْلُ فِيْ أَهْلِ السَّمَاءِ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبُّوْهُ، فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ، ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِيْ أَهْلِ الْأَرْضِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبریل علیہ السلام سے فرماتا ہے کہ اللہ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو۔ تو حضرت جبریل بھی اس سے محبت کرتے ہیں اور حضرت جبریل آسمان والوں میں منادی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں سے محبت کرتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو تو آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر زمین والوں کے دلوں میں بھی اس کی مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔

بَابُ ٥٩٨ الْحُبِّ فِي اللّٰهِ.

اللہ کے لئے محبت کرنا۔

٩٧٨ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَجِدُ أَحَدٌ حَلَاوَةَ الْإِيْمَانِ حَتَّى يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ، وَحَتَّى أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْقَذَهُ اللّٰهُ، وَحَتَّى يَكُوْنَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی آدمی اس وقت تک ایمان کی لذت نہیں پاسکتا جب تک اس کا کسی آدمی سے محبت کرنا صرف اللہ تعالیٰ کے لئے نہ ہو اور جب تک آگ میں پھینک دیا جانا اسے کفر کی طرف پلٹنے سے زیادہ پسند نہ ہو جبکہ اللہ تعالیٰ نے اسے اس سے نجات دی ہے اور جب تک اللہ اور اس کا رسول اسے ان کے سوا دوسروں سے زیادہ محبوب نہ ہوں۔

بَابُ ٥٩٩ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى: يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى أَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ إِلَى قَوْلِهِ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ.

ایک دوسرے کا مذاق نہ اڑانا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اے ایمان والو! مرد مردوں کا مذاق نہ اڑائیں۔ عجب نہیں کہ جن کا مذاق اڑایا جائے وہ ان سے بہتر ہوں (سورۃ الحجرات، آیت ۱۱)۔

ف: افسوس! ہماری بدنصیبی کہ آج کتنے ہی مسلمان کہلانے والے [illegible] کہ اللہ اور رسول سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ زندگی میں کتنے ہی مواقع ایسے آتے ہیں جبکہ آج کے مسلمان اللہ اور رسول کے واضح احکامات کو ایک طرف رکھ کر ان کے خلاف دوسروں کے کہنے پر عمل کرتے ہیں کہ کوئی ملامت [illegible] کے خوف میں اس وجہ سے اللہ اور رسول کے احکام کی پرواہ نہیں کرتا۔ [illegible] اللہ اور رسول [illegible] کوئی فرقہ بازی [illegible] کہ اپنے علماء کی غلط باتوں کو بھی اسلام ثابت کرے [illegible] اللہ اور رسول کے [illegible] پرواہ نہیں کرتا [illegible] مسلمانوں کو دھوکا دینے [illegible] کہ اللہ اور رسول نے [illegible] غلط باتوں کو

آسمان والوں کا جواب سر جھکا کر تسلیم کرنے اور ان کے درست ہونے پر جان و دل سے یقین رکھتے ہیں، بلا وجہ اللہ اور رسول کے احکام سے مخالف ہوں ــــ ایک سچے مسلمان کا شیوہ یہ ہوتا ہے کہ وہ صرف اللہ اور رسول کے حکم کو مانتا ہے اور ان کے خلاف خواہ کوئی بیٹھے یا عالم، مولوی کہے یا پیر، باپ کہے یا بیگانہ، اس کی بات نہ مانی جائے۔ [illegible] حالت اللہ اور رسول کا حکم سنت اللہ اور رسول کے خلاف ہو کسی کی بات ہرگز نہ مانی جائے۔ اسے ہرگز پیشوا نہ مانا جائے، اسے نہ بڑا یا بزرگ و مانا جائے، اپنا استاد، پیر، رہنما اور پیشوا وغیرہ ہرگز نہ مانا جائے۔ نہ ہرگز قابلِ احترام شمار کیا جائے اور احترام اس کا کیا جائے جو شریعت کے احکام کی پیروی کرتا ہے۔ جو اللہ اور رسول کی اطاعت سے [illegible] جو اس بات پر آ جائے وہ قابلِ عزت نہیں قابلِ لعنت ہے۔ مسلمان کا شیوہ اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ [illegible] اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو یہی دینی نظر اور طریقہ کار درست فرمائے۔ آمین۔

۹۷۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّضْحَكَ الرَّجُلُ مِمَّا يَخْرُجُ مِنَ الْأَنْفُسِ، وَقَالَ لِمَ يَضْرِبُ أَحَدُكُمُ امْرَأَتَهُ ضَرْبَ الْفَحْلِ ثُمَّ لَعَلَّهُ يُعَانِقُهَا. وَقَالَ الثَّوْرِيُّ وَوُهَيْبٌ وَأَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ جَلْدَ الْعَبْدِ۔

حضرت عبد اللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کسی کی ہوا خارج ہونے پر کوئی آدمی ہنسے اور فرمایا کہ تم میں سے کوئی آدمی اپنی عورت کو جانوروں کی طرح کیسے پیٹ سکتا ہے؟ پھر ہو سکتا ہے کہ اس کے بعد اس سے گلے ملے۔ سفیان ثوری، وہیب، ابو معاویہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) نے ہشام سے روایت کی ہے کہ غلام جیسی پٹائی۔

۹۸۰ - حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى أَتَدْرُوْنَ أَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ هٰذَا يَوْمٌ حَرَامٌ أَفَتَدْرُوْنَ أَيُّ بَلَدٍ هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ بَلَدٌ حَرَامٌ أَفَتَدْرُوْنَ أَيُّ شَهْرٍ هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ شَهْرٌ حَرَامٌ قَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ کے مقام پر فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ آج کون سا دن ہے؟ لوگوں نے جواب دیا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ دن حرمت والا ہے اور کیا تم جانتے ہو کہ یہ کون سا شہر ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ حرمت والا شہر ہے۔ کیا تم جانتے ہو کہ یہ کون سا مہینہ ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ حرمت والا مہینہ ہے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزت و ناموس کو اسی طرح حرام کر دیا ہے جیسے تمہارے اس دن، تمہارے اس مہینے اور تمہارے اس شہر کی حرمت ہے۔

بَابُ ۶ مَا يُنْهٰى مِنَ السِّبَابِ وَاللَّعْنِ

گالی دینا اور لعنت کرنا منع ہے۔

۹۸۱ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ. تَابَعَهُ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ۔

فرمایا، مسلمان کو گالی دینا فسق اور اسے قتل کرنا کفر ہے۔ غندر نے بھی شعبہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۹۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ الدِّيْلِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يَرْمِيْ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوْقِ وَلَا يَرْمِيْهِ بِالْكُفْرِ إِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذٰلِكَ۔

ابوالاسود دیلی کا بیان ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک آدمی دوسرے کو فسق کے ساتھ اور کفر کے ساتھ متہم نہ کرے کیونکہ وہ اگر ایسا نہ ہو تو یہ بات اسی کی طرف لوٹ آئے گی۔

۹۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا لَعَّانًا وَلَا سَبَّابًا كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْمَعْتَبَةِ: مَا لَهُ تَرِبَ جَبِيْنُهُ۔

ہلال بن علی کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فحش گو، لعنت کرنے والے اور گالی دینے والے نہ تھے۔ غصے کے وقت بھی آپ صرف اتنا فرماتے کہ اسے کیا ہو گیا، اس کی پیشانی خاک آلود ہو۔

۹۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ أَنَّ ثَابِتَ بْنَ الضَّحَّاكِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَلَفَ عَلَى مِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ فَهُوَ كَمَا قَالَ، وَلَيْسَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَذْرٌ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا فَهُوَ كَقَتْلِهِ، وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ۔

ابو قلابہ نے حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جو درخت کے نیچے بیعت کرنے والوں میں سے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو اسلام کے سوا کسی اور دین کی قسم کھائے تو وہ ایسا ہی ہے جیسا کہا اور انسان پر اس نذر کا پورا کرنا ضروری نہیں جو اس کی بساط سے باہر ہے اور جس نے کسی چیز کے ساتھ دنیا میں خودکشی کی تو قیامت کے روز اسی چیز کے ساتھ عذاب دیا جائے گا اور جس نے مومن پر لعنت کی تو یہ اسے قتل کرنے کے برابر ہے اور جس نے ایمان والے پر کفر کا الزام لگایا تو یہ ایسا ہے جیسے اسے قتل کیا۔

۹۸۵۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِيْ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ صُرَدٍ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ أَحَدُهُمَا

عدی بن ثابت کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک صحابی حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ دو آدمیوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ایک دوسرے کو گالیاں دیں۔ ان میں سے ایک کو بہت زیادہ غصہ آیا یہاں تک کہ اس کا منہ پھول گیا اور رنگ تبدیل ہو گیا۔ چنانچہ

فاشتد غضبه حتى انتفخ وجهه وتغير فقال النبي صلى الله عليه وسلم: اني لاعلم كلمة لو قالها لذهب عنه الذي يجد، فانطلق اليه الرجل فاخبره بقول النبي صلى الله عليه وسلم وقال: تعوذ بالله من الشيطان، فقال: اترى بي باس، امجنون انا، اذهب.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ایک ایسا کلمہ معلوم ہے کہ اگر یہ اسے کہے تو اس کا غصہ دور ہو جائے۔ پس اس کی طرف ایک آدمی گیا اور اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد بتایا اور کہا کہ شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ۔ اس نے کہا: کیا میرے اندر کوئی خرابی دیکھتے ہو؟ کیا میں پاگل ہوں؟ جاؤ چلے جاؤ۔

٩٨٦ حدثنا مسدد حدثنا بشر ابن المفضل عن حميد قال قال انس حدثني عبادة بن الصامت قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم ليخبر بليلة القدر فتلاحى رجلان من المسلمين، قال النبي صلى الله عليه وسلم: خرجت لاخبركم فتلاحى فلان وفلان وانها رفعت وعسى ان يكون خيرا لكم فالتمسوها في التاسعة والسابعة والخامسة.

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو شب قدر کے متعلق بتانے کی غرض سے باہر تشریف لائے تو مسلمانوں میں سے دو آدمیوں کو جھگڑتے ہوئے پایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تو بتانے کے لئے نکلا تھا لیکن فلاں فلاں آپس میں جھگڑ رہے تھے جس کے باعث یہ اٹھا لی گئی۔ شاید یہی تمہارے لئے بہتری ہو لہٰذا تم اسے انتیسویں، ستائیسویں اور پچیسویں رات میں تلاش کیا کرو۔

٩٨٧ حدثني عمر بن حفص حدثنا ابي حدثنا الاعمش عن المعرور عن ابي ذر قال رايت عليه بردا وعلى غلامه بردا فقلت لو اخذت هذا فلبسته كانت حلة واعطيته ثوبا آخر، فقال: كان بيني وبين رجل كلام وكانت امه اعجمية فنلت منها فذكرني الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال لي: اساببت فلانا؟ قلت: نعم، قال: افنلت من امه؟ قلت: نعم، قال: انك امرؤ فيك جاهلية، قلت: على حين ساعتي هذه من كبر السن؟ قال: نعم، هم اخوانكم جعلهم الله تحت ايديكم، فمن جعل الله اخاه تحت يده فليطعمه مما ياكل وليلبسه مما يلبس ولا يكلفه من العمل ما يغلبه، فان كلفه ما يغلبه فليعنه عليه.

معرور کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کے اوپر ایک چادر دیکھی اور ایسی ہی چادر ان کے غلام کے اوپر تھی۔ میں نے کہا: اگر آپ اسے لے لیتے تو آپ کا جوڑا مکمل ہو جاتا اور اسے دوسرا کپڑا دے دیتے۔ انہوں نے فرمایا کہ میرے اور ایک آدمی کے درمیان کچھ بات تھی اور اس کی والدہ عجمی تھی۔ میں نے اسے گالی دی تو اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا ذکر کیا۔ چنانچہ آپ نے مجھ سے فرمایا: کیا تم نے فلاں کو گالی دی ہے؟ میں نے کہا: ہاں۔ فرمایا: کیا تم نے اس کی والدہ کو گالی دی؟ میں نے کہا: ہاں۔ فرمایا: تم ایسے آدمی ہو جس میں جاہلیت کا اثر موجود ہے۔ میں نے عرض کی: اس وقت بھی کہ میں بڑھاپے کی عمر میں ہوں؟ فرمایا: ہاں۔ وہ تمہارے بھائی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے ماتحت کر دیا ہے۔ پس جس کو اللہ نے کسی کا ماتحت کیا ہے تو جو آپ کھائے اس میں سے کھلانا چاہیے اور جو آپ پہنے اس میں سے پہنانا چاہیے۔ اور اسے ایسے کام کی تکلیف نہ دے جو اس کی طاقت سے باہر ہو۔ اگر ایسا کام دے تو خود بھی اس کی مدد کرے۔

باب ٩٠ ما يجوز من ذكر الناس نحو قولهم الطويل والقصير فقال النبي صلى الله

لوگوں کا ذکر کس طرح کرے۔

جیسے لمبا ٹھگنا وغیرہ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ وَمَا لَا يُرَادُ بِهِ شَيْنُ الرَّجُلِ۔

نے فرمایا ہے کہ لمبے ہاتھوں والا یا یہ کہ ٹھگنا جس سے کسی کی برائی مقصود نہ ہو۔

۹۸۸ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ إِلَى خَشَبَةٍ فِي مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا، وَفِي الْقَوْمِ يَوْمَئِذٍ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَابَا أَنْ يُكَلِّمَاهُ، وَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ فَقَالُوا قَصُرَتِ الصَّلَاةُ، وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوهُ ذَا الْيَدَيْنِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ أَنَسِيتَ أَمْ قَصُرَتْ، فَقَالَ لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تَقْصُرْ، قَالُوا بَلْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ صَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ، فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ ثُمَّ وَضَعَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ۔

محمد بن سیرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر کی دو رکعتیں پڑھائیں اور سلام پھیر دیا پھر مسجد کے آگے ایک لکڑی پر ہاتھ رکھ کر کھڑے ہو گئے۔ اس وقت لوگوں میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر بھی موجود تھے لیکن وہ بھی آپ سے بات کرتے ہوئے ڈرے۔ جلد باز لوگ باہر نکل گئے اور کہنے لگے کہ کیا نماز کم ہو گئی ہے۔ لوگوں میں ایک آدمی تھا جس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ذوالیدین یعنی ہاتھوں والا کہا کرتے تھے، کہنے لگا کہ اے اللہ کے نبی! کیا آپ بھول گئے یا نماز کم ہو گئی ہے؟ فرمایا کہ نہ میں بھولا اور نہ نماز کم ہوئی۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ بھول گئے ہیں۔ فرمایا تو ذوالیدین نے سچ کہا ہے۔ چنانچہ آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں مزید پڑھیں اور سلام پھیر دیا۔ پھر تکبیر کہی اور پہلے سجدے کی طرح یا اس سے بھی لمبا سجدہ کیا۔ پھر سر اٹھایا، تکبیر کہی، پھر پہلے سجدے کی طرح یا اس سے بھی طویل سجدہ کیا۔ پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہی۔

بَابُ ۴۰۲ الْغِيبَةِ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللهَ إِنَّ اللهَ تَوَّابٌ رَحِيمٌ۔

غیبت کی برائی۔

اور خدائے تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو۔ کیا تم میں کوئی پسند کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے تو یہ تمہیں گوارا نہ ہوگا اور اللہ سے ڈرو۔ بیشک اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے (سورۂ حجرات، آیت ۱۲)۔

۹۸۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ: إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ، أَمَّا هَذَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ، وَأَمَّا هَذَا فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ، ثُمَّ دَعَا بِعَسِيبٍ رَطْبٍ فَشَقَّهُ بِاثْنَيْنِ فَغَرَسَ عَلَى هَذَا وَاحِدًا وَعَلَى هَذَا وَاحِدًا ثُمَّ قَالَ: لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا۔

طاؤس کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا کہ ان دونوں مردوں کو عذاب دیا جا رہا ہے اور کسی بڑے گناہ کے سبب عذاب نہیں دیا جا رہا۔ ان میں سے ایک تو پیشاب کے وقت احتیاط نہیں کرتا تھا اور دوسرا غیبت کیا کرتا تھا۔ پھر آپ نے ایک تر شاخ منگوائی اور چیر کر اس کے دو حصے کر دیئے۔ ایک حصہ اس قبر پر اور دوسرا حصہ اس قبر پر نصب کر دیا۔ پھر فرمایا کہ جب تک یہ خشک نہ ہوں شاید ان کے عذاب میں تخفیف ہو جائے۔

ف: یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۴۹۲ میں بھی گزر چکا ہے۔ [illegible]

کو عذاب دیا جا رہا تھا کیا وجہ ہے آدمیوں کو بھی پتہ چل جاتا ہے کہ اگر نبی فرمائے کہ عذاب دیا جا رہا ہے بلکہ کیا یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ کس گناہ یا ان گناہوں کے باعث عذاب دیا جا رہا ہے۔ —— ہر معصوم شخص نہ تو اسے کسی اور کسی بھی لحاظ سے معلوم ہو سکتا ہے —— پھر بعض بزرگوں کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مثلیت کا دعویٰ کرنا کس برتے پر ہے، ان کا مقام ٹھیک جانا جیسا باد کہ انا کی خصوصیت کی وجہ سے ہے، کیا یہ مقام مصطفےٰ کا دکھانا نہیں؟ کیا یہ اپنی کم گرفتی کی نشانی نہیں؟ اے بھولے راہیو! کلمہ طیبہ کے ہمراہ

مانگو اس کے رحمت سے توفیق دین مانگو
اور ایمان صدق یقین مانگو

قربان جائیں سرور کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معجز نما نگاہوں پر جنہیں عالم برزخ کے حالات نظر آتے تھے جو اصحاب قبور پر گزرنے والے حالات و واقعات کو اپنی آنکھوں سے دیکھا کرتے تھے۔ —— جو یہ بھی جان لیا کرتے تھے کہ فلاں فرمائے کس گناہ کی وجہ سے عذاب ہو رہا ہے۔ جب عالم برزخ کے حالات و واقعات اور لوگوں کے افعال و اعمال اُن کے سامنے تھے تو سامنے پھرنے والوں کے، اس دنیا میں رہنے والوں کے افعال و اعمال اُن سے کب پوشیدہ ہوں گے؟ معلوم ہوا کہ قدرت نے انہیں نگاہیں ہی ایسی عطا فرمائی تھیں جن سے دنیا اور برزخ کی کوئی چیز پوشیدہ نہ تھی۔ انہیں دنیا و آخرت کی ہر چیز کف دست کی طرح نظر آتی تھی۔ چھپی اور ظاہر چیزیں ان کے لیے یکساں تھیں۔ ان کی نگاہوں کے سامنے نزدیک اور دور والی چیز کے نظر آنے میں کوئی فرق نہیں تھا، ماضی اور مستقبل کے حالات بھی انہیں حال کی طرح نظر آتے تھے۔ خدا نے یہ دنیا اپنے محبوب کی خاطر ہی بنائی ہے اور اس کی کوئی چیز ان سے پوشیدہ نہیں رکھی۔ اسی لیے تو کہا گیا ہے:

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

بَابُ ٦٠٣ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ

حضور نے فرمایا کہ انصار کے بہترین گھرانے بنی نجار ہیں۔

٩٩٠ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ۔

حضرت ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انصار کے گھرانوں میں سب سے بہتر بنو نجار ہیں۔

بَابُ ٦٠٤ مَا يَجُوزُ مِنِ اغْتِيَابِ أَهْلِ الْفَسَادِ وَالرِّيَبِ۔

مفسدوں اور مشکوک لوگوں کے متعلق پیٹھ پیچھے کیا کہا جا سکتا ہے۔

٩٩١ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنُوا لَهُ بِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ أَوِ ابْنُ الْعَشِيرَةِ،

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتاتے ہوئے فرمایا کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت چاہی تو آپ نے فرمایا کہ اسے اجازت دیدو لیکن وہ قبیلے کا بُرا بھائی یا بُرا بیٹا ہے جب وہ حاضر خدمت ہوا تو آپ نے اس کے ساتھ نرمی سے گفتگو

فَلَمَّا دَخَلَ أَلَانَ لَهُ الْكَلَامَ، قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قُلْتَ الَّذِي قُلْتَ ثُمَّ أَلَنْتَ لَهُ الْكَلَامَ، قَالَ أَيْ عَائِشَةُ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ أَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ ۔

بَابُ ۶۵ النَّمِيمَةُ مِنَ الْكَبَائِرِ

۹۹۲ ۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْضِ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ فَسَمِعَ صَوْتَ إِنْسَانَيْنِ يُعَذَّبَانِ فِي قُبُورِهِمَا فَقَالَ يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرَةٍ وَإِنَّهُ لَكَبِيرٌ كَانَ أَحَدُهُمَا لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَكَانَ الْآخَرُ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ دَعَا بِجَرِيدَةٍ فَكَسَرَهَا بِكِسْرَتَيْنِ أَوْ ثِنْتَيْنِ فَجَعَلَ كِسْرَةً فِي قَبْرِ هٰذَا وَكِسْرَةً فِي قَبْرِ هٰذَا فَقَالَ لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا ۔

بَابُ ۶۶ مَا يُكْرَهُ مِنَ النَّمِيمَةِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى هَمَّازٍ مَشَّاءٍ بِنَمِيمٍ، وَيْلٌ لِكُلِّ هُمَزَةٍ لُمَزَةٍ، يَهْمِزُ وَيَلْمِزُ يَعِيبُ ۔

۹۹۳ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ كُنَّا مَعَ حُذَيْفَةَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ رَجُلًا يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى عُثْمَانَ فَقَالَ حُذَيْفَةُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ ۔

بَابُ ۶۷ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ ۔

۹۹۴ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ وَالْجَهْلَ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ أَنْ يَدَعَ

فرمانے لگیں عرض گزار ہوئی، یا رسول اللہ آپ نے تو اس کے متعلق یہ فرمایا تھا لیکن اس کے ساتھ نرمی سے گفتگو فرمائی۔ فرمایا کہ اے عائشہ! لوگوں میں سب سے برا وہ آدمی ہے جس سے لوگ اس کی فحش گوئی کے باعث تعلقات ترک کر لیں یا اسے چھوڑ دیں۔

چغلی کھانا کبیرہ گناہوں سے ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے باغات میں کسی جانب تشریف لے گئے تو وہاں آپ نے دو انسانوں کی آواز سنی جنہیں ان کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا تھا۔ فرمایا کہ انہیں کسی بڑے گناہ کے باعث عذاب نہیں دیا جا رہا اگرچہ وہ بڑا ہی ہے۔ ان میں ایک پیشاب کی چھینٹوں سے پرہیز نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغلی کیا کرتا تھا۔ پھر آپ نے ایک سبز ٹہنی منگوائی، پھر اس کے دو ٹکڑے کئے تو ایک ٹکڑا ایک قبر پر اور دوسرے ٹکڑے کو دوسری قبر پر نصب کر دیا۔ پھر فرمایا جب تک یہ خشک نہیں ہوں گی ان کے عذاب میں تخفیف ہوتی رہے گی۔

چغل خوری کی برائی۔ ارشاد باری ہے طعنے دینے والا۔ [illegible]

ہمام کا بیان ہے کہ ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے کہ ان سے کہا گیا کہ ایک شخص حدیث کا سلسلہ حضرت عثمان تک پہنچاتا ہے۔ حضرت حذیفہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ جھوٹی بات کہنے سے بچو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو جھوٹی بات اور اس کے مطابق عمل کرنا اور جہالت نہ چھوڑے تو اس کے کھانا پینا چھوڑنے کی اللہ تعالیٰ کو کوئی ضرورت نہیں ہے۔ امام احمد

حَدَّثَنَا عَنْهُ مَا زَعَمْنَا بِهِ. قَالَ أَحْمَدُ أَفْهَمَنِي رَجُلٌ إِسْنَادَهُ.

بَابُ ٦٠٤ مَا قِيلَ فِي ذِي الْوَجْهَيْنِ.

٩٩٥ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُ مِنْ شَرِّ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ اللَّهِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ.

بَابُ ٦٠٥ مَنْ أَخْبَرَ صَاحِبَهُ بِمَا يُقَالُ فِيهِ.

٩٩٦ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِسْمَةً فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَاللَّهِ مَا أَرَادَ مُحَمَّدٌ بِهَذَا وَجْهَ اللَّهِ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَتَمَعَّرَ وَجْهُهُ وَقَالَ رَحِمَ اللَّهُ مُوسَى لَقَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هَذَا فَصَبَرَ.

بَابُ ٦٠٦ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّمَادُحِ.

٩٩٧ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُثْنِي عَلَى رَجُلٍ وَيُطْرِيهِ فِي الْمِدْحَةِ فَقَالَ أَهْلَكْتُمْ أَوْ قَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ.

٩٩٨ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَثْنَى عَلَيْهِ رَجُلٌ خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ يَقُولُهُ مِرَارًا إِنْ كَانَ

احمد بتاتا ہے کہ ایک شخص نے مجھے اس کی سند سمجھائی۔

دو رخی بات کرنے والے کے متعلق۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے نزدیک دو رخی بات کرنے والے کو تمام لوگوں سے برا دیکھو گے، جو ایک سے ایک کہتا ہے اور دوسرے سے کچھ اور۔

کسی کی بات کسی کو اپنے ساتھی سے جا کہنا۔

ابو وائل نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال تقسیم فرمایا تو انصار میں سے ایک شخص نے کہا اس تقسیم میں محمد مصطفیٰ نے رضائے الٰہی کو مد نظر نہیں رکھا۔ پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اس بات سے آپ کو آگاہ کیا تو آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ پر رحم فرمائے جنہیں اس سے زیادہ اذیتیں پہنچائی گئیں لیکن انہوں نے صبر سے کام لیا۔

کیسی تعریف ناپسندیدہ ہے۔

ابو بردہ نے اپنے والد ماجد حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو سنا کہ دوسرے کی تعریف میں مبالغہ کر رہا ہے پس آپ نے فرمایا کہ اے تم نے ہلاک کر دیا تم نے اس کی کمر توڑ دی۔

عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور دوسرے شخص کا ذکر کیا اور اس کی تعریف کی۔ آپ نے فرمایا کہ افسوس ہے تم نے اپنے ساتھی کی گردن اڑا دی اور یہ بات آپ نے کئی دفعہ دہرائی۔ اگر تم نے کسی کے لئے ضرور

أَحَدُكُمْ مَادِحًا لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ كَذَا وَكَذَا إِنْ كَانَ يُرَى أَنَّهُ كَذٰلِكَ وَحَسِيبُهُ اللّٰهُ وَلَا يُزَكِّي عَلَى اللّٰهِ أَحَدًا، قَالَ وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ وَيْلَكَ۔

بَابٌ مَنْ أَثْنَى عَلَى أَخِيهِ بِمَا يَعْلَمُ

وَقَالَ سَعْدٌ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِأَحَدٍ يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ۔

۹۹۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ ذَكَرَ فِي الْإِزَارِ مَا ذَكَرَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ إِزَارِي يَسْقُطُ مِنْ أَحَدِ شِقَّيْهِ قَالَ إِنَّكَ لَسْتَ مِنْهُمْ۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ وَقَوْلِهِ إِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلَى أَنْفُسِكُمْ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ وَتَرْكِ إِثَارَةِ الشَّرِّ عَلَى مُسْلِمٍ أَوْ كَافِرٍ

۱۰۰۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَا وَكَذَا يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَأْتِي أَهْلَهُ وَلَا يَأْتِي، قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ لِي ذَاتَ يَوْمٍ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللّٰهَ أَفْتَانِي فِي أَمْرٍ اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ أَتَانِي رَجُلَانِ فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رِجْلَيَّ وَالْآخَرُ عِنْدَ رَأْسِي فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رِجْلَيَّ لِلَّذِي عِنْدَ رَأْسِي مَا بَالُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوبٌ يَعْنِي

کی تعریف کرنا ضروری ہو جائے تو یوں کہے کہ میرے خیال میں وہ ایسا ہے جبکہ جانتا ہو کہ فی الحقیقت وہ ویسا ہے اور حسیب تو اللہ تعالیٰ ہے اور اللہ تعالیٰ کے مقابلے پر کسی کو پاک نہ بتاؤ۔ وہیب نے خالد سے ویلک کے الفاظ روایت کیے ہیں۔

اپنے بھائی کی ایسی تعریف کرنا جو معلوم ہے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص فرماتے ہیں کہ میں نے حضور کو زمین پر چلنے والے کسی شخص کے متعلق یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ وہ جنتی ہے سوائے حضرت عبداللہ بن سلام کے۔

سالم نے اپنے والد ماجد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب تہبند لٹکانے کے بارے میں فرمایا جو بھی فرمایا تو حضرت ابوبکر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میری تہبند ایک جانب سے ڈھلک جاتی ہے۔ فرمایا کہ تم ان لوگوں میں سے نہیں ہو۔

اللہ تعالیٰ عدل و احسان کا حکم دیتا ہے۔

بیشک اللہ حکم فرماتا ہے انصاف اور نیکی اور رشتہ داروں کو دینے کا اور منع فرماتا ہے بے حیائی اور بری بات اور سرکشی سے، تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ تم دھیان کرو (سورۃ النحل آیت ۹۰) اور فرمایا، اے لوگو! تمہاری زیادتی تمہاری ہی جانوں کا وبال ہے (سورۃ یونس آیت ۲۳) اور ارشاد ہوا، پھر اس پر زیادتی کی جائے تو بیشک اللہ اس کی مدد فرمائے گا (سورۃ الحج آیت ۶۰) اور فساد کو ابھارنے سے روکنا۔

ہشام بن عروہ کے والد کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسی حالت میں رہے کہ آپ کو خیال گزرتا کہ میں فلاں بیوی کے پاس ہو آیا ہوں حالانکہ ان کے پاس نہ گئے ہوتے۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ ایک دن آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اے عائشہ! جو بات میں اپنے رب سے پوچھنا چاہتا تھا اللہ تعالیٰ نے مجھے بتا دی ہے۔ میرے پاس دو آدمی آئے، ان میں سے ایک میرے پیروں کے پاس بیٹھ گیا اور دوسرا میرے سر کے پاس۔ پس جو میرے پیروں کے پاس تھا وہ اس سے کہنے لگا جو میرے سر کے پاس تھا کہ ان صاحب کا کیا حال ہے؟ وہ بولا کہ ان پر جادو کیا گیا ہے۔ پوچھا کہ کس نے جادو کیا ہے؟

مسحورا قال ومن طبه قال لبيد بن أعصم
قال وفيم قال في جف طلعة ذكر في
مشط ومشاقة تحت رعوفة في بئر ذروان فجاء
النبي صلى الله عليه وسلم فقال هذه البئر التي
أريتها كأن رءوس نخلها رءوس الشياطين
وكأن ماءها نقاعة الحناء فأمر به النبي
صلى الله عليه وسلم فأخرج قالت عائشة
فقلت يا رسول الله فهلا تعني تنشرت فقال
النبي صلى الله عليه وسلم أما الله فقد شفاني
وأما أنا فأكره أن أثير على الناس شرا قالت
ولبيد بن أعصم رجل من بني زريق حليف ليهود.

باب ٩١٣ ما ينهى عن التحاسد والتدابر وقوله تعالى ومن شر حاسد إذا حسد

١٠٠١ - حدثنا بشر بن محمد أخبرنا عبد الله أخبرنا معمر عن همام بن منبه عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إياكم والظن فإن الظن أكذب الحديث ولا تحسسوا ولا تجسسوا ولا تحاسدوا ولا تدابروا ولا تباغضوا وكونوا عباد الله إخوانا.

١٠٠٢ - حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن الزهري قال حدثني أنس بن مالك رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تباغضوا ولا تحاسدوا ولا تدابروا وكونوا عباد الله إخوانا ولا يحل لمسلم أن يهجر أخاه فوق ثلاثة أيام.

باب ٩١٤ يا أيها الذين آمنوا اجتنبوا كثيرا من الظن إن بعض الظن إثم ولا تجسسوا

١٠٠٣ - حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا

[illegible] کنگھی اور بالوں میں [illegible] ذروان کے کنویں میں پتھر کے نیچے [illegible] فرمایا یہ ہے وہ کنواں جو مجھے دکھایا گیا [illegible] اس کی کھجوروں کے سر شیطانوں کے سروں جیسے [illegible] نبی کریم [illegible]

ساحر لبید بن اعصم [illegible] حضرت عائشہ [illegible] یا رسول اللہ [illegible] نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دے دی [illegible] لوگوں میں برائی [illegible] اور لبید بن اعصم بنی زریق سے تھا جو یہودیوں کے حلیف تھے۔

حسد و غیبت کی ممانعت ، اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے (سورۂ فلق، آیت ۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے اور دوسروں کے عیب تلاش نہ کرو، نہ کسی کی جاسوسی کرو، نہ کسی سے حسد کرو اور نہ کسی سے بغض رکھو بلکہ اے اللہ تعالیٰ کے بندو! بھائیوں کی طرح ہو جاؤ۔

زہری نے خبر دی، انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بغض نہ رکھو، نہ کسی سے حسد کرو اور نہ کسی کی غیبت کرو اور اللہ کے بندو بھائی بھائی ہو کر رہو اور کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ تین دن سے زیادہ قطع تعلق رکھے۔

بدگمانی سے بچو، اے ایمان والو بہت گمانوں سے بچو۔ بیشک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے اور عیب نہ ڈھونڈو اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو (سورۂ حجرات، آیت ۱۲)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

مالك عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إياكم والظن فإن الظن أكذب الحديث ولا تحسسوا ولا تجسسوا ولا تناجشوا ولا تحاسدوا ولا تباغضوا ولا تدابروا وكونوا عباد الله إخوانا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے اور کسی کے عیب تلاش نہ کرو، کسی کی جاسوسی نہ کرو۔ کسی کو دھوکا نہ دو، کسی سے حسد نہ کرو، کسی سے بغض نہ رکھو اور کسی کی غیبت نہ کرو اور اللہ تعالیٰ کے بندو! بھائی بھائی بن کر رہو۔

باب ٦١٥ ما يكون من الظن

کیسا گمان کیا جا سکتا ہے۔

١٠٠٤ حدثنا سعيد بن عفير حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة قالت قال النبي صلى الله عليه وسلم ما أظن فلانا وفلانا يعرفان من ديننا شيئا قال الليث كانا رجلين من المنافقين.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے خیال میں فلاں اور فلاں ہمارے دین کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتے۔ لیث کا بیان ہے کہ وہ دونوں آدمی منافقین کی جماعت سے تھے۔

١٠٠٥ حدثنا ابن بكير حدثنا الليث بهذا وقالت دخل علي النبي صلى الله عليه وسلم يوما وقال يا عائشة ما أظن فلانا وفلانا يعرفان ديننا الذي نحن عليه.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا اے عائشہ! میرے خیال میں نہیں کہ فلاں فلاں ہمارے دین کے بارے میں جس پر ہم ہیں کچھ جانتے ہوں۔

باب ٦١٦ ستر المؤمن على نفسه

مومن اپنے گناہ پر پردہ ڈالے۔

١٠٠٦ حدثنا عبد العزيز بن عبد الله حدثنا إبراهيم بن سعد عن ابن أخي ابن شهاب عن ابن شهاب عن سالم بن عبد الله قال سمعت أبا هريرة يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول كل أمتي معافى إلا المجاهرين وإن من المجاهرة أن يعمل الرجل بالليل عملا ثم يصبح وقد ستره الله فيقول يا فلان عملت البارحة كذا وكذا وقد بات يستره ربه ويصبح يكشف ستر الله عنه.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے امتی کے گناہ معاف فرما دیے جائیں گے سوائے ان کے جو اپنے گناہوں کو ظاہر کرتے ہیں اور یہ کتنی بیہودگی ہے کہ آدمی رات کو کوئی کام کرتا ہے اور صبح ہو جاتی ہے مگر اللہ تعالیٰ نے اس پر پردہ ڈالے رکھا ہے لیکن یہ کہتا ہے کہ اے فلاں! میں نے رات فلاں فلاں کام کیے ہیں رات بھر اللہ تعالیٰ نے اس پر پردہ ڈالے رکھا اور صبح اس نے اللہ تعالیٰ کے ڈالے ہوئے پردے کو کھول دیا۔

١٠٠٧ حدثنا مسدد حدثنا أبو عوانة عن قتادة عن صفوان بن محرز أن رجلا سأل ابن عمر كيف سمعت رسول الله صلى الله عليه

صفوان بن محرز کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کسی شخص نے پوچھا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سرگوشی کے بارے میں کیا فرماتے ہوئے سنا؟ فرمایا کہ تم میں سے کوئی اپنے

يُدْنِي الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَيَسْتُرُهُ فَيَقُولُ أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا فَيَقُولُ نَعَمْ أَيْ رَبِّ حَتَّى إِذَا قَرَّرَهُ بِذُنُوبِهِ وَرَأَى فِي نَفْسِهِ أَنَّهُ هَلَكَ قَالَ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ۔

بَابُ الْكِبْرِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ ثَانِيَ عِطْفِهِ مُسْتَكْبِرٌ فِي نَفْسِهِ عِطْفُهُ رَقَبَتُهُ۔

۲۰۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَاعِفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّهُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ۔ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ إِنْ كَانَتِ الْأَمَةُ مِنْ إِمَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَتَأْخُذُ بِيَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنْطَلِقُ بِهِ حَيْثُ شَاءَتْ۔

بَابُ الْهِجْرَةِ وَقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ۔

۲۰۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَوْفُ بْنُ مَالِكِ بْنِ الطُّفَيْلِ هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ وَهُوَ ابْنُ أَخِي عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُمِّهَا أَنَّ عَائِشَةَ حُدِّثَتْ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قَالَ فِي بَيْعٍ أَوْ عَطَاءٍ أَعْطَتْهُ عَائِشَةُ وَاللَّهِ لَتَنْتَهِيَنَّ عَائِشَةُ أَوْ لَأَحْجُرَنَّ عَلَيْهَا فَقَالَتْ أَهُوَ قَالَ هَذَا قَالُوا نَعَمْ قَالَتْ هُوَ لِلَّهِ عَلَيَّ نَذْرٌ أَنْ لَا أُكَلِّمَ ابْنَ الزُّبَيْرِ أَبَدًا فَاسْتَشْفَعَ ابْنُ الزُّبَيْرِ

ہے گا نزدیک ہو جائے گا پھر مومن سے فرمائے گا کیا تو نے فلاں فلاں کام کئے تھے مومن کہے گا ہاں اے مالک۔ کیا تو نے فلاں فلاں کام کئے، وہ عرض کرے گا ہاں۔ پھر اس سے اقرار کرانے کے بعد فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں تیرے اوپر پردہ ڈالا اور آج میں تیری مغفرت فرماتا ہوں۔

تکبر۔ ثانی عطفہ کا معنی ہے کہ تکبر سے اپنی گردن موڑنے والا، عطفہ گردن کو کہتے ہیں۔

حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں بتا دوں کہ جنتی کون ہیں؟ ہر وہ کمزور و ناتواں گمنام آدمی کہ اگر وہ اللہ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھے تو اللہ اسے پورا کر دے۔ کیا میں تمہیں دوزخی نہ بتاؤں؟ ہر بد مزاج، بد اخلاق اور اپنے آپ کو بڑا سمجھنے والا متکبر۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مدینہ طیبہ کی لونڈیوں میں سے اگر کوئی لونڈی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ پکڑ کر جہاں چاہتی لے جا سکتی تھی۔

قطع کلام

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ اپنے مسلمان بھائی کو چھوڑے رکھے۔

ابوالیمان، شعیب، زہری، عوف بن مالک بن طفیل سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ تھیں، ان کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ نے انہیں بتایا کہ حضرت عبداللہ بن زبیر نے کسی بیع یا عطیہ کے بارے میں کہا جو حضرت عائشہ نے کسی کو دیا تھا کہ حضرت عائشہ اس سے باز آئیں ورنہ میں ان پر پابندی لگا دوں گا۔ انہوں نے کہا کیا اس نے ایسا کہا ہے؟ لوگوں نے کہا ہاں۔ فرمایا کہ میں نے اللہ سے نذر کی کہ کبھی ابن زبیر سے بات نہیں کروں گی۔ جب جدائی کی مدت لمبی ہو گئی تو حضرت ابن زبیر نے ان کی جناب میں سفارش پیش کی۔ بیگم نے فرمایا نہیں، اس بارے میں کبھی کسی کی سفارش قبول

طالت الهجرة فقالت لا والله لا اشفع فيه ابدا ولا اتحنث الى نذري فلما طال ذلك على ابن الزبير كلم المسور بن مخرمة وعبد الرحمن بن الاسود بن عبد يغوث وهما من بني زهرة وقال لهما انشدكما بالله لما ادخلتماني على عائشة فانها لا يحل لها ان تنذر قطيعتي فاقبل به المسور وعبد الرحمن مشتملين بارديتهما حتى استاذنا على عائشة فقالا السلام عليك ورحمة الله وبركاته اندخل قالت عائشة ادخلوا قالوا كلنا قالت نعم ادخلوا كلكم ولا تعلم ان معهما ابن الزبير فلما دخلوا دخل ابن الزبير الحجاب فاعتنق عائشة وطفق يناشدها ويبكي وطفق المسور وعبد الرحمن يناشدانها الا ما كلمته وقبلت منه ويقولان ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عما قد علمت من الهجرة فانه لا يحل لمسلم ان يهجر اخاه فوق ثلاث ليال فلما اكثروا على عائشة من التذكرة والتحريج طفقت تذكرهما وتبكي وتقول اني نذرت والنذر شديد فلم يزالا بها حتى كلمت ابن الزبير واعتقت في نذرها ذلك اربعين رقبة وكانت تذكر نذرها بعد ذلك فتبكي حتى تبل دموعها خمارها

١٠١٠ حدثنا عبد الله بن يوسف اخبرنا مالك عن ابن شهاب عن انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تباغضوا ولا تحاسدوا ولا تدابروا وكونوا عباد الله اخوانا ولا يحل لمسلم ان يهجر اخاه فوق ثلاث ليال

١١ حدثنا عبد الله بن يوسف اخبرنا مالك عن ابن شهاب عن عطاء بن يزيد الليثي عن ابي

نہیں کروں گی اللہ کی قسم میں اپنی قسم کو نہیں توڑوں گی۔ جب یہ بات عبداللہ بن زبیر کو بہت شاق گزری تو انہوں نے حضرت مسور بن مخرمہ اور حضرت عبدالرحمن بن اسود بن عبد یغوث سے بات کی جن کا تعلق بنی زہرہ سے تھا اور ان دونوں کو اللہ کا واسطہ دیا کہ مجھے حضرت عائشہ کے پاس لے جاؤ کیونکہ ان کے لئے جائز نہیں ہے کہ مجھ سے قطع تعلق کرنے کی نذر مانیں۔ حضرت مسور اور حضرت عبدالرحمن اپنی چادروں میں لپٹے ہوئے چلے اور حضرت عائشہ سے اجازت طلب کی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کیا ہم اندر آ سکتے ہیں؟ حضرت عائشہ نے فرمایا آ جاؤ۔ وہ کہنے لگے سب؟ فرمایا ہاں سب آ جاؤ۔ انہیں یہ معلوم نہ تھا کہ ان دونوں کے ساتھ ابن زبیر بھی ہیں۔ جب اندر داخل ہوئے تو ابن زبیر پردے میں گھس گئے۔ حضرت عائشہ سے لپٹ کر اللہ کا واسطہ دینے اور رونے لگے۔ حضرت مسور اور حضرت عبدالرحمن بھی اللہ کا واسطہ دینے لگے کہ ان سے بات کریں اور ان کی معذرت قبول فرمائیں۔ نیز دونوں حضرات کہنے لگے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قطع کلامی سے منع فرمایا ہے جیسا آپ کو علم ہے کہ کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رہے۔ جب انہوں نے حضرت عائشہ کو بہت زیادہ یاد دلایا اور تنگ کیا تو وہ بھی انہیں یاد دلانے اور رونے لگیں اور فرمایا کہ میں نے نذر مانی ہے اور نذر کا معاملہ سخت ہے۔ پس وہ دونوں برابر کوشش کرتے رہے یہاں تک کہ انہوں نے حضرت ابن زبیر سے بات کر لی اور اپنی نذر کے بدلے چالیس غلام آزاد کئے۔ پھر جب بھی اپنی نذر کو یاد کرتیں تو اتنا روتیں کہ آنسوؤں سے ان کا دوپٹہ تر ہو جاتا تھا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپس میں بغض نہ رکھو، حسد نہ کرو اور کسی کی غیبت نہ کرو اور اللہ کے بندے بھائی بھائی بن جاؤ اور کسی مسلمان کے لئے یہ حلال نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کے لئے یہ حلال

أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ.

بَابُ ٦٩ مَا يَجُوزُ مِنَ الْهِجْرَانِ لِمَنْ عَصَى

وَقَالَ كَعْبٌ حِينَ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا وَذَكَرَ خَمْسِينَ لَيْلَةً.

١٠١٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ غَضَبَكِ وَرِضَاكِ قَالَتْ قُلْتُ وَكَيْفَ تَعْرِفُ ذَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ إِنَّكِ إِذَا كُنْتِ رَاضِيَةً قُلْتِ بَلَى وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَإِذَا كُنْتِ سَاخِطَةً قُلْتِ لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ قَالَتْ قُلْتُ أَجَلْ لَسْتُ أُهَاجِرُ إِلَّا اسْمَكَ.

بَابُ ٧٠ هَلْ يَزُورُ صَاحِبَهُ كُلَّ يَوْمٍ أَوْ بُكْرَةً وَعَشِيًّا

١٠١٣ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمْ أَعْقِلْ أَبَوَيَّ إِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْهِمَا يَوْمٌ إِلَّا يَأْتِينَا فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَيِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَعَشِيَّةً فَبَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ قَالَ قَائِلٌ هٰذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا فِيهَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا جَاءَ بِهِ فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا أَمْرٌ قَالَ إِنِّي قَدْ أُذِنَ لِي بِالْخُرُوجِ.

نہیں ہے کہ اپنے کسی مسلمان بھائی کے ساتھ تین دن سے زیادہ تعلقات ترک رکھے کہ جب دونوں آمنا سامنا ہوں تو ایک ادھر اور دوسرا ادھر منہ پھیرے اور ان دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو سلام میں ابتدا کرے۔

نافرمانی کرنے والے سے ترک ملاقات۔

حضرت کعب بن مالک کہتے ہیں کہ جب ہم حضور سے پیچھے رہ گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو ہمارے ساتھ کلام کرنے سے منع فرما دیا اور انہوں نے پچاس دنوں کا ذکر کیا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہاری ناراضگی اور خوشی کو پہچانتا ہوں۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ اسے کیسے پہچانتے ہیں؟ فرمایا جب تم راضی ہوتی ہو تو کہتی ہو، کیوں نہیں، محمد کے رب کی قسم، اور جب تم ناراض ہوتی ہو تو کہتی ہو، نہیں، ابراہیم کے رب کی قسم۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے عرض کی ہاں ایسا ہی ہے، اس وقت بھی میں حضرت آپ کا نام ہی چھوڑتی ہوں۔

کیا دوست کے ساتھ روزانہ صبح و شام ملاقات کرے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے تو اپنے والدین کو دین کی حالت ہی میں پایا ہے اور ان پر کوئی دن ایسا نہیں گزرتا تھا جس میں صبح و شام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف نہ لاتے ہوں۔ ایک روز عین دوپہر کے وقت ہم حضرت ابوبکر کے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ کسی شخص نے کہا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں حالانکہ ایسے وقت کبھی آپ ہمارے پاس تشریف نہیں لاتے تھے۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ اس وقت آپ کی تشریف آوری کسی خاص کام کی وجہ سے ہوگی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ہجرت کی اجازت مل گئی ہے۔

بَابُ ٩٢١ الزِّيَارَةِ وَمَنْ زَارَ قَوْمًا فَطَعِمَ عِنْدَهُمْ وَزَارَ سَلْمَانُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ عِنْدَهُ

١٠١٤ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَارَ أَهْلَ بَيْتٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَطَعِمَ عِنْدَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا خَرَجَ أَمَرَ بِمَكَانٍ مِنَ الْبَيْتِ فَنُضِحَ لَهُ عَلَى بِسَاطٍ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَدَعَا لَهُمْ

بَابُ ٩٢٢ مَنْ تَجَمَّلَ لِلْوُفُودِ

١٠١٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ لِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَا الْإِسْتَبْرَقُ قُلْتُ مَا غَلُظَ مِنَ الدِّيبَاجِ وَخَشُنَ مِنْهُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ يَقُولُ رَأَى عُمَرُ عَلَى رَجُلٍ حُلَّةً مِنْ إِسْتَبْرَقٍ فَأَتَى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اشْتَرِ هٰذِهِ فَالْبَسْهَا لِوَفْدِ النَّاسِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ فَقَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فَمَضَى فِي ذٰلِكَ مَا مَضَى ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ إِلَيْهِ بِحُلَّةٍ فَأَتَى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعَثْتَ إِلَيَّ بِهٰذِهِ وَقَدْ قُلْتَ فِي مِثْلِهَا مَا قُلْتَ قَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُ إِلَيْكَ لِتُصِيبَ بِهَا مَالًا فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ الْعَلَمَ فِي الثَّوْبِ لِهٰذَا الْحَدِيثِ

بَابُ ٩٢٣ الْإِخَاءِ وَالْحِلْفِ وَقَالَ أَبُو جُحَيْفَةَ آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ

ملاقات کرنا اور ان کے ہاں کھانا کھانا۔
حضرت سلمان فارسی حضور کے زمانۂ مبارک میں حضرت ابو درداء سے ملنے گئے اور ان کے ہاں کھانا کھایا۔

انس بن سیرین نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے مکان پر جلوہ فرما ہوئے اور ان کے پاس کھانا تناول فرمایا۔ جب آپ واپس تشریف لانے لگے تو گھر والوں کو تھوڑی سی جگہ صاف کرنے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ وہاں پانی چھڑک کر بچھونا بچھا دیا گیا۔ پس آپ نے اس پر نماز پڑھی اور ان کے لئے دعا کی۔

وفود کی خاطر آراستہ کرنا۔
یحییٰ بن ابو اسحاق کا بیان ہے کہ مجھ سے سالم بن عبد اللہ نے پوچھا کہ استبرق کسے کہتے ہیں؟ میں نے کہا کہ دیباج میں سے موٹا اور کھردرا کپڑا۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت عمر نے ایک آدمی کو استبرق کا جبہ پہنے ہوئے دیکھا تو اسے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی، یا رسول اللہ! اسے خرید لیجئے اور جب لوگوں کے وفود آپ کی خدمت میں حاضر ہوا کریں اس وقت پہنا کیجئے۔ فرمایا کہ ریشم وہ پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔ پس جب تک اللہ نے چاہا یہ بات رہی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پاس ایک جبہ بھیجا۔ وہ اسے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ آپ نے یہ میرے پاس بھیجا ہے حالانکہ آپ اس کے متعلق فرما چکے ہیں۔ فرمایا میں نے اس لئے بھیجا ہے کہ اسے فروخت کر کے مال حاصل کر لو۔ پس اسی حدیث کی وجہ سے حضرت ابن عمر کپڑے کے نقش و نگار کو ناپسند فرمایا کرتے تھے۔

اخوت اور دوستی کا عہد کرنا۔
حضرت ابو جحیفہ کا بیان ہے کہ حضور نے حضرت سلمان اور حضرت ابو درداء کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا تھا۔ حضرت عبد الرحمن بن عوف فرماتے ہیں کہ جب ہم مدینہ منورہ میں آئے تو حضور نے میرے اور حضرت سعد بن ربیع کے درمیان بھی اخوت قائم فرمائی۔

١٠٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَآخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ ۔

حضرت انس فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبدالرحمٰن ہمارے پاس (مدینہ منورہ میں) آئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور حضرت سعد بن ربیع کے درمیان اخوت قائم فرما دی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ ولیمہ کرو خواہ ایک ہی بکری کے ساتھ ہو۔

١٠٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَبَلَغَكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ قَدْ حَالَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ فِي دَارِي ۔

عاصم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے عرض کی کہ کیا آپ کو یہ بات پہنچی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہو کہ اسلام میں قسم نہیں ہے؟ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش اور انصار کے درمیان میرے گھر میں قسم کھائی تھی۔

بَابُ التَّبَسُّمِ وَالضَّحِكِ وَقَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ أَسَرَّ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكْتُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ اللّٰهَ هُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَى ۔

تبسم اور ہنسنا۔

حضرت فاطمہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ سرگوشی فرمائی تو میں ہنس پڑی۔ حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہنساتا اور رلاتا ہے۔

١٠٨ - حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيَّ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَبَتَّ طَلَاقَهَا فَتَزَوَّجَهَا بَعْدَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الزَّبِيرِ فَجَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ فَتَزَوَّجَهَا بَعْدَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الزَّبِيرِ وَإِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا مَعَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِلَّا مِثْلُ هٰذِهِ الْهُدْبَةِ لِهُدْبَةٍ أَخَذَتْهَا مِنْ جِلْبَابِهَا قَالَ وَأَبُو بَكْرٍ جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ جَالِسٌ بِبَابِ الْحُجْرَةِ لِيُؤْذَنَ لَهُ فَطَفِقَ خَالِدٌ يُنَادِي أَبَا بَكْرٍ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَا تَزْجُرُ هٰذِهِ عَمَّا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَزِيدُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى التَّبَسُّمِ ثُمَّ قَالَ لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت رفاعہ قرظی نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی جب طلاق کی مدت [illegible] حضرت عبدالرحمٰن بن زبیر [illegible] نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] حضرت ابوبکر [illegible] نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

حضرت عائشہ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] مسکرانے۔ پھر فرمایا: شاید تم رفاعہ کے پاس واپس جانا چاہتی ہو [illegible]

لا حتى تذوقي عسيلته ويذوق عسيلتك

۱۰۱۹ - حدثنا إسماعيل حدثني إبراهيم عن صالح بن كيسان عن ابن شهاب عن عبد الحميد بن عبد الرحمن بن زيد بن الخطاب عن محمد بن سعد عن أبيه قال استأذن عمر بن الخطاب رضي الله عنه على رسول الله صلى الله عليه وسلم وعنده نسوة من قريش يسألنه ويستكثرنه عالية أصواتهن على صوته فلما استأذن عمر تبادرن الحجاب فأذن له النبي صلى الله عليه وسلم فدخل والنبي صلى الله عليه وسلم يضحك فقال أضحك الله سنك يا رسول الله بأبي أنت وأمي فقال عجبت من هؤلاء اللاتي كن عندي لما سمعن صوتك تبادرن الحجاب فقال أنت أحق أن يهبن يا رسول الله ثم أقبل عليهن فقال يا عدوات أنفسهن أتهبنني ولم تهبن رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلن إنك أفظ وأغلظ من رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إيه يا ابن الخطاب والذي نفسي بيده ما لقيك الشيطان سالكا فجا إلا سلك فجا غير فجك

۱۰۲۰ - حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا سفيان عن عمرو عن أبي العباس عن عبد الله بن عمر قال لما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم بالطائف قال إنا قافلون غدا إن شاء الله فقال ناس من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم لا نبرح أو نفتحها فقال النبي صلى الله عليه وسلم فاغدوا على القتال قال فغدوا فقاتلوهم قتالا شديدا وكثر فيهم الجراحات فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم

خاوند کا اور وہ تمہارا مزہ نہیں چکھ لیتا۔

محمد بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت مانگی اور اس وقت آپ کے پاس قریش کی کچھ عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں جو آپ سے باتیں کر رہی تھیں اور بڑھ چڑھ کر مطالبے کر رہی تھیں اور ان کی آوازیں آپ کی آواز سے بلند ہو رہی تھیں۔ جب حضرت عمر نے اجازت مانگی تو وہ جلدی سے پردے میں چلی گئیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دی اور جب وہ اندر داخل ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تبسم فرما رہے تھے۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان، اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ ہنستا رکھے۔ فرمایا کہ مجھے ان عورتوں پر تعجب ہے جو میرے پاس بیٹھی ہوئی تھیں کہ تمہاری آواز سنتے ہی جلدی سے پردے میں چلی گئیں۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ آپ اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ یہ آپ سے ڈریں۔ پھر ان کی جانب متوجہ ہو کر کہا: اے اپنی جان کی دشمنو! کیا تم مجھ سے ڈرتی ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ڈرتیں؟ انہوں نے کہا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح نہیں، سخت مزاج اور درشت ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابن خطاب! اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، شیطان تمہیں کسی راستے پر چلتا ہوا دیکھ لے تو وہ اس راستے کو چھوڑ کر دوسرے راستے پر چلا جاتا ہے۔

ابو العباس کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طائف میں تھے تو فرمایا کہ کل ان شاء اللہ یہاں سے روانہ ہو جائیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک شخص نے کہا: جب تک فتح حاصل نہ کر لیں ہم یہاں سے نہیں جائیں گے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل صبح جنگ کرنا، صبح گھمسان کا رن پڑا اور کتنے ہی حضرات زخمی ہو گئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کل ان شاء اللہ ہم یہاں سے کوچ کر جائیں گے۔ راوی

فَقَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ لَعَلَّكُمْ أَضْحَكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلَّهُ بِالْخَبَرِ

۱۰۲۱ - حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكْتُ وَقَعْتُ عَلٰى أَهْلِيْ فِيْ رَمَضَانَ قَالَ أَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ لَيْسَ لِيْ قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا أَسْتَطِيْعُ قَالَ فَأَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا أَجِدُ فَأُتِيَ بِعَرَقٍ فِيْهِ تَمْرٌ قَالَ إِبْرَاهِيْمُ الْعَرَقُ الْمِكْتَلُ فَقَالَ أَيْنَ السَّائِلُ تَصَدَّقْ بِهَا قَالَ عَلٰى أَفْقَرَ مِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنَّا فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ قَالَ فَأَنْتُمْ إِذًا۔

۱۰۲۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ أَمْشِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيْظُ الْحَاشِيَةِ فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَ بِرِدَائِهِ جَبْذَةً شَدِيْدَةً قَالَ أَنَسٌ فَنَظَرْتُ إِلٰى صَفْحَةِ عَاتِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الرِّدَاءِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مُرْ لِيْ مِنْ مَالِ اللّٰهِ الَّذِيْ عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ فَضَحِكَ ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ۔

۱۰۲۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيْسَ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ مَا حَجَبَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِيْ إِلَّا تَبَسَّمَ فِيْ وَجْهِيْ وَلَقَدْ شَكَوْتُ إِلَيْهِ أَنِّيْ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ بِيَدِهِ فِيْ صَدْرِيْ

کا بیان ہے کہ لوگ خاموش رہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیر تک ہنستے رہے۔ حمیدی کا بیان ہے کہ سفیان بن عیینہ نے ہم سے یہ پوری حدیث بیان کی۔

حمید بن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ میں ہلاک ہو گیا، رمضان المبارک کے دنوں میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا۔ فرمایا کہ ایک غلام آزاد کرو۔ عرض گزار ہوا کہ میرے پاس نہیں ہے۔ فرمایا تو دو مہینے کے لگاتار روزے رکھو۔ عرض کی کہ اس کی طاقت نہیں۔ فرمایا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔ عرض گزار ہوا کہ میرے پاس نہیں ہے۔ پس کھجوروں کا ایک ٹوکرا لایا گیا۔ ابراہیم کا بیان ہے کہ عرق ٹوکرے کو کہتے ہیں۔ فرمایا کہ سائل کہاں ہے؟ اسے خیرات کر دو۔ عرض کی کہ کیا اپنے سے زیادہ محتاج پر؟ خدا کی قسم! مدینہ منورہ کے دونوں کناروں کے درمیان کوئی گھرانا ہم سے زیادہ محتاج نہیں ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنس پڑے یہاں تک کہ دندان مبارک ظاہر ہو گئے اور فرمایا کہ پھر تو تم خود ہی اس کے حق دار ہو۔

اسحاق بن عبد اللہ بن ابو طلحہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا اور آپ ایک نجرانی چادر اوڑھے ہوئے تھے جس کے کنارے موٹے تھے۔ ایک اعرابی آپ کو ملا اور اس نے آپ کی چادر مبارک کو زور سے کھینچا۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کندھے مبارک پر دیکھا تو زور سے کھینچنے کے باعث چادر کے کنارے کا نشان پڑ گیا تھا۔ پھر اعرابی نے کہا کہ اے محمد! اللہ کا جو مال آپ کے پاس ہے اس میں سے مجھے دینے کا حکم فرمائیے۔ پس آپ نے اس کی جانب توجہ فرمائی، مسکرائے اور اسے مال دینے کا حکم فرمایا۔

قیس کا بیان ہے کہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب سے میں اسلام لایا ہوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اپنے پاس آنے سے نہیں روکا اور جب بھی مجھے دیکھا تو مسکرائے۔ میں نے آپ کی بارگاہ میں عرض کی کہ میں گھوڑے پر جم کر نہیں بیٹھ سکتا تو آپ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا

فَقَالَ. اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا.

١٠٢٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ
أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ قَالَتْ يَا
رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ هَلْ عَلَى
الْمَرْأَةِ غُسْلٌ إِذَا احْتَلَمَتْ قَالَ نَعَمْ إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ
فَضَحِكَتْ أُمُّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ أَتَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِمَ شَبَهُ الْوَلَدِ.

١٠٢٥۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي
ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ عَنْ
سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ
مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا
ضَاحِكًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ.

١٠٢٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ حَدَّثَنَا أَبُو
عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا
يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ يَخْطُبُ بِالْمَدِينَةِ
فَقَالَ قَحَطَ الْمَطَرُ فَاسْتَسْقِ رَبَّكَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ
وَمَا نَرَى مِنْ سَحَابٍ فَاسْتَسْقَى فَنَشَأَ السَّحَابُ
بَعْضُهُ إِلَى بَعْضٍ ثُمَّ مُطِرُوا حَتَّى سَالَتْ مَثَاعِبُ
الْمَدِينَةِ فَمَا زَالَتْ إِلَى الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ مَا تُقْلِعُ
ثُمَّ قَامَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ غَرِقْنَا فَادْعُ رَبَّكَ يَحْبِسْهَا
عَنَّا فَضَحِكَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا
مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَجَعَلَ السَّحَابُ يَتَصَدَّعُ عَنِ
الْمَدِينَةِ يَمِينًا وَشِمَالًا يُمْطَرُ مَا حَوَالَيْنَا وَلَا يُمْطَرُ
مِنْهَا شَيْءٌ يُرِيهِمُ اللّٰهُ كَرَامَةَ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِجَابَةَ دَعْوَتِهِ.

اے اللہ! اسے ٹھہرا دے اور اسے ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے۔

محمد بن مثنیٰ، یحییٰ، ہشام، ان کے والد، زینب بنت ام سلمہ سے حضرت ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! بے شک اللہ تعالیٰ حق بات سے حیا نہیں فرماتا۔ کیا عورت کو احتلام ہو جائے تو اس پر غسل فرض ہے؟ فرمایا: ہاں جبکہ پانی (منی) دیکھے۔

حضرت ام سلمہ ہنس پڑیں اور کہا کیا عورتوں کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا نہ ہوتا تو بچہ والدہ کے مشابہ کیوں ہو سکتا۔

سلیمان بن یسار کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح ہنستے ہوئے کبھی نہیں دیکھا کہ آپ کا حلق مبارک نظر آنے لگتا، آپ صرف تبسم فرمایا کرتے تھے۔

محمد بن محبوب، ابو عوانہ، قتادہ، حضرت انس، قتادہ سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جمعہ کے روز اس وقت حاضر ہوا جبکہ آپ مدینہ منورہ میں خطبہ دے رہے تھے چنانچہ وہ عرض گزار ہوا کہ بارش نہ ہونے کے باعث قحط پڑ گیا ہے سو اپنے رب سے پانی مانگئے۔ پس آپ نے آسمان کی جانب دیکھا اور ہمیں کوئی بادل نظر نہیں آ رہا تھا۔ آپ نے بارش کی دعا کی تو بادل کے ٹکڑے اٹھ کر ایک دوسرے سے ملنے لگے۔ پھر بارش ہونے لگی یہاں تک کہ مدینہ منورہ کی گلیاں بہہ نکلیں اور بارش تو اگلے جمعہ تک ہی رہی چھوٹی نہیں۔ لیکن وہی شخص یا کوئی اور کھڑا ہوا جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے۔ ہم غرق ہو رہے ہیں، اپنے رب سے دعا کیجئے کہ اس (بارش) کو ہم سے روک دے۔ پس آپ مسکرا پڑے پھر دعا کی: اے اللہ! ہمارے ارد گرد برسا اور ہمارے اوپر نہ برسا۔ دو یا تین مرتبہ کہا۔ پس بادل پھٹنے لگا اور مدینہ منورہ کے دائیں بائیں چلے گئے چنانچہ ہمارے ارد گرد بارش ہونے لگی اور ہمارے اوپر بند ہو گئی۔ یوں اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی برکت اور ان کی قبولیت دعا دکھاتا ہے۔

باب ۶۹ قول الله تعالى: يا أيها الذين آمنوا اتقوا الله وكونوا مع الصادقين، وما ينهى عن الكذب.

۱۰۲۳۔ حدثنا عثمان بن أبي شيبة حدثنا جرير عن منصور عن أبي وائل عن عبد الله رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: إن الصدق يهدي إلى البر، وإن البر يهدي إلى الجنة، وإن الرجل ليصدق حتى يكون صديقا، وإن الكذب يهدي إلى الفجور، وإن الفجور يهدي إلى النار، وإن الرجل ليكذب حتى يكتب عند الله كذابا.

سچوں کے ساتھ رہنا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ (سورۃ التوبہ آیت ۱۱۹) اور جھوٹ بولنے سے روکا گیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک سچائی بھلائی کی طرف ہدایت کرتی ہے اور بھلائی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور آدمی برابر سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ صدیق ہو جاتا ہے اور جھوٹ بدکاری کی طرف لے جاتا ہے اور بدکاریاں جہنم کی طرف لے جاتی ہیں اور آدمی برابر جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔

۱۰۲۴۔ حدثنا ابن سلام حدثنا إسماعيل بن جعفر عن أبي سهيل نافع بن مالك بن أبي عامر عن أبيه عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: آية المنافق ثلاث: إذا حدث كذب، وإذا وعد أخلف، وإذا اؤتمن خان.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ جب بات کرے گا جھوٹ بولے گا، جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے گا اور جب امین بنایا جائے تو خیانت کرے گا۔

۱۰۲۵۔ حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا جرير حدثنا أبو رجاء عن سمرة بن جندب رضي الله عنه قال: قال النبي صلى الله عليه وسلم: رأيت رجلين أتياني قالا: الذي رأيته يشق شدقه فكذاب، يكذب بالكذبة تحمل عنه حتى تبلغ الآفاق، فيصنع به إلى يوم القيامة.

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے دیکھا کہ دو شخص میرے پاس آ کر کہنے لگے کہ جس شخص کو آپ نے (شب معراج) دیکھا کہ اس کے جبڑے چیرے جا رہے ہیں وہ بہت جھوٹا آدمی ہے، ایسی جھوٹی بات بولتا تھا کہ اس کا جھوٹ اطراف عالم میں پھیل جاتا تھا، پس قیامت تک اس کے ساتھ یہی کیا جائے گا۔

باب ۷۰ في الهدي الصالح

۱۰۲۶۔ حدثنا إسحاق بن إبراهيم قال قلت لأبي أسامة: حدثكم الأعمش سمعت شقيقا قال: سمعت حذيفة يقول: إن أشبه الناس دلا وسمتا وهديا برسول الله صلى الله عليه وسلم لابن أم عبد، من حين يخرج من بيته إلى أن يرجع إليه، لا ندري ما يصنع في أهله إذا خلا.

اچھا چال چلن۔

شقیق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تمام لوگوں میں سے طور طریق، وضع قطع اور چال ڈھال کے لحاظ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابن ام عبد حضرت عبداللہ بن مسعود زیادہ مشابہت رکھتے ہیں، گھر سے باہر نکلنے سے لے کر گھر واپس جانے تک لیکن ہمیں معلوم نہیں کہ جب وہ گھر میں تنہا ہوتے ہیں تو کیا کرتے ہیں۔

۱۰۳۱ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُخَارِقٍ سَمِعْتُ طَارِقًا قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ وَأَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

طارق کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیشک سب سے اچھا کلام اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور بہترین عادات و خصائل محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عادات و خصائل ہیں۔

بَابُ الصَّبْرِ عَلَى الْأَذَى وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى

اذیت پر صبر کرنا۔

إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: بیشک صبر کرنے والوں کو ان کا ثواب بھرپور دیا جائے گا بے گنتی (سورۃ الزمر آیت ۱۰)۔

۱۰۳۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ أَحَدٌ أَوْ لَيْسَ شَيْءٌ أَصْبَرَ عَلَى أَذًى سَمِعَهُ مِنَ اللَّهِ إِنَّهُمْ لَيَدْعُونَ لَهُ وَلَدًا وَإِنَّهُ لَيُعَافِيهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ

ابو عبد الرحمٰن سلمی نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص ایسا صبر والا نہیں یعنی نہیں کہ اذیت ناک بات سنے اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ صبر کرے۔ لوگ اس کے لئے بیٹا ٹھہراتے ہیں لیکن اس کے باوجود وہ انہیں نظر انداز کئے رکھتا ہے اور انہیں روزی دیتا رہتا ہے۔

۱۰۳۳ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ شَقِيقًا يَقُولُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِسْمَةً كَبَعْضِ مَا كَانَ يَقْسِمُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَاللَّهِ إِنَّهَا لَقِسْمَةٌ مَا أُرِيدَ بِهَا وَجْهُ اللَّهِ قُلْتُ أَمَّا أَنَا لَأَقُولَنَّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ فَسَارَرْتُهُ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ وَغَضِبَ حَتَّى وَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَخْبَرْتُهُ ثُمَّ قَالَ قَدْ أُوذِيَ مُوسَى بِأَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَصَبَرَ

شقیق کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مال تقسیم فرمایا جس طرح آپ تقسیم فرمایا کرتے تھے تو ایک انصاری آدمی نے کہا خدا کی قسم اس تقسیم میں اللہ کی رضا مقصود نہیں رکھی گئی۔ میں نے کہا میں یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرور بتاؤں گا۔ چنانچہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ صحابہ کے درمیان جلوہ افروز تھے۔ میں نے چپکے سے آپ کو بتایا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ناگوار گزرا اور آپ کا چہرہ متغیر ہو گیا اور ناراض ہو گئے۔ یہاں تک کہ میں نے دل میں کہا کاش میں نے آپ کو یہ خبر نہ دی ہوتی۔ پھر فرمایا کہ حضرت موسیٰ کو اس سے بھی زیادہ اذیت دی گئی لیکن انہوں نے صبر سے کام لیا۔

بَابُ مَنْ لَمْ يُوَاجِهِ النَّاسَ بِالْعِتَابِ

جو غصے کے باعث لوگوں کی طرف متوجہ نہ ہو۔

۱۰۳۴ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَتْ عَائِشَةُ صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَرَخَّصَ فِيهِ فَتَنَزَّهَ عَنْهُ قَوْمٌ فَبَلَغَ ذَلِكَ

مسروق سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کام کیا اور لوگوں کو بھی اس کے کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی لیکن لوگ اس سے دور رہے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچی تو آپ نے خطبہ دیا چنانچہ اللہ تعالیٰ کی

صلی اللہ علیہ وسلم فخطب فحمد اللہ ثم قال ما بال اقوام یتنزھون عن الشیء اصنعه فواللہ انی لاعلمھم باللہ واشدھم له خشیة۔

کہ بعض لوگوں کا کیا حال ہے جو اس کام سے بچتے ہیں جسے میں کرتا ہوں۔ خدا کی قسم مجھے اللہ تعالیٰ کا لوگوں کی نسبت زیادہ علم ہے اور میں اس سے ان کی نسبت زیادہ ڈرتا ہوں۔

۱۰۳۵ - حدثنا عبدان اخبرنا عبد اللہ اخبرنا شعبة عن قتادة سمعت عبد اللہ ھو ابن ابی عتبة مولی انس عن ابی سعید الخدری قال کان النبی صلی اللہ علیه وسلم اشد حیاء من العذراء فی خدرھا فاذا رای شیئا یکرھه عرفناہ فی وجھه۔

عبداللہ بن ابی عتبہ مولیٰ انس سے، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پردہ نشین کنواری لڑکیوں سے بھی زیادہ حیادار تھے اور جب آپ کوئی ایسی بات دیکھتے کہ جو ناگوار خاطر ہوتی تو ہم اس کا اندازہ آپ کے چہرۂ انور سے لگایا کرتے تھے۔

باب من کفر اخاہ بغیر تاویل فھو کما قال

جو بغیر کسی تاویل کے مسلمان کو کافر کہے وہ اپنے کہنے کے مطابق ہے۔

۱۰۳۶ - حدثنا محمد واحمد بن سعید قالا حدثنا عثمان بن عمر اخبرنا علی بن المبارک عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمة عن ابی ھریرة رضی اللہ عنه ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال اذا قال الرجل لاخیه یا کافر فقد باء به احدھما۔ وقال عکرمة بن عمار عن یحیی عن عبد اللہ بن یزید سمع ابا سلمة سمع ابا ھریرة عن النبی صلی اللہ علیه وسلم۔

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب کوئی آدمی اپنے مسلمان بھائی سے کہے، اے کافر! تو یقیناً ان میں سے کافر ہو جاتا ہے۔ عکرمہ بن عمار، یحییٰ، عبداللہ بن یزید، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۰۳۷ - حدثنا اسماعیل قال حدثنی مالک عن عبد اللہ بن دینار عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنھما ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال ایما رجل قال لاخیه یا کافر فقد باء بھا احدھما۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص بھی اپنے مسلمان بھائی سے اسے کافر کہے گا تو وہ کفر ان دو میں سے ایک کی طرف مڑ جائے گا۔

۱۰۳۸ - حدثنا موسی بن اسماعیل حدثنا وھیب حدثنا ایوب عن ابی قلابة عن ثابت بن الضحاک عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال من حلف بملة غیر الاسلام کاذبا فھو کما قال ومن قتل نفسه بشیء عذب به فی نار

ابو قلابہ نے حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اسلام کے سوا کسی دوسرے مذہب کی جھوٹی قسم کھائی تو وہ اسی کے مطابق ہے جو کہا اور جس نے کسی چیز کے ساتھ خودکشی کی تو وہ جہنم کی آگ میں اسی چیز کے ساتھ عذاب دیا جائے گا اور مومن پر لعنت

جَهَنَّمَ وَلَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ، وَمَنْ رَمَى مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ

کرنا اسے قتل کرنے کے مترادف ہے اور جس نے کسی مسلمان پر کفر کا الزام لگایا تو یہ اسے قتل کرنے جیسا ہے۔

بَابُ ۱۲۳ مَنْ لَمْ يَرَ إِكْفَارَ مَنْ قَالَ ذٰلِكَ مُتَأَوِّلًا أَوْ جَاهِلًا. وَقَالَ عُمَرُ لِحَاطِبٍ إِنَّهُ مُنَافِقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللّٰهَ قَدِ اطَّلَعَ إِلٰى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ.

جو مسلمان کی تکفیر کرنے والے کو تاویل یا بے خبری کے باعث کافر نہ کہے۔

حضرت عمر نے حضرت حاطب کے لئے کہا کہ وہ منافق ہے تو حضور نے فرمایا تمہیں کیا معلوم، اللہ تعالیٰ نے بدر والوں سے باخبر ہوتے ہوئے ان سے فرمایا کہ میں نے تمہاری مغفرت فرما دی۔

ف: اس حدیث کے آخر میں یہ بتایا ہے کہ کسی مسلمان پر کفر کا الزام لگانا اسے قتل کرنے جیسا ہے۔ ظاہر ہے کہ کسی مسلمان کو ناحق قتل کرنا گناہِ کبیرہ ہے۔ قرآن کریم میں ہے۔

وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا ۝ (۹۳:۴)

اور جو کوئی کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے کہ مدتوں اس میں رہے اور اللہ نے اس پر غضب کیا اور لعنت کی اور اس کے لیے تیار رکھا بڑا عذاب۔

اس سے ان لوگوں کو سبق حاصل کرنا چاہیے جو بات بات پر بے اور ناحق مسلمانوں کو کافر و مشرک کہتے ہوئے نہیں تھکتے۔ اگر ان میں اللہ کے نزدیک کوئی درست بات ہوتی تو یہ تو حدیث کے کسی ایک فرد کو بھی مسلمان ثابت نہیں کیا جا سکے گا۔ علاوہ ازیں اپنے محبوب کی امت کو مشرک بنانے والے اصحاب اعتزال کی سرپرستی جاری ہے لیکن یہ حضرات اسے امت سمجھ کر باد کرتے ہوئے رہتے ہیں۔ خدائے ذوالمنن اپنے محبوب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں ہمیں اسلام کی صراطِ مستقیم پر چلائے جو انعام یافتہ بندوں کا راستہ یعنی حضرات انبیاء، اولیاء کا دین و مذہب ہے۔ آمین۔

۱۰۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا سَلِيمٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَأْتِي قَوْمَهُ فَيُصَلِّي بِهِمُ الصَّلَاةَ فَقَرَأَ بِهِمُ الْبَقَرَةَ قَالَ فَتَجَوَّزَ رَجُلٌ فَصَلَّى صَلَاةً خَفِيفَةً فَبَلَغَ ذٰلِكَ مُعَاذًا فَقَالَ إِنَّهُ مُنَافِقٌ فَبَلَغَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا قَوْمٌ نَعْمَلُ بِأَيْدِينَا وَنَسْقِي بِنَوَاضِحِنَا وَإِنَّ مُعَاذًا صَلَّى بِنَا الْبَارِحَةَ فَقَرَأَ الْبَقَرَةَ فَتَجَوَّزْتُ فَزَعَمَ أَنِّي مُنَافِقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا

عمرو بن دینار نے حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا کرتے پھر جب اپنی قوم کے پاس جاتے تو انہیں نماز پڑھاتے۔ ایک دفعہ انہوں نے نماز میں سورۂ بقرہ پڑھنا شروع کی۔ راوی کا بیان ہے کہ اس پر ایک شخص نے علیحدہ ہو کر ہلکی پھلکی نماز پڑھ لی۔ جب یہ بات حضرت معاذ کو پہنچی تو انہوں نے کہا کہ وہ منافق ہے۔ جب اس آدمی کو اس بات کا علم ہوا تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! ہم ہاتھوں سے کام کرنے والے اور اپنی اونٹنیوں کو پانی دینے والے لوگ ہیں۔ حضرت معاذ نے ہمیں رات نماز پڑھائی اور سورۂ بقرہ پڑھنے لگے تو میں نے مختصر نماز پڑھی، پس انہوں نے خیال کیا کہ میں منافق ہوں۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ

مُعَاذُ أَفَتَّانٌ أَنْتَ. ثَلَاثًا اقْرَأْ وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَنَحْوَهَا.

ڈالنے والا ہے؟ تین مرتبہ فرمایا۔ تم سورۃ والشمس اور سورۃ الاعلیٰ جیسی سورتیں پڑھا کرو۔

۱۰۴۰۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ أُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے جو شخص لات و عزیٰ کی قسم کھا بیٹھے تو اسے چاہیئے کہ لا الہ الا اللہ کہہ لے اور جو اپنے ساتھی سے کہے کہ آؤ جوا کھیلیں تو اسے صدقہ دینا چاہیئے۔

۱۰۴۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ أَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِي رَكْبٍ وَهُوَ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ فَنَادَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللَّهِ وَإِلَّا فَلْيَصْمُتْ.

نافع ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب کو سواروں میں جا لیا جبکہ وہ اپنے باپ کی قسم کھا رہے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں آواز دے کر فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے باپ کی قسم کھانے سے منع فرماتا ہے۔ اسلئے تم میں سے جو قسم کھائے وہ اللہ کی قسم کھائے ورنہ خاموش رہنا چاہیئے۔

بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الْغَضَبِ وَالشِّدَّةِ لِأَمْرِ اللَّهِ وَقَالَ اللَّهُ: جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ.

حکم الٰہی کے نفاذ کیلئے غصہ اور سختی جائز ہے۔
ارشاد باری ہے: کافروں اور منافقوں سے جہاد کرو اور ان پر سختی کرو (سورۃ التوبہ، آیت ۷۳)۔

۱۰۴۲۔ حَدَّثَنَا يَسَرَةُ بْنُ صَفْوَانَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ قِرَامٌ فِيهِ صُوَرٌ فَتَلَوَّنَ وَجْهُهُ ثُمَّ تَنَاوَلَ السِّتْرَ فَهَتَكَهُ وَقَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُصَوِّرُونَ هَذِهِ الصُّوَرَ.

قاسم کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اس وقت گھر میں ایک پردہ لٹک رہا تھا جس میں تصویریں تھیں۔ آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا پھر اس پردے کو پکڑ کر پھاڑ دیا۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز سب سے سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو ان تصویروں کو بناتے ہیں۔

۱۰۴۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَأَتَأَخَّرُ عَنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا قَالَ فَمَا

قیس بن ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میں فلاں شخص کی وجہ سے صبح کی نماز میں شامل نہیں ہوتا کیونکہ وہ ہمیں لمبی نماز پڑھاتے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وعظ و نصیحت

رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم قط أشد غضبا في موعظة منه يومئذ قال فقال يا أيها الناس إن منكم منفرين فأيكم ما صلى بالناس فليتجوز فإن فيهم المريض والكبير وذا الحاجة.

۳۴. حدثنا موسى بن إسمعيل حدثنا جويرية عن نافع عن عبد الله رضي الله عنه قال بينا النبي صلى الله عليه وسلم يصلي رأى في قبلة المسجد نخامة فحكها بيده فتغيظ ثم قال إن أحدكم إذا كان في الصلوة فإن الله حيال وجهه فلا يتنخمن حيال وجهه في الصلوة.

۳۵. حدثنا محمد حدثنا إسمعيل بن جعفر أخبرنا ربيعة بن أبي عبد الرحمن عن يزيد مولى المنبعث عن زيد بن خالد الجهني أن رجلا سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اللقطة فقال عرفها سنة ثم اعرف وكاءها وعفاصها ثم استنفق بها فإن جاء ربها فأدها إليه قال يا رسول الله فضالة الغنم قال خذها فإنما هي لك أو لأخيك أو للذئب قال يا رسول الله فضالة الإبل قال فغضب رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى احمرت وجنتاه أو احمر وجهه ثم قال ما لك ولها معها حذاؤها وسقاؤها حتى يلقاها ربها وقال المكي حدثنا عبد الله بن سعيد ح وحدثني محمد بن زياد حدثنا محمد بن جعفر حدثنا عبد الله بن سعيد قال حدثني سالم أبو النضر مولى عمر بن عبيد الله عن بسر بن سعيد عن زيد بن ثابت رضي الله عنه قال احتجر رسول الله صلى الله عليه وسلم

اس روز سے زیادہ غصے کی حالت میں نہیں دیکھا، ان کا بیان ہے کہ پھر آپ نے فرمایا۔ اے لوگو! بعض تم میں سے لوگوں کو بھگانے والے ہیں۔ لہٰذا تم میں سے جو لوگوں کو نماز پڑھائیں تو ہلکی پڑھائیں کیونکہ نمازیوں میں بیمار، بوڑھے اور ضرورت مند بھی ہوتے ہیں۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے تو آپ نے مسجد میں جانب قبلہ بلغم دیکھی تو اسے اپنے دست مبارک سے کھرچ دیا اور غصہ فرمایا۔ جب تم سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کے سامنے ہوتا ہے لہٰذا نماز میں کوئی اپنے چہرے کے سامنے نہ تھوکے۔

یزید مولیٰ منبعث سے حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گری پڑی چیز کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا، ایک سال تک اس کا اعلان کرتے رہو، پھر اس کے سربندھن اور ظرف کو پہچان کر خرچ کرو۔ اگر اس کا مالک آجائے تو اپنے پاس سے دے دو۔ وہ عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! کھوئی ہوئی بکری کا کیا حکم ہے؟ فرمایا، اسے پکڑ لو کیونکہ وہ تمہارے لئے ہے یا تمہارے بھائی کے لئے ہے یا بھیڑیئے کے لئے ہے۔ وہ عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! گمشدہ اونٹ کا کیا حکم ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوئے یہاں تک کہ آپ کے دونوں رخسار سرخ ہو گئے یا آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ پھر فرمایا کہ تمہیں اس سے کیا سروکار؟ اس کا جوتا اور مشکیزہ اس کے ساتھ ہے یہاں تک کہ اس کا مالک اسے پا لے گا۔ بسر بن سعید کا بیان ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹا سا حجرہ کھجور کی شاخوں یا بوریئے سے بنایا جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں نماز پڑھنے کے لئے نکلے تو لوگوں

حُجَيْرَةً أَوْ مُحْتَجِرًا بِخَصَفَةٍ أَوْ حَصِيرٍ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِيهَا فَتَتَبَّعَ إِلَيْهِ رِجَالٌ وَجَاءُوا يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ، ثُمَّ جَاءُوا لَيْلَةً فَحَضَرُوا وَأَبْطَأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُمْ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ فَرَفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ وَحَصَبُوا الْبَابَ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ مُغْضَبًا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَالَ بِكُمْ صَنِيعُكُمْ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُكْتَبُ عَلَيْكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالصَّلَاةِ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ خَيْرَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ.

نے بھی آپ کی پیروی کی اور آپ کے پیچھے نماز پڑھنے لگے۔ پھر دوسری رات بھی لوگ حاضر ہوئے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشریف لانے میں دیر کر دی اور آپ باہر نہ آئے۔ لوگوں نے آوازیں بلند کیں اور دروازے پر کنکریاں ماریں۔ پس آپ ان کے پاس غصے کی حالت میں تشریف لائے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا، اگر تم برابر اسی طرح میرے پیچھے نماز پڑھتے رہے تو میرے خیال میں یہ بھی تم پر فرض ہو جائے گی لہذا تمہیں چاہیے کہ اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو کیونکہ انسان کی بہتر نماز گھر ہی میں ہے سوائے فرض نماز کے۔

بَابُ ۳۳ الْحَذَرِ مِنَ الْغَضَبِ لِقَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَإِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ.

غصے سے بچنا۔

ارشاد ربانی ہے۔ اور وہ جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے بچتے ہیں اور جب غصہ آئے معاف کر دیتے ہیں (سورۃ الشوریٰ، آیت ۳۷) نیز فرمایا۔ وہ جو خوشی اور تکلیف میں خرچ کرتے ہیں اور غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے اور نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں (سورۃ آل عمران، آیت ۱۳۴)۔

۳۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ.

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پہلوان وہ نہیں ہے جو کسی کو پچھاڑ دے بلکہ پہلوان وہی ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھ سکے۔

۳۷: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ جُلُوسٌ وَأَحَدُهُمَا يَسُبُّ صَاحِبَهُ مُغْضَبًا قَدِ احْمَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ لَوْ قَالَ أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَقَالُوا لِلرَّجُلِ أَلَا

عدی بن ثابت کا بیان ہے کہ حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور دو آدمیوں نے ایک دوسرے کو [illegible] اور ہم بھی وہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک اپنے ساتھی کو غصے میں گالی دے رہا تھا اور اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ اسے کہہ لے تو اس کا غصہ جاتا رہے فرمایا کہ وہ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ہے۔ لوگوں نے اس سے کہا کہ تو سنتا نہیں کہ نبی کریم صلی

تَسْمَعُ مَا يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَسْتُ بِمَجْنُونٍ

اللہ علیہ وسلم کیا فرماتے ہیں۔ اس نے کہا کہ میں کوئی پاگل تھوڑا ہی ہوں۔

۱۰۴۸۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ هُوَ ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصِنِي قَالَ لَا تَغْضَبْ فَرَدَّدَ مِرَارًا قَالَ لَا تَغْضَبْ۔

ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا کہ مجھے کوئی وصیت فرمائیے۔ ارشاد ہوا کہ غصے میں نہ آیا کرو۔ اس نے بار بار یہی گزارش کی اور آپ نے فرمایا کہ غصے میں نہ آیا کرو۔

بَابُ ۳۲ الْحَيَاءِ

حیاء۔

۱۰۴۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي السَّوَّارِ الْعَدَوِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ فَقَالَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ مَكْتُوبٌ فِي الْحِكْمَةِ إِنَّ مِنَ الْحَيَاءِ وَقَارًا وَإِنَّ مِنَ الْحَيَاءِ سَكِينَةً فَقَالَ لَهُ عِمْرَانُ أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتُحَدِّثُنِي عَنْ صَحِيفَتِكَ۔

ابوالسوار عدوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حیا ہمیشہ بھلائی لاتی ہے۔ بشیر بن کعب کا بیان ہے کہ حکمت کی کتابوں میں مرقوم ہے کہ حیا میں وقار ہے اور حیا میں سکون قلب ہے۔ اس پر حضرت عمران نے ان سے کہا کہ میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث سنا رہا ہوں اور تم مجھے اپنی ڈائری کا نوشتہ سنا رہے ہو۔

۱۰۵۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ يُعَاتَبُ فِي الْحَيَاءِ يَقُولُ إِنَّكَ لَتَسْتَحْيِي حَتَّى كَأَنَّهُ يَقُولُ قَدْ أَضَرَّ بِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ

سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک آدمی کے پاس سے ہوا جو ایک حیادار آدمی کو ڈانٹتے ہوئے کہہ رہا تھا کہ تم جو اس قدر حیا کرتے ہو تو اس کے باعث تمہیں نقصان پہنچے گا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو کیونکہ حیا ایمان کا حصہ ہے۔

۱۰۵۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مَوْلَى أَنَسٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي عُتْبَةَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا

عبداللہ بن ابوعتبہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پردہ نشین کنواری لڑکی سے بھی زیادہ حیادار تھے۔

بَابُ ۳۳ إِذَا لَمْ تَسْتَحِي فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ

جب تجھ میں حیا نہ رہے تو جو چاہے کر۔

۱۰۵۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْأُولَى إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کلام نبوت سے جو پہلی بات لوگوں تک پہنچی وہ یہی ہے کہ جب تیرے پاس شرم و حیا نہ رہے تو جو چاہے کر۔

بَابُ ۶۲۵ مَا لَا يُسْتَحْيَا مِنَ الْحَقِّ لِلتَّفَقُّهِ فِي الدِّينِ

دینی مسائل پوچھنے سے شرمانا نہیں چاہیے۔

۱۰۵۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ غُسْلٌ إِذَا احْتَلَمَتْ فَقَالَ نَعَمْ إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ

زینب بنت ابو سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضرت ام سلیم ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں۔ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ حق بات بیان کرنے سے نہیں شرماتا۔ کیا عورت کو احتلام ہو جائے تو اس کے لئے غسل کرنا ضروری ہے؟ فرمایا کہ ہاں جبکہ پانی دیکھ لے۔

۱۰۵۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ شَجَرَةٍ خَضْرَاءَ لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَلَا يَتَحَاتُّ فَقَالَ الْقَوْمُ هِيَ شَجَرَةُ كَذَا هِيَ شَجَرَةُ كَذَا فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ هِيَ النَّخْلَةُ وَأَنَا غُلَامٌ شَابٌّ فَاسْتَحْيَيْتُ فَقَالَ هِيَ النَّخْلَةُ. وَعَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ وَزَادَ فَحَدَّثْتُ بِهِ عُمَرَ فَقَالَ لَوْ كُنْتَ قُلْتَهَا لَكَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا

محارب بن دثار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن کی مثال اس سرسبز درخت جیسی ہے جس کے پتے نہ گرتے ہیں اور نہ جھڑتے ہیں۔ لوگ کہنے لگے کہ وہ فلاں درخت ہے کوئی کہتا کہ فلاں درخت ہے۔ میں نے ارادہ کیا کہ کہہ دوں وہ کھجور کا درخت ہے لیکن میں نوعمر لڑکا تھا اس لئے کہتے ہوئے شرما گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ شعبہ، خبیب بن عبدالرحمٰن، حفص بن عاصم نے حضرت ابن عمر سے اسی طرح روایت کی لیکن یہ زیادہ ہے کہ میں نے حضرت عمر سے یہ بات کہی تو انہوں نے فرمایا کہ اگر تم نے یہ کہہ دیا ہوتا تو مجھے یہ بات بہت سا مال ملنے سے زیادہ پسند ہوتی۔

۱۰۵۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مَرْحُومٌ سَمِعْتُ ثَابِتًا أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْرِضُ عَلَيْهِ نَفْسَهَا فَقَالَتْ هَلْ لَكَ حَاجَةٌ فِيَّ فَقَالَتِ ابْنَتُهُ مَا أَقَلَّ حَيَاءَهَا فَقَالَ هِيَ خَيْرٌ مِنْكِ

ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور اس نے خود کو آپ پر پیش کرتے ہوئے گزارش کی کہ کیا آپ کو میری ضرورت ہے؟ حضرت انس کی صاحبزادی نے کہا کہ اس عورت کے پاس حیا کتنی کم ہے۔ حضرت انس نے فرمایا کہ وہ تم سے بہتر

عُرِضَتْ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ

ہے یوں کہ مجھے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پیش کیا۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَكَانَ يُحِبُّ التَّخْفِيْفَ وَالْيُسْرَ عَلَى النَّاسِ

آسانی اختیار کرنا۔

حضور کا ارشاد ہے آسانی اختیار کرو، نیز آپ تخفیف اور آسانی کو پسند فرماتے تھے۔

١٠٥٦ - حَدَّثَنِيْ إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ لَمَّا بَعَثَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَالَ لَهُمَا يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا. قَالَ أَبُوْ مُوْسٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا بِأَرْضٍ يُصْنَعُ فِيْهَا شَرَابٌ مِنَ الْعَسَلِ يُقَالُ لَهُ الْبِتْعُ وَشَرَابٌ مِنَ الشَّعِيْرِ يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ.

ابو بردہ کا بیان ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اور حضرت معاذ بن جبل کو حاکم بنا کر بھیجا تو دونوں سے فرمایا، لوگوں کے لئے آسانی پیدا کرنا، سختی میں نہ ڈالنا، خوشخبری دینا، نفرت نہ دلانا، اور دونوں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنا۔ حضرت ابو موسیٰ نے عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ، ہم ایسی جگہ جا رہے ہیں جہاں شہد سے بتع نامی شراب اور جَو سے مزر نامی شراب بنائی جاتی ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے۔

ف: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یمن کے علاقے میں حاکم بنا کر بھیجا۔ دونوں حضرات کو آپ نے پانچ باتوں کی نصیحت فرمائی جو حسب ذیل ہیں:

1. اپنے اپنے علاقے میں لوگوں کے لیے آسانیاں پیدا کرنے کی کوشش کرنا۔
2. ایسے احکام نافذ نہ کرنا جن سے لوگوں کو تنگی اور پریشانی کا سامنا ہو۔
3. لوگوں کو اپنے حسن سلوک سے خوش کرنے کی کوشش کرنا۔
4. ایسے کام نہ کرنا جن سے ان کے دلوں میں تمہارے خلاف یا آپس میں ایک دوسرے کے خلاف نفرت کے جذبات پیدا ہو جائیں۔
5. تم دونوں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرتے رہنا۔

ان پانچوں باتوں کو مسلمان حاکموں کا مکمل دستور العمل قرار دیا جا سکتا ہے۔ حالیہ دور میں جو مسلمان حکمرانوں نے کیا کر رکھا ہے۔ پاکستان اور دوسرے مسلمان ملکوں کے حکام اگر کرنا چاہیں اور اپنی کامیابی کا راز لینا چاہیں کہ ان کا طرز عمل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقرر کردہ ان چار اصول کے مطابق ہے یا نہیں۔ اس کے مطابق ان حضرات کی سرخروئی کا راز مضمر ہے۔ واللہ ولی التوفیق۔

١٠٥٧ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَسَكِّنُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، آسانی کرو، لوگوں کو سکون و اطمینان پہنچاؤ، نفرت نہ دلاؤ۔

١٠٥٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی دو کاموں کے درمیان اختیار

بَيْنَ أَمْرَيْنِ قَطُّ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمَ بِهَا لِلّٰهِ۔

١٠٥٩۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنَّا عَلَى شَاطِئِ نَهَرٍ بِالْأَهْوَازِ قَدْ نَضَبَ عَنْهُ الْمَاءُ فَجَاءَ أَبُو بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيُّ عَلَى فَرَسٍ فَصَلَّى وَخَلَّى فَرَسَهُ فَانْطَلَقَتِ الْفَرَسُ فَتَرَكَ صَلَاتَهُ وَتَبِعَهَا حَتَّى أَدْرَكَهَا فَأَخَذَهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَضَى صَلَاتَهُ وَفِينَا رَجُلٌ لَهُ رَأْيٌ فَأَقْبَلَ يَقُولُ انْظُرُوا إِلَى هٰذَا الشَّيْخِ تَرَكَ صَلَاتَهُ مِنْ أَجْلِ فَرَسٍ فَأَقْبَلَ فَقَالَ مَا عَنَّفَنِي أَحَدٌ مُنْذُ فَارَقْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِنَّ مَنْزِلِي مُتَرَاخٍ فَلَوْ صَلَّيْتُ وَتَرَكْتُ لَمْ آتِ أَهْلِي إِلَى اللَّيْلِ وَذَكَرَ أَنَّهُ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَى مِنْ تَيْسِيرِهِ۔

١٠٦٠۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَثَارَ إِلَيْهِ النَّاسُ لِيَقَعُوا بِهِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُ وَأَهْرِيقُوا عَلَى بَوْلِهِ ذَنُوبًا مِنْ مَاءٍ أَوْ سَجْلًا مِنْ مَاءٍ فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ۔

بَابُ الْاِنْبِسَاطِ إِلَى النَّاسِ وَقَالَ

ابْنُ مَسْعُودٍ خَالِطِ النَّاسَ وَدِينَكَ لَا تَكْلِمَنَّهُ وَالدُّعَابَةِ مَعَ الْأَهْلِ

١٠٦١۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا

دیا گیا تو آپ ان میں سے آسان کو اختیار فرماتے بشرطیکہ اس میں گناہ نہ ہو اگر اس میں گناہ ہوتا تو آپ سب لوگوں سے زیادہ اس سے دور رہتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی چیز میں اپنی ذات کا ہرگز کبھی انتقام نہیں لیا۔ ہاں جب کوئی اللہ کی حرمت کا ارتکاب کرتا تو اس سے اللہ کے لئے انتقام لیتے تھے۔

حماد بن زید کا بیان ہے کہ ازرق بن قیس نے فرمایا کہ ہم اہواز میں ایک نہر کے کنارے پر تھے جس کا پانی خشک ہو گیا تھا۔ پس حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے چنانچہ نماز پڑھنے لگے اور اپنے گھوڑے کو کھلا چھوڑ دیا۔ گھوڑا چل دیا تو وہ نماز چھوڑ کر اس کے پیچھے گئے یہاں تک کہ اسے پکڑ لیا اور پھر آ کر نماز ادا کی۔ ہم میں ایک آدمی کم عقل تھا وہ کہنے لگا کہ اس بوڑھے کو دیکھو جس نے گھوڑے کی خاطر نماز چھوڑ دی۔ انہوں نے رخ متوجہ کر کے فرمایا جب سے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہوا ہوں مجھ سے ایسی ناگوار بات کسی نے نہیں کہی۔ میرا گھر کافی فاصلے پر ہے، اگر میں نماز پڑھتا رہتا اور گھوڑے کو چلے جانے دیتا تو اپنے گھر والوں تک رات تک نہ پہنچ سکتا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی ہے اور آپ کو دیکھا ہے کہ آسانی اختیار فرماتے تھے۔

عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو اسے مارنے کے لئے لوگ اس کی طرف لپکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو اور اس کے پیشاب کے اوپر ایک ڈول یا ایک بھر کر پانی بہا دو کیونکہ تمہیں آسانی مہیا کرنے والے بنا کر بھیجا گیا ہے سختی کرنے والے نہیں بنایا گیا۔

لوگوں سے خندہ پیشانی کے ساتھ ملنا۔

حضرت ابن مسعود کا قول ہے کہ اپنے دین کو مجروح کئے بغیر لوگوں سے تعلقات رکھو اور اہل خانہ سے مزاح بھی کی۔

ابو التیاح کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو

أَبُو التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ إِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُخَالِطُنَا حَتّٰى يَقُولَ لِأَخٍ لِي صَغِيرٍ يَا أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ

۱۰۶۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لِي صَوَاحِبُ يَلْعَبْنَ مَعِي فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ يَتَقَمَّعْنَ مِنْهُ فَيُسَرِّبُهُنَّ إِلَيَّ فَيَلْعَبْنَ مَعِي۔

بَابُ الْمُدَارَاةِ مَعَ النَّاسِ وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ إِنَّا لَنَكْشِرُ فِي وُجُوهِ أَقْوَامٍ وَإِنَّ قُلُوبَنَا لَتَلْعَنُهُمْ

۱۰۶۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ حَدَّثَهُ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ ائْذَنُوا لَهُ فَبِئْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ أَوْ بِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ فَلَمَّا دَخَلَ أَلَانَ لَهُ الْكَلَامَ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قُلْتَ مَا قُلْتَ ثُمَّ أَلَنْتَ لَهُ فِي الْقَوْلِ فَقَالَ أَيْ عَائِشَةُ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللّٰهِ مَنْ تَرَكَهُ أَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ

۱۰۶۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُهْدِيَتْ لَهُ أَقْبِيَةٌ مِنْ دِيبَاجٍ مُزَرَّرَةٌ بِالذَّهَبِ فَقَسَمَهَا فِي نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ وَعَزَلَ مِنْهَا وَاحِدًا لِمَخْرَمَةَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ قَالَ أَيُّوبُ بِثَوْبِهِ أَنَّهُ يُرِيهِ إِيَّاهُ وَكَانَ فِي خُلُقِهِ شَيْءٌ رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ وَقَالَ حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا

فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب ہم سے ملنے کے لئے ہمارے پاس تشریف لاتے تو ہم میں خوب گھل مل جاتے یہاں تک کہ میرے چھوٹے بھائی ابو عمیر سے فرماتے کہ نغیر کا کیا ہوا؟

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لڑکیوں کے ساتھ کھیلا کرتی اور میری سہیلیاں تھیں جو میرے ساتھ کھیلا کرتی تھیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لاتے تو وہ اندر چھپ جاتیں۔ آپ انہیں نکال کر میرے پاس لاتے اور وہ میرے ساتھ کھیلنے لگتیں۔

لوگوں کے ساتھ رواداری برتنا۔

حضرت ابو درداء سے منقول ہے کہ بعض لوگوں کے سامنے ہم مسکراتے ہیں حالانکہ ہمارے دل ان پر لعنت کرتے تھے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اسے اجازت دیدو یہ قبیلے کا برا بیٹا یا قبیلے کا برا بھائی ہے۔ جب وہ اندر آیا تو آپ نے اس کے ساتھ نرمی سے کلام فرمایا۔ حضرت صدیقہ نے عرض کی آپ نے پہلے تو ایسا فرمایا لیکن پھر اس کے ساتھ نرمی سے گفتگو فرمائی۔ ارشاد ہوا۔ اللہ کے نزدیک سب سے بُرا آدمی وہ ہے جس کی بے حیائیوں کے باعث لوگ اسے چھوڑ دیں یا اس سے کنارہ کش ہو جائیں۔

ایوب نے حضرت عبداللہ بن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دیبا کی چند قبائیں بطور ہدیہ پیش کی گئیں جن میں سونے کے بٹن لگے ہوئے تھے۔ پس آپ نے انہیں اپنے اصحاب میں تقسیم فرمایا اور ایک حضرت مخرمہ کے لئے بچا کر رکھ لی۔ جب وہ حاضر خدمت ہوئے تو فرمایا کہ میں نے یہ تمہارے لئے رکھ لی تھی۔ ایوب راوی کا بیان ہے کہ آپ نے کپڑا دکھایا اور حضرت انہیں کھول کر دکھائی اور یہ بھی آپ کے خلق کا ایک حصہ ہے۔ ابن ابی ملیکہ نے حضرت مسور کی

أيُّوبُ عن ابنِ أبي مُلَيكةَ عن المِسوَرِ بنِ مَخرَمةَ قَدِمَت على النبيِّ صلَّى اللهُ عليه وسلَّم أقبِيةٌ.

حضرت مسور بن مخرمہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چند قبائیں پیش کی گئیں۔

بابٌ لا يُلدَغُ المؤمنُ من جُحرٍ مرَّتَين

وقال معاويةُ لا حَكيمَ إلّا ذو تَجرِبةٍ.

مومن ایک سوراخ سے دو دفعہ نہیں ڈسا جاتا۔
حضرت معاویہ کا قول ہے کہ تجربہ کار ہی دانا ہوتا ہے۔

١٠٦٥ – حدَّثنا قُتَيبةُ حدَّثنا اللَّيثُ عن عُقَيلٍ عن الزُّهريِّ عن ابنِ المُسيَّبِ عن أبي هريرةَ رضيَ اللهُ عنهُ عن النبيِّ صلَّى اللهُ عليه وسلَّم أنَّه قال لا يُلدَغُ المؤمنُ من جُحرٍ واحدٍ مرَّتَين.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن ایک ہی سوراخ سے دو دفعہ نہیں ڈسا جاتا (یعنی ایک شخص سے دوسری دفعہ نقصان نہیں اٹھاتا)۔

بابُ حقِّ الضَّيفِ

١٠٦٦ – حدَّثنا إسحاقُ بنُ منصورٍ حدَّثنا رَوحُ بنُ عُبادةَ حدَّثنا حُسَينٌ عن يحيى بنِ أبي كثيرٍ عن أبي سلمةَ بنِ عبدِ الرَّحمنِ عن عبدِ اللهِ بنِ عَمرٍو قال دخلَ عليَّ رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليه وسلَّم فقال ألم أُخبَرْ أنَّك تقومُ اللَّيلَ وتصومُ النَّهارَ قلتُ بلى قال فلا تفعَلْ قُمْ ونَمْ وصُمْ وأفطِرْ فإنَّ لجسدِك عليك حقًّا وإنَّ لعينِك عليك حقًّا وإنَّ لزَورِك عليك حقًّا وإنَّ لزوجِك عليك حقًّا وإنَّك عسى أن يطولَ **بك عُمرٌ وإنَّ من حسبِك أن تصومَ من كلِّ شهرٍ** ثلاثةَ أيّامٍ فإنَّ بكلِّ حسنةٍ عشرَ أمثالِها فذلك الدَّهرُ كلُّه قال فشدَّدتُ فشُدِّدَ عليَّ فقلتُ فإنّي أُطيقُ غيرَ ذلك قال فصُمْ من كلِّ جمعةٍ ثلاثةَ أيّامٍ قال فشدَّدتُ فشُدِّدَ عليَّ قلتُ أُطيقُ غيرَ ذلك قال فصُمْ صومَ نبيِّ اللهِ داودَ قلتُ وما صومُ نبيِّ اللهِ داودَ قال نصفُ الدَّهرِ.

مہمان کا حق۔

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ تمہارے متعلق کیا یہ ٹھیک نہیں کہ تم رات بھر قیام کرتے ہو اور دن کو روزے رکھتے ہو۔ میں عرض گزار ہوا۔ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ ایسا نہ کیا کرو بلکہ رات کو قیام بھی کیا کرو اور سویا بھی کرو۔ روزے رکھو اور چھوڑ بھی دیا کرو کیونکہ تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری آنکھ کا بھی تم پر حق ہے اور تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بابُ إكرامِ الضَّيفِ وخِدمتِه إيّاهُ بنفسِه وقولِه ضيفِ إبراهيمَ المُكرَمين

١٠٦٧ – حدَّثنا عبدُ اللهِ بنُ يوسفَ أخبرَنا مالكٌ

مہمان کی عزت و خدمت کرنا۔

ارشاد ربانی: کیا تمہارے پاس ابراہیم کے معزز مہمانوں کی خبر آئی (سورۃ الذاریات آیت ۲۴)۔

حضرت ابوشریح کعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ [illegible]

عن سعید بن ابی سعید المقبری عن ابی شریح الکعبی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیکرم ضیفہ جائزتہ یوم ولیلۃ والضیافۃ ثلاثۃ ایام فما بعد ذلک فھو صدقۃ ولا یحل لہ ان یثوی عندہ حتی یحرجہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے۔ اسے چاہئے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے، ایک رات دن تو اس کا حق ہے، تین دن تک ضیافت ہے اور اس سے آگے صدقہ ہے۔ کسی شخص کے لئے یہ حلال نہیں ہے کہ دوسرے کے پاس اتنا ٹھہرے کہ اسے گھر سے نکلنے پر مجبور کر دے۔

۱۰۶۸۔ حدثنا اسمعیل قال حدثنی مالک مثلہ وزاد من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیقل خیرا او لیصمت۔

اسمٰعیل نے بھی امام مالک سے اسی طرح حدیث کی ہے لیکن اس میں اتنا زیادہ ہے کہ جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ بھلی بات کہے یا خاموش رہے۔

[illegible]

اچھی بات کہنے کے سلسلے میں ایک شاعر کا یہ اصول اپنا لینا چاہیے۔

جو بات کہو صاف ہو، ستھری ہو، بھلی ہو

کڑوی نہ ہو، کھٹی نہ ہو، مصری کی ڈلی ہو

۱۰۶۹۔ حدثنا عبد اللہ بن محمد حدثنا ابن مھدی حدثنا سفیان عن ابی حصین عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلا یؤذ جارہ ومن کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیکرم ضیفہ ومن کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیقل خیرا او لیصمت۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہے تو اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ بھلی بات کہے یا خاموش رہے۔

۱۰۷۰۔ حدثنا قتیبۃ حدثنا اللیث عن یزید بن ابی حبیب عن ابی الخیر عن عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ انہ قال قلنا یا رسول اللہ انک تبعثنا فننزل بقوم فلا یقروننا

ابو الخیر کا بیان ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ ہمیں کسی قوم کے پاس اتریں جو مہمان نوازی نہ کرے تو آپ کیا حکم ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا

فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمَرُوا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ.

١٠١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ.

بَابُ صُنْعِ الطَّعَامِ وَالتَّكَلُّفِ لِلضَّيْفِ

١٠٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ فَزَارَ سَلْمَانُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَرَأَى أُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةً فَقَالَ لَهَا مَا شَأْنُكِ قَالَتْ أَخُوكَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا فَجَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فَقَالَ كُلْ فَإِنِّي صَائِمٌ قَالَ مَا أَنَا بِآكِلٍ حَتَّى تَأْكُلَ فَأَكَلَ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُومُ فَقَالَ نَمْ فَنَامَ ثُمَّ ذَهَبَ يَقُومُ فَقَالَ نَمْ فَلَمَّا كَانَ آخِرُ اللَّيْلِ قَالَ سَلْمَانُ قُمِ الْآنَ قَالَ فَصَلَّيَا فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ إِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَأَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ سَلْمَانُ.

اگر تم کسی قوم کے پاس جاؤ اور وہ تمہارے متعلق وہ چیز دیں جو مہمان کا حق ہے تو اسے قبول کر لو اور اگر ایسا نہ کریں تو تم مہمانداری کا حق ہے وہ ان سے وصول کر لو۔

ابو سلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔ جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ صلہ رحمی کرے اور جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ بھلی بات کہے ورنہ خاموش رہنا چاہیے۔

مہمان کے لئے پر تکلف کھانے تیار کرنا۔

عون بن ابو جحیفہ نے والد ماجد حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی اور حضرت ابو الدرداء [illegible] بھائی چارہ کرایا۔ حضرت سلمان حضرت ابو الدرداء سے ملنے گئے تو [illegible] کو پراگندہ حال دیکھا [illegible] کیا حال ہے [illegible] تمہارے بھائی ابو الدرداء کو دنیا کی [illegible] کی کوئی حاجت نہیں ہے۔ [illegible] ابو الدرداء آئے تو انہوں نے کھانا تیار کیا [illegible] کہا کہ کھائیے میں روزے سے ہوں [illegible] میں اس وقت تک نہیں کھاؤں گا جب تک آپ بھی ساتھ [illegible] کھائیں۔ چنانچہ انہوں نے بھی کھایا۔ جب رات ہوئی تو حضرت ابو الدرداء [illegible] قیام کرنے لگے تو انہوں نے کہا سو جائیے۔ وہ پھر قیام کرنے لگے تو انہوں نے کہا سو جائیے۔ جب آخری رات ہوئی تو حضرت سلمان نے کہا اب کھڑے ہو جائیں چنانچہ دونوں نے تہجد کی نماز پڑھی۔ پھر حضرت سلمان نے ان سے کہا کہ آپ کے رب کا آپ پر حق ہے اور آپ کے نفس کا بھی آپ پر حق ہے اور آپ کی بیوی کا بھی آپ پر حق ہے لہٰذا ہر حقدار کا حق ادا کیجئے۔ جب وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ کے حضور اس امر کا تذکرہ کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سلمان نے سچ کہا ہے [illegible]

[illegible]

باب ۲۳۳ ما يكره من الغضب والجزع عند الضيف

١٠٣ - حدثنا عياش بن الوليد حدثنا عبد
الأعلى حدثنا سعيد الجريري عن أبي عثمان
عن عبد الرحمن بن أبي بكر رضي الله عنهما أن
أبا بكر تضيف رهطا فقال لعبد الرحمن دونك
أضيافك فإني منطلق إلى النبي صلى الله عليه
وسلم فافرغ من قراهم قبل أن أجيء فانطلق عبد
الرحمن فأتاهم بما عنده فقال اطعموا فقالوا أين رب
منزلنا قال اطعموا قالوا ما نحن بآكلين حتى يجيء
رب منزلنا قال اقبلوا عنا قراكم فإنه إن
جاء ولم تطعموا لنلقين منه فأبوا فعرفت
أنه يجد علي فلما جاء تنحيت عنه فقال ما
صنعتم فأخبروه فقال يا عبد الرحمن فسكت
ثم قال يا عبد الرحمن فسكت فقال يا غنثر
أقسمت عليك إن كنت تسمع صوتي لما جئت
فخرجت فقلت سل أضيافك فقالوا صدق
أتانا به قال فإنما انتظرتموني والله لا أطعمه
الليلة فقال الآخرون والله لا نطعمه حتى
تطعمه قال لم أر في الشر كالليلة ويلكم ما
لكم لا تقبلون عنا قراكم هات طعامك فجاءه
فوضع يده فقال باسم الله الأولى للشيطان
فأكل وأكلوا

باب ۲۳۴ قول الضيف لصاحبه والله لا آكل حتى تأكل فيه حديث أبي جحيفة عن النبي صلى الله عليه وسلم

١٠٤ - حدثني محمد بن المثنى حدثنا ابن
أبي عدي عن سليمان عن أبي عثمان قال عبد

[illegible] کہا جاتا ہے۔

مہمان کے نزدیک غصہ اور رنج کا اظہار کرنا نامناسب ہے۔

ابو عثمان سے حضرت عبدالرحمن بن ابو بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر نے ایک جماعت کی ضیافت کی اور حضرت عبدالرحمن سے فرمایا کہ میرے مہمانوں کا خیال رکھنا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جا رہا ہوں میرے واپس آنے سے پہلے انہیں کھانا کھلا دینا۔ حضرت عبدالرحمن مہمانوں کے پاس آئے اور جو حاضر تھا ان کے سامنے رکھ کر کہا کھائیے۔ انہوں نے کہا کہ صاحب خانہ کہاں ہیں؟ انہوں نے کہا کہ آپ کھائیے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس وقت تک نہیں کھائیں گے جب تک صاحب خانہ نہ آ جائیں۔ انہوں نے کہا کہ ہماری طرف سے کھانا قبول کر لیجئے کیونکہ اگر آپ نے کھانا نہ کھایا اور وہ تشریف لے آئے تو ہماری شامت آ جائے گی۔ لیکن انہوں نے انکار کیا۔ میں سمجھ گیا کہ وہ مجھ پر ناراض ہوں گے۔ جب وہ تشریف لائے تو میں ایک طرف ہو گیا۔ انہوں نے پوچھا کیا کیا؟ انہوں نے بتا دیا۔ فرمایا اے عبدالرحمن! میں خاموش رہا۔ پھر فرمایا اے عبدالرحمن! میں خاموش رہا۔ فرمایا اے نادان! میں تجھے قسم دیتا ہوں اگر تو میری آواز سن رہا ہے تو آ جا۔ میں نکلا اور عرض کیا کہ اپنے مہمانوں سے پوچھ لیجئے۔ انہوں نے کہا سچ کہتا ہے یہ ہمارے پاس کھانا لایا تھا۔ فرمایا تم نے میرا انتظار کیا۔ خدا کی قسم میں آج رات کھانا نہیں کھاؤں گا۔ ان دوسروں نے کہا خدا کی قسم ہم بھی نہیں کھائیں گے جب تک آپ نہ کھائیں۔ حضرت نے کہا برائی میں آج جیسی رات نہیں دیکھی۔ تمہارا برا ہو ہماری مہمانی قبول کیوں نہیں کرتے؟ کھانا لاؤ۔ جب کھانا آیا تو حضرت نے کھانا شروع کیا اور انہوں نے بسم اللہ پڑھی اور فرمایا پہلی (قسم) شیطان کی طرف سے تھی۔ پھر انہوں نے کھایا اور انہوں نے بھی کھایا۔

مہمان کا میزبان سے کہنا کہ اگر آپ نہیں کھائیں گے تو میں بھی نہیں کھاؤں گا۔ اس بارے میں حضرت ابو جحیفہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

ابو عثمان سے حضرت عبدالرحمن بن ابو بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر اپنے مہمان یا مہمانوں کو لے کر تشریف لے گئے

الرحمن بن أبي بكر رضي الله عنهما جاء أبو بكر بضيف له أو بأضياف له فأمسى عند النبي صلى الله عليه وسلم فلما جاء قالت أمي احتبست عن ضيفك أو أضيافك الليلة قال ما عشيتهم فقالت عرضنا عليه أو عليهم فأبوا أو فأبى فغضب أبو بكر فسب وجدع وحلف لا يطعمه فاختبأت أنا فقال يا غنثر فحلفت المرأة لا تطعمه حتى يطعمه فحلف الضيف أو الأضياف أن لا يطعمه أو يطعموه حتى يطعمه فقال أبو بكر كأن هذه من الشيطان فدعا بالطعام فأكل وأكلوا فجعلوا لا يرفعون لقمة إلا ربا من أسفلها أكثر منها فقال يا أخت بني فراس ما هذا فقالت وقرة عيني إنها الآن لأكثر قبل أن نأكل فأكلوا وبعث بها إلى النبي صلى الله عليه وسلم فذكر أنه أكل منها.

باب إكرام الكبير ويبدأ الأكبر بالكلام والسؤال

۵۷۰۱ حدثنا سليمان بن حرب حدثنا حماد هو ابن زيد عن يحيى بن سعيد عن بشير بن يسار مولى الأنصار عن رافع بن خديج و سهل بن أبي حثمة أنهما حدثاه أن عبد الله بن سهل ومحيصة بن مسعود أتيا خيبر فتفرقا في النخل فقتل عبد الله بن سهل فجاء عبد الرحمن بن سهل وحويصة ومحيصة ابنا مسعود إلى النبي صلى الله عليه وسلم فتكلموا في أمر صاحبهم فبدأ عبد الرحمن وكان أصغر القوم فقال النبي صلى الله عليه وسلم كبر الكبر قال يحيى ليلي الكلام الأكبر فتكلموا في أمر

پھر شام کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چلے گئے۔ جب واپس تشریف لائے تو میری والدہ ماجدہ عرض گزار ہوئیں کہ آج رات آپ نے مہمان یا مہمانوں کے کھانے میں دیر کر دی۔ فرمایا کہ کیا تم نے انہیں کھانا نہیں کھلایا؟ انہوں نے کہا کہ ہم نے اس سے پہلے ان کے سامنے کھانا رکھا لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ اس پر حضرت ابوبکر ناراض ہوئے اور برا بھلا کہنے لگے اور کھانا نہ کھانے کی قسم کھائی۔ چنانچہ

میں چھپ گیا تو آپ نے کہا اے جاہل! والدہ ماجدہ نے بھی قسم کھالی کہ وہ کھانا نہیں کھائیں گی جب تک یہ نہ کھائیں۔ مہمان یا مہمانوں نے بھی قسم کھالی کہ وہ کھانا نہیں کھائیں گے یا نہیں کھائیں گے جب تک یہ نہ کھائیں تب حضرت ابوبکر نے کہا کہ یہ بات شیطان کی طرف سے تھی۔ پھر انہوں نے کھانا منگوایا اور کھایا لہٰذا انہوں نے بھی کھانا کھایا۔ پس جب لقمہ اٹھاتے تو اس کے نیچے سے اور بڑھ جاتا۔ پس انہوں نے فرمایا اے بنی فراس کی بہن! یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا میری آنکھوں کی ٹھنڈک کی قسم یہ کھانا تو اس سے بھی زیادہ ہے جتنا کہ ہم کھانے بیٹھے تھے۔ چنانچہ سب نے کھایا اور پھر اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ یاد ہے کہ آپ نے بھی اس سے تناول فرمایا۔

بڑوں کا ادب کرنا۔ کلام اور سوال میں بڑا ابتدا کرے۔

بشیر بن یسار مولیٰ انصار سے حضرت رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہما دونوں حضرات سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن سہل اور حضرت محیصہ بن مسعود خیبر گئے اور کھجوروں کے باغ میں جدا ہو گئے تو حضرت عبداللہ بن سہل کو شہید کر دیا گیا۔ پس حضرت عبدالرحمن بن سہل اور حضرت حویصہ و حضرت محیصہ پسران مسعود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے ساتھی کے بارے میں عرض کرنے لگے۔ چنانچہ گفتگو حضرت عبدالرحمن نے شروع کی جو سب سے چھوٹے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بڑے کا لحاظ کرو۔

یحییٰ راوی نے کہا کہ گفتگو بڑا کرے۔ پس انہوں نے اپنے ساتھی کے بارے میں گفتگو کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم پچاس

صَاحِبَهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَتَسْتَحِقُّونَ قَتِيلَكُمْ أَوْ قَالَ صَاحِبَكُمْ بِأَيْمَانِ
خَمْسِينَ مِنْكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَمْرٌ لَمْ نَرَهُ قَالَ
فَتُبْرِئُكُمْ يَهُودُ فِي أَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْهُمْ قَالُوا
يَا رَسُولَ اللهِ قَوْمٌ كُفَّارٌ فَوَدَاهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِبَلِهِ قَالَ سَهْلٌ فَأَدْرَكْتُ
نَاقَةً مِنْ تِلْكَ الْإِبِلِ فَدَخَلَتْ مِرْبَدًا لَهُمْ
فَرَكَضَتْنِي بِرِجْلِهَا قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يَحْيَى
عَنْ بُشَيْرٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ يَحْيَى حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ
مَعَ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا
يَحْيَى عَنْ بُشَيْرٍ عَنْ سَهْلٍ وَحْدَهُ

قسمیں کھا کر اپنے مقتول کی دیت کے حقدار ہو سکتے ہو۔ عرض کی یا رسول اللہ یہ بات ہم نے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھی۔ فرمایا تو پچاس یہودی قسمیں کھا کر اپنی براءت ثابت کر دیں گے۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ وہ لوگ تو کافر ہیں۔ پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی جانب سے دیت ادا کر دی۔ حضرت سہل کا بیان ہے کہ ان اونٹوں میں سے ایک اونٹنی کو میں نے پایا وہ اپنے باڑے میں جا گھسی تو اس نے مجھے لات ماری۔ لیث بن سعد نے حضرت سہل سے۔ یحییٰ بن سعید کی یہی روایت کا بیان ہے کہ میرے خیال میں انہوں (بشیر بن یسار) نے یہ فرمایا کہ حضرت رافع بن خدیج کے ساتھ۔ ابن عیینہ، یحییٰ، بشیر نے اکیلے حضرت سہل سے روایت کی ہے۔

١٠٧٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
عُبَيْدِ اللهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ
عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَخْبِرُونِي بِشَجَرَةٍ مَثَلُهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ تُؤْتِي
أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا وَلَا تَحُتُّ وَرَقَهَا
فَوَقَعَ فِي نَفْسِي النَّخْلَةُ فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ
وَثَمَّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَلَمَّا لَمْ يَتَكَلَّمَا قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّخْلَةُ فَلَمَّا خَرَجْتُ
مَعَ أَبِي قُلْتُ يَا أَبَتَاهُ وَقَعَ فِي نَفْسِي النَّخْلَةُ قَالَ
مَا مَنَعَكَ أَنْ تَقُولَهَا لَوْ كُنْتَ قُلْتَهَا كَانَ
أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا قَالَ مَا مَنَعَنِي إِلَّا
أَنِّي لَمْ أَرَكَ وَلَا أَبَا بَكْرٍ تَكَلَّمْتُمَا فَكَرِهْتُ.

نافع سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے وہ درخت بتاؤ جس کی مثال مسلمان جیسی ہے۔ وہ اپنے رب کے حکم سے ہر وقت پھل دیتا ہے اور اس کے پتے بھی نہیں جھڑتے۔ میرے دل میں خیال آیا کہ وہ کھجور ہے لیکن میں نے بولنا ناپسند کیا کیونکہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر بھی موجود تھے۔ جب یہ دونوں حضرات نہ بولے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ جب میں اپنے والد ماجد کے ساتھ باہر نکلا تو میں نے کہا ابا جان! میرے دل میں آیا تھا کہ وہ کھجور ہے۔ فرمایا تو پھر تمہیں عرض کرنے سے کس نے روکا؟ اگر تم بتا دیتے تو یہ بات میرے نزدیک بہت مال ملنے سے زیادہ پسندیدہ ہوتی۔ عرض کی کہ مجھے صرف اسی بات نے روکا کہ میں نے آپ کو اور حضرت ابوبکر کو چپ دیکھا سو اپنا بولنا ناپسند نظر آیا۔

بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الشِّعْرِ وَالرَّجَزِ وَالْحُدَاءِ وَمَا يُكْرَهُ مِنْهُ

وَقَوْلِهِ وَالشُّعَرَاءُ
يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ
يَهِيمُونَ وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ إِلَّا
الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللهَ
كَثِيرًا وَانْتَصَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوا وَسَيَعْلَمُ

کیسا شعر، رجز اور حدی خوانی جائز ہے۔

ارشاد ربانی ہے۔ اور شاعروں کی پیروی گمراہ کرتے ہیں کیا تم نے نہ دیکھا کہ وہ ہر نالے میں سرگرداں پھرتے ہیں اور وہ کہتے ہیں جو نہیں کرتے مگر وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور بکثرت اللہ کا ذکر کیا اور بدلہ لیا بعد اس کے کہ ان پر ظلم ہوا۔ اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے (سورۂ شعراء)

الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي كُلِّ لَغْوٍ يَخُوضُونَ.

۱۰۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً.

آیت ۲۲۴ تا ۲۲۷)۔ ابن عباس کا قول ہے کہ ہر لغویات میں مغز کھپائی کرتے ہیں۔

مروان بن حکم کو عبدالرحمٰن بن اسود بن عبد یغوث نے بتایا کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالٰے عنہ کو رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے بتایا کہ کسی شعر میں دانائی بھی ہوتی ہے۔

۱۰۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ سَمِعْتُ جُنْدَبًا يَقُولُ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي إِذْ أَصَابَهُ حَجَرٌ فَعَثَرَ فَدَمِيَتْ إِصْبَعُهُ فَقَالَ.

هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيتِ
وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ مَا لَقِيتِ

اسود بن قیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (جہاد کے لئے) جا رہے تھے کہ ایک پتھر لگا جس سے آپ پھسلے اور پیر کی ایک انگلی سے خون بہنے لگا تو فرمایا۔

خون یہ انگلی سے ہے جو بہہ رہا
شکوہ کرنا کیا حق میں ہے بہا

۱۰۷۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ.

أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلُ
وَكَادَ أُمَيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ

ابو سلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی شاعر نے جو سب سے سچی بات کہی وہ لبید کے یہ الفاظ ہیں۔

سوائے حق تعالٰی کے کوئی شے ہو وہ فانی ہے۔
اور قریب تھا کہ امیہ بن صلت اسلام قبول کر لیتا۔

۱۰۸۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَسِرْنَا لَيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَا عَامِرُ بْنَ الْأَكْوَعِ أَلَا تُسْمِعُنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ قَالَ وَكَانَ عَامِرٌ رَجُلًا شَاعِرًا فَنَزَلَ يَحْدُو بِالْقَوْمِ يَقُولُ.

اللّٰهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا

یزید بن ابو عبید کا بیان ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ہمراہ ہم خیبر کی جانب نکلے اور ایک رات چلتے رہے تو ایک شخص نے حضرت عامر بن اکوع رضی اللہ تعالٰی عنہ سے کہا کہ آپ ہمیں اپنا کلام کیوں نہیں سناتے؟ چونکہ حضرت عامر شاعر تھے لہٰذا سواری سے اتر پڑے اور حدی خوانی کرتے ہوئے کہنے لگے۔

تو ہدایت گر نہ فرماتا ہمیں پروردگار

ولا تصدقنا ولا صلينا
فاغفر فداء لك ما اقتفينا
وثبت الاقدام ان لاقينا
والقين سكينة علينا
انا اذا صيح بنا اتينا
وبالصياح عولوا علينا

فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من هذا
السائق قالوا عامر بن الاكوع فقال يرحمه الله
فقال رجل من القوم وجبت يا نبي الله لو
امتعتنا به فاتينا خيبر فحاصرناهم
حتى اصابتنا مخمصة شديدة ثم ان الله
فتحها عليهم فلما امسى الناس اليوم الذي
فتحت عليهم اوقدوا نيرانا كثيرة فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ما هذه النيران
على اي شيء توقدون قالوا على لحم قال على
اي لحم قالوا على لحم حمر انسية فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم اهريقوها و
اكسروها فقال رجل يا رسول الله او نهريقها
ونغسلها قال او ذاك فلما تصاف القوم كان
سيف عامر فيه قصر فتناول به يهوديا
ليضربه ويرجع ذباب سيفه فاصاب ركبة
عامر فمات منه فلما قفلوا قال سلمة رآني
رسول الله صلى الله عليه وسلم شاحبا فقال
لي ما لك فقلت فدى لك ابي وامي زعموا
ان عامرا حبط عمله قال من قاله فقلت
قاله فلان وفلان وفلان واسيد بن الحضير
الانصاري فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
كذب من قاله ان له لاجرين وجمع بين
اصبعيه انه لجاهد مجاهد قل عربي نشا

کیسے ہی سکتے تھے ہم نہ صدقے تیرے طاعت گزار
بخش دے ہم زندگی بھر کام جو کرتے رہے
دشمنوں کے بالمقابل دے ہمیں صبر و قرار
ہم پہ نازل کر سکینہ اے مرے رب غفور
پہنچے جب دشمن وہیں آ گئے تا بکار
شور و غل کرتے ہوئے چڑھتے ہیں ہم پر بار بار

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اونٹوں کو کون ہانک
رہا ہے؟ لوگ بولے کہ عامر بن اکوع۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ
اس پر رحم فرمائے۔ لوگوں میں سے ایک نے کہا کہ رحمت تو
واجب ہو گئی یا نبی اللہ! آپ ہمیں ان سے اور فائدہ حاصل کرنے
دیتے۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم خیبر پہنچے اور ہم نے ان لوگوں
کا محاصرہ کر لیا یہاں تک کہ ہمیں سخت بھوک کا سامنا کرنا پڑا۔ پھر
اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان پر فتح دی۔ جس روز فتح ہوئی اس شام لوگوں
نے بہت سی آگ جلائی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ آگ
کیسی ہے اور کس چیز کو جلانے کے لیے جلائی ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ
گوشت پر۔ فرمایا کہ کس چیز کے گوشت پر؟ عرض گزار ہوئے کہ پالتو گدھوں
کے گوشت پر۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہیں
گرا دو اور ہانڈیاں توڑ دو۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ
ہم انہیں گرا کر دھو نہ لیں؟ فرمایا، یونہی کر لو۔ جب لوگوں نے
صف بندی کی تو حضرت عامر کی تلوار چھوٹی تھی۔ انہوں نے ایک یہودی
پر ضرب لگانے کے لیے تلوار چلائی تو وہ ان کے گھٹنے پر آ لگی اور اسی زخم
سے وفات پا گئے۔ جب لوگ واپس ہوئے تو حضرت سلمہ کا بیان ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے افسردہ دیکھ کر فرمایا، تمہیں
کیا ہو گیا ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان،
لوگوں کا خیال ہے کہ عامر کے اعمال ضائع ہو گئے۔ فرمایا کہ یہ
کون کہتا ہے؟ میں نے عرض کی کہ فلاں فلاں اور حضرت اسید بن
حضیر انصاری کہتے ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ ایسا کہنے والے غلط کہتے ہیں بلکہ
ان کے لیے تو دوہرا ثواب ہے اور پھر دو انگلیوں کو جمع کر کے

بها مثله

۱۰۸۱ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ. أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ وَمَعَهُنَّ أُمُّ سُلَيْمٍ فَقَالَ وَيْحَكَ يَا أَنْجَشَةُ رُوَيْدَكَ سَوْقًا بِالْقَوَارِيرِ

قَالَ أَبُو قِلَابَةَ فَتَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَلِمَةٍ لَوْ تَكَلَّمَ بَعْضُكُمْ لَعِبْتُمُوهَا عَلَيْهِ قَوْلُهُ سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيرِ.

فرمایا کہ وہ آپ جیسا اور ہم پر بادشاہ تھا جب میں ایسے بھاری بات کہتے ہیں۔
ابو قلابہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بعض ازواج مطہرات کے پاس تشریف لائے جن کے پاس حضرت ام سلیم بھی تھیں تو آپ نے فرمایا۔ اے انجشہ! تیری خرابی ہو، شیشے والی سواری کو آہستہ چلا۔ ابو قلابہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا کلمہ ارشاد فرمایا کہ اگر مسلمانوں میں سے کوئی اور کہتا تو لوگ اس کا مذاق بناتے چنانچہ فرمایا کہ تیری شیشے کی سواری۔

بَابُ هِجَاءِ الْمُشْرِكِينَ

مشرکین کی ہجو گوئی۔

۱۰۸۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ اسْتَأْذَنَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هِجَاءِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَيْفَ بِنَسَبِي فَقَالَ حَسَّانُ لَأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعَرَةُ مِنَ الْعَجِينِ وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ذَهَبْتُ أَسُبُّ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ لَا تَسُبَّهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت حسان بن ثابت نے مشرکین کی ہجو کرنے کی اجازت طلب کی چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے نسب کا کیا کرو گے حضرت حسان عرض گزار ہوئے کہ میں آپ کے نسب کو یوں نکال دوں گا جیسے گندھے ہوئے آٹے سے بال کھینچ لیا جاتا ہے۔ عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ میں حضرت حسان کو برا بھلا کہتے ہوئے حضرت عائشہ کے پاس گیا تو انہوں نے فرمایا کہ حسان کو برا بھلا نہ کہو کیونکہ وہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے جواب دیا کرتے تھے۔

۱۰۸۳ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ الْهَيْثَمَ بْنَ أَبِي سِنَانٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ فِي قَصَصِهِ يَذْكُرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَخًا لَكُمْ لَا يَقُولُ الرَّفَثَ يَعْنِي بِذَاكَ ابْنَ رَوَاحَةَ قَالَ.

وَفِينَا رَسُولُ اللهِ يَتْلُو كِتَابَهُ
إِذَا انْشَقَّ مَعْرُوفٌ مِنَ الْفَجْرِ سَاطِعُ
أَرَانَا الْهُدَى بَعْدَ الْعَمَى فَقُلُوبُنَا

ہیثم بن ابی سنان کا بیان ہے کہ انہوں نے سنا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ تمہارا یہ بھائی گندی باتیں نہیں کہتا۔ اس سے آپ کی مراد حضرت ابن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جنہوں نے کہا ہے

بِهِ مُوْقِنَاتٌ أَنَّ مَا قَالَ وَاقِعٌ
يَبِيْتُ يُجَافِيْ جَنْبَهُ عَنْ فِرَاشِهِ
إِذَا اسْتَثْقَلَتْ بِالْكَافِرِيْنَ الْمَضَاجِعُ
تَابَعَهُ عُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ أَخْبَرَنِيْ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدٍ وَالْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ.

۱۰۸۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَخِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ عَتِيْقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ يَسْتَشْهِدُ أَبَا هُرَيْرَةَ فَيَقُوْلُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ نَشَدْتُكَ بِاللّٰهِ هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَا حَسَّانُ أَجِبْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ نَعَمْ.

۱۰۸۵ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِحَسَّانَ اُهْجُهُمْ أَوْ قَالَ هَاجِهِمْ وَجِبْرِيْلُ مَعَكَ.

مانتے ہیں سب کہ جو فرمائیں جو حال جناب
اُن کے پہلو رات کو بستر سے رہتے ہیں الگ
خواب گاہوں میں کہ ہوں کفار جس دم محو خواب

اسی طرح عقیل نے زہری سے روایت کی ہے۔ اور زبیدی نے زہری از سعید و اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کی۔

ابوالیمان، شعیب نے زہری سے روایت کی ہے۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف سے سنا کہ حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ حضرت ابوہریرہ کو گواہ بنا کر کہہ رہے تھے کہ اے ابوہریرہ! میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اے حسان! اللہ کے رسول کی طرف سے جواب دو۔ اے اللہ! روح القدس کے ساتھ اس کی مدد فرما۔ حضرت ابوہریرہ نے کہا، ہاں۔

عدی بن ثابت نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسان سے فرمایا کہ ہجو کرو یا فرمایا کہ ان کی ہجو کرو اور جبرئیل تمہارے ساتھ ہیں۔

ف: یہ مضمون اسی جلد کی حدیث نمبر ... میں تفصیل سے گزر چکا ہے۔ ان تینوں حدیثوں کو سامنے رکھیے۔ کفار مکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہجو کرتے ہیں، بدگوئی کر کے اپنے دلوں کی آگ بجھاتے ہیں۔ حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے قادر الکلام اور باکمال شاعر تھے۔ وہ اپنے شعروں کے ذریعے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعریفیں کرتے، تنقیص کرنے والوں کے اعتراضات کا جواب دیتے اور بدگویوں کی ہجو کیا کرتے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کا یہ کام بہت پسند تھا۔ آپ نے ان کی تحسین فرمائی — ان کی جرأت افزائی کی — دعا کی کہ اے اللہ! اس کی روح القدس کے ساتھ مدد فرما — مژدہ سنایا کہ تم ہمارے گستاخوں کی ہجو کرو جبرئیل تمہارے ساتھ ہیں — اللہ اللہ! شانِ رسالت کا دفاع کرنا کتنا مقدس عمل ہے! — حضور کی بدگوئی کرنے والوں کی ہجو کرنا یعنی ان کی برائیاں ظاہر کرنا بھی ایسا عمل ہے جو اللہ اور رسول کو پسند ہے اور اس میں حضرت جبرئیل علیہ السلام بھی مددگار بنتے ہیں۔ اسی لیے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا تھا کہ حسان کو برا نہ کہو کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے جواب دیا کرتے تھے۔ سبحان اللہ!

حالات کا ستم ظریفی تو ملاحظہ ہو کہ پہلے زمانوں میں انبیاء و مرسلین کی بدگوئی کفار کیا کرتے تھے لیکن یہ کام ایک مقصد سے اس مسلمان ...

والا اسے ہی سنبھال پایا اسکا انکم اخرت نے کافروں کا یہ شغل آسان کر دیا ہے جب ایسے لوگ شاہانہ سالت کو پل بھر تحقیق کرنے لگے ہیں جو غیر مسلم ہیں اور ہے کہ دشمن ہو نہیں سکتے تھے تو جہاں تک ترتیب ہے کہ ایسے لوگوں کی کوئی خاص شکل کے سوا حق کے خلاف زبان کھولی جائے تو اس کا نوٹس کسے ہے اور اعلان کیا جاتا ہے۔ پاکستان کے ادب ایسے ہم والوں کی فکر کی سطح پر لب تھم رہا ہے۔ فضائی کتب کے ذریعے انہیں رنگ مزا بنا جاتا ہے انہیں مسلمانوں کے رہنما، محسن اور عظیم بنایا جاتا ہے اور یہی ولاشہ علم بھی نسل کو گمراہ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ خدا نے زود قلمی ایجاد کی در اصل علم عطا فرمایا۔ آمین۔

بَابُ مَا يُكْرَهُ أَنْ يَكُونَ الْغَالِبُ عَلَى الْإِنْسَانِ الشِّعْرُ حَتَّى يَصُدَّهُ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَالْعِلْمِ وَالْقُرْآنِ

ناپسندیدہ شاعری۔

وہ شاعری ناپسندیدہ ہے جو اللہ کی یاد، دینی علوم اور قرآن کریم سے روک دے۔

۱۰۸۶ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے تو وہ اس سے بہتر ہے کہ وہ شعروں سے بھرا ہوا ہو۔

۱۰۸۷ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا يَرِيهِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا.

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی آدمی کے پیٹ کا پیپ سے بھر جانا جو اُسے کھا جائے اس سے بہتر ہے کہ وہ شعروں سے بھرا ہوا ہو۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرِبَتْ يَمِينُكَ وَعَقْرَى حَلْقَى:

حضور کا وہ زبان زد محاورے استعمال کرنا: تربت یمینک اور عقری حلقی

۱۰۸۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ بَعْدَ مَا نَزَلَ الْحِجَابُ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا آذَنُ لَهُ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي وَلَكِنْ أَرْضَعَتْنِي امْرَأَةُ أَبِي الْقُعَيْسِ، فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الرَّجُلَ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي وَلَكِنْ أَرْضَعَتْنِي امْرَأَتُهُ قَالَ: ائْذَنِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكِ تَرِبَتْ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ پردے کی آیت نازل ہو جانے کے بعد ابو القعیس کے بھائی افلح نے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ میں نے کہا کہ اللہ کی قسم میں انہیں اجازت نہیں دوں گی جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت نہ کر لوں کیونکہ ابو القعیس کے بھائی نے مجھے دودھ نہیں پلایا بلکہ ابو القعیس کی بیوی نے مجھے دودھ پلایا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں نے عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! اس آدمی نے مجھے دودھ نہیں پلایا بلکہ دودھ تو اس کی عورت نے پلایا ہے۔ فرمایا کہ اسے اجازت دے دو کیونکہ وہ تمہارے چچا ہیں تمہارا داہنا ہاتھ خاک آلود ہو۔ عروہ کا

يُمْسِكُكَ فَكَانَ يُبْدِلُكَ قُلْتُ عَلَيْهِ تَقُولُ سُوءًا
مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ.

١٠٨٩ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا
الْحَكَمُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنْ يَنْفِرَ فَرَأَى صَفِيَّةَ عَلَى بَابِ خِبَائِهَا كَئِيبَةً
لِأَنَّهَا حَاضَتْ فَقَالَ عَقْرَى حَلْقَى لُغَةُ قُرَيْشٍ
إِنَّكِ لَحَابِسَتُنَا ثُمَّ قَالَ أَكُنْتِ أَفَضْتِ يَوْمَ النَّحْرِ
يَعْنِي الطَّوَافَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِي إِذًا.

بَابٌ ٩٥ مَا جَاءَ فِي زَعَمُوا

١٠٩٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ
مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّ
أَبَا مُرَّةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ
أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ تَقُولُ ذَهَبْتُ
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ
فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ فَسَلَّمْتُ
عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هَذِهِ فَقُلْتُ أَنَا أُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ
أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِئٍ فَلَمَّا فَرَغَ
مِنْ غُسْلِهِ قَامَ فَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِي
ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
زَعَمَ ابْنُ أُمِّي أَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا قَدْ أَجَرْتُهُ فُلَانَ
ابْنَ هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ يَا أُمَّ هَانِئٍ قَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ
وَذَاكَ الضُّحَى.

بَابٌ ٩٦ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ الرَّجُلِ وَيْلَكَ

١٠٩١ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً
فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ

بیان ہے کہ اس سے حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رضاعت سے بھی
ان چیزوں کو حرام کر لو جن کو نسب کے ذریعے حرام سمجھتے ہو۔

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے
فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے واپسی کا ارادہ فرمایا تو دیکھا کہ
حضرت صفیہ خیمے کے دروازے پر غمگین و پریشان کی صورت میں
کھڑی تھیں کیونکہ انہیں حیض آ گیا تھا۔ آپ نے قریش کے محاورے
کے مطابق فرمایا کہ عقریٰ حلقیٰ کیا تم ہمیں روکنے والی ہو۔ پھر فرمایا کہ کیا تم
قربانی کے روز طواف زیارت کر چکی ہو؟ انہوں نے
جواب دیا ہاں۔ فرمایا کہ پھر تو تم بھی چلو۔

لفظ زعموا کے بارے میں

ابو مرہ مولیٰ ام ہانی بنت ابو طالب کا بیان ہے کہ میں نے
حضرت ام ہانی بنت ابو طالب کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں فتح مکہ
کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو
میں نے آپ کو غسل فرماتے ہوئے پایا اور آپ کی صاحبزادی حضرت
فاطمہ نے پردہ کیا ہوا تھا۔ میں نے سلام عرض کیا تو دریافت فرمایا
کہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میں ام ہانی بنت ابو طالب ہوں۔ آپ نے
فرمایا کہ خوش آمدید ام ہانی۔ جب آپ غسل سے فارغ ہوئے تو نماز
پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے اس طرح کہ آپ ایک ہی کپڑے میں
لپٹے ہوئے تھے۔ جب آپ فارغ ہو گئے تو میں عرض گزار ہوئی کہ
یا رسول اللہ! والدہ کی جانب سے میرا بھائی کہتا ہے کہ تم نے
فلاں بن ہبیرہ کو جو پناہ دی ہے میں اس آدمی کو قتل کر ڈالوں گا۔ اس
پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ام ہانی جس کو تم نے
پناہ دی اسے ہم نے بھی پناہ دی۔ حضرت ام ہانی فرماتی ہیں کہ وہ
چاشت کا وقت تھا۔

لفظ ویلک کہنے کے متعلق

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا جو قربانی کے اونٹ کو
ہانک کر لے جا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ۔ اس نے کہا
یہ قربانی کا اونٹ ہے۔ پھر فرمایا کہ سوار ہو جاؤ۔ اس نے کہا کہ یہ سواری کا

بِقُبْحِهَا كَانَ قَالَ الْتَمِسَا مِثْلَهُ.

۱۹۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ لَهُ ارْكَبْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ.

۱۹۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَأَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَكَانَ مَعَهُ غُلَامٌ لَهُ أَسْوَدُ يُقَالُ لَهُ أَنْجَشَةُ يَحْدُو فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْحَكَ يَا أَنْجَشَةُ رُوَيْدَكَ بِالْقَوَارِيرِ.

۱۹۴ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَثْنَى رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَيْلَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ أَخِيكَ ثَلَاثًا مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَادِحًا لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ فُلَانًا وَاللَّهُ حَسِيبُهُ وَلَا أُزَكِّي عَلَى اللَّهِ أَحَدًا إِنْ كَانَ يَعْلَمُ.

۱۹۵ - حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَالضَّحَّاكِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ ذَاتَ يَوْمٍ قِسْمًا فَقَالَ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ اعْدِلْ قَالَ وَيْلَكَ مَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ فَقَالَ عُمَرُ ائْذَنْ لِي فَلْأَضْرِبْ عُنُقَهُ قَالَ لَا إِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ

اور تیسری مرتبہ فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ کم بخت افسوس۔

ہم سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا جو کہ قربانی کے اونٹ کو ہانک کر لے جا رہا تھا آپ نے اس سے فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ۔ اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ یہ قربانی کا اونٹ ہے۔ آپ نے دوسری یا تیسری مرتبہ فرمایا کم بخت افسوس اس پر سوار ہو جاؤ۔

ثابت بنانی اور ابو قلابہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے اور آپ کے ساتھ انجشہ نامی ایک کالا غلام تھا جو حدی خوانی کر رہا تھا۔ چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ اے انجشہ! تیری خرابی ہو شیشوں کو آہستہ چلا۔

عبدالرحمن بن ابوبکرہ نے اپنے والد ماجد حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دوسرے آدمی کی تعریف کی۔ آپ نے فرمایا کہ تمہاری خرابی ہو تم نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ دی۔ یہ تین بار فرمایا۔ اگر تم میں سے کسی کو تعریف کرنی ہی پڑ جائے تو کہے کہ میرے خیال میں فلاں ایسا ہے اور اس کا حساب لینے والا اللہ ہے اور اگر وہ جانتا ہو لیکن اللہ تعالیٰ کے بالمقابل کسی کو پاکباز نہ بتائے۔

ابو سلمہ اور ضحاک کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مال تقسیم فرما رہے تھے تو ذوالخویصرہ نامی شخص نے کہا جو بنی تمیم سے تھا کہ یا رسول اللہ انصاف کیجئے۔ فرمایا کہ تیری خرابی ہو، اگر میں انصاف نہ کروں تو اور کون انصاف کرے گا۔ حضرت عمر نے عرض کی مجھے اجازت مرحمت فرمائیے کہ اس کی گردن اڑا دوں۔ فرمایا نہیں کیونکہ اس کے ساتھی ہوں گے کہ تم اپنی نمازوں کو ان کی نمازوں کے مقابلے میں حقیر جانو گے اور اپنے روزوں کو ان کے روزوں کے مقابلے میں

وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يُنْظَرُ إِلَى نَصْلِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى رِصَافِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى نَضِيِّهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى قُذَذِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ يَخْرُجُونَ عَلَى حِينِ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ آيَتُهُمْ رَجُلٌ إِحْدَى يَدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ أَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ أَشْهَدُ لَسَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْهَدُ أَنِّي كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ حِينَ قَاتَلَهُمْ فَالْتُمِسَ فِي الْقَتْلَى فَأُتِيَ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اپنے روزوں کو، وہ دین سے اس طرح نکلے ہوئے ہوں گے جیسے کمان سے تیر پھر کہ اس کے پیکان پر کچھ نظر نہیں آتا اس کے پٹھے پر بھی کچھ نظر نہیں آتا، اس کی لکڑی پر بھی کچھ نظر نہیں آتا اور اس کے پروں پر بھی کچھ نظر نہیں آتا، وہ تیر گوبر اور خون کو چھوڑ کر نکل گیا۔ وہ لوگوں کے تفرقہ بازی کے وقت نکلیں گے۔ ان کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک آدمی کا ہاتھ عورت کے پستان یا گوشت کی طرح ہوگا جو ہلتا ہوگا۔ حضرت ابو سعید فرماتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میں حضرت علی کے ساتھ تھا جب ان لوگوں سے قتال کیا گیا تو ان کے مقتولین میں تلاش کی گئی تو اس نشانی کا آدمی مل گیا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتائی تھی۔

ف: یہ مضمون مختلف کمی بیشی کے ساتھ ان چند احادیث ۱۰۹۱، ۱۶۰۴، ۱۶۳۲، ۱۶۴۷، ۱۷۵۸، ۲۳۰۵ اور ۲۴۰۰ میں بھی موجود ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اعتراض کرنے والے کی قوم سے وہ گروہ پیدا ہوا جس کا ہم ذکر کر رہے تھے۔ اگرچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو قتل کرنے کی اجازت نہیں دی تھی کیونکہ یہ حق صرف آپ ہی کو حاصل تھا ورنہ صحابہ کرام تو قتل کرنا چاہتے تھے جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا اظہار کرتے ہوئے گزارش کی تھی کیونکہ شریعت اسلامیہ کی رو سے گستاخ رسول واجب القتل ہوتا ہے۔ گستاخان رسول کا یہ گروہ قیامت تک چلتا رہے گا اور عام مسلمانوں کی نسبت یہ لوگ زیادہ عبادت گزار ہوں گے لیکن اس کے باوجود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں دین سے خارج قرار دیا ہے اور حدیث ۱۰۹۲ میں حکم دیا ہے کہ تم انہیں جہاں پاؤ قتل کر دینا کیونکہ ان کے قتل کرنے والے کو قیامت کے روز اجر ملے گا۔ حدیث ۲۲۰۳ میں فرمایا کہ اگر میں انہیں پاؤں تو قوم عاد کی طرح قتل کر ڈالوں۔ یہ اس لیے کہ گستاخ رسول کا اسلام سے کوئی واسطہ نہیں رہ جاتا بلکہ ایسا شخص واجب القتل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

١٠٩٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْتُ، قَالَ وَيْحَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى أَهْلِي فِي رَمَضَانَ قَالَ أَعْتِقْ رَقَبَةً، قَالَ مَا أَجِدُهَا قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ فَأَطْعِمْ سِتِّينَ

حمید بن عبد الرحمن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میں ہلاک ہو گیا۔ فرمایا تیری خرابی ہو، کیا ہوا؟ عرض کی کہ میں رمضان میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا۔ فرمایا ایک غلام آزاد کر دو۔ عرض کی کہ مجھے یہ میسر نہیں۔ فرمایا تو پھر دو مہینے کے روزے رکھو۔ عرض کی کہ اس کی طاقت نہیں ہے۔ فرمایا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔ عرض کی کہ مجھے تو اس کی توفیق بھی نہیں۔ پھر آپ کی خدمت میں کھجوروں کا

مِسْكِينًا . قَالَ مَا أَجِدُ . فَأُتِيَ بِعَرَقٍ فَقَالَ خُذْهُ فَتَصَدَّقْ بِهِ . فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعَلَى غَيْرِ أَهْلِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا بَيْنَ طُنُبَيِ الْمَدِينَةِ أَحْوَجُ مِنِّي . فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ قَالَ خُذْهُ . تَابَعَهُ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَيْلَكَ

۹۷ ۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو الأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنَا عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ إِنَّ شَأْنَ الْهِجْرَةِ شَدِيدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ . قَالَ فَهَلْ تُؤَدِّي صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا .

۹۸ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ سَمِعْتُ أَبِي عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْلَكُمْ أَوْ وَيْحَكُمْ قَالَ شُعْبَةُ شَكَّ هُوَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَقَالَ النَّضْرُ عَنْ شُعْبَةَ وَيْحَكُمْ . وَقَالَ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ وَيْلَكُمْ أَوْ وَيْحَكُمْ .

۹۹ ۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى السَّاعَةُ قَائِمَةٌ قَالَ وَيْلَكَ وَمَا أَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ مَا أَعْدَدْتُ لَهَا إِلَّا أَنِّي

ایک ٹوکرا آیا تو آپ نے وہ سائل کو دے کر فرمایا خیرات کر دو۔ عرض کی یا رسول اللہ! کیا اپنے گھر والوں کے علاوہ؟ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے مدینہ منورہ کے دونوں کناروں میں مجھ سے زیادہ حاجت مند کوئی نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے۔ فرمایا کہ تم لے لو۔ اس کی متابعت یونس نے زہری سے کی۔ عبدالرحمن بن خالد نے زہری سے ویلک کا لفظ بھی روایت کیا ہے۔

عطاء بن یزید لیثی نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! مجھے ہجرت کے بارے میں بتائیے۔ فرمایا کہ تیری خرابی ہو۔ ہجرت بڑا کٹھن کام ہے۔ کیا تمہارے پاس اونٹ ہے؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا کہ کیا تم اُسے صدقہ کرنے کے لئے تیار ہو؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا تو دریا کے اُس طرف کام کرتے رہو، اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال میں سے کچھ بھی کم نہیں کرے گا۔

واقد بن محمد بن زید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہاری خرابی یا تم پر افسوس۔ شعبہ کا بیان ہے کہ انہیں دو لفظوں میں شک واقع ہوا۔ میرے بعد کافر ہو کر ایک دوسرے کی گردن مارنے لگنا۔ نضر نے شعبہ سے روایت کی ہے کہ تم پر افسوس ہے۔ عمر بن محمد نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ تمہاری خرابی ہو یا تم پر افسوس ہے۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک دیہاتی آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! قیامت کب آئے گی؟ فرمایا کہ تمہاری خرابی ہو، تم نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ عرض کی کہ میں نے تیاری تو نہیں کی لیکن اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں

أُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ قَالَ إِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ فَقُلْنَا وَنَحْنُ كَذَلِكَ قَالَ نَعَمْ فَفَرِحْنَا يَوْمَئِذٍ فَرَحًا شَدِيدًا فَمَرَّ غُلَامٌ لِلْمُغِيرَةِ وَكَانَ مِنْ أَقْرَانِي فَقَالَ إِنْ أُخِّرَ هَذَا فَلَنْ يُدْرِكَهُ الْهَرَمُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ. وَاخْتَصَرَهُ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فرمایا کہ تم اس کے ساتھ ہو گے جس سے محبت رکھتے ہو۔ پس ہم عرض گزار ہوئے کہ ہمارا معاملہ بھی یہی ہے فرمایا ہاں۔ اس روز ہمیں بے حد خوشی ہوئی۔ مغیرہ کا غلام گزرا جو میرا ہم عمر تھا تو آپ نے فرمایا کہ اگر یہ زندہ رہا تو اس کے بوڑھے ہونے سے پہلے ہی قیامت قائم ہو جائے گی۔ شعبہ، قتادہ، حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی روایت کی لیکن شعبہ نے اختصار کے ساتھ۔

بَابُ عَلَامَةِ حُبِّ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ لِقَوْلِهِ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللهُ

خدا سے محبت رکھنے کی نشانی۔

ارشاد باری ہے: اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا۔ (سورۂ آل عمران، آیت ۳۱)۔

۱۱۰۰۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ۔

ابو وائل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت رکھتا ہے۔

۱۱۰۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ تَقُولُ فِي رَجُلٍ أَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ تَابَعَهُ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ قَرْمٍ وَأَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو وائل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ اس شخص کے بارے میں کیا ارشاد ہے جو کسی قوم سے محبت رکھے لیکن اسے نہ پاسکے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی اسی کے ساتھ ہے جس سے محبت رکھتا ہے۔ اسی طرح سلیمان بن قرم، ابو عوانہ، اعمش، ابو وائل، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

۱۱۰۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ قَالَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ تَابَعَهُ أَبُو مُعَاوِيَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ۔

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کسی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ایک آدمی کسی قوم سے محبت رکھتا ہے لیکن ان سے ملا نہیں۔ فرمایا کہ آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہے۔ اسی طرح ابو معاویہ نے محمد بن عبید سے روایت کی ہے۔

۱۱۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ

سالم بن ابو الجعد نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ

عن انس بن مالک ان رجلا سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم متی الساعۃ یا رسول اللہ؟ قال: ما اعددت لہا؟ قال ما اعددت لہا من کثیر صلاۃ ولا صوم ولا صدقۃ ولکنی احب اللہ ورسولہ۔ قال انت مع من احببت۔

باب قول الرجل للرجل اخسأ۔

۱۱۰۴۔ حدثنا ابو الولید حدثنا سلم بن زریر سمعت ابا رجاء سمعت ابن عباس رضی اللہ عنہما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابن صائد، قد خبأت لک خبیئا فما ہو؟ قال الدخ۔ قال اخسأ۔

۱۱۰۵۔ حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب عن الزہری قال اخبرنی سالم بن عبد اللہ ان عبد اللہ بن عمر اخبرہ ان عمر بن الخطاب انطلق مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رہط من اصحابہ قبل ابن صیاد حتی وجدہ یلعب مع الغلمان فی اطم بنی مغالۃ وقد قارب ابن صیاد یومئذ الحلم فلم یشعر حتی ضرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہرہ بیدہ ثم قال: اتشہد انی رسول اللہ؟ فنظر الیہ فقال اشہد انک رسول الامیین۔ ثم قال ابن صیاد: اتشہد انی رسول اللہ؟ فرضہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال آمنت باللہ ورسلہ۔ ثم قال لابن صیاد: ماذا تری؟ قال یاتینی صادق وکاذب۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم خلط علیک الامر۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی خبأت لک خبیئا۔ قال ہو الدخ۔ قال اخسأ فلن تعدو قدرک۔ قال عمر یا رسول اللہ اتاذن لی فیہ اضرب عنقہ۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! قیامت کب قائم ہوگی؟ فرمایا کہ تم نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ عرض کی کہ میں نے نماز، روزہ اور صدقہ کی کثرت کے ذریعے تو کوئی تیاری نہیں کی لیکن میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ فرمایا کہ تم اسی کے ساتھ ہو گے جس سے محبت رکھتے ہو۔

کسی سے کہنا کہ دور ہو جا۔

ابو رجاء کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صائد (ابن صیاد) سے فرمایا کہ میں نے تیرے لئے دل میں ایک بات چھپا رکھی ہے، بتا وہ کیا ہے؟ اس نے کہا کہ الدخ۔ فرمایا کہ دور ہو جا۔

سالم بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا حضرت عمر بن خطاب، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپ کے اصحاب کی ایک جماعت کی معیت میں ابن صیاد کی طرف گئے۔ یہاں تک کہ اسے بنی مغالہ کے محلے میں لڑکوں کے ساتھ کھیلتا ہوا پایا۔ ان دنوں ابن صیاد قریب البلوغ تھا۔ اسے کوئی علم نہ ہوا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی پیٹھ پر ہاتھ مارا اور فرمایا کہ کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ چنانچہ اس نے آپ کی طرف دیکھا اور کہا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ان پڑھوں کے رسول ہیں۔ پھر ابن صیاد نے کہا۔ کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دھکا دیا، پھر فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں۔ پھر آپ نے ابن صیاد سے فرمایا تو کیا دیکھتا ہے؟ کہا کہ میرے پاس سچے اور جھوٹے آتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تیرا کام گڈمڈ کر دیا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تیرے جاننے کے لئے ایک بات دل میں چھپاتا ہوں۔ اس نے کہا کہ وہ الدخ ہے۔ فرمایا کہ دور ہو، تو اپنے مقام سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے اجازت

وسلم: إن يكنه فلن تسلط عليه، وإن لم يكنه فلا خير لك في قتله. قال سالم: فسمعت عبد الله بن عمر يقول: انطلق بعد ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبي بن كعب الأنصاري يؤمان النخل التي فيها ابن صياد، حتى إذا دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم طفق رسول الله صلى الله عليه وسلم يتقي بجذوع النخل وهو يختل أن يسمع من ابن صياد شيئا قبل أن يراه، وابن صياد مضطجع على فراشه في قطيفة له فيها رمرمة أو زمزمة، فرأت أم ابن صياد النبي صلى الله عليه وسلم وهو يتقي بجذوع النخل، فقالت لابن صياد: أي صاف، وهو اسمه، هذا محمد، فتناهى ابن صياد، قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لو تركته بين. قال سالم: قال عبد الله: قام رسول الله صلى الله عليه وسلم في الناس فأثنى على الله بما هو أهله، ثم ذكر الدجال فقال: إني أنذركموه، وما من نبي إلا وقد أنذره قومه، لقد أنذره نوح قومه، ولكني سأقول لكم فيه قولا لم يقله نبي لقومه: تعلمون أنه أعور، وأن الله ليس بأعور.

باب قول الرجل مرحبا. وقالت عائشة: قال النبي صلى الله عليه وسلم لفاطمة عليها السلام: مرحبا بابنتي. وقالت أم هانئ: جئت إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال: مرحبا بأم هانئ.

ہے اگر یہ وہی ہے تو تم اس کی گردن نہ اڑا سکو گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ وہی دجال ہے تو تم اس پر قابو نہ پا سکو گے اور اگر وہ نہیں ہے تو اس کے قتل میں تمہارے لئے بھلائی نہیں۔ سالم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمع حضرت ابی بن کعب انصاری کھجوروں کے اس باغ میں گئے جس کے اندر ابن صیاد رہتا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اندر داخل ہوئے تو کھجوروں کے تنوں کی آڑ لے کر چلتے رہے تاکہ ابن صیاد [illegible] ابن صیاد چادر اوڑھے اپنے بستر پر لیٹا ہوا [illegible] تھا۔ پس ابن صیاد کی والدہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھجور کے تنوں کی آڑ میں دیکھ کر ابن صیاد سے کہا۔ اے صاف یہ محمد ہیں۔ ابن صیاد نے یہ سنا تو چپ ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ اسے اسی حالت میں چھوڑ دیتی تو معاملہ واضح ہو جاتا۔ سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے پھر دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں اور کوئی نبی ایسا نہیں جس نے اپنی قوم کو اس سے نہ ڈرایا ہو اور حضرت نوح نے بھی اپنی قوم کو اس سے ڈرایا لیکن میں تمہیں اس کے بارے میں ایسی بات بتاتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم سے نہیں کہی۔ تم جان لو کہ وہ کانا ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ کانا نہیں۔

کسی سے مرحبا کہنا۔

حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ سے کہا میری بیٹی مرحبا۔ حضرت ام ہانی کا بیان ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ نے فرمایا۔ اے ام ہانی مرحبا۔

ف: اس حدیث کی روایت کی ہے کہ ابن صیاد نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ —— رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا جواب دینے کے بعد فرمایا کہ میں نے تیرے بتانے کے لئے ایک بات دل میں چھپائی ہے —— اس پر ابن صیاد نے لفظ دخ یا دخان کہا [illegible] جو دل میں چھپی ہوئی بات [illegible]

کر اسے دل میں بھی پوری اتنی بھی معلوم ہو جاتی ہیں ——— اسی لیے ابن صیاد کے پیچھے زبانی چلنے پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے اس سے فرمایا تھا پرے ہٹ تو اپنی حد سے آگے نہیں بڑھ سکتا یعنی جب تو دل میں چھپی ہوئی بات نہیں بتا سکتا
تو تیرا الوہیت کا دعویٰ کرنا ہی سرے سے غلط ہے ——— اس سے ان لوگوں کو نصیحت حاصل کرنی چاہیے جو انبیائے کرام کو عام
انسانوں کی طرح مصروف رہنے والے دلوں میں چھپی ہوئی باتوں سے بے خبر جانتے اور مانتے ہیں۔ انھیں سنجیدہ دل ودماغ کے ساتھ
سوچنا چاہیے کہ ان کا یہ عقیدہ کہیں شان رسالت کا انکار تو قرار نہیں پاتا، پھر اہل علم میں وہ عقیدہ رکھنے کی توفیق مرحمت
فرمائے جو اسے قرآن وحدیث سے حضور کے ایسے تمام کمالات عالیہ ہی میں فرمائے۔ معلوم ہونا چاہیے کہ حضور کی صفت ہی نجات کی ضامن
ہے اگر ان کمالات کے خلاف کوئی عقیدہ رکھا تو اس کی تباہی و بربادی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ یہ مضمون اسی جلد
کی حدیث ۱۰۲۸ کے اندر بھی موجود ہے۔

١١٠٦۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَدِمَ وَفْدُ
عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَرْحَبًا بِالْوَفْدِ الَّذِينَ جَاءُوا غَيْرَ خَزَايَا وَلَا
نَدَامَى فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا حَيٌّ مِنْ رَبِيعَةَ
وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مُضَرُ وَإِنَّا لَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ
الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِأَمْرٍ فَصْلٍ نَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ وَنَدْعُو بِهِ
مَنْ وَرَاءَنَا فَقَالَ أَرْبَعٌ وَأَرْبَعٌ أَقِيمُوا الصَّلَاةَ
وَآتُوا الزَّكَاةَ وَصُومُوا رَمَضَانَ وَأَعْطُوا خُمُسَ مَا
غَنِمْتُمْ وَلَا تَشْرَبُوا فِي الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ
وَالْمُزَفَّتِ۔

ابو جمرہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی
ہے کہ جب وفد عبد القیس کا وفد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا مرحبا اس وفد کو جو ہمارے پاس رسوا
اور شرمسار ہوئے بغیر آ گئے۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ہمارا
قبیلہ ربیعہ ہے جبکہ ہمارے اور آپ کے درمیان مضر قبیلہ ہے
لہٰذا ہم صرف کسی حرمت والے مہینے میں ہی آسکتے ہیں لہٰذا ہمیں
کوئی ایسی فیصلہ کن بات بتا دیجیے کہ جس کے باعث ہم جنت میں داخل
ہو جائیں اور اس کی طرف ہم انھیں بھی دعوت دیں جنھیں پیچھے چھوڑ
آئے ہیں۔ فرمایا کہ چار چار باتیں ہیں۔ نماز پڑھو، زکوٰۃ دو،
رمضان کے روزے رکھو اور مال غنیمت میں سے خمس ادا
کر دیا کرو اور کدو کے تونبے، سبز لاکھی برتن، لکڑی کے کریدے
ہوئے اور تارکول ملے ہوئے برتنوں کے استعمال سے پرہیز کیا کرو۔

بَابٌ ۹۹ مَا يُدْعَى النَّاسُ بِآبَائِهِمْ

١١٠٧۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ
اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْغَادِرَ يُرْفَعُ لَهُ لِوَاءٌ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ۔

١١٠٨۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْغَادِرَ يُنْصَبُ لَهُ
لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ

لوگوں کو ان کے باپ کا نام لے کر بلایا جائے گا۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عہد شکن کے لیے قیامت
کے روز ایک جھنڈا بلند کیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ یہ فلاں
بن فلاں کی عہد شکنی ہے۔

عبد اللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے
روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
عہد شکن کے لیے قیامت کے روز ایک جھنڈا نصب
کیا جائے گا۔ پھر کہا جائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں کی

خلاف ہے۔

بَابٌ ۶۵۶ لَا يَقُلْ خَبُثَتْ نَفْسِي

۱۱۰۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِي وَلٰكِنْ لِيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِي

۱۱۱۰ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِي وَلٰكِنْ لِيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِي تَابَعَهُ عُقَيْلٌ

بَابٌ ۶۵۷ لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ

۱۱۱۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ يَسُبُّ بَنُو آدَمَ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدِي اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ۔

۱۱۱۲ - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَمُّوا الْعِنَبَ الْكَرْمَ وَلَا تَقُولُوا خَيْبَةَ الدَّهْرِ فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ

بَابٌ ۶۵۸ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ. وَقَدْ قَالَ إِنَّمَا الْمُفْلِسُ الَّذِي يُفْلِسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَقَوْلِهِ إِنَّمَا الصُّرَعَةُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ. كَقَوْلِهِ لَا مُلْكَ إِلَّا لِلّٰهِ فَوَصَفَهُ بِانْتِهَاءِ الْمُلْكِ ثُمَّ ذَكَرَ الْمُلُوكَ أَيْضًا فَقَالَ إِنَّ الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا

سے منع کیا ہے۔

کوئی یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ میرا جی خبیث ہو گیا بلکہ یہ کہے کہ میرا جی خراب ہو گیا ہے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم سے کوئی یہ نہ کہے کہ میرا دل خبیث ہو گیا بلکہ یہ کہے کہ میرا دل خراب ہو گیا ہے اسی طرح عقیل نے روایت کی ہے۔

زمانے کو برا نہ کہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ آدم کی اولاد زمانے کو گالیاں دیتی ہے حالانکہ زمانہ میں ہوں اور رات اور دن میرے قبضے میں ہیں۔

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انگور کو کرم اور زمانے کو خراب مت کہو کیونکہ اللہ تعالیٰ خود ہی زمانہ ہے۔

مفلس وہ جو قیامت کے روز مفلس رہا۔

حضور نے فرمایا کہ کرم مومن کا دل ہے اور فرمایا کہ مفلس وہ ہے جو قیامت کے روز مفلس ہو گا جیسے آپ نے فرمایا ہے کہ پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔ بادشاہی صرف خدا کی ہے اللہ کی تعریف انتہائی بادشاہی سے کی جاتی ہے۔ پھر بادشاہوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ بادشاہ جب کسی شہر میں داخل ہوتے ہیں تو اسے تہ و بالا کر دیتے ہیں۔

١١١٣ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُولُونَ الْكَرْمُ إِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ.

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ کرم کا لفظ (انگور کے لئے) استعمال کرتے ہیں حالانکہ کرم تو مومن کا دل ہے۔

بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي فِيهِ الزُّبَيْرُ

کسی سے کہنا کہ تجھ پر میرے ماں باپ قربان۔

اس بارے میں حضرت زبیر سے منقول ہے۔

١١١٤ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفَدِّي أَحَدًا غَيْرَ سَعْدٍ سَمِعْتُهُ يَقُولُ ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي أَظُنُّهُ يَوْمَ أُحُدٍ.

عبداللہ بن شداد کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فدا ہونے کا لفظ حضرت سعد بن ابی وقاص کے سوا اور کسی کے لئے نہیں سنا فرماتے تھے اے سعد، تم پر میرے ماں باپ قربان تیر اندازی کرو میرے خیال میں یہ غزوۂ احد کی بات ہے۔

بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا

کسی سے کہنا کہ اللہ مجھے آپ پر قربان کرے۔

حضرت ابوبکر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ ہم اپنے ماں باپ کو آپ پر قربان کریں۔

١١١٥ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَقْبَلَ هُوَ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةُ مُرْدِفُهَا عَلَى رَاحِلَتِهِ فَلَمَّا كَانُوا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ عَثَرَتِ النَّاقَةُ فَصُرِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَرْأَةُ وَأَنَّ أَبَا طَلْحَةَ قَالَ أَحْسِبُ اقْتَحَمَ عَنْ بَعِيرِهِ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ هَلْ أَصَابَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا وَلَكِنْ عَلَيْكَ بِالْمَرْأَةِ فَأَلْقَى أَبُو طَلْحَةَ ثَوْبَهُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَصَدَ قَصْدَهَا فَأَلْقَى ثَوْبَهُ عَلَيْهَا فَقَامَتِ الْمَرْأَةُ فَشَدَّ لَهُمَا عَلَى رَاحِلَتِهِمَا فَرَكِبَا فَسَارُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا بِظَهْرِ الْمَدِينَةِ أَوْ قَالَ أَشْرَفُوا عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيِبُونَ تَائِبُونَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ اور حضرت ابوطلحہ دونوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آ رہے تھے اور حضرت صفیہ حضور کے پیچھے سواری پر بیٹھی تھیں۔ راستے میں ایک جگہ اونٹنی کا پیر پھسل گیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ام المومنین گر پڑے۔ حضرت ابوطلحہ میرے خیال میں اپنے اونٹ سے کود پڑے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے: یا نبی اللہ! اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کرے آپ کو کوئی تکلیف تو نہیں پہنچی؟ فرمایا نہیں لیکن عورت کا خیال کرو۔ چنانچہ حضرت ابوطلحہ نے اپنے چہرے پر کپڑا ڈال لیا اور ام المومنین کی طرف گئے۔ پھر ان کے اوپر اپنا کپڑا ڈال دیا تو وہ کھڑی ہو گئیں پھر ان کے کجاوے کو درست کر دیا تو دونوں سوار ہو گئے جب ہم چل دئیے حتیٰ کہ مدینہ منورہ کے قریب پہنچے یا یہ فرمایا کہ جب مدینہ منورہ نظر آنے لگا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، اپنے رب کی عبادت کرنے والے اور اس کی حمد کرنے والے ہیں۔

فَلَمْ يَزَلْ يَلْحَقُونَهَا حَتَّى دَخَلَ الْمَدِينَةَ

بَابُ ٦٦١ أَحَبِّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

١١١٦ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقُلْنَا لَا نَكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ وَلَا كَرَامَةَ فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمِّ ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ

بَابُ ٦٦٢ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي قَالَهُ أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

١١١٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقَالُوا لَا نَكْنِيهِ حَتَّى نَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي۔

١١١٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي

١١١٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقَالُوا لَا نَكْنِيكَ بِأَبِي الْقَاسِمِ وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ أَسْمِ ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ۔

بَابُ ٦٦٣ اِسْمِ الْحَزْنِ

١١٢٠ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَاهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

آپ وہاں پہنچ گئے یہاں تک کہ مدینہ طیبہ میں داخل ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پیارا نام۔

ابن المنکدر کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم میں سے ایک آدمی کے گھر لڑکا پیدا ہوا تو اس کا نام قاسم رکھا۔ پس ہم نے کہا کہ ہم آپ کو ابو القاسم کی کنیت سے نہیں پکاریں گے اور یہ آپ کی عزت نہیں۔ جب یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی گئی تو آپ نے فرمایا کہ اپنے بیٹے کا نام عبد الرحمن رکھ دو۔

حضور نے فرمایا کہ میرا نام رکھو لیکن میری کنیت نہ رکھو۔

اس بارے میں حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

سالم کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم میں سے ایک کے گھر لڑکا پیدا ہوا تو اس کا نام قاسم رکھا۔ لوگوں نے کہا کہ ہم آپ کو اس کنیت سے نہیں پکاریں گے جب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت نہ کر لیں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت نہ رکھا کرو۔

ابن سیرین کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ سے سنا کہ ابو القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھا کرو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھا کرو۔

ابن المنکدر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے سنا کہ ہم میں سے ایک کے گھر لڑکا پیدا ہوا تو اس کا نام قاسم رکھا۔ لوگوں نے کہا کہ ہم ابو القاسم کے ساتھ آپ کو نہیں پکاریں گے اور نہ اس کے ساتھ آپ کی آنکھ ٹھنڈی کریں گے۔ پس اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ اپنے بیٹے کا نام عبد الرحمن رکھ دو۔

حزن نام رکھنا۔

ابن المسیب نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ ان کے والد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے دریافت فرمایا کہ تمہارا نام کیا ہے؟ عرض کی کہ حزن۔ فرمایا کہ تم سہل ہو۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا اسْمُكَ قَالَ حَزْنٌ قَالَ أَنْتَ سَهْلٌ قَالَ لَا أُغَيِّرُ اسْمًا سَمَّانِيهِ أَبِي قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَمَا زَالَتِ الْحُزُونَةُ فِينَا بَعْدُ.

۱۱۲۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَمَحْمُودٌ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ بِهَذَا.

بَابُ تَحْوِيلِ الِاسْمِ إِلَى اسْمٍ أَحْسَنَ مِنْهُ

۱۱۲۲ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ أُتِيَ بِالْمُنْذِرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وُلِدَ فَوَضَعَهُ عَلَى فَخِذِهِ وَأَبُو أُسَيْدٍ جَالِسٌ فَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَمَرَ أَبُو أُسَيْدٍ بِابْنِهِ فَاحْتُمِلَ مِنْ فَخِذِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفَاقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْنَ الصَّبِيُّ فَقَالَ أَبُو أُسَيْدٍ قَلَبْنَاهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا اسْمُهُ قَالَ فُلَانٌ قَالَ وَلَكِنْ اسْمُهُ الْمُنْذِرُ فَسَمَّاهُ يَوْمَئِذٍ الْمُنْذِرَ.

۱۱۲۳ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ زَيْنَبَ كَانَ اسْمُهَا بَرَّةَ فَقِيلَ تُزَكِّي نَفْسَهَا فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ.

۱۱۲۴ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَحَدَّثَنِي أَنَّ جَدَّهُ حَزْنًا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا اسْمُكَ قَالَ

کہنے لگے کہ میں اپنے اس نام کو نہیں بدلوں گا جو میرے باپ نے رکھا ہے۔ ابن المسیب کا بیان ہے کہ اس کے بعد حزن و ملال ہمارے خاندان کی قسمت ہو کر رہ گیا ہے۔

علی بن عبداللہ، محمود، عبدالرزاق، معمر، زہری، ابن المسیب نے اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے ان کے دادا سے حدیث مذکورہ کی روایت کی ہے۔

نام بدل کر اس سے اچھا نام رکھنا۔

ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ منذر بن ابو اسید جب پیدا ہوا تو اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا۔ آپ نے اسے اپنی ران پر بٹھا لیا اور ابو اسید بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سامنے کی کسی چیز میں مشغول ہو گئے۔ پھر ابو اسید نے اپنے لڑکے کو لے جانے کا حکم دیا تو اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ران سے اٹھا لیا گیا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ادھر متوجہ ہوئے تو فرمایا کہ وہ بچہ کہاں ہے؟ چنانچہ ابو اسید عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! اسے گھر بھیج دیا ہے۔ فرمایا کہ اس کا نام کیا ہے؟ عرض کی کہ فلاں۔ فرمایا بلکہ اس کا نام تو منذر ہے۔ پس اسی روز سے اس کا نام منذر ہو گیا۔

ابو رافع نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت زینب کا نام برہ تھا۔ ان سے کہا گیا کہ آپ اپنی پاکیزگی ظاہر کرتی ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا نام زینب رکھ دیا۔

عبدالحمید بن جبیر بن شیبہ کا بیان ہے کہ میں ابن مسیب کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو انہوں نے مجھے اپنے دادا حزن کے بارے میں بتایا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ تمہارا نام کیا ہے؟ کہا کہ میرا نام حزن ہے۔ فرمایا بلکہ تم سہل ہو۔ کہا کہ میں

اِسْمُكَ؟ قَالَ حَزْنٌ قَالَ بَلْ أَنْتَ سَهْلٌ قَالَ مَا أَنَا بِمُغَيِّرٍ اسْمًا سَمَّانِيهِ أَبِي قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَمَا زَالَتْ فِينَا الْحُزُونَةُ بَعْدُ.

اس نام کو تبدیل نہیں کروں گا جو میرے والد نے رکھا ہے۔ ابن المسیب کا بیان ہے کہ اس کے بعد حزن و ملال ہمارے گھر ڈیرہ ڈال لیا ہے

بَابُ ٦٦٥ مَنْ سَمَّى بِأَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ وَقَالَ أَنَسٌ قَبَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبْرَاهِيمَ يَعْنِي ابْنَهُ.

جو انبیائے کرام کے ناموں پر نام رکھے

نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنے صاحبزادے ابراہیم کو بوسہ دیا۔

١١٢٥ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قُلْتُ لِابْنِ أَبِي أَوْفَى رَأَيْتَ إِبْرَاهِيمَ ابْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاتَ صَغِيرًا وَلَوْ قُضِيَ أَنْ يَكُونَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيٌّ عَاشَ ابْنُهُ وَلَكِنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ.

اسمٰعیل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے کہا کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کو دیکھا ہے؟ فرمایا کہ وہ بچپن ہی میں وصال فرما گئے تھے۔ اگر اللہ تعالٰی کا فیصلہ ہوتا کہ محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہو سکتا تو آپ کے صاحبزادے زندہ رہتے لیکن آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

ف: یہ مسئلہ ضروریات دین سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہمارے آقا و مولا آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔ اسی لیے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے تینوں صاحبزادے قاسم، عبداللہ، ابراہیم بچپن ہی میں وفات پا گئے تھے۔ جب سرکار کے صاحبزادے اگر بڑی عمر پاتے اور منصب نبوت سے سرفراز نہ فرمائے جاتے تو یہ ان کے لیے باعث عار ہوتا اور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبی بنانا ہی نہیں تھا۔ لہذا آپ کے صاحبزادوں کو تمام نسل سے کم عمری عطا فرمائی کہ نبوت جیسے بڑے منصب کا سوال ہی پیش نہ ہو۔ اسی لیے انہیں بچپن ہی میں اپنے پاس بلا لیا تھا۔

حضور اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بعثت کے لحاظ سے آخری نبی ہیں اور زمانہ کے لحاظ سے آخری نبی ہیں۔ یہی وہ عقیدہ ہے جو ختم نبوت کے بارے میں اللہ اور رسول نے بتایا اور امت مسلمہ اسی پر تیرہ صدیوں تک بغیر کسی اختلاف کے قائم رہی لیکن تیرھویں صدی کے آخر میں ۱۲۹۰ھ میں ہمارے اسی ملک یعنی متحدہ ہندوستان کے اندر دارالعلوم دیوبند کے بانی مولوی محمد قاسم نانوتوی (المتوفی ۱۲۹۷ھ) نے اس مسلمہ عقیدے کے خلاف تحذیر الناس کتاب لکھ کر نبوت کا دروازہ کھولنے کے لیے راستہ بنایا۔ اس کتاب کی چند سراسر غیر اسلامی عبارتیں ملاحظہ ہوں۔

۱۔ عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تأخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔

۲۔ غرض اختتام اگر بایں معنی تجویز کیا جائے جو میں نے عرض کیا تو آپ کا خاتم ہونا انبیاء گزشتہ ہی کی نسبت خاص نہ ہوگا بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔

۳۔ بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے۔

ختم نبوت کے بارے میں نانوتوی صاحب کے یہ وہ نظریات ہیں جو امت محمدیہ نے تیرہ صدیاں گزر جانے پر بھی دریافت نہ کئے۔ مسلمانوں کا ہمیشہ سے یہی عقیدہ تھا اور آج بھی ہے کہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بلحاظ زمانہ تمام

انبیاء و مرسلین سے آخری ہیں۔ و آپ کے زمانہ میں کوئی دوسرا نبی تھا اور نہ آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی پیدا ہوگا ۔۔۔ نانوتوی صاحب نے اس کے برخلاف بتایا کہ حضور کو زمانے کے لحاظ سے آخری نبی ماننے والے عوام ہیں جنہیں فہم و فراست حاصل نہیں جبکہ اہل فہم کے نزدیک پچھلے یا پہلے نبی ہونے میں بالذات کوئی فضیلت نہیں ہے۔ دوسری اور تیسری عبارت میں انہوں نے بتایا کہ حضور کے زمانے میں کسی نبی کا ہونا یا حضور کے بعد کسی نبی کا پیدا ہونا بالفرض خاتمیت کے خلاف نہیں بلکہ ایسا ہو جانے پر بھی حضور کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔

خاتمیت کے بارے میں یہ نظریات سراسر غیر اسلامی اور کفریہ ہیں۔ مرزائے قادیان بھی اسی چور دروازے سے قصر نبوت میں داخل ہو گیا اور جھوٹی نبوت کے دعویداروں میں شامل ہونے کا وبال سمیٹ لیا۔ اگر نانوتوی صاحب سے ہٹ کر بات کی جائے تو دیوبندی حضرات خاتمیت کے بارے میں وہی کہتے ہیں جو اہل حق کا ہمیشہ سے عقیدہ رہا ہے مثلاً ان حضرات کے مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع صاحب (کراچی) نے لکھا ہے:

ان لفظة العربية حاكمة بان معنى خاتم النبيين في الآية هو آخر النبيين لا غير (روح المعاني)
بے شک عربی لغت اس کا حکم کرتی ہے کہ آیت کے لفظ خاتم النبیین کا معنی آخری نبی ہے اور کچھ اور

آگے چل کر اس عقیدے پر تفسیر روح المعانی کے حوالے سے یوں اجماع امت بتاتے ہیں:

اجمعت عليه الامة فيكفر مدعي خلافه و يقتل ان اصر۔ (ایضاً)
امت کا اس معنی پر اجماع ہے اس کے خلاف دعویٰ کرنے والا کافر ہے اور اصرار کرے تو قتل کیا جائے۔

ایک طرف دیوبندی حضرات اپنے نانوتوی صاحب کے خاتمیت کے بارے میں قطعی کفریہ نظریات کو اسلامی کہتے ہیں اور دوسری جانب منظر پر عقیدہ خاتمیت کی نمائندگی اہل حق سے بھی بڑھ چڑھ کر کرتے ہیں مرزائے قادیان کے لیے راستہ نانوتوی صاحب نے بنایا اور ان کی معنوی ذریت ہی سب سے زیادہ ان سے بہرہ ور ہو رہی ہے۔ دیوبندی حضرات کا اس بارے میں کفر اور اسلام دونوں سے بیک وقت کا داعی ہونا اہل نظر کے لیے تعجب خیز ہے۔

خاتمیت کے بارے میں مودودی صاحب کا نظریہ بھی وہی اہل حق کے مطابق ہے اور انہوں نے اپنی متعدد تصانیف میں اس عقیدے کو جا بجا اور کھل کر بیان کیا ہے۔ اس عقیدے پر کہ ہر امت کا اجماع دکھانے کی غرض سے انہوں نے بیس حضرات کی شہادتیں پیش کرنے کے بعد لکھا ہے: "یہ ہندوستان سے لے کر مراکش اور اندلس تک اور ترکی سے لے کر یمن تک ہر مسلمان ملک کے اکابر علماء و فقہا اور محدثین و مفسرین کی تصریحات ہیں۔ ہم نے ان کے ناموں کے ساتھ ان کے سنین ولادت و وفات بھی دے دیے ہیں جن سے ہر شخص ایک نظر میں معلوم کر سکتا ہے کہ پہلی صدی سے تیرھویں صدی تک تاریخ اسلام کی ہر صدی کے اکابر ان میں شامل ہیں... ... ان تحریروں سے یہ بات قطعی طور پر ثابت ہو جاتی ہے کہ پہلی صدی سے آج تک پوری دنیائے اسلام متفقہ طور پر خاتم النبیین کے معنی آخری نبی ہی سمجھتی رہی ہے۔ حضور کے بعد نبوت کے دروازے کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بند تسلیم کرنا ہر زمانے میں تمام مسلمانوں کا متفق علیہ عقیدہ رہا ہے اور اس امر میں مسلمانوں کے درمیان کوئی اختلاف نہیں رہا کہ جو شخص محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد رسول یا نبی ہونے کا دعویٰ کرے اور جو اس کے دعوے کو مانے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔"

اب یہ دیکھنا ہر صاحب عقل آدمی کا اپنا کام ہے کہ لفظ خاتم النبیین کا جو مفہوم لغت سے ثابت ہے وہ قرآن کی عبارت کے سیاق و سباق سے ظاہر ہے۔ جس کی تصریح نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود فرما دی ہے۔ جس پر صحابہ کرام کا اجماع ہے اور جسے صحابہ کرام

کہ زمانے سے لے کر آج تک تمام دنیا کے مسلمان بلا اختلاف مانتے رہے ہیں، اس کے خلاف کوئی دوسرا مفہوم لینے اور کسی نئے دعویٰ کے لئے نبوت کا دروازہ کھولنے کی کیا گنجائش باقی رہ جاتی ہے اور ایسے لوگوں کو کیسے مسلمان تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ (ختم نبوت مطبوعہ لاہور ۱۹۶۲ء ص ۳۱-۳۲)

مودودی صاحب مذکورہ وضاحت کے آخر میں جو سوال کر رہے ہیں کاش وہ سوال کا رخ متعین کر لیتے۔ مرزائیوں اور مرزا غلام احمد قادیانی سے ۴۲ سال پہلے شجرِ خاتمیت پر کلہاڑی چلانے والے مولوی محمد قاسم نانوتوی صاحب کے متعلق سے سوال کرتے کہ حضرت نے خاتمیت کا اجماعی معنی سب سے پہلے کیوں بدلا تھا؟ ——— یہ جرأت مودودی صاحب کو زندگی بھر نہ ہوئی کہ وہاں بھی وہی دیوبندی حضرات والی دوڑ لگی تھی۔ مرزائے قادیان نے خاتمیت کے مفہوم کو بدلا تو اس پر وبال کرنا لازم تردید دینے اور منزلیت کی تردید میں سرگرمی دکھاتے تھے لیکن مرزائے قادیان کو راستہ دکھانے والے اور سب سے پہلے خاتمیت کے اجماعی عقیدے پر تیشہ زنی کرنے والے نانوتوی صاحب کے نام سے پہلے وہ بڑی عقیدت سے حضرت مولانا کا سابقہ لگاتے اور آخر میں رحمۃ اللہ علیہ کا لاحقہ تحریر کرتے۔ افسوس!

حضرت ناصح گر آئیں دیدہ و دل فرش راہ
کوئی مجھ کو یہ تو سمجھا دو کہ سمجھائیں گے کیا

١١٢٦ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ قَالَ لَمَّا مَاتَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ.

عدی بن ثابت کا بیان ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب حضرت ابراہیم (صاحبزادۂ رسول) فوت ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اس کے لئے جنت میں دودھ پلانے والی مقرر ہے۔

١١٢٧ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ وَرَوَاهُ أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سالم بن ابی الجعد نے حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو، کیونکہ میں قاسم ہوں کہ تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔ اس کو حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

١١٢٨ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا أَبُو حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي وَمَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ صُورَتِي وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھا کرو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھا کرو اور جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا اور جو جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے۔

۱۱۲۹۔ حدثنا محمد بن العلاء حدثنا ابو اسامة عن بريد بن عبد الله بن ابي بردة عن ابي بردة عن ابي موسى قال ولد لي غلام فاتيت به النبي صلى الله عليه وسلم فسماه ابراهيم فحنكه بتمرة ودعا له بالبركة ودفعه الي وكان اكبر ولد ابي موسى۔

ابو بردہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب میرے گھر لڑکا پیدا ہوا تو میں اُسے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا۔ آپ نے اس کا نام ابراہیم رکھا، کھجور کے ساتھ اس کی تحنیک فرمائی اور اس کے لئے دعائے برکت کی اور پھر وہ میرے سپرد کر دیا اور یہ حضرت ابو موسیٰ کا سب سے بڑا صاحبزادہ تھا۔

۱۱۳۰۔ حدثنا ابو الوليد حدثنا زائدة حدثنا زياد بن علاقة سمعت المغيرة بن شعبة قال انكسفت الشمس يوم مات ابراهيم۔ رواه ابو بكرة عن النبي صلى الله عليه وسلم۔

زیاد بن علاقہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس روز حضرت ابراہیم (کی) وفات ہوئی تو سورج کو گرہن لگا تھا۔ حضرت ابو بکرہ نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی روایت کی ہے۔

باب ۴۲۶ تسمية الوليد

ولید بن ولید کا نام۔

۱۱۳۱۔ اخبرنا ابو نعيم الفضل بن دكين حدثنا ابن عيينة عن الزهري عن سعيد عن ابي هريرة قال لما رفع النبي صلى الله عليه وسلم راسه من الركوع قال اللهم انج الوليد بن الوليد وسلمة بن هشام وعياش بن ابي ربيعة والمستضعفين بمكة اللهم اشدد وطاتك على مضر اللهم اجعلها عليهم سنين كسني يوسف۔

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رکوع سے سر اٹھایا تو دعا کی۔ اے اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام، عیاش بن ابی ربیعہ اور مکہ مکرمہ کے کمزور مردوں کو نجات عطا فرما۔ قبیلہ مضر کی سخت پکڑ فرما اور ان پر حضرت یوسف جیسے قحط کے سال مسلط کر دے۔

باب ۴۲۷ من دعا صاحبه فنقص من اسمه حرفا

اپنے کا نام گھٹا کر لینا۔

وقال ابو حازم عن ابي هريرة قال لي النبي صلى الله عليه وسلم يا ابا هر۔

ابو حازم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، اے بلی کے باپ۔

۱۱۳۲۔ حدثنا ابو اليمان اخبرنا شعيب عن الزهري قال حدثني ابو سلمة بن عبد الرحمن ان عائشة رضي الله عنها زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عائش هذا جبريل يقرئك السلام قلت وعليه السلام ورحمة الله قالت وهو يرى ما لا نرى۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ اے عائش! یہ جبرئیل ہیں جو تمہیں سلام کہتے ہیں۔ میں نے کہا کہ اُن پر سلام اور اللہ کی رحمت۔ انہوں نے کہا کہ وہ دیکھتے ہیں جو ہم نہیں دیکھتے۔

۱۱۳۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ فِي الثَّقَلِ وَأَنْجَشَةُ غُلَامُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسُوقُ بِهِنَّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَنْجَشُ رُوَيْدَكَ سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيرِ

ابو قلابہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت ام سلیم سواریوں اور نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کا غلام انجشہ سواریوں کو چلا رہا تھا۔ پس نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے انجش ان شیشوں والی سواری کو آہستہ چلا۔

باب ۹۶۸ الْكُنْيَةِ لِلصَّبِيِّ قَبْلَ أَنْ يُولَدَ لِلرَّجُلِ.

پیدائش سے پہلے بچے کی کنیت رکھنا۔

۱۱۳۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا وَكَانَ لِي أَخٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو عُمَيْرٍ قَالَ أَحْسِبُهُ فَطِيمًا فَكَانَ إِذَا جَاءَ قَالَ يَا أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ نُغَرٌ كَانَ يَلْعَبُ بِهِ فَرُبَّمَا حَضَرَ الصَّلَاةَ وَهُوَ فِي بَيْتِنَا فَيَأْمُرُ بِالْبِسَاطِ الَّذِي تَحْتَهُ فَيُكْنَسُ وَيُنْضَحُ ثُمَّ يَقُومُ وَنَقُومُ خَلْفَهُ فَيُصَلِّي بِنَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے اچھے اخلاق والے تھے، اور میرا ایک بھائی تھا جس کو ابو عمیر کہا جاتا تھا اور میرے خیال میں اس کا دودھ چھڑایا جا چکا تھا چنانچہ جب ہمارے پاس آپ تشریف لاتے تو فرماتے ابو عمیر! نغیر کا کیا بنا، یہ نغیر کے ساتھ کھیلا کرتا تھا کبھی نماز کا وقت ہو جاتا اور آپ ہمارے درمیان تشریف فرما ہوتے تو جس فرش پر آپ تشریف فرما ہوتے اسے جھاڑ کر صاف کر دیا جاتا پھر آپ کھڑے ہوتے اور ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہو جاتے۔ چنانچہ آپ ہمیں نماز پڑھاتے۔

باب ۹۶۹ التَّكَنِّي بِأَبِي تُرَابٍ وَإِنْ كَانَتْ لَهُ كُنْيَةٌ أُخْرَى.

دوسری کنیت کی موجودگی میں ابو تراب کنیت رکھنا۔

۱۱۳۵۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ إِنْ كَانَتْ أَحَبَّ أَسْمَاءِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَيْهِ لَأَبُو تُرَابٍ وَإِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ أَنْ يُدْعَى بِهَا وَمَا سَمَّاهُ أَبُو تُرَابٍ إِلَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَاضَبَ يَوْمًا فَاطِمَةَ فَخَرَجَ فَاضْطَجَعَ إِلَى الْجِدَارِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَجَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُهُ فَقَالَ هُوَ ذَا مُضْطَجِعٌ فِي الْجِدَارِ فَجَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَامْتَلَأَ ظَهْرُهُ تُرَابًا فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ التُّرَابَ عَنْ ظَهْرِهِ وَيَقُولُ اجْلِسْ يَا أَبَا تُرَابٍ

ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت علی کو اپنے ناموں میں ابو تراب سب سے زیادہ پسند تھا جب انہیں اس کے ساتھ پکارا جاتا تو بہت خوش ہوتے اور ان کا ابو تراب نام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی نے رکھا تھا کہ ایک روز حضرت فاطمہ سے ناراض ہو کر باہر نکل آئے اور مسجد کی دیوار کے ساتھ لیٹ گئے چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پیچھے گئے اور کسی نے بیان کیا کہ وہ اسی طرح دیوار کے ساتھ لیٹے ہوئے ہیں۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو ان کی پیٹھ مٹی سے بھری ہوئی تھی پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی پیٹھ سے مٹی جھاڑتے جاتے اور فرماتے کہ اے ابو تراب! اٹھ بیٹھو۔

باب ۹۷۰ أَبْغَضِ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللَّهِ

جو نام اللہ کو سب سے ناپسند ہے۔

١١٣٦ - حدثنا ابو اليمان اخبرنا شعيب
حدثنا ابو الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة قال
قال النبي صلى الله عليه وسلم اخنى الاسماء
يوم القيامة عند الله رجل تسمى ملك الاملاك۔

١١٣٧ - حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان
عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة رواية
قال اخنع اسم عند الله وقال سفيان غير مرة
اخنع الاسماء عند الله رجل تسمى بملك الاملاك
قال سفيان يقول غيره تفسيره شاهان شاه۔

باب كنية المشرك وقال مسور سمعت
النبي صلى الله عليه وسلم يقول الا ان
يريد ابن ابي طالب۔

١١٣٨ - حدثنا ابو اليمان اخبرنا شعيب عن
الزهري ح وحدثنا اسماعيل قال حدثني اخي عن
سليمان عن محمد بن ابي عتيق عن ابن شهاب
عن عروة بن الزبير ان اسامة بن زيد رضي الله
عنهما اخبره ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
ركب على حمار عليه قطيفة فدكية واسامة
وراءه يعود سعد بن عبادة في بني الحارث بن
الخزرج قبل وقعة بدر فسارا حتى مرا بمجلس
فيه عبد الله بن ابي ابن سلول وذلك قبل ان
يسلم عبد الله بن ابي فاذا في المجلس اخلاط
من المسلمين والمشركين عبدة الاوثان و
اليهود وفي المسلمين عبد الله بن رواحة فلما
غشيت المجلس عجاجة الدابة خمر ابن ابي انفه
بردائه وقال لا تغبروا علينا فسلم رسول الله
صلى الله عليه وسلم عليهم ثم وقف فنزل
فدعاهم الى الله وقرأ عليهم القرآن فقال
له عبد الله بن ابي ابن سلول ايها المرء

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت
کے روز اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے برا نام
اس کا ہوگا جس نے اپنا نام سارے جہاں کا مالک رکھا ہوگا۔

سفیان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے برا نام۔ سفیان نے کئی مرتبہ
کہا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب ناموں سے برا نام وہ ہوگا جس نے
اپنا نام ساری دنیا کا مالک رکھا ہوگا۔ سفیان کا بیان ہے کہ دوسرے
حضرات اس کی تفسیر میں بادشاہوں کا بادشاہ کہتے ہیں۔

مشرک کی کنیت رکھنا۔

حضرت مسور کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے
سنا کہ ہاں ابن ابو طالب چاہے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ
عنہما نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دراز گوش
پر سوار ہوئے جس پر فدک کی بنی ہوئی چادر پڑی ہوئی تھی اور حضرت
بنی حارث بن خزرج میں حضرت سعد بن عبادہ کی عیادت کے لئے گئے اور
حضرت اسامہ آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ غزوہ بدر سے پہلے کی
بات ہے۔ آپ چلتے رہے یہاں تک کہ ایک مجلس کے پاس سے گزرے جس
میں عبداللہ بن ابی بن سلول بھی تھا اور عبداللہ بن ابی کے مسلمان
ہونے سے پہلے کی بات ہے۔ وہ مجلس مخلوط تھی جس میں مسلمان، مشرک،
بت پرست اور یہودی سب ملے ہوئے تھے اور مسلمانوں میں سے حضرت
عبداللہ بن رواحہ بھی تھے۔ جب مجلس پر سواری کی گرد پڑی تو ابن ابی
نے اپنی ناک چادر سے ڈھانپ لی اور کہا کہ ہم پر گرد نہ اڑاؤ۔ پھر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کیا، اس کے بعد کھڑے
ہو گئے، پھر نیچے اترے اور انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا اور انہیں
قرآن کریم پڑھ کر سنایا۔ اس پر عبداللہ بن ابی بن سلول نے کہا کہ اے آدمی!
آپ جس طرح کہتے ہیں اس سے اچھا کلام نہیں ہوتا۔ اگر یہ حق ہے تو ہماری
مجلسوں میں آکر ہمیں تکلیف نہ دیا کرو اور جو آپ کے پاس جائے
اسے سنایا کرو۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ نے کہا یا رسول اللہ!

أَحْسَنَ مِمَّا تَقُولُ إِنْ كَانَ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا بِهِ
فِي مَجَالِسِنَا ارْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ فَمَنْ جَاءَكَ فَاقْصُصْ عَلَيْهِ قَالَ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ فَاغْشَنَا فِي
مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نُحِبُّ ذَلِكَ فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَ
الْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتَّى كَادُوا يَتَثَاوَرُونَ فَلَمْ
يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ
حَتَّى سَكَتُوا ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دَابَّتَهُ فَسَارَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ سَعْدُ أَلَمْ
تَسْمَعْ مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ يُرِيدُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ
قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ أَيْ
رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ اعْفُ عَنْهُ وَاصْفَحْ فَوَالَّذِي
أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ لَقَدْ جَاءَ اللَّهُ بِالْحَقِّ الَّذِي
أَنْزَلَ عَلَيْكَ وَلَقَدِ اصْطَلَحَ أَهْلُ هَذِهِ الْبُحَيْرَةِ عَلَى
أَنْ يُتَوِّجُوهُ فَيُعَصِّبُوهُ بِالْعِصَابَةِ فَلَمَّا رَدَّ اللَّهُ

ذَلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَ شَرِقَ بِذَلِكَ فَذَلِكَ
فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ فَعَفَا عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ
يَعْفُونَ عَنِ الْمُشْرِكِينَ وَأَهْلِ الْكِتَابِ كَمَا أَمَرَهُمُ
اللَّهُ وَيَصْبِرُونَ عَلَى الْأَذَى قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَ
لَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ الْآيَةَ وَقَالَ
وَدَّ كَثِيرٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَأَوَّلُ فِي الْعَفْوِ عَنْهُمْ مَا أَمَرَهُ اللَّهُ بِهِ
حَتَّى أَذِنَ لَهُ فِيهِمْ فَلَمَّا غَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَدْرًا فَقَتَلَ اللَّهُ بِهِ مَنْ قَتَلَ مِنْ صَنَادِيدِ
الْكُفَّارِ وَسَادَةِ قُرَيْشٍ فَقَفَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ مَنْصُورِينَ غَانِمِينَ مَعَهُمْ أُسَارَى
مِنْ صَنَادِيدِ الْكُفَّارِ وَسَادَةِ قُرَيْشٍ قَالَ ابْنُ أُبَيٍّ
ابْنُ سَلُولَ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ

گھروں میں، آپ ہماری مجلسوں میں تشریف لایا کریں کیونکہ ہم اسے
پسند کرتے ہیں۔ پس مسلمان، مشرکین اور یہودی ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے
لگے اور قریب تھا کہ ایک دوسرے سے گتھم گتھا ہو جاتے لیکن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انہیں برابر چپ کراتے رہے یہاں تک کہ وہ خاموش
ہو گئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جانور پر سوار ہو کر چلتے
رہے یہاں تک کہ حضرت سعد بن عبادہ کے پاس جا پہنچے۔ پس رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے سعد! کیا تم نے ابو حباب کی بات
نہیں سنی؟ مراد عبد اللہ بن ابی ہے جس نے ایسا ایسا کہا ہے۔ حضرت سعد بن عبادہ
عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! میرے والدین آپ پر قربان
ہوں، آپ اسے معاف فرما دیں اور اس سے درگزر کریں کیونکہ قسم
ہے اس ذات کی جس نے آپ پر کتاب نازل فرمائی، اس شہر کے لوگوں
نے طے کر لیا تھا کہ اسے تاج پہنائیں گے اور سر پر عمامہ
باندھیں گے لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اس حق کے ذریعے اسے رد
کر دیا جو آپ کو عطا فرمایا گیا ہے تو یہ جل گیا، یہ ایسا کرتا ہے جو
آپ نے ملاحظہ فرمایا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو
معاف فرما دیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب
مشرکین اور اہل کتاب کو معاف کر دیا کرتے اور ان کی ایذا رسانی
پر صبر سے کام لیتے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اور ضرور تم
اگلے کتاب والوں سے سنو گے (سورۂ آل عمران آیت ۱۸۶) اور فرمایا
بہت سے اہل کتاب نے چاہا (سورۂ بقرہ آیت ۱۰۹) جب نبی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درگزر سے کام لیتے رہے جیسا کہ
اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کا حکم فرمایا، یہاں تک کہ ان سے لڑنے کی
اجازت دی گئی۔ چنانچہ جب آپ نے غزوۂ بدر کیا تو اللہ تعالیٰ نے
کفار کے بڑوں اور قریش کے سرداروں کو بھی قتل کرا دیا
چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب منصور و مظفر
ہو کر مال غنیمت کے ساتھ لوٹے جبکہ کفار کے سرکردہ لوگوں اور قریش
کے سرداروں کو قیدی بنا کر لائے۔ اس وقت ابن ابی سلول اور
اس کے ساتھی مشرکوں اور بت پرستوں نے کہا کہ اب اسلام غالب
آگیا ہے لہٰذا حضور سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

الأوثان: هذا أمر قد توجه فبايعوا رسول الله صلى الله عليه وسلم على الإسلام فأسلموا.

کے دست حق پرست پر بلادکھاوے کی اسلام کی بیعت کرلی اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کیا۔

۱۱۲۹۔ حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا أبو عوانة حدثنا عبد الملك عن عبد الله بن الحارث بن نوفل عن عباس بن عبد المطلب قال: يا رسول الله هل نفعت أبا طالب بشيء فإنه كان يحوطك ويغضب لك، قال: نعم هو في ضحضاح من نار، لولا أنا لكان في الدرك الأسفل من النار.

عبداللہ بن حارث بن نوفل کا بیان ہے کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! کیا آپ سے ابوطالب کو کوئی نفع پہنچا یا؟ فرمایا، ہاں وہ اب کم گہری آگ میں ہیں اور اگر میں درمیان میں نہ ہوتا تو وہ جہنم کے نچلے طبقے میں ہوتے۔

باب ۲۴ المعاريض مندوحة عن الكذب

وقال إسحاق: سمعت أنسا: مات ابن لأبي طلحة فقال: كيف الغلام؟ قالت أم سليم: هدأ نفسه وأرجو أن يكون قد استراح. وظن أنها صادقة.

صراحت سے بات نہ کرنا جھوٹ میں داخل نہیں۔

اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس کو فرماتے سنا کہ حضرت ابوطلحہ کا لڑکا فوت ہوگیا انہوں نے پوچھا لڑکے کا کیا حال ہے؟ حضرت ام سلیم نے جواب دیا۔ اب اس کی جان آرام میں ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ آرام کر رہا ہوگا۔ انہوں نے گمان کیا کہ یہ سچ کہہ رہی ہیں۔

۱۱۳۰۔ حدثنا آدم حدثنا شعبة عن ثابت البناني عن أنس بن مالك قال: كان النبي صلى الله عليه وسلم في مسير فحدا الحادي فقال النبي صلى الله عليه وسلم: ارفق يا أنجشة ويحك بالقوارير.

ثابت بنانی کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے اور ہانکنے والا اونٹوں کو تیزی سے چلا رہا تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے انجشہ! شیشوں کو آہستہ لے کر چل۔

۱۱۳۱۔ حدثنا سليمان بن حرب حدثنا حماد عن ثابت عن أنس وأيوب عن أبي قلابة عن أنس رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم كان في سفر وكان غلام يحدو بهن يقال له أنجشة فقال النبي صلى الله عليه وسلم: رويدك يا أنجشة سوقك بالقوارير. قال أبو قلابة: يعني النساء.

ثابت اور ابوقلابہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے اور انجشہ نامی ایک غلام حدی خوانی کر رہا تھا۔ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے انجشہ! ان شیشوں کو آہستہ لے کر چل۔ ابوقلابہ کا بیان ہے کہ عورتوں کو۔

۱۱۳۲۔ حدثنا إسحاق أخبرنا حبان حدثنا همام حدثنا قتادة حدثنا أنس بن مالك قال: كان للنبي صلى الله عليه وسلم حاد يقال

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ ہانکنے والے کا نام انجشہ تھا اور اس کی

لَهُ أَنْجَشَةُ وَكَانَ حَسَنَ الصَّوْتِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُوَيْدَكَ يَا أَنْجَشَةُ لَا تَكْسِرِ الْقَوَارِيرَ قَالَ قَتَادَةُ يَعْنِي ضَعَفَةَ النِّسَاءِ

۱۱۳۳ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ فَزَعٌ فَرَكِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ فَقَالَ مَا رَأَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا

بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ لِلشَّيْءِ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَهُوَ يَنْوِي أَنَّهُ لَيْسَ بِحَقٍّ

۱۱۳۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عُرْوَةَ يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ سَأَلَ أُنَاسٌ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكُهَّانِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسُوا بِشَيْءٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ فَإِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ أَحْيَانًا بِالشَّيْءِ يَكُونُ حَقًّا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيُقَرْقِرُهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ قَرَّ الدَّجَاجَةِ فَيَخْلِطُونَ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذْبَةٍ

بَابُ رَفْعِ الْبَصَرِ إِلَى السَّمَاءِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى أَفَلَا يَنْظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ وَإِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ وَقَالَ أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ۔

۱۱۳۵ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ

آواز بہت اچھی تھی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا۔ اے انجشہ! آہستہ چل، شیشوں کو توڑ نہ دینا۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نازک عورتوں کو۔

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ مدینہ منورہ میں ایک دفعہ خطرہ محسوس ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو طلحہ کے گھوڑے پر سوار ہو گئے اور آپ نے فرمایا کہ ہمیں تو اس میں کوئی خطرے کی بات نہیں دکھی اور ہم نے تو اسے دریا کی طرح رواں پایا۔

یہ کہنا کہ یہ کوئی چیز نہیں، اس سے مراد یہ ہے کہ یہ حق نہیں ہے۔

یحییٰ بن عروہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ بعض لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کاہنوں کے متعلق پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ وہ کوئی چیز نہیں ہیں۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! بعض اوقات وہ کسی بات بتاتے ہیں جو درست ثابت ہو جاتی ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ درست بات جنات کی طرف سے ہوتی ہے جسے وہ کاہن کے کان میں ڈالتے ہیں جیسے ایک مرغ دوسرے مرغ کے کان میں آواز پہنچاتا ہے اور پھر کاہن اس میں سو سے زیادہ جھوٹ ملا لیا کرتا ہے۔

آسمان کی جانب دیکھنا۔

ارشاد ربانی ہے۔ کیا اونٹ کو نہیں دیکھا کہ کیسا بنایا گیا اور آسمان کو کہ کیسا بلند کیا گیا (سورۃ الغاشیہ، آیت ۱۷، ۱۸)۔ ایوب، ابن ابی ملیکہ، حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ پھر میری وحی کا آنا کچھ دنوں کے لئے بند ہو گیا تو ایک

ثُمَّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ثُمَّ فَتَرَ عَنِّي الْوَحْىُ فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِي إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ قَاعِدٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ.

١١٣٦ ـ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي شَرِيكٌ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بِتُّ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ أَوْ بَعْضُهُ قَعَدَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَرَأَ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ.

بَابُ نَكْتِ الْعُودِ فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ

١١٣٧ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ وَفِي يَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُودٌ يَضْرِبُ بِهِ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّينِ فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْتَفْتِحُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَذَهَبْتُ فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَإِذَا عُمَرُ فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيبُهُ أَوْ تَكُونُ فَذَهَبْتُ فَإِذَا عُثْمَانُ فَقُمْتُ فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي قَالَ قَالَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ.

بَابُ الرَّجُلِ يَنْكُتُ الشَّيْءَ بِيَدِهِ فِي الْأَرْضِ.

دور میں جا رہا تھا کہ میں نے آسمان سے ایک آواز سنی۔ پس میں نے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا تو وہی فرشتہ جو غارِ حرا میں میرے پاس آیا تھا، زمین و آسمان کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔

کریب کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے حضرت میمونہ کے پاس رات گزاری اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تھے۔ جب آخری تہائی رات باقی رہ گئی یا اس کا کچھ حصہ تو آپ اٹھ بیٹھے اور آسمان کی طرف دیکھ کر آیت پڑھی۔ بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کی باہم بدلیوں میں نشانیاں ہیں عقلمندوں کے لئے (سورۂ آل عمران، آیت ۱۹۰)۔

پانی اور مٹی میں لکڑی مارنا۔

ابوعثمان نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ ایک باغ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جو مدینہ منورہ کے باغات میں سے تھا۔ نبی کریم کے دست مبارک میں لکڑی تھی جسے پانی اور مٹی میں مار رہے تھے۔ ایک شخص آیا اور دروازہ کھلوانے لگا۔ آپ نے فرمایا کہ دروازہ کھول دو اور اسے جنت کی بشارت دے دو۔ میں گیا تو حضرت ابوبکر تھے، میں نے ان کے لئے دروازہ کھول دیا اور انہیں جنت کی بشارت دی۔ پھر ایک اور آدمی نے دروازہ کھلوانا چاہا۔ آپ نے فرمایا کہ دروازہ کھول دو اور اسے جنت کی بشارت دے دو۔ دیکھا تو حضرت عمر تھے، میں نے دروازہ کھول کر انہیں جنت کی بشارت دی۔ پھر ایک اور شخص نے دروازہ کھلوانا چاہا اور آپ ٹیک لگائے بیٹھے تھے، پس سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ دروازہ کھول دو اور انہیں جنت کی بشارت دو، ایک آزمائش پر جو ان کو پہنچے گی یا ہوگی۔ میں گیا تو وہ حضرت عثمان تھے، میں نے ان کے لئے دروازہ کھول دیا اور جنت کی بشارت دی اور جو آپ نے فرمایا تھا وہ بھی بتا دیا۔ انہوں نے کہا کہ اللہ ہی مدد فرمانے والا ہے۔

اپنے ہاتھ سے کسی چیز کے ساتھ زمین کریدنا۔

۱۱۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُورٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَجَعَلَ يَنْكُتُ الْأَرْضَ بِعُودٍ فَقَالَ لَيْسَ مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ فُرِغَ مِنْ مَقْعَدِهِ مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَقَالُوا أَفَلَا نَتَّكِلُ قَالَ اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى الْآيَةَ۔

ابو عبدالرحمن سلمی کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم ایک جنازے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو آپ ایک لکڑی کے ساتھ زمین کریدنے لگے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں مگر اس کا ٹھکانہ جنت یا دوزخ میں مقرر ہو چکا ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ کیا ہم اسی پر بھروسہ نہ کر لیں؟ فرمایا کہ عمل کرو کیونکہ ہر ایک کے لئے آسانی پیدا کر دی جاتی ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ پھر جس نے دیا اور پرہیزگاری کی۔

بَابُ التَّكْبِيرِ وَالتَّسْبِيحِ عِنْدَ التَّعَجُّبِ

تعجب کے وقت تکبیر و تسبیح کہنا۔

۱۱۴۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَتْنِي هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ وَمَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجَرِ يُرِيدُ بِهِ أَزْوَاجَهُ حَتَّى يُصَلِّينَ رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الْآخِرَةِ وَقَالَ ابْنُ أَبِي ثَوْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَّقْتَ نِسَاءَكَ قَالَ لَا قُلْتُ اللّٰهُ أَكْبَرُ۔

ہند بنت حارث کا بیان ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو آپ نے کہا۔ سبحان اللہ کتنے خزانے اور کتنے فتنے نازل فرمائے گئے ہیں۔ ہے کوئی جو حجروں والی عورتوں کو جگا دے؟ اس سے آپ کی مراد اپنی ازواج مطہرات تھیں تاکہ وہ نماز پڑھیں۔ بہت سی کپڑے پہننے والی عورتیں قیامت میں ننگی ہوں گی۔ حضرت ابن عباس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوا۔ کیا آپ نے اپنی ازواج مطہرات کو طلاق دے دی ہے؟ فرمایا کہ نہیں۔ میں نے کہا۔ اللہ اکبر۔

۱۱۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزُورُهُ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً مِنَ الْعِشَاءِ ثُمَّ قَامَتْ

ابوالیمان، شعیب نے زہری سے روایت کی ہے۔ حضرت علی بن حسین کا بیان ہے کہ حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بتایا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ... کے لئے حاضر ہوئیں جبکہ آپ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں مسجد کے اندر معتکف تھے۔ پس وہ عشاء کے وقت گھڑی بھر آپ سے باتیں کرتی رہیں، پھر واپس جانے کے لئے کھڑی ہو گئیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ جب

تنقلب فقام معها النبي صلى الله عليه وسلم
يقلبها حتى إذا بلغت باب المسجد الذي عند
مسكن أم سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم
مر بهما رجلان من الأنصار فسلما على رسول
الله صلى الله عليه وسلم ثم نفذا فقال لهما رسول
الله صلى الله عليه وسلم على رسلكما إنما هي
صفية بنت حيي قالا سبحان الله يا رسول الله
وكبر عليهما. قال إن الشيطان يجري من ابن
آدم مبلغ الدم وإني خشيت أن يقذف في
قلوبكما.

باب ۱۲۸ النهي عن الخذف

۱۱۵۱ حدثنا آدم حدثنا شعبة عن قتادة
قال سمعت عقبة بن صهبان الأزدي يحدث
عن عبد الله بن مغفل المزني قال نهى النبي
صلى الله عليه وسلم عن الخذف وقال إنه
لا يقتل الصيد ولا ينكأ العدو وإنه يفقأ العين
ويكسر السن.

باب ۱۲۹ الحمد للعاطس

۱۱۵۲ حدثنا محمد بن كثير حدثنا سفيان
حدثنا سليمان عن أنس بن مالك رضي الله عنه
قال عطس رجلان عند النبي صلى الله عليه وسلم
فشمت أحدهما ولم يشمت الآخر فقيل له
فقال هذا حمد الله وهذا لم يحمد الله.

باب ۱۳۰ تشميت العاطس إذا حمد الله

۱۱۵۳ حدثنا سليمان بن حرب حدثنا
شعبة عن الأشعث بن سليم قال سمعت معاوية
بن سويد بن مقرن عن البراء رضي الله عنه
قال أمرنا النبي صلى الله عليه وسلم بسبع ونهانا
عن سبع أمرنا بعيادة المريض واتباع الجنازة

مسجد کے دروازے پر پہنچے جو کہ نزدیک حضرت ام سلمہ
زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رہائش گاہ تھی تو پاس سے دو انصاری
گزرے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا پھر
وہ دونوں چلے گئے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اُن دونوں سے فرمایا۔ ذرا ٹھہرو یہ صفیہ بنت حیی
ہیں۔ وہ دونوں عرض گزار ہوئے۔ سبحان اللہ یا رسول
اللہ! اور ان دونوں کو یہ بات عجیب نظر آئی فرمایا
کہ شیطان انسان کے اندر خون کی طرح گردش کرتا
ہے تو مجھے ڈر ہوا کہ تمہارے دلوں میں کوئی وسوسہ
نہ ڈال دے۔

کنکری پھینکنے کی ممانعت۔

عقبہ بن صہبان ازدی کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ
بن مغفل مزنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے کنکری پھینکنے سے منع فرمایا ہے اور
ارشاد ہوا کہ اس کے ساتھ نہ شکار مارا جاتا ہے
اور نہ دشمن کو روک سکتی ہے بلکہ یہ تو آنکھ پھوڑتی یا دانت
توڑتی ہے۔

چھینکنے والا الحمد للہ کہے۔

سلیمان کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ
نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو شخصوں کو چھینک آئی تو
ایک کو آپ نے یرحمک اللہ کہا اور دوسرے کو نہیں
کہا۔ جب آپ سے پوچھا گیا تو فرمایا کہ اس نے الحمد للہ
کہا اور دوسرے نے الحمد للہ نہیں کہا۔

چھینکنے والا الحمد للہ کہے تو اس کا جواب۔

معاویہ بن سوید بن مقرن کا بیان ہے کہ حضرت براء بن
عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے ہمیں سات باتوں کا حکم فرمایا ہے اور سات کاموں سے ہمیں
منع کیا ہے۔ بیمار کی عیادت کرنے، جنازے کے ساتھ جانے،
چھینکنے والے کا جواب دینے، دعوت قبول کرنے، سلام کا

وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ، وَإِجَابَةِ الدَّاعِي، وَرَدِّ السَّلَامِ، وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ، وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ، وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ: عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ، أَوْ قَالَ: حَلْقَةِ الذَّهَبِ، وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَالسُّنْدُسِ وَالْمَيَاثِرِ۔

بَابُ ٩٨١ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْعُطَاسِ وَمَا يُكْرَهُ مِنَ التَّثَاؤُبِ

١١٥٣ ـ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ، فَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَحَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يُشَمِّتَهُ، وَأَمَّا التَّثَاؤُبُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ، فَإِذَا قَالَ: هَا، ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ۔

بَابُ ٩٨٢ إِذَا عَطَسَ كَيْفَ يُشَمَّتُ۔

١١٥٥ ـ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلْيَقُلْ لَهُ أَخُوهُ أَوْ صَاحِبُهُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، فَإِذَا قَالَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَلْيَقُلْ: يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ۔

بَابُ ٩٨٣ لَا يُشَمَّتُ الْعَاطِسُ إِذَا لَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ

١١٥٦ ـ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ، فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ شَمَّتَّ هٰذَا وَلَمْ تُشَمِّتْنِي

جواب دینے، مظلوم کی مدد کرنے اور قسم پوری کرنے کا حکم فرمایا ہے اور سونے کی انگوٹھی یا سونے کا چھلا، ریشم، دیباج، سندس اور میاثر کے کپڑے پہننے سے منع فرمایا ہے۔

چھینک کے وقت کیا پسندیدہ ہے اور جمائی کے وقت کیا ناپسند ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند اور جمائی کو ناپسند فرماتا ہے۔ پس جب کسی کو چھینک آئے تو وہ "الحمد للہ" کہے اور ہر مسلمان پر حق ہے کہ جو اسے سنے تو "یرحمک اللہ" کہے اور جمائی شیطان کی طرف سے ہے لہٰذا جہاں تک ہو سکے اسے روکنا چاہیے اور جمائی لینے والا جب ہا کہتا ہے تو شیطان ہنستا ہے۔

جب کوئی چھینکے تو اسے کیا جواب دیا جائے۔

ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو چاہیے کہ الحمد للہ کہے اور اس کے بھائی یا ساتھی کو چاہیے کہ یرحمک اللہ کہے اور جب یرحمک اللہ کہے تو یہدیکم اللہ ویصلح بالکم بھی کہنا چاہیے۔

اگر چھینکنے والا الحمد للہ نہ کہے تو جواب نہ دیا جائے۔

سلیمان تیمی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو آدمیوں کو چھینک آئی تو آپ نے ایک کا جواب دیا اور دوسرے کا جواب نہ دیا۔ ایک آدمی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ نے اس کے جواب میں یرحمک اللہ کہا اور اس کے جواب میں نہ کہا۔ فرمایا کہ

قَالَ: إِنَّ هٰذَا حَمِدَ اللّٰهَ فَلَمْ تَحْمَدِ اللّٰهَ.

بَابٌ إِذَا تَثَاءَبَ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى فِيهِ.

١١٥٧ - حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ، فَإِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ وَحَمِدَ اللّٰهَ كَانَ حَقًّا عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يَقُولَ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، وَأَمَّا التَّثَاؤُبُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَثَاءَبَ ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ.

كِتَابُ الْاِسْتِئْذَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابُ بَدْءِ السَّلَامِ

١١٥٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ طُولُهُ سِتُّونَ ذِرَاعًا فَلَمَّا خَلَقَهُ قَالَ: اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلَى أُولٰئِكَ النَّفَرِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ جُلُوسٌ فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّونَكَ فَإِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالُوا: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، فَزَادُوهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ آدَمَ فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدُ حَتَّى الْآنَ.

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى: يَا أَيُّهَا

الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَى أَهْلِهَا ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا

اس نے الحمد للہ کہا اور تم نے نہیں کہا تھا۔

جماہی آئے تو منہ پر ہاتھ رکھ لینا چاہیے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند اور جماہی کو ناپسند فرماتا ہے۔ جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے اور وہ الحمد للہ کہے تو ہر مسلمان پر حق ہے جو سنے کہ اس سے یرحمک اللہ کہے اور جماہی شیطان کی طرف سے ہے۔ پس جب تم میں سے کسی کو جماہی آئے تو چاہیے کہ بساط بھر اسے روکے کیونکہ جب تم میں سے کسی کو جماہی آتی ہے تو شیطان ہنستا ہے۔

اجازت مانگنا۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

سلام کی ابتدا کرنا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا ان کا قد ساٹھ ہاتھ تھا جب انہیں پیدا کیا تو فرمایا جاؤ ان فرشتوں کی اس جماعت کو سلام کرو جو بیٹھے ہوئے ہیں اور وہ جو جواب دیں اسے سنو کیونکہ وہی تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام ہوگا۔ چنانچہ انہوں نے کہا۔ السلام علیکم تو انہوں نے کہا۔ السلام علیک ورحمۃ اللہ یعنی فرشتوں نے ورحمۃ اللہ کا اضافہ کیا۔ پس جو بھی جنت میں داخل ہوگا وہ حضرت آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوگا اور ان کے بعد سے اب تک انسانوں کے قد کاٹھ میں کمی ہوتی آ رہی ہے۔

بغیر اجازت دوسرے کے گھر میں نہ جاؤ۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اے ایمان والو اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں نہ جاؤ جب تک اجازت نہ لے لو اور ان کے رہنے والوں پر سلام نہ کر لو۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے کہ تم دھیان کرو۔ پھر اگر وہاں کسی کو

فِيهَا أَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوهَا حَتَّى يُؤْذَنَ لَكُمْ
وَإِنْ قِيلَ لَكُمُ ارْجِعُوا فَارْجِعُوا هُوَ أَزْكَى لَكُمْ
وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ. لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ
أَنْ تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ مَسْكُونَةٍ فِيهَا مَتَاعٌ
لَكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ
وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ لِلْحَسَنِ إِنَّ نِسَاءَ
الْعَجَمِ يَكْشِفْنَ صُدُورَهُنَّ وَرُءُوسَهُنَّ
قَالَ اصْرِفْ بَصَرَكَ عَنْهُنَّ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قُلْ
لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا
فُرُوجَهُمْ وَقَالَ قَتَادَةُ عَمَّا لَا يَحِلُّ لَهُمْ وَقُلْ
لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَ
يَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ مِنَ
النَّظَرِ إِلَى مَا نُهِيَ عَنْهُ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِي النَّظَرِ
إِلَى الَّتِي لَمْ تَحِضْ مِنَ النِّسَاءِ لَا يَصْلُحُ النَّظَرُ
إِلَى شَيْءٍ مِنْهُنَّ مِمَّنْ يُشْتَهَى النَّظَرُ إِلَيْهِ وَإِنْ
كَانَتْ صَغِيرَةً وَكَرِهَ عَطَاءٌ النَّظَرَ إِلَى الْجَوَارِي
يُبَعْنَ بِمَكَّةَ إِلَّا أَنْ يُرِيدَ أَنْ يَشْتَرِيَ

۱۱۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَرْدَفَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ
يَوْمَ النَّحْرِ خَلْفَهُ عَلَى عَجُزِ رَاحِلَتِهِ وَكَانَ الْفَضْلُ
رَجُلًا وَضِيئًا فَوَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِلنَّاسِ يُفْتِيهِمْ وَأَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ وَضِيئَةٌ
تَسْتَفْتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَفِقَ
الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَأَعْجَبَهُ حُسْنُهَا فَالْتَفَتَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا
فَأَخْلَفَ بِيَدِهِ فَأَخَذَ بِذَقَنِ الْفَضْلِ فَعَدَلَ
وَجْهَهُ عَنِ النَّظَرِ إِلَيْهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ

دو، یا جب بھی صاحب خانہ کی اجازت کے بغیر داخل نہ ہو اور تم سے
کہا جائے کہ لوٹ جاؤ تو لوٹ جاؤ یہ تمہارے لئے بہت
ستھرا ہے اور اللہ تمہارے کاموں کو جانتا ہے۔ کوئی گناہ تم پر
نہیں اگر تم ایسے گھروں میں جاؤ جن میں کسی کی سکونت نہیں اور
ان کے برتنے کا تمہیں حق ہے اور اللہ جانتا ہے جو کام ظاہر
کرتے ہو اور جو چھپاتے ہو (سورۂ نور آیت ۲۷ تا ۲۹) اور سعید
بن ابی الحسن نے حسن سے کہا کہ عجمی عورتیں اپنے سینوں اور
سروں کو کھلا رکھتی ہیں۔ حسن نے کہا ان سے اپنی نگاہ کو پھیر لو۔ اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے۔ مسلمان مردوں کو حکم دو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی
شرمگاہوں کی حفاظت کریں (سورۂ نور آیت ۳۰) قتادہ کا بیان
ہے کہ یہ ان چیزوں کے متعلق ہے جو ان کے لئے حلال نہیں ہیں اور ارشاد ہوتا ہے
اور مسلمان عورتوں کو حکم دو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں
کی حفاظت کریں (سورۂ نور آیت ۳۱) خائنۃ الاعین ان کو کہتے ہیں
اس کے دیکھنے سے منع کیا گیا ہے۔ اور زہری نے نابالغ لڑکیوں کو دیکھنے
کے بارے میں کہا کہ ان میں سے کسی کو دیکھنا جس کی خواہش پیدا ہو مکروہ تھا

درست نہیں ہے اگرچہ وہ بچی ہی کیوں نہ ہو اور عطاء نے ان باندیوں کو دیکھنا مکروہ کہا ہے
جو مکہ میں بکنے کے لئے لائی جاتی ہیں سوائے خریدنے کا ارادہ ہو۔

۱۱۵۹۔ سلیمان بن یسار کا بیان ہے کہ انہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ
عنہما نے بتایا کہ قربانی کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فضل بن عباس کو اپنی سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا ہوا تھا اور فضل ایک
خوبصورت آدمی تھے پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو مسائل
بتانے کے لئے ٹھہر گئے اور قبیلہ خثعم کی ایک عورت آپ کی
بارگاہ میں حاضر ہوئی کیونکہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
کوئی مسئلہ دریافت کرنا تھا پس حضرت فضل اس کی جانب دیکھنے
لگے اور انہیں اس کا حسن و جمال پسند آیا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
اس کی طرف متوجہ ہوئے تو اس وقت بھی حضرت فضل اس کی
جانب دیکھ رہے تھے۔ چنانچہ آپ نے پیچھے ہاتھ لے جا کر حضرت فضل
کی ٹھوڑی پکڑ کر منہ دوسری طرف کر دیا تاکہ اسے نہ دیکھیں۔ وہ عورت
عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر جو

فَرِيضَةُ اللَّهِ فِي الْحَجِّ عَلَى عِبَادِهِ، أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضِي عَنْهُ أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ، قَالَ نَعَمْ.

١١٦٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ بِالطُّرُقَاتِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِيهَا فَقَالَ إِذْ أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ، قَالُوا وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ.

بَابٌ: السَّلَامُ اسْمٌ مِنْ أَسْمَاءِ اللَّهِ تَعَالَى "وَإِذَا حُيِّيتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا"

١١٦١ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ قَبْلَ عِبَادِهِ، السَّلَامُ عَلَى جِبْرِيلَ، السَّلَامُ عَلَى مِيكَائِيلَ، السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ، فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، فَإِنَّهُ إِذَا قَالَ ذَلِكَ أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

فرض کیا ہے بلکہ میرے اباجان بہت بوڑھے ہو گئے ہیں وہ سواری پر بھی اچھی طرح بیٹھ نہیں سکتے۔ پس کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ تو فرمایا کہ ہاں۔

عطاء بن یسار نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ راستوں میں بیٹھنے سے بچے رہنا۔ لوگ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ہمیں ایسی جگہوں پر بیٹھنے کے سوا چارہ کار نہیں کیونکہ ہم باہم بات چیت کرتے ہیں۔ فرمایا کہ جب تمہارا مجالس میں بیٹھنا ضروری ہے تو راستے کا حق ادا کر دیا کرو۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ راستے کا حق کیا ہے؟ فرمایا کہ نظر نیچی رکھنا، تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا، سلام کا جواب دینا، اچھی باتوں کا حکم کرنا اور بری باتوں سے منع کرنا۔

السَّلَامُ اللہ تعالیٰ کے ناموں سے ایک نام ہے۔ جب تمہیں کوئی سلام کرے تو اس سے بہتر جواب دو یا وہی الفاظ لوٹا دو۔

شقیق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو بندوں پر سلام سے پہلے ہم نے کہا کہ اللہ پر سلام ہو، جبریل پر سلام ہو، میکائیل پر سلام ہو اور فلاں پر سلام ہو۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے۔ جب تم میں سے کوئی نماز میں بیٹھے تو اسے یوں کہنا چاہیے۔ تمام زبانی عبادتیں اللہ کے لئے ہیں اور بدنی اور مالی بھی اسی کی۔ آپ پر سلام ہو اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ ہمارے اوپر بھی سلام ہو اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی۔ کیونکہ جب کوئی یوں کہتا ہے تو آسمانوں اور زمین میں اللہ تعالیٰ کے ہر نیک بندے کو سلام پہنچ جاتا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ پھر اختیار ہے کہ

ثُمَّ يَتَخَيَّرُ بَعْدُ مِنَ الْكَلَامِ مَا شَاءَ۔ جو چاہے دعا مانگے۔

ف: یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۲۲۳۵ میں بھی مروی ہے۔ اس حدیث کے اندر التحیات اور تشہد کے الفاظ سکھائے گئے ہیں جن کے اندر اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ بھی ہے یعنی اے نبی آپ پر سلام ہو ___ تمام صحابہ کرام نماز کے اندر اسی طرح سلام عرض کرتے علاوہ حضور کے پیچھے نماز پڑھتے خواہ دور دراز دیگر مساجد میں پڑھ رہے ہوتے۔ حتیٰ کہ جو حضرات جہاد کے لئے دور دراز مقامات پر چلے جاتے وہ بھی اپنی نمازوں میں حضور کو مخاطب کر کے سلام عرض کرتے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ۔ کہتے۔ ان کے دل میں کبھی یہ خیال نہیں آیا تھا کہ ہم اتنی دور سے حضور کو کیوں مخاطب کریں اتنے دور دراز مقامات سے حضور ہمارا سلام کیسے سنیں گے لہٰذا سلام ہی نہ کریں ___ وہ جانتے تھے

؎ در راہِ عشق مرحلۂ قرب و بعد نیست
می بینمت عیاں و دعا می فرستمت

فقہ حنفی کی مشہور کتاب درِ مختار کے اندر اس سلام پڑھنے کے بارے میں یوں ہے:

وَيَقْصِدُ بِأَلْفَاظِ التَّشَهُّدِ مَعَانِيَهَا مُرَادَةً لَهُ عَلَى وَجْهِ الْإِنْشَاءِ كَأَنَّهُ يُحَيِّي اللّٰهَ وَيُسَلِّمُ عَلَى نَبِيِّهِ وَعَلَى نَفْسِهِ وَأَوْلِيَائِهِ لَا الْإِخْبَارَ عَنْ ذٰلِكَ۔

اور تشہد کے الفاظ سے ان کے معانی کو مراد بنائے اور اپنی جانب سے عرض کرے گویا اللہ تعالیٰ کی تحیت کرتا اور اپنے نبی کو سلام عرض کرتا ہے اور اپنی جان اور اولیاء اللہ کو، نہ کہ خبر کے طور پر۔

نیز احناف علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ نے درِ مختار کی ردّ المحتار کے نام سے اپنا شرح لکھی تو اس میں اس بات کا مزید تشریح و تصریح کرتے ہوئے فرمایا:

اَيْ لَا يَقْصِدُ الْإِخْبَارَ وَالْحِكَايَةَ عَمَّا وَقَعَ فِي الْمِعْرَاجِ مِنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ رَبِّهِ سُبْحَانَهُ وَالْمَلَائِكَةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ۔

یعنی ان خبروں کی حکایت کا قصد نہ کرے جو معراج میں نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے رب سبحانہ اور ملائکہ علیہم السلام سے واقع ہوئیں۔

اسلام کے بطل جلیل اور اہل سنت و جماعت کے مایہ ناز امام حجۃ الاسلام امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۵۰۵ھ) نے اسی طرح سلام بحالت نماز کے بارے میں نمازیوں کو یوں تلقین فرمائی ہے:

وَاحْضُرْ فِي قَلْبِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَخْصَهُ الْكَرِيمَ وَقُلْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ وَلْيَصْدُقْ أَمَلُكَ فِي أَنَّهُ يَبْلُغُهُ وَيَرُدُّ عَلَيْكَ مَا هُوَ أَوْفَى مِنْهُ۔ (احیاء العلوم جلد اول)

اور اپنے دل میں نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاضر کر اور آپ کی صورت کا تصور کر کے کہہ کہ اے نبی آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں اور سچی امید رکھ کہ سلام پہنچے گا اور تجھے اس کا جواب مرحمت فرمائیں گے جو ان کی شان کے لائق بات ہی ہے۔

متحدہ ہندوستان کے مایہ ناز محقق، جلیل القدر محدث، عظیم عاشقِ رسول، سرمایۂ روزگار، رئیس عالم المحققین شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۵۲ھ) نے اس حدیث کی شرح لکھتے ہوئے یہ بھی فرمایا ہے۔

و بعضے از عرفا گفتہ اند کہ ایں خطاب بجہت سریانِ

اور بعض عارفوں نے فرمایا ہے کہ یہ خطاب حقیقت

حقیقت محمدیہ است در ذرائر موجودات و افراد ممکنات۔ پس آنحضرت در ذات مصلیان موجود و حاضر است۔ پس مصلی باید کہ ازیں معنی آگاہ باشد و ازیں شہود غافل نبود تا بانوار قرب و اسرار معرفت متنور و فائز گردد۔

(اشعۃ اللمعات جلد اول)

حقیقت محمدیہ کے سرایت کر جانے کی وجہ سے موجودات کے ذروں اور ممکنات کے افراد میں۔ پس آں حضرت نمازیوں کی ذات کے اندر بھی موجود اور حاضر ہیں۔ پس نمازی کو چاہیے کہ اس بات سے آگاہ رہے اور اس شہود سے غافل نہ رہے تاکہ قرب کے انوار اور معرفت کے اسرار سے متنور اور فائز ہو سکے۔

جب عین حالت نماز میں بھی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطاب کر کے سلام عرض کرتے ہیں تو فاصلے سے ہر جگہ سے ساتھ سلام عرض کرنا یا رسول اللہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ۔ کہنا کیونکر شرک یا ناجائز ہو سکتا ہے؟ کیا بالائے نماز شرک کی اجازت ہے معاذ اللہ۔ اس خطاب کو شرک یا ناجائز بتانا منکرین کی عظمت رسالت کی عظمت اور معاملات کے ساتھ کچھ بھی نہیں ہے۔ خدائے ذوالجلال محمد مصطفیٰ کے صدقے اسلام کو ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین

باب تسليم القليل على الكثير

۱۱۶۲۔ حدثنا محمد بن مقاتل أبو الحسن أخبرنا عبد الله أخبرنا معمر عن همام بن منبه عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يسلم الصغير على الكبير والمار على القاعد والقليل على الكثير۔

تھوڑے آدمی زیادہ آدمیوں کو سلام کریں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا چھوٹا بڑے کو، گزرنے والا بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے لوگ (زیادہ) کو سلام کیا کریں۔

باب تسليم الراكب على الماشي

۱۱۶۳۔ حدثنا محمد أخبرنا مخلد أخبرنا ابن جريج قال أخبرني زياد أنه سمع ثابتا مولى عبد الرحمن بن زيد أنه سمع أبا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يسلم الراكب على الماشي والماشي على القاعد والقليل على الكثير۔

سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے۔

ثابت مولیٰ عبدالرحمٰن بن زید کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سوار پیدل کو، پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے آدمی زیادہ آدمیوں کو سلام کیا کریں۔

باب تسليم الماشي على القاعد

۱۱۶۴۔ حدثنا إسحاق بن إبراهيم أخبرنا روح بن عبادة حدثنا ابن جريج قال أخبرني زياد أن ثابتا أخبره وهو مولى عبد الرحمن بن زيد عن أبي هريرة رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قال يسلم الراكب على الماشي

چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے۔

ثابت مولیٰ عبدالرحمٰن بن زید نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سوار پیدل چلنے والے کو، چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے آدمی زیادہ آدمیوں کو سلام کریں۔

وَالْمَاشِیْ عَلَی الْقَاعِدِ وَالْقَلِیْلُ عَلَی الْکَثِیْرِ۔

بَابُ ۶۹۱ تَسْلِیْمِ الصَّغِیْرِ عَلَی الْکَبِیْرِ وَقَالَ
اِبْرَاهِیْمُ عَنْ مُوْسَی بْنِ عُقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ
سُلَیْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُسَلِّمُ
الصَّغِیْرُ عَلَی الْکَبِیْرِ وَالْمَارُّ عَلَی الْقَاعِدِ وَ
الْقَلِیْلُ عَلَی الْکَثِیْرِ

بَابُ ۶۹۲ اِفْشَاءِ السَّلَامِ۔

۱۱۶۵۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنِ
الشَّیْبَانِیِّ عَنْ اَشْعَثَ ابْنِ اَبِی الشَّعْثَاءِ عَنْ مُعَاوِیَةَ
بْنِ سُوَیْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ
اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ بِعِیَادَةِ الْمَرِیْضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ
وَتَشْمِیْتِ الْعَاطِسِ وَنَصْرِ الضَّعِیْفِ وَعَوْنِ
الْمَظْلُوْمِ وَاِفْشَاءِ السَّلَامِ وَاِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَهٰی
عَنِ الشُّرْبِ فِی الْفِضَّةِ وَنَهَانَا عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ
وَعَنْ رُکُوْبِ الْمَیَاثِرِ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِیْرِ وَالدِّیْبَاجِ
وَالْقَسِّیِّ وَالْاِسْتَبْرَقِ۔

بَابُ ۶۹۳ السَّلَامِ لِلْمَعْرِفَةِ وَغَیْرِ الْمَعْرِفَةِ

۱۱۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا
اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَزِیْدُ عَنْ اَبِی الْخَیْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
اَیُّ الْاِسْلَامِ خَیْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ
عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَعَلٰی مَنْ لَّمْ تَعْرِفْ۔

۱۱۶۷۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ
عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَزِیْدَ اللَّیْثِیِّ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ
رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ یَلْتَقِیَانِ
فَیَصُدُّ هٰذَا وَیَصُدُّ هٰذَا وَخَیْرُهُمَا الَّذِیْ یَبْدَاُ ؟

چھوٹا بڑے کو سلام کرے۔

عطاء بن یسار نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چھوٹا بڑے کو، گزرنے والا بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے آدمی زیادہ آدمیوں کو سلام کریں۔

سلام کا پھیلانا۔

معاویہ بن سوید بن مقرن کا بیان ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں سات چیزوں کا حکم فرمایا۔ بیمار کی عیادت کرنا، جنازے کے ساتھ جانا، چھینکنے والے کو جواب دینا، کمزور کی مدد کرنا، مظلوم کی مدد کرنا، سلام پھیلانا، اور قسم کا پورا کرنا، علاوہ ازیں چاندی کے برتنوں میں پینے، سونے کی انگوٹھی پہننے، ریشمی گدوں پر بیٹھنے، ریشم دیباج، قسی، استبرق کے کپڑے پہننے سے منع فرمایا ہے۔

واقف اور نا واقف سب کو سلام کرنا۔

ابو الخیر نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اسلام میں کیا کام بہتر ہے؟ فرمایا کہ لوگوں کو کھانا کھلانا اور سلام کرنا خواہ تم اسے جانتے ہو یا نہ جانتے ہو۔

عطاء بن یزید لیثی نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی مسلمان کے لئے یہ حلال نہیں ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رہے کہ جب وہ ملیں تو یہ ادھر منہ پھیرے اور دوسرا ادھر اور ان دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو سلام کی ابتدا کرے۔

بالسَّلَامِ. وَذَكَرَ سُفْيَانُ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

سفیان کا بیان ہے کہ انہوں نے اسے کئی مرتبہ زہری سے سنا ہے۔

بَابُ آيَةِ الْحِجَابِ.

پردے کی آیت۔

١١٩٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ ابْنَ عَشْرِ سِنِينَ مَقْدَمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَخَدَمْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرًا حَيَاتَهُ وَكُنْتُ أَعْلَمَ النَّاسِ بِشَأْنِ الْحِجَابِ حِينَ أُنْزِلَ وَقَدْ كَانَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يَسْأَلُنِي عَنْهُ وَكَانَ أَوَّلَ مَا نَزَلَ فِي مُبْتَنَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ أَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا عَرُوسًا فَدَعَا الْقَوْمَ فَأَصَابُوا مِنَ الطَّعَامِ ثُمَّ خَرَجُوا وَبَقِيَ رَهْطٌ مِنْهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَطَالُوا الْمُكْثَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ وَخَرَجْتُ مَعَهُ لِكَيْ يَخْرُجُوا فَمَشَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتَّى جَاءَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ ثُمَّ ظَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ خَرَجُوا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ حَتَّى إِذَا دَخَلَ عَلَى زَيْنَبَ فَإِذَا هُمْ جُلُوسٌ لَمْ يَقُومُوا فَرَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ حَتَّى إِذَا بَلَغَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ وَظَنَّ أَنْ قَدْ خَرَجُوا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ قَدْ خَرَجُوا فَأُنْزِلَ آيَةُ الْحِجَابِ فَضَرَبَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ سِتْرًا.

یونس، ابن شہاب کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ دس سال کے تھے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ منورہ میں تشریف لائے۔ چنانچہ میں نے دس سال آپ کی خدمت کرنے کا شرف حاصل کیا ہے۔ پردے کے متعلق میں سب لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں کہ کب نازل ہوا اور حضرت ابی بن کعب مجھ سے اس کے متعلق پوچھتے ہیں۔ پردہ کا حکم اس وقت نازل ہوا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب بنت جحش کے ساتھ نکاح کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دولہا تھے تو آپ نے لوگوں کو دعوت دی چنانچہ لوگ کھانا کھا کر چلے گئے لیکن کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے رہ گئے اور بیٹھے ہی رہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر باہر چلے گئے اور آپ کے ساتھ میں بھی چلا گیا تاکہ وہ لوگ بھی چلے جائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے رہے اور میں بھی آپ کے ساتھ چلتا رہا یہاں تک کہ حضرت عائشہ کے حجرے کی چوکھٹ پر پہنچ گئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیال فرمایا کہ وہ لوگ چلے گئے ہوں گے تو آپ لوٹے اور میں بھی آپ کے ساتھ لوٹ آیا۔ جب آپ حضرت زینب کے پاس داخل ہوئے تو وہ لوگ بیٹھے ہوئے تھے اور ابھی تک نہیں اٹھے تھے۔ پھر آپ لوٹے اور میں بھی آپ کے ساتھ لوٹا یہاں تک کہ حضرت عائشہ کے حجرے کی چوکھٹ تک پہنچے اور خیال فرمایا کہ وہ لوگ چلے گئے ہوں گے۔ پھر آپ لوٹے اور میں بھی آپ کے ساتھ لوٹا تو وہ لوگ چلے گئے تھے۔ پس اس وقت پردے کی آیت نازل ہوئی اور آپ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال دیا۔

١١٩٦ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو مِجْلَزٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ دَخَلَ الْقَوْمُ فَطَعِمُوا ثُمَّ جَلَسُوا يَتَحَدَّثُونَ

ابو مجلز کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب سے نکاح کیا تو کچھ لوگ آئے، کھانا کھایا اور بیٹھ کر باتیں کرنے لگے۔ آپ نے تیاری کی کہ اٹھ جائیں لیکن وہ لوگ نہیں اٹھے۔

كَأَنَّهُ يَتَهَيَّأُ لِلْقِيَامِ فَلَمْ يَقُومُوا فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ
قَامَ فَلَمَّا قَامَ قَامَ مَنْ قَامَ مِنَ الْقَوْمِ وَقَعَدَ بَقِيَّةُ
الْقَوْمِ وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ
لِيَدْخُلَ فَإِذَا الْقَوْمُ جُلُوسٌ ثُمَّ إِنَّهُمْ قَامُوا
فَانْطَلَقُوا، فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ فَذَهَبْتُ أَدْخُلُ فَأَلْقَى الْحِجَابَ
بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ الْآيَةَ

۱۱۷۰ . حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا
أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ
بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ عُمَرُ بْنُ
الْخَطَّابِ يَقُولُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
احْجُبْ نِسَاءَكَ . قَالَتْ فَلَمْ يَفْعَلْ وَكَانَ أَزْوَاجُ
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجْنَ لَيْلًا إِلَى لَيْلٍ
قِبَلَ الْمَنَاصِعِ فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ وَكَانَتْ
امْرَأَةً طَوِيلَةً فَرَآهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ فِي
الْمَجْلِسِ فَقَالَ عَرَفْتُكِ يَا سَوْدَةُ حِرْصًا عَلَى
أَنْ يُنْزَلَ الْحِجَابُ قَالَتْ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ
آيَةَ الْحِجَابِ .

بَابٌ الْاِسْتِئْذَانُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ

۱۱۷۱ . حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَفِظْتُهُ كَمَا أَنَّكَ هَهُنَا
عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اطَّلَعَ رَجُلٌ مِنْ جُحْرٍ
فِي حُجَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرًى يَحُكُّ بِهِ رَأْسَهُ فَقَالَ لَوْ
أَعْلَمُ أَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِهِ فِي عَيْنِكَ إِنَّمَا جُعِلَ
الْاِسْتِئْذَانُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ

۱۱۷۲ . حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ

جب انہوں نے دیکھا آپ کھڑے ہو گئے تو کچھ لوگ اٹھ کر چلے گئے
لیکن تین پھر بھی بیٹھے رہ گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اندر
داخل ہونے کے لئے تشریف لائے تو بعض لوگ پھر بھی بیٹھے ہوئے
تھے پھر وہ کھڑے ہو کر چلے گئے۔ پس میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کو بتایا۔ تو آپ تشریف لائے اور اندر داخل ہو گئے۔ پھر میں بھی اندر جانے
لگا تو میرے اور اپنے درمیان آپ نے پردہ ڈال لیا اور اللہ تعالیٰ نے
اس وقت یہ آیت نازل فرمائی۔ اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں
داخل نہ ہونا ...... (سورۃ الاحزاب آیت ۵۳)۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ زوجۂ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت عمر بن خطاب ایک
مدت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوتے
کہ اپنی ازواج مطہرات کو پردے میں رکھا کیجئے۔ وہ فرماتی ہیں کہ
ایسا نہ کیا گیا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات
رات کے وقت ہی قضائے حاجت کے لئے باہر جایا کرتی تھیں،
پس ایک دفعہ حضرت سودہ بنت زمعہ باہر نکلیں۔ وہ
دراز قد عورت تھیں تو حضرت عمر بن خطاب نے انہیں
دیکھ لیا جبکہ وہ مجلس میں تھے۔ کہنے لگے کہ اے حضرت سودہ!
ہم نے آپ کو پہچان لیا ہے۔ حضرت عمر کی خواہش تھی، ایسا کہا
کہ پردے کا حکم نازل ہو جائے چنانچہ اللہ عزوجل نے
پردے کی آیت نازل فرما دی۔

اجازت لینے کا حکم اس لئے ہے کہ نظر نہ پڑے۔

زہری کا بیان ہے کہ مجھے اس حدیث کے یاد ہونے پر ایسا
ہی یقین ہے جیسا اب تمہارے یہاں ہونے پر کہ حضرت سہل بن سعد
رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کسی آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر
میں ایک سوراخ سے جھانکا جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں
اس وقت کنگھا تھا جس کے ساتھ سر کھجا رہے تھے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ اگر
مجھے معلوم ہوتا کہ تو دیکھ رہا ہے تو میں یہ تیری آنکھ میں مار دیتا۔
اجازت لینے کا حکم اسی دیکھنے کی وجہ سے دیا گیا ہے۔

عبید اللہ بن ابو بکر نے حضرت انس بن مالک رضی

عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ بَعْضِ حُجَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ أَوْ بِمَشَاقِصَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَخْتِلُ الرَّجُلَ لِيَطْعُنَهُ.

بَابٌ ۹۹۶ زِنَا الْجَوَارِحِ دُوْنَ الْفَرْجِ

۱۱۷۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمْ أَرَ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِنْ قَوْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ ح حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِمَّا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنَا أَدْرَكَ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ فَزِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ وَزِنَا اللِّسَانِ الْمَنْطِقُ وَالنَّفْسُ تَمَنَّى وَتَشْتَهِي وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ كُلَّهُ أَوْ يُكَذِّبُهُ.

بَابٌ ۹۹۷ التَّسْلِيمِ وَالْاِسْتِئْذَانِ ثَلَاثًا

۱۱۷۴ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَلَّمَ سَلَّمَ ثَلَاثًا وَإِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثًا.

۱۱۷۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنْتُ فِي مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْأَنْصَارِ إِذْ جَاءَ أَبُو مُوسَى كَأَنَّهُ مَذْعُورٌ فَقَالَ اسْتَأْذَنْتُ عَلَى عُمَرَ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَرَجَعْتُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ قُلْتُ اسْتَأْذَنْتُ

اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک حجرے میں جھانک کر دیکھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تیر کا پھل یا کئی ہی پھل لے کر گئے اور گویا آپ اُسے تلاش کر رہے تھے کہ اس کی آنکھ میں تیر مار دیں۔

شرمگاہ کے سوا دوسرے اعضا کا زنا۔

طاؤس کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابوہریرہ کے قول سے زیادہ لمم سے مشابہت رکھنے والی اور کسی کی بات نہیں دیکھی۔ دوسری روایت میں بھی طاؤس نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ میں نے کسی کے قول کو لمم سے مشابہت رکھنے میں حضرت ابوہریرہ کے قول سے بڑھ کر نہیں دیکھا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زنا میں جو انسان کا حصہ مقرر فرما دیا ہے وہ یقیناً اسے مل جاتا ہے چنانچہ آنکھ کا زنا دیکھنا ہے، زبان کا زنا بات کرنا، نفس کا زنا خواہش و تمنا کرنا اور شرمگاہ ان سب کی تصدیق یا تردید کر دیتی ہے۔

سلام کرنا اور اجازت تین بار مانگنا۔

ثمامہ بن عبد اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سلام کرتے تو تین بار کرتے اور جب کچھ فرماتے تو اسے تین بار دہراتے۔

بسر بن سعید کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں انصار کی ایک مجلس میں موجود تھا کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری گھبرائے ہوئے آئے اور کہا کہ میں نے حضرت عمر سے تین بار اجازت مانگی لیکن مجھے اجازت نہ ملی پس میں واپس لوٹ آیا۔ حضرت عمر نے کہا کہ آپ کو کس چیز نے آنے سے منع کیا؟ میں نے کہا کہ میں نے تین بار اجازت مانگی جب مجھے اجازت نہ ملی تو میں واپس لوٹ آیا

فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَرَجَعْتُ، وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَلْيَرْجِعْ. فَقَالَ وَاللّٰهِ لَتُقِيمَنَّ عَلَيْهِ بَيِّنَةً أَمِنْكُمْ أَحَدٌ سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَاللّٰهِ لَا يَقُومُ مَعَكَ إِلَّا أَصْغَرُ الْقَوْمِ فَكُنْتُ أَصْغَرَ الْقَوْمِ فَقُمْتُ مَعَهُ فَأَخْبَرْتُ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِكَ. وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنِي ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ عَنْ بُسْرٍ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ بِهٰذَا.

بَابُ ۴۹۸ إِذَا دُعِيَ الرَّجُلُ فَجَاءَ هَلْ يَسْتَأْذِنُ؟ وَقَالَ سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ إِذْنُهُ.

۱۱۷۶ ـ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ أَخْبَرَنَا مُجَاهِدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ لَبَنًا فِي قَدَحٍ فَقَالَ أَبَا هِرٍّ الْحَقْ أَهْلَ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ إِلَيَّ. قَالَ فَأَتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَأَقْبَلُوا فَاسْتَأْذَنُوا فَأُذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا.

بَابُ ۴۹۹ التَّسْلِيمِ عَلَى الصِّبْيَانِ

۱۱۷۷ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ.

بَابُ ۵۰۰ تَسْلِيمِ الرِّجَالِ عَلَى النِّسَاءِ وَالنِّسَاءِ عَلَى الرِّجَالِ

۱۱۷۸ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا

کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی تین بار اجازت مانگے اور اسے اجازت نہ ملے تو وہیں لوٹ جانا چاہیئے۔ اس پر انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم! آپ کو اس پر دلیل قائم کرنا ہوگی، کیا تم میں سے کسی نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ حضرت ابی بن کعب نے کہا کہ خدا کی قسم! آپ کی گواہی دینے کو لوگوں میں سب سے چھوٹا ہی جائے گا۔ حضرت ابو سعید فرماتے ہیں کہ میں جماعت میں سب سے کم عمر تھا، پس میں حضرت ابو موسیٰ کے ساتھ گیا اور حضرت عمر سے کہا کہ واقعی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا ہے۔ سفیان بن عیینہ نے بھی حضرت ابو سعید خدری سے ایسا ہی سنا ہے۔

جب کسی آدمی کو بلایا جائے اور آ گیا تو وہ بھی اجازت طلب کرے۔

سعید، قتادہ، ابو رافع، حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کے لئے وہی اجازت ہے۔

مجاہد کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ اندر داخل ہوا تو آپ نے ایک پیالے میں دودھ پایا۔ آپ نے فرمایا کہ اے ابوہر! اہل صفہ کے پاس جاؤ، انہیں میرے پاس بلا لاؤ۔ ان کا بیان ہے کہ میں گیا اور انہیں بلا لایا۔ جب وہ آئے تو انہوں نے اجازت طلب کی۔ جب انہیں اجازت دے دی گئی تو وہ اندر داخل ہو گئے۔

بچوں کو سلام کرنا۔

ثابت بنانی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ بچوں کے پاس سے گزرے تو انہیں سلام کیا اور فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول بھی تھا۔

مردوں کا عورتوں کو اور عورتوں کا مردوں کو سلام کرنا۔

ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے

ابنُ أبي حازمٍ عن أبيه عن سهلٍ قال كنّا نفرحُ يومَ الجُمعةِ، قلتُ ولِمَ؟ قال كانت لنا عجوزٌ تُرسِلُ إلى بُضاعةَ، قال ابنُ مسلمةَ نخلٍ بالمدينةِ فتأخذُ من أُصولِ السِّلقِ فتطرحُه في قِدرٍ وتُكركِرُ حبّاتٍ من شعيرٍ فإذا صلّينا الجُمعةَ انصرفنا فنُسلّمُ عليها فتُقدّمُه إلينا فنفرحُ من أجلِه، وما كنّا نقيلُ ولا نتغدّى إلّا بعدَ الجُمعةِ۔

۱۱۹۰ حدّثنا ابنُ مقاتلٍ أخبرنا عبدُ الله أخبرنا معمرٌ عن الزُّهريِّ عن أبي سلمةَ بنِ عبدِ الرّحمنِ عن عائشةَ رضي الله عنها قالت قال رسولُ اللهِ صلّى اللهُ عليه وسلّم يا عائشةُ هذا جبريلُ يقرأُ عليكِ السّلامَ، قالت قلتُ وعليه السّلامُ ورحمةُ اللهِ، ترى ما لا نرى، تُريدُ رسولَ اللهِ صلّى اللهُ عليه وسلّم، تابعه شُعيبٌ وقال يونسُ والنُّعمانُ عن الزُّهريِّ وبركاتُه۔

باب إذا قال من ذا فقال أنا

۱۱۹۱ حدّثنا أبو الوليدِ هشامُ بنُ عبدِ الملكِ حدّثنا شُعبةُ عن محمّدِ بنِ المُنكدِرِ قال سمعتُ جابرًا رضي اللهُ عنه يقولُ أتيتُ النّبيَّ صلّى اللهُ عليه وسلّم في دَينٍ كان على أبي فدققتُ البابَ فقال من ذا؟ فقلتُ أنا، فقال أنا أنا، كأنّه كرهها۔

باب من ردّ فقال عليك السّلام

وقالت عائشةُ وعليه السّلامُ ورحمةُ اللهِ وبركاتُه، وقال النّبيُّ صلّى اللهُ عليه وسلّم ردّتِ الملائكةُ على آدمَ السّلامُ عليكَ ورحمةُ اللهِ۔

فرمایا ہم جمعہ کے روز بہت خوشی مناتے۔ میں نے پوچھا کس وجہ سے؟ فرمایا کہ ہمارے ہاں ایک بڑھیا تھی جو ہمیں بضاعہ کی طرف بھیجتی تھی۔ ابن مسلمہ کا قول ہے کہ وہ مدینہ منورہ کا ایک باغ تھا۔ پھر وہ چقندر کی جڑیں لے کر انہیں ہانڈی میں ڈالتی اور جو کے چند دانے ڈال کر پکایا کرتی تھی۔ جب ہم نماز جمعہ پڑھ کر لوٹتے اور اُسے سلام کرتے تو وہ ہمارے سامنے یہی وہ کھانا پیش کرتی جس کے باعث ہم بہت خوش ہوتے اور ہم نماز جمعہ کے بعد ہی قیلولہ کرتے اور کھانا کھایا کرتے تھے۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ! یہ جبرئیل ہیں جو تمہیں سلام کہتے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ۔ آپ وہ کچھ دیکھتے ہیں جو ہم نہیں دیکھتے۔ اس سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مراد تھے۔ شعیب نے اسی طرح روایت کی ہے۔ یونس، نعمان، زہری (رضی اللہ عنہم) کی روایت میں وبرکاتہ بھی ہے۔

جب کوئی کہے کہ کون ہے تو جواب میں کہہ دینا کہ میں ہوں۔

محمد بن منکدر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس قرضے کے متعلق حاضر ہوا جو میرے والد مرحوم پر تھا۔ پس میں نے دروازہ کھٹکھٹایا تو فرمایا کون ہے؟ پس میں نے جواب دیا کہ میں ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ میں، میں، گویا یہ ناپسند خاطر ہوا۔

جواب میں علیک السلام کہنا

حضرت عائشہ نے جواب دیا، وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتوں نے حضرت آدم کو جواب دیا۔ السلام علیک ورحمۃ اللہ۔

۱۱۸۱ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الَّتِي بَعْدَهَا عَلِّمْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَسْبِغِ الْوُضُوءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا. وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ فِي الْأَخِيرِ حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا

سعید بن ابو سعید مقبری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے ایک گوشے میں جلوہ افروز تھے۔ پس اس نے نماز پڑھی پھر سلام کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا۔ وعلیک السلام۔ جاؤ جا کر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی ہے۔ وہ واپس گیا، نماز پڑھی، پھر واپس آیا اور سلام کیا۔ آپ نے فرمایا۔ وعلیک السلام پھر واپس جا کر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی ہے دوسری مرتبہ یا تیسری مرتبہ وہ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! مجھے نماز سکھا دیجئے۔ فرمایا کہ جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو کر تو پوری طرح وضو کیا کرو، پھر قبلے کی طرف منہ کر کے تکبیر کہا کرو، پھر جو تمہیں قرآن کریم سے میسر آئے وہ پڑھا کرو، پھر رکوع کیا کرو یہاں تک کہ رکوع میں اطمینان حاصل ہو جایا کرے، پھر سر اٹھاؤ یہاں تک کہ بالکل سیدھے کھڑے ہو جاؤ، پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ اطمینان سے سجدہ ہو جائے پھر سر اٹھاؤ یہاں تک کہ اطمینان سے بیٹھ جاؤ۔ پھر اسی طرح اپنی ساری نماز میں کرو۔ ابو اسامہ نے کہا کہ آپ نے آخر میں فرمایا۔ یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔

۱۱۸۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا۔ پھر سر اٹھاؤ یہاں تک کہ اطمینان سے بیٹھ جاؤ۔

بَابُ إِذَا قَالَ فُلَانٌ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ

جب کوئی کہے کہ فلاں آپ سلام کہتا ہے۔

۱۱۸۳ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا إِنَّ جِبْرِيلَ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ قَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ

ابو سلمہ بن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے انہیں بتایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام تمہیں سلام کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ۔

بَابُ التَّسْلِيمِ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ

۱۱۵۷ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ حِمَارًا عَلَيْهِ إِكَافٌ تَحْتَهُ قَطِيفَةٌ فَدَكِيَّةٌ وَأَرْدَفَ وَرَاءَهُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَهُوَ يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ وَذَلِكَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ حَتَّى مَرَّ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ وَالْيَهُودِ وَفِيهِمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ خَمَّرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ ثُمَّ قَالَ لَا تُغَبِّرُوا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللَّهِ وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ أَيُّهَا الْمَرْءُ لَا أَحْسَنَ مِنْ هَذَا إِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا فِي مَجَالِسِنَا وَارْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ فَمَنْ جَاءَكَ مِنَّا **فَاقْصُصْ عَلَيْهِ قَالَ ابْنُ رَوَاحَةَ اغْشَنَا فِي** مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نُحِبُّ ذَلِكَ فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتَّى هَمُّوا أَنْ يَتَوَاثَبُوا فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ ثُمَّ رَكِبَ دَابَّتَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ أَيْ سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ يُرِيدُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ اعْفُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاصْفَحْ فَوَاللَّهِ لَقَدْ أَعْطَاكَ اللَّهُ الَّذِي أَعْطَاكَ وَلَقَدِ اصْطَلَحَ أَهْلُ هَذِهِ الْبُحَيْرَةِ عَلَى أَنْ يُتَوِّجُوهُ فَيُعَصِّبُوهُ بِالْعِصَابَةِ فَلَمَّا رَدَّ اللَّهُ ذَلِكَ

ایسی مجلس کو سلام کرنا جس میں مسلمان اور مشرک بیٹھے ہوں۔

[illegible] کا بیان ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دراز گوش پر سوار ہوئے جس پر پالان تھا اور اس کے نیچے فدک کی بنی ہوئی چادر تھی اور اپنے پیچھے حضرت اسامہ بن زید کو بٹھا لیا [illegible] اور حضرت سعد بن عبادہ کی عیادت کے لئے بنی حارث بن خزرج میں تشریف لے جا رہے تھے۔ یہ غزوہ بدر سے پہلے کا واقعہ ہے۔ آپ ایک مجلس کے پاس سے گزرے۔ جس میں [illegible] عبداللہ بن ابی [illegible] مسلمان ہونے سے پہلے کی بات ہے۔ وہ مجلس ملی جلی تھی کہ اس میں مسلمان، مشرک، بت پرست اور یہودی سب ہی تھے اور مسلمانوں میں سے حضرت عبداللہ بن رواحہ بھی وہاں تھے۔ جب مجلس پر سواری کی گرد پڑی تو عبداللہ بن ابی نے اپنی ناک چادر سے چھپا لی [illegible] اور کہا ہم پر گرد نہ اڑاؤ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کیا [illegible] پھر سواری سے اتر کر انہیں اللہ کی طرف دعوت دی اور قرآن مجید پڑھ کر سنایا۔ عبداللہ بن ابی بن سلول نے کہا [illegible] اگر آپ کی بات حق ہے تو بھی ہماری مجلسوں میں [illegible] اپنے گھر جائیے، جو آپ کے پاس جائے اسے سنایا کرو۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہماری مجلسوں میں تشریف لایا کریں ہم اسے پسند کرتے ہیں۔ پس مسلمان، مشرک اور

یہودی ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے لگے [illegible]

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] انہیں خاموش کراتے رہے [illegible] حضرت سعد بن عبادہ کے پاس گئے اور فرمایا [illegible] اے سعد! کیا تم نے نہیں سنا کہ ابو حباب نے کیا کہا [illegible] ایسا ایسا کہا ہے۔ عرض کیا یا رسول اللہ! اسے معاف فرما دیجئے اور درگزر کیجئے۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو یہ مقام عطا فرمایا جو عطا فرمایا ہے۔ یقیناً اس بستی والے اس بات پر متفق ہو گئے تھے کہ اسے اپنا بادشاہ بنا کر اس کی تاج پوشی کریں گے۔ جب اللہ تعالیٰ نے اس کو اس حق کے ذریعے جو آپ کو مرحمت فرمایا گیا ہے رد کر دیا تو اس بات سے وہ [illegible] ایسی حرکتیں کرتا ہے جو آپ

بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَ شَيْءٌ بِذَلِكَ الْحَدِيثِ فَحَلَّ بِهِ مَا رَأَيْتَ، فَعَفَا عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ ۵۰۰ مَنْ لَمْ يُسَلِّمْ عَلَى مَنِ اقْتَرَفَ ذَنْبًا وَلَمْ يَرُدَّ سَلَامَهُ حَتَّى تَتَبَيَّنَ تَوْبَتُهُ وَإِلَى مَتَى تَتَبَيَّنُ تَوْبَةُ الْعَاصِي وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو لَا تُسَلِّمُوا عَلَى شَرَبَةِ الْخَمْرِ.

۱۱۸۵ – حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ تَبُوكَ وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِنَا وَآتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَأَقُولُ فِي نَفْسِي هَلْ حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ أَمْ لَا حَتَّى كَمَلَتْ خَمْسُونَ لَيْلَةً وَآذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَوْبَةِ اللَّهِ عَلَيْنَا حِينَ صَلَّى الْفَجْرَ

بَابُ ۵۰۱ كَيْفَ يُرَدُّ عَلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ السَّلَامُ

۱۱۸۶ – حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ فَفَهِمْتُهَا فَقُلْتُ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ. فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ.

۱۱۸۷ – حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے ملاحظہ فرمائی۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے معاف فرما دیا۔

جو اس وقت تک گناہ کے مرتکب کو سلام نہ کرے اور نہ جواب دے جب تک وہ توبہ نہ کرے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو کا ارشاد ہے کہ شرابی کو سلام نہ کرو۔

عبداللہ بن کعب کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو بیان فرماتے ہوئے سنا کہ جب وہ غزوۂ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ کلام کرنے سے منع فرما دیا تھا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، پھر آپ کو سلام کیا اور اپنے دل میں کہا کہ دیکھوں حضور سلام کا جواب دینے کے لیے لب ہائے مبارک کو حرکت دیتے ہیں یا نہیں۔ یہاں تک کہ پچاس راتیں پوری گزر گئیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر کے بعد بارگاہ ایزدی میں ہماری توبہ قبول ہونے کا اعلان فرما دیا۔

ذمیوں کے سلام کا جواب کس طرح دیا جائے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ یہودیوں کی ایک جماعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا: اَلسَّامُ عَلَیْکُمْ یعنی تمہیں موت آئے۔ میں ان کا مطلب سمجھ گئی اور کہا کہ تمہارے اوپر موت اور لعنت ہو۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ ٹھہر جاؤ، اللہ تعالیٰ ہر کام میں نرمی کو پسند فرماتا ہے۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! کیا آپ نے ان کی گفتگو نہیں سنی؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسی لیے تو میں نے وَعَلَیْکُمْ یعنی اور تمہارے اوپر بھی کہہ دیا تھا۔

عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب یہودی تمہیں سلام

قَالَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمُ الْيَهُودُ فَإِنَّمَا يَقُولُ أَحَدُهُمْ
السَّامُ عَلَيْكَ فَقُلْ وَعَلَيْكَ.

۱۱۸۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ حَدَّثَنَا
أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ
فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ.

کوئی قرآن کے جواب میں وعلیکم کہہ دیا کرو۔

عبید اللہ بن ابو بکر بن انس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اہل کتاب تمہیں سلام کریں تو ان کے جواب میں وعلیکم کہہ دیا کرو۔

بَابٌ مَنْ نَظَرَ فِي كِتَابِ مَنْ يُحْذَرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ لِيَسْتَبِينَ أَمْرُهُ

۱۱۸۹۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ بُهْلُولٍ حَدَّثَنَا
ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ حَدَّثَنِي حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ
عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَ
أَبَا مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ وَكُلُّنَا فَارِسٌ فَقَالَ انْطَلِقُوا
حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا امْرَأَةً مِنَ
الْمُشْرِكِينَ مَعَهَا صَحِيفَةٌ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي
بَلْتَعَةَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ قَالَ فَأَدْرَكْنَاهَا تَسِيرُ عَلَى
جَمَلٍ لَهَا حَيْثُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
قُلْنَا أَيْنَ الْكِتَابُ الَّذِي مَعَكِ قَالَتْ مَا مَعِي
كِتَابٌ فَأَنَخْنَا بِهَا فَابْتَغَيْنَا فِي رَحْلِهَا فَمَا وَجَدْنَا
شَيْئًا قَالَ صَاحِبَايَ مَا نَرَى كِتَابًا قَالَ قُلْتُ
لَقَدْ عَلِمْتُ مَا كَذَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَالَّذِي يُحْلَفُ بِهِ لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَأُجَرِّدَنَّكِ
قَالَ فَلَمَّا رَأَتِ الْجِدَّ مِنِّي أَهْوَتْ بِيَدِهَا إِلَى حُجْزَتِهَا
وَهِيَ مُحْتَجِزَةٌ بِكِسَاءٍ فَأَخْرَجَتِ الْكِتَابَ قَالَ
فَانْطَلَقْنَا بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ مَا حَمَلَكَ يَا حَاطِبُ عَلَى مَا صَنَعْتَ؟
قَالَ مَا بِي إِلَّا أَنْ أَكُونَ مُؤْمِنًا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ

جو ایسے خط کو دیکھے جس میں مسلمانوں کے مفاد کے خلاف لکھا ہو تاکہ صورت حال واضح ہو جائے۔

ابو عبدالرحمن سلمی کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے، حضرت زبیر بن عوام اور حضرت ابو مرثد غنوی کو جبکہ ہم گھوڑوں پر سوار تھے، ایک مہم پر روانہ کیا اور فرمایا کہ جاؤ یہاں تک کہ جب روضہ خاخ کے پاس پہنچو گے تو تمہیں مشرکوں کی ایک عورت ملے گی جس کے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کا خط ہے جسے اس نے مشرکوں کی طرف بھیجا ہے۔ حضرت علی فرماتے ہیں کہ ہم نے اس عورت کو اونٹ پر جاتے ہوئے جا لیا جیسا کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ ہم نے کہا کہ وہ خط کہاں ہے جو تیرے پاس ہے؟ وہ بولی میرے پاس تو کوئی خط نہیں۔ ہم نے اسے اونٹ سے اتارا اور اس کے سامان کی تلاشی لی لیکن کوئی چیز نہ ملی۔ میرے دونوں ساتھیوں نے کہا کہ ہمیں اس کے پاس کوئی خط نظر نہیں آتا۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے کہا کہ میں جانتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلط بیانی نہیں کی۔ قسم ہے اس کی جس کی قسم کھائی جاتی ہے، یا تو خط نکال دے ورنہ میں تجھے ننگا کر دوں گا۔ ان کا بیان ہے کہ جب اس نے میری جانب سے سختی دیکھی تو اس نے ہاتھ اپنے نیفے کی جانب بڑھایا جس پر اس نے کمبل باندھا ہوا تھا اور خط نکال کر دے دیا۔ ہم اسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب روانہ ہو گئے۔ آپ نے فرمایا اے حاطب! یہ تم نے کیا کیا؟ انہوں نے عرض کی کہ میں تو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں اور میں نے کوئی تبدیلی نہیں کی۔

عَشِيرَةٌ وَلَا بَنَاتٌ أَرَدْتُ أَنْ تَكُونَ لِي عِنْدَ الْقَوْمِ يَدٌ يَدْفَعُ اللهُ بِهَا عَنْ أَهْلِي وَمَالِي وَلَيْسَ مِنْ أَصْحَابِكَ هُنَاكَ إِلَّا وَلَهُ مَنْ يَدْفَعُ اللهُ بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ قَالَ صَدَقَ فَلَا تَقُولُوا لَهُ إِلَّا خَيْرًا، قَالَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِنَّهُ قَدْ خَانَ اللهَ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ فَدَعْنِي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ قَالَ فَقَالَ يَا عُمَرُ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللهَ قَدِ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ، قَالَ فَدَمَعَتْ عَيْنَا عُمَرَ وَقَالَ اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ.

میرا ارادہ ہوا کہ قوم پر کوئی احسان کروں جس کے باعث اللہ تعالیٰ میرے جان و مال کو لوٹنے سے محفوظ رکھے اور آپ کے اصحاب سے وہاں ہر ایک کا رشتہ دار کوئی نہ کوئی ہے جس کے باعث اللہ تعالیٰ میرے جان و مال کی حفاظت فرمائے۔ آپ نے فرمایا کہ سچ کہا ہے اس سے اچھی بات کے سوا اور کچھ نہ کہنا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ مجھے اجازت دیجئے کہ اس کی گردن اڑا دوں۔ حضرت علی کا بیان ہے کہ آپ نے فرمایا۔ اے عمر! تمہیں کیا معلوم کہ شاید اللہ نے اہلِ بدر کے حال پر مطلع ہوتے ہوئے فرمایا کہ جو چاہو کرو کیونکہ تمہارے لیے جنت واجب ہو چکی ہے۔ حضرت علی کا بیان ہے کہ پھر حضرت عمر اشک آلودہ ہو گئے اور عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔

ف: یہ حدیث اسی جلد کی حدیث ۱۸۲۱ میں بھی ہے۔ معلوم ہوا کہ اصحابِ بدر رضی اللہ تعالیٰ عنہم بڑی شان کے مالک ہیں [illegible] تمام صحابہ کرام پر [illegible] ان تمام حضرات کی مغفرت کا وعدہ فرمایا تھا۔ [illegible] انہیں فضیلت حاصل تھی۔ [illegible] زبان [illegible] حاصل نہیں ہے۔ [illegible]
حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] حدیث میں ذکر ہے۔

دوسری بات یہاں یہ بھی [illegible] رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible] حضرت علی [illegible]
[illegible] حضرت عمر [illegible]
[illegible] حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] اجازت بھی طلب فرمائی تھی۔
[illegible]
[illegible] رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible] صحابہ کرام [illegible] فرمایا:

صَدَقَ فَلَا تَقُولُوا لَهُ إِلَّا خَيْرًا۔

انہوں نے سچ کہا [illegible] سوا کچھ نہ کہنا۔

[illegible]

باب: كَيْفَ يُكْتَبُ الْكِتَابُ إِلَى [illegible]

اہلِ کتاب کے لیے خط کس طرح لکھا جائے۔

أَهْلِ الْكِتَابِ.

۱۱۹۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَكَانُوا تِجَارًا بِالشَّامِ فَأَتَوْهُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُرِئَ فَإِذَا فِيهِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللهِ وَرَسُولِهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ السَّلَامُ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى أَمَّا بَعْدُ.

بَابُ مَنْ يُبْدَأُ فِي الْكِتَابِ

وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَخَذَ خَشَبَةً فَنَقَرَهَا فَأَدْخَلَ فِيهَا أَلْفَ دِينَارٍ وَصَحِيفَةً مِنْهُ إِلَى صَاحِبِهِ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَجَرَ خَشَبَةً فَجَعَلَ الْمَالَ فِي جَوْفِهَا وَكَتَبَ إِلَيْهِ صَحِيفَةً مِنْ فُلَانٍ إِلَى فُلَانٍ.

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ

۱۱۹۱ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ أَهْلَ قُرَيْظَةَ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِ سَعْدٍ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ فَجَاءَ فَقَالَ قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ أَوْ قَالَ خَيْرِكُمْ فَقَعَدَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ ابو سفیان بن حرب نے انہیں خبر دی کہ ہرقل نے انہیں قریش کی ایک جماعت کے ساتھ بلایا جو شام میں تجارت کی غرض سے گئے ہوئے تھے۔ تو وہ گئے اور باقی حدیث بیان کی پھر کہا کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط منگوایا اور اسے پڑھا تو اس میں مرقوم تھا۔ اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم کرنے والا ہے۔ یہ خط اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد کی طرف سے ہرقل شاہ روم کے لئے ہے۔ سلام اس پر جس نے ہدایت کی پیروی کی۔ اما بعد۔

خط کی ابتدا کن لفظوں سے کی جائے۔

عبد الرحمٰن بن ہرمز نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے ایک آدمی کا ذکر فرمایا کہ اس نے ایک لکڑی لے کر کھوکھلی کی اور اس کے اندر ہزار دینار اور اپنے ساتھی کے نام خط لکھ کر اس میں رکھ دیا۔ ابو سلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس آدمی نے لکڑی کھودی۔ اس کے اندر مال رکھا اور ایک خط اسے لکھا کہ یہ فلاں کی طرف سے فلاں کے لئے ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اپنے سردار کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔

ابو امامہ بن سہل بن حنیف نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اہل قریظہ جب حضرت سعد بن معاذ کے حکم پر اترے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلایا۔ جب وہ آئے تو آپ نے فرمایا کہ اپنے سردار یا فرمایا کہ اپنے بہتر آدمی کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ جب وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ بیٹھے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ تمہارے فیصلے کے لئے آئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ

فَقَالَ: هٰؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ، قَالَ: فَإِنِّي أَحْكُمُ أَنْ تُقْتَلَ مُقَاتِلَتُهُمْ وَتُسْبَى ذَرَارِيُّهُمْ، فَقَالَ: لَقَدْ حَكَمْتَ بِمَا حَكَمَ بِهِ الْمَلِكُ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: أَفْهَمَنِي بَعْضُ أَصْحَابِي عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ مِنْ قَوْلِ أَبِي سَعِيدٍ إِلَى حُكْمِكَ.

میں یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ ان میں سے جو لڑنے والے ہیں انہیں قتل کر دیا جائے اور ان کی اولاد کو قید کر لیا جائے۔ یہی حضور نے فرمایا کہ تم نے وہی فیصلہ کیا جو اللہ تعالیٰ نے فرشتے کو حکم فرمایا۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ میرے بعض ساتھیوں نے ابو الولید سے ابو سعید کے بیان میں الی حکمک کی جگہ یہی بتایا ہے۔

بَابُ الْمُصَافَحَةِ

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: عَلَّمَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ وَكَفِّي بَيْنَ كَفَّيْهِ. وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ إِلَيَّ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ يُهَرْوِلُ حَتّٰى صَافَحَنِي وَهَنَّأَنِي.

مصافحہ کرنا۔

ابن مسعود کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے تشہد سکھایا اور میرا ہاتھ آپ کے دونوں ہاتھوں کے درمیان تھا۔ کعب بن مالک کا بیان ہے کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں موجود تھے، پس حضرت طلحہ بن عبید اللہ میری جانب بڑھے، مجھ سے مصافحہ کیا اور مجھے مبارک باد دی۔

۱۱۹۲ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسٍ: أَكَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِي أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ.

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں مصافحے کا رواج تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں۔

۱۱۹۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ هِشَامٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ.

یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، حیوۃ، ابو عقیل زہرہ بن معبد کا بیان ہے کہ ان کے جد امجد حضرت عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور آپ نے حضرت عمر بن خطاب کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا۔

بَابُ الْأَخْذِ بِالْيَدَيْنِ

وَصَافَحَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ابْنَ الْمُبَارَكِ بِيَدَيْهِ.

دونوں کا ہاتھ پکڑنا۔

حماد بن زید نے عبد اللہ بن مبارک سے دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا۔

۱۱۹۴ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَيْفٌ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَخْبَرَةَ أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ: عَلَّمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَفِّي بَيْنَ كَفَّيْهِ التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنِي السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ: التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ،

ابو معمر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس طرح تشہد سکھایا جیسے قرآن کریم کی سورت سکھایا کرتے تھے اور اس وقت میرا ہاتھ آپ کے دونوں ہاتھوں میں تھا۔ تمام زبانی، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں، ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی سلام ہو، میں گواہی دیتا ہوں

اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَهُوَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْنَا فَلَمَّا قُبِضَ قُلْنَا اَلسَّلَامُ يَعْنِىْ عَلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کا شریک ہو اور کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ اس کے بندے اور رسول ہیں یہ کہ اس وقت آپ ہمارے درمیان موجود تھے اور جب آپ کا وصال ہو گیا تو ہم نے السلام علی النبی کہنا شروع کر دیا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

الحمد للہ کہ چھبیسواں پارہ ختم ہوا

پارہ — ۲۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابُ ۴۱۳ الْمُعَانَقَةِ وَقَوْلِ الرَّجُلِ كَيْفَ أَصْبَحْتَ

معانقہ کرنا اور دوسرے کا مزاج پوچھنا

۱۱۹۵ — حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ كَعْبٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا يَعْنِي ابْنَ أَبِي طَالِبٍ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَقَالَ النَّاسُ يَا أَبَا حَسَنٍ كَيْفَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصْبَحَ بِحَمْدِ اللهِ بَارِئًا فَأَخَذَ بِيَدِهِ الْعَبَّاسُ فَقَالَ أَلَا تَرَاهُ أَنْتَ وَاللهِ بَعْدَ الثَّلَاثِ عَبْدُ الْعَصَا وَاللهِ إِنِّي لَأُرَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيُتَوَفَّى فِي وَجَعِهِ وَإِنِّي لَأَعْرِفُ فِي وُجُوهِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْمَوْتَ فَاذْهَبْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَسْأَلَهُ فِيمَنْ يَكُونُ الْأَمْرُ فَإِنْ كَانَ فِينَا عَلِمْنَا ذٰلِكَ وَإِنْ كَانَ فِي غَيْرِنَا أَمَرْنَاهُ فَأَوْصَى بِنَا قَالَ عَلِيٌّ وَاللهِ لَئِنْ سَأَلْنَاهَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَمْنَعُنَاهَا لَا يُعْطِينَاهَا النَّاسُ أَبَدًا وَإِنِّي لَا أَسْأَلُهَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَدًا۔

عبداللہ بن کعب کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ عبداللہ بن کعب بن مالک کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس نے بتایا کہ حضرت علی بن ابو طالب اس مرض کے اندر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جس کے اندر آپ کا وصال ہوا۔ لوگوں نے کہا کہ اے ابوالحسن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مزاج کیسے ہیں؟ فرمایا، بحمداللہ اچھی حالت میں ہیں۔ پس حضرت عباس نے ان کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ کیا تم دیکھتے نہیں کہ تین دن کے بعد تم لاٹھی کے غلام بن جاؤ گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عنقریب اس بیماری میں وصال فرما جائیں گے کیونکہ میں نے بنی عبدالمطلب کے چہرے موت کے وقت دیکھے ہیں۔ پس ہمیں چاہیے کہ جا کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس امر کا سوال کریں کہ خلافت کن کے پاس رہے گی۔ اگر وہ ہم میں ہوگی تو ہمیں علم ہو جائے گا اور اگر کسی دوسرے لوگوں میں رہے گی تو ہم عرض کریں گے کہ ہمارے لئے وصیت فرما دی جائے۔ حضرت علی نے کہا کہ خدا کی قسم، اگر ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بات پوچھی اور آپ نے انکار فرما دیا تو لوگ کبھی ہمیں خلافت نہیں دیں گے۔ لہٰذا میں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ کبھی نہیں پوچھوں گا۔

باب من أجاب بلبيك وسعديك

۱۱۹۶ - حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا همام
عن قتادة عن أنس عن معاذ قال أنا رديف النبي
صلى الله عليه وسلم فقال يا معاذ قلت لبيك
وسعديك ثم قال مثله ثلاثا هل تدري ما حق
الله على العباد أن يعبدوه ولا يشركوا به شيئا
ثم سار ساعة فقال يا معاذ قلت لبيك وسعديك
قال هل تدري ما حق العباد على الله إذا فعلوا
ذلك أن لا يعذبهم

۱۱۹۷ - حدثنا هدبة حدثنا همام حدثنا
قتادة عن أنس عن معاذ بهذا

۱۱۹۸ - حدثنا عمر بن حفص حدثنا أبي
حدثنا الأعمش حدثنا زيد بن وهب حدثنا والله
أبو ذر بالربذة قال كنت أمشي مع النبي صلى الله
عليه وسلم في حرة المدينة عشاء استقبلنا أحد
فقال يا أبا ذر ما أحب أن أحدا لي ذهبا يأتي
علي ليلة أو ثلاث عندي منه دينار إلا أرصده لدين
إلا أن أقول به في عباد الله هكذا وهكذا وهكذا
وأرانا بيده ثم قال يا أبا ذر قلت لبيك و
سعديك يا رسول الله قال الأكثرون هم
الأقلون إلا من قال هكذا وهكذا ثم قال لي
مكانك لا تبرح يا أبا ذر حتى أرجع فانطلق حتى
غاب عني فسمعت صوتا فخشيت أن يكون
عرض لرسول الله صلى الله عليه وسلم فأردت أن أذهب
ثم ذكرت قول رسول الله صلى الله عليه وسلم
لا تبرح فمكثت قلت يا رسول الله سمعت صوتا
خشيت أن يكون عرض لك ثم ذكرت قولك فقمت
فقال النبي صلى الله عليه وسلم ذاك جبريل أتاني
فأخبرني أنه من مات من أمتي لا يشرك بالله شيئا دخل

باب جواب میں لبیک و سعدیک کہے

حضرت انس کہتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible]

ثَلَاثَةٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ قُلْتُ لِزَيْدٍ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَقَالَ أَشْهَدُ لَحَدَّثَنِيهِ أَبُو ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ قَالَ الْأَعْمَشُ وَحَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ نَحْوَهُ وَقَالَ أَبُو شِهَابٍ عَنِ الْأَعْمَشِ يَمْكُثُ عِنْدِي فَوْقَ ثَلَاثٍ.

بَابٌ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ

١١٩٩ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ.

بَابٌ إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجْلِسِ فَافْسَحُوا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ وَإِذَا قِيلَ انْشُزُوا فَانْشُزُوا الْآيَةَ

١٢٠٠ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهٰى أَنْ يُقَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ وَيَجْلِسَ فِيهِ آخَرُ وَلٰكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسَ مَكَانَهُ.

بَابٌ مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ أَوْ بَيْتِهِ وَلَمْ يَسْتَأْذِنْ أَصْحَابَهُ أَوْ تَهَيَّأَ لِلْقِيَامِ لِيَقُومَ النَّاسُ

١٢٠١ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي يَذْكُرُ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ ابْنَةَ جَحْشٍ دَعَا النَّاسَ طَعِمُوا ثُمَّ جَلَسُوا يَتَحَدَّثُونَ قَالَ فَأَخَذَ كَأَنَّهُ يَتَهَيَّأُ لِلْقِيَامِ فَلَمْ يَقُومُوا فَلَمَّا رَأٰى ذٰلِكَ قَامَ فَلَمَّا قَامَ قَامَ مَنْ قَامَ

کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ جبرئیل تھے جو میرے پاس آئے تھے، کہا کہ امت میں سے جو شخص اس حالت میں مرے گا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو تو جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ خواہ وہ زنا اور چوری کرے؟ فرمایا ہاں خواہ زنا یا چوری کرے۔ میں (اعمش) نے زید سے کہا کہ مجھے تو معلوم ہوا ہے کہ اس کے راوی حضرت ابو الدرداء ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ مجھ سے ربذہ میں یہ حدیث حضرت ابوذر نے

کوئی کسی کو اس کی نشست سے نہ اٹھائے

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی آدمی دوسرے آدمی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر وہاں نہ بیٹھے۔

مجلس کے قرآنی آداب

جب تم سے کہا جائے کہ مجلس میں جگہ دو تو جگہ دے دیا کرو، اللہ تمہیں جگہ دے گا، اور جب کہا جائے کہ اٹھ کھڑے ہو تو اٹھ کھڑے ہوا کرو (سورۂ مجادلہ)۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی آدمی دوسرے کو اٹھا کر اس کی جگہ پر بیٹھے، بلکہ کھل جایا کرو اور کشادگی پیدا کیا کرو۔ اور حضرت ابن عمر اس بات کو ناپسند فرماتے کہ کوئی آدمی دوسرے کو اس کی جگہ سے اٹھا کر اس کی جگہ پر بیٹھے۔

بغیر اجازت مجلس سے کھڑے ہونا

یا اس طرح کھڑے ہونا کہ لوگ بھی اٹھ کھڑے ہوں گے

ابو مجلز کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زینب بنت جحش کے ساتھ نکاح کیا تو لوگوں کی دعوت فرمائی۔ وہ کھا کر بیٹھے باتیں کرنے لگے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ نے یوں ظاہر فرمایا گویا اٹھنے والے ہیں لیکن وہ پھر بھی نہ اٹھے۔ جب آپ نے یہ صورت حال دیکھی تو آپ اٹھ کھڑے ہوئے لہٰذا جو لوگ آپ کے

مَعَهُ مِنَ النَّاسِ وَبَقِيَ ثَلَاثَةٌ وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَدْخُلَ فَإِذَا الْقَوْمُ جُلُوسٌ ثُمَّ إِنَّهُمْ قَامُوا فَانْطَلَقُوا، قَالَ فَجِئْتُ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدِ انْطَلَقُوا فَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ فَذَهَبْتُ أَدْخُلُ فَأَرْخَى الْحِجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيمًا۔

بَابُ الْاِحْتِبَاءِ بِالْيَدِ وَهُوَ الْقُرْفُصَاءُ

۱۲۰۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي غَالِبٍ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ مُحْتَبِيًا بِيَدِهِ هٰكَذَا۔

بَابُ مَنِ اتَّكَأَ بَيْنَ يَدَيْ أَصْحَابِهِ

قَالَ خَبَّابٌ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً قُلْتُ أَلَا تَدْعُو اللّٰهَ فَقَعَدَ۔

۱۲۰۳ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ۔

۱۲۰۴ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ مِثْلَهُ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتَّى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ۔

بَابُ مَنْ أَسْرَعَ فِي مَشْيِهِ لِحَاجَةٍ أَوْ قَصْدٍ۔

ساتھ کھڑے ہوگئے اور تین آدمی باقی رہ گئے۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اندر تشریف لے جانے کی خاطر واپس آئے تو وہ بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر وہ کھڑے ہوئے اور چلے گئے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں گیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بتایا کہ وہ چلے گئے ہیں۔ چنانچہ آپ تشریف لے گئے اور میں بھی اندر داخل ہونے لگا تو آپ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ لٹکا دیا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو مگر جبکہ تمہیں اجازت دی جائے (سورۃ الاحزاب)

گھٹنوں کو ہاتھوں کے حلقے میں لے کر بیٹھنا

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ سرین کے بل دونوں گھٹنوں کو ہاتھوں کے حلقے میں لے کر بیٹھے ہوئے تھے۔

جو اپنے ساتھیوں کے سامنے ٹیک لگا کر بیٹھے

حضرت خباب کا بیان ہے کہ میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ چادر سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ دعا نہیں کریں گے؟ پس آپ اٹھ بیٹھے۔

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں بڑے سے بڑے گناہ نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی۔ ہاں یا رسول اللہ! کیوں نہیں۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔

مسدد نے بشر سے اسی کی مثل روایت کی ہے کہ آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے، پھر اٹھ بیٹھے اور فرمایا کہ جھوٹ بولنے سے بچو۔ چنانچہ بار بار یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا کاش! آپ خاموش ہو جائیں۔

جو کسی حاجت کی وجہ سے یا قصداً تیز چلے

١٢٠٥ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَأَسْرَعَ ثُمَّ دَخَلَ الْبَيْتَ

ابن ابی ملیکہ نے حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عصر پڑھی اور بہت جلدی سے کاشانۂ اقدس میں داخل ہو گئے۔

بَابُ ٦٢١ السَّرِيْرِ

تخت پر نماز

١٢٠٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَسْطَ السَّرِيْرِ وَأَنَا مُضْطَجِعَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ تَكُوْنُ لِيَ الْحَاجَةُ فَأَكْرَهُ أَنْ أَقُوْمَ فَأَسْتَقْبِلَهُ فَأَنْسَلُّ انْسِلَالًا

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تخت کے درمیان میں نماز پڑھتے اور میں آپ کے اور قبلے کے درمیان لیٹی رہتی۔ اگر کوئی حاجت ہوتی تو میں آپ کے سامنے سے گزرنا ناپسند کرتی اور سرک کر آہستہ آہستہ ایک جانب ہو جاتی تھی۔

بَابُ ٦٢٢ مَنْ أُلْقِيَ لَهُ وِسَادَةٌ

جس کو تکیہ پیش کیا جائے

١٢٠٧ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الْمَلِيْحِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِيْكَ زَيْدٍ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو فَحَدَّثَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُكِرَ لَهُ صَوْمِي فَدَخَلَ عَلَيَّ فَأَلْقَيْتُ لَهُ وِسَادَةً مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ فَجَلَسَ عَلَى الْأَرْضِ وَصَارَتِ الْوِسَادَةُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَقَالَ لِي أَمَا يَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ خَمْسًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ سَبْعًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ تِسْعًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ إِحْدَى عَشْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاوُدَ شَطْرَ الدَّهْرِ صِيَامُ يَوْمٍ وَإِفْطَارُ يَوْمٍ.

ابو الملیح کا بیان ہے کہ میں تمہارے والد زید کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے ہم سے بیان کیا کہ کسی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور میرے روزوں کا ذکر کیا تو آپ میرے پاس تشریف لائے۔ میں نے آپ کے لیے چمڑے کا تکیہ پیش کیا جس کے اندر کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ حضور زمین پر تشریف فرما ہو گئے اور تکیہ آپ کے اور میرے درمیان رہا۔ آپ نے مجھ سے فرمایا کیا تمہارے لیے ہر مہینے میں تین روزے کافی نہیں ہیں؟ میں نے عرض کی یا رسول اللہ۔ فرمایا پانچ رکھ لیا کرو۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ، فرمایا سات۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ، فرمایا نو۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ، فرمایا گیارہ۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ۔ فرمایا کہ داؤد علیہ السلام کے روزوں سے اوپر کوئی روزے نہیں یعنی آدھا زمانہ، ایک دن روزہ اور ایک دن روزہ نہ رکھنا۔

١٢٠٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَدِمَ الشَّامَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ ذَهَبَ عَلْقَمَةُ إِلَى الشَّامِ

ابراہیم نے علقمہ سے روایت کی ہے کہ وہ شام گئے۔ ابراہیم کا بیان ہے کہ علقمہ شام گئے، جامع مسجد میں پہنچے، دو رکعت نماز پڑھی اور دعا کی کہ اے اللہ! مجھے کوئی ہم نشین عطا فرما۔ پھر وہ حضرت ابو الدرداء کے پاس جا بیٹھے۔ انہوں نے پوچھا کہ

فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي جَلِيْسًا فَقَعَدْتُ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ فَقَالَ مِمَّنْ أَنْتَ قَالَ مِنْ أَهْلِ الْكُوْفَةِ قَالَ أَلَيْسَ فِيْكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِي كَانَ لَا يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ يَعْنِي حُذَيْفَةَ أَلَيْسَ فِيْكُمْ أَوْ كَانَ فِيْكُمُ الَّذِي أَجَارَهُ اللّٰهُ عَلَى لِسَانِ رَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَعْنِي عَمَّارًا أَوَلَيْسَ فِيْكُمْ صَاحِبُ السِّوَاكِ وَالْوِسَادِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُوْدٍ كَيْفَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَقْرَأُ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى قَالَ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى فَقَالَ مَا زَالَ هٰؤُلَاءِ حَتّٰى كَادُوْا يُشَكِّكُوْنِي وَقَدْ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ ۲۳ الْقَائِلَةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

۱۲۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا نَقِيْلُ وَنَتَغَدَّى بَعْدَ الْجُمُعَةِ

بَابُ ۲۴ الْقَائِلَةِ فِي الْمَسْجِدِ

۱۲۱۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا كَانَ لِعَلِيٍّ اسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَبِي تُرَابٍ وَإِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ بِهِ إِذَا دُعِيَ بِهَا جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ قَالَتْ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ فَغَاضَبَنِي فَخَرَجَ فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِي فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِنْسَانٍ انْظُرْ أَيْنَ هُوَ فَجَاءَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ قَدْ سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ شِقِّهِ فَأَصَابَهُ تُرَابٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَيَقُوْلُ

نیکی کے بیٹھنے والے ہم نشین کی کو کہنے لگا۔ دریافت کیا کہ کیا تم میں وہ شخص موجود نہیں ہے جس کے سوا ایک بھید کا جاننے والا اور کوئی نہیں۔ یعنی حضرت حذیفہ کیا تم میں وہ شخص نہیں ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی زبان سے شیطان سے بچایا ہوا ہے یعنی حضرت عمار۔ کیا تم میں مسواک اور سرہانے والا نہیں ہے، یعنی حضرت ابن مسعود۔ عبد اللہ بن مسعود آیت واللیل اذا یغشی کو کس طرح پڑھتے تھے؟ انہوں نے کہا والذکر والانثی۔ فرمایا کہ یہ لوگ مجھے برابر شک میں ڈالتے رہتے ہیں حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ آیت اسی طرح سنی ہے

نماز جمعہ کے بعد قیلولہ کرنا

ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہمارا قیلولہ کرنا اور کھانا نماز جمعہ کے بعد ہوتا تھا۔

مسجد میں قیلولہ کرنا

ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت علی کو ابو تراب سے زیادہ کوئی نام پسندیدہ نہ تھا اور انہیں اسی نام سے بلایا جاتا تو بہت خوش ہوتے۔ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت فاطمہ کے گھر تشریف لے گئے اور فرمایا کہ تمہارے چچا زاد بھائی کہاں ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ میرے اور ان کے درمیان کوئی بات ہو گئی ہے جس سے ناراض ہو کر باہر چلے گئے ہیں اور میرے پاس قیلولہ نہیں کیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی شخص سے فرمایا کہ دیکھو تو وہ کہاں گئے ہیں۔ وہ گیا اور آکر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ وہ مسجد میں لیٹے ہوئے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے اور وہ لیٹے ہوئے تھے جبکہ ان کی چادر ان کے پہلو سے گر گئی تھی اور جسم پر مٹی لگ گئی تھی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے جسم سے مٹی جھاڑتے

[illegible]

بَابٌ (۳۵) مَنْ زَارَ قَوْمًا فَقَالَ عِنْدَهُمْ

[illegible]
جو کسی قوم کے پاس گیا اور وہاں قیلولہ کیا۔

۱۲۱۱ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ كَانَتْ تَبْسُطُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِطَعًا فَيَقِيلُ عِنْدَهَا عَلَى ذَلِكَ النِّطَعِ قَالَ فَإِذَا نَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَتْ مِنْ عَرَقِهِ وَشَعَرِهِ فَجَمَعَتْهُ فِي قَارُورَةٍ ثُمَّ جَمَعَتْهُ فِي سُكٍّ قَالَ فَلَمَّا حَضَرَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ الْوَفَاةُ أَوْصَى أَنْ يُجْعَلَ فِي حَنُوطِهِ مِنْ ذَلِكَ السُّكِّ، قَالَ فَجُعِلَ فِي حَنُوطِهِ۔

ثمامہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے حضرت ام سلیم چمڑے کا بچھونا بچھا دیتیں اور آپ اسی بچھونے پر قیلولہ فرمایا کرتے۔ ان کا بیان ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سو جاتے تو وہ آپ کا مقدس پسینہ اور موئے مبارک جمع کر لیتیں اور انہیں ایک شیشی میں ڈال کر خوشبو میں ملا لیا کرتیں۔ ثمامہ کا بیان ہے کہ جب حضرت انس بن مالک کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے وصیت فرمائی کہ وہ خوشبو ان کے کفن کو لگائی جائے۔ ان کا بیان ہے کہ وہی خوشبو ان کے کفن کو لگائی گئی۔

ف: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پسینہ مبارک شیشی میں جمع کیا اور اسے خوشبو میں ملا کر [illegible] کہ آپ کا مقدس پسینہ دنیا بھر کی ہر خوشبو سے زیادہ خوشبودار تھا۔ اسی لیے تو ایک عاشق صادق نے کہا ہے:-

واللہ جو مل جائے مرے گل کا پسینہ
مانگے نہ کبھی عطر نہ پھر چاہے دلہن پھول

الغرض حضور کا مبارک پسینہ اور موئے مقدس جمع کئے [illegible] خوشبو میں رکھا اور وصیت فرمائی کہ میرے کفن کو یہی خوشبو لگانا۔ ان کی وصیت پر عمل کیا گیا اور ان کے کفن کو وہی خوشبو لگائی گئی کیونکہ یہ حضرات خوب جانتے تھے کہ ان چیزوں کی کیا قدر و قیمت اور یہ کتنی [illegible] ——— حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو کچھ کیا تھا اگر بے دین و گمراہ علماء سے قرآن کریم میں ایسا کرنے کا کہیں واضح حکم پوچھا جائے تو جواب یقیناً نفی میں ہوگا ——— کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایسا حکم حدیث کی کسی کتاب میں دکھایا جا سکتا ہے؟ ہرگز نہیں دکھایا جا سکے گا۔ پھر صحابہ کرام ایسا کیوں کرتے تھے؟ اس کے جواب پر [illegible] کے سوا اور کوئی [illegible] نہیں۔ جو تعلیم رسالت کے [illegible] [illegible] [illegible] ان حضرات کا [illegible] [illegible] کہ قرآن و حدیث میں ایسا کرنے کا کہاں حکم ہے۔ [illegible] تو یہی ہوں صحابہ کرام سے بھی کیا کرتے اور [illegible] یوں ہی آنکھوں پر جگہ دیتے۔ [illegible] اس سلسلے میں [illegible] اسلام کو صحابہ کرام کے [illegible] نظر سے دیکھنے اور سمجھنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین۔

۱۲۱۲ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ إِلَى قُبَاءٍ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ وَكَانَتْ تَحْتَ

اسحاق بن عبداللہ کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب ہجرت کر کے قبا میں پہنچے تو حضرت ام حرام بنت ملحان کے پاس ٹھہرے اور آپ کو کھانا کھلایا کرتیں۔ یہ حضرت عبادہ بن صامت کی زوجہ محترمہ تھیں۔ پس ایک روز جب آپ گھر میں داخل ہوئے تو انہوں نے

عبادة بن الصامت فدخل يوما فاطعمته فنام رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم استيقظ يضحك قالت فقلت ما يضحكك يا رسول الله قال ناس من امتي عرضوا علي غزاة في سبيل الله يركبون ثبج هذا البحر ملوكا على الاسرة او قال مثل الملوك على الاسرة شك اسحق قلت ادع الله ان يجعلني منهم فدعا ثم وضع رأسه فنام ثم استيقظ يضحك فقلت ما يضحكك يا رسول الله قال ناس من امتي عرضوا علي غزاة في سبيل الله يركبون ثبج هذا البحر ملوكا على الاسرة او مثل الملوك على الاسرة فقلت ادع الله ان يجعلني منهم قال انت من الاولين فركبت البحر زمان معاوية فصرعت عن دابتها حين خرجت من البحر فهلكت

باب ٤٦ الجلوس كيفما تيسر

١٢١٣ - حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان عن الزهري عن عطاء بن يزيد الليثي عن ابي سعيد الخدري رضي الله عنه قال نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن لبستين وعن بيعتين اشتمال الصماء والاحتباء في ثوب واحد ليس على فرج الانسان منه شيء والملامسة والمنابذة تابعه معمر ومحمد بن ابي حفصة وعبد الله بن بديل عن الزهري.

باب ٤٧ من ناجى بين يدي الناس ومن لم يخبر بسر صاحبه فاذا مات اخبر به

١٢١٤ - حدثنا موسى عن ابي عوانة حدثنا فراس عن عامر عن مسروق حدثتني عائشة ام المؤمنين قالت انا كنا ازواج النبي صلى الله عليه وسلم عنده جميعا لم تغادر منا واحدة فاقبلت

اور کھانا کھلایا اور پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کے سر سے جوئیں دیکھنے لگیں۔ حضرت ام حرام کا بیان ہے کہ آپ بیدار ہوئے تو ہنس رہے تھے۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ کو کس چیز نے ہنسایا؟ فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے اس طرح پیش کیے گئے کہ سمندر کے بیچ میں سوار ہیں جیسے بادشاہ تختوں پر یا فرمایا کہ تختوں پر بادشاہوں کی طرح۔ اسحاق راوی کو شک ہے۔ میں نے عرض کی اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان میں شامل فرما دے۔ چنانچہ آپ نے دعا کی پھر سر رکھ کر سو گئے۔ پھر ہنستے ہوئے بیدار ہوئے۔ میں عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! آپ کو کس چیز نے ہنسایا؟ فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ پیش کیے گئے جو جہاد کرتے ہوئے اس سمندر کے بیچ میں سوار ہیں جیسے بادشاہ تختوں پر یا تختوں پر بادشاہوں کی طرح۔ میں نے عرض کی اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان میں شامل فرمائے۔ فرمایا کہ تم پہلے لوگوں میں سے ہو۔ پس حضرت معاویہ کے زمانے میں سمندری جہاد کے لیے سوار ہوئیں جب سمندر سے

جس طرح آسانی ہو اسی طرح بیٹھنا

عطاء بن یزید لیثی کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو قسم کا لباس پہننے اور دو طرح کی تجارت سے منع فرمایا ہے۔ لباس میں تو اشتمال صماء اور احتباء جس کے اندر ایک ہی کپڑے میں اس طرح لپیٹ کر بیٹھنا کہ شرمگاہ پر کچھ نہ ہو اور تجارت میں ملامسہ اور منابذہ قسم کی تجارت سے منع فرمایا۔ اسی طرح معمر، محمد بن ابو حفصہ اور عبد اللہ بن بدیل نے زہری سے روایت کی ہے۔

جو لوگوں کے سامنے سرگوشی کرے

اور جو اپنے دوست کا بھید نہ بتائے مگر اس کی وفات کے بعد بتائے

مسروق کا بیان ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تمام ازواج آپ کے پاس جمع تھیں۔ ہم میں سے ایک بھی غیر حاضر نہ تھی کہ حضرت فاطمہ چلتی ہوئی آئیں ان کا چلنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلاَمُ تَمْشِي لاَ وَاللهِ مَا تَخْفَى مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَآهَا رَحَّبَ قَالَ مَرْحَبًا بِابْنَتِي ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ سَارَّهَا فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيدًا فَلَمَّا رَأَى حُزْنَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ إِذَا هِيَ تَضْحَكُ، فَقُلْتُ لَهَا أَنَا مِنْ بَيْنِ نِسَائِهِ خَصَّكِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسِّرِّ مِنْ بَيْنِنَا ثُمَّ أَنْتِ تَبْكِينَ، فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهَا عَمَّا سَارَّكِ قَالَتْ مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرَّهُ فَلَمَّا تُوُفِّيَ قُلْتُ لَهَا عَزَمْتُ عَلَيْكِ بِمَا لِي عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ لَمَّا أَخْبَرْتِنِي. قَالَتْ أَمَّا الْآنَ فَنَعَمْ فَأَخْبَرَتْنِي قَالَتْ. أَمَّا حِينَ سَارَّنِي فِي الْأَمْرِ الْأَوَّلِ فَإِنَّهُ أَخْبَرَنِي أَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ بِالْقُرْآنِ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَإِنَّهُ قَدْ عَارَضَنِي بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلاَ أَرَى الْأَجَلَ إِلاَّ قَدِ اقْتَرَبَ فَاتَّقِي اللهَ وَاصْبِرِي فَإِنِّي نِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ قَالَتْ فَبَكَيْتُ بُكَائِي الَّذِي رَأَيْتِ فَلَمَّا رَأَى جَزَعِي سَارَّنِي الثَّانِيَةَ قَالَ يَا فَاطِمَةُ أَلاَ تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ

بَابٌ ۴۳ الْاِسْتِلْقَاءِ

۱۲۱۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبَّادُ بْنُ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ مُسْتَلْقِيًا وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى

بَابٌ ۴۴ لاَ يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الثَّالِثِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلاَ تَتَنَاجَوْا بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَةِ

علیہ وسلم کے چلنے سے بہت مشابہ تھی۔ جب آپ نے انہیں دیکھا تو خوش آمدید کہا، فرمایا، میری بیٹی مرحبا پھر انہیں اپنے دائیں یا بائیں بٹھایا پھر ان کے ساتھ سرگوشی فرمائی تو وہ بہت زیادہ روئیں۔ جب انہیں بہت زیادہ پریشان دیکھا تو ان کے ساتھ دوبارہ سرگوشی فرمائی اس دفعہ وہ ہنس پڑیں۔ چنانچہ رسول اللہ کی ازواج مطہرات میں سے میں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ جیسے کے لیے ہم میں سے خاص راز بتایا پھر بھی تم رونے لگیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اٹھ گئے تو میں نے ان سے پوچھا حضور نے کیا سرگوشی فرمائی؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے راز کو فاش نہیں کروں گی۔ جب حضور کا وصال ہو گیا تو میں نے ان سے کہا کہ میں تمہیں اس حق کا واسطہ دیتی ہوں جو تم پر ہے کہ مجھے بتاؤ۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں اب بتا دوں گی۔ چنانچہ انہوں نے مجھے بتاتے ہوئے کہا کہ پہلی دفعہ آپ نے مجھ سے سرگوشی کی تو مجھے بتایا کہ جبرئیل ہر سال قرآن کریم کا ایک دفعہ دور کیا کرتے تھے لیکن اس سال مجھ سے دو دفعہ دور کیا ہے تو میں دیکھتا ہوں کہ میرا آخری وقت قریب آگیا۔ لہٰذا اللہ سے ڈرتی رہنا اور صبر سے کام لینا اور میں تمہارے لیے اچھا آگے جانے والا ہوں۔ چنانچہ میں رونے لگی جیسا کہ آپ نے دیکھا، پھر جب آپ نے مجھے گھبراتے دیکھا تو دوسری مرتبہ مجھ سے سرگوشی فرمائی اور فرمایا کہ اے فاطمہ! کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ مسلمان عورتوں کی سردار ہو؟

چت لیٹنا

عباد بن تمیم کا بیان ہے کہ میرے محترم چچا حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے دیکھا اور آپ نے ایک پیر دوسرے پیر کے اوپر رکھا ہوا تھا۔

تیسرے کو چھوڑ کر دو آدمی سرگوشی نہ کریں

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اے ایمان والو! جب تم آپس میں سرگوشی کرو تو گناہ اور حد سے بڑھنے اور رسول کی نافرمانی کی سرگوشی نہ کرو

الرَّسُولِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوَى إِلَى قَوْلِهِ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ. وَقَوْلِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً ذَلِكَ خَيْرٌ لَكُمْ وَأَطْهَرُ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ إِلَى قَوْلِهِ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ.

۱۲۶۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةٌ فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الثَّالِثِ

بلکہ نیکی اور پرہیزگاری کا مشورہ کرو۔ (سورۃ المجادلہ آیت ۹، ۱۰)
نیز فرمایا ہے: اے ایمان والو! جب تم رسول سے کوئی بات آہستہ عرض کرنا چاہو تو اپنی گزارش سے پہلے کچھ صدقہ دے لو۔ یہ تمہارے لیے بہتر اور بہت ستھرا ہے پھر اگر تمہیں مقدور نہ ہو تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔۔۔ (سورۃ المجادلہ، آیت ۱۲، ۱۳)

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم تین آدمی ہو تو تیسرے کو چھوڑ کر دو آدمی سرگوشی نہ کریں (یہ حدیث امام بخاری نے دو سندوں کے ساتھ بیان کی ہے)

بَاب ۷۳۰ - حِفْظِ السِّرِّ

۱۲۶۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، أَسَرَّ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرًّا فَمَا أَخْبَرْتُ بِهِ أَحَدًا بَعْدَهُ وَلَقَدْ سَأَلَتْنِي أُمُّ سُلَيْمٍ فَمَا أَخْبَرْتُهَا بِهِ.

راز کی حفاظت کرنا

معتمر بن سلیمان نے اپنے والد ماجد سے سنا انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے ایک راز کی بات بتائی اور میں نے آپ کی وفات کے بعد بھی کسی کو نہیں بتائی یہاں تک کہ میری والدہ ماجدہ حضرت ام سلیم نے اس کے متعلق پوچھا لیکن انہیں بھی نہیں بتائی۔

بَاب ۷۳۱ - إِذَا كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَةٍ فَلَا بَأْسَ بِالْمُسَارَّةِ وَالْمُنَاجَاةِ

۱۲۶۸ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى رَجُلَانِ دُونَ الْآخَرِ حَتَّى تَخْتَلِطُوا بِالنَّاسِ أَجْلَ أَنْ يُحْزِنَهُ.

جب تین سے زیادہ ہوں تو آہستہ بات کرنے اور سرگوشی کرنے میں کوئی حرج نہیں

ابووائل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم تین آدمی ہو تو تیسرے کو چھوڑ کر دو شخص سرگوشی نہ کریں، جب تک بہت سے آدمیوں میں نہ مل جاؤ کیونکہ اس سے اسے رنج پہنچے گا۔

۱۲۶۹ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قِسْمَةً فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِنَّ هَذِهِ لَقِسْمَةٌ مَا أُرِيدَ بِهَا وَجْهُ اللَّهِ قُلْتُ أَمَا وَاللَّهِ لَآتِيَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

شقیق نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک روز مال تقسیم فرمایا تو انصار میں سے ایک آدمی نے کہا: یہ ایسی تقسیم ہے جس میں اللہ کی رضامندی کو ملحوظ نہیں رکھا گیا۔ میں نے کہا کہ خدا کی قسم میں تو حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کروں گا۔

فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ فِي مَلَإٍ فَسَارَرْتُهُ فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَى مُوسَى أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هَذَا فَصَبَرَ.

میں حاضر ہوا اور چپکے سے واقعہ عرض کر دیا۔ تو آپ ناراض ہوئے یہاں تک کہ چہرہ مبارک سرخ ہو گیا پھر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ پر رحم فرمائے کہ انہیں اس سے زیادہ اذیت پہنچائی گئی تھی

بَابُ ۳۲ طُولِ النَّجْوَى وَإِذْ هُمْ نَجْوَى مَصْدَرٌ مِنْ نَاجَيْتُ فَوَصَفَهُمْ بِهَا وَالْمَعْنَى يَتَنَاجَوْنَ

دیر تک سرگوشی کرنا

نَجْوَى، نَاجَيْتُ کا مصدر ہے یعنی کی صفت بیان کی کہ وہ سرگوشی کرتے ہیں

۱۲۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَرَجُلٌ يُنَاجِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا زَالَ يُنَاجِيهِ حَتَّى نَامَ أَصْحَابُهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى.

عبدالعزیز کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نماز (عشاء) کی اقامت کہی گئی اور ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سرگوشی کر رہا تھا وہ برابر سرگوشی کرتا رہا یہاں تک کہ آپ کے اصحاب بیٹھے بیٹھے اونگھ گئے پھر آپ نے کھڑے ہو کر نماز پڑھائی

بَابُ ۳۳ لَا تُتْرَكُ النَّارُ فِي الْبَيْتِ عِنْدَ النَّوْمِ

سوتے وقت گھر میں آگ جلتی ہوئی نہ چھوڑو

۱۲۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ.

سالم نے اپنے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سونے لگو تو آگ کو اپنے گھروں میں جلتی ہوئی نہ چھوڑو۔

۱۲۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ احْتَرَقَ بَيْتٌ بِالْمَدِينَةِ عَلَى أَهْلِهِ مِنَ اللَّيْلِ فَحُدِّثَ بِشَأْنِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هَذِهِ النَّارَ إِنَّمَا هِيَ عَدُوٌّ لَكُمْ فَإِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوهَا عَنْكُمْ

ابوبردہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ایک گھر کو مدینہ منورہ میں رات کے وقت گھر والوں سمیت آگ لگ گئی جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ان کا واقعہ عرض کیا گیا تو آپ نے فرمایا۔ یہ آگ تمہاری دشمن ہے۔ جب تم سونے لگو تو اسے بجھا دیا کرو۔

۱۲۲۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ كَثِيرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمِّرُوا الْآنِيَةَ وَأَجِيفُوا الْأَبْوَابَ وَأَطْفِئُوا الْمَصَابِيحَ فَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ رُبَّمَا جَرَّتِ الْفَتِيلَةَ فَأَحْرَقَتْ أَهْلَ الْبَيْتِ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ برتن کو ڈھک دیا کرو دروازے بند کر دیا کرو اور چراغوں کو بجھا دیا کرو کیونکہ بعض اوقات چوہیا بتی کھینچ کر لے جاتا ہے اور گھر والوں کو جلا کر رکھ دیتا ہے۔

بَابُ ۳۴ إِغْلَاقِ الْأَبْوَابِ بِاللَّيْلِ

رات کو دروازے بند کر لینا

۱۲۲۴۔ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ أَبِي عَبَّادٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْفِئُوا الْمَصَابِيحَ بِاللَّيْلِ إِذَا رَقَدْتُمْ وَغَلِّقُوا الْأَبْوَابَ وَأَوْكُوا الْأَسْقِيَةَ وَخَمِّرُوا الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ قَالَ هَمَّامٌ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَلَوْ بِعُودٍ۔

بَابُ ۳۰ الْخِتَانِ بَعْدَ الْكِبَرِ وَنَتْفِ الْإِبِطِ

۱۲۲۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفِطْرَةُ خَمْسٌ الْخِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَنَتْفُ الْإِبِطِ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ۔

۱۲۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اخْتَتَنَ إِبْرَاهِيمُ بَعْدَ ثَمَانِينَ سَنَةً وَاخْتَتَنَ بِالْقَدُومِ مُخَفَّفَةً حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ وَقَالَ بِالْقَدُّومِ۔

۱۲۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِثْلُ مَنْ أَنْتَ حِينَ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا يَوْمَئِذٍ مَخْتُونٌ قَالَ وَكَانُوا لَا يَخْتِنُونَ الرَّجُلَ حَتَّى يُدْرِكَ وَقَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا خَتِينٌ۔

بَابُ ۳۱ كُلُّ لَهْوٍ بَاطِلٌ إِذَا شَغَلَهُ عَنْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ أُقَامِرْكَ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کے وقت جب سونے لگو تو چراغوں کو بجھا دیا کرو، دروازے بند کر لیا کرو، مشکوں کے منہ باندھ دیا کرو اور کھانے پینے کی چیزیں ڈھانپ دیا کرو۔ ہمام کا بیان ہے کہ میرا خیال ہے، آپ نے یہ بھی فرمایا کہ خواہ لکڑی کے ساتھ ہی۔

بڑی عمر میں ختنہ کروانا اور بغل کے بال اکھاڑنا

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: فطری کام پانچ ہیں: ختنہ کروانا، موئے زیر ناف صاف کرنا، بغل کے بال اکھاڑنا، مونچھیں پست کرنا اور ناخن کٹوانا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسّی سال کے بعد قدوم آلے سے اپنا ختنہ کروایا۔ قتیبہ، مغیرہ، ابو الزناد نے کہا کہ یہ لفظ قدّوم دال کی تشدید کے ساتھ ہے۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا گیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو آپ کی عمر کتنی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ ان دنوں میرا ختنہ ہو چکا تھا۔ فرمایا کہ ان دنوں آدمی کا ختنہ اس وقت تک نہیں کیا جاتا تھا جب تک وہ بلوغت کو نہ پہنچ جاتے۔

ابن ادریس، ان کے والد، ابو اسحاق، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو میرے ختنے ہو چکے تھے۔

ہر وہ کھیل باطل ہے جو اللہ کی اطاعت سے روکے اور جو اپنے ساتھی سے کہے کہ آؤ جوا کھیلیں۔ ارشاد

وَقَوْلِهِ تَعَالَى. وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللهِ.

١٢٢٨ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَلْيَقُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ. وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ أُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ.

بَابٌ ٣٧: مَا جَاءَ فِي الْبِنَاءِ. قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ إِذَا تَطَاوَلَ رِعَاءُ الْبَهْمِ فِي الْبُنْيَانِ.

١٢٢٩ ـ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُنِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَيْتُ بِيَدِي بَيْتًا يُكِنُّنِي مِنَ الْمَطَرِ وَيُظِلُّنِي مِنَ الشَّمْسِ مَا أَعَانَنِي عَلَيْهِ أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللهِ.

١٢٣٠ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَاللهِ مَا وَضَعْتُ لَبِنَةً عَلَى لَبِنَةٍ وَلَا غَرَسْتُ نَخْلَةً مُنْذُ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُفْيَانُ فَذَكَرْتُهُ لِبَعْضِ أَهْلِهِ قَالَ وَاللهِ لَقَدْ بَنَى قَالَ سُفْيَانُ قُلْتُ فَلَعَلَّهُ قَالَ قَبْلَ أَنْ يَبْنِيَ.

كِتَابُ الدَّعَوَاتِ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

بَابٌ ٣٨: قَوْلُهُ تَعَالَى ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ. وَلِكُلِّ نَبِيٍّ

ارشاد باری ہے: ــ اور کچھ لوگ کھیل کی بات خریدتے ہیں کہ اللہ کی راہ سے بہکادیں (سورۂ لقمان آیت ۶)

حمید بن عبد الرحمٰن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے حلف اٹھاتے ہوئے اگر کوئی کہہ بیٹھے کہ لات وعزیٰ کی قسم تو اسے چاہیے کہ لا الٰہ الا اللہ پڑھے اور جو اپنے ساتھی سے کہے کہ آؤ جو اکھیلیں تو اسے چاہیے کہ خیرات کرے

عمارتوں کے بارے میں

حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے جانوروں کے چرانے والے عمارتوں پر فخر کریں گے۔

سعید بن عمرو کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں سمجھتا ہوں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے ہاتھوں اپنا گھر بنایا جو مجھے بارش اور دھوپ سے بچاتا ہے اس کی تعمیر کے اندر اللہ کی مخلوق سے کسی نے میری مدد نہیں کی

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے بعد میں نے کسی اینٹ پر اینٹ رکھی اور نہ کوئی پودا لگایا ہے۔ سفیان کا بیان ہے کہ میں نے یہ حدیث ان کے ایک اہل خانہ کے سامنے بیان کی تو اس نے کہا کہ خدا کی قسم انہوں نے مکان بنایا تھا۔ سفیان کا بیان ہے کہ میں نے کہا ہو سکتا ہے کہ عمارت بنانے سے پہلے یہ کہا ہو

دعاؤں کا بیان

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

دعا مانگنے کا حکم

ارشاد باری ہے: مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا بیشک وہ جو میری عبادت سے اونچے کھنچتے ہیں عنقریب جہنم میں جائیں گے ذلیل ہو

دعوۃ مستجابۃ

۱۲۳۱ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ يَدْعُو بِهَا وَأُرِيدُ أَنْ أَخْتَبِئَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي فِي الْآخِرَةِ. وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ قَالَ مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّ نَبِيٍّ سَأَلَ سُؤْلًا أَوْ قَالَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ قَدْ دَعَا بِهَا فَاسْتُجِيبَ فَجَعَلْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

بَابُ ۱۳۹ أَفْضَلِ الْاِسْتِغْفَارِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى: اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَارًا. وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَنْ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَى مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ.

۱۲۳۲ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ الْعَدَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي شَدَّادُ بْنُ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ أَنْ تَقُولَ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ. قَالَ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ يُمْسِيَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوقِنٌ

مگر حضرت انس کی روایت میں ہر نبی کی ایک مقبول دعا کا ذکر ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر نبی کے لئے ایک دعا ہوتی ہے جو وہ مانگتے ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ اپنی دعا کو آخرت میں اپنی امت کی شفاعت کے لئے بچا رکھوں۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر نبی کے سوال کرنے کے لئے ایک سوال ہوتا تھا یا فرمایا کہ ہر نبی کے لئے ایک دعا ہوتی ہے جو مقبول فرمائی جاتی پس میں نے اپنی دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت قرار دے رکھا ہے۔

افضل استغفار

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اپنے رب سے معافی مانگو وہ بڑا معاف فرمانے والا ہے۔ تم پر موسلا دھار بارش بھیجے گا اور مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے لئے باغ بنائے گا اور تمہارے لئے نہریں بنائے گا (سورۂ نوح، آیت ۱۰) نیز فرمایا: اور وہ کہ جب کوئی بے حیائی یا اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اللہ کو یاد کر کے اپنے گناہوں کی معافی چاہیں اور گناہ کون بخشے اللہ کے سوا اور اپنے کئے پر اڑ نہ جائیں۔

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ بہترین استغفار یہ ہے کہ تم کہو۔ اے اللہ! تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے مجھے پیدا کیا میں تیرا بندہ ہوں اور حسب استطاعت تیرے عہد و پیمان پر قائم ہوں۔ میں اپنے کئے ہوئے کی برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں، تیری نعمتوں کا اعتراف کرتا ہوں جو مجھ پر ہیں اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں پس مجھے معاف فرما کیونکہ تیرے سوا گناہوں کو کوئی نہیں بخش سکتا۔ جو یقین کے ساتھ دن میں یہ کہے اور شام ہونے سے پہلے مر جائے تو وہ جنتی ہے اور جو یقین کے ساتھ رات کو کہے اور صبح ہونے سے پہلے مر جائے تو وہ جنتی ہے۔

بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔

ف: یہ سید الاستغفار ہے جس کا ذکر اسی جلد کی حدیث ۱۲۴۹ میں ہو چکا ہے۔ ہمارا استغفار کرنا گناہوں کی معافی کے لیے ہوتا ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے استغفار کرنے کو گناہوں کی مغفرت کے لیے نہ سمجھا جائے بلکہ وہ اعلیٰ سے اعلیٰ مرتبے کے حصول کی دعا ہے جیسا کہ حدیث ۱۲۴۳ میں آپ نے فرمایا ہے کہ میں روزانہ ستر مرتبہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوں اور اس کی طرف توبہ کرتا ہوں۔ یہ ہر حالت سے اونچی حالت میں ترقی پانے کی درخواست تھی۔ جس کو گناہوں کی مغفرت سمجھنا شانِ رسالت سے بے خبری ہے کیونکہ حضور تو خدا کی ساری مخلوق میں ہر پاک سے بھی پاک اور ہر معصوم سے بھی بڑھ کر معصوم تھے۔ گناہ کا کیا سوال کہ ان کا امکان و خیال تک قریب سے بھی نہ گزرے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان کی حقیقی بارگاہ کا ادب داں بنائے۔ آمین۔

اسی جلد کی حدیث ۱۲۳۰، ۱۲۴۱ اور ۱۲۵۱ میں سوتے اور جاگتے وقت کی دعائیں کی تلقین فرمائی گئی ہے۔ حدیث ۱۲۴۳ میں لا الٰہ الا اللہ پڑھنے کی فضیلت وارد ہوئی ہے۔ حدیث ۱۲۴۸ میں سُبْحَانَ اللّٰہِ پڑھنے کا اجر بتایا گیا ہے اور حدیث ۱۲۴۸، ۱۲۵۵ اور ۱۲۵۸ میں سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ پڑھنے کی ترغیب ہے۔ ایسے کلمات کو بھی ضرور معمول بنانا چاہیے کہ محنت بہت تھوڑی اور اجر بہت زیادہ ہے۔ اسی طرح حدیث ۱۲۶۵ میں اللہ تعالیٰ کے ۹۹ ناموں کو یاد کرنے اور پڑھنے پر جنت کی بشارت سنائی گئی ہے۔

بہرحال سید الاستغفار کو اپنے معمولات و وظائف میں شامل کر کے صبح و شام پڑھنا چاہیے کیونکہ اسے صبح و شام پڑھنے والے کو جنتی قرار دیا گیا ہے۔ استغفار کرنا اپنے گناہوں کی معافی طلب کرنا ہے اگر استغفار کرتے رہیں مگر گناہ بھی کرتے رہیں تو یہ استغفار کرنا نہیں بلکہ یہ تو ایک مذاق ہے اور ایسا کرنے سے تو گناہ معاف نہیں ہوں گے اور جنت کا استحقاق حاصل ہوگا۔ پہلے گناہوں کو چھوڑنا فرض ہے اور پھر ان کی معافی کی درخواست بخشش کی جائے یعنی استغفار کیا جائے تاکہ پچھلے گناہ معاف ہوں۔ استغفار کے اندر ہماری اکثر مصیبتوں اور پریشانیوں کا علاج ہے۔ حضرت ہود علیہ السلام نے اسی لیے اپنی قوم سے فرمایا تھا۔

وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ (۱۱: ۵۲)

اور اے میری قوم! اپنے رب سے معافی چاہو پھر اس کی طرف رجوع کرو، وہ تم پر زور کی بارشیں بھیجے گا اور تم میں جتنی قوت ہے اس میں اور اضافہ کرے گا اور جرم کرتے ہوئے روگردانی نہ کرو۔

حضرت نوح علیہ السلام ان سے بھی پہلے اپنی قوم کو یہی تلقین فرما چکے تھے۔

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۝ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۝ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۝ مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ۝ (۷۱: ۱۰-۱۳)

تو میں نے کہا: اپنے رب سے معافی مانگو۔ وہ بڑا معاف فرمانے والا ہے۔ تم پر زوردار بارشیں بھیجے گا اور مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے لیے باغ بنا دے گا اور تمہارے لیے نہریں بہا دے گا۔ تمہیں کیا ہو گیا کہ اللہ سے عزت حاصل کرنے کی امید نہیں رکھتے۔

قرآن کریم کی رو سے، استغفار کرنے والوں کو مذکورہ نعمتیں ملتی ہیں اور سب سے بڑی نعمت تو وہ کامیابی ہے جو آخرت

بلا دو کمانے یا نبی ہجر دو بیج و شام تو
شد پیچے کہ فرقت اے گردش ایام تو

یہ نصیب ہوگا۔ لیکن استغفار اس کا نام نہیں ہے کہ استغفار کی تسبیح پڑھتے رہیں اور ساتھ ساتھ گناہ کرتے رہیں۔ یہ استغفار نہیں بلکہ اپنے آپ کو دھوکہ دینا ہے۔ اپنی جان کو ہلاکت کے گڑھے میں دھکیلنا ہے —— جہاں برابر اپنے گناہوں کو چھوڑنا ہوتا ہے اور پھر گزشتہ گناہوں کی اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی جاتی ہے۔ مگر حقوق العباد کا معاملہ ہے تو صاحب حق کا حق ادا کر کے پھر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے۔

آج یہ دور کتنا برا ہے لیکن قوم کا بیشتر حصہ برائیوں پر کمر بستہ ہوا پڑا ہے۔ جو نہیں کرنا چاہیے تھا وہ سب کچھ کیا جا رہا ہے۔ جن برائیوں کو غیر مسلم بھی چھوڑ چکے ان سب کو بڑی جرأت سے مسلمان کہلانے والوں نے اپنا رکھا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ذلیل ہو چکے ہیں یہ سب کے سامنے ہے جبکہ اہل نظر اس صورت حال پر رونے کی آنسو بہا رہے ہیں۔ ایسے اسباب پیدا کرنے کی اشد ضرورت ہے کہ لوگوں کے دلوں میں خوف خدا اور فکر آخرت پیدا ہو جائے۔ غیر مسلموں نے آخرت کو پس پشت ڈال رکھا ہے لیکن اپنی دنیا کو سنوار لیا۔ دنیا کو اپنے لیے جنت بنا لیا۔ جبکہ مسلمان کہلانے والوں نے اپنی دنیا اور آخرت دونوں کو برباد کر رکھا ہے۔ کبھی یہ قوم پوری دنیا کے سامنے انسانیت کا نمونہ پیش کیا کرتی تھی لیکن آج ہم سامان تضحیک ہو کر رہ گئے ہیں۔

بَابُ اسْتِغْفَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ

۱۲۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِينَ مَرَّةً۔

حضور کا دن اور رات میں روزانہ استغفار کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ خدا کی قسم، میں روزانہ ستر مرتبہ سے زیادہ بارگاہ خداوندی میں استغفار اور توبہ کرتا ہوں۔

بَابُ التَّوْبَةِ قَالَ قَتَادَةُ تُوبُوا إِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَصُوحًا الصَّادِقَةُ النَّاصِحَةُ

۱۲۳۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدِيثَيْنِ أَحَدُهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ عَنْ نَفْسِهِ قَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَأَنَّهُ قَاعِدٌ تَحْتَ جَبَلٍ يَخَافُ أَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ وَإِنَّ الْفَاجِرَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَذُبَابٍ مَرَّ عَلَى أَنْفِهِ فَقَالَ بِهِ هٰكَذَا قَالَ أَبُو شِهَابٍ بِيَدِهِ فَوْقَ أَنْفِهِ ثُمَّ قَالَ لَلّٰهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ

توبہ کرنا

قتادہ کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ سے سچی توبہ کرنی چاہیے یعنی خلوص دل سے۔ حارث بن سوید کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم سے دو حدیثیں بیان فرمائیں۔ ایک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی اور دوسرا ان کا اپنا قول ہے۔ ان کا قول یہ بیان فرمایا کہ مومن اپنے گناہوں کو اس طرح دیکھتا ہے جیسے کوئی انسان پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہو اور ڈرے کہ کہیں یہ اوپر نہ آگرے جبکہ فاسق و فاجر آدمی اپنے گناہوں کو اس طرح دیکھتا ہے جیسے ناک کے اوپر سے مکھی اڑ جائے۔ ابو شہاب نے اشارہ کر کے بتایا یعنی اپنے ہاتھ کے ذریعے ناک کے اوپر سے۔ پھر حدیث

رَجُلٍ نَزَلَ مَنْزِلًا وَبِهِ مَهْلَكَةٌ وَمَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا
طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَوَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ نَوْمَةً فَاسْتَيْقَظَ
وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهُ حَتَّى اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ
أَوْ مَا شَاءَ اللَّهُ قَالَ أَرْجِعُ إِلَى مَكَانِي فَرَجَعَ فَنَامَ نَوْمَةً
ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَهُ. تَابَعَهُ أَبُو عَوَانَةَ
وَجَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ. وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا
الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ سَمِعْتُ الْحَارِثَ. وَقَالَ
شُعْبَةُ وَأَبُو مُسْلِمٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ
عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ. وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا
الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَعَنْ
إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

۱۲۲۵ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا
هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا هُدْبَةُ حَدَّثَنَا
هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ
عَبْدِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ سَقَطَ عَلَى بَعِيرِهِ وَقَدْ أَضَلَّهُ فِي
أَرْضِ فَلَاةٍ

بَابُ ۲۳۲ - الضَّجْعِ عَلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ

۱۲۲۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ
عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ إِحْدَى عَشْرَةَ
رَكْعَةً فَإِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ
ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَجِيءَ الْمُؤَذِّنُ
فَيُؤْذِنَهُ.

بَابُ ۲۳۳ - إِذَا بَاتَ طَاهِرًا

۱۲۲۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ
مَنْصُورًا عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ

بیان فرمائی کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جیسے کوئی آدمی پرخطر منزل پر ٹھہرے اور اس کے ہمراہ سواری ہو جس کے اوپر کھانے پینے کی چیزیں ہوں۔ چنانچہ وہ اپنا سر رکھ کر سو جاتا ہے اور ایک نیند لے کر بیدار ہوتا ہے تو اس کی سواری کہیں جا چکی ہوتی ہے۔ پھر گرمی اور پیاس کی شدت آتی ہے تو ہائے تباہی جو اللہ نے چاہا۔ اس نے کہا میں اپنی جگہ کی طرف لوٹ جاتا ہوں۔ چنانچہ وہ واپس لوٹتا اور سو جاتا ہے جب بیدار ہو کر سر اٹھاتا تو اس کی سواری پاس ہوتی ہے۔ اسی طرح ابوعوانہ اور جریر نے اعمش سے روایت کی ہے۔ ابو اسامہ، اعمش، عمارہ نے حارث بن سوید سے روایت کی۔ شعبہ، ابو مسلم، اعمش، ابراہیم تیمی نے حارث بن سوید سے روایت کی۔ ابو معاویہ، اعمش، عمارہ، اسود، عبد اللہ سے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی۔
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جیسے تم میں سے کسی کا اونٹ جنگل میں گم ہونے کے بعد اچانک اسے مل جائے۔

دائیں کروٹ لیٹنا

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے پھر جب فجر طلوع ہو جاتی تو ہلکی سی دو رکعتیں پڑھتے، پھر اپنی دائیں کروٹ پر لیٹ جاتے یہاں تک کہ مؤذن آپ کو بلانے کے لیے آتا۔

طہارت کی حالت میں رات گزارنے

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم بستر

بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ وَقُلْ: اللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ، فَإِنْ مُتَّ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَقُولُ. فَقُلْتُ أَسْتَذْكِرُهُنَّ وَبِرَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ قَالَ لَا وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ.

بَابٌ ۲۳۳ مَا يَقُولُ إِذَا نَامَ

۱۲۳۸ ـ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا وَإِذَا قَامَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ.

۱۲۳۹ ـ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ رَجُلًا وَحَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَى رَجُلًا فَقَالَ إِذَا أَرَدْتَ مَضْجَعَكَ فَقُلْ: اللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ فَإِنْ مُتَّ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ.

میں جانے لگو تو وضو کرو جیسے نماز کے لئے کیا جاتا ہے، پھر اپنی داہنی کروٹ پر لیٹ جاؤ اور کہو: اے اللہ! میں نے اپنے آپ کو تیرے سپرد کیا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کیا اور تجھے اپنا پشت پناہ بنالیا تجھ سے ڈرتے اور رغبت رکھتے ہوئے، تیرے سوا کوئی جائے پناہ اور ٹھکانا نہیں۔ جو کتاب تو نے نازل فرمائی میں اس پر ایمان لایا اور تیرے نبی پر جو تو نے بھیجا۔ اگر تم مر جاؤ گے تو فطرت پر مرو گے۔ ان کلمات کو اپنی گفتگو کے بعد میں رکھا کرو۔ میں نے انہیں دہراتے ہوئے وَبِرَسُوْلِکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ کہا تو آپ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ وَبِنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ کہا کرو۔

سوتے وقت کیا پڑھے

ربعی بن حراش کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بستر پر جانے لگتے، تو کہتے: تیرے نام کے ساتھ مرتا اور جاگتا ہوں۔ جب آپ بیدار ہوتے تو کہتے: تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں مرنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔

ابو اسحاق سے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو حکم دیا۔ ابو اسحاق ہمدانی نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو وصیت فرمائی کہ جب تم اپنی خوابگاہ میں جانے کا ارادہ کرو تو کہو: اے اللہ! میں نے اپنی جان تیرے سپرد کی اور اپنا معاملہ تیرے حوالے کیا اور میں نے اپنا رخ تیری طرف متوجہ کیا اور میں نے اپنا پشت پناہ تجھے بنالیا تیری رحمت کی رغبت اور تجھ سے ڈرتے ہوئے، تیرے سوا جائے پناہ اور ٹھکانا کسی کے پاس نہیں۔ میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل فرمائی اور تیرے اس نبی پر جو تو نے بھیجا۔ اگر تم مر گئے تو فطرت پر مرو گے۔

باب ۲۲۵ وَضْعِ الْيَدِ الْيُمْنٰى تَحْتَ الْخَدِّ الْأَيْمَنِ

١٢٣٠ حَدَّثَنِي مُوْسٰى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوْتُ وَأَحْيَا وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُوْرُ

دائیں ہاتھ کو دائیں رخسار کے نیچے رکھے۔

ربعی بن حراش نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کے وقت جب خواب گاہ میں جاتے تو اپنا ہاتھ رخسار کے نیچے رکھ لیتے پھر کہتے: "اے اللہ! میں تیرے نام کے ساتھ مرتا اور جاگتا ہوں"۔ جب بیدار ہو جاتے تو کہتے: "خدا کا شکر ہے جس نے ہمیں مرنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف اٹھنا ہے۔"

باب ۲۲۶ النَّوْمِ عَلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ

١٢٣١ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوٰى إِلٰى فِرَاشِهِ نَامَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِيْ إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِيْ إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ إِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ أَرْسَلْتَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَهُنَّ ثُمَّ مَاتَ تَحْتَ لَيْلَتِهِ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ اسْتَرْهَبُوْهُمْ مِنَ الرَّهْبَةِ مَلَكُوْتٌ مُلْكٌ مَثَلُ رَهَبُوْتٌ خَيْرٌ مِنْ رَحَمُوْتٍ تَقُوْلُ تَرْهَبُ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَرْحَمَ

دائیں کروٹ سونا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر آتے تو دائیں کروٹ سوتے تھے، پھر کہتے: "اے اللہ! میں نے اپنی جان تیرے سپرد کی اور تیری جانب متوجہ ہوا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کیا اور تجھے اپنا پشت پناہ بنایا، تیری جانب رغبت اور تیرا ڈر ہونے کے باعث، جائے پناہ اور ٹھکانا تیرے سوا اور کہیں نہیں۔ میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل فرمائی اور تیرے اس نبی پر جو تو نے بھیجا"۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کلمات کا کہنے والا اگر اسی رات کو مر بھی جائے تو فطرت یعنی اسلام پر مرا۔ استرھبوھم مشتق ہے الرھبۃ سے اور ملکوت ملک سے۔ مثل مشہور ہے رھبوت (رکھنا) اچھا ہے رحموت (مہربانی) سے اور کہتے ہیں ترھب (یعنی) تیرے ترحم (رحم کرنا) ہے۔

باب ۲۲۷ الدُّعَاءِ إِذَا انْتَبَهَ بِاللَّيْلِ

١٢٣٢ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بِتُّ عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتٰى حَاجَتَهُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَأَتَى الْقِرْبَةَ فَأَطْلَقَ شِنَاقَهَا

رات کو جاگے تو یہ دعا مانگے

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رات حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گزاری۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور جب اپنی حاجت سے فارغ ہوئے تو منہ اور ہاتھ دھوئے اور سو گئے پھر کھڑے ہوئے مشکیزے کے پاس گئے اس کا منہ کھولا اور وضو ...

ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءًا بَيْنَ وُضُوءَيْنِ لَمْ يُكْثِرْ وَقَدْ أَبْلَغَ فَصَلَّى فَقُمْتُ فَتَمَطَّيْتُ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَرَى أَنِّي كُنْتُ أَتَّقِيهِ فَتَوَضَّأْتُ فَقَامَ يُصَلِّي فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ بِأُذُنِي فَأَدَارَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَتَتَامَّتْ صَلَاتُهُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ فَآذَنَهُ بِلَالٌ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَكَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَعَنْ يَمِينِي نُورًا وَعَنْ يَسَارِي نُورًا وَفَوْقِي نُورًا وَتَحْتِي نُورًا وَأَمَامِي نُورًا وَخَلْفِي نُورًا وَاجْعَلْ لِي نُورًا قَالَ كُرَيْبٌ وَسَبْعٌ فِي التَّابُوتِ فَلَقِيتُ رَجُلًا مِنْ وَلَدِ الْعَبَّاسِ فَحَدَّثَنِي بِهِنَّ فَذَكَرَ عَصَبِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَشَعَرِي وَبَشَرِي وَذَكَرَ خَصْلَتَيْنِ۔

دکھایا پس میں نے ایسا ہی کیا۔ پس آپ نے نماز پڑھی اور میں بھی کھڑا ہو گیا مگر دیر کے انگڑائی لی کہ کہیں آپ یہ نہ سمجھیں کہ میں دیکھ رہا تھا۔ پس میں نے بھی وضو کیا اور آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا پس آپ نے میرا کان پکڑا اور مجھے دائیں جانب کھڑا کر لیا۔ آپ نے تیرہ رکعتیں پڑھیں پھر لیٹ گئے اور سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے اور آپ جب بھی سوتے تو خراٹے لیتے تھے۔ پھر حضرت بلال نے نماز کے لئے اذان پڑھ دی۔ پھر آپ نے نماز پڑھی اور وضو نہ کیا اور آپ اپنی دعا میں کہہ رہے تھے: اے اللہ میرے دل میں نور پیدا کر دے اور میری نگاہ میں نور اور میرے کانوں میں نور اور میرے دائیں نور اور میرے بائیں نور اور میرے اوپر نور اور میرے نیچے نور اور میرے آگے نور اور میرے پیچھے نور اور مجھے نور بنا دے۔ کریب کا بیان ہے کہ آپ نے سات چیزوں کا ذکر فرمایا میں حضرت عباس کی اولاد میں سے ایک شخص سے ملا تو اس نے ان کا ذکر کرتے ہوئے پٹھوں، گوشت، خون، بالوں اور جسم کا ذکر کیا اور دو چیزیں اور بیان کیں۔

ف: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ میرے آگے پیچھے، دائیں، بائیں اور اوپر نیچے نور ہی نور کر دے، میرے تمام اعضا کو نورانی بنا دے اور آخر میں دعا کی کہ وَاجْعَلْ لِي نُورًا اور مجھے سراپا نور بنا دے۔ ظاہر ہے کہ پروردگار عالم نے ضرور ایسا ہی کر دیا ہو گا لہٰذا رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اگر کسی کے نزدیک پہلے سے نور نہیں تھے تو

اس دعا کے مستجاب ہونے کے بعد تو نُورًا عَلٰى نُورٍ بن گئے ہوں گے۔ لہٰذا منکرین کو بھی چاہیے کہ ضد کے بعد اب

تو انکار نہ کریں اور وہ بھی کہا کریں یا رسول اللہ!

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانا نور کا

۱۲۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَ

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تہجد کے وقت یہ پڑھتے: اے اللہ سب تعریفیں تیرے لئے ہیں تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے اور جو کچھ ان میں ہے اور تیرے لئے تعریف ہے تو آسمانوں اور زمین کا قائم رکھنے والا ہے اور جو کچھ ان میں ہے تو سچا ہے تیرا وعدہ سچا ہے تیری بات سچی ہے تیری ملاقات حق ہے جنت حق ہے دوزخ حق ہے

لقاؤك حق والجنة حق والنار حق والساعة
حق والنبيون حق ومحمد حق اللهم لك أسلمت
وعليك توكلت وبك آمنت وإليك أنبت وبك
خاصمت وإليك حاكمت فاغفر لي ما قدمت
وما أخرت وما أسررت وما أعلنت أنت المقدم
أنت المؤخر لا إله إلا أنت أو لا إله غيرك

باب ٤٨ التكبير والتسبيح عند المنام

١٣٣٤ – حدثنا سليمان بن حرب حدثنا
شعبة عن الحكم عن ابن أبي ليلى عن علي أن فاطمة
عليها السلام شكت ما تلقى في يدها من الرحى فأتت
النبي صلى الله عليه وسلم تسأله خادما فلم
تجده فذكرت ذلك لعائشة فلما جاء أخبرته
قال فجاءنا وقد أخذنا مضاجعنا فذهبت أقوم
فقال مكانك فجلس بيننا حتى وجدت برد قدميه
على صدري فقال ألا أدلكما على ما هو خير لكما
من خادم إذا أويتما إلى فراشكما أو أخذتما
مضاجعكما فكبرا ثلاثا وثلاثين وسبحا
ثلاثا وثلاثين واحمدا ثلاثا وثلاثين فهذا
خير لكما من خادم وعن شعبة عن خالد عن
ابن سيرين قال التسبيح أربع وثلاثون

باب ٤٩ التعوذ والقراءة عند المنام

١٣٣٥ – حدثنا عبد الله بن يوسف حدثني
الليث قال حدثني عقيل عن ابن شهاب قال أخبرني
عروة عن عائشة رضي الله عنها أن رسول الله
صلى الله عليه وسلم كان إذا أخذ مضجعه نفث في يديه
وقرأ بالمعوذات ومسح بهما جسده

باب ٥٠

١٣٣٦ – حدثنا أحمد بن يونس حدثنا زهير
حدثنا عبيد الله بن عمر حدثني سعيد بن أبي

قیامت برحق ہے اور سب نبی سچے ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم برحق ہیں۔ اے اللہ میں تیرا فرمانبردار ہوا اور میں نے تجھ پر بھروسہ کیا اور تجھ پر ایمان لایا تیری طرف میں نے رجوع کیا تیری مدد سے دشمنوں سے جھگڑا اور تیرے سپرد میں نے اپنا فیصلہ کیا ہے۔ میں نے جو پہلے کیا اور آخر میں کیا معاف فرما اور جو چھپا کر اور ظاہر کیا وہ بھی، تو ہی آگے کرنے والا اور پیچھے کرنے والا ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں یا تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

سونے کے وقت تکبیر اور تسبیح پڑھنا

ابن ابی لیلیٰ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضرت فاطمہ نے چکی پیسنے کی وجہ سے ہاتھوں کے چھالوں کی شکایت کی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں خادم مانگنے کے لیے حاضر ہوئیں لیکن آپ کو نہ پایا۔ حضرت عائشہ سے اس کا ذکر کیا۔ جب حضور تشریف لائے تو انہوں نے آپ سے ذکر کیا۔ حضرت علی کا بیان ہے کہ حضور ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم بستروں پر لیٹ چکے تھے۔ میں اٹھنے لگا تو فرمایا اپنی جگہ رہو۔ پس آپ ہمارے درمیان بیٹھ گئے یہاں تک کہ میں نے آپ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی۔ فرمایا کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو تمہارے لیے خادم سے بہتر ہو۔ جب تم بستروں پر لیٹو تو ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر، ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ اور ۳۳ مرتبہ الحمد للہ پڑھ لیا کرو۔ یہ تمہارے لیے خادم سے بہتر ہے۔ شعبہ نے خالد سے ابن سیرین کا قول روایت کیا کہ تسبیح چونتیس مرتبہ ہے۔

سونے کے وقت تعوذ اور قرآن کریم سے پڑھنا

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بستر پر جاتے تو معوذات پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر دم کرتے اور پھر انہیں اپنے جسم اطہر پر پھیر لیا کرتے تھے۔

بستر جھاڑ کر سونا

سعید مقبری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم

سعید المقبری عن ابیه عن ابی هریرة قال قال النبی صلی الله علیه وسلم اذا اوی احدکم الی فراشه فلینفض فراشه بداخلة ازاره فانه لا یدری ما خلفه علیه ثم یقول باسمك رب وضعت جنبی

وبك ارفعه ان امسکت نفسی فارحمها وان ارسلتها فاحفظها بما تحفظ به عبادك الصالحین. تابعه ابو ضمرة واسمٰعیل بن زکریا عن عبید الله وقال یحیی وبشر عن عبید الله عن سعید عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم ورواه مالك وابن عجلان عن سعید عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم

باب ۵۱ الدعاء نصف اللیل

١٢٣٧ - حدثنا عبد العزیز بن عبد الله حدثنا مالك عن ابن شهاب عن ابی عبد الله الاغر وابی سلمة بن عبد الرحمن عن ابی هریرة رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال یتنزل ربنا تبارك وتعالی کل لیلة الی السماء الدنیا حین یبقی ثلث اللیل الاٰخر یقول من یدعونی فاستجیب له من یسالنی فاعطیه من یستغفرنی فاغفر له.

باب ۵۲ الدعاء عند الخلاء

١٢٣٨ - حدثنا محمد بن عرعرة حدثنا شعبة عن عبد العزیز بن صهیب عن انس بن مالك رضی الله عنه قال کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا دخل الخلاء قال اللهم انی اعوذ بك من الخبث والخبائث.

باب ۵۳ ما یقول اذا اصبح

١٢٣٩ - حدثنا مسدد حدثنا یزید بن زریع حدثنا حسین حدثنا عبد الله بن بریدة عن بشیر بن کعب عن شداد بن اوس عن النبی

میں سے کوئی بستر پر جانے لگے تو اسے چاہیے کہ اپنے ازار کے اندر کی طرف سے بستر کو جھاڑ لے کیونکہ اسے معلوم نہیں کہ بعد میں کیا چیز اس پر آگئی ہے۔ پھر یہ دعا پڑھے: اے میرے رب! تیرے نام سے میں اپنا پہلو رکھتا ہوں اور تیرے ہی نام سے اٹھاؤں گا۔ اگر تو میری

جان روک لے تو اس پر رحم فرمانا اور اگر چھوڑ دے تو اس کی حفاظت فرمانا جیسے تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔ اس کی متابعت ابو ضمرہ اور اسماعیل بن زکریا نے عبیداللہ سے کی ہے۔ یحییٰ، بشر، عبیداللہ، سعید، حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ مالک اور ابن عجلان، سعید، حضرت ابو ہریرہ نے اس کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

آدھی رات کے وقت کی دعا

عبدالعزیز بن عبداللہ، مالک، ابن شہاب، ابو عبداللہ اغر اور ابو سلمہ بن عبدالرحمن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر رات کو اللہ تبارک و تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف اپنی شان کے مطابق نزول فرماتا ہے جبکہ رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے اور فرماتا ہے: ہے کوئی جو مجھ سے دعا کرے تو میں اس کی دعا قبول فرماؤں، کون ہے جو مجھ سے سوال کرے تو میں اسے عطا کروں، کون ہے جو مجھ سے استغفار کرے تو میں اس کی مغفرت کر دوں۔

بیت الخلا میں جانے کے وقت کی دعا

محمد بن عرعرہ، شعبہ، عبدالعزیز بن صہیب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیت الخلا میں داخل ہونے لگتے تو کہتے: اے اللہ! میں ناپاک اور ناپاکوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

صبح اٹھنے پر کیا پڑھے

مسدد، یزید بن زریع، حسین، عبداللہ بن بریدہ، بشیر بن کعب، حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سید الاستغفار یہ ہے: اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو نے

عن النبي صلى الله عليه وسلم قال سيد الاستغفار اللهم
أنت ربي لا إله إلا أنت خلقتني وأنا عبدك و
أنا على عهدك ووعدك ما استطعت أبوء لك
بنعمتك وأبوء لك بذنبي فاغفر لي فإنه لا يغفر
الذنوب إلا أنت أعوذ بك من شر ما صنعت إذا
قال حين يمسي فمات دخل الجنة أو كان من أهل
الجنة وإذا قال حين يصبح فمات من يومه مثله

تو نے مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور تجھ سے عہد
وعدہ کیا تھا اس پر بمقدور قائم ہوں جو تو نے مجھے نعمتیں دیں
ان کا اقرار کرتا ہوں اور تیرے حضور اپنے گناہوں کا اقرار
کرتا ہوں پس تو مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا گناہوں کو
کوئی بخش نہیں سکتا۔ میں اپنے اعمال کی برائی سے تیری پناہ
چاہتا ہوں۔ اگر کوئی شام کو اسے پڑھے اور رات کو مر جائے تو
جنت میں داخل ہوگا یا اہل جنت سے ہوگا اور اگر صبح کے وقت

١٢٥٠۔ حدثنا أبو نعيم حدثنا سفيان
عن عبد الملك بن عمير عن ربعي بن حراش عن
حذيفة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا
أراد أن ينام قال باسمك اللهم أموت وأحيا
وإذا استيقظ من منامه قال الحمد لله الذي أحيانا
بعد ما أماتنا وإليه النشور

ربعی بن حراش سے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب
سونے کا ارادہ فرماتے تو کہتے: "اے اللہ میں تیرے نام
کے ساتھ مرتا اور جاگتا ہوں اور جب نیند سے بیدار ہوتے تو
کہتے۔ خدا کا شکر ہے جس نے ہمیں مرنے کے بعد جینا
کیا اور اسی کی طرف لوٹنا ہے"

١٢٥١۔ حدثنا عبدان عن أبي حمزة عن منصور
عن ربعي بن حراش عن خرشة بن الحر عن أبي ذر
رضي الله عنه قال كان النبي صلى الله عليه وسلم
إذا أخذ مضجعه من الليل قال اللهم باسمك أموت
وأحيا وإذا استيقظ قال الحمد لله الذي أحيانا
بعد ما أماتنا وإليه النشور

خرشہ بن حر کا بیان ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رات کے وقت جب نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم اپنے بستر پر لیٹنے جاتے تو کہتے "اے
اللہ میں تیرے نام کے ساتھ مرتا اور جیتا ہوں۔" اور جب
بیدار ہوتے تو کہتے۔ "خدا کا شکر ہے جس نے ہمیں
مرنے کے بعد جینا دیا اور اسی کی طرف لوٹنا ہے"

باب الدعاء في الصلاة

١٢٥٢۔ حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا
الليث قال حدثني يزيد عن أبي الخير عن عبد الله
بن عمرو عن أبي بكر الصديق رضي الله عنه أنه قال
للنبي صلى الله عليه وسلم علمني دعاء أدعو به
في صلاتي قال قل اللهم إني ظلمت نفسي ظلما
كثيرا ولا يغفر الذنوب إلا أنت فاغفر لي مغفرة
من عندك وارحمني إنك أنت الغفور الرحيم
وقال عمرو عن يزيد عن أبي الخير أنه سمع عبد الله
بن عمرو قال أبو بكر رضي الله عنه للنبي صلى الله

نماز میں پڑھنے کی دعا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص کا بیان ہے کہ حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ مجھے ایسی دعا سکھا
جس سے نماز میں مانگا کروں۔ فرمایا کہ تم یوں
کہا کرو: "اے اللہ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا بہت
زیادہ ظلم اور گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا مگر تو۔ پس
مجھے بخش دے اپنی خاص مغفرت کے ساتھ اور مجھ پر رحم
فرما۔ بیشک تو بخشنے والا مہربان ہے۔" عمرو، یزید، ابوالخیر
عبداللہ بن عمرو، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم

عليه وسلم.

١٢٥٣ - حدثنا علي حدثنا مالك بن سعير حدثنا هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة ﴿ولا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها﴾ أنزلت في الدعاء.

١٢٥٤ - حدثنا عثمان بن أبي شيبة حدثنا جرير عن منصور عن أبي وائل عن عبد الله رضي الله عنه قال كنا نقول في الصلاة السلام على الله السلام على فلان فقال لنا النبي صلى الله عليه وسلم ذات يوم إن الله هو السلام فإذا قعد أحدكم في الصلاة فليقل التحيات لله إلى قوله الصالحين فإذا قالها أصاب كل عبد لله في السماء والأرض صالح أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمدا عبده ورسوله ثم يتخير من الثناء ما شاء.

باب الدعاء بعد الصلاة

١٢٥٥ - حدثني إسحاق أخبرنا يزيد أخبرنا ورقاء عن سمي عن أبي صالح عن أبي هريرة قالوا يا رسول الله ذهب أهل الدثور بالدرجات والنعيم المقيم قال كيف ذاك قالوا صلوا كما صلينا وجاهدوا كما جاهدنا وأنفقوا من فضول أموالهم وليست لنا أموال قال أفلا أخبركم بأمر تدركون من كان قبلكم وتسبقون من جاء بعدكم ولا يأتي أحد بمثل ما جئتم به إلا من جاء بمثله تسبحون في دبر كل صلاة عشرا وتحمدون عشرا وتكبرون عشرا. تابعه عبيد الله بن عمر عن سمي ورواه ابن عجلان عن سمي ورجاء بن حيوة ورواه جرير عن عبد العزيز بن رفيع عن أبي صالح عن أبي الدرداء ورواه سهيل عن أبيه عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم.

١٢٥٦ - حدثنا محمد بن يوسف حدثنا سفيان

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

علی، مالک بن سعیر، ہشام، عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ آیت۔ ولا تجہر بصلاتک ولا تخافت بہا (یعنی نماز میں بہت بلند آواز سے نہ پڑھو اور نہ بالکل آہستہ) دعا کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

عثمان بن ابی شیبہ، جریر، منصور، ابووائل، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ نماز میں السلام علی اللہ، السلام علی فلان کہا کرتے تھے، ایک دن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے، جب تم میں سے کوئی نماز میں بیٹھے تو التحیات للہ سے الصالحین تک پڑھے، جب یہ کہے گا تو آسمان و زمین میں جتنے اللہ کے نیک بندے ہیں سب کو پہنچ جائے گا، اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ، پھر اس کے بعد جو ثنا چاہے اختیار کرے۔

نماز کے بعد دعا۔

اسحاق، یزید، ورقاء، سمی، ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! مالدار لوگ بلند درجے اور ہمیشہ رہنے والی نعمتیں لے گئے، آپ نے فرمایا یہ کیسے؟ لوگوں نے کہا جس طرح ہم نماز پڑھتے ہیں وہ بھی نماز پڑھتے ہیں اور جس طرح ہم جہاد کرتے ہیں وہ بھی جہاد کرتے ہیں اور اپنے زائد مال سے خرچ کرتے ہیں اور ہمارے پاس مال نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں کہ تم اپنے سے پہلے لوگوں کو پالو اور بعد والوں سے آگے بڑھ جاؤ اور تمہاری طرح کوئی عمل نہ لا سکے گا مگر وہ جو تمہاری طرح کرے، تم ہر نماز کے بعد دس بار سبحان اللہ، دس بار الحمد للہ اور دس بار اللہ اکبر کہو۔ عبید اللہ بن عمر نے سمی سے اس کی متابعت کی ہے اور ابن عجلان نے سمی اور رجاء بن حیوۃ سے روایت کی ہے اور جریر نے عبدالعزیز بن رفیع سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، اور سہیل نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی۔

محمد بن یوسف، سفیان، وراد کاتب مغیرہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت مغیرہ رضی اللہ

عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ الْمُغِيرَةُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ إِذَا سَلَّمَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ. وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُسَيَّبَ.

ترجمہ: ... نے حضرت معاویہ بن ابو سفیان کے نام خط میں لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سلام پھیرنے کے بعد یہ کہتے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لئے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! جو تو عطا فرمائے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جو تو روکے اسے کوئی دے نہیں سکتا اور کسی شان والے کی شان تیرے عذاب سے نہیں بچا سکتی۔ شعبہ نے منصور سے روایت کی کہ میں نے مسیب سے سنا۔

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَصَلِّ عَلَيْهِمْ

وَمَنْ خَصَّ أَخَاهُ بِالدُّعَاءِ دُونَ نَفْسِهِ وَقَالَ أَبُو مُوسَى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ أَبِي عَامِرٍ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهُ

جو اپنے مسلمان بھائی کیلئے دعا کرے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور ان کے لئے دعا کیجئے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! عبید ابو عامر کی مغفرت فرما۔ اے اللہ! عبد اللہ بن قیس کے گناہ بخش دے۔

١٢٥٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى سَلَمَةَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَيْ عَامِرُ لَوْ أَسْمَعْتَنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ فَنَزَلَ يَحْدُو بِهِمْ يُذَكِّرُ تَاللَّهِ لَوْلَا اللَّهُ مَا اهْتَدَيْنَا وَذَكَرَ شِعْرًا غَيْرَ هَذَا وَلَكِنِّي لَمْ أَحْفَظْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هَذَا السَّائِقُ قَالُوا عَامِرُ بْنُ الْأَكْوَعِ قَالَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ وَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْلَا مَتَّعْتَنَا بِهِ فَلَمَّا صَافَّ الْقَوْمَ قَاتَلُوهُمْ فَأُصِيبَ عَامِرٌ بِقَائِمَةِ سَيْفِ نَفْسِهِ فَمَاتَ فَلَمَّا أَمْسَوْا أَوْقَدُوا نَارًا كَثِيرَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذِهِ النَّارُ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ تُوقِدُونَ قَالُوا عَلَى حُمُرٍ إِنْسِيَّةٍ فَقَالَ أَهْرِيقُوا مَا فِيهَا وَكَسِّرُوهَا قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا نُهَرِيقُ مَا فِيهَا وَنَغْسِلُهَا قَالَ أَوْ ذَاكَ

یزید بن ابو عبید مولیٰ سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ خیبر کی طرف نکلے تو ایک شخص نے کہا: اے عامر! کیا ہی اچھا ہو کہ آپ ہمیں اپنے اشعار سنائیں۔ پس وہ اترے اور حدی پڑھ کر سنانے لگے کہ خدا کی قسم اگر اللہ تعالیٰ ہدایت نہ فرماتا تو ہم ہدایت نہ پاتے اور اس کے علاوہ اور بھی اشعار پڑھے جو مجھے یاد نہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ہانکنے والا کون ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ عامر بن اکوع۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کاش آپ ہمیں ان سے فائدہ اٹھانے دیتے۔ جب لوگ صف بستہ ہوئے تو حضرت عامر کو اپنی ہی تلوار کا زخم آیا جس کے سبب ان کا وصال ہو گیا۔ شام کے وقت لوگوں نے بہت زیادہ آگ جلائی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کیسی آگ ہے اور کس چیز کے لئے جلائی ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ پالتو گدھوں کے لئے۔ فرمایا کہ جو کچھ ہانڈیوں میں ہے اسے پھینک دو اور انہیں توڑ دو۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیوں نہ پھینک کر ہانڈیاں دھو لیں

١٢٥٨ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ رَجُلٌ بِصَدَقَةٍ قَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ فُلَانٍ فَأَتَاهُ أَبِي فَقَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى

١٢٥٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيرًا قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ وَهُوَ نُصُبٌ كَانُوا يَعْبُدُونَهُ يُسَمَّى الْكَعْبَةَ الْيَمَانِيَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي رَجُلٌ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَصَكَّ فِي صَدْرِي فَقَالَ اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا قَالَ فَخَرَجْتُ فِي خَمْسِينَ مِنْ أَحْمَسَ مِنْ قَوْمِي وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ فَانْطَلَقْتُ فِي عُصْبَةٍ مِنْ قَوْمِي فَأَتَيْتُهَا فَأَحْرَقْتُهَا ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ وَاللهِ مَا أَتَيْتُكَ حَتَّى تَرَكْتُهَا مِثْلَ الْجَمَلِ الْأَجْرَبِ فَدَعَا لِأَحْمَسَ وَخَيْلِهَا

١٢٦٠ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَسٌ خَادِمُكَ قَالَ اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ

١٢٦١ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقْرَأُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَحِمَهُ اللهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً أَسْقَطْتُهُنَّ فِي سُورَةِ كَذَا وَكَذَا

١٢٦٢ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْمًا فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّ هَذِهِ لَقِسْمَةٌ مَا أُرِيدَ بِهَا وَجْهُ اللهِ فَأَخْبَرْتُ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

النبي صلى الله عليه وسلم فغضب حتى رأيت الغضب في وجهه ثم قال يرحم الله موسى لقد أوذي بأكثر من هذا فصبر

باب ما يكره من السجع في الدعاء

١٢٦٣ حدثنا يحيى بن محمد بن السكن حدثنا حبان بن هلال أبو حبيب حدثنا هارون المقرئ حدثنا الزبير بن الخريت عن عكرمة عن ابن عباس قال حدث الناس كل جمعة مرة فإن أبيت فمرتين فإن أكثرت فثلاث مرار ولا تمل الناس هذا القرآن ولا ألفينك تأتي القوم وهم في حديث من حديثهم فتقص عليهم فتقطع عليهم حديثهم فتملهم ولكن أنصت فإذا أمروك فحدثهم وهم يشتهونه فانظر السجع من الدعاء فاجتنبه فإني عهدت رسول الله صلى الله عليه وسلم وأصحابه لا يفعلون إلا ذلك يعني لا يفعلون إلا ذلك الاجتناب

باب ليعزم المسألة فإنه لا مكره له

١٢٦٤ حدثنا مسدد حدثنا إسماعيل أخبرنا عبد العزيز عن أنس رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا دعا أحدكم فليعزم المسألة ولا يقولن اللهم إن شئت فأعطني فإنه لا مستكره له

١٢٦٥ حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يقولن أحدكم اللهم اغفر لي اللهم ارحمني إن شئت ليعزم المسألة فإنه لا مكره له

باب يستجاب للعبد ما لم يعجل

١٢٦٦ حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا

دی گئی۔ آپ ناراض ہوئے یہاں تک کہ میں نے چہرۂ انور پر غصہ کے آثار دیکھے۔ پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ پر رحم فرمائے کہ انہیں اس سے بھی زیادہ ستایا گیا لیکن انہوں نے صبر سے کام لیا۔

دعا میں قافیہ آرائی اچھی نہیں

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ لوگوں کو جمعے میں ایک بار وعظ سناؤ، اگر نہ مانو تو دو بار ایسا کیا جا سکتا ہے اور اگر بہت زیادہ چاہو تو تین بار اور ایسا نہ کرو کہ لوگ قرآن کریم سے اکتا جائیں اور میں تمہیں ایسا کرتے ہوئے نہ دیکھوں کہ لوگ اپنی کسی باہمی گفتگو میں مصروف ہوں اور تم ان کی بات کاٹ کر اپنی تقریر شروع کر دو کیونکہ وہ پریشان ہو کر رہ جائیں گے۔ بلکہ خاموشی اختیار کرو اور اگر وہ تم سے وعظ کرنے کو کہیں تو تقریر کرو جبکہ ان کی خواہش کو دیکھو اور دعا میں مقفیٰ عبارت سے ہمیشہ اجتناب کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو دیکھا کہ وہ ایسا نہیں کرتے تھے بلکہ ایسا کرنے سے اجتناب ہی فرماتے تھے۔

یقین کے ساتھ دعا کرے کیونکہ خدا پر کسی کا دباؤ نہیں ہے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو اسے چاہیے کہ یقینی سوال کرے اور یوں نہ کہے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے فلاں چیز عطا فرما دے کیونکہ خدا پر زور ڈالنے والا کوئی نہیں ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کوئی یوں دعا نہ کرے۔ اے اللہ اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے۔ اے اللہ اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما، بلکہ یقینی سوال کرے کیونکہ اسے مجبور کرنے والا کوئی نہیں۔

جلد بازی سے کام نہ لینے کی دعا قبول ہوتی ہے

ابو عبید مولیٰ ابن ازہر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ

مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ يَقُولُ دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي.

حدیث سے معلوم ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تک تم میں سے کوئی جلدی نہ کرے تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے لیکن یوں کہنے لگتا ہے کہ میں نے دعا کی لیکن قبول نہ ہوئی۔

بَابُ (٦٠) رَفْعِ الْأَيْدِي فِي الدُّعَاءِ

وَقَالَ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ وَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ وَقَالَ الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَشَرِيكٍ سَمِعَا أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ.

دعا میں ہاتھوں کا اٹھانا

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی۔ حضرت ابن عمر کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ اٹھا کر کہا: اے اللہ! میں تیری بارگاہ میں اس سے بری ہوں جو خالد نے کیا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی۔

بَابُ (٦١) الدُّعَاءِ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةِ

١٢٩٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ اللهَ أَنْ يَسْقِيَنَا فَتَغَيَّمَتِ السَّمَاءُ وَمُطِرْنَا حَتَّى مَا كَادَ الرَّجُلُ يَصِلُ إِلَى مَنْزِلِهِ فَلَمْ تَزَلْ تُمْطَرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ فَقَامَ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ فَقَالَ ادْعُ اللهَ أَنْ يَصْرِفَهُ عَنَّا فَقَدْ غَرِقْنَا فَقَالَ اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَجَعَلَ السَّحَابُ يَتَقَطَّعُ حَوْلَ الْمَدِينَةِ وَلَا يُمْطِرُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ.

دعا میں قبلہ رو ہونا ضروری نہیں

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک دفعہ جمعہ کے دن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے تو ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ ہم پر بارش برسائے۔ پس آسمان پر بادل چھا گئے اور بارش ہونے لگی یہاں تک کہ قریب تھا کہ آدمی اپنے گھر نہ پہنچ سکے۔ اگلے جمعہ تک بارش برستی رہی۔ وہی آدمی یا کوئی دوسرا کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ بارش کو ہم سے پھیر دے کیونکہ ہم غرق ہو رہے ہیں۔ آپ نے دعا کی: اے اللہ! ہمارے اردگرد برسا اور ہم پر نہ برسا۔ پس بادل مدینہ منورہ کے اردگرد چھٹ گئے اور مدینہ منورہ میں بارش نہ ہوئی۔

بَابُ (٦٢) الدُّعَاءِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ

١٢٩٨ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هَذَا الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِي فَدَعَا وَاسْتَسْقَى ثُمَّ

قبلہ رو ہو کر دعا کرنا

عباد بن تمیم نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بارش کی دعا مانگنے کے لئے عید گاہ کی طرف تشریف لے گئے۔ چنانچہ آپ نے بارش کے لئے دعا مانگی پھر قبلہ رو ہو گئے اور آپ نے

استقبل القبلة وقلب رداءه.

اپنی چادر الٹ دی۔

باب ۶۲۳ دعوة النبي صلى الله عليه وسلم لخادمه بطول العمر وبكثرة ماله

حضور کا اپنے خادم کے لئے لمبی عمر اور مال بڑھنے کی دعا کرنا

۱۲۶۹ - حدثنا عبد الله بن أبي الأسود حدثنا حرمي حدثنا شعبة عن قتادة عن أنس رضي الله عنه قال قالت أمي يا رسول الله خادمك أنس ادع الله له قال اللهم أكثر ماله وولده وبارك له فيما أعطيته.

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میری والدہ ماجدہ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ اپنے خادم انس کے لئے دعا کیجئے۔ آپ نے دعا کی: "اے اللہ اس کے مال و اولاد کو زیادہ کر دے اور جو اسے عطا فرمایا ہے اس میں برکت دے۔"

باب ۶۲۴ الدعاء عند الكرب

تکلیف کے وقت کی دعا۔

۱۲۷۰ - حدثنا مسلم بن إبراهيم حدثنا هشام حدثنا قتادة عن أبي العالية عن ابن عباس رضي الله عنهما قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يدعو عند الكرب لا إله إلا الله العظيم الحليم لا إله إلا الله رب السماوات والأرض رب العرش العظيم.

ابو العالیہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تکلیف کے وقت یوں دعا کرتے: "نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ جو عظمت اور علم والا ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور عرش عظیم کا رب ہے۔"

۱۲۷۱ - حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن هشام بن أبي عبد الله عن قتادة عن أبي العالية عن ابن عباس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول عند الكرب لا إله إلا الله العظيم الحليم لا إله إلا الله رب العرش العظيم لا إله إلا الله رب السماوات ورب الأرض ورب العرش الكريم. وقال وهب حدثنا شعبة عن قتادة مثله.

قتادہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تکلیف کے وقت یوں دعا کیا کرتے: "نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ جو عظمت و حکمت والا ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ جو عرش عظیم کا رب ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور عزت والے عرش کا رب ہے۔"

باب ۶۲۵ التعوذ من جهد البلاء

سخت مصیبت سے پناہ مانگنا

۱۲۷۲ - حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان حدثني سمي عن أبي صالح عن أبي هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتعوذ من جهد البلاء ودرك الشقاء وسوء القضاء وشماتة الأعداء. قال سفيان الحديث ثلاث زدت أنا واحدة لا أدري أيتهن هي.

ابو صالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سخت مصیبت، بدبختی کے آنے، بری تقدیر اور دشمنوں کے طعن و تشنیع سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ سفیان ثوری کا بیان ہے کہ حدیث میں تین باتوں کا ذکر تھا، ایک کا میں نے اضافہ کر دیا لیکن مجھے معلوم نہیں کہ وہ کون سی ہے۔

باب دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى

حضور کا رفیق اعلیٰ سے ملنے کی اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا

١٢٤٣ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فِي رِجَالٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ لَنْ يُقْبَضَ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرَ فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِي غُشِيَ عَلَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ أَفَاقَ فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى قُلْتُ إِذًا لَا يَخْتَارُنَا وَعَلِمْتُ أَنَّهُ الْحَدِيثُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا وَهُوَ صَحِيحٌ قَالَتْ فَكَانَتْ تِلْكَ آخِرَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا اللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى.

ابن شہاب کہتے ہیں کہ سعید بن مسیب اور عروہ بن زبیر نے بہت اہل علم کے مجمع میں بتایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ کسی نبی کی اس وقت تک روح قبض نہیں کی گئی جب تک کہ اسے جنت میں اس کا ٹھکانا نہ دکھا دیا گیا اور پھر اختیار دیا گیا۔ جب آپ بیمار پڑے اور آپ کا سر مبارک میری ران پر تھا اور آپ پر کچھ دیر بے ہوشی رہی۔ جب افاقہ ہوا تو آپ نے چھت کی طرف دیکھا اور کہا: اللّٰہم الرفیق الاعلیٰ۔ میں سمجھ گئی کہ اب آپ ہمیں پسند نہیں فرماتے اور میں جان گئی کہ یہ وہی بات ہے جو آپ ہم سے فرمایا کرتے تھے اور وہ صحیح ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ آپ نے جو آخری کلام فرمایا وہ یہی تھا: اللّٰہم الرفیق الاعلیٰ۔

بَابُ الدُّعَاءِ بِالْمَوْتِ وَالْحَيَاةِ

موت اور زندگی کی دعا کرنا

١٢٤٤ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ أَتَيْتُ خَبَّابًا وَقَدِ اكْتَوَى سَبْعًا قَالَ لَوْلَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ.

قیس بن ابی حازم کا بیان ہے کہ میں حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہوں نے سات داغ لگوائے ہوئے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ فرماتے تو آج میں ضرور اس کی دعا کرتا۔

١٢٤٥ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ أَتَيْتُ خَبَّابًا وَقَدِ اكْتَوَى سَبْعًا فِي بَطْنِهِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لَوْلَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ.

قیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا جبکہ انہوں نے اپنے پیٹ میں داغ لگوائے ہوئے تھے کہ اگر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں موت کی دعا مانگنے سے منع نہ فرمایا ہوتا تو میں اس کی دعا کرتا۔

١٢٤٦ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ مُتَمَنِّيًا لِلْمَوْتِ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ أَحْيِنِي مَا

عبدالعزیز بن صہیب نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص تکلیف کے باعث موت کی تمنا نہ کرے۔ اگر چارۂ کار نہ ہو تو یوں کہنا چاہیے: اے اللہ! مجھے اس وقت تک زندہ رکھ

كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي

بَابُ الدُّعَاءِ لِلصِّبْيَانِ بِالْبَرَكَةِ وَمَسْحِ رُؤُوسِهِمْ. وَقَالَ أَبُو مُوسَى وُلِدَ لِي غُلَامٌ وَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ

١٢٧٧ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنِ الْجَعْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجِعٌ فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِهِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ.

١٢٧٨ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي عَقِيلٍ أَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ بِهِ جَدُّهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ هِشَامٍ مِنَ السُّوقِ أَوْ إِلَى السُّوقِ فَيَشْتَرِي الطَّعَامَ فَيَلْقَاهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ عُمَرَ فَيَقُولَانِ أَشْرِكْنَا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَعَا لَكَ بِالْبَرَكَةِ فَرُبَّمَا أَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ فَيَبْعَثُ بِهَا إِلَى الْمَنْزِلِ.

١٢٧٩ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ وَهُوَ الَّذِي مَجَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ وَهُوَ غُلَامٌ مِنْ بِئْرِهِمْ.

١٢٨٠ ـ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِالصِّبْيَانِ فَيَدْعُو لَهُمْ فَأُتِيَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَتْبَعَهُ إِيَّاهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ.

جب تک زندگی میرے لئے بہتر ہے اور مجھے وفات دے جب کہ وفات میرے لئے بہتر ہو۔

بچوں کیلئے برکت کی دعا مانگنا اور انکے سر پر ہاتھ پھیرنا۔

حضرت ابو موسیٰ کا بیان ہے کہ میرے گھر بیٹا پیدا ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے لئے برکت کی دعا کی۔

جعد بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری خالہ جان مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئیں اور عرض گزار ہوئیں۔ یا رسول اللہ! میرا بھانجا بیمار ہے چنانچہ آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لئے برکت کی دعا کی پھر آپ نے وضو فرمایا تو میں نے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی پیا پھر میں آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا پھر میں نے آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت دیکھی جو چھپر کھٹ کی گھنڈی جیسی تھی۔

سعید بن ابو ایوب نے ابو عقیل سے روایت کی ہے کہ ان کے جد امجد حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہیں لے کر بازار کی طرف جاتے تاکہ غلہ خریدیں تو ان کی حضرت ابن زبیر اور ابن عمر سے ملاقات ہوتی۔ چنانچہ وہ حضرات کہتے کہ ہمیں بھی شریک کر لیجئے کیونکہ آپ کے لئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے برکت کی دعا کی تھی۔ بعض اوقات تو ایسا ہی ہوتا کہ پورا اونٹ اناج سے لدا ہوا نفع میں مل جاتا جسے وہ اپنے گھر واپس بھیج دیتے۔

عبدالعزیز بن عبداللہ، ابراہیم بن سعد، صالح بن کیسان، ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے محمود بن ربیع نے بتایا کہ جن کے منہ پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے کنوئیں کا پانی لے کر کلی کی تھی جبکہ وہ بچے تھے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بچے لائے جاتے تو آپ ان کے لئے دعا کرتے۔ چنانچہ ایک بچہ لایا گیا اس نے آپ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا۔ پس آپ نے پانی منگوا کر اس پر بہا دیا اور اسے نہ دھویا۔

۱۲۸۱ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَسَحَ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى سَعْدًا يُوتِرُ بِرَكْعَةٍ

زہری کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جن کے چہرے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ پھیرا تھا کہا کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص کو ایک وتر پڑھتے ہوئے دیکھا۔

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضور پر درود بھیجنا

۱۲۸۲ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى قَالَ لَقِيَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ أَلَا أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ قَالَ فَقُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے تو انہوں نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایک تحفہ نہ دوں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! آپ کی خدمت میں سلام عرض کرنا تو ہمیں معلوم ہے لیکن ہم آپ پر درود کیسے بھیجا کریں؟ فرمایا کہ یوں کہا کرو۔ اے اللہ! درود بھیج حضرت محمد مصطفیٰ پر اور ان کی آل پر جیسے تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم کی آل پر، بیشک تو تعریف کیا ہوا بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! برکت دے حضرت محمد مصطفیٰ کو اور ان کی آل کو جیسے تو نے برکت دی حضرت ابراہیم کی آل کو، بیشک تو تعریف کیا ہوا بزرگی والا ہے۔

۱۲۸۳ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّي قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ

عبداللہ بن خباب کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! آپ پر سلام کرنا تو یہ ہے لیکن ہم درود کیسے بھیجیں؟ فرمایا کہ یوں کہا کرو۔ اے اللہ! محمد مصطفیٰ پر درود بھیج جو تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں جیسے تو نے حضرت ابراہیم پر درود بھیجی اور حضرت محمد مصطفیٰ کو برکت دے اور ان کی آل کو جیسے تو نے حضرت ابراہیم اور ان کی آل کو برکت دی۔

بَابٌ هَلْ يُصَلَّى عَلَى غَيْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَهُمْ

کیا حضور کے سوا دوسروں پر درود بھیجے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور ان کے حق میں دعائے خیر کرو بیشک تمہاری دعا ان کے دلوں کا چین ہے (سورۃ التوبہ، آیت ۱۰۳)

۱۲۸۴ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ إِذَا أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَتِهِ قَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ فَأَتَاهُ أَبِي بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى

عمرو بن مرہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں صدقہ لے کر حاضر ہوتا تو آپ کہتے: اے اللہ! اس پر رحمت فرما۔ چنانچہ میرے والد صدقہ لے کر حاضر ہوئے تو آپ نے کہا: اے اللہ! ابی اوفیٰ کی آل پر رحمت نازل فرما۔

۱۳۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ أَنَّهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔

عمرو بن سُلیم زرقی کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ وہ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ ہم آپ پر درود کس طرح پڑھا کریں؟ فرمایا کہ یوں پڑھا کرو۔ اے خدا! محمد مصطفےٰ پر اور ان کی ازواج مطہرات اور اولاد پر رحمت بھیج جیسے تو نے آل ابراہیم پر رحمت بھیجی اور محمد مصطفےٰ کو برکت دے اور آپ کی ازواج اور اولاد کو جیسے تو نے آل ابراہیم کو برکت دی، بیشک تو تعریف کے لائق اور بزرگی والا ہے۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آذَيْتُهُ فَاجْعَلْهُ لَهُ زَكَاةً وَرَحْمَةً۔

حضور نے دعا کی کہ جس کو میں نے تکلیف دی اسے کفارہ اور رحمت بنا دے

۱۳۸۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ سَبَبْتُهُ فَاجْعَلْ ذَلِكَ لَهُ قُرْبَةً إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے سنا کہ اے اللہ اگر صاحبِ ایمان کے حق میں سے نامناسب لفظ نکلا ہو تو قیامت کے روز اسے اپنے قرب کا ذریعہ بنا دینا۔

بَابُ التَّعَوُّذِ مِنَ الْفِتَنِ

فتنوں سے پناہ مانگنا

۱۳۸۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَحْفَوْهُ الْمَسْأَلَةَ فَغَضِبَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ لَا تَسْأَلُونِي الْيَوْمَ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا بَيَّنْتُهُ لَكُمْ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ يَمِينًا وَشِمَالًا فَإِذَا كُلُّ رَجُلٍ لَافٌّ رَأْسَهُ فِي ثَوْبِهِ يَبْكِي فَإِذَا رَجُلٌ كَانَ إِذَا لَاحَى الرِّجَالَ يُدْعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ أَبِي قَالَ حُذَافَةُ ثُمَّ أَنْشَأَ عُمَرُ فَقَالَ رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ كَالْيَوْمِ قَطُّ إِنَّهُ صُوِّرَتْ لِي الْجَنَّةُ وَالنَّارُ حَتَّى رَأَيْتُهُمَا دُونَ الْحَائِطِ وَكَانَ قَتَادَةُ يَذْكُرُ عِنْدَ هَذَا الْحَدِيثِ

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوالوں کی بھرمار کر کے سوالات کا سلسلہ دراز کر دیا تو آپ ناراض ہوئے اور منبر پر بیٹھ کر آپ نے فرمایا: آج تم مجھ سے کسی بات کی بابت نہیں پوچھو گے جس کو میں نہیں بتاؤں۔ میں نے دائیں بائیں دیکھا تو ہر شخص کپڑے میں اپنا سر لپیٹے رو رہا تھا۔ پھر ایک شخص جس کو لوگ اس کے باپ کے سوا دوسرے کی جانب نسبت کرتے تھے عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ فرمایا حذافہ۔ پھر حضرت عمر گویا ہوئے: ہم اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہیں اور فتنوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے آج کی طرح بھلائی اور برائی کبھی نہیں دیکھی، بیشک جنت اور دوزخ میرے سامنے کر دی گئیں۔ یہاں تک کہ میں نے انہیں اس دیوار کے پرے دیکھا۔ قتادہ اس حدیث

هٰذِهِ الْاٰيَةَ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۔ — کہ یہ آیت نازل ہوئی: اے ایمان والو! ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بری لگیں (سورۃ المائدہ، آیت ۱۰۱)

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے پیدا ہونے سے قیامت تک کی تمام باتیں بتا دی گئیں اور ان کی خبر تا قیامت ہونے والی ہر بات آپ پر ظاہر تھی۔ اسی لیے بار بار صحابہ کرام کے سامنے اعلان فرمایا اور سوال کرنے کے لیے کہا — اس پر ایک صحابی نے سوال کیا کہ حضور میرا باپ کون ہے؟ یہ ایسا سوال ہے جس کا علم انسانوں کو یقینی طور پر نہیں ہوتا ... لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتا دیا کہ تمہارا باپ حذافہ ہے۔ سبحان اللہ! یہ ہے نبی کا علم۔

پھر یہ سوال بھی ... کہ ایک نے پوچھا میرا ٹھکانا کہاں ہوگا؟ آپ نے جواب دیا کہ جہنم میں — معلوم ہوا کہ اللہ کے حبیب ہر آدمی کے ٹھکانے کو بھی جانتے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ نے ایک دفعہ صحابہ کرام کو ... کتاب میں ... تمام جنتیوں اور دوزخیوں کی تعداد ... بتا دی تھی — لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کی وسعت ... آیات و احادیث کے مفہوم ... کو کھینچ تان کر ... اپنا ... بنانا شان رسالت کے خلاف ... اور مسلمانوں کی گمراہی ... ہی کا کام ہے لیکن اس رسول دشمنی سے اپنی عاقبت خراب کرنے کے سوا حاصل کچھ نہیں ہو سکتا۔ خدائے ذوالمنن تمام دشمنان اسلام کو ہدایت نصیب کرے۔ آمین۔

باب ۴۲ التَّعَوُّذُ مِنْ غَلَبَةِ الرِّجَالِ

لوگوں کے غالب آجانے سے پناہ مانگنا

۱۲۰۸ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِيْ طَلْحَةَ الْتَمِسْ لَنَا غُلَامًا مِّنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِيْ فَخَرَجَ بِيْ أَبُوْ طَلْحَةَ يُرْدِفُنِيْ وَرَاءَهُ فَكُنْتُ أَخْدُمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا نَزَلَ فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ يُكْثِرُ أَنْ يَقُوْلَ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ فَلَمْ أَزَلْ أَخْدُمُهُ حَتّٰى أَقْبَلْنَا مِنْ خَيْبَرَ وَأَقْبَلَ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ قَدْ حَازَهَا فَكُنْتُ أَرَاهُ يُحَوِّيْ وَرَاءَهُ بِعَبَاءَةٍ أَوْ بِكِسَاءٍ ثُمَّ يُرْدِفُهَا وَرَاءَهُ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَعٍ ثُمَّ

عمرو بن ابو عمرو مولیٰ مطلب بن عبداللہ بن حنطب نے حضرت انس بن مالک سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابو طلحہ سے فرمایا کہ اپنے لڑکوں میں سے ایک لڑکا میری خدمت کے لیے تلاش کرو۔ چنانچہ حضرت ابو طلحہ مجھے سواری پر اپنے پیچھے بٹھا کر لے گئے۔ پس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا جب آپ کہیں قیام فرماتے۔ میں آپ کو اکثر یہ کہتے ہوئے سنتا: اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں فکر اور غم سے، عاجزی اور سستی سے، بخل اور بزدلی سے، قرض کے بوجھ اور لوگوں کے غلبے سے۔ میں برابر آپ کی خدمت میں رہا یہاں تک کہ ہم خیبر سے لوٹے اور آپ حضرت صفیہ بنت حیی کو ساتھ لائے جنہیں آپ نے اپنے لیے منتخب فرمایا تھا۔ چنانچہ میں دیکھتا تھا کہ آپ نے چادر یا کمبل سے پیچھے ان کے لیے پردہ سا کر رکھا تھا یہاں تک کہ جب صہباء کے مقام پر پہنچے تو آپ نے ایک

أرسلني فدعوت رجالا فأكلوا وكان ذلك بنائه بها ثم أقبل حتى بدا له أحد فقال هذا جبيل يحبنا ونحبه فلما أشرف على المدينة قال اللهم إني أحرم ما بين جبليها مثل ما حرم به إبراهيم مكة، اللهم بارك لهم في مدهم وصاعهم.

چمڑے کے دسترخوان پر ولیمہ تیار کیا، پھر لوگوں کو بلانے کے لیے مجھے بھیجا، چنانچہ لوگوں نے کھانا کھایا اور یہی آپ کی دعوتِ ولیمہ تھی۔ پھر آپ آگے بڑھے یہاں تک کہ کوہِ احد نظر آنے لگا تو فرمایا کہ یہ پہاڑی ہم سے محبت رکھتی ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔ جب مدینہ منورہ دکھائی دیا تو آپ نے کہا: اے اللہ! میں ان دونوں پہاڑوں کے درمیان کی جگہ کو حرم بناتا ہوں جیسے حضرت ابراہیم نے مکہ کو [illegible]

ف: یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۱۹۹۰، ۱۹۹۹ اور ۱۲۹۱ میں بھی مروی ہے۔ اس حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کو حرم بنا دیا تھا۔ جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم بنا دیا تھا۔ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اور خلیل کو تحلیل و تحریم یعنی حلال اور حرام قرار دینے کا اختیار بھی مرحمت فرمایا تھا۔ اس بارے میں تفصیل حاشیہ پیچھے گزر چکا ہے، وہاں ملاحظہ فرما لیا جائے۔

باب التعوذ من عذاب القبر

۱۲۸۹ حدثنا الحميدي حدثنا سفيان حدثنا موسى بن عقبة قال سمعت أم خالد بنت خالد قال ولم أسمع أحدا سمع من النبي صلى الله عليه وسلم غيرها قالت سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يتعوذ من عذاب القبر.

عذابِ قبر سے پناہ مانگنا

موسیٰ بن عقبہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت اُمِ خالد بنت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا۔ انہوں نے فرمایا کہ میرے سوا کسی نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نہیں سنی۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے سنا کہ آپ عذابِ قبر سے پناہ مانگ رہے تھے۔

۱۲۹۰ حدثنا آدم حدثنا شعبة حدثنا عبد الملك عن مصعب كان سعد يأمر بخمس ويذكرهن عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه كان يأمر بهن اللهم إني أعوذ بك من البخل وأعوذ بك من الجبن وأعوذ بك أن أرد إلى أرذل العمر وأعوذ بك من فتنة الدنيا يعني فتنة الدجال وأعوذ بك من عذاب القبر.

عبدالملک بن عمیر نے مصعب بن سعد سے روایت کی ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیں پانچ باتوں کا حکم دیتے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کا حکم فرمایا کرتے: اے اللہ! میں بخل سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں بزدلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں انتہائی ضعیفی کی عمر تک لوٹنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں دنیا کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں یعنی دجال کے فتنے سے اور میں عذابِ قبر سے۔

۱۲۹۱ حدثنا عثمان بن أبي شيبة حدثنا جرير عن منصور عن أبي وائل عن مسروق عن عائشة قالت دخلت علي عجوزان من عجز يهود المدينة فقالتا لي إن أهل القبور يعذبون في قبورهم فكذبتهما ولم أنعم أن أصدقهما فخرجتا ودخل علي النبي صلى الله عليه وسلم فقلت له

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ مدینہ منورہ کے یہودیوں کی دو بوڑھی عورتیں میرے پاس آئیں تو ان دونوں نے مجھ سے کہا کہ قبر والوں کو ان کی قبروں میں عذاب دیا جاتا ہے تو میں نے انہیں جھٹلایا اور ان کے فرمان کی تصدیق نہیں کی تو وہ چلی گئیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لے آئے۔ میں عرض گزار ہوئی

رسول الله [illegible] فقال صدقتا
إنهم يعذبون عذابا تسمعه البهائم كلها فما
رأيته بعد في صلاة إلا يتعوذ من عذاب القبر.

باب التعوذ من فتنة المحيا والممات.

۱۲۹۲ـ حدثنا مسدد حدثنا المعتمر قال سمعت أبي قال سمعت أنس بن مالك رضي الله عنه يقول كان نبي الله صلى الله عليه وسلم يقول اللهم إني أعوذ بك من العجز والكسل والجبن والهرم وأعوذ بك من عذاب القبر وأعوذ بك من فتنة المحيا والممات.

باب التعوذ من المأثم والمغرم.

۱۲۹۳ـ حدثنا معلى بن أسد حدثنا وهيب عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة رضي الله عنها أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يقول اللهم إني أعوذ بك من الكسل والهرم والمأثم والمغرم ومن فتنة القبر وعذاب القبر ومن فتنة النار وعذاب النار ومن شر فتنة الغنى وأعوذ بك من فتنة الفقر وأعوذ بك من فتنة المسيح الدجال اللهم اغسل عني خطاياي بماء الثلج والبرد ونق قلبي من الخطايا كما نقيت الثوب الأبيض من الدنس وباعد بيني وبين خطاياي كما باعدت بين المشرق والمغرب.

باب الاستعاذة من الجبن والكسل.

۱۲۹۴ـ حدثنا خالد بن مخلد حدثنا سليمان قال حدثني عمرو بن أبي عمرو قال سمعت أنسا قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يقول اللهم إني أعوذ بك من الهم والحزن والعجز والكسل والجبن والبخل وضلع الدين وغلبة الرجال.

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے [illegible] آپ نے فرمایا
ان دونوں نے سچ کہا ہے، بیشک انہیں ایسا عذاب ہوتا ہے جسے سارے جانور سنتے ہیں۔
اس کے بعد میں نے آپ کو ہر نماز میں عذاب قبر سے پناہ مانگتے دیکھا۔

زندگی اور موت کے فتنے سے پناہ مانگنا

ترجمہ: معتمر نے اپنے والد ماجد سے سنا اور انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوں دعا کیا کرتے: اے اللہ! میں عاجزی، سستی، بزدلی، ضعیفی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اور میں عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں زندگی اور موت کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

گناہ اور قرض سے پناہ مانگنا

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوں دعا کیا کرتے: اے اللہ! میں سستی، ضعیفی، گناہ، قرض، فتنہ قبر، عذاب قبر، فتنہ دوزخ، عذاب دوزخ اور امیری کے فتنے کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں محتاجی کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو برف اور اولے کے پانی سے دھو دے اور میرے دل کو گناہوں سے صاف کر دے جیسے تو نے سفید کپڑے کو میل کچیل سے پاک کیا اور میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنی دوری کر دے جتنی مشرق اور مغرب کے درمیان تو نے دوری کی ہے۔

بزدلی اور سستی سے پناہ مانگنا

عمرو بن ابو عمرو کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوں دعا کرتے: اے اللہ! میں فکر و غم سے، عاجزی اور سستی سے، بزدلی اور بخل سے، قرض کے بوجھ اور لوگوں کے غلبہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

بَابُ التَّعَوُّذِ مِنَ الْبُخْلِ. الْبُخْلُ وَالْبَخَلُ وَاحِدٌ مِثْلُ الْحُزْنِ وَالْحَزَنِ

١٢٩٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى حَدَّثَنِي غُنْدَرٌ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُصْعَبِ
ابْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
كَانَ يَأْمُرُ بِهَؤُلَاءِ الْخَمْسِ وَيُحَدِّثُهُنَّ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ
وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ
الْعُمُرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَأَعُوذُ بِكَ
مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ أَرْذَلِ الْعُمُرِ أَرَاذِلُنَا أَسْقَاطُنَا

١٢٩٦ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ
عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ
مِنَ الْكَسَلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ
الْهَرَمِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ

بَابُ الدُّعَاءِ بِرَفْعِ الْوَبَاءِ وَالْوَجَعِ

١٢٩٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ حَبِّبْ
إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَمَا حَبَّبْتَ إِلَيْنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ وَانْقُلْ حُمَّاهَا
إِلَى الْجُحْفَةِ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا وَصَاعِنَا

١٢٩٨ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ
سَعْدٍ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ عَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ شَكْوَى أَشْفَيْتُ
مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَلَغَ بِي مَا تَرَى

بخل سے پناہ مانگنا

البخل اور البخل ایک ہیں جیسے الحزن اور الحزن

عبد الملک بن عمیر نے مصعب بن سعد سے روایت کی
ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان پانچ باتوں
کا حکم دیتے اور انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سے روایت کرتے تھے۔ اے اللہ! میں بخل سے تیری پناہ
چاہتا ہوں اور میں بزدلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور انتہائی
ضعیفی کی طرف لوٹ جانے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور
میں دنیا کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں عذاب
قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں

بہت ہی ضعیفی کی عمر سے پناہ مانگنا

اَرذلنا سے نکمّے لوگ

عبد العزیز بن صہیب کا بیان ہے کہ حضرت انس بن
مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پناہ مانگتے ہوئے کہا کرتے
تھے۔ اے اللہ! میں سستی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور
بزدلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور انتہائی ضعیفی سے تیری
پناہ چاہتا ہوں اور بخل سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

دعا وبا اور مصیبت کو دور کر دیتی ہے

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا
کی۔ اے خدا! ہمارے دلوں میں مدینہ منورہ کی محبت ڈال دے جیسے
تو نے مکہ مکرمہ کی محبت ہمارے دلوں میں ڈالی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ اور
اس کے بخار کو جحفہ کی طرف پھیر دے۔ اے اللہ! ہمیں اس کے مد

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ
حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے میری عیادت فرمائی۔ تکلیف کے باعث میں موت کے منہ
تک پہنچ گیا تھا میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! جتنی مجھے تکلیف
ہے وہ آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں جبکہ میں ایک مالدار آدمی ہوں اور ایک

مِنَ الْوَجَعِ وَأَنَا ذُو مَالٍ وَلَا يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ لِي وَاحِدَةٌ أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي؟ قَالَ لَا، قُلْتُ فَبِشَطْرِهِ؟ قَالَ الثُّلُثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ ذُرِّيَّتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أُجِرْتَ حَتَّى مَا تَجْعَلُ فِي فِي امْرَأَتِكَ. قُلْتُ أَأُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِي؟ قَالَ إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا ازْدَدْتَ دَرَجَةً وَرِفْعَةً وَلَعَلَّكَ تُخَلَّفُ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ اللَّهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ لَكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ قَالَ سَعْدٌ رَثَى لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَنْ تُوُفِّيَ بِمَكَّةَ

بیٹی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں، تو کیا میں اپنے دو تہائی مال کو خیرات کر دوں؟ فرمایا کہ نہیں۔ میں عرض گزار ہوا کہ آدھا؟ فرمایا کہ نہیں۔ عرض گزار ہوا کہ تہائی؟ فرمایا کہ تہائی بھی بہت ہے، اگر تم اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ جاؤ تو یہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں تنگ دست چھوڑو اور وہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلاتے پھریں، اور تم رضائے الٰہی کے لئے جو کچھ خرچ کرو گے اس کا ثواب ملے گا یہاں تک کہ جو لقمہ اپنی بیوی کے منہ میں ڈالو اس کا بھی۔ میں عرض گزار ہوا کہ کیا میں اپنے ساتھیوں سے پیچھے رہ جاؤں گا؟ فرمایا اگر تم پیچھے رہ گئے تو جو عمل رضائے الٰہی کے لئے کرو گے اس سے درجہ اور رفعت بڑھے گی، اور شاید تم پیچھے رہو یہاں تک کہ تم سے کچھ لوگوں کو نفع پہنچے اور کچھ کو نقصان۔ اے اللہ! میرے اصحاب کی ہجرت پوری فرما اور انہیں ایڑیوں کے بل نہ لوٹا، لیکن بیچارے سعد بن خولہ۔ حضرت سعد نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے مکہ میں وفات پانے پر اظہار افسوس فرمایا۔

بَابُ الْاِسْتِعَاذَةِ مِنْ أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَفِتْنَةِ النَّارِ

باب ـ نکمی عمر، دنیا اور دوزخ کے فتنے سے پناہ مانگنا

۱۲۹۹ ـ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ مُصْعَبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ تَعَوَّذُوا بِكَلِمَاتٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ

حضرت مصعب اپنے والد ماجد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرمایا کہ ان کلمات کے ساتھ پناہ مانگا کرو جن کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پناہ مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں بزدلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور بخل سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور نکمی عمر کی طرف لوٹ جانے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور دنیا کے فتنے اور عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

۱۳۰۰ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَأْثَمِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ

حضرت ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے، انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوں دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں سستی، بڑھاپے، قرض کے بوجھ اور گناہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میں عذاب نار، فتنہ نار، فتنہ قبر اور عذاب قبر، مالداری کے فتنے کے شر اور محتاجی کے فتنے کے شر اور مسیح دجال کے فتنے کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو برف اور اولوں کے پانی سے دھو دے اور میرے دل کو گناہوں سے اس طرح صاف کر

الأبيض من الدنس وباعد بيني وبين خطاياي كما باعدت بين المشرق والمغرب

سے سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کر دیا جاتا ہے نیز میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنی دوری کر دے جتنی دوری تو نے مشرق و مغرب کے درمیان کی ہے۔

باب ۲۸۲ الاستعاذة من فتنة الغنى

دولت مندی کے فتنے سے پناہ مانگنا

۱۳۰۱۔ حدثنا موسى بن اسماعيل حدثنا سلام بن أبي مطيع عن هشام عن أبيه عن خالته أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يتعوذ. اللهم إني أعوذ بك من فتنة النار ومن عذاب النار وأعوذ بك من فتنة القبر وأعوذ بك من عذاب القبر وأعوذ بك من فتنة الغنى وأعوذ بك من فتنة الفقر وأعوذ بك من فتنة المسيح الدجال.

عروہ بن زبیر نے اپنی خالہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوں پناہ مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں فتنہ جہنم اور عذاب جہنم سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور دولت مندی کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور مفلسی کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ۔

باب ۲۸۳ التعوذ من فتنة الفقر

مفلسی کے فتنے سے پناہ مانگنا

۱۳۰۲۔ حدثنا محمد أخبرنا أبو معاوية أخبرنا هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة رضي الله عنها قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يقول اللهم إني أعوذ بك من فتنة النار وعذاب النار وفتنة القبر وعذاب القبر وشر فتنة الغنى وشر فتنة الفقر. اللهم إني أعوذ بك من شر فتنة المسيح الدجال. اللهم اغسل قلبي بماء الثلج والبرد ونق قلبي من الخطايا كما نقيت الثوب الأبيض من الدنس وباعد بيني وبين خطاياي كما باعدت بين المشرق والمغرب.

اللهم إني أعوذ بك من الكسل والمأثم والمغرم

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوں دعا کرتے: اے اللہ! میں فتنہ جہنم، فتنہ قبر، عذاب جہنم، عذاب قبر، فتنہ دولت مندی کی برائی، فتنہ مفلسی کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میں مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میرے دل کو برف اور اولے کے پانی سے یوں صاف کر دے جیسے تو نے سفید کپڑے کو میل سے صاف کر دیا ہے نیز میرے گناہوں اور میرے درمیان اتنا فاصلہ کر دے جتنا تو نے مشرق و مغرب کے درمیان فاصلہ کیا ہے۔

اے اللہ! میں سستی اور گناہ اور قرض سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

باب ۲۸۴ الدعاء بكثرة المال مع البركة

کثرت مال اور برکت کی دعا کرنا

۱۳۰۳۔ حدثني محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة قال سمعت قتادة عن أنس عن أم سليم أنها قالت يا رسول الله أنس خادمك ادع الله له قال اللهم أكثر ماله وولده وبارك له فيما أعطيته. وعن هشام بن زيد سمعت أنس

حضرت انس کا بیان ہے کہ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ! انس آپ کا خادم ہے، اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے۔ آپ نے دعا کی: اے اللہ! اس کے مال و اولاد میں کثرت کر اور اس میں اسے برکت دے جو اسے عطا فرمایا ہے۔ ہشام بن زید کا بیان ہے کہ

بْنَ مَالِكٍ مِثْلَهُ.

١٣٠٤ - حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ
عَنْهُ قَالَ قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ أَنَسٌ خَادِمُكَ قَالَ اللّٰهُمَّ
أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ.

بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْاِسْتِخَارَةِ

١٣٠٥ - حَدَّثَنَا مُطَرِّفُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَبُو
مُصْعَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ
فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا كَالسُّورَةِ مِنَ الْقُرْآنِ إِذَا هَمَّ
بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي
أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ
وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا
أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ
اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي
دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ
أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاقْدُرْهُ لِي وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ
هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ
أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاصْرِفْهُ
عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ
ثُمَّ رَضِّنِي بِهِ وَيُسَمِّي حَاجَتَهُ.

بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْوُضُوءِ

١٣٠٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ
عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى
قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ
ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ أَبِي عَامِرٍ
وَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
فَوْقَ كَثِيرٍ مِنْ خَلْقِكَ مِنَ النَّاسِ.

میں نے حضرت انس بن مالک سے اسی طرح سنا ہے۔

حضرت انس کا بیان ہے کہ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوئیں:۔ انس آپ کا خادم ہے چنانچہ آپ نے دعا کی:۔ اے اللہ! اس کے مال و اولاد کو زیادہ فرما اور اس میں اسے برکت عطا فرما جو اسے دیا ہے۔

استخارہ کے وقت دعا کرنا

محمد بن منکدر کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں استخارے کی تعلیم اس طرح دیا کرتے جیسے قرآن کریم کی سورت کی۔ جب تم کسی کام کا ارادہ کرو تو چاہیے کہ دو رکعت نماز پڑھو اور اس کے بعد یوں دعا کرو:۔ اے اللہ! میں تیرے علم کے ذریعے بھلائی چاہتا ہوں۔ اور تیری قدرت کے ذریعے توفیق کا طلب گار ہوں اور تیرے فضل عظیم کا سوال کرتا ہوں۔ کیونکہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا اور تو جانتا ہے جبکہ میں نہیں جانتا اور تو تمام چھپی باتوں کا خوب جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر یہ کام تیرے علم میں میرے لئے دین، معاش اور آخرت کے لحاظ سے بہتر ہے یا حال اور مآل میں بہتر ہو تو اسے میرے لئے مقدر فرما دے اور اگر یہ کام میرے لئے دین، معاش اور آخرت کے لحاظ سے برا ہے یا فرمایا کہ حال اور مآل کے لحاظ سے برا ہے تو اسے مجھ سے دور کر دے اور مجھے اس سے دور رکھ اور جہاں کہیں میرے لئے بھلائی ہو میرا مقدر فرما دے پھر مجھے اس پر راضی رکھ۔ اور اپنی حاجت کا نام لے۔

وضو کے وقت دعا کرنا

ابو بردہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پانی منگا کر اس سے وضو فرمایا، پھر اپنے ہاتھ اٹھا کر یوں دعا کی:۔ اے اللہ! عبید ابو عامر کی مغفرت فرما اور میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی۔ پھر دعا کی:۔ اے اللہ! قیامت کے روز اپنی مخلوق میں سے اسے بہت سے لوگوں سے بلند فرما۔

بَابُ ۸۷ الدُّعَاءِ إِذَا عَلَا عَقَبَةً

١٣٠٧ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَكُنَّا إِذَا عَلَوْنَا كَبَّرْنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا وَلَكِنْ تَدْعُونَ سَمِيعًا بَصِيرًا ثُمَّ أَتَى عَلَيَّ وَأَنَا أَقُولُ فِي نَفْسِي لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَإِنَّهَا كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ أَوْ قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ هِيَ كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

بلندی پر چڑھتے وقت کی دعا

ابوعثمان کا بیان ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو جب کسی بلندی پر چڑھتے تو تکبیر کہتے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے لوگو! اپنے اوپر نرمی کرو کیونکہ تم کسی گونگے یا غائب کو نہیں پکارتے بلکہ سب کچھ سننے اور سب کچھ دیکھنے والے کو پکارتے ہو۔ پھر آپ میرے پاس تشریف لائے اور اس وقت میں اپنے دل میں لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہہ رہا تھا تو آپ نے فرمایا۔ اے عبداللہ بن قیس! لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہو کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے یا فرمایا کیا میں تمہیں ایک ایسا کلمہ نہ بتاؤں جو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے یعنی لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

بَابُ ۸۸ الدُّعَاءِ إِذَا هَبَطَ وَادِيًا فِيهِ حَدِيثُ جَابِرٍ

وادی میں اترتے وقت دعا کرنا

اس باب میں حضرت جابر کی حدیث ہے۔

بَابُ ۸۹ الدُّعَاءِ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَوْ رَجَعَ

١٣٠٨ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الْأَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ ثُمَّ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللَّهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ

سفر کا ارادہ کرتے وقت اور واپسی پر دعا کرنا

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے جب کسی غزوہ یا حج یا عمرہ سے واپس لوٹتے تو ہر اونچی جگہ پر تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے اور اس کے بعد یوں کہتے: کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہی ہے اور سب تعریفیں اسی کے لئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ہم واپس لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ نے وعدہ سچا کر دکھایا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اس اکیلے نے فوجوں کو شکست دی۔

بَابُ ۹۰ الدُّعَاءِ لِلْمُتَزَوِّجِ

١٣٠٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ

دولہا کے لئے دعا کرنا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمن بن عوف پر زعفران کا نشان دیکھے تو فرمایا۔ یہ کیا معاملہ ہے۔ عرض کی کہ میں نے

أَثَرُ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَهْيَمْ أَوْ مَهْ فَقَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

١٣١٠۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ هَلَكَ أَبِي وَتَرَكَ سَبْعَ أَوْ تِسْعَ بَنَاتٍ فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ ثَيِّبٌ قَالَ هَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ أَوْ تُضَاحِكُهَا وَتُضَاحِكُكَ قُلْتُ هَلَكَ أَبِي فَتَرَكَ سَبْعَ أَوْ تِسْعَ بَنَاتٍ فَكَرِهْتُ أَنْ أَجِيئَهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً تَقُومُ عَلَيْهِنَّ قَالَ فَبَارَكَ اللّٰهُ عَلَيْكَ لَمْ يَقُلِ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرٍو بَارَكَ اللّٰهُ عَلَيْكَ۔

بَابٌ ٩١ مَا يَقُولُ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ

١٣١١۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ قَالَ بِاسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَإِنْ قُدِّرَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذَلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا۔

بَابٌ ٩٢ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً

١٣١٢۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

بَابٌ ٩٣ التَّعَوُّذِ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا

گٹھلی کے برابر سونا دے کر ایک عورت سے نکاح کر لیا ہے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے۔ ولیمہ کرو خواہ ایک بکری ہی ہو۔

عمرو بیان کرتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میرے والد فوت ہو گئے اور انہوں نے سات یا نو بیٹیاں چھوڑیں۔ پس میں نے ایک عورت سے نکاح کر لیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے جابر! کیا تم نے نکاح کیا ہے؟ میں نے عرض کی ہاں۔ فرمایا کنواری سے یا ثیبہ سے؟ میں نے عرض کی ثیبہ سے۔ فرمایا کنواری سے کیوں نہ کیا کہ تم اس کے ساتھ کھیلتے اور وہ تمہارے ساتھ کھیلتی یا تم اس کو ہنساتے اور وہ تمہیں ہنساتی۔ میں نے عرض کی کہ میرے والد فوت ہو گئے ہیں اور انہوں نے سات یا نو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ پس میں نے یہ ناپسند کیا کہ ان کے پاس انہی جیسی لے آؤں۔ پس ایسی عورت سے شادی کی جو ان کی دیکھ بھال کرے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے۔

بیوی کے پاس آئے تو کیا دعا کرے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس جانے کا ارادہ کرے تو یہ دعا کرے۔

اللہم جنبنا الشیطان وجنب الشیطان ما رزقتنا

اس کو بھی شیطان سے دور رکھ جو ہمیں عطا فرمائے۔ کیونکہ اگر اس صحبت سے ان کی قسمت میں کوئی اولاد ہے تو شیطان کبھی اسے نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

حضور نے دنیا کی بھلائی کیلئے بھی دعا کی

عبد العزیز کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکثر یہ دعا کرتے تھے۔ اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور ہمیں عذاب جہنم سے بچا۔

دنیا کے فتنے سے پناہ مانگنا

۱۲۱۳۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا تُعَلَّمُ الْكِتَابَةُ. اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ نُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ

بَابُ (۹۲۳) تَكْرِيرِ الدُّعَاءِ

۱۲۱۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُنْذِرٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُبَّ حَتَّى إِنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ قَدْ صَنَعَ الشَّيْءَ وَمَا صَنَعَهُ، وَإِنَّهُ دَعَا رَبَّهُ ثُمَّ قَالَ أَشَعَرْتِ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَمَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ جَاءَنِي رَجُلَانِ فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ، قَالَ مَطْبُوبٌ، قَالَ مَنْ طَبَّهُ، قَالَ لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ، قَالَ فِيمَا ذَا، قَالَ فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجُفِّ طَلْعَةٍ، قَالَ فَأَيْنَ هُوَ قَالَ فِي ذَرْوَانَ وَذَرْوَانُ بِئْرٌ فِي بَنِي زُرَيْقٍ قَالَتْ فَأَتَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَلَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ قَالَتْ فَأَتَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهَا عَنِ الْبِئْرِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَهَلَّا أَخْرَجْتَهُ قَالَ أَمَّا أَنَا فَقَدْ شَفَانِي اللّٰهُ وَكَرِهْتُ أَنْ أُثِيرَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا. زَادَ عِيسَى بْنُ يُونُسَ وَاللَّيْثُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُحِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

مصعب بن سعد کا بیان ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ کلمات ہمیں اس طرح سکھایا کرتے تھے جیسے ہمیں لکھنا سکھایا جاتا ہے۔ اے اللہ! میں بخل سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں بزدلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں انتہائی عمر کو پہنچنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں فتنۂ دنیا اور عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

بار بار دعا کرنا

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جادو کر دیا گیا تو یہاں تک ہو گیا کہ آپ ایک کام کے بارے میں خیال فرماتے کہ کر لیا ہے، لیکن کیا نہیں ہوتا تھا چنانچہ آپ نے اپنے رب کو بار بار پکارا۔ پھر فرمایا۔ کیا تمہیں پتہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے وہ بات بتا دی ہے جو میں معلوم کرنا چاہتا تھا حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ وہ کیا ہے، فرمایا کہ میرے پاس دو آدمی آئے، پس ان میں سے ایک میرے سر کے پاس بیٹھ گیا اور دوسرا پیروں کے پاس بیٹھ گیا، پس ایک نے اپنے ساتھی سے کہا اس آدمی کو کیا تکلیف ہے؟ اس نے کہا کہ جادو کیا گیا ہے۔ پوچھا کہ جادو کس نے کیا؟ جواب دیا کہ لبید بن اعصم نے۔ پوچھا کس چیز میں؟ جواب دیا کنگھی، کنگھی سے نکلے ہوئے بال اور نر کھجور کے چھلکے میں۔ پوچھا وہ کہاں ہے؟ جواب دیا کہ ذروان میں۔ ذروان بنی زریق کا کنواں تھا۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کنویں پر گئے پھر حضرت عائشہ کے پاس واپس لوٹے تو فرمایا۔ خدا کی قسم اس کا پانی تو مہندی کے دھوون کی طرح ہے اور اس کی کھجوریں گویا شیطانوں کے سر ہیں۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے واپس آکر کنویں کے حالات بتائے۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ آپ نے نکلوایا کیوں نہیں؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دی اور میں نے ناپسند کیا کہ لوگوں میں

عَلَيْهِ وَيُسَلِّمُ عَلَيْنَا فَفَعَلَا ذَاكَ الْحَدِيثَ.

بَابُ الدُّعَاءِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ. وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوسُفَ وَقَالَ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِأَبِي جَهْلٍ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ

۱۳۱۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأَحْزَابِ فَقَالَ اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ

۱۳۱۶۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ قَنَتَ اللَّهُمَّ أَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ اللَّهُمَّ أَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ.

۱۳۱۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ فَأُصِيبُوا فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ عَلَى شَيْءٍ مَا وَجَدَ عَلَيْهِمْ فَقَنَتَ شَهْرًا فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَيَقُولُ إِنَّ عُصَيَّةَ عَصَوُا اللَّهَ وَرَسُولَهُ

۱۳۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ

مشرکین کے خلاف دعا کرنا

حضرت ابن مسعود کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی۔ اے اللہ! ان پر حضرت یوسف جیسے سات سال مسلط فرما اور دعا کی۔ اے اللہ! ابوجہل کو پکڑ لے۔ حضرت ابن عمر کا بیان ہے کہ نبی نے نماز میں دعا کی۔ کہ اے اللہ! فلاں فلاں پر لعنت فرما یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا۔ یہ بات تمہارے ہاتھ میں نہیں ۔۔۔ (سورۂ آل عمران، آیت ۱۲۸)

ابن ابی خالد نے ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احزاب کفار کے خلاف دعا کی ۔۔۔ اے کتاب نازل فرمانے والے جلد حساب لینے والے! کفار کی جماعتوں کو شکست دے اور ان کے قدم اکھاڑ دے۔

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں آخری رکعت کے اندر سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد قنوت پڑھی اے اللہ! عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات دے۔ اے اللہ! ولید بن ولید کو نجات دے۔ اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات دے۔ اے اللہ! کمزور مسلمانوں کو نجات دے۔ اے اللہ! مضر پر اپنی گرفت سخت فرما۔ اے اللہ! ان پر حضرت یوسف جیسے سال مسلط فرما۔

عاصم نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک سریہ روانہ فرمایا انہیں قراء کہا جاتا ہے۔ وہ شہید کر دیے گئے تو میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جتنا ان حضرات کے لیے غمگین دیکھا اتنا کبھی نہیں دیکھا۔ آپ نے ایک مہینے تک فجر کی نماز میں قنوت پڑھی اور فرماتے کہ عصیہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

ہشام ... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ الْيَهُودُ يُسَلِّمُونَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُونَ السَّامُ عَلَيْكَ فَفَطِنَتْ عَائِشَةُ إِلَى قَوْلِهِمْ فَقَالَتْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا يَقُولُونَ قَالَ أَوَلَمْ تَسْمَعِي أَرُدُّ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَقُولُ وَعَلَيْكُمْ

١٣١٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَقَالَ مَلَأَ اللَّهُ قُبُورَهُمْ وَبُيُوتَهُمْ نَارًا كَمَا شَغَلُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ وَهِيَ صَلَاةُ الْعَصْرِ

بَابُ ۹۹۰ الدُّعَاءِ لِلْمُشْرِكِينَ

١٣٢٠ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ دَوْسًا عَصَتْ وَأَبَتْ فَادْعُ اللَّهَ عَلَيْهَا فَظَنَّ النَّاسُ أَنَّهُ يَدْعُو عَلَيْهِمْ فَقَالَ اللَّهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَأْتِ بِهِمْ

بَابُ ۹۹۱ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ

١٣٢١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ رَبِّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي كُلِّهِ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ

عنہا نے فرمایا۔ یہودی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سلام کرتے وقت السام علیک کہتے تھے۔ تو ام المومنین حضرت عائشہ ان کی بات کو سمجھ گئیں اور جواب دیا کہ تم پر موت اور لعنت ہو۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عائشہ ٹھہرو اللہ ہر کام میں نرمی کو پسند فرماتا ہے۔ عرض گزار ہوئیں کہ اے رسول خدا کیا آپ نے سنا نہیں کہ وہ کیا کہہ رہے تھے۔ فرمایا۔ کیا تم نے نہیں سنا کہ میں نے انہیں کیا جواب دیا۔ چنانچہ میں نے کہا تھا تم پر بھی ہو۔

عبیدہ کا بیان ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جنگ خندق کے روز ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو آپ نے کہا۔ اللہ تعالیٰ ان کی قبروں اور ان کے گھروں کو آگ سے بھر دے جنہوں نے ہمیں صلوٰۃ وسطیٰ سے روکے رکھا۔ یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اور وہ نماز عصر تھی۔

مشرکین کے لئے دعا کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی جبکہ حضرت طفیل بن عمرو ایک ساتھی سمیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! بیشک قبیلہ دوس نے نافرمانی کی اور حق کا انکار کیا لہٰذا ان کے لئے بد دعا کیجئے۔ لوگوں نے خیال کیا کہ ان کے خلاف دعا کی جائے گی۔ چنانچہ آپ نے دعا کی۔ اے خدا دوس کو ہدایت دے اور انہیں میرے پاس لے آ۔

حضور نے دعا کی کہ جو میں نے پہلے کیا اور جو بعد میں کروں وہ معاف فرما دے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ اے اللہ میری خطا، جہالت اور کام میں کی گئی زیادتی کو معاف فرما دے جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ اے اللہ! میری خطائیں معاف کر دے خواہ وہ دانستہ، نادانستہ یا ہنسی مذاق میں کی ہوں۔ کیونکہ وہ سب میری

مِنِّی اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِی خَطَایَایَ وَعَمْدِی وَجَهْلِی وَ
هَزْلِی وَکُلُّ ذٰلِکَ عِنْدِی اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِی مَا قَدَّمْتُ وَ
مَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَ
اَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. وَقَالَ
عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ وَحَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِیْ مُوْسٰی عَنْ اَبِیْهِ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

۱۳۲۲ — حدثنا محمد بن المثنى حدثنا عبيد الله بن عبد المجيد حدثنا إسرائيل حدثنا أبو إسحاق عن أبي بكر بن أبي موسى وأبي بردة أحسبه عن أبي موسى الأشعري عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه كان يدعو اللهم اغفر لي خطيئتي وجهلي وإسرافي في أمري وما أنت أعلم به مني اللهم اغفر لي هزلي وجدي وخطاياي وعمدي وكل ذلك عندي

باب ۹۸ الدعاء في الساعة التي في يوم الجمعة

۱۳۲۳ — حدثنا مسدد حدثنا إسماعيل بن إبراهيم أخبرنا أيوب عن محمد عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال أبو القاسم صلى الله عليه وسلم في الجمعة ساعة لا يوافقها مسلم وهو قائم يصلي يسأل خيرا إلا أعطاه وقال بيده قلنا يقللها يزهدها.

باب ۹۹ قول النبي صلى الله عليه وسلم يستجاب لنا في اليهود ولا يستجاب لهم فينا.

۱۳۲۴ — حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا عبد الوهاب حدثنا أيوب عن ابن أبي مليكة عن عائشة رضي الله عنها أن اليهود أتوا النبي صلى

جانب سے ہیں۔ اے اللہ! میں نے جو پہلے کیا اور جو بعد میں کروں، جو چھپایا اور جو ظاہر کیا، سب کو معاف فرما دے تو ہی اوّل، تو ہی آخر ہے اور تو سب کچھ کر سکتا ہے۔ عبیداللہ بن معاذ، معاذ، شعبہ، ابو اسحاق، ابو بردہ حضرت ابو موسیٰ اشعری نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کی روایت کی ہے۔

ابوبکر بن ابو موسیٰ اور ابو بردہ نے، میرے خیال میں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوں دعا مانگا کرتے تھے:
"اے اللہ! میری خطا بخش، جہل اور کام میں کمی بیشی کو معاف فرما دے جنہیں تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ اے اللہ! مذاق کی صورت کے کاموں سے اور سچ مچ کرنے کے کاموں کو، بھول کر کیے اور جان کے، میرے سب گناہ معاف فرما دے کیونکہ وہ سب میری طرف سے ہیں۔"

جمعہ کی خاص ساعت میں دعا کرنا

محمد بن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعہ میں ایک ساعت ہوتی ہے کہ جو مسلمان کھڑا ہو کر نماز پڑھتے ہوئے اسے پا لے، تو جو بھلائی مانگتا ہے اسے عطا فرمادی جاتی ہے اور اپنے ہاتھ کے اشارے سے بتایا۔ ہم نے کہا کہ اشارہ اس کی کمی وقت کی طرف دلالت کر رہا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ یہود کے خلاف ہماری دعا مقبول ہے لیکن ہمارے خلاف یہود کی دعا مقبول نہیں

ابن ابی ملیکہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ کچھ یہودی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور انہوں نے کہا: السام علیک اور

اللہ علیہ وسلم فقالوا: السام علیک. قال وعلیکم. فقالت عائشة: السام علیکم ولعنکم اللہ وغضب علیکم. فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: مهلا یا عائشة علیک بالرفق وإیاک والعنف أو الفحش. قالت: أولم تسمع ما قالوا؟ قال: أولم تسمعی ما قلت رددت علیهم فیستجاب لی فیهم ولا یستجاب لهم فی.

باب التأمین

١٣٢٥ - حدثنا علی بن عبد اللہ حدثنا سفیان قال الزهری حدثناه عن سعید بن المسیب عن أبی هریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: إذا أمن القارئ فأمنوا فإن الملائکة تؤمن فمن وافق تأمینه تأمین الملائکة غفر له ما تقدم من ذنبه.

باب فضل التهلیل

١٣٢٦ - حدثنا عبد اللہ بن مسلمة عن مالک عن سمی عن أبی صالح عن أبی هریرة رضی اللہ عنه أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: من قال لا إله إلا اللہ وحده لا شریک له له الملک وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر فی یوم مائة مرة کانت له عدل عشر رقاب وکتب له مائة حسنة ومحیت عنه مائة سیئة وکانت له حرزا من الشیطان یومه ذلک حتی یمسی ولم یأت أحد بأفضل مما جاء إلا رجل عمل أکثر منه. قال عبد اللہ بن محمد حدثنا عبد الملک بن عمرو حدثنا عمر بن أبی زائدة عن أبی إسحق عن عمرو بن میمون قال: من قال عشرا کان کمن أعتق رقبة من ولد إسمعیل. قال عمر بن أبی زائدة وحدثنا عبد اللہ بن أبی

موت ہو۔ آپ نے جواب دیا: اور تم پر بھی۔ حضرت عائشہ نے کہا: تم پر موت، اللہ کی لعنت اور غضب ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ جانے دو۔ نرمی اختیار کرو اور سختی اور بد گوئی سے پرہیز کرو۔ وہ بولیں کہ کیا آپ نے سنا نہیں کہ انہوں نے کیا کہا؟ فرمایا کہ تم نے نہیں سنا جو میں نے کہا؟ میں نے انہیں جواب دیا۔ میرا ان کے بارے میں جواب قبول ہوگا اور ان کا میرے متعلق کہا قبول نہیں ہوگا۔

آمین کہنا

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب قرآن کریم پڑھنے والا آمین کہے تو تم بھی آمین کہا کرو کیونکہ فرشتے اس وقت آمین کہتے ہیں، تو جس کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے سے موافقت کر گیا اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

لا الٰہ الا اللہ کہنے کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کہے: نہیں کوئی معبود مگر اللہ، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لئے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ جو دن میں دس مرتبہ یہ کہے تو اس کے لئے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے اور اس کے

لیے سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور سو برائیاں مٹا دی جاتی ہیں اور اس روز شام تک وہ اس کے لئے شیطان سے بچاؤ ہو جاتا ہے اور اس سے بڑھ کر کسی کا عمل بہتر نہ ہوگا مگر جو اس سے زیادہ عمل کرے۔ عبداللہ بن محمد، عبدالملک بن عمرو، عمر بن ابوزائدہ، ابو اسحاق، عمرو بن میمون نے فرمایا کہ جو اسے دس بار کہے گویا اس نے حضرت اسماعیل کی اولاد سے غلام آزاد کیا۔ عمر بن ابوزائدہ، عبداللہ بن ابو السفر، شعبی، ربیع بن خثیم سے بھی ایسا ہی کہا ہے۔ میں نے شعبی سے ربیع سے

السفر عن الشعبي عن ربيع بن خثيم مثله فقلت
للربيع ممن سمعته فقال من عمرو بن ميمون
فأتيت عمرو بن ميمون فقلت ممن سمعته
فقال من ابن ابي ليلى فاتيت ابن ابي ليلى فقلت
ممن سمعته فقال من ابي ايوب الانصاري يحدثه
عن النبي صلى الله عليه وسلم وقال ابراهيم
بن يوسف عن ابيه عن ابي اسحاق حدثني عمرو
بن ميمون عن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن ابي
ايوب قوله عن النبي صلى الله عليه وسلم وقال
موسى حدثنا وهيب عن داؤد عن عامر عن
عبد الرحمن بن ابي ليلى عن ابي ايوب عن النبي
صلى الله عليه وسلم وقال اسماعيل عن الشعبي
عن الربيع قوله وقال آدم حدثنا شعبة حدثنا
عبد الملك بن ميسرة سمعت هلال بن يساف عن
الربيع بن خثيم وعمرو بن ميمون عن ابن مسعود
قوله وقال الاعمش وحصين عن هلال عن
الربيع عن عبد الله قوله ورواه ابو محمد الحضرمي
عن ابي ايوب عن النبي صلى الله عليه وسلم

باب فضل التسبيح

۲۳۲ حدثنا عبد الله بن مسلمة عن
مالك عن سمي عن ابي صالح عن ابي هريرة
رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال من قال سبحان الله وبحمده في يوم مائة مرة
حطت خطاياه وان كانت مثل زبد البحر۔

۲۳۳ حدثنا زهير بن حرب حدثنا ابن
فضيل عن عمارة عن ابي زرعة عن ابي هريرة
عن النبي صلى الله عليه وسلم قال كلمتان
خفيفتان على اللسان ثقيلتان في الميزان حبيبتان
الى الرحمن سبحان الله العظيم سبحان الله وبحمده۔

پوچھا کہ آپ نے یہ بات کس سے سنی؟ فرمایا کہ عمرو بن میمون
سے۔ پھر میں عمرو بن میمون کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے
پوچھا کہ آپ نے حدیث کس سے سنی؟ انہوں نے فرمایا کہ ابن ابی لیلیٰ
سے۔ پھر میں ابن ابی لیلیٰ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے
دریافت کیا کہ آپ نے یہ کس سے سنی؟ فرمایا کہ ابو ایوب انصاری
سے جو اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے
ہیں۔ ابراہیم بن یوسف، ان کے والد، ابو اسحاق، عمرو بن میمون، عبدالرحمٰن بن
ابی لیلیٰ، حضرت ابو ایوب انصاری نے یہ حدیث نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم سے کہی۔ موسیٰ، وہیب، داؤد، عامر، عبدالرحمٰن
بن ابی لیلیٰ، حضرت ابو ایوب انصاری نے اسے نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ اسمٰعیل، شعبی، ربیع نے
بھی یہی کہا۔ آدم، شعبہ، عبدالملک بن میسرہ، ہلال بن یساف،
ربیع بن خثیم، عمرو بن میمون نے حضرت ابن مسعود سے بھی
اسی کی روایت کی۔ اعمش، حصین، ہلال، ربیع
نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے اسے
روایت کیا۔ ابو محمد حضرمی، حضرت ابو ایوب
انصاری نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے
اس کی روایت کی ہے۔

سبحان اللہ کہنے کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا۔ جس نے دن میں سبحان اللہ وبحمدہ سو مرتبہ
پڑھا، اس کی تمام خطائیں معاف کردی جاتی ہیں اگرچہ وہ
سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا۔ دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر آسان
میزان میں بھاری اور خدائے رحمٰن کو پیارے ہیں یعنی
سبحان اللہ وبحمدہ، سبحان اللہ العظیم۔

بَابُ فَضْلِ ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

۱۳۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو
أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ
أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي
لَا يَذْكُرُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ

۱۳۴۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً
يَطُوفُونَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُونَ أَهْلَ الذِّكْرِ فَإِذَا
وَجَدُوا قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللَّهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوا إِلَى
حَاجَتِكُمْ قَالَ فَيَحُفُّونَهُمْ بِأَجْنِحَتِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ
الدُّنْيَا قَالَ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ مِنْهُمْ مَا يَقُولُ
عِبَادِي قَالُوا يَقُولُونَ يُسَبِّحُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ
وَيَحْمَدُونَكَ وَيُمَجِّدُونَكَ قَالَ فَيَقُولُ هَلْ
رَأَوْنِي قَالَ فَيَقُولُونَ لَا وَاللَّهِ مَا رَأَوْكَ قَالَ فَيَقُولُ
وَكَيْفَ لَوْ رَأَوْنِي قَالَ يَقُولُونَ لَوْ رَأَوْكَ كَانُوا أَشَدَّ
لَكَ عِبَادَةً وَأَشَدَّ لَكَ تَمْجِيدًا وَأَكْثَرَ لَكَ
تَسْبِيحًا قَالَ يَقُولُ فَمَا يَسْأَلُونِي قَالَ يَسْأَلُونَكَ
الْجَنَّةَ قَالَ يَقُولُ وَهَلْ رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُونَ لَا
وَاللَّهِ يَا رَبِّ مَا رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا
قَالَ يَقُولُونَ لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا
وَأَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَأَعْظَمَ فِيهَا رَغْبَةً قَالَ فَمِمَّ
يَتَعَوَّذُونَ قَالَ يَقُولُونَ مِنَ النَّارِ قَالَ يَقُولُ وَهَلْ
رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُونَ لَا وَاللَّهِ مَا رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُ
فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُونَ لَوْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ
مِنْهَا فِرَارًا وَأَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً قَالَ فَيَقُولُ فَأُشْهِدُكُمْ
أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ يَقُولُ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ
فِيهِمْ فُلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ إِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ قَالَ هُمُ

اللہ تعالیٰ کے ذکر کی فضیلت

ابو بردہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مثال اس آدمی کی جو
اپنے رب کا ذکر کرتا ہے اور جو ذکر نہیں کرتا، زندہ اور
مردے جیسی مثال ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو
راستوں میں پھرتے اور اہل ذکر کو تلاش کرتے
رہتے ہیں۔ [illegible]

[illegible]

الملائكة لا يشقى بهم جليسهم. رواه شعبة عن الأعمش ولم يرفعه، ورواه سهيل عن أبيه عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم

باب قول لا حول ولا قوة إلا بالله

١٣٣١ - حدثنا محمد بن مقاتل أبو الحسن أخبرنا عبد الله أخبرنا سليمان التيمي عن أبي عثمان عن أبي موسى الأشعري قال أخذ النبي صلى الله عليه وسلم في عقبة أو قال في ثنية قال فلما علا عليها رجل نادى فرفع صوته لا إله إلا الله والله أكبر قال ورسول الله صلى الله عليه وسلم على بغلته قال فإنكم لا تدعون أصم ولا غائبا ثم قال يا أبا موسى أو يا عبد الله ألا أدلك على كلمة من كنز الجنة قلت بلى قال لا حول ولا قوة إلا بالله.

باب لله مائة اسم غير واحد

١٣٣٢ - حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان قال حفظناه من أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة رواية قال لله تسعة وتسعون اسما مائة إلا واحدة لا يحفظها أحد إلا دخل الجنة وهو وتر يحب الوتر.

باب الموعظة ساعة بعد ساعة

١٣٣٣ - حدثنا عمر بن حفص حدثنا أبي حدثنا الأعمش قال حدثني شقيق قال كنا ننتظر عبد الله إذ جاء يزيد بن معاوية فقلنا ألا تجلس قال لا ولكن أدخل فأخرج إليكم صاحبكم وإلا جئت أنا فجلست فخرج عبد الله وهو آخذ بيده فقام علينا فقال أما إني أخبر بمكانكم ولكنه يمنعني من الخروج إليكم أن رسول الله

اہل مجلس کے لوگ بھی ایسے خوش نصیب ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی محروم نہیں رہتا۔ شعبہ نے اعمش سے اسکو روایت کیا لیکن مرفوع نہیں کیا۔ سہیل نے اپنے والد سے اور حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم ﷺ

لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہنا۔

ابو عثمان کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی گھاٹی پر چڑھے۔ راوی کا بیان ہے کہ جب چڑھنے لگے تو ایک آدمی نے چلا کر کہا لا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت خچر پر سوار تھے۔ ارشاد ہوا کہ تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکارتے۔ پھر فرمایا اے ابو موسیٰ یا اے عبد اللہ! کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتاؤں؟ میں عرض گزار ہوا، کیوں نہیں۔ فرمایا کہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں

اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں، انہیں کوئی یاد نہیں کرتا مگر وہ جنت میں داخل ہوا اور وہ وتر (طاق) ہے اور وتر کو پسند فرماتا ہے۔

وعظ وقفے کے ساتھ ہوں۔

شقیق کا بیان ہے کہ ہم حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انتظار میں تھے کہ یزید بن معاویہ آ گئے۔ ہم نے کہا کہ آپ تشریف نہیں رکھیں گے؟ فرمایا کہ نہیں بلکہ میں جا کر تمہارے صاحب کو لاتا ہوں ورنہ میں آ کر بیٹھ جاؤں گا۔ پس حضرت عبد اللہ بن مسعود تشریف لے آئے اور انہوں نے یزید کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ پس ہمارے پاس کھڑے ہو کر فرمایا میں تمہاری موجودگی سے باخبر ہوں لیکن مجھے تمہارے پاس نکلنے سے یہ بات منع کرتی ہے

الله عليه وسلم كان يتخولنا بالموعظة في الأيام كراهية السآمة علينا.

كتاب الرقاق

باب ما جاء في الرقاق وأن لا عيش إلا عيش الآخرة

١٣٣٤ - حدثنا مكي بن إبراهيم أخبرنا عبد الله بن سعيد هو ابن أبي هند عن أبيه عن ابن عباس رضي الله عنهما قال قال النبي صلى الله عليه وسلم نعمتان مغبون فيهما كثير من الناس الصحة والفراغ. قال عباس العنبري حدثنا صفوان بن عيسى عن عبد الله بن سعيد بن أبي هند عن أبيه سمعت ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله.

١٣٣٥ - حدثنا محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة عن معاوية بن قرة عن أنس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اللهم لا عيش إلا عيش الآخرة فأصلح الأنصار والمهاجرة

١٣٣٦ - حدثني أحمد بن المقدام حدثنا الفضيل بن سليمان حدثنا أبو حازم حدثنا سهل بن سعد الساعدي كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في الخندق وهو يحفر ونحن ننقل التراب ويمر بنا فقال اللهم لا عيش إلا عيش الآخرة فاغفر للأنصار والمهاجرة. تابعه سهل بن سعد عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله.

باب مثل الدنيا في الآخرة، وقوله تعالى: إنما الحياة الدنيا لعب ولهو وزينة وتفاخر بينكم وتكاثر في الأموال والأولاد كمثل غيث أعجب الكفار نباته ثم يهيج فتراه مصفرا ثم يكون حطاما وفي الآخرة

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں مختلف دنوں میں وعظ و نصیحت فرمایا کرتے تھے کیونکہ آپ کو یہ ناپسند تھا کہ ہم اکتا جائیں۔

رقت کا بیان۔

رقت کے بارے میں اور یہ کہ زندگی تو آخرت کی زندگی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اکثر لوگ اُن کی قدر نہیں کرتے اور وہ صحت و فراغت ہیں۔ عباس عنبری، صفوان بن عیسیٰ، عبد اللہ بن سعید بن ابو ہند، سعید بن ابی ہند، حضرت ابن عباس سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حدیث مذکورہ کی طرح روایت کی ہے۔

معاویہ بن قرہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی۔ اے اللہ! زندگی تو آخرت کی زندگی ہے لہٰذا انصار و مہاجرین کو درست رکھ۔

ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم خندق کھودنے کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ کھودتے تھے اور ہم مٹی دوسری جگہ ڈالتے تھے اور وہ ہمارے پاس سے گزرتے تو کہتے۔ اے اللہ! زندگی تو آخرت کی زندگی ہے۔ پس انصار و مہاجرین کی مغفرت فرما۔ حضرت سہل بن سعد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی کی مانند روایت کی ہے (یہ متابعت نقل ہوئی ہے شاید کاتب کی غلطی ہو)۔

آخرت میں دنیاوی زندگی کی مثال

ارشاد باری تعالیٰ ہے دنیا کی زندگی تو نہیں مگر کھیل کود اور آرائش اور تمہارا آپس میں بڑائی مارنا اور مال و اولاد میں ایک دوسرے پر زیادتی چاہنا اس مینہ کی طرح جس کا اُگایا سبزہ کسانوں کو بھایا پھر سوکھا کہ تو اسے زرد دیکھے پھر روندن ہو گیا اور آخرت میں سخت عذاب ہے اور

عَذَابٌ شَدِيدٌ وَمَغْفِرَةٌ مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٌ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ.

۱۳۳۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَغَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا.

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ

۱۳۳۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو الْمُنْذِرِ الطُّفَاوِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبِي فَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ.

بَابٌ فِي الْأَمَلِ وَطُولِهِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ

ذَرْهُمْ يَأْكُلُوا وَيَتَمَتَّعُوا وَيُلْهِهِمُ الْأَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ. وَقَالَ عَلِيٌّ ارْتَحَلَتِ الدُّنْيَا مُدْبِرَةً وَارْتَحَلَتِ الْآخِرَةُ مُقْبِلَةً وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَنُونَ فَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الْآخِرَةِ وَلَا تَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الدُّنْيَا فَإِنَّ الْيَوْمَ عَمَلٌ وَلَا حِسَابَ وَغَدًا حِسَابٌ وَلَا عَمَلَ. بِمُزَحْزِحِهِ بِمُبَاعِدِهِ.

۱۳۳۹ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا

اللہ کی طرف سے بخشش ہے اور اس کی رضا مندی ہے اور دنیا کی زندگی تو نہیں مگر دھوکے کا سامان۔ (سورۃ الحدید آیت ۲۰)

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جنت میں ایک کوڑے جتنی جگہ بھی دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور صبح و شام کو اللہ کی راہ میں نکلنا دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر ہے۔

حضور کا فرمانا کہ دنیا میں ایک غریب اور مسافر کی طرح رہو

مجاہد کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرا کندھا پکڑا اور فرمایا: دنیا میں تم ایسے رہو جیسے ایک مسافر یا راہ گیر۔ حضرت ابن عمر فرمایا کرتے کہ جب شام ہو جائے تو صبح کا انتظار نہ کرو اور جب صبح ہو جائے تو شام کے منتظر نہ رہو، تندرستی میں بیماری کے لئے اور زندگی میں موت کے لئے تیاری کرو۔

امید اور اس کی لمبائی

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: جو آگ سے بچا کر جنت میں داخل کیا گیا وہ مراد کو پہنچا اور دنیا کی زندگی تو یہی دھوکے کا مال ہے۔

اور ارشاد فرمایا: انہیں چھوڑو کہ کھائیں اور برتیں اور امید انہیں کھیل میں لگائے تو اب جانا چاہتے ہیں۔ اور حضرت علی نے فرمایا کہ دنیا پیٹھ پھیر کر چل رہی ہے اور آخرت آنے والی ہے، ان میں سے ہر ایک کے بیٹے ہیں، تم آخرت کے بیٹے بنو اور دنیا کے بیٹے نہ بنو کیونکہ آج عمل ہے حساب نہیں لیکن کل حساب ہے اور عمل نہیں ہوگا۔ بمزحزحہ سے مراد ہے اس سے دور کرنے والا۔

ربیع بن خیثم کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ

يحيى عن سفيان قال حدثني أبي عن منذر عن
ربيع بن خثيم عن عبد الله رضي الله عنه قال
خط النبي صلى الله عليه وسلم خطا مربعا وخط
خطا في الوسط خارجا منه وخط خططا صغارا
إلى هذا الذي في الوسط من جانبه الذي في
الوسط وقال هذا الإنسان وهذا أجله محيط
به أو قد أحاط به وهذا الذي هو خارج أمله
وهذه الخطط الصغار الأعراض فإن أخطأه
هذا نهشه هذا وإن أخطأه هذا نهشه هذا

١٣٣٠ - حدثنا مسلم حدثنا همام عن
إسحق بن عبد الله بن أبي طلحة عن أنس قال خط
النبي صلى الله عليه وسلم خطوطا فقال هذا
الأمل وهذا أجله فبينما هو كذلك إذ جاءه
الخط الأقرب.

باب من بلغ ستين سنة فقد أعذر الله إليه في العمر لقوله أولم نعمركم ما يتذكر فيه من تذكر وجاءكم النذير.

١٣٣١ - حدثني عبد السلام بن مطهر حدثنا
عمر بن علي عن معن بن محمد الغفاري عن
سعيد بن أبي سعيد المقبري عن أبي هريرة عن
النبي صلى الله عليه وسلم قال أعذر الله
إلى امرئ أخر أجله حتى بلغه ستين سنة تابعه
أبو حازم وابن عجلان عن المقبري.

١٣٣٢ - حدثنا علي بن عبد الله حدثنا أبو
صفوان عبد الله بن سعيد حدثنا يونس عن ابن
شهاب قال أخبرني سعيد بن المسيب أن أبا هريرة
رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه
وسلم يقول لا يزال قلب الكبير شابا في
اثنتين في حب الدنيا وطول الأمل قال الليث

نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطوط کھینچے
ایک مربع شکل بنائی اور اس کے درمیان ایک خط کھینچا جو اس سے
باہر نکلا ہوا تھا اور درمیان والے خط کے

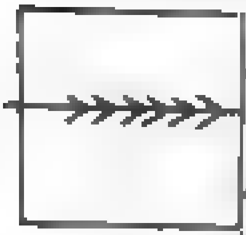

پہلو میں چھوٹے چھوٹے خط کھینچے اور فرمایا اس
جانب انسان ہے اور یہ اس کی موت ہے جو
اس کو گھیرے ہوئے ہے اور یہ جو باہر نکلا
ہوا ہے اس کی امید ہے اور یہ چھوٹے خطوط
آفات ہیں اگر ایک سے بچا تو دوسری نے آ لیا اور اگر دوسری سے بچا تو وہ
اسحاق بن عبد اللہ بن ابو طلحہ کا بیان ہے کہ حضرت
انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے کچھ خطوط کھینچے اور فرمایا کہ یہ انسان کی امید اور یہ
اس کی موت ہے وہ اس کے درمیان ہی پھنسا رہتا ہے کہ
قریبی خط موت آ جاتی ہے۔

جس کی عمر ساٹھ سال ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کا عذر قبول
نہیں فرمائے گا۔ ارشاد ربانی ہے۔ کیا ہم نے تمہیں وہ عمر
نہ دی تھی جس میں سمجھ لیتا جسے سمجھنا ہوتا اور ڈر سنانے والا تمہارے پاس آیا تھا۔

ابو سعید مقبری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس کے عذر کو قبول نہیں فرماتا
جس کی موت کو مؤخر کرے یہاں تک کہ وہ ساٹھ سال تک
جا پہنچے۔ ابو حازم اور ابن عجلان نے بھی مقبری سے اسی
طرح روایت کی ہے۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے
سنا کہ بوڑھے کا دل بھی دو باتوں میں ہمیشہ
جوان رہتا ہے یعنی دنیا کی محبت اور امیدوں
کی درازی میں۔ لیث، یونس، ابن وہب اور

حدثنی یونس عن ابن وهب عن یونس عن ابن شهاب قال اخبرنی سعید و ابو سلمة.

۱۳۳۳ - حدثنا مسلم بن ابراهیم حدثنا هشام حدثنا قتادة عن انس رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یکبر ابن آدم ویکبر معه اثنان حب المال وطول العمر رواه شعبة عن قتادة.

باب العمل الذی یبتغی به وجه الله فیه سعد.

۱۳۳۴ - حدثنا معاذ بن اسد اخبرنا عبد الله اخبرنا معمر عن الزهری قال اخبرنی محمود بن الربیع وزعم محمود انه عقل رسول الله صلی الله علیه وسلم وقال وعقل مجة مجها من دلو كانت فی دارهم قال سمعت عتبان بن مالك الانصاری ثم احد بنی سالم قال غدا علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال لن یوافی عبد یوم القیمة یقول لا اله الا الله یبتغی به وجه الله الا حرم الله علیه النار.

۱۳۳۵ - حدثنا قتیبة حدثنا یعقوب بن عبد الرحمن عن عمرو عن سعید المقبری عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال یقول الله تعالی ما لعبدی المؤمن عندی جزاء اذا قبضت صفیه من اهل الدنیا ثم احتسبه الا الجنة.

باب ما یحذر من زهرة الدنیا والتنافس فیها

۱۳۳۶ - حدثنا اسماعیل بن عبد الله قال حدثنی اسماعیل بن ابراهیم بن عقبة عن موسی بن عقبة قال ابن شهاب حدثنی عروة بن

ابن شہاب نے سعید اور ابو سلمہ سے اس کی روایت کی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جوں جوں ابن آدم کی عمر بڑھتی ہے اس کے ساتھ دو چیزیں بڑھتی جاتی ہیں یعنی مال کی محبت اور عمر کی درازی۔ شعبہ نے بھی قتادہ سے اسے روایت کیا ہے۔

جو عمل رضائے الٰہی کے لئے کیا جائے

اس بارے میں حضرت سعد کی روایت ہے۔

زہری کا بیان ہے کہ حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعویٰ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان پر کلی فرمائی۔ یعنی حضور نے ڈول سے پانی لے کر ایک کلی ان کے منہ پر کی جو ان کے گھر میں تھا۔ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا جو بنی سالم کے ایک فرد تھے کہ ایک روز صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ قیامت کے روز جو بندہ اس حالت میں آئے گا کہ وہ رضائے الٰہی کے لئے لا الٰہ الا اللہ کہتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کی آگ حرام کر دے گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ اپنے بندۂ مومن کے لئے میرے پاس کوئی جزا نہیں جبکہ میں اس کی کوئی پیاری چیز چھین لوں اور وہ صبر کرے مگر جنت۔

دنیا کی چمک دمک اور اس کی جانب راغب ہونے سے بچنا

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت مسور بن مخرمہ نے انہیں بتایا کہ حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو بنی عامر بن لؤی کے حلیف تھے اور غزوۂ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

الزُّبَيْرِ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَوْفٍ وَهُوَ حَلِيفٌ لِبَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ كَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي بِجِزْيَتِهَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَالَحَ أَهْلَ الْبَحْرَيْنِ وَأَمَّرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْأَنْصَارُ بِقُدُومِهِ فَوَافَتْهُ صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْصَرَفَ تَعَرَّضُوا لَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَآهُمْ ثُمَّ قَالَ أَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ قَالُوا أَجَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَأَبْشِرُوا وَأَمِّلُوا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللَّهِ مَا الْفَقْرَ أَخْشَى عَلَيْكُمْ وَلَكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا فَتُهْلِكَكُمْ كَمَا أَهْلَكَتْهُمْ

علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے تھے انہوں نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابو عبیدہ کو بھیجا کہ جزیہ لے آئیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل بحرین سے صلح کی اور حضرت علاء بن حضرمی کو حاکم مقرر فرمایا تھا۔ پس حضرت ابو عبیدہ بحرین کا مال لے کر واپس آئے اور انصار نے ان کی واپسی کے بارے میں سنا تو صبح کی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ملے۔ جب آپ فارغ ہو کر تشریف لے جانے لگے تو آپ نے انہیں دیکھ کر تبسم فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ تم نے ابو عبیدہ کی آمد کے بارے میں سن لیا ہے کہ وہ کچھ لائے ہیں۔ عرض گزار ہوئے کہ ہاں یا رسول اللہ! فرمایا کہ خوش ہو جاؤ اور اس چیز کی امید رکھو جو تمہیں خوش کرے۔ پس خدا کی قسم مجھے تمہاری مفلسی کا کوئی ڈر نہیں ہے بلکہ مجھے ڈر ہے کہ تم پر دنیا کشادہ کر دی جائے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر کشادہ کر دی گئی تھی اور تم اس کے ساتھ ویسی ہی رغبت کرنے لگو جیسی پہلے لوگوں نے اس کے ساتھ کی تھی اور تمہیں بھی ہلاک کر دے جیسے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا۔

١٢٢٤۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنِّي فَرَطُكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ وَإِنِّي قَدْ أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا

ابو الخیر نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک روز باہر نکلے اور شہدائے احد پر اس طرح نماز پڑھی جیسے میت پر پڑھی جاتی ہے پھر آپ منبر کی طرف لوٹے اور فرمایا۔ میں تمہارا پیش رو ہوں اور تم پر گواہ ہوں اور خدا کی قسم بے شک میں اپنے حوض کو اب بھی دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا فرمائی گئی ہیں یا زمین کی کنجیاں اور خدا کی قسم مجھے اس بات کا خوف نہیں کہ تم میرے بعد شرک کرو گے بلکہ اندیشہ ہے کہ تم دنیا کی محبت میں مبتلا ہو جاؤ۔

ف: یہ حدیث اس جلد کی حدیث ۱۲۹۰، ۱۲۹۹، ۱۲۹۰، ۲۰، ۱۵ اور ۱۵ میں بھی مروی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو مخاطب کر کے جو باتیں ارشاد فرمائی ہیں چاہیے کہ تمام مسلمان کہلانے والے انہیں اچھی طرح ذہن نشین کر لیں اور ان پر عمل کریں۔

۱۔ آپ نے فرمایا کہ میں تمہارے لیے پیش خیمہ ہوں۔
۲۔ حضور نے فرمایا کہ میں تم سب کا گواہ ہوں۔
۳۔ فرمایا کہ خدا کی قسم میں اپنے حوض کو اب بھی دیکھ رہا ہوں۔
۴۔ فرمایا کہ مجھے زمین کی کنجیاں عطا فرما دی گئی ہیں۔
۵۔ ارشاد ہوا کہ مجھے اس بات کا اندیشہ نہیں کہ تم میرے بعد شرک کرو۔
۶۔ فرمایا کہ مجھے تمہارے متعلق یہ خدشہ ہے کہ تم دنیا کی محبت میں مبتلا ہو جاؤ گے۔

عجیب ستم ظریفی ہے کہ بعض لوگ جو دوسرے مسلمانوں کو حضور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہونے کا دعویٰ کر کے اپنے جیسا بشر ماننے کے لیے تیار نہیں ہوتے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص کا ذکر کرنے پر اُن کے ذہن صاف ہی نہیں ہوتے۔ سرے ہی سے علم و فضائل و کمالات کا انکار کرنے اور توہین و تنقیص کی کوشش رہتی ہے۔ ان حضرات کے دین و مذہب کا محور جذبۂ ظلم بن کر رہ گیا ہے ـــــ حضور فرماتے ہیں کہ میں تمہارا پیش خیمہ ہوں لیکن وہ آپ کو مددگار ماننا ہی شرک ٹھہراتے ہیں ـــــ حضور فرماتے ہیں کہ میں تم پر گواہ ہوں لیکن یہ مسلمان کو مشرک قرار دیتے ہیں جو آپ کو حاضر و ناظر مانے ـــــ صدق و یقین کے پیکر کو اللہ ان پر حجت تمام کرنے کی غرض سے خدا کی قسم کھا کر فرماتے ہیں کہ میں اپنے حوض کو اب بھی دیکھ رہا ہوں لیکن یہ حضرات مسلمانوں کو بار بار کہتے ہیں کہ آپ تو دیوار کے پیچھے کی بھی نہیں دیکھ سکتے تھے اور عذاب دیکھتے ہیں ـــــ حضور فرماتے ہیں کہ مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا فرما دی گئی ہیں بلکہ دوسری روایت میں فرمایا کہ مجھے ہر چیز کی کنجیاں دے دی گئی ہیں لیکن یہ لوگ بیمار ہے ایسی گستاخانہ عقیدے پر اپنا عقیدہ یوں جتاتے ہیں کہ جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں ہے ـــــ حضور فرماتے ہیں کہ مجھے اس بات کا کوئی اندیشہ ہی نہیں ہے کہ میرے بعد تم شرک کرو لیکن یہ حضرات کہ اپنی جماعت کے سوا باقی سارے مسلمان شرک کے سمندر میں غوطے کھاتے نظر آتے ہیں۔ خدائے ذوالمنن جملہ مدعیانِ اسلام کو بھی ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین۔

۱۳۶۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَكْثَرَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مَا يُخْرِجُ اللَّهُ لَكُمْ مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ قِيلَ وَمَا بَرَكَاتُ الْأَرْضِ قَالَ زَهْرَةُ الدُّنْيَا فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ هَلْ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَصَمَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ ثُمَّ جَعَلَ يَمْسَحُ عَنْ جَبِينِهِ فَقَالَ أَيْنَ السَّائِلُ قَالَ أَنَا قَالَ أَبُو سَعِيدٍ لَقَدْ حَمِدْنَاهُ حِينَ طَلَعَ ذَلِكَ قَالَ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ إِلَّا بِالْخَيْرِ إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ وَإِنَّ كُلَّ مَا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے سب سے زیادہ تمہارے متعلق جس بات کا اندیشہ ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے زمین کی برکتیں نکال دے گا۔ عرض کیا گیا کہ زمین کی برکتیں کیا ہیں؟ فرمایا دنیا کی زیب و زینت۔ ایک شخص نے آپ سے عرض کی کہ کیا بھلائی کے ساتھ برائی بھی آ سکتی ہے؟ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاموش ہو گئے یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ پھر آپ نے جبین مبارک سے پسینہ پونچھا اور فرمایا کہ سوال کرنے والا کہاں ہے؟ عرض گزار ہوا کہ میں حاضر ہوں۔ حضرت ابو سعید فرماتے ہیں کہ ہم نے اس شخص کی تعریف کی جب یہ ظاہر ہوا۔ فرمایا بھلائی سے بھلائی ہی پیدا ہوتی ہے۔ بیشک یہ مال سرسبز و شیریں ہے اور بیشک ہر وہ چیز جو بہار اگاتی ہے

أَنْبَتَتِ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ حَبَطًا أَوْ يُلِمُّ إِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرَةِ أَكَلَتْ حَتَّى إِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ فَاجْتَرَّتْ وَثَلَطَتْ وَبَالَتْ ثُمَّ عَادَتْ فَأَكَلَتْ وَإِنَّ هَذَا الْمَالَ حُلْوَةٌ مَنْ أَخَذَهُ بِحَقِّهِ وَوَضَعَهُ فِي حَقِّهِ فَنِعْمَ الْمَعُونَةُ هُوَ وَمَنْ أَخَذَهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَانَ الَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ.

یا تو پیٹ پھول کر مر جاتے ہیں یا موت کے قریب پہنچ جاتے ہیں مگر جو سبزی چرتی ہے اور پیٹ بھر لے پھر دھوپ میں جا کھڑا ہو جاتا ہے۔ لید کرے اور پیشاب کرے پھر دوبارہ آ کر چرنے لگے۔ اسی طرح یہ دنیا کا مال شیریں ہے مگر جو حق کے ساتھ لے اور حق کی جگہ لگائے تو خوب معاون ہے اور جو بغیر حق کے لے وہ اس شخص کی طرح ہے جو کھاتا ہے اور شکم سیر نہیں ہوتا۔

۱۳۴۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي زَهْدَمُ بْنُ مُضَرِّبٍ قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ. قَالَ عِمْرَانُ فَمَا أَدْرِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ قَوْلَهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ يَكُونُ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيَنْذُرُونَ وَلَا يَفُونَ وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے بہتر میرا زمانہ ہے پھر جو لوگ ان کے پاس ہیں گے، اور پھر وہ جو ان کے بعد آئیں گے۔ حضرت عمران نے فرمایا کہ مجھے اچھی طرح یاد نہیں رہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس ارشاد کے بعد دو مرتبہ فرمایا یا تین مرتبہ۔ پھر ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے کہ گواہی دیں گے حالانکہ انہیں گواہ نہیں بنایا گیا ہوگا، خیانت کریں گے اور ان کا کوئی یقین نہیں کرے گا، منت مانیں گے لیکن انہیں پورا نہیں کریں گے ان میں موٹاپا ظاہر ہوگا۔

۱۳۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَجِيءُ مِنْ بَعْدِهِمْ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَتُهُمْ أَيْمَانَهُمْ وَأَيْمَانُهُمْ شَهَادَتَهُمْ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہتر وہ لوگ میرے زمانے کے ہیں، پھر جو ان کے بعد ہوں گے اور پھر جو ان کے بعد ہوں گے۔ پھر ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے کہ ان کی گواہیاں ان کی قسموں پر اور ان کی قسمیں ان کی گواہیوں پر سبقت لے جایا کریں گی۔

۱۳۵۱۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ خَبَّابًا وَقَدِ اكْتَوَى يَوْمَئِذٍ سَبْعًا فِي بَطْنِهِ وَقَالَ لَوْلَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِالْمَوْتِ. إِنَّ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضَوْا وَلَمْ تَنْقُصْهُمُ الدُّنْيَا بِشَيْءٍ وَإِنَّا أَصَبْنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا لَا نَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا إِلَّا

قیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا جس روز انہوں نے اپنے پیٹ پر سات داغ لگوائے ہوئے تھے انہوں نے فرمایا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے موت کی دعا مانگنے سے منع نہ فرمایا ہوتا تو میں ضرور موت کی دعا کرتا۔ بیشک محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھی دنیا کو خیرباد کہہ گئے لیکن دنیا ان کے اعمال میں سے کچھ بھی کم نہ کر سکی اور ہمیں جو دنیا کا مال ملا اس کے رکھنے

التراب۔

١٣٥٢۔ حدثنا محمد بن المثنى حدثنا يحيى عن إسماعيل قال حدثني قيس قال أتيت خبابا وهو يبني حائطا له فقال إن أصحابنا الذين مضوا لم تنقصهم الدنيا شيئا وإنا أصبنا من بعدهم شيئا لا نجد له موضعا إلا التراب۔

١٣٥٣۔ حدثنا محمد بن كثير عن سفيان عن الأعمش عن أبي وائل عن خباب رضي الله عنه قال هاجرنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

باب قول الله تعالى يا أيها الناس إن وعد الله حق فلا تغرنكم الحياة الدنيا ولا يغرنكم بالله الغرور إن الشيطان لكم عدو فاتخذوه عدوا إنما يدعو حزبه ليكونوا من أصحاب السعير جمعه سعر قال مجاهد الغرور الشيطان

١٣٥٤۔ حدثنا سعد بن حفص حدثنا شيبان عن يحيى عن محمد بن إبراهيم القرشي قال أخبرني معاذ بن عبد الرحمن أن ابن أبان أخبره قال أتيت عثمان بطهور وهو جالس على المقاعد فتوضأ فأحسن الوضوء ثم قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم توضأ وهو في هذا المجلس فأحسن الوضوء ثم قال من توضأ مثل هذا الوضوء ثم أتى المسجد فركع ركعتين ثم جلس غفر له ما تقدم من ذنبه قال وقال النبي صلى الله عليه وسلم لا تغتروا۔

باب ذهاب الصالحين

١٣٥٥۔ حدثني يحيى بن حماد حدثنا أبو عوانة عن بيان عن قيس بن أبي حازم عن مرداس

سکے جو مٹی کے سوا کسی جگہ نہیں پاتے۔

قیس کا بیان ہے کہ میں حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ وہ اپنی دیوار بنا رہے تھے۔ انہوں نے فرمایا، جو ہمارے اصحاب گزر گئے دنیا ان کے ثواب کو کم نہیں کر سکی اور ہم نے ان کے بعد جو کچھ پایا اس کو رکھنے کے لیے مٹی کے سوا کوئی جگہ نہیں ملی۔

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی تھی۔

دنیا کی زندگی تمہیں دھوکا نہ دے جائے۔

ارشاد باری ہے: اے لوگو! بیشک اللہ کا وعدہ سچ ہے تو ہرگز تمہیں دھوکا نہ دے دنیا کی زندگی اور ہرگز تمہیں اللہ کے حکم پر فریب نہ دے وہ بڑا فریبی۔ بیشک شیطان تمہارا دشمن ہے تو تم بھی اسے دشمن سمجھو۔ وہ تو اپنے گروہ کو اسی لیے بلاتا ہے کہ دوزخیوں میں ہوں (سورۂ فاطر آیت ۵، ۶) السعیر کی جمع سُعُر ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ الغرور سے مراد شیطان ہے۔

معاذ بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ ابن ابان نے انہیں بتایا کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے وضو کا پانی لے کر حاضر ہوا جبکہ وہ چبوترے پر بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے خوب اچھی طرح وضو کیا اور فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اسی جگہ بیٹھ کر بہت اچھی طرح وضو کیا، پھر فرمایا جو اس طرح وضو کر کے مسجد میں آئے، پھر دو رکعتیں پڑھے اور بیٹھ جائے تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ ان کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دھوکا نہ کھانا۔

نیک لوگوں کا چلے جانا

حضرت مرداس اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

الأسلمي قال قال النبي صلى الله عليه وسلم يذهب الصالحون الأول فالأول ويبقى حفالة كحفالة الشعير أو التمر لا يباليهم الله بالة قال أبو عبد الله يقال حفالة وحثالة.

باب ما يتقى من فتنة المال وقول الله تعالى إنما أموالكم وأولادكم فتنة

١٣٥٦ - حدثني يحيى بن يوسف أخبرنا أبو بكر عن أبي حصين عن أبي صالح عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تعس عبد الدينار والدرهم والقطيفة والخميصة إن أعطي رضي وإن لم يعط لم يرض

١٣٥٧ - حدثنا أبو عاصم عن ابن جريج عن عطاء قال سمعت ابن عباس رضي الله عنهما يقول سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول لو كان لابن آدم واديان من مال لابتغى ثالثا ولا يملأ جوف ابن آدم إلا التراب ويتوب الله على من تاب.

١٣٥٨ - حدثني محمد أخبرنا مخلد أخبرنا ابن جريج قال سمعت عطاء يقول سمعت ابن عباس يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لو أن لابن آدم مثل واد مالا لأحب أن له إليه مثله ولا يملأ عين ابن آدم إلا التراب ويتوب الله على من تاب. قال ابن عباس فلا أدري من القرآن هو أم لا قال وسمعت ابن الزبير يقول ذلك على المنبر.

١٣٥٩ - حدثنا أبو نعيم حدثنا عبد الرحمن بن سليمان بن الغسيل عن عباس بن سهل بن سعد قال سمعت ابن الزبير على المنبر بمكة

نے فرمایا۔ سب سے پہلے نیک لوگ اُٹھ جائیں گے اور پھر جو ان کے بعد ہیں اور پھر کوڑا باقی رہ جائے گا جیسے جو یا کھجور کا خراب حصہ۔ اللہ تعالیٰ ان کی کچھ پروا نہیں کرے گا۔ امام بخاری نے فرمایا کہ حفالہ خراب حصے کو کہتے ہیں۔

جو مال کے فتنے سے بچا لیا گیا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ بے شک تمہارے مال اور تمہاری اولاد آزمائش ہیں (سورۃ التغابن، آیت ۱۵)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دینار و درہم کے بندے قیمتی چادروں اور اونی کپڑوں کے بندے ہلاک ہوئے کیونکہ یہ چیزیں اگر انہیں دے دی جائیں تو راضی ہوں گے اور نہ دی جائیں تو راضی نہیں ہوتے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ آدمی کے پاس اگر مال سے بھری ہوئی دو وادیاں ہوں تو وہ تیسری کی تلاش شروع کر دے گا اور آدمی کے پیٹ کو مٹی کے سوا اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے جو توبہ کرے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ اگر آدمی کے پاس اتنا مال ہو جس سے جنگل بھر جائے تو وہ چاہے گا کہ اتنا ہی اس کے پاس اور ہو۔ اور آدمی کی آنکھ کو مٹی ہی بھر سکتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے جو توبہ کرے۔ حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ مجھے نہیں معلوم کہ یہ جملہ قرآن کریم میں ہے یا نہیں۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے عبداللہ بن زبیر کو منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا۔

عباس بن سہل بن سعد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مکہ مکرمہ میں منبر پر دوران خطبہ کہتے ہوئے سنا کہ اے لوگو! بے شک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

فِي خُطْبَتِهِ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لَوْ أَنَّ ابْنَ آدَمَ أُعْطِيَ وَادِيًا مَلْأً مِنْ ذَهَبٍ أَحَبَّ إِلَيْهِ ثَانِيًا، وَلَوْ أُعْطِيَ ثَانِيًا أَحَبَّ إِلَيْهِ ثَالِثًا، وَلَا يَسُدُّ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ۔

۱۳۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ لِابْنِ آدَمَ وَادِيًا مِنْ ذَهَبٍ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ لَهُ وَادِيَانِ وَلَنْ يَمْلَأَ فَاهُ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ. وَقَالَ لَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أُبَيٍّ قَالَ كُنَّا نَرَى هَذَا مِنَ الْقُرْآنِ حَتَّى نَزَلَتْ أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْمَالُ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذَلِكَ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا. قَالَ عُمَرُ اللَّهُمَّ إِنَّا لَا نَسْتَطِيعُ إِلَّا أَنْ نَفْرَحَ بِمَا زَيَّنْتَهُ لَنَا، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ أُنْفِقَهُ فِي حَقِّهِ.

۱۳۱ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ هَذَا الْمَالُ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ قَالَ لِي يَا حَكِيمُ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر آدمی کو سونے سے بھری ہوئی ایک وادی عطا فرما دی جائے تو وہ چاہے گا کہ ایسی ہی دوسری مل جائے اگر دوسری بھی دے دی جائے تو وہ تیسری کی آرزو کرے گا حقیقت میں آدمی کے پیٹ کو مٹی ہی بھر سکتی ہے اور اللہ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے جو توبہ کرے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر آدمی کے پاس سونے کی ایک وادی ہو تو چاہے گا کہ اس کے پاس دو وادیاں ہوں اور اس کے منہ کو مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے جو توبہ کرے۔ ابو الولید، حماد بن سلمہ، ثابت، حضرت انس، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم اسے قرآن کریم کا ایک حصہ سمجھا کرتے تھے یہاں تک کہ سورۃ الہٰکم التکاثر نازل ہو گئی۔

حضور نے فرمایا کہ مال میں تازگی اور مٹھاس ہے۔ مطلب یہ ہے۔ لوگوں کے لئے آراستہ کی گئی ان کی خواہشوں کی محبت عورتیں اور بیٹے اور تلے اوپر سونے چاندی کے ڈھیر اور نشان کیے ہوئے گھوڑے اور چوپائے اور کھیتی یہ جیتی دنیا کی پونجی ہے (سورۂ آل عمران آیت ۱۴) حضرت عمر نے عرض کیا۔ اے اللہ ہم میں طاقت نہیں مگر یہ کہ جو چیز تو نے ہماری نظر میں جچا دی ہے اسی سے خوش ہوتے ہیں۔ اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ اس کو میں صحیح مصرف میں خرچ کر سکوں۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپ نے مجھے عطا فرمایا دوبارہ سوال کیا تو آپ نے دوبارہ عطا فرمایا۔ پھر سوال کیا تو آپ نے مجھے عطا فرمایا۔ پھر فرمایا کہ یہ مال۔ کبھی سفیان نے یوں کہا کہ مجھ سے فرمایا کہ اے حکیم! یہ مال ہرا بھرا اور میٹھا ہے۔ جو اسے اچھی نیت سے لے تو اس میں برکت

إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِطِيبِ
نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ
نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ
وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى.

بَابُ مَا قَدَّمَ مِنْ مَالِهِ فَهُوَ لَهُ

١٣٩٢ - حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ
عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهِ أَحَبُّ
إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ، قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا مِنَّا أَحَدٌ
إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ، قَالَ فَإِنَّ مَالَهُ مَا قَدَّمَ
وَمَالُ وَارِثِهِ مَا أَخَّرَ.

برکت دی جاتی ہے اور جو اسے حرص و لالچ سے لے گا تو اس
میں اسکے لئے برکت نہیں دی جاتی اور وہ اس شخص کی طرح ہو
جاتا ہے جو کھاتا ہے اور شکم سیر نہیں ہوتا اور اوپر والا
ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

جو مال خدا میں خرچ کیا وہی مال اپنا ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ایسا
کون ہے جس کو اپنے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ پیارا ہو
لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم میں سے تو ایسا کوئی بھی
نہیں کیونکہ ہمیں تو اپنا مال ہی سب سے زیادہ پیارا ہے۔
فرمایا تو جو آگے بھیج دیا وہ اپنا مال ہے اور جو پیچھے چھوڑ دیا وہ
وارث کا مال ہے۔

بَابُ الْمُكْثِرُونَ هُمُ الْمُقِلُّونَ وَقَوْلِهِ تَعَالَى مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ أُولَئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا وَبَاطِلٌ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ.

١٣٩٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ
وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْتُ لَيْلَةً
مِنَ اللَّيَالِي فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَمْشِي وَحْدَهُ وَلَيْسَ مَعَهُ إِنْسَانٌ قَالَ فَظَنَنْتُ
أَنَّهُ يَكْرَهُ أَنْ يَمْشِيَ مَعَهُ أَحَدٌ، قَالَ فَجَعَلْتُ
أَمْشِي فِي ظِلِّ الْقَمَرِ فَالْتَفَتَ فَرَآنِي فَقَالَ مَنْ
هَذَا، قُلْتُ أَبُو ذَرٍّ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاءَكَ، قَالَ
يَا أَبَا ذَرٍّ تَعَالَهْ، قَالَ فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً
فَقَالَ إِنَّ الْمُكْثِرِينَ هُمُ الْمُقِلُّونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
إِلَّا مَنْ أَعْطَاهُ اللَّهُ خَيْرًا فَنَفَحَ فِيهِ يَمِينَهُ

زیادہ مال جمع کرنے والے کم نیکیوں والے ہوتے ہیں

اور ارشاد باری ہے: جو دنیا کی زندگی اور آرائش چاہتا ہو ہم
اس میں ان کا پورا پھل دیں گے اور اس میں کمی نہیں کریں گے یہ ہیں
وہ جن کے لئے آخرت میں کچھ نہیں مگر آگ اور اکارت گیا جو
کچھ وہاں کرتے تھے اور نابود ہوئے جو ان کے عمل تھے (کنز
الایمان [illegible])

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک رات
کے وقت میں باہر نکلا تو دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
تنہا جا رہے تھے اور آپ کے ساتھ کوئی آدمی نہیں تھا میں نے
سوچا کہ شاید آپ کو پسند نہ ہو کہ کوئی آپ کے ساتھ چلے پس میں
چاند کی روشنی میں چلنے لگا آپ نے پیچھے مڑ کر مجھے دیکھا اور
فرمایا کون ہے؟ عرض گزار ہوا کہ ابوذر، اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کرے۔
فرمایا اے ابوذر! آؤ۔ میں آپ کے ساتھ کچھ دیر چلتا رہا تو آپ
نے فرمایا کہ زیادہ مال والے
قیامت کے دن کم نیکیوں والے ہوں گے سوائے اس کے جس کو
اللہ تعالیٰ مال عطا فرمائے اور وہ اسے دائیں بائیں اور آگے پیچھے
خرچ کرے اور اس کے ذریعے بھلائی کرے۔ حضرت ابوذر کا بیان ہے کہ

فَقَالَ لِي اجْلِسْ هَاهُنَا فَأَجْلَسَنِي فِي قَاعٍ حَوْلَهُ حِجَارَةٌ فَقَالَ لِي اجْلِسْ هَاهُنَا حَتَّى أَرْجِعَ إِلَيْكَ. قَالَ فَانْطَلَقَ فِي الْحَرَّةِ حَتَّى لَا أَرَاهُ فَلَبِثَ عَنِّي فَأَطَالَ اللُّبْثَ، ثُمَّ إِنِّي سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُقْبِلٌ وَهُوَ يَقُولُ: وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى. قَالَ فَلَمَّا جَاءَ لَمْ أَصْبِرْ حَتَّى قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاءَكَ مَنْ تُكَلِّمُ فِي جَانِبِ الْحَرَّةِ مَا سَمِعْتُ أَحَدًا يَرْجِعُ إِلَيْكَ شَيْئًا. قَالَ ذَلِكَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَرَضَ لِي فِي جَانِبِ الْحَرَّةِ قَالَ بَشِّرْ أُمَّتَكَ أَنَّهُ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، قُلْتُ يَا جِبْرِيلُ وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى قَالَ نَعَمْ، قُلْتُ وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى قَالَ نَعَمْ وَإِنْ شَرِبَ الْخَمْرَ. قَالَ النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ وَحَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ وَالْأَعْمَشُ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ بِهَذَا. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ حَدِيثُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ مُرْسَلٌ لَا يَصِحُّ إِنَّمَا أَرَدْنَا لِلْمَعْرِفَةِ وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ. قِيلَ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ حَدِيثُ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ مُرْسَلٌ أَيْضًا لَا يَصِحُّ وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ وَقَالَ اضْرِبُوا عَلَى حَدِيثِ أَبِي الدَّرْدَاءِ هَذَا إِذَا مَاتَ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عِنْدَ الْمَوْتِ

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا

۳۱۲. حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

[illegible] فرمایا کہ یہاں بیٹھ جاؤ۔ مجھے ایک کھلی جگہ پر بٹھا دیا جس کے چاروں طرف پتھر تھے اور مجھ سے فرمایا کہ جب تک میں واپس نہ آؤں یہیں بیٹھے رہنا۔ پس آپ پتھریلی زمین کی طرف چلے گئے یہاں تک کہ میری نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ آپ نے وہاں دیر لگائی اور پھر میں نے سنا کہ آپ تشریف لا رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ اگرچہ چوری کی ہو اور زنا کیا ہو۔ جب آپ تشریف لے آئے تو مجھ سے صبر نہ ہو سکا یہاں تک کہ میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! اللہ مجھے آپ پر قربان کرے، پتھریلی زمین میں آپ کس سے گفتگو فرما رہے تھے، میں نے تو کسی کو آپ سے گفتگو کرتے ہوئے نہیں سنا۔ فرمایا کہ وہ جبریل علیہ السلام تھے جو پتھریلی زمین میں میرے پاس آئے اور کہا کہ اپنی امت کو خوشخبری دے دو کہ جو اس حالت میں مرے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔

میں نے کہا: اے جبریل! اگرچہ چوری کی ہو اور زنا کیا ہو؟ فرمایا ہاں۔ میں نے کہا: اگرچہ چوری کی ہو اور زنا کیا ہو؟ فرمایا ہاں اور اگرچہ شراب پی ہو۔ نضر کا بیان ہے کہ ہمیں شعبہ نے خبر دی، ان سے حبیب بن ابی ثابت، اعمش اور عبد العزیز بن رفیع نے، ان سے زید بن وہب نے اسی کی روایت کی۔ امام بخاری نے فرمایا کہ ابو صالح نے جو حدیث ابو الدرداء سے روایت کی ہے وہ مرسل ہے اور وہ صحیح نہیں ہے، ہم نے یہاں وہ محض اس وجہ سے بیان کر دی کہ اس کا حال معلوم ہو جائے اور صحیح حدیث ابوذر کی ہے۔ امام بخاری سے کہا گیا کہ عطاء بن یسار نے بھی یہ حدیث ابو الدرداء سے روایت کی ہے؟ فرمایا کہ وہ بھی مرسل ہے اور صحیح نہیں۔ فرمایا کہ حضرت ابو الدرداء کی حدیث پر [illegible] لکھا ہوا ہے کہ اگر مرتے وقت لا الہ الا اللہ کہے۔

حضور کو یہ پسند نہ تھا کہ آپ کے پاس کوہِ احد کے برابر سونا ہوتا۔

زید بن وہب کا بیان ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں مدینہ منورہ کی پتھریلی زمین میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا کہ احد پہاڑ ہمارے سامنے آ گیا تو آپ نے فرمایا

وَسَلَّمَ فِي حَرَّةِ الْمَدِينَةِ فَاسْتَقْبَلَنَا أُحُدٌ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا يَسُرُّنِي أَنَّ عِنْدِي مِثْلَ أُحُدٍ هَذَا ذَهَبًا تَمْضِي عَلَيَّ ثَالِثَةٌ وَعِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ إِلَّا دِينَارًا أُرْصِدُهُ لِدَيْنٍ إِلَّا أَنْ أَقُولَ بِهِ فِي عِبَادِ اللَّهِ هَكَذَا وَهَكَذَا عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ خَلْفِهِ ثُمَّ مَشَى فَقَالَ إِنَّ الْأَكْثَرِينَ هُمُ الْأَقَلُّونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ قَالَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَقَلِيلٌ مَا هُمْ ثُمَّ قَالَ لِي مَكَانَكَ لَا تَبْرَحْ حَتَّى آتِيَكَ ثُمَّ انْطَلَقَ فِي سَوَادِ اللَّيْلِ حَتَّى تَوَارَى فَسَمِعْتُ صَوْتًا قَدِ ارْتَفَعَ فَتَخَوَّفْتُ أَنْ يَكُونَ أَحَدٌ عَرَضَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرَدْتُ أَنْ آتِيَهُ فَذَكَرْتُ قَوْلَهُ لِي لَا تَبْرَحْ حَتَّى آتِيَكَ فَلَمْ أَبْرَحْ حَتَّى أَتَانِي قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَمِعْتُ صَوْتًا تَخَوَّفْتُ فَذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ وَهَلْ سَمِعْتَهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ذَاكَ جِبْرِيلُ أَتَانِي فَقَالَ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ.

۲۳۰۵ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ أُحُدٍ ذَهَبًا لَسَرَّنِي أَنْ لَا تَمُرَّ عَلَيَّ ثَلَاثُ لَيَالٍ وَعِنْدِي مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا شَيْئًا أُرْصِدُهُ لِدَيْنٍ.

بَابُ ۳۳ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى أَيَحْسَبُونَ أَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهِ

۔اے ابوذر! میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ میں حاضر ہوں فرمایا کہ مجھے اس بات کی کوئی خوشی نہیں کہ میرے پاس کوہ احد کے برابر سونا ہو اور تین رات میرے پاس رہے اور اس میں سے ایک دینار بھی باقی رہے، البتہ جو قرض ادا کرنے کے لئے رکھ چھوڑوں بندگان اللہ کے درمیان میں اس طرح خرچ کر جاؤں دائیں بائیں اور پیچھے سے۔ پھر چلے پھر آپ نے فرمایا۔ زیادہ مال والے قیامت کے روز کم نیکیوں والے ہوں گے مگر جو ایسے، ایسے اور ایسے یعنی دائیں بائیں اور پیچھے سے خرچ کرے پھر ایسے لوگ کم ہیں پھر مجھ سے فرمایا اپنی جگہ پر رہنا جب تک کہ میں تمہارے پاس واپس آؤں۔ پھر آپ اندھیری رات میں چلے گئے یہاں تک کہ چھپ گئے۔ یہاں تک کہ میں نے ایک آواز سنی پس میں ڈرا کہ کہیں کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پیش آیا ہو۔

پھر میں نے ارادہ کیا کہ آپ کے پاس جاؤں اور یاد آیا کہ مجھے ارشاد ہوا تھا کہ اپنی جگہ نہ چھوڑنا۔ چنانچہ میں نے اپنی جگہ نہ چھوڑی یہاں تک کہ آپ تشریف لے آئے۔ میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! میں نے ایک آواز سنی اور ڈرا لیکن مجھے حضور کا ارشاد یاد آ گیا۔ فرمایا کہ تم نے سنی؟ میں عرض گزار ہوا۔ جی ہاں۔ فرمایا کہ وہ جبرئیل تھے میرے پاس آئے اور کہا کہ آپ کی امت میں سے جو اس حال میں مرے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا میں نے کہا۔ خواہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میرے پاس کوہ احد کے برابر بھی سونا ہو تو مجھے یہ بات پسند نہیں کہ اس پر تین راتیں گزر جائیں اور ابھی اس میں سے میرے پاس کچھ بچا ہو مگر قرض ادا کرنے کے لئے رکھ چھوڑوں۔

اصل تونگری دل کی غنا ہے۔

استغنا کہاں ہے۔ کہ بخیل کہ رہا ہے ہم کو جو مال کی مدد کر

[illegible]

وَمِنْ خِلَالِ الْآيَتَيْنِ إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى مِنْ دُونِ
ذَلِكَ هُمْ لَهَا عَامِلُونَ. قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ لَمْ
يَعْمَلُوهَا لَا بُدَّ مِنْ أَنْ يَعْمَلُوهَا.

١٣٦٦ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو
بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْغِنَى عَنْ
كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلَكِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ.

بَابُ ٨٣٢ فَضْلِ الْفَقْرِ

١٣٦٧ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ
بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ
أَنَّهُ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ جَالِسٍ مَا رَأْيُكَ فِي هَذَا فَقَالَ
رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِ النَّاسِ هَذَا وَاللَّهِ حَرِيٌّ إِنْ
خَطَبَ أَنْ يُنْكَحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُشَفَّعَ قَالَ فَسَكَتَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ
فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأْيُكَ
فِي هَذَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا رَجُلٌ مِنْ فُقَرَاءِ
الْمُسْلِمِينَ هَذَا حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ لَا يُنْكَحَ
وَإِنْ شَفَعَ أَنْ لَا يُشَفَّعَ وَإِنْ قَالَ أَنْ لَا يُسْمَعَ لِقَوْلِهِ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا خَيْرٌ مِنْ
مِلْءِ الْأَرْضِ مِثْلَ هَذَا.

١٣٦٨ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ عُدْنَا
خَبَّابًا فَقَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نُرِيدُ وَجْهَ اللَّهِ فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ فَمِنَّا
مَنْ مَضَى لَمْ يَأْخُذْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ
بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ نَمِرَةً فَإِذَا غَطَّيْنَا
بِهَا رَأْسَهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ بَدَا
رَأْسُهُ فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ

سے عمل اور بھی ہیں جن کو وہ کر رہے ہیں (سورۃ المومنون ۶۳)
ابن عیینہ کا قول ہے کہ وہ کام انہوں نے ابھی نہیں کیے لیکن
ضرور کرنے والے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا۔ تونگری مال و اسباب کی کثرت سے نہیں بلکہ
تونگری تو دل کی تونگری ہے۔

فقر کی فضیلت

ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد ساعدی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
پاس سے ایک آدمی گزرا تو آپ نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے ایک
آدمی سے پوچھا کہ اس شخص کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ اس
نے کہا کہ یہ ایک شریف آدمی ہے۔ خدا کی قسم یہ اس قابل
ہے کہ اگر یہ پیغام نکاح بھیجے تو قبول کیا جائے اور سفارش کرے تو
منظور کی جائے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
خاموش ہو گئے۔ پھر ایک آدمی گزرا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے اس سے پوچھا کہ اس شخص کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے؟
عرض کی کہ یا رسول اللہ یہ غریب مسلمانوں میں سے ہے اگر
پیغام نکاح بھیجے تو قبول نہ کیا جائے اور سفارش کرے تو
منظور نہ کی جائے اور اگر بات کرے تو کوئی اس کی

ابو وائل کا بیان ہے کہ ہم حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کی عیادت کو گئے تو انہوں نے فرمایا۔ ہم نے رضائے الٰہی کے لیے نبی
کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی لہٰذا ہمارا اجر اللہ تعالیٰ
کے ذمہ ہو گیا۔ ہم میں سے بعض وہ ہیں جو اپنا اجر لیے بغیر گزر گئے
جن میں سے حضرت مصعب بن عمیر ہیں جو احد کے دن شہید ہوئے
اور انہوں نے ایک چادر چھوڑی۔ اگر ہم ان کا سر چھپاتے تو پیر کھل جاتے اور
پیروں کو چھپاتے تو سر کھل جاتا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

نُغَطِّي رَأْسَهُ وَنَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ، وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا.

١٣٦٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ زَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ، وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ. تَابَعَهُ أَيُّوبُ وَعَوْفٌ، وَقَالَ صَخْرٌ وَحَمَّادُ بْنُ نَجِيحٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

١٣٧٠ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمْ يَأْكُلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خِوَانٍ حَتَّى مَاتَ، وَمَا أَكَلَ خُبْزًا مُرَقَّقًا حَتَّى مَاتَ.

١٣٧١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَقَدْ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا فِي رَفِّي مِنْ شَيْءٍ يَأْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ إِلَّا شَطْرُ شَعِيرٍ فِي رَفٍّ لِي، فَأَكَلْتُ مِنْهُ حَتَّى طَالَ عَلَيَّ، فَكِلْتُهُ فَفَنِيَ.

بَابٌ ٨٢٣ كَيْفَ كَانَ عَيْشُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ وَتَخَلِّيهِمْ مِنَ الدُّنْيَا

١٣٧٢ - حَدَّثَنِي أَبُو نُعَيْمٍ بِنَحْوٍ مِنْ نِصْفِ هَذَا الْحَدِيثِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ: آللهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ إِنْ كُنْتُ لَأَعْتَمِدُ بِكَبِدِي عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْجُوعِ، وَإِنْ كُنْتُ لَأَشُدُّ الْحَجَرَ عَلَى بَطْنِي مِنَ الْجُوعِ، وَلَقَدْ قَعَدْتُ يَوْمًا عَلَى طَرِيقِهِمُ الَّذِي يَخْرُجُونَ مِنْهُ، فَمَرَّ أَبُو بَكْرٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللهِ

میں ڈھک دیں اور ان کے پیروں پر اذخر گھاس ڈال دیں اور ہم میں سے وہ بھی ہیں جن کے لئے پھل پک گئے اور وہ انہیں چن رہے ہیں۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا تو اس میں اکثر غریب آدمی نظر آئے اور دوزخ میں جھانک کر دیکھا تو اس کے اندر عورتیں زیادہ نظر آئیں۔ ایوب اور عوف اعرابی نے بھی اس کو روایت کیا۔ صخر، حماد بن نجیح، ابو رجاء، حضرت ابن عباس سے اس کو روایت کیا۔

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دسترخوان پر کھانا تناول نہیں فرمایا یہاں تک کہ وفات پائی اور تادمِ آخر کبھی چپاتی نہیں کھائی۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وفات پا گئے لیکن اس وقت میرے پاس کوئی چیز بھی نہ تھی جسے کوئی جاندار کھا سکے مگر تھوڑے سے جو میری کوٹھری میں تھے جن میں سے کافی دنوں تک میں کھاتی رہی لیکن میں نے انہیں ماپ لیا تو وہ ختم ہو گئے۔

حضور اور آپ کے اصحاب نے دنیا سے کنارہ کش رہ کر کیسی زندگی گزاری تھی

مجاہد کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے۔ اللہ تعالیٰ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں میں کبھی بھوک کے باعث زمین پر پیٹ کے بل لیٹ جاتا اور کبھی بھوک کے سبب اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتا۔ ایک روز میں لوگوں کی عام گزرگاہ پر بیٹھ گیا تو حضرت ابوبکر گزرے تو میں نے ان سے قرآن کریم کی ایک آیت پوچھی۔ میں نے سوال اس لئے کیا کہ مجھے کھانا کھلا دیں، لیکن وہ گزر گئے اور ایسا نہ کیا۔ پھر میرے پاس سے

سَأَلْتُهُ إِلَّا لِيُشْبِعَنِي فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّ
بِي عُمَرُ فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَا سَأَلْتُهُ
إِلَّا لِيُشْبِعَنِي فَمَرَّ فَلَمْ يَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّ بِي أَبُو
الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ حِينَ رَآنِي
وَعَرَفَ مَا فِي نَفْسِي وَمَا فِي وَجْهِي ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا هِرٍّ
قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْحَقْ وَمَضَى فَتَبِعْتُهُ
فَدَخَلَ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنَ لِي فَدَخَلَ فَوَجَدَ لَبَنًا
فِي قَدَحٍ فَقَالَ مِنْ أَيْنَ هَذَا اللَّبَنُ قَالُوا
أَهْدَاهُ لَكَ فُلَانٌ أَوْ فُلَانَةُ قَالَ أَبَا هِرٍّ
قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْحَقْ إِلَى أَهْلِ
الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ لِي قَالَ وَأَهْلُ الصُّفَّةِ أَضْيَافُ
الْإِسْلَامِ لَا يَأْوُونَ إِلَى أَهْلٍ وَلَا مَالٍ وَلَا عَلَى أَحَدٍ
إِذَا أَتَتْهُ صَدَقَةٌ بَعَثَ بِهَا إِلَيْهِمْ وَلَمْ يَتَنَاوَلْ مِنْهَا
شَيْئًا وَإِذَا أَتَتْهُ هَدِيَّةٌ أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ وَأَصَابَ
مِنْهَا وَأَشْرَكَهُمْ فِيهَا فَسَاءَنِي ذَلِكَ فَقُلْتُ وَمَا
هَذَا اللَّبَنُ فِي أَهْلِ الصُّفَّةِ كُنْتُ أَحَقُّ أَنَا أَنْ
أُصِيبَ مِنْ هَذَا اللَّبَنِ شَرْبَةً أَتَقَوَّى بِهَا فَإِذَا
جَاءَ أَمَرَنِي فَكُنْتُ أَنَا أُعْطِيهِمْ وَمَا عَسَى أَنْ يَبْلُغَنِي
مِنْ هَذَا اللَّبَنِ وَلَمْ يَكُنْ مِنْ طَاعَةِ اللَّهِ وَطَاعَةِ
رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُدٌّ فَأَتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ
فَأَقْبَلُوا فَاسْتَأْذَنُوا فَأَذِنَ لَهُمْ وَأَخَذُوا مَجَالِسَهُمْ
مِنَ الْبَيْتِ قَالَ يَا أَبَا هِرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ خُذْ فَأَعْطِهِمْ قَالَ فَأَخَذْتُ الْقَدَحَ فَجَعَلْتُ
أُعْطِيهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرْوَى ثُمَّ
يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ فَأُعْطِيهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتَّى
يَرْوَى ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرْوَى
ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوِيَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ فَأَخَذَ
الْقَدَحَ فَوَضَعَهُ عَلَى يَدِهِ فَنَظَرَ إِلَيَّ فَتَبَسَّمَ

حضرت عمر گزرے تو میں نے ان سے بھی کتاب اللہ کی ایک آیت
پوچھی اور ان سے بھی کھانے کے ارادہ سے سوال کیا تھا چنانچہ
وہ بھی گزر گئے اور انہوں نے ایسا نہیں کیا پھر میرے پاس
حضرت ابو القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گزرے تو مجھے دیکھ
کر تبسم فرمایا گویا آپ نے میرے دل کی حاجت اور چہرے کی حالت
کو پہچان لیا تھا چنانچہ فرمایا۔ اے ابوہر! عرض گزار ہوا۔ یا رسول
اللہ میں حاضر ہوں۔ فرمایا ساتھ آؤ۔ اور آپ چل دیے تو میں
بھی آپ کے پیچھے ہو لیا چنانچہ آپ اندر داخل ہوئے اور مجھے بھی
اندر آنے کی اجازت دی۔ پس میں اندر داخل ہوا تو ایک پیالے
میں دودھ پایا۔ فرمایا کہ یہ دودھ کہاں سے آیا ہے؟ گھر والوں نے
جواب دیا کہ فلاں مرد یا فلاں عورت نے تحفہ بھیجا ہے۔ آپ نے
فرمایا۔ اے ابوہر! عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ
میں حاضر ہوں۔ فرمایا کہ اہل صفہ کے پاس جاؤ اور انہیں میرے
پاس بلا لاؤ۔ راوی کا بیان ہے کہ اہل صفہ اسلام کے مہمان تھے
جو اہل و عیال، مال اور کسی شخص کے پاس نہیں جاتے تھے
جب آپ کی خدمت میں صدقہ آتا تو ان کے پاس بھیج دیتے اور خود
اس میں سے کچھ بھی تناول نہ فرماتے اور جب آپ کی خدمت میں ہدیہ
پیش کیا جاتا تو انہیں بھی بلا لیتے اور خود بھی تناول فرماتے۔ مجھے یہ بات
اچھی نہ لگی اور میں نے کہا کہ یہ دودھ اہل صفہ میں کیا ہو گا؟ اس کا
زیادہ حقدار تو میں ہوں کہ اسے پی کر کچھ قوت حاصل کروں۔ جب وہ آ
جائیں گے تو مجھے حکم فرمائیں گے اور میں انہیں دوں گا تو
امید نہیں کہ اس دودھ میں سے مجھے کچھ بھی ملے لیکن اللہ
اور اس کے رسول کا حکم ماننے کے بغیر چارہ نہیں پس میں
ان کے پاس گیا اور انہیں بلا لایا۔ وہ آئے اور اجازت مانگی تو
انہیں اجازت دی گئی اور گھر میں اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے۔ فرمایا: اے ابوہر!
عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ میں حاضر ہوں۔ فرمایا کہ لو اور انہیں
دو۔ پس میں پیالہ لے کر ایک ایک کو دینے لگا۔ وہ سیر ہو کر پی لیتا تو
مجھے پیالہ واپس دے دیتا یہاں تک کہ میں نبی کریم تک پہنچا

فَقَالَ أَبَا هِرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ بَقِيْتُ أَنَا وَأَنْتَ قُلْتُ صَدَقْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اقْعُدْ فَاشْرَبْ فَقَعَدْتُ فَشَرِبْتُ فَقَالَ اشْرَبْ فَشَرِبْتُ، فَمَا زَالَ يَقُوْلُ اشْرَبْ حَتّٰى قُلْتُ لَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَجِدُ لَهٗ مَسْلَكًا، قَالَ فَأَرِنِيْ فَأَعْطَيْتُهُ الْقَدَحَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَسَمّٰى وَشَرِبَ الْفَضْلَةَ.

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیالہ پکڑا اور اصحاب صفہ سب سیر ہو چکے تھے جنہوں نے پیالہ اپنے ہاتھ پر لیا اور میری طرف دیکھ کر تبسم فرمایا، ابوہر! میں نے عرض کی لبیک یا رسول اللہ حاضر ہوں۔ فرمایا کہ اب میں اور تم باقی رہ گئے۔ میں نے عرض کی کہ بجا ارشاد ہے۔ فرمایا بیٹھ جاؤ اور پیو۔ میں بیٹھ گیا اور پیا۔ فرمایا اور پیو، میں نے اور پیا۔ فرماتے رہے پیو، یہاں تک کہ میں نے عرض کی قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اب گنجائش نہیں پاتا۔ فرمایا مجھے دکھاؤ۔ چنانچہ میں نے پیالہ پیش کر دیا۔ پس آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور بسم اللہ پڑھ کر بچا ہوا پی لیا۔

ف: پہلی بات اس حدیث کی قابل غور یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تاثرات یوں بیان کیے ہیں کہ فَتَبَسَّمَ حِيْنَ رَآنِيْ وَعَرَفَ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَمَا فِيْ وَجْهِيْ۔ آپ نے مجھے دیکھ کر تبسم فرمایا اور جان لیا جو میرے دل میں تھا اور جو میرے چہرے پر تھا ۔۔۔ چہرے کی حالت تو ہر کوئی دیکھ سکتا ہے لیکن حضور نے ان کے دل کی کیفیت کو بھی جان لیا تھا۔ وہ قوی نگاہ مصطفےٰ کو یہ اعجاز حاصل تھا کہ آپ پردے کے اندر چھپی ہوئی باتوں کو بھی جان لیا کرتے تھے۔ اسی لیے تو شاعر مشرق ورد گنگناتے رہتے تھے کہ یا رسول اللہ!

ع چشم تو بینندۂ ما فی الصدور

دوسری یہ بات قابل غور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دودھ کے ایک ہی پیالے سے ستر اصحاب صفہ کو شکم سیر کر دیا تھا۔ ہر ایک پیتا گیا اور پیالے میں موجود دودھ کم نہیں ہوتا تھا۔ یہ وہ معجزہ تھا جو اللہ نے اپنے محبوب سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تصرف کی یہ طاقت مرحمت فرمائی تھی کہ قدم قدم پر صحابہ کرام اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے جس کے باعث وہ سرکار کی راہ میں دینہ رسول کے عوض بچائے ہوئے تھے اور اسی ... شمع رسالت پر تن من دھن سے پروانہ وار نثار ہونے کے لیے ہمہ وقت تیار رہتے تھے۔ اللہ نے تو اپنے محبوب کو تصرف کی ایسی طاقت مرحمت فرمائی تھی لیکن بعض لوگ کہتے ہیں ۔۔۔ اللہ صاحب نے کسی کو عالم میں تصرف کرنے کی قدرت نہیں دی تو شرک ہوتا ہے ۔۔۔ پھر خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت ان کو خود بخود ہے خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے ان کو ایسی طاقت بخشی ہے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے ۔۔۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف یوں حاقانہ کنا رسول دشمنی کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو صحابہ کرام کے ساتھ عقیدت سے توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین!

۲۳۳ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُوْلُ إِنِّيْ لَأَوَّلُ الْعَرَبِ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَرَأَيْتُنَا نَغْزُوْ وَمَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ وَهٰذَا السَّمُرُ وَإِنَّ أَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَا لَهٗ خِلْطٌ

قیس نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں وہ پہلا عرب ہوں جس نے اللہ کی راہ میں سب سے پہلے تیر چلایا اور ہم نے اپنے آپ کو اس حال میں دیکھا ہے کہ جہاد کرتے اور ہمارے پاس کھانے کو کیکر اور اس درخت کے پتوں کے سوا کچھ نہ ہوتا اور ہم میں سے کوئی ایسا مینگنی کرتا جیسے بکری کی مینگنیاں ملی ہوئی نہیں ہوتیں۔

ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ تُعَزِّرُنِي عَلَى الْإِسْلَامِ، خِبْتُ إِذًا وَضَلَّ سَعْيِي.

۱۳۴۴۔ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ مِنْ طَعَامِ بُرٍّ ثَلَاثَ لَيَالٍ تِبَاعًا حَتَّى قُبِضَ.

۱۳۴۵۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ هُوَ الْأَزْرَقُ عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا أَكَلَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْلَتَيْنِ فِي يَوْمٍ إِلَّا إِحْدَاهُمَا تَمْرٌ.

۱۳۴۶۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَدَمٍ وَحَشْوُهُ مِنْ لِيفٍ.

۱۳۴۷۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ كُنَّا نَأْتِي أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَخَبَّازُهُ قَائِمٌ وَقَالَ كُلُوا فَمَا أَعْلَمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَغِيفًا مُرَقَّقًا حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ وَلَا رَأَى شَاةً سَمِيطًا بِعَيْنِهِ قَطُّ.

۱۳۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَأْتِي عَلَيْنَا الشَّهْرُ مَا نُوقِدُ فِيهِ نَارًا إِنَّمَا هُوَ التَّمْرُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنْ نُؤْتَى بِاللُّحَيْمِ.

۱۳۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

میں نے سختی کی زندگی اختیار کی ... پھر بنو اسد مجھے اسلام پر ملامت کرنے لگے ہیں۔ اگر یہی حال ہے تو میں بد نصیب ہوا اور میری سعی ضائع ہوئی۔

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آل نے مدینہ میں آکر حضور کے وصال تک گندم کی روٹیاں متواتر تین دن تک کبھی نہیں کھائیں۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آل نے دو کھانے کبھی نہیں کھائے مگر ان میں سے ایک کھانا کھجوریں ہوتیں۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بستر چمڑے کا ہوتا جس کے اندر کھجور کی چھال بھری ہوتی۔

قتادہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان کا نانبائی بیٹھا ہوا تھا اور انہوں نے فرمایا کہ کھاؤ، میں نہیں جانتا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی پتلی چپاتی کھائی ہو۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے جا ملے اور میں نے یہ بھی نہیں دیکھا کہ آپ نے بکری کے بھنے ہوئے گوشت کو آنکھوں سے دیکھا بھی ہو۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ ہم پر ایسا مہینہ بھی آجاتا جس کے اندر ہمارے گھر میں آگ نہیں جلائی جاتی، بس کھجوریں اور پانی ہوتا مگر یہ کہ کہیں سے تھوڑا سا گوشت آ جاتا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عروہ بن زبیر سے فرمایا۔ اے بھانجے! ہم چاند دیکھتے یہاں تک کہ

يَزِيدُ بْنُ رُومَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ ابْنَ أُخْتِي إِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى الْهِلَالِ ثَلَاثَةَ أَهِلَّةٍ فِي شَهْرَيْنِ وَمَا أُوقِدَتْ فِي أَبْيَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارٌ فَقُلْتُ مَا كَانَ يُعِيشُكُمْ قَالَتِ الْأَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِيرَانٌ مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَتْ لَهُمْ مَنَائِحُ وَكَانُوا يَمْنَحُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَبْيَاتِهِمْ فَيَسْقِينَاهُ.

١٢٨٠ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ ارْزُقْ آلَ مُحَمَّدٍ قُوتًا۔

بَابُ الْقَصْدِ وَالْمُدَاوَمَةِ عَلَى الْعَمَلِ

١٢٨١ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَشْعَثَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مَسْرُوقًا قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَيُّ الْعَمَلِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ الدَّائِمُ قَالَ قُلْتُ فَأَيَّ حِينٍ كَانَ يَقُومُ قَالَتْ كَانَ يَقُومُ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ

١٢٨٢ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ أَحَبُّ الْعَمَلِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَدُومُ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ.

١٢٨٣ ۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يُنَجِّيَ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللَّهُ بِرَحْمَةٍ سَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَاغْدُوا وَرُوحُوا وَشَيْءٌ مِنَ الدُّلْجَةِ

مہینوں میں بھی چولہا نہ جلتا تھا لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گھروں میں آگ جلانے کی نوبت نہ آتی۔ میں (عروہ) عرض گزار ہوا کہ پھر آپ کی گزر اوقات کس چیز پر ہوتی تھی؟ فرمایا کہ دو سیاہ چیزوں پر یعنی کھجوریں اور پانی سوائے اس کے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چند انصاری ہمسائے تھے جن کے دودھیل جانور تھے وہ اپنے گھروں سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ کا ہدیہ بھیجا کرتے تو آپ ہمیں پلا دیا کرتے تھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی۔ اے اللہ! آلِ محمد کو اتنی روزی دے جس سے اس کی زندگی قائم رہ سکے۔

عمل میں میانہ روی اور ہمیشگی ہو

مسروق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سوال کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کون سا عمل زیادہ پسند تھا؟ فرمایا کہ جو جاری رہے۔ مسروق کا بیان ہے کہ میں نے پوچھا کہ حضور شب کے کس حصے میں جاگا کرتے تھے؟ فرمایا کہ جب مرغ کی اذان سنتے تو کھڑے ہو جاتے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سب سے پیارا عمل وہ تھا جس کو عمل کرنے والا ہمیشہ کرتا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کسی کو اس کا عمل نجات نہیں دلائے گا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ کیا آپ کو بھی؟ فرمایا کہ مجھے بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے۔ لہٰذا سیدھی راہ اختیار کرو، میانہ روی اختیار کرو، صبح و شام اور رات

وَالْقَصْدَ الْقَصْدَ تَبْلُغُوْا

کے ساتھ اعتدال کی راہ اختیار کرو، منزل مقصود پر پہنچ جاؤ گے۔

۱۳۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاعْلَمُوْا أَنْ لَنْ يُدْخِلَ أَحَدَكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَأَنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ أَدْوَمُهَا إِلَى اللّٰهِ وَإِنْ قَلَّ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے اعمال میں میانہ روی پیدا کرو کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکو اور یقین کر لو کہ تم میں سے کسی کے عمل اسے جنت میں داخل نہیں کر سکتے اور اللہ تعالیٰ کو سب سے پیارا وہ عمل ہے جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ کم ہو۔

۱۳۴۵۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ قَالَ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ وَقَالَ اكْلَفُوْا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيْقُوْنَ.

ابو سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے۔ فرمایا کہ جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ تھوڑا ہو اور فرمایا کہ اعمال کی بساط بھر پابندی کیا کرو۔

۱۳۴۶۔ حَدَّثَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ كَيْفَ كَانَ عَمَلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ يَخُصُّ شَيْئًا مِنَ الْأَيَّامِ قَالَتْ لَا كَانَ عَمَلُهُ دِيْمَةً وَأَيُّكُمْ يَسْتَطِيْعُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَطِيْعُ.

علقمہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ اے ام المومنین! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عمل کیسا تھا، کیا کوئی کام کسی دن کے ساتھ مخصوص تھا؟ فرمایا کہ نہیں۔ آپ کے عمل میں ہمیشگی ہوتی تھی اور جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کر سکتے وہ تم میں سے کون کر سکتا ہے۔

۱۳۴۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَأَبْشِرُوْا فَإِنَّهُ لَا يُدْخِلُ أَحَدًا الْجَنَّةَ عَمَلُهُ قَالُوْا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ بِمَغْفِرَةٍ وَرَحْمَةٍ. قَالَ أَظُنُّهُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَقَالَ عَفَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میانہ روی اختیار کرو، خدا کا قرب حاصل کرو اور خوشی مناؤ کہ اپنے عمل کے سبب کوئی شخص جنت میں داخل نہیں ہو گا۔ لوگ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! آپ بھی؟ فرمایا کہ میں بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور مغفرت میں ڈھانپ لے۔ میرے خیال میں اسے ابوالنضر، ابو سلمہ نے حضرت عائشہ سے روایت کیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میانہ روی اختیار کرو

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَدِّدُوا وَأَبْشِرُوا وَقَالَ مُجَاهِدٌ سَدَادًا سَدِيدًا صِدْقًا.

١٣٨٨ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى لَنَا يَوْمًا الصَّلَاةَ ثُمَّ رَقِيَ الْمِنْبَرَ فَأَشَارَ بِيَدِهِ قِبَلَ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ قَدْ أُرِيتُ الْآنَ مُنْذُ صَلَّيْتُ لَكُمُ الصَّلَاةَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مُمَثَّلَتَيْنِ فِي قُبُلِ هٰذَا الْجِدَارِ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ.

بَابُ ٢٢٥ الرَّجَاءِ مَعَ الْخَوْفِ

وَقَالَ سُفْيَانُ مَا فِي الْقُرْآنِ آيَةٌ أَشَدُّ عَلَيَّ مِنْ لَسْتُمْ عَلَى شَيْءٍ حَتَّى تُقِيمُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ.

١٣٨٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الرَّحْمَةَ يَوْمَ خَلَقَهَا مِائَةَ رَحْمَةٍ فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعًا وَتِسْعِينَ رَحْمَةً وَأَرْسَلَ فِي خَلْقِهِ كُلِّهِمْ رَحْمَةً وَاحِدَةً فَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ لَمْ يَيْأَسْ مِنَ الْجَنَّةِ وَلَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعَذَابِ لَمْ يَأْمَنْ مِنَ النَّارِ.

بَابُ ٢٢٦ الصَّبْرِ عَنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ

إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ. وَقَالَ عُمَرُ وَجَدْنَا خَيْرَ عَيْشِنَا بِالصَّبْرِ.

١٣٩٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

کرو اور خوش ہو جاؤ۔ مجاہد کا قول ہے کہ سدادا اور سدیدا سے مراد ہے صدق دل کے ساتھ۔

ہلال بن علی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔ پھر منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور مسجد کی دیوار قبلہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ تمہیں نماز پڑھانے کے وقت ابھی ابھی میں نے اس دیوار کے پیچھے جنت اور دوزخ کو ان کی اصلی شکلوں میں دیکھا ہے میں نے خیر و شر کے بارے میں کبھی ایسا نہیں دیکھا جیسا خیر و شر کو آج دیکھا ہے۔

امید بھی خوف کے ساتھ رہے۔

سفیان کا قول ہے کہ قرآن کریم کی کسی آیت سے مجھ پر اتنا بوجھ نہیں پڑا تم کچھ بھی نہیں جب تک قائم کرو توریت اور انجیل اور جو کچھ تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اترا (سورۃ المائدہ آیت ۶۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے رحمت کو پیدا فرمایا تو اس کے سو حصے کئے اور ننانوے حصے اپنے پاس رکھ کر ایک حصہ اپنی ساری مخلوق کے لئے بھیج دیا پس اگر کافر بھی یہ جان لے کہ اللہ تعالیٰ کے پاس کتنی رحمت ہے تو وہ بھی جنت سے مایوس نہ ہو اور اگر مومن یہ جان جائے کہ اس کے پاس کتنا عذاب ہے تو جہنم سے وہ بھی بے خوف نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ کی حرام فرمائی ہوئی چیزوں سے بچنا

صبر کرنے والوں ہی کو ان کا ثواب بھرپور دیا جائے گا بے گنتی (سورۃ الزمر ۱۰) حضرت عمر کا قول ہے کہ ہم نے صبر میں بہترین زندگی پائی۔

عطاء بن یزید کا بیان ہے کہ انہیں حضرت ابو سعید خدری

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُنَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَسْأَلْهُ أَحَدٌ مِنْهُمْ إِلَّا أَعْطَاهُ حَتَّى نَفِدَ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُمْ حِينَ نَفِدَ كُلُّ شَيْءٍ أَنْفَقَ بِيَدَيْهِ مَا يَكُنْ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ لَا أَدَّخِرْهُ عَنْكُمْ وَإِنَّهُ مَنْ يَسْتَعِفَّ يُعِفَّهُ اللَّهُ وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللَّهُ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللَّهُ وَلَنْ تُعْطَوْا عَطَاءً خَيْرًا وَأَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ

۱۳۹۱ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي حَتَّى تَرِمَ أَوْ تَنْتَفِخَ قَدَمَاهُ فَيُقَالُ لَهُ فَيَقُولُ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا

بَابٌ ۸۲۶ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ

قَالَ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ مِنْ كُلِّ مَا ضَاقَ عَلَى النَّاسِ.

۱۳۹۲ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ حُصَيْنَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ هُمُ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ.

بَابٌ ۸۲۷ مَا يُكْرَهُ مِنْ قِيلَ وَقَالَ.

۱۳۹۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مُغِيرَةُ وَفُلَانٌ وَرَجُلٌ ثَالِثٌ أَيْضًا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ إِلَى الْمُغِيرَةِ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ انصار کے کچھ آدمیوں نے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مال کا سوال کیا، پھر جو سوال کرنے والا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مانگتا اسے دیتے یہاں تک کہ جتنا مال آپ کے پاس تھا ختم ہو گیا۔ جب سب کچھ اپنے ہاتھوں خرچ کر چکے تو آپ نے فرمایا: میں تم سے بچا کر اپنے پاس مال نہیں رکھتا لیکن جو آدمی سوال کرنے سے بچنا چاہے تو اللہ تعالیٰ اس کو بچائے گا، جو صبر کرنا چاہے تو اللہ تعالیٰ اس کو صبر دے گا اور جو غنا چاہے تو اللہ تعالیٰ اس کو مستغنی کر دے گا اور تمہیں صبر سے بہتر اور وسیع چیز اور کوئی عطا نہیں فرمائی گئی۔

زیاد بن علاقہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتنی نماز پڑھا کرتے تھے کہ آپ کے قدم مبارک پر ورم آ جاتا اور سوج جاتے تو آپ سے کہا گیا۔ چنانچہ فرمایا کہ کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

جو توکل کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے کافی ہے۔

ربیع بن خثیم کا قول ہے کہ ہر ایک امر مشکل کے متعلق ہے۔

حصین بن عبدالرحمن کا بیان ہے کہ میں سعید بن جبیر کے پاس بیٹھا ہوا تھا جب انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حوالے سے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے ستر ہزار افراد بغیر حساب جنت میں داخل ہوں گے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو نہ جھاڑ پھونک کریں، نہ شگون لیں اور اپنے رب پر بھروسہ رکھیں۔

بیکار قیل و قال ناپسندیدہ ہے۔

ہشیم کا بیان ہے کہ ہم سے یہ حدیث کئی حضرات نے بیان کی جن میں سے ایک حضرت مغیرہ ہیں، دوسرا فلاں اور تیسرا ایک اور شخص۔ شعبی نے حضرت مغیرہ بن شعبہ کے کاتب سے روایت کی ہے کہ حضرت معاویہ نے حضرت مغیرہ کے لئے لکھا کہ مجھے ایسی

أن اكتب إلي بحديث سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فكتب إليه المغيرة إني سمعته يقول عند انصرافه من الصلاة لا إله إلا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير ثلاث مرات، قال وكان ينهى عن قيل وقال وكثرة السؤال وإضاعة المال ومنع وهات، وعقوق الأمهات ووأد البنات. وعن هشيم أخبرنا عبد الملك بن عمير قال سمعت ورادا يحدث هذا الحديث عن المغيرة عن النبي صلى الله عليه وسلم

حدیث لکھ کر بھیجے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ وراد کا بیان ہے کہ حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھ کر بھیجا کہ میں نے یہ سنا کہ حضور جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین مرتبہ کہتے: نہیں کوئی معبود مگر اللہ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور وہی سب تعریفوں کے لائق ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ان کا بیان ہے کہ حضور بیکار قیل و قال، زیادہ سوال کرنے، مال ضائع کرنے، دینے والی چیزیں نہ دینے، ماؤں کی نافرمانی کرنے اور لڑکیوں کو زندہ درگور کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔ ہشیم، عبدالملک بن عمیر، وراد اس حدیث کو حضرت مغیرہ سے مرفوعاً بیان کیا کرتے تھے۔

باب حفظ اللسان ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليقل خيرا أو ليصمت وقوله تعالى: ما يلفظ من قول إلا لديه رقيب عتيد.

زبان کی حفاظت کرنا۔

جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ بھلی بات کہے یا خاموش رہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے: کوئی بات وہ زبان سے نہیں نکالتا کہ اس کے پاس ایک محافظ تیار نہ بیٹھا ہو۔ (سورۂ ق، آیت ۱۸)

۱۲۹۴۔ حدثنا محمد بن أبي بكر المقدمي حدثنا عمر بن علي سمع أبا حازم عن سهل بن سعد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من يضمن لي ما بين لحييه وما بين رجليه أضمن له الجنة.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مجھے اس کی ضمانت دے جو دونوں جبڑوں کے درمیان ہے اور جو دونوں ٹانگوں کے درمیان ہے تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

ف: یہی باب اسی جلد کی حدیث ۱۴۱۲ میں بھی مذکور ہے۔ پہلی بات تو اس حدیث سے یہ معلوم ہوئی کہ زبان اور شرمگاہ ہی ایسی چیزیں ہیں کہ ان کے بہکنے سے آدمی جہنم کا مستحق ہو جاتا ہے۔ ہر کسی کا فرض ہے کہ ان دونوں کو اچھی طرح لگام لگائے اور بہکنے نہ دے۔ دنیا اور آخرت کے اندر مصیبت میں مبتلا کرنے والی چیزوں میں سے یہ دونوں سر فہرست ہیں ـــــ نیز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ان دونوں چیزوں کی ضمانت دے تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں ـــــ معلوم ہوا کہ پروردگار عالم نے اپنے محبوب کو جنت دینے کا مالک بنا رکھا ہے۔ یعنی مالک حقیقی تو وہی ہے لیکن اس نے اپنے محبوب کو مالک جنت بنا دیا تھا۔ یہ بات ہر صاحب علم و دانش جانتا ہے کہ وہ حقیقی مالک نہیں بلکہ حقیقی مالک کا عطا کردہ مالک و مختار ہوتا ہے۔ واللہ و رسولہ اعلم۔

۱۲۹۵۔ حدثني عبد العزيز بن عبد الله حدثنا إبراهيم بن سعد عن ابن شهاب عن أبي سلمة عن أبي هريرة رضي الله عنه قال

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ.

١٣٩٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ سَمِعَ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ جَائِزَتُهُ قِيْلَ مَا جَائِزَتُهُ، قَالَ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَسْكُتْ.

١٣٩٧ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يَتَبَيَّنُ فِيْهَا يَزِلُّ بِهَا فِي النَّارِ أَبْعَدَ مِمَّا بَيْنَ الْمَشْرِقِ.

١٣٩٨ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ دِيْنَارٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَرْفَعُهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَاتٍ وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ.

بَابُ الْبُكَاءِ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ

١٣٩٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ

اُسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے اور جو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے تو اپنے ہمسائے کو تکلیف نہ دے اور جو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔

حضرت ابو شریح خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میرے دونوں کانوں نے سنا اور میرے دل نے محفوظ رکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے تھے ضیافت تین دن ہے جس میں اس کا جائزہ بھی ہے۔ عرض کیا گیا کہ جائزہ کیا ہے؟ فرمایا ایک دن اور رات اور جو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیے کہ اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہا کرے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ آدمی جب کوئی بات کہتا ہے اور اس کے انجام پر غور نہیں کرتا اس کی وجہ سے جہنم میں جا گرتا ہے حالانکہ وہ اس سے اتنی دور ہے جتنی مغرب سے مشرق۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک آدمی جب کوئی ایسی بات کہتا ہے جو رضائے الٰہی کے مطابق ہو تو اُسے خاص اہمیت نہیں دیتا لیکن اس کے باعث اللہ تعالیٰ اس کے درجے بلند کر دیتا ہے اور جب آدمی کوئی ایسی بات کہتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے اور وہ اُس کی پرواہ نہیں کرتا لیکن اس کے باعث دوزخ میں جا گرتا ہے۔

اللہ کے خوف سے رونا

حفص بن عاصم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ رَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ۔

وسلم نے فرمایا۔ سات آدمی ایسے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کا سایہ کرتا ہے ان میں سے ایک وہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں۔

بَابُ ۸۳۴ الْخَوْفِ مِنَ اللّٰهِ

اللہ سے ڈرنا

۱۳۰۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يُسِيْءُ الظَّنَّ بِعَمَلِهِ فَقَالَ لِاَهْلِهِ اِذَا اَنَا مُتُّ فَخُذُوْنِيْ فَذَرُّوْنِيْ فِي الْبَحْرِ فِيْ يَوْمٍ صَائِفٍ فَفَعَلُوْا بِهِ فَجَمَعَهُ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى الَّذِيْ صَنَعْتَ قَالَ مَا حَمَلَنِيْ اِلَّا مَخَافَتُكَ فَغَفَرَ لَهُ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پہلی امت کا ایک آدمی تھا جس کا اپنے اعمال کے بارے میں برا گمان تھا چنانچہ اس نے اپنے گھر والوں کو وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں تو میرے جسم کے ذرے ذرے کر دینا۔ پس جس روز خوب ہوا چلے تو میری راکھ کو سمندر میں بکھیر دینا۔ چنانچہ انہوں نے اس کے ساتھ یہی کیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کو اکٹھا کر کے فرمایا۔ جو تو نے کیا اس پر کس چیز نے تجھے آمادہ کیا؟ عرض گزار ہوا کہ تیرے ڈر نے مجھے ایسا کرنے پر آمادہ کیا۔ پس وہ

۱۳۰۱۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ اَبِيْ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْغَافِرِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ رَجُلًا فِيْمَنْ سَلَفَ اَوْ قَبْلَكُمْ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا وَوَلَدًا يَعْنِيْ اَعْطَاهُ قَالَ فَلَمَّا حَضَرَ قَالَ لِبَنِيْهِ اَيَّ اَبٍ كُنْتُ قَالُوْا خَيْرَ اَبٍ قَالَ فَاِنَّهُ لَمْ يَبْتَئِرْ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرًا فَسَّرَهَا قَتَادَةُ لَمْ يَدَّخِرْ وَاِنْ يَقْدَمْ عَلَى اللّٰهِ يُعَذِّبْهُ فَانْظُرُوْا فَاِذَا مُتُّ فَاَحْرِقُوْنِيْ حَتّٰى اِذَا صِرْتُ فَحْمًا فَاسْحَقُوْنِيْ اَوْ قَالَ فَاسْهَكُوْنِيْ ثُمَّ اِذَا كَانَ رِيْحٌ عَاصِفٌ فَاَذْرُوْنِيْ فِيْهَا فَاَخَذَ مَوَاثِيْقَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ وَرَبِّيْ فَفَعَلُوْا فَقَالَ اللّٰهُ كُنْ فَاِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ اَيْ عَبْدِيْ مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا فَعَلْتَ قَالَ مَخَافَتُكَ اَوْ فَرَقٌ مِنْكَ فَمَا تَلَافَاهُ اَنْ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَحَدَّثْتُ اَبَا عُثْمَانَ فَقَالَ سَمِعْتُ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پہلی امتوں کے کسی شخص کا ذکر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے مال اور اولاد سے خوب نوازا ہوا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ جب موت کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے کہا۔ میں کیسا باپ ہوں؟ انہوں نے عرض کی کہ آپ اچھے باپ ہیں۔ اس نے کہا کہ میں نے تو اللہ تعالیٰ کے پاس کوئی نیکی نہیں بھیجی۔ قتادہ نے اس کی تفسیر یوں کی ہے کہ جمع نہیں کی اور جب میں اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑا ہوں گا تو وہ مجھے عذاب دے گا تو یاد رکھو جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا یہاں تک کہ جب میں بالکل کوئلہ ہو جاؤں تو مجھے پیس لینا یا یہ کہا کہ میرا سفوف بنا لینا جس روز خوب ہوا چل رہی ہو تو مجھے اس میں اڑا دینا چنانچہ اس کام کے لیے وعدہ لیا۔ خدا کی قسم! انہوں نے ایسا ہی کیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہو جا۔ وہ آدمی کھڑا ہو گیا۔ فرمایا: اے میرے بندے! جو تو نے کیا، یہ تجھے کس بات نے آمادہ کیا؟ عرض کی کہ تیرے خوف نے یا یہ کہا کہ تیرے ڈر نے مجھے۔ پس اس کی تلافی یوں ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر رحم فرمایا۔ ابو عثمان، سلمان سے اسی طرح

سلمان غير أنه زاد أذروني في البحر أو كما حدث. وقال معاذ حدثنا شعبة عن قتادة سمعت عقبة سمعت أبا سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم

باب ٣٢٣ الانتهاء عن المعاصي

١٣٠٢ ـ حدثنا محمد بن العلاء حدثنا أبو أسامة عن بريد بن عبد الله بن أبي بردة عن أبي بردة عن أبي موسى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثلي ومثل ما بعثني الله كمثل رجل أتى قوما فقال رأيت الجيش بعيني وإني أنا النذير العريان فالنجاء فأطاعته طائفة فأدلجوا على مهلهم فنجوا وكذبته طائفة فصبحهم الجيش فاجتاحهم

١٣٠٣ ـ حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب حدثنا أبو الزناد عن عبد الرحمن حدثه أنه سمع أبا هريرة رضي الله عنه أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إنما مثلي ومثل الناس كمثل رجل استوقد نارا فلما أضاءت ما حوله جعل الفراش وهذه الدواب التي تقع في النار يقعن فيها فجعل ينزعهن ويغلبنه فيقتحمن فيها فأنا آخذ بحجزكم عن النار وهم يقتحمون فيها.

١٣٠٤ ـ حدثنا أبو نعيم حدثنا زكريا عن عامر قال سمعت عبد الله بن عمرو يقول قال النبي صلى الله عليه وسلم المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده والمهاجر من هجر ما نهى الله عنه

باب ٣٢٤ قول النبي صلى الله عليه وسلم لو تعلمون ما أعلم لضحكتم قليلا و

جاؤں گی لیکن انہوں نے کہا کہ مجھے سمندر میں بکھیر دینا یا جس طرح حدیث بیان کی۔ معاذ، شعبہ، قتادہ، عقبہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

گناہوں سے بچنا

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری مثال اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے مجھے دے کر بھیجا ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے جو شخص کسی قوم کے پاس آیا اور کہنے لگا میں نے لشکر کو خود دیکھا ہے اور میں کھلا ڈرانے والا ہوں، لہٰذا بچو۔ ایک گروہ نے اس کی بات مانی اور رات ہی کو چل دیئے اور نجات پا گئے اور دوسرے گروہ نے جھٹلایا تو صبح کے وقت لشکر نے انہیں آ لیا اور سب کو تہس نہس کر دیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: میری اور لوگوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی آدمی نے آگ جلائی، جب اس نے اپنے ماحول کو روشن کر دیا تو پتنگے اور یہ کیڑے جو آگ میں گرتے ہیں اس میں گرنے لگے۔ پس وہ انہیں اس سے ہٹانے لگا لیکن وہ اس پر غالب آ کر اس میں گرتے ہی رہے۔ پس میں کمر سے پکڑ کر تمہیں آگ سے کھینچتا ہوں اور تم ہو کہ اس میں گرتے ہی جاتے ہو۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ ہے جو ان کاموں سے دست بردار ہو جائے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔

حضور کا فرمان کہ جو میں جانتا ہوں اگر تم جانتے تو کم ہنستے اور زیادہ روتے۔

لَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا.

۱۳۰۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا.

۱۳۰۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا.

بَابٌ ۳۳ حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ

۱۳۰۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ.

بَابٌ ۳۵ الْجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلَى أَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ وَالنَّارُ مِثْلُ ذَلِكَ

۱۳۰۸۔ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلَى أَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ وَالنَّارُ مِثْلُ ذَلِكَ.

۱۳۰۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَصْدَقُ بَيْتٍ قَالَهُ الشَّاعِرُ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلُ

بَابٌ ۳۶ لِيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ وَلَا يَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کہا کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تم وہ جانتے جو میں جانتا ہوں تو یقیناً کم ہنستے اور ضروری تھا کہ زیادہ روتے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تم بھی وہ باتیں جانتے جو میں جانتا ہوں تو ضروری تھا کہ کم ہنستے اور خوب بہت زیادہ روتے۔

جہنم شہوتوں سے ڈھانپی گئی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا۔ جہنم کو شہوتوں سے ڈھانپ دیا گیا ہے اور جنت کو مصیبتوں سے چھپایا گیا ہے۔

جنت اور جہنم جوتے کے تسمے سے بھی تمہارے زیادہ قریب ہیں

ابو وائل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت تمہارے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے اور اسی طرح سے دوزخ بھی۔

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا۔ سب سے اچھا شعر جو کسی شاعر نے کہا، یہ ہے کہ، آگاہ رہو کہ اللہ تعالٰی کے سوا ہر چیز فانی ہے۔

اُس کی طرف دیکھو جو تم سے مفلس ہے اور جو تم سے مالدار ہے اس کی طرف نہ دیکھو۔

١٣١٠ ۔ حدثنا إسماعيل قال حدثني مالك عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إذا نظر أحدكم إلى من هو فضل عليه في المال والخلق فلينظر إلى من هو أسفل منه.

باب من هم بحسنة أو بسيئة.

١٣١١ ۔ حدثنا أبو معمر حدثنا عبد الوارث حدثنا جعد أبو عثمان حدثنا أبو رجاء العطاردي عن ابن عباس رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم فيما يروي عن ربه عز وجل قال إن الله كتب الحسنات والسيئات ثم بين ذلك فمن هم بحسنة فلم يعملها كتبها الله له عنده حسنة كاملة فإن هو هم بها فعملها كتبها الله له عنده عشر حسنات إلى سبع مائة ضعف إلى أضعاف كثيرة ومن هم بسيئة فلم يعملها كتبها الله له عنده حسنة كاملة فإن هو هم بها فعملها كتبها الله له سيئة واحدة.

باب ما يتقى من محقرات الذنوب.

١٣١٢ ۔ حدثنا أبو الوليد حدثنا مهدي عن غيلان عن أنس رضي الله عنه قال إنكم لتعملون أعمالا هي أدق في أعينكم من الشعر إن كنا لنعدها على عهد النبي صلى الله عليه وسلم الموبقات. قال أبو عبد الله يعني بذلك المهلكات.

باب الأعمال بالخواتيم وما يخاف منها.

١٣١٣ ۔ حدثنا علي بن عياش حدثنا أبو غسان قال حدثني أبو حازم عن سهل بن سعد

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی ایسے شخص کو دیکھے جو مال اور حسن میں اس سے بڑھ کر ہو تو چاہیے کہ ایسے شخص کو بھی دیکھے جو ان میں اس سے کمتر ہو۔

جو نیکی یا بدی کا ارادہ کرے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب عزوجل سے روایت کرتے ہوئے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور برائیاں لکھ دیں پھر انہیں واضح فرما دیا ہے پس جس نے نیکی کا ارادہ کیا اور اسے کر نہ سکے تب بھی اللہ تعالیٰ اس کے لئے پوری نیکی کا ثواب لکھ دیتا ہے اور اگر اس نے ارادہ کیا اور پھر اسے کر بھی لیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس نیکیوں سے سات سو تک بلکہ کئی گنا کر کے لکھ دیتا ہے اور جس نے برائی کا ارادہ کیا اور پھر اسے نہ کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک کامل نیکی لکھتا ہے اور اگر ارادہ کیا اور اسے کر لیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک برائی لکھتا ہے۔

جو گناہوں کو حقیر سمجھنے سے بچا

غیلان کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ تم لوگ ایسے عمل کرتے ہو جو تمہاری نظروں میں بال سے بھی زیادہ باریک ہیں لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں ہم انہیں تباہ کن خیال کیا کرتے تھے۔ امام بخاری کے نزدیک موبقات سے مہلک کرنے والی چیزیں مراد ہیں۔

اعمال کا دارومدار خاتمہ پر ہے اور خاتمہ سے ڈرتے رہنا

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کی جانب دیکھا جو

الساعدي قال نظر النبي صلى الله عليه وسلم الى رجل يقاتل المشركين وكان من اعظم المسلمين غناء عنهم فقال من احب ان ينظر الى رجل من اهل النار فلينظر الى هذا فتبعه رجل فلم يزل على ذلك حتى جرح فاستعجل الموت فقال بذبابة سيفه فوضعه بين ثدييه فتحامل عليه حتى خرج من بين كتفيه فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان العبد ليعمل فيما يرى الناس عمل اهل الجنة وانه لمن اهل النار ويعمل فيما يرى الناس عمل اهل النار وهو من اهل الجنة وانما الاعمال بخواتيمها

جو مشرکین سے لڑ رہا تھا اور بلحاظ دولت وہ مسلمانوں کے منتخب افراد سے تھا۔ پس آپ نے فرمایا کہ جو کسی دوزخی کو دیکھنا چاہے وہ اس آدمی کو دیکھ لے چنانچہ ایک شخص جائزہ لینے اس کے پیچھے لگ گیا چنانچہ وہ برابر لڑتا رہا یہاں تک کہ زخمی ہو گیا پس اس نے مرنے میں جلدی کی۔ راوی کا بیان ہے اس نے تلوار سینے کے درمیان رکھی اور اپنے جسم کا بوجھ اس پر ڈال دیا یہاں تک کہ تلوار اس کے کندھوں کے درمیان سے نکل گئی۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی عمل کرتا رہتا ہے جیسے کہ لوگ دیکھتے ہیں کہ وہ اہل جنت کے کام کر رہا ہے لیکن وہ دراصل جہنمی ہے اور کوئی عمل کرتا ہے کہ لوگ دیکھتے ہیں کہ وہ جہنم کے کام کر رہا ہے لیکن وہ جنتی ہے اور اعمال کا دارومدار خاتمے پر ہے۔

باب العزلة راحة من خلاط السوء

برے ساتھیوں سے بچنے کے لئے تنہائی میں راحت ہے

۳۱۳۱۔ حدثنا ابو اليمان اخبرنا شعيب عن الزهري قال حدثني عطاء بن يزيد ان ابا سعيد حدثه قال قيل يا رسول الله. وقال محمد بن يوسف حدثنا الاوزاعي حدثنا الزهري عن عطاء بن يزيد الليثي عن ابي سعيد الخدري قال جاء اعرابي الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله اي الناس خير قال رجل جاهد بنفسه وماله ورجل في شعب من الشعاب يعبد ربه ويدع الناس من شره. تابعه الزبيدي وسليمان بن كثير والنعمان عن الزهري وقال معمر عن الزهري عن عطاء او عبيد الله عن ابي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم وقال يونس وابن مسافر ويحيى بن سعيد عن ابن شهاب عن عطاء عن بعض اصحاب النبي صلى الله عليه

عطاء بن یزید کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بارگاہ رسالت میں عرض کی گئی، یا رسول اللہ۔ عطاء بن یزید لیثی کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک اعرابی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ! کونسا آدمی بہتر ہے؟ فرمایا کہ وہ جو اپنے جان و مال کے ساتھ جہاد کرے اور وہ آدمی جو کسی گھاٹی میں بیٹھ کر اپنے رب کی عبادت کرے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے۔ اسی طرح زبیدی، سلیمان بن کثیر اور نعمان نے زہری سے روایت کی ہے۔ معمر، زہری، عطاء یا عبید اللہ، حضرت ابو سعید خدری نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ یونس اور ابن مسافر اور یحییٰ بن سعید، ابن شہاب، عطاء، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعض اصحاب نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

١٣١٥ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْمَاجِشُونُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ خَيْرُ مَالِ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ الْغَنَمُ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگوں پر ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ اس کا بہترین مال ایک ریوڑ ہوگا جس کو لے کر وہ پہاڑوں کی چوٹیوں اور بارش کے مقامات پر رہے گا وہ اپنے دین کو لے کر فتنوں سے بھاگے گا۔

بَابُ رَفْعِ الْأَمَانَةِ

امانت داری کا اٹھ جانا۔

١٣١٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ضُيِّعَتِ الْأَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ قَالَ كَيْفَ إِضَاعَتُهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِذَا أُسْنِدَ الْأَمْرُ إِلَى غَيْرِ أَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب امانت کو ضائع کیا جائے تو قیامت کا انتظار کرو۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ! اس کا ضائع کرنا کیا ہے فرمایا کہ جب ذمہ داری نا اہلوں کے سپرد کی جائے تو قیامت کا انتظار کرنا۔

١٣١٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا قَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ فَيَبْقَى أَثَرُهَا مِثْلَ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلَى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ فَلَا يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ فَيُقَالُ إِنَّ فِي بَنِي فُلَانٍ رَجُلًا أَمِينًا وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ مَا أَعْقَلَهُ وَمَا أَظْرَفَهُ وَمَا أَجْلَدَهُ وَمَا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ وَلَقَدْ أَتَى عَلَيَّ زَمَانٌ وَمَا أُبَالِي أَيَّكُمْ بَايَعْتُ لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا رَدَّهُ الْإِسْلَامُ وَإِنْ كَانَ نَصْرَانِيًّا رَدَّهُ عَلَيَّ سَاعِيهِ

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو باتیں بتائیں جن میں سے ایک کو اپنی آنکھوں سے دیکھ چکا اور دوسری کا انتظار کر رہا ہوں۔ آپ نے ہمیں بتایا کہ امانت لوگوں کے دلوں کی گہرائی میں اتری پھر انہوں نے قرآن اور سنت سے اس کو علم حاصل کیا اور ہمیں امانت کے اٹھ جانے کے متعلق بتایا کہ آدمی سوئے گا اور امانت اس کے دل سے نکال لی جائے گی اور اس کا ایک نشان باقی رہ جائے گا پھر سوئے گا تو امانت کا باقی حصہ بھی نکال لیا جائے گا اور آبلے جیسا نشان باقی رہ جائے گا جو چنگاری کی طرح نظر آئے گا جسے پیر سے لڑھکا دیا جائے تو اور پھول جائے گا اور ابھرا ہوا نظر آئے گا لیکن اس کے اندر کچھ نہیں۔ پس صبح کو لوگ خرید و فروخت کریں گے لیکن امانت کا ادا کرنے والا کوئی نہیں ہوگا۔ بلکہ کہا جائے گا کہ فلاں قبیلے میں ایک امین ہے اور جب آدمی سے کہا جائے گا کہ وہ کتنا عقلمند کتنا ظریف اور کتنا بہادر ہے لیکن ایمان اس کے دل میں رائی کے برابر بھی نہیں ہوگا۔ مجھ پر ایسا زمانہ گزرا ہے کہ کسی کے ساتھ خرید و فروخت کرنے میں کوئی خطرہ محسوس نہیں ہوتا تھا کیونکہ اگر

فَأَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ أُبَايِعُ إِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا۔

۱۳۱۸ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا النَّاسُ كَالْإِبِلِ الْمِائَةِ لَا تَكَادُ تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً۔

وہ مسلمان ہو جو تجارت میں آئے حق کی طرف

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ اونٹوں کی طرح ہو جائیں گے کہ سو میں سے بھی ہوں لیکن سواری کے قابل ایک بھی نہ ہو۔

بَابٌ ٣٣٢ الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ

دکھاوے اور شہرت کے لئے

۱۳۱۹ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ وَحَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَهُ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللَّهُ بِهِ وَمَنْ يُرَائِي يُرَائِي اللَّهُ بِهِ۔

مسدد، یحییٰ، سفیان، سلمہ بن کہیل سے روایت کی۔ سلمہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اور ان کے سوا میں نے کسی دوسرے سے نہیں سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یوں فرمایا۔ پس میں ان کے نزدیک ہوا تو سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شہرت کے لئے کام کرے گا اللہ تعالیٰ اُسے شہرت دے گا اور جو دکھاوے کے لئے کام کرے گا اللہ تعالیٰ اُسے دکھائے گا۔

بَابٌ ٣٣٣ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِي طَاعَةِ اللَّهِ

جو اللہ کی اطاعت میں مشقت کرے

۱۳۲۰ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا رَدِيفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا آخِرَةُ الرَّحْلِ فَقَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ حَقُّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ فَقَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ

حضرت انس بن مالک نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک دفعہ میں سواری پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا اور میرے اور آپ کے درمیان صرف پالان کی لکڑی ہی حائل تھی کہ آپ نے فرمایا: اے معاذ! عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ میں خدمت میں حاضر و مستعد ہوں۔ پھر کچھ دیر کے بعد آپ نے فرمایا: اے معاذ! عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ میں خدمت میں حاضر و مستعد ہوں۔ پھر کچھ دیر کے بعد آپ نے فرمایا: اے معاذ! عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ میں خدمت میں حاضر و مستعد ہوں۔ فرمایا کیا جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر کیا حق ہے؟ عرض کی اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ اس کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں۔ پھر کچھ دیر چلنے کے بعد فرمایا: اے معاذ بن جبل! عرض گزار ہوا کہ حاضر و مستعد ہوں۔ فرمایا کیا جانتے ہو کہ بندوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے جبکہ وہ ایسا کریں، اللہ تعالیٰ اور

إِذَا فَعَلُوْهُ؟ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ اَنْ لَّا يُعَذِّبَهُمْ.

بَابُ التَّوَاضُعِ

۱۳۲۱۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةٌ قَالَ وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ وَاَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَتْ نَاقَةٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُسَمَّى الْعَضْبَاءَ وَكَانَتْ لَا تُسْبَقُ فَجَاءَ اَعْرَابِيٌّ عَلَى قَعُوْدٍ لَهُ فَسَبَقَهَا فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَقَالُوْا سُبِقَتِ الْعَضْبَاءُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ لَّا يَرْفَعَ شَيْئًا مِّنَ الدُّنْيَا اِلَّا وَضَعَهُ.

۱۳۲۲۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِيْ شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ نَمِرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ قَالَ مَنْ عَادٰى لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَيَّ عَبْدِيْ بِشَيْءٍ اَحَبَّ اِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَمَا يَزَالُ عَبْدِيْ يَتَقَرَّبُ اِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى اُحِبَّهُ فَاِذَا اَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِيْ يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِيْ يُبْصِرُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِيْ يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِيْ يَمْشِيْ بِهَا وَاِنْ سَاَلَنِيْ لَاُعْطِيَنَّهُ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِيْ لَاُعِيْذَنَّهُ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ اَنَا فَاعِلُهُ تَرَدُّدِيْ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَاَنَا اَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ.

اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں فرمایا کہ بندوں کا اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ انہیں عذاب نہ دے۔

باب ۱۳۳۰ ۔ تواضع اختیار کرنا۔

۱۳۲۱۔ مالک بن اسماعیل، زہیر، حمید، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی تھی۔ محمد، فزاری، ابو خالد احمر، حمید طویل، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی تھی جس کا نام عضباء تھا وہ اونٹنی آگے نہیں نکلتی تھی (کوئی اس سے آگے نہیں نکلتا تھا) ایک اعرابی آیا جو اونٹ پر سوار تھا تو وہ اس سے آگے چلا گیا مسلمانوں پر یہ بات گراں گزری اور انہوں نے کہا کہ عضباء پیچھے رہ گئی پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ دنیا میں کسی چیز کو بلند کرے مگر اسے پست بھی کر دے۔

۱۳۲۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص میرے ولی سے دشمنی رکھے اس سے میں اعلان جنگ کرتا ہوں اور میرا بندہ میری کسی چیز سے اتنا تقرب حاصل نہیں کرتا جتنا ان چیزوں سے جو میں نے اس پر فرض کی ہیں اور میرا بندہ ہمیشہ نوافل کے ذریعہ تقرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اسے دیتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے پناہ مانگتا ہے تو میں اسے پناہ دیتا ہوں اور مجھے کسی کام میں جسے میں کرنے والا ہوں اتنا تردد نہیں ہوتا جتنا کہ مومن کی جان لینے میں ہوتا ہے وہ موت کو ناپسند کرتا ہے اور میں اس کی تکلیف کو ناپسند کرتا ہوں۔

ف: اس حدیث [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] ہیں [illegible] قابل غور ہیں ــــ [illegible] اللہ تعالیٰ نے فرمایا ـ جو میرے کسی ولی سے دشمنی رکھتا ہے [illegible] کرتا ہوں [illegible] اولیاء اللہ [illegible] اختیار نہیں کرنا چاہیے۔ [illegible]

لوگوں کے لیے نمائش طور پر ترغیب طلب سے جو نئے نئے فرقے بنا کر اپنی علیحدہ علیحدہ ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنا کر اولیاء اللہ کے مذہب کو چھوڑ بیٹھے ہوئے ہیں کہ اس برحق مذہب ، وہ اسلام کی صحیح ترین تصویر کو بدعت شرک مشہور کرتے اور اس کے خلاف لوگوں کے دلوں میں نفرت کے جذبات بھرتے رہتے ہیں۔ یہ اولیاء اللہ کی مخالفت بلکہ خدا سے مخالفت اور دشمنی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے خلاف اعلان جنگ ہے ۔ جس میں آخرت کی کوئی بھلائی نہیں۔

اس حدیث کی دوسری بات بھی خصوصی توجہ طلب ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کی بصارت و سماعت اور ہاتھ پیر تک بن جاتا ہے جس سے ان کے افعال صادر ہوتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ جس کی بصارت و سماعت یا ہاتھ پیر کے ساتھ خدا ہو ان سے واقع ہونے والے اعمال اور عام لوگوں کے اعمال میں زمین و آسمان کا فرق ہوگا ـــــ جب اولیاء اللہ کے اعمال عام لوگوں سے ممتاز ہیں تو یقیناً انبیائے کرام کے اعمال اولیاء اللہ سے بدرجہا افضل و اعلیٰ اور بلند و بالا ہوں گے کیونکہ ان کی جو تائید و حمایت حضرت انبیائے کرام علیہم السلام کے ساتھ ہوتی ہے وہ غیر انبیاء کے ساتھ نہیں ہو سکتی۔ اس سے معلوم ہوا کہ عام انسانوں اور انبیائے کرام کے

حواس و افعال میں اتنا فرق ہے جس کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا جو انبیائے کرام کو وہاں تک سے ہٹ کر عام لوگوں کی طرح ہی باور کرانے پر زور لگاتے رہتے ہیں۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ حضرات مقام نبوت کی سے ناآشنا ہیں۔ اولیاء اللہ کے متعلق عارف رومی نے فرمایا۔ ؎

اولیاء را ہست قدرت از الٰہ

تیر جستہ باز گردانند ز راہ

باب قول النبي صلى الله عليه وسلم بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ وَمَا أَمْرُ السَّاعَةِ إِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

۱۲۲۳ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ هَكَذَا وَيُشِيرُ بِإِصْبَعَيْهِ فَيَمُدُّ بِهِمَا

۱۲۲۴ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَأَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ

۱۲۲۵ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ يَعْنِي إِصْبَعَيْنِ. تَابَعَهُ إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ.

حضور اور قیامت ساتھ ساتھ ہیں

اور قیامت کا معاملہ نہیں مگر جیسے ایک پلک کا جھپکنا بلکہ اس سے بھی قریب ہے اور اللہ سب کچھ کر سکتا ہے (سورۃ النحل، آیت ۷۷)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے اور قیامت کو اس طرح بھیجا گیا ہے اور آپ دو انگلیوں سے اشارہ فرما کر انہیں دراز کر دیا

ابو التیاح نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ـــ قیامت اور مجھے اس طرح بھیجا گیا ہے۔

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے اور قیامت کو اس طرح بھیجا گیا ہے یعنی دو انگلیوں کی طرح ـ اسرائیل نے بھی ابو حصین سے اسی طرح روایت کی ہے۔

باب

۱۳۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتْ فَرَآهَا النَّاسُ آمَنُوا أَجْمَعُونَ فَذٰلِكَ حِينَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا فَلَا يَتَبَايَعَانِهِ وَلَا يَطْوِيَانِهِ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهِ فَلَا يَطْعَمُهُ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يُلِيطُ حَوْضَهُ فَلَا يَسْقِي فِيهِ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ أُكْلَتَهُ إِلٰى فِيهِ فَلَا يَطْعَمُهَا۔

قیامت اچانک آئے گی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے۔ پس جب وہ طلوع ہوگا اور لوگ اسے دیکھیں گے تو سب کے سب ایمان لے آئیں گے لیکن یہ وہ وقت ہوگا کہ کسی ایسے آدمی کے کام نہیں آئے گا جو پہلے ایمان نہ لایا ہو یا اپنے ایمان کے ساتھ بھلائی نہ کی ہو۔ اور قیامت اس طرح قائم ہو جائے گی کہ دو آدمیوں نے کپڑا خریدنے کے لئے پھیلایا ہوگا لیکن خرید و فروخت اور کپڑے کو لپیٹنے نہیں پائیں گے اور قیامت اس طرح قائم ہو جائے گی کہ ایک آدمی دودھ نکال کر لے چلا ہوگا لیکن اسے پینے نہیں پائے گا اور قیامت اس طرح قائم ہو جائے گی کہ ایک آدمی اپنے حوض کی لپائی کر رہا ہوگا لیکن اس سے پانی پلانے نہیں پائے گا اور قیامت اس طرح قائم ہو جائے گی کہ ایک آدمی نے کھانے کے لئے لقمہ اٹھایا ہوگا اور اسے کھانے نہیں پائے گا۔

بَابُ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ

۱۳۲۷۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ قَالَتْ عَائِشَةُ أَوْ بَعْضُ أَزْوَاجِهِ إِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ لَيْسَ ذَاكِ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللّٰهِ وَكَرَامَتِهِ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ فَأَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ وَأَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا حُضِرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَعُقُوبَتِهِ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَهَ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ اخْتَصَرَهُ أَبُو دَاوُدَ وَعَمْرٌو عَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ سَعْدٍ

جو اللہ سے ملنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے ملنا چاہتا ہے

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے ملنا ناپسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ یا آپ کی کسی دوسری زوجہ مطہرہ نے عرض کی کہ ہمیں تو موت ناپسند ہے۔ فرمایا یہ بات نہیں بلکہ جب مومن کو موت آتی ہے تو اسے رضائے الٰہی اور اس کے فضل کی بشارت دی جاتی ہے چنانچہ جو چیز سامنے ہوتی ہے وہ اسے سب سے زیادہ پسند ہوتی ہے چنانچہ اس وقت وہ اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے ملنا پسند کرتا ہے لیکن اگر وہ کافر ہے تو اسے اللہ کے عذاب اور اس کی سزا کی بشارت دی جاتی ہے پس جو چیز اس کے سامنے ہوتی ہے اس سے زیادہ اسے کوئی چیز ناپسند نہیں ہوتی لہٰذا وہ اللہ تعالیٰ سے ملنا ناپسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے۔ ابو داؤد نے اس کو اختصار کے ساتھ نقل کیا اور عمرو، شعبہ، سعید، قتادہ، زرارہ، سعد

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۳۲۸ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ

۱۳۲۹ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فِي رِجَالٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِي غُشِيَ عَلَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ أَفَاقَ فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى قُلْتُ إِذًا لَا يَخْتَارُنَا وَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَدِيثُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهِ قَالَتْ فَكَانَتْ تِلْكَ آخِرَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلُهُ اللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى.

بَابُ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ.

۱۳۳۰ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ أَبَا عَمْرٍو ذَكْوَانَ مَوْلَى عَائِشَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَانَتْ تَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ أَوْ عُلْبَةٌ فِيهَا مَاءٌ يَشُكُّ عُمَرُ فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْمَاءِ فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ وَيَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ ثُمَّ نَصَبَ يَدَهُ

حضرت عائشہ صدیقہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کی روایت کی ہے

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند کرے اللہ تعالیٰ اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے ملنا ناپسند کرے تو اللہ تعالیٰ اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے۔

عروہ بن زبیر نے کئی اہل علم حضرات سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحت کی حالت میں فرمایا کرتے کہ اللہ تعالیٰ ہرگز کسی نبی کی روح کو قبض نہیں فرماتا جب تک کہ جنت میں اسے اس کا مقام دکھا دیا جائے اور پھر اسے اختیار دیا جاتا ہے۔ جب آپ بیمار ہوئے اور آپ کا سر مبارک میری ران پر تھا تو گھڑی بھر آپ پر غشی طاری رہی۔ پھر جب افاقہ ہوا تو آپ نے نگاہ چھت کی طرف اٹھائی اور کہا "اے اللہ! رفیق اعلیٰ"۔ میں عرض گزار ہوئی کہ آپ ہمیں پسند نہیں فرماتے؟ اور میں جان گئی کہ یہ وہی بات ہے جو آپ ہم سے فرمایا کرتے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو آخری کلام فرمایا وہ یہی الفاظ ہیں۔ "اے اللہ رفیق اعلیٰ"۔

موت کی سختی

ابو عمرو ذکوان مولیٰ عائشہ صدیقہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمایا کرتیں کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے پیالہ یا کٹورا رکھا ہوا تھا جس میں پانی تھا۔ اس میں عمر راوی کو شک ہے۔ چنانچہ آپ پانی میں اپنے دونوں ہاتھوں کو داخل کرتے اور پھر انہیں چہرۂ انور پر ملتے اور کہتے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، بیشک موت میں تکلیف ہوتی ہے۔ پھر دست مبارک کو اٹھا کر کہتے۔

فَجَعَلَ يَقُولُ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى حَتَّى قُبِضَ وَمَالَتْ يَدُهُ۔

١٣٣١۔ حَدَّثَنِي صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رِجَالٌ مِنَ الْأَعْرَابِ جُفَاةً يَأْتُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْأَلُونَهُ مَتَى السَّاعَةُ فَكَانَ يَنْظُرُ إِلَى أَصْغَرِهِمْ فَيَقُولُ إِنْ يَعِشْ هَذَا لَا يُدْرِكْهُ الْهَرَمُ حَتَّى تَقُومَ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ قَالَ هِشَامٌ يَعْنِي مَوْتَهُمْ۔

١٣٣٢۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرَّ عَلَيْهِ بِجِنَازَةٍ فَقَالَ مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْمُسْتَرِيحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ قَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَأَذَاهَا إِلَى رَحْمَةِ اللَّهِ وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ۔

١٣٣٣۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ كَعْبٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ۔

١٣٣٤۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقَى مَعَهُ وَاحِدٌ يَتْبَعُهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ

رفیق اعلیٰ میں کہتے رہے یہاں تک کہ آپ کی روح قبض کر لی گئی اور دست مبارک جھک گیا۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ کچھ اعرابی باہر جا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے اور سوال کرتے کہ قیامت کب قائم ہوگی؟ چنانچہ آپ ان کے سب سے کم عمر شخص کی طرف دیکھ کر فرماتے۔ اگر یہ زندہ رہا تو بڑھاپے کو نہیں پہنچے گا کہ تم پر قیامت قائم ہو جائے گی۔ ہشام کا بیان ہے کہ اس سے مراد اُن کی موت ہے۔

کعب بن مالک کا بیان ہے کہ حضرت ابو قتادہ بن ربعی انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرمایا کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ نے فرمایا۔ مُسْتَرِیْحٌ اور مُسْتَرَاحٌ مِنْہُ۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ مُسْتَرِیْحٌ اور مُسْتَرَاحٌ مِنْہُ سے کیا مراد ہے۔ فرمایا کہ بندہ مومن جب مرتا ہے تو وہ مصیبتوں سے نجات پا کر اللہ تعالیٰ کی آغوش رحمت میں چلا جاتا ہے اور بدکار آدمی جب مرتا ہے تو اس کے مر جانے سے اللہ کے بندے، شہر، درخت اور جانور بھی راحت پا جاتے ہیں۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مُسْتَرِیْحٌ اور مُسْتَرَاحٌ مِنْہُ۔ یہ ہے کہ مومن دنیا سے نجات پا کر آرام پا جاتے ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں۔ اس کے اہل و عیال، اس کا مال اور اس کے اعمال۔ پس اس کے اہل و عیال اور اس کا مال تو واپس آجاتے ہیں اور اس کا عمل اس کے

فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى عَمَلُهُ .

۱۳۳۵ . حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ غُدْوَةً وَعَشِيًّا إِمَّا النَّارُ وَإِمَّا الْجَنَّةُ فَيُقَالُ هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى تُبْعَثَ

۱۳۳۶ . حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا

ساتھ رہ جاتا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی مرجاتا ہے تو ہر صبح و شام اُس پر اُس کا ٹھکانا پیش کیا جاتا ہے خواہ وہ جہنم میں ہو یا جنّت میں پھر اُس سے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانا ہے یہاں تک کہ اُسے اُٹھایا جائے گا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مُردوں کو بُرا بھلا مت کہو کیونکہ وہ اُس چیز کے پاس پہنچ چکے جو انہوں نے اپنے لئے آگے بھیجی تھی۔

الحمد للہ کہ چھبیسواں پارہ ختم ہوا

پارہ ——— ۲۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

بَابُ نَفْخِ الصُّوْرِ، قَالَ مُجَاهِدٌ الصُّوْرُ كَهَيْئَةِ الْبُوْقِ. زَجْرَةٌ صَيْحَةٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اَلنَّاقُوْرُ اَلصُّوْرُ. اَلرَّاجِفَةُ اَلنَّفْخَةُ الْاُوْلٰى، وَالرَّادِفَةُ: اَلنَّفْخَةُ الثَّانِيَةُ.

۱۴۳۷ ـ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ اَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَرَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي اصْطَفٰى مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِيْنَ. فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَى الْعَالَمِيْنَ قَالَ فَغَضِبَ الْمُسْلِمُ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُوْدِيِّ فَذَهَبَ الْيَهُوْدِيُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ اَمْرِهِ وَاَمْرِ الْمُسْلِمِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُخَيِّرُوْنِيْ عَلٰى مُوْسٰى فَاِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَاَكُوْنُ فِيْ اَوَّلِ مَنْ يُّفِيْقُ فَاِذَا مُوْسٰى بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِيْ اَكَانَ مُوْسٰى فِيْمَنْ صَعِقَ فَاَفَاقَ قَبْلِيْ اَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ.

۱۴۳۸ ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

نفخ صور۔ مجاہد کا قول ہے کہ الصور سنکھ کی قسم کا آلہ۔ زجرۃ چیخ۔ ابن عباس کا قول ہے۔ الناقور صور۔ الراجفۃ پہلی دفعہ صور پھونکنا۔
الرادفۃ دوسری دفعہ صور کا پھونکنا۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمن اور عبدالرحمن اعرج دونوں کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ دو آدمیوں کی آپس میں تکرار ہو گئی۔ ایک ان میں سے مسلمان تھا اور دوسرا یہودی۔ مسلمان نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد مصطفیٰ کو تمام جہانوں سے چن لیا۔ یہودی نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے تمام جہانوں سے حضرت موسیٰ کو چن لیا۔ راوی کا بیان ہے کہ مسلمان کو اس بات پر غصہ آیا اسی سبب سے یہودی کے منہ پر طمانچہ کھینچ مارا۔ چنانچہ وہ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا اور جو کچھ اس کے اور مسلمان کے درمیان معاملہ ہوا عرض کر دیا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے موسیٰ علیہ السلام پر فضیلت مت دو کیونکہ لوگ جب قیامت کے دن بے ہوش ہوں گے تو سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا تو دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ عرش کا کنارہ پکڑے ہوئے ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ حضرت موسیٰ ان میں تھے جو بے ہوش ہو کر مجھ سے پہلے ہوش میں آ گئے یا انہیں اللہ تعالیٰ نے بے ہوش ہونے سے مستثنیٰ فرما دیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تمام انسان بے ہوش

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. يَصْعَقُ النَّاسُ حِيْنَ يَصْعَقُوْنَ فَأَكُوْنُ أَوَّلَ مَنْ قَامَ فَإِذَا مُوْسٰى آخِذٌ بِالْعَرْشِ فَمَا أَدْرِيْ أَكَانَ فِيْمَنْ صَعِقَ رَوَاهُ أَبُوْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ٥٨ يَقْبِضُ اللّٰهُ الْأَرْضَ. رَوَاهُ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

١٤٣٩ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقْبِضُ اللّٰهُ الْأَرْضَ وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِيْنِهِ ثُمَّ يَقُوْلُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ مُلُوْكُ الْأَرْضِ.

١٤٤٠ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُوْنُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُبْزَةً وَاحِدَةً يَتَكَفَّؤُهَا الْجَبَّارُ بِيَدِهِ كَمَا يَكْفَأُ أَحَدُكُمْ خُبْزَتَهُ فِي السَّفَرِ نُزُلًا لِأَهْلِ الْجَنَّةِ فَأَتٰى رَجُلٌ مِنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ بَارَكَ الرَّحْمٰنُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ أَلَا أُخْبِرُكَ بِنُزُلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ بَلٰى قَالَ تَكُوْنُ الْأَرْضُ خُبْزَةً وَاحِدَةً كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا ثُمَّ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكَ بِإِدَامِهِمْ قَالَ إِدَامُهُمْ بَالَامُ وَنُوْنٌ قَالُوْا وَمَا هٰذَا قَالَ ثَوْرٌ وَنُوْنٌ يَأْكُلُ مِنْ زَائِدَةِ كَبِدِهِمَا سَبْعُوْنَ أَلْفًا.

١٤٤١ ـ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا

پھر ہوش میں آنے والوں میں سب سے پہلے میں ہوں گا تو حضرت موسیٰ عرش کو پکڑے ہوئے ہوں گے۔ میں نہیں جانتا کہ کیا وہ بے ہوش ہونے والوں میں ہیں؟ — اس کو حضرت ابو سعید خدری نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ زمین کو اپنے ہی قبضے میں لے لے گا۔ اس کو نافع، حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے دست قدرت سے زمین کو اپنے قبضے میں لے گا اور آسمان کو لپیٹ لے گا، پھر فرمائے گا کہ حقیقی بادشاہ میں ہوں، آج زمین کے بادشاہ کہاں ہیں۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن زمین ایک روٹی کے مانند ہوگی، جس کو اللہ تعالیٰ اپنے دست قدرت سے لپیٹ دے گا جیسے تم دوران سفر روٹی کو الٹ پلٹ کرتے ہو اور اسے اہل جنت کا سامان ضیافت کے لیے کرے گا۔ چنانچہ ایک یہودی آگیا اور کہنے لگا: اے ابو القاسم! اللہ تعالیٰ آپ کو برکت دے، کیا میں آپ کو اہل جنت کی ضیافت کے بارے میں کچھ نہ بتاؤں؟ فرمایا کہ کیوں نہیں۔ اس نے کہا کہ زمین ایک روٹی کی طرح ہوگی جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا تھا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف توجہ فرمائی اور ہنس پڑے یہاں تک کہ دندان مبارک نظر آنے لگے، پھر فرمایا کہ کیا میں تمہیں ان کے سالن کے متعلق نہ بتاؤں؟ فرمایا کہ ان کا سالن بیل اور مچھلی کے ساتھ ہوگا اور ان کی کلیجی کے زائد حصے کو ستر ہزار آدمی کھائیں گے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى أَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ كَقُرْصَةِ نَقِيٍّ قَالَ سَهْلٌ أَوْ غَيْرُهُ لَيْسَ فِيهَا مَعْلَمٌ لِأَحَدٍ ۔

باب ۵۸۵ كَيْفَ الْحَشْرُ

۱۳۲۲۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى ثَلَاثِ طَرَائِقَ رَاغِبِينَ رَاهِبِينَ وَاثْنَانِ عَلَى بَعِيرٍ وَثَلَاثَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَأَرْبَعَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَعَشَرَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَيَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ تَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا وَتَبِيتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوا وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوا وَتُمْسِي مَعَهُمْ حَيْثُ أَمْسَوْا ۔

۱۳۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلَى وَجْهِهِ قَالَ أَلَيْسَ الَّذِي أَمْشَاهُ عَلَى الرِّجْلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرًا عَلَى أَنْ يُمْشِيَهُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ قَتَادَةُ بَلَى وَعِزَّةِ رَبِّنَا ۔

۱۳۲۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّكُمْ مُلَاقُو اللهِ حُفَاةً عُرَاةً مُشَاةً غُرْلًا قَالَ سُفْيَانُ هَذَا مِمَّا نَعُدُّ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۱۳۲۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ لوگوں کو قیامت کے دن سفید اور چٹیل جگہ پر جمع کیا جائے گا جو گندم کی سفید روٹی کی مانند ہوگی۔ حضرت سہل یا کسی دوسرے نے فرمایا کہ حشر میں کسی کا جھنڈا نہیں ہوگا۔

حشر کس طرح ہوگا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حشر کے روز لوگوں کے تین گروہ ہوں گے۔ ایک رغبت رکھنے والوں اور ڈرنے والوں کا۔ دوسرا گروہ ان لوگوں کا ہوگا جو اونٹوں پر دو، تین، چار، اور دس دس تک سوار ہوں گے۔ باقی تیسرے گروہ کو آگ اکٹھا کرے گی جہاں ان کے ساتھ قیلولہ کرے گی، ان کے ساتھ رات گزارے گی، ان کے ساتھ صبح کرے گی اور ان کے ساتھ ہی شام کرے گی جہاں وہ شام کریں گے۔

قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی عرض گزار ہوا۔ یا نبی اللہ! کافر کو منہ کے بل کس طرح چلایا جائے گا؟ فرمایا کہ جس نے دنیا میں اسے دونوں پیروں سے چلایا کیا وہ اس بات پر قادر نہیں کہ بروز قیامت اسے منہ کے بل چلائے۔ قتادہ نے کہا۔ ہمارے پروردگار کی قسم کیوں نہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ تم اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرو گے کہ ننگے پاؤں، ننگے بدن، پاپیادہ اور غیر مختون ہوگے۔ سفیان راوی کا بیان ہے کہ ہم اسے ان حدیثوں میں شمار کرتے ہیں جو حضرت ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ

سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ إِنَّكُمْ مُلَاقُو اللهِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا۔

١٣٣٢۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ فِينَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ حُفَاةً عُرَاةً كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ الْآيَةَ وَإِنَّ أَوَّلَ الْخَلَائِقِ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ وَإِنَّهُ سَيُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُصَيْحَابِي فَيَقُولُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ إِلَى قَوْلِهِ الْحَكِيمُ قَالَ فَيُقَالُ إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ۔

١٣٣٤۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُحْشَرُونَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَقَالَ الْأَمْرُ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يُهِمَّهُمْ ذَاكِ۔

١٣٣٨۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قُبَّةٍ فَقَالَ أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ دورانِ خطبہ منبر پر فرما رہے تھے: تم اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملنے والے ہو کہ ننگے پاؤں، ننگے بدن اور غیر مختون ہو گے۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان خطبہ دینے کھڑے ہوئے تو فرمایا۔ بے شک تمہارا حشر اس حالت میں ہوگا کہ تم ننگے پاؤں، ننگے جسم ہو گے جیسا کہ قرآن کریم میں ہے: جیسا کہ ہم نے پہلی بار پیدا کیا تھا (ویسے ہی دوبارہ پیدا کریں گے)۔ اور قیامت کے دن مخلوق میں سب سے پہلے جن کو لباس پہنایا جائے گا وہ حضرت ابراہیم ہوں گے اور بے شک میری امت کے کچھ لوگ لے جائے جائیں گے جنہیں عذاب کے فرشتے بائیں طرف پکڑیں گے۔ میں عرض کروں گا کہ اے رب! یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ کہا جائے گا کہ آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا گل کھلائے۔ پس میں وہی کہوں گا جیسے اللہ کے نیک بندے حضرت عیسیٰ نے کہا تھا: اور میں ان پر گواہ تھا جب تک ان میں رہا (المائدہ ۱۱۷، ۱۱۸)۔ راوی کا بیان ہے کہ کہا جائے گا یہ لوگ اپنی ایڑیوں کے بل پھرتے رہے۔

قاسم بن محمد بن ابو بکر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارا حشر اس حالت میں ہوگا کہ تم ننگے پاؤں، ننگے جسم اور غیر مختون ہو گے۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! کیا مرد و عورت ایک دوسرے کو دیکھیں گے؟ فرمایا کہ وہ وقت اتنا سخت ہوگا کہ اس جانب توجہ بھی نہیں کر سکیں گے۔

عمرو بن میمون کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ ہم ایک خیمے میں تھے کہ آپ نے فرمایا۔ کیا تم اس بات پر خوش ہو کہ اہل جنت کا چوتھائی حصہ تم ہو؟ ہم نے عرض کی ہاں۔ فرمایا کیا تم اس بات پر خوش ہو کہ اہل جنت کا تہائی حصہ تم ہو؟

أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قُلْنَا نَعَمْ، قَالَ أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قُلْنَا نَعَمْ، قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَذَلِكَ أَنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ، وَمَا أَنْتُمْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ، أَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَحْمَرِ.

۶۴۴۹ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوَّلُ مَنْ يُدْعَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ آدَمُ، فَتَرَاءَى ذُرِّيَّتُهُ فَيُقَالُ هَذَا أَبُوكُمْ آدَمُ، فَيَقُولُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، فَيَقُولُ أَخْرِجْ بَعْثَ جَهَنَّمَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ، فَيَقُولُ يَا رَبِّ كَمْ أُخْرِجُ؟ فَيَقُولُ أَخْرِجْ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ، فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِذَا أُخِذَ مِنَّا مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ فَمَاذَا يَبْقَى مِنَّا؟ قَالَ إِنَّ أُمَّتِي فِي الْأُمَمِ كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ.

بَابُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ. أَزِفَتِ الْآزِفَةُ: اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ.

۶۴۵۰ - حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللهُ يَا آدَمُ، فَيَقُولُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ، قَالَ يَقُولُ أَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ، قَالَ وَمَا بَعْثُ النَّارِ؟ قَالَ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ، فَذَاكَ حِينَ يَشِيبُ الصَّغِيرُ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى وَلَكِنَّ عَذَابَ اللهِ شَدِيدٌ، فَاشْتَدَّ

پر راضی ہو کہ آدھے اہل جنت تم ہو؟ ہم نے عرض کی کہ ہاں۔ فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے، مجھے یہ توقع امید ہے کہ تم اہل جنت کا نصف ہو گے اور اس لیے کہ مسلمان کے سوا کوئی جنت میں داخل نہیں ہوگا اور مشرکوں کے مقابلے میں تم یوں ہو جیسے کالے بیل کی جلد پر سفید بال یا جیسے سرخ بیل کی جلد پر کالے بال۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ روز قیامت سب سے پہلے حضرت آدم کو بلایا جائے گا۔ چنانچہ وہ اپنی اولاد کو دیکھیں گے۔ پس کہا جائے گا کہ یہ تمہارے باپ آدم علیہ السلام ہیں۔ وہ عرض کریں گے کہ میں حاضر و مستعد ہوں۔ فرمایا جائے گا کہ اپنی اولاد میں سے جہنمیوں کو نکالو۔ وہ عرض گزار ہوں گے کہ اے رب! میں کس طرح نکالوں؟ فرمایا جائے گا کہ ہر سینکڑے سے ننانوے نکال لو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! جب ہمارے ہر سو میں سے ننانوے نکالے جائیں گے تو باقی ہم میں سے کیا بچے گا؟ فرمایا کہ میری امت دوسری امتوں کے مقابلے میں یوں ہے جیسے کالے بیل کے جسم پر سفید بال۔

قیامت کا زلزلہ بہت بڑی چیز ہے

ارشاد ربانی ہے "آنے والی آ گئی" قیامت نزدیک آ گئی۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے آدم! وہ عرض کریں گے کہ میں حاضر و مستعد ہوں اور ساری بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ فرمایا جائے گا۔ جہنم کے لیے نکالو۔ وہ عرض کریں گے کہ کس حساب سے؟ فرمایا جائے گا کہ ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے۔ وہ ایسا وقت ہوگا کہ بچہ بوڑھا ہو جائے گا، حمل والی کا حمل گر جائے گا اور لوگ بے ہوش نظر آئیں گے لیکن وہ بے ہوش نہیں ہوں گے، بلکہ اللہ کا عذاب سخت ہے۔

ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ، فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّنَا ذٰلِكَ الرَّجُلُ؟ قَالَ أَبْشِرُوْا فَإِنَّ مِنْ يَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ أَلْفًا وَمِنْكُمْ رَجُلٌ، ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ فِيْ يَدِهٖ إِنِّيْ لَأَطْمَعُ أَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، قَالَ فَحَمِدْنَا اللّٰهَ وَكَبَّرْنَا، ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ فِيْ يَدِهٖ إِنِّيْ لَأَطْمَعُ أَنْ تَكُوْنُوْا شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، إِنَّ مَثَلَكُمْ فِي الْأُمَمِ كَمَثَلِ الشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِيْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ أَوْ كَالرَّقْمَةِ فِيْ ذِرَاعِ الْحِمَارِ۔

بَابُ ۵۵۰ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى: أَلَا يَظُنُّ أُولٰٓئِكَ أَنَّهُمْ مَبْعُوْثُوْنَ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ، يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ، قَالَ الْوُصُلَاتُ فِي الدُّنْيَا۔

۱۳۵۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ، قَالَ يَقُوْمُ أَحَدُهُمْ فِيْ رَشْحِهٖ إِلٰى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ۔

۱۳۵۲۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَعْرَقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِي الْأَرْضِ سَبْعِيْنَ ذِرَاعًا وَيُلْجِمُهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ آذَانَهُمْ۔

بَابُ ۵۵۱ الْقِصَاصِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَهِيَ الْحَاقَّةُ لِأَنَّ فِيْهَا الثَّوَابَ وَحَوَاقَّ الْأُمُوْرِ، الْحَقَّةُ وَالْحَاقَّةُ وَاحِدٌ، وَالْقَارِعَةُ وَالْغَاشِيَةُ وَالصَّاخَّةُ، وَالتَّغَابُنُ غَبْنُ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَهْلَ النَّارِ۔

صحابہ کرام پر اس بات کا بڑا اثر ہوا اور عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! وہ ایک آدمی ہم میں سے کون ہوگا؟ فرمایا: تمہیں خوشخبری ہو کہ ایک ہزار یاجوج ماجوج سے اور ایک تم میں سے ہوگا۔ پھر فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کا تہائی حصہ ہوگے۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور تکبیر کہی۔ پھر فرمایا: میری یہ آرزو ہے کہ تم اہل جنت کا نصف ہو۔ بیشک دوسری امتوں کے درمیان تمہاری مثال ایسی ہے جیسے کالے بیل کی جلد پر سفید بال یا گدھے کی اگلی ران کا سفید داغ (جو بالکل نمایاں نظر آتا ہے)

دوبارہ زندہ ہونا۔ ارشاد ربانی ہے: کیا ان لوگوں کو گمان نہیں کہ انہیں اٹھنا ہے ایک عظمت والے دن کے لیے، جس روز سب لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے (سورۃ المطففین، آیت ۴ تا ۶)۔ ابن عباس کا قول ہے: وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ فرمایا کہ تعلقات صرف دنیا میں ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس روز لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے، فرمایا کہ کوئی تو پسینے میں اپنے کانوں کی لو تک غرق ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز لوگوں کا پسینہ نکلے گا، یہاں تک کہ بعض لوگوں کا پسینہ تو زمین میں ستر گز تک پھیل جائے گا اور ان کے منہ کو بند کر کے کانوں تک جا پہنچے گا۔

قیامت کے روز قصاص لیا جائے گا۔

قیامت کا نام الحاقہ بھی ہے کیونکہ اس روز ثواب اور سب کاموں کا بدلہ ملے گا۔ الحقۃ اور الحاقۃ ایک ہی معنی میں ہیں اور اسی طرح القارعۃ، الغاشیۃ اور الصاخۃ قیامت کے نام ہیں۔ التغابن سے مراد ہے کہ اہل جنت اہل جہنم کو پیچھے چھوڑ دیں گے۔

۱۳۵۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ بِالدِّمَاءِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگوں کے درمیان جس چیز کا (اس روز) سب سے پہلے فیصلہ کیا جائے گا وہ خون ہوگا۔

۱۳۵۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ مَظْلِمَةٌ لِأَخِيهِ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهَا فَإِنَّهُ لَيْسَ ثَمَّ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُؤْخَذَ لِأَخِيهِ مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ أَخِيهِ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص نے اپنے کسی بھائی پر ظلم کیا ہو تو اسے چاہیے کہ معاف کروا لے کیونکہ اس روز نہ پیسے ہوں گے نہ روپے، چنانچہ اس سے پہلے کہ اس کی نیکیاں اس کے بھائی کو دی جائیں۔ اگر کسی کے پاس نیکیاں نہیں ہوں گی تو اس کے بھائی کے گناہ لے کر اس پر ڈال دیئے جائیں گے۔

۱۳۵۵۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْلُصُ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ فَيُحْبَسُونَ عَلَى قَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُقْتَصُّ لِبَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ مَظَالِمُ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَتَّى إِذَا هُذِّبُوا وَنُقُّوا أُذِنَ لَهُمْ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَأَحَدُهُمْ أَهْدَى بِمَنْزِلِهِ فِي الْجَنَّةِ مِنْهُ بِمَنْزِلِهِ كَانَ فِي الدُّنْيَا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب مومن جہنم سے نجات پا جائیں گے تو جنت اور دوزخ کے درمیان ایک پل پر روک لیے جائیں گے اور جو دنیا میں انہوں نے ایک دوسرے پر ظلم کیا ہوگا اس کا حساب ہوگا، یہاں تک کہ جب حقوق کا بدلہ دے کر پاک ہو جائیں گے تو انہیں جنت میں داخل ہونے کی اجازت ملے گی۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے کہ ہر ایک جنت میں اپنی منزل کو اس سے زیادہ پہچاننے والا ہوگا جتنا وہ دنیا میں اپنے گھر کو پہچانتا ہے۔

بَابُ ۵۵۸ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ عُذِّبَ۔

جس کے حساب کی پڑتال ہوئی وہ عذاب میں پھنسا۔

۱۳۵۶۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ عُذِّبَ قَالَتْ قُلْتُ أَلَيْسَ يَقُولُ اللهُ تَعَالَى فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا قَالَ ذَلِكِ الْعَرْضُ۔

ابن ابی ملیکہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کے حساب کی پڑتال کی گئی اسے عذاب ہوگا۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی۔ کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا (عنقریب ان سے آسان حساب لیا جائے گا)۔ فرمایا کہ یہ تو صرف پیشی (کا ذکر) ہے۔

۱۳۵۷۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى

عمرو بن علی، یحییٰ، عثمان بن اسود، ابن ابی ملیکہ۔

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْاَسْوَدِ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. وَتَابَعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمٍ وَاَيُّوْبُ وَصَالِحُ بْنُ رُسْتُمَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ـــ ابن جریج، محمد بن سلیم اور ایوب اور صالح بن رستم، ابن ابی ملیکہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

۱۳۵۸ ـ حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اَبِيْ صَغِيْرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ اَحَدٌ يُحَاسَبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا هَلَكَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِيْنِهٖ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا ذٰلِكِ الْعَرْضُ وَلَيْسَ اَحَدٌ يُّنَاقَشُ الْحِسَابَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا عُذِّبَ.

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس سے قیامت کے روز حساب لیا گیا وہ ہلاک ہو گیا۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ وہ لوگ جن کا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا گیا تو ان سے آسانی کے ساتھ حساب لیا جائے گا (سورۃ الانشقاق، آیت ۷، ۸)۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تو صرف پیشی ہوگی اور روز قیامت جس کا حساب لیا گیا اس کو عذاب ہوگا۔

۱۳۵۹ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ يُجَاءُ بِالْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ لَهٗ اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ مِلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا اَكُنْتَ تَفْتَدِيْ بِهٖ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيُقَالُ لَهٗ قَدْ كُنْتَ سُئِلْتَ مَا هُوَ اَيْسَرُ مِنْ ذٰلِكَ.

علی بن عبداللہ، معاذ بن ہشام، ان کے والد، قتادہ، حضرت انس سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ـــ محمد بن معمر، روح بن عبادہ، سعید، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے روز جب کافر کو پیش کیا جائے گا تو اس سے کہا جائے گا کہ اگر تیرے پاس اتنا سونا ہو کہ اس سے زمین بھر جائے تو کیا تو اسے اپنے بدلے میں دینے کو تیار ہو جاتا؟ وہ اثبات میں جواب دے گا تو اس سے کہا جائے گا کہ تجھ سے اس کی نسبت بہت ہی آسان چیز کا سوال کیا گیا تھا۔

۱۳۶۰ ـ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِي الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ خَيْثَمَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَسَيُكَلِّمُهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ بَيْنَ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی ایسا نہیں مگر عنقریب قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ کلام فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ اور اس کے درمیان کوئی ترجمان

الله وبينه ترجمان ثم ينظر فلا يرى شيئا قدامه ثم ينظر بين يديه فتستقبله النار فمن استطاع منكم ان يتقي النار ولو بشق تمرة. قال الاعمش حدثني عمرو عن خيثمة عن عدي بن حاتم قال قال النبي صلى الله عليه وسلم اتقوا النار ثم اعرض واشاح ثم قال اتقوا النار ثم اعرض واشاح ثلاثا حتى ظننا انه ينظر اليها ثم قال اتقوا النار ولو بشق تمرة فمن لم يجد فبكلمة طيبة.

کوئی نہیں ہوگا۔ پھر نظر ڈالے گا تو اپنے سامنے کوئی چیز نہیں دیکھے گا۔ پھر اپنے آگے نظر ڈالے گا تو آگ ہی نظر آئے گی۔ پس جو تم میں سے کر سکے وہ آگ سے بچے خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی دے کر۔ دوسری سند کے ساتھ حضرت عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آگ سے بچو۔ پھر منہ پھیر لیا اور منہ کا رخ بدل لیا۔ پھر فرمایا آگ سے بچو۔ اس کے بعد منہ پھیر لیا اور رخ بدل لیا۔ چنانچہ آپ نے تین مرتبہ ایسا کیا۔ یہاں تک کہ ہمیں گمان ہوا کہ آپ اسے ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ پھر فرمایا۔ آگ سے بچو خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا دے کر۔ جس کو یہ طاقت نہ ہو تو اچھی بات کہنے کے ذریعے۔

باب ۵۶ يدخل الجنة سبعون الفا بغير حساب.

۱۳۶۱- حدثنا عمران بن ميسرة حدثنا ابن فضيل حدثنا حصين قال ابو عبد الله وحدثني اسيد بن زيد حدثنا هشيم عن حصين قال كنت عند سعيد بن جبير فقال حدثني ابن عباس قال قال النبي صلى الله عليه وسلم عرضت علي الامم فاخذ النبي يمر معه الامة والنبي يمر معه النفر والنبي يمر معه العشرة والنبي يمر معه الخمسة والنبي يمر وحده فنظرت فاذا سواد كثير قلت يا جبريل هؤلاء امتي قال لا ولكن انظر الى الافق فنظرت فاذا سواد كثير قال هؤلاء امتك وهؤلاء سبعون الفا قدامهم لا حساب عليهم ولا عذاب قلت ولم قال كانوا لا يكتوون ولا يسترقون ولا يتطيرون وعلى ربهم يتوكلون فقام اليه عكاشة بن محصن فقال ادع الله ان يجعلني منهم قال اللهم اجعله منهم ثم قام اليه رجل آخر قال ادع الله ان يجعلني منهم قال سبقك بها عكاشة.

جنت میں ستر ہزار بغیر حساب داخل ہوں گے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھ پر امتیں پیش کی گئیں۔ پس ایک ایک نبی گزرنے لگا اور اس کے ساتھ اس کی امت تھی۔ ایک نبی ایسا بھی گزرا کہ اس کے ہمراہ صرف چند آدمی تھے۔ ایک نبی کے ساتھ دس آدمی، ایک نبی کے ساتھ پانچ اور ایک بالکل تنہا۔ میں نے نظر دوڑائی تو ایک بڑی جماعت نظر آئی۔ میں نے پوچھا اے جبرئیل! کیا یہ میری امت ہے۔ کہا کہ نہیں بلکہ آپ افق کی جانب توجہ فرمائیں۔ میں نے دیکھا تو وہ بہت بڑی جماعت تھی۔ کہا کہ وہ آپ کی امت ہے اور یہ جو ستر ہزار ان کے آگے ہیں ان کا نہ حساب ہے نہ عذاب۔ میں نے پوچھا کس وجہ سے؟ کہا یہ لوگ داغ نہیں لگواتے، نہ جھاڑ پھونک کرتے، شگون نہیں لیتے اور اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ چنانچہ حضرت عکاشہ بن محصن کھڑے ہوگئے اور عرض گزار ہوئے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے ان میں شامل فرمائے۔ آپ نے دعا کی اے اللہ! اسے ان میں شامل فرما۔ پھر دوسرا آدمی کھڑا ہوکر عرض گزار ہوا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان میں شامل فرمائے۔ فرمایا کہ عکاشہ تم سے سبقت لے گئے۔

۱۳۶۲۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي زُمْرَةٌ هُمْ سَبْعُونَ أَلْفًا تُضِيءُ وُجُوهُهُمْ إِضَاءَةَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ الْأَسَدِيُّ يَرْفَعُ نَمِرَةً عَلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ سَبَقَكَ عُكَّاشَةُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: میری امت کا ایک گروہ جنت میں داخل ہوگا، ان کی تعداد ستر ہزار ہوگی۔ ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔ حضرت ابوہریرہ کا بیان ہے کہ عکاشہ بن محصن اسدی اپنی چادر اٹھاتے ہوئے کھڑے ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے ان میں شامل فرمائے۔ آپ نے دعا کی کہ اے اللہ! اسے ان میں شامل فرما۔ پھر انصار میں سے ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں شامل فرمائے۔ پس آپ نے فرمایا: عکاشہ تم پر سبقت لے گئے۔

۱۳۶۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا أَوْ سَبْعُمِائَةِ أَلْفٍ شَكَّ فِي أَحَدِهِمَا مُتَمَاسِكِينَ آخِذٌ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ حَتَّى يَدْخُلَ أَوَّلُهُمْ وَآخِرُهُمُ الْجَنَّةَ وَوُجُوهُهُمْ عَلَى ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے ستر ہزار جنت میں داخل ہوں گے۔ یا سات لاکھ، جنہوں نے ایک دوسرے کے ہاتھ پکڑے ہوئے ہوں گے، ان میں سے ایک تعداد کے اندر شک ہے، یہاں تک کہ ان کے پہلے سے آخر تک سب جنت میں داخل ہو جائیں گے اور ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔

۱۳۶۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُومُ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ يَا أَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ وَيَا أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ خُلُودٌ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں داخل ہو جائیں گے، پھر ان کے درمیان ایک اعلان کرنے والا اعلان کرنے کھڑا ہوگا کہ اے اہل جہنم! اور اے اہل جنت! اب موت نہیں، ہمیشہ رہنا ہوگا۔

۱۳۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُودٌ لَا مَوْتَ وَلِأَهْلِ النَّارِ يَا أَهْلَ النَّارِ خُلُودٌ لَا مَوْتَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنتی لوگوں سے کہا جائے گا کہ اے اہل جنت! ہمیشہ رہنا ہے، موت نہیں آئے گی اور جہنمی لوگوں سے کہا جائے گا کہ اے اہل جہنم! ہمیشہ رہنا ہے، موت نہیں آئے گی۔

بَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، وَ

جنت اور دوزخ کا حال۔

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ زِيَادَةُ كَبِدِ حُوتٍ. عَدْنٍ: خُلْدٍ، عَدَنْتُ بِأَرْضٍ: أَقَمْتُ، وَمِنْهُ الْمَعْدِنُ. فِي مَعْدِنِ صِدْقٍ: فِي مَنْبَتِ صِدْقٍ۔

۱۳۶۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ۔

۱۳۶۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِينُ وَأَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوسُونَ غَيْرَ أَنَّ أَصْحَابَ النَّارِ قَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ وَقُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ۔

۱۳۶۸۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا صَارَ أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَى الْجَنَّةِ وَأَهْلُ النَّارِ إِلَى النَّارِ جِيءَ بِالْمَوْتِ حَتَّى يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ يُذْبَحُ ثُمَّ يُنَادِي مُنَادٍ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ يَا أَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ فَيَزْدَادُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحًا إِلَى فَرَحِهِمْ وَيَزْدَادُ أَهْلُ النَّارِ حُزْنًا إِلَى حُزْنِهِمْ۔

۱۳۶۹۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ

حضرت ابو سعید خدری کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سب سے پہلے جنتی جو کھانا کھائیں گے وہ مچھلی کی کلیجی کا زائد حصہ ہوگا۔ عدن: ہمیشہ رہنا۔ عدنت بارض سے مراد ہے میں نے قیام کیا اور معدن اسی سے نکلا ہے۔ فی معدن صدق: جہاں سے سچائی نکلتی ہے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا کہ مجھے اس میں مفلس لوگ کثرت سے نظر آئے اور میں نے جہنم میں جھانک کر دیکھا تو اس میں مجھے عورتیں زیادہ نظر آئیں۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو دیکھا کہ اس میں داخل ہونے والے زیادہ تر مسکین ہیں اور مالداروں کو روکا جاتا ہے جبکہ جہنمیوں کو جہنم کا حکم ہو چکا ہے اور میں دوزخ کے سامنے پر کھڑا ہوا تو دیکھا کہ اس میں داخل ہونے والی عورتیں زیادہ ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں چلے جائیں گے تو موت کو لایا جائے گا۔ چنانچہ اسے جنت اور دوزخ کے درمیان لاکر ذبح کر دیا جائے گا۔ پھر ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ اے اہل جنت! تمہیں موت نہیں، اے اہل جہنم! تمہیں موت نہیں۔ چنانچہ اہل جنت کی خوشی کا کوئی ٹھکانا نہیں رہے گا اور اہل جہنم کے غم کا کوئی اندازہ نہیں کر سکے گا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک اللہ تعالیٰ اہل جنت سے فرمائے گا کہ اے اہل جنت! وہ عرض کریں گے کہ اے ہمارے رب! ہم حاضر و مستعد

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إن الله يقول لأهل الجنة يا أهل الجنة فيقولون لبيك ربنا وسعديك فيقول هل رضيتم فيقولون وما لنا لا نرضى وقد أعطيتنا ما لم تعط أحدا من خلقك، فيقول أنا أعطيكم أفضل من ذلك، قالوا يا رب وأي شيء أفضل من ذلك، فيقول أحل عليكم رضواني فلا أسخط عليكم بعده أبدا.

۱۲۷۰۔ حدثني عبد الله بن محمد حدثنا معاوية بن عمرو حدثنا أبو إسحاق عن حميد قال سمعت أنسا يقول: أصيب حارثة يوم بدر وهو غلام فجاءت أمه إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله قد عرفت منزلة حارثة مني فإن يك في الجنة أصبر وأحتسب وإن تكن الأخرى ترى ما أصنع، فقال ويحك أوهبلت، أوجنة واحدة هي، إنها جنان كثيرة وإنه في جنة الفردوس.

ہیں۔ چنانچہ فرمائے گا: کیا تم راضی ہو؟ وہ عرض گزار ہوں گے کہ ہم کیوں راضی نہ ہوتے جبکہ تو نے ہمیں وہ عطا فرمایا ہے جو اپنی مخلوق میں سے کسی کو مرحمت نہیں فرمایا۔ پھر فرمائے گا کہ میں تمہیں اس سے بھی افضل چیز عطا فرمانے والا ہوں۔ وہ عرض گزار ہوں گے کہ اے رب! کون سی چیز اس سے افضل ہے؟ چنانچہ فرمائے گا کہ میں نے اپنی رضامندی کو تمہارے لیے حلال کر دیا لہٰذا اس کے بعد تم پر کبھی ناراضگی نہیں ہوگی۔

حمید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت حارثہ بن سراقہ جب غزوۂ بدر میں شہید ہو گئے اور وہ لڑکے تھے تو ان کی والدہ محترمہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! آپ کو معلوم ہے کہ مجھے حارثہ سے کتنی محبت تھی لہٰذا اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر کروں اور ثواب کی امید رکھوں اور اگر وہ دوسری جگہ ہے تو آپ ملاحظہ فرمائیں گے کہ میں کیا کرتی ہوں۔ ارشاد فرمایا کہ تم پر افسوس، یا تم تو پگلی ہو! کیا ایک ہی جنت ہے؟ اس کے لیے تو بہت سی جنتیں ہیں اور بے شک وہ جنت الفردوس میں ہے۔

ف: یہ واقعہ اسی جلد کی حدیث ۱۲۹۳ میں بھی گزرا ہے۔ حضرت حارثہ بن سراقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی تھے اور تمام صحابہ کرام جنتی ہیں۔ ثانیاً انھوں نے غزوۂ بدر میں حصہ لیا اور مقام بدری اصحاب باقی تمام اصحاب سے افضل ہیں۔ ان کی والدہ محترمہ کو ان کے جنتی ہونے میں شک اس وجہ سے واقع ہوا تھا کہ انھوں نے حضرت حارثہ کو نامعلوم تیر لگنے کے متعلق سنا تھا جیسا کہ اس جلد کی حدیث ۱۲۸۲ میں بھی ہے۔ اسی وجہ سے حضور غیب دان سے سوال کیا تھا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ صحابہ کرام کا یہ عقیدہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہر چیز کے انجام کا پتہ ہے اور آپ کو جنت اور جہنم کا ہر جزو نظر آتا ہے۔

حضرت حارثہ بن سراقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ محترمہ کے سوال پر آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ اے عورت! مجھ سے کیوں پوچھ رہی ہو! مجھے کیا خبر کہ تمہارا بیٹا کہاں گیا ہے، ایسی باتیں تو اللہ ہی جانتے ہیں۔ میرا کام تو صرف تمہارے جیسے لوگوں تک پیغام پہنچانا ہے۔ بلکہ آپ نے ان سے فرمایا کہ تمہارا بیٹا جنت الفردوس میں ہے۔ سبحان اللہ کہ آپ کے سامنے جنت کے تمام طبقات جلوہ گر تھے اور ہر طبقے کے افراد بھی۔ والحمد للہ علی ذلک۔

جانے کیا تجھ کو اللہ، سب سے
دو عالم میں جو کچھ خفی و جلی ہے

۱۲۷۱۔ حدثنا معاذ بن أسد أخبرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی

الفضل بن موسى أخبرنا الفضيل عن أبي حازم عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما بين منكبي الكافر مسيرة ثلاثة أيام للراكب المسرع. وقال إسحاق بن إبراهيم أخبرنا المغيرة بن سلمة حدثنا وهيب عن أبي حازم عن سهل بن سعد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن في الجنة لشجرة يسير الراكب في ظلها مائة عام لا يقطعها. قال أبو حازم فحدثت به النعمان بن أبي عياش فقال حدثني أبو سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن في الجنة لشجرة يسير الراكب الجواد المضمر السريع مائة عام ما يقطعها.

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کافر کے دونوں کندھوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا کہ تیز رفتار سوار تین دن میں طے کر سکے۔ — حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت میں ایک درخت ایسا ہے کہ اگر کوئی سوار اس کے سایہ میں سو سال تک چلتا رہے تو سایہ ختم نہ ہو۔ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت میں ایک درخت ایسا ہے کہ اگر کوئی عمدہ تیز رفتار گھوڑے پر سوار ہو کر اس کے سایہ میں ایک سو سال تک بھی چلتا رہے تب بھی اسے ختم نہ کر سکے۔

١٣٧٢- حدثنا قتيبة حدثنا عبد العزيز عن أبي حازم عن سهل بن سعد أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ليدخلن الجنة من أمتي سبعون ألفا أو سبعمائة ألف لا يدري أبو حازم أيهما قال متماسكون آخذ بعضهم بعضا لا يدخل أولهم حتى يدخل آخرهم وجوههم على صورة القمر

ليلة البدر

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت میں میری امت کے ستر ہزار یا سات لاکھ افراد داخل ہوں گے۔ ابوحازم کو یاد نہیں رہا کہ ان میں سے کون سی تعداد مروی ہے۔ جب کہ وہ ایک دوسرے کو پکڑے ہوئے ہوں گے، یہاں تک کہ ان کے پہلے اور آخری سب داخل ہو جائیں گے، ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گے۔

١٣٧٣- حدثنا عبد الله بن مسلمة حدثنا عبد العزيز عن أبيه عن سهل عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن أهل الجنة ليتراءون الغرف في الجنة كما تتراءون الكوكب في السماء. قال أبي فحدثت النعمان بن أبي عياش فقال أشهد لسمعت أبا سعيد يحدث ويزيد فيه كما تراءون الكوكب الغارب في الأفق الشرقي والغربي.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت میں بالاخانے اس طرح نظر آئیں گے جیسے تم آسمان کے ستاروں کو دیکھتے ہو۔ عبدالعزیز کے والد ماجد نے نعمان بن ابو عیاش سے حدیث بیان کی تو انہوں نے فرمایا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح سنا ہے لیکن وہ یہ اضافہ کرتے ہیں۔ جس طرح تم مشرقی اور مغربی افق پر ڈوبنے والے ستارے کو دیکھتے ہو۔

١٣٧٤- حدثني محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة عن أبي عمران قال سمعت أنس

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ قیامت

عَنْ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى لِأَهْوَنِ أَهْلِ
النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَوْ أَنَّ لَكَ مَا فِي الْأَرْضِ
مِنْ شَيْءٍ أَكُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ؟ فَيَقُولُ نَعَمْ
فَيَقُولُ أَرَدْتُ مِنْكَ أَهْوَنَ مِنْ هٰذَا وَأَنْتَ فِي
صُلْبِ آدَمَ أَنْ لَا تُشْرِكَ بِي شَيْئًا فَأَبَيْتَ إِلَّا
أَنْ تُشْرِكَ بِي ۔

۱۴۷۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ
عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ بِالشَّفَاعَةِ
كَأَنَّهُمُ الثَّعَارِيرُ قُلْتُ مَا الثَّعَارِيرُ قَالَ
الضَّغَابِيسُ وَكَانَ قَدْ سَقَطَ فَمُهُ فَقُلْتُ لِعَمْرِو
ابْنِ دِينَارٍ أَبَا مُحَمَّدٍ سَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ
يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
يَخْرُجُ بِالشَّفَاعَةِ مِنَ النَّارِ؟ قَالَ نَعَمْ ۔

۱۴۷۶۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا
هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ
بَعْدَ مَا مَسَّهُمْ مِنْهَا سَفْعٌ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ
فَيُسَمِّيهِمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَهَنَّمِيِّينَ ۔

۱۴۷۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ
حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَ
أَهْلُ النَّارِ النَّارَ يَقُولُ اللّٰهُ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ
مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ
فَيَخْرُجُونَ قَدِ امْتُحِشُوا وَعَادُوا حُمَمًا فَيُلْقَوْنَ
فِي نَهَرِ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي
حَمِيلِ السَّيْلِ أَوْ قَالَ حَمِيَّةِ السَّيْلِ وَقَالَ

میں اس شخص سے فرمائے گا جس کو دوزخ میں سب سے کم عذاب ہوگا
کہ اگر تیرے پاس زمین کی ساری چیزیں ہوں تو کیا تو انہیں اپنے بدلے
میں دے دیتا۔ وہ اثبات میں جواب دے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے
گا کہ میں نے اس سے بھی آسان چیز تجھ سے چاہی تھی جبکہ تو آدم
کی پیٹھ میں تھا، تو تو نے انکار کیا اور میرے ساتھ
شرک کرتا رہا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شفاعت کے ذریعے
کچھ لوگ دوزخ سے نکالے جائیں گے تو وہ ثعاریر کی طرح
ہوں گے۔ میں (حماد) نے پوچھا کہ ثعاریر کیا ہے تو عمرو بن
دینار نے فرمایا کہ سفید ککڑیاں ہیں۔ جن کے منہ جھڑ گئے ہوں
گے۔ میں نے عمرو بن دینار سے پوچھا کہ اے ابو محمد! کیا آپ
نے حضرت جابر بن عبداللہ سے سنا اور انہوں نے نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ دوزخ سے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کچھ لوگ عذاب پانے
کے بعد دوزخ سے نکالے جائیں گے۔ پس جب وہ جنت
میں داخل ہوں گے تو جنتی انہیں جہنمی کہہ کر پکاریں
گے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب جنتی جنت
میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے
گا کہ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے اسے
بھی جہنم سے نکال لو۔ پس انہیں نکالا جائے گا تو وہ جل کر کوئلے
کی طرح ہو چکے ہوں گے۔ پھر انہیں نہر حیات میں غوطہ دیا
جائے گا۔ تو وہ اس طرح نکلیں گے جیسے دریا کے کنارے
دانہ اُگ آتا ہے۔ آپ نے حمیل السیل فرمایا یا حمیۃ السیل
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے نہیں دیکھا کہ

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ تَرَوْا أَنَّهَا تَنْبُتُ
صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً ۔

١٣٧٨۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ
النُّعْمَانَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَرَجُلٌ
تُوضَعُ فِي أَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَةٌ يَغْلِي مِنْهَا
دِمَاغُهُ ۔

١٣٧٩۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا
إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ
أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ عَلَى
أَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَتَانِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ
كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ وَالْقُمْقُمُ ۔

١٣٨٠۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ النَّارَ فَأَشَاحَ
بِوَجْهِهِ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا، ثُمَّ ذَكَرَ النَّارَ فَأَشَاحَ
بِوَجْهِهِ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا، ثُمَّ قَالَ: اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ
بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ ۔

١٣٨١۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا
ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللهِ
بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذُكِرَ
عِنْدَهُ عَمُّهُ أَبُو طَالِبٍ فَقَالَ: لَعَلَّهُ تَنْفَعُهُ شَفَاعَتِي
يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُجْعَلُ فِي ضَحْضَاحٍ مِنَ النَّارِ
يَبْلُغُ كَعْبَيْهِ يَغْلِي مِنْهُ أُمُّ دِمَاغِهِ ۔

١٣٨٢۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ
قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ

جب اگتا ہے تو زرد اور لپٹا ہوا ہوتا ہے۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ دوزخیوں میں سے جس شخص کو قیامت میں سب سے ہلکا عذاب دیا جائے گا اس کے دونوں پیروں کی پشت پر چنگاری رکھی جائے گی، جس کے باعث اس کا دماغ بھی کھولتا ہوگا۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ روز قیامت جس دوزخی کو سب سے کم عذاب ہوگا اس کے دونوں تلووں کے نیچے دو چنگاریاں رکھی جائیں گی جن کے باعث اس کا دماغ یوں کھول رہا ہوگا جیسے ہنڈیا یا دیگچی میں اُبال آتا ہے۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوزخ کا ذکر کیا تو چہرہ مبارک پھیر لیا اور اس سے پناہ مانگی۔ پھر دوزخ کا ذکر فرمایا دوزخ سے بچو خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی (راہ خدا میں) دے کر۔ اگر کوئی ایسا نہ کر سکے تو اچھی بات کہہ کر بچے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ کے سامنے آپ کے چچا ابو طالب کا ذکر کیا تو فرمایا۔ شاید روز قیامت انہیں میری شفاعت فائدہ پہنچائے، چنانچہ وہ ہلکی دوزخ میں ہوں گے کہ آگ ان کے ٹخنوں تک پہنچ جائے گی، جس کے باعث ان کے دماغ کا اصل مقام بھی کھولتا ہوگا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ روز قیامت جب اللہ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ فَيَقُولُونَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا عَلَى رَبِّنَا حَتَّى
يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ أَنْتَ
الَّذِي خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ
وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ
رَبِّنَا فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ
وَيَقُولُ ائْتُوا نُوحًا أَوَّلَ رَسُولٍ بَعَثَهُ اللّٰهُ فَيَأْتُونَهُ
فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ ائْتُوا
إِبْرَاهِيمَ الَّذِي اتَّخَذَهُ اللّٰهُ خَلِيلًا فَيَأْتُونَهُ
فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ ائْتُوا
مُوسَى الَّذِي كَلَّمَهُ اللّٰهُ فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ
هُنَاكُمْ فَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ ائْتُوا عِيسَى فَيَأْتُونَهُ
فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ ائْتُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ فَيَأْتُونِي
فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا
فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ يُقَالُ ارْفَعْ رَأْسَكَ
سَلْ تُعْطَهْ وَقُلْ يُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَرْفَعُ
رَأْسِي فَأَحْمَدُ رَبِّي بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ ثُمَّ أَشْفَعُ
فَيَحُدُّ لِي حَدًّا ثُمَّ أُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ
الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُودُ فَأَقَعُ سَاجِدًا فَأُخْرِجُهُمْ فِي الثَّالِثَةِ
أَوِ الرَّابِعَةِ حَتَّى مَا بَقِيَ فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ
الْقُرْآنُ وَكَانَ قَتَادَةُ يَقُولُ عِنْدَ هَذَا أَيْ
وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ

تعالیٰ لوگوں کو اکٹھا کرے گا تو وہ کہیں گے کہ کاش! کوئی ہمارے
پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کرتا تاکہ ہم اس جگہ
سے چھٹکارا پاتے۔ پھر وہ حضرت آدمؑ کی خدمت میں حاضر
ہو کر عرض کریں گے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دستِ قدرت سے
پیدا فرمایا اور آپ کے اندر اپنی خاص روح پھونکی اور فرشتوں کو
حکم دیا تو سب نے آپ کو سجدہ کیا۔ لہٰذا آپ رب کی بارگاہ میں ہماری
شفاعت فرمائیے۔ چنانچہ وہ اپنی لغزش کا ذکر کرتے ہوئے فرمائیں گے
کہ میں اس لائق نہیں ہوں، تم حضرت ابراہیمؑ کے پاس جاؤ
کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے خلیل بنایا۔ چنانچہ لوگ ان کی خدمت میں حاضر
ہوں گے تو وہ بھی اپنی لغزش کا ذکر کرتے ہوئے فرمائیں گے کہ میں
اس لائق نہیں ہوں، تم حضرت موسیٰؑ کے پاس جاؤ کہ اللہ تعالیٰ
نے ان سے کلام فرمایا۔ پس وہ ان کی خدمت میں حاضر ہوں گے
تو وہ بھی اپنی لغزش کا ذکر کرتے ہوئے فرمائیں گے کہ میں اس لائق
نہیں، تم حضرت عیسیٰؑ کے پاس جاؤ۔ چنانچہ وہ ان
کی خدمت میں حاضر ہوں گے تو وہ فرمائیں گے کہ تم محمد
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ف: شفاعت [illegible]
[illegible]
[illegible]

بھی قیامت میں مبتلا کیا جائے گا اور لوگ وفد بنا کر حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک ہر بڑی سے بڑی سرکار میں حاضر ہو کر شفاعت کرنے کی درخواست پیش کریں گے اور اپنا حالِ زار عرض کریں گے۔ یعنی وہ تمام انبیاء علیہم السلام تک نفسی نفسی کہہ رہے ہوں گے اور لوگوں کی عرض سن کر اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِيْ فرمائیں گے۔ آخر میں جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے درخواست کریں گے تو وہ بتائیں گے کہ تم ادھر ادھر کیوں پھر رہے ہو، اس شفاعت کا تاج تو پروردگارِ عالم نے اپنے حبیب سید الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سرِ اقدس پر سجایا ہے۔ یہ کام صرف وہی کر سکتے ہیں۔ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کریں گے تو آپ فرمائیں گے: اَنَا لَهَا اس کے لیے میں ہوں۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ۔ اسی کے لیے پروردگارِ عالم نے اپنے محبوب سے یوں وعدہ فرمایا ہوا ہے:

عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۞ (۱۷ : ۷۹) — قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں۔

پروردگارِ عالم نے یہ جس مقام پر اپنے محبوب کو کھڑا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے یہی تو مقامِ محمود ہے، یہی شفاعتِ کبریٰ کی جگہ ہے جہاں وہ اپنے خالق و مالک کی بارگاہ میں شفاعت کی درخواست پیش کریں گے، اسی کو وسیلہ کہتے ہیں، اسی کو فضیلت کہا جاتا ہے اور یہی جگہ ہے جو جنت میں کہلاتی ہے جس کے لیے اذان سننے کے بعد ہر مسلمان دعا کرتا ہے کہ اے اللہ! یہ مقام ہمارے آقا سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرما۔ یہ مقام اپنے محبوب کو عطا فرمانے کا اگرچہ خدا نے وعدہ فرمایا ہوا ہے لیکن اس کے باوجود جو مسلمان پھر بھی یہ دعا کرے گا وہ احادیثِ مطہرہ کے مطابق غلامی کا حق ادا کرتے ہوئے اپنے آپ کو حضور کی شفاعت کا مستحق بناتا ہے۔

غور کا مقام ہے کہ میدانِ حشر کی ہولناکی سے بڑھ کر کوئی مصیبت نہیں کہ اس کے باعث دوسروں کی بات تو کیا بڑے بڑے حضرات انبیاءِ کرام بھی نفسی نفسی پکار اٹھیں گے۔ خدائے ذوالمنن نے اپنے بندوں سے اس عظیم مصیبت کو دفع فرمانے کے لیے اپنے محبوب کو دافع البلاء بنایا ہے۔ اسی وقت اپنے بندوں کی اس حاجت کو پورا کرنے کے لیے اپنے محبوب کو حاجت روا بنایا ہے اور ان کی اس سب سے بڑی مشکل کو آسان کرنے کے لیے اپنے محبوب کو مشکل کشا بنایا ہے اور سب کو بتا دیا ہے کہ وہ رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ہیں۔ اسی لیے تو ہر مسلمان کے دل سے پوری عقیدت اور محبت کے ساتھ یہ صدائیں بلند ہوتی ہیں۔

خلق کے دادرس سب کے فریاد رس
کہفِ روزِ مصیبت پہ لاکھوں سلام

ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس خداداد مقام و منصب کو تسلیم کرے۔ اپنے پیدا کرنے والے کو ذلیل اور اپنے نبی کے اس خداداد منصب کا انکار نہ کرے۔ ان کے مشکل کشا اور حاجت روا ہونے پر جان و دل سے ایمان لائے ورنہ انکار کی صورت میں بروزِ حشر کس سے مشکل کشائی کروائیں گے، کس سے حاجت روائی ہوگی؟ رب العزت کا کرم نہ ہو تو اپنے محبوب کے واسطے کے بغیر تو جلیل القدر پیغمبروں تک کو بھی میدانِ حشر کی ہولناکیوں سے نہیں نکالے گا اور محبوبِ خدا کے سوا کسی مقرب فرشتے کو بھی بارگاہِ خداوندی میں لب کشائی کی جرأت نہ ہو گی۔ شانِ رسالت کے منکر یہ کہہ بھی ہیں تو ان کے بچاؤ کی خاطر یوں نباہ کی بات ہے۔

آج لے ان کی مدد، آج پناہ مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

١٢٨٣۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّينَ ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کچھ لوگ محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت کے باعث جہنم سے نکالے جائیں گے۔ چنانچہ جب وہ جنت میں داخل ہوں گے تو جنتی انہیں جہنمی کے نام سے پکاریں گے۔

١٢٨٤۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُمَّ حَارِثَةَ أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ هَلَكَ حَارِثَةُ يَوْمَ بَدْرٍ أَصَابَهُ غَرْبُ سَهْمٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ عَلِمْتَ مَوْقِعَ حَارِثَةَ مِنْ قَلْبِي فَإِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ لَمْ أَبْكِ عَلَيْهِ وَإِلَّا سَوْفَ تَرَى مَا أَصْنَعُ فَقَالَ لَهَا هَبِلْتِ أَجَنَّةٌ وَاحِدَةٌ هِيَ إِنَّهَا جِنَانٌ كَثِيرَةٌ وَإِنَّهُ فِي الْفِرْدَوْسِ الْأَعْلَى وَقَالَ غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَقَابُ قَوْسِ أَحَدِكُمْ أَوْ مَوْضِعُ قَدَمٍ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ إِلَى الْأَرْضِ لَأَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا وَلَمَلَأَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيحًا وَلَنَصِيفُهَا يَعْنِي الْخِمَارَ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ۔

حمید نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت ام حارثہ حاضر ہوئیں جبکہ غزوۂ بدر میں ایک تیر لگنے سے حضرت حارثہ شہید ہو گئے تھے۔ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! آپ کو معلوم ہے کہ حارثہ کے ساتھ میرے دل کو کتنا لگاؤ تھا، اگر وہ جنت میں ہے تو میں اس پر نہیں روؤں گی ورنہ عنقریب آپ ملاحظہ فرمائیں گے کہ میں کیا کرتی ہوں۔ آپ نے ان سے فرمایا کہ تم پاگل ہو گئی ہو کیا ایک ہی جنت ہے؟ وہاں تو بہت سی جنتیں ہیں اور وہ فردوس اعلیٰ میں ہے۔ نیز فرمایا کہ صبح یا شام کو اللہ کی راہ میں نکلنا دنیا اور اس کے سارے سازوسامان سے بہتر ہے اور تمہاری کمان کے برابر یا قدم رکھنے کی جنت میں جگہ دنیا اور اس کے سارے سازوسامان سے بہتر ہے اور اگر اہل جنت کی کوئی عورت زمین کی طرف جھانکے تو فضا جگمگا اٹھے اور درمیانی حصہ خوشبو سے مہک جائے اور جنت کا ایک دوپٹہ بھی دنیا اور اس کے سارے سازوسامان سے بہتر ہے۔

١٢٨٥۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ أَحَدٌ الْجَنَّةَ إِلَّا أُرِيَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ لَوْ أَسَاءَ لِيَزْدَادَ شُكْرًا وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ إِلَّا أُرِيَ مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ لَوْ أَحْسَنَ لِيَكُونَ عَلَيْهِ حَسْرَةً ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی جنت میں داخل نہیں ہوگا مگر اسے دوزخ کا وہ مقام دکھایا جاتا ہے جو برائی کرنے پر اسے ملتا تاکہ وہ زیادہ شکر ادا کرے اور کوئی دوزخ میں داخل نہیں ہوگا مگر اسے جنت میں وہ جگہ دکھا دی جاتی ہے جو نیکی کرنے پر ملتی تاکہ اسے افسوس ہو۔

١٢٨٦- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي
سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِكَ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَقَالَ: لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ
أَنْ لَا يَسْأَلَنِي عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ أَحَدٌ أَوَّلُ مِنْكَ
لِمَا رَأَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى الْحَدِيثِ، أَسْعَدُ النَّاسِ
بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
خَالِصًا مِنْ قِبَلِ نَفْسِهِ.

سعید بن ابی سعید مقبری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے حدیث کی ہے کہ انہوں نے فرمایا۔ میں نے عرض گزار ہوا
کہ یا رسول اللہ قیامت میں آپ کی شفاعت کا سب سے زیادہ
مستحق کون ہوگا، فرمایا اے ابو ہریرہ میرا گمان یہی تھا کہ سب
سے پہلے تم ہی یہ پوچھو گے کیونکہ حدیث کے ساتھ تمہاری
شدید محبت میں نے دیکھی ہے۔ قیامت کے دن میری شفاعت
کا سب سے زیادہ مستحق وہ شخص ہوگا جس نے خلوص دل سے
لا الہ الا اللہ کہا ہوگا۔

١٢٨٧- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي
لَأَعْلَمُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنْهَا وَآخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ
دُخُولًا، رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ كَبْوًا فَيَقُولُ اللَّهُ
اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَأْتِيهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا
مَلْأَى فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْأَى
فَيَقُولُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَأْتِيهَا فَيُخَيَّلُ
إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأَى فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا
مَلْأَى، فَيَقُولُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَإِنَّ لَكَ
مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ أَمْثَالِهَا أَوْ إِنَّ لَكَ مِثْلَ
عَشَرَةِ أَمْثَالِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ تَسْخَرُ مِنِّي أَوْ تَضْحَكُ
مِنِّي وَأَنْتَ الْمَلِكُ، فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ وَكَانَ
يُقَالُ ذَلِكَ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے اس شخص کا
معلوم ہے کہ سب کے بعد جہنم سے کون نکالا جائے گا یا سب سے
آخر میں کون جنت کے اندر داخل ہوگا۔ یہ آدمی جہنم سے گھٹنوں کے بل
نکالا جائے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا۔ جا۔
پھر وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ چنانچہ اسے خیال آئے گا
کہ یہ تو بھری ہوئی ہے چنانچہ وہ واپس لوٹ کر عرض گزار ہوگا۔
اے رب، یہ تو بھری ہوئی ہے۔ پس اس سے فرمایا جائے گا۔
جا اور جنت میں داخل ہو جا۔ پس وہاں پہنچ کر اسے خیال آئے
گا کہ یہ تو بھری ہوئی ہے پس وہ واپس لوٹ کر عرض کرے گا۔
اے رب! میں نے تو وہ بھری ہوئی پائی ہے چنانچہ اسے
فرمایا جائے گا جنت میں داخل ہو جا کیونکہ تیرے لیے دنیا کے برابر اور اس کا دس گنا
ہے یا دنیا کے دس گنا ہے۔ وہ عرض کرے گا کیا تو میرا مذاق اڑاتا ہے یا مجھ پر ہنستا ہے حالانکہ
تو شہنشاہ ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ہنس دیئے
یہاں تک کہ آپ کے مبارک دانت ظاہر ہو گئے اور کہا جاتا ہے کہ یہ ادنیٰ جنتی کا درجہ ہے۔

١٢٨٨- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ
عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ
عَنِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَفَعْتَ أَبَا طَالِبٍ بِشَيْءٍ.

عبداللہ بن حارث بن نوفل نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کیا
آپ نے ابوطالب کو کوئی نفع پہنچایا۔

بَابُ الصِّرَاطِ جِسْرُ جَهَنَّمَ.

پل صراط جہنم کے اوپر پل ہوگا۔

١٤٨٩ - حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن الزهري أخبرني سعيد وعطاء بن يزيد أن أبا هريرة أخبرهما عن النبي صلى الله عليه وسلم وحدثني محمود حدثنا عبد الرزاق أخبرنا معمر عن الزهري عن عطاء بن يزيد الليثي عن أبي هريرة قال قال أناس يا رسول الله هل نرى ربنا يوم القيامة، فقال هل تضارون في الشمس ليس دونها سحاب، قالوا يا رسول الله قال هل تضارون في القمر ليلة البدر ليس دونه سحاب، قالوا لا يا رسول الله فإنكم ترونه يوم القيامة كذلك، يجمع الله الناس فيقول من كان يعبد شيئا فليتبعه فيتبع من كان يعبد الشمس ويتبع من كان يعبد القمر ويتبع من كان يعبد الطواغيت وتبقى هذه الأمة فيها منافقوها فيأتيهم الله في غير الصورة التي يعرفون فيقول أنا ربكم فيقولون نعوذ بالله منك هذا مكاننا حتى يأتينا ربنا فإذا أتانا ربنا عرفناه فيأتيهم الله في الصورة التي يعرفون فيقول أنا ربكم فيقولون أنت ربنا فيتبعونه ويضرب جسر جهنم. قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

فأكون أول من يجيز ودعاء الرسل يومئذ اللهم سلم سلم، وبه كلاليب مثل شوك السعدان أما رأيتم شوك السعدان، قالوا بلى يا رسول الله، قال فإنها مثل شوك السعدان غير أنها لا يعلم قدر عظمها إلا الله فتخطف الناس بأعمالهم منهم الموبق بعمله ومنهم المخردل ثم ينجو حتى إذا فرغ الله من القضاء بين عباده وأراد أن يخرج من النار من أراد أن يخرج ممن كان يشهد أن لا إله إلا الله

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] نے فرمایا۔ [illegible] جب [illegible] قیامت [illegible] [illegible] [illegible] کہ جب حضرت حق اپنے بندوں کے فیصلے سے فارغ ہو جائے گا اور جہنم میں سے بعض لوگوں کو نکالنے کا ارادہ فرمائے گا [illegible]

أَمَرَ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوهُمْ فَيُخْرِجُونَهُمْ بِعَلَامَةِ
آثَارِ السُّجُودِ وَحَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ مِنِ
ابْنِ آدَمَ أَثَرَ السُّجُودِ، فَيُخْرِجُونَهُمْ قَدِ امْتُحِشُوا
فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءٌ يُقَالُ لَهُ مَاءُ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُونَ
نَبَاتَ الْحِبَّةِ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ وَيَبْقَى رَجُلٌ مُقْبِلٌ
بِوَجْهِهِ عَلَى النَّارِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ قَدْ قَشَبَنِي رِيحُهَا
وَأَحْرَقَنِي ذَكَاؤُهَا فَاصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ
فَلَا يَزَالُ يَدْعُو اللّٰهَ فَيَقُولُ لَعَلَّكَ إِنْ أَعْطَيْتُكَ
أَنْ تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ
غَيْرَهُ فَيَصْرِفُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ ثُمَّ يَقُولُ بَعْدَ
ذٰلِكَ يَا رَبِّ قَرِّبْنِي إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ
أَلَيْسَ قَدْ زَعَمْتَ أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ، وَيْلَكَ
ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ، فَلَا يَزَالُ يَدْعُو فَيَقُولُ
لَعَلِّي إِنْ أَعْطَيْتُكَ ذٰلِكَ تَسْأَلُنِي غَيْرَهُ فَيَقُولُ
لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ، فَيُعْطِي اللّٰهَ مِنْ
عُهُودٍ وَمَوَاثِيقَ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهُ فَيُقَرِّبُهُ إِلَى
بَابِ الْجَنَّةِ، فَإِذَا رَأَى مَا فِيهَا سَكَتَ مَا شَاءَ
اللّٰهُ أَنْ يَسْكُتَ، ثُمَّ يَقُولُ رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ
ثُمَّ يَقُولُ أَوَلَيْسَ قَدْ زَعَمْتَ أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ،
وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ، فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَا
تَجْعَلْنِي أَشْقَى خَلْقِكَ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو حَتَّى
يَضْحَكَ، فَإِذَا ضَحِكَ مِنْهُ أَذِنَ لَهُ بِالدُّخُولِ فِيهَا
فَإِذَا دَخَلَ فِيهَا قِيلَ تَمَنَّ مِنْ كَذَا فَيَتَمَنَّى، ثُمَّ
يُقَالُ لَهُ تَمَنَّ مِنْ كَذَا فَيَتَمَنَّى حَتَّى تَنْقَطِعَ بِهِ
الْأَمَانِيُّ فَيَقُولُ لَهُ هٰذَا لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ، قَالَ
أَبُو هُرَيْرَةَ وَذٰلِكَ الرَّجُلُ آخِرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا
قَالَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ جَالِسٌ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ
لَا يُغَيِّرُ عَلَيْهِ شَيْئًا مِنْ حَدِيثِهِ حَتَّى انْتَهَى
إِلَى قَوْلِهِ هٰذَا لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ

حصہ جلا ہوا [illegible] حکم دیا جائے گا کہ انہیں نکالیں [illegible] سجدہ کے
نشانات سے پہچانیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جہنم پر حرام [illegible]
سجدہ کے نشانات [illegible] نکالے جائیں گے [illegible]
[illegible] پھر ان پر پانی ڈالا جائے گا جس کو ماء الحیات کہتے ہیں۔
پھر یہ پانی سے [illegible] جیسے سیلاب کے [illegible]
ایک شخص [illegible] اے رب! [illegible]
[illegible]
وہ بار بار [illegible]
[illegible] سوال کرے؟ وہ عرض کرے گا [illegible] تیری
عزت کی قسم [illegible]
[illegible] پھر اس کے بعد عرض کرے گا، اے رب!
مجھے جنت کے قریب کر دے [illegible]
[illegible]
[illegible] وہ بار بار دعا کرتا رہے گا [illegible]
[illegible]
[illegible] تیری عزت کی قسم [illegible]
[illegible]
[illegible]
جنت کے قریب کر دے گا۔ جب وہ دیکھے گا کہ جنت میں کیا ہے تو
[illegible] جتنی دیر اللہ تعالیٰ چاہے گا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هٰذَا لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ حَفِظْتُ مِثْلَهُ مَعَهُ .

بَابُ ۵۵ فِي الْحَوْضِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ، وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اصْبِرُوا حَتّٰى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ .

۱۳۹۰۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ، وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَلَيُرْفَعَنَّ رِجَالٌ مِنْكُمْ ثُمَّ لَيُخْتَلَجُنَّ دُونِي فَأَقُولُ يَا رَبِّ أَصْحَابِي فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ . تَابَعَهُ عَاصِمٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ . وَقَالَ حُصَيْنٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۱۳۹۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَامَكُمْ حَوْضٌ كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَأَذْرُحَ .

۱۳۹۲۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ وَعَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ الْكَوْثَرُ الْخَيْرُ الْكَثِيرُ الَّذِي أَعْطَاهُ اللّٰهُ إِيَّاهُ . قَالَ أَبُو بِشْرٍ قُلْتُ لِسَعِيدٍ إِنَّ أُنَاسًا يَزْعُمُونَ أَنَّهُ نَهَرٌ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيدٌ النَّهَرُ

ساتھ ہوگا۔ عطاء کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ کے پاس حضرت ابو سعید خدری بھی تشریف فرما تھے۔ انہوں نے حضرت کی بات میں کوئی ترمیم نہیں کی یہاں تک کہ جب یہ الفاظ کہے: یہ تیرے لیے ہے اور اس جیسا، تو حضرت ابو سعید نے کہا: اس جیسے دس اور۔

حوض کوثر کا بیان۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بے شک ہم نے تمہیں کوثر عطا کیا۔ حضرت عبداللہ بن زید سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صبر کرو یہاں تک کہ مجھ سے حوض پر ملو۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابو وائل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں حوض کوثر پر تمہارا پیش خیمہ ہوں گا۔ تم میں سے کچھ آدمی مجھے دکھائے جائیں گے اور پھر وہ مجھ سے جدا کر دیے جائیں گے۔ میں عرض کروں گا کہ اے رب! یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ فرمایا جائے گا کہ تم نہیں جانتے کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا کیا نئی باتیں نکالیں۔ اسی طرح عاصم نے ابو وائل سے روایت کی ہے۔ حصین نے ابو وائل، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسے روایت کیا ہے۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے سامنے حوض کوثر ہوگا، اتنے فاصلے پر جتنا جرباء اور اذرح کے درمیان ہے۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ کوثر سے مراد بہت زیادہ بھلائی ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضور کو عطا فرمائی ہے۔ ابو بشر کا بیان ہے کہ میں نے سعید بن جبیر سے کہا کہ بعض لوگوں کا تو یہ خیال ہے کہ وہ جنت میں ایک نہر ہے۔ حضرت سعید نے فرمایا کہ جنت کی وہ نہر بھی اسی بھلائی کا ایک حصہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے

الَّذِي فِي الْجَنَّةِ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِي أَعْطَاهُ اللَّهُ إِيَّاهُ ‎۔

نے آپ کو عطا فرمائی ہے۔

♦ ♦ ♦

۱۴۹۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْضِي مَسِيرَةُ شَهْرٍ مَاؤُهُ أَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ وَرِيحُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَكِيزَانُهُ كَنُجُومِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا فَلَا يَظْمَأُ أَبَدًا ‎۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا حوض ایک مہینہ کی مسافت کے برابر ہے۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، اس کی خوشبو مشک سے زیادہ خوشبودار اور اس کے کوزے آسمان کے ستاروں کی طرح ہیں۔ جو اس میں سے پی لے گا تو اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔

۱۴۹۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ قَدْرَ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ أَيْلَةَ وَصَنْعَاءَ مِنَ الْيَمَنِ وَإِنَّ فِيهِ مِنَ الْأَبَارِيقِ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ ‎۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے حوض کی لمبائی اتنی ہے جتنی دوری ایلہ اور صنعاء کی یمن سے ہے۔ اس میں اتنے آبخورے ہیں جتنے آسمان کے تارے۔

♦ ♦ ♦

ف: گزشتہ حدیث اور اس حدیث کے اندر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتایا کہ حوض کوثر کے کوزوں کی تعداد اتنی ہے جتنے آسمان میں ستارے ہیں۔ اسی بخاری شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ساری زندگی کی نیکیوں کا شمار آسمان کے ستاروں کے برابر بتایا۔ معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معلوم تھا کہ آسمان میں کتنے تارے ہیں، حوض کوثر کے کتنے کوزے ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ساری عمر کی نیکیوں کا شمار کیا ہے۔ اسی لیے تو بتایا کہ یہ تعداد برابر ہیں۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ — پروردگار عالم نے اپنے محبوب کو آنکھیں ہی ایسی عطا فرمائی تھیں کہ ان کی شان ہے مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی کے مصداق ... ہو سکتا جبکہ ... کائنات ہی پوشیدہ نہ رہ سکا۔ نگاہ مصطفیٰ کے بارے میں اہل حق کا ہمیشہ سے یہی عقیدہ رہا ہے۔

سرمگیں آنکھیں حریم حق کے وہ مشکیں غزال
ہے فضائے لامکاں تک جن کا رمنا نور کا

۱۴۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أَسِيرُ فِي الْجَنَّةِ إِذَا أَنَا بِنَهَرٍ حَافَتَاهُ قِبَابُ الدُّرِّ الْمُجَوَّفِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ قتادہ سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب میں جنت کی سیر کر رہا تھا تو ایک نہر پر پہنچا جس کے دونوں جانب کھوکھلے موتیوں کے گنبد بنے ہوئے تھے۔

قُلْتُ مَا هٰذَا يَا جِبْرِيلُ قَالَ هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي أَعْطَاكَ رَبُّكَ فَإِذَا طِينُهُ أَوْ طِيبُهُ مِسْكٌ أَذْفَرُ شَكَّ هُدْبَةُ۔

۱۳۹۶۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِي الْحَوْضَ حَتّٰى عَرَفْتُهُمْ اخْتُلِجُوا دُونِي فَأَقُولُ أُصَيْحَابِي فَيَقُولُ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ۔

۱۳۹۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ مَرَّ عَلَيَّ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُونِي ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ قَالَ أَبُو حَازِمٍ فَسَمِعَنِي النُّعْمَانُ بْنُ أَبِي عَيَّاشٍ فَقَالَ هٰكَذَا سَمِعْتَ مِنْ سَهْلٍ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ لَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَزِيدُ فِيهَا فَأَقُولُ إِنَّهُمْ مِنِّي فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَيَّرَ بَعْدِي۔ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سُحْقًا بُعْدًا يُقَالُ سَحِيقٌ بَعِيدٌ سَحَقَهُ وَأَسْحَقَهُ أَبْعَدَهُ۔ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبِ بْنِ سَعِيدٍ الْحَبَطِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَرِدُ عَلَيَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَهْطٌ مِنْ أَصْحَابِي فَيُحَلَّئُونَ عَنِ الْحَوْضِ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أَصْحَابِي فَيَقُولُ إِنَّكَ لَا عِلْمَ لَكَ بِمَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ إِنَّهُمُ ارْتَدُّوا عَلَى أَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرٰى۔

میں نے کہا اے جبرئیل! یہ کیا ہے؟ جواب دیا یہ وہ کوثر ہے جو آپ کے رب نے آپ کو عطا فرمایا ہے۔ اس کی مٹی یا خوشبو اس میں بہ روایت ہدبہ شک سے تیز مشک کی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حوض کوثر پر میرے سامنے میری امت کے کچھ لوگ لائے جائیں گے، یہاں تک کہ میں ان کو پہچان لوں گا۔ پس انہیں میرے سامنے سے دور کر دیا جائے گا۔ میں عرض کروں گا کہ یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ پس کہا جائے گا آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے بعد انہوں نے کیا باتیں ایجاد کر لیں۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں حوض کوثر پر تمہارا پیش خیمہ ہوں گا۔ جو میرے پاس سے گزرے گا پیئے گا اور جو پیئے گا اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔ میرے سامنے سے کچھ ایسے لوگ گزریں گے جنہیں میں پہچان لوں گا اور وہ مجھے پہچانیں گے۔ پھر میرے اور ان کے درمیان پردہ حائل کر دیا جائے گا۔ ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت نعمان بن ابو عیاش نے مجھے سن کر فرمایا کیا تم نے خود یہ
نیز حضرت سہل سے سنا ہے! میں نے کہا، ہاں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے انہیں یہ بھی زیادہ کرتے ہوئے سنا کہ آپ فرمائیں گے۔ یہ تو میرے ہیں۔ تو کہا جائے گا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا نئی باتیں نکالی تھیں۔ پس میں کہوں گا۔ دور ہو، دور ہو۔ ابن عباس کا قول ہے کہ سحقاً سے مراد ہے بعداً۔ سحق، اسحق یعنی دور کیا۔ سعید بن مسیب سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے دن میرے پاس سے میرے ساتھیوں کی ایک جماعت گزرے گی۔ پس وہ حوض کوثر سے دور کر دیئے جائیں گے۔ میں کہوں گا کہ اے رب! یہ میرے ساتھی۔ فرمایا جائے گا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا نیا دین نکالا۔ یہ اپنے الٹے پیروں پھر کر مرتد ہو گئے ہیں۔

۱۴۹۸ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَرِدُ عَلَى الْحَوْضِ رِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِي فَيُحَلَّئُونَ عَنْهُ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أَصْحَابِي فَيَقُولُ إِنَّكَ لَا عِلْمَ لَكَ بِمَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ إِنَّهُمُ ارْتَدُّوا عَلَى أَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرَى وَقَالَ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُجْلَوْنَ وَقَالَ عُقَيْلٌ فَيُحَلَّئُونَ وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

سعید بن مسیب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اوپر کوثر پر میرے ساتھیوں میں سے کچھ لوگ میرے پاس سے گزریں گے پھر وہ وہاں سے ہٹا دیئے جائیں گے۔ میں عرض کروں گا اے رب! میرے ساتھی۔ فرمایا جائے گا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا طریقہ اختیار کیا۔ یہ الٹے پاؤں پھر کر مرتد ہو گئے تھے — شعیب، زہری، حضرت ابوہریرہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس روایت میں فیجلون ہے بجائے عقیل کی روایت میں فیحلؤن سے — اس کو زبیدی، زہری، محمد بن علی، عبید اللہ بن ابو رافع، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

۱۴۹۹ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا قَائِمٌ إِذَا زُمْرَةٌ حَتَّى إِذَا عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَيْنِي وَبَيْنِهِمْ فَقَالَ هَلُمَّ فَقُلْتُ أَيْنَ قَالَ إِلَى النَّارِ وَاللّٰهِ قُلْتُ وَمَا شَأْنُهُمْ قَالَ إِنَّهُمُ ارْتَدُّوا بَعْدَكَ عَلَى أَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرَى ثُمَّ إِذَا زُمْرَةٌ حَتَّى إِذَا عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَيْنِي وَبَيْنِهِمْ فَقَالَ هَلُمَّ قُلْتُ أَيْنَ قَالَ إِلَى النَّارِ وَاللّٰهِ قُلْتُ مَا شَأْنُهُمْ قَالَ إِنَّهُمُ ارْتَدُّوا بَعْدَكَ عَلَى أَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرَى فَلَا أُرَاهُ يَخْلُصُ مِنْهُمْ إِلَّا مِثْلُ هَمَلِ النَّعَمِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں کھڑا ہوا تھا کہ ایک جماعت نظر آئی۔ یہاں تک کہ جب میں نے انہیں پہچان لیا تو میرے اور ان کے درمیان ایک آدمی نکلا۔ اور ان سے کہا کہ چلو۔ میں نے کہا کدھر؟ اس نے کہا کہ خدا کی قسم، جہنم کی طرف۔ میں نے کہا کہ کس وجہ سے؟ وہ کہنے لگا کہ یہ آپ کے بعد پیٹھ پھیر کر مرتد ہو گئے تھے۔ پھر ایک جماعت نظر آئے گی۔ یہاں تک کہ جب میں انہیں پہچان لوں گا تو میرے اور ان کے درمیان ایک آدمی نکلے گا۔ چنانچہ وہ کہے گا کہ چلو۔ میں کہوں گا کدھر؟ وہ کہے گا کہ خدا کی قسم، جہنم کی طرف۔ میں کہوں گا کس وجہ سے؟ وہ کہے گا کہ یہ آپ کے بعد پیٹھ پھیر کر مرتد ہو گئے تھے۔ میرے خیال میں بغیر چرواہے کے اونٹوں کی طرح ان میں سے بہت کم نجات پائیں گے۔

۱۵۰۰ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِي

حفص بن عاصم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ اور میرا منبر میرے حوض کوثر پر ہے۔

عَلَى حَوْضِي ۔

١٥٠١۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبًا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ ۔

١٥٠٢۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ، وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ، وَإِنِّي وَاللهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ، وَإِنِّي أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ، وَإِنِّي وَاللهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا ۔

١٥٠٣۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّهُ سَمِعَ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الْحَوْضَ فَقَالَ: كَمَا بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَصَنْعَاءَ. وَزَادَ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ حَارِثَةَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ: حَوْضُهُ مَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِينَةِ، فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَوْرِدُ: أَلَمْ تَسْمَعْهُ قَالَ الْأَوَانِي؟ قَالَ: لَا. قَالَ الْمُسْتَوْرِدُ: تُرَى فِيهِ الْآنِيَةُ مِثْلَ الْكَوَاكِبِ ۔

١٥٠٤۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي عَلَى الْحَوْضِ حَتَّى

حضرت جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں حوض کوثر پر تمہارا پیش خیمہ ہوں گا۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے اور آپ نے شہدائے احد پر اسی طرح نماز پڑھی جیسے میت پر پڑھی جاتی ہے۔ پھر واپس آکر منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا ہے میں تمہارا پیش رو ہوں اور خدا کی قسم، میں اپنے حوض کو اب بھی دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا فرمائی گئی ہیں یا زمین کی کنجیاں اور بے شک خدا کی قسم، مجھے اپنے بعد تمہارے مشرک ہونے کا کوئی ڈر نہیں بلکہ مجھے ڈر ہے تو تمہارے دنیا میں پھنسنے کا ڈر ہے۔

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حوض کوثر کا ذکر کرتے ہوئے سنا، فرمایا کہ جتنا فاصلہ مدینہ منورہ اور صنعاء کے درمیان ہے۔ ابن ابی عدی کی روایت میں اتنا زیادہ ہے جو انہوں نے شعبہ، معبد بن خالد، حضرت حارثہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا۔ ان کا بیان ہے کہ حضور کا حوض صنعاء اور مدینہ منورہ کے درمیانی فاصلے جتنا ہے۔ مستورد نے ان سے کہا کہ کیا آپ نے اوانی کا قول نہیں سنا؟ انہوں نے نفی میں جواب دیا تو مستورد نے کہا۔ اس کے برتن ستاروں جیسے ہیں۔

ابن ابی ملیکہ نے حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں حوض کوثر پر ہوں گا۔ یہاں تک کہ میں دیکھوں گا کہ تم میں سے کون میرے پاس آتا ہے اور کچھ لوگوں کو میرے سامنے

أَنْظُرُ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ مِنْكُمْ، وَسَيُؤْخَذُ نَاسٌ دُونِي فَأَقُولُ يَا رَبِّ مِنِّي وَمِنْ أُمَّتِي، فَيُقَالُ هَلْ شَعَرْتَ مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ؟ وَاللَّهِ مَا بَرِحُوا يَرْجِعُونَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ فَكَانَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ أَنْ نَرْجِعَ عَلَى أَعْقَابِنَا أَوْ نُفْتَنَ عَنْ دِينِنَا. أَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُونَ، تَرْجِعُونَ عَلَى الْعَقِبِ.

باب ٨٦٠ كِتَابُ الْقَدَرِ

١٥٠٥ ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَنْبَأَنِي سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ قَالَ: إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ عَلَقَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ مَلَكًا فَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعٍ بِرِزْقِهِ وَأَجَلِهِ وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ فَوَاللَّهِ إِنَّ أَحَدَكُمْ أَوِ الرَّجُلَ يَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا غَيْرُ بَاعٍ أَوْ ذِرَاعٍ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا غَيْرُ ذِرَاعٍ أَوْ ذِرَاعَيْنِ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا. قَالَ آدَمُ إِلَّا ذِرَاعٌ.

١٥٠٦ ـ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَكَّلَ اللَّهُ بِالرَّحِمِ مَلَكًا فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ نُطْفَةٌ أَيْ رَبِّ عَلَقَةٌ أَيْ رَبِّ مُضْغَةٌ فَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَقْضِيَ خَلْقَهَا قَالَ أَيْ رَبِّ ذَكَرٌ أَمْ أُنْثَى أَشَقِيٌّ أَمْ سَعِيدٌ فَمَا الرِّزْقُ فَمَا الْأَجَلُ فَيُكْتَبُ كَذَلِكَ

گرفتار کیا جائے گا۔ میں عرض کروں گا، اے رب! یہ مجھ سے اور میرے امتی ہیں۔ فرمایا جائے گا کیا تمہیں معلوم ہے کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا کیا۔ خدا کی قسم، یہ تو اپنی ایڑیوں کے بل پھرتے رہے ہیں ۔۔ ابن ابی ملیکہ دعا کیا کرتے: اے اللہ! ہم اس سے تیری پناہ چاہتے ہیں کہ الٹے پاؤں پھر جائیں اور اپنے دین کے معاملے میں فتنے میں پڑیں۔ اعقابکم تنکصون پیچھے کی طرف پھرنا۔

تقدیر کے بارے میں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو صادق و مصدوق ہیں، فرمایا: تم میں سے ہر ایک چالیس دن تک اس کی ماں کے پیٹ میں جمع کیا جاتا ہے، پھر اتنے ہی دن خون کی پھٹکی کی شکل میں، پھر گوشت کے لوتھڑے کی صورت میں اسی طرح۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو بھیجتا ہے اور اسے چار باتوں کا حکم دے کر بھیجا جاتا ہے کہ اس کا رزق، اس کی عمر اور بدبخت ہے یا نیک بخت لکھ دے۔ پس خدا کی قسم، تم میں سے کوئی آدمی جہنمیوں جیسے کام کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جہنم کے درمیان ایک ہاتھ یا ایک گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس پر نوشتہ غالب آتا ہے اور وہ اہل جنت کے عمل کرکے اس میں داخل ہو جاتا ہے اور کوئی آدمی جنتیوں جیسے عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس پر نوشتہ غالب آتا ہے اور وہ جہنمیوں کے عمل کرکے اس میں داخل ہو جاتا ہے۔ آدم راوی کا قول ہے کہ صرف ایک گز کا فاصلہ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے عورت کے رحم پر ایک فرشتہ مقرر فرما رکھا ہے جو عرض کرتا ہے کہ اے رب! یہ نطفہ ہے، یہ خون کی پھٹکی ہے، یہ گوشت کا لوتھڑا ہے۔ پس جب اللہ تعالیٰ اسے پیدا کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو عرض کرتا ہے۔ اے رب! یہ مرد ہے یا عورت؟ بدبخت ہے یا نیک بخت؟ اس کا رزق کتنا ہے؟ اس کی عمر کتنی ہے؟ پس

فِي بَطْنِ أُمِّهِ:

بتانے کے مطابق اس کی والدہ کے پیٹ میں لکھ دیتا ہوں

ف: یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۱۳۰۲ میں بھی موجود ہے ۔۔۔ جب ماں کے پیٹ میں بچہ چار ماہ کا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو اس کام پر مقرر کرتا ہے جو اس بچہ کی چار چیزیں لکھ جاتا ہے جو یہ ہیں ۔ (۱) نیک ہے یا بد (۲) جنتی ہے یا جہنمی (۳) اس کا رزق (۴) اس کی عمر ۔۔۔ ظاہر ہے کہ یہ چار باتیں غیب کی ہیں جو ہر بچے کے بارے میں ان کے متعلق فرشتے کو اللہ تعالیٰ بتا دیتا ہے اور جب تک انسانوں کی پیدائش جاری ہے گی اللہ تعالیٰ ان فرشتوں کو بتاتا رہے گا اس حدیث سے صاف طور پر معلوم ہوا کہ جو لوگ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ غیب کا علم اللہ تعالیٰ کسی کو عطا نہیں فرماتا وہ غلط کہتے ہیں۔ بات دراصل یہ ہے کہ اللہ والوں کی شان سے ان لوگوں کو ایک قسم کی چڑ ہو گئی ہے فضائل خصوصاً سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل و کمالات کوئی مسلمان ان کے سامنے بیان کرنے لگے تو ان پر جیسے یہ بات اتنی ناگوار گزرتی ہے کہ جیسا کہ مشرک جو نہ کا فقرہ قرآن کے مطلع کی طرح مستعمل ہیں۔ ان کی عنایت زیادہ یا تاسف اور سانحہ جیسی بے تکی کے کلاب سے زیادہ ہوتا ہے اگر کوئی اندر کا علم ہو تو اس سے جہنم کا سرٹیفیکیٹ بھی مرحمت فرما دیتا ہے۔ حالانکہ وہ بھی ان میں اقرار کر جانے کہ اللہ جب عام فرشتوں تک کو بھی ایسا علم غیب مرحمت فرما دیتا ہے تو اس ہستی کے علم کا اندازہ بھلا کون کر سکتا ہے جو تمام اولین و آخرین کے علوم کا جامع ہے۔ ان کے ساتھ ایک کمالات کا انکار ہی تو حق پر ایمان لانا کہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بدمذہبان اسلام کو بھی ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین۔

بَابٌ ۸۶۱ جَفَّ الْقَلَمُ عَلَى عِلْمِ اللهِ وَأَضَلَّهُ اللهُ عَلَى عِلْمٍ. وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا أَنْتَ لَاقٍ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَهَا سَابِقُونَ: سَبَقَتْ لَهُمُ السَّعَادَةُ.

علم الٰہی کے مطابق قلم خشک ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور اللہ نے اسے علم کے باوجود گمراہ کر دیا (سورۃ الجاثیہ، آیت ۲۳)۔ حضرت ابوہریرہ کا بیان ہے کہ مجھ سے نبی کریم نے فرمایا: جو تم پر گزرنے والا ہے اس پر قلم خشک ہو گیا۔ ابن عباس کا قول ہے کہ لَهَا سَابِقُونَ سے مراد ہے کہ نیک بختی ان پر غالب آگئی۔

۱۵۰۷ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ الرِّشْكُ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ يُحَدِّثُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ أَيُعْرَفُ أَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَلِمَ يَعْمَلُ الْعَامِلُونَ؟ قَالَ: كُلٌّ يَعْمَلُ لِمَا خُلِقَ لَهُ أَوْ لِمَا يُسِّرَ لَهُ.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ ایک آدمی عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! کیا جنتیوں کو جہنمیوں سے پہچان لیا جاتا ہے؟ فرمایا کہ ہاں۔ عرض کی تو پھر عمل کرنے والے کس لیے عمل کریں؟ فرمایا کہ ہر ایک وہی عمل کرتا ہے جس کے لیے پیدا فرمایا گیا ہے یا جو راہ اس کے لیے آسان کر دی گئی ہے۔

بَابٌ ۸۶۲ اللهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ.

اللہ تعالیٰ ہر ایک کے اعمال کو خوب جانتا ہے۔

۱۵۰۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ: اللهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ.

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی اولاد کے بارے میں پوچھا گیا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے جو عمل کرنے والے تھے۔

١٥٠٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ۔

عطاء بن یزید سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی اولاد کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ جو عمل کرتے ہیں ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔

١٥١٠ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ كَمَا تُنْتِجُونَ الْبَهِيمَةَ هَلْ تَجِدُونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ حَتَّى تَكُونُوا أَنْتُمْ تَجْدَعُونَهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَرَأَيْتَ مَنْ يَمُوتُ وَهُوَ صَغِيرٌ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی بچہ نہیں مگر وہ فطرت یعنی اسلام پر پیدا ہوتا ہے۔ اس کے والدین اسے یہودی اور نصرانی وغیرہ بنا لیتے ہیں۔ جیسے چوپائے کو جنا دیتے ہیں تو کیا ان میں سے کوئی کٹا ہوا ہے یہاں تک کہ تم خود ان کے کان کاٹ دو۔ لوگ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! جو بچپن ہی میں مر جائیں ان کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟ فرمایا وہ جو عمل کرنے والے تھے اللہ تعالیٰ ہی بہتر جاننے والا ہے۔

بَابُ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ قَدَرًا مَقْدُورًا

اللہ کا حکم ایک مقررہ اندازے پر ہے۔

١٥١١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا وَلْتَنْكِحْ فَإِنَّ لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا۔

اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے تاکہ اس کی پلیٹ اپنے لیے خالی کر لے۔ بلکہ خود نکاح کرے کیونکہ اسے وہی ملے گا جو اس کے لیے مقدر فرمایا گیا ہے۔

١٥١٢ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَسُولُ إِحْدَى بَنَاتِهِ وَعِنْدَهُ سَعْدٌ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَمُعَاذٌ أَنَّ ابْنَهَا يَجُودُ بِنَفْسِهِ فَبَعَثَ إِلَيْهَا لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَلِلَّهِ مَا أَعْطَى كُلٌّ بِأَجَلٍ فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا جبکہ آپ کی ایک صاحبزادی کا بھیجا ہوا آدمی حاضر خدمت ہوا۔ اس وقت آپ کے پاس حضرت سعد بن عبادہ، حضرت ابی بن کعب اور حضرت معاذ بن جبل بھی تھے۔ صاحبزادی کا صاحبزادہ جاں بلب تھا۔ آپ نے ان کے لیے کہلا بھیجا کہ اللہ کا ہے جو لے لے اور اللہ کا ہے جو عطا فرمائے۔ ہر ایک کا وقت مقرر ہے لہٰذا صبر کرو اور ثواب کا امیدوار رہنا چاہیے۔

١٥١٣ - حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَيْرِيزٍ الْجُمَحِيُّ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ أَخْبَرَهُ

عبد اللہ بن محیریز جمحی کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک انصاری نے حاضر ہو کر عرض کی

أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا نُصِيبُ سَبْيًا وَنُحِبُّ الْمَالَ كَيْفَ تَرَى فِي الْعَزْلِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَإِنَّكُمْ تَفْعَلُونَ ذٰلِكَ لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا فَإِنَّهُ لَيْسَتْ نَسَمَةٌ كَتَبَ اللهُ أَنْ تَخْرُجَ إِلَّا هِيَ كَائِنَةٌ۔

۱۵۱۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَقَدْ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً مَا تَرَكَ فِيهَا شَيْئًا إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا ذَكَرَهُ عَلِمَهُ مَنْ عَلِمَهُ وَجَهِلَهُ مَنْ جَهِلَهُ، إِنْ كُنْتُ لَأَرَى الشَّيْءَ قَدْ نَسِيتُ فَأَعْرِفُ مَا يَعْرِفُ الرَّجُلُ إِذَا غَابَ عَنْهُ فَرَآهُ فَعَرَفَهُ۔

۱۵۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عُودٌ يَنْكُتُ فِي الْأَرْضِ فَقَالَ: مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا قَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ أَوْ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَلَا نَتَّكِلُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ لَا، اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ ثُمَّ قَرَأَ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى الْآيَةَ۔

باب ۸۷۲ الْعَمَلُ بِالْخَوَاتِيمِ

۱۵۱۶۔ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: شَهِدْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ مَعَهُ يَدَّعِي الْإِسْلَامَ: هٰذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَلَمَّا حَضَرَ

گزر جاتا۔ ہمیں لونڈیاں ہاتھ آتی ہیں (جن کے ذریعے) ہم مال بھی چاہتے ہیں، عزل کے بارے میں کیا ارشاد ہے! چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم ایسا نہ کرو تو تم پر کچھ نہیں اور اگر ایسا کرو تب بھی کوئی جان ایسی نہیں جس کا نکلنا علم میں ہے اور اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے تو وہ ضرور پیدا ہو کر رہے گی۔

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ بے شک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں ایک ایسا خطبہ دیا کہ اس میں بیان کرنے سے قیامت تک کی کوئی چیز نہیں چھوڑی۔ جان گیا جو جان گیا اور بھول گیا جو بھول گیا۔ جب میں کسی چیز کو دیکھتا ہوں جسے بھول گیا تھا تو اسے جان جاتا ہوں جیسے کوئی شخص جو گم ہو جائے لیکن دیکھنے پر وہ پہچان لیا جاتا ہے۔

ابو عبدالرحمٰن سلمی کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور حضور کے دست مبارک میں ایک لکڑی تھی جس کے ساتھ زمین کرید رہے تھے۔ فرمایا: تم میں سے کوئی ایسا نہیں مگر اس کا ٹھکانا جہنم یا جنت میں لکھ دیا گیا ہے۔ کسی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا ہم اسی پر بھروسہ نہ کر لیں؟ فرمایا: نہیں، عمل کرو کیونکہ ہر ایک کے لیے آسانی پیدا کر دی جاتی ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔ "تو وہ جس نے دیا اور پرہیزگاری کی" (سورۃ واللیل، آیت ۵ تا ۱۰)

اعمال کا دارومدار خاتمے پر ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ خیبر گئے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں میں سے ایک کے بارے میں فرمایا جو مدعی اسلام تھا کہ یہ جہنمی ہے۔ جب میدان کارزار گرم ہوا تو اس آدمی نے خوب بڑھ چڑھ کر لڑائی کی لیکن سخت زخمی ہوا، اگرچہ ثابت قدم رہا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک شخص آگے بڑھ کر

الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ مِنْ اَشَدِّ الْقِتَالِ وَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ فَاَثْبَتَتْهُ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ ٩ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ الَّذِي تَحَدَّثْتَ اَنَّهُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ قَدْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مِنْ اَشَدِّ الْقِتَالِ فَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّهُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ، فَكَادَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ يَرْتَابُ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلَى ذٰلِكَ اِذْ وَجَدَ الرَّجُلُ اَلَمَ الْجِرَاحِ فَاَهْوٰى بِيَدِهِ اِلَى كِنَانَتِهِ فَانْتَزَعَ مِنْهَا سَهْمًا فَانْتَحَرَ بِهَا، فَاشْتَدَّ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَدَّقَ اللّٰهُ حَدِيثَكَ، قَدِ انْتَحَرَ فُلَانٌ فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ قُمْ فَاَذِّنْ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا مُؤْمِنٌ، وَاِنَّ اللّٰهَ لَيُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ۔

چلا گیا اور عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! ذرا ملاحظہ فرمائیے جس کے بارے میں ارشاد ہوا تھا کہ وہ جہنمی ہے وہ تو راہ خدا میں کیسی بے جگری سے لڑ رہا ہے اور کیا شدید زخمی ہو گیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جہنمی ہے۔ بعض لوگ شک میں پڑ گئے۔ جب اُس شخص نے زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے ترکش سے ایک تیر کھینچا اور اسے سینے پر مار کر کام تمام کر لیا۔ پس کئی مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھاگے اور عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کا ارشاد سچا کر دکھایا۔ فلاں نے تیر مار کر خود کشی کر لی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بلال! کھڑے ہو کر اعلان کر دو کہ جنت میں نہیں داخل ہوگا مگر مومن اور بے شک اللہ تعالیٰ بدکار آدمی کے ذریعے بھی اس دین کی مدد فرماتا ہے

١٥١٧۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنِي اَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَعْظَمِ الْمُسْلِمِينَ غَنَاءً عَنِ الْمُسْلِمِينَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَنْظُرَ اِلَى الرَّجُلِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ اِلَى هٰذَا، فَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَهُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ مِنْ اَشَدِّ النَّاسِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ حَتّٰى جُرِحَ فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَجَعَلَ ذُبَابَةَ سَيْفِهِ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ حَتّٰى خَرَجَ مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْهِ، فَاَقْبَلَ الرَّجُلُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْرِعًا فَقَالَ: اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ، فَقَالَ وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ قُلْتَ لِفُلَانٍ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَنْظُرَ اِلَى رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ مسلمانوں کے بہت بڑے جوانمردوں میں سے ایک آدمی کسی جہاد میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد کر رہا تھا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سامنے دیکھ کر فرمایا۔ جو کسی جہنمی شخص کو دیکھنا چاہے تو وہ اس آدمی کو دیکھے۔ چنانچہ مسلمانوں میں سے ایک آدمی اس کے پیچھے ہو لیا جبکہ وہ اسی طرح مشرکوں کے ساتھ جان توڑ کر لڑ رہا تھا۔ یہاں تک کہ وہ زخمی ہو گیا تو اس نے جلد ہی مرنا چاہا۔ چنانچہ تلوار کی نوک اس نے اپنے سینے کے درمیان رکھی یہاں تک کہ اس کے کندھوں سے پار نکل گئی۔ پیچھے والا آدمی جلدی سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ فرمایا بات کیا ہوئی؟ عرض گزار ہوا کہ آپ نے فلاں کے بارے میں فرمایا تھا کہ جو کسی جہنمی کو دیکھنا چاہے تو اسے دیکھے اور وہ مسلمانوں کی طرف سے

النار فلينظر إليه وكان من أعظم المسلمين غناء عن المسلمين فعرفت أنه لا يموت على ذلك، فلما جرح استعجل الموت فقتل نفسه فقال النبي صلى الله عليه وسلم عند ذلك إن العبد ليعمل عمل أهل النار وإنه من أهل الجنة ويعمل عمل أهل الجنة وإنه من أهل النار وإنما الأعمال بالخواتيم۔

جان توڑ کر لڑ رہا تھا۔ یہ سمجھتا تھا کہ وہ اس حالت میں نہیں مرے گا لیکن جب وہ زخمی ہو گیا تو مرنے میں جلدی کی اور خودکشی کر لی۔ اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی آدمی جہنمیوں جیسے عمل کرتا رہتا ہے لیکن ہوتا وہ جنتی ہے اور کوئی ایسا ہوتا ہے کہ اہل جنت جیسے عمل کرتا رہتا ہے لیکن ہوتا وہ جہنمی ہے اور اعمال کا دارومدار خاتمے پر ہے۔

ف: اسی واقعہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبانی گزشتہ حدیث میں بھی بیان ہو چکا ہے۔ باوجود اس کے کہ اس کے مسلمان ہونے میں کسی صحابی کو شک بھی نہیں تھا اور وہ کافروں کے ساتھ لڑنے میں دلیری سے لڑ رہا تھا۔ اسی لیے بعض صحابۂ کرام نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے اس کی بہادری کی تعریف کی تھی اس کے باوجود حضور نے غیب سے اس کے متعلق فرمایا کہ وہ جہنمی ہے۔ اس پر صحابہ کرام کو حیرت ہو رہی تھی۔

اسی بخاری شریف میں یہ بھی کسی جگہ آیا ہے کہ وہ شخص منافق تھا۔ حضرات صحابہ کرام کو اس کے نفاق کا پتہ نہیں تھا۔ جب اس نے خودکشی کر لی تو مسلمانوں میں سے ایک شخص دوڑ کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ "میں گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً آپ اللہ کے رسول ہیں" ____ یہاں اس بات پر غور کرنا چاہئے کہ اس گواہی کو اس شخص کے جہنمی ہونے کی خبر سے کیا تعلق ہے؟ ____ تعلق یہ ہے کہ یہ بات کسی کے ذہن میں آیا ہو یا نہ آیا ہو لیکن حضرات صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا یہ عقیدہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جانتے ہیں کہ کون منافق ہے اور کون مخلص۔ نیز آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ کس کے من میں ایمان کھل رہا ہے اور کس کے دل میں نفاق نے ڈیرہ ڈال رکھا ہے ____ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خبر کے مطابق واقعہ ہوا تو اس کی خودکشی کے منظر کو دیکھنے والا صحابی بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر گواہی دیتا ہے کہ یا رسول اللہ! یقیناً آپ اللہ کے رسول ہیں۔

معلوم ہوا کہ پیدرپے مطلع علم غیب اور رسول کی آنکھیں وہ چیزیں دیکھ لیتی ہیں جنہیں عام لوگ نہیں دیکھ سکتے۔ اور ان کی نگاہوں کا عالم اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق میں سب سے بلند و بالا اور افضل و اعلیٰ ہے جس کو حضرت امام الاولیاء نے فرمایا کہ جن نگاہوں نے ماورائے کائنات کو دیکھ لیا ان سے کائنات کی کونسی چیز چھپ سکتی ہے!

باب ۸۲۶ إلقاء النذر العبد إلى القدر

بندہ نذر کو تقدیر کے حوالے کر دے

۱۵۱۸۔ حدثنا أبو نعيم حدثنا سفيان عن منصور عن عبد الله بن مرة عن ابن عمر رضي الله عنهما قال نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن النذر وقال إنه لا يرد شيئا وإنما يستخرج به من البخيل۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نذر سے منع فرمایا ہے۔ فرمایا کہ یہ تقدیر کو ذرا بھی رد نہیں کرتی، ہاں اس کے ذریعے بخیل کا مال نکل جاتا ہے۔

۱۵۱۹۔ حدثنا بشر بن محمد أخبرنا عبد الله

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

أخبرنا معمر عن همام بن منبه عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: لا يأتي ابن آدم النذر بشيء لم يكن قد قدرته ولكن يلقيه القدر وقد قدرته له أستخرج به من البخيل۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابن آدم کے لیے نذر کوئی ایسی چیز نہیں لاتی جو اس کے لیے مقدر نہ فرمائی گئی ہو لیکن تقدیر اس کے لیے اس چیز کو لے آتی ہے جو اس کے لیے مقدر ہوئی ہے۔ ہاں اس کے سبب بخیل کا مال نکل جاتا ہے۔

باب لا حول ولا قوة إلا بالله

گناہ سے بچنے اور عبادت کرنے کی توفیق اللہ کی طرف سے ہے۔

١٥٢٠۔ حدثني محمد بن مقاتل أبو الحسن أخبرنا عبد الله أخبرنا خالد الحذاء عن أبي عثمان النهدي عن أبي موسى قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في غزاة فجعلنا لا نصعد شرفا ولا نعلو شرفا ولا نهبط في واد إلا رفعنا أصواتنا بالتكبير قال فدنا منا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا أيها الناس اربعوا على أنفسكم فإنكم لا تدعون أصم ولا غائبا إنما تدعون سميعا بصيرا، ثم قال يا عبد الله بن قيس ألا أعلمك كلمة هي من كنوز الجنة لا حول ولا قوة إلا بالله۔

ابو عثمان نہدی کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک غزوہ میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ لہٰذا جب ہم کسی اونچی جگہ پر چڑھتے یا کسی وادی میں اترتے تو بلند آواز سے تکبیر کہتے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے قریب ہوئے اور فرمایا۔ اے لوگو! اپنی جانوں پر نرمی کرو، تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکارتے بلکہ اسے پکارتے ہو جو سب کچھ سنتا اور دیکھتا ہے۔ پھر فرمایا۔ اے عبد اللہ بن قیس، کیا میں تمہیں ایسا کلمہ نہ بتاؤں جو جنت کے خزانوں میں سے ہے اور وہ ہے۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔
(نہیں ہے طاقت اور قوت مگر اللہ تعالیٰ کے ساتھ)

باب المعصوم من عصم الله

بچا ہوا وہ ہے جس کو اللہ بچالے۔

عاصم مانع۔ قال مجاهد: سدا عن الحق، يترددون في الضلالة، دساها أغواها۔

عاصم سے مراد روکنے والا۔ مجاہد کا قول ہے کہ سدًا یعنی حق سے، گمراہی میں بھٹکتے پھرنا۔ دسّٰہا اس کو گمراہ کیا۔

١٥٢١۔ حدثنا عبدان أخبرنا عبد الله أخبرنا يونس عن الزهري قال حدثني أبو سلمة عن أبي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ما استخلف خليفة إلا له بطانتان، بطانة تأمره بالخير وتحضه عليه، وبطانة تأمره بالشر وتحضه عليه، والمعصوم من عصم الله۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی کو خلیفہ نہیں بنایا جاتا مگر اس کے دو باطنی مشیر ہوتے ہیں۔ ایک اسے بھلائی کا حکم دیتا اور اس کی جانب رغبت دلاتا ہے۔ دوسرا اسے برائی کا حکم دیتا اور اسی کی جانب راغب کرتا ہے لیکن بچا ہوا وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ بچالے۔

باب وحرام على قرية أهلكناها أنهم لا يرجعون، أنه لن يؤمن من قومك

خدا کے فیصلے کو کوئی نہیں بدل سکتا۔ اور حرام ہے اس بستی پر جسے ہم نے ہلاک کر دیا کہ پھر لوٹ کر آئیں (سورۃ الانبیاء)

إِلَّا مَنْ قَدْ آمَنَ. وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا. وَقَالَ مَنْصُورُ بْنُ النُّعْمَانِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ. وَحِرْمٌ بِالْحَبَشِيَّةِ. وَجَبَ.

١٥٢٢- حَدَّثَنِي مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِمَّا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنَا أَدْرَكَ ذَلِكَ لَا مَحَالَةَ فَزِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ وَزِنَا اللِّسَانِ الْمَنْطِقُ، وَالنَّفْسُ تَمَنَّى وَتَشْتَهِي وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذَلِكَ وَيُكَذِّبُهُ. وَقَالَ شَبَابَةُ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ٨٦ وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ.

١٥٢٣- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ. قَالَ: هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ أُرِيَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ. قَالَ: وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ فِي الْقُرْآنِ. قَالَ: هِيَ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ.

باب تَحَاجَّ آدَمُ وَمُوسَى عِنْدَ اللهِ.

١٥٢٤- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى فَقَالَ لَهُ مُوسَى: يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُونَا خَيَّبْتَنَا وَأَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ. قَالَ لَهُ آدَمُ: يَا مُوسَى اصْطَفَاكَ اللهُ بِكَلَامِهِ وَخَطَّ لَكَ

آیت ۱۰۹) — اور تمہاری قوم سے مسلمان نہیں ہوں گے مگر جتنے ایمان لا چکے (سورۂ ہود، آیت ۳۶) — ان کے اولاد نہ ہوگی مگر بدکار اور بڑی ناشکر (سورۂ نوح، آیت ۲۷) — منصور بن نعمان؟

طاؤس کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے کسی چیز کو لمم (صغیرہ گناہوں) سے مشابہت رکھنے والا اس روایت سے زیادہ نہیں دیکھا جو حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ابن آدم کا حصہ لکھ دیا ہے جس کو وہ ضرور پالیتا ہے۔ چنانچہ آنکھ کا زنا دیکھنا ہے، زبان کا زنا بات کرنا ہے، نفس تمنا اور آرزو کرتا ہے اور شرمگاہ ان کی تصدیق یا تکذیب کر دیتی ہے — اسی طرح شبابہ، ورقاء، ابن طاؤس، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

جو خواب تمہیں دکھایا وہ لوگوں کی آزمائش کے لیے تھا۔

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آیت: — اور ہم نے نہ کیا وہ دکھاوا جو تمہیں دکھایا تھا مگر لوگوں کی آزمائش کو (سورۂ بنی اسرائیل، آیت ۶۰) کے بارے میں فرمایا کہ یہ آنکھ سے دیکھنا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شبِ معراج بیت المقدس تک دکھایا گیا۔ نیز فرمایا کہ قرآن میں جو شجرۃ الزقوم آیا ہے اس سے تھوہر کا درخت مراد ہے۔

بارگاہِ خداوندی میں آدم و موسیٰ کی بحث

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت آدم اور حضرت موسیٰ کی بحث ہوئی۔ چنانچہ حضرت موسیٰ نے حضرت آدم سے کہا کہ آپ ہمارے باپ ہیں مگر آپ نے ہمیں خراب کیا اور جنت سے نکالا۔ حضرت آدم نے کہا۔ اے موسیٰ! اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے کلام کے لیے چن لیا اور یہ تمہارے

عَلَيْهِ أَتَلُومُنِي عَلَى أَمْرٍ قَدَّرَهُ اللَّهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ
يَخْلُقَنِي بِأَرْبَعِينَ سَنَةً، فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى، فَحَجَّ
آدَمُ مُوسَى ثَلَاثًا. قَالَ سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ
عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

یہ کام پہلے سے قدرت سے لکھا ہوا؟ آپ مجھے اس بات پر
ملامت کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے میری پیدائش سے بھی
چالیس سال پہلے مقرر فرما دی تھی۔ پس آدم علیہ السلام نے
تین مرتبہ کہا اور اس بحث میں موسیٰ علیہ السلام پر غالب آگئے۔ سفیان،
ابو الزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

بَابٌ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَى اللَّهُ

اللہ دے تو کوئی روکنے والا نہیں۔

۱۵۲۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ
حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ
بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ اكْتُبْ
إِلَيَّ مَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
خَلْفَ الصَّلَاةِ، فَأَمْلَى عَلَيَّ الْمُغِيرَةُ قَالَ سَمِعْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَلْفَ الصَّلَاةِ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ
لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ
مِنْكَ الْجَدُّ. وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدَةُ أَنَّ
وَرَّادًا أَخْبَرَهُ بِهَذَا ثُمَّ وَفَدْتُ بَعْدُ إِلَى مُعَاوِيَةَ
فَسَمِعْتُهُ يَأْمُرُ النَّاسَ بِذَلِكَ الْقَوْلِ.

وراد مولیٰ مغیرہ بن شعبہ کا بیان ہے کہ حضرت معاویہ نے
حضرت مغیرہ کے لیے لکھا کہ مجھے وہ چیز لکھ کر بھیجیے جو آپ نے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے بعد پڑھتے ہوئے سنا ہو۔ چنانچہ حضرت
مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے تحریر لکھوائی۔ انھوں نے فرمایا کہ میں
نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے بعد پڑھتے ہوئے سنا۔ نہیں
کوئی معبود مگر اللہ۔ وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ اے اللہ!
جو تو عطا فرمائے اس کو کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روک لے اس کا کوئی
دینے والا نہیں اور دولت مند کو دولت تیرے مقابلے میں کام نہیں
آسکتی۔ ابن جریج، عبدہ، وراد سے ایسا ہی بتایا۔ پھر میں
حضرت معاویہ کی خدمت میں گیا تو میں نے سنا کہ وہ لوگوں کو
اس کے پڑھنے کا حکم فرماتے۔

بَابُ مَنْ تَعَوَّذَ بِاللَّهِ مِنْ دَرَكِ الشَّقَاءِ وَسُوءِ الْقَضَاءِ، وَقَوْلِهِ تَعَالَى قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

بدبختی اور بری تقدیر سے پناہ مانگنا۔

ارشاد ربانی ہے: ۔ کہو میں آسمان کے رب کی پناہ پکڑتا ہوں
مخلوق کی برائی سے (سورۂ فلق)

۱۵۲۶ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ
جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ وَسُوءِ الْقَضَاءِ
وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ.

ابو صالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
مصیبت کی سختی، بدبختی کے آنے، بری تقدیر
اور دشمنوں کے طعن سے اللہ کی پناہ مانگا کرو۔

بَابُ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ

اللہ آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہوتا۔

۱۵۲۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَثِيرًا مِمَّا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

سالم نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یوں
قسم کھایا کرتے: ۔ قسم ہے دلوں کو پھیرنے والے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلِفُ لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوبِ .

١٥٢٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ وَبِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِابْنِ صَيَّادٍ . خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا قَالَ الدُّخُّ قَالَ اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ قَالَ عُمَرُ ائْذَنْ لِي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ قَالَ دَعْهُ إِنْ يَكُنْ هُوَ فَلَا تُطِيقُهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ .

بَابٌ قُلْ لَنْ يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا قَضَى . قَالَ مُجَاهِدٌ : بِفَاتِنِينَ بِمُضِلِّينَ إِلَّا مَنْ كَتَبَ اللَّهُ أَنَّهُ يَصْلَى الْجَحِيمَ قَدَّرَ فَهَدَى . قَدَّرَ الشَّقَاءَ وَالسَّعَادَةَ ، وَهَدَى الْأَنْعَامَ لِمَرَاتِعِهَا .

١٥٢٩ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُونِ فَقَالَ كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللَّهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ فَجَعَلَهُ اللَّهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَكُونُ فِي بَلَدٍ يَكُونُ فِيهِ وَيَمْكُثُ فِيهِ لَا يَخْرُجُ مِنَ الْبَلَدِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ شَهِيدٍ .

بَابٌ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ ، لَوْ أَنَّ اللَّهَ هَدَانِي لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِينَ .

١٥٣٠ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ هُوَ ابْنُ حَازِمٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ

کی۔

سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صیاد سے فرمایا۔ "میں تیرے جانچنے کے لیے ایک بات دل میں چھپاتا ہوں"۔ اس نے کہا۔ الدخ فرمایا۔ بھاگ جا۔ تو اپنے مقام سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔ حضرت عمر فاروق گویا ہوئے۔ مجھے اجازت دیجئے کہ اس کی گردن اڑا دوں۔ فرمایا اگر جانے دو۔ اگر یہ وہ (دجال) ہے تو تم اس پر قابو نہیں پا سکتے اور اگر یہ وہ نہیں ہے تو اس کے قتل میں تمہارے لیے بھلائی نہیں ہے۔

وہی تکلیف پہنچتی ہے جو اللہ نے لکھ دی۔

قَضٰی بمعنی لکھ دیا۔ مجاہد کا قول ہے۔ بفاتنین گمراہ کرنے والے۔ مگر جس کے حق میں اللہ نے لکھ دیا کہ وہ جہنم میں جائے گا۔ قَدَّرَ فَہَدٰی بدبختی اور نیک بختی مقدر فرمائی۔ اور جانوروں کو چراگاہ تک پہنچایا۔

یحییٰ بن یعمر کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا۔ یہ عذاب ہے جس کو اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا ہے بھیج دیتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسے مسلمانوں کے لیے رحمت بنا دیا ہے کہ کوئی مسلمان بندہ ایسا نہیں جو اس شہر میں ہو جس میں طاعون پھیلے تو اسی میں ٹھہرا رہے اور اس سے نہ نکلے اور صبر کرتا اور اجر کی امید رکھتا ہوا اور یہ جانتے ہوئے کہ وہی مصیبت پہنچتی ہے جو اللہ نے لکھ دی ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ لکھ دیتا ہے کہ اس کے لیے شہید کے برابر اجر ہے۔

خدا ہدایت نہ دیتا تو ہم راہ نہ پاتے۔

اگر اللہ تعالیٰ مجھے ہدایت دیتا تو میں پرہیزگاروں سے ہوتا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ خندق کے روز میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ہمارے

قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ يَنْقُلُ مَعَنَا التُّرَابَ وَهُوَ يَقُولُ: وَاللهِ لَوْلَا اللهُ مَا اهْتَدَيْنَا. وَلَا صُمْنَا وَلَا صَلَّيْنَا. فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا وَالْمُشْرِكُونَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا. إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا

ساتھ مٹی اٹھا رہے تھے اور یوں فرما رہے تھے:۔

ہدایت گر نہ فرماتا ہمیں پروردگار

کیسے پڑھتے تھے ہم بندے بے طاقت گر

اب ہم پہ رحم فرما اپنی رحمت کا نزول

ہوں مقابل دشمن کے قدم ہوں استوار

ہر کمینگی سے بد خواہوں کی ہم ہیں باخبر

کفر سے نفرت اور فتنہ سے سدا ہی انتشار

كِتَابُ الْأَيْمَانِ وَالنُّذُورِ

قسموں اور منتوں کا بیان

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُمُ الْأَيْمَانَ فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِينَ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعِمُونَ أَهْلِيكُمْ أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ أَيْمَانِكُمْ إِذَا حَلَفْتُمْ وَاحْفَظُوا أَيْمَانَكُمْ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ.

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا۔

لغو قسموں پر مؤاخذہ نہیں۔ ارشاد باری ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں نہیں پکڑتا تمہاری غلط فہمی کی قسموں پر۔ ہاں ان قسموں پر گرفت فرماتا جنہیں تم نے مضبوط کیا۔ تو ایسی قسموں کا بدلہ دس مسکینوں کو کھانا دینا ہے اپنے گھر والوں کو جو کھلاتے ہو اس کے اوسط میں سے یا انہیں کپڑے دینا یا ایک بردہ آزاد کرنا۔ تو جو ان میں سے کچھ نہ پائے تو تین دن کے روزے۔ یہ بدلہ ہے تمہاری قسموں کا جب تم قسم کھاؤ اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ تم سے اپنی آیتیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں تم احسان مانو۔ (سورۂ مائدہ، آیت ۸۹)

١٥٣١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَمْ يَكُنْ يَحْنَثُ فِي يَمِينٍ قَطُّ حَتَّى أَنْزَلَ اللهُ كَفَّارَةَ الْيَمِينِ، وَقَالَ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتُ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہرگز اپنی کوئی قسم نہیں توڑی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے قسم کے کفارے کی آیت نازل فرمائی۔ وہ فرماتے ہیں جب میں کسی بات پر قسم کھا لیتا ہوں لیکن بھلائی اس کے علاوہ دوسری صورت میں دیکھتا ہوں تو بھلائی والے پہلو کو اختیار کر کے قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں۔

١٥٣٢۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَةَ لَا تَسْأَلِ

حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عبدالرحمن بن سمرہ! امارت طلب نہ کرنا۔ اگر تمہاری طلب پر یہ تمہیں دے دی گئی تو تمہیں اس کے سپرد کر دیا جائے گا اور اگر تمہیں بغیر

الإمارة فإنك إن أعطيتها عن مسألة وكلت إليها وإن أعطيتها من غير مسألة أعنت عليها وإذا حلفت على يمين فرأيت غيرها خيرا منها فكفر عن يمينك وأت الذي هو خير۔

طلب کے دی گئی تو اس پر تمہاری مدد کی جائے گی اور جب تم کسی بات پر قسم کھاؤ پھر بھلائی اس کے غیر میں دیکھو تو اپنی قسم کا کفارہ دے دو اور بھلائی کو اختیار کر لیا۔

١٥٢٣۔ حدثنا أبو النعمان حدثنا حماد ابن زيد عن غيلان بن جرير عن أبي بردة عن أبيه قال أتيت النبي صلى الله عليه وسلم في رهط من الأشعريين أستحمله فقال والله لا أحملكم وما عندي ما أحملكم عليه قال ثم لبثنا ما شاء الله أن نلبث ثم أتي بثلاث ذود غر الذرى فحملنا عليها فلما انطلقنا قلنا أو قال بعضنا والله لا يبارك لنا أتينا النبي صلى الله عليه وسلم نستحمله فحلف أن لا يحملنا ثم حملنا فارجعوا بنا إلى النبي صلى الله عليه وسلم فنذكره فأتيناه فقال ما أنا حملتكم بل الله حملكم وإني والله إن شاء الله لا أحلف على يمين فأرى غيرها خيرا منها إلا كفرت عن يميني وأتيت الذي هو خير أو أتيت الذي هو خير وكفرت عن يميني۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اشعریوں کی ایک جماعت کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سواریاں مانگنے کے لیے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا چنانچہ آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم، میں تمہیں کوئی سواری نہیں دوں گا میرے پاس سواری کے لیے کوئی جانور ہے ہی نہیں۔ ان کا بیان ہے کہ جتنی دیر اللہ تعالیٰ نے چاہا ہم آپ کے حضور ٹھہرے، پھر آپ کی خدمت میں تین خوبصورت اونٹ پیش کیے گئے تو آپ نے ہمیں ان پر سوار کر دیا۔ جب ہم چلے گئے تو ہم میں سے کسی نے کہا کہ خدا کی قسم، ہمیں برکت نہیں ہوگی کیونکہ جب ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سواریاں مانگنے کے لیے حاضر ہوئے تھے تو آپ نے ہمیں سواریاں نہ دینے کی قسم کھائی تھی لیکن پھر ہمیں سواریاں عطا فرما دیں۔ لہذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واپس چلو اور یہ بات آپ سے گوش گزار کرو۔ چنانچہ ہم حاضر بارگاہ ہوئے تو آپ نے فرمایا۔ تمہیں میں نے سوار نہیں کیا بلکہ اللہ نے سوار کیا ہے اور خدا کی قسم ان شاء اللہ میں نے قسم نہیں کھائی مگر جب بھلائی اس کے غیر میں دیکھتا ہوں تو؟

١٥٢٤۔ حدثني إسحاق بن إبراهيم أخبرنا عبد الرزاق أخبرنا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا أبو هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال نحن الآخرون السابقون يوم القيامة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم والله لأن يلج أحدكم بيمينه في أهله آثم له عند الله من أن يعطي كفارته التي افترض الله عليه۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہم ہی سب سے آخر میں ہیں اور قیامت کے روز ہم سب سے پہلے ہوں گے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھر والوں کے معاملات میں تمہارا اپنی قسموں پر اڑے رہنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک گناہ ہے، اس کی نسبت کہ جو اللہ تعالیٰ نے کفارہ مقرر فرمایا ہے، وہ ادا کر دو۔

١٥٣٥ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَلَجَّ فِي أَهْلِهِ بِيَمِينٍ فَهُوَ أَعْظَمُ إِثْمًا لِيَبَرَّ يَعْنِي الْكَفَّارَةَ۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَايْمُ اللهِ

١٥٣٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا فَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِي إِمْرَتِهِ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمْرَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمْرَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ وَايْمُ اللهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمَارَةِ وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنَّ هَذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ۔

بَابُ كَيْفَ كَانَتْ يَمِينُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَقَالَ سَعْدٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ وَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاهَا اللهِ إِذًا۔ يُقَالُ وَاللهِ وَبِاللهِ وَتَاللهِ۔

١٥٣٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ يَمِينُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوبِ۔

١٥٣٨ - حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

عکرمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اپنے گھر والوں کے معاملے میں قسم پر اڑا رہے وہ بہت بڑا گنہگار ہے۔ چاہیے تو یہ تھا کہ کفارہ دے کر الگ ہو جاتا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایم اللہ فرمانا۔

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا جس کا سپہ سالار حضرت اسامہ بن زید کو مقرر فرمایا۔ بعض حضرات نے ان کی امارت پر نکتہ چینی کی۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ اگر تم نے ان کی امارت پر طعن کیا ہے تو اس سے پہلے ان کے والد ماجد کی امارت پر بھی طعن کیا تھا۔ خدا کی قسم وہ امارت کے لیے بہت موزوں تھا اور وہ ان لوگوں میں سے تھا جو مجھے سب سے پیارے ہیں اور اس کے بعد یہ (حضرت اسامہ) ان لوگوں میں سے ہے جو مجھے سب سے عزیز ہیں۔

حضور کس طرح قسم کھاتے تھے۔

حضرت سعد سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ ابو قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے واللہ، باللہ، تاللہ کی جگہ لاھا اللہ کہا۔

سالم کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قسم یہ ہوتی تھی۔ دلوں کے پھیرنے والے کی قسم۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب قیصر ہلاک ہو گیا تو اس کے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ، فَإِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُنْفِقُنَّ كُنُوزَهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا اور جب کسریٰ ہلاک ہو گیا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہ ہوگا اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، تم ضرور ان کے خزانوں کو راہ خدا میں خرچ کرو گے۔

۱۵۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ، وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَتُنْفِقُنَّ كُنُوزَهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کسریٰ ہلاک ہو گیا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا اور جب قیصر ہلاک ہو گیا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا اور قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے تم ضرور ان کے خزانوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے۔

ف: اس حدیث اور سابقہ حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو بشارت سنائی ہے کہ جب یہ کسریٰ (شاہ ایران) ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا اور جب یہ قیصر ہلاک ہوگا تو اس کے بعد کوئی اور قیصر (شاہ روم) نہیں ہوگا۔۔۔ کیا بات ہے نگاہ مصطفےٰ کی! (سبحان اللہ)

گویا ماضی اور مستقبل کے حالات و واقعات بھی آپ کے سامنے رہتے بلکہ موجود ہوتے اور آپ ایسے دیکھتے تھے جیسے کوئی حال میں واقع ہونے والے واقعے کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہو۔ ان کا شان ہے: مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی۔ کے مصداق دل کی آنکھوں سے دیکھ کر آپ نے یہ بھی بتا دیا تھا کہ تم مسلمان لوگ ان کے خزانوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے۔ یعنی آپ کی نگاہیں دیکھ رہی تھیں کہ ایک وہ وقت بھی آنے والا ہے کہ دنیا میں اس وقت سپر پاور کہلانے والی دونوں حکومتیں ختم ہو جائیں گی۔ تمہاری طاقت کے مقابلے میں جب ان کی طاقت کمزور ہو جائے گی کہ ان کے مقبوضات پر قابض ہو جاؤ گے۔ یہ ملک بھی مسلمانوں کے زیر نگیں آجائیں گے اور ان دونوں حکمرانوں کے خزانوں کو اٹھا کر راہ خدا میں خرچ کیا جائے گا اور اس وقت تمام اسلام کے طلب گار نہیں ہوں گے کہ لوٹ کر عیش کریں بلکہ اسے راہ خدا میں خرچ کر کے اپنے پروردگار کی رضا حاصل کرو گے۔ (سبحان اللہ)

۱۵۴۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللَّهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے امت محمد! اگر تم جانتے جو میں جانتا ہوں تو ضرور تم بہت زیادہ روتے اور ضرور تم بہت کم ہنستے۔

۱۵۴۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ هِشَامٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ:

ابو عقیل زہرہ بن معبد نے اپنے جد امجد حضرت عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آپ نے حضرت عمر بن خطاب کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! مجھے آپ ہر چیز سے زیادہ محبوب

يَا رَسُولَ اللَّهِ لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا مِنْ نَفْسِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ فَإِنَّهُ الْآنَ وَاللَّهِ لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآنَ يَا عُمَرُ ؕ

بھی بڑھ کر اپنی جان کے۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بات نہیں بنے گی، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے جب تک میں تمہیں اپنی جان سے بھی محبوب نہ ہو جاؤں۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ خدا کی قسم اب آپ مجھے اپنی جان سے بھی پیارے ہیں۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عمر! بات اب بنی ہے۔

۱۵۲۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَقَالَ الْآخَرُ وَهُوَ أَفْقَهُهُمَا أَجَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَأْذَنْ لِي أَنْ أَتَكَلَّمَ، قَالَ تَكَلَّمْ، قَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا، قَالَ مَالِكٌ وَالْعَسِيفُ الْأَجِيرُ، زَنَى بِامْرَأَتِهِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَجَارِيَةٍ لِي ثُمَّ إِنِّي سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ مَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَإِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَأَتِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ أَمَّا غَنَمُكَ وَجَارِيَتُكَ فَرَدٌّ عَلَيْكَ وَجَلَدَ ابْنَهُ مِائَةً وَغَرَّبَهُ عَامًا وَأَمَرَ أُنَيْسٌ الْأَسْلَمِيُّ أَنْ يَأْتِيَ امْرَأَةَ الْآخَرِ فَإِنِ اعْتَرَفَتْ رَجَمَهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا ؕ

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود کا حضرت ابوہریرہ اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بتایا کہ دو آدمیوں کا جھگڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش ہوا۔ ایک نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمایئے۔ دوسرا اٹھ کھڑا ہوا، جو ان میں زیادہ سمجھدار تھا کہ ہاں یا رسول اللہ! ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمایئے اور مجھے عرض کرنے کی اجازت مرحمت ہو۔ فرمایا کہ بولو۔ عرض کی کہ میرا بیٹا اس کے ہاں مزدوری کرتا تھا۔ امام مالک کا قول ہے کہ العسیف سے مزدور مراد ہے۔ اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا۔ پھر مجھے بتایا گیا کہ میرے بیٹے کو سنگسار کیا جائے گا تو میں نے سو بکریاں اور ایک لونڈی فدیہ دے کر اسے چھڑا لیا۔ پھر میں نے اہل علم سے دریافت کیا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے کو سو کوڑے لگیں گے اور ایک سال کے لیے جلاوطن کیا جائے گا اور سنگسار کرنے کی سزا اس کی بیوی کے لیے ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں تمہارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق ہی فیصلہ کروں گا۔ بکریاں اور لونڈی تمہیں واپس ملیں گی اور اس کے بیٹے کو سو کوڑے لگائے اور ایک سال کے لیے جلاوطن کیا۔ اور حضرت انیس

۱۵۲۳۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بتاؤ تو سہی، اگر اسلم، غفار، مزینہ اور جہینہ کے قبائل کو تمیم، عامر بن صعصعہ، غطفان اور اسد کے قبائل سے بہتر سمجھا جائے

أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرًا مِنْ تَمِيمٍ وَعَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ وَغَطَفَانَ وَأَسَدٍ خَابُوا وَخَسِرُوا، قَالُوا نَعَمْ، فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُمْ خَيْرٌ مِنْهُمْ

۱۵۲۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ عَامِلًا فَجَاءَهُ الْعَامِلُ حِينَ فَرَغَ مِنْ عَمَلِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا لَكُمْ وَهَذَا أُهْدِيَ لِي، فَقَالَ لَهُ أَفَلَا قَعَدْتَ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأُمِّكَ فَنَظَرْتَ أَيُهْدَى لَكَ أَمْ لَا، ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةً بَعْدَ الصَّلَاةِ فَتَشَهَّدَ وَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ الْعَامِلِ نَسْتَعْمِلُهُ فَيَأْتِينَا فَيَقُولُ هَذَا مِنْ عَمَلِكُمْ وَهَذَا أُهْدِيَ لِي أَفَلَا قَعَدَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ فَنَظَرَ هَلْ يُهْدَى لَهُ أَمْ لَا، فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَغُلُّ أَحَدُكُمْ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى عُنُقِهِ إِنْ كَانَ بَعِيرًا جَاءَ بِهِ لَهُ رُغَاءٌ وَإِنْ كَانَتْ بَقَرَةً جَاءَ بِهَا لَهَا خُوَارٌ وَإِنْ كَانَتْ شَاةً جَاءَ بِهَا تَيْعَرُ فَقَدْ بَلَّغْتُ. فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ ثُمَّ رَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ حَتَّى إِنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى عُفْرَةِ إِبْطَيْهِ. قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ وَقَدْ سَمِعَ ذَلِكَ مَعِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلُوهُ۔

۱۵۲۵۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ هُوَ ابْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ تَعْلَمُونَ

تو کیا یہ نامراد اور نقصان میں نہ رہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ ہاں۔ فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے بے شک یہ ان سے بہتر ہیں۔

عروہ کو حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو عامل بنا کر بھیجا۔ جب وہ اپنے کام سے فارغ ہو کر حاضر بارگاہ ہوا تو عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہ مال آپ کے لیے ہے اور یہ مجھے ہدیہ ملا ہے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے ماں باپ کے گھر کیوں نہ بیٹھے اور پھر دیکھتے کہ تمہیں کوئی ہدیہ دیتا ہے یا نہیں۔ چنانچہ نماز عشاء کے بعد آپ کھڑے ہوئے، ادائے شہادت کی اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی جو اس کی ذات کے لائق ہے۔ پھر فرمایا۔ اما بعد، عامل کا کیا حال ہے کہ ہم جسے عامل مقرر کرتے ہیں تو وہ ہمارے پاس آ کر کہتا ہے کہ یہ آپ کی تحصیل ہے اور یہ مجھے ہدیہ دیا گیا ہے۔ کیوں نہ وہ اپنے ماں باپ کے گھر بیٹھا رہا اور پھر دیکھتا کہ کوئی اسے ہدیہ دیتا ہے یا نہیں۔ پس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، تم میں سے کوئی اس کے اندر خیانت نہیں کرے گا مگر وہ قیامت کے روز اسے اپنی گردن پر اٹھا کر حاضر ہوگا۔ اگر اونٹ ہے تو بلبلاتا ہوا آئے گا، اگر گائے ہے تو ڈکراتی ہوئی آئے گی اور اگر بکری ہے تو ممیاتی ہوئی آئے گی۔ میں نے تم تک یہ بات پہنچا دی۔ ابو حمید کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست اقدس بلند فرمایا یہاں تک کہ ہم نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی۔ حضرت ابو حمید فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کو میرے ساتھ حضرت زید بن ثابت نے بھی سنا تھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے اگر تم جانتے جو میں جانتا ہوں تو روتے بہت زیادہ ہنستے اور روتے بہت

مَا أَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا.

١٥٢٦۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ هُمُ الْأَخْسَرُونَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ هُمُ الْأَخْسَرُونَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ قُلْتُ مَا شَأْنِي أَيُرَى فِيَّ شَيْءٌ؟ مَا شَأْنِي؟ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ فَمَا اسْتَطَعْتُ أَنْ أَسْكُتَ وَتَغَشَّانِي مَا شَاءَ اللَّهُ فَقُلْتُ مَنْ هُمْ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ الْأَكْثَرُونَ أَمْوَالًا إِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا.

١٥٢٧۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُلَيْمَانُ لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى تِسْعِينَ امْرَأَةً كُلُّهُنَّ تَأْتِي بِفَارِسٍ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَمْ يَقُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَطَافَ عَلَيْهِنَّ جَمِيعًا فَلَمْ يَحْمِلْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ جَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ وَايْمُ الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فُرْسَانًا أَجْمَعُونَ.

١٥٢٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ أُهْدِيَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرَقَةٌ مِنْ حَرِيرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَتَدَاوَلُونَهَا بَيْنَهُمْ وَيَعْجَبُونَ مِنْ حُسْنِهَا وَلِينِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَعْجَبُونَ مِنْهَا؟ قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَمَنَادِيلُ سَعْدٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْهَا. لَمْ يَقُلْ شُعْبَةُ وَإِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ.

کم ہنستے۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں حضور کی خدمت میں اس وقت پہنچا جبکہ کعبہ کے سائے میں آپ فرما رہے تھے۔ رب کعبہ کی قسم! وہ خسارے میں ہیں۔ رب کعبہ کی قسم! وہ خسارے میں ہیں۔ میں عرض گزار ہوا کہ میرا کیا حال ہے؟ کیا میرے اندر کوئی ایسی بات دیکھی گئی ہے؟ میرا کیا حال ہے؟ چنانچہ میں آپ کے پاس بیٹھ گیا، آپ فرماتے رہے اور میں آپ کو خاموش نہ کرا سکا۔ میں سب کچھ جو خدا نے چاہا اس وقت تک جھیلتا رہا، پھر عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا کہ وہ زیادہ مال والے ہیں مگر جو ایسے ایسے ایسے خرچ کریں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت سلیمان نے کہا کہ آج رات میں اپنی نوے بیویوں میں سے ہر ایک کے پاس جاؤں گا اور ہر ایک شہسوار جنے گی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا۔ ان کے ایک ساتھی نے کہا کہ اگر اللہ نے چاہا لیکن انہوں نے ان شاء اللہ نہ کہا۔ چنانچہ وہ سب بیویوں کے پاس گئے لیکن ان میں سے ایک کے سوا کسی کو حمل نہ ہوا اور اس نے بھی آدھا بچہ جنا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، اگر وہ ان شاء اللہ کہتے تو ان کے شہسوار بچے پیدا ہو کر سب راہ خدا میں جہاد کرتے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ریشم کا ایک ٹکڑا تحفہ کے طور پر پیش کیا گیا۔ لوگ اسے یکے بعد دیگرے دیکھ رہے تھے اور اس کی خوبصورتی اور نزاکت پر حیران تھے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم اس پر حیران ہو؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ ہاں یا رسول اللہ! فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے بہتر ہیں ــــ شعبہ اور اسرائیل نے ابو اسحاق سے حدیث کے بیان میں والذی نفسی بیدہ نہیں کہا ہے۔

۱۵۴۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّ هِنْدَ بِنْتَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا كَانَ مِمَّا عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ أَخْبَاءٍ أَوْ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَذِلُّوا مِنْ أَهْلِ أَخْبَائِكَ أَوْ خِبَائِكَ شَكَّ يَحْيَى، ثُمَّ مَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ أَهْلُ أَخْبَاءٍ أَوْ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَعِزُّوا مِنْ أَهْلِ أَخْبَائِكَ أَوْ خِبَائِكَ. قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَأَيْضًا وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ. قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِسِّيكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ؟ قَالَ: لَا إِلَّا بِالْمَعْرُوفِ۔

۱۵۵۰۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضِيفٌ ظَهْرَهُ إِلَى قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ يَمَانٍ إِذْ قَالَ لِأَصْحَابِهِ: أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قَالُوا: بَلَى. قَالَ: أَفَلَمْ تَرْضَوْا أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قَالُوا: بَلَى. قَالَ: فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔

۱۵۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ يُرَدِّدُهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ وَكَأَنَّ الرَّجُلَ يَتَقَالُّهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:۔ حضرت ہند بنت عتبہ بن ربیعہ نے عرض کی:۔ یا رسول اللہ! پہلے مجھے آپ کے ساتھیوں کی ذلت سے زیادہ روئے زمین پر اور کسی کی ذلت محبوب نہ تھی۔ یحییٰ راوی کو شک ہے کہ یہاں اخبائک ہے یا خبائک، لیکن آج مجھے آپ کے ساتھیوں کی عزت سے زیادہ اور کسی کی عزت عزیز نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، ایسا ہی ہوگا۔ وہ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! بے شک ابوسفیان ایک کنجوس آدمی ہیں تو کیا ان کے مال سے بچوں کو کھلانے میں مجھ پر کوئی گناہ ہوگا؟ فرمایا کہ نہیں مگر دستور کے مطابق۔

عمرو بن میمون کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ اس اثنا میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمنی چمڑے کے ایک خیمے کے ساتھ پیٹھ لگا کر بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا:۔ کیا تم اس بات پر خوش ہو کہ اہل جنت کا چوتھائی حصہ تم ہو؟ انہوں نے عرض کی کہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ تم اس بات پر راضی ہو کہ اہل جنت کا تہائی حصہ تم ہو؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، بے شک مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کا نصف ہوگے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی نے دوسرے کو (نماز میں) بار بار سورۂ اخلاص پڑھتے ہوئے سنا۔ جب صبح ہوئی تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اس بات کا آپ سے ذکر کیا اور وہ آدمی اس عبادت کو قلیل شمار کرتا تھا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، بے شک یہ تہائی قرآن

إِنَّمَا تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ۔

۱۵۵۲۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَتِمُّوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِي إِذَا مَا رَكَعْتُمْ وَإِذَا مَا سَجَدْتُمْ۔

کے برابر ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: رکوع اور سجود پورے طور پر کیا کرو کیونکہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے بے شک میں تمہیں پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں جبکہ تم رکوع کرتے ہو یا سجدہ کرتے ہو۔

ف: پروردگار عالم کے محبوب نے قسم کھا کر فرمایا: إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِي۔ یعنی میں تمہیں پیٹھ پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔ ایک مسلمان کا تو یہی عقیدہ ہونا چاہیے کہ سید عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہر ارشاد کو بغیر چون و چرا تسلیم کرے اور جان و دل سے کہے صَدَقْتَ يَا رَسُولَ اللهِ یا رسول اللہ آپ نے سچ فرمایا۔

بات اگر صرف ایسے عقیدہ مسلمان تک محدود رہنے والی ہوتی تو آپ کو قسم کے ساتھ اسے مؤکد کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ بات دراصل یہ ہے کہ نگاہ مصطفیٰ یہ دیکھ رہی تھی کہ دور آخر میں امت کا قیامت تک یہ ماحول رہے گا کہ وہ میرے کہلاتے ہوئے اور میرے امتی ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے میرے فضائل و کمالات کو ماننے پر ہرگز آمادہ نہیں ہوں گے، لہٰذا ان پر حجت تمام کرنے کی غرض سے اس ارشاد کو اللہ کے محبوب، دو عالم کے محبوب نے قسم کے ذریعے مؤکد فرما دیا۔

بات دراصل یہ ہے کہ دیکھنا کام روح کا ہے جو پروردگار عالم نے آنکھ کی پتلی کے اندر رکھا ہوا ہے۔ اس نور کے ذریعے دیکھنے والے کہاں سے کہاں تک دیکھتے رہتے ہیں۔ اسی سے اندازہ لگا لینا چاہیے کہ جو ہستی سراپا نور بلکہ جان نور تھی اس کے دیکھنے کا عالم کیا ہوگا؟ — ان کے لیے آگے پیچھے دائیں بائیں اور اوپر نیچے دیکھنے میں برابر کا وصف پایا جاتا تھا۔ انہیں تو جو کچھ ہونے والا اور ہو چکا ہے سب کچھ نظر آتے تھے، وہاں ان کے دلوں میں چھپی ہوئی خشوع و خضوع کی کیفیتیں بھی نظر آتی تھیں۔ دست قدرت نے وہ آئینہ بنایا ہی اتنا عالی منصب ہے کہ اس میں ہر شے کی اصلی اور حقیقی صورت نظر آتی ہے۔ اس لیے تو اہل ایمان کو اپنے آقا کی شان میں یہ بول تصدیق کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ یا رسول اللہ!

سرِ عرش پر ہے تری گزر، دلِ فرش پر ہے تری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں، وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

۱۵۵۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهَا أَوْلَادٌ لَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّكُمْ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ قَالَهَا ثَلَاثَ مِرَارٍ۔

ہشام بن زید نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انصار کی ایک عورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس کے بچے ساتھ تھے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، تم مجھے تمام لوگوں سے زیادہ پیارے ہو۔ آپ نے یہ تین مرتبہ فرمایا۔

باب۹۹۵ لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ

۱۵۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَسِيْرُ فِيْ رَكْبٍ يَحْلِفُ بِأَبِيْهِ فَقَالَ أَلَا إِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ أَوْ لِيَصْمُتْ ۔

۱۵۵۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ سَالِمٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا مُنْذُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكِرًا وَلَا آثِرًا. قَالَ مُجَاهِدٌ أَوْ أَثَارَةٍ مِّنْ عِلْمٍ يَأْثُرُ عِلْمًا. تَابَعَهُ عُقَيْلٌ وَالزُّبَيْدِيُّ وَإِسْحَاقُ الْكَلْبِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ. وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَمَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ ۔

۱۵۵۶۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ ۔

۱۵۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ وَالْقَاسِمِ التَّمِيْمِيِّ عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ هٰذَا الْحَيِّ مِنْ جَرْمٍ وَبَيْنَ الْأَشْعَرِيِّيْنَ وُدٌّ وَإِخَاءٌ فَكُنَّا عِنْدَ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ طَعَامٌ فِيْهِ لَحْمُ

آباؤ اجداد کی قسم نہ کھاؤ۔

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمر بن خطاب کے پاس پہنچے جبکہ وہ گھوڑے پر سوار ہو کر جا رہے تھے تو انہوں نے اپنے باپ کی قسم کھائی۔ آپ نے فرمایا کہ خبردار ہو جاؤ، بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں آباؤ اجداد کی قسم کھانے سے منع فرماتا ہے۔ جس نے قسم کھانی ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھائے ورنہ خاموش رہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آباؤ اجداد کی قسم کھانے سے منع فرماتا ہے۔ حضرت عمر کا بیان ہے کہ خدا کی قسم جب سے میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ سنا تو قصداً یا سہواً ایسی قسم نہیں کھائی — مجاہد کا قول ہے۔ أَوْ أَثَارَةٍ مِّنْ عِلْمٍ سے علمی بات نقل کرنا مراد ہے — اس طرح عقیل، زبیدی اور اسحاق کلبی نے زہری سے روایت کی ہے۔ ابن عیینہ اور معمر، زہری، سالم، حضرت ابن عمر کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر سے سنا۔

♦ ♦ ♦

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے آباؤ اجداد کی قسم نہ کھاؤ۔

♦ ♦ ♦

ابوقلابہ اور قاسم تیمی کا بیان ہے کہ زہدم نے فرمایا کہ ہمارے اس قبیلہ جرم اور اشعریوں کے درمیان دوستی اور اخوت تھی۔ پس ہم حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے۔ تو ان کے سامنے کھانا پیش کیا گیا جس میں مرغ کا گوشت بھی تھا اور ان کے پاس بنی تیم اللہ کا ایک سرخ رنگ آدمی بھی موجود تھا گویا وہ ان کے

دَجَاجٍ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمِ اللهِ أَحْمَرُ كَأَنَّهُ مِنَ الْمَوَالِي فَدَعَاهُ إِلَى الطَّعَامِ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهُ فَحَلَفْتُ أَنْ لَا آكُلَهُ. فَقَالَ هَلُمَّ فَلْأُحَدِّثْكَ عَنْ ذَاكَ إِنِّي أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ وَاللهِ لَا أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ فَأُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْبِ إِبِلٍ فَسَأَلَ عَنَّا فَقَالَ أَيْنَ النَّفَرُ الْأَشْعَرِيُّونَ فَأَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرَى فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قُلْنَا مَا صَنَعْنَا حَلَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْمِلُنَا وَمَا عِنْدَهُ مَا يَحْمِلُنَا ثُمَّ حَمَلَنَا تَغَفَّلْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينَهُ وَاللهِ لَا نُفْلِحُ أَبَدًا فَرَجَعْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا لَهُ إِنَّا أَتَيْنَاكَ لِتَحْمِلَنَا فَحَلَفْتَ أَنْ لَا تَحْمِلَنَا وَمَا عِنْدَكَ مَا تَحْمِلُنَا فَقَالَ إِنِّي لَسْتُ أَنَا حَمَلْتُكُمْ وَلَكِنَّ اللهَ حَمَلَكُمْ وَاللهِ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُهَا۔

آدمی (وہ غلاموں سے تھا) آئے تو انہیں بھی کھانے کے لیے بلایا۔ اس نے کہا کہ میں نے مرغیوں کو گندا کھاتے ہوئے دیکھا ہے اس کے بعد سے مجھ کو گھن آتی ہے اور میں نے قسم کھالی ہے کہ اسے نہیں کھاؤں گا۔ انہوں نے فرمایا آؤ میں اس بارے میں تمہارے سامنے حدیث بیان کرتا ہوں۔ میں اشعریوں کی ایک جماعت کے ساتھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سواری مانگنے کے لیے حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا اللہ کی قسم میں تمہیں سواری نہیں دوں گا اور میرے پاس سواری ہے بھی نہیں۔ پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں غنیمت کے اونٹ پیش ہوئے تو آپ نے ہمارے متعلق پوچھا اور فرمایا اشعریوں کا گروہ کہاں ہے؟ چنانچہ آپ نے ہمیں پانچ عمدہ اونٹ دینے کا حکم فرمایا۔ جب ہم روانہ ہونے لگے تو ہم نے کہا یہ ہم نے کیا کیا؟ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی تھی کہ ہمیں سواری نہیں دیں گے اور ان کے پاس سواری کے لیے کچھ تھا بھی نہیں پھر آپ نے ہمیں سواری دی۔ ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی قسم سے غافل رکھا۔ خدا کی قسم ہم کبھی فلاح نہیں پائیں گے۔ چنانچہ ہم آپ کی خدمت میں دوبارہ حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا ہم آپ کی خدمت میں آئے تھے کہ آپ ہمیں سواری دیں اور آپ نے قسم کھائی تھی کہ ہمیں سواری نہیں دیں گے اور آپ کے پاس سواری تھی بھی نہیں۔ آپ نے فرمایا میں نے تمہیں سواری نہیں دی بلکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں سواری دی ہے۔ خدا کی قسم میں کوئی قسم کھاتا ہوں ...

بَابٌ لَا يُحْلَفُ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى وَلَا بِالطَّوَاغِيتِ

لات و عزیٰ اور بتوں کی قسم نہ کھاؤ

١٥٥٨۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ أُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ۔

حمید بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے قسم کھائی اور اپنی قسم میں لات و عزیٰ کہہ تو اسے لا الٰہ الا اللہ کہہ دینا چاہیے اور جو اپنے ساتھی سے کہے کہ آؤ جوا کھیلیں تو اسے چاہیے کہ خیرات کرے۔

بَابٌ ٨٨١ مَنْ حَلَفَ عَلَى الشَّيْءِ

جو کسی چیز کی قسم کھائے حالانکہ قسم نہیں دی گئی۔

إِنْ لَمْ يَحْنَثْ.

١٥٥٩۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْطَنَعَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَكَانَ يَلْبَسُهُ فَيَجْعَلُ فَصَّهُ فِي بَاطِنِ كَفِّهِ فَصَنَعَ النَّاسُ، ثُمَّ إِنَّهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَنَزَعَهُ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ أَلْبَسُ هَذَا الْخَاتَمَ وَأَجْعَلُ فَصَّهُ مِنْ دَاخِلٍ فَرَمَى بِهِ ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا، فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ.

باب ٨٢٢ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ سِوَى مِلَّةِ الْإِسْلَامِ، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَلَمْ يَنْسُبْهُ إِلَى الْكُفْرِ.

١٥٦٠۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ مِلَّةِ الْإِسْلَامِ فَهُوَ كَمَا قَالَ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عُذِّبَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ، وَلَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ، وَمَنْ رَمَى مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ.

باب لَا يَقُولُ مَا شَاءَ اللَّهُ وَشِئْتَ، وَهَلْ يَقُولُ أَنَا بِاللَّهِ ثُمَّ بِكَ. وَقَالَ عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ ثَلَاثَةً فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ مَلَكًا فَأَتَى الْأَبْرَصَ فَقَالَ تَقَطَّعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فَلَا بَلَاغَ لِي إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ بِكَ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی تیار کروائی اور اسے پہنا کرتے تو نگینہ ہتھیلی کی جانب رکھتے تھے۔ چنانچہ لوگوں نے بھی ایسا ہی کیا۔ پھر آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور اسے اتار دیا۔ اس کے بعد فرمایا کہ میں یہ انگوٹھی پہنا کرتا اور اس کا نگینہ اندر کی جانب رکھا کرتا تھا۔ پھر اسے پھینک کر آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا۔ چنانچہ لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

جو اسلام کے سوا کسی اور دین کی قسم کھائے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لات و عزیٰ کی قسم کھا بیٹھے تو اسے چاہیے کہ لا الٰہ الا اللہ کہے اور اسے کافر نہیں کہا۔

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اسلام کے سوا کسی اور دین پر جھوٹی قسم کھائے تو وہ اپنے کہنے کے مطابق ہے۔ نیز فرمایا کہ جو شخص جس چیز کے ساتھ اپنے آپ کو قتل کرے گا اسے جہنم کی آگ میں اسی چیز کے ساتھ عذاب دیا جائے گا اور مومن پر لعنت کرنا اسے قتل کرنے کے برابر ہے اور جس نے صاحب ایمان پر کفر کی تہمت لگائی تو یہ بھی اسے قتل کرنے کے مانند ہے۔

جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں، یہ نہیں کہنا چاہیے۔

کیا یوں کہا جا سکتا ہے کہ مجھے اللہ کا آسرا ہے اور آپ کا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے تین آدمیوں کو آزمانے کا ارادہ فرمایا تو فرشتہ بھیجا جو کوڑھی کے پاس پہنچا اور کہا کہ میرے تمام سہارے ٹوٹ چکے ہیں لہٰذا اب میرے لیے خدا کا سہارا ہے اور پھر آپ کا۔ پھر پوری حدیث بیان فرمائی۔

باب ۸۸۳ قول الله تعالى وأقسموا بالله جهد أيمانهم وقال ابن عباس قال أبو بكر فوالله يا رسول الله لتحدثني بالذي أخطأت في الرؤيا قال لا تقسم.

١٥٦١ - حدثنا قبيصة حدثنا سفيان عن أشعث عن معاوية بن سويد بن مقرن عن البراء عن النبي صلى الله عليه وسلم، وحدثني محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة عن أشعث عن معاوية بن سويد بن مقرن عن البراء رضي الله عنه قال أمرنا النبي صلى الله عليه وسلم بإبرار المقسم.

١٥٦٢ - حدثنا حفص بن عمر حدثنا شعبة أخبرنا عاصم الأحول سمعت أبا عثمان يحدث عن أسامة أن ابنة لرسول الله صلى الله عليه وسلم أرسلت إليه ومع رسول الله صلى الله عليه وسلم أسامة بن زيد وسعد وأبي أن ابني قد احتضر فاشهدنا، فأرسل يقرأ السلام ويقول إن لله ما أخذ وما أعطى وكل شيء عنده مسمى فلتصبر ولتحتسب، فأرسلت إليه تقسم عليه فقام وقمنا معه فلما قعد رفع إليه فأقعده في حجره ونفس الصبي تقعقع ففاضت عينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال سعد ما هذا يا رسول الله، قال هذا رحمة يضعها الله في قلوب من يشاء من عباده وإنما يرحم الله من عباده الرحماء.

١٥٦٣ - حدثنا إسماعيل قال حدثني مالك عن ابن شهاب عن ابن المسيب عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يموت لأحد من المسلمين ثلاثة من الولد

ارشاد ربانی ہے کہ انھوں نے اللہ کی سخت قسمیں کھائیں۔ ابن عباس کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ۔ خدا کی قسم مجھے وہ ضرور بتایئے جو میں نے خواب کی تعبیر میں غلطی کی ہے۔ ارشاد ہوا کہ قسم نہ کھاؤ۔

قبیصہ، سفیان، اشعث، معاویہ بن سوید بن مقرن، حضرت براء نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، اشعث، معاویہ بن سوید بن مقرن، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قسمیں پوری کرنے کا حکم فرمایا۔

• • •

ابو عثمان نے حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی نے آپ کو بلایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس وقت حضرت اسامہ بن زید، حضرت سعد بن عبادہ اور حضرت ابی بن کعب تھے، وجہ یہ تھی کہ ان کا صاحبزادہ قریب المرگ تھا۔ آپ نے پیغام بھیجا کہ انھیں سلام کہنا اور کہہ دینا کہ اللہ تعالیٰ ہی کا مال ہے جو اس نے لے لیا اور دے دیا اور ہر چیز کی اس کے ہاں مدت مقرر ہے۔ لہٰذا صبر کرنا چاہیے اور ثواب کا امیدوار رہنا چاہیے۔ صاحبزادی نے پھر قسم دے کر پیغام بھیجا تو آپ کھڑے ہو گئے اور آپ کے ساتھ ہم بھی کھڑے ہو گئے۔ جب آپ (ان کے پاس) بیٹھ گئے تو بچے کو لا کر آپ کی گود میں دے دیا گیا اور بچے کا سانس اکھڑ چکا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آنکھ مبارک سے آنسو بہنے لگے۔ حضرت سعد عرض گزار ہوئے کہ یہ کیا ہے؟ فرمایا کہ یہ رحمت ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے دلوں میں جسے چاہے رکھتا ہے اور بیشک

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہیں ہے کسی مسلمان کے تین بچے کہ جہنم کی آگ اسے نہیں چھوئے گی مگر قسم پوری کرنے کے لیے۔

تَمَسَّهُ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ ؛

۱۵۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ وَأَهْلِ النَّارِ كُلُّ جَوَّاظٍ عُتُلٍّ مُسْتَكْبِرٍ ؛

بَابُ ۸۸۵ إِذَا قَالَ أَشْهَدُ بِاللّٰهِ أَوْ شَهِدْتُ بِاللّٰهِ ؛

۱۵۶۵ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ: قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ. قَالَ إِبْرَاهِيمُ: وَكَانَ أَصْحَابُنَا يَنْهَوْنَا وَنَحْنُ غِلْمَانٌ أَنْ نَحْلِفَ بِالشَّهَادَةِ وَالْعَهْدِ ؛

بَابُ ۸۸۶ عَهْدِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ؛

۱۵۶۶۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ كَاذِبَةٍ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ أَوْ قَالَ أَخِيهِ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيقَهُ: إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ. قَالَ سُلَيْمَانُ فِي حَدِيثِهِ: فَمَرَّ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فَقَالَ: مَا يُحَدِّثُكُمْ عَبْدُ اللّٰهِ؟ قَالُوا لَهُ، فَقَالَ الْأَشْعَثُ: نَزَلَتْ فِيَّ وَفِي صَاحِبٍ لِي فِي بِئْرٍ كَانَتْ بَيْنَنَا ؛

بَابُ ۸۸۷ الْحَلِفِ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَصِفَاتِهِ وَ

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: کیا میں تمہیں وہ بتاؤں کہ جنتی کون ہیں؟ ہر کمزور اور ناتواں گرا ہوا، خدا کے بھروسے پر اگر قسم کھا بیٹھے تو وہ اسے سچا کر دکھاتا ہے۔ اور دوزخی یہ لوگ ہوں گے: ہر بہت زیادہ جھگڑالو اور متکبر۔

جو اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر قسم کھائے۔

عبیدہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: کون سے لوگ بہتر ہیں؟ فرمایا: میرے زمانے کے لوگ، پھر جو ان کے بعد ہیں، پھر جو ان کے بعد ہیں۔ پھر تو ایسی قوم آئے گی کہ ان کی گواہی قسم کے آگے اور ان کی قسم گواہی کے آگے آگے بھاگی پھرے گی۔ ابراہیم نخعی کا قول ہے کہ جب ہم بچے تھے تو ہمارے ساتھی ہمیں گواہی اور عہد کے ساتھ قسمیں کھانے سے منع فرمایا کرتے تھے۔

اللہ عزوجل کا عہد۔

ابو وائل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اس لیے جھوٹی قسم کھائے کہ ایک مسلمان آدمی کا مال ہڑپ کر جائے یا اپنے بھائی کا مال فرمایا تو وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر ناراض ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے اس ارشاد کی تصدیق نازل فرمائی: وہ جو اللہ تعالیٰ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں۔۔۔ (سورۂ آل عمران، آیت ۷۷)۔ سلیمان نے اپنی روایت میں کہا کہ اشعث بن قیس گزرے اور کہا کہ حضرت عبداللہ آپ کو کیا بتا رہے تھے؟ لوگوں نے بتا دیا تو اشعث نے کہا کہ یہ آیت میرے اور ایک ساتھی کے بارے میں اتری ہے کہ ہمارے درمیان ایک کنویں کے بارے میں جھگڑا تھا۔

اللہ تعالیٰ کی عزت، اس کی صفات اور اس کے کلمات کی قسم کھانا۔

وَكَلِمَاتِهِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: أَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ. وَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْقَى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا. وَقَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللهُ لَكَ ذٰلِكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ. وَقَالَ أَيُّوْبُ وَعِزَّتِكَ لَا غِنَى بِي عَنْ بَرَكَتِكَ.

١٥٦٧ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَزِيْدٍ حَتَّى يَضَعَ رَبُّ الْعِزَّةِ فِيْهَا قَدَمَهُ فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ وَعِزَّتِكَ وَيُزْوَى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ. رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ.

بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ لَعَمْرُ اللهِ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَعَمْرُكَ لَعَيْشُكَ.

١٥٦٨ - حَدَّثَنَا الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوْا فَبَرَّأَهَا اللهُ وَكُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنَ الْحَدِيْثِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُبَيٍّ فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ لَعَمْرُ اللهِ لَنَقْتُلَنَّهُ.

بَابُ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ

ابن عباس کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہا کرتے۔ میں تیری عزت کی پناہ مانگتا ہوں۔ حضرت ابوہریرہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت اور جہنم کے درمیان ایک آدمی رہ جائے گا جو عرض کرے گا۔ اے رب! میرا منہ جہنم کی طرف سے پھیر دے۔ تیری عزت کی قسم! میں اس کے سوا اور سوال نہیں کروں گا۔ حضرت ابو سعید خدری نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ یہ تجھے دیا اور اس کا دس گنا مزید۔ حضرت ایوب علیہ السلام نے عرض کی تیری عزت کی قسم! مجھے تیری برکت سے بے نیازی نہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جہنم برابر اور زیادہ طلب کرتی رہے گی یہاں تک کہ رب العزت اس میں اپنا قدم رکھے گا تو وہ عرض کرے گی۔ تیری عزت کی قسم! بس بس۔ اور اس کے بعض حصے دوسرے بعض حصوں سے مل جائیں گے۔ اسے شعبہ نے قتادہ سے بھی روایت کیا ہے۔

لعمر اللہ کے لفظوں سے قسم کھانا۔

ابن عباس کا قول ہے۔ لعمرک یعنی تیری حیات کی قسم۔

اویسی، ابراہیم، صالح، ابن شہاب — حجاج، عبداللہ بن عمر نمیری، یونس، زہری، عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب اور علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبداللہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں روایت کی جب بہتان لگانے والوں نے ان پر بہتان باندھا اور ان حضرات نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی براءت ظاہر فرمائی۔ چنانچہ ہر ایک نے مجھ سے حدیث کا ایک حصہ روایت کیا ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور عبداللہ بن ابی کے خلاف معذرت چاہی۔ پس حضرت اسید بن حضیر کھڑے ہوئے اور حضرت سعد بن عبادہ سے کہا۔ خدا کی قسم ہم اسے ضرور قتل کر کے چھوڑیں گے۔

لغو قسموں پر مواخذہ نہیں۔ اللہ تمہاری قسموں میں ان قسموں پر جو بے ارادہ زبان سے نکل جائیں مواخذہ نہیں فرماتا۔ ہاں اس پر گرفت فرماتا ہے

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ۔

وہ بڑا بخشنے والا اور بڑا حلم والا ہے (سورۂ البقرہ آیت ۲۲۵)

۱۵۶۹۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ قَالَ قَالَتْ أُنْزِلَتْ فِيْ قَوْلِهٖ لَا وَاللّٰهِ بَلٰى وَاللّٰهِ۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ سورۂ البقرہ کی آیت ۲۲۵ لا واللہ اور بلیٰ واللہ وغیرہ قسمیں کھانے کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

۔بَابٌ۹۰ إِذَا حَنِثَ نَاسِيًا فِي الْأَيْمَانِ

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى: وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَا أَخْطَأْتُمْ بِهٖ۔ وَقَالَ: لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ۔

جو بھول کر قسم کے خلاف کرے۔

اور تم پر اس میں کوئی گناہ نہیں جو نادانستہ تم سے صادر ہوا (سورۂ احزاب آیت ۵)۔ نیز فرمایا میری بھول پر گرفت نہ کرو (سورۂ الکہف آیت ۷۳)

۱۵۷۰۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا زُرَارَةُ بْنُ أَوْفٰى عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهٗ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ لِأُمَّتِيْ عَمَّا وَسْوَسَتْ أَوْ حَدَّثَتْ بِهٖ أَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ بِهٖ أَوْ تَكَلَّمْ۔

زرارہ بن اوفیٰ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ حضور نے فرمایا۔ بے شک میری امت کے دلوں میں جو وسوسے اور خیالات آتے ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرما دیا ہے جب تک ان پر عمل نہ کرے یا زبان سے نہ کہے۔

۱۵۷۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ أَوْ مُحَمَّدٌ عَنْهُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ عِيْسَى بْنُ طَلْحَةَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ حَدَّثَهٗ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ إِذْ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: كُنْتُ أَحْسِبُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَذَا وَكَذَا قَبْلَ كَذَا وَكَذَا۔ ثُمَّ قَامَ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنْتُ أَحْسِبُ كَذَا وَكَذَا لِهٰؤُلَاءِ الثَّلَاثِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ لَهُنَّ كُلِّهِنَّ يَوْمَئِذٍ فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ۔

عیسیٰ بن طلحہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب قربانی کے روز خطبہ دے رہے تھے تو ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا یا رسول اللہ! میں نے سمجھا تھا کہ فلاں کام فلاں سے پہلے ہے۔ پھر دوسرا شخص کھڑا ہو کر کہنے لگا کہ یا رسول اللہ! میں ان تینوں کاموں کی ترتیب کو یونہی سمجھا تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کرو کوئی حرج نہیں ہے۔ اس روز ان کے بارے میں جب بھی کسی نے دریافت کیا تو آپ نے یہی فرمایا کہ کرو کوئی حرج نہیں ہے۔

۱۵۷۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زُرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ لَا حَرَجَ، قَالَ آخَرُ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ

عطاء کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض گزار ہوا۔ میں نے رمی سے پہلے طواف زیارت کر لیا ہے؟ فرمایا کوئی حرج نہیں۔ دوسرے نے عرض کی کہ میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈا لیا ہے؟ فرمایا کوئی حرج نہیں۔

قَالَ لَا حَرَجَ، قَالَ آخَرُ: ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ. قَالَ لَا حَرَجَ.

تیسرے نے عرض کی کہ میں نے رمی سے پہلے قربانی کر لی ہے۔ فرمایا کوئی حرج نہیں۔

١٥٧٣۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يُصَلِّي وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَجَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ، فَرَجَعَ فَصَلَّى ثُمَّ سَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ. قَالَ فِي الثَّالِثَةِ فَأَعْلِمْنِي قَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَسْبِغِ الْوُضُوءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ وَاقْرَأْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ وَتَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا.

سعید بن ابو سعید نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا کہ نماز پڑھے گا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے ایک گوشے میں جلوہ افروز تھے۔ اس نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا تو آپ نے فرمایا، واپس جا کر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی ہے۔ پس اس نے واپس جا کر نماز پڑھی اور پھر سلام عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ تم پر بھی سلام ہو، واپس جا کر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی ہے۔ تیسری دفعہ وہ عرض گزار ہوا کہ مجھے نماز سکھا دیجئے۔ فرمایا کہ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہونے لگو تو اچھی طرح وضو کرو، پھر قبلے کی جانب منہ کر کے تکبیر کہو، پھر جو تمہیں قرآن کریم سے میسر آ سکے پڑھو، پھر رکوع کرو، یہاں تک کہ تمہیں رکوع میں اطمینان حاصل ہو جائے۔ پھر رکوع سے سر اٹھاؤ اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ تمہیں سجدے میں اطمینان حاصل ہو جائے۔ پھر سر اٹھاؤ یہاں تک کہ اطمینان سے پوری طرح بیٹھ جاؤ، پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ سجدے میں اطمینان حاصل ہو، پھر سر اٹھاؤ اور اطمینان سے سیدھے کھڑے ہو جاؤ، پھر ساری نماز میں اسی طرح کرو۔

١٥٧٤۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ يَوْمَ أُحُدٍ هَزِيمَةً تُعْرَفُ فِيهِمْ، فَصَرَخَ إِبْلِيسُ أَيْ عِبَادَ اللَّهِ أُخْرَاكُمْ، فَرَجَعَتْ أُولَاهُمْ فَاجْتَلَدَتْ هِيَ وَأُخْرَاهُمْ، فَنَظَرَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ فَقَالَ أَبِي أَبِي، قَالَتْ فَوَاللَّهِ مَا انْحَجَزُوا حَتَّى قَتَلُوهُ. فَقَالَ حُذَيْفَةُ غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ. قَالَ عُرْوَةُ فَوَاللَّهِ مَا زَالَتْ فِي حُذَيْفَةَ مِنْهَا بَقِيَّةٌ حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ.

ہشام بن عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ غزوۂ احد میں جب مشرکین شکست سے دوچار ہو گئے تو ابلیس پکار کر کہنے لگا: اے اللہ کے بندو! اپنے پیچھے والوں کو سنبھالو۔ پس اگلے حضرات پیچھے والوں سے بھڑ پڑے۔ اچانک حضرت حذیفہ نے دیکھا کہ ان کے والد ماجد ہیں تو پکار اٹھے کہ یہ تو میرے والد ہیں، میرے والد۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ خدا کی قسم، وہ لوگ باز نہ آئے اور انہیں شہید کر دیا۔ پس حضرت حذیفہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں معاف فرمائے۔ عروہ کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ کو اس کا دکھ مرتے دم تک رہا۔

١٥٧٥۔ حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَوْفٌ عَنْ خِلَاسٍ وَمُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ نَاسِيًا وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللهُ وَسَقَاهُ۔

۱۵۷۶۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ فَمَضَى فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ انْتَظَرَ النَّاسُ تَسْلِيمَهُ فَكَبَّرَ وَسَجَدَ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَسَلَّمَ۔

۱۵۷۷۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ صَلَاةَ الظُّهْرِ فَزَادَ أَوْ نَقَصَ مِنْهَا، قَالَ مَنْصُورٌ لَا أَدْرِي إِبْرَاهِيمُ وَهِمَ أَمْ عَلْقَمَةُ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ أَقَصُرَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيتَ؟ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوا صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَسَجَدَ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ هَاتَانِ السَّجْدَتَانِ لِمَنْ لَا يَدْرِي زَادَ فِي صَلَاتِهِ أَمْ نَقَصَ فَيَتَحَرَّى الصَّوَابَ فَيُتِمُّ مَا بَقِيَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ۔

۱۵۷۸۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا۔ قَالَ كَانَتِ الْأُولَى مِنْ مُوسَى نِسْيَانًا

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو روزے کی حالت میں بھول کر کھا بیٹھے تو اسے چاہیے کہ اپنا روزہ پورا کرے کیونکہ یہ اسے اللہ تعالیٰ نے کھلایا پلایا ہے۔

حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی تو پہلی دو رکعتوں کے بعد بیٹھنے سے پہلے ہی کھڑے ہو گئے۔ چنانچہ آپ نے نماز جاری رکھی اور جب نماز ختم ہونے کو آئی اور لوگ سلام کا انتظار کرنے لگے تو آپ نے تکبیر کہہ کر سجدہ کیا جو سلام پھیرنے سے پہلے تھا۔ پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہہ کر دوسرا سجدہ کیا۔ پھر سر اٹھایا اور سلام پھیر دیا۔

علقمہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نماز ظہر پڑھائی تو اس میں کچھ کمی یا بیشی کر دی۔ منصور کا بیان ہے کہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ علقمہ یا ابراہیم کس کو وہم ہوا یا شک گزرا۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! نماز کم ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ فرمایا کہ بات کیا ہوئی ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ آپ نے اتنی نماز پڑھی ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضور نے ان کے ساتھ دو سجدے کئے۔ پھر فرمایا کہ یہ دو سجدے اس کے لیے ہیں جسے یہ معلوم نہ ہو کہ اس نے اپنی نماز میں اضافہ کر دیا ہے یا کمی، تو وہ صحیح گمان کے مطابق عمل کرے اور باقی نماز کو پوری کرکے آخر میں یہ دو سجدے کرے۔

حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ: مجھ سے میری بھول پر گرفت نہ کرو اور مجھ پر میرے کام میں مشکل نہ ڈالو (سورۃ الکہف، آیت ۷۳) تو حضرت موسیٰ کا پہلا اعتراض بھول کر تھا۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کے پاس ان کے مہمان تھے، انہوں نے اپنے اہل خانہ سے کہا

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ كَتَبَ إِلَيَّ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَكَانَ عِنْدَهُمْ ضَيْفٌ لَهُمْ فَأَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ يَذْبَحُوا قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ لِيَأْكُلَ ضَيْفُهُمْ فَذَبَحُوا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُعِيدَ الذَّبْحَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عِنْدِي عَنَاقٌ جَذَعٌ عَنَاقُ لَبَنٍ هِيَ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَكَانَ ابْنُ عَوْنٍ يَقِفُ فِي هٰذَا الْمَكَانِ عَنْ حَدِيثِ الشَّعْبِيِّ وَيُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ بِمِثْلِ هٰذَا الْحَدِيثِ وَيَقِفُ فِي هٰذَا الْمَكَانِ وَيَقُولُ لَا أَدْرِي أَبَلَغَتِ الرُّخْصَةُ غَيْرَهُ أَمْ لَا. رَوَاهُ أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

گھر والوں کو حکم دیا کہ (نماز) سے واپس آنے سے پہلے جانور ذبح کر لیں تاکہ ان کے مہمان کھانا کھائیں۔ چنانچہ انہوں نے نماز عید سے پہلے قربانی ذبح کر لی۔ پس لوگوں نے اس واقعہ کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ نے دوبارہ قربانی کرنے کا حکم فرمایا۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرے پاس بکری کا ایک ایسا بچہ ہے جو دودھ کی دو بکریوں سے گوشت میں زیادہ ہے۔ پس ابن عون اس مقام پر آ کر شعبی کی حدیث میں ٹھہر جاتے اور پھر ابن سیرین کی حدیث بیان کرتے جو اسی مقام پر آ کر شعبی کی حدیث میں ٹھہر جاتے اور پھر کہتے کہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ رخصت کا یہ حکم دوسرے لوگوں کے لیے بھی ہے یا نہیں۔ اس کو ایوب، ابن سیرین، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

١٥٧٩۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبًا قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ عِيدٍ ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ قَالَ مَنْ ذَبَحَ فَلْيُبَدِّلْ مَكَانَهَا وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللّٰهِ.

اسود بن قیس نے حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے عید کی نماز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی، پھر آپ نے خطبہ دیا، پھر فرمایا کہ جس نے قربانی کر لی ہے وہ دوسری قربانی کرے اور جنہوں نے قربانی ابھی تک نہیں کی تو انہیں چاہیے کہ اللہ کا نام لے کر ذبح کر لیں۔

بَابُ الْيَمِينِ الْغَمُوسِ

وَلَا تَتَّخِذُوا أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ ثُبُوتِهَا وَتَذُوقُوا السُّوءَ بِمَا صَدَدْتُمْ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ. دَخَلًا مَكْرًا وَخِيَانَةً.

جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھانا۔

اور اپنی قسمیں آپس میں بے اصل بہانہ نہ بنا لو کہ کہیں کوئی پاؤں جمنے کے بعد لغزش نہ کرے اور تمہیں برائی چکھنی ہو بدلہ اس کا کہ اللہ کی راہ سے روکتے تھے اور تمہیں بڑا عذاب ہو (سورۃ النحل، آیت ۹۴)۔

١٥٨٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا فِرَاسٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبَائِرُ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِينُ الْغَمُوسُ.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کبیرہ گناہوں میں سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، کسی جان کو قتل کرنا اور جھوٹی قسم کھانا ہے۔

بَابُ ٨٩٢ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى: إِنَّ الَّذِينَ

جھوٹی قسم سے دنیا کا مال کمانا۔ "وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی

يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ. وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِأَيْمَانِكُمْ أَنْ تَبَرُّوا وَتَتَّقُوا وَتُصْلِحُوا بَيْنَ النَّاسِ وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ. وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: وَلَا تَشْتَرُوا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيلًا إِنَّ مَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ. وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللّٰهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا.

۱۵۸۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينِ صَبْرٍ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيقَ ذٰلِكَ: إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ. فَدَخَلَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فَقَالَ مَا حَدَّثَكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالُوا كَذَا وَكَذَا قَالَ فِيَّ أُنْزِلَتْ كَانَتْ لِي بِئْرٌ فِي أَرْضِ ابْنِ عَمٍّ لِي فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَيِّنَتُكَ أَوْ يَمِينُهُ قُلْتُ إِذًا يَحْلِفَ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينِ صَبْرٍ وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ.

بَابٌ ۸۹۲ الْيَمِينِ فِيمَا لَا يَمْلِكُ، وَفِي الْمَعْصِيَةِ، وَفِي الْغَضَبِ

۱۵۸۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو

قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں۔ آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں اور اللہ نہ ان سے بات کرے اور نہ ان کی طرف نظر فرمائے قیامت کے دن اور نہ انہیں پاک کرے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ (سورۂ آل عمران، آیت ۷۷) نیز فرمایا: اور اللہ کو اپنی قسموں کا نشانہ نہ بنالو کہ احسان اور پرہیزگاری اور لوگوں میں صلح کرنے کی قسم کرلو اور اللہ سنتا جانتا ہے۔ (سورۂ بقرہ، آیت ۲۲۴) اور یہ بھی فرمایا: اور اللہ کے عہد پر تھوڑے دام مول نہ لو بیشک وہ جو اللہ کے پاس ہے تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔ (سورۂ نحل، آیت ۹۵) اور اللہ کا عہد پورا کرو جب قول باندھو اور قسمیں مضبوط کرکے نہ توڑو اور تم اللہ کو اپنے اوپر ضامن کرچکے ہو بیشک اللہ تمہارے کام جانتا ہے۔ (سورۂ نحل، آیت ۹۱)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو جھوٹی قسم اس لیے کھائے تاکہ کسی کا مال ہڑپ کرلے تو جب اللہ تعالیٰ سے ملے گا تو وہ اس پر ناراض ہوگا۔ پس اس کی تصدیق میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں... (سورۂ آل عمران، آیت ۷۷) پس حضرت اشعث بن قیس تشریف لے آئے اور فرمایا کہ ابوعبدالرحمٰن تمہیں کیا بتا رہے تھے؟ لوگوں نے بتایا کہ یوں بتا رہے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ آیت تو میرے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ میرے چچا زاد بھائی کی زمین میں میرا ایک کنواں تھا میں اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: تم گواہ لاؤ ورنہ اس کی قسم ہوگی۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! تب تو وہ قسم کھا جائے گا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو قسم کھائے اور وہ اس میں جھوٹا ہو تاکہ کسی مسلمان کا مال ہڑپ کرلے تو قیامت میں جب اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا تو وہ اس پر ناراض ہوگا۔

ایسی چیز کی قسم کھانا جس کا مالک نہ ہو۔

[illegible]

أسامة عن بريد عن أبي بردة عن أبي موسى قال أرسلني أصحابي إلى النبي صلى الله عليه وسلم أسأله الحملان فقال والله لا أحملكم على شيء فوافقته وهو غضبان فلما أتيته قال انطلق إلى أصحابك فقل إن الله أو إن رسول الله صلى الله عليه وسلم يحملكم.

١٥٨٣۔ حدثنا عبد العزيز حدثنا إبراهيم عن صالح عن ابن شهاب ح وحدثنا الحجاج حدثنا عبد الله بن عمر النميري حدثنا يونس بن يزيد الأيلي قال سمعت الزهري قال سمعت عروة بن الزبير وسعيد بن المسيب وعلقمة بن وقاص وعبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن حديث عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم حين قال لها أهل الإفك ما قالوا فبرأها الله مما قالوا كل حدثني طائفة من الحديث فأنزل الله إن الذين جاءوا بالإفك العشر الآيات كلها في براءتي فقال أبو بكر الصديق وكان ينفق على مسطح لقرابته منه والله لا أنفق على مسطح شيئا أبدا بعد الذي قال لعائشة فأنزل الله ولا يأتل أولو الفضل منكم والسعة أن يؤتوا أولي القربى الآية قال أبو بكر بلى والله إني لأحب أن يغفر الله لي فرجع إلى مسطح النفقة التي كان ينفق عليه وقال والله لا أنزعها عنه أبدا.

١٥٨٤۔ حدثنا أبو معمر حدثنا عبد الوارث حدثنا أيوب عن القاسم عن زهدم قال كنا عند أبي موسى الأشعري قال أتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم في نفر من الأشعريين فوافقته وهو غضبان فاستحملناه فحلف

ساتھیوں نے مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا تاکہ آپ سے سواریاں مانگوں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم! میں تمہیں کسی چیز پر سوار نہیں کروں گا اور اس وقت آپ غصے کی حالت میں تھے۔ پھر جب میں دوبارہ حاضر ہوا تو فرمایا کہ اپنے ساتھیوں سے جا کر کہو کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے یا اللہ کا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہیں سواریاں عطا فرماتا ہے۔

عبد العزیز، ابراہیم، صالح، ابن شہاب — عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے واقعے کی حدیث بیان کی ہے جبکہ بہتان تراشوں نے ان پر تہمت لگائی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی براءت ظاہر فرمائی۔ ان میں سے ہر ایک نے حدیث کا ایک حصہ روایت کیا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان الذین جاءو بالافک والی (سورۃ النور کی) دس آیتیں نازل فرمائیں جو سب کی سب میری براءت میں ہیں۔ پس حضرت ابو بکر صدیق نے فرمایا جو حضرت مسطح کو ان سے قرابت کے باعث مال دیا کرتے تھے کہ خدا کی قسم! اب میں کبھی اس پر خرچ نہیں کروں گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا: "اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم میں فضیلت والے اور گنجائش والے ہیں قرابت والوں اور مسکینوں اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے کی ...." (سورۃ النور، آیت ۲۲) حضرت ابو بکر نے کہا۔ کیوں نہیں، خدا کی قسم! میں تو یہ چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری مغفرت فرمائے۔ چنانچہ انہوں نے حضرت مسطح کا خرچ دینا جاری کر دیا جو پہلے دیا کرتے تھے اور فرمایا کہ اللہ کی قسم! اب کبھی بند نہیں کروں گا۔

زہدم کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے تو انہوں نے فرمایا کہ میں اشعریوں کی ایک جماعت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ کو غصے کی حالت میں پایا۔ ہم نے آپ سے سواریاں مانگیں تو آپ نے سواریاں نہ دینے کی قسم کھالی۔ پھر فرمایا کہ خدا کی قسم! انشاء اللہ

أَنْ لَا يَحْمِلَنَا، ثُمَّ قَالَ: إِنِّي وَاللّٰهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُهَا.

بَابُ ۹۳۸ إِذَا قَالَ وَاللّٰهِ لَا أَتَكَلَّمُ الْيَوْمَ فَصَلَّى أَوْ قَرَأَ أَوْ سَبَّحَ أَوْ كَبَّرَ أَوْ حَمِدَ أَوْ هَلَّلَ فَهُوَ عَلَى نِيَّتِهِ، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفْضَلُ الْكَلَامِ أَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ. قَالَ أَبُو سُفْيَانَ كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هِرَقْلَ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ كَلِمَةُ التَّقْوَى لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ.

۱۵۸۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ جَاءَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةً أُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ.

۱۵۸۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ.

۱۵۸۷ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةً وَقُلْتُ أُخْرَى، مَنْ مَاتَ يَجْعَلُ لِلّٰهِ نِدًّا أُدْخِلَ النَّارَ وَقُلْتُ أُخْرَى: مَنْ مَاتَ لَا يَجْعَلُ لِلّٰهِ نِدًّا أُدْخِلَ الْجَنَّةَ.

چاہیے تو میں کوئی ایسی قسم نہیں کھاتا کہ پھر اس سے بہتر میں دیکھتا ہوں تو بھلائی کا پہلو اختیار کر لیتا ہوں اور قسم کا کفارہ ادا کر دیتا ہوں۔

کسی سے بات نہ کرنے کی قسم کھانا۔

جب قسم کھائی کہ آج میں کسی سے کلام نہیں کروں گا پھر نماز پڑھی یا تلاوت کی یا سبحان اللہ، اللہ اکبر، الحمد للہ یا لا الہ الا اللہ کہا تو یہ نیت پر منحصر ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ افضل باتیں چار ہیں (۱) سبحان اللہ (۲) الحمد للہ (۳) لا الہ الا اللہ (۴) اللہ اکبر۔ ابو سفیان کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرقل کے لیے لکھا کہ ایک بات کی طرف آجاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ کلمۃ التقویٰ سے لا الہ الا اللہ مراد ہے۔

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب ابو طالب کا آخری وقت آیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ لا الہ الا اللہ کہہ دو تاکہ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کچھ عرض کروں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دو کلمے زبان پر ہلکے، میزان میں بھاری اور اللہ تعالیٰ کو پیارے ہیں وہ یہ ہیں: سبحان اللہ وبحمدہ، سبحان اللہ العظیم۔

* * *

* * *

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کلمہ ارشاد فرمایا اور دوسرا میں نے کہا۔ حضور نے فرمایا کہ جو اس حالت میں مرا کہ اللہ کا کسی کو شریک ٹھہراتا ہو جہنم میں داخل کیا گیا اور دوسری بات میں نے کہی کہ وہ جو اس حالت میں مرا کہ خدا کا کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا تھا وہ جنت میں داخل کیا گیا۔

باب ۱۰۹۵ مَنْ حَلَفَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَى أَهْلِهِ شَهْرًا وَكَانَ الشَّهْرُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ۔

۱۵۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ آلَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ وَكَانَتِ انْفَكَّتْ رِجْلُهُ فَأَقَامَ فِي مَشْرُبَةٍ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ آلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ۔

باب ۱۰۹۶ إِذَا حَلَفَ أَنْ لَا يَشْرَبَ نَبِيذًا فَشَرِبَ طِلَاءً أَوْ سَكَرًا أَوْ عَصِيرًا لَمْ يَحْنَثْ فِي قَوْلِ بَعْضِ النَّاسِ وَلَيْسَتْ هَذِهِ بِأَنْبِذَةٍ عِنْدَهُ ۔

۱۵۸۹۔ حَدَّثَنِي عَلِيٌّ سَمِعَ عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ أَبِي حَازِمٍ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا أُسَيْدٍ صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَسَ فَدَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُرْسِهِ فَكَانَتِ الْعَرُوسُ خَادِمَهُمْ فَقَالَ سَهْلٌ لِلْقَوْمِ هَلْ تَدْرُونَ مَا سَقَتْهُ قَالَ أَنْقَعَتْ لَهُ تَمْرًا فِي تَوْرٍ مِنَ اللَّيْلِ حَتَّى أَصْبَحَ عَلَيْهِ فَسَقَتْهُ إِيَّاهُ ۔

۱۵۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ سَوْدَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَاتَتْ لَنَا شَاةٌ فَدَبَغْنَا مَسْكَهَا ثُمَّ مَا زِلْنَا نَنْبِذُ فِيهِ حَتَّى صَارَتْ شَنًّا ۔

باب ۱۰۹۷ إِذَا حَلَفَ أَنْ لَا يَأْتَدِمَ فَأَكَلَ تَمْرًا بِخُبْزٍ وَمَا يَكُونُ مِنَ الْأُدْمِ ۔

۱۵۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

جس نے قسم کھائی کہ اس ماہ اپنی بیوی کے پاس نہیں جاؤں گا اور مہینہ انتیس دن کا ہوا۔

حمید کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کے پاس نہ جانے کی قسم کھائی اور آپ کے پیر میں موچ آگئی تو آپ انتیس دن تک اپنے بالا خانے میں جلوہ افروز رہے اور پھر اتر آئے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ نے تو ایک مہینے کی قسم کھائی تھی۔ فرمایا کہ مہینہ انتیس دن کا بھی تو ہوتا ہے۔

جس نے قسم کھائی کہ نبیذ نہیں پیوں گا۔

نبیذ پینے کی قسم کھائی، پھر طلاء یا سکر یا عصیر پیا تو قسم نہیں ٹوٹی، جیسا کہ بعض لوگوں (احناف) نے کہا ہے کیونکہ یہ چیزیں ان کے نزدیک نبیذ نہیں ہیں۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک صحابی حضرت ابو اسید نے شادی کی اور اپنے ولیمہ کی ضیافت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مدعو کیا چنانچہ ان کی بیوی ہی ان کی دلہن اور خادمہ تھیں۔ حضرت سہل نے لوگوں سے پوچھا، کیا آپ جانتے ہیں کہ اس عورت نے حضور کو کیا پلایا؟ اس نے رات کے وقت کھجوریں بھگوئیں یہاں تک کہ جب صبح ہوئی تو ان کا شیرہ ہی حضور کو پلایا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہماری ایک بکری مر گئی تو ہم نے اس کی کھال کو دباغت کر لیا اور برابر اس میں نبیذ بناتے رہے یہاں تک کہ وہ بوسیدہ ہو گئی۔

جس نے قسم کھائی کہ سالن نہیں کھاؤں گا۔ پھر کھجور وغیرہ کو روٹی کے ساتھ کھایا۔

حضرت عابس بن ربیعہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی

عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ مَأْدُومٍ ثَلَاثَةَ
أَيَّامٍ حَتَّى لَحِقَ بِاللّٰهِ. وَقَالَ ابْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ
قَالَ لِعَائِشَةَ بِهٰذَا.

١٥٩٢. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ
بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ
قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا أَعْرِفُ
فِيهِ الْجُوعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ؟ فَقَالَتْ نَعَمْ
فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخَذَتْ خِمَارًا
لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبْتُ فَوَجَدْتُ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ
النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ؟ فَقُلْتُ نَعَمْ
فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ
قُومُوا. فَانْطَلَقُوا وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ
حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ. فَقَالَ أَبُو
طَلْحَةَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مِنَ الطَّعَامِ مَا نُطْعِمُهُمْ
فَقَالَتِ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَانْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى
لَقِيَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ حَتَّى دَخَلَا
فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّي يَا
أُمَّ سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكِ فَأَتَتْ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ قَالَ فَأَمَرَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ فَفُتَّ
وَعَصَرَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً لَهَا فَأَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ
فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللّٰهُ

آل نے گندم کی روٹی سالن کے ساتھ متواتر تین دن تک نہیں کھائی یہاں تک کہ اللہ کو پیارے ہو گئے ۔۔۔ ابن کثیر، سفیان، عبدالرحمٰن، ان کے والد ماجد حضرت عابس نے حضرت عائشہ صدیقہ سے ایسا ہی کہا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو طلحہ نے حضرت ام سلیم سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سنی ہے جس میں ضعف پایا جاتا تھا لہٰذا میں نے آپ کی حالت کو بھوک پر محمول کیا۔ کیا تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟ انہوں نے کہا، ہاں۔ پھر انہوں نے جو کی چند روٹیاں نکالیں پھر اپنا دوپٹہ نکالا ایک حصے میں روٹیوں کو لپیٹا پھر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ میں نے آپ کو مسجد میں پایا اور صحابہ کرام آپ کے اردگرد بیٹھے تھے۔ میں ان کے پاس کھڑا ہو گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تمہیں ابو طلحہ نے بھیجا ہے؟ میں نے جواب عرض کیا، ہاں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس والوں سے فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ۔ پس وہ چل پڑے اور میں ان کے آگے چلتا رہا یہاں تک کہ میں حضرت ابو طلحہ کی خدمت میں پہنچ گیا اور انہیں صورت حال بتائی۔ چنانچہ حضرت ابو طلحہ نے حضرت ام سلیم سے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے ہیں اور ہمارے پاس کھانے کی کوئی ایسی چیز نہیں جو ہم پیش کریں۔ انہوں نے کہا۔ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ پس حضرت ابو طلحہ نے باہر جا کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا استقبال کیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو طلحہ کے ساتھ اندر داخل ہو گئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ام سلیم! جو کچھ تمہارے پاس ہے لے آؤ۔ پس وہ وہی روٹیاں لے آئیں۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان روٹیوں کو چورنے کا حکم فرمایا تو انہیں چورا کر دیا گیا۔ اور حضرت ام سلیم نے اپنی کپی سے گھی نچوڑا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر جو اللہ تعالیٰ نے ان سے کہلوانا چاہا، پھر فرمایا کہ دس آدمیوں

أَنْ يَقُولَ، ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ أَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا۔

کو اجازت دے دو۔ پس انھیں اجازت دی گئی۔ یہاں تک کہ وہ شکم سیر ہو گئے اور چلے گئے۔ پھر فرمایا کہ دس آدمیوں کو اور اجازت دے دو۔ پس انھیں اجازت دی گئی۔ اسی طرح تمام لوگ کھا کر شکم سیر ہو گئے حالانکہ سب ستر یا اسّی حضرات تھے۔

ف: حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعض چند صحابہ کرام کے ساتھ مسجد نبوی کے اندر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ حضور کی آواز میں ضعف محسوس کر کے بھوک کا اندازہ کیا اور اپنے گھر جا کر اپنی اہلیہ محترمہ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو صورت حال بتا کر دریافت کیا کہ گھر میں کھانے کے لیے کچھ ہے۔ عرض گزار ہوئیں کہ جو کی چند روٹیاں ہیں۔ اس وقت ان کے گھر میں اتفاق سے ان روٹیوں کے سوا اور سالن یا کھانے کی کوئی بھی اور چیز نہیں تھی۔

جب حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان روٹیوں کو لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے تو روٹیاں لینے کے بجائے آپ صحابہ کرام کو ساتھ لے کر حضرت ابو طلحہ کے گھر کی طرف چل پڑے۔ حضرت انس نے جلدی سے جا کر حضرت ابو طلحہ کو صورت حال بتائی۔ حضرت ابو طلحہ نے اپنی بیوی سے فرمایا کہ ہمارے گھر میں تو کھانے کی مقدار کوئی بھی چیز نہیں ہے جو انھیں کھلائی جائے۔ اس پر محترمہ نے کیسا ایمان افروز جواب دیا کہ اللہ اور اس کا رسول ہماری اس حالت کو خوب اچھی طرح جانتے ہیں۔ کیونکہ وہ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح ہر معلوم بات کا علم رکھتے ہیں کیا کہ آیا ہے اور اس کے گھر میں کھانے پینے کے لیے کیا کچھ موجود ہے۔ الغرض یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ امام الانبیاء سید المرسلین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واقف نہ ہوں۔ جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تو آپ کی شان بہت بڑھ کر ہے اور آپ کی نظر سے زمین کی کوئی بھی چیز پوشیدہ نہیں تھی۔

اس کے بعد آپ نے ان چند روٹیوں کا چورہ کرا کر ستر اسّی صحابہ کرام کو ان سے شکم سیر کر دیا۔ وہ روٹیاں تو بمشکل دو آدمیوں کے لیے کافی ہو سکتی تھیں۔ پھر آپ نے باقی حضرات کو کہاں سے کھلایا؟ جس پر پیچھے کیونکر پردہ رکھا ہوا جانے انھیں اپنی معرفت کی تعلیم کیونکر دلا جا رہا ہے۔ صحابہ کرام کی بات سے کہو، کہاں سے آیا؟ کس راستے سے آیا؟ کس طرح آیا؟ —— یہ سب کچھ ایسا ملغوبہ ہے کہ عقل انسانی اس کی گتھی کو ابھی تک نہیں سلجھا سکی۔ صحابہ کرام کو ایسی بے شمار عنایتوں کا مشاہدہ ہوتا رہتا تھا اور وہ اسے بڑے ذوق و شوق سے بیان کرتے رہتے تھے تو آپ نے بھی آقائے دو عالم کی شفقت کے ایسے ریکارڈ مرتب کیے کہ اس طرح کسی کا شفقت کرنا اور دنیا کبھی دیکھ سکے گی۔ آپ کی شفقت کے ایسے واقعات ایک دو نہیں بلکہ بہت زیادہ ہیں اور ان کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔ وہ اپنے غلاموں پر ہمیشہ شفقت فرماتے رہیں گے اور ان کے غلام ہمیشہ یہ کہتے ہی سنائی دیں گے۔

میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا

دریا بہا دیے ہیں دُر بے بہا دیے ہیں

باب النِّيَّةِ فِي الْأَيْمَانِ

قسم میں نیت۔

١٥٩٣۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

علقمہ بن وقاص لیثی نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور آدمی کو اس کی نیت کا پھل ملے گا۔ پس جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہو گی تو اس

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ

کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف شمار کی جائے گی اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا عورت سے نکاح کرنے کے لیے ہوگی تو وہ اسی کے لیے شمار کی جائے گی جس کی طرف ہجرت کی۔

بَابُ إِذَا أَهْدَى مَالَهُ عَلَى وَجْهِ النَّذْرِ وَالتَّوْبَةِ

۱۵۹۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ فِي حَدِيثِهِ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا فَقَالَ فِي آخِرِ حَدِيثِهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ

جو نذر یا توبہ قبول ہونے پر اپنا سارا مال قربان کرے

عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک کا بیان ہے کہ ان کے والد حضرت عبداللہ نے انہیں بتایا جو حضرت کعب کے نابینا ہو جانے پر ان کے صاحبزادوں میں سے انہیں راستہ بتایا کرتے تھے کہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے اس واقعے کے بارے میں بتایا جس کے بارے میں ارشاد خداوندی ہے: "اور ان تینوں پر جو پیچھے رہ گئے" (سورۃ التوبہ، آیت ۱۱۸) انہوں نے واقعے کے آخر میں کہا کہ میری جانب سے توبہ کی قبولیت کا شکریہ یہ ہے کہ اپنا سارا مال اللہ اور اس کے رسول کے لیے خیرات کر دوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنا کچھ مال اپنے پاس رہنے دو، یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔

بَابُ إِذَا حَرَّمَ طَعَامَهُ وَقَوْلُهُ تَعَالَى

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ تَبْتَغِي مَرْضَاتَ أَزْوَاجِكَ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ وَقَوْلُهُ لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ

۱۵۹۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ زَعَمَ عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَزْعُمُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا فَتَوَاصَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَنَّ أَيَّتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ إِنِّي أَجِدُ

جب کھانے کی کسی چیز کو اپنے اوپر حرام کر لے

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اے غیب بتانے والے (نبی)! تم اپنے اوپر کیوں حرام کیے لیتے ہو وہ چیز جو اللہ نے تمہارے لیے حلال کی، اپنی بیویوں کی مرضی چاہتے ہو، اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ بیشک اللہ نے تمہارے لیے تمہاری قسموں کا اتار مقرر فرما دیا" (التحریم، آیت ۱، ۲) نیز فرمایا: "حرام نہ ٹھہراؤ وہ ستھری چیزیں کہ اللہ نے تمہارے لیے حلال کیں۔"

عبید بن عمیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زینب بنت جحش کے پاس ٹھہرتے اور ان کے پاس سے شہد پیا کرتے تھے۔ چنانچہ میں نے اور حضرت حفصہ نے یہ مشورہ کیا کہ جب ہم میں سے کسی کے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں تو وہ کہے کہ آپ سے مغافیر کی بو آ رہی ہے۔ چنانچہ آپ ان میں سے ایک کے پاس تشریف لائے تو اس نے یہی کہا۔ جواب میں آپ نے فرمایا کہ میں نے

وَمِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرَ، أَكَلْتَ مَغَافِيرَ، فَدَخَلَ عَلَى إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لاَ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلاً عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَلَنْ أَعُودَ لَهُ، فَنَزَلَتْ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ، إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ، وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا لِقَوْلِهِ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلاً. وَقَالَ لِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى عَنْ هِشَامٍ. وَلَنْ أَعُودَ لَهُ وَقَدْ حَلَفْتُ فَلاَ تُخْبِرِي بِذَلِكَ أَحَدًا ‌۔

اور زینب بنت جحش کے پاس سے شہد پیا ہے لیکن اب کبھی نہیں پیوں گا۔ پس یہ آیت نازل ہوئی: اے نبی! تم اپنے اوپر وہ چیز کیوں حرام کرتے ہو جو اللہ نے تمہارے لیے حلال فرمائی ہے۔ اِنْ تَتُوبَا اِلَی اللّٰہِ میں حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ سے خطاب ہے۔ اور جب نبی نے اپنی بعض بیویوں سے ایک راز کی بات فرمائی میں اس بات کی جانب اشارہ ہے جب آپ نے فرمایا کہ بلکہ میں نے تو شہد پیا ہے۔ ابراہیم بن موسیٰ نے ہشام سے روایت کی ہے کہ میں اسے آئندہ ہرگز نہیں پیوں گا اور قسم کھاتا ہوں، تم کسی کو خبر نہ کرنا۔

بَابُ الْوَفَاءِ بِالنَّذْرِ، وَقَوْلِهِ يُوفُونَ بِالنَّذْرِ

نذر پوری کرنا۔

"جو اپنی نذریں پوری کرتے ہیں" (سورۃ الدھر، آیت ۷)

۱۵۹۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْحَارِثِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: أَوَلَمْ يُنْهَوْا عَنِ النَّذْرِ، إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ النَّذْرَ لاَ يُقَدِّمُ شَيْئًا وَلاَ يُؤَخِّرُ، وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِالنَّذْرِ مِنَ الْبَخِيلِ ‌۔

سعید بن حارث کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا: کیا لوگوں کو نذر سے منع نہیں کیا گیا؟ بے شک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نذر کسی چیز کو آگے پیچھے نہیں کر سکتی، ہاں نذر کے ذریعے بخیل کا مال خرچ کروا دیا جاتا ہے۔

۱۵۹۷۔ حَدَّثَنَا خَلاَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ: إِنَّهُ لاَ يَرُدُّ شَيْئًا، وَلَكِنَّهُ يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ ‌۔

عبداللہ بن مرہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر سے منع فرمایا ہے کہ یہ کسی چیز کو رد نہیں کرتی ہاں اتنا ہے کہ اس کے ذریعے بخیل کا مال نکلوایا جاتا ہے۔

۱۵۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ يَأْتِي ابْنَ آدَمَ النَّذْرُ بِشَيْءٍ لَمْ يَكُنْ قُدِّرَ لَهُ، وَلَكِنْ يُلْقِيهِ النَّذْرُ إِلَى الْقَدَرِ قَدْ قُدِّرَ لَهُ، فَيَسْتَخْرِجُ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ، فَيُؤْتِي عَلَيْهِ مَا لَمْ يَكُنْ يُؤْتِي عَلَيْهِ مِنْ قَبْلُ ‌۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نذر ابن آدم کے لیے کسی ایسی چیز کو نہیں لاتی جو اس کے مقدر میں نہ ہو بلکہ نذر اس کو اس چیز کی تقدیر میں ڈالتی ہے جو اس کے مقدر میں ہے، پس اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ بخیل کا مال نکلوا دیتا ہے اور اس کے ذریعے وہ مال دیتا ہے جو اس سے پہلے نہیں دیتا تھا۔

بَابُ إِثْمِ مَنْ لاَ يَفِي بِالنَّذْرِ

نذر پوری نہ کرنے کا گناہ۔

۱۵۹۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو جَمْرَةَ حَدَّثَنَا زَهْدَمُ بْنُ مُضَرِّبٍ قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُكُمْ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، قَالَ عِمْرَانُ: لَا أَدْرِي ذَكَرَ ثِنْتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا بَعْدَ قَرْنِهِ، ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ يَنْذِرُونَ وَلَا يَفُونَ وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ۔

باب ۹۰۲ النَّذْرِ فِي الطَّاعَةِ وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ نَفَقَةٍ أَوْ نَذَرْتُمْ مِنْ نَذْرٍ فَإِنَّ اللهَ يَعْلَمُهُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ۔

۱۶۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَهُ فَلَا يَعْصِهِ۔

باب ۹۰۳ إِذَا نَذَرَ أَوْ حَلَفَ أَنْ لَا يُكَلِّمَ إِنْسَانًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ أَسْلَمَ۔

۱۶۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، قَالَ: أَوْفِ بِنَذْرِكَ۔

باب ۹۰۴ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ نَذْرٌ وَأَمَرَ ابْنُ عُمَرَ امْرَأَةً جَعَلَتْ أُمُّهَا عَلَى نَفْسِهَا صَلَاةً بِقُبَاءٍ فَقَالَ صَلِّي عَنْهَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ۔

۱۶۰۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سب سے بہتر میرے زمانہ کے لوگ ہیں پھر وہ لوگ جو ان کے بعد ہیں، پھر وہ لوگ جو ان کے بعد ہیں۔ حضرت عمران فرماتے ہیں کہ مجھے یاد نہیں رہا کہ اپنے زمانے کے بعد آپ نے ایسے دو مرتبہ فرمایا یا تین مرتبہ۔ فرمایا پھر ایسے لوگ آئیں گے جو نذر مانیں گے لیکن اسے پورا نہیں کریں گے، خیانت کریں گے امانت دار نہیں ہوں گے، گواہی دیں گے حالانکہ ان سے گواہی دینے کو کہا نہیں جائے گا، اور ان میں موٹاپا ظاہر ہوگا۔

اطاعت میں نذر ماننا۔

اور جو تم خرچ کرو یا جو نذر مانو تو اللہ کو اس کا علم ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں (سورۃ البقرۃ آیت ۲۷۰)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے نذر مانی کہ وہ اللہ کا حکم مانے گا تو اسے حکم ماننا چاہیے اور جس نے نذر مانی کہ اس کی نافرمانی کرے گا تو اسے نافرمانی نہیں کرنی چاہیے۔

حالت کفر میں کسی آدمی سے نہ بولنے کی نذر مانی یا قسم کھائی اور پھر مسلمان ہو گیا۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! میں نے زمانہ جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ ایک رات مسجد حرام کے اندر اعتکاف کروں گا۔ ارشاد فرمایا: اپنی نذر پوری کرو۔

جو مر جائے اور اس نے نذر مانی ہو۔

ابن عمر نے ایک عورت کو حکم دیا جس کی ماں نے مسجد قبا میں نماز پڑھنے کی نذر مانی تھی کہ اس کی طرف سے نماز پڑھے۔ ابن عباس نے بھی اسی طرح کہا۔

عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ حضرت سعد بن عبادہ انصاری نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھا کہ ان کی والدہ ماجدہ کے ذمے ایک نذر تھی جس کے پورا کرنے سے پہلے وہ وفات پا گئیں۔ چنانچہ آپ

فِي النَّذْرِ كَانَ عَلَى أُمِّهِ فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ فَأَفْتَاهُ أَنْ يَقْضِيَهُ عَنْهَا فَكَانَتْ سُنَّةً بَعْدُ۔

۱۶۰۳۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ إِنَّ أُخْتِي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ وَإِنَّهَا مَاتَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ أَكُنْتَ قَاضِيَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاقْضِ اللَّهَ فَهُوَ أَحَقُّ بِالْقَضَاءِ۔

بَابُ النَّذْرِ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَفِي مَعْصِيَةٍ۔

۱۶۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَهُ فَلَا يَعْصِهِ۔

۱۶۰۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنْ تَعْذِيبِ هَذَا نَفْسَهُ وَرَآهُ يَمْشِي بَيْنَ ابْنَيْهِ۔ وَقَالَ الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِي ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ۔

۱۶۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِزِمَامٍ أَوْ غَيْرِهِ فَقَطَعَهُ۔

۱۶۰۷۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ وَهُوَ

نے انہیں اس کے پورا کرنے کا فتویٰ دیا۔ پس بعد میں یہی طریقہ ہو گیا۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میری بہن نے حج کرنے کی منت مانی تھی لیکن وہ وفات پا گئی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اس کے اوپر قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کرتے؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا تو اسے بھی ادا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ تو ادائیگی کا زیادہ مستحق ہے۔

ایسی منت ماننا جس پر قدرت نہ ہو یا اس کا کام گناہ ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی منت مانی تو اسے ضرور اس کا حکم ماننا چاہئے اور جس نے اس کی نافرمانی کرنے کی منت مانی تو وہ اس کی نافرمانی نہ کرے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس شخص نے جو اپنی جان کو طلب میں ڈالا ہوا ہے اللہ تعالیٰ اس سے بے پرواہ ہے اور آپ نے اسے دیکھا جو اپنے دونوں بیٹوں کے سہارے درمیان میں چل رہا تھا۔ فزاری، حمید اور ثابت نے حضرت انس سے اس کی روایت کی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ رسی یا کسی اور چیز کے ساتھ طواف کر رہا ہے تو آپ نے اسے کاٹ دیا۔

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے ایک شخص کے پاس سے گزرے جو دوسرے آدمی کی ناک میں دھاگا ڈال کر اسے کھینچ رہا تھا۔ پس نبی کریم صلی

يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِإِنْسَانٍ يَقُودُ إِنْسَانًا بِخِزَامَةٍ فِي
أَنْفِهِ فَقَطَعَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ
ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَقُودَهُ بِيَدِهِ

١٦٠٨ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِذَا
هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوا أَبُو إِسْرَائِيلَ
نَذَرَ أَنْ يَقُومَ وَلَا يَقْعُدَ وَلَا يَسْتَظِلَّ وَلَا يَتَكَلَّمَ وَ
يَصُومَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْهُ
فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ۔
قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ٩٠٣ مَنْ نَذَرَ أَنْ يَصُومَ أَيَّامًا فَوَافَقَ النَّحْرَ أَوِ الْفِطْرَ

١٦٠٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا
فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا
حَكِيمُ بْنُ أَبِي حُرَّةَ الْأَسْلَمِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ
عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ نَذَرَ أَنْ لَا يَأْتِيَ
عَلَيْهِ يَوْمٌ إِلَّا صَامَ فَوَافَقَ يَوْمَ أَضْحَى أَوْ فِطْرٍ فَقَالَ
لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لَمْ يَكُنْ
يَصُومُ يَوْمَ الْأَضْحَى وَالْفِطْرِ وَلَا يَرَى صِيَامَهُمَا

١٦١٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا
يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ
كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ نَذَرْتُ أَنْ أَصُومَ
كُلَّ يَوْمِ ثَلَاثَاءَ أَوْ أَرْبِعَاءَ مَا عِشْتُ فَوَافَقْتُ
هَذَا الْيَوْمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ أَمَرَ اللهُ بِوَفَاءِ النَّذْرِ
وَنُهِينَا أَنْ نَصُومَ يَوْمَ النَّحْرِ فَأَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ
مِثْلَهُ لَا يَزِيدُ عَلَيْهِ

باب ٩٠٤ هَلْ يَدْخُلُ فِي الْأَيْمَانِ وَالنُّذُورِ

اللہ علیہ وسلم نے اس رسی کو اپنے دست مبارک سے کاٹ دیا
اور فرمایا کہ اسے اس کے ہاتھ سے پکڑ کر لے
جائے۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دے
رہے تھے تو دیکھا کہ ایک آدمی کھڑا ہے۔ اس کے بارے میں
دریافت کیا تو لوگوں نے بتایا کہ یہ ابو اسرائیل ہے۔ اس نے
نذر مانی ہے کہ کھڑا رہے گا۔ اور بیٹھے گا نہیں، دھوپ میں
رہے گا، کسی سے کلام نہ کرے گا اور روزے سے رہے گا۔
پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے کہو کہ بات
کرے، سایہ میں آئے، بیٹھے اور اپنا روزہ پورا کرے۔ اس کو
عبد الوہاب، ایوب، عکرمہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

جو کچھ دنوں کے روزے رکھنے کی نذر مانے اور ان میں
قربانی اور عید کا دن آ جائے

حکیم بن ابی حرہ اسلمی نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
سے سنا کہ ایک آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو ہمیشہ روزے رکھتا
تھا، کہ جب عید قربانی اور عید الفطر آئے تو کیا کرے؟ فرمایا کہ تمہارے
لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مقدسہ میں بہترین نمونہ ہے۔
آپ عید قربانی اور عید الفطر کو روزے نہیں رکھا کرتے تھے اور
نہ ان کے روزوں کو مناسب سمجھتے تھے۔

زیاد بن جبیر کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہما کے ساتھ تھا تو ایک آدمی نے ان سے سوال کرتے ہوئے
کہا کہ میں نے منت مانی ہے کہ زندگی بھر ہر منگل یا بدھ کا روزہ
رکھوں گا۔ اگر اس روز عید الاضحیٰ آ جائے تو کیا کروں؟ فرمایا کہ
اللہ تعالیٰ نے نذر پوری کرنے کا حکم فرمایا ہے اور ہمیں یوم نحر
کو روزہ رکھنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ اس نے دوبارہ پوچھا
تو آپ نے ایسا ہی فرمایا اور اس سے زیادہ کچھ نہ کہا۔

کیا قسم اور نذر میں زمین، بکریاں، کھیتی اور سامان داخل

الأرض والغنم والزروع والأمتعة۔ وقال ابن عمر قال عمر للنبي صلى الله عليه وسلم أصبت أرضا لم أصب مالا قط أنفس منه قال إن شئت حبست أصلها وتصدقت بها۔ وقال أبو طلحة للنبي صلى الله عليه وسلم أحب أموالي إلي بيرحاء لحائط له مستقبلة المسجد۔

سے۔
ابن عمر کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ مجھے ایک ایسی زمین ملی ہے جس سے عمدہ مال کبھی نہیں ملا۔ فرمایا کہ اگر تم چاہو تو اصل کو روک کر اس کی پیداوار خیرات کر دو۔ حضرت ابو طلحہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی کہ مجھے سب سے پسندیدہ مال بیرحاء ہے جو مسجد کے سامنے ہے۔

١٧١١ - حدثنا إسماعيل قال حدثني مالك عن ثور بن زيد الديلي عن أبي الغيث مولى ابن مطيع عن أبي هريرة قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم خيبر فلم نغنم ذهبا ولا فضة إلا الأموال والثياب والمتاع، فأهدى رجل من بني الضبيب يقال له رفاعة بن زيد لرسول الله صلى الله عليه وسلم غلاما يقال له مدعم، فوجه رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى وادي القرى حتى إذا كان بوادي القرى بينما مدعم يحط رحلا لرسول الله صلى الله عليه وسلم إذا سهم عائر فقتله، فقال الناس هنيئا له الجنة، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كلا والذي نفسي بيده إن الشملة التي أخذها يوم خيبر من المغانم لم تصبها المقاسم لتشتعل عليه نارا، فلما سمع ذلك الناس جاء رجل بشراك أو شراكين إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال شراك من نار أو شراكان من نار۔

ابوالغیث مولیٰ ابن مطیع کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ خیبر کے دن غنیمت میں سونا چاندی نہیں ملا بلکہ زمین، کپڑے اور سامان ملا تھا۔ چنانچہ بنی ضبیب کے ایک شخص رفاعہ بن زید نامی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک غلام ہدیہ کے طور پر پیش کیا جس کو مدعم کہا جاتا تھا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وادی القریٰ کی جانب روانہ ہو گئے۔ یہاں تک کہ جب وادی القریٰ میں پہنچ گئے تو مدعم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کجاوے کو اتار رہا تھا تو اسے ایک تیر آ کر لگا جس کے باعث وہ جاں بحق ہو گیا۔ لوگ کہنے لگے کہ اسے جنت مبارک ہو۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا ہرگز نہیں ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے جو چادر اس نے خیبر کے مال غنیمت سے بغیر تقسیم کے لی تھی وہ اس پر آگ بن کر بھڑک رہی ہوگی۔ جب لوگوں نے یہ بات سنی تو ایک آدمی ایک تسمہ یا دو تسمے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ آگ کا تسمہ یا آگ کے تسمے ہیں۔

باب كفارات الأيمان

قسموں کے کفارے۔

وقول الله تعالى: فكفارته إطعام عشرة مساكين۔ وما أمر النبي صلى الله عليه وسلم حين نزلت ففدية من صيام أو صدقة أو

ارشاد الٰہی ہے: پس اس کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔ سورۃ المائدہ، آیت ۸۹۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فدیہ میں روزے، خیرات اور قربانی کا حکم دیا۔ ابن عباس، عطاء

نُسُكٍ. وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَطَاءٍ وَعِكْرِمَةَ مَا كَانَ فِي الْقُرْآنِ أَوْ أَوْ فَصَاحِبُهُ بِالْخِيَارِ، وَقَدْ خَيَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَعْبًا فِي الْفِدْيَةِ۔

١٦١٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ أَتَيْتُهُ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ادْنُ فَدَنَوْتُ فَقَالَ أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ، قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ. وَأَخْبَرَنِي ابْنُ عَوْنٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ صِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، وَالنُّسُكُ شَاةٌ، وَالْمَسَاكِينُ سِتَّةٌ۔

بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى: قَدْ فَرَضَ اللهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ وَاللهُ مَوْلَاكُمْ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ. مَتَى تَجِبُ الْكَفَّارَةُ عَلَى الْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ۔

١٦١٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ فِيهِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكْتُ قَالَ مَا شَأْنُكَ، قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ. قَالَ تَسْتَطِيعُ تُعْتِقُ رَقَبَةً، قَالَ لَا. قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ، قَالَ لَا. قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا، قَالَ لَا. قَالَ اجْلِسْ، فَجَلَسَ، فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ الضَّخْمُ، قَالَ خُذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ، قَالَ أَعَلَى أَفْقَرَ مِنَّا، فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ، قَالَ أَطْعِمْهُ عِيَالَكَ۔

اور حکم سے متعلق ہے کہ قرآن کریم میں جہاں "او" کے ساتھ حکم ہے وہاں ایک چیز کا اختیار ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فدیہ میں حضرت کعب کو اختیار دیا تھا۔

عبدالرحمٰن بن ابو لیلیٰ کا بیان ہے کہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: قریب آؤ۔ میں نزدیک ہوا تو فرمایا: کیا یہ جوئیں تمہیں تکلیف دیتی ہیں؟ میں عرض گزار ہوا کہ ہاں۔ فرمایا کہ اس کا فدیہ روزے یا خیرات یا قربانی سے فدیہ دے دو۔ ابو شہاب کو ابن عون نے ایوب کے حوالے سے بتایا کہ تین دن کے روزے، بکری کی قربانی اور چھ مسکینوں کو کھانا۔

کفارہ ادا کرنا فرض ہے۔

بیشک اللہ نے تمہارے لیے تمہاری قسموں کا اتار مقرر فرما دیا اور اللہ تمہارا مولیٰ ہے اور اللہ تعالیٰ علم و حکمت والا ہے (سورۃ التحریم، آیت ۲) امیر اور غریب پر کفارہ کب واجب ہوتا ہے۔

حمید بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوا۔ میں تو ہلاک ہو گیا۔ فرمایا کہ تجھے کیا ہو گیا۔ عرض کی کہ میں نے رمضان میں اپنی بیوی سے صحبت کر لی۔ فرمایا کیا تم ایک گردن آزاد کر سکتے ہو؟ عرض گزار ہوا کہ نہیں۔ فرمایا کیا تم لگاتار دو مہینے کے روزے رکھ سکتے ہو؟ عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ عرض گزار ہوا کہ نہیں۔ فرمایا بیٹھ جاؤ۔ پس وہ بیٹھ گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجوروں کا ٹوکرا لایا گیا۔ العرق ایک قسم کا ٹوکرا ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ انہیں لے کر خیرات کر دو۔ عرض کی کیا اپنے سے زیادہ غریب کو؟ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کے دندان مبارک نظر آنے لگے۔ فرمایا کہ اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔

بَابٌ مَنْ أَعَانَ الْمُعْسِرَ فِي الْكَفَّارَةِ

١٦١٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكْتُ، فَقَالَ وَمَا ذَاكَ، قَالَ وَقَعْتُ بِأَهْلِي فِي رَمَضَانَ، قَالَ تَجِدُ رَقَبَةً، قَالَ لَا، قَالَ هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ، قَالَ لَا، قَالَ فَتَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا، قَالَ لَا، قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بِعَرَقٍ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ اذْهَبْ بِهٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ، قَالَ عَلَى أَحْوَجَ مِنَّا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَحْوَجُ مِنَّا ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ۔

جو کفارہ دینے میں کسی مفلس کی مدد کرے

حمید بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میں تو ہلاک ہو گیا۔ فرمایا کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ عرض کی کہ میں رمضان میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی کے پاس چلا گیا تھا۔ فرمایا تمہیں غلام آزاد کرنے کی توفیق ہے؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا کیا تم لگاتار دو مہینے کے روزے رکھ سکتے ہو؟ عرض گزار ہوا کہ نہیں۔ فرمایا کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کی طاقت رکھتے ہو؟ عرض کی کہ نہیں۔ پھر انصار سے ایک آدمی کھجوروں کا ٹوکرا لے کر حاضر ہوا۔ عرق ایک پیمانہ ہے جس میں کھجوریں ہوتی تھیں۔ آپ نے فرمایا اسے لے جاؤ اور صدقہ کر دو۔ عرض کی یا رسول اللہ! کیا اپنے سے زیادہ محتاج پر؟ قسم ہے اس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے ان دونوں پتھریلے میدانوں کے درمیان کوئی گھر والا ہم سے زیادہ محتاج نہیں۔ فرمایا جاؤ اور اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔

بَابٌ يُعْطِي فِي الْكَفَّارَةِ عَشَرَةَ مَسَاكِينَ قَرِيبًا كَانَ أَوْ بَعِيدًا

١٦١٥۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكْتُ قَالَ وَمَا شَأْنُكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ، قَالَ هَلْ تَجِدُ مَا تُعْتِقُ رَقَبَةً، قَالَ لَا، قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ، قَالَ لَا، قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا، قَالَ لَا أَجِدُ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ، فَقَالَ أَعَلَى أَفْقَرَ مِنَّا، مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَفْقَرُ مِنَّا، ثُمَّ قَالَ خُذْهُ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ۔

کفارے میں دس مسکینوں کو دیا جائے خواہ قریبی ہوں یا دور کے

حمید نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میں ہلاک ہو گیا۔ فرمایا کیا بات ہے؟ عرض کی کہ میں رمضان میں اپنی بیوی کے پاس چلا گیا۔ فرمایا کیا تمہیں غلام آزاد کرنے کی توفیق ہے؟ عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا کیا تم لگاتار دو مہینے کے روزے رکھ سکتے ہو؟ عرض گزار ہوا کہ نہیں۔ فرمایا کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کی طاقت رکھتے ہو؟ عرض کی کہ یہ بھی نہیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجوروں کا ایک ٹوکرا لایا گیا۔ فرمایا کہ انہیں لے جاؤ اور صدقہ کر دو۔ عرض گزار ہوا کہ کیا اپنے سے زیادہ محتاجوں پر؟ ان دونوں پتھریلے میدانوں کے درمیان ہم سے زیادہ محتاج کوئی نہیں۔ پھر فرمایا کہ انہیں لے جاؤ اور اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔

بَابُ ١٢ صَاعِ الْمَدِينَةِ وَمُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَرَكَتِهِ وَمَا تَوَارَثَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذٰلِكَ قَرْنًا بَعْدَ قَرْنٍ۔

١٩١٦۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ حَدَّثَنَا الْجُعَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: كَانَ الصَّاعُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُدًّا وَثُلُثًا بِمُدِّكُمُ الْيَوْمَ فَزِيدَ فِيهِ فِي زَمَنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ۔

١٩١٧۔ حَدَّثَنَا مُنْذِرُ بْنُ الْوَلِيدِ الْجَارُودِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ وَهُوَ سَلْمٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِي زَكَاةَ رَمَضَانَ بِمُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُدِّ الْأَوَّلِ، وَفِي كَفَّارَةِ الْيَمِينِ بِمُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ قَالَ أَبُو قُتَيْبَةَ قَالَ لَنَا مَالِكٌ: مُدُّنَا أَعْظَمُ مِنْ مُدِّكُمْ، وَلَا نَرَى الْفَضْلَ إِلَّا فِي مُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ وَقَالَ لِي مَالِكٌ: لَوْ جَاءَكُمْ أَمِيرٌ فَضَرَبَ مُدًّا أَصْغَرَ مِنْ مُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تُعْطُونَ؟ قُلْتُ: كُنَّا نُعْطِي بِمُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَفَلَا تَرَى أَنَّ الْأَمْرَ إِنَّمَا يَعُودُ إِلَى مُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

١٩١٨۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مِكْيَالِهِمْ وَصَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ۔

بَابُ ١٣ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ، وَأَيُّ الرِّقَابِ أَزْكٰى۔

١٩١٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي غَسَّانَ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ

صاع اور مُد کا بیان

صاع اور مُد میں برکت مدینہ منورہ میں نسلاً بعد نسلٍ منتقل ہوتی آئی ہے۔

جعید بن عبدالرحمٰن نے حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں صاع ایک مُد اور تہائی کے برابر ہوتا تھا یعنی پھر اس میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کے زمانے میں اضافہ کیا گیا۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما رمضان المبارک کی زکوٰۃ یعنی صدقہ فطر ابھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مُد سے ادا کرتے تھے یعنی پہلے مُد سے اور قسم کا کفارہ بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مُد سے ادا فرماتے۔ ابوقتیبہ کا بیان ہے کہ ہم سے امام مالک نے فرمایا کہ ہمارا مُد آپ کے مُد سے بڑا ہے اور ہم فضیلت نہیں دیکھتے مگر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مُد میں اور امام مالک نے فرمایا اگر کوئی حاکم تمہارے پاس آئے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مُد سے کم مُد مقرر کر دے تو تم کس کے ساتھ ادائیگی کرو گے میں نے جواب دیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مُد کے ساتھ ادائیگی کریں گے۔ انہوں نے فرمایا کہ آپ دیکھتے نہیں کہ آخر بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مُد ہی پر جا ٹھہرتی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! انہیں برکت دے ان کے پیمانوں میں، ان کے صاع میں اور ان کے مُدوں میں۔

غلام آزاد کرنا

اور کس قسم کا غلام آزاد کرنا بہتر ہے۔

سعید بن مرجانہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی مسلمان غلام یا لونڈی کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ

عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَرْجَانَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ. مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً أَعْتَقَ اللهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنَ النَّارِ حَتَّى فَرْجَهُ بِفَرْجِهِ ؂

بَابُ ۹۱۴ عِتْقِ الْمُدَبَّرِ وَأُمِّ الْوَلَدِ وَالْمُكَاتَبِ فِي الْكَفَّارَةِ وَعِتْقِ وَلَدِ الزِّنَا وَقَالَ طَاوُسٌ يُجْزِئُ الْمُدَبَّرُ وَأُمُّ الْوَلَدِ ؂

۱۶۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ دَبَّرَ مَمْلُوكًا لَهُ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ النَّحَّامِ بِثَمَانِمِائَةِ دِرْهَمٍ فَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ عَبْدًا قِبْطِيًّا مَاتَ عَامَ أَوَّلَ ؂

بَابُ ۹۱۵ إِذَا أَعْتَقَ فِي الْكَفَّارَةِ لِمَنْ يَكُونُ وَلَاؤُهُ ؂

۱۶۲۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ فَاشْتَرَطُوا عَلَيْهَا الْوَلَاءَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيهَا إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ ؂

بَابُ ۹۱۶ الْاِسْتِثْنَاءِ فِي الْأَيْمَانِ ؂

۱۶۲۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ أَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ وَاللهِ لَا أَحْمِلُكُمْ مَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ ثُمَّ لَبِثْنَا مَا شَاءَ اللهُ فَأُتِيَ بِإِبِلٍ فَأَمَرَ لَنَا بِثَلَاثَةِ ذَوْدٍ فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ

اس کے ہر عضو کے بدلے اس کے ہر عضو کو جہنم کی آگ سے بچائے گا یہاں تک کہ اس کی شرمگاہ کے بدلے اس کی شرمگاہ کو بچائے گا۔

کفارے میں مدبر، ام ولد، مکاتب اور ولد الزنا کو آزاد کرنا

طاؤس کا قول ہے کہ مدبر اور ام الولد بھی کافی ہو سکتے ہیں۔

ابو النعمان، حماد بن زید، عمرو نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک انصاری نے اپنے کسی غلام کو مدبر کیا اور اس کے پاس اس کے سوا اور مال نہ تھا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچی تو فرمایا: اسے مجھ سے کون خریدتا ہے؟ پس نعیم بن نحام نے اسے آٹھ سو درہم میں خرید لیا۔ پس میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ قبطی غلام تھا اور پہلے سال ہی مر گیا تھا۔

کفارے میں غلام آزاد کیا تو ولاء کس کو ملے گی

سلیمان بن حرب، شعبہ، حکم، ابراہیم، اسود نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ارادہ کیا کہ بریرہ کو خرید لیں لیکن مالکوں نے ولاء کی شرط لگائی۔ پس میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا کہ اسے خرید لو کیونکہ ولاء اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے۔

قسم میں ان شاء اللہ تعالیٰ کہنا

قتیبہ بن سعید، حماد، غیلان بن جریر، ابو بردہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں اشعریوں کی ایک جماعت کے ساتھ سواری مانگنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا: خدا کی قسم میں تمہیں سواری نہیں دوں گا اور نہ میرے پاس سواری ہے جس پر تمہیں سوار کروں۔ پھر جب تک خدا نے چاہا ہم ٹھہرے رہے، پھر آپ کی خدمت میں اونٹ پیش کیے گئے تو آپ نے ہمیں تین اونٹ دینے کا حکم فرمایا۔ جب ہم چلے گئے تو ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں برکت نہیں

لَا يُبَارِكُ اللَّهُ لَنَا أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهُ فَحَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا فَحَمَلَنَا، فَقَالَ أَبُو مُوسَى، فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ: مَا أَنَا حَمَلْتُكُمْ بَلِ اللَّهُ حَمَلَكُمْ إِنِّي وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ.

١٩٢٣. حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَقَالَ إِلَّا كَفَّرْتُ يَمِينِي وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ أَوْ أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفَّرْتُ.

١٩٢٤. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ عَنْ طَاوُسٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ: لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى تِسْعِينَ امْرَأَةً كُلٌّ تَلِدُ غُلَامًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ. قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي الْمَلَكَ. قُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَنَسِيَ فَطَافَ بِهِنَّ فَلَمْ تَأْتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ بِوَلَدٍ إِلَّا وَاحِدَةٌ بِشِقِّ غُلَامٍ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَرْوِيهِ قَالَ: لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمْ يَحْنَثْ وَكَانَ دَرَكًا فِي حَاجَتِهِ، وَقَالَ مَرَّةً قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوِ اسْتَثْنَى. وَحَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ.

بَابُ الْكَفَّارَةِ قَبْلَ الْحِنْثِ وَبَعْدَهُ

١٩٢٥. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ الْقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ هَذَا الْحَيِّ مِنْ جَرْمٍ إِخَاءٌ وَمَعْرُوفٌ قَالَ فَقُدِّمَ طَعَامٌ قَالَ وَقُدِّمَ فِي طَعَامِهِ لَحْمُ دَجَاجٍ قَالَ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمِ اللَّهِ أَحْمَرُ كَأَنَّهُ مَوْلًى

دیا۔ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں سواریاں مانگنے کے لئے حاضر ہوئے تھے تو آپ نے قسم کھائی تھی کہ ہمیں سواری نہیں دیں گے، پھر آپ نے ہمیں سواریاں دی ہیں۔ حضرت ابو موسیٰ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو یہ بات یاد دلائی تو فرمایا کہ میں نے تمہیں سواریاں نہیں دیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے دی ہیں۔ بخدا اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو جب کسی بات پر قسم کھاؤں گا پھر بھلائی اس کے غیر میں دیکھوں تو اپنی قسم کا کفارہ دے کر اس کی طرف چلا جاؤں گا۔

ابو النعمان نے حماد سے روایت کی ہے کہ حضور نے فرمایا مگر میں اپنی قسم کا کفارہ ادا کروں گا اور اس بہتر کام کی طرف آ جاؤں گا جس میں بھلائی ہو یا بہتر کام کی طرف آ جاؤں گا اور پھر اپنی قسم کا کفارہ دوں گا۔

طاؤس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ آج رات میں اپنی نوے بیویوں کے پاس جاؤں گا، ہر ایک لڑکا جنے گی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا۔ پس ایک ساتھی نے اُن سے کہا۔ سفیان راوی کا بیان ہے کہ فرشتے نے کہا۔ ان شاء اللہ کہیے۔ مگر یہ بھول گئے۔ پھر اپنی تمام بیویوں کے پاس گئے مگر صرف ایک کے گھر لڑکا ہوا اور وہ بھی نامکمل۔ حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ اگر وہ ان شاء اللہ کہتے تو قسم نہ ٹوٹتی اور ان کی مراد بھی پوری ہو جاتی۔ ایک مرتبہ یوں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ ان شاء اللہ کہتے۔ ابو الزناد نے بھی اعرج سے حدیث ابو ہریرہ کے مانند روایت کی ہے۔

قسم توڑنے سے پہلے اور اس کے بعد کفارہ دینا

زہدم جرمی کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے اور ان کے اور قبیلہ جرم کے درمیان دوستی اور بھائی چارے کے تعلقات تھے۔ چنانچہ ان کے سامنے کھانا لگایا گیا اور کھانے میں مرغی کا گوشت بھی تھا۔ مجلس میں ایک شخص تیم اللہ میں سے تھا جس کا رنگ سرخ اور آزاد کردہ غلام معلوم ہوتا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ کھانے کے نزدیک نہ گیا۔ حضرت ابو موسیٰ نے اس

قال زهدم يحدثه قال كنا عند أبي موسى ... ادن فإني قد
رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يأكل منه
فقال إني رأيته يأكل شيئا فقذرته فحلفت أن
لا أطعمه أبدا، فقال ادن أخبرك عن ذلك
أتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم في رهط
من الأشعريين أستحمله وهو يقسم نعما من
نعم الصدقة قال أيوب أحسبه قال وهو غضبان
قال، والله لا أحملكم وما عندي ما أحملكم
قال فانطلقنا فأتي رسول الله صلى الله عليه وسلم
بنهب إبل فقيل، أين هؤلاء الأشعريون فأتينا
فأمر لنا بخمس ذود غر الذرى، فاندفعنا فقلت
لأصحابي، أتينا رسول الله صلى الله عليه
وسلم نستحمله فحلف أن لا يحملنا، ثم أرسل
إلينا فحملنا، نسي رسول الله صلى الله عليه وسلم
يمينه والله لئن تغفلنا رسول الله صلى الله عليه وسلم
يمينه لا نفلح أبدا ارجعوا بنا إلى رسول الله صلى الله
عليه وسلم فلنذكره يمينه، فرجعنا فقلنا يا رسول
الله أتيناك نستحملك فحلفت أن لا تحملنا ثم
حملتنا فظننا أو فعرفنا أنك نسيت يمينك قال
انطلقوا فإنما حملكم الله إني والله إن شاء الله لا
أحلف على يمين فأرى غيرها خيرا منها إلا أتيت
الذي هو خير وتحللتها. تابعه حماد بن زيد
عن أيوب عن أبي قلابة والقاسم بن عاصم الكليبي

١٦٢٦ - حدثنا قتيبة حدثنا عبد الوهاب
عن أيوب عن أبي قلابة والقاسم التميمي عن
زهدم بهذا۔

١٦٢٧ - حدثنا أبو معمر حدثنا عبد الوارث
حدثنا أيوب عن القاسم عن زهدم بهذا۔

١٦٢٨ - حدثني محمد بن عبد الله حدثنا

[illegible]

[illegible]

عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ بْنِ فَارِسٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ تَابَعَهُ أَشْهَلُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ وَتَابَعَهُ يُونُسُ وَسِمَاكُ بْنُ عَطِيَّةَ وَسِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ وَحُمَيْدٌ وَقَتَادَةُ وَمَنْصُورٌ وَهِشَامٌ وَالرَّبِيعُ۔

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امارت طلب نہ کرو کیونکہ اگر یہ تمہیں بغیر مانگے دی گئی تو تمہاری مدد کی جائے گی اور تمہیں مانگنے پر دی گئی تو تمہیں اسی کے سپرد کر دیا جائے گا۔ نیز جب تم قسم کھاؤ پھر بھلائی اس کے غیر میں دیکھو تو اسی جانب جاؤ جس میں بھلائی ہے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دو۔ اشہل نے بھی ابن عون سے اسی طرح روایت کی ہے۔ نیز اسی طرح یونس اور سماک بن عطیہ اور سماک بن حرب اور حمید، قتادہ، منصور، ہشام اور ربیع نے روایت کی ہے۔

كِتَابُ الْفَرَائِضِ

میراث کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

دین کا نصف حصہ ہے۔

بَابُ ١ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى: يُوصِيكُمُ

اللّٰهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ فَإِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ فَإِنْ كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ لَا تَدْرُونَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا فَرِيضَةً مِنَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُنَّ وَلَدٌ فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِينَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ وَلَدٌ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ

ارشاد باری ہے۔ اللہ تمہیں حکم دیتا ہے تمہاری اولاد کے بارے میں بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں کے برابر ہے پھر اگر نری لڑکیاں ہوں اگرچہ دو سے اوپر تو ان کو ترکہ کی دو تہائی اور اگر ایک لڑکی ہو تو اس کا آدھا اور میت کے ماں باپ کو ہر ایک کو اس کے ترکہ سے چھٹا اگر میت کے اولاد ہو پھر اگر اس کی اولاد نہ ہو اور ماں باپ چھوڑے تو ماں کا تہائی پھر اگر اس کے کئی بہن بھائی ہوں تو ماں کا چھٹا بعد اس وصیت کے جو کر گیا اور دین کے۔ تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے تم کیا جانو کہ ان میں کون تمہارے زیادہ کام آئے گا۔ یہ حصہ باندھا ہوا ہے اللہ کی طرف سے بے شک اللہ علم والا حکمت والا ہے اور تمہاری بیبیاں جو چھوڑ جائیں اس میں سے تمہیں آدھا ہے اگر ان کی اولاد نہ ہو پھر اگر ان کی اولاد ہو تو ان کے ترکہ میں سے تمہیں چوتھائی ہے جو وصیت وہ کر گئیں اور دین نکال کر اور تمہارے ترکہ میں عورتوں کا چوتھائی ہے اگر تمہارے اولاد نہ ہو پھر اگر تمہارے اولاد ہو تو ان کا تمہارے ترکہ میں سے آٹھواں جو وصیت تم کر جاؤ اور دین نکال کر اور اگر کسی ایسے مرد یا عورت کا ترکہ بٹتا ہو جس نے ماں باپ اولاد کچھ نہ چھوڑے اور ماں کی طرف سے اس کا بھائی یا بہن ہے

كَلٰلَةً أَوِ امْرَأَةٌ وَّلَهٗٓ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ
مِّنْهُمَا السُّدُسُ فَإِنْ كَانُوْٓا أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ
شُرَكَآءُ فِي الثُّلُثِ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ
أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَآرٍّ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ
عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ۔

١٦٢٩۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ مَرِضْتُ فَعَادَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَهُمَا مَاشِيَانِ
فَأَتَانِيْ وَقَدْ أُغْمِيَ عَلَيَّ فَتَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَبَّ عَلَيَّ وَضُوْءَهٗ فَأَفَقْتُ فَقُلْتُ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ أَصْنَعُ فِيْ مَالِيْ، كَيْفَ أَقْضِيْ فِيْ
مَالِيْ، فَلَمْ يُجِبْنِيْ بِشَيْءٍ حَتّٰى نَزَلَتْ آيَةُ الْمَوَارِيْثِ۔

باب ٩١٩ تَعْلِيْمِ الْفَرَائِضِ۔ وَقَالَ
عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ تَعَلَّمُوْا قَبْلَ الظَّانِّيْنَ
يَعْنِي الَّذِيْنَ يَتَكَلَّمُوْنَ بِالظَّنِّ۔

١٦٣٠۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ
حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ
أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيْثِ وَلَا
تَجَسَّسُوْا وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا
وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا۔

باب ٩٢٠ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ۔

١٦٣١۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ
عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ وَالْعَبَّاسَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ
أَتَيَا أَبَا بَكْرٍ يَلْتَمِسَانِ مِيْرَاثَهُمَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمَا حِيْنَئِذٍ يَطْلُبَانِ

تو ان میں سے ہر ایک کو چھٹا حصہ ملے گا اور اگر وہ بہن بھائی ایک سے زیادہ ہوں تو تہائی میں سب شریک ہیں، میت کی وصیت اور قرض نکال کر جس میں اس نے نقصان نہ پہنچایا۔ یہ اللہ کا حکم ہے اور اللہ علم والا حلم والا ہے (سورۃ النساء آیت ۱۲)

محمد بن منکدر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا کہ میں بیمار پڑا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر دونوں حضرات میری عیادت کے لیے پیدل تشریف لائے جبکہ میں بیہوشی کی حالت میں تھا پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور اپنے وضو کا پانی مجھ پر چھڑکا تب مجھے افاقہ ہوا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ میں اپنے مال کا کیا کروں، میں اپنے مال کا فیصلہ کس طرح کروں۔ آپ نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا یہاں تک کہ میراث کی آیت۔

علم میراث حاصل کرنا

حضرت عقبہ بن عامر کا ارشاد ہے کہ گمان کرنے سے پہلے علم حاصل کر لیا کرو یعنی ان لوگوں سے پہلے جو گمان سے باتیں کرتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گمان سے بچتے رہو کیونکہ گمان سب سے جھوٹی بات ہے اور کسی کی برائیاں تلاش نہ کرو، کسی کی جاسوسی نہ کرو، کسی سے بغض و حسد نہ رکھو اور کسی سے تعلقات منقطع نہ کرو بلکہ اے اللہ کے بندو بھائی بھائی ہو جاؤ۔

حضور نے فرمایا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں، جو ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ حضرت فاطمہ اور حضرت عباس علیہما السلام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی میراث لینے حضرت ابوبکر کے پاس گئے اور وہ دونوں فدک کی زمین اور خیبر کی زمین سے اپنا حصہ مانگتے تھے۔ حضرت ابوبکر نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے

أَرْضَيْهِمَا مِنْ فَدَكٍ وَسَهْمَهُمَا مِنْ خَيْبَرَ، فَقَالَ لَهُمَا أَبُو بَكْرٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا نُوْرَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ هٰذَا الْمَالِ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللّٰهِ لَا أَدَعُ أَمْرًا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهُ فِيهِ إِلَّا صَنَعْتُهُ، قَالَ فَهَجَرَتْهُ فَاطِمَةُ فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتّٰى مَاتَتْ ؛

١٦٣٢۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ ؛

١٦٣٣۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ذَكَرَ لِي مِنْ حَدِيثِهِ ذٰلِكَ فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ انْطَلَقْتُ حَتّٰى أَدْخُلَ عَلٰى عُمَرَ فَأَتَاهُ حَاجِبُهُ يَرْفَأُ فَقَالَ: هَلْ لَكَ فِي عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ؟ قَالَ نَعَمْ، فَأَذِنَ لَهُمْ. ثُمَّ قَالَ هَلْ لَكَ فِي عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ؟ قَالَ نَعَمْ. قَالَ عَبَّاسٌ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هٰذَا. قَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ، يُرِيدُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهُ، فَقَالَ الرَّهْطُ قَدْ قَالَ ذٰلِكَ، فَأَقْبَلَ عَلٰى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ: هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِكَ؟ قَالَا قَدْ قَالَ ذٰلِكَ. قَالَ عُمَرُ فَإِنِّي أُحَدِّثُكُمْ عَنْ هٰذَا الْأَمْرِ، إِنَّ اللّٰهَ قَدْ كَانَ خَصَّ رَسُولَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہوئے سنا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا بلکہ جو ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہوتا ہے بیشک آل محمد بھی اس مال سے کھائیں گے۔ حضرت ابوبکر نے کہا کہ خدا کی قسم میں کوئی کام نہیں چھوڑوں گا بلکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جس طرح کرتے ہوئے دیکھا اسی طرح کروں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت فاطمہ نے ان سے ترک تعلق کر لیا اور آخری وقت تک کلام نہیں کیا۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہمارا کوئی وارث نہیں، جو ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔

ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے مالک بن اوس بن حدثان نے بتایا جبکہ اس کی حدیث مجھے محمد بن جبیر بن مطعم بتا چکا تھا

تو میں چلا گیا یہاں تک کہ ان کے پاس حاضر ہوا اور ان سے پوچھا انہوں نے فرمایا کہ میں گیا یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان کا دربان یرفا آیا اور عرض گزار ہوا کہ حضرت عثمان، حضرت عبد الرحمن، حضرت زبیر اور حضرت سعد بن ابی وقاص کو آنے کی اجازت ہے؟ فرمایا ہاں۔ پھر کہا کہ آپ حضرت علی اور حضرت عباس کو آنے کی اجازت دیتے ہیں؟ فرمایا ہاں۔ حضرت عباس نے کہا، اے امیر المومنین! میرے اور ان کے درمیان فیصلہ کر دیجئے۔ فرمایا میں تمہیں اس خدا کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں، کیا آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، جو ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔ اس سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اپنی ذات مراد تھی۔ گروہ نے کہا کہ آپ نے یہی فرمایا ہے۔ پھر آپ نے حضرت علی اور حضرت عباس کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا کیا آپ دونوں حضرات جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے؟ دونوں حضرات نے کہا کہ آپ نے یہی فرمایا ہے۔ حضرت عمر نے کہا کہ میں آپ حضرات کو اس بارے میں بتاتا ہوں کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس مال کے ساتھ مخصوص فرمایا تھا جبکہ خصوصیت

فِي هَذَا الْفَيْءِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ أَحَدًا غَيْرَهُ فَقَالَ
﴿مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ﴾ إِلَى قَوْلِهِ
﴿قَدِيرٌ﴾ فَكَانَتْ هَذِهِ خَالِصَةً لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ. وَاللَّهِ مَا احْتَازَهَا دُونَكُمْ وَلَا اسْتَأْثَرَ بِهَا
عَلَيْكُمْ قَدْ أَعْطَاكُمُوهَا وَبَثَّهَا فِيكُمْ حَتَّى بَقِيَ مِنْهَا
هَذَا الْمَالُ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ
عَلَى أَهْلِهِ مِنْ هَذَا الْمَالِ نَفَقَةَ سَنَتِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ
مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلَ مَالِ اللَّهِ فَعَمِلَ بِذَلِكَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَاتَهُ أَنْشُدُكُمْ
بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُونَ ذَلِكَ؟ قَالُوا نَعَمْ. ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ
وَعَبَّاسٍ أَنْشُدُكُمَا بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمَانِ ذَلِكَ؟
قَالَا نَعَمْ. فَتَوَفَّى اللَّهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَبَضَهَا أَبُو بَكْرٍ فَعَمِلَ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ثُمَّ تَوَفَّى اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ أَنَا وَلِيُّ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَبَضْتُهَا
سَنَتَيْنِ أَعْمَلُ فِيهَا بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ ثُمَّ جِئْتُمَانِي وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ
وَأَمْرُكُمَا جَمِيعٌ جِئْتَنِي تَسْأَلُنِي نَصِيبَكَ مِنِ ابْنِ
أَخِيكَ وَأَتَانِي هَذَا يَسْأَلُنِي نَصِيبَ امْرَأَتِهِ مِنْ
أَبِيهَا فَقُلْتُ إِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِذَلِكَ
فَتَلْتَمِسَانِ مِنِّي قَضَاءً غَيْرَ ذَلِكَ فَوَاللَّهِ الَّذِي
بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ لَا أَقْضِي فِيهَا قَضَاءً
غَيْرَ ذَلِكَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ. فَإِنْ عَجَزْتُمَا
عَنْهَا فَادْفَعَاهَا إِلَيَّ فَأَنَا أَكْفِيكُمَاهَا.

۲۲۱۳. حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِي
دِينَارًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَمَؤُونَةِ عَامِلِي

کسی اور کو اس سے نہیں نوازا [illegible]

[illegible]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے وارث ایک دینار بھی تقسیم نہیں کریں گے بلکہ جو کچھ میں چھوڑ جاؤں اس میں سے میری بیویوں کا خرچہ اور میرے عامل کی اجرت کے بعد صدقہ ہے

فَهُوَ صَدَقَةٌ ۔

۱۶۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَدْنَ أَنْ يَبْعَثْنَ عُثْمَانَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ يَسْأَلْنَهُ مِيْرَاثَهُنَّ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَلَيْسَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ ۔

بَابُ ۹۲۱ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ ۔

۱۶۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ وَلَمْ يَتْرُكْ وَفَاءً فَعَلَيْنَا قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ ۔

بَابُ ۹۲۲ مِيْرَاثِ الْوَلَدِ مِنْ أَبِيْهِ وَأُمِّهِ

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ إِذَا تَرَكَ رَجُلٌ أَوِ امْرَأَةٌ بِنْتًا فَلَهَا النِّصْفُ وَإِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ أَوْ أَكْثَرَ فَلَهُنَّ الثُّلُثَانِ وَإِنْ كَانَ مَعَهُنَّ ذَكَرٌ بُدِئَ بِمَنْ شَرِكَهُمْ فَيُؤْتَى فَرِيْضَتَهُ فَمَا بَقِيَ فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ ۔

۱۶۳۷۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ ۔

بَابُ ۹۲۳ مِيْرَاثِ الْبَنَاتِ ۔

۱۶۳۸۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي

وہ صدقہ ہے۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جب وصال ہو گیا تو آپ کی ازواج مطہرات نے ارادہ کیا کہ حضرت عثمان کو حضرت ابو بکر کے پاس میراث کا سوال کرنے کیلئے بھیجیں تو حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہم جو چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔

حضور نے فرمایا کہ جو شخص مال چھوڑے وہ اس کے گھر والوں کا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہوں پس جو شخص مر جائے اور اس کے اوپر قرض ہو لیکن ادا کرنے کے لئے کچھ نہ چھوڑا ہو تو اس کا ادا کرنا ہمارے ذمہ ہے اور جو مال چھوڑ دے وہ اس کے وارثوں کا ہے۔

ماں باپ کی طرف سے بیٹے کی میراث

زید بن ثابت کا قول ہے کہ جب کوئی مرد یا عورت بیٹی چھوڑے تو اس کے لئے نصف اور اگر وہ دو یا زیادہ ہوں تو ان کے لئے دو تہائی اور اگر ان کے ساتھ بیٹا بھی ہو تو دوسرے شرکاء کو دے کر باقی مال مرد کو عورت سے دگنا دیا جائے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میراث اس کے حق دار لوگوں کو پہنچا دو اور جو باقی بچے تو سب سے قریبی مرد کے لئے ہے۔

بیٹیوں کی میراث

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں مکہ مکرمہ میں بیمار پڑ گیا اور موت کے منہ میں جا پہنچا تو نبی کریم

وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: مَرِضْتُ بِمَكَّةَ مَرَضًا
فَأَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ، فَأَتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّ لِي مَالًا
كَثِيرًا، وَلَيْسَ يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَتِي، أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ
مَالِي؟ قَالَ: لَا. قَالَ قُلْتُ: فَالشَّطْرُ؟ قَالَ: لَا. قُلْتُ:
الثُّلُثُ؟ قَالَ: الثُّلُثُ كَبِيرٌ، إِنَّكَ إِنْ تَرَكْتَ وَلَدَكَ
أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَتْرُكَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ،
وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً إِلَّا أُجِرْتَ عَلَيْهَا، حَتَّى اللُّقْمَةَ
تَرْفَعُهَا إِلَى فِي امْرَأَتِكَ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ،
أَأُخَلَّفُ عَنْ هِجْرَتِي؟ فَقَالَ: لَنْ تُخَلَّفَ بَعْدِي
فَتَعْمَلَ عَمَلًا تُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ
رِفْعَةً وَدَرَجَةً، وَلَعَلَّ أَنْ تُخَلَّفَ بَعْدِي حَتَّى
يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ، لَكِنِ
الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ، يَرْثِي لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ. قَالَ سُفْيَانُ: وَسَعْدُ
بْنُ خَوْلَةَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ.

١٦٢٩ - حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ
حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ شَيْبَانُ عَنْ أَشْعَثَ عَنِ
الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: أَتَانَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ
بِالْيَمَنِ مُعَلِّمًا وَأَمِيرًا، فَسَأَلْنَاهُ عَنْ رَجُلٍ تُوُفِّيَ
وَتَرَكَ ابْنَتَهُ وَأُخْتَهُ، فَأَعْطَى الِابْنَةَ النِّصْفَ
وَالْأُخْتَ النِّصْفَ.

بَابُ ١٢٣ مِيرَاثِ ابْنِ الِابْنِ إِذَا لَمْ
يَكُنِ ابْنٌ. وَقَالَ زَيْدٌ: وَلَدُ الْأَبْنَاءِ بِمَنْزِلَةِ
الْوَلَدِ إِذَا لَمْ يَكُنْ دُونَهُمْ وَلَدٌ، ذَكَرُهُمْ كَذَكَرِهِمْ
وَأُنْثَاهُمْ كَأُنْثَاهُمْ، يَرِثُونَ كَمَا يَرِثُونَ، وَيَحْجُبُونَ
كَمَا يَحْجُبُونَ، وَلَا يَرِثُ وَلَدُ الِابْنِ مَعَ الِابْنِ.

١٦٣٠ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا
وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری عیادت کے لئے تشریف لائے۔ میں
عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میرے پاس بہت مال ہے اور ایک بیٹی
کے سوا میرا کوئی وارث نہیں، تو کیا میں اپنا دو تہائی مال خیرات کر دوں؟
فرمایا کہ نہیں۔ میں عرض گزار ہوا کہ نصف؟ فرمایا کہ نہیں۔ میں نے
عرض کی کہ تہائی؟ فرمایا: تہائی بھی زیادہ ہے۔ اگر تم اپنی اولاد
کو مالدار چھوڑ جاؤ تو یہ انہیں مفلس چھوڑ جانے سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں
کے آگے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ اور تم جو کچھ اُن پر خرچ کرو گے اس کا
اجر ملے گا، یہاں تک کہ جو لقمہ اپنی بیوی کے منہ میں دو اس کا بھی۔
پھر میں عرض گزار ہوا کہ کیا میں ہجرت سے پیچھے رہ جاؤں گا؟ فرمایا کہ تم پیچھے
نہیں چھوڑے جاؤ گے اور جو بھی کام اللہ کی رضا چاہتے ہوئے
کرو گے تو اس کے باعث تمہارے درجہ و منزلت اور مرتبہ میں
اضافہ ہوگا اور میرے بعد تم زندہ رہو گے یہاں تک کہ تم سے نفع اٹھائیں
گے کچھ لوگ اور بعض نقصان اٹھائیں گے۔ لیکن افسوس ہے سعد بن خولہ
کا جن پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو افسوس ہوا کہ اُن کا
مکہ مکرمہ میں وصال ہوگیا تھا۔ سفیان نے کہا کہ سعد بن خولہ بنی عامر
بن لؤی کے ایک فرد تھے۔

اسود بن یزید کا بیان ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ
تعالیٰ عنہ ہمارے پاس یمن میں معلم اور امیر بن کر تشریف لائے تو
ہم نے اُن سے ایک ایسے متوفی کے بارے میں پوچھا
جس نے ایک بیٹی اور ایک بہن پیچھے چھوڑی تو
انہوں نے آدھا مال بیٹی کو اور آدھا بہن کو
دیا۔

پوتے کی میراث جبکہ بیٹا نہ ہو

زید بن ثابت کا قول ہے کہ بیٹے کی اولاد بیٹے کے حکم میں ہے جبکہ اُن کے
سوا اولاد نہ ہو پس ان کے مرد بیٹوں کی طرح اور عورتیں بیٹیوں کی طرح ہیں
اور یہ اسی طرح ترکہ پاتے ہیں جیسے وہ اور اسی طرح محروم
کرتے ہیں جیسے وہ، اور بیٹے کی موجودگی میں پوتا وارث نہیں ہوگا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میراث

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ.

بَابُ ٩٢٥ مِيرَاثِ ابْنَةِ ابْنٍ مَعَ ابْنَةٍ.

١٦٢١ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو قَيْسٍ سَمِعْتُ هُزَيْلَ بْنَ شُرَحْبِيلَ قَالَ سُئِلَ أَبُو مُوسَى عَنِ ابْنَةٍ وَابْنَةِ ابْنٍ وَأُخْتٍ فَقَالَ لِلابْنَةِ النِّصْفُ وَلِلأُخْتِ النِّصْفُ وَأْتِ ابْنَ مَسْعُودٍ فَسَيُتَابِعُنِي فَسُئِلَ ابْنُ مَسْعُودٍ وَأُخْبِرَ بِقَوْلِ أَبِي مُوسَى فَقَالَ لَقَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ، أَقْضِي فِيهَا بِمَا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلابْنَةِ النِّصْفُ وَلِابْنَةِ ابْنٍ السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ وَمَا بَقِيَ فَلِلأُخْتِ. فَأَتَيْنَا أَبَا مُوسَى فَأَخْبَرْنَاهُ بِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ لَا تَسْأَلُونِي مَا دَامَ هٰذَا الْحَبْرُ فِيكُمْ.

بَابُ ٩٢٦ مِيرَاثِ الْجَدِّ مَعَ الْأَبِ وَالْإِخْوَةِ.

وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ الزُّبَيْرِ الْجَدُّ أَبٌ وَقَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَا بَنِي آدَمَ وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَائِي إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ. وَلَمْ يُذْكَرْ أَنَّ أَحَدًا خَالَفَ أَبَا بَكْرٍ فِي زَمَانِهِ وَأَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَافِرُونَ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَرِثُنِي ابْنُ ابْنِي دُونَ إِخْوَتِي وَلَا أَرِثُ أَنَا ابْنَ ابْنِي. وَيُذْكَرُ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَزَيْدٍ أَقَاوِيلُ مُخْتَلِفَةٌ.

١٦٢٢ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَلِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ.

١٦٢٣ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

کے حقداروں تک پہنچا دو اور جو بچ جائے وہ اس مرد کا ہے جو سب سے قریب ہو۔

بیٹی کے ہوتے ہوئے پوتی کی میراث

ہزیل بن شرحبیل کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیٹی، پوتی اور بہن کے حصے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ بیٹی کے لئے نصف اور بہن کے لئے نصف ہے اور تم حضرت ابن مسعود کے پاس جاؤ، وہ بھی میرے مطابق ہی فتویٰ دیں گے۔ پس حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا اور حضرت ابو موسیٰ کی بات انہیں بتائی گئی۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر ایسا کہوں تو گمراہ ہو گیا اور ہدایت یافتہ لوگوں سے نہ رہا۔ میں اس میں وہی فیصلہ کروں گا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیٹی کے لئے نصف اور پوتی کا چھٹا حصہ، یوں دو تہائی ہو گئے اور جو باقی بچا وہ بہن کا ہے۔ ہم حضرت ابو موسیٰ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہیں حضرت ابن مسعود کا فتویٰ بتایا تو انہوں نے فرمایا کہ جب تک یہ عالم تم میں موجود ہیں مجھ سے نہ پوچھا کرو۔

باپ اور بھائی کے ہوتے ہوئے دادا کی میراث

ابوبکر، ابن عباس اور ابن زبیر کا قول ہے کہ دادا بھی باپ ہے۔ حضرت ابن عباس نے یہ آیت پڑھی: اے آدم کی اولاد، اور میں نے اپنے باپ دادا ابراہیم و اسحاق و یعقوب کی ملت کی پیروی کی۔ اور کسی سے منقول نہیں کہ کسی نے بھی حضرت ابوبکر کی ان کے زمانے میں مخالفت کی ہو حالانکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کثیر تعداد میں تھے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ میرا پوتا میرا وارث ہوگا، بھائی نہیں اور میں اپنے پوتے کی میراث نہیں پاؤں گا۔ حضرت عمر، علی، حضرت ابن مسعود اور حضرت زید بن ثابت سے مختلف اقوال منقول ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میراث اس کے مستحق لوگوں تک پہنچا دو اور جو باقی بچے وہ اس کا ہے جو سب سے نزدیک ہو۔

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

أَمَّا الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُهُ وَلٰكِنْ خُلَّةُ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ أَوْ قَالَ خَيْرٌ فَإِنَّهُ أَنْزَلَهُ أَبًا أَوْ قَالَ قَضَاهُ أَبًا ؕ

بَابُ ۹۲۴ مِيرَاثِ الزَّوْجِ مَعَ الْوَلَدِ وَغَيْرِهِ ؕ

۱۶۲۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ وَرْقَاءَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الْمَالُ لِلْوَلَدِ وَكَانَتِ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ فَنَسَخَ اللهُ مِنْ ذٰلِكَ مَا أَحَبَّ فَجَعَلَ لِلذَّكَرِ مِثْلَ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ وَجَعَلَ لِلْأَبَوَيْنِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسَ وَجَعَلَ لِلْمَرْأَةِ الثُّمُنَ وَالرُّبُعَ وَلِلزَّوْجِ الشَّطْرَ وَالرُّبُعَ ؕ

بَابُ ۹۲۵ مِيرَاثِ الْمَرْأَةِ وَالزَّوْجِ مَعَ الْوَلَدِ وَغَيْرِهِ ؕ

۱۶۲۵ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنِينِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي لَحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ فَقَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مِيرَاثَهَا لِبَنِيهَا وَزَوْجِهَا وَأَنَّ الْعَقْلَ عَلَى عَصَبَتِهَا ؕ

بَابُ ۹۲۶ مِيرَاثِ الْأَخَوَاتِ مَعَ الْبَنَاتِ عَصَبَةً ؕ

۱۶۲۶ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قَضَى فِينَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّصْفُ

کہ اگر خدا کے سوا میں کسی کو خلیل بناتا تو انہیں بناتا لیکن اسلامی مودت میں ضرور افضلیت ہے یا فرمایا کہ یہی زیادہ بہتر ہے، انہوں (حضرت ابوبکر) نے دادا کو باپ کی جگہ قرار دیا یا فرمایا کہ اس کا فیصلہ کیا۔

اولاد کی موجودگی میں شوہر کی میراث

عطاء کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ پہلے مال اولاد کے لئے اور وصیت والدین کے لئے تھی پس اللہ تعالیٰ نے جو پسند فرمایا اس میں سے منسوخ فرمادیا اب یہ مقرر فرمایا کہ ایک مرد کو دو عورتوں کے برابر حصہ ملے اور والدین میں سے ہر ایک کے لئے چھٹا حصہ، بیوی کے لئے آٹھواں اور خاوند کے لئے چوتھائی اور علاوہ ازیں خاوند کو نصف اور بیوی کو چوتھائی ملے گا۔

اولاد وغیرہ کی موجودگی میں میاں بیوی کی میراث

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ بنی لحیان کی جس عورت کا بچہ گرایا گیا ہے اس کے بدلے ایک غلام یا لونڈی خون بہا دیا جائے پھر وہ عورت وفات پاگئی جس کو خون بہا دینا تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ میراث اس عورت کے بیٹے اور خاوند کو ملے گی اور خون بہا عصبہ کے ذمہ ہے۔

بیٹیوں کی موجودگی میں بہنوں کی میراث جو عصبہ ہیں

ابراہیم نے اسود سے روایت کی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں فیصلہ فرمایا کہ بیٹی کو نصف اور بہن کو نصف ملے گا پھر سلیمان

لِلْاِبْنَةِ النِّصْفُ وَلِلْأُخْتِ. ثُمَّ قَالَ سُلَيْمَانُ قَضَى فِيْنَا وَلَمْ يَذْكُرْ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

راوی نے کہا کہ ہمارے درمیان فیصلہ فرمایا اور رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے زمانۂ مبارک کا ذکر نہ کیا۔

۱۲۳۷۔ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيْ قَيْسٍ عَنْ هُزَيْلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَأَقْضِيَنَّ فِيْهَا بِقَضَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْاِبْنَةِ النِّصْفُ وَلِابْنَةِ الْاِبْنِ السُّدُسُ وَمَا بَقِيَ فَلِلْأُخْتِ.

ہزیل سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا کہ میں اس کا وہی فیصلہ کروں گا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا تھا کہ بیٹی کیلئے نصف، پوتی کے لئے چھٹا حصہ ہے اور جو باقی بچے وہ بہن کے لئے ہے۔

بَابُ مِيْرَاثِ الْأَخَوَاتِ وَالْإِخْوَةِ.

بہنوں اور ایک بھائی کی میراث

۱۲۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَرِيْضٌ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ نَضَحَ عَلَيَّ مِنْ وَضُوْئِهِ فَأَفَقْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّمَا لِيْ أَخَوَاتٌ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْفَرَائِضِ.

محمد بن منکدر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے پاس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے جبکہ میں بیمار تھا۔ چنانچہ آپ نے وضو کے لئے پانی منگا کر وضو فرمایا، پھر اپنے وضو کا بچا ہوا پانی مجھ پر چھڑکا تو مجھے افاقہ ہو گیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ میری تو بہنیں ہی ہیں۔ پس میراث کی آیت نازل ہوئی۔

بَابُ يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلَالَةِ إِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا وَلَدٌ فَإِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ مِمَّا تَرَكَ وَإِنْ كَانُوْا إِخْوَةً رِجَالًا وَنِسَاءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ أَنْ تَضِلُّوْا وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ.

کلالہ کی میراث

کلالہ وہ ہے ... اے محبوب! تم سے فتویٰ پوچھتے ہیں، تم فرما دو کہ اللہ تمہیں کلالہ میں فتویٰ دیتا ہے، اگر کسی مرد کا انتقال ہو جو بے اولاد ہے اور اس کی ایک بہن ہو تو ترکہ میں سے اس کی بہن کا آدھا ہے اور مرد اپنی بہن کا وارث ہوگا اگر بہن کی اولاد نہ ہو، پھر اگر دو بہنیں ہوں تو ترکہ میں ان کا دو تہائی اور اگر بھائی بہن ہوں، مرد بھی اور عورتیں بھی، تو مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر، اللہ تمہارے لئے صاف بیان فرماتا ہے۔

۱۲۳۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ إِسْرَائِيْلَ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ آخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ خَاتِمَةُ سُوْرَةِ النِّسَاءِ يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلَالَةِ.

ابو اسحاق کا بیان ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا کہ آخر میں نازل ہونے والی آیت سورۂ نساء کے آخر کی ہے۔

بَابُ ابْنَيْ عَمٍّ أَحَدُهُمَا أَخٌ لِلْأُمِّ وَالْآخَرُ زَوْجٌ وَقَالَ عَلِيٌّ لِلزَّوْجِ النِّصْفُ

عورت کے دو چچا زاد بھائی جن میں سے ایک ماں جایا ہو اور دوسرا خاوند ہو

وَلِلْأَخِ مِنَ الْأُمِّ السُّدُسُ وَمَا بَقِيَ بَيْنَهُمَا نِصْفَانِ ؛

۱۶۵۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا فَمَالُهُ لِمَوَالِي الْعَصَبَةِ، وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا أَوْ ضَيَاعًا فَأَنَا وَلِيُّهُ فَلِأُدْعَى لَهُ ؛

۱۶۵۱۔ حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ رَوْحٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا تَرَكَتِ الْفَرَائِضُ فَلِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ ؛

بَاب ۹۳۳ ذَوِي الْأَرْحَامِ ؛

۱۶۵۲۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ حَدَّثَكُمْ إِدْرِيسُ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ. وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ، قَالَ كَانَ الْمُهَاجِرُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَرِثُ الْأَنْصَارِيُّ الْمُهَاجِرِيَّ دُونَ ذَوِي رَحِمِهِ لِلْأُخُوَّةِ الَّتِي آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ، فَلَمَّا نَزَلَتْ جَعَلْنَا مَوَالِيَ قَالَ نَسَخَتْهَا وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ ؛

بَاب ۹۳۴ مِيرَاثِ الْمُلَاعَنَةِ ؛

۱۶۵۳۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا لَاعَنَ امْرَأَتَهُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانْتَفَى مِنْ وَلَدِهَا فَفَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ

حضرت علی کا قول ہے کہ خاوند کے لئے نصف، ماں جائے بھائی کے لئے چھٹا حصہ اور باقی سے دونوں کے لئے برابر برابر۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں مسلمانوں کا اُن کی جانوں سے بھی زیادہ مالک ہوں۔ پس جو فوت ہو جائے اور مال چھوڑے تو وہ اس کے ترکہ پانے والے عصبہ کا ہے اور جس نے بوجھ (قرض) اور اہل و عیال چھوڑے ہوں تو اُن کا نگران میں ہوں، اس لئے مجھے بلایا جائے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میراث حق کے وارثوں تک پہنچا دو اور جو باقی بچے تو وہ سب سے قریبی مرد کا ہے۔

رحم کے رشتے

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ آیت وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ مہاجر جب مدینہ منورہ میں آئے تو رحم کے رشتوں کو چھوڑ کر انصاری مہاجر کی میراث پاتا۔ اس اخوت کے باعث جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے درمیان قائم فرمادی تھی جب آیت جَعَلْنَا مَوَالِيَ نازل ہوئی تو اس نے وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ کے حکم کو منسوخ کر دیا۔

لعان کرنے والوں کی میراث

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں اپنی بیوی پر لعان کیا اور اُس کے بچے سے انکار کر دیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن دونوں کے درمیان

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا، وَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْأَةِ.

تفریق کرادی اور لڑکا عورت کو دلا دیا۔

بَابٌ ٩٣٥ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ حُرَّةً كَانَتْ أَوْ أَمَةً.

بچہ عورت کا ہے خواہ وہ آزاد ہو یا لونڈی۔

١٦٥٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ عُتْبَةُ عَهِدَ إِلَى أَخِيهِ سَعْدٍ أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ مِنِّي فَاقْبِضْهُ إِلَيْكَ، فَلَمَّا كَانَ عَامَ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدٌ فَقَالَ: ابْنُ أَخِي عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ، فَقَامَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ: أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ، فَتَسَاوَقَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ أَخِي قَدْ كَانَ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ، فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ، الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ. ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ: احْتَجِبِي مِنْهُ، لِمَا رَأَى مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ، فَمَا رَآهَا حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ عتبہ نے اپنے بھائی حضرت سعد بن ابی وقاص کو وصیت کی تھی کہ زمعہ کی لونڈی کا بچہ میرا ہے، اس کو اپنی تحویل میں لے لینا۔ جب مکہ فتح ہوا تو حضرت سعد نے اسے اپنی تحویل میں لے لیا اور کہا کہ یہ میرے بھائی کا لڑکا ہے، اس نے اس کے بارے میں مجھے وصیت کی تھی۔ حضرت عبد بن زمعہ کھڑے ہوئے اور کہا کہ یہ میرا بھائی ہے، میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے جو میرے باپ کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ پس دونوں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت سعد نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ میرے بھائی کا بیٹا ہے، اس نے اس کے بارے میں مجھے وصیت کی تھی۔ حضرت عبد بن زمعہ نے کہا کہ یہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے جو اس کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عبد بن زمعہ! یہ تمہارا ہے۔ بچہ اسی کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہو اور زانی کے لیے پتھر ہیں۔ پھر ام المومنین حضرت سودہ بنت زمعہ سے فرمایا کہ اس سے پردہ کرو، کیونکہ آپ نے حضرت عتبہ کے ساتھ مشابہت دیکھی تھی۔ پس اس نے انہیں نہیں دیکھا یہاں تک کہ اللہ سے جا ملا۔

١٦٥٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْوَلَدُ لِصَاحِبِ الْفِرَاشِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچہ اسی کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا۔

بَابٌ ٩٣٦ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ، وَمِيرَاثُ اللَّقِيطِ، وَقَالَ عُمَرُ: اللَّقِيطُ حُرٌّ.

ولاء اس کے لیے ہے جو آزاد کرے اور لاوارث بچے کی میراث، حضرت عمر نے فرمایا کہ لاوارث بچہ آزاد ہے۔

١٦٥٦ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اشْتَرَيْتُ بَرِيرَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اشْتَرِيهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ. وَأُهْدِيَ لَهَا شَاةٌ فَقَالَ: هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ. قَالَ الْحَكَمُ: وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا، وَقَوْلُ الْحَكَمِ مُرْسَلٌ.

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے بریرہ کو خریدا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے خرید لو کیونکہ ولاء اس کے لیے ہے جو آزاد کرے اور ان کو ایک بکری دی گئی تو آپ نے فرمایا کہ یہ اس کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے تحفہ ہے۔ حکم راوی کا بیان ہے کہ اس کا خاوند آزاد تھا۔ حکم کا قول مرسل ہے کیونکہ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں نے

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَأَيْتُهُ عَبْدًا ۔

١٦٥٧۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ ۔

بَابُ ٣٣٤ مِيرَاثِ السَّائِبَةِ ۔

١٦٥٨۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي قَيْسٍ عَنْ هُزَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْإِسْلَامِ لَا يُسَيِّبُونَ وَإِنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يُسَيِّبُونَ ۔

١٦٥٩۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا اشْتَرَتْ بَرِيرَةَ لِتُعْتِقَهَا وَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا وَلَاءَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي اشْتَرَيْتُ بَرِيرَةَ لِأُعْتِقَهَا وَإِنَّ أَهْلَهَا يَشْتَرِطُونَ وَلَاءَهَا فَقَالَ أَعْتِقِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ أَوْ قَالَ أَعْطَى الثَّمَنَ قَالَ فَاشْتَرَتْهَا فَأَعْتَقَتْهَا قَالَ وَخُيِّرَتْ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَقَالَتْ لَوْ أُعْطِيتُ كَذَا وَكَذَا مَا كُنْتُ مَعَهُ قَالَ الْأَسْوَدُ وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا قَوْلُ الْأَسْوَدِ مُنْقَطِعٌ وَقَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَأَيْتُهُ عَبْدًا أَصَحُّ ۔

بَابُ ٣٣٥ إِثْمِ مَنْ تَبَرَّأَ مِنْ مَوَالِيهِ ۔

١٦٦٠۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا عِنْدَنَا كِتَابٌ نَقْرَؤُهُ إِلَّا كِتَابُ اللَّهِ غَيْرَ هَذِهِ الصَّحِيفَةِ قَالَ فَأَخْرَجَهَا فَإِذَا فِيهَا أَشْيَاءُ مِنَ الْجِرَاحَاتِ وَأَسْنَانِ الْإِبِلِ قَالَ وَفِيهَا الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ إِلَى ثَوْرٍ فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ

اُسے غلام دیکھا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ولاء اس کے لئے ہے جو آزاد کرے۔

سائبہ کی میراث

ہُزیل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ مسلمان سائبہ کر کے نہیں چھوڑا کرتے ہاں زمانۂ جاہلیت کے لوگ سائبہ کیا کرتے تھے۔

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بریرہ کو آزاد کرنے کے لئے خریدا لیکن اس کے مالک ولاء کی شرط لگاتے تھے۔ عرض گزار ہوئیں۔ یا رسول اللہ میں نے آزاد کرنے کے لئے بریرہ کو خریدا ہے لیکن اس کے مالک ولاء کی شرط لگاتے ہیں۔ فرمایا کہ تم آزاد کر دو کیونکہ ولاء اس کے لئے ہے جو آزاد کرے یا فرمایا کہ قیمت ادا کرے۔ راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے اسے خرید کر آزاد کر دیا اور اختیار دے دیا۔ اس نے کہا کہ اگر مجھے اتنی دولت دی جائے تب بھی اس کے ساتھ نہ رہوں۔ اس کا خاوند آزاد تھا۔ اسود کا قول منقطع ہے اور حضرت ابن عباس کا قول کہ میں نے اُسے غلام دیکھا زیادہ صحیح ہے۔

غلام آقا کی مرضی کے خلاف کسے مولیٰ بنائے

ابراہیم تیمی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہمارے پاس قرآن کریم کے سوا اور کوئی کتاب نہیں جس کو ہم پڑھیں ماسوا اس صحیفہ کے۔ راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے اسے نکالا تو اس میں زخموں کے احکام اور اونٹوں کی عمروں کا بیان تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ اس میں یہ بھی تھا کہ مدینہ منورہ عیر سے ثور تک حرم ہے پس جو کوئی اس میں بدعت کرے یا بدعتی کو پناہ دے تو اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت۔ قیامت کے روز نہ اس

وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ، وَمَنْ وَالَى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ، وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ۔

١٦٦١۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ۔

بَابٌ ٩٣٩ إِذَا أَسْلَمَ عَلَى يَدَيْهِ

وَكَانَ الْحَسَنُ لَا يَرَى لَهُ وَلَايَةً۔ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَيُذْكَرُ عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ رَفَعَهُ قَالَ هُوَ أَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهِ، وَاخْتَلَفُوا فِي صِحَّةِ هَذَا الْخَبَرِ۔

١٦٦٢۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً تُعْتِقُهَا فَقَالَ أَهْلُهَا نَبِيعُكِهَا عَلَى أَنَّ وَلَاءَهَا لَنَا فَذَكَرَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكِ ذَلِكِ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ۔

١٦٦٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ اشْتَرَيْتُ بَرِيرَةَ فَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا وَلَاءَهَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْتِقِيهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ

کا کوئی فرض قبول ہوگا اور نہ نفل، جو غلام اپنے مالکوں کی اجازت کے بغیر دوسرے لوگوں سے دوستی کرے تو اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ قیامت کے روز نہ اس کا کوئی فرض قبول ہوگا اور نہ نفل اور مسلمانوں کا کسی کو . . . . پناہ دینا ایک ہے اور ادنیٰ مسلمان بھی اس کی کوشش کرے اور جس نے مسلمان کی پناہ کو توڑا تو اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ قیامت کے روز نہ اس کا کوئی فرض قبول ہوگا اور نہ نفل۔

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ولاء کو بیچنے اور ہبہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

جس کے ہاتھ پر کوئی کافر مسلمان ہو

حسن کے خیال میں اس کے لئے ولاء نہیں ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولاء اس کے لئے ہے جو آزاد کرے تمیم داری سے اس کا مرفوعاً منقول ہے۔ فرمایا کہ ان کی زندگی اور موت میں وہ لوگوں کے حق کی جان سے زیادہ مالک ہیں اور لوگوں نے اس خبر کی صحت میں اختلاف کیا ہے۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ام المومنین عائشہ صدیقہ نے آزاد کرنے کے لئے ایک لونڈی خریدنے کا ارادہ کیا تو اس کے مالکوں نے کہا کہ ہم اس شرط پر بیچتے ہیں کہ اس کی ولاء ہمارے لئے ہوگی پس انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ چیز تمہارے لئے مانع نہیں کیونکہ ولاء اسی کے لئے ہے جو آزاد کرے۔

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے بریرہ کو خریدا تو اس کے مالکوں نے ولاء کی شرط لگائی۔ جب میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا کہ اسے آزاد کر دو کیونکہ ولاء اسی کے لئے ہے جس نے چاندی دی۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ میں نے اسے

أَعْطَى الْوَرِقَ، قَالَتْ فَأَعْتَقْتُهَا قَالَتْ فَدَعَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَيَّرَهَا مِنْ زَوْجِهَا فَقَالَتْ لَوْ أَعْطَانِي كَذَا وَكَذَا مَا بِتُّ عِنْدَهُ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا۔

بَابُ ۹۳۰ مَا يَرِثُ النِّسَاءُ مِنَ الْوَلَاءِ۔

۱۶۶۴۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَرَادَتْ عَائِشَةُ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ فَقَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُمْ يَشْتَرِطُونَ الْوَلَاءَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ۔

۱۶۶۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْطَى الْوَرِقَ وَوَلِيَ النِّعْمَةَ۔

بَابُ ۹۳۱ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَابْنُ الْأُخْتِ مِنْهُمْ

۱۶۶۶۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ وَقَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ أَوْ كَمَا قَالَ۔

۱۶۶۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ أَوْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ۔

بَابُ ۹۳۲ مِيرَاثِ الْأَسِيرِ قَالَ وَكَانَ

شُرَيْحٌ يُوَرِّثُ الْأَسِيرَ فِي أَيْدِي الْعَدُوِّ وَيَقُولُ هُوَ أَحْوَجُ إِلَيْهِ، وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَجِزْ وَصِيَّةَ الْأَسِيرِ وَعَتَاقَهُ وَمَا صَنَعَ فِي مَالِهِ مَا لَمْ يَتَغَيَّرْ عَنْ دِينِهِ فَإِنَّمَا هُوَ مَالُهُ

آزاد کر دیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے بلا کر خاوند کے بارے میں اختیار دیا۔ وہ عرض گزار ہوئی کہ اگر مجھے اتنی دولت دی جائے تب بھی اس کے پاس ایک رات نہ رہوں۔ پس اس نے آزاد رہنا پسند کیا۔

کیا عورت ولاء کی وارث ہوگی

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے بریرہ کو خریدنے کا ارادہ کیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا کہ وہ لوگ ولاء کی شرط رکھتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُسے خرید لو کیونکہ ولاء تو اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے۔

اسود نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولاء اس کے لیے ہے جس نے چاندی دی اور احسان کیا۔

آزاد کردہ غلام اسی قوم میں شمار ہے اور بھانجا بھی

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قوم کا آزاد کردہ غلام اُن کے اپنے افراد میں شمار ہوتا ہے یا جو کچھ آپ نے فرمایا۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بہن کا بیٹا اسی قوم سے ہے یا اُن کے افراد میں شامل ہوتا ہے۔

قیدی کی میراث

حضرت شریح دشمن کے قبضہ میں قیدی کو میراث دلاتے کیونکہ وہ اس کا زیادہ حاجت مند ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز کا قول ہے کہ قیدی کی وصیت اور اس کا آزاد کرنا ہے اور اپنے مال میں اس کے تصرف کو جائز سمجھو جب تک اپنے دین سے نہ پھرے

يَضْعُفُ فِيهِ مَا يَشَاءُ۔

١٦٦٨۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَإِلَيْنَا۔

بَابٌ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ وَإِذَا أَسْلَمَ قَبْلَ أَنْ يُقْسَمَ الْمِيرَاثُ فَلَا مِيرَاثَ لَهُ۔

١٦٦٩۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ۔

بَابُ مِيرَاثِ الْعَبْدِ النَّصْرَانِيِّ وَمُكَاتَبِ النَّصْرَانِيِّ وَإِثْمِ مَنِ انْتَفَى مِنْ وَلَدِهِ۔

بَابُ مَنِ ادَّعَى أَخًا أَوِ ابْنَ أَخٍ۔

١٦٧٠۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتِ اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِي غُلَامٍ فَقَالَ سَعْدٌ هٰذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ابْنُ أَخِي عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ انْظُرْ إِلَى شَبَهِهِ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ هٰذَا أَخِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ وُلِدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِي مِنْ وَلِيدَتِهِ فَنَظَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَبَهِهِ فَرَأَى شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ فَقَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بِنْتَ زَمْعَةَ قَالَتْ فَلَمْ يَرَ سَوْدَةَ قَطُّ۔

بَابُ مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ۔

١٦٧١۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ هُوَ

کیونکہ وہ اس کا اہل ہے اس پر جو واجب کرے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مال چھوڑا وہ اس کے وارثوں کا ہے اور جس نے بوجھ (قرض یا بچے) چھوڑا تو وہ ہمارے ذمے ہے۔

مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں

جو میراث کی تقسیم سے پہلے مسلمان ہو گیا اُسے میراث سے حصہ نہیں ملے گا۔

عمرو بن عثمان نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کافر کی اور کافر مسلمان کی میراث نہیں پاتا۔

نصرانی غلام اور مکاتب کی میراث

اس کا گناہ جو باپ بیٹے کا انکار کرے

جو کسی کا بھائی یا بھتیجا ہونے کا دعویٰ کرے

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عبد بن زمعہ ایک لڑکے کے بارے میں جھگڑے۔ حضرت سعد عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ میرا بھتیجا ہے۔ عتبہ بن ابی وقاص نے مجھ سے عہد لیا تھا کہ یہ ان کا بیٹا ہے، اس کی مشابہت ملاحظہ فرمائیے۔ حضرت عبد اللہ بن زمعہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ میرا بھائی ہے، میرے والد کے بستر پر ان کی لونڈی سے پیدا ہوا ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی مشابہت ملاحظہ فرمائی تو عتبہ کے ساتھ صاف مشابہت پائی۔ فرمایا: اے عبد! یہ تمہارا ہے کیونکہ بچہ اسی کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہو اور زانی کے لئے پتھر ہیں اور اے سودہ بنت زمعہ! اس سے پردہ کرنا۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ حضرت سودہ نے اُسے بالکل نہیں دیکھا۔

جو کسی غیر کو اپنا باپ بتائے

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم صلی

ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ فَذَكَرْتُهُ لِأَبِي بَكْرَةَ فَقَالَ وَأَنَا سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۶۷۲۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عِرَاكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ أَبِيهِ فَهُوَ كُفْرٌ۔

بَابُ ۹۲۷ إِذَا ادَّعَتِ الْمَرْأَةُ ابْنًا۔

۱۶۷۳ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتِ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ لِصَاحِبَتِهَا إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ وَقَالَتِ الْأُخْرَى إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَتَا إِلَى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى فَخَرَجَتَا عَلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَأَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُونِي بِالسِّكِّينِ أَشُقُّهُ بَيْنَهُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرَى لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضَى بِهِ لِلصُّغْرَى۔ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاللّٰهِ إِنْ سَمِعْتُ بِالسِّكِّينِ قَطُّ إِلَّا يَوْمَئِذٍ وَمَا كُنَّا نَقُولُ إِلَّا الْمُدْيَةَ۔

بَابُ ۹۲۸ الْقَائِفِ۔

۱۶۷۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو شخص اپنے باپ کے سوا کسی اور کے متعلق دعویٰ کرے اور وہ جانتا ہے کہ وہ اس کا باپ نہیں تو اس پر جنت حرام ہے۔ پھر میں نے حضرت ابوبکرہ سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دونوں کانوں کے ساتھ سنا اور دل میں محفوظ رکھا ہے۔

عراک بن مالک نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے آباء و اجداد سے منہ پھیرو۔ جو اپنے باپ سے منہ پھیر کر دوسرے کو باپ بنائے تو یہ کفر ہے۔

عورت کسی کے متعلق دعویٰ کرے کہ یہ اس کا بیٹا ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو عورتیں تھیں جن میں سے ہر ایک کے ساتھ اس کا بیٹا تھا پس بھیڑیا آیا جو ان میں سے ایک کا بیٹا اٹھا کر لے گیا۔ پس ان میں سے ایک کہنے لگی کہ وہ تمہارے بیٹے کو لے گیا اور دوسری کہنے لگی کہ تمہارے کو لے گیا ہے۔ چنانچہ دونوں فیصلے کے لئے حضرت داؤد علیہ السلام کی بارگاہ میں لے گئیں۔ پس انہوں نے بڑی کے حق میں فیصلہ فرمایا۔ وہ باہر نکل کر حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کے پاس گئیں اور انہیں واقعہ بتایا۔ انہوں نے فرمایا کہ چھری لاؤ تاکہ میں اسے دو حصوں میں بانٹ دوں۔ چھوٹی بولی کہ ایسا نہ کیجئے اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے یہ اسی کا بیٹا ہے اسی کا بیٹا ہے۔ چنانچہ انہوں نے چھوٹی کے حق میں فیصلہ فرمایا۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم میں نے سکین کا لفظ اسی دن سنا ورنہ ہم مُدیۃ کہا کرتے تھے

قیافہ شناسی

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ایک دفعہ میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خوشی خوشی

عليه وسلم دخل علي مسرورا تبرق أسارير وجهه فقال ألم تري أن مجززا نظر آنفا إلى زيد بن حارثة وأسامة بن زيد فقال: إن هذه الأقدام بعضها من بعض.

١٦٧٥ - حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا سفيان عن الزهري عن عروة عن عائشة قالت دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم وهو مسرور فقال: يا عائشة ألم تري أن مجززا المدلجي دخل فرأى أسامة وزيدا وعليهما قطيفة قد غطيا رءوسهما وبدت أقدامهما فقال: إن هذه الأقدام بعضها من بعض.

تشریف لائے اور چہرہ انور چمک رہا تھا۔ فرمایا کہ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ مجزز (قیافہ شناس) نے ابھی زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید کے قدموں کو دیکھ کر کہا ہے کہ ان میں سے ایک دوسرے سے ہے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہت خوشی کی حالت میں میرے پاس تشریف فرما ہوئے۔ پھر فرمایا کہ اے عائشہ! تم نے دیکھا کہ مجزز مدلجی آیا۔ پھر اس نے اسامہ اور زید کو دیکھا جبکہ ان پر چادر پڑی ہوئی تھی جس سے ان کے سر ڈھکے ہوئے تھے اور قدم کھلے ہوئے تھے۔ پھر اس نے کہا کہ ان میں سے ایک کے قدم دوسرے سے ہیں۔

كتاب الحدود وما يحذر من الحدود

حدود کا بیان

بسم الله الرحمن الرحيم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

باب ٩٤٩ لا يشرب الخمر. وقال ابن عباس ينزع منه نور الإيمان في الزنا.

شراب نہ پی جائے

ابن عباس کا قول ہے کہ زنا سے ایمان کا نور جاتا رہتا ہے۔

١٦٧٦ - حدثني يحيى بن بكير حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن أبي بكر بن عبد الرحمن عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: لا يزني الزاني حين يزني وهو مؤمن، ولا يشرب الخمر حين يشرب وهو مؤمن، ولا يسرق حين يسرق وهو مؤمن، ولا ينتهب نهبة يرفع الناس إليه فيها أبصارهم وهو مؤمن. وعن ابن شهاب عن سعيد بن المسيب وأبي سلمة عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثله إلا النهبة.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں زنا کرتا زانی جب کہ وہ مومن ہو۔ نہیں شراب پیتا شرابی جب کہ وہ مومن ہو۔ نہیں چوری کرتا چور جب کہ وہ مومن ہو اور نہیں اچکتا کوئی اچکنے والا کہ لوگ اسے دیکھنے کے لیے نظریں اٹھائیں جبکہ وہ مومن ہو۔ ابن شہاب، سعید بن مسیب، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کے مانند روایت کی ہے مگر اس میں النہبۃ کا لفظ نہیں ہے۔

باب ٩٥٠ ما جاء في ضرب شارب الخمر

شرابی کی پٹائی کے بارے میں

١٦٧٧ - حدثنا حفص بن عمر حدثنا

حفص بن عمر، ہشام، قتادہ، حضرت انس نے

هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيدِ وَالنِّعَالِ، وَجَلَدَ أَبُوبَكْرٍ أَرْبَعِينَ ۔

بَاب ۱۵۵ مَنْ أَمَرَ بِضَرْبِ الْحَدِّ فِي الْبَيْتِ ۔

۱۶۷۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ جِيءَ بِالنُّعَيْمَانِ أَوْ بِابْنِ النُّعَيْمَانِ شَارِبًا فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ بِالْبَيْتِ أَنْ يَضْرِبُوهُ قَالَ فَضَرَبُوهُ فَكُنْتُ أَنَا فِيمَنْ ضَرَبَهُ بِالنِّعَالِ ۔

بَاب ۱۵۶ الضَّرْبِ بِالْجَرِيدِ وَالنِّعَالِ ۔

۱۶۷۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِنُعَيْمَانَ أَوْ بِابْنِ نُعَيْمَانَ وَهُوَ سَكْرَانُ فَشَقَّ عَلَيْهِ وَأَمَرَ مَنْ فِي الْبَيْتِ أَنْ يَضْرِبُوهُ فَضَرَبُوهُ بِالْجَرِيدِ وَالنِّعَالِ وَكُنْتُ فِيمَنْ ضَرَبَهُ ۔

۱۶۸۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَلَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيدِ وَالنِّعَالِ وَجَلَدَ أَبُوبَكْرٍ أَرْبَعِينَ ۔

۱۶۸۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ أَنَسٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ قَالَ

نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم سے روایت کی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے شرابی کو چھڑی اور جوتے سے مارا اور حضرت ابوبکر نے چالیس کوڑے مارے۔

جس نے گھر کے اندر حد کی ضربیں لگانے کا حکم دیا

ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا کہ نعیمان یا نعیمان کے بیٹے کو نشے کی حالت میں لایا گیا۔ پس نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے ان لوگوں کو حکم فرمایا جو گھر میں تھے کہ اُسے ماریں۔ پس لوگوں نے اُسے مارا اور میں ان لوگوں میں تھا جو جوتے مار رہے تھے۔

چھڑی اور جوتے سے مارنا

عبداللہ بن ابی ملیکہ نے حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی خدمت میں نعیمان یا نعیمان کے بیٹے کو لایا گیا جب کہ وہ نشے میں تھا تو یہ بات آپ پر گراں گزری اور جو گھر میں تھے انہیں حکم فرمایا کہ اُسے ماریں۔ پس لوگوں نے اُسے چھڑیوں اور جوتوں سے مارا اور میں بھی مارنے والوں میں تھا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے شراب کے بارے میں چھڑی اور جوتوں سے سزا دی اور حضرت ابوبکر نے چالیس کوڑے لگائے۔

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص کو لایا گیا جس نے شراب پی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ اس کی پٹائی کرو۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ ہم میں سے کوئی اپنے ہاتھ سے کوئی اپنے

اضْرِبُوهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهِ وَ
الضَّارِبُ بِنَعْلِهِ وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ
قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: أَخْزَاكَ اللَّهُ، قَالَ لَا تَقُولُوا
هَكَذَا لَا تُعِينُوا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ۔

١٦٨٢۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ
حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا
أَبُو حَصِينٍ سَمِعْتُ عُمَيْرَ بْنَ سَعِيدٍ النَّخَعِيَّ قَالَ
سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ.
مَا كُنْتُ لِأُقِيمَ حَدًّا عَلَى أَحَدٍ فَيَمُوتَ فَأَجِدَ
فِي نَفْسِي إِلَّا صَاحِبَ الْخَمْرِ فَإِنَّهُ لَوْ مَاتَ وَدَيْتُهُ
وَذَلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَمْ يَسُنَّهُ۔

١٦٨٣۔ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْجُعَيْدِ
عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ
كُنَّا نُؤْتَى بِالشَّارِبِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِمْرَةِ أَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ
عُمَرَ فَنَقُومُ إِلَيْهِ بِأَيْدِينَا وَنِعَالِنَا وَأَرْدِيَتِنَا حَتَّى
كَانَ آخِرُ إِمْرَةِ عُمَرَ فَجَلَدَ أَرْبَعِينَ، حَتَّى إِذَا
عَتَوْا وَفَسَقُوا جَلَدَ ثَمَانِينَ۔

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ لَعْنِ شَارِبِ الْخَمْرِ وَإِنَّهُ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِنَ الْمِلَّةِ

١٦٨٤۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي
اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ
بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَجُلًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اسْمُهُ عَبْدَ اللَّهِ وَكَانَ
يُلَقَّبُ حِمَارًا، وَكَانَ يُضْحِكُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَدْ جَلَدَهُ فِي الشَّرَابِ، فَأُتِيَ بِهِ يَوْمًا

جوتے سے اور کسی نے کپڑے سے مارتا تھا۔ جب وہ واپس
لوٹا تو کسی نے کہا کہ تجھے اللہ تعالیٰ نے رسوا کیا ہے
حضور نے فرمایا کہ ایسا نہ کہو اور اس پر شیطان کی
مدد نہ کرو۔

عمیر بن سعید نخعی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت
علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے
ہوئے سنا کہ جس پر میں حد قائم کروں، پھر وہ مر
جائے تو مجھے کوئی خدشہ نہیں سوائے شراب پینے
والے کے، کیونکہ اگر وہ مر جائے تو میں دیت ادا
کروں گا۔ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے اس کی حد مقرر نہیں
فرمائی ہے۔

سائب بن یزید کا بیان ہے کہ حضور صاحب جو یزید رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد
مبارک میں جب ہم شرابی کو لاتے اور حضرت ابو بکر کے عہد خلافت
اور حضرت عمر کی ابتدائی خلافت کے دور میں، تو ہم اسے اپنے
ہاتھوں، جوتوں اور چادروں سے مارتے تھے یہاں تک کہ
حضرت عمر کے آخری دور خلافت میں چالیس کوڑے مارے جاتے یہاں
تک کہ لوگ سرکشی اور شرارت پر اتر آئے تو اسّی کوڑے مارے جانے لگے۔

جس نے شرابی پر لعنت کی حالانکہ وہ اسلام سے خارج نہیں ہے۔

زید بن اسلم نے اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے
کہ ایک آدمی کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے مبارک زمانہ میں جس کا نام عبد اللہ اور لقب حمار
تھا اور جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہنسایا
کرتا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے
شراب پینے پر کوڑے لگائے۔ ایک روز اسے آپ
کی خدمت میں لایا گیا۔ چنانچہ آپ کے حکم سے اسے کوڑے

فأمر به فجلد فقال رجل من القوم اللهم العنه ما أكثر ما يؤتى به. فقال النبي صلى الله عليه وسلم لا تلعنوه فوالله ما علمت إلا أنه يحب الله ورسوله.

١٦٨٥ - حدثنا علي بن عبد الله بن جعفر حدثنا أنس بن عياض حدثنا ابن الهاد عن محمد بن إبراهيم عن أبي سلمة عن أبي هريرة قال أتي النبي صلى الله عليه وسلم بسكران فأمر بضربه، فمنا من يضربه بيده، ومنا من يضربه بنعله، ومنا من يضربه بثوبه، فلما انصرف قال رجل: ما له أخزاه الله. فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تكونوا عون الشيطان على أخيكم.

باب ٩٩٤ السارق حين يسرق

١٦٨٦ - حدثني عمرو بن علي حدثنا عبد الله بن داود حدثنا فضيل بن غزوان عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يزني الزاني حين يزني وهو مؤمن، ولا يسرق حين يسرق وهو مؤمن.

باب ٩٩٥ لعن السارق إذا لم يسم

١٦٨٧ - حدثنا عمر بن حفص بن غياث حدثني أبي حدثنا الأعمش قال سمعت أبا صالح عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: لعن الله السارق يسرق البيضة فتقطع يده، ويسرق الحبل فتقطع يده. قال الأعمش كانوا يرون أنه بيض الحديد، والحبل كانوا يرون أنه منها ما يسوى دراهم.

باب ٩٩٦ الحدود كفارة

١٦٨٨ - حدثنا محمد بن يوسف حدثنا ابن

مارنے لگے تو لوگوں میں سے ایک نے کہا۔ اے اللہ! اس پر لعنت۔ اسے کتنی دفعہ لایا گیا ہے۔ پس نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس پر لعنت نہ کرو میں تو یہ جانتا ہوں کہ یہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے۔

ابوسلمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی کو نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا جب کہ وہ نشے میں تھا تو آپ نے اسے مارنے کا حکم دیا۔ پس ہم میں سے کوئی اپنے ہاتھ سے کوئی اپنے جوتے سے اور کوئی اپنے کپڑے سے اسے مار رہا تھا۔ جب وہ واپس چلا گیا تو ایک شخص نے کہا۔ اسے کیا ہوا اسے اللہ تعالیٰ نے ذلیل کیا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے بھائی کے مقابلے پر شیطان کے مددگار نہ بنو۔

چور جب چوری کرے

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہیں زنا کرتا زانی جب کہ وہ مومن ہو اور نہیں چوری کرتا چور جبکہ وہ مومن ہو (یعنی کامل مومن ہوتا ہوا یہ کام نہیں کر سکتا اور جو کرے وہ کامل مومن نہیں)

نام لیے بغیر چور پر لعنت کرنا

ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالے نے چور پر لعنت کی کہ خود چراتا ہے اور ہاتھ کا کاٹا جاتا ہے اور کشتی کی رسی چراتا ہے اور ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔ اعمش راوی کا قول ہے کہ لوگوں کے خیال میں بیضہ سے مراد لوہے کا خود اور الحبل سے کئی درہم کی رسی مراد ہے

حدود کفارہ ہیں

ابوادریس خولانی کا بیان ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی

عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسٍ فَقَالَ بَايِعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَقَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ كُلَّهَا فَمَنْ وَفٰى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَتُهُ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللهُ عَلَيْهِ إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ۔

اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر تھے چنانچہ آپ نے فرمایا کہ مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو گے پھر آپ نے پوری آیت پڑھی۔ (سورۃ الممتحنہ، آیت ۱۲) پھر فرمایا کہ جو تم میں سے اسے وفا کرے گا تو اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے اور جو ان میں سے کسی گناہ کا مرتکب ہو جائے تو اُسے سزا ملی اور اس کا کفارہ ہو جائے گی اور جو ان میں سے کوئی گناہ کر بیٹھے، پھر اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی فرمائے تو اگر وہ چاہے اُسے بخش دے اور چاہے اُسے عذاب دے گا۔

باب ظَهْرُ الْمُؤْمِنِ حِمًى إِلَّا فِي حَدٍّ أَوْ حَقٍّ

حد یا حق کے سوا مومن کی پیٹھ محفوظ ہے

۱۶۸۹ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ عَبْدُ اللهِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ أَلَا أَيُّ شَهْرٍ تَعْلَمُونَهُ أَعْظَمُ حُرْمَةً قَالُوا أَلَا شَهْرُنَا هٰذَا قَالَ أَلَا أَيُّ بَلَدٍ تَعْلَمُونَهُ أَعْظَمُ حُرْمَةً قَالُوا أَلَا بَلَدُنَا هٰذَا قَالَ أَلَا أَيُّ يَوْمٍ تَعْلَمُونَهُ أَعْظَمُ حُرْمَةً قَالُوا أَلَا يَوْمُنَا هٰذَا قَالَ فَإِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَدْ حَرَّمَ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يُجِيبُونَهُ أَلَا نَعَمْ قَالَ وَيْحَكُمْ أَوْ وَيْلَكُمْ لَا تَرْجِعُنَّ بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں فرمایا کہ تم کون سے مہینے کو زیادہ حرمت والا سمجھتے ہو؟ لوگوں نے کہا کہ اپنے اسی مہینے کو۔ فرمایا کہ تم کون سے شہر کو حرمت والا سمجھتے ہو؟ لوگوں نے کہا کہ اپنے اسی شہر کو۔ فرمایا کہ تم کون سے دن کو زیادہ حرمت والا سمجھتے ہو؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اپنے اسی دن کو۔ فرمایا کہ بیشک اللہ تبارک و تعالیٰ نے تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزت و آبرو کو ایک دوسرے پر ایسے ہی حرام کیا ہے جیسے تمہارے اس دن کی اس شہر کی اور اس مہینے کی حرمت ہے۔ بتاؤ کیا میں نے پیغام حق پہنچا دیا؟ یہ تین مرتبہ فرمایا۔ ہر دفعہ لوگوں نے جواب دیا کہ جی ہاں پہنچا دیا۔ فرمایا کہ تم پر افسوس یا تمہاری خرابی، میرے بعد کفر کی جانب نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔

باب إِقَامَةِ الْحُدُودِ وَالِانْتِقَامِ لِحُرُمَاتِ اللهِ

حد قائم کرنا اور حرمات اللہ کا انتقام لینا

۱۶۹۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دو میں سے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا خُيِّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَأْثَمْ فَإِذَا كَانَ الْإِثْمُ كَانَ أَبْعَدَهُمَا مِنْهُ وَاللّٰهِ مَا انْتَقَمَ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ يُؤْتَى إِلَيْهِ قَطُّ حَتَّى تُنْتَهَكَ حُرُمَاتُ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمُ لِلّٰهِ۔

بَابُ إِقَامَةِ الْحُدُودِ عَلَى الشَّرِيفِ وَالْوَضِيعِ

۱۶۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُسَامَةَ كَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي امْرَأَةٍ فَقَالَ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا يُقِيمُونَ الْحَدَّ عَلَى الْوَضِيعِ وَيَتْرُكُونَ الشَّرِيفَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ فَعَلَتْ ذَلِكَ لَقَطَعْتُ يَدَهَا۔

بَابُ كَرَاهِيَةِ الشَّفَاعَةِ فِي الْحَدِّ إِذَا رُفِعَ إِلَى السُّلْطَانِ

۱۶۹۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّتْهُمُ الْمَرْأَةُ الْمَخْزُومِيَّةُ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ حِبُّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا ضَلَّ مَنْ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ الضَّعِيفُ فِيهِمْ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَايْمُ اللّٰهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعَ مُحَمَّدٌ يَدَهَا۔

ایک کام کرنے کا اختیار دیا گیا تو آپ نے ان میں سے آسان تر کو اختیار فرمایا جبکہ اس میں گناہ نہ ہو گناہ ہوتا تو آپ ایسے کام سے بہت ہی دور رہتے۔ خدا کی قسم آپ نے اپنی ذات کے لیے کبھی کسی چیز میں بھی انتقام کبھی نہیں لیا ہاں جب اللہ تعالیٰ کی حرمتوں کو توڑا جاتا تو اللہ کے لیے انتقام لیتے تھے۔

حد ہر ایک پر قائم ہوگی خواہ شریف ہو یا کمینہ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت اسامہ نے ایک عورت کے بارے میں سفارش کی۔ آپ نے فرمایا کہ تم سے پہلے لوگ اسی لیے ہلاک ہوئے کہ وہ غریبوں پر حدیں قائم کر دیتے تھے اور مالداروں کو چھوڑ دیتے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، اگر فاطمہ ایسا کرتی تو میں اس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا

حد سلطان تک پہنچے تو اس میں سفارش کرنا برا ہے

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ قریش کو ایک مخزومی عورت کے معاملے نے پریشان کر دیا جس نے چوری کی تھی۔ کہنے لگے کہ اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کون گفتگو کرے گا سوائے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لاڈلے حضرت اسامہ کے کون جرأت کر سکتا ہے چنانچہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گفتگو کی۔ پس آپ نے فرمایا کہ تم مجھ سے اللہ کی حدوں میں سے ایک حد کے متعلق سفارش کرتے ہو پھر آپ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ اے لوگو! تم سے پہلے لوگ اسی لیے گمراہ ہوئے کہ جب کوئی مالدار چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کوئی کمزور آدمی چوری کرتا تو اس پر حد قائم کر دیتے۔ خدا کی قسم اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرتی تو محمد مصطفیٰ

ف ۱ اس حدیث اور اس سے پہلی میں ہلاکت کے اسباب میں سے ایک سبب یہ ذکر ہوا ہے کہ پہلے لوگ اس وجہ سے بھی گمراہ ہوئے

کہ جب کوئی اعلیٰ چوری کرتا تو اسے سزا نہ دی جاتی اور غریب چوری کرتا تو اسے سزا دی جاتی تھی۔ یہی ہماری بربادی کے جرائم آج مسلمان قوم کے اندر بھی پوری طرح سرایت کیے ہوئے ہیں۔ مثلاً حکام بڑی بڑی چوریاں کرتے ہیں، وہ ڈنکے کی چوٹ چوریاں کرتے ہیں، وہ کسی کی پکڑ میں نہیں آتے، ان سے کوئی پوچھنے والا نہیں کیونکہ سب سے بڑے مجرم وہی گنے جاتے ہیں۔

امراء اور حکام کی جانب سے چوریاں انفرادی طور پر بھی ہوتی ہیں اور اجتماعی طور پر بھی۔ قومی بجٹ سے بھی بڑے پیمانے پر چوری ہوتی ہے۔ چوری چھپے بھی اور اقتدار کے نشے میں بر سر عام بھی۔ اگر کوئی ان کی گرفت نہیں کر سکتا، کوئی عدالت کوئی مجبور کرتا ہے کہ قانون حقداروں کی شکل دی جاتی ہے اور باقی جہاں تک ان کے جرائم کا تعلق ہے وہ ان کی دولت پر یوں قبضہ جما بیٹھے ہیں جیسے غریب عوام کے گاڑھے خون پسینے کی کمائی ان کا حق ہے۔ جس پر جاگیرداروں اور سرمایہ داروں

کے باعث قانون کا احترام ختم ہو جاتا ہے اور قانون کی بالادستی ہے کیونکہ اس میں کرپشن اور ناکردہ کا امتیاز بھی بعض اوقات ملحوظ نہیں رکھا جاتا۔ پھر رشوت سے انصاف کے چہرے کو کس طرح مسخ کیا جاتا ہے۔ یہ وجہ ہے کہ قانون صرف غریبوں پر لاگو کیے اور انہیں سزا دینے کے لیے حدود جاری کی جاتی ہیں، وقت کے ساتھ دہشت گردی کی اہمیت سے محروم ہوں اور دہشت سے کیوں نہ ہوں ہمیں معصوم قرار دیے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری حالت پر رحم فرمائے اور ہمیں سچے مسلمان بنائے۔ آمین۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى: وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا أَيْدِيَهُمَا، وَفِيْ كَمْ يُقْطَعُ؟ وَقَطَعَ عَلِيٌّ مِنَ الْكَفِّ، وَقَالَ قَتَادَةُ فِي امْرَأَةٍ سَرَقَتْ فَقُطِعَتْ شِمَالُهَا: لَيْسَ إِلَّا ذٰلِكَ۔

چور کا ہاتھ کاٹنا

چوری کرنے والے اور چوری کرنے والی کے ہاتھ کاٹ دو (ارشاد الٰہی، آیت ۳۸) کتنا ہاتھ کاٹا جائے؟ حضرت علی نے ہتھیلی کے پاس سے کاٹا۔ ایک عورت نے چوری کی تو اس کے متعلق قتادہ کا قول ہے کہ اس کا بایاں ہاتھ کاٹا گیا، یہی اس کی سزا ہے۔

١٦٩٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تُقْطَعُ الْيَدُ فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا۔ تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ وَمَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ کی چوری پر ہاتھ کاٹا جائے گا۔ اس (روایت) کو عبدالرحمن بن خالد اور زہری کے بھتیجے اور معمر نے زہری سے روایت کیا ہے۔

١٦٩٤ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِيْ أُوَيْسٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ۔

عروہ بن زبیر اور عمرہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چوتھائی دینار کی چوری کے بدلے چوری کرنے والے کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

١٦٩٥ - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ

محمد بن عبدالرحمن انصاری نے عمرہ بنت عبدالرحمن سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا کہ نبی کریم

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَتْهُ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُقْطَعُ فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ۔

١٦٩٦۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ عَائِشَةُ اَنَّ يَدَ السَّارِقِ لَمْ تُقْطَعْ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا فِيْ ثَمَنِ مِجَنٍّ حَجَفَةٍ اَوْ تُرْسٍ۔

١٦٩٧۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ۔

١٦٩٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمْ تَكُنْ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِيْ اَدْنٰى مِنْ حَجَفَةٍ اَوْ تُرْسٍ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا ذُوْ ثَمَنٍ۔ رَوَاهُ وَكِيْعٌ وَابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ مُرْسَلًا۔

١٦٩٩۔ حَدَّثَنِيْ يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ اَخْبَرَنَا عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمْ تُقْطَعْ يَدُ سَارِقٍ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَدْنٰى مِنْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ تُرْسٍ اَوْ حَجَفَةٍ وَكَانَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا ذَا ثَمَنٍ۔

١٧٠٠۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِيْ مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ۔

١٧٠١۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا

صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا کہ چوتھائی دینار کی چوری کے بدلے ہاتھ کاٹا جائے گا۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے عہد مبارک کے اندر چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا تھا۔ مگر چمڑے کی یا دوسری ڈھال کی قیمت کی چوری پر۔

عثمان، حمید بن عبد الرحمٰن، ہشام، عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کہ چمڑے کی یا دوسری ڈھال سے کم قیمت کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جاتا تھا۔ اور ان میں سے ہر ایک قیمتی ہوتی تھی۔ وکیع، ابن ادریس ہشام نے اپنے والد عروہ بن زبیر سے اسے مرسلاً روایت کیا ہے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں چمڑے کی یا دوسری ڈھال سے کم قیمت کی چوری پر چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا تھا اور ان میں سے ہر ایک قیمتی ہوتی تھی۔

نافع مولیٰ عبد اللہ بن عمر نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے ڈھال کی چوری پر ہاتھ کاٹا اور اس کی قیمت (ان دنوں) تین درہم ہوتی تھی۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ

جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ ۔

۱۷۰۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ ۔

۱۷۰۳۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ سَارِقٍ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي نَافِعٌ قِيمَتُهُ ۔

۱۷۰۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ ۔

بَاب ۹۲۲ تَوْبَةِ السَّارِقِ ۔

۱۷۰۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ يَدَ امْرَأَةٍ، قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَتْ تَأْتِي بَعْدَ ذٰلِكَ فَأَرْفَعُ حَاجَتَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَابَتْ وَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا ۔

۱۷۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ

تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ڈھال کے بدلے ہاتھ کاٹا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ڈھال کی چوری پر ہاتھ کاٹا جس کی قیمت (اُن دنوں) تین درہم تھی۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چور کا ہاتھ ڈھال کے بدلے کاٹا جس کی قیمت تین درہم تھی۔ اسی طرح سے محمد بن اسحاق نے روایت کی ہے اور لیث نے نافع سے "قیمتہ" کا لفظ روایت کیا ہے۔

ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: — اللہ تعالیٰ نے چور پر لعنت فرمائی کہ خود چرائے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے اور قیمتی رسّی چرائے تب بھی اس کا ہاتھ کاٹا جائے۔

چور کی توبہ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک عورت کا ہاتھ کاٹا — حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد وہ آتی اور میں اس کی حاجت نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور پیش کیا کرتی پھر اس نے توبہ کی اور بڑی اچھی توبہ کی۔

ابوادریس کا بیان ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے ایک جماعت کے ساتھ رسول اللہ

الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ فَقَالَ: أُبَايِعُكُمْ عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُونِي فِي مَعْرُوفٍ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَأُخِذَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَطَهُورٌ وَمَنْ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَذٰلِكَ إِلَى اللّٰهِ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ إِذَا تَابَ السَّارِقُ بَعْدَ مَا قُطِعَ يَدُهُ قُبِلَتْ شَهَادَتُهُ، وَكُلُّ مَحْدُودٍ كَذٰلِكَ إِذَا تَابَ قُبِلَتْ شَهَادَتُهُ۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی۔ پس آپ نے فرمایا کہ میں اس بات پر تم سے بیعت لیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو گے، چوری نہ کرو گے، اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے، کسی پر ایسا بہتان نہیں لگاؤ گے جو تم اپنے ہاتھوں اور پیروں سے گھڑا ہو اور نیک کاموں میں میری نافرمانی نہیں کرو گے۔ جو تم میں سے یہ وعدہ پورا کرے اس کا ثواب اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور جو ان میں سے کسی گناہ کا ارتکاب کر بیٹھے اور دنیا میں پکڑا جائے تو وہ اس کے لئے کفارہ اور پاکی ہے اور جس کی اللہ تعالیٰ پردہ پوشی فرمائے تو اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے کہ چاہے اسے عذاب دے اور چاہے اسے معاف فرما دے۔ امام بخاری نے فرمایا کہ جب چور نے توبہ کر لی اس کے بعد ہاتھ کاٹا گیا تو اس کی گواہی قبول کی جائے گی نیز جن پر بھی حد قائم کی گئی، سب کا یہی مطلب ہے کہ جب توبہ کر لی تو ان کی گواہی قابل قبول ہوگی۔

الحمد للہ کہ ستائیسواں پارہ ختم ہوا

پارہ ۔۔۔ ۲۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

كتاب المحاربين من اهل الكفر والردة

باب وقول الله تعالى انما جزاء الذين يحاربون الله ورسوله ويسعون في الارض فسادا ان يقتلوا او يصلبوا او تقطع ايديهم وارجلهم من خلاف او ينفوا من الارض.

۱۴۰۲۔ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا الوليد بن مسلم حدثنا الاوزاعي حدثني يحيى بن ابي كثير قال حدثني ابو قلابة الجرمي عن انس رضي الله عنه قال قدم على النبي صلى الله عليه وسلم نفر من عكل فاسلموا فاجتووا المدينة فامرهم ان ياتوا ابل الصدقة فيشربوا من ابوالها والبانها ففعلوا فصحوا فارتدوا وقتلوا رعاتها واستاقوا فبعث في آثارهم فاتي بهم فقطع ايديهم وارجلهم وسمل اعينهم ثم لم يحسمهم حتى ماتوا.

ان لوگوں اور مرتدوں کا بیان جن سے جنگ کی ہوتی ہے

اللہ اور رسول سے لڑنے والوں کی سزا یہ ارشاد باری ہے جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے اور ملک میں فساد کرتے پھرتے ہیں ان کا بدلہ یہی ہے کہ وہ قتل کئے جائیں یا سولی دئیے جائیں یا ان کے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹے جائیں یا زمین سے دور کر دئیے جائیں (سورہ المائدہ، آیت ۳۳)

ابو قلابہ جرمی کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قبیلہ عکل کے کچھ لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔ انہیں مدینہ منورہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی تو آپ نے لوگوں کو حکم دیا کہ انہیں صدقہ کے اونٹ دے دئیے جائیں، جن کا یہ پیشاب اور دودھ پئیں۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور تندرست ہو گئے پھر تو وہ مرتد ہو گئے اور حضور کے چرواہے کو قتل کر کے جانوروں کو ہانک کر لے گئے۔ حضور نے ان کے پیچھے آدمی بھیجے جو انہیں لے آئے۔ پس ان کے ہاتھ پیر کاٹ دئیے گئے اور ان کی آنکھیں نکال دی گئیں پھر ان کی مرہم پٹی نہیں کی گئی یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

باب ۱۶۳ لم يحسم النبي صلى الله عليه وسلم المحاربين من اهل الردة حتى هلكوا

۱۴۰۳۔ حدثنا محمد بن الصلت ابو يعلى حدثنا الوليد حدثني الاوزاعي عن يحيى عن ابي قلابة عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم

حضور نے محاربین کو ان کے ہلاک ہونے تک داغ نہیں لگوائے۔

ابو قلابہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرینہ والوں کے ہاتھ پاؤں کٹوائے لیکن داغ نہیں لگوائے

قطع العرنيين ولم يحسمهم حتى ماتوا

باب لم يسق المرتدون المحاربون حتى ماتوا

۱۷۰۹۔ حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا وهيب عن أيوب عن أبي قلابة عن أنس رضي الله عنه قال قدم رهط من عكل على النبي صلى الله عليه وسلم كانوا في الصفة فاجتووا المدينة فقالوا يا رسول الله ابغنا رسلا فقال ما أجد لكم إلا أن تلحقوا بإبل رسول الله صلى الله عليه وسلم فأتوها فشربوا من ألبانها وأبوالها حتى صحوا وسمنوا وقتلوا الراعي واستاقوا الذود فأتى النبي صلى الله عليه وسلم الصريخ فبعث الطلب في آثارهم فما ترجل النهار حتى أتي بهم فأمر بمسامير فأحميت فكحلهم وقطع أيديهم وأرجلهم وما حسمهم ثم ألقوا في الحرة يستسقون فما سقوا حتى ماتوا قال أبو قلابة سرقوا وقتلوا وحاربوا الله ورسوله

باب سمر النبي صلى الله عليه وسلم أعين المحاربين

۱۷۱۰۔ حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا حماد عن أيوب عن أبي قلابة عن أنس بن مالك أن رهطا من عكل أو قال عرينة ولا أعلمه إلا قال من عكل قدموا المدينة فأمر لهم النبي صلى الله عليه وسلم بلقاح وأمرهم أن يخرجوا فيشربوا من أبوالها وألبانها فشربوا حتى إذا برئوا قتلوا الراعي واستاقوا النعم فبلغ النبي صلى الله عليه وسلم غدوة فبعث الطلب في إثرهم فما ارتفع النهار حتى جيء بهم فأمر بهم فقطع أيديهم وأرجلهم وسمر أعينهم فألقوا

یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

حضور نے مرتدین اور محاربین کو پانی نہیں پلایا یہاں تک کہ وہ مر گئے

حضرت انس نے فرمایا کہ قبیلہ عکل کی ایک جماعت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی وہ صفہ میں رہنے لگے لیکن مدینہ کی آب و ہوا انہیں موافق نہیں آئی۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ہمیں دودھ کے جانور دیجیے۔ فرمایا کہ مجھے اس کے سوا کوئی صورت نظر نہیں آتی کہ تم رسول اللہ کے اونٹوں میں جا رہو۔ چنانچہ وہ ان کا دودھ اور پیشاب پیتے رہے یہاں تک کہ تندرست ہو گئے اور موٹے ہو گئے پھر چرواہے کو قتل کر کے اونٹ ہانک کر لے گئے۔ پس ایک چلانے والا فریاد کرتا ہوا نبی کریم کی خدمت میں آیا۔ آپ نے ان کی تلاش میں آدمی بھیجے۔ دن چڑھا ہی تھا کہ پکڑ کر لائے گئے۔ آپ کے حکم سے سلائیاں گرم کی گئیں، ان کی آنکھوں میں پھیری گئیں اور ان کے ہاتھ پیر کاٹ دیے گئے لیکن انہیں داغ نہیں لگایا گیا۔ پھر انہیں گرم پتھریلی زمین میں ڈال دیا گیا، وہ پانی مانگتے تھے لیکن انہیں پانی نہیں دیا گیا یہاں تک کہ وہ مر گئے۔ ابو قلابہ کا قول ہے کہ انہوں نے چوری کی، قتل کیا، نیز وہ اللہ اور اس کے رسول سے لڑے۔

جنگ کرنے والوں کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھیں نکلوا دیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قبیلہ عکل یا عرینہ، میرا خیال ہے کہ عکل فرمایا، مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے۔ ان کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھیل اونٹنیوں کا حکم دیا اور حکم فرمایا کہ باہر چلے جائیں ان کا پیشاب اور دودھ پئیں۔ یہاں تک کہ تندرست ہو گئے تو چرواہے کو قتل کر کے مال مویشی ہانک کر لے گئے۔ صبح کے وقت نبی کریم کو خبر ہوئی تو ان کی تلاش میں آپ نے آدمی بھیجے۔ چنانچہ ابھی دن بلند نہیں ہوا تھا کہ لے آئے گئے۔ چنانچہ آپ نے ان کے لیے حکم فرمایا تو ان کے ہاتھ پیر کاٹ دیے گئے اور ان کی آنکھیں نکال دی گئیں۔ پھر وہ گرم جگہ پر ڈال دیے گئے وہ پانی مانگتے تھے لیکن انہیں پانی نہیں پلایا گیا

بِالْحَرَّةِ يَسْتَسْقُونَ فَلَا يُسْقَوْنَ. قَالَ أَبُو قِلَابَةَ هَؤُلَاءِ قَوْمٌ سَرَقُوا وَقَتَلُوا وَكَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ وَحَارَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ

ابو قلابہ کا بیان ہے کہ ان لوگوں نے چوری کی، قتل کیا، اسلام لانے کے بعد کفر کیا نیز اللہ اور اس کے رسول سے لڑے۔

بَابُ ٩٦٦ فَضْلِ مَنْ تَرَكَ الْفَوَاحِشَ.

فواحش کو چھوڑ دینے کی فضیلت

١٧١١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ، إِمَامٌ عَادِلٌ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ فِي خَلَاءٍ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسْجِدِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللَّهِ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ إِلَى نَفْسِهَا قَالَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا صَنَعَتْ يَمِينُهُ.

حفص بن عاصم نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سات آدمی ایسے ہیں جن کو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ سائے میں رکھے گا جس روز کہ خدا کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔ انصاف کرنے والا حاکم، اللہ کی عبادت کرنے والا جوان، وہ شخص جس نے تنہائی میں خدا کو یاد کیا اور آنسو جاری ہوگئے، وہ آدمی جس کا دل مسجد میں لگا رہے، وہ دو شخص جو اللہ کے لئے محبت کریں، وہ شخص جس کو منصب دار اور حسن و جمال والی عورت اپنی طرف بلائے اور وہ کہہ دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور وہ آدمی کہ جب خیرات کرے تو اتنی پوشیدہ رکھے کہ بائیں ہاتھ کو پتہ نہ لگے کہ دائیں ہاتھ نے کیا کیا ہے۔

١٧١٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ وَحَدَّثَنِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَنْ تَوَكَّلَ لِي مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَمَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ تَوَكَّلْتُ لَهُ بِالْجَنَّةِ.

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد ساعدی سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو مجھے اس چیز کی ضمانت دے جو دونوں ٹانگوں کے درمیان ہے اور جو دونوں جبڑوں کے درمیان ہے تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

بَابُ ٩٦٧ إِثْمِ الزُّنَاةِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَا يَزْنُونَ، وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا

أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ أَخْبَرَنَا أَنَسٌ قَالَ لَأُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيثًا لَا يُحَدِّثُكُمُوهُ أَحَدٌ بَعْدِي سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ، لَا تَقُومُ السَّاعَةُ وَإِمَّا

زانیوں کا گناہ :۔ ارشاد ربانی ہے: اور بدکاری نہیں کرتے (سورہ الفرقان، آیت ٦٨) - اور بدکاری کے پاس نہ جاؤ بیشک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی بری راہ (سورۂ بنی اسرائیل، آیت ٣٢)۔ حضرت انس نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایسی حدیث نہ بتاؤں جو میرے بعد تمہیں کوئی نہیں بتائے گا کہ میں نے حضور سے وہ بات سنی ہو جس نے نبی کریم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یا فرمایا قیامت کی

قَالَ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ، وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَظْهَرَ الزِّنَا وَيَقِلَّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتَّى يَكُونَ لِلْخَمْسِينَ امْرَأَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ۔

نشانیوں میں سے ہے کہ علم اٹھا لیا جائے گا، جہالت پھیل جائے گی، شراب پی جائے گی، زنا بڑھ جائے گا، مرد گھٹ جائیں گے، عورتوں کی کثرت ہو گی یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا نگران ایک مرد ہو گا۔

۱۷۱۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الْعَبْدُ حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَقْتُلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ عِكْرِمَةُ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ كَيْفَ يُنْزَعُ الْإِيمَانُ مِنْهُ قَالَ هَكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ ثُمَّ أَخْرَجَهَا فَإِنْ تَابَ عَادَ إِلَيْهِ هَكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ زانی زنا نہیں کرتا جبکہ وہ مومن ہو اور چور چوری نہیں کرتا جبکہ وہ مومن ہو اور شرابی شراب نہیں پیتا جبکہ وہ مومن ہو اور کوئی قتل نہیں کرتا جبکہ وہ مومن ہو۔ عکرمہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس سے پوچھا کہ اس سے ایمان کس طرح جدا کر دیا جاتا ہے۔ فرمایا کہ اس طرح اور اپنی انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر پھر انہیں نکال لیا۔ پھر اگر وہ توبہ کرے تو ایمان اس طرح واپس آ جاتا ہے اور پھر اپنی انگلیوں میں انگلیاں ڈال لیں۔

۱۷۱۴ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَالتَّوْبَةُ مَعْرُوضَةٌ بَعْدُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ زانی زنا نہیں کرتا جبکہ وہ مومن ہو اور چور چوری نہیں کرتا جبکہ وہ مومن ہو اور شرابی شراب نہیں پیتا جبکہ وہ مومن ہو اور اس کے بعد توبہ کا مرحلہ باقی ہے۔

۱۷۱۵ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ وَسُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مِنْ أَجْلِ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ أَنْ تُزَانِيَ بِحَلِيلَةِ جَارِكَ قَالَ يَحْيَى وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي وَاصِلٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قُلْتُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ فرمایا یہ کہ تو اللہ کا شریک ٹھہرائے حالانکہ تجھے اس نے پیدا کیا ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ پھر کون سا ہے؟ کہ تو اس اپنی اولاد کو اس ڈر سے قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ کھائیں گے۔ میں نے عرض کیا پھر کون سا ہے؟ فرمایا یہ کہ تو اپنے ہمسائے کی بیوی سے زنا کرے۔ یحییٰ، سلیمان، واصل

یا رسول الله ومثله. قال عمرو فذكرته لعبد الرحمن وكان حدثنا عن سفيان عن الأعمش ومنصور وواصل عن أبي وائل عن أبي ميسرة قال دعه دعه.

ابو وائل، حضرت عبداللہ بن مسعود عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آگے حدیث اسی طرح ہے ۔ عمرو کا بیان ہے کہ میں نے عبدالرحمٰن سے اس کا ذکر کیا جو سفیان، اعمش، منصور اور واصل، ابو وائل، ابو میسرہ سے روایت کرتے تھے انہوں نے کہا اسے ۔

باب ۹۶۹ رجم المحصن، وقال الحسن من زنى بأخته حده حد الزاني.

شادی شدہ زانی کو سنگسار کرنا۔ امام حسن بصری کا قول ہے کہ بہن سے زنا کرے اس پر زنا کی حد قائم ہوگی۔

۱۶۱۶۔ حدثنا آدم حدثنا شعبة حدثنا سلمة بن كهيل قال سمعت الشعبي يحدث عن علي رضي الله عنه حين رجم المرأة يوم الجمعة وقال قد رجمتها بسنة رسول الله صلى الله عليه وسلم

شعبی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب انہوں نے جمعہ کے روز ایک عورت کو سنگسار کیا تو فرمایا کہ میں نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق سنگسار کیا ہے۔

۱۶۱۷۔ حدثني إسحاق حدثنا خالد عن الشيباني سألت عبد الله بن أبي أوفى، هل رجم رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال نعم قلت قبل سورة النور أم بعد، قال لا أدري.

شیبانی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ نے کسی کو سنگسار کیا؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں۔ میں نے کہا کہ سورۂ نور سے پہلے یا بعد؟ فرمایا کہ یہ مجھے معلوم نہیں۔

۱۶۱۸۔ حدثنا محمد بن مقاتل أخبرنا عبد الله أخبرنا عن ابن شهاب قال حدثني أبو سلمة بن عبد الرحمن عن جابر بن عبد الله الأنصاري أن رجلا من أسلم أتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فحدثه أنه قد زنى، فشهد على نفسه أربع شهادات، فأمر به رسول الله صلى الله عليه وسلم فرجم وكان قد أحصن

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ قبیلہ اسلم کا ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں نے زنا کیا ہے پھر اس نے اپنے اوپر چار مرتبہ گواہی دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا جس کے تحت اسے سنگسار کر دیا گیا، وہ شادی شدہ تھا۔

باب ۹۷۰ لا يرجم المجنون والمجنونة وقال علي لعمر أما علمت أن القلم رفع عن المجنون حتى يفيق وعن الصبي حتى يدرك وعن النائم حتى يستيقظ

مجنون مرد و عورت کو سنگسار نہیں کیا جائے گا

حضرت علی نے حضرت عمر سے کہا کہ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ مجنون سے جب تک فاتر نہ ہو جائے، بچہ جب تک بالغ نہ ہو جائے اور سونے والا جب تک بیدار نہ ہو اس سے قلم اٹھا لیا گیا ہے۔

۱۶۱۹۔ حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن أبي سلمة

ابو سلمہ اور سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی حاضر بارگاہ ہوا

وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي زَنَيْتُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ حَتَّى رَدَّدَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبِكَ جُنُونٌ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ أَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ فَكُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُ فَرَجَمْنَاهُ بِالْمُصَلَّى فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ هَرَبَ فَأَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ ۔

بَابُ ٩٧١ لِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ

١٦٢٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ اخْتَصَمَ سَعْدٌ وَابْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ زَادَ لَنَا قُتَيْبَةُ عَنِ اللَّيْثِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ

١٦٢١ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ

بَابُ ٩٧٢ الرَّجْمِ فِي الْبَلَاطِ

١٦٢٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَهُودِيٍّ وَيَهُودِيَّةٍ قَدْ أَحْدَثَا جَمِيعًا فَقَالَ لَهُمْ مَا تَجِدُونَ

اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس وقت مسجد میں جلوہ افروز تھے۔ اس نے آواز دیتے ہوئے کہا۔ یا رسول اللہ! میں زنا کر بیٹھا ہوں۔ آپ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا یہاں تک کہ اس نے چار مرتبہ یہی بات دہرائی جب اس نے اپنے اوپر چار مرتبہ گواہی دے لی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: کیا تجھے جنون ہے؟ اس نے عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا۔ کیا تو شادی شدہ ہے؟ عرض گزار ہوا کہ ہاں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے لے جاؤ اور سنگسار کر دو۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے اس نے بتایا جس نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے سنا کہ انہوں نے فرمایا: میں بھی ان لوگوں میں تھا جنہوں نے اسے سنگسار کیا۔ ہم نے عیدگاہ میں سنگسار کیا جب اسے پتھر لگے

زانی کے لئے پتھر ہیں۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ حضرت سعد اور حضرت ابن زمعہ کے مابین جھگڑا ہوا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عبد بن زمعہ! یہ بچہ تیرا ہے بچہ اسی کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا اے سودہ! اس سے پردہ کیا کر۔ ہم سے قتیبہ نے لیث کے حوالے سے اتنا زیادہ بیان کیا کہ زانی کے لئے پتھر ہیں۔

محمد بن زیاد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بچہ اس کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا اور زانی کے لئے پتھر ہیں۔

بلاط میں سنگسار کرنا۔

عبد اللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہودی مرد و عورت کا ایک جوڑا لایا گیا جنہوں نے بدکاری کی تھی پس آپ نے ان سے فرمایا کہ تم اپنی کتاب میں اس کا کیا حکم پاتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہمارے علماء نے بتایا ہے کہ ایسے کا منہ کالا کیا جائے اور

فِي كِتَابِكُمْ؟ قَالُوا: إِنَّ أَحْبَارَنَا أَحْدَثُوا تَحْمِيمَ الْوَجْهِ وَالتَّجْبِيَةَ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ: ادْعُهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِالتَّوْرَاةِ، فَأُتِيَ بِهَا، فَوَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ، وَجَعَلَ يَقْرَأُ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا، فَقَالَ لَهُ ابْنُ سَلَامٍ: ارْفَعْ يَدَكَ، فَإِذَا آيَةُ الرَّجْمِ تَحْتَ يَدِهِ، فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَرُجِمَا عِنْدَ الْبَلَاطِ، فَرَأَيْتُ الْيَهُودِيَّ أَجْنَأَ عَلَيْهَا.

بَابُ ٩٧٣ الرَّجْمِ بِالْمُصَلَّى

١٧٢٣ - حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَبِكَ جُنُونٌ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: أَحْصَنْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ بِالْمُصَلَّى، فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ، فَأُدْرِكَ فَرُجِمَ حَتَّى مَاتَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا، وَصَلَّى عَلَيْهِ. لَمْ يَقُلْ يُونُسُ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَصَلَّى عَلَيْهِ.

بَابُ ٩٧٤ مَنْ أَصَابَ ذَنْبًا دُونَ الْحَدِّ فَأَخْبَرَ الْإِمَامَ فَلَا عُقُوبَةَ عَلَيْهِ بَعْدَ التَّوْبَةِ إِذَا جَاءَ مُسْتَفْتِيًا

قَالَ عَطَاءٌ: لَمْ يُعَاقِبْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَلَمْ يُعَاقِبِ الَّذِي جَامَعَ فِي رَمَضَانَ، وَلَمْ يُعَاقِبْ عُمَرُ صَاحِبَ الظَّبْيِ، وَفِيهِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

١٧٢٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ

گدھے پر پیچھے کو منہ کر کے بٹھایا جائے۔ حضرت عبد اللہ بن سلام عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ان سے توریت منگوائیے چنانچہ وہ لائی گئی تو ان میں سے ایک نے رجم کی آیت پر ہاتھ رکھ لیا اور اس کے اول و آخر کی عبارت پڑھنے لگا۔ چنانچہ حضرت ابن سلام نے اس سے کہا کہ اپنا ہاتھ تو اٹھاؤ۔ دیکھا تو رجم کی آیت اس کے ہاتھ کے نیچے تھی۔ پس رسول اللہ نے حکم فرمایا تو ان دونوں کو سنگسار کر دیا گیا۔ حضرت ابن عمر کا بیان ہے کہ ان دونوں کو بلاط کے مقام پر سنگسار کیا گیا۔ پس میں نے یہودی کو دیکھا کہ اس عورت پر جھکتا تھا۔

عید گاہ میں سنگسار کرنا۔

ابو سلمہ نے حضرت جابر سے روایت کی ہے کہ قبیلہ اسلم کا ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اس نے زنا کا اقرار کیا۔ پس نبی کریم نے اس کی جانب سے منہ پھیر لیا۔ یہاں تک کہ اس نے چار مرتبہ اپنے اوپر گواہی دی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا۔ کیا تمہیں جنون ہے؟ اس نے کہا، نہیں۔ فرمایا کیا تم شادی شدہ ہو؟ عرض گزار ہوا کہ ہاں۔ پس آپ نے حکم فرمایا تو اسے مقام مصلیٰ پر رجم کیا گیا۔ جب اسے پتھر لگے تو بھاگ کھڑا ہوا۔ ہم نے اسے پکڑ کر سنگسار کیا یہاں تک کہ وہ مر گیا پس نبی کریم نے اسے بھلائی کے ساتھ یاد فرمایا اور اس کی نماز جنازہ پڑھی۔ یونس اور ابن جریج نے زہری سے نماز پڑھنا روایت نہیں کیا۔

جو ایسے گناہ کا مرتکب ہوا جس پر حد نہیں اور امام کو خبر دی گئی تو توبہ کے بعد اس پر حد نہیں۔

عطاء کا قول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے پر حد جاری نہیں فرمائی۔ ابن جریج کا قول ہے کہ رمضان میں جماعت کرنے والے کو نبی کریم نے سزا نہیں دی۔ حضرت عمر نے ہرن والے کو سزا نہیں دی۔ اس سلسلے میں ابو عثمان، حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

حمید بن عبد الرحمن نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے

ابن شهاب عن حميد بن عبد الرحمن عن أبي هريرة
رضي الله عنه أن رجلا وقع بامرأته في رمضان
فاستفتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال
هل تجد رقبة قال لا قال هل تستطيع صيام
شهرين قال لا قال فأطعم ستين مسكينا.
قال الليث عن عمرو بن الحارث عن عبد الرحمن
بن القاسم عن محمد بن جعفر بن الزبير عن عباد
بن عبد الله بن الزبير عن عائشة أتى رجل النبي
صلى الله عليه وسلم في المسجد قال احترقت
قال مم ذلك قال وقعت بامرأتي في رمضان
قال له تصدق قال ما عندي شيء فجلس و
أتاه إنسان يسوق حمارا ومعه طعام قال
عبد الرحمن ما أدري ما هو إلى النبي صلى الله
عليه وسلم فقال أين المحترق فقال ها أنا ذا
قال خذ هذا فتصدق به قال على أحوج
مني ما لأهلي طعام قال فكلوه قال
أبو عبد الله الحديث الأول أبين قوله أطعم
أهلك.

باب إذا أقر بالحد ولم يبين هل للإمام أن يستر عليه.

۱۷۲۵. حدثني عبد القدوس بن محمد
حدثني عمرو بن عاصم الكلابي حدثنا همام
بن يحيى حدثنا إسحاق بن عبد الله بن أبي
طلحة عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال
كنت عند النبي صلى الله عليه وسلم فجاءه
رجل فقال يا رسول الله إني أصبت حدا
فأقمه علي قال ولم يسأله عنه قال وحضرت
الصلاة فصلى مع النبي صلى الله عليه وسلم فلما
قضى النبي صلى الله عليه وسلم الصلاة قام إليه

کہ ایک آدمی رمضان شریف میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا تو
اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھا۔ چنانچہ آپ نے
پوچھا، کیا تم غلام آزاد کر سکتے ہو؟
عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا کیا تم دو مہینے کے روزے رکھ سکتے ہو؟
عرض گزار ہوا کہ نہیں۔ فرمایا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔
عباد بن عبداللہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت
کی ہے کہ ایک شخص مسجد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور حاضر
ہو کر کہنے لگا کہ میں نے اپنے آپ کو ہلاک کر دیا۔ فرمایا کیا ہوا ہے؟
عرض کی کہ میں رمضان کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا
ہوں۔ فرمایا کہ خیرات کرو۔ عرض گزار ہوا کہ میرے پاس تو کوئی
چیز بھی نہیں ہے۔ وہ بیٹھ گیا اور ایک آدمی گدھے کو ہانکتا ہوا آیا
اور اس پر طعام تھا۔ عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ
وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کونسا غلہ لے کر حاضر
ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ وہ ہلاک ہونے والا کہاں ہے؟ وہ عرض
گزار ہوا کہ میں حاضر خدمت ہوں۔ فرمایا کہ اسے لے کر خیرات کر دو۔
عرض کی کہ اپنے سے زیادہ حاجت مند پر؟ جبکہ میرے گھر والوں کے
پاس تو کھانا بھی نہیں ہے۔ فرمایا تو خود کھا لو۔ امام بخاری کا بیان ہے
کہ پہلی حدیث زیادہ واضح ہے جس میں ہے کہ اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔

اگر کوئی شخص حد کا اقرار کرے اور ظاہر نہ کرے تو کیا امام اس کی پردہ پوشی کرے۔

عبداللہ بن ابو طلحہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک نے
فرمایا کہ میں نبی کریم کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک آدمی آ کر کہنے
لگا کہ یا رسول اللہ! مجھ پر حد قائم فرما دیجئے کیونکہ میں نے حد
والا گناہ کیا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضور نے
اس سے کچھ نہیں پوچھا اور نماز کا وقت ہو گیا تو اس نے نبی کریم
کے ساتھ نماز پڑھی جب نبی کریم نماز سے فارغ ہو گئے تو وہ آدمی
آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میں نے
حد والا کام کیا ہے لہٰذا مجھ پر اللہ کی کتاب کا حکم جاری فرما
دیجئے۔ فرمایا کیا تم نے ہمارے ساتھ نماز

الرجل فقال يا رسول الله إني أصبت حدا فأقمه في كتاب الله، قال أليس قد صليت معنا؟ قال نعم، قال فإن الله قد غفر لك ذنبك أو قال حدك.

باب ۹۷۶ هل يقول الإمام للمقر لعلك لمست أو غمزت.

۱۷۲۶۔ حدثني عبد الله بن محمد الجعفي حدثنا وهب بن جرير حدثنا أبي قال سمعت يعلى بن حكيم عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله عنهما قال لما أتى ماعز بن مالك النبي صلى الله عليه وسلم قال له لعلك قبلت أو غمزت أو نظرت، قال لا يا رسول الله، قال أنكتها؟ لا يكني، قال فعند ذلك أمر برجمه.

باب ۹۷۷ سؤال الإمام المقر هل أحصنت.

۱۷۲۷۔ حدثنا سعيد بن عفير قال حدثني الليث حدثني عبد الرحمن بن خالد عن ابن شهاب عن ابن المسيب وأبي سلمة أن أبا هريرة قال أتى رسول الله صلى الله عليه وسلم رجل من الناس وهو في المسجد فناداه يا رسول الله إني زنيت يريد نفسه، فأعرض عنه النبي صلى الله عليه وسلم، فتنحى لشق وجهه الذي أعرض قبله فقال يا رسول الله إني زنيت فأعرض عنه، فجاء لشق وجه النبي صلى الله عليه وسلم الذي أعرض عنه فلما شهد على نفسه أربع شهادات دعاه النبي صلى الله عليه وسلم فقال أبك جنون؟ قال لا يا رسول الله، فقال أحصنت؟ قال نعم يا رسول الله، قال اذهبوا فارجموه. قال ابن شهاب أخبرني من سمع جابرا قال كنت

نہیں پڑھی؟ عرض کی کہ ہاں۔ فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے تمہارے گناہ کو معاف فرما دیا یا یہ فرمایا کہ تمہاری حد کو معاف فرمایا۔

کیا امام اقرار کرنے والے سے یہ کہہ سکتا ہے کہ تم نے چھوا یا اشارہ کیا ہوگا۔

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ماعز بن مالک حاضر ہوئے تو آپ نے ان سے فرمایا۔ شاید تم نے بوسہ دیا یا اشارہ کیا یا دیکھا ہے؟ عرض کی کہ یا رسول اللہ نہیں۔ پھر آپ نے بغیر کنایہ کے پوچھا کہ کیا صحبت کی ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ اس وقت آپ نے اسے سنگسار کرنے کا حکم فرمایا۔

اقرار کرنے والے سے امام کا پوچھنا کہ کیا تم شادی شدہ ہو۔

سعید بن مسیب اور ابو سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا جبکہ آپ مسجد میں تھے اور پکارا۔ یا رسول اللہ بیشک میں زنا کر بیٹھا ہوں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جانب سے منہ پھیر لیا۔ اس نے اپنے اوپر چار مرتبہ گواہی دی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلا کر فرمایا۔ کیا تمہیں جنون ہے؟ عرض کی کہ یا رسول اللہ نہیں۔ فرمایا کیا تم شادی شدہ ہو؟ عرض گزار ہوا کہ ہاں، یا رسول اللہ! فرمایا کہ اسے لے جا کر سنگسار کر دو۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے اس نے بتایا جس نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں ان لوگوں میں شامل تھا۔ جنہوں نے اسے سنگسار کیا۔ ہم نے مقام مصلی پر اسے سنگسار کیا اور جب اسے پتھر لگے تو بھاگ نکلا۔ پس

فِيمَنْ رَجَمَهُ فَرَجَمْنَاهُ بِالْمُصَلَّى فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ جَمَزَ حَتَّى أَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ.

بَابُ الِاعْتِرَافِ بِالزِّنَا

١٦٧٨۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنْ فِي الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ وَزَيْدَ بْنَ خَالِدٍ قَالَا كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ أَنْشُدُكَ اللَّهَ إِلَّا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَامَ خَصْمُهُ وَكَانَ أَفْقَهَ مِنْهُ فَقَالَ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَأْذَنْ لِي قَالَ قُلْ قَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ ثُمَّ سَأَلْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ وَعَلَى امْرَأَتِهِ الرَّجْمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ جَلَّ ذِكْرُهُ الْمِائَةُ شَاةٍ وَالْخَادِمُ رَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَاغْدُ يَا أُنَيْسُ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا قُلْتُ لِسُفْيَانَ لَمْ يَقُلْ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَقَالَ أَشُكُّ فِيهَا مِنَ الزُّهْرِيِّ فَرُبَّمَا قُلْتُهَا وَرُبَّمَا سَكَتُّ.

١٦٧٩۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَطُولَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ حَتَّى يَقُولَ قَائِلٌ لَا نَجِدُ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَيَضِلُّوا بِتَرْكِ فَرِيضَةٍ أَنْزَلَهَا اللَّهُ أَلَا وَإِنَّ الرَّجْمَ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَى وَقَدْ أَحْصَنَ إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ الْحَمْلُ أَوِ الِاعْتِرَافُ قَالَ

ہم نے اسے حرہ کے مقام پر پکڑا اور سنگسار کر دیا۔

زنا کا اعتراف۔

عبید اللہ نے حضرت ابوہریرہ اور حضرت زید بن خالد سے سنا۔ دونوں حضرات کا بیان ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں حاضر تھے کہ ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہوں کہ آپ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرما دیجئے۔ پھر دوسرا شخص کھڑا ہوا جو اس سے زیادہ سمجھدار تھا، عرض گزار ہوا کہ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ فرمائیے اور مجھے عرض کرنے کی اجازت دیجئے۔ فرمایا کہو۔ عرض گزار ہوا کہ میرا بیٹا اس کے ہاں مزدوری کرتا تھا تو اس کی بیوی کے ساتھ زنا کر بیٹھا۔ میں نے ایک سو بکریاں اور ایک خادم اس کے فدیہ میں دیا۔ پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے کو سو کوڑے لگیں گے اور ایک سال کے لئے جلاوطن کیا جائے گا اور عورت کو سنگسار کیا جائے گا۔ پس نبی کریم نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں تمہارا فیصلہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق کروں گا۔ سو بکریاں اور خادم تجھے واپس ملیں گے اور تیرے بیٹے کو سو کوڑے لگیں گے اور ایک سال کے لئے جلاوطن کیا جائے گا۔ اے انیس! اس عورت کے پاس جاؤ اگر وہ اعتراف کرے تو سنگسار کیا جائے گا۔ چنانچہ اس عورت نے اعتراف کیا تو سنگسار کر دیا گیا۔ علی بن عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے سفیان سے کہا کہ کیا آپ نے یہ نہیں کہا کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ میرے بیٹے کو سنگسار کیا جائے گا؟ انہوں نے کہا کہ مجھے

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا۔ مجھے تو یہ ڈر ہے کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا جبکہ کہنے والا کہے گا کہ ہمیں تو قرآن کریم میں رجم کا حکم ہی نہیں ملتا۔ پس وہ اللہ تعالیٰ کے ایک فرض کو چھوڑ کر گمراہ ہو جائیں گے جو اس نے نازل فرمایا ہے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ شادی شدہ زانی کو سنگسار کرنا حق ہے جبکہ اس پر گواہی قائم ہو جائے یا حمل ظاہر ہو جائے یا اقرار کرے۔ سفیان کا قول ہے کہ مجھے یہ ارشاد

سُفْيَانُ كَذَا حَفِظْتُ أَلاَ وَقَدْ رَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ.

بَابُ رَجْمِ الْحُبْلَى مِنَ الزِّنَا إِذَا أَحْصَنَتْ

۱۷۰۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ أُقْرِئُ رِجَالاً مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مِنْهُمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فَبَيْنَمَا أَنَا فِي مَنْزِلِهِ بِمِنًى وَهُوَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي آخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا إِذْ رَجَعَ إِلَيَّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقَالَ لَوْ رَأَيْتَ رَجُلاً أَتَى أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ الْيَوْمَ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هَلْ لَكَ فِي فُلاَنٍ يَقُولُ لَوْ قَدْ مَاتَ عُمَرُ لَقَدْ بَايَعْتُ فُلاَنًا فَوَاللَّهِ مَا كَانَتْ بَيْعَةُ أَبِي بَكْرٍ إِلاَّ فَلْتَةً فَتَمَّتْ فَغَضِبَ عُمَرُ ثُمَّ قَالَ إِنِّي إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَقَائِمٌ الْعَشِيَّةَ فِي النَّاسِ فَمُحَذِّرُهُمْ هَؤُلاَءِ الَّذِينَ يُرِيدُونَ أَنْ يَغْصِبُوهُمْ أُمُورَهُمْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لاَ تَفْعَلْ فَإِنَّ الْمَوْسِمَ يَجْمَعُ رَعَاعَ النَّاسِ وَغَوْغَاءَهُمْ فَإِنَّهُمْ هُمُ الَّذِينَ يَغْلِبُونَ عَلَى قُرْبِكَ حِينَ تَقُومُ فِي النَّاسِ وَأَنَا أَخْشَى أَنْ تَقُومَ فَتَقُولَ مَقَالَةً يُطَيِّرُهَا عَنْكَ كُلُّ مُطَيِّرٍ وَأَنْ لاَ يَعُوهَا وَأَنْ لاَ يَضَعُوهَا عَلَى مَوَاضِعِهَا فَأَمْهِلْ حَتَّى تَقْدَمَ الْمَدِينَةَ فَإِنَّهَا دَارُ الْهِجْرَةِ وَالسُّنَّةِ فَتَخْلُصَ بِأَهْلِ الْفِقْهِ وَأَشْرَافِ النَّاسِ فَتَقُولَ مَا قُلْتَ مُتَمَكِّنًا فَيَعِي أَهْلُ الْعِلْمِ مَقَالَتَكَ وَيَضَعُونَهَا عَلَى مَوَاضِعِهَا فَقَالَ عُمَرُ أَمَا وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لأَقُومَنَّ بِذَلِكَ أَوَّلَ مَقَامٍ أَقُومُهُ بِالْمَدِينَةِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فِي عُقْبِ ذِي الْحَجَّةِ

کی یاد ہے کہ حضرت عمر نے یہ جملہ یاد کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنگسار کیا اور ان کے بعد ہم نے سنگسار کیا۔

شادی شدہ عورت کو سنگسار کرنا جو زنا سے حاملہ ہوئی۔

حضرت ابن عباس نے بیان کیا کہ میں مہاجرین کے کچھ افراد کو تعلیم دیا کرتا تھا۔ ان میں سے ایک حضرت عبدالرحمن بن عوف بھی تھے میں منیٰ میں ان کے مکان پر تھا اور وہ حضرت عمر کے ساتھ ان کے آخری حج کے موقع کی بات ہے گئے ہوئے تھے۔ جب حضرت عبدالرحمن میرے پاس واپس آئے تو فرمایا۔ کاش آپ کل اس شخص کو دیکھتے جو امیرالمومنین کے پاس آیا تھا۔ اور کہا امیرالمومنین! آپ فلاں کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو کہتا ہے کہ اگر حضرت عمر کی وفات ہو گئی تو میں فلاں سے بیعت کروں گا کیونکہ واللہ حضرت ابوبکر کی بیعت تو اچانک ہو گئی اور پھر وہ پوری ہو گئی تھی۔ اس پر حضرت عمر بہت غصہ ہوئے اور کہا میں ان شاء اللہ شام کو لوگوں کے سامنے کھڑا ہو کر ان لوگوں کو ڈراؤں گا جو زبردستی دوسروں کا حق غصب کرنا چاہتے ہیں۔ حضرت عبدالرحمن کا بیان ہے کہ میں نے کہا۔ امیرالمومنین! ایسا نہ کیجئے کیونکہ موسم حج میں ہر قسم کے لوگ جمع ہیں اور گھٹیا لوگ زیادہ ہیں لہٰذا جب آپ کھڑے ہوں گے تو آپ کے قریب جمع ہو جائیں گے۔ میں ڈرتا ہوں کہ جب آپ کھڑے ہو کر کچھ فرمائیں گے تو آپ کی بات کو لے کر اڑا دیں گے اور اسے صحیح طور پر یاد نہ رکھ سکیں گے اور اس کا بے جا استعمال کریں گے لہٰذا مدینہ منورہ پہنچنے تک صبر کیجئے کیونکہ وہ ہجرت اور سنت کا مقام ہے وہاں آپ کو صاحب علم اور شریف لوگ ملیں گے کیونکہ وہاں آپ جو کچھ کہنا چاہتے ہیں اطمینان کے ساتھ کہہ سکیں گے اور اہل علم آپ کی بات کو یاد رکھیں گے اور صحیح جگہ پر استعمال کریں گے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ اگر اللہ نے چاہا تو میں مدینہ منورہ پہنچتے ہی سب سے پہلے لوگوں کو خطاب کروں گا اور اسی بات کے متعلق میں کہوں گا۔ حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ ہم ذی الحجہ کے آخری دنوں میں مدینہ منورہ پہنچے

فلما كان يوم الجمعة عجلت الرواح حين زاغت الشمس حتى أجد سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل جالسا إلى ركن المنبر فجلست حوله تمس ركبتي ركبته فلم أنشب أن خرج عمر بن الخطاب فلما رأيته مقبلا قلت لسعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل ليقولن العشية مقالة لم يقلها منذ استخلف فأنكر علي وقال ما عسيت أن يقول ما لم يقل قبله فجلس عمر على المنبر فلما سكت المؤذنون قام فأثنى على الله بما هو أهله ثم قال أما بعد فإني قائل لكم مقالة قد قدر لي أن أقولها لا أدري لعلها بين يدي أجلي فمن عقلها ووعاها فليحدث بها حيث انتهت به راحلته ومن خشي أن لا يعقلها فلا أحل لأحد أن يكذب علي إن الله بعث محمدا صلى الله عليه وسلم بالحق وأنزل عليه الكتاب فكان مما أنزل الله آية الرجم فقرأناها وعقلناها ووعيناها رجم رسول الله صلى الله عليه وسلم ورجمنا بعده فأخشى إن طال بالناس زمان أن يقول قائل والله ما نجد آية الرجم في كتاب الله فيضلوا بترك فريضة أنزلها الله والرجم في كتاب الله حق على من زنى إذا أحصن من الرجال والنساء إذا قامت البينة أو كان الحبل أو الاعتراف ثم إنا كنا نقرأ فيما نقرأ من كتاب الله أن لا ترغبوا عن آبائكم فإنه كفر بكم أن ترغبوا عن آبائكم أو إن كفرا بكم أن ترغبوا عن آبائكم ألا ثم إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تطروني كما أطري عيسى ابن مريم وقولوا عبد الله ورسوله ثم إنه بلغني أن قائلا منكم يقول والله لو

چنانچہ جمعہ کا دن ہوا تو سورج ڈھلتے ہی ہم نے پہلے ہی حاضری دی، یہاں تک کہ حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کو منبر کے قریب بیٹھا پایا میں بھی ان کے پاس گھٹنے سے گھٹنا ملا کر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد حضرت عمر بھی نکل آئے۔ جب میں نے انہیں آتے دیکھا تو حضرت سعید سے کہا کہ آج امیر المومنین ایسی بات کہیں گے جو اس منصب پر بیٹھنے کے بعد آج تک نہیں کہی ہوگی۔ سعید نے میری بات کے ماننے سے انکار کیا اور کہا کہ مجھے یہ امید نہیں کہ وہ ایسی بات کہیں جو پہلے کبھی نہ کہی ہو۔ پھر حضرت عمر منبر پر بیٹھ گئے جب مؤذن خاموش ہو گئے تو کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا جو اس کی شان کے لائق ہے بیان فرمائی۔ امابعد! میں ایک ایسی بات کہنے لگا ہوں جو کہنی میرے مقدر میں تھی مجھے نہیں معلوم کہ شاید میری یہ آخری گفتگو ہو جو موت سے پہلے کی ہو۔ اس لئے جو اسے سمجھے اور یاد رکھے اسے چاہئے کہ جہاں تک اس کی سواری جا سکے وہاں تک یہ بات پہنچا دے اور جسے ڈر ہو کہ سمجھ نہ سکے تو اس کے لئے حلال نہیں ہے کہ مجھ پر جھوٹی تہمت رکھے۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور ان پر کتاب نازل فرمائی جس میں اللہ تعالیٰ نے آیت رجم بھی نازل کی جس کو ہم نے پڑھا تھا، سمجھا اور یاد رکھا۔ چنانچہ رسول اللہ نے سنگسار کیا اور ان کے بعد ہم نے سنگسار کیا۔ مجھے ڈر ہے کہ لوگوں پر ایک زمانہ دراز گزرے گا کہ کوئی کہے گا واللہ ہم اللہ کی کتاب میں تو رجم کی آیت نہیں پاتے پس وہ اس فرض کو چھوڑ کر جو اللہ تعالیٰ نے اتارا ہے گمراہ ہو جائیں گے۔ سنگسار کرنے کا حکم قرآن کریم میں حق ہے جو بھی شادی شدہ زنا کرے خواہ وہ مرد ہو یا عورت جبکہ گواہی قائم ہو جائے یا حمل ظاہر ہو جائے یا خود اعتراف کرے پھر ہم اسے پڑھتے تھے کہ ہم نے اللہ کی کتاب میں پڑھا کہ اپنے باپ دادا کو چھوڑ کر دوسرے کو باپ دادا نہ بناؤ کہ یہ کفر ہے کہ اپنے باپ دادا کی نسبت سے منہ پھیر لو۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے بے حد نہ بڑھاؤ جیسے حضرت عیسیٰ بن مریم کو بڑھا دیا گیا بلکہ مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہا کرو۔ پھر مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ آپ لوگوں میں سے کسی نے کہا ہے کہ اگر عمر مر گیا تو میں فلاں

مات عمر بايعت فلانا فلا يغترن امرؤ أن
يقول إنما كانت بيعة أبي بكر فلتة وتمت ألا
وإنها قد كانت كذلك ولكن الله وقى شرها
وليس منكم من تقطع الأعناق إليه مثل أبي
بكر من بايع رجلا عن غير مشورة من
المسلمين فلا يبايع هو ولا الذي بايعه تغرة
أن يقتلا وإنه قد كان من خبرنا حين توفى
الله نبيه صلى الله عليه وسلم إلا أن الأنصار
خالفونا واجتمعوا بأسرهم في سقيفة بني
ساعدة وخالف عنا علي والزبير ومن
معهما واجتمع المهاجرون إلى أبي بكر
فقلت لأبي بكر يا أبا بكر انطلق بنا إلى إخواننا
هؤلاء من الأنصار فانطلقنا نريدهم فلما
دنونا منهم لقينا منهم رجلان صالحان فذكرا
ما تمالى عليه القوم فقالا أين تريدون يا
معشر المهاجرين فقلنا نريد إخواننا هؤلاء
من الأنصار فقالا لا عليكم أن لا تقربوهم
اقضوا أمركم فقلت والله لنأتينهم فانطلقنا
حتى أتيناهم في سقيفة بني ساعدة فإذا
رجل مزمل بين ظهرانيهم فقلت من
هذا فقالوا هذا سعد بن عبادة فقلت
ما له قالوا يوعك فلما جلسنا قليلا تشهد
خطيبهم فأثنى على الله بما هو أهله ثم قال
أما بعد فنحن أنصار الله وكتيبة الإسلام
وأنتم معشر المهاجرين رهط وقد دفت
دافة من قومكم فإذا هم يريدون أن
يختزلونا من أصلنا وأن يحضنونا من الأمر
فلما سكت أردت أن أتكلم وكنت قد
زورت مقالة أعجبتني أريد أن أقدمها بين يدي

آدمی کے ہاتھ پر بیعت کر لوں گا۔ ایسا کہنے والا تمہیں دھوکا نہ دینے پائے
کہ حضرت ابوبکر کی بیعت یکایک ہو گئی تھی اور بات پوری ہو گئی۔ بے شک وہ
بیعت ایسی ہی تھی مگر اللہ تعالیٰ نے اس کے شر سے بچایا اور
[illegible] پہنچ سکتے ہیں تم میں نہیں۔ حضرت ابوبکر
جیسا کون ہے۔ جو کوئی شخص کسی کے ہاتھ پر مسلمانوں کے مشورے کے بغیر بیعت
کرے تو وہ اس کی اور جس سے بیعت کی جائے اور اس کے ہاتھ پر بیعت کرنے والے کی
بیعت کی کچھ اس کا انجام یہی ہو گا کہ دونوں قتل کر دیئے جائیں گے
اور اصل بات یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو وفات دی
تو انصار نے ہماری مخالفت کی اور وہ سقیفہ بنی ساعدہ کے مقام
پر اکٹھے ہوئے اور حضرت علی اور حضرت زبیر نے بھی ہماری مخالفت کی اور
ان کے ساتھی بھی اور تمام مہاجرین حضرت ابوبکر کے پاس اکٹھے
ہوئے۔ میں نے حضرت ابوبکر سے کہا کہ آپ ہمارے ساتھ ہمارے انصاری
بھائیوں کے پاس چلیں۔ پس ہم ان کے پاس پہنچنے کے ارادے سے
چل دیئے جب ہم ان کے نزدیک پہنچے تو ہمیں ان میں سے دو نیک آدمی
ملے انہوں نے ہمیں بتایا کہ ان حضرات نے کس بات پر اتفاق کیا تھا
پھر ان دونوں نے کہا۔ اے گروہ مہاجرین! آپ کہاں جا رہے ہیں؟ ہم
نے کہا ہم اپنے ان انصاری بھائیوں کے پاس جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا
کہ آپ نہ جائیے ان کے پاس نہ جائیے بلکہ اپنا فیصلہ کر لیجئے۔ میں نے
کہا کہ خدا کی قسم ہم ان کے پاس ضرور جائیں گے پس ہم چل دیئے یہاں تک
کہ ان کے پاس سقیفہ بنی ساعدہ میں جا پہنچے دیکھا تو ان کے درمیان ایک
شخص چادر اوڑھے ہوئے بیٹھا ہے میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ لوگوں
نے بتایا کہ یہ حضرت سعد بن عبادہ ہیں میں نے کہا کہ انہیں کیا ہو گیا ہے
انہوں نے کہا کہ بخار آتا ہے۔ جب ہم بیٹھے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی تو
ان کے خطیب نے تشہد پڑھا۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی جو اس
کی شان کے لائق ہے پھر کہا۔ اما بعد! ہم اللہ کے مددگار اور اسلام کی فوج
ہیں اور اے گروہ مہاجرین! آپ تھوڑے ہیں آپ کی قوم کے کچھ لوگ
آ کر ہمیں ہماری جڑ سے اکھاڑنا چاہتے ہیں اور ہمیں حکومت سے الگ
کرنا چاہتے ہیں۔ جب وہ خاموش ہوا تو میں نے بولنے کا ارادہ کیا اور میں نے ایک
بات پہلے ہی سے تیار کر رکھی تھی جسے میں چاہتا تھا کہ حضرت ابوبکر کے آگے

أبي بكر وكنت أداري منه بعض الحد فلما أردت
أن أتكلم قال أبو بكر على رسلك فكرهت أن
أغضبه فتكلم أبو بكر فكان هو أحلم مني وأوقر والله
ما ترك من كلمة أعجبتني في تزويري إلا قال في
بديهته مثلها أو أفضل منها حتى سكت فقال
ما ذكرتم فيكم من خير فأنتم له أهل ولن
يعرف هذا الأمر إلا لهذا الحي من قريش هم
أوسط العرب نسبا ودارا وقد رضيت لكم أحد
هذين الرجلين فبايعوا أيهما شئتم فأخذ
بيدي وبيد أبي عبيدة بن الجراح وهو جالس
بيننا فلم أكره مما قال غيرها كان
والله أن أقدم فتضرب عنقي لا يقربني
ذلك من إثم أحب إلي من أن أتأمر على قوم فيهم
أبو بكر اللهم إلا أن تسول إلي نفسي عند الموت
شيئا لا أجده الآن فقال قائل من الأنصار
أنا جذيلها المحكك وعذيقها المرجب منا
أمير ومنكم أمير يا معشر قريش فكثر اللغط
وارتفعت الأصوات حتى فرقت من الاختلاف
فقلت ابسط يدك يا أبا بكر فبسط يده فبايعته
وبايعه المهاجرون ثم بايعته الأنصار ونزونا
على سعد بن عبادة فقال قائل منهم قتلتم
سعد بن عبادة فقلت قتل الله سعد بن عبادة
قال عمر وإنا والله ما وجدنا فيما حضرنا من
أمر أقوى من مبايعة أبي بكر خشينا إن فارقنا
القوم ولم تكن بيعة أن يبايعوا رجلا منهم
بعدنا فإما بايعناهم على ما لا نرضى وإما
نخالفهم فيكون فساد فمن بايع رجلا على غير
مشورة من المسلمين فلا يتابع هو ولا الذي
بايعه تغرة أن يقتلا

کرتا اور ان سے کچھ ڈرتا بھی تھا جب ان کی تقریر سے پہلے میں نے
گفتگو کا ارادہ کیا تو حضرت ابوبکر نے فرمایا ذرا ٹھہرو تو میں نے ان کو خفا کرنا
پسند نہ کیا پس حضرت ابوبکر نے گفتگو شروع کی وہ مجھ سے زیادہ حلیم
اور باوقار تھے خدا کی قسم جو بات مجھے اچھی لگی تھی وہ انہوں نے
اپنی بدیہہ گوئی میں کہہ دی یا اس سے بہتر یہاں تک کہ وہ خاموش ہو گئے پھر
فرمایا آپ حضرات نے جو اپنی خوبیاں بیان کی ہیں آپ لوگ واقعی ان کے اہل ہیں
لیکن اس امر کو عرب قریش کے سوا کسی دوسرے کے لئے نہیں
پہچانتے وہ نسب اور گھر کے اعتبار سے عرب میں اوسط ہیں
میں تمہارے لئے ان دو آدمیوں میں سے ایک پر راضی ہوں
جس سے چاہو بیعت کر لو پھر انہوں نے میرا اور ابو عبیدہ بن جراح
کا ہاتھ پکڑا اور وہ ہمارے درمیان بیٹھے تھے ان کی گفتگو میں سے
یہی بات مجھے ناپسند ہوئی خدا کی قسم مجھے آگے کر کے میری گردن
اڑا دی جائے اور یہ مجھے کسی گناہ کے قریب نہ کرے تو یہ مجھے اس سے
زیادہ پسند ہے کہ میں ایسی قوم پر امیر بنوں جس میں حضرت ابوبکر موجود ہوں
الا یہ کہ موت کے وقت میرا نفس مجھے کوئی ایسی بات اچھی کر دکھائے جو اب نہیں پاتا
پس انصار میں سے ایک کہنے والے نے کہا میں اس کی وہ جڑ ہوں جس سے
خارش زدہ اونٹ خارش دور کرتے ہیں اور اس کا وہ درخت ہوں جس کی حفاظت کی گئی
ہے ایک امیر ہم میں سے ہو اور ایک امیر تم میں سے اے گروہ قریش
پس شور زیادہ ہو گیا اور آوازیں بلند ہو گئیں یہاں تک کہ میں اختلاف سے
ڈرا تو میں نے کہا اے ابوبکر اپنا ہاتھ بڑھائیے انہوں نے ہاتھ بڑھایا
تو میں نے ان کی بیعت کی اور مہاجرین نے ان سے بیعت کی پھر انصار نے
بیعت کی اور ہم حضرت سعد بن عبادہ کی جانب بڑھے تو ان میں سے
ایک کہنے والے نے کہا تم نے حضرت سعد بن عبادہ کو مار ڈالا میں نے کہا
اللہ نے سعد بن عبادہ کو مار ڈالا حضرت عمر نے فرمایا خدا کی قسم
ہم نے حضرت ابوبکر کی بیعت سے زیادہ مضبوط کوئی بات نہیں پائی ہمیں
خوف تھا کہ اگر ہم لوگوں کو چھوڑ کر چلے جائیں اور بیعت نہ ہو تو وہ ہمارے
بعد اپنے میں سے کسی شخص کی بیعت کر لیں پس یا تو ہم ان کی بیعت اس
شخص پر کرتے جس پر ہم راضی نہ تھے یا ان کی مخالفت کرتے تو فساد برپا ہو جاتا
پس جو مسلمانوں کے مشورے کے بغیر کسی سے بیعت کرے اس کی پیروی نہ کی جائے

بَابُ ۹۸۰ اَلْبِكْرَانِ يُجْلَدَانِ وَيُنْفَيَانِ

اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَّلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ وَّحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ رَأْفَةٌ اِقَامَةُ الْحُدُوْدِ۔

۱۷۳۱۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ فِيْمَنْ زَنٰى وَلَمْ يُحْصَنْ جَلْدَ مِائَةٍ وَّتَغْرِيْبَ عَامٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَّاَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ غَرَّبَ ثُمَّ لَمْ تَزَلْ تِلْكَ السُّنَّةُ۔

۱۷۳۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِيْمَنْ زَنٰى وَلَمْ يُحْصَنْ بِنَفْيِ عَامٍ بِاِقَامَةِ الْحَدِّ عَلَيْهِ۔

بَابُ ۹۸۱ نَفْيِ اَهْلِ الْمَعَاصِيْ وَالْمُخَنَّثِيْنَ۔

۱۷۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخَنَّثِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ بُيُوْتِكُمْ وَاَخْرَجَ فُلَانًا وَّاَخْرَجَ عُمَرُ فُلَانًا

بَابُ ۹۸۲ مَنْ اَمَرَ غَيْرَ الْاِمَامِ بِاِقَامَةِ الْحَدِّ

غیر شادی شدہ مرد اور عورت کو درّے لگائے جائیں اور جلا وطن کئے جائیں۔

جو عورت بدکار ہو اور جو مرد بدکار ہو تو ان میں سے ہر ایک کو سو سو درّے لگاؤ اور تمہیں ان پر ترس نہ آئے اللہ کے دین میں اگر تم ایمان لائے ہو اللہ اور پچھلے دن پر اور چاہیے کہ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کا ایک گروہ حاضر ہو۔ بدکار مرد نکاح نہ کرے مگر بدکار عورت یا مشرکہ سے اور بدکار عورت سے نکاح نہ کرے مگر بدکار مرد یا مشرک اور یہ کام ایمان والوں پر حرام ہے (سورۂ النور آیت ۲)

ابن عیینہ کا قول ہے کہ رأفۃ کا حکم حد قائم کرنے کے بارے میں ہے۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ حضرت زید بن خالد جہنی نے فرمایا کہ میں نے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غیر شادی شدہ زانی کو ایک سو درّے مارنے اور ایک سال کے لئے جلا وطن کرنے کا حکم فرما رہے تھے۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے عروہ بن زبیر نے بتایا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جلا وطن کیا اور پھر یہی طریقہ رائج ہو گیا۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر شادی شدہ زانی کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ اس پر حد قائم کرتے ہوئے ایک سال کے لئے جلا وطن کیا جائے۔

اہلِ معاصی اور مخنثوں کو گھر سے نکال دینا۔

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مخنثوں پر لعنت فرمائی ہے جو مرد ہو کر عورتوں کی مشابہت کریں اور فرمایا کہ انہیں اپنے گھروں سے نکال دو۔ چنانچہ فلاں کو نکال دو اور فلاں کو بھی نکال دو۔

امام کے سوا جو اس کی عدم موجودگی میں حد قائم

عَلَيْهِ عَنْهُ

۱۴۳۳ - حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ
أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللهِ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ فَقَامَ خَصْمُهُ
فَقَالَ صَدَقَ اقْضِ لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ بِكِتَابِ اللهِ
إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هٰذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ
فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ
بِمِائَةٍ مِنَ الْغَنَمِ وَوَلِيدَةٍ ثُمَّ سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَزَعَمُوا
أَنَّمَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ فَقَالَ
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللهِ
أَمَّا الْغَنَمُ وَالْوَلِيدَةُ فَرَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ
جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَأَمَّا أَنْتَ يَا أُنَيْسُ فَاغْدُ
عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَارْجُمْهَا فَغَدَا أُنَيْسٌ فَرَجَمَهَا

بَابٌ ۹۰ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا أَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ وَاللهُ أَعْلَمُ بِإِيْمَانِكُمْ بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ فَانْكِحُوْهُنَّ بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ وَآتُوْهُنَّ أُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ أَخْدَانٍ فَإِذَا أُحْصِنَّ فَإِنْ أَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ وَأَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ وَاللهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ.

بَابٌ ۹۱ إِذَا زَنَتِ الْأَمَةُ

۱۴۳۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ

کرنے کا حکم دے۔

حضرت ابوہریرہ اور حضرت زید بن خالد فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ بیٹھے ہوئے تھے پھر کہنے لگا کہ یا رسول اللہ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب سے ہی فیصلہ فرمایئے۔ دوسرا فریق عرض گزار ہوا کہ اس نے سچ کہا، ہمارے درمیان اللہ کی کتاب سے ہی فیصلہ فرمایئے میرا بیٹا اس کے پاس مزدوری کرتا تھا تو اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کر لیا کہ مجھے بتایا گیا میرے بیٹے کو سنگسار کیا جائے گا جب پھر میں نے سو بکریاں اور ایک لونڈی اس کا فدیہ دے دیا پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو معلوم ہوا کہ میرے بیٹے کو سو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کے لئے جلا وطن کیا جائے گا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ میں تمہارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا بکریاں اور لونڈی تمہیں واپس کی جائیں گی اور بیٹے کو سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی۔ اے انیس تم صبح کو اس کی بیوی کو سنگسار کر دینا۔

جو آزاد عورت سے نکاح کرنے کی طاقت نہ رکھے۔

اور تم میں بے مقدوری کے باعث جن کے نکاح میں آزاد عورتیں ایمان والی نہ ہوں تو ان سے نکاح کرے جو تمہارے ہاتھ کی ملک ہیں، ایمان والی کنیزیں اور اللہ تمہارے ایمان کو خوب جانتا ہے تم میں ایک دوسرے سے ہے تو ان سے نکاح کرو ان کے مالکوں کی اجازت سے اور حسب دستور ان کے مہر انہیں دو قید میں آتیاں نہ مستی نکالتی ہوئی اور نہ یار بناتی ہوئی۔ جب وہ قید میں آجائیں پھر برا کام کریں تو ان پر اس سزا کی آدھی ہے جو آزاد عورتوں پر ہے یہ اس کے لئے ہے جسے تم میں سے زنا کا اندیشہ ہے اور صبر کرنا تمہارے لئے بہتر ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (سورۃ النساء آیت ۲۵)

جب لونڈی زنا کی مرتکب ہوئی۔

حضرت ابوہریرہ اور حضرت زید بن خالد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس لونڈی کے بارے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصَنْ قَالَ إِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ بِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ لَا أَدْرِي بَعْدَ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ

بَابُ ۹۸۵ لَا يُثَرَّبُ عَلَى الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ وَلَا تُنْفَى

١٦٣٦۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زَنَتِ الْأَمَةُ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُثَرِّبْ ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُثَرِّبْ ثُمَّ إِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعَرٍ تَابَعَهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ ۹۸۶ أَحْكَامِ أَهْلِ الذِّمَّةِ وَإِحْصَانِهِمْ إِذَا زَنَوْا وَرُفِعُوا إِلَى الْإِمَامِ

١٦٣٧۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى عَنِ الرَّجْمِ فَقَالَ رَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَقَبْلَ النُّورِ أَمْ بَعْدَهُ قَالَ لَا أَدْرِي تَابَعَهُ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَالْمُحَارِبِيُّ وَعَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ وَقَالَ بَعْضُهُمُ الْمَائِدَةُ وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ

١٦٣٨۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا لَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ وَامْرَأَةً

میں پوچھا گیا جس نے زنا کیا اور شادی شدہ نہیں تھی فرمایا کہ جب وہ زنا کرے تو اسے کوڑے مارو، پھر زنا کرے تو کوڑے مارو، پھر زنا کرے تو کوڑے مارو، پھر اسے فروخت کر دو اگرچہ بالوں کی رسی کے بدلے ہی سہی۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ آپ نے تیسری بار ایسا فرمایا یا چوتھی مرتبہ۔

لونڈی اگر زنا کرے تو اسے ملامت نہ کی جائے اور نہ جلا وطن کیا جائے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر لونڈی زنا کرے اور اس کا زنا ظاہر ہو جائے تو اسے کوڑے مارو لیکن ملامت نہ کرو۔ پھر زنا کرے تو کوڑے مارو اور ملامت نہ کرو۔ پھر تیسری مرتبہ بھی زنا کرے تو اسے فروخت کر دو اگرچہ بالوں کی ایک رسی کے بدلے ہی سہی۔ اسی طرح اسمٰعیل بن امیہ، سعید، حضرت ابوہریرہ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

ذمیوں کے احکام کہ شادی شدہ کو زنا کے بعد امام کے روبرو پیش کیا جائے۔

شیبانی نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے سنگسار کیے جانے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنگسار کیا ہے۔ میں نے پوچھا کہ کیا سورۂ نور کے نزول سے پہلے یا بعد؟ فرمایا کہ یہ مجھے معلوم نہیں۔ اسی طرح علی بن مسہر اور خالد بن عبداللہ اور محاربی اور عبیدہ بن حمید نے شیبانی سے اسے روایت کیا ہے۔ بعض حضرات نے سورۂ المائدہ کا نام لیا ہے لیکن پہلی بات زیادہ درست ہے۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ کچھ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور انہوں نے بتایا کہ ان میں سے ایک مرد اور عورت نے زنا کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم رجم کے

پاتے ہو توریت کے اندر کیا حکم پاتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم انہیں رسوا کرتے اور کوڑے مارتے ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن سلام نے کہا کہ تم جھوٹ بولتے ہو اس میں رجم کا حکم ہے۔ چنانچہ وہ توریت لے کر آئے اسے کھولا گیا تو ان میں سے ایک نے آیت رجم پر اپنا ہاتھ رکھ لیا اور اس کے اول و آخر سے پڑھ گیا۔ حضرت عبد اللہ بن سلام نے اس سے کہا کہ اپنا ہاتھ تو اٹھا۔ اس نے اپنا ہاتھ اٹھایا تو آیت رجم موجود تھی۔ وہ کہنے لگے کہ اے محمد! آپ نے سچ فرمایا، اس میں آیت رجم موجود ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ان دونوں کو سنگسار کر دیا گیا۔ میں نے اس مرد کو دیکھا کہ عورت کو پتھروں سے بچانے کے لئے اس پر جھک جاتا تھا۔

جب کوئی شخص اپنی عورت یا دوسرے کی عورت پر زنا کی تہمت لگائے تو کیا امام اس عورت کے پاس دریافت کرنے کے لئے کسی آدمی کو بھیج سکتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت زید بن خالد کا بیان ہے کہ دو آدمی اپنا جھگڑا لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش ہوئے۔ ایک نے عرض کی کہ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب سے فیصلہ فرمائیے۔ دوسرا جو اس سے زیادہ سمجھدار تھا، کہا: ہاں یا رسول اللہ! ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق ہی فیصلہ فرمائیے اور مجھے عرض کرنے کی اجازت دیجئے۔ فرمایا کہ بیان کرو۔ کہا کہ میرا بیٹا اس کے پاس مزدوری کرتا تھا۔ میرے بیٹے نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا۔ مجھے بتایا گیا کہ میرے بیٹے کو سنگسار کیا جائے گا تو میں نے ایک سو بکریاں اور ایک لونڈی اس کے عوض دے دی۔ پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے کی سزا سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے۔ پس رسول اللہ نے فرمایا کہ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں تم دونوں کے درمیان ضرور اللہ کی کتاب سے فیصلہ کروں گا۔ تمہاری بکریاں اور لونڈی تمہیں واپس کی جائے گی اور تمہارے بیٹے کو سو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کے لئے جلا وطن کیا جائے گا۔ اور حضرت انیس اسلمی کو حکم فرمایا

رَبِيًا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَاةِ فِي شَأْنِ الرَّجْمِ فَقَالُوا نَفْضَحُهُمْ وَيُجْلَدُونَ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبْتُمْ إِنَّ فِيهَا الرَّجْمَ فَأَتَوْا بِالتَّوْرَاةِ فَنَشَرُوهَا فَوَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ فَقَرَأَ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ ارْفَعْ يَدَكَ فَرَفَعَ يَدَهُ فَإِذَا فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ قَالُوا صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ يَحْنِي عَلَى الْمَرْأَةِ يَقِيهَا الْحِجَارَةَ

بَابُ إِذَا رَمَى امْرَأَتَهُ أَوِ امْرَأَةَ غَيْرِهِ بِالزِّنَا عِنْدَ الْحَاكِمِ وَالنَّاسِ هَلْ عَلَى الْحَاكِمِ أَنْ يَبْعَثَ إِلَيْهَا فَيَسْأَلَهَا عَمَّا رُمِيَتْ بِهِ

۱۷۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ وَقَالَ الْآخَرُ وَهُوَ أَفْقَهُهُمَا أَجَلْ يَا رَسُولَ اللهِ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ وَأْذَنْ لِي أَنْ أَتَكَلَّمَ قَالَ تَكَلَّمْ قَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا قَالَ مَالِكٌ وَالْعَسِيفُ الْأَجِيرُ فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَبِجَارِيَةٍ لِي ثُمَّ إِنِّي سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ مَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَإِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَأَتِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ

اللہ، أما غنمك وجاريتك فرد عليك وجلد ابنك مائة وغربه عاما، وأما أنت يا أنيس فاغد على امرأة الآخر فإن اعترفت فارجمها، فاعترفت فرجمها.

باب من أدب أهله أو غيره دون السلطان

وقال أبو سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم: إذا صلى فأراد أحد أن يمر بين يديه فليدفعه فإن أبى فليقاتله. وفعله أبو سعيد.

١٧٣٠ - حدثنا إسماعيل حدثني مالك عن عبد الرحمن بن القاسم عن أبيه عن عائشة قالت: جاء أبو بكر رضي الله عنه ورسول الله صلى الله عليه وسلم واضع رأسه على فخذي فقال: حبست رسول الله صلى الله عليه وسلم والناس وليسوا على ماء، فعاتبني وجعل يطعن بيده في خاصرتي، ولا يمنعني من التحرك إلا مكان رسول الله صلى الله عليه وسلم، فأنزل الله آية التيمم.

١٧٣١ - حدثنا يحيى بن سليمان حدثني ابن وهب أخبرني عمرو أن عبد الرحمن بن القاسم حدثه عن أبيه عن عائشة قالت: أقبل أبو بكر فلكزني لكزة شديدة وقال: حبست الناس في قلادة، فبي الموت لمكان رسول الله صلى الله عليه وسلم، وقد أوجعني. نحوه.

باب من رأى مع امرأته رجلا فقتله

١٧٣٢ - حدثنا موسى حدثنا أبو عوانة حدثنا عبد الملك عن وراد كاتب المغيرة عن المغيرة قال: قال سعد بن عبادة: لو رأيت رجلا

کہ دوسرے کی بیوی کے پاس جائیں۔ اگر وہ اعتراف کرے تو اسے سنگسار کیا جائے گا۔ چنانچہ اس نے اعتراف کیا تو اسے سنگسار کر دیا گیا۔

سلطان کے علاوہ جو اپنے گھر والوں یا دوسروں کو ادب سکھائے

حضرت ابو سعید نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جب کوئی نماز پڑھ رہا ہو اور اس کے آگے سے گزرنے لگے تو اسے روکے، اگر وہ نہ رکے تو اس سے لڑے۔ حضرت ابو سعید نے ایسا کیا۔

حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکر تشریف لائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک میری گردن پر رکھ کر آرام فرما رہے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگوں کو ایسی جگہ روک لیا جہاں پانی نہیں ہے۔ چنانچہ مجھ پر ناراض ہوئے اور میری کوکھ میں کچوکے مارے اور مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آرام کے سوا کوئی چیز حرکت کرنے سے مانع نہیں تھی۔ پس اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرمائی۔

عبد الرحمن بن قاسم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضرت ابو بکر آئے اور انہوں نے مجھے زور سے گھونسا مارا اور فرمایا کہ تو نے ہار کے باعث لوگوں کو روک دیا ہے۔ پس رسول اللہ کے آرام کے باعث مجھے موت کا سامنا تھا کیونکہ مجھے تکلیف پہنچ رہی تھی۔ آگے اسی طرح حدیث بیان کی۔

جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی آدمی کو دیکھ کر اسے قتل کر دے

حضرت مغیرہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ نے فرمایا کہ اگر میں کسی آدمی کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھ لوں تو تلوار کی دھار سے اس کا کام تمام کر دوں۔ جب یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک

مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفَحٍ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ أَغْيَرُ مِنِّي

پہنچی تو آپ نے فرمایا: کیا تمہیں سعد کی غیرت پر تعجب آتا ہے؟ خدا کی قسم میں ان سے زیادہ غیرت مند ہوں، اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیرت مند ہے۔

بَابُ ۹۹: مَا جَاءَ فِي التَّعْرِيضِ

تعریض کے بارے میں۔

۱۷۳۳ ـ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ، فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ مَا أَلْوَانُهَا؟ قَالَ حُمْرٌ، قَالَ هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ فَأَنَّى كَانَ ذٰلِكَ؟ قَالَ أُرَاهُ عِرْقٌ نَزَعَهُ، قَالَ فَلَعَلَّ ابْنَكَ هٰذَا نَزَعَهُ عِرْقٌ.

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک اعرابی نے آکر کہا۔ یا رسول اللہ میری بیوی نے کالا بچہ جنا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ جواب دیا کہ ہاں۔ فرمایا کہ ان کے رنگ کیا ہیں؟ کہا کہ سرخ۔ فرمایا کہ کیا ان میں کوئی بھورا بھی ہے؟ کہا ہاں۔ فرمایا کہ یہ کہاں سے ہے؟ عرض کی کہ شاید یہ اس کی کسی رگ کے باعث ہو۔ آپ نے فرمایا۔ کہ تمہارے بیٹے کا یہ رنگ بھی شاید اس کی کسی رگ کے باعث ہو۔

بَابُ ۱۰۰: كَمِ التَّعْزِيرُ وَالْأَدَبُ

تعزیر اور ادب کے لئے کتنی سزا ہے۔

۱۷۳۴ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ.

سلیمان بن یسار نے عبد الرحمن بن جابر بن عبد اللہ سے روایت کی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ کسی کو دس سے زیادہ کوڑے نہ مارے جائیں ماسوائے اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے کسی حد کے۔

۱۷۳۵ ـ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَابِرٍ عَمَّنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عُقُوبَةَ فَوْقَ عَشْرِ ضَرَبَاتٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ.

عبد الرحمن بن جابر نے اس شخص سے روایت کی ہے جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کسی کو دس سے زیادہ ضربوں کی سزا نہ دی جائے سوائے اللہ کی حدوں میں سے کسی حد کو قائم کرتے ہوئے۔

۱۷۳۶ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ إِذْ جَاءَ

بکیر کا بیان ہے کہ میں سلیمان بن یسار کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ عبد الرحمن بن جابر آ گئے۔ پس انہوں نے سلیمان بن یسار سے حدیث بیان کی۔ پھر سلیمان بن یسار نے ہماری

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَابِرٍ فَحَدَّثَ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَابِرٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بُرْدَةَ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَجْلِدُوا فَوْقَ عَشْرَةِ أَسْوَاطٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ

١٧٣٧ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنَّكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تُوَاصِلُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّكُمْ مِثْلِي إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ فَلَمَّا أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا عَنِ الْوِصَالِ وَاصَلَ بِهِمْ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا ثُمَّ رَأَوُا الْهِلَالَ فَقَالَ لَوْ تَأَخَّرَ لَزِدْتُكُمْ كَالْمُنَكِّلِ بِهِمْ حِينَ أَبَوْا تَابَعَهُ شُعَيْبٌ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَيُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

١٧٣٨ ۔ حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُمْ كَانُوا يُضْرَبُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَرَوْا طَعَامًا جِزَافًا أَنْ يَبِيعُوهُ فِي مَكَانِهِمْ حَتَّى يُؤْوُوهُ إِلَى رِحَالِهِمْ

١٧٣٩ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ يُؤْتَى

جانب متوجہ ہو کر فرمایا کہ مجھ سے حدیث بیان کی عبدالرحمن بن جابر نے اور انہیں ان کے والد ماجد نے بتایا کہ انہوں نے حضرت ابوبردہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ کسی کو دس کوڑوں سے زیادہ نہ مارو ماسوائے اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے کسی حد کو قائم کرتے ہوئے۔

ابوسلمہ سے حضرت ابوہریرہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے وصال کے روزے رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ مسلمانوں میں سے ایک حضرت عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں۔ اس پر رسول اللہ نے فرمایا کہ تم میں سے میرے جیسا کون ہے؟ بیشک میں رات گزارتا ہوں تو میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔ اس پر بھی جب صحابہ لوگ وصال کے روزوں سے باز نہ آئے تو آپ نے بھی ان کے ساتھ وصال کا روزہ رکھنا شروع کر دیا پھر ایک روز دوسرا، پھر چاند نظر آ گیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر یہ دیر سے نظر آتا تو میں کتنے ہی دن اور ملا جاتا۔ ان کے نہ ماننے کی وجہ سے آپ نے یہ تنبیہاً فرمایا تھا۔ اسی طرح شعیب اور یحییٰ بن سعید اور یونس نے ابن شہاب سے روایت کی ہے۔ نیز عبدالرحمن بن خالد، ابن شہاب، سعید، حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم سے اس کی روایت کی ہے۔

سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں لوگوں کو اس بات پر مار پڑتی کہ وہ غلے کے ڈھیر کو اسی جگہ پر بغیر ماپے تولے فروخت کر دیتے۔ لہٰذا وہ اسے ان کے ٹھکانوں پر لے جاتے تھے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی معاملے میں اپنی ذات کا کبھی انتقام نہیں لیا خواہ کیسی ہی آپ کو تکلیف دی گئی ہو۔ ہاں جب خدا کی حرمتوں

إِلَيَّ حَقٌّ سَمِعْتُهُ مِنْ حُرُمَاتِ اللّٰهِ وَلْيَتِمَّ بِهِ

بَابُ ٩٦٢ مَنْ أَظْهَرَ الْفَاحِشَةَ وَاللَّطْخَ وَالتُّهَمَةَ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ

١٧٥٠ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ شَهِدْتُ الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ، فَرَّقَ بَيْنَهُمَا فَقَالَ زَوْجُهَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا إِنْ أَمْسَكْتُهَا قَالَ فَحَفِظْتُ ذَاكَ مِنَ الزُّهْرِيِّ إِنْ جَاءَتْ بِهِ كَذَا وَكَذَا فَهُوَ وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ كَذَا وَكَذَا كَأَنَّهُ وَحَرَةٌ فَهُوَ وَسَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ جَاءَتْ بِهِ لِلَّذِي يُكْرَهُ

١٧٥١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ ذَكَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ هِيَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا امْرَأَةً عَنْ غَيْرِ بَيِّنَةٍ قَالَ لَا تِلْكَ امْرَأَةٌ أَعْلَنَتْ

١٧٥٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ذُكِرَ الْمُتَلَاعِنَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذٰلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ وَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ يَشْكُو أَنَّهُ وَجَدَ مَعَ أَهْلِهِ فَقَالَ عَاصِمٌ مَا ابْتُلِيتُ بِهٰذَا إِلَّا لِقَوْلِي فَذَهَبَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ وَكَانَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا قَلِيلَ اللَّحْمِ سَبْطَ الشَّعَرِ وَكَانَ الَّذِي ادَّعَى عَلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَ أَهْلِهِ

کر پایا گیا تو حسبِ لعان کے حکم سے انتقام لیتے تھے

جس نے بغیر ثبوت کے بے حیائی و آلودگی کا اظہار کیا اور تہمت لگائی۔

حضرت سہل بن سعد نے فرمایا کہ میں لعان کرنے والوں کے پاس موجود تھا۔ اس وقت میری عمر پندرہ سال کی تھی اور ان کے درمیان جدائی کروا دی گئی کیونکہ خاوند نے کہا تھا کہ اگر میں اسے اپنے پاس رکھوں تو گویا میں نے اس پر جھوٹ بولا تھا۔ سفیان کا بیان ہے کہ میں نے زہری سے یہ بھی یاد رکھا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اگر اس عورت نے ایسا بچہ جنا تو مرد سچا ہے اور اگر ایسا سرخ رو بچہ جنا تو یہ جھوٹا ہے۔ میں نے زہری کو فرماتے سنا کہ اس نے ایسا بچہ جنا جس کو ناپسند کیا جاتا تھا

قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس نے لعان کرنے والوں کا ذکر کیا تو حضرت عبداللہ بن شداد نے پوچھا کہ کیا یہ وہی عورت تھی جس کے بارے میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر میں کسی کسی عورت کو بغیر شہادت کے سنگسار کرتا؟ فرمایا کہ نہیں، وہ عورت تو علی الاعلان بدکاری کرتی تھی۔

قاسم بن محمد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور لعان کرنے والوں کا ذکر ہوا تو حضرت عاصم بن عدی نے اس بارے میں ایک بات کہی اور چلے گئے۔ ان کی قوم کا ایک شخص آیا بتایا کہ اس نے اپنی بیوی کے ساتھ کسی کو پایا ہے۔ چنانچہ حضرت عاصم نے کہا کہ مجھے اپنے بول کے باعث اس میں مبتلا کیا گیا ہے۔ پھر وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے اور اس شخص کے متعلق بتایا جس کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھا تھا، وہ زرد رنگ، کم گوشت اور سیدھے بالوں والا تھا جبکہ وہ شخص جس کے متعلق اپنی بیوی کے پاس دیکھنے کا دعویٰ کیا تھا وہ گندمی رنگ کا، موٹی پنڈلیوں والا اور موٹا تازہ تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اے اللہ! حقیقت

آدم خدلاً كثير اللحم، فقال النبي صلى الله عليه وسلم اللهم بيّن، فوضعت شبيهاً بالرجل الذي ذكر زوجها أنه وجده عندها فلاعن النبي صلى الله عليه وسلم بينهما فقال رجل لابن عباس في المجلس هي التي قال النبي صلى الله عليه وسلم لو رجمت أحداً بغير بينة رجمت هذه؟ فقال لا تلك امرأة كانت تظهر في الإسلام السوء.

باب رمي المحصنات، والذين يرمون المحصنات ثم لم يأتوا بأربعة شهداء فاجلدوهم ثمانين جلدة ولا تقبلوا لهم شهادة أبداً وأولئك هم الفاسقون. إلا الذين تابوا من بعد ذلك وأصلحوا فإن الله غفور رحيم. إن الذين يرمون المحصنات الغافلات المؤمنات لعنوا في الدنيا والآخرة ولهم عذاب عظيم.

۱۷۵۳۔ حدثنا عبد العزيز بن عبد الله حدثني سليمان عن ثور بن زيد عن أبي الغيث عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اجتنبوا السبع الموبقات قالوا يا رسول الله وما هن؟ قال الشرك بالله، والسحر، وقتل النفس التي حرم الله إلا بالحق، وأكل الربا، وأكل مال اليتيم، والتولي يوم الزحف، وقذف المحصنات المؤمنات الغافلات.

باب قذف العبيد

۱۷۵۴۔ حدثنا مسدد حدثنا يحيى بن سعيد عن فضيل بن غزوان عن ابن أبي نعم عن أبي هريرة رضي الله عنه قال سمعت أبا القاسم صلى الله عليه وسلم يقول من

کو وضع حمل ہوا پس عورت نے اس شخص سے مشابہت رکھنے والا بچہ جنا جس کو اس کے خاوند نے اپنی بیوی کے پاس بیٹھے کا ذکر کیا تھا پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان لعان کروا دیا۔ چنانچہ مجلس میں ایک شخص نے حضرت ابن عباس سے کہا کیا یہی عورت تھی جس کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر میں کسی کو بغیر گواہوں کے سنگسار کرتا تو اس عورت کو کرتا۔ انہوں نے فرمایا نہیں بلکہ وہ عورت تو اسلام میں علی الاعلان برائی کا مظاہرہ کیا کرتی تھی۔

شادی شدہ عورتوں پر زنا کی تہمت لگانا۔

اور جو پارسا عورتوں کو عیب لگائیں پھر چار گواہ معائنہ کے نہ لائیں تو انہیں اسی کوڑے لگاؤ اور ان کی گواہی کبھی نہ مانو اور وہی فاسق ہیں۔ مگر جو اس کے بعد توبہ کر لیں اور سنور جائیں تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے (سورۃ نور آیت ۵) بیشک وہ جو عیب لگاتے ہیں انجان پارسا ایمان والی عورتوں کو ان پر لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے (سورۃ النور آیت ۲۳)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہلاک کر دینے والی سات چیزوں سے بچو۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) وہ کیا ہیں؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک، جادو، اس جان کا قتل کرنا جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا مگر حق کے ساتھ، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، میدان جہاد سے پیٹھ پھیر کر بھاگنا، بے خبر پارسا ایمان والی اور ایماندار عورتوں پر بدکاری کی تہمت لگانا۔

غلاموں پر تہمت لگانا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جس نے اپنے غلام پر تہمت لگائی اور جو اس نے کہا اس سے وہ بری ہو تو قیامت کے دن اسے

فَقَذَفَ مَمْلُوكَهُ وَهُوَ بَرِيءٌ مِمَّا قَالَ جُلِدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ

کو تہمت لگائے جبکہ وہ بری ہو سوائے اس کے کہ وہ کہنے کے مطابق ہو۔

بَابٌ ۹۹۵ هَلْ يَأْمُرُ الْإِمَامُ رَجُلًا فَيَضْرِبُ الْحَدَّ غَائِبًا عَنْهُ، وَقَدْ فَعَلَهُ عُمَرُ.

کیا امام کسی کو حکم دے سکتا ہے کہ اس کی عدم موجودگی میں کسی پر حد قائم کرے۔

اور حضرت عمر نے ایسا کیا ہے۔

۱۵۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَا جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْشُدُكَ اللَّهَ إِلَّا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَامَ خَصْمُهُ وَكَانَ أَفْقَهَ مِنْهُ فَقَالَ صَدَقَ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَأْذَنْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ فَقَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا فِي أَهْلِ هَذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ وَإِنِّي سَأَلْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ وَأَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا الرَّجْمَ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ الْمِائَةُ وَالْخَادِمُ رَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَيَا أُنَيْسُ اغْدُ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا.

حضرت ابو ہریرہ اور زید بن خالد جہنی دونوں حضرات کا بیان ہے کہ ایک گنوار نے نبی کریم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی کہ آپ کو خدا کا واسطہ دیتا ہوں کہ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرما دیجئے۔ فریق ثانی کھڑا ہوا اور عرض گزار ہوا جو اس سے زیادہ سمجھدار تھا کہ اس نے سچ کہا واقعی ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمائیے اور یا رسول اللہ مجھے عرض کرنے کی اجازت دیجئے۔ چنانچہ نبی کریم نے فرمایا کہ بیان کرو۔ وہ عرض گزار ہوا کہ میرا بیٹا اس شخص کے ہاں مزدوری کرتا تھا پس اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا تو میں نے سو بکریاں اور ایک خادم اس کے فدیہ میں دیا۔ پھر میں نے علم والے حضرات سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے کے لئے سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے اور اس عورت کو سنگسار کیا جائے۔ پس آپ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں تمہارے درمیان ضرور اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ سو بکریاں اور خادم تمہیں واپس ملیں گے اور تمہارے بیٹے کے لئے سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے۔ اور اے انیس! صبح اس عورت سے دریافت کرو، اگر وہ اعتراف جرم کرے تو اسے سنگسار کیا جائے گا۔ پس اس نے اعتراف کیا تو اسے سنگسار کر دیا گیا۔

كِتَابُ الدِّيَاتِ

خون بہا کا بیان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

بَابٌ ۹۹۶ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ

جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے۔

۱۵۵۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ

حضرت عبداللہ بن مسعود کا بیان ہے کہ ایک شخص عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا گناہ سب سے

شُرَحْبِيلَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الذَّنْبِ أَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ أَنْ تَدْعُوَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ، قَالَ ثُمَّ أَيٌّ، قَالَ ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ، قَالَ ثُمَّ أَيٌّ، قَالَ ثُمَّ أَنْ تُزَانِيَ بِحَلِيلَةِ جَارِكَ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ تَصْدِيقَهَا وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ الْآيَةَ.

۱۷۵۷ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَزَالَ الْمُؤْمِنُ فِي فُسْحَةٍ مِنْ دِينِهِ مَا لَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا

۱۷۵۸ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ إِنَّ مِنْ وَرَطَاتِ الْأُمُورِ الَّتِي لَا مَخْرَجَ لِمَنْ أَوْقَعَ نَفْسَهُ فِيهَا سَفْكَ الدَّمِ الْحَرَامِ بِغَيْرِ حِلِّهِ.

۱۷۵۹ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ مَا يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ فِي الدِّمَاءِ

۱۷۶۰ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَدِيٍّ حَدَّثَهُ أَنَّ الْمِقْدَادَ بْنَ عَمْرٍو الْكِنْدِيَّ حَلِيفَ بَنِي زُهْرَةَ حَدَّثَهُ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ لَقِيتُ كَافِرًا فَاقْتَتَلْنَا فَضَرَبَ يَدِي بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَاذَ بِشَجَرَةٍ

بڑا ہے؟ فرمایا کہ تو اللہ تعالیٰ کا کسی کو شریک ٹھہرائے حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے۔ عرض کی کہ پھر؟ فرمایا کہ پھر یہ کہ تو اپنی اولاد کو قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی۔ عرض گزار ہوا کہ پھر کونسا ہے؟ فرمایا کہ تو اپنے ہمسائے کی بیوی کے ساتھ زنا کرے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان مذکورہ باتوں کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی۔ اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق قتل نہیں کرتے اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائے گا (سورۃ الفرقان آیت ۶۸)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن اپنے دین کے اندر ہمیشہ کشادگی میں رہتا ہے یعنی آسانی سے عمل کرتا رہتا ہے جب تک وہ ناحق خون نہیں کرتا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہلاک کرنے والے امور میں سے جن میں پھنسنے کے بعد نکلنے کا راستہ نہ ہو، بغیر کسی جواز کے حرام خون بہانا ہے۔

ابو وائل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے پہلے لوگوں کے درمیان جن امور کا فیصلہ کیا جائے گا وہ خون کے ہوں گے۔

عطاء بن یزید نے عبیداللہ بن عدی سے روایت کی ہے کہ حضرت مقداد بن عمرو کندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا جو بنی زہرہ کے حلیف اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے کہ وہ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! اگر کسی کافر سے میرا مقابلہ ہو اور ہم ایک دوسرے سے لڑیں پھر وہ میرا ہاتھ کاٹ ڈالے اور ایک درخت کی آڑ لے کر کہے کہ میں اللہ کے لیے مسلمان ہو گیا ہوں، کیا اس کے ایسا کہنے کے

وَقَالَ أَسْلَمْتُ لِلّٰهِ أَقْتُلُهُ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَإِنَّهُ طَرَحَ إِحْدَى يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ بَعْدَ مَا قَطَعَهَا أَقْتُلُهُ قَالَ لَا تَقْتُلْهُ فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ وَأَنْتَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ الَّتِي قَالَ وَقَالَ حَبِيبُ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمِقْدَادِ إِذَا كَانَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ يُخْفِي إِيمَانَهُ مَعَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَأَظْهَرَ إِيمَانَهُ فَقَتَلْتَهُ فَكَذٰلِكَ كُنْتَ أَنْتَ تُخْفِي إِيمَانَكَ بِمَكَّةَ مِنْ قَبْلُ

بَاب ۹۹۰ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَنْ أَحْيَاهَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ حَرَّمَ قَتْلَهَا إِلَّا بِحَقٍّ حَيِيَ النَّاسُ مِنْهُ جَمِيعًا

۱۷۶۱۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْهَا

۱۷۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ وَاقِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِيهِ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

۱۷۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ اسْتَنْصِتِ النَّاسَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ

پھر بھی اس کو قتل کر سکتا ہوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو قتل نہ کرو۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ! اس نے میرا ایک ہاتھ کاٹ ڈالا اور اس کے کاٹنے کے بعد یہ کلمہ پڑھا ہے کیا پھر بھی اسے قتل نہ کروں؟ فرمایا کہ اسے قتل نہ کرو کیونکہ تم نے اگر اسے قتل کیا تو وہ قتل سے پہلے والی تمہاری جگہ پر ہوگا اور تم اس کی پہلے والی جگہ پر جو اس کی کلمہ کہنے سے پہلے تھی۔ حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مقداد سے فرمایا کہ جب کوئی مومن اپنے ایمان کو کافروں کی وجہ سے چھپاتا ہو، پھر وہ اپنے ایمان کو ظاہر کر دے پھر تم اسے قتل کر دو حالانکہ یہ اسی طرح تھا جیسے تم اس سے پہلے مکہ مکرمہ میں اپنے ایمان کو چھپایا کرتے تھے۔

جو مسلمان کی جان بچائے

ابن عباس کا قول ہے کہ جس کے قتل کو اللہ نے حرام قرار دیا مگر حق کے ساتھ تو اسے بچا کر گویا تمام انسانوں کو بچا لیا۔

مسروق نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی جان قتل نہیں کی جاتی مگر اس جرم کا ایک حصہ حضرت آدم علیہ السلام کے پہلے بیٹے پر پڑتا ہے۔ جس نے سب سے پہلے قتل کیا۔

واقد بن محمد نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد کفر کی جانب نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو یعنی مسلمانوں کو قتل کرنا کافروں جیسا کام ہے۔

عمرو بن جریر نے حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر مجھ سے فرمایا کہ لوگوں کو خاموش ہونے کے لئے کہو (پھر فرمایا کہ) میرے بعد کفر کی جانب نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردن اڑانے

بعضکم رقاب بعض. رواہ ابوبکرۃ وابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم.

١٧٦٤۔ حدثنی محمد بن بشار حدثنا محمد بن جعفر حدثنا شعبة عن فراس عن الشعبی عن عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الکبائر الاشراک باللہ وعقوق الوالدین او قال الیمین الغموس شک شعبة وقال معاذ حدثنا شعبة قال الکبائر الاشراک باللہ والیمین الغموس وعقوق الوالدین او قال وقتل النفس

١٧٦٥۔ حدثنا اسحاق بن منصور حدثنا عبد الصمد حدثنا شعبة حدثنا عبید اللہ بن ابی بکر سمع انسا رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الکبائر وحدثنا عمرو حدثنا شعبة عن ابن ابی بکر عن انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اکبر الکبائر الاشراک باللہ وقتل النفس وعقوق الوالدین وقول الزور او قال وشہادۃ الزور.

١٧٦٦۔ حدثنا عمرو بن زرارۃ حدثنا ہشیم حدثنا حصین حدثنا ابو ظبیان قال سمعت اسامة بن زید بن حارثة رضی اللہ عنہما یحدث قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الحرقة من جہینة قال فصبحنا القوم فہزمناہم قال ولحقت انا ورجل من الانصار رجلا منہم قال فلما غشیناہ قال لا الہ الا اللہ قال فکف عنہ الانصاری فطعنتہ برمحی حتی قتلتہ قال فلما قدمنا بلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فقال لی یا اسامة اقتلتہ بعد ما قال لا الہ الا اللہ قال قلت یا رسول اللہ انما کان متعوذا قال اقتلتہ

کو۔ اس کو حضرت ابوبکرہ اور حضرت ابن عباس نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

شعبی نے حضرت عبد اللہ بن عمرو سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کبیرہ گناہ یہ ہیں: اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا ہے یا یہ فرمایا کہ جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھانا۔ اس میں شعبہ راوی کو شک ہے ۔۔۔ معاذ کا بیان ہے کہ شعبہ نے ہم سے کہا کہ کبیرہ گناہ یہ ہیں: شرک، کسی کو شریک ٹھہرانا، جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھانا اور والدین کی نافرمانی کرنا ہے یا یہ فرمایا کہ کسی جان کو قتل کرنا ہے۔

عبید اللہ بن ابوبکر نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سب سے بڑے کبیرہ گناہ یہ ہیں: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، کسی جان کو قتل کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی بات کہنا ہے یا یہ فرمایا کہ جھوٹی گواہی دینا ہے۔

ابو ظبیان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جہینہ کے ایک قبیلے کی جانب روانہ فرمایا۔ ان کا بیان ہے کہ ہم نے اگلی صبح ان پر حملہ کر دیا اور انہیں شکست دی۔ انہوں نے فرمایا کہ میں اور ایک انصاری جب ان کے ایک آدمی کے مقابل ہوئے اور ہم نے اس پر حملہ کیا تو اس نے لا الہ الا اللہ کہا۔ انصاری نے تو اس سے اپنا ہاتھ روک لیا لیکن میں نے نیزہ مار کر اسے قتل کر دیا۔ جب ہم واپس لوٹے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچی تو آپ نے مجھ سے فرمایا۔ اے اسامہ! کیا تم نے اسے کلمہ لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد قتل کر دیا؟ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! وہ تو جان بچانے کے لیے ایسا کہہ

محمد أن قال لا إله إلا الله. قال فما زال يكررها علي حتى تمنيت أني لم أكن أسلمت قبل ذلك اليوم.

۱۴۲۷ - حدثنا عبد الله بن يوسف حدثنا الليث حدثنا يزيد عن أبي الخير عن الصنابحي عن عبادة بن الصامت رضي الله عنه قال إني من النقباء الذين بايعوا رسول الله صلى الله عليه وسلم بايعناه على أن لا نشرك بالله شيئا ولا نسرق ولا نزني ولا نقتل النفس التي حرم الله ولا ننتهب ولا نعصي بالجنة إن فعلنا ذلك فإن غشينا من ذلك شيئا كان قضاء ذلك إلى الله

۱۴۲۸ - حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا جويرية عن نافع عن عبد الله رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من حمل علينا السلاح فليس منا. رواه أبو موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم

۱۴۲۹ - حدثنا عبد الرحمن بن المبارك حدثنا حماد بن زيد حدثنا أيوب ويونس عن الحسن عن الأحنف بن قيس قال ذهبت لأنصر هذا الرجل فلقيني أبو بكرة فقال أين تريد قلت أنصر هذا الرجل. قال ارجع فإني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إذا التقى المسلمان بسيفيهما فالقاتل والمقتول في النار قلت يا رسول الله هذا القاتل فما بال المقتول قال إنه كان حريصا على قتل صاحبه.

باب ۹۹۹ قول الله تعالى. يا أيها الذين آمنوا كتب عليكم القصاص في القتلى الحر بالحر والعبد بالعبد والأنثى بالأنثى فمن

سنا تھا فرمایا۔ کیا تم نے لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد قتل کر دیا؟ ان کا بیان ہے کہ حضور بار بار مجھ سے یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ میں آرزو کرنے لگا کہ آج سے پہلے میں مسلمان نہ ہوا ہوتا۔

صنابحی کا بیان ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں ان نقیبوں میں سے ہوں جنہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس پر بیعت کی کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں، چوری نہ کریں، زنا نہ کریں، اس جان کو قتل نہ کریں جس کا قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے، لوٹ مار نہ کریں اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کریں۔ اگر ہم ایسا کریں تو جنت ملے گی اور اگر ایسے میں کوئی گناہ کیا تو معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ہم پر (کسی مسلمان پر) ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے یعنی مسلمانوں کی جماعت میں سے نہیں ہے۔ اس کو حضرت ابو موسیٰ اشعری نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

امام حسن بصری کا بیان ہے حضرت احنف بن قیس نے فرمایا کہ میں اس شخص (حضرت علی) کی مدد کرنے کے لئے نکلا تو مجھے حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ ملے۔ انھوں نے پوچھا کہ کہاں کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا کہ ان صاحب کی مدد کرنے۔ فرمایا کہ واپس لوٹ جاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب دو مسلمان تلوار لے کر ایک دوسرے پر ٹوٹ پڑیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں۔ میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! قاتل کی بات تو سمجھ میں آ گئی لیکن مقتول کیوں؟ فرمایا، وہ بھی تو اپنے مد مقابل کو قتل کرنے کا خواہش مند تھا۔

قصاص فرض ہے۔

ارشاد ربانی ہے۔ اے ایمان والو تم پر فرض ہے کہ جو ناحق مارے جائیں ان کے خون کا بدلہ لو آزاد کے بدلے آزاد اور غلام

عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ ذَلِكَ تَخْفِيفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ فَمَنِ اعْتَدَى بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ.

بَابُ ٩٩٩ سُؤَالِ الْقَاتِلِ حَتَّى يُقِرَّ وَالْإِقْرَارِ فِي الْحُدُودِ.

١٧٧٠ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقِيلَ لَهَا مَنْ فَعَلَ بِكِ هَذَا أَفُلَانٌ أَوْ فُلَانٌ حَتَّى سُمِّيَ الْيَهُودِيُّ فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ بِهِ حَتَّى أَقَرَّ بِهِ فَرُضَّ رَأْسُهُ بِالْحِجَارَةِ.

بَابُ ١٠٠٠ إِذَا قَتَلَ بِحَجَرٍ أَوْ بِعَصًا

١٧٧١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ جَدِّهِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجَتْ جَارِيَةٌ عَلَيْهَا أَوْضَاحٌ بِالْمَدِينَةِ قَالَ فَرَمَاهَا يَهُودِيٌّ بِحَجَرٍ قَالَ فَجِيءَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهَا رَمَقٌ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُلَانٌ قَتَلَكِ فَرَفَعَتْ رَأْسَهَا فَأَعَادَ عَلَيْهَا قَالَ فُلَانٌ قَتَلَكِ فَرَفَعَتْ رَأْسَهَا فَقَالَ لَهَا فِي الثَّالِثَةِ فُلَانٌ قَتَلَكِ فَخَفَضَتْ رَأْسَهَا فَدَعَا بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلَهُ بَيْنَ الْحَجَرَيْنِ.

بَابُ ١٠٠١ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنْفَ بِالْأَنْفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ

کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت۔ پھر جس کو اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معافی ہوئی تو دستور کے مطابق تقاضا ہو اور نیکی کے ساتھ ادا۔ یہ تمہارے رب کی طرف سے تمہارا بوجھ ہلکا کرنا ہے اور تم پر رحمت۔ تو اس کے بعد جو زیادتی کرے اس کے لئے دردناک عذاب ہے (سورۂ بقرہ، آیت ۱۷۸)

اقرار کرنے تک قاتل سے سوال کرنا، اور حدود میں اقرار ضروری ہے۔

قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ کسی یہودی نے ایک لڑکی کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا۔ اس سے پوچھا گیا کہ تیرے ساتھ یہ کس نے کیا؟ کیا فلاں نے یا فلاں نے؟ یہاں تک کہ اس یہودی کا نام لیا گیا۔ پس اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا گیا۔ آپ برابر اس سے پوچھتے رہے یہاں تک کہ اس نے اقرار کر لیا۔ پس اس کا سر بھی پتھر سے کچل دیا گیا۔

جب کسی کو پتھر یا لاٹھی سے قتل کیا گیا ہو۔

ہشام بن زید بن انس کا بیان ہے کہ ان کے جد امجد حضرت انس بن مالک نے فرمایا کہ ایک لڑکی جس نے زیورات پہنے ہوئے تھے مدینہ منورہ میں باہر نکلی تو کسی یہودی نے اسے پتھر مارا۔ پس اس لڑکی کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا گیا اور اس کے جسم میں ابھی رمق باقی تھی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت فرمایا کہ کیا تجھے فلاں نے قتل کیا ہے؟ تو اس نے انکار میں سر اٹھایا۔ پھر اس سے دوبارہ پوچھا کہ تجھے فلاں نے قتل کیا ہے؟ اس نے سر سے انکار کیا۔ تیسری مرتبہ پوچھا گیا کہ کیا فلاں نے تجھے قتل کیا ہے؟ پس اس نے تب اپنا سر جھکا دیا۔ پس اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بلوایا گیا۔ تب دو پتھروں کے درمیان رکھ کر اسے قتل کر دیا گیا۔

قصاص کا قرآنی ضابطہ

ارشاد ربانی ہے کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان، اور دانت کے بدلے دانت اور زخموں میں بدلہ ہے۔ پھر جو دل کی خوشی سے بدلہ کروا دے تو وہ اس کا گناہ اتار دے گا۔ اور جو اللہ کے اتارے ہوئے کے مطابق حکم

الظَّالِمُونَ

۱۰۷۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالثَّيِّبُ الزَّانِي وَالْمَارِقُ مِنَ الدِّينِ التَّارِكُ الْجَمَاعَةَ۔

بَابُ مَنْ أَقَادَ بِالْحَجَرِ

۱۰۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ يَهُودِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً عَلَى أَوْضَاحٍ لَهَا فَقَتَلَهَا بِحَجَرٍ فَجِيءَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهَا رَمَقٌ فَقَالَ أَقَتَلَكِ فُلَانٌ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا ثُمَّ قَالَ الثَّانِيَةَ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا ثُمَّ سَأَلَهَا الثَّالِثَةَ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ نَعَمْ فَقَتَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَجَرَيْنِ

بَابُ مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ۔

۱۰۷۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ خُزَاعَةَ قَتَلُوا رَجُلًا وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا حَرْبٌ عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّهُ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ قَتَلَتْ خُزَاعَةُ رَجُلًا مِنْ بَنِي لَيْثٍ بِقَتِيلٍ لَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهِمْ رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ أَلَا وَإِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ

ذکر ہے تو وہی لوگ ظالم ہیں (سورہ المائدہ، آیت ۴۵)

مسروق نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان آدمی کا خون حلال نہیں ہے جو یہ گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں، ماسوائے اس کے کہ ان تین میں سے کوئی ایک بات ہو یعنی جان کے بدلے جان اور شادی شدہ زانی اور دین سے نکلنے والا یعنی مسلمانوں کی جماعت کو چھوڑنے والا۔

جس نے پتھر سے مار ڈالا

ہشام بن زید نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ کسی یہودی نے زیور کی وجہ سے ایک لڑکی کو پتھر کے ساتھ مار دیا پس وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کی گئی جبکہ اس کے اندر زندگی کی رمق باقی تھی۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ کیا تجھے فلاں نے قتل کیا ہے؟ تو اس نے اپنے سر کے ساتھ نفی کا اشارہ کیا۔ پھر دوسری مرتبہ پوچھا گیا تو اس نے سر کے ساتھ نفی کا اشارہ کیا۔ پھر تیسری مرتبہ پوچھا گیا تو اس نے اپنے سر کے ساتھ اثبات کا اشارہ کیا۔ پس نبی کریم نے بھی اسے دو پتھروں کے درمیان رکھ کر قتل کروا دیا۔

جس کا کوئی آدمی قتل کر دیا گیا تو اسے دونوں میں سے ایک بات کا اختیار ہے۔

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ بنو خزاعہ نے ایک آدمی کو قتل کر دیا۔ ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی کہ فتح مکہ کے سال بنو خزاعہ نے بنی لیث کے آدمی کو قتل کر دیا کیونکہ دور جاہلیت میں انہوں نے ان کے آدمی کو قتل کیا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ سے ہاتھیوں کو روک دیا تھا اور اپنے رسول اور مسلمانوں کو اس پر مسلط فرمایا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ اس کے اندر قتل کرنا نہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال ہوا اور نہ میرے بعد کسی کے لئے ہوگا اور میرے لئے بھی دن کی ایک

شَيْءٍ وَلَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي، أَلَا وَإِنَّهَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ، أَلَا وَإِنَّهَا سَاعَتِي هَذِهِ حَرَامٌ، لَا يُخْتَلَى شَوْكُهَا، وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا، وَلَا يَلْتَقِطُ سَاقِطَتَهَا إِلَّا مُنْشِدٌ، وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا يُودَى وَإِمَّا يُقَادُ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ أَبُو شَاهٍ فَقَالَ: اكْتُبْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ، ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّمَا نَجْعَلُهُ فِي بُيُوتِنَا وَقُبُورِنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِلَّا الْإِذْخِرَ، وَتَابَعَهُ عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ شَيْبَانَ فِي الْفِيلِ، قَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ: الْقَتْلَ، وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: إِمَّا أَنْ يُقَادَ أَهْلُ الْقَتِيلِ.

۱۱۰۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَتْ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ قِصَاصٌ وَلَمْ تَكُنْ فِيهِمُ الدِّيَةُ، فَقَالَ اللَّهُ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ: ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى﴾ إِلَى هَذِهِ الْآيَةِ ﴿فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ﴾ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَالْعَفْوُ أَنْ يَقْبَلَ الدِّيَةَ فِي الْعَمْدِ، قَالَ: ﴿فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ﴾ أَنْ يَطْلُبَ بِمَعْرُوفٍ وَيُؤَدِّيَ بِإِحْسَانٍ.

گھڑی کے علاوہ پھر تاقیامت کسی کو اس کی اجازت نہیں، اسی طرح حرام ہے۔ یہاں کا کانٹا توڑا جائے، درخت تراشا جائے اور یہاں کی گری پڑی چیز، سوائے اعلان کرنے والے کے اور جس کا آدمی قتل کر دیا گیا ہو اس کو دو باتوں میں سے ایک کا اختیار ہے کہ خون بہا لے یا قصاص لے۔ پس یمن والوں میں سے ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا جس کو ابوشاہ کہا جاتا تھا کہ یا رسول اللہ! میرے لئے یہ باتیں لکھ دیجئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوشاہ کے لئے لکھ دو۔ پھر قریش سے ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اذخر کی اجازت دے دیجئے کیونکہ ہم اسے گھروں اور قبروں کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اچھا اذخر کی اجازت ہے۔ عبیداللہ نے شیبان سے الفیل کے بارے میں اسی طرح روایت کی ہے۔ بعض حضرات نے ابونعیم سے القتل کا لفظ کہا ہے۔ عبیداللہ نے اِمَّا اَنْ یُقَادَ کے بعد اَھْلُ الْقَتِیْل کا لفظ بھی روایت کیا ہے۔

مجاہد کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں قصاص تو تھا لیکن دیت نہ تھی۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس امت سے فرمایا: "فرض ہے کہ جو ناحق مارے جائیں ان کے خون کا بدلہ لو آزاد کے بدلے آزاد اور غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت تو جس کے لئے اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معافی ہوئی"۔ (سورۃ البقرۃ آیت ۱۷۸) ابن عباس کا قول ہے کہ معافی سے مراد قتل عمد کی دیت کا قبول کر لینا ہے۔ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ سے یہ مراد ہے کہ تقاضا بھلائی کے ساتھ ہو اور ادا کرنا اچھے طریقے سے۔

بَابُ مَنْ طَلَبَ دَمَ امْرِئٍ بِغَيْرِ حَقٍّ

جو ناحق کسی کو قتل کرنا چاہے۔

۱۱۰۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَبْغَضُ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ ثَلَاثَةٌ: مُلْحِدٌ فِي الْحَرَمِ، وَمُبْتَغٍ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةَ

نافع بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو تین شخص بہت ناپسند ہیں حرم کے اندر بے اعتدالی کرنے والا، مسلمان کہلا کر جاہلیت کے طور طریقوں کو اپنانے والا اور بغیر

الْجَاهِلِيَّةِ، وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِئٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لِيُهَرِيقَ دَمَهُ.

بَابُ الْعَفْوِ فِي الْخَطَإِ بَعْدَ الْمَوْتِ

۱۱۰۷۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ يَوْمَ أُحُدٍ. وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ يَحْيَى بْنُ أَبِي زَكَرِيَّاءَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ صَرَخَ إِبْلِيسُ يَوْمَ أُحُدٍ فِي النَّاسِ يَا عِبَادَ اللَّهِ أُخْرَاكُمْ فَرَجَعَتْ أُولاَهُمْ عَلَى أُخْرَاهُمْ حَتَّى قَتَلُوا الْيَمَانَ فَقَالَ حُذَيْفَةُ أَبِي أَبِي فَقَتَلُوهُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ. قَالَ وَقَدْ كَانَ انْهَزَمَ مِنْهُمْ قَوْمٌ حَتَّى لَحِقُوا بِالطَّائِفِ

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَقْتُلَ مُؤْمِنًا إِلاَّ خَطَأً وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَى أَهْلِهِ إِلاَّ أَنْ يَصَّدَّقُوا فَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ فَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَى أَهْلِهِ وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِنَ اللَّهِ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا.

بَابُ إِذَا أَقَرَّ بِالْقَتْلِ مَرَّةً قُتِلَ بِهِ

۱۱۰۸۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقِيلَ لَهَا مَنْ فَعَلَ بِكِ هَذَا أَفُلاَنٌ أَفُلاَنٌ حَتَّى سُمِّيَ الْيَهُودِيُّ فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا

کسی حق کے کسی آدمی کے خون کا مطالبہ کرنے والا تاکہ اس کا خون بہا دے۔

قتل خطا کو مرنے کے بعد معاف کر دینا۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے جب غزوۂ احد میں مشرکوں کو شکست ہوئی ـــ عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ احد کے روز ابلیس لوگوں (مسلمانوں) میں چلایا کہ پچھلوں کو سنبھالو پس اگلے پچھلوں پر ٹوٹ پڑے یہاں تک کہ انہوں نے حضرت یمان کو قتل کر دیا جبکہ حضرت حذیفہ پکارتے رہے کہ یہ میرے والد ہیں یہ میرے والد ہیں۔ جب لوگوں نے انہیں قتل کر دیا تو حضرت حذیفہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو معاف فرمائے۔ ان میں بعض لوگ تو بھاگ گئے کہ طائف جا کر پناہ لی۔

مسلمان جان بوجھ کر دوسرے مسلمان کو قتل نہیں کرتا۔

ارشاد ربانی ہے: "اور مسلمانوں کو نہیں پہنچتا کہ مسلمان کا خون کرے مگر ہاتھ بہک کر اور جو کسی مسلمان کو نادانستہ قتل کرے تو اس پر ایک مملوک مسلمان کا آزاد کرنا ہے اور خون بہا کہ مقتول کے لوگوں کو سپرد کی جائے مگر یہ کہ وہ معاف کر دیں۔ پھر وہ اگر اس قوم سے ہو جو تمہاری دشمن ہے اور خود مسلمان ہے تو صرف ایک مملوک مسلمان کا آزاد کرنا اور اگر وہ اس قوم میں ہو کہ تم میں ان میں معاہدہ ہے تو اس کے لوگوں کو خون بہا سپرد کی جائے اور ایک مسلمان مملوک آزاد کرنا۔ تو جس کا ہاتھ نہ پہنچے وہ لگاتار دو مہینے کے روزے رکھے یہ اللہ کے یہاں اس کی توبہ ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔"

جب ایک بار اقرار قتل کر لیا تو اسے قتل کیا جائے گا۔

(۱۱۰۸) حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے دو پتھروں کے درمیان رکھ کر ایک لڑکی کا سر کچل دیا جب اس لڑکی سے پوچھا گیا کہ تیرے ساتھ یہ کس نے کیا، کیا فلاں نے؟ کیا فلاں نے؟ یہاں تک کہ جب اسی یہودی کا نام لیا گیا تو اس نے سر سے اشارہ کر دیا۔ پھر اس یہودی کو لایا گیا تو اس نے اعتراف

فَجِيءَ بِالْيَهُودِيِّ فَاعْتَرَفَ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضَّ رَأْسُهُ بِالْحِجَارَةِ وَقَدْ قَالَ هَمَّامٌ بِحَجَرَيْنِ

بَابُ قَتْلِ الرَّجُلِ بِالْمَرْأَةِ

١٤٧٩۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ يَهُودِيًّا بِجَارِيَةٍ قَتَلَهَا عَلَى أَوْضَاحٍ لَهَا

بَابُ الْقِصَاصِ بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فِي الْجِرَاحَاتِ

وَقَالَ أَهْلُ الْعِلْمِ يُقْتَلُ الرَّجُلُ بِالْمَرْأَةِ وَيُذْكَرُ عَنْ عُمَرَ تُقَادُ الْمَرْأَةُ مِنَ الرَّجُلِ فِي كُلِّ عَمْدٍ يَبْلُغُ نَفْسَهُ فَمَا دُونَهَا مِنَ الْجِرَاحِ وَبِهِ قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَإِبْرَاهِيمُ وَأَبُو الزِّنَادِ عَنْ أَصْحَابِهِ وَجَرَحَتْ أُخْتُ الرُّبَيِّعِ إِنْسَانًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِصَاصُ

١٤٨٠۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَدَدْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ فَقَالَ لَا تُلِدُّونِي فَقُلْنَا كَرَاهِيَةُ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ لَا يَبْقَى أَحَدٌ مِنْكُمْ إِلَّا لُدَّ غَيْرَ الْعَبَّاسِ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ.

بَابُ مَنْ أَخَذَ حَقَّهُ أَوِ اقْتَصَّ دُونَ السُّلْطَانِ.

١٤٨١۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ الْأَعْرَجَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ

کرلیا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تو یہودی کا سر بھی پتھر سے کچل دیا گیا۔ ہمام کا بیان ہے کہ دو پتھروں سے کچلا گیا۔

عورت کے بدلے مرد کو قتل کرنا۔

قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس یہودی کو قتل کردیا جس نے زیور کی وجہ سے ایک لڑکی کو قتل کیا تھا۔

مردوں اور عورتوں کے درمیان زخموں کا قصاص

اہل علم کا کہنا ہے کہ مرد عورت کے بدلے قتل کیا جائے گا۔ حضرت عمر سے منقول ہے کہ عورت کا قصاص مرد سے ہر قتل عمد میں، زخمی ہونے کی صورت میں لیا جائے گا۔ عمر بن عبد العزیز، ابراہیم نخعی اور ابو الزناد نے اپنے اصحاب سے ایسا ہی نقل کیا ہے اور حضرت ربیع کی بہن نے ایک شخص کو زخمی کردیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قصاص دینا ہوگا۔

عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ ہم نے مرض کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ میں دوائی ڈالی تو آپ نے فرمایا کہ منہ میں نہ ڈالو۔ ہم نے کہا کہ مریض کو دوائی سے کراہت ہونے کے باعث فرمایا ہوگا۔ جب آپ کو افاقہ ہوا تو فرمایا کہ جتنے گھر کے اندر موجود ہیں ان سب کے منہ میں دوائی ڈالی جائے سوائے حضرت عباس کے کیونکہ اس وقت وہ تم میں موجود نہ تھے۔

جو اپنا حق خود حاصل کرے یا سلطان کی اجازت کے بغیر قصاص لے بیٹھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم سب سے آخر میں اور سب پر سبقت لے جانے والے ہیں۔ اور اسی سند کے ساتھ ہے کہ حضور نے فرمایا۔ اگر کوئی تیرے

بِإِسْنَادِهِ لَوِ اطَّلَعَ فِي بَيْتِكَ أَحَدٌ وَلَمْ تَأْذَنْ لَهُ خَذَفْتَهُ بِحَصَاةٍ فَفَقَأْتَ عَيْنَهُ مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ.

۱۴۸۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حُمَيْدٍ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ فِي بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَدَّدَ إِلَيْهِ مِشْقَصًا فَقُلْتُ مَنْ حَدَّثَكَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ.

بَابُ[1011] إِذَا مَاتَ فِي الزِّحَامِ أَوْ قُتِلَ

۱۴۸۳ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ هِشَامٌ أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ فَصَاحَ إِبْلِيسُ أَيْ عِبَادَ اللهِ أُخْرَاكُمْ فَرَجَعَتْ أُولَاهُمْ فَاجْتَلَدَتْ هِيَ وَأُخْرَاهُمْ فَنَظَرَ حُذَيْفَةُ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ الْيَمَانِ فَقَالَ أَيْ عِبَادَ اللهِ أَبِي أَبِي قَالَتْ فَوَاللهِ مَا احْتَجَزُوا حَتَّى قَتَلُوهُ قَالَ حُذَيْفَةُ غَفَرَ اللهُ لَكُمْ قَالَ عُرْوَةُ فَمَا زَالَتْ فِي حُذَيْفَةَ مِنْهُ حَتَّى لَحِقَ بِاللهِ.

بَابُ[1012] إِذَا قَتَلَ نَفْسَهُ خَطَأً فَلَا دِيَةَ لَهُ

۱۴۸۴ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ أَسْمِعْنَا يَا عَامِرُ مِنْ هُنَيْهَاتِكَ فَحَدَا بِهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ السَّائِقُ قَالُوا عَامِرٌ فَقَالَ رَحِمَهُ اللهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ هَلَّا أَمْتَعْتَنَا بِهِ فَأُصِيبَ صَبِيحَةَ لَيْلَتِهِ فَقَالَ الْقَوْمُ حَبِطَ عَمَلُهُ قَتَلَ نَفْسَهُ فَلَمَّا رَجَعْتُ وَهُمْ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

گھر میں جھانکے اور دروازہ کھولنے کی اجازت طلب نہ کی ہو پھر تو نے کنکری سے اس کی آنکھ پھوڑ دی تو تیرے اوپر کسی قسم کا کوئی گناہ نہیں ہے۔

یحییٰ نے حمید سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم کے کاشانہ اقدس میں جھانکا تو آپ نے اس کے لیے تیر کا پھل اٹھایا۔ میں (یحییٰ) نے حمید سے پوچھا کہ آپ کو یہ بات کس نے بتائی؟ فرمایا کہ حضرت انس بن مالک نے۔

باب ۱۰۱۱ جب کوئی ہجوم میں مر جائے یا قتل کر دیا جائے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا جب غزوہ احد میں مشرکوں کو شکست ہو گئی تو ابلیس چلایا کہ اے اللہ کے بندو! اپنے پیچھے والوں کو سنبھالو۔ پس اگلے اور پچھلے آپس میں ٹکرا گئے۔ پھر حضرت حذیفہ نے دیکھا کہ ان کے والد بھی انہیں میں پھنسے ہوئے ہیں۔ چنانچہ پکارتے رہے کہ اے اللہ کے بندو! یہ تو میرے والد ہیں، یہ تو والد ہیں۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ خدا کی قسم کسی نے ان کی بات نہ سنی یہاں تک کہ انہیں قتل کر دیا۔ حضرت حذیفہ نے فرمایا کہ اللہ آپ لوگوں کو معاف فرمائے۔ عروہ کا بیان ہے کہ تادم آخر حضرت حذیفہ

باب ۱۰۱۲ جب کوئی غلطی سے اپنے آپ کو قتل کر بیٹھے تو اس کی دیت نہیں ہے۔

حضرت سلمہ بن اکوع فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم کے ہمراہ خیبر کی طرف نکلے تو لوگوں میں سے ایک نے کہا: اے عامر! کیا آپ ہمیں اپنے اشعار نہیں سنائیں گے؟ چنانچہ انہوں نے اشعار سنائے تو نبی کریم نے فرمایا کہ یہ ہانکنے والا کون ہے؟ لوگوں نے جواب دیا کہ عامر ہیں۔ فرمایا کہ اللہ ان پر رحم فرمائے۔ صحابہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ نے ہمیں ان سے اور فائدہ اٹھانے دیا ہوتا۔ پس اسی رات کی صبح کو ان کی موت آ گئی۔ لوگ کہنے لگے کہ ان کے عمل ضائع ہو گئے کیونکہ انہوں نے اپنے آپ کو خود قتل کیا ہے۔ جب میں واپس لوٹا اور لوگ یہی کہہ رہے تھے کہ عامر کے عمل ضائع ہو گئے ہیں، میں نبی کریم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ

قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَدَاكَ أَبِي وَأُمِّي زَعَمُوا أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ فَقَالَ كَذَبَ مَنْ قَالَهَا إِنَّ لَهُ لَأَجْرَيْنِ اثْنَيْنِ إِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ وَأَيُّ قَتْلٍ يَزِيدُهُ عَلَيْهِ

یا نبی اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، لوگوں کا خیال ہے کہ عامر کے اعمال ضائع ہو گئے ہیں۔ فرمایا کہ جس نے کہا وہ غلط کہتا ہے اس کے لیے تو دگنا اجر ہے وہ تو مشقت کرنے والا مجاہد ہے اس کے قتل سے بہتر کس کی موت ہے۔

بَابٌ ۱۰۱۳ إِذَا عَضَّ رَجُلًا فَوَقَعَتْ ثَنَايَاهُ

جب کوئی کسی کو کاٹے اور اس کے دانت گر جائیں۔

۱۶۸۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ زُرَارَةَ بْنَ أَوْفَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَنَزَعَ يَدَهُ مِنْ فَمِهِ فَوَقَعَتْ ثَنِيَّتَاهُ فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَعَضُّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ لَا دِيَةَ لَكَ.

زرارہ بن اوفی نے حضرت عمران بن حصین سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے آدمی کے ہاتھ پر دانتوں سے کاٹا۔ دوسرے نے اس کے منہ سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا جس کے باعث اس کے اگلے دو دانت ٹوٹ کر گر گئے۔ پس وہ جھگڑتے ہوئے نبی کریم کی بارگاہ میں گئے۔ آپ نے فرمایا کہ تم ایک دوسرے کے ہاتھ کو اونٹوں کی طرح کاٹتے ہو، تمہیں دیت نہیں ملے گی۔

۱۶۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْتُ فِي غَزْوَةٍ فَعَضَّ رَجُلٌ فَانْتَزَعَ ثَنِيَّتَهُ فَأَبْطَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صفوان بن یعلیٰ کا بیان ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت یعلیٰ نے فرمایا کہ میں کسی غزوہ کے لیے نکلا تھا ایک آدمی نے دانتوں سے کاٹا جس کے سبب اس کے اگلے دانت گر گئے پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی دیت کو باطل قرار دیا۔

بَابٌ ۱۰۱۴ السِّنُّ بِالسِّنِّ

دانت کے بدلے دانت۔

۱۶۸۷۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ ابْنَةَ النَّضْرِ لَطَمَتْ جَارِيَةً فَكَسَرَتْ ثَنِيَّتَهَا فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِالْقِصَاصِ

حمید نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ نضر کی بیٹی نے ایک لڑکی کو طمانچہ مارا جس کے باعث اس کے اگلے دو دانت ٹوٹ گئے۔ پس وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے قصاص کا حکم فرمایا۔

بَابٌ ۱۰۱۵ دِيَةِ الْأَصَابِعِ

انگلیوں کی دیت

۱۶۸۸۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَذِهِ وَهَذِهِ سَوَاءٌ يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالْإِبْهَامَ

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اور یہ برابر ہیں یعنی چھنگلی اور انگوٹھا۔

۱۶۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

محمد بن بشار، ابن ابی عدی، شعبہ، قتادہ، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند سنا ہے۔

بَابٌ ۱۰۱۶ إِذَا أَصَابَ قَوْمٌ مِنْ رَجُلٍ

کئی آدمیوں نے ایک آدمی کو قتل کر دیا تو کیا ان سب

هَلْ يُعَاقَبُ أَوْ يُقْتَصُّ مِنْهُمْ كُلِّهِمْ وَقَالَ مُطَرِّفٌ
عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلَيْنِ شَهِدَا عَلَى رَجُلٍ أَنَّهُ
سَرَقَ فَقَطَعَهُ عَلِيٌّ ثُمَّ جَاءَا بِآخَرَ وَقَالَا أَخْطَأْنَا
فَأَبْطَلَ شَهَادَتَهُمَا وَأُخِذَا بِدِيَةِ الْأَوَّلِ وَقَالَ
لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكُمَا تَعَمَّدْتُمَا لَقَطَعْتُكُمَا وَقَالَ لِي
ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ غُلَامًا قُتِلَ
غِيلَةً فَقَالَ عُمَرُ لَوِ اشْتَرَكَ فِيهَا أَهْلُ صَنْعَاءَ
لَقَتَلْتُهُمْ وَقَالَ مُغِيرَةُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ إِنَّ
أَرْبَعَةً قَتَلُوا صَبِيًّا فَقَالَ عُمَرُ مِثْلَهُ وَأَقَادَ
أَبُو بَكْرٍ وَابْنُ الزُّبَيْرِ وَعَلِيٌّ وَسُوَيْدُ بْنُ مُقَرِّنٍ
مِنْ لَطْمَةٍ وَأَقَادَ عُمَرُ مِنْ ضَرْبَةٍ بِالدِّرَّةِ
وَأَقَادَ عَلِيٌّ مِنْ ثَلَاثَةِ أَسْوَاطٍ وَاقْتَصَّ شُرَيْحٌ
مِنْ سَوْطٍ وَخُمُوشٍ

۱۷۹۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
سُفْيَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ
اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ لَدَدْنَا رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ وَجَعَلَ يُشِيرُ
إِلَيْنَا لَا تَلُدُّونِي قَالَ فَقُلْنَا كَرَاهِيَةُ الْمَرِيضِ بِالدَّوَاءِ
فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ أَلَمْ أَنْهَكُمْ أَنْ تَلُدُّونِي قَالَ قُلْنَا
كَرَاهِيَةً لِلدَّوَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا يَبْقَى مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا لُدَّ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَّا
الْعَبَّاسَ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ

بَابُ الْقَسَامَةِ وَقَالَ الْأَشْعَثُ

بْنُ قَيْسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ وَقَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ
لَمْ يُقِدْ بِهَا مُعَاوِيَةُ وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ
إِلَى عَدِيِّ بْنِ أَرْطَاةَ وَكَانَ أَمَّرَهُ عَلَى الْبَصْرَةِ
فِي قَتِيلٍ وُجِدَ عِنْدَ بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ السَّمَّانِينَ

سے بدلہ یا قصاص لیا جائے گا۔ مطرف نے شعبی سے ذکر
کیا دو آدمیوں کے بارے میں نقل کیا کہ ایک دوسرے آدمی کے خلاف چوری
کی گواہی دی تو حضرت علی نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا پھر وہ ایک
آدمی کو لے کر آئے اور دونوں نے کہا کہ ہم سے غلطی ہو گئی چنانچہ
ان دونوں کی شہادت کو باطل قرار دیا اور پہلے کی دیت دونوں پر
ڈال دی اور فرمایا کہ اگر میں جانتا کہ تم نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے تو میں تم دونوں
کے ہاتھ کاٹ دیتا۔ نافع نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے
کہ ایک لڑکے کو دھوکے سے قتل کر دیا گیا تو حضرت عمر نے فرمایا۔
اگر صنعاء کے تمام باشندے بھی اس میں شریک ہوتے تو میں سب کو قتل
کر دیتا۔ مغیرہ بن حکیم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ چار آدمیوں
نے ایک بچے کو قتل کر دیا تو حضرت عمر نے یہی فرمایا۔ حضرت ابو بکر، حضرت
ابن زبیر، حضرت علی اور حضرت سوید بن مقرن نے طمانچے کا قصاص دلوایا
اور حضرت عمر نے کوڑا مارنے کا قصاص دلوایا اور حضرت علی نے تین کوڑوں
کا قصاص دلوایا اور قاضی شریح نے کوڑا مارنے اور نوچنے کا قصاص دلوایا۔

عبیداللہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے
فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے مرض میں دوائی
پلانی چاہی تو آپ ہماری طرف اشارہ فرماتے تھے کہ دوا نہ پلاؤ۔ ہم نے
کہا کہ آپ یوں منع فرماتے ہیں کیونکہ مریض کو دوا سے نفرت ہوتی
ہے۔ جب آپ کو افاقہ ہوا تو فرمایا کیا میں نے تمہیں منع نہیں کیا
تھا کہ مجھے دوائی نہ پلاؤ؟ ہم نے عرض کی کہ دوائی سے نفرت کے
باعث فرمایا ہوگا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھر
میں کوئی ایک بھی نہ بچے مگر سب کو دوائی پلائی جائے سوائے حضرت
عباس کے کیونکہ وہ تمہارے پاس موجود نہ تھے۔

قسامت۔ اشعث بن قیس سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے دو گواہ ہونے
چاہئیں ورنہ اس کی قسم ہوگی۔ ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے
کہ معاویہ نے اس کا قصاص نہیں لیا۔ عمر بن عبدالعزیز نے
عدی بن ارطاۃ کو لکھا جنہیں بصرہ کا حاکم مقرر فرمایا تھا
اس مقتول کے بارے میں جس کی لاش گھی بیچنے والوں کے گھروں کے

إِنْ وَجَدَ أَصْحَابُهُ بَيِّنَةً وَإِلَّا فَلَا تَظْلِمِ النَّاسَ فَإِنَّ هٰذَا لَا يُقْضَى فِيهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

۱۶۹۱ ـ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ زَعَمَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ نَفَرًا مِنْ قَوْمِهِ انْطَلَقُوا إِلَى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقُوا فِيهَا وَوَجَدُوا أَحَدَهُمْ قَتِيلًا وَقَالُوا لِلَّذِي وُجِدَ فِيهِمْ قَتَلْتُمْ صَاحِبَنَا قَالُوا مَا قَتَلْنَا وَلَا عَلِمْنَا قَاتِلًا فَانْطَلَقُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ انْطَلَقْنَا إِلَى خَيْبَرَ فَوَجَدْنَا أَحَدَنَا قَتِيلًا فَقَالَ الْكُبْرَ الْكُبْرَ فَقَالَ لَهُمْ تَأْتُونَ بِالْبَيِّنَةِ عَلَى مَنْ قَتَلَهُ قَالُوا مَا لَنَا بَيِّنَةٌ قَالَ فَيَحْلِفُونَ قَالُوا لَا نَرْضَى بِأَيْمَانِ الْيَهُودِ فَكَرِهَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبْطِلَ دَمَهُ فَوَدَاهُ مِائَةً مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ

۱۶۹۲ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ حَدَّثَنِي أَبُو رَجَاءٍ مِنْ آلِ أَبِي قِلَابَةَ حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَبْرَزَ سَرِيرَهُ يَوْمًا لِلنَّاسِ ثُمَّ أَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا فَقَالَ مَا تَقُولُونَ فِي الْقَسَامَةِ قَالَ نَقُولُ الْقَسَامَةُ الْقَوَدُ بِهَا حَقٌّ وَقَدْ أَقَادَتْ بِهَا الْخُلَفَاءُ قَالَ لِي مَا تَقُولُ يَا أَبَا قِلَابَةَ وَنَصَبَنِي لِلنَّاسِ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عِنْدَكَ رُءُوسُ الْأَجْنَادِ وَأَشْرَافُ الْعَرَبِ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ خَمْسِينَ مِنْهُمْ شَهِدُوا عَلَى رَجُلٍ مُحْصَنٍ بِدِمَشْقَ أَنَّهُ قَدْ زَنَى لَمْ يَرَوْهُ أَكُنْتَ تَرْجُمُهُ قَالَ لَا قُلْتُ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ خَمْسِينَ مِنْهُمْ شَهِدُوا عَلَى رَجُلٍ بِحِمْصَ أَنَّهُ سَرَقَ أَكُنْتَ تَقْطَعُهُ وَلَمْ يَرَوْهُ قَالَ لَا قُلْتُ فَوَاللّٰهِ مَا قَتَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا قَطُّ إِلَّا فِي إِحْدَى

پاس سے کوئی گواہ نہیں ہے تو ... اگر وہ ... تو حرج نہیں ... کسی پر ظلم نہ کرو کیونکہ اس مقدمے کا فیصلہ قیامت تک نہیں ہو سکے گا۔

حضرت سہل کا بیان ہے کہ انصار کے ایک آدمی جنہیں سہل بن ابو حثمہ کہا جاتا تھا انہوں نے بتایا کہ ان کی قوم کے کچھ آدمی خیبر کی طرف گئے وہاں وہ علیحدہ علیحدہ ہو گئے اور ان میں سے ایک کو مقتول پایا تو جن لوگوں میں ان کی لاش ملی تھی ان سے کہا کہ تم نے ہمارے ساتھی کو قتل کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے قتل نہیں کیا اور نہ ہمیں قاتل کا کوئی پتہ ہے۔ پس بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم خیبر کی طرف گئے تو اپنے ایک آدمی کو مقتول پایا۔ فرمایا کہ بڑا آدمی بات کرے۔ پھر فرمایا کہ کیا تم گواہ پیش کرو گے کہ کس نے قتل کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ ہمارے پاس تو کوئی گواہ نہیں ہے۔ فرمایا تو پھر وہ قسم کھائیں گے۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ ہم تو یہودیوں کی قسم سے مطمئن نہیں ہوں گے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپسند فرمایا کہ اس کا خون رائیگاں جائے چنانچہ آپ نے صدقہ کے اونٹوں میں سے ایک سو اونٹ مقتول کے وارثوں کو دیت کے طور پر عطا فرمائے۔

ابو قلابہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے ایک دن اپنا تخت لوگوں کے لیے باہر نکلوایا پھر لوگوں کو اجازت دی تو وہ اندر داخل ہوئے۔ پوچھا کہ قسامت کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ لوگوں نے کہا کہ قسامت سے قصاص لینا حق ہے اور خلفاء نے اس کے ذریعے قصاص لیا ہے۔ پھر مجھ سے فرمایا اے ابو قلابہ! آپ کیا کہتے ہیں؟ اور مجھے لوگوں کے سامنے کھڑا کر دیا۔ میں نے کہا اے امیر المومنین! آپ کے پاس لشکروں کے سردار اور عرب کے معززین موجود ہیں۔ آپ کا کیا خیال ہے اگر ان میں سے پچاس آدمی دمشق کے کسی شادی شدہ آدمی کے خلاف گواہی دیں کہ اس نے زنا کیا ہے اور انہوں نے دیکھا نہ ہو تو کیا آپ اسے سنگسار کر دیں گے؟ فرمایا نہیں۔ میں نے کہا کہ ان میں سے پچاس آدمی گواہی دیں کہ فلاں نے حمص میں چوری کی ہے تو کیا آپ اس کا ہاتھ کاٹ دیں گے حالانکہ انہوں نے دیکھا نہ ہو؟ فرمایا نہیں۔ میں نے کہا خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی آدمی کو ہرگز قتل نہیں کیا سوائے تین باتوں کے، ایک وہ جو قصاص میں قتل کیا جائے، دوسرا وہ جو شادی شدہ ہو کر زنا کرے، تیسرا وہ جو اللہ اور رسول سے لڑے اور اسلام سے پھر جائے

ثَلَاثِ خِصَالٍ رَجُلٌ قَتَلَ بِجَرِيرَةِ نَفْسِهِ فَقُتِلَ
أَوْ رَجُلٌ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانٍ، أَوْ رَجُلٌ حَارَبَ اللَّهَ
وَرَسُولَهُ وَارْتَدَّ عَنِ الْإِسْلَامِ. فَقَالَ الْقَوْمُ: أَوَلَيْسَ قَدْ
حَدَّثَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَطَعَ فِي السَّرَقِ وَسَمَرَ الْأَعْيُنَ ثُمَّ نَبَذَهُمْ فِي الشَّمْسِ
فَقُلْتُ: أَنَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثَ أَنَسٍ حَدَّثَنِي أَنَسٌ أَنَّ
نَفَرًا مِنْ عُكْلٍ ثَمَانِيَةً قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعُوهُ عَلَى الْإِسْلَامِ فَاسْتَوْخَمُوا
الْأَرْضَ فَسَقِمَتْ أَجْسَامُهُمْ فَشَكَوْا ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَفَلَا تَخْرُجُونَ
مَعَ رَاعِينَا فِي إِبِلِهِ فَتُصِيبُونَ مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا
قَالُوا: بَلَى فَخَرَجُوا فَشَرِبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا
فَصَحُّوا فَقَتَلُوا رَاعِيَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأَطْرَدُوا النَّعَمَ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ فِي آثَارِهِمْ فَأُدْرِكُوا فَجِيءَ
بِهِمْ فَأَمَرَ بِهِمْ فَقُطِّعَتْ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ وَسَمَرَ
أَعْيُنَهُمْ ثُمَّ نَبَذَهُمْ فِي الشَّمْسِ حَتَّى مَاتُوا. قُلْتُ:
وَأَيُّ شَيْءٍ أَشَدُّ مِمَّا صَنَعَ هَؤُلَاءِ، ارْتَدُّوا عَنِ
الْإِسْلَامِ وَقَتَلُوا وَسَرَقُوا. فَقَالَ عَنْبَسَةُ بْنُ
سَعِيدٍ: وَاللَّهِ إِنْ سَمِعْتُ كَالْيَوْمِ قَطُّ. فَقُلْتُ: أَتَرُدُّ
عَلَيَّ حَدِيثِي يَا عَنْبَسَةُ؟ قَالَ: لَا وَلَكِنْ
جِئْتَ بِالْحَدِيثِ عَلَى وَجْهِهِ، وَاللَّهِ لَا يَزَالُ هَذَا
الْجُنْدُ بِخَيْرٍ مَا عَاشَ هَذَا الشَّيْخُ بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ
قُلْتُ: وَقَدْ كَانَ فِي هَذَا سُنَّةٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهِ نَفَرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ
فَتَحَدَّثُوا عِنْدَهُ فَخَرَجَ رَجُلٌ مِنْهُمْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ
فَقُتِلَ فَخَرَجُوا بَعْدَهُ فَإِذَا هُمْ بِصَاحِبِهِمْ يَتَشَحَّطُ
فِي الدَّمِ فَرَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَاحِبُنَا كَانَ تَحَدَّثَ مَعَنَا

کے بعد مرتد ہو گیا۔ لوگوں نے کہا کیا حضرت انس نے یہ حدیث بیان
نہیں کی کہ رسول اللہ ﷺ نے چوری میں ہاتھ کاٹے تھے آنکھوں میں سلائیاں پھیری تھیں اور
دھوپ میں ڈال دیا تھا۔ میں نے کہا کہ میں تمہیں حضرت انس کی حدیث سناتا
ہوں مجھ سے حضرت انس نے حدیث بیان کی کہ قبیلہ عکل کے آٹھ آدمی رسول
اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام پر آپ سے بیعت کی۔ پھر مدینہ کی
آب و ہوا انہیں موافق نہ آئی اور ان کے جسموں میں خرابی پیدا ہو گئی۔ انہوں
نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات کی شکایت کی۔ فرمایا کہ پھر تم ہمارے چرواہے کے
ساتھ اونٹوں میں کیوں نہیں چلے جاتے اور وہاں ان کا دودھ اور پیشاب پیتے۔ انہوں نے کہا
اچھی بات ہے۔ اچھا اور چلے گئے چنانچہ انہوں نے اونٹوں کا دودھ اور پیشاب
پیا جس سے وہ تندرست ہو گئے۔ پھر انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے چرواہے کو قتل
کر دیا اور اونٹوں کو ہنکا کر لے گئے۔ جب یہ خبر رسول اللہ ﷺ کو پہنچی تو
آپ نے ان کے پیچھے آدمی دوڑائے پھر وہ پکڑے گئے اور لائے گئے۔
پھر آپ نے ان کے متعلق حکم دیا تو ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دئیے گئے اور
ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیری گئیں پھر انہیں دھوپ میں ڈال
دیا گیا۔ یہاں تک کہ وہ مر گئے۔ میں نے کہا کہ ان لوگوں سے بڑھ کر کون
سا جرم ہو سکتا ہے جو مرتد ہو کر اسلام سے پھر گئے
قتل کیا اور چوری کی۔ اس پر عنبسہ بن سعید نے کہا خدا کی قسم
میں نے آج جیسی بات کبھی نہیں سنی تھی۔ میں نے کہا عنبسہ! کیا تم میری حدیث
کی تردید کرتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ نہیں بلکہ آپ نے یہ حدیث اس طرح
بیان کی ہے جیسے واقعہ ہوا ہے۔ خدا کی قسم یہ لشکر ہمیشہ بھلائی
کے ساتھ رہے گا جب تک یہ بزرگ ان میں موجود رہیں گے۔ میں نے کہا کہ اس
بارے میں رسول اللہ ﷺ کی سنت بھی موجود ہے کہ انصار کے کچھ لوگ آپ کی
بارگاہ میں حاضر ہوئے اور پھر وہ باتیں کرتے رہے۔ ان میں سے ایک صاحب
باہر نکلے اور قتل کر دئیے گئے۔ اس کے بعد وہ حضرات باہر نکلے تو دیکھا
کہ ان کا ساتھی خون میں تڑپ رہا ہے۔ پس وہ رسول اللہ ﷺ
کی طرف لوٹے اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے وہ ساتھی
جو ہمارے ساتھ باتیں کر رہے تھے وہ ہم سے پہلے باہر نکل آئے تھے۔ اب
ہم نے دیکھا تو وہ خون میں تڑپ رہا ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ
باہر نکلے اور فرمایا تم اس کو قتل کرنے والا کس کے متعلق گمان یا

فَخَرَجَ بَيْنَ أَيْدِينَا فَإِذَا نَحْنُ بِهِ يَتَشَحَّطُ فِي الدَّمِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِمَنْ تَظُنُّونَ أَوْ تَرَوْنَ قَتَلَهُ، قَالُوا نَرَى أَنَّ الْيَهُودَ قَتَلَتْهُ، فَأَرْسَلَ إِلَى الْيَهُودِ فَدَعَاهُمْ فَقَالَ آنْتُمْ قَتَلْتُمْ هٰذَا، قَالُوا لَا، قَالَ أَتَرْضَوْنَ نَفَلَ خَمْسِينَ مِنَ الْيَهُودِ مَا قَتَلُوهُ، فَقَالُوا مَا يُبَالُونَ أَنْ يَقْتُلُونَا أَجْمَعِينَ ثُمَّ يَنْتَفِلُونَ قَالَ أَفَتَسْتَحِقُّونَ الدِّيَةَ بِأَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْكُمْ قَالُوا مَا كُنَّا لِنَحْلِفَ فَوَدَاهُ مِنْ عِنْدِهِ، قُلْتُ وَقَدْ كَانَتْ هُذَيْلٌ خَلَعُوا خَلِيعًا لَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَطَرَقَ أَهْلَ بَيْتٍ مِنَ الْيَمَنِ بِالْبَطْحَاءِ فَانْتَبَهَ لَهُ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَحَذَفَهُ بِالسَّيْفِ فَقَتَلَهُ فَجَاءَتْ هُذَيْلٌ فَأَخَذُوا الْيَمَانِيَ فَرَفَعُوهُ إِلَى عُمَرَ بِالْمَوْسِمِ وَقَالُوا قَتَلَ صَاحِبَنَا فَقَالَ إِنَّهُمْ قَدْ خَلَعُوهُ، فَقَالَ يُقْسِمُ خَمْسُونَ مِنْ هُذَيْلٍ مَا خَلَعُوهُ قَالَ فَأَقْسَمَ مِنْهُمْ تِسْعَةٌ وَأَرْبَعُونَ رَجُلًا وَقَدِمَ رَجُلٌ مِنْهُمْ مِنَ الشَّامِ فَسَأَلُوهُ أَنْ يُقْسِمَ فَافْتَدَى يَمِينَهُ مِنْهُمْ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ فَأَدْخَلُوا مَكَانَهُ رَجُلًا آخَرَ فَدَفَعَهُ إِلَى أَخِي الْمَقْتُولِ فَقُرِنَتْ يَدُهُ بِيَدِهِ قَالُوا فَانْطَلَقَا وَالْخَمْسُونَ الَّذِينَ أَقْسَمُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا بِنَخْلَةَ أَخَذَتْهُمُ السَّمَاءُ فَدَخَلُوا فِي غَارٍ فِي الْجَبَلِ فَانْهَجَمَ الْغَارُ عَلَى الْخَمْسِينَ الَّذِينَ أَقْسَمُوا فَمَاتُوا جَمِيعًا وَأَفْلَتَ الْقَرِينَانِ وَاتَّبَعَهُمَا حَجَرٌ فَكَسَرَ رِجْلَ أَخِي الْمَقْتُولِ فَعَاشَ حَوْلًا ثُمَّ مَاتَ، قُلْتُ وَقَدْ كَانَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ أَقَادَ رَجُلًا بِالْقَسَامَةِ ثُمَّ نَدِمَ بَعْدَ مَا صَنَعَ فَأَمَرَ بِالْخَمْسِينَ الَّذِينَ أَقْسَمُوا فَمُحُوا مِنَ الدِّيوَانِ وَسَيَّرَهُمْ إِلَى الشَّامِ

خیال رکھتے ہو؟ انھوں نے کہا کہ ہم جانتے ہیں کہ اسے یہودیوں نے قتل کیا ہوگا۔ آپ نے یہودیوں کو بلا بھیجا اور ان سے فرمایا کیا تم نے اسے قتل کیا؟ انھوں نے انکار کیا۔ آپ نے فرمایا کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ یہودیوں کے پچاس آدمی اس بات کی قسم کھائیں کہ انھوں نے اسے قتل نہیں کیا؟ عرض کیا گیا کہ وہ تو ہم سب کو بھی قتل کر کے قسم کھا جائیں گے۔ فرمایا تو پھر تم میں سے پچاس آدمی قسم کھا جائیں گے کہ دیت کا تمہیں حق حاصل ہو جائے۔ عرض کیا گیا کہ ہم تو قسم نہیں کھا سکتے۔ پس آپ نے دیت اپنے پاس سے ادا کر دی۔ میں بولا ہذیل نے اپنے زمانہ جاہلیت میں اپنے ایک آدمی کو نکال دیا تھا۔ بطحاء میں وہ کسی یمنی کے گھر رات کو آیا۔ جب کسی کو اس کی خبر ہوئی تو تلوار لے کر اس پر جھپٹا اور قتل کر دیا۔ ہذیل آئے اور اس یمنی کو پکڑ کر حج کے موقع پر حضرت عمر کی خدمت میں لے گئے اور کہنے لگے کہ اس نے ہمارے ایک آدمی کو قتل کر دیا ہے۔ اس نے کہا کہ انھوں نے تو اس کا بائیکاٹ کیا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ ہذیل میں سے پچاس آدمی اس بات کی قسم کھائیں کہ انھوں نے بائیکاٹ نہیں کیا تھا۔ پس ان میں سے انچاس آدمی قسم کھا گئے اور ان کا ایک آدمی جب شام سے آیا تو پھر اس سے قسم کھانے کے لئے کہا گیا تو اس نے ایک ہزار درہم دے کر اپنی قسم کا بدلہ دے دیا اور انھوں نے اس کی جگہ دوسرا آدمی شامل کر لیا اور اسے مقتول کے بھائی کے پاس لے گئے اور اس کے ہاتھ سے اس کا ہاتھ ملا دیا۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ دونوں اور قسم کھانے والے پچاس آدمی چل پڑے یہاں تک کہ جب مقام نخلہ پر پہنچے تو بارش ہونے لگی۔ پس وہ پہاڑ کی ایک غار میں داخل ہو گئے۔ جب پہاڑ کی غار ان پچاس آدمیوں پر گر پڑی جنھوں نے قسم کھائی تھی۔ وہ سب کے سب مر گئے اور ہاتھ ملانے والے دونوں بچ گئے۔ ان دونوں کی طرف بھی ایک پتھر آیا جس سے مقتول کے بھائی کا پیر ٹوٹ گیا اور ایک سال کے بعد وہ بھی مر گیا۔ میں (ابوقلابہ) نے کہا عبدالملک بن مروان نے ایک آدمی کو قسامت کے ذریعے قصاص دلوایا اور پھر بعد کو پشیمان ہوا۔ ان قسم کھانے والے پچاس آدمیوں کے متعلق حکم دیا کہ ان کے نام رجسٹر سے خارج کر دیے جائیں اور انہیں شام کی طرف بھیج دیا۔

بَابُ مَنِ اطَّلَعَ فِي بَيْتِ قَوْمٍ

جو کسی کے گھر میں جھانکے اور اہل خانہ اس کی آنکھ پھوڑ دیں تو

فَفَقَئُوا عَيْنَهُ فَلَا دِيَةَ لَهُ۔

۱۷۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ فِي بَعْضِ حُجَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ إِلَيْهِ بِمِشْقَصٍ أَوْ بِمَشَاقِصَ وَجَعَلَ يَخْتِلُهُ لِيَطْعُنَهُ۔

۱۷۹۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ فِي جُحْرٍ فِي بَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرًى يَحُكُّ بِهِ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَعْلَمُ أَنْ تَنْتَظِرَنِي لَطَعَنْتُ بِهِ فِي عَيْنَيْكَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِذْنُ مِنْ قِبَلِ الْبَصَرِ۔

۱۷۹۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ امْرَأً اطَّلَعَ عَلَيْكَ بِغَيْرِ إِذْنٍ فَخَذَفْتَهُ بِعَصَاةٍ فَفَقَأْتَ عَيْنَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ جُنَاحٌ۔

بَابُ ۱۰۱۹ الْعَاقِلَةِ

۱۷۹۶۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ مَا لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ وَقَالَ مَرَّةً مَا لَيْسَ عِنْدَ النَّاسِ فَقَالَ وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ مَا عِنْدَنَا إِلَّا مَا فِي الْقُرْآنِ إِلَّا فَهْمًا يُعْطَى رَجُلٌ فِي كِتَابِهِ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قَالَ الْعَقْلُ

اس کے لئے دیت نہیں ہے۔

عبید اللہ بن ابوبکر بن انس نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے کسی حجرے میں جھانک کر دیکھا تو آپ تیر کا پھل لے کر اس کی طرف کھڑے ہوئے اور اسے تیر مارنے کے لئے تل گئے۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حجرے کے دروازے سے جھانک کر دیکھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت ایک آلہ تھا جس کے ساتھ سر کھجا رہے تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھ لیا۔ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تو مجھے دیکھے گا تو میں اسے تیری آنکھ میں مار دیتا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھنے کی وجہ ہی سے تو اجازت لینے کا حکم دیا گیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر کوئی آدمی بغیر اجازت تمہیں جھانک کر دیکھے اور تم اس کی آنکھ میں کنکری مار دو جس سے اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو تم پر کسی قسم کا گناہ نہیں ہے۔

عاقلہ

ابو جحیفہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا آپ کے پاس ایسی کوئی چیز ہے جو قرآن کریم میں نہ ہو؟ اور ایک مرتبہ یوں کہا کہ جو لوگوں کے پاس نہ ہو؟ انہوں نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو اگایا اور جان کو پیدا کیا، ہمارے پاس اور کچھ نہیں مگر جو قرآن کریم میں ہے ماسوائے اس فہم کے جو کسی شخص کو کتاب کے متعلق دی گئی ہو اور جو اس کتابچے میں ہے میں نے پوچھا کہ کتابچے میں کیا ہے؟ فرمایا کہ دیت کے احکام، قیدیوں کو چھڑانے

وَفَكَاكُ الْأَسِيرِ وَأَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ.

بَابُ جَنِينِ الْمَرْأَةِ

١٧٩٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ مِنْ هُذَيْلٍ رَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى فَطَرَحَتْ جَنِينَهَا فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ.

١٧٩٨ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ اسْتَشَارَهُمْ فِي إِمْلَاصِ الْمَرْأَةِ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْغُرَّةِ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ فَشَهِدَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِهِ.

١٧٩٩ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ نَشَدَ النَّاسَ مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي السِّقْطِ وَقَالَ الْمُغِيرَةُ أَنَا سَمِعْتُهُ قَضَى فِيهِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ قَالَ ائْتِ مَنْ يَشْهَدُ مَعَكَ عَلَى هَذَا فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ أَنَا أَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ هَذَا.

١٨٠٠ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ اسْتَشَارَهُمْ فِي إِمْلَاصِ الْمَرْأَةِ مِثْلَهُ.

بَابُ جَنِينِ الْمَرْأَةِ وَأَنَّ الْعَقْلَ

کا بیان اور یہ کہ کافر کے بدلے میں کوئی مسلمان قتل نہیں کیا جائے گا۔

عورت کا حمل

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہذیل کی دو عورتوں نے ایک دوسری پر پتھر اچھالا جس کے باعث ایک کا حمل گر گیا۔ پس رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ غلام یا لونڈی ایک بطور دیت میں دیا جائے۔

* * * * * *

حضرت مغیرہ بن شعبہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے عورت کا حمل گرا دینے کی دیت کے بارے میں مشورہ کیا تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے غلام یا لونڈی دینے کا فیصلہ فرمایا تھا۔ پس حضرت محمد بن مسلمہ نے بھی گواہی دی کہ وہ بھی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس فیصلے کے وقت موجود تھے۔

ہشام نے اپنے والد ماجد حضرت عروہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے لوگوں کو قسم دی کہ آپ حضرات میں سے کون ہے جس نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے حمل ساقط کر دینے کے بارے میں فیصلہ سنا ہو۔ حضرت مغیرہ نے کہا کہ میں نے سنا ہے۔ آپ نے ایک غلام یا لونڈی تاوان دینے کا فیصلہ فرمایا۔ کہا کہ ایسا گواہ لائیے جو اس بات کی شہادت دے۔ پس حضرت محمد بن مسلمہ نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح فیصلہ فرمایا تھا۔

محمد بن عبداللہ، محمد بن سابق، ہشام بن عروہ، عروہ بن زبیر، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر کے بارے میں بیان کیا کہ انہوں نے عورت کا حمل ساقط کرنے کے بارے میں اسی طرح مشورہ کیا۔

عورت کا حمل اور یہ کہ دیت باپ پر ہے اور باپ کے

عَلَى الْوَالِدِ وَعَصَبَةِ الْوَالِدِ لَا عَلَى الْوَلَدِ

١٨٠١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي جَنِينِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي لَحْيَانَ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ فَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مِيرَاثَهَا لِبَنِيهَا وَزَوْجِهَا وَأَنَّ الْعَقْلَ عَلَى عَصَبَتِهَا

١٨٠٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اقْتَتَلَتِ امْرَأَتَانِ مِنْ هُذَيْلٍ فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِي بَطْنِهَا فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى أَنَّ دِيَةَ جَنِينِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ وَلِيدَةٌ وَقَضَى دِيَةَ الْمَرْأَةِ عَلَى عَاقِلَتِهَا

بَابٌ ١٠٢٢ مَنِ اسْتَعْمَلَ عَبْدًا أَوْ صَبِيًّا

وَيُذْكَرُ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ بَعَثَتْ إِلَى مُعَلِّمِ الْكُتَّابِ ابْعَثْ إِلَيَّ غِلْمَانًا يَنْفُشُونَ صُوفًا وَلَا تَبْعَثْ إِلَيَّ حُرًّا

١٨٠٣ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ أَخَذَ أَبُو طَلْحَةَ بِيَدِي فَانْطَلَقَ بِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَنَسًا غُلَامٌ كَيِّسٌ فَلْيَخْدُمْكَ قَالَ فَخَدَمْتُهُ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَوَاللّٰهِ مَا قَالَ لِي لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا هٰكَذَا وَلَا لِشَيْءٍ

عصبہ پر ہے بیٹے پر نہیں ہے۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بنو لحیان کی ایک عورت کا حمل گرانے پر ایک غلام یا لونڈی تاوان دینے کا فیصلہ فرمایا تھا۔ پھر جس عورت کے خلاف تاوان دینے کا فیصلہ ہوا تھا وہ وفات پا گئی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ اس کی میراث اس کے بیٹوں اور خاوند کو ملے گی اور تاوان عصبہ ادا کریں گے۔

سعید بن مسیب اور ابو سلمہ بن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ ہذیل کی دو عورتوں میں لڑائی ہو گئی اور ایک نے دوسری پر پتھر لڑھکایا جس سے ایک عورت کے پیٹ کا بچہ مر گیا۔ پس ان کا مقدمہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش ہوا۔ چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ بچے کی دیت ایک غلام یا لونڈی ادا کی جائے اور عورت کی دیت کا اس کے وارثوں کو حکم فرمایا۔

جو غلام اور بچے سے عاریتاً مانگے

منقول ہے کہ حضرت ام سلیم نے ایک قرآن کریم پڑھانے والے کو لکھا کہ اون صاف کرنے کے لئے میرے پاس چند لڑکے بھیج دیجئے لیکن میرے پاس کسی آزاد کو نہ بھیجنا۔

عبد العزیز کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری ہوئی تو حضرت ابو طلحہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ پھر عرض کی۔ یا رسول اللہ! انس ایک سمجھدار لڑکا ہے اسے اپنی خدمت کے لئے قبول فرمائیے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں سفر و حضر میں آپ کی خدمت کرتا رہا لیکن خدا کی قسم جو کام میں نے کیا اس کے بارے میں کبھی آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ تم نے اس طرح کیوں کیا اور جو کام میں نے

لَوْ اَصْنَعُهُ لِمَ لَمْ تَصْنَعْ هٰذَا هٰكَذَا ۔ — نہیں کیا اس کے متعلق یہ نہیں فرمایا کہ تم نے اس طرح کیوں نہیں کیا۔

ف: کیسے دلکش لطیف ہے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حضور رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہجرت سے وصال تک دس سال خدمت کی اور سفر وحضر میں برابر یہ سعادت حاصل کرتے رہے ہیں۔ ان کے اس بیان پر کس صاحب ایمان کا دل قربان ہونے کو نہ چاہے گا جب کہ انھوں نے فرمایا ہے کہ دس سال کے اس عرصے میں جو کام بھی میں نے کیے کسی کے متعلق رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ تم نے یہ کام کیوں کیا اور جتنے کام ہم سے نہیں ہوئے ان میں سے کسی ایک کے متعلق بھی آپ نے یہ بھی نہ فرمایا کہ تم نے یہ کام کیوں نہیں کیا؟ ——— سبحان اللہ!

بس اس بیان کے اندر دولت مندوں اور افسروں کے لیے قابل غور ہے کہ امیروں کو اپنے ملازموں اور افسروں کو اپنے ماتحتوں سے کیا سلوک کرنا چاہیے۔ کیا امیروں کی کوٹھیوں، کارخانوں، ہوٹلوں اور دکانوں میں کام کرنے والے ملازموں کے ساتھ ان کا سلوک اسی قسم کا ہے؟ ——— کیا افسروں کی ماتحتی میں کام کرنے والے ملازموں کے ساتھ افسروں کا سلوک اسی قسم کا ہوتا ہے؟ ——— یقیناً دونوں باتوں کا جواب نفی میں ہوگا۔ چاہیے کہ جب ہم مسلمان کہلاتے ہیں اور سیدنا محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امتی ہونے کا دم بھرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے رسول کے اسوۂ حسنہ پر نظر ڈال کر ان خوبیوں کا بھی تو پاس لحاظ کریں جو دونوں جہانوں کے بادشاہ نے ہمارے سامنے پیش فرمائے۔ یقیناً ان کی پیروی کرنے ہی میں ہمارا اپنا بھلا ہے۔ ہماری دونوں جہانوں کی کامیابی اور نیک نامی کا راز اللہ کے رسول کی پیروی کرنے ہی میں منحصر ہے۔ استاذ الشعراء علامہ حسنین رضا بریلوی دامت برکاتہم العالیہ نے اسوۂ رسول کے بارے میں کیا خوب فرمایا ہے۔

تعالی اللہ ابرکت رسول اللہ کا اسوہ — ہے وجہ امن وعافیت رسول اللہ کا اسوہ
ہدایات الٰہی جلوۂ تجرید [illegible] — ہے بیں [illegible] حکمت رسول اللہ کا اسوہ
تمدن کی [illegible] ہے [illegible] — دل ودماغ کی [illegible] رسول اللہ کا اسوہ
ہر [illegible] میں [illegible] — ہے بے شک مائی جنت رسول اللہ کا اسوہ
ضرورت آدمی سے آدمی [illegible] — [illegible] رسول اللہ کا اسوہ
[illegible] ہیں [illegible] عالم کے — جہاں [illegible] حضرت رسول اللہ کا اسوہ
[illegible] کی سمت — ہے [illegible] رسول اللہ کا اسوہ
[illegible] حضرت [illegible] — [illegible] رسول اللہ کا اسوہ
[illegible] کاش ہمیں اس [illegible]
ہے واحد [illegible] حضرت رسول اللہ کا اسوہ

باب ۱۲۳۔ اَلْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ

کان یا کنویں میں دب کر مرنے والے کا خون معاف ہے۔

۱۸۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجْمَاءُ

سعید بن مسیب اور ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جانور کے زخمی کرنے پر تاوان نہیں ہے گا۔ کنویں یا کان کے

جرحها جبار، والبئر جبار، والمعدن جبار، وفي الركاز الخمس.

باب ۱۰۲۴ العجماء جبار وقال ابن سيرين كانوا لا يضمنون من النفحة ويضمنون من رد العنان. وقال حماد لا تضمن النفحة إلا أن ينخس إنسان الدابة. وقال شريح لا يضمن ما عاقبت أن يضربها فتضرب برجلها. وقال الحكم وحماد إذا ساق المكاري حمارا عليه امرأة فتخر لا شيء عليه. وقال الشعبي إذا ساق دابة فأتعبها فهو ضامن لما أصابت وإن كان خلفها مترسلا لم يضمن

۱۸۰۵ - حدثنا مسلم حدثنا شعبة عن محمد بن زياد عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال العجماء عقلها جبار والبئر جبار والمعدن جبار وفي الركاز الخمس.

باب ۱۰۲۵ إثم من قتل ذميا بغير جرم

۱۸۰۶ - حدثنا قيس بن حفص حدثنا عبد الواحد حدثنا الحسن حدثنا مجاهد عن عبد الله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من قتل نفسا معاهدا لم يرح رائحة الجنة وإن ريحها يوجد من مسيرة أربعين عاما

باب ۱۰۲۶ لا يقتل المسلم بالكافر.

۱۸۰۷ - حدثنا أحمد بن يونس حدثنا زهير حدثنا مطرف أن عامرا حدثهم عن أبي جحيفة قال قلت لعلي وحدثنا صدقة بن الفضل حدثنا

اندر کام کرنے والا مر جائے یا زخمی ہو تو تاوان نہیں اور کافروں کا دبایا ہوا مال ملے تو اس میں سے خمس ادا کرنا ہوگا۔

چوپائے خون کردیں تو معاف ہے۔

ابن سیرین کا قول ہے کہ صحابہ کرام ؓ دوڑ کے لات مارنے کا تاوان نہیں دلاتے تھے اور لگام پھیرنے کا دلاتے تھے۔ حماد کا قول ہے کہ جانور کے لات ملنے کا تاوان نہ دلایا جائے مگر جب کوئی چھیڑے۔ شریح کا قول ہے کہ اگر کوئی جانور کو مارے اور وہ لات مار دے تو مالک پر تاوان نہیں ہے۔ حکم اور حماد کا قول ہے کہ کرائے والا جب گدھے کو ہانکے اور اس پر بیٹھی ہوئی عورت گر پڑے تو اس پر کوئی تاوان نہیں۔ شعبی کا قول ہے کہ ہانکنے والا جب جانور کو تھکا دے کہ تھکانے سے وہ کوئی نقصان کرے تو یہ ضامن ہوگا اور اگر پیچھے ہو اور آہستہ ہانکے تو ضامن نہیں ہوگا۔

مسلم بن زیاد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جانور کسی کو مار دیں تو خون بہا نہیں اور کنویں کے اندر کام کرنے والا دب کر مر جائے تو خون بہا نہیں۔ اور دبا ہوا مال ملے تو خمس ادا کرنا ہوگا۔

جو بغیر کسی جرم کے ذمی کو قتل کرے۔

مجاہد نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے کسی ایسے شخص کو قتل کیا جس کے ساتھ معاہدہ تھا تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھے گا حالانکہ اس کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے بھی محسوس ہوتی ہے۔

کافر کے بدلے میں مسلمان قتل نہیں کیا جائے گا

احمد بن یونس، زہیر، مطرف، عامر، ابو جحیفہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا۔ صدقہ بن الفضل، ابن عیینہ، مطرف، شعبی، ابو جحیفہ کا بیان

ابنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ مِمَّا لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ مَرَّةً مَا لَيْسَ عِنْدَ النَّاسِ فَقَالَ وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ مَا عِنْدَنَا إِلَّا مَا فِي الْقُرْآنِ إِلَّا فَهْمًا يُعْطَى رَجُلٌ فِي كِتَابِهِ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ، قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ، قَالَ الْعَقْلُ وَفِكَاكُ الْأَسِيرِ وَأَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ

بَابٌ ١٠٢٧ إِذَا لَطَمَ الْمُسْلِمُ يَهُودِيًّا عِنْدَ الْغَضَبِ رَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

١٨٠٨۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُخَيِّرُوا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ

١٨٠٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ لُطِمَ وَجْهُهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِكَ مِنَ الْأَنْصَارِ لَطَمَ فِي وَجْهِي قَالَ ادْعُوهُ فَدَعَوْهُ قَالَ لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي مَرَرْتُ بِالْيَهُودِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ فَقُلْتُ وَعَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَخَذَتْنِي غَضْبَةٌ فَلَطَمْتُهُ قَالَ لَا تُخَيِّرُونِي مِنْ بَيْنِ الْأَنْبِيَاءِ فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ

ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا آپکے پاس کوئی ایسی چیز بھی ہے جو قرآن کریم میں نہ ہو؟ ابن عیینہ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ انہوں نے یوں کہا کہ جو لوگوں کے پاس نہ ہو؟ انہوں نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جو دانے کو اگاتا اور جان کو پیدا کرتا ہے، ہمارے پاس وہی ہے جو قرآن کریم میں ہے مگر وہ فہم جو کسی کو کتاب کے متعلق دی گئی ہو اور جو کچھ اس کتابچے میں ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ صحیفے میں کیا ہے؟ فرمایا کہ دیت اور غلام آزاد کرنے کے احکام اور یہ کہ کسی کافر کے بدلے میں کوئی مسلمان قتل نہیں کیا جائے گا۔

جب مسلمان غصے کی حالت میں یہودی کو تھپڑ مار دے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

یحییٰ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انبیائے کرام میں کسی کو ایک دوسرے پر فضیلت نہ دو۔

یحییٰ مازنی کا بیان ہے کہ حضرت ابوسعید خدری نے فرمایا کہ ایک یہودی نبی کریم کی خدمت میں حاضر ہوا جس کے منہ پر طمانچہ مارا گیا تھا۔ پس اس نے کہا کہ اے محمد! آپ کے اصحاب میں سے ایک انصاری نے میرے منہ پر طمانچہ مارا ہے۔ فرمایا کہ اسے بلاؤ۔ پس انہیں بلایا گیا تو فرمایا کہ تم نے اس کے منہ پر طمانچہ کیوں مارا؟ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! میں یہودیوں کے پاس سے گزرا تو میں نے اسے کہتے ہوئے سنا، قسم ہے اس ذات کی جس نے حضرت موسیٰ کو تمام انسانوں سے چن لیا۔ میں نے کہا، اچھا تو وہ تمہارے نزدیک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی افضل ہیں۔ اس پر مجھے غصہ آ گیا اور میں نے اسے تھپڑ رسید کر دیا۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے انبیائے کرام میں سے کسی پر فضیلت نہ دو کیونکہ قیامت کے روز جب تمام آدمی بیہوش ہو جائیں گے تو سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا اور دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ عرش الٰہی کا ایک

فَوَ اٰخِذٌ بِالْعَرْشِ فَلَا أَدْرِيْ أَفَاقَ قَبْلِيْ أَمْ جُوْزِيَ بِصَعْقَةِ الطُّوْرِ.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ اِسْتِتَابَةِ الْمُرْتَدِّيْنَ وَالْمُعَانِدِيْنَ وَقِتَالِهِمْ وَإِثْمِ مَنْ أَشْرَكَ بِاللّٰهِ وَعُقُوْبَتِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

بَابُ ١٢٣٠ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ

١٨١٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا إِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوْا أَيُّنَا لَمْ يَلْبِسْ إِيْمَانَهُ بِظُلْمٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَيْسَ بِذَاكَ أَلَا تَسْمَعُوْنَ إِلٰى قَوْلِ لُقْمَانَ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ

١٨١١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ وَحَدَّثَنِيْ قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ أَخْبَرَنَا سَعِيْدٌ الْجُرَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْبَرُ الْكَبَائِرِ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ

یا پکار کر بے ہوش ہو گئے۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آئے یا طور والی بیہوشی کے بدلے میں آج بیہوش نہیں ہوئے۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

مرتدوں اور دشمنوں سے توبہ کروانا

اور ان سے لڑنے کا بیان نیز جو اللہ کے ساتھ شرک کرے اس کی دنیا و آخرت میں سزا۔

شرک ظلم عظیم ہے بیشک شرک بڑا ظلم ہے (سورۂ لقمان آیت ۱۳) اور فرمایا کہ اگر تم نے اللہ کا شریک کیا تو ضرور تیرا سب کیا دھرا اکارت جائے گا اور ضرور تو خسارے میں رہے گا (سورۂ الزمر آیت ۶۵)

علقمہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی "وہ جو ایمان لائے اور ایمان میں کسی ناحق کی آمیزش نہ کی" (سورۂ الانعام آیت ۸۲) تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو یہ بات بڑی مشکل نظر آئی اور کہنے لگے کہ ہم میں سے ایسا کون ہے جو اپنے ایمان کے ساتھ ظلم و ناحق کی ملاوٹ نہیں کرتا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بات نہیں، (بلکہ مراد شرک ہے) کیا تم حضرت لقمان کا یہ قول نہیں سنتے: "بیشک شرک بڑا ظلم ہے" (سورۂ لقمان آیت ۱۳)

مسدد، بشر بن مفضل، جریری سے، قیس بن حفص، اسمٰعیل بن ابراہیم، سعید جریری، عبدالرحمن بن ابی بکرہ نے اپنے والد ماجد حضرت ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہت بڑے کبیرہ گناہوں سے یہ ہیں۔ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا والدین کی نافرمانی کرنا۔ جھوٹی گواہی دینا، یہ تین مرتبہ فرمایا یا فرمایا کہ جھوٹ بولنا آپ برابر یہی فرماتے

الزُّورِ ثَلَاثًا أَوْ قَوْلُ الزُّورِ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتَّى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ.

١٨١٢ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْكَبَائِرُ قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ عُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْيَمِينُ الْغَمُوسُ قُلْتُ وَمَا الْيَمِينُ الْغَمُوسُ قَالَ الَّذِي يَقْتَطِعُ مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ هُوَ فِيهَا كَاذِبٌ

١٨١٣ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنُؤَاخَذُ بِمَا عَمِلْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ مَنْ أَحْسَنَ فِي الْإِسْلَامِ لَمْ يُؤَاخَذْ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَنْ أَسَاءَ فِي الْإِسْلَامِ أُخِذَ بِالْأَوَّلِ وَالْآخِرِ

١٠٢٩ بَابُ حُكْمِ الْمُرْتَدِّ وَالْمُرْتَدَّةِ

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَالزُّهْرِيُّ وَإِبْرَاهِيمُ تُقْتَلُ الْمُرْتَدَّةُ وَاسْتِتَابَتِهِمْ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ وَشَهِدُوا أَنَّ الرَّسُولَ حَقٌّ وَجَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ. أُولَئِكَ جَزَاؤُهُمْ أَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ. خَالِدِينَ فِيهَا لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ. إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ. إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا لَنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ وَأُولَئِكَ

رہے۔ یہاں تک کہ ہم نے کہا، کاش آپ خاموش ہو جاتے۔

شعبی کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو نے فرمایا کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! کبیرہ گناہ کون سے ہیں؟ فرمایا کہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا۔ عرض کی پھر کون سا ہے؟ فرمایا کہ والدین کی نافرمانی کرنا۔ عرض کی کہ پھر کون سا؟ فرمایا کہ یمین غموس۔ میں عرض گزار ہوں کہ یمین غموس کیا ہے؟ جو قسم کھا کر مسلمان بھائی کا مال ہضم کرنا چاہے اور ہو اس قسم میں جھوٹا۔

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! جن کاموں کو ہم نے عہد جاہلیت میں کیا ہے ان پر ہماری پکڑ ہو گی؟ فرمایا کہ جس نے اسلام میں داخل ہو کر نیکی کی تو اعمال جاہلیت پر اس کا مواخذہ نہیں ہو گا، اور اگر اسلام میں بھی برائی کی تو اگلے اور پچھلے تمام اعمال کا مواخذہ ہو گا۔

مرتد مرد اور مرتدہ عورت کا حکم۔ ابن عمر، زہری اور ابراہیم نخعی کا قول ہے کہ مرتدہ قتل کی جائے گی اور ان سے توبہ کا مطالبہ کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "کیونکر اللہ ایسی قوم کی ہدایت چاہے جو ایمان لا کر کافر ہو گئے اور گواہی دے چکے تھے کہ رسول سچا ہے اور انہیں کھلی نشانیاں آ چکی تھیں اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا۔ ان کا بدلہ یہ ہے کہ ان پر لعنت ہے اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں کی سب کی۔ ہمیشہ اس میں رہیں، نہ ان پر سے عذاب ہلکا ہو اور نہ انہیں مہلت دی جائے۔ مگر جنہوں نے اس کے بعد توبہ کی اور اپنی اصلاح کر لی تو ضرور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ بیشک وہ جو ایمان لا کر کافر ہوئے، پھر اور کفر میں بڑھے، ان کی توبہ ہرگز قبول نہ ہو گی اور وہی ہیں بہکے ہوئے۔ (سورۃ آل عمران

هُمُ الظَّالِمُونَ. وَقَالَ: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تُطِيعُوا فَرِيقًا مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ يَرُدُّوكُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ كَافِرِينَ. وَقَالَ: إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا لَمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيلًا. وَقَالَ: مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ. وَلَكِنْ مَنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِنَ اللَّهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ. ذَلِكَ بِأَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ. أُولَئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ وَأُولَئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ. لَا جَرَمَ يَقُولُ حَقًّا أَنَّهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْخَاسِرُونَ. إِلَى قَوْلِهِ: ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَحِيمٌ. وَلَا يَزَالُونَ يُقَاتِلُونَكُمْ حَتَّى يَرُدُّوكُمْ عَنْ دِينِكُمْ إِنِ اسْتَطَاعُوا وَمَنْ يَرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولَئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ

١٨١٤ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: أُتِيَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِزَنَادِقَةٍ فَأَحْرَقَهُمْ فَبَلَغَ ذَلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: لَوْ كُنْتُ أَنَا لَمْ أُحْرِقْهُمْ لِنَهْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَتَلْتُهُمْ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ

١٨١٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ

آیت ۱۰۰ تا ۱۰۱) — اے ایمان والو! اگر تم کہنا مانو گے کسی اہل کتاب کے گروہ کا تو وہ تمہارے ایمان کے بعد تمہیں کافر بنا دیں گے (سورۂ آل عمران، آیت ۱۰۰) — جو لوگ ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر کفر میں بڑھے اللہ انہیں ہرگز نہ بخشے اور نہ انہیں راہ دکھائے (سورۃ النساء آیت ۱۳۷) اے ایمان والو! تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے گا تو عنقریب اللہ ایسے لوگ لائے گا کہ وہ اللہ کے پیارے اور اللہ ان کا پیارا، مسلمانوں پر نرم اور کافروں پر سخت (سورۃ المائدہ آیت ۵۴) ہاں وہ جو دل کھول کر کافر ہو ان پر اللہ کا غضب ہے اور ان کو بڑا عذاب ہے، یہ اس لئے کہ انہوں نے دنیا کی زندگی آخرت سے پیاری جانی اور اس لئے کہ اللہ ایسے کافروں کو راہ نہیں دیتا، یہ ہیں وہ جن کے دل اور کان اور آنکھوں پر اللہ نے مہر کر دی ہے اور وہی غفلت میں پڑے ہیں، آپ ہی ہوا کہ آخرت میں وہی خراب ہیں، پھر بیشک تمہارا رب ان کے لئے جنہوں نے اپنے گھر چھوڑے بعد اس کے کہ ستائے گئے، پھر انہوں نے جہاد کیا اور صابر رہے بیشک تمہارا رب اس کے بعد ضرور بخشنے والا مہربان ہے (سورۃ النحل آیت ۱۰۶ تا ۱۱۰) — اور ہمیشہ تم سے لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ تمہیں تمہارے دین سے پھیر دیں اگر بن پڑے، اور تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے پھر کافر ہو کر مرے تو ان لوگوں کے اعمال اکارت گئے دنیا اور آخرت میں اور وہ دوزخ والے ہیں انہیں اس میں ہمیشہ رہنا (سورۃ البقرہ، آیت ۲۱۷)

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت علی کی خدمت میں زندیق پیش کئے گئے تو آپ نے انہیں جلا دیا۔ جب یہ خبر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا کہ اگر میں ہوتا تو انہیں نہ جلاتا کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے بلکہ انہیں قتل کرتا (کیونکہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو اپنا دین تبدیل کرے اسے قتل کر دو۔

ابوبردہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری نے فرمایا کہ

قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَقْبَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِي رَجُلَانِ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِي وَالْآخَرُ عَنْ يَسَارِي وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ فَكِلَاهُمَا سَأَلَ. فَقَالَ يَا أَبَا مُوسَى أَوْ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ. قَالَ قُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَطْلَعَانِي عَلَى مَا فِي أَنْفُسِهِمَا وَمَا شَعَرْتُ أَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى سِوَاكِهِ تَحْتَ شَفَتِهِ قَلَصَتْ فَقَالَ لَنْ أَوْ لَا نَسْتَعْمِلُ عَلَى عَمَلِنَا مَنْ أَرَادَهُ وَلَكِنِ اذْهَبْ أَنْتَ يَا أَبَا مُوسَى أَوْ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ إِلَى الْيَمَنِ. ثُمَّ أَتْبَعَهُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ أَلْقَى لَهُ وِسَادَةً قَالَ انْزِلْ وَإِذَا رَجُلٌ عِنْدَهُ مُوثَقٌ قَالَ مَا هَذَا قَالَ كَانَ يَهُودِيًّا فَأَسْلَمَ ثُمَّ تَهَوَّدَ. قَالَ اجْلِسْ قَالَ لَا أَجْلِسُ حَتَّى يُقْتَلَ قَضَاءُ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. فَأَمَرَ بِهِ فَقُتِلَ ثُمَّ تَذَاكَرَا قِيَامَ اللَّيْلِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا أَمَّا أَنَا فَأَقُومُ وَأَنَامُ وَأَرْجُو فِي نَوْمَتِي مَا أَرْجُو فِي قَوْمَتِي.

بَابُ قَتْلِ مَنْ أَبَى قَبُولَ الْفَرَائِضِ وَمَا نُسِبُوا إِلَى الرِّدَّةِ.

۱۴۱۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ يَا أَبَا بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ

دو آدمیوں کے ہمراہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جو اشعری قبیلہ سے تھے۔ ایک میرے دائیں جانب تھا اور دوسرا بائیں طرف اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کر رہے تھے۔ ان دونوں نے عہدے کا سوال کیا تو آپ نے فرمایا۔ اے ابو موسیٰ یا عبد اللہ بن قیس میں عرض گزار ہوا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے کہ انہوں نے اپنے دل کی بات مجھے نہیں بتائی اور مجھے معلوم نہیں تھا کہ یہ عہدے کے طلب گار ہیں۔ گویا میں اب بھی آپ کی مسواک کو دیکھ رہا ہوں جو ہونٹوں کے نیچے دبی ہوئی ہے۔ ارشاد فرمایا کہ جو عہدہ طلب کرے ہم اسے عامل نہیں بنایا کرتے لیکن اے ابو موسیٰ یا اے عبد اللہ بن قیس، تم یمن چلے جاؤ۔ پھر ان کے بعد حضرت معاذ بن جبل کو بھیج دیا۔ جب یہ ان کے پاس پہنچے تو انہوں نے ان کے لئے بستر بچھایا۔ وہ تشریف رکھنے کے لئے اترے۔ دیکھا تو ان کے پاس ایک آدمی بندھا ہوا ہے۔ پوچھا یہ کون ہے؟ فرمایا یہ پہلے یہودی تھا۔ پھر مسلمان ہوا۔ پھر یہودیت کی طرف لوٹ گیا اور کہنے لگے کہ تشریف رکھئے۔ مگر انہوں نے کہا میں اس وقت تک نہیں بیٹھوں گا جب تک یہ قتل کر دیا جائے کیونکہ اللہ اور اس کے رسول کا یہی فیصلہ ہے۔ تین مرتبہ کہی۔ تب انہوں نے حکم دیا اور اسے قتل کر دیا گیا۔ پھر دونوں حضرات نے قیام اللیل کا ذکر کیا تو ایک نے کہا میں قیام بھی کرتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور سونے میں بھی قیام کرنے کے ثواب کی امید رکھتا ہوں۔

جو فرائض قبول کرنے سے انکار کرے اور ارتداد کی جانب نسبت کیا جائے اسے قتل کرنا۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور حضرت ابوبکر خلیفہ بنائے گئے تو عرب میں سے بعض لوگ کافر ہو گئے۔ حضرت عمر نے کہا کہ حضرت ابوبکر! آپ ان لوگوں سے کیسے لڑیں گے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے لڑتا رہوں یہاں تک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہیں۔ پس جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا اس نے مجھ سے اپنے مال اور جان کو بچا لیا

النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ وَاللّٰهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَإِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عَنَاقًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ أَنْ قَدْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَ أَبِيْ بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ۔

مگر حق کے ساتھ اور ان کا حساب اللہ نے لینا ہے۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں ان سے ضرور لڑوں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کریں گے کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے۔ خدا کی قسم اگر وہ اونٹ کا بچہ بھی دینے سے انکار کریں گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے تو میں ان کے اس روکنے پر ضرور لڑوں گا۔ حضرت عمر کا بیان ہے کہ خدا کی قسم یہ اس لئے تھا کہ میں نے دیکھا کہ جہاد کے لئے حضرت ابوبکر کا سینہ کھول دیا تھا پس میں جان گیا کہ وہ حق پر ہیں۔

ف: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان لوگوں کو جو کلمہ پڑھنے والے اور روزہ نماز رکھنے والے تھے مرتد شمار کیا جنہوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا تھا اور ان کے خلاف جہاد کیا گیا۔ تمام صحابہ کرام نے بھی بالآخر انہیں مرتد ہی شمار کیا تھا۔ ان کی کلمہ گوئی اور نماز روزہ وغیرہ کو مسلمان ہونے کی علامت شمار نہیں کیا گیا کیونکہ وہ اللہ کے ایک فرض قطعی کے منکر ہو گئے تھے۔ یہ واقعہ اسی جلد کی حدیث ۲۱۲۴ میں بھی موجود ہے۔ معلوم ہوا کہ مرتد ہونے کے لیے اور اسلام کے دائرے سے نکلنے کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ شخص عیسائی، یہودی، ہندو یا سکھ ہونے کا اعلان کرے بلکہ جو ضروریات دین ہیں ان میں سے کسی ایک بات کا بھی انکار کرے یا کسی ایک فرض کی فرضیت کا منکر ہو جائے وہ بھی مرتد ہے اور اسلام کے دائرے سے نکل جاتا ہے خواہ اس کے بعد وہ خود کو مسلمان ہی کہتا رہے۔ بالکل وہ کلمہ بھی پڑھے اور نماز روزے وغیرہ کی پابندی بھی کرتا رہے۔ وہ اس وقت تک مرتد یا کافر و مرتد ہی شمار ہوگا جب تک اپنے اعلانیہ انکار سے اعلانیہ رجوع نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ جملہ اہل اسلام کو کفر و ارتداد سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

یہ ایک بہت بڑا المیہ ہے کہ گزشتہ دو تین صدیوں میں جب ملت اسلامیہ کی قوت کو زوال آیا اور غیر مسلم اقوام نے دنیا کو حاکمانہ تسلط کر کے [illegible] تو غیر مسلموں نے ان کے کئی ممالک پر قبضہ جما لیا اور ہر ایک نے اپنے زیر تسلط اسلامی ملک کے مسلمانوں کو اسلام سے [illegible] کرنے اور [illegible] کا نقشہ لگا دیا۔ اس منصوبے میں انہیں خاطر خواہ کامیابی بھی ہوئی اور مسلمانوں کو [illegible] مسلمان [illegible] بنا دیا ___ دوسری جانب ہر ملک میں مسلمانوں کے بعض بااثر علماء کو خرید کر [illegible] کے ساتھ [illegible] اسلام میں غیر اسلامی عقائد و نظریات کی آمیزش کی گئی تاکہ جن کے ذریعے وہ عوام [illegible] ایمان کی دولت سے محروم ہو جائیں جس سے کافر ہمیشہ خائف رہتے ہیں اور کفر جس کے مقابلے پر ٹھہر نہیں سکتا۔ ناقابل تسخیر مسلمانوں کی ایمانی قوت ہے نہ کہ مسلمانوں کا مادی سامان۔ یہ انگریزوں نے مسلمانوں کی ایمانی قوت کو ختم کرنے کا منصوبہ بنایا تھا اور اس میں بھی انہیں خاطر خواہ کامیابی حاصل ہوئی۔ جس کے نتیجے میں ایک تو بعض مسلمان کہلانے والے اپنی سب سے بڑی طاقت یعنی ایمان کی دولت سے محروم ہوئے اور کفر و ارتداد کے گڑھے میں جا گرے اور دوسری جانب اس منصوبے کے نتیجے میں کئی فرقے بن گئے جن کے باعث مسلمان کہلانے والے اب آپس میں دست و گریباں ہیں اور ان کی علمی و عملی صلاحیتیں اپنے اپنے فرقے کو ترقی دینے اور اپنی ہی اصل اور قدیمی جماعت کو تباہ و برباد کرنے پر صرف ہو رہی ہیں جو صحابہ کرام کی جماعت ہے ___ اولیاء اللہ کی جماعت ہے ___ سواد اعظم اہل سنت و جماعت

رہا ہے — ساری دنیا کی کوششیں اُسی جماعت کی ہیں۔ تمام سلاطین عظام اور غازیانِ اسلام اسی جماعت میں ہوئے — سارے مفسرین، محدثین، فقہاء و متکلمین اُسی جماعت کے ہیں — غرض اسلام و مسلمین کی ساری تاریخ اُسی ایک جماعت سے وابستہ ہے اور اُسی سے تا قیامت وابستہ رہے گی — باقی تمام جماعتیں جتنے فرقے اُس اصل و حقیقی جماعت مسلمانوں کے سوادِ اعظم دنیا کی گروہ کو کمزور کرنے میں مصروف ہیں اور یہ نادانستہ طور پر غیر مسلموں کے ہاتھ مضبوط کر رہے ہیں — کاش ارباب بصیرت حضرات اس طرف توجہ فرمائیں اور احساس کر کے اپنی گروہ بندی کا خاتمہ فرمائیں اور مسلمانوں کے ایمانوں کی دولت کو غیر مسلموں کے چلائے ہوئے اس چکر کے سبب ضائع ہونے سے بچائیں۔ اسی میں مسلمانانِ عالم کا بھلا اور ہم سب کی سعادتِ دارین کا راز پنہاں ہے۔

ہر نئے اور عجیب آپ اپنے رنگ میں رنگے ہوئے اسلام اگرچہ بعض لوگوں کو بڑے خوشنما نظر آتے ہیں لیکن ان کا حال تقریباً ایسا ہے جیسے ایک گائے کے دودھ میں خنزیر کے گوشت کی صرف ایک بوٹی یا پیشاب کے صرف ایک دو قطرے۔ اس سے پہلے دودھ کے رنگ، بو اور ذائقہ وغیرہ میں کوئی فرق نہیں آتا لیکن مسلمانوں کے لیے اس کا پینا حلال نہیں رہتا بلکہ خنزیر کے گوشت اور پیشاب کی طرح حرام ہی قرار پاتا ہے — جاننے والے جانتے ہیں کہ وہ دودھ دیکھنے میں سب کا دودھ ہے۔ اس میں اور خالص دودھ میں ذرہ بھر فرق نظر نہیں آتا لیکن جس نے اصل حقیقت کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کیا وہ اس دودھ کا ایک قطرہ بھی پینا پسند کرے گا؟ کیا وہ ایسے دودھ کو کسی صورت نہیں دیکھے گا جس نظر سے خنزیر اور پیشاب کو دیکھا جاتا ہے؟ — اس حقیقت کو سامنے رکھتے ہوئے انصاف پسند اہل علم غور کریں کہ متحدہ ہندوستان پر انگریزوں کے قابض ہونے سے پہلے اس ملک میں مسلمانوں کی کون کون سی جماعتیں تھیں؟ اس حقیقت پر غور کرتے ہی معلوم ہو جائے گا کہ کون کون سی جماعتیں برٹش گورنمنٹ کے معرضِ وجود میں آئیں جو اصل میں اپنے اسلام دشمنی کے باعث پاک و ہند کے مسلمانوں کو دیے گئے۔ اللہ تعالیٰ جملہ مدعیانِ اسلام کو اہلِ حق گروہ میں شامل ہونے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین۔

بَابُ ۱۳۶ اِذَا عَرَّضَ الذِّمِّيُّ وَغَيْرُهُ بِسَبِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُصَرِّحْ نَحْوَ قَوْلِهِ السَّامُ عَلَيْكَ

١٨١٤ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ مَرَّ يَهُودِيٌّ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّامُ عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَدْرُونَ مَا يَقُولُ قَالَ السَّامُ عَلَيْكَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا نَقْتُلُهُ قَالَ لَا إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ

جب ذمی وغیرہ حضور کو گالی دے لیکن کھل کر نہیں مثلاً اَلسَّامُ عَلَیْکَ کہنا۔

زید بن انس بن مالک کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا تو اس نے کہا۔ اَلسَّامُ عَلَیْکَ (تجھ پر موت ہو) پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم جانتے ہو کہ یہ کیا کہتا ہے۔؟ اس نے کہا کہ تجھ پر موت ہو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم اسے قتل نہ کریں؟ فرمایا کہ نہیں بلکہ جب اہل کتاب تمہیں سلام کیا کریں تو انہیں وَعَلَیْکُمْ

الكتاب فقولوا وعليكم۔

۱۸۱۸ – حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتِ اسْتَأْذَنَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ، فَقُلْتُ بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ، فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ. قُلْتُ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا، قَالَ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ۔

کہہ دیا کرو۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا۔ کچھ یہودیوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت طلب کی، پھر کہا۔ "تیرے اوپر موت ہو" میں نے کہا۔ "تمہارے اوپر موت ہو اور لعنت"۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ اے عائشہ اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے اور ہر کام میں نرمی کو پسند فرماتا ہے۔ میں عرض گزار ہوئی کہ جو انہوں نے کہا آپ نے سنا نہیں؟ فرمایا کہ میں نے وعلیکم کہہ دیا تھا۔

۱۸۱۹ – حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْيَهُودَ إِذَا سَلَّمُوا عَلَى أَحَدِكُمْ إِنَّمَا يَقُولُونَ سَامٌ عَلَيْكَ فَقُلْ عَلَيْكَ۔

عبد اللہ بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہودی تم میں سے جب کسی کو سلام کریں اور وہ سام علیک کہیں تو تم علیک کہہ دیا کرو۔

باب ۱۰۳۲

کفار کا انبیائے کرام سے سلوک۔

۱۸۲۰ – حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِي نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ ضَرَبَهُ قَوْمُهُ فَأَدْمَوْهُ فَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ رَبِّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ

شقیق کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ گویا اب بھی میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں کہ ایک نبی کا ذکر فرما رہے ہیں جن کو ان کی قوم نے مارا اور لہولہان کر دیا تو وہ اپنے چہرے سے خون پونچھتے جاتے اور کہتے جاتے: میری قوم کو بخش دے کیونکہ یہ جانتے نہیں تھے۔

باب ۱۰۳۳ قَتْلِ الْخَوَارِجِ وَالْمُلْحِدِينَ بَعْدَ إِقَامَةِ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ، وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَمَا كَانَ اللهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ إِذْ هَدَاهُمْ حَتَّى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَا يَتَّقُونَ. وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرَاهُمْ شِرَارَ خَلْقِ اللهِ. فَقَالَ إِنَّهُمُ انْطَلَقُوا إِلَى آيَاتٍ نَزَلَتْ فِي الْكُفَّارِ فَجَعَلُوهَا عَلَى الْمُؤْمِنِينَ

خارجیوں اور ملحدوں کو حجت قائم کرنے کے بعد قتل کر دینا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے "اور اللہ کی شان نہیں کہ کسی قوم کو ہدایت کر کے گمراہ فرمائے جب تک انہیں صاف نہ بتا دے کہ کس چیز سے انہیں بچنا ہے" (سورۂ التوبہ، آیت ۱۱۵) اور حضرت ابن عمر خارجیوں کو بدترین مخلوق سمجھتے تھے اور فرمایا کہ انہوں نے جو آیتیں کفار کے حق میں نازل ہوئیں انہیں مسلمانوں پر چسپاں کر دیا۔

۱۸۲۱ – حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ

سوید بن غفلہ کا بیان ہے کہ حضرت علی نے فرمایا کہ جب میں

حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا خَيْثَمَةُ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ غَفَلَةَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حَدِيثًا فَوَاللَّهِ لَأَنْ أَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ عَلَيْهِ وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ فَإِنَّ الْحَرْبَ خَدْعَةٌ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَيَخْرُجُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ حُدَّاثُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث بیان کروں تو خدا کی قسم اگر مجھے آسمان سے گرا دیا جائے تو یہ مجھے آپ پر جھوٹ بولنے سے زیادہ پسند ہے۔ اور جب میں تم سے وہ بات

کروں جو میرے اور تمہارے درمیان ہے تو لڑائی دھوکا ہوتی ہے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب آخری زمانے میں ایک ایسی قوم نکلے گی جو عمر کے کم اور عقل سے کورے ہوں گے وہ سرورِ کائنات کی حدیثیں بیان کریں گے لیکن ایمان ان کے اپنے حلق سے نیچے نہیں جائے گا۔ دین سے وہ اس طرح نکلے ہوئے ہوں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ پس تم انہیں جہاں کہیں پاؤ قتل کر دینا کیونکہ ان کے قتل کرنے والے کو قیامت کے روز ثواب ملے گا۔

۱۸۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُمَا أَتَيَا أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَسَأَلَاهُ عَنِ الْحَرُورِيَّةِ أَسَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا أَدْرِي مَا الْحَرُورِيَّةُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَخْرُجُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ وَلَمْ يَقُلْ مِنْهَا قَوْمٌ تَحْقِرُونَ صَلَاتَكُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حُلُوقَهُمْ أَوْ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَيَنْظُرُ الرَّامِي إِلَى سَهْمِهِ إِلَى نَصْلِهِ إِلَى رِصَافِهِ فَيَتَمَارَى فِي الْفُوقَةِ هَلْ عَلِقَ بِهَا مِنَ الدَّمِ شَيْءٌ

ابو سلمہ اور عطاء بن یسار دونوں حضرت ابو سعید خدری کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حروریہ کے بارے میں کچھ سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم کہ حروریہ کیا ہے، ہاں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس امت میں سے کچھ ایسے لوگ نکلیں گے اور یہ نہیں فرمایا کہ ایسی قوم نکلے گی جن کی نمازوں کے مقابلے میں تم اپنی نماز کو حقیر سمجھو گے، وہ قرآن کریم کو پڑھیں گے لیکن یہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، یا ان کے نرخرے سے۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے شکار سے تیر نکل جاتا ہے۔ پھر شکاری اپنے تیر کو دیکھتا ہے، اس کے پھل کو، اس کے پیکان کو، پھر اسے جڑ کے بارے میں شک گزرتا ہے کہ شاید اس کو تھوڑا سا خون لگا ہوا ہو۔

۱۸۲۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَذَكَرَ الْحَرُورِيَّةَ فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ

راوی عبداللہ کا بیان ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حروریہ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں

سُحْقَ النَّفْسِ مِنَ الرَّمِيَّةِ.

بَابٌ مَنْ تَرَكَ قِتَالَ الْخَوَارِجِ لِلتَّأَلُّفِ وَأَنْ لَا يَنْفِرَ النَّاسُ عَنْهُ

١٨٢٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ جَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ذِي الْخُوَيْصِرَةِ التَّمِيمِيُّ فَقَالَ اعْدِلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ وَيْلَكَ وَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَهُ قَالَ دَعْهُ فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يُنْظَرُ فِي قُذَذِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ فِي نَصْلِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى رِصَافِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ فِي نَضِيِّهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ آيَتُهُمْ رَجُلٌ إِحْدَى يَدَيْهِ أَوْ قَالَ ثَدْيَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ أَوْ قَالَ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ يَخْرُجُونَ عَلَى حِينِ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ أَشْهَدُ سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيًّا قَتَلَهُمْ وَأَنَا مَعَهُ جِيءَ بِالرَّجُلِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعَتَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَنَزَلَتْ فِيهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ

١٨٢٥ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا يُسَيْرُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ لِسَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الْخَوَارِجِ شَيْئًا قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ وَأَهْوَى

گے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے

باب: جو خوارج کو تالیف قلوب کی خاطر قتل نہ کرے اور اس لئے کہ لوگ اس سے نفرت کرنے نہ لگیں گے۔

ابو سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مال تقسیم فرما رہے تھے کہ عبداللہ بن ذوالخویصرہ تمیمی آیا اور کہا یا رسول اللہ انصاف کیجئے۔ فرمایا کہ تجھ پر افسوس ہے اگر میں انصاف نہ کروں تو اور کون انصاف کرے گا۔ حضرت عمر بن خطاب عرض گزار ہوئے۔ مجھے اجازت دیجئے کہ اس کی گردن اڑا دوں۔ فرمایا کہ رہنے دو۔ اس کے کچھ ایسے ساتھی ہیں۔ تم میں سے ہر کوئی اپنی نماز کو اس کی نماز کے سامنے اور اپنے روزے کو اس کے روزے کے مقابلے میں حقیر سمجھا کرے گا۔ یہ دین سے یوں نکلے ہوئے ہوں گے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے۔ اس کے پر کو دیکھا جائے تو کچھ نہیں ملتا۔ پھر اس کے پیکان کو دیکھا جائے تو اس میں بھی کچھ نہیں ملتا۔ پھر اس کی لکڑی کو دیکھا جائے تو اس میں بھی کچھ نہیں ملتا۔ پھر اس کی نوک کو دیکھا جائے تو اس میں بھی کوئی نشان نہیں ملتا حالانکہ گوبر اور خون سے بھی پار نکلا ہے۔ ان کی نشانی وہ آدمی ہوگا جس کا ایک ہاتھ یا فرمایا کہ اس کی چھاتی عورت کی چھاتی کی طرح ہوگی یا فرمایا کہ گوشت کے لوتھڑے کی طرح ہلتی ہوگی۔ یہ لوگ تفرقہ کے وقت نکلیں گے۔ حضرت ابو سعید خدری فرماتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ بات نبی کریم سے سنی ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی نے ان سے جنگ کی، میں ان کے ساتھ تھا۔ جب وہ آدمی لایا گیا تو نبی کریم کے بیان فرمودہ نشانی کے مطابق تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ اسی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: "اور ان میں کوئی وہ ہے جو صدقے بانٹنے میں تم پر طعن کرتا ہے" (سورۃ التوبہ، آیت ۵۸)

یسیر بن عمرو کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سہل بن حنیف سے دریافت کیا کہ کیا آپ نے خوارج کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ فرمایا کہ میں نے فرماتے ہوئے سنا اور آپ نے عراق کی جانب اپنا دست مبارک بڑھاتے ہوئے فرمایا۔ اس سے ایک قوم نکلے گی

بِيَدِهِ قِبَلَ الْعِرَاقِ يَخْرُجُ مِنْهُ قَوْمٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لاَ يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الإِسْلاَمِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ ۔

بَابُ ۱۰۳۵ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَقْتَتِلَ فِئَتَانِ دَعْوَتُهُمَا وَاحِدَةٌ ۔

۱۸۲۴ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ ۔

بَابُ ۱۰۳۶ مَا جَاءَ فِي الْمُتَأَوِّلِينَ ۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدٍ الْقَارِيَّ أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَاءَتِهِ فَإِذَا هُوَ يَقْرَؤُهَا عَلٰى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذٰلِكَ فَكِدْتُ أُسَاوِرُهُ فِي الصَّلاَةِ فَانْتَظَرْتُهُ حَتّٰى سَلَّمَ ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ أَوْ بِرِدَائِي فَقُلْتُ مَنْ أَقْرَأَكَ هٰذِهِ السُّورَةَ قَالَ أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لَهُ كَذَبْتَ فَوَاللّٰهِ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَنِي هٰذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَؤُهَا فَانْطَلَقْتُ أَقُودُهُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

جو قرآن کریم پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک دو گروہ آپس میں نہ لڑیں اور ان کا دعوے ایک ہوگا۔

اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک دو گروہ آپس میں لڑ نہ لیں جبکہ ان کا دعویٰ ایک ہی ہوگا۔

تاویل کرنے والوں کے بارے میں۔

حضرت عمر بن خطاب فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ہشام بن حکیم کو سورۂ الفرقان کی تلاوت کرتے ہوئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات مقدسہ میں سنا۔ پس میں نے کئی حروف کو اس طرح پڑھتے ہوئے سنا کہ جس طرح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے نہیں پڑھائے تھے۔ پس میں نے نماز میں ہی ان پر ٹوٹ پڑنے کا ارادہ کیا لیکن میں نے سلام تک انتظار کیا اور پھر ان کی گردن میں ان کی یا اپنی چادر ڈال کر کہا۔ تمہیں یہ سورت کس نے پڑھائی ہے؟ انہوں نے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی ہے۔ میں نے کہا کہ تم جھوٹ بولتے ہو، خدا کی قسم، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تو یہ سورت مجھے پڑھائی ہے جو میں نے تمہیں پڑھتے ہوئے سنا ہے۔ پس میں انہیں کھینچتا ہوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گیا اور عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! میں نے انہیں سورۂ الفرقان ایسے انداز میں پڑھتے ہوئے سنا ہے۔ جس

إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ بِسُورَةِ الْفُرْقَانِ عَلَى
حُرُوفٍ لَمْ تُقْرِئْنِيهَا وَأَنْتَ أَقْرَأْتَنِي سُورَةَ
الْفُرْقَانِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَرْسِلْهُ يَا عُمَرُ اقْرَأْ يَا هِشَامُ، فَقَرَأَ عَلَيْهِ
الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَؤُهَا، قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا أُنْزِلَتْ
ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اقْرَأْ يَا عُمَرُ فَقَرَأْتُ فَقَالَ هَكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ
قَالَ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ
فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ

۸۲۷ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا
وَكِيعٌ ح حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ
عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ الَّذِينَ آمَنُوا
وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ ذَلِكَ عَلَى أَصْحَابِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوا أَيُّنَا لَمْ
يَظْلِمْ نَفْسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَيْسَ كَمَا تَظُنُّونَ إِنَّمَا هُوَ كَمَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ
يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ

۱۸۲۸ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ
الرَّبِيعِ قَالَ سَمِعْتُ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ
غَدَا عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
رَجُلٌ أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُنِ، فَقَالَ رَجُلٌ
مِنَّا ذَلِكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَقُولُوهُ يَقُولُ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ قَالَ
بَلَى قَالَ فَإِنَّهُ لَا يُوَافَى عَبْدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
بِهِ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ

طرح آپ نے مجھے نہیں پڑھائی، حالانکہ مجھے بھی آپ نے سورۂ الفرقان پڑھائی ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عمر! انہیں چھوڑ دو۔ اے ہشام پڑھو! پس انہوں نے اسی طرح پڑھا جیسے میں نے انہیں پڑھتے ہوئے سنا تھا پھر رسول اللہ نے فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عمر! تم پڑھو۔ پس میں نے پڑھا تو فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ پھر فرمایا کہ یہ قرآن کریم سات انداز پر (قراءتوں میں) نازل ہوا ہے پس جو قراءت تم میں سے جس کے لئے آسان ہو۔

علقمہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ "وہ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان میں کسی ظلم کی ملاوٹ نہ کی" (سورۃ الانعام، آیت ۸۲) تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو اس بات میں بڑی دشواری نظر آئی اور انہوں نے کہا کہ ہم میں سے ایسا کون ہے جس نے اپنی جان پر ظلم نہ کیا ہو۔ پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بات یہ نہیں ہے جو تم گمان کرتے ہو بلکہ یہ وہ بات ہے جو حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے کہی: "اے بیٹے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر، بیشک شرک بڑا ظلم ہے" (سورۂ لقمان آیت ۱۳)

محمود بن ربیع کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عتبان بن مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ صبح کے وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب میرے پاس تشریف لائے تو ایک آدمی نے کہا کہ مالک بن دخشن کہاں ہے؟ ہم میں سے ایک آدمی نے جواب دیا کہ وہ تو منافق ہے، اللہ اور اس کے رسول سے محبت نہیں رکھتا۔ پس نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم یہ نہیں کہتے ہو کہ اس نے لا الٰہ الا اللہ محض رضائے الٰہی کے لئے پڑھا ہے، اعرض گزار ہوئے کہ ہاں یہی بات ہے۔ فرمایا تو کوئی شخص قیامت میں ایسا [illegible] مگر اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ حرام فرما دے گا۔

۱۸۲۹ـ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ فُلَانٍ قَالَ
تَنَازَعَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَحِبَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ

فَقَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لِحِبَّانَ لَقَدْ عَلِمْتُ مَا الَّذِي
جَرَّأَ صَاحِبَكَ عَلَى الدِّمَاءِ يَعْنِي عَلِيًّا قَالَ مَا هُوَ
لَا أَبَا لَكَ قَالَ شَيْءٌ سَمِعْتُهُ يَقُولُهُ قَالَ مَا
هُوَ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَالزُّبَيْرَ وَأَبَا مَرْثَدٍ وَكُلُّنَا فَارِسٌ قَالَ انْطَلِقُوا
حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ حَاجٍ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ هٰكَذَا
قَالَ أَبُو عَوَانَةَ حَاجٍ فَإِنَّ فِيهَا امْرَأَةً مَعَهَا
صَحِيفَةٌ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ
فَأْتُونِي بِهَا فَانْطَلَقْنَا عَلَى أَفْرَاسِنَا حَتَّى أَدْرَكْنَاهَا
حَيْثُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَسِيرُ عَلَى بَعِيرٍ لَهَا وَكَانَ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ
بِمَسِيرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ
فَقُلْنَا أَيْنَ الْكِتَابُ الَّذِي مَعَكِ قَالَتْ مَا
مَعِي كِتَابٌ فَأَنَخْنَا بِهَا بَعِيرَهَا فَابْتَغَيْنَا فِي
رَحْلِهَا فَمَا وَجَدْنَا شَيْئًا فَقَالَ صَاحِبَايَ مَا نَرَى
مَعَهَا كِتَابًا قَالَ فَقُلْتُ لَقَدْ عَلِمْنَا مَا كَذَبَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَلَفَ عَلِيٌّ
وَالَّذِي يُحْلَفُ بِهِ لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ
لَأُجَرِّدَنَّكِ فَأَهْوَتْ إِلَى حُجْزَتِهَا وَهِيَ مُحْتَجِزَةٌ
بِكِسَاءٍ فَأَخْرَجَتِ الصَّحِيفَةَ فَأَتَوْا بِهَا رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ
اللّٰهِ قَدْ خَانَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ دَعْنِي
فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ
قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا لِي أَنْ لَا أَكُونَ مُؤْمِنًا بِاللّٰهِ
وَرَسُولِهِ وَلٰكِنِّي أَرَدْتُ أَنْ يَكُونَ لِي عِنْدَ الْقَوْمِ

ابو عبدالرحمن اور حبان بن عطیہ کسی بات پر بحث کرنے لگے
تو ابو عبدالرحمن نے حبان سے کہا میں وہ بات جانتا ہوں کہ تمہارے
صاحب یعنی حضرت علی کو خونریزی پر کس چیز نے دلیر کیا ہے۔

کہا کہ اے بے باپ کے بتاؤ وہ کیا بات ہے؟ کہا کہ میں نے انہیں کہ
فرماتے سنا ہے پوچھا کہ وہ بات ہے کیا؟ کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حضرت زبیر اور حضرت ابو مرثد
کو روانہ فرمایا ہم تینوں سوار تھے فرمایا کہ جاؤ یہاں تک کہ تم روضہ حاج
پہنچ جاؤ۔ ابو سلمہ کا بیان ہے کہ ابو عوانہ نے حاج کا لفظ ہی کہا تھا وہاں
ایک عورت ملے گی جس کے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کا خط ہے جو مشرکین
کو بھیجا گیا ہے پس تم وہ خط لاؤ چنانچہ ہم گھوڑوں پر سوار ہو کر
چل پڑے یہاں تک کہ ہم نے اسی جگہ پایا جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا تھا وہ اونٹ پر سوار ہو کر جا رہی تھی اور وہ خط اہل مکہ
کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روانگی کے بارے میں لکھا تھا ہم نے اس
کے اونٹ کو بٹھا دیا اور اس کے سامان کی تلاشی لی لیکن کوئی ایسی چیز
نہ ملی میرے دونوں ساتھیوں نے کہا کہ اس کے پاس تو ہمیں کوئی خط
نظر نہیں آتا۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے کہا ہم جانتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی غلط بات نہیں کی۔ پھر حضرت علی نے حلف
اٹھایا جیسے کہ قسم اٹھاتے ہیں اس ذات کی قسم جس کی قسم کھائی جاتی ہے تم وہ خط
نکال دو ورنہ میں تمہیں ننگا کر دوں گا وہ کمر بند کی طرف جھکی اور اس
نے کمر بند میں رکھا تھا۔ جب اس نے وہ خط نکال کر دیا تو ہم وہ لے کر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ حضرت عمر عرض
گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ اس نے اللہ اس کے رسول اور مسلمانوں سے
خیانت کی ہے مجھے اجازت دیجئے کہ اس کی گردن اڑا دوں۔ پس رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حاطب ایسا کام تم نے کیوں کیا؟ اس پر انہوں نے کہا
حاطب عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ یہ بات تو ہرگز نہیں کہ
میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہ رکھتا ہوں مقصد یہ تھا کہ میں
اس قوم پر کوئی احسان کر دوں جس کی وجہ سے وہ میرے اہل
خانہ اور مال کی حفاظت کریں کیونکہ آپ کے اصحاب میں سے کوئی ایک بھی
ایسا نہیں ہے جس کی قوم کا وہاں کوئی فرد ہو جس کے ذریعے اللہ ان

يَدٌ يَدْفَعُ اللَّهُ بِهَا عَنْ أَهْلِي وَمَالِي وَلَيْسَ مِنْ أَصْحَابِكَ أَحَدٌ إِلاَّ لَهُ هُنَالِكَ مِنْ قَوْمِهِ مَنْ يَدْفَعُ اللَّهُ بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ قَالَ صَدَقَ لاَ تَقُولُوا لَهُ إِلاَّ خَيْرًا. قَالَ فَعَادَ عُمَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ خَانَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ دَعْنِي فَلأَضْرِبْ عُنُقَهُ قَالَ أَوَلَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ اطَّلَعَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ أَوْجَبْتُ لَكُمُ الْجَنَّةَ فَاغْرَوْرَقَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ.

اس کے اہل و عیال اور مال کی حفاظت کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم نے سچ کہا اور ان سے سوائے نیکی کے اور کچھ نہ کہو۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دوبارہ عرض کی، یا رسول اللہ! انہوں نے اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں سے خیانت کی ہے۔ مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن اڑا دوں۔ فرمایا کہ کیا یہ اصحاب بدر سے نہیں ہیں؟ اور تمہیں کیا معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر پر مطلع ہو کر فرمایا ہو کہ تم جو چاہو کرو میں نے تمہارے لیے جنت واجب کر دی ہے۔ اس پر حضرت عمر کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔

كِتَابُ الإِكْرَاهِ

مجبور کیے جانے کا بیان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: إِلاَّ مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالإِيمَانِ وَلَكِنْ مَنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِنَ اللَّهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ. وَقَالَ: إِلاَّ أَنْ تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقَاةً. وَهِيَ تَقِيَّةٌ. وَقَالَ: إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلاَئِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ قَالُوا فِيمَ كُنْتُمْ قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الأَرْضِ إِلَى قَوْلِهِ وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ نَصِيرًا. فَعَذَرَ اللَّهُ الْمُسْتَضْعَفِينَ الَّذِينَ لاَ يَمْتَنِعُونَ مِنْ تَرْكِ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ، وَالْمُكْرَهُ لاَ يَكُونُ إِلاَّ مُسْتَضْعَفًا غَيْرَ مُمْتَنِعٍ مِنْ فِعْلِ مَا أُمِرَ بِهِ. وَقَالَ الْحَسَنُ التَّقِيَّةُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِيمَنْ يُكْرِهُهُ اللُّصُوصُ فَيُطَلِّقُ لَيْسَ بِشَيْءٍ. وَبِهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ وَالشَّعْبِيُّ وَالْحَسَنُ. وَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم: الأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ.

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

جس کو مجبور کر کے کلمہ کفر کہلوایا گیا۔ ارشاد ربانی ہے: سوائے اس کے جو مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر جما ہوا ہو۔ ہاں وہ جو دل کھول کر کافر ہو، ان پر اللہ کا غضب ہے اور ان کو بڑا عذاب ہے (سورہ نحل آیت ۱۰۶) اور فرمایا: مگر یہ کہ ان سے بچو ڈر کر (سورہ آل عمران ۲۸) اور یہ تقیہ ہے۔ یہ بھی فرمایا: وہ لوگ جن کی جان فرشتے نکالتے ہیں اس حال میں کہ وہ اپنی جان پر ظلم کرتے تھے، ان سے فرشتے کہتے ہیں، تم کس حال میں تھے؟ وہ کہتے ہیں کہ ہم زمین میں کمزور تھے۔ کہتے ہیں کہ کیا اللہ کی زمین کشادہ نہ تھی کہ تم ہجرت کرتے (سورہ النساء آیت ۹۷ تا ۹۹)۔ اس آیت میں اللہ نے احکام الٰہیہ کو بجا لانے پر بھی انہیں معذور شمار فرمایا، کیونکہ مجبور کی جس کو مجبور کیا جائے وہ کمزور ہوتا ہے اور ایسے ہی معاملے کے ترک پر مجبور کیا جاتا ہے جس سے اس کو منع کیا گیا ہے۔ امام حسن بصری کا قول ہے کہ تقیہ کا حکم قیامت تک ہے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ اگر چور کسی کو مجبور کر کے طلاق دلوا دیں تو یہ طلاق نہیں پڑے گی۔ ابن عمر، ابن زبیر، شعبی اور حسن بصری کا یہی قول ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کاموں کا دارومدار نیت پر ہے۔

۱۸۳۰۔ حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن خالد بن يزيد عن سعيد بن أبي هلال عن هلال بن أسامة أن أبا سلمة بن عبد الرحمن أخبره عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يدعو في الصلاة. اللهم أنج عياش بن أبي ربيعة وسلمة بن هشام والوليد بن الوليد. اللهم أنج المستضعفين من المؤمنين اللهم اشدد وطأتك على مضر وابعث عليهم سنين كسني يوسف.

ابو سلمہ بن عبدالرحمن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نمازوں میں یوں دعائیں مانگا کرتے تھے۔ اے اللہ! عیاش بن ابو ربیعہ، سلمہ بن ہشام اور ولید بن ولید کو نجات دے۔ اے اللہ! کمزور مسلمانوں کو نجات عطا فرما۔ اے اللہ! مضر پر اپنی گرفت سخت فرما اور ان پر حضرت یوسف جیسے قحط کے سال مسلط فرما۔

باب ۱۳۰۔ من اختار الضرب والقتل والهوان على الكفر.

جو مار کھانے، قتل ہونے اور توہین برداشت کرنے کو کلمہ کفر کہنے پر ترجیح دے۔

۱۸۳۱۔ حدثنا محمد بن عبد الله بن حوشب الطائفي حدثنا عبد الوهاب حدثنا أيوب عن أبي قلابة عن أنس رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلث من كن فيه وجد حلاوة الإيمان أن يكون الله ورسوله أحب إليه مما سواهما وأن يحب المرء لا يحبه إلا لله وأن يكره أن يعود في الكفر كما يكره أن يقذف في النار.

ابو قلابہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین باتیں جس کے اندر ہوں گی اس نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا۔ اللہ اور اس کا رسول اسے ان کے سوا ہر چیز سے زیادہ محبوب ہو جائیں اور جس شخص کے ساتھ محبت کرے تو محبت نہ کرے مگر رضائے الٰہی کے لئے اور کفر کی جانب لوٹنے کو اسی طرح ناپسند کرے جیسے آگ میں پھینکے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔

۱۸۳۲۔ حدثنا سعيد بن سليمان حدثنا عباد عن إسماعيل سمعت قيسا سمعت سعيد بن زيد يقول لقد رأيتني وإن عمر موثقي على الإسلام. ولو انقض أحد مما فعلتم بعثمان كان محقوقا أن ينقض.

قیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے مسلمان ہو جانے کے باعث حضرت عمر مجھ کو باندھ دیا کرتے تھے اور تم لوگوں نے حضرت عثمان کے ساتھ جو کیا اگر اس کے باعث کوہ احد بھی پھٹ جائے تو بعید نہیں۔

۱۸۳۳۔ حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن إسماعيل حدثنا قيس عن خباب بن الأرت قال شكونا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو متوسد بردة له في ظل الكعبة فقلنا

قیس نے حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی جبکہ آپ اپنی چادر سے ٹیک لگائے کعبہ کے سائے میں رونق افروز تھے ہم نے عرض کی کہ آپ ہمارے لئے

أَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا، أَلَا تَدْعُو لَنَا. فَقَالَ: قَدْ كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ يُؤْخَذُ الرَّجُلُ فَيُحْفَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيهَا فَيُجَاءُ بِالْمِنْشَارِ فَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ فَيُجْعَلُ نِصْفَيْنِ وَيُمْشَطُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيدِ مَا دُونَ لَحْمِهِ وَعَظْمِهِ فَمَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَاللَّهِ لَيُتِمَّنَّ هَذَا الْأَمْرُ حَتَّى يَسِيرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضْرَمَوْتَ لَا يَخَافُ إِلَّا اللَّهَ وَالذِّئْبَ عَلَى غَنَمِهِ، وَلَكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُونَ.

مدد طلب کیوں نہیں کرتے، مدد مانگیوں نہیں کرتے؟ فرمایا کہ تم سے پہلے جو لوگ تھے، انہیں پکڑ کر جب میں گڑھا کھودا جاتا اور پھر اس گڑھے میں بٹھایا جاتا پھر آرہ لا کر ان کے سر پر رکھا جاتا اور چیر کر آدمی کے دو ٹکڑے کر دئے جاتے یا لوہے کی کنگھیوں سے ان کے گوشت اور ہڈیوں کو چھیڑا جاتا تھا لیکن یہ سلوک بھی انہیں دین سے نہیں ہٹا پاتا تھا۔ خدا کی قسم یہ کام پورا رہے گا یہاں تک کہ ایک سوار صنعاء سے حضر موت تک جائے گا تو اسے خدا کے سوا کسی کا خوف نہیں ہوگا۔ اور بھیڑیے کا اپنی بکریوں کے بارے میں لیکن تم جلد بازی کرتے ہو۔

بَابٌ فِي بَيْعِ الْمُكْرَهِ وَنَحْوِهِ فِي الْحَقِّ وَغَيْرِهِ.

مجبور کا اپنے حقوق وغیرہ فروخت کرنا۔

۳۳۴، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: انْطَلِقُوا إِلَى يَهُودَ. فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى جِئْنَا بَيْتَ الْمِدْرَاسِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُمْ: يَا مَعْشَرَ يَهُودَ أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا. فَقَالُوا: قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ. فَقَالَ: ذَلِكَ أُرِيدُ. ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِيَةَ فَقَالُوا: قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ. ثُمَّ قَالَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ: اعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُجْلِيَكُمْ فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَإِلَّا فَاعْلَمُوا أَنَّمَا الْأَرْضُ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ.

کیسان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لے آئے اور فرمایا کہ یہود کی طرف چلو۔ ہم آپ کے ساتھ چلے یہاں تک کہ بیت مدارس پہنچے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے اور انہیں پکارا۔ اے گروہ یہود، اسلام لے آؤ محفوظ ہو جاؤ گے۔ انہوں نے جواب دیا اے ابو القاسم آپ نے حکم پہنچا دیا۔ فرمایا کہ میرا مقصد یہی ہے۔ پھر دوسری مرتبہ فرمایا تو انہوں نے جواب دیا۔ اے ابو القاسم آپ نے حکم پہنچا دیا۔ پھر آپ نے تیسری مرتبہ حکم پہنچاتے ہوئے فرمایا۔ جان لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔ بیشک میں تمہیں جلاوطن کرنا چاہتا ہوں۔ پس جس کے پاس کوئی مال ہو وہ اسے بیچ ڈالے۔ یہ بات ذہن نشین کرلو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔

ف: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیت المدارس کے یہودیوں کو جلاوطن کرتے وقت فرمایا کہ یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کرلو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے یعنی زمین کا مالک اللہ ہے اور اس کا رسول ۔۔۔ بخاری شریف میں دیکھ چکے ہیں چکا ہے کہ جب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خیبر کے یہودیوں کو اپنے دور خلافت میں جلاوطن کیا تو اس سے بھی یہی فرمایا تھا کہ اِعْلَمُوْا اَنَّ الْاَرْضَ لِلّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ۔ جان لو کہ زمین کا مالک اللہ ہے اور اس کا رسول۔ اس سند حقیقت کے باوجود بعض لوگ مسلمان کہلاتے ہوئے اپنی رسول دشمنی کا مظاہرہ یوں کرتے ہیں۔ ۔۔۔ جس کا نام مستند

یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں ہے ——— (تقویۃ الایمان، مطبوعہ اشرف پریس لاہور، ص ۸۲) ——— استغفر اللہ

کیا خبر تھی کہ رہے گا چراغ مصطفوی
جہاں میں آگ لگاتی پھرے گی بولہبی

کتنا بھیانک اور کتنا غیر اسلامی یہ نظریہ ہے کہ ہر شخص کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ہزاروں چیزوں کا مالک و مختار بنایا ہوتا ہے اور جس ہستی کو سب سے زیادہ عزت فرمایا ارشاد ہوا کہ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ (اے محبوب!) ہم نے تمہیں کوثر عطا فرما دیا۔ اللہ کا محبوب فرمائے کہ مجھے پروردگار نے ہر چیز کی کنجیاں عطا فرما دی ہیں وہ فرمائیں کہ جان لو زمین کا مالک اللہ ہے اور اس کا رسول۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تبھی کے یہودیوں سے یہی کہیں کہ زمین اللہ کی ہے اور اس کے رسول کی لیکن یہ صاحب کہہ رہے ہیں کہ جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ۔

انسان جب بھٹکتا ہے تو کہاں سے کہاں پہنچ جاتا ہے اللہ تو معاف کرے جو عقیدہ بیان کیا وہ سراسر غیر اسلامی اور رسول دشمنی کا آئینہ دار ہے۔ تاہم اس سے قطع نظر کرتے ہوئے دیکھیے کہ انداز بیان کتنا بھیانک ہے کہ ان لفظوں سے بھی یہ بو آتی ہے کہ ہر کوئی ایسے ہی کے سامنے ہی مجبور ہے جبکہ بات اس نبی کی ہے جو امام الانبیاء اور سید المرسلین ہے۔ جو سب عالمین کی کائنات میں ہر پیارے سے زیادہ پیارا ہے اور ہر ایک سے زیادہ اونچا ہے اور ہر بڑے سے بڑا ہے، جن کی بارگاہ میں تن کی آواز سے اپنی آواز اونچی کرنے پر ساری عمر کے اعمال برباد ہو جاتے تھے، ان کا نام ادب و احترام سے لیا جاتا ہے، جن کی بارگاہ رسالت کا ادب و احترام تھا، کیا ہم کلامی میں صورت نے کس طرح لیا ہے، دیکھیے کیا ایسے لکھنے والے کے دل میں بارگاہ رسالت کا ادب و احترام تھا؟ کیا اس مصنف کا محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت سے لبریز ہے۔ تا مرصوف کی تائید و حمایت کرنے والوں سے ہماری التجا ہے کہ اسے مجبور نہ سمجھیں، بلکہ علیٰ کے بجائے اپنے ایمان کا لحاظ کریں۔ ان تعصب میں بے دلائل سے اپنے آپ کو جہنم کا ایندھن نہ بنائیں۔ اپنے ایمان کا بیڑا اپنے جیسے پیشواؤں کی گنگا میں غرق نہ کریں، اپنا نفع نقصان دیکھیں اور اپنا کھویا ہوا ایمان پھر حاصل کرنے کی کوشش کریں، توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ آئیے اس نبی کے دامن رحمت میں آ جاؤ جس کا کلمہ پڑھتے ہو، اور ان کی گستاخیوں سے باز آؤ اور ان کے دامن رحمت میں پناہ لے لو کیونکہ

مصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر باو نرسیدی تمام بولہبی ست

باب ۱۰۲ لَا يَجُوزُ نِكَاحُ الْمُكْرَهِ وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَنْ يُكْرِهْهُنَّ فَإِنَّ اللّٰهَ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ رَحِيمٌ۔

مجبور کا نکاح جائز نہیں۔

اور مجبور نہ کرو اپنی کنیزوں کو بدکاری پر جبکہ وہ بچنا چاہیں تاکہ تم دنیاوی زندگی کا کچھ مال چاہو اور جو انہیں مجبور کرے گا تو بیشک اللہ بعد اس کے کہ وہ مجبوری کی حالت پر رہیں بخشنے والا مہربان ہے۔ (سورۂ نور)

۶۴۳۵ — حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُجَمِّعٍ ابْنَيْ يَزِيدَ ابْنِ جَارِيَةَ

عبدالرحمن اور مجمع جو دونوں یزید بن جاریہ انصاری کے صاحبزادے ہیں انہوں نے حضرت خنساء بنت خدام انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ان کے

الانصاري عن خنساء بنت خذام الانصارية أن اباها زوجها وهي ثيب فكرهت ذلك فأتت النبي صلى الله عليه وسلم فرد نكاحها

۱۸۳۶۔ حدثنا محمد بن يوسف حدثنا سفيان عن ابن جريج عن ابن أبي مليكة عن أبي عمرو وهو ذكوان عن عائشة رضي الله عنها قالت قلت يا رسول الله يستأمر النساء في أبضاعهن، قال نعم قلت فإن البكر تستأمر فتستحي فتسكت قال سكاتها إذنها

باب ۱۳ إذا أكره حتى وهب عبدا أو باعه لم يجز، وقال بعض الناس فإن نذر المشتري فيه نذرا فهو جائز بزعمه وكذلك إن دبره

۱۸۳۷۔ حدثنا أبو النعمان حدثنا حماد بن زيد عن عمرو بن دينار عن جابر رضي الله عنه أن رجلا من الأنصار دبر مملوكا ولم يكن له مال غيره فبلغ ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال من يشتريه مني؟ فاشتراه نعيم بن النحام بثمان مائة درهم، قال فسمعت جابرا يقول عبدا قبطيا مات عام أول

باب ۱۴ من الإكراه كره وكره واحد

۱۸۳۸۔ حدثنا حسين بن منصور حدثنا أسباط بن محمد حدثنا الشيباني سليمان بن فيروز عن عكرمة عن ابن عباس قال الشيباني وحدثني عطاء أبو الحسن السوائي ولا أظنه إلا ذكره عن ابن عباس رضي الله عنهما يا أيها الذين آمنوا لا يحل لكم أن

والد ماجد نے ان کی شادی کردی اور وہ شوہر دیدہ تھیں چنانچہ انہیں یہ شادی ناپسند تھی تو وہ نبی کریم کی خدمت میں حاضر ہو گئیں، چنانچہ آپ نے اس نکاح کو منسوخ فرما دیا۔

ابن ابی ملیکہ نے ابو عمرو ذکوان سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں عرض گزار ہوئی یا رسول اللہ! عورتوں سے شادی کے بارے میں اجازت لی جاتی ہے؟ فرمایا کہ ہاں۔ میں نے عرض کی کہ جب کنواری لڑکی سے اجازت لی جاتی ہے تو وہ شرم کے مارے چپ ہو جاتی ہے۔ فرمایا اس کی خاموشی ہی اس کی اجازت ہے۔

مجبور کا کسی کو غلام دینا یا خرید و فروخت کرنا جائز نہیں ہے۔

بعض لوگوں کا قول ہے کہ خریدار اگر اس میں سے نذر مانے تو ان کے نزدیک جائز ہے اور اسی طرح اگر مدبر کیا جائے تب بھی۔

عمرو بن دینار نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ کسی انصاری آدمی نے ایک غلام کو مدبر کیا اور اس کے سوا اس کے پاس اور مال ہی نہیں تھا۔ جب یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے فرمایا۔ اسے مجھ سے کون خریدتا ہے؟ پس حضرت نعیم بن نحام نے اسے آٹھ سو درہم میں خرید لیا۔ عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ قبطی غلام پہلے سال ہی مر گیا تھا۔

اَلْاِکْرَاہ سے کُرْہٌ اور کَرْہٌ دونوں ہم معنی ہیں

عکرمہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے شیبانی نے کہا کہ مجھ سے عطاء ابو الحسن سوائی نے حدیث بیان کی ہے۔ میرے خیال میں انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی کا ذکر فرمایا کہ آیت۔ اے ایمان والو! تمہیں حلال نہیں کہ عورتوں کے وارث بن جاؤ زبردستی (سورۃ النساء، آیت ۱۹) کے بارے میں فرمایا کہ زمانہ جاہلیت میں جب آدمی مر جاتا

تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا الْآيَةَ قَالَ كَانُوا إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ كَانَ أَوْلِيَاؤُهُ أَحَقَّ بِامْرَأَتِهِ إِنْ شَاءَ بَعْضُهُمْ تَزَوَّجَهَا وَإِنْ شَاءُوا زَوَّجُوهَا وَإِنْ شَاءُوا لَمْ يُزَوِّجُوهَا فَهُمْ أَحَقُّ بِهَا مِنْ أَهْلِهَا فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ بِذٰلِكَ

بَابُ ۶ إِذَا اسْتُكْرِهَتِ الْمَرْأَةُ عَلَى الزِّنَا فَلَا حَدَّ عَلَيْهَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَمَنْ يُكْرِهْهُنَّ فَإِنَّ اللّٰهَ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ رَحِيمٌ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي نَافِعٌ أَنَّ صَفِيَّةَ ابْنَةَ أَبِي عُبَيْدٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عَبْدًا مِنْ رَقِيقِ الْإِمَارَةِ وَقَعَ عَلَى وَلِيدَةٍ مِنَ الْخُمُسِ فَاسْتَكْرَهَهَا حَتَّى اقْتَضَّهَا فَجَلَدَهُ عُمَرُ الْحَدَّ وَنَفَاهُ وَلَمْ يَجْلِدِ الْوَلِيدَةَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ اسْتَكْرَهَهَا قَالَ الزُّهْرِيُّ فِي الْأَمَةِ الْبِكْرِ يَفْتَرِعُهَا الْحُرُّ يُقِيمُ ذٰلِكَ الْحَكَمُ مِنَ الْأَمَةِ الْعَذْرَاءِ بِقَدْرِ قِيمَتِهَا وَيُجْلَدُ وَلَيْسَ فِي الْأَمَةِ الثَّيِّبِ فِي قَضَاءِ الْأَئِمَّةِ غُرْمٌ وَلٰكِنْ عَلَيْهِ الْحَدُّ

۱۸۲۹ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاجَرَ إِبْرَاهِيمُ بِسَارَةَ دَخَلَ بِهَا قَرْيَةً فِيهَا مَلِكٌ مِنَ الْمُلُوكِ أَوْ جَبَّارٌ مِنَ الْجَبَابِرَةِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ أَنْ أَرْسِلْ إِلَيَّ بِهَا فَأَرْسَلَ بِهَا فَقَامَ إِلَيْهَا فَقَامَتْ تَوَضَّأُ وَتُصَلِّي فَقَالَتِ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتُ آمَنْتُ بِكَ وَبِرَسُولِكَ فَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ الْكَافِرَ فَغُطَّ حَتَّى رَكَضَ بِرِجْلِهِ

بَابُ ۷ يَمِينِ الرَّجُلِ لِصَاحِبِهِ إِنَّهُ

ولی عورت کے زیادہ مستحق ہوتے اگر وہ چاہتے تو اس کے ساتھ شادی کر لیتے، وہ چاہتے تو کسی دوسرے کے ساتھ اس کی شادی کر دیتے اور چاہتے تو نہ کرتے۔ پس وہ عورت کے ولی سے زیادہ مستحق شمار ہوتے تھے، لہٰذا اللہ تعالیٰ نے یہ آیۂ کریمہ نازل فرمائی۔

اگر عورت زنا پر مجبور کی گئی تو اس پر حد قائم نہیں ہوگی

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: اور جو انہیں مجبور کرے گا تو بیشک اللہ بعد اس کے کہ وہ مجبوری کی حالت پر رہیں بخشنے والا مہربان ہے (سورۃ النور آیت ۳۳) لیث نے کہا کہ مجھے نافع نے بتایا کہ صفیہ بنت ابو عبید نے انہیں خبر دی کہ امارت کے ایک غلام نے خمس کے مال کی ایک لونڈی سے زبردستی صحبت کر لی، یہاں تک کہ اس کی بکارت ختم ہو گئی تو حضرت عمر نے اس پر حد جاری کی اور اسے شہر بدر کر دیا لیکن لونڈی کو دُرّے نہیں لگائے کیونکہ اس کے ساتھ زبردستی کی گئی تھی۔ زہری کا قول ہے کہ اگر کنواری لونڈی سے آزاد مرد جماع کرے تو لونڈی کی قیمت میں جو کمی واقع ہو گئی ہے حاکم اس شخص سے اتنی رقم وصول کرے گا، اسے دُرّے لگائے گا اور ثیبہ لونڈی کی صورت میں آئمہ کرام کے فیصلے کے مطابق تاوان نہیں ہے لیکن اس پر حد قائم

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابراہیم نے حضرت سارہ کو لے کر ہجرت کی اور جب ایک شہر میں داخل ہوئے تو وہاں کا بادشاہ ظالم و جابر تھا۔ اس نے آپ کے لیے پیغام بھیجا کہ عورت کو میرے پاس بھیج دو۔ چنانچہ آپ نے انہیں بھیج دیا۔ جب وہ آپ کے پاس آنے لگا تو یہ اٹھیں، وضو کیا، نماز پڑھی اور دعا کی۔ اے اللہ! اگر میں تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان لائی ہوں تو کافر کو مجھ پر مسلط نہ کرنا۔ چنانچہ وہ گر پڑا اور منہ سے ایسی آواز نکالنے لگا جیسے کوئی اسے ذبح کر رہا ہے اور ایڑیاں رگڑنے لگا۔

کسی شخص کا اپنے ساتھی کے متعلق قسم کھانا کہ یہ میرا بھائی

أَخُوهُ إِذَا خَافَ عَلَيْهِ الْقَتْلَ أَوْ نَحْوَهُ وَكَذٰلِكَ كُلُّ مُكْرَهٍ يَخَافُ فَإِنَّهُ يَذُبُّ عَنْهُ الْمَظَالِمَ وَيُقَاتِلُ دُونَهُ وَلَا يَخْذُلُهُ فَإِنْ قَاتَلَ دُونَ الْمَظْلُومِ فَلَا قَوَدَ عَلَيْهِ وَلَا قِصَاصَ وَإِنْ قِيلَ لَهُ لَتَشْرَبَنَّ الْخَمْرَ أَوْ لَتَأْكُلَنَّ الْمَيْتَةَ أَوْ لَتَبِيعَنَّ عَبْدَكَ أَوْ تُقِرُّ بِدَيْنٍ أَوْ تَهَبُ هِبَةً وَتَحُلُّ عُقْدَةً أَوْ لَنَقْتُلَنَّ أَبَاكَ أَوْ أَخَاكَ فِي الْإِسْلَامِ وَسِعَهُ ذٰلِكَ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ. وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَوْ قِيلَ لَهُ لَتَشْرَبَنَّ الْخَمْرَ أَوْ لَتَأْكُلَنَّ الْمَيْتَةَ أَوْ لَنَقْتُلَنَّ ابْنَكَ أَوْ أَبَاكَ أَوْ ذَا رَحِمٍ مُحَرَّمٍ لَمْ يَسَعْهُ لِأَنَّ هٰذَا لَيْسَ بِمُضْطَرٍّ ثُمَّ نَاقَضَ فَقَالَ إِنْ قِيلَ لَهُ لَنَقْتُلَنَّ أَبَاكَ أَوِ ابْنَكَ أَوْ لَتَبِيعَنَّ هٰذَا الْعَبْدَ أَوْ تُقِرُّ بِدَيْنٍ أَوْ تَهَبُ يَلْزَمُهُ فِي الْقِيَاسِ وَلٰكِنَّا نَسْتَحْسِنُ وَنَقُولُ الْبَيْعُ وَالْهِبَةُ وَكُلُّ عُقْدَةٍ فِي ذٰلِكَ بَاطِلٌ فَرَّقُوا بَيْنَ كُلِّ ذِي رَحِمٍ مُحَرَّمٍ وَغَيْرِهِ بِغَيْرِ كِتَابٍ وَلَا سُنَّةٍ. وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِامْرَأَتِهِ هٰذِهِ أُخْتِي وَذٰلِكَ فِي اللّٰهِ. وَقَالَ النَّخَعِيُّ إِذَا كَانَ الْمُسْتَحْلِفُ ظَالِمًا فَنِيَّةُ الْحَالِفِ وَإِنْ كَانَ مَظْلُومًا فَنِيَّةُ الْمُسْتَحْلِفِ.

١٨٢٠۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمًا أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللّٰهُ فِي حَاجَتِهِ

ہے جبکہ اس کو قتل وغیرہ کا ڈر ہو اسی طرح ہر وہ آدمی جس پر زبردستی کی جائے اور وہ ڈرے تو وہ اس سے ظلم کو دفع کرتا ہے اور اس پر قصاص نہیں ہے۔ اگر اس سے کہا جائے کہ تجھے شراب پینی پڑے گی یا مردار کھانا ہوگا، یہ غلام فروخت کرنا ہوگا یا قرض کا اقرار کرنا ہوگا یا ہبہ کرنا ہوگا یا کوئی اور کام کرنے کو کہا جائے ورنہ تیرے باپ یا مسلمان بھائی کو قتل کر دیں گے تو اس کی اجازت ہے کیونکہ نبی کریم نے فرمایا ہے کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اگر یوں کہا جائے کہ تجھے شراب پینی پڑے گی یا تجھے مردار کھانا ہوگا ورنہ ہم تیرے بیٹے یا باپ یا کسی عزیز کو قتل کر دیں گے تو اس کے لئے اجازت نہیں کیونکہ وہ شخص مجبور نہیں ہے۔ پھر خود اس کے خلاف کہا ہے کہ اگر کہا جائے کہ ہم تیرے باپ یا بیٹے کو مار دیں گے ورنہ اس غلام کو فروخت کر دے یا اتنے قرض کا اقرار کر یا فلاں چیز ہبہ کر دے تو قیاس کے مطابق یہ کرنا اس کے لئے لازمی ٹھہرتا ہے۔ لیکن ہم بہتر سمجھتے اور کہتے ہیں کہ بیع ہبہ وغیرہ ایسی حالت کے تمام عقود باطل ہیں۔ ان حضرات نے ذی رحم محرم اور دوسروں میں کتاب وسنت کی سند کے بغیر تفریق کی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم نے اپنی زوجہ سارہ کے متعلق کہا کہ یہ میری بہن ہے اور یہ اللہ کے دین میں بہن ہونے کے لحاظ سے ہے۔ نخعی کا قول ہے کہ جب قسم لینے والا ظالم ہو تو قسم کھانے والے کی نیت کا اعتبار ہوگا اور اگر وہ مظلوم ہو تو قسم لینے والے کی نیت کو دیکھا جائے گا۔

سالم کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ وہ اس پر ظلم کرے نہ اسے دوسروں کے سپرد کرے اور جو اپنے بھائی کی حاجت پوری کرنے میں لگا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری کرنے میں لگ جاتا ہے۔

۱۸۴۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْصُرُهُ إِذَا كَانَ مَظْلُومًا أَفَرَأَيْتَ إِذَا كَانَ ظَالِمًا كَيْفَ أَنْصُرُهُ قَالَ تَحْجُزُهُ أَوْ تَمْنَعُهُ مِنَ الظُّلْمِ فَإِنَّ ذَلِكَ نَصْرُهُ.

عبید اللہ بن ابوبکر بن انس نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی کی مدد کر خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! جب وہ مظلوم ہوتا ہے تو میں اس کی مدد کرتا ہوں مگر جب وہ ظالم ہو تو اس کی مدد کس طرح کروں؟ آپ نے فرمایا کہ اسے روکو اور ظلم کرنے سے منع کرو کیونکہ اس کی مدد یہی ہے۔

كِتَابُ الْحِيَلِ

حیلوں کا بیان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

بَابٌ فِي تَرْكِ الْحِيَلِ وَأَنَّ لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى فِي الْأَيْمَانِ وَغَيْرِهَا

حیلے ترک کرنا۔

اور ہر شخص کے لئے وہی ہے جس کی قسم وغیرہ میں اس نے نیت کی۔

۱۸۴۲ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَخْطُبُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ هَاجَرَ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ

علقمہ بن وقاص کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خطبے کے دوران فرماتے ہوئے سنا کہ انہوں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ اے لوگو! بیشک اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔ اور ہر شخص کو اسی کے مطابق ملے گا جیسی اس نے نیت کی ہیں جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہے تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف شمار ہوگی اور جس نے دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کے لئے ہجرت کی تو وہ ہجرت اسی کام شمار ہوگی جس چیز کے لئے ہجرت کی۔

بَابٌ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں حیلہ کرنا۔

۱۸۴۳ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةَ أَحَدِكُمْ إِذَا أَحْدَثَ حَتَّى يَتَوَضَّأَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص کا وضو ٹوٹ جائے اس کی نماز اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا۔ یہاں تک کہ وضو دوبارہ کرے۔

بَابٌ فِي الزَّكَاةِ وَأَنْ لَا يُفَرَّقَ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ وَلَا يُجْمَعَ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ

زکوٰۃ میں حیلہ کرنا۔

زکوٰۃ ادا کرنے کے ڈر سے اکٹھی چیزوں کو متفرق اور

خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ .

۱۴۳۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ فَرِيضَةَ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ .

۱۴۳۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَائِرَ الرَّأْسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَخْبِرْنِي مَاذَا فَرَضَ اللهُ عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فَقَالَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ شَيْئًا فَقَالَ أَخْبِرْنِي مَا فَرَضَ اللهُ عَلَيَّ مِنَ الصِّيَامِ فَقَالَ شَهْرَ رَمَضَانَ إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ شَيْئًا قَالَ أَخْبِرْنِي بِمَا فَرَضَ اللهُ عَلَيَّ مِنَ الزَّكَاةِ قَالَ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ قَالَ وَالَّذِي أَكْرَمَكَ لَا أَتَطَوَّعُ شَيْئًا وَلَا أَنْقُصُ مِمَّا فَرَضَ اللهُ عَلَيَّ شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ أَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ إِنْ صَدَقَ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ فِي عِشْرِينَ وَمِائَةِ بَعِيرٍ حِقَّتَانِ فَإِنْ أَهْلَكَهَا مُتَعَمِّدًا أَوْ وَهَبَهَا أَوِ احْتَالَ فِيهَا فِرَارًا مِنَ الزَّكَاةِ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ .

۱۴۳۶ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ كَنْزُ أَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ يَفِرُّ مِنْهُ صَاحِبُهُ فَيَطْلُبُهُ وَيَقُولُ أَنَا كَنْزُكَ قَالَ وَاللهِ لَنْ يَزَالَ يَطْلُبُهُ حَتَّى يَبْسُطَ يَدَهُ

متفرق جانوروں کو اکٹھا نہ کیا جائے ۔

ثمامہ بن عبداللہ بن انس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوبکر نے ان کے لئے فرض زکوٰۃ کی جو مقدار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرمائی تھی اس کے متعلق بھی لکھا تھا کہ زکوٰۃ کے ڈر سے متفرق جانوروں کو اکٹھا نہ کیا جائے اور جو اکٹھے ہوں انہیں متفرق نہ کیا جائے ۔

مالک بن ابو عامر نے حضرت طلحہ بن عبیداللہ سے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی پراگندہ بال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ مجھے بتایئے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنی نمازیں فرض فرمائی ہیں؟ فرمایا کہ پانچ وقت کی نماز مگر وہ جو تم اپنی خوشی سے پڑھو ۔ پھر عرض کی کہ مجھے بتایئے کہ کتنے روزے فرض فرمائے ہیں؟ فرمایا کہ ماہ رمضان کے مگر وہ جو اپنی خوشی سے رکھو ۔ عرض گزار ہوا ۔ مجھے بتایئے کہ مجھ پر کتنی زکوٰۃ فرض فرمائی ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی باتیں (یعنی شرعی امور) بتائیں ۔ وہ کہنے لگا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو عزت عطا فرمائی، جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے مجھ پر فرض کی ہیں، میں ان پر کوئی اضافہ نہیں کروں گا اور نہ ان میں سے کچھ کم کروں گا ۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ اگر اس نے سچ کہا ہے تو نجات پا گیا ۔ جنت میں داخل ہو گیا ۔ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ ایک سو بیس اونٹوں میں دو حقے دینے ہوں گے ۔ اگر وہ جان بوجھ کر ان کو ہلاک کر دے یا کسی کو ہبہ کر دے یا زکوٰۃ سے فرار کی خاطر کوئی حیلہ کرے تو اس پر کچھ نہیں ۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز تمہارا خزانہ گنجا سانپ ہو گا ۔ مالک اس سے دور بھاگے گا لیکن وہ اسے تلاش کرتے ہوئے کہے گا میں تیرا خزانہ ہوں ۔ فرمایا کہ خدا کی قسم ، وہ برابر اس کو تلاش کرتا رہے گا ۔ یہاں تک کہ وہ شخص اپنا ہاتھ پھیلائے گا تو وہ اسے منہ میں ڈال لے گا ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اونٹوں والا

يُعْطِيهَا أَدَاهُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا مَا رَبُّ النَّعَمِ لَمْ يُعْطِ حَقَّهَا تُسَلَّطُ
عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَتَخْبِطُ وَجْهَهُ بِأَخْفَافِهَا
وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ فِي رَجُلٍ لَهُ إِبِلٌ فَخَافَ أَنْ
تَجِبَ عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ فَبَاعَهَا بِإِبِلٍ مِثْلِهَا أَوْ
بِغَنَمٍ أَوْ بِبَقَرٍ أَوْ بِدَرَاهِمَ فِرَارًا مِنَ الصَّدَقَةِ بِيَوْمٍ
احْتِيَالًا فَلَا بَأْسَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ إِنْ زَكّٰى
إِبِلَهُ قَبْلَ أَنْ يَحُولَ الْحَوْلُ بِيَوْمٍ أَوْ بِسَنَةٍ
جَازَتْ عَنْهُ

۱۸۳۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ اسْتَفْتٰى سَعْدُ بْنُ
عُبَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي نَذْرٍ كَانَ عَلٰى أُمِّهِ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ
فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْضِهِ
عَنْهَا وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِذَا بَلَغَتِ الْإِبِلُ عِشْرِينَ
فَفِيهَا أَرْبَعُ شِيَاهٍ فَإِنْ وَهَبَهَا قَبْلَ الْحَوْلِ أَوْ
بَاعَهَا فِرَارًا وَاحْتِيَالًا لِإِسْقَاطِ الزَّكٰوةِ فَلَا
شَيْءَ عَلَيْهِ وَكَذٰلِكَ إِنْ أَتْلَفَهَا فَمَاتَ فَلَا
شَيْءَ فِي مَالِهِ

بَابٌ

۱۸۳۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الشِّغَارِ قُلْتُ لِنَافِعٍ مَا
الشِّغَارُ قَالَ يَنْكِحُ ابْنَةَ الرَّجُلِ وَيُنْكِحُهُ ابْنَتَهُ
بِغَيْرِ صَدَاقٍ وَيَنْكِحُ أُخْتَ الرَّجُلِ وَيُنْكِحُهُ
أُخْتَهُ بِغَيْرِ صَدَاقٍ فَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنِ
احْتَالَ حَتّٰى تَزَوَّجَ عَلَى الشِّغَارِ فَهُوَ جَائِزٌ وَالشَّرْطُ

حضور نے اس کا حق ادا نہ کیا ہوگا، قیامت کے روز وہ جانور اس پر مسلط کر دیے جائیں گے۔ وہ اپنے کھروں سے ان کے چہروں کو نوچیں گے۔ بعض لوگوں نے کہا کہ کسی شخص کے پاس اونٹ ہیں۔ وہ زکوٰۃ واجب ہونے سے ڈرتے ہوئے ان اونٹوں کو اونٹوں کے بدلے بیچ دے یا بکریوں، گایوں یا درہموں کے بدلے حیلہ کرتے ہوئے تو کوئی ڈر نہیں حالانکہ وہی کہتا ہے کہ اونٹوں کی زکوٰۃ کوئی ایک دن یا ایک سال پہلے بھی ادا کر دے تو جائز ہے۔

عبیداللہ بن عتبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ انصاری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی والدہ ماجدہ کی اس نذر کے بارے میں فتویٰ پوچھا جو انہوں نے مانی تھی وہ پورا کرنے سے پہلے وفات پا گئی تھیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کی طرف سے پوری کر دو۔ بعض لوگوں نے کہا جب اونٹ بیس ہو جائیں تو ان پر چار بکریاں دینا ہوں گی۔ اگر سال پورا ہونے سے پہلے ہبہ کر دے یا بیچ دے زکوٰۃ ساقط کرنے کے لیے فرار یا حیلہ کرتے ہوئے تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور اسی طرح اگر ضائع کر دے اور وہ مر جائے تو اس کے مال میں۔

شغار یعنی بدلے کا نکاح منع ہے۔

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح شغار سے منع فرمایا ہے۔ میں (عبیداللہ) نے نافع سے پوچھا کہ نکاح شغار کیا ہے؟ فرمایا کہ ایک آدمی اپنی بیٹی کا نکاح اس لیے دے کہ وہ اسے اپنی بیٹی کا نکاح دے گا اور مہر نہیں دینا ہوگا یا اپنی بہن کا نکاح دے اور وہ بھی بغیر مہر کے بہن کا نکاح دے۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ اگر حیلہ کے ساتھ نکاح شغار کرے تو جائز ہے لیکن شرط

باطل. وقال في المتعة النكاح فاسد والشرط باطل. وقال بعضهم المتعة والشغار جائز والشرط باطل.

۱۸۴۹ - حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن عبيد الله بن عمر حدثنا الزهري عن الحسن وعبد الله ابني محمد بن علي عن أبيهما أن عليا رضي الله عنه قيل له إن ابن عباس لا يرى بمتعة النساء بأسا. فقال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عنها يوم خيبر وعن لحوم الحمر الإنسية. وقال بعض الناس إن احتال حتى تمتع فالنكاح فاسد وقال بعضهم النكاح جائز والشرط باطل.

باب ما يكره من الاحتيال في البيوع ولا يمنع فضل الماء ليمنع به فضل الكلأ

۱۸۵۰ - حدثنا إسماعيل حدثنا مالك عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يمنع فضل الماء ليمنع به فضل الكلأ.

باب ما يكره من التناجش

۱۸۵۱ - حدثنا قتيبة بن سعيد عن مالك عن نافع عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن النجش.

باب ما ينهى من الخداع في البيوع

وقال أيوب يخادعون الله كما يخادعون آدميا لو أتوا الأمر عيانا كان أهون علي.

۱۸۵۲ - حدثنا إسماعيل حدثنا مالك عن عبد الله بن دينار عن عبد الله بن عمر

باطل ہوگی اور یہ بھی کہا کہ متعہ میں نکاح فاسد ہے اور شرط باطل ہے اور بعض لوگوں نے یہ کہا ہے متعہ اور شغار دونوں جائز ہیں اور شرط باطل ہے۔

امام محمد حنیفہ بیان ہے کہ ان سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا ہے کہ حضرت ابن عباس عورتوں کے ساتھ نکاح کرنے میں کوئی قباحت محسوس نہیں کرتے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فتح خیبر کے روز اس سے اور پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔ بعض لوگوں نے کہا کہ اگر حیلہ کے ساتھ متعہ کرے تو نکاح فاسد ہے اور ان کے دوسرے بعض نے کہا کہ نکاح جائز اور شرط باطل ہے۔

تجارت میں حیلہ سازی ناپسندیدہ ہے۔

زائد پانی کو اس لئے روکے کہ زائد گھاس بھی رکی رہے گی۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زائد پانی سے اس لئے نہ روکے کہ زائد گھاس سے روکے گا۔

نیلامی میں بولی بڑھانا مکروہ ہے۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نجش سے منع فرمایا ہے۔

تجارت میں دھوکہ دینا منع ہے۔

ایوب کا قول ہے کہ لوگ تو اللہ تعالی کو دھوکا دیتے ہیں جس طرح آدمیوں سے دھوکا بازی کرتے ہیں اگر وہ صاف طور سے کام کریں تو پھر یہ معاملہ بہت آسان ہو جاتے۔

عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُخْدَعُ فِي الْبُيُوعِ فَقَالَ إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ .

بَابُ ١٠٥٢ مَا يُنْهَى مِنَ الْاِحْتِيَالِ لِلْوَلِيِّ فِي الْيَتِيمَةِ الْمَرْغُوبَةِ وَأَنْ لَا يُكَمِّلَ صَدَاقَهَا

٨٥٣ ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ عُرْوَةُ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامٰى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ هِيَ الْيَتِيمَةُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا فَيَرْغَبُ فِي مَالِهَا وَجَمَالِهَا فَيُرِيدُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِأَدْنٰى مِنْ سُنَّةِ نِسَائِهَا فَنُهُوا عَنْ نِكَاحِهِنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ فِي إِكْمَالِ الصَّدَاقِ ثُمَّ اسْتَفْتَى النَّاسُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ .

بَابُ ١٠٥٣ إِذَا غَصَبَ جَارِيَةً فَزَعَمَ أَنَّهَا مَاتَتْ فَقُضِيَ بِقِيمَةِ الْجَارِيَةِ الْمَيِّتَةِ ثُمَّ وَجَدَهَا صَاحِبُهَا فَهِيَ لَهُ وَيَرُدُّ الْقِيمَةَ وَلَا تَكُونُ الْقِيمَةُ ثَمَنًا . وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ الْجَارِيَةُ لِلْغَاصِبِ لِأَخْذِهِ الْقِيمَةَ ، وَفِي هٰذَا احْتِيَالٌ لِمَنِ اشْتَهٰى جَارِيَةَ رَجُلٍ لَا يَبِيعُهَا فَغَصَبَهَا وَاعْتَلَّ بِأَنَّهَا مَاتَتْ حَتّٰى يَأْخُذَ رَبُّهَا قِيمَتَهَا فَيَطِيبُ لِلْغَاصِبِ جَارِيَةُ غَيْرِهِ ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْوَالُكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ وَلِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

١٨٥٥ ـ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا کہ اسے تجارت میں دھوکا دیا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جب تم کوئی چیز خرید و تو کہہ دیا کرو کہ دھوکا نہ کرنا۔

ولی کا اپنی پسندیدہ یتیم لڑکی سے نکاح کرنے اور پورا مہر دینے کے لئے حیلہ کرنا منع ہے۔

زہری کا بیان ہے کہ عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ سے آیت اور اگر تمہیں ڈر ہو کہ یتیم لڑکیوں کے بارے میں انصاف نہ کر سکو گے تو نکاح میں دو دو جو عورتیں پسند ہوں (سورۃ النساء، آیت ۳) کے بارے میں دریافت کیا۔ فرمایا کہ یہ اس یتیم لڑکی کے بارے میں ہے جو ولی کی پرورش میں ہو۔ پھر وہ مال اور جمال کے باعث اس کی طرف رغبت کرے لیکن دستور کے مطابق مہر سے کم پر اس کے ساتھ نکاح کرنا چاہے تو ان کے ساتھ نکاح کرنے سے منع فرمایا گیا ہے مگر یہ کہ مہر دینے میں ان کے ساتھ انصاف کریں۔ پھر لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو ویستفتونک فی النساء (سورۃ النساء آیت ۱۲۷) نازل ہوئی۔ پھر پوری حدیث بیان کی۔

کسی کی لونڈی غصب کرنے کا حیلہ کرنا۔

پس کہہ دیا کہ وہ مر گئی۔ حاکم نے اس کی قیمت کا فیصلہ کر دیا پھر مالک کو وہ لونڈی مل جائے تو وہ اسی کی ہے۔ قیمت واپس ہو جائے گی اور وہ اس کا مول قرار نہیں پائے گی۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ قیمت وصول کر لینے کے باعث لونڈی غاصب کی ہو گی۔ اور بہانہ کیا کہ وہ مر گئی، یہاں تک کہ مالک نے اس کی قیمت لے لی۔ لہٰذا غاصب کے لئے دوسرے کی لونڈی جائز ہو گی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمہارے مال تم پر حرام ہیں اور دغاباز کے لئے قیامت کے روز جھنڈا ہو گا۔

عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لکل غادر لواء یوم القیامۃ یعرف بہ

باب ۱۰۵۴

١٠٥٥۔ حدثنا محمد بن کثیر عن سفیان عن ہشام عن عروۃ عن زینب بنت ام سلمۃ عن ام سلمۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انما انا بشر وانکم تختصمون ولعل بعضکم ان یکون الحن بحجتہ من بعض واقضی لہ علی نحو ما اسمع فمن قضیت لہ من حق اخیہ شیئا فلا یاخذہ فانما اقطع لہ قطعۃ من النار

باب ۱۰۵۵ فی النکاح

١٠٥٦۔ حدثنا مسلم بن ابراہیم حدثنا ہشام حدثنا یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تنکح البکر حتی تستاذن ولا الثیب حتی تستامر فقیل یا رسول اللہ کیف اذنہا قال اذا سکتت وقال بعض الناس ان لم تستاذن البکر ولم تزوج فاحتال رجل فاقام شاہدی زور انہ تزوجہا برضاہا فاثبت القاضی نکاحہا والزوج یعلم ان الشہادۃ باطلۃ فلا باس ان یطاہا وہو تزویج صحیح

١٠٥٧۔ حدثنا علی بن عبد اللہ حدثنا سفیان حدثنا یحیی بن سعید عن القاسم ان امراۃ من ولد جعفر تخوفت ان یزوجہا ولیہا وہی کارہۃ فارسلت الی شیخین من الانصار عبد الرحمن ومجمع ابنی جاریۃ قالا فلا تخشین فان خنساء بنت خذام

نے فرمایا کہ قیامت کے روز ہر دھوکا باز کے لئے جھنڈا ہوگا جس کے باعث وہ پہچانا جائے گا۔

حق ثابت کرنے میں غلط بیانی نہ کی جائے۔

زینب بنت ام سلمہ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں بھی ایک بشر ہوں اور جب تم جھگڑتے ہو تو ہو سکتا ہے کہ تم میں سے ایک فریق دوسرے سے زیادہ خوش بیان ہو اور میں جو اس سے سنوں اس کے مطابق فیصلہ کر دوں تو جس کے لئے میں اس کے بھائی کے حق میں سے فیصلہ کر دوں تو وہ نہ لے کیونکہ اس طرح میں اسے آگ کا ایک ٹکڑا دے رہا ہوں گا۔

نکاح میں حیلہ سازی کرنا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کنواری لڑکی کا نکاح نہ کیا جائے جب تک اس سے اجازت نہ لی جائے اور نہ ثیبہ کا جب تک وہ حکم نہ کرے۔ پس پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ کنواری سے کس طرح اجازت لی جائے؟ فرمایا کہ جب وہ خاموش ہو جائے تو یہی اجازت ہے۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ اگر کنواری لڑکی نے اجازت نہ دی، اور نہ شادی کی تو ایک شخص نے حیلہ کیا اور دو جھوٹے گواہ کھڑے کر دیے کہ اس نے رضامندی سے شادی کی ہے اور قاضی اس کے نکاح کو برقرار رکھے جبکہ خاوند جانتا ہے کہ گواہی باطل ہے تو اس کے ساتھ صحبت کرنے میں کوئی حرج نہیں اور یہ نکاح صحیح ہے۔

یحییٰ بن سعید نے قاسم بن محمد بن ابوبکر سے روایت کی ہے کہ حضرت جعفر طیار کی اولاد سے ایک عورت کو اندیشہ ہوا کہ اس کا ولی اس کا نکاح کر دے گا حالانکہ وہ اس نکاح کو ناپسند کرتی تھی چنانچہ اس نے انصار کے دو بزرگوں یعنی حضرت عبدالرحمن اور حضرت مجمع کے پاس پیغام اطلاع بھیجا جو حضرت جاریہ کے صاحبزادے تھے۔ دونوں حضرات نے کہا کہ تم نہ ڈرو کیونکہ خنساء بنت خذام کا نکاح اس کے والد نے کر دیا تھا اور وہ

أَنْكَحَهَا أَبُوهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ فَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ قَالَ سُفْيَانُ وَأَمَّا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ عَنْ أَبِيهِ إِنَّ خَنْسَاءَ

١٥٥٨ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْكَحُ الْأَيِّمُ حَتّٰى تُسْتَأْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَأْذَنَ قَالُوا كَيْفَ إِذْنُهَا قَالَ أَنْ تَسْكُتَ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنِ احْتَالَ إِنْسَانٌ بِشَاهِدَيْ زُورٍ عَلٰى تَزْوِيجِ امْرَأَةٍ ثَيِّبٍ بِأَمْرِهَا فَأَثْبَتَ الْقَاضِي نِكَاحَهَا إِيَّاهُ وَالزَّوْجُ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَمْ يَتَزَوَّجْهَا قَطُّ فَإِنَّهُ يَسَعُهُ هٰذَا النِّكَاحُ وَلَا بَأْسَ بِالْمُقَامِ لَهُ مَعَهَا.

١٥٥٩ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ قُلْتُ إِنَّ الْبِكْرَ تَسْتَحْيِي قَالَ إِذْنُهَا صُمَاتُهَا وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنْ هَوِيَ رَجُلٌ جَارِيَةً يَتِيمَةً أَوْ بِكْرًا فَأَبَتْ فَاحْتَالَ فَجَاءَ بِشَاهِدَيْ زُورٍ عَلٰى أَنَّهُ تَزَوَّجَهَا فَأَدْرَكَتْ فَرَضِيَتِ الْيَتِيمَةُ فَقَبِلَ الْقَاضِي شَهَادَةَ الزُّورِ وَالزَّوْجُ يَعْلَمُ بِبُطْلَانِ ذٰلِكَ حَلَّ لَهُ الْوَطْءُ.

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنِ احْتِيَالِ الْمَرْأَةِ مَعَ الزَّوْجِ وَالضَّرَائِرِ وَمَا نَزَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

١٥٦٠ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَيُحِبُّ الْعَسَلَ وَكَانَ إِذَا

میں نکاح کر دیا پس رد کر دیا نبی کریم نے اس نکاح کو کالعدم قرار دے دیا۔ سفیان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبدالرحمن سے سنا کہ وہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہوئے کہتے کہ خنساء۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیوہ کا نکاح نہ کیا جائے جب تک وہ حکم نہ دے اور کنواری لڑکی کا نکاح نہ کیا جائے جب تک وہ اجازت نہ دے۔ عرض کی گئی کہ اس کی اجازت کیسی ہے؟ فرمایا جبکہ وہ خاموش رہے۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ اگر کوئی حیلہ کرے اور دو جھوٹے گواہ کھڑے کرے کسی ثیبہ کی شادی کے بارے میں اس نکاح کو برقرار رکھے اور شوہر جانتا ہے کہ اس نے ہرگز شادی نہیں کی۔ تو یہ نکاح جائز ہے اور اس عورت کے ساتھ رہنے میں کوئی حرج نہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کنواری لڑکی سے اجازت لی جائے۔ میں نے عرض کی کہ کنواری عورت تو شرماتی ہے۔ فرمایا کہ اس کی خاموشی ہی اس کی اجازت ہے۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ اگر کوئی آدمی کسی یتیم لڑکی یا کنواری لڑکی کو چاہے اور وہ انکار کرے۔ پس یہ حیلہ کرے کہ دو جھوٹے گواہ اس بات کے کھڑے کرے کہ اس نے شادی کی ہے جب یتیم لڑکی کو اس بات کا پتہ چلے تو وہ بھی راضی ہو گئی اور قاضی نے بھی جھوٹی گواہی تسلیم کر لی حالانکہ شوہر جانتا ہے کہ یہ باطل ہے تو اس کے لئے وطی جائز ہے۔

عورت کا اپنے خاوند اور سوکنوں کے ساتھ حیلہ کرنا ناپسندیدہ ہے۔

اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر اس بارے میں حکم نازل ہوا۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ نبی کریم میٹھی چیز اور شہد کو پسند فرماتے تھے اور آپ جب نماز عصر سے فارغ ہوتے تو اپنی ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے جاتے اور ان کے قریب ہو جاتے جب حضرت حفصہ کے پاس تشریف لے گئے تو وہاں ٹھہرے

صَلَّى الْعَصْرَ دَارَ عَلَى نِسَائِهِ فَيَدْنُو مِنْهُنَّ فَدَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ فَاحْتَبَسَ عِنْدَهَا أَكْثَرَ مِمَّا كَانَ يَحْتَبِسُ فَسَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لِي أَهْدَتِ امْرَأَةٌ مِنْ قَوْمِهَا عُكَّةَ عَسَلٍ فَسَقَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَرْبَةً فَقُلْتُ أَمَا وَاللّٰهِ لَنَحْتَالَنَّ لَهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِسَوْدَةَ قُلْتُ إِذَا دَخَلَ عَلَيْكِ فَإِنَّهُ سَيَدْنُو مِنْكِ فَقُولِي لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَكَلْتَ مَغَافِيرَ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَا فَقُولِي لَهُ مَا هٰذِهِ الرِّيحُ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْتَدُّ عَلَيْهِ أَنْ يُوجَدَ مِنْهُ الرِّيحُ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ فَقُولِي لَهُ جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ وَسَأَقُولُ ذٰلِكِ وَقُولِيهِ يَا صَفِيَّةُ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى سَوْدَةَ قَالَتْ تَقُولُ سَوْدَةُ وَالَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ لَقَدْ كِدْتُ أَنْ أُبَادِرَهُ بِالَّذِي قُلْتِ لِي وَإِنَّهُ لَعَلَى الْبَابِ فَرَقًا مِنْكِ فَلَمَّا دَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَكَلْتَ مَغَافِيرَ قَالَ لَا قُلْتُ فَمَا هٰذِهِ الرِّيحُ قَالَ سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ قُلْتُ جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيَّ قُلْتُ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَدَخَلَ عَلَى صَفِيَّةَ فَقَالَتْ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ قَالَتْ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا أَسْقِيكَ مِنْهُ قَالَ لَا حَاجَةَ لِي بِهِ قَالَتْ تَقُولُ سَوْدَةُ سُبْحَانَ اللّٰهِ لَقَدْ حَرَمْنَاهُ قَالَتْ قُلْتُ لَهَا اسْكُتِي۔

بَابُ ۱۵۷ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْاِحْتِيَالِ فِي الْفِرَارِ مِنَ الطَّاعُونِ

۱۸۰۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ

تھے یا دو ٹھہرے۔ جب کچھ دیر ان کے پاس ٹھہرے تو میں نے وجہ دریافت کی تو مجھے بتایا کہ حفصہ کی کسی قوم کی عورت نے ان کے لیے شہد کی ایک کپی بھیجی تھی اور انہوں نے رسول اللہ کو اس میں سے پلایا۔ میں نے سوچا کہ میں کوئی حیلہ کروں گی۔ قسم ہے اللہ کی ہم ضرور کوئی حیلہ کریں گی۔ میں نے حضرت سودہ سے اس کا ذکر کیا میں نے کہا کہ جب حضور آپ کے پاس تشریف لائیں اور قریب ہوں تو آپ عرض کریں کہ یا رسول اللہ کیا آپ نے مغافیر کھایا ہے؟ یقیناً حضور کہیں گے نہیں۔ تو عرض کریں کہ پھر یہ بو کیسی ہے؟ اور رسول اللہ کو یہ بات سخت ناگوار تھی کہ آپ سے بو آئے۔ پھر حضور فرمائیں گے کہ مجھے حفصہ نے شہد کا شربت پلایا ہے۔ تم عرض کرنا کہ شاید اس کی مکھی نے عرفط کا رس چوسا ہوگا۔ اور میں بھی یہی کہوں گی اور اے صفیہ آپ بھی یہی کہنا۔ جب حضور حضرت سودہ کے پاس تشریف لے گئے، حضرت سودہ کا بیان ہے کہ قسم ہے اس خدا کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں، حضور ابھی دروازے پر ہی تھے کہ میں آپ کے پاس وہ بات بیان کرنے والی ہو گئی تھی جو آپ نے مجھ سے کہی تھی۔ جب رسول اللہ قریب آئے تو میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ کیا آپ نے مغافیر کھایا ہے؟ فرمایا نہیں۔ میں عرض گزار ہوئی کہ پھر یہ بو کیسی ہے؟ فرمایا کہ مجھے حفصہ نے شہد کا شربت پلایا ہے۔ میں نے کہا، ہو سکتا ہے کہ شہد کی مکھی نے عرفط چوسا ہو۔ جب آپ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے بھی ایسا ہی کہا۔ اور جب حضرت صفیہ کے پاس تشریف لے گئے تو انہوں نے بھی اسی طرح کہا۔ پس جب حضور حضرت حفصہ کے پاس تشریف لے گئے اور انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا میں آپ کو اس میں سے پلاؤں؟ فرمایا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ ان کا بیان ہے کہ حضرت سودہ فرماتی تھیں۔ سبحان اللہ ہم نے اسے حضور کے لیے حرام کر دیا۔ میں نے کہا کہ خاموش رہیے۔

طاعون کی جگہ سے بھاگنے کے لیے حیلہ تلاش کرنا بُرا ہے۔

عبداللہ بن عامر بن ربیعہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ شام کی جانب روانہ ہوئے، جب وہ

بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ فَلَمَّا جَاءَ بِسَرْغَ بَلَغَهُ أَنَّ الْوَبَاءَ وَقَعَ بِالشَّامِ فَأَخْبَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ فَرَجَعَ عُمَرُ مِنْ سَرْغَ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عُمَرَ إِنَّمَا انْصَرَفَ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

١٦٤٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّهُ سَمِعَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ سَعْدًا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الْوَجَعَ فَقَالَ رِجْزٌ أَوْ عَذَابٌ عُذِّبَ بِهِ بَعْضُ الْأُمَمِ ثُمَّ بَقِيَ مِنْهُ بَقِيَّةٌ فَيَذْهَبُ الْمَرَّةَ وَيَأْتِي الْأُخْرَى فَمَنْ سَمِعَ بِأَرْضٍ فَلَا يُقْدِمَنَّ عَلَيْهِ وَمَنْ كَانَ بِأَرْضٍ وَقَعَ بِهَا فَلَا يَخْرُجْ فِرَارًا مِنْهُ

بَابٌ فِي الْهِبَةِ وَالشُّفْعَةِ

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنْ وَهَبَ هِبَةً أَلْفَ دِرْهَمٍ أَوْ أَكْثَرَ حَتَّى مَكَثَ عِنْدَهُ سِنِينَ وَاحْتَالَ فِي ذٰلِكَ ثُمَّ رَجَعَ الْوَاهِبُ فِيهَا فَلَا زَكَاةَ عَلَى وَاحِدٍ مِنْهُمَا فَخَالَفَ الرَّسُولَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْهِبَةِ وَأَسْقَطَ الزَّكَاةَ

١٦٤٣ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ

١٦٤٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ

سرغ کے مقام پر پہنچے تو انہیں خبر ملی کہ شام میں طاعون کی وبا پھوٹ پڑی ہے۔ پس پھر حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی زمین میں طاعون کے متعلق سنو تو وہاں نہ جاؤ اور جس جگہ یہ وبا پھیل جائے اور تم وہاں پر ہو تو وہاں سے فرار ہو کر نہ نکلو۔ پس حضرت عمر وہیں سرغ سے واپس لوٹ گئے۔

ابن شہاب سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ حضرت عبدالرحمن کی حدیث سن کر واپس لوٹے۔

عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت اسامہ بن زید کو حضرت سعد سے بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طاعون کی بیماری کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ ایک عذاب ہے جس میں بعض امتوں کو مبتلا کیا گیا۔ پھر اس کا کچھ حصہ باقی رہ گیا جو کبھی چلا جاتا اور کبھی آ جاتا ہے۔ پس جو کسی جگہ اس کی خبر سنے تو وہاں نہ جائے اور اگر اسی جگہ ہو جہاں یہ بیماری آئے تو وہاں سے فرار ہو کر نہ نکلے۔

ہبہ اور شفعہ میں حیلہ کرنا۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ اگر کوئی ہزار درہم یا اس سے زیادہ ہبہ کرے یہاں تک کہ اس کے پاس کئی سال رہیں۔ پھر اس میں حیلہ کرے اور پھر ہبہ کرنے والا واپس لے لے تو ان میں سے کسی پر بھی زکوٰۃ نہیں ہے چنانچہ انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی اور زکوٰۃ کو ساقط کر دیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہبہ کی ہوئی کسی چیز کو واپس لینے والا کتے کی طرح ہے جو اپنی قے کو چاٹ لیتا ہے۔ یہ بری مثال ہمارے لئے نہیں ہے۔

ابو سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے شفعہ

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ إِنَّمَا جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّفْعَةَ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ الشُّفْعَةُ لِلْجِوَارِ ثُمَّ عَمَدَ إِلَى مَا شَدَّدَهُ فَأَبْطَلَهُ وَقَالَ إِنِ اشْتَرَى دَارًا فَخَافَ أَنْ يَأْخُذَ الْجَارُ بِالشُّفْعَةِ فَاشْتَرَى سَهْمًا مِنْ مِائَةِ سَهْمٍ ثُمَّ اشْتَرَى الْبَاقِيَ وَكَانَ لِلْجَارِ الشُّفْعَةُ فِي السَّهْمِ الْأَوَّلِ وَلَا شُفْعَةَ لَهُ فِي بَاقِي الدَّارِ وَلَهُ أَنْ يَحْتَالَ فِي ذٰلِكَ

١٨٩٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الشَّرِيدِ قَالَ جَاءَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى مَنْكِبِي فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ إِلَى سَعْدٍ فَقَالَ أَبُو رَافِعٍ لِلْمِسْوَرِ أَلَا تَأْمُرُ هٰذَا أَنْ يَشْتَرِيَ مِنِّي بَيْتِي الَّذِي فِي دَارِي فَقَالَ لَا أَزِيدُهُ عَلَى أَرْبَعِمِائَةٍ إِمَّا مُقَطَّعَةٍ وَإِمَّا مُنَجَّمَةٍ قَالَ أُعْطِيتُ خَمْسَمِائَةٍ نَقْدًا فَمَنَعْتُهُ وَلَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْجَارُ أَحَقُّ بِصَقَبِهِ مَا بِعْتُكَهُ أَوْ قَالَ مَا أَعْطَيْتُكَهُ قُلْتُ لِسُفْيَانَ إِنَّ مَعْمَرًا لَمْ يَقُلْ هٰكَذَا قَالَ لٰكِنَّهُ قَالَ لِي هٰكَذَا وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَبِيعَ الشُّفْعَةَ فَلَهُ أَنْ يَحْتَالَ حَتَّى يُبْطِلَ الشُّفْعَةَ فَيَهَبَ الْبَائِعُ لِلْمُشْتَرِي الدَّارَ وَيَحُدُّهَا وَيَدْفَعُهَا إِلَيْهِ وَيُعَوِّضُهُ الْمُشْتَرِي أَلْفَ دِرْهَمٍ فَلَا يَكُونُ لِلشَّفِيعِ فِيهَا شُفْعَةٌ

١٨٩٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ سَعْدًا سَاوَمَهُ بَيْتًا بِأَرْبَعِمِائَةِ مِثْقَالٍ فَقَالَ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْجَارُ أَحَقُّ

کہ ہر اس چیز میں مقرر فرمایا جو تقسیم نہ ہوئی ہو جب حد بندی ہو گئی اور راستے بدل دیئے گئے تو شفعہ کی بات ختم ہو گئی۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ شفعہ جب پڑوسی کے لئے ہے پھر شد و مد سے پیش کئے گئے دعوے کی طرف متوجہ ہوئے تو اسے باطل کر دیا اور کہا کہ اگر کوئی گھر خریدے اور ڈر جائے کہ پڑوسی شفعہ کر لے گا لہٰذا اس نے مکان کا سواں حصہ خریدا پھر باقی مکان خریدا تو پڑوسی کو شفعہ کا حق پہلے حصے میں ہے اور باقی گھر میں شفعہ کا حق نہیں اور اس بارے میں حیلہ کر سکتا ہے۔

عمرو بن شرید کا بیان ہے کہ حضرت مسور بن مخرمہ بھی تشریف لائے اور انہوں نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھا۔ پھر میں ان کے ساتھ حضرت سعد بن ابی وقاص کی طرف گیا تو ابو رافع نے حضرت مسور سے کہا کہ آپ ان سے کیوں نہیں کہتے کہ میرے اس گھر کو خرید لیں جو میرے مکان میں ہے۔ سعد نے فرمایا کہ میں چار سو درہم سے زیادہ میں نہیں خریدوں گا اور وہ بھی قسطوں میں۔ کہا کہ مجھے تو اس کے پانچ سو نقد ملتے تھے لیکن میں نے نہ دیا اور اگر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا کہ پڑوسی کو شفعہ کا زیادہ حق ہے تو میں آپ کے ہاتھ فروخت نہ کرتا یا کہا کہ میں آپ کو نہ دیتا۔ علی بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ میں نے سفیان سے کہا کہ معمر نے تو اس طرح نہیں کہا۔ فرمایا کہ مجھ سے تو اسی طرح کہا ہے۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ جب کوئی بیچنے کا ارادہ کرے تو شفعہ کے لئے حیلہ کر سکتا ہے جس سے حق شفعہ باطل ہو جائے گا کہ بیچنے والا مکان خریدار کو ہبہ کر دے اور اس کی حد بندی کر کے حوالے کر دے اور خریدار اسے ایک ہزار درہم دے دے تو شفیع کو شفعہ نہیں رہے گا۔

ابو رافع کا بیان ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے ایک مکان چار سو مثقال میں خریدا۔ پھر انہوں نے کہا کہ اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا کہ پڑوسی شفعہ کا زیادہ حق دار ہے تو میں آپ کو نہ دیتا۔ بعض

سَقَبِهِ مَا أَعْطَيْتُكَ. وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنِ اشْتَرَى نَصِيبَ دَارٍ فَأَرَادَ أَنْ يُبْطِلَ الشُّفْعَةَ وَهَبَ لِابْنِهِ الصَّغِيرِ وَلَا يَكُونُ عَلَيْهِ يَمِينٌ

بَابُ ١٠٥٩ احْتِيَالِ الْعَامِلِ لِيُهْدَى لَهُ

١٨٦٧ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا عَلَى صَدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ يُدْعَى ابْنَ اللُّتْبِيَّةِ فَلَمَّا جَاءَ حَاسَبَهُ قَالَ هَذَا مَالُكُمْ وَهَذَا هَدِيَّةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلَّا جَلَسْتَ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأُمِّكَ حَتَّى تَأْتِيَكَ هَدِيَّتُكَ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا ثُمَّ خَطَبَنَا فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَسْتَعْمِلُ الرَّجُلَ مِنْكُمْ عَلَى الْعَمَلِ مِمَّا وَلَّانِي اللَّهُ فَيَأْتِي فَيَقُولُ هَذَا مَالُكُمْ وَهَذَا هَدِيَّةٌ أُهْدِيَتْ لِي أَفَلَا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ حَتَّى تَأْتِيَهُ هَدِيَّتُهُ وَاللَّهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ يَحْمِلُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَأَعْرِفَنَّ أَحَدًا مِنْكُمْ لَقِيَ اللَّهَ يَحْمِلُ بَعِيرًا لَهُ رُغَاءٌ أَوْ بَقَرَةً لَهَا خُوَارٌ أَوْ شَاةً تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَهُ حَتَّى رُئِيَ بَيَاضُ إِبْطِهِ يَقُولُ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ بَصُرَ عَيْنِي وَسَمِعَ أُذُنِي.

١٨٦٨ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقَبِهِ. وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنِ اشْتَرَى دَارًا بِعِشْرِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ فَلَا بَأْسَ أَنْ يَحْتَالَ حَتَّى يَشْتَرِيَ الدَّارَ بِعِشْرِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ وَيَنْقُدَهُ تِسْعَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ وَتِسْعَ مِائَةِ دِرْهَمٍ وَتِسْعَةً

وجود کا قول ہے کہ کوئی گھر کا ایک حصہ خریدے اور شفعہ کو باطل کرنا چاہے تو اپنے چھوٹے بچے کو ہبہ کر دے اور اس پر قسم نہیں ہے۔

عامل کا حیلہ کرنا تاکہ اسے تحفہ بھیجا جائے۔

حضرت ابو حمید ساعدی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو بنی سلیم کی زکوٰۃ وصول کرنے پر عامل مقرر فرمایا جس کو ابن لتبیہ کہا جاتا تھا۔ جب وہ آیا تو حساب کیا۔ کہنے لگا کہ یہ آپ کا مال ہے اور یہ تحفہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تو اپنے ماں باپ کے گھر میں کیوں نہ بیٹھا رہا اور دیکھتے کہ تجھے تحفے ملتے ہیں یا نہیں، اگر سچا ہے۔ پھر آپ نے ہم سے خطاب کیا۔ پس اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا۔ اما بعد! میں تم میں سے کسی کو کسی کام کا عامل مقرر کرتا ہوں جس کا اللہ نے مجھے متولی بنایا ہے تو وہ میرے پاس آ کر کہتا ہے کہ یہ آپ کا مال ہے اور یہ ہدیہ ہے جو مجھے تحفہ دیا گیا ہے۔ کیوں نہ وہ اپنے ماں باپ کے گھر بیٹھا رہا تاکہ اس کے پاس اس کے تحفے آتے۔ خدا کی قسم! تم میں سے جو کوئی بغیر حق کے کوئی چیز لے گا وہ اسے اٹھائے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا۔ میں تمہیں ضرور پہچانتا ہوں گا کہ تم میں سے جب کوئی بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوگا تو اس نے اونٹ اٹھایا ہوا ہوگا جو بلبلاتا ہوگا، یا گائے جو ڈکارتی ہوگی یا بکری جو ممیاتی ہوگی۔ پھر اپنا دست مبارک بلند فرمایا یہاں تک کہ بغل کی سفیدی نظر آنے لگی اور کہنے لگے۔ اے اللہ! کیا میں نے تیرا حکم پہنچا دیا؟ میری آنکھوں نے دیکھا اور میرے کانوں نے سنا۔

حضرت ابو رافع سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمسائے کو شفعہ کا زیادہ حق ہے۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ اگر کوئی کسی گھر کو بیس ہزار درہم میں خریدے تو حیلہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے کہ گھر کو بیس ہزار درہم میں خریدے اور نو ہزار نو سو ننانوے درہم نقد ادا کرے اور بیس ہزار سے باقی کے بدلے ایک دینار دے دے۔ اگر شفعہ کرنے والا اسے لینا چاہے تو اسے بیس ہزار درہم ادا کرنا ہوں گے ورنہ

تسعين وينقده دينارًا بما بقي من العشرين الألف فإن طلب الشفيع أخذها بعشرين ألف درهم وإلا فلا سبيل له على الدار فإن استحقت الدار رجع المشتري على البائع بما دفع إليه وهو تسعة آلاف درهم وتسعمائة وتسعة وتسعون درهمًا ودينار لأن البيع حين استحق انتقض الصرف في الدينار فإن وجد بهذه الدار عيبًا ولم تستحق فإنه يردها عليه بعشرين ألف درهم قال فأجاز هذا الخداع بين المسلمين وقال النبي صلى الله عليه وسلم لا داء ولا خبثة ولا غائلة

١٨٦٩ - حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن سفيان قال حدثني إبراهيم بن ميسرة عن عمرو بن الشريد أن أبا رافع ساوم سعد بن مالك بيتًا بأربعمائة مثقال وقال لولا أني سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول الجار أحق بصقبه ما أعطيتك

كتاب التعبير

باب التعبير وأول ما بدئ به رسول الله صلى الله عليه وسلم من الوحي الرؤيا الصالحة

١٨٧٠ - حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب وحدثني عبد الله بن محمد حدثنا عبد الرزاق حدثنا معمر قال الزهري فأخبرني عروة عن عائشة رضي الله عنها أنها قالت أول ما بدئ به رسول الله صلى الله عليه وسلم من الوحي الرؤيا الصادقة في النوم فكان لا يرى رؤيا إلا جاءت مثل فلق الصبح وكان يأتي حراء

اس گھر کو حاصل کرنے کی اور کوئی صورت نہیں۔ اگر گھر کا مالک کوئی اور نکل آئے تو فروخت کرنے والا خریدار کو وہی رقم واپس دے گا جو اس نے وصول کی یعنی نو ہزار نو سو ننانوے درہم اور ایک دینار کیونکہ یہ تجارت اصل مالک مل جانے پر بے سود رہا اور بیع باطل ہو گئی۔ اگر مکان میں کوئی عیب نکل آیا اگرچہ مالک کوئی دوسرا نہیں نکلا تو اسے بیس ہزار درہم لوٹانے ہوں گے۔ امام بخاری کا بیان ہے کہ یوں مسلمانوں کے درمیان دھوکہ بازی کو جائز قرار دیا گیا حالانکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسلمانوں کی تجارت میں نہ خرابی ہوتی ہے، نہ خباثت، اور نہ نقصان پہنچنے والی بات۔

ابراہیم بن میسرہ نے عمرو بن شرید سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو رافع نے حضرت سعد بن مالک کو ایک مکان چار سو مثقال میں فروخت کیا۔ اور کہا کہ اگر میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا کہ ہمسائے کو شفعہ کا حق زیادہ ہے تو میں، حضرت ابو رافع یہ مکان آپ کو نہ دیتا۔

کتاب التعبیر

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر وحی کی ابتدا سچے خوابوں سے ہوئی۔

(دو سندیں) عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالے کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم پر سب سے پہلے وحی کی ابتدا یوں ہوئی کہ سونے کی حالت میں سچے خواب نظر آتے۔ جب بھی آپ کوئی خواب نہ دیکھتے مگر روز روشن کی طرح اس کی تعبیر سامنے آ جاتی۔ آپ غار حرا

فیتحنث فیه وهو التعبد اللیالی ذوات
العدد ویتزود لذلك ثم یرجع إلی خدیجة
فیتزود بمثلها حتی فجئه الحق وهو فی غار
حراء فجاءه الملك فیه فقال اقرأ فقال
له النبی صلی الله علیه وسلم فقلت ما أنا
بقارئ فأخذنی فغطنی حتی بلغ منی الجهد
ثم أرسلنی فقال اقرأ فقلت ما أنا بقارئ
فأخذنی فغطنی الثانیة حتی بلغ منی الجهد
ثم أرسلنی فقال اقرأ فقلت ما أنا بقارئ
فأخذنی فغطنی الثالثة حتی بلغ منی الجهد ثم أرسلنی
فقال اقرأ باسم ربك الذی خلق حتی بلغ ما
لم یعلم فرجع بها ترجف بوادره حتی
دخل علی خدیجة فقال زملونی زملونی
فزملوه حتی ذهب عنه الروع قال لخدیجة
ما لی وأخبرها الخبر وقال قد خشیت علی
نفسی فقالت له كلا أبشر فوالله لا یخزیك
الله أبدا إنك لتصل الرحم وتصدق الحدیث
وتحمل الكل وتقری الضیف وتعین علی
نوائب الحق ثم انطلقت به خدیجة حتی
أتت به ورقة بن نوفل بن أسد بن عبد العزی
بن قصی وهو ابن عم خدیجة أخو أبیها وكان
امرأ تنصر فی الجاهلیة وكان یكتب
الكتاب العربی فیكتب بالعربیة من الإنجیل
ما شاء الله أن یكتب وكان شیخا كبیرا قد
عمی فقالت له خدیجة یا ابن عم اسمع
من ابن أخیك فقال ورقة یا ابن أخی ماذا
تری فأخبره النبی صلی الله علیه وسلم ما
رأی فقال ورقة هذا الناموس الذی نزل
علی موسی یا لیتنی فیها جذعا أكون حیا

کی غرض سے جایا کرتے تھے۔ کئی کئی رات وہاں گزارتے اور
کھانے پینے کی چیزیں ساتھ لے جاتے پھر حضرت خدیجہ کی طرف واپس [illegible]
[illegible] وہاں [illegible]
[illegible] غار حرا میں تھے [illegible]
[illegible] نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible] پڑھا ہوا نہیں ہوں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
آپ ان آیات کو لے کر واپس ہوئے حضرت خدیجہ کے پاس تشریف
لائے اور فرمایا مجھے کمبل اڑھا دو مجھے کمبل اڑھا دو
چنانچہ آپ کو کمبل اڑھا دیا گیا یہاں تک کہ آپ کا خوف دور ہو
گیا [illegible] ساری بات
بتائی [illegible]
[illegible] کیونکہ آپ
صلہ رحمی کرتے ہیں [illegible]
[illegible] حق کے [illegible]
[illegible] پھر حضرت خدیجہ [illegible]
ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبدالعزی بن قصی کے پاس [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] بہت بوڑھے اور نابینا تھے۔
[illegible]
[illegible] نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible] تو وہ ناموس ہے جو [illegible]
[illegible] جب [illegible]
آپ کو [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

حِيْنَ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَ مُخْرِجِيَّ هُمْ؟ فَقَالَ وَرَقَةُ نَعَمْ لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمَا جِئْتَ بِهِ اِلَّا عُوْدِيَ وَاِنْ يُدْرِكْنِيْ يَوْمُكَ اَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ اَنْ تُوُفِّيَ وَفَتَرَ الْوَحْيُ فَتْرَةً حَتّٰى حَزِنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا بَلَغَنَا حُزْنًا غَدَا مِنْهُ مِرَارًا كَيْ يَتَرَدّٰى مِنْ رُؤُوْسِ شَوَاهِقِ الْجِبَالِ فَكُلَّمَا اَوْفٰى بِذِرْوَةِ جَبَلٍ لِكَيْ يُلْقِيَ مِنْهُ نَفْسَهٗ تَبَدّٰى لَهٗ جِبْرِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ حَقًّا فَيَسْكُنُ لِذٰلِكَ جَأْشُهٗ وَتَقِرُّ نَفْسُهٗ فَيَرْجِعُ فَاِذَا طَالَتْ عَلَيْهِ فَتْرَةُ الْوَحْيِ غَدَا لِمِثْلِ ذٰلِكَ فَاِذَا اَوْفٰى بِذِرْوَةِ جَبَلٍ تَبَدّٰى لَهٗ جِبْرِيْلُ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ضَوْءُ الشَّمْسِ بِالنَّهَارِ وَضَوْءُ الْقَمَرِ بِاللَّيْلِ۔

بَابُ رُؤْيَا الصَّالِحِيْنَ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُؤُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا۔

١٨٦١۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ۔

بَابُ ١٦٢ الرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ

١٨٦٢۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا

لیے کیا وہ مجھے نکالیں گے؟ ورقہ نے کہا ہاں کوئی شخص یہ حق لے کر نہیں آیا جو آپ لائے ہیں مگر اس کے ساتھ دشمنی کی گئی … اگر … آپ کا زمانہ پاتا تو بھرپور مدد کرتا پھر چند دن کے بعد ورقہ کا انتقال ہو گیا اور وحی کا سلسلہ بند ہو گیا … آپ … غمگین … پہاڑوں کی چوٹیوں … جب آپ پہاڑ کی چوٹی پر پہنچتے … حضرت جبرئیل دکھائی دیتے اور کہتے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ اللہ تعالیٰ کے برحق رسول ہیں … واپس … وحی کا سلسلہ پھر دنوں کے لئے بند ہو جاتا … ویسی ہی کیفیت … حضرت جبرئیل کی طرح آ جاتے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ فالق الاصباح سے دن کے وقت سورج کی روشنی اور رات کے وقت … چاند کی چمک مراد ہے۔

نیک لوگوں کے خواب۔

ارشاد الٰہی بے شک اللہ نے سچا کر دیا اپنے رسول کا سچا خواب بے شک تم ضرور مسجد حرام میں داخل ہو گے اگر اللہ تعالیٰ چاہے امن و امان سے اپنے سروں کے بال منڈاتے یا ترشواتے بے خوف تو اس نے جانا جو تمہیں معلوم نہیں تو اس سے پہلے ایک نزدیک آنے والی فتح رکھی (سورۃ الفتح آیت ٢٧)۔

۱۸۶۱۔ … عبداللہ … حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا … اچھا خواب جو نیک آدمی دیکھتا ہے وہ نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں

… حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ.

سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا: اچھے خواب اللہ تعالے کی طرف سے اور برے خواب شیطان کی جانب سے ہوتے ہیں۔

١٨٧٢ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ رُؤْيَا يُحِبُّهَا فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ اللَّهِ فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ عَلَيْهَا وَلْيُحَدِّثْ بِهَا وَإِذَا رَأَى غَيْرَ ذَلِكَ مِمَّا يَكْرَهُ فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَسْتَعِذْ مِنْ شَرِّهَا وَلَا يَذْكُرْهَا لِأَحَدٍ فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ

عبداللہ بن خباب کا بیان ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جب تم میں سے کوئی خواب دیکھے جس کو وہ پسند کرتا ہو تو وہ اللہ تعالے کی طرف سے ہے پس چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور اسے بیان کرے اور اس کے سوا ایسا خواب دیکھے جس کو ناپسند کرے تو وہ شیطان کی جانب سے ہے لہٰذا چاہیے کہ اس کی برائی سے پناہ مانگے اور اس کا کسی سے ذکر نہ کرے کیونکہ وہ نقصان نہیں دے گا

بَابٌ ١٠٦٣ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ.

اچھے خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے یا نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ۔

١٨٧٣ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ وَأَثْنَى عَلَيْهِ خَيْرًا لَقِيتُهُ بِالْيَمَامَةِ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا حَلَمَ فَلْيَتَعَوَّذْ مِنْهُ وَلْيَبْصُقْ عَنْ شِمَالِهِ فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ وَعَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

ابوسلمہ نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھے خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور برا خواب شیطان کی طرف سے۔ جب برا خواب نظر آئے تو چاہیے کہ اس سے پناہ مانگے اور بائیں جانب تھتکار دے تو وہ نقصان نہیں دے گا۔ اسی طرح یحییٰ بن کثیر، عبداللہ بن قتادہ، حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

١٨٧٤ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا: مرد مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہوتا ہے۔

١٨٧٥ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ

إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ
وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ وَرَوَاهُ ثَابِتٌ وَحُمَيْدٌ وَ
إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَشُعَيْبٌ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

١٨٧٧۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي
ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرُّؤْيَا
الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ

بَاب ١٠٦٣ الْمُبَشِّرَاتِ

١٨٧٨۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا
هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ قَالُوا
وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ

بَاب ١٠٦٤ رُؤْيَا يُوسُفَ وَقَوْلِهِ تَعَالَى

إِذْ قَالَ يُوسُفُ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ
عَشَرَ كَوْكَبًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِي
سَاجِدِينَ قَالَ يَا بُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلَى
إِخْوَتِكَ فَيَكِيدُوا لَكَ كَيْدًا إِنَّ الشَّيْطَانَ
لِلْإِنْسَانِ عَدُوٌّ مُبِينٌ وَكَذَلِكَ يَجْتَبِيكَ
رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ وَيُتِمُّ
نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَعَلَى آلِ يَعْقُوبَ كَمَا أَتَمَّهَا
عَلَى أَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ إِنَّ
رَبَّكَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ وَقَوْلِهِ تَعَالَى يَا أَبَتِ هَذَا
تَأْوِيلُ رُؤْيَايَ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا
وَقَدْ أَحْسَنَ بِي إِذْ أَخْرَجَنِي مِنَ السِّجْنِ وَجَاءَ

تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا: مومن کا اچھا خواب نبوت کے چھیالیس
حصوں میں سے ایک حصہ ہوتا ہے۔ اس کو ثابت، حمید،
اسحاق بن عبداللہ، شعیب، حضرت انس رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے
روایت کیا ہے۔

عبداللہ بن خباب کا بیان ہے کہ حضرت
ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ اچھا خواب
نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہوتا
ہے۔

بشارتیں۔

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے
ہوئے سنا کہ نبوت میں سے کچھ بھی باقی نہیں رہا ماسوائے
مبشرات کے۔ عرض کی گئی کہ مبشرات کیا ہیں؟ فرمایا کہ
اچھے خواب

حضرت یوسف کا خواب۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: یاد کرو جب یوسف نے اپنے باپ
سے کہا: اے میرے باپ! میں نے گیارہ تارے، سورج اور چاند
دیکھے، انہیں اپنے لئے سجدہ کرتے ہوئے دیکھا۔ کہا: اے میرے
بچے! اپنا خواب اپنے بھائیوں سے نہ کہنا ورنہ وہ تیرے ساتھ
کوئی چال چلیں گے، بیشک شیطان آدمی کا کھلا دشمن ہے۔ اور
اسی طرح تجھے تیرا رب چن لے گا اور تجھے باتوں کا انجام نکالنا
سکھائے گا اور تجھ پر اپنی نعمت پوری کرے گا اور یعقوب کے
گھر والوں پر جس طرح تیرے پہلے دونوں باپ دادا ابراہیم اور
اسحاق پر پوری کی۔ بیشک تیرا رب علم و حکمت والا ہے (سورہ
یوسف آیت ۴ تا ۶) اور فرمایا: اے میرے باپ! یہ میرے
خواب کی تعبیر ہے، بیشک اسے میرے رب نے سچا کیا، بیشک

بِكُمْ مِنَ الْبَدْوِ مِنْ بَعْدِ أَنْ نَزَغَ الشَّيْطَانُ بَيْنِي وَبَيْنَ إِخْوَتِي إِنَّ رَبِّي لَطِيفٌ لِمَا يَشَاءُ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِي مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ فَاطِرٌ وَالْبَدِيعُ وَالْمُبْتَدِعُ وَالْبَارِئُ وَالْخَالِقُ وَاحِدٌ مِنَ الْبَدْءِ بَادِئَةٌ

بَابُ رُؤْيَا إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرَى فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرَى قَالَ يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ وَنَادَيْنَاهُ أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا إِنَّا كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ قَالَ مُجَاهِدٌ: أَسْلَمَا سَلَّمَا مَا أُمِرَا بِهِ، وَتَلَّهُ: وَضَعَ وَجْهَهُ بِالْأَرْضِ

بَابُ ١٠٦٦ التَّوَاطُؤِ عَلَى الرُّؤْيَا

١٨٧٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أُنَاسًا أُرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ وَأَنَّ أُنَاسًا أُرُوا أَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْتَمِسُوهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ

بَابُ رُؤْيَا أَهْلِ السُّجُونِ وَالْفَسَادِ وَالشِّرْكِ

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيَانِ قَالَ أَحَدُهُمَا إِنِّي أَرَانِي أَعْصِرُ خَمْرًا وَقَالَ الْآخَرُ إِنِّي أَرَانِي أَحْمِلُ فَوْقَ رَأْسِي خُبْزًا تَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ نَبِّئْنَا بِتَأْوِيلِهِ إِنَّا نَرَاكَ

اور مجھے قید خانہ سے نکالا اور آپ سب کو گاؤں سے لے آیا بعد اس کے کہ شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں میں پھوٹ ڈلوا دی تھی۔ بیشک میرا رب جس بات کو چاہے آسان کر دے بیشک وہی علم و حکمت والا ہے۔ اے میرے رب تو نے مجھے ایک سلطنت بھی عطا کی اور مجھے خوابوں کی تعبیر بھی سکھا دی۔ اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے تو ہی دنیا اور آخرت میں میرا کارساز ہے، مجھے مسلمانی کی حالت میں دنیا سے اٹھا اور نیک بندوں میں ملا دے۔ (سورۂ یوسف آیت ۱۰۰، ۱۰۱) فاطر و بدیع و مبتدع و البارئ و الخالق سب ایک ہیں۔

حضرت ابراہیم کا خواب

ارشاد ربانی ہے: پھر جب وہ بیٹا ان کے ساتھ چلنے پھرنے کے قابل ہو گیا تو کہا اے میرے بیٹے میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں، اب تو دیکھ تیری کیا رائے ہے؟ کہا اے ابا جان آپ کو جو حکم ہوتا ہے اسے کر ڈالیے، ان شاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والوں میں پائیں گے۔ جب دونوں نے حکم مان لیا اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل لٹا دیا اور ہم نے آواز دی کہ اے ابراہیم تم نے خواب سچا کر دکھایا، ہم نیکوکاروں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں۔ (سورۂ صافات آیت ۱۰۲ تا ۱۰۵) مجاہد کا قول ہے کہ اسلما سے مراد یہ ہے کہ انہوں نے تسلیم کیا اور تلّہ کے معنی ہیں منہ کے بل لٹا دیا۔

متعدد آدمیوں کا ایک ہی خواب دیکھنا۔

سالم بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ کچھ لوگوں کو شب قدر آخری سات راتوں میں دکھائی گئی اور کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ آخری دس راتوں میں ہے۔ پس نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اسے آخری سات راتوں میں تلاش کیا کرو۔

قیدیوں، مفسدوں اور مشرکوں کے خواب۔

ارشاد ربانی ہے: اور اس کے ساتھ قید خانے میں دو جوان داخل ہوئے، ان میں سے ایک نے کہا میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں شراب نچوڑ رہا ہوں۔ اور دوسرا کہنے لگا میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں اپنے سر پر روٹیاں اٹھائے ہوئے ہوں جن میں سے پرندے کھا رہے ہیں، ہمیں اس کی تعبیر بتائیے

لَعَلِّیْ اَرْجِعُ اِلَی النَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَعْلَمُوْنَ. قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِیْنَ دَاَبًا فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِیْ سُنْۢبُلِهٖۤ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ. ثُمَّ یَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ یَّاْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ. ثُمَّ یَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِیْهِ یُغَاثُ النَّاسُ وَفِیْهِ یَعْصِرُوْنَ. وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِیْ بِهٖ فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰی رَبِّكَ وَادَّكَرَ افْتَعَلَ مِنْ ذَكَرَ اُمَّةٍ قَرْنٍ. وَیُقْرَاُ اَمَهٍ نِسْیَانٍ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ یَعْصِرُوْنَ الْاَعْنَابَ وَالدُّهْنَ تُحْصِنُوْنَ تَحْرُسُوْنَ.

جو بچا لو۔ پھر ان کے بعد ایک برس آنے کا جس میں لوگوں پر بارش برسائی جائے گی اور اس میں رس نچوڑیں گے۔ اور بادشاہ بولا کہ انہیں میرے پاس لے آؤ تو جب ایلچی اس کے پاس پہنچی آیا، کہا کہ اپنے بادشاہ کے پاس واپس لوٹ جا (سورۂ یوسف، آیت ۴۶ تا ۵۰)۔ وادّکر یہ لفظ ذکر کا باب افتعال ہے۔ امۃ ایک مدت، بعض نے اسے امَہ پڑھا ہے یعنی نسیان۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ یعصرون انگور و تیل نچوڑیں گے۔ تحصنون تم حفاظت کرتے ہو۔

۱۸۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا جُوَیْرِیَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ اَنَّ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ وَاَبَا عُبَیْدٍ اَخْبَرَاهُ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ لَبِثْتُ فِی السِّجْنِ مَا لَبِثَ یُوْسُفُ ثُمَّ اَتَانِی الدَّاعِیْ لَاَجَبْتُهٗ.

سعید بن مسیب اور ابو عبید نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر میں قید خانے میں اتنا عرصہ رہتا جتنے دن حضرت یوسف رہے، اور مجھے بلانے والا آتا تو میں فوراً اس کی بات مان لیتا۔

بَابُ ۱۰۶۹ مَنْ رَّاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَنَامِ.

جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔

۱۸۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِیِّ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ رَّاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَسَیَرَانِیْ فِی الْیَقَظَةِ وَلَا یَتَمَثَّلُ الشَّیْطٰنُ بِیْ. قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ابْنُ سِیْرِیْنَ اِذَا رَاٰهُ فِیْ صُوْرَتِهٖ.

ابو سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ عنقریب مجھے بیداری میں بھی دیکھے گا اور شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔ امام بخاری کا بیان ہے کہ ابن سیرین نے فرمایا جبکہ کوئی حضور کو آپ ہی کی صورت میں دیکھے۔

۱۸۸۲۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّی بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُخْتَارٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِیُّ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَّاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ

ثابت بنانی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا، اس نے واقعی مجھے دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا اور مومن کامل کا خواب

فَإِنَّ الشَّيْطٰنَ لَا يَتَخَيَّلُ بِيْ. وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّأَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ.

١٨٨٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطٰنِ فَمَنْ رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفِثْ عَنْ شِمَالِهِ ثَلَاثًا وَلْيَتَعَوَّذْ مِنَ الشَّيْطٰنِ فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ وَإِنَّ الشَّيْطٰنَ لَا يَتَرَاءَى بِيْ.

١٨٨٤ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ خَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ أَبُوْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَآنِيْ فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ تَابَعَهُ يُوْنُسُ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ.

١٨٨٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ رَآنِيْ فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ فَإِنَّ الشَّيْطٰنَ لَا يَتَكَوَّنُنِيْ.

بَابُ رُؤْيَا اللَّيْلِ رَوَاهُ سَمُرَةُ

١٨٨٦ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطُّفَاوِيُّ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ الْبَارِحَةَ إِذْ أُتِيْتُ بِمَفَاتِيْحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ حَتّٰى وُضِعَتْ فِيْ يَدِيْ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ تَنْتَقِلُوْنَهَا.

نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

ابو سلمہ نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے اور برا خواب شیطان کی جانب سے۔ اگر کوئی ایسی چیز دیکھے جس کو وہ ناپسند کرے تو تین مرتبہ بائیں جانب تھتکارے اور شیطان سے پناہ مانگنی چاہیئے تو وہ خواب نقصان نہیں دے گا اور شیطان میری شکل اختیار نہیں کر سکتا۔

ابو سلمہ نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے مجھے دیکھا تو یقیناً اس نے حق کو دیکھا۔ اسی طرح یونس اور زہری کے بھتیجے سے روایت کی ہے۔

عبد اللہ بن خباب کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے مجھے دیکھا تو اس نے حقیقت ہی میں مجھے دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔

رات کو خواب دیکھنا، اسے حضرت سمرہ نے روایت کیا۔

محمد بن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے کلام کی کنجیاں عطا فرمائی گئیں اور رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی اور پچھلی رات کے وقت سویا ہوا تھا جبکہ میرے پاس زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں، یہاں تک کہ میرے ہاتھ پر رکھ دی گئیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو چلے گئے اور آپ حضرات ان خزانوں کو منتقل کر رہے ہیں۔

ف: یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۱۰۹۰ اور ۲۱۳۵ میں بھی مرقوم ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے رعب دیا گیا

عطا فرما دی گئی ہیں۔ معلوم ہوا کہ پروردگارِ عالم نے آپ کو دین کا مالک و مختار کیا ہے یہ مجازی اور عطائی ملکیت ہے اور حقیقی مالک تو خدا کے سوا کوئی نہیں ہو سکتا۔ ہاں مجازی ملکیت کے لیے ہی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اے محبوب! اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ہم نے تمہیں کوثر عطا فرما دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عطا و اختیارات کا انکار کرنا خالی دین کا منکر ہونا ہے اور اس کا سبب عداوتِ رسول کے سوا اور کیا ہے؟ منصف مزاج ملحوظ رکھیں کہ ایسی بیماری سے ہر مسلمان کو محفوظ رکھے اور اپنے دین کا منکر ہونے سے بچا کے رکھیں۔

١٨٨٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَأَيْتُ رَجُلًا آدَمَ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ لَهُ لِمَّةٌ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا تَقْطُرُ مَاءً مُتَّكِئًا عَلَى رَجُلَيْنِ أَوْ عَلَى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا فَقِيلَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ إِذَا أَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ أَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا فَقِيلَ الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ.

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے رات کے وقت کعبۃ اللہ کے پاس خواب دکھایا گیا۔ پس میں نے ایک گندمی رنگ کے آدمی کو دیکھا جیسے گندمی رنگ کے خوبصورت آدمی کو دیکھتے ہو۔ اس کے بال ایسے خوبصورت تھے جیسے خوبصورت تم نے کسی کے دیکھے ہوں۔ اس نے کنگھی کی ہوئی تھی اور پانی ٹپک رہا تھا۔ وہ دو آدمیوں کا سہارا لئے ہوئے یا دو آدمیوں کے کندھوں کا سہارا لئے ہوئے خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ کہا گیا کہ حضرت مسیح ابن مریم ہیں۔ پھر میں نے ایک گھنگریالے بالوں والے آدمی کو دیکھا جو دائیں آنکھ سے کانا تھا گویا وہ انگور کا دانہ ہے جو ابھرا ہوا ہو۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ کہا گیا کہ یہ مسیح دجال ہے۔

١٨٨٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أُرِيتُ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَتَابَعَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ وَسُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَوْ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ شُعَيْبٌ وَإِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى عَنِ الزُّهْرِيِّ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَعْمَرٌ لَا يُسْنِدُهُ حَتَّى كَانَ بَعْدُ.

عبید اللہ بن عبد اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ آج رات مجھے خواب دکھایا گیا ہے۔ اور ساری حدیث بیان کی۔ اسی طرح سلیمان بن کثیر اور زہری کے بھتیجے اور سفیان بن حسین نے زہری، عبید اللہ، حضرت ابن عباس یا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ شعیب، اسحاق بن یحییٰ، زہری، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور معمر پہلے اس کی سند بیان نہیں کیا کرتے تھے لیکن بعد میں کرنے لگے۔

بَابُ الرُّؤْيَا بِالنَّهَارِ. وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ: رُؤْيَا النَّهَارِ مِثْلُ رُؤْيَا اللَّيْلِ.

١٨٨٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَأَطْعَمَتْهُ فَجَعَلَتْ تَفْلِي رَأْسَهُ فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هَذَا الْبَحْرِ مُلُوكًا عَلَى الْأَسِرَّةِ أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ شَكَّ إِسْحَاقُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَا قَالَ فِي الْأُولَى قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ: أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ فِي زَمَانِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ.

بَابُ رُؤْيَا النِّسَاءِ

١٨٩٠ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ أُمَّ الْعَلَاءِ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ بَايَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

دن کے وقت خواب دیکھنا۔

ابن عون نے ابن سیرین سے روایت کی کہ دن کا خواب بھی رات کے خواب کی طرح ہے۔

اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ام حرام بنت ملحان کے پاس تشریف لے جایا کرتے تھے اور وہ حضرت عبادہ بن صامت کے نکاح میں تھیں۔ پس ایک روز آپ ان کے پاس تشریف لے گئے تو انہوں نے کھانا کھلایا اور وہ آپ کے سر مبارک کو سہلانے لگیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند آگئی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو آپ ہنس رہے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! آپ کو کس چیز نے ہنسایا؟ فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ دکھائے گئے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور اس سمندر کے سینے پر اس طرح سوار ہیں جیسے بادشاہ تختوں پر یا بادشاہوں کی طرح جو تختوں پر ہوں، یہ اسحاق راوی کا شک ہے۔ ان کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں شامل فرمادے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی۔ پھر سر مبارک رکھ کر سو گئے، پھر بیدار ہوئے تو آپ ہنس رہے تھے۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! آپ کو کس چیز نے ہنسایا؟ فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ دکھائے گئے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں، پہلے کی طرح فرمایا۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں شامل فرمادے۔ فرمایا کہ تم پہلوں میں سے ہو۔ پس حضرت معاویہ بن ابی سفیان کے زمانے میں وہ سمندری سفر پر گئیں اور جب سمندر سے باہر نکلیں تو سواری سے گر کر جاں بحق ہوگئیں۔

عورتوں کا خواب دیکھنا۔

ابن شہاب نے خارجہ بن زید بن ثابت سے روایت کی کہ انصار کی ایک عورت حضرت ام علاء رضی اللہ عنہا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کر چکی تھیں، انہوں نے بتایا کہ جب مہاجرین کو قرعہ اندازی کے ذریعے تقسیم کیا گیا تو ہمارے حصے میں حضرت عثمان بن مظعون آئے

وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهُمُ اقْتَسَمُوا الْمُهَاجِرِينَ
قُرْعَةً، قَالَتْ فَطَارَ لَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ وَ
أَنْزَلْنَاهُ فِي أَبْيَاتِنَا فَوَجِعَ وَجَعَهُ الَّذِي تُوُفِّيَ
فِيهِ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ غُسِّلَ وَكُفِّنَ فِي أَثْوَابِهِ دَخَلَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحْمَةُ
اللهِ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ فَشَهَادَتِي عَلَيْكَ لَقَدْ
أَكْرَمَكَ اللهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: وَمَا يُدْرِيكِ أَنَّ اللهَ أَكْرَمَهُ؟ فَقُلْتُ
بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ فَمَنْ يُكْرِمُهُ اللهُ؟ فَقَالَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَّا هُوَ فَوَاللهِ
لَقَدْ جَاءَهُ الْيَقِينُ، وَاللهِ إِنِّي لَأَرْجُو لَهُ الْخَيْرَ،
وَوَاللهِ مَا أَدْرِي وَأَنَا رَسُولُ اللهِ مَا يُفْعَلُ بِي،
فَقَالَتْ: وَاللهِ لَا أُزَكِّي بَعْدَهُ أَحَدًا أَبَدًا.

١٨٩١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا وَقَالَ: مَا أَدْرِي مَا يُفْعَلُ
بِهِ، قَالَتْ: وَأَحْزَنَنِي فَنِمْتُ فَرَأَيْتُ لِعُثْمَانَ
عَيْنًا تَجْرِي فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ذٰلِكَ عَمَلُهُ.

بَابُ ١٠٤٣ الْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا حَلَمَ فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ وَلْيَسْتَعِذْ بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ

١٨٩٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ
أَبَا قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفُرْسَانِهِ، قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الرُّؤْيَا
مِنَ اللهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا حَلَمَ
أَحَدُكُمُ الْحُلُمَ يَكْرَهُهُ فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ
وَلْيَسْتَعِذْ بِاللهِ مِنْهُ فَلَنْ يَضُرَّهُ.

چلے گئے اور ہم نے انہیں اپنے گھروں میں اتارا چنانچہ وہ کسی بیماری میں
مبتلا ہو گئے جس میں انہوں نے وفات پائی تھی جب غسل دے کر انہیں
ان کے کپڑوں کا کفن پہنا دیا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف
لے گئے تو میں نے کہا کہ اے ابو السائب! آپ پر اللہ کی رحمت ہو میں گواہی
دیتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عزت عطا فرمائی ہے۔ پس رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں عزت
عطا فرمائی ہے؟ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! میرا باپ آپ پر قربان
اللہ تعالیٰ اور کس کو عزت دے گا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ ان کو تو موت آ گئی اور خدا کی قسم میں ان کے لئے بھلائی
کی امید رکھتا ہوں لیکن قسم ہے خدا کی اپنی عقل سے تو میں بھی نہیں
جانتا حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے
گا۔ پس انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم اس کے بعد میں کسی کی تعریف
نہیں کروں گی۔

ابو الیمان، شعیب نے زہری سے یہی روایت کی ہے کہ تم اپنی
عقل سے نہیں جانتے کہ ان کے ساتھ کیا کیا جائے گا۔ وہ فرماتی ہیں کہ مجھے اس
بات کا بڑا افسوس ہوا اور میں سو گئی میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت عثمان کے لئے
ایک چشمہ جاری ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بتائی
تو آپ نے فرمایا: یہ ان کا عمل ہے۔

برے خواب شیطان کی طرف سے ہیں جو ایسا
دیکھے تو بائیں جانب تھتکار دے اور اللہ تعالیٰ سے
پناہ مانگے۔

ابو سلمہ نے حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کی ہے کہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی اور شہسوار ہیں
سے ... میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
فرماتے ہوئے سنا کہ اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور برا خواب
شیطان کی جانب سے ہے جب تم میں سے کوئی ایسا پریشان خواب دیکھے
جس کو وہ ناپسند کرتا ہو تو بائیں جانب تھتکار دینا چاہیے
بعد اس کے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی چاہیے تو وہ نقصان
نہیں دے گا۔

باب ١٠٤٤ اللبن.

١٨٩٣ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ مِنْ أَظْفَارِي ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِي يَعْنِي عُمَرَ قَالُوا فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْعِلْمَ.

دودھ دیکھنا۔

حمزہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا۔ پس میں نے اس میں سے پیا یہاں تک کہ اس کی سیرابی میرے ناخنوں سے بھی نکلنے لگی۔ پھر میں نے اپنا بچا ہوا عمر کو دے دیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ اس سے کیا مراد لیتے ہیں؟ فرمایا کہ علم۔

ف: اس حدیث پاک سے معلوم ہوا ہے کہ خواب کے اندر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ سے بھرا ہوا پیالہ پیش کیا گیا، آپ نے خوب سیر ہو کر نوش فرمایا اور بچا ہوا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عنایت فرمایا۔ حاضرین مجلس عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ اس سے کیا مراد لیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ اس سے علم مراد ہے۔ معلوم ہوا کہ امت مسلمہ میں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی علمی شان بہت بلند و بالا ہے کہ انہیں خاص الخاص علوم میں سے بھی حصہ ملے گا۔

اسی طرح حدیث ۱۸۹۵ اور ۱۸۹۶ میں آپ کے ایک خواب کا ذکر ہے کہ بعض صحابہ کرام کے دینی درجات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کی قمیصوں کی شکل میں دکھائے گئے تو ان سب میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دین کے لحاظ سے افضل و اعلیٰ اور بلند و بالا دکھائے گئے۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ۔

باب ١٠٤٥ إِذَا جَرَى اللَّبَنُ فِي أَطْرَافِهِ أَوْ أَظَافِيرِهِ.

١٨٩٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ مِنْ أَطْرَافِي فَأَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ مَنْ حَوْلَهُ فَمَا أَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْعِلْمَ.

جب دودھ پینے سے اپنے اطراف یا ناخنوں میں بھی سیرابی دیکھے۔

حمزہ بن عبداللہ بن عمر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس پیالے میں دودھ لایا گیا۔ پس میں نے پیا یہاں تک کہ اس کی سیرابی میرے ناخنوں سے نکلنے لگی پھر میں نے اپنا بچا ہوا عمر بن خطاب کو دے دیا۔ جو گرد بیٹھے ہوئے تھے وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) آپ اس سے کیا مراد لیتے ہیں؟ فرمایا کہ علم۔

باب ١٠٤٦ الْقَمِيصِ فِي الْمَنَامِ

١٨٩٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ

خواب میں قمیص دیکھنا۔

ابو امامہ بن سہل نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذَلِكَ وَمَرَّ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجُرُّهُ قَالُوا مَا أَوَّلْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الدِّينَ.

نے فرمایا۔ میں سویا ہوا تھا تو میں نے دیکھا کہ لوگ میرے سامنے پیش کئے جا رہے ہیں اور وہ قمیص پہنے ہوئے ہیں۔ بعض کی قمیص تو سینے تک تھی اور بعض کی اس سے نیچی۔ جب عمر بن خطاب میرے پاس سے گزرے تو ان کی قمیص گھسٹ رہی تھی۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ اس سے کیا مراد لیتے ہیں؟ فرمایا کہ دین۔

بَابُ جَرِّ الْقَمِيصِ فِي الْمَنَامِ

خواب میں قمیص گھسٹتی ہوئی دیکھنا۔

١٠٩٦۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ عُرِضُوا عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثَّدْيَ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذَلِكَ وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجْتَرُّهُ قَالُوا فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الدِّينَ.

ابوامامہ بن سہل کا بیان ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں سو رہا تھا تو میں نے لوگوں کو دیکھا جو میرے پیش کئے جا رہے تھے اور ان کے اوپر قمیصیں تھیں۔ پس ان میں سے کسی کی تو سینے تک تھی اور بعض کی اس سے کم و بیش اور جب عمر بن خطاب کو میرے سامنے پیش کیا گیا تو وہ اپنی قمیص کو گھسیٹ رہے تھے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ آپ اس سے کیا مراد لیں؟ فرمایا کہ دین۔

بَابُ الْخُضَرِ فِي الْمَنَامِ وَالرَّوْضَةِ الْخَضْرَاءِ

خواب میں سبزی یا سبز باغ دیکھنا۔

١٠٩٧۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ قَالَ قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ كُنْتُ فِي حَلْقَةٍ فِيهَا سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَابْنُ عُمَرَ فَمَرَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالُوا هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّهُمْ قَالُوا كَذَا وَكَذَا قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَا كَانَ يَنْبَغِي لَهُمْ أَنْ يَقُولُوا مَا لَيْسَ لَهُمْ بِهِ عِلْمٌ إِنَّمَا رَأَيْتُ كَأَنَّمَا عَمُودٌ وُضِعَ فِي رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ فَنُصِبَ فِيهَا وَفِي رَأْسِهَا عُرْوَةٌ وَفِي أَسْفَلِهَا مِنْصَفٌ وَالْمِنْصَفُ

محمد بن سیرین کا بیان ہے کہ قیس بن عبادہ نے فرمایا۔ میں اس مجلس میں تھا جس میں حضرت سعد بن مالک اور حضرت ابن عمر بھی تھے تو وہاں سے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ گزرے تو لوگوں نے کہا یہ تو اہل جنت سے ہے۔ میں نے کہا کہ لوگوں نے یہ کہا ہے۔ کہا۔ سبحان اللہ لوگوں کو ایسی بات نہیں کہنی چاہیئے جس کا انہیں علم نہ ہو۔ میں نے خواب میں ایک ستون دیکھا جس کو سرسبز و شاداب باغ میں رکھا ہوا ہے اور اس میں نصب کر دیا گیا جس کی چوٹی پر کنڈا اور نیچے ایک خادم ہے۔ منصف اور المنصف دونوں توصیف سے ہیں۔ مجھ سے کہا گیا کہ چڑھو پس میں اس پر چڑھا یہاں تک کہ میں نے اس کنڈے کو جا پکڑا۔ پس میں نے رسول اللہ صلی

الوصيف فقيل لي ارقه فرقيت حتى اخذت بالعروة فقصصتها على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يموت عبد الله وهو آخذ بالعروة الوثقى.

باب ۱۰۷۹ كشف المرأة في المنام

۱۸۹۸ - حدثنا عبيد الله بن اسمعيل حدثنا ابو اسامة عن هشام عن ابيه عن عائشة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أريتك في المنام مرتين اذا رجل يحملك في سرقة من حرير فيقول هذه امرأتك فاكشفها فاذا هي انت فاقول ان يكن هذا من عند الله يمضه

باب ۱۰۸۰ ثياب الحرير في المنام

۱۸۹۹ - حدثنا محمد اخبرنا ابو معاوية اخبرنا هشام عن ابيه عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أريتك قبل ان اتزوجك مرتين رأيت الملك يحملك في سرقة من حرير فقلت له اكشف فكشف فاذا هي انت فقلت ان يكن هذا من عند الله يمضه ثم أريتك يحملك في سرقة من حرير فقلت اكشف فكشف فاذا هي انت فقلت ان يك هذا من عند الله يمضه.

باب ۱۰۸۱ المفاتيح في اليد

۱۹۰۰ - حدثنا سعيد بن عفير حدثنا الليث حدثني عقيل عن ابن شهاب اخبرني سعيد بن المسيب ان ابا هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول بعثت بجوامع الكلم ونصرت بالرعب وبينا انا

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضور اس خواب کو عرض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب وفات پائیں گے تو دین کے کنڈے کو مضبوطی سے تھامے ہوئے ہوں گے۔

خواب میں عورت کا چہرہ کھولنا۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے تم خواب میں دو مرتبہ دکھائی گئیں کہ ریشمی کپڑے کے اندر کسی ایک آدمی نے اٹھایا ہوا تھا۔ پھر وہ کہتا ہے کہ یہ آپ کی بیوی ہیں۔ میں نے اس کے اوپر سے کپڑا ہٹا کر دیکھا تو وہ تم تھیں میں کہتا ہوں کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو ہو کر رہے گا۔

خواب میں ریشمی کپڑے دیکھنا۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے تم دو مرتبہ خواب میں دکھائی گئیں۔ کہا گیا کہ کیا آپ ان سے شادی کریں گے۔ پہلی دفعہ دیکھا کہ فرشتے نے تمہیں ریشمی کپڑے میں اٹھایا ہوا ہے۔ میں نے کہا کہ کھولو۔ وہ اس نے کھول دیا تو تم تھیں۔ میں نے کہا کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو ہو کر رہے گا۔ پھر دوسری مرتبہ تم دکھائی گئیں۔ فرشتے نے تمہیں ریشمی کپڑے میں لپیٹا ہوا تھا۔ میں نے کہا کہ کھولو۔ وہ اس نے کھول دیا تو وہ تم تھیں۔ میں نے کہا کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو ہو کر رہے گا۔

ہاتھ میں کنجیاں دیکھنا۔

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا مجھے جامع کلمات کے ساتھ مبعوث فرمایا گیا ہے اور رعب کے ساتھ میری مدد فرمائی گئی ہے اور میں سویا ہوا تھا اور زمین کے خزانوں کی کنجیاں میرے پاس لائی گئیں۔ محمد بن عبداللہ کا قول ہے کہ مجھ تک یہ بات

مَا هُمْ أُوتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ فِي يَدِي. قَالَ مُحَمَّدٌ وَبَلَغَنِي أَنَّ جَوَامِعَ الْكَلِمِ أَنَّ اللَّهَ يَجْمَعُ الْأُمُورَ الْكَثِيرَةَ الَّتِي كَانَتْ تُكْتَبُ فِي الْكُتُبِ قَبْلَهُ فِي الْأَمْرِ الْوَاحِدِ وَالْأَمْرَيْنِ أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ.

بَابُ ١٠٨١ التَّعْلِيقِ بِالْعُرْوَةِ وَالْحَلْقَةِ

٩٠١ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ح وَحَدَّثَنِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ رَأَيْتُ كَأَنِّي فِي رَوْضَةٍ وَسَطَ الرَّوْضَةِ عَمُودٌ فِي أَعْلَى الْعَمُودِ عُرْوَةٌ فَقِيلَ لِي ارْقَهْ قُلْتُ لَا أَسْتَطِيعُ فَأَتَانِي وَصِيفٌ فَرَفَعَ ثِيَابِي فَرَقِيتُ فَاسْتَمْسَكْتُ بِالْعُرْوَةِ فَانْتَبَهْتُ وَأَنَا مُسْتَمْسِكٌ بِهَا فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تِلْكَ الرَّوْضَةُ رَوْضَةُ الْإِسْلَامِ وَذَلِكَ الْعَمُودُ عَمُودُ الْإِسْلَامِ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ عُرْوَةُ الْوُثْقَى لَا تَزَالُ مُسْتَمْسِكًا بِالْإِسْلَامِ حَتَّى تَمُوتَ

بَابُ ١٠٨٢ عَمُودِ الْفُسْطَاطِ تَحْتَ وِسَادَتِهِ

بَابُ ١٠٨٣ الْإِسْتَبْرَقِ وَدُخُولِ الْجَنَّةِ فِي الْمَنَامِ

٩٠٢ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ فِي يَدِي سَرَقَةً مِنْ حَرِيرٍ لَا أَهْوِي بِهَا إِلَى مَكَانٍ فِي الْجَنَّةِ إِلَّا طَارَتْ بِي إِلَيْهِ فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَخَاكِ رَجُلٌ صَالِحٌ أَوْ قَالَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَجُلٌ صَالِحٌ

پہنچی ہے کہ جوامع الکلم سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بہت سے امور جیسے بہت سے مضامین جو پہلے کتابوں میں لکھے گئے اور ہوتے ایک دو باتوں کے متعلق تھے، وہ آپ کے لئے جمع فرما دیئے تھے۔

خواب میں کنڈہ یا حلقہ پکڑ کر لٹکنا۔

عبداللہ بن محمد، ازہر، ابن عون، خلیفہ، معاذ، ابن عون، محمد، قیس بن عباد، حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے دیکھا کہ گویا میں ایک باغ میں ہوں اور باغ کے درمیان میں ایک ستون ہے جس کی چوٹی پر ایک کنڈہ ہے مجھ سے کہا گیا کہ اس پر چڑھو میں نے کہا کہ مجھ میں تو اتنی طاقت نہیں۔ پھر میرے پاس ایک خادم آیا تو اس نے میرے کپڑے سنبھالے تو میں چڑھ گیا اور میں نے کنڈے کو پکڑ لیا۔ جب میں بیدار ہوا تو کنڈہ میں نے پکڑا ہوا تھا پھر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ خواب بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ باغ تو اسلام کا باغ ہے اور وہ ستون بھی اسلام کا ستون ہے اور وہ کنڈہ مضبوط کنڈہ ہے یعنی آخری وقت تک تم اسلام کو پکڑے رہو گے۔

اپنے تکیے کے نیچے خیمے کے ستون دیکھنا۔

خواب کے اندر ریشم دیکھنا جنت میں داخل ہونا۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے خواب دیکھا کہ ریشمی کپڑے کا ایک ٹکڑا میرے ہاتھ میں ہے میں جنت کے جس مکان میں جانا چاہتا ہوں وہ اسی کے اندر مجھے اڑا کے لے جاتا ہے۔ پھر میں نے حضرت حفصہ سے یہ واقعہ بیان کیا حضرت حفصہ نے یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ تمہارا بھائی نیک آدمی ہے یا یہ فرمایا کہ عبداللہ نیک آدمی ہے۔

باب ۱۰۲۳ القيد في المنام.

۱۹۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ عَوْفًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ تَكْذِبُ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَقُولُ هٰذِهِ قَالَ وَكَانَ يُقَالُ الرُّؤْيَا ثَلَاثٌ حَدِيثُ النَّفْسِ وَتَخْوِيفُ الشَّيْطَانِ وَبُشْرَى مِنَ اللهِ فَمَنْ رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلَا يَقُصَّهُ عَلَى أَحَدٍ وَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ قَالَ وَكَانَ يَكْرَهُ الْغُلَّ فِي النَّوْمِ وَكَانَ يُعْجِبُهُمُ الْقَيْدُ وَيُقَالُ الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ وَرَوَى قَتَادَةُ وَيُونُسُ وَهِشَامٌ وَأَبُو هِلَالٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَدْرَجَهُ بَعْضُهُمْ كُلَّهُ فِي الْحَدِيثِ وَحَدِيثُ عَوْفٍ أَبْيَنُ وَقَالَ يُونُسُ لَا أَحْسِبُهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَيْدِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ لَا تَكُونُ الْأَغْلَالُ إِلَّا فِي الْأَعْنَاقِ.

باب ۱۰۲۴ الْعَيْنِ الْجَارِيَةِ فِي الْمَنَامِ

۱۹۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أُمِّ الْعَلَاءِ وَهِيَ امْرَأَةٌ مِنْ نِسَائِهِمْ بَايَعَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ طَارَ لَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ فِي السُّكْنَى حِينَ اقْتَرَعَتِ الْأَنْصَارُ عَلَى سُكْنَى الْمُهَاجِرِينَ فَاشْتَكَى فَمَرَّضْنَاهُ حَتَّى تُوُفِّيَ ثُمَّ جَعَلْنَاهُ فِي أَثْوَابِهِ فَدَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ فَشَهَادَتِي عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللهُ قَالَ وَمَا يُدْرِيكِ قُلْتُ لَا أَدْرِي

خواب میں قید ہو جانا۔

محمد بن سیرین کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے قریب مومن کا خواب جھوٹا نہیں ہوا کرے گا اور مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ محمد بن سیرین کا بیان ہے کہ جو کچھ ان میں یہ کہتا ہوں اور لوگ کہتے ہیں کہ خواب تین قسم کے ہوتے ہیں، دل کے خیالات، شیطان کی طرف سے ڈرایا جانا، اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری۔ پس جو کوئی ایسی چیز دیکھے جسے ناپسند کرتا ہو تو کسی سے بیان نہ کرے اور چاہیے کہ اٹھ کر نماز پڑھے۔ ان کا بیان ہے کہ خواب میں طوق کا دیکھنا ناپسند کرتے اور قید ہونے کو پسند کرتے اور کہتے ہیں کہ قید ہونا دین میں ثابت قدمی ہے۔ قتادہ، یونس، ہشام اور ابو ہلال نے ابن سیرین، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور بعض حضرات نے تمام کو حدیث ہی میں درج کر دیا ہے۔ اور حضرت عوف کی روایت زیادہ واضح ہے۔ یونس کا قول ہے کہ میں قید والی بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے خیال کرتا ہوں۔ امام بخاری کا قول ہے کہ طوق صرف گردنوں میں ہوتے ہیں۔

خواب میں بہتا ہوا چشمہ دیکھنا۔

خارجہ بن زید بن ثابت نے حضرت ام العلاء رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جو ان کی عورتوں میں سے ایک عورت تھیں اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ حضرت عثمان بن مظعون رہائش کے لئے قرعہ اندازی میں ہمارے حصے میں آئے جبکہ انصار نے مہاجرین کی رہائش کے لئے قرعہ اندازی کی تھی۔ وہ بیمار پڑ گئے اور ہم نے تیمارداری کی یہاں تک کہ وہ وفات پا گئے تو ہم نے ان کے کپڑوں کا کفن دے دیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو میں نے کہا: اے ابو السائب! تم پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو، میں آپ کے لئے گواہی دیتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عزت عطا فرمائی ہے۔ فرمایا تمہیں کیسے معلوم ہوا؟ میں عرض گزار ہوئی خدا کی قسم مجھے تو کچھ بھی معلوم نہیں۔ فرمایا

وَاللّٰهِ قَالَ أَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ الْيَقِينُ إِنِّي لَأَرْجُو لَهُ الْخَيْرَ مِنَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا أَدْرِي وَأَنَا رَسُولُ اللّٰهِ مَا يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ قَالَتْ أُمُّ الْعَلَاءِ فَوَاللّٰهِ لَا أُزَكِّي أَحَدًا بَعْدَهُ قَالَتْ وَرَأَيْتُ لِعُثْمَانَ فِي النَّوْمِ عَيْنًا تَجْرِي فَجِئْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ ذَاكِ عَمَلُهُ يَجْرِي لَهُ.

کی جانب ... ان کو تو موت آ چکی اور میں اللہ تعالیٰ سے ان کے لئے بھلائی کی امید رکھتا ہوں لیکن خدا کی قسم میں نہیں جانتا حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں کہ میرے اور تمہارے ساتھ کیا کیا جائے گا۔ حضرت ام العلاء نے کہا اللہ کی قسم اس کے بعد میں کسی کی تعریف نہیں کروں گی۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت عثمان کے لئے خواب میں ایک چشمہ جاری دیکھا۔ پس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس بات کا آپ سے ذکر کیا تو حضور نے فرمایا یہ ان کا عمل ہے جو ان کے لئے جاری رہے گا۔

بَابُ ١٠٨٠ نَزْعِ الْمَاءِ مِنَ الْبِئْرِ حَتَّى يَرْوَى النَّاسُ رَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

خواب میں اتنا پانی کنوئیں سے نکالنا کہ لوگ سیراب ہو جائیں۔ اس بارے میں حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

١٩٠٥ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا عَلَى بِئْرٍ أَنْزِعُ مِنْهَا إِذْ جَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ الدَّلْوَ فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ فَغَفَرَ اللّٰهُ لَهُ ثُمَّ أَخَذَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِنْ يَدِ أَبِي بَكْرٍ فَاسْتَحَالَتْ فِي يَدِهِ غَرْبًا فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَفْرِي فَرِيَّهُ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ.

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے دیکھا کہ میں ایک کنوئیں پر ہوں اور اس سے پانی نکال رہا ہوں کہ ابوبکر و عمر آ گئے پس ابوبکر نے ڈول لے لیا اور ایک ڈول یا دو ڈول نکالے اور ان کے پانی نکالنے میں کمزوری تھی جسے اللہ تعالیٰ ان کو معاف فرمائے۔ پھر وہ ابوبکر کے ہاتھ سے عمر بن خطاب نے لے لیا اور وہ ان کے ہاتھ میں بڑا ڈول بن گیا۔ پس میں نے لوگوں میں سے کسی شہ زور کو اس طرح پانی نکالتے ہوئے نہیں دیکھا کہ لوگ اپنے اونٹوں کو سیراب کر کے بٹھانے کی جگہ لے گئے۔

بَابُ نَزْعِ الذَّنُوبِ وَالذَّنُوبَيْنِ مِنَ الْبِئْرِ بِضَعْفٍ

کنوئیں سے ایک ڈول یا دو ڈول نکالنا اور کمزوری کے ساتھ۔

١٩٠٦ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُوسَى عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ النَّاسَ اجْتَمَعُوا فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ قَامَ ابْنُ الْخَطَّابِ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَمَا رَأَيْتُ مِنَ النَّاسِ يَفْرِي فَرِيَّهُ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ.

سالم نے اپنے والد ماجد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس خواب کی روایت کی جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے متعلق ہے۔ حضور نے فرمایا میں نے دیکھا کہ لوگ جمع ہیں پس حضرت ابوبکر کھڑے ہوئے اور انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے ان کے نکالنے میں کمزوری تھی اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمائے۔ پھر ابن خطاب کھڑے ہوئے تو وہ ان کے ہاتھوں میں چرس بن گیا۔ میں نے کسی شہ زور کو اس طرح پانی نکالتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ لوگ اونٹوں کو بٹھا کر ... گئے۔

۱۹۰۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي سَعِيدٌ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُنِي عَلٰى قَلِيبٍ وَعَلَيْهَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَخَذَهَا ابْنُ اَبِي قُحَافَةَ فَنَزَعَ مِنْهَا ذَنُوبًا اَوْ ذَنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَاَخَذَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سویا ہوا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو ایک کنوئیں پر دیکھا جس پر ڈول تھا۔ میں نے اس میں سے ڈول نکالے جتنے اللہ نے چاہے۔ پھر وہ ابن ابو قحافہ نے لے لیا جس نے ایک یا دو ڈول نکالے اور ان کے پانی نکالنے میں کمزوری تھی۔ اللہ انہیں معاف فرمائے۔ پھر وہ چرس بن گیا تو اسے عمر بن خطاب نے لے لیا۔ میں نے لوگوں میں سے کوئی ایسا جوانمرد نہیں دیکھا جو عمر بن خطاب کی طرح پانی نکالے، یہاں تک کہ لوگ اونٹوں کو پانی پلا کر بٹھانے کی جگہ لے گئے۔

بَابُ الْاِسْتِرَاحَةِ فِي الْمَنَامِ

خواب میں آرام کرنا۔

۱۹۰۵۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُ اَنِّي عَلٰى حَوْضٍ اَسْقِي النَّاسَ فَاَتَانِي اَبُوْ بَكْرٍ فَاَخَذَ الدَّلْوَ مِنْ يَدِي لِيُرِيحَنِي فَنَزَعَ ذَنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهُ فَاَتَى ابْنُ الْخَطَّابِ فَاَخَذَ مِنْهُ فَلَمْ يَزَلْ يَنْزِعُ حَتّٰى تَوَلَّى النَّاسُ وَالْحَوْضُ يَتَفَجَّرُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک حوض پر ہوں اور لوگوں کو پانی پلا رہا ہوں۔ پس ابو بکر آئے اور انہوں نے میرے ہاتھ سے ڈول لے لیا تاکہ مجھے آرام پہنچائیں۔ پس انہوں نے دو ڈول نکالے اور ان کے نکالنے میں ضعف تھا، اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمائے۔ پھر عمر بن خطاب آئے تو انہوں نے وہ ان سے لے لیا۔ وہ برابر نکالتے رہے یہاں تک کہ لوگ سیراب ہو کر لوٹ گئے اور حوض حسب معمول جاری تھا۔

بَابُ الْقَصْرِ فِي الْمَنَامِ

خواب میں محل دیکھنا۔

۱۹۰۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَاِذَا امْرَاَةٌ تَتَوَضَّاُ اِلٰى جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ فَبَكٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثُمَّ قَالَ اَعَلَيْكَ بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي يَا

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے فرمایا میں سویا ہوا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو جنت میں دیکھا۔ اس کے اندر کوئی عورت محل کے ایک جانب وضو کر رہی تھی۔ میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ کہا حضرت عمر بن خطاب کا۔ چنانچہ مجھے ان کی غیرت یاد آگئی اور میں واپس لوٹ آیا۔ حضرت ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ اس پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ رو پڑے اور عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر

رسول الله أغار.

١٩١٠ - حدثنا عمرو بن علي حدثنا معتمر بن سليمان حدثنا عبيد الله بن عمر عن محمد بن المنكدر عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم دخلت الجنة فإذا أنا بقصر من ذهب فقلت لمن هذا فقالوا لرجل من قريش فما منعني أن أدخله يا ابن الخطاب إلا ما أعلم من غيرتك قال وعليك أغار يا رسول الله

باب الوضوء في المنام

١٩١١ - حدثني يحيى بن بكير حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب أخبرني سعيد بن المسيب أن أبا هريرة قال بينما نحن جلوس عند رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بينا أنا نائم رأيتني في الجنة فإذا امرأة تتوضأ إلى جانب قصر فقلت لمن هذا القصر فقالوا لعمر فذكرت غيرته فوليت مدبرا فبكى عمر وقال عليك بأبي أنت وأمي يا رسول الله أغار

باب الطواف بالكعبة في المنام

١٩١٢ - حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن الزهري أخبرني سالم بن عبد الله بن عمر أن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بينا أنا نائم رأيتني أطوف بالكعبة فإذا رجل آدم سبط الشعر بين رجلين ينطف رأسه ماء فقلت من هذا قالوا ابن مريم فذهبت ألتفت فإذا رجل أحمر جسيم جعد الرأس أعور العين اليمنى كأن عينه عنبة طافية قلت من هذا قالوا هذا الدجال أقرب الناس به شبها ابن

قربان کیں میں آپ پر غیرت کھاتا۔

محمد بن منکدر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا تو وہاں ایک سونے کے محل کے پاس پہنچا۔ میں نے کہا یہ کس کے لئے ہے؟ کہا گیا کہ ایک قریشی آدمی کے لئے۔ پس اے ابن خطاب! مجھے اس میں داخل ہونے سے کسی چیز نے نہیں روکا مگر میں تمہاری غیرت کو جانتا ہوں۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا میں آپ پر غیرت کروں؟

خواب میں وضو کرنا۔

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو جنت میں دیکھا۔ وہاں ایک مکان کے گوشے میں کوئی عورت وضو کر رہی تھی۔ میں نے کہا یہ مکان کس کے لئے ہے؟ جواب دیا گیا کہ حضرت عمر کے لئے۔ مجھے ان کی غیرت یاد آگئی تو میں واپس لوٹ آیا۔ پس حضرت عمر رونے لگے اور عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، کیا میں آپ پر غیرت کروں۔

خواب میں کعبہ کا طواف کرنا۔

سالم بن عبداللہ بن عمر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا تو میں نے اپنے آپ کو کعبہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا۔ وہاں گندمی رنگ، سیدھے بالوں والا ایک آدمی، جو دو آدمیوں کے درمیان تھا، اس کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ میں نے کہا یہ کون ہے؟ جواب دیا گیا کہ حضرت ابن مریم ہیں۔ میں دوبارہ گیا تو ایک سرخ رنگ کے بھاری بدن آدمی پر نظر پڑی جس کے بال گھنگھریالے تھے اور دائیں آنکھ سے کانا تھا، جیسے پھولا ہوا انگور کا دانہ ہو۔ میں نے کہا یہ کون ہے؟ جواب دیا گیا کہ یہ دجال ہے، جو تمام لوگوں میں ابن قطن کے ساتھ زیادہ مشابہت رکھتا ہے۔ وہ

قَطَنٍ وَابْنُ قَطَنٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِي الْمُصْطَلِقِ مِنْ خُزَاعَةَ.

بَابُ ۱۰۹۲ إِذَا أَعْطَى فَضْلَهُ غَيْرَهُ فِي النَّوْمِ

۱۹۱۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَجْرِي ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلَهُ عُمَرَ قَالُوا فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْعِلْمَ.

بَابُ ۱۰۹۳ الْأَمْنِ وَذَهَابِ الرَّوْعِ فِي الْمَنَامِ

۱۹۱۴ - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ إِنَّ رِجَالًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا يَرَوْنَ الرُّؤْيَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُصُّونَهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللَّهُ وَأَنَا غُلَامٌ حَدِيثُ السِّنِّ وَبَيْتِي الْمَسْجِدُ قَبْلَ أَنْ أَنْكِحَ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي لَوْ كَانَ فِيكَ خَيْرٌ لَرَأَيْتَ مِثْلَ مَا يَرَى هَؤُلَاءِ. فَلَمَّا اضْطَجَعْتُ لَيْلَةً قُلْتُ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ فِيَّ خَيْرًا فَأَرِنِي رُؤْيَا فَبَيْنَمَا أَنَا كَذَلِكَ إِذْ جَاءَنِي مَلَكَانِ فِي يَدِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِقْمَعَةٌ مِنْ حَدِيدٍ يُقْبِلَا بِي إِلَى جَهَنَّمَ وَأَنَا بَيْنَهُمَا أَدْعُو اللَّهَ. اللَّهُمَّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ جَهَنَّمَ، ثُمَّ أُرَانِي لَقِيَنِي مَلَكٌ فِي يَدِهِ مِقْمَعَةٌ مِنْ حَدِيدٍ فَقَالَ

ابن قطن نامی آدمی بنی مصطلق کا تھا جو خزاعہ کی ایک شاخ ہے۔

خواب میں بچی ہوئی چیز دوسرے کو دینا۔

حمزہ بن عبداللہ بن عمر کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا۔ پس میں نے اس میں سے پیا۔ یہاں تک کہ اس کی سیرابی کا اثر محسوس کیا۔ پھر میں نے اس میں سے بچا ہوا عمر کو دے دیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ اس سے کیا مراد لیتے ہیں؟ فرمایا کہ علم۔

خواب میں امن دیکھنا اور خوف دور ہونا۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب خواب دیکھا کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں اور پھر انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی تعبیر کے بارے میں فرماتے جو اللہ چاہتا۔ میں ان دنوں نو عمر لڑکا تھا اور نکاح سے پہلے میرا گھر مسجد تھا۔ پس میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگر تیرے اندر کوئی بھلائی ہوتی تو تو بھی ان حضرات کی طرح خواب دیکھتا۔ جب رات کے وقت میں سونے لگا تو دعا کی۔ اے اللہ! اگر میرے اندر کوئی بھلائی دیکھتا ہے تو مجھے بھی خواب دکھا۔ اسی حالت کے اندر میں سو گیا تو میرے پاس دو فرشتے آئے اور ہر ایک کے ہاتھ میں لوہے کا ایک گرز تھا وہ مجھے کھینچ کر جہنم کی طرف لے چلے اور میں ان کے درمیان اللہ تعالیٰ سے دعا کر رہا تھا۔ اے اللہ! میں جہنم سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ پھر مجھے دکھایا گیا کہ ایک فرشتہ مجھ سے ملا جس کے ہاتھ میں لوہے کا گرز تھا۔ اس نے مجھ سے کہا ڈرو مت تم اچھے آدمی ہو اگر نماز زیادہ پڑھتے رہو۔ پس وہ مجھے لے چلے یہاں تک کہ جہنم کے کنارے کھڑا کیا وہ کنویں کی طرح گول تھی اور کنویں کی طرح اس کی

لَنْ تُرَاعَ نِعْمَ الرَّجُلُ أَنْتَ لَوْ تُكْثِرُ الصَّلَاةَ
فَانْطَلَقُوا بِي حَتّٰى وَقَفُوا بِي عَلٰى شَفِيْرِ جَهَنَّمَ
فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ لَهُ قُرُوْنٌ كَقَرْنِ
الْبِئْرِ بَيْنَ كُلِّ قَرْنَيْنِ مَلَكٌ بِيَدِهِ مِقْمَعَةٌ
مِنْ حَدِيْدٍ وَأَرٰى فِيْهَا رِجَالًا مُعَلَّقِيْنَ بِالسَّلَاسِلِ
رُؤُوْسُهُمْ أَسْفَلَهُمْ عَرَفْتُ فِيْهَا رِجَالًا مِنْ قُرَيْشٍ
فَانْصَرَفُوا بِي عَنْ ذَاتِ الْيَمِيْنِ فَقَصَصْتُهَا عَلٰى
حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ صَالِحٌ فَقَالَ
نَافِعٌ لَمْ يَزَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ يُكْثِرُ الصَّلٰوةَ۔

بھی وہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔ ہر منڈیر پر ایک فرشتہ تھا جس کے ہاتھ میں لوہے کا گرز تھا اور میں نے دیکھا کہ اس کے اندر کچھ آدمی زنجیروں سے جکڑے لٹکائے ہوئے ہیں اور ان کے سر نیچے کی طرف ہیں۔ میں نے ان میں سے کچھ قریشی آدمیوں کو پہچان لیا پھر وہ مجھے دائیں جانب سے لے کر واپس لوٹ آئے۔ پھر میں نے حضرت حفصہ سے یہ خواب بیان کیا اور حضرت حفصہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور عرض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عبداللہ نیک آدمی ہے۔ نافع کا بیان ہے کہ اس کے بعد وہ ہمیشہ کثرت سے نماز پڑھتے رہے۔

بَابُ ٣٠ الْأَخْذِ عَلَى الْيَمِيْنِ فِي النَّوْمِ

خواب میں دائیں ہاتھ چلنا۔

١٩١٥ - حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ
سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا شَابًّا عَزَبًا
فِيْ عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ أَبِيْتُ
فِي الْمَسْجِدِ وَكَانَ مَنْ رَأٰى مَنَامًا قَصَّهُ عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ لِيْ
عِنْدَكَ خَيْرٌ فَأَرِنِيْ مَنَامًا يُعَبِّرُهُ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنِمْتُ فَرَأَيْتُ مَلَكَيْنِ
أَتَيَانِيْ فَانْطَلَقَا بِيْ فَلَقِيَهُمَا مَلَكٌ آخَرُ فَقَالَ لِيْ
لَنْ تُرَاعَ إِنَّكَ رَجُلٌ صَالِحٌ فَانْطَلَقَا بِيْ إِلَى النَّارِ
فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ وَإِذَا فِيْهَا نَاسٌ
قَدْ عَرَفْتُ بَعْضَهُمْ فَأَخَذَا بِيْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ فَلَمَّا
أَصْبَحْتُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِحَفْصَةَ فَزَعَمَتْ حَفْصَةُ
أَنَّهَا قَصَّتْهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ صَالِحٌ لَوْ كَانَ يُكْثِرُ
الصَّلٰوةَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَانَ
عَبْدُ اللّٰهِ بَعْدَ ذٰلِكَ يُكْثِرُ الصَّلٰوةَ مِنَ اللَّيْلِ۔

١٩١٥ - سالم کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانے کے اندر میں نوجوان اور غیر شادی شدہ لڑکا تھا اور میں مسجد میں سویا کرتا تھا ان دنوں جو کوئی خواب دیکھتا وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتا تھا میں نے دعا کی اے اللہ! اگر تیرے نزدیک میرے اندر کوئی بھلائی ہے تو مجھے کوئی خواب دکھا تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی تعبیر دریافت کروں۔ پس میں سو گیا تو میں نے دیکھا کہ دو فرشتے میرے پاس آئے اور مجھے لے چلے۔ پھر انہیں ایک اور فرشتہ ملا تو اس نے مجھ سے کہا کہ خوف مت کرو۔ تم تو اچھے آدمی ہو۔ پھر وہ مجھے جہنم کی طرف لے گئے جو کنویں کی طرح گول تھی۔ اس کے اندر کچھ ایسے آدمی تھے جن میں سے بعض کو میں نے پہچان لیا۔ پھر وہ مجھے دائیں طرف سے لے گئے جب صبح ہوئی تو میں نے حضرت حفصہ سے اس کا ذکر کیا حضرت حفصہ نے بتایا کہ انہوں نے یہ خواب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ عبداللہ نیک آدمی ہے۔ اگر رات کو کثرت سے نماز پڑھا کرے۔ زہری کا بیان ہے کہ اس کے بعد حضرت عبداللہ ابن عمر رات کے وقت کثرت سے نماز پڑھنے لگ گئے تھے۔

باب ١٠٩٥ القدح في النوم

١٩١٦ - حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن حمزة بن عبد الله عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول بينا أنا نائم أتيت بقدح لبن فشربت منه ثم أعطيت فضلي عمر بن الخطاب قالوا فما أولته يا رسول الله قال العلم.

باب ١٠٩٦ إذا طار الشيء في المنام

١٩١٧ - حدثنا سعيد بن محمد حدثنا يعقوب بن إبراهيم حدثنا أبي عن صالح عن ابن عبيدة بن نشيط قال قال عبيد الله بن عبد الله سألت عبد الله بن عباس رضي الله عنهما عن رؤيا رسول الله صلى الله عليه وسلم التي ذكر فقال ابن عباس ذكر لي أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بينا أنا نائم رأيت أنه وضع في يدي سواران من ذهب ففظعتهما وكرهتهما فأذن لي فنفختهما فطارا فأولتهما كذابين يخرجان فقال عبيد الله أحدهما العنسي الذي قتله فيروز باليمن والآخر مسيلمة.

باب ١٠٩٧ إذا رأى بقرا تنحر

١٩١٨ - حدثني محمد بن العلاء حدثنا أبو أسامة عن بريد عن جده أبي بردة عن أبي موسى أراه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال رأيت في المنام أني أهاجر من مكة إلى أرض بها نخل فذهب وهلي إلى أنها اليمامة أو هجر فإذا هي المدينة يثرب ورأيت فيها بقرا والله خير فإذا هم المؤمنون يوم أحد

خواب میں پیالہ دیکھنا۔

حمزہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا چنانچہ میں نے اس میں سے پیا اور پھر بچا ہوا عمر بن خطاب کو دے دیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ کے نزدیک اس کی تعبیر کیا ہے؟ فرمایا کہ علم۔

جب خواب میں کوئی چیز اڑتی ہوئی دیکھے۔

عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس خواب کے بارے میں دریافت کیا جس کا آپ نے ذکر فرمایا تھا تو حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ مجھ سے ذکر کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ میرے دونوں ہاتھوں پر سونے کے دو کنگن رکھے گئے، پس میں نے ناپسند کرتے ہوئے ان دونوں کو کاٹ دیا۔ پھر مجھے اجازت دی گئی تو میں نے ان دونوں پر پھونک ماری اور وہ اڑ گئے۔ پس میں نے ان کی تعبیر ظاہر ہونے والے دو جھوٹے آدمیوں سے لی۔ عبید اللہ کا بیان ہے کہ ان میں سے ایک عنسی ہے جس کو یمن میں فیروز نے قتل کیا اور دوسرا مسیلمہ ہے۔

جب گائے ذبح ہوتی دیکھے۔

ابو بردہ نے اپنے والد ماجد حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے اور ان کا خیال ہے، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ مکہ سے کسی جگہ کی طرف ہجرت کر رہا ہوں جہاں کھجوروں کے درخت ہیں۔ پس میرا خیال اس طرف گیا کہ وہ یمامہ یا ہجر ہے لیکن وہ مدینہ ہے جس کو یثرب کہتے تھے چنانچہ میں نے وہاں گائے دیکھی اور اللہ کی بھلائی۔ گائے تو وہ مسلمان ہیں جو غزوہ احد میں شہید ہوئے اور بھلائی وہ جو بعد میں اللہ تعالیٰ نے

وَإِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْخَيْرِ وَثَوَابِ الصِّدْقِ الَّذِي آتَانَا اللّٰهُ بِهِ بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ

بَابُ ١٠٩٨ النَّفْخِ فِي الْمَنَامِ

١٩١٩ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ أُوتِيتُ خَزَائِنَ الْأَرْضِ فَوُضِعَ فِي يَدَيَّ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبُرَا عَلَيَّ وَأَهَمَّانِي فَأُوحِيَ إِلَيَّ أَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَأَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ اللَّذَيْنِ أَنَا بَيْنَهُمَا صَاحِبَ صَنْعَاءَ وَصَاحِبَ الْيَمَامَةِ.

بَابُ ١٠٩٩ إِذَا رَأَى أَنَّهُ أَخْرَجَ الشَّيْءَ مِنْ كُوَّةٍ وَأَسْكَنَهُ مَوْضِعًا آخَرَ

١٩٢٠ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِي أَخِي عَبْدُ الْحَمِيدِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ كَأَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى قَامَتْ بِمَهْيَعَةَ وَهِيَ الْجُحْفَةُ فَأَوَّلْتُ أَنَّ وَبَاءَ الْمَدِينَةِ نُقِلَ إِلَيْهَا

بَابُ ١١٠٠ الْمَرْأَةِ السَّوْدَاءِ

١٩٢١ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَدِينَةِ رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى نَزَلَتْ بِمَهْيَعَةَ فَتَأَوَّلْتُهَا أَنَّ وَبَاءَ

ہمیں بعد میں عطا فرمائی اور سچائی کا بدلہ وہ جو اللہ تعالیٰ نے غزوۂ بدر کے بعد ہمیں مرحمت فرمایا۔

خواب میں پھونک مارنا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم سب سے پیچھے آئے اور سب سے پہلے جنت میں جانے والے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں، پھر میرے دونوں ہاتھوں پر سونے کے دو کنگن رکھ دیے گئے وہ مجھ پر گراں گزرے اور مجھے ان سے صدمہ پہنچا۔ پس میری طرف وحی فرمائی گئی کہ ان پر پھونک مارو چنانچہ میں نے ان پر پھونک ماری تو وہ اڑ گئے۔ پس میں نے اُن کی تعبیر دو جھوٹے آدمیوں سے لی جن کے بیچ میں میں ہوں۔ ایک صنعاء والا اور دوسرا یمامہ والا ہے۔

جب یہ دیکھا کہ اس نے کوٹھڑی سے کوئی چیز نکال کر اسے دوسری جگہ پہنچا دیا ہے۔

سالم بن عبداللہ نے اپنے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے ایک کالے رنگ کی عورت کو خواب میں دیکھا جس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ وہ مدینہ منورہ سے نکل کر مہیعہ جا ٹھہری اور اسی کو جحفہ کہتے ہیں۔ میں نے اس کی یہ تعبیر لی کہ مدینہ منورہ کی وبا ادھر بھیج دی گئی ہے۔

کالی عورت دیکھنا

سالم بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی خواب کے بارے میں روایت کی جو آپ نے مدینہ طیبہ کے بارے میں دیکھا کہ میں نے ایک کالی عورت دیکھی جس کے بال بکھرے ہوئے تھے وہ مدینہ منورہ سے نکل کر مہیعہ جا ٹھہری میں نے اس کی یہ تعبیر لی کہ مدینہ منورہ کی وبا مہیعہ کی جانب بھیج دی گئی جس

الْمَدِينَةِ نُقِلَ إِلَى مَهْيَعَةَ وَهِيَ الْجُحْفَةُ.

بَاب ۱۰۱ الْمَرْأَةِ الثَّائِرَةِ الرَّأْسِ.

۱۹۲۲ — حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى قَامَتْ بِمَهْيَعَةَ فَأَوَّلْتُ أَنَّ وَبَاءَ الْمَدِينَةِ نُقِلَ إِلَى مَهْيَعَةَ وَهِيَ الْجُحْفَةُ.

بَاب ۱۰۲ إِذَا هَزَّ سَيْفًا فِي الْمَنَامِ

۱۹۲۳ — حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أُرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهُ أُخْرَى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ.

بَاب ۱۰۳ مَنْ كَذَبَ فِي حُلُمِهِ

۱۹۲۴ — حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلُمٍ لَمْ يَرَهُ كُلِّفَ أَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ وَلَنْ يَفْعَلَ وَمَنِ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ أَوْ يَفِرُّونَ مِنْهُ صُبَّ فِي أُذُنِهِ الْآنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ صَوَّرَ صُورَةً عُذِّبَ وَكُلِّفَ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا وَلَيْسَ بِنَافِخٍ قَالَ سُفْيَانُ وَصَلَهُ لَنَا أَيُّوبُ وَقَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

کو تعبیر کہتے ہیں۔

بکھرے ہوئے بالوں والی عورت دیکھنا۔

سالم بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے ایک کالی عورت کو دیکھا جس کے بال بکھرے ہوئے تھے کہ وہ مدینہ منورہ سے نکل کر مہیعہ میں جا ٹھہری ہے۔ پس میں نے اس کی یہ تعبیر لی کہ مدینہ منورہ کی وبا مہیعہ کی جانب بھیج دی گئی ہے جو جحفہ ہے۔

جب خواب میں تلوار لہرائی۔

ابو بردہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے اور ان کے خیال میں انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار لہرائی تو وہ ٹوٹ کر دو ٹکڑے ہو گئی یہ تو وہ حادثہ و نقصان ہے جو مسلمانوں کو غزوۂ احد میں پہنچا۔ پھر وہ پہلے سے بھی اچھی حالت میں منتقل ہو گئی اور یہ وہ کرم ہے جو اللہ تعالیٰ نے فتوحات اور مسلمانوں کے اجتماع سے نوازا۔

جو جھوٹا خواب بیان کرے۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو ایسا خواب بیان کرے کہ اس نے دیکھا نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے جو کے دو دانوں میں گرہ لگانے پر مجبور فرمائے گا اور وہ ایسا کبھی نہیں کر سکے گا اور جس نے لوگوں کی بات کان لگا کر سنی حالانکہ وہ اسے ناپسند کرتے ہیں یا اس سے کتراتے ہیں تو قیامت کے روز اس کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا اور جس نے کوئی تصویر بنائی تو اس سے اس میں جان ڈالنے کے لئے کہا جائے گا جبکہ وہ جان نہیں ڈال سکے گا۔ سفیان نے اسے ایوب سے موصول روایت کیا اور قتیبہ، ابو عوانہ، قتادہ، عکرمہ نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی کہ جس نے اپنے خواب میں جھوٹ ملایا۔ شعبہ، ابو ہاشم رمانی،

قَوْلَهُ مَنْ كَذَبَ فِي رُؤْيَاهُ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الرُّمَّانِيِّ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَوْلَهُ مَنْ صَوَّرَ وَمَنْ تَحَلَّمَ وَمَنِ اسْتَمَعَ.

۱۹۲۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنِ اسْتَمَعَ وَمَنْ تَحَلَّمَ وَمَنْ صَوَّرَ نَحْوَهُ تَابَعَهُ هِشَامٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلَهُ.

۱۹۲۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ أَفْرَى الْفِرَى أَنْ يُرِيَ عَيْنَيْهِ مَا لَمْ تَرَ.

بَابٌ ۱۱۳ إِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلَا يُخْبِرْ بِهَا وَلَا يَذْكُرْهَا

۱۹۲۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يَقُولُ لَقَدْ كُنْتُ أَرَى الرُّؤْيَا فَتُمْرِضُنِي حَتَّى سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ وَأَنَا كُنْتُ لَأَرَى الرُّؤْيَا تُمْرِضُنِي حَتَّى سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ اللَّهِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يُحِبُّ فَلَا يُحَدِّثْ بِهِ إِلَّا مَنْ يُحِبُّ وَإِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَلْيَتْفِلْ ثَلَاثًا وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا أَحَدًا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ.

۱۹۲۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يُحِبُّهَا فَإِنَّهَا مِنَ اللَّهِ فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ عَلَيْهَا

عکرمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جس نے تصویر بنائی، جس نے جھوٹا خواب بیان کیا اور جس نے دوسرے کی بات ناحق چوری سے سنی۔

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ”جس نے ناحق دوسرے کی بات چوری سے سنی اور جس نے جھوٹا خواب بیان کیا اور جس نے تصویر بنائی“ آگے مثل سابق۔ اسی طرح ہشام، عکرمہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے۔

عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بڑا بہتان یہ ہے کہ اس چیز کو آنکھوں سے دیکھنے کا دعویٰ کرے جو اس کی آنکھوں نے دیکھی نہ ہو۔

جب خواب میں ناپسندیدہ چیز دیکھے تو اس کا کسی سے ذکر نہ کرے۔

عبدربہ بن سعید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوسلمہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں جب خواب دیکھتا ہوں تو بیمار پڑ جاتا ہوں یہاں تک کہ میں نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں بھی جب خواب دیکھتا ہوں تو بیمار پڑ جاتا ہوں یہاں تک کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے جب تم میں سے کوئی پسندیدہ خواب دیکھے تو کسی سے اس کا ذکر کرے مگر اس سے جس سے محبت رکھتا ہو اور جب ایسی چیز دیکھے جو اسے ناپسند ہو تو اس کے شر سے اور شیطان کے شر سے پناہ مانگنی چاہیے اور تین مرتبہ تھتکار دے اور اس کو کسی سے بیان نہ کرے تو وہ کوئی نقصان نہیں دے گا۔

عبداللہ بن خباب کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم سے کوئی خواب دیکھے جس کو وہ پسند کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے لہٰذا چاہیے کہ اس پر خدا کا شکر ادا کرے اور اسے بیان کرے

وَلْيُحَدِّثْ بِهَا وَإِذَا رَأَى غَيْرَ ذَلِكَ مِمَّا يَكْرَهُ فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَسْتَعِذْ مِنْ شَرِّهَا وَلَا يَذْكُرْهَا لِأَحَدٍ فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ

اور جب اس کے برعکس دیکھے جس کو ناپسند کرتا ہے تو وہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے لہٰذا چاہیے کہ اس کے شر سے پناہ مانگے اور کسی سے اس کا ذکر نہ کرے تو وہ نقصان نہیں دے گا۔

بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ الرُّؤْيَا لِأَوَّلِ عَابِرٍ إِذَا لَمْ يُصِبْ

جو یہ خیال کرے کہ پہلا تعبیر بتلانے والا اگر غلط بتلائے تو واقع نہیں ہوتی

۱۹۳۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظُلَّةً تَنْطُفُ السَّمْنَ وَالْعَسَلَ فَأَرَى النَّاسَ يَتَكَفَّفُونَ مِنْهَا فَالْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ وَإِذَا سَبَبٌ وَاصِلٌ مِنَ الْأَرْضِ إِلَى السَّمَاءِ فَأَرَاكَ أَخَذْتَ بِهِ فَعَلَوْتَ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا بِهِ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا بِهِ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَانْقَطَعَ ثُمَّ وُصِلَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَاللَّهِ لَتَدَعَنِّي فَأَعْبُرَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْبُرْ قَالَ أَمَّا الظُّلَّةُ فَالْإِسْلَامُ وَأَمَّا الَّذِي يَنْطُفُ مِنَ الْعَسَلِ وَالسَّمْنِ فَالْقُرْآنُ حَلَاوَتُهُ تَنْطُفُ فَالْمُسْتَكْثِرُ مِنَ الْقُرْآنِ وَالْمُسْتَقِلُّ وَأَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَالْحَقُّ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ تَأْخُذُ بِهِ فَيُعْلِيكَ اللَّهُ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَنْقَطِعُ بِهِ ثُمَّ يُوَصَّلُ لَهُ فَيَعْلُو بِهِ فَأَخْبِرْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ أَصَبْتُ أَمْ أَخْطَأْتُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَبْتَ بَعْضًا وَأَخْطَأْتَ بَعْضًا قَالَ فَوَاللَّهِ لَتُحَدِّثَنِّي بِالَّذِي أَخْطَأْتُ

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کیا کرتے تھے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ رات میں نے خواب میں ایک چھتری دیکھی جس سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے۔ پھر میں نے لوگوں کو دیکھا کہ اس میں سے کوئی زیادہ اور کوئی کم لے رہا ہے۔ پھر میں نے دیکھا کہ ایک رسی ہے جو آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی ہے۔ پس آپ کو دیکھا کہ اسے پکڑا اور اوپر چلے گئے۔ پھر میں نے دوسرے آدمی کو دیکھا تو وہ بھی اس کے ذریعے چڑھ گیا، پھر تیسرے آدمی نے پکڑا اور وہ بھی چڑھ گیا۔ پھر چوتھے نے پکڑا تو وہ ٹوٹ گئی اور پھر جڑ گئی۔ چنانچہ حضرت ابو بکر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، مجھے اجازت دیجئے کہ اس کی تعبیر بیان کروں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیان کرو۔ کہا کہ چھتری تو اسلام ہے اور جو اس سے شہد اور گھی ٹپکتا ہے وہ قرآن کریم اور اس کی حلاوت ہے جس میں کوئی قرآن کریم سے زیادہ حاصل کرتا ہے اور کوئی کم۔ اور وہ رسی جو آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی ہے تو وہ حق ہے جس پر آپ ہیں اور اسے پکڑے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اوپر اٹھا لے گا، پھر آپ کے بعد دوسرا آدمی اسے پکڑے گا اور اس کو بھی اٹھایا جائے گا، پھر تیسرا آدمی پکڑے گا اور اس کو بھی اٹھایا جائے گا۔ پھر اسے چوتھا آدمی پکڑے گا تو وہ ٹوٹ جائے گی اور پھر اس کے لیے جوڑ دی جائے گی تو وہ بھی اس کے ذریعے چڑھ جائے گا۔ پس یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، مجھے بتائیے کہ میں نے درست کہا یا غلط؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض باتیں تم نے درست کہیں اور بعض غلط۔ عرض گزار ہوئے کہ خدا کی قسم، مجھے وہ باتیں ضرور بتائیے جو میں نے غلط

قَالَ لَا تُقْسِمْ

بتائی ہیں، فرمایا کہ قسم نہ دو۔

بَابُ تَعْبِيرِ الرُّؤْيَا بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ

نمازِ فجر کے بعد خواب کی تعبیر بتانا۔

١٩٣٠۔ حَدَّثَنِي مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ أَبُو هِشَامٍ
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ حَدَّثَنَا
أَبُو رَجَاءٍ حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا
يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ لِأَصْحَابِهِ هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمْ
مِنْ رُؤْيَا قَالَ فَيَقُصُّ عَلَيْهِ مَنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ
يَقُصَّ وَإِنَّهُ قَالَ ذَاتَ غَدَاةٍ إِنَّهُ أَتَانِي
اللَّيْلَةَ آتِيَانِ وَإِنَّهُمَا ابْتَعَثَانِي وَإِنَّهُمَا قَالَا
لِي انْطَلِقْ وَإِنِّي انْطَلَقْتُ مَعَهُمَا وَإِنَّا أَتَيْنَا
عَلَى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ وَإِذَا آخَرُ قَائِمٌ عَلَيْهِ بِصَخْرَةٍ
وَإِذَا هُوَ يَهْوِي بِالصَّخْرَةِ لِرَأْسِهِ فَيَثْلَغُ رَأْسَهُ
فَيَتَدَهْدَهُ الْحَجَرُ هَا هُنَا فَيَتْبَعُ الْحَجَرَ فَيَأْخُذُهُ
فَلَا يَرْجِعُ إِلَيْهِ حَتَّى يَصِحَّ رَأْسُهُ كَمَا كَانَ ثُمَّ
يَعُودُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَا فَعَلَ الْمَرَّةَ الْأُولَى
قَالَ قُلْتُ لَهُمَا سُبْحَانَ اللَّهِ مَا هَذَانِ قَالَ
قَالَا لِي انْطَلِقْ قَالَ فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ
مُسْتَلْقٍ لِقَفَاهُ وَإِذَا آخَرُ قَائِمٌ عَلَيْهِ بِكَلُّوبٍ مِنْ
حَدِيدٍ وَإِذَا هُوَ يَأْتِي أَحَدَ شِقَّيْ وَجْهِهِ فَيُشَرْشِرُ
شِدْقَهُ إِلَى قَفَاهُ وَمَنْخِرَهُ إِلَى قَفَاهُ وَعَيْنَهُ إِلَى
قَفَاهُ قَالَ وَرُبَّمَا قَالَ أَبُو رَجَاءٍ فَيَشُقُّ قَالَ ثُمَّ
يَتَحَوَّلُ إِلَى الْجَانِبِ الْآخَرِ فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَا فَعَلَ
بِالْجَانِبِ الْأَوَّلِ فَمَا يَفْرُغُ مِنْ ذَلِكَ الْجَانِبِ حَتَّى
يَصِحَّ ذَلِكَ الْجَانِبُ كَمَا كَانَ ثُمَّ يَعُودُ عَلَيْهِ
فَيَفْعَلُ مِثْلَ مَا فَعَلَ الْمَرَّةَ الْأُولَى قَالَ قُلْتُ
سُبْحَانَ اللَّهِ مَا هَذَانِ قَالَ قَالَا لِي انْطَلِقْ
فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلَى مِثْلِ التَّنُّورِ قَالَ فَأَحْسِبُ
أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فَإِذَا فِيهِ لَغَطٌ وَأَصْوَاتٌ قَالَ

ابو رجاء کا بیان ہے کہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اپنے اصحاب سے فرمایا کرتے کہ تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ چاہتا وہ آپ سے بیان کر دیتا۔ چنانچہ ایک صبح آپ نے فرمایا کہ آج رات میرے پاس دو فرشتے آئے۔ انہوں نے مجھے اٹھایا اور کہنے لگے کہ چلئے۔ میں ان کے ساتھ چل دیا۔ ہم ایک ایسے شخص کے پاس پہنچے جو لیٹا ہوا تھا اور دوسرا اس کے اوپر پتھر لئے کھڑا تھا۔ وہ اس کے سر پر مارتا جس سے وہ پھٹ جاتا، پھر پتھر وہاں سے لڑھک کر دور چلا جاتا ہے تو وہ پتھر کے پیچھے جاتا ہے۔ واپس لوٹ کر نہیں آتا یہاں تک کہ اس کا سر درست ہو جاتا ہے۔ پھر واپس لوٹ کر وہ اسی طرح کرتا ہے جیسا اس نے پہلی دفعہ کیا تھا۔ میں نے کہا۔

سبحان اللہ، یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا کہ چلئے۔ پس ہم چل دیئے، یہاں تک کہ ایک ایسے آدمی کے پاس پہنچے جو چت لیٹا ہوا تھا اور دوسرا اس کے پاس لوہے کا آنکڑا لئے کھڑا تھا۔ اور وہ اس کے ساتھ اس کے چہرے کو، اس کے نتھنے کو اور اس کی آنکھ کو گدی تک چیر دیتا تھا۔ ابو رجاء کے بارے میں عوف کا بیان ہے کہ کبھی وہ یوں کہتے کہ چیر کر وہ دوسری جانب متوجہ ہوتا۔ اور ادھر بھی ایسا ہی کرتا جیسا اس طرف پہلے کیا تھا۔ جب وہ ایک طرف کو چیر کر فارغ ہوتا تو دوسری طرف درست ہو جاتی جیسی پہلے تھی۔ پھر وہ دوبارہ اسی طرح کرتا جیسا پہلے کیا تھا۔ میں نے کہا، سبحان اللہ، یہ کون ہیں؟ وہ دونوں کہنے لگے کہ چلئے۔ ہم چل دیئے یہاں تک کہ ایک تنور جیسی چیز کے پاس پہنچے۔ راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں آپ یہ بھی فرمایا کرتے کہ اس میں شور و غوغے کی آوازیں تھیں۔ ہم نے اس میں جھانک کر دیکھا تو اس کے اندر ننگے مرد و عورتیں نظر آئیں۔ جب انہیں

فَاطَّلَعْنَا فِيهِ فَإِذَا فِيهِ رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ وَإِذَا هُمْ يَأْتِيهِمْ لَهَبٌ مِنْ أَسْفَلَ مِنْهُمْ فَإِذَا أَتَاهُمْ ذَلِكَ اللَّهَبُ ضَوْضَوْا قَالَ قُلْتُ لَهُمَا مَا هَؤُلَاءِ قَالَ قَالَا لِي انْطَلِقْ انْطَلِقْ قَالَ فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلَى نَهَرٍ حَسِبْتُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ أَحْمَرَ مِثْلِ الدَّمِ وَإِذَا فِي النَّهَرِ رَجُلٌ سَابِحٌ يَسْبَحُ وَإِذَا عَلَى شَطِّ النَّهَرِ رَجُلٌ قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ حِجَارَةً كَثِيرَةً وَإِذَا ذَلِكَ السَّابِحُ يَسْبَحُ مَا يَسْبَحُ ثُمَّ يَأْتِي ذَلِكَ الَّذِي قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ الْحِجَارَةَ فَيَفْغَرُ لَهُ فَاهُ فَيُلْقِمُهُ حَجَرًا فَيَنْطَلِقُ يَسْبَحُ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَيْهِ كُلَّمَا رَجَعَ إِلَيْهِ فَغَرَ لَهُ فَاهُ فَأَلْقَمَهُ حَجَرًا قَالَ قُلْتُ لَهُمَا مَا هَذَانِ قَالَ قَالَا لِي انْطَلِقْ انْطَلِقْ قَالَ فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ كَرِيهِ الْمَرْآةِ كَأَكْرَهِ مَا أَنْتَ رَاءٍ رَجُلًا مَرْآةً فَإِذَا عِنْدَهُ نَارٌ يَحُشُّهَا وَيَسْعَى حَوْلَهَا قَالَ قُلْتُ لَهُمَا مَا هَذَا قَالَ قَالَا لِي انْطَلِقْ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلَى رَوْضَةٍ مُعْتَمَّةٍ فِيهَا مِنْ كُلِّ نَوْرِ الرَّبِيعِ وَإِذَا بَيْنَ ظَهْرَيِ الرَّوْضَةِ رَجُلٌ طَوِيلٌ لَا أَكَادُ أَرَى رَأْسَهُ طُولًا فِي السَّمَاءِ وَإِذَا حَوْلَ الرَّجُلِ مِنْ أَكْثَرِ وِلْدَانٍ رَأَيْتُهُمْ قَطُّ قَالَ قُلْتُ لَهُمَا مَا هَذَا مَا هَؤُلَاءِ قَالَ قَالَا لِي انْطَلِقْ انْطَلِقْ قَالَ فَانْطَلَقْنَا فَانْتَهَيْنَا إِلَى رَوْضَةٍ عَظِيمَةٍ لَمْ أَرَ رَوْضَةً قَطُّ أَعْظَمَ مِنْهَا وَلَا أَحْسَنَ قَالَ قَالَا لِي ارْقَ فِيهَا قَالَ فَارْتَقَيْنَا فِيهَا فَانْتَهَيْنَا إِلَى مَدِينَةٍ مَبْنِيَّةٍ بِلَبِنِ ذَهَبٍ وَلَبِنِ فِضَّةٍ فَأَتَيْنَا بَابَ الْمَدِينَةِ فَاسْتَفْتَحْنَا فَفُتِحَ لَنَا فَدَخَلْنَاهَا فَتَلَقَّانَا فِيهَا رِجَالٌ شَطْرٌ مِنْ خَلْقِهِمْ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ وَشَطْرٌ كَأَقْبَحِ مَا أَنْتَ رَاءٍ قَالَ قَالَا لَهُمْ

نیچے سے اُن کی لپیٹ پہنچتی اور وہ چیخنے چلانے لگتے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ دونوں نے مجھ سے کہا کہ چلیے۔ ہم چل دیئے۔ یہاں تک کہ ایک نہر پر پہنچے۔ راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں یہ بھی فرماتے تھے کہ وہ خون کی طرح سرخ تھی۔ نہر کے اندر ایک آدمی تیر رہا تھا اور دوسرا نہر کے کنارے پر کھڑا تھا جس کے پاس بہت سے پتھر جمع تھے۔ جب تیرنے والا تیرتا ہوا اس کے پاس آتا جس نے پتھر جمع کر رکھے تھے تو آ کر اپنا منہ کھول دیتا اور وہ اس کے اندر پتھر ڈال دیتا۔ پھر وہ پھر تیرتا ہوا چلا جاتا اور جب بھی لوٹ کر آتا تو اسی طرح یہ اس کے منہ میں پتھر ڈال دیتا۔ میں نے کہا کہ یہ کون ہیں؟ وہ دونوں نے مجھ سے کہا کہ چلیے۔ ہم چل دیئے۔ یہاں تک کہ ایک نہایت ہی بدصورت آدمی کے پاس پہنچے جتنا کوئی بدصورت تم نے دیکھا ہو۔ اس کے پاس آگ تھی جسے وہ بھڑکاتا اور اس کے گرد دوڑتا تھا۔ میں نے ان دونوں سے کہا کہ یہ کون ہے؟ دونوں نے مجھ سے کہا کہ چلیے۔ پس ہم چل دیئے۔ یہاں تک کہ ایک باغ میں پہنچے۔ اس میں فصل ربیع کے تمام پھول کھلے ہوئے تھے۔ باغ کے درمیان ایک طویل القامت شخص تھا۔ آسمان سے باتیں کرتی ہوئی بلندی کے باعث میں اس کے سر کو نہ دیکھ سکا۔ اس شخص کے گرد اتنے بچے تھے کہ اتنے میں نے کبھی نہیں دیکھے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ تو ان دونوں نے مجھ سے کہا کہ چلیے۔ پس ہم چل دیئے یہاں تک کہ ایک اتنے بڑے باغ میں جا پہنچے کہ میں نے اس سے بڑا اور خوبصورت کوئی باغ نہیں دیکھا۔ دونوں نے مجھ سے کہا کہ اس پر چڑھیے۔ چنانچہ ہم اس پر چڑھ گئے تو ایک شہر نظر آیا جس کی ایک اینٹ سونے کی اور ایک چاندی کی تھی۔ پس ہم شہر کے دروازے پر آئے

اذْهَبُوا فَقَعُوا فِي ذَلِكَ النَّهَرِ، قَالَ وَإِذَا نَهَرٌ مُعْتَرِضٌ يَجْرِي كَأَنَّ مَاءَهُ الْمَحْضُ فِي الْبَيَاضِ، فَذَهَبُوا فَوَقَعُوا فِيهِ، ثُمَّ رَجَعُوا إِلَيْنَا قَدْ ذَهَبَ ذَلِكَ السُّوءُ عَنْهُمْ فَصَارُوا فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ، قَالَ قَالَا لِي هَذِهِ جَنَّةُ عَدْنٍ وَهَذَاكَ مَنْزِلُكَ، قَالَ فَسَمَا بَصَرِي صُعُدًا فَإِذَا قَصْرٌ مِثْلُ الرَّبَابَةِ الْبَيْضَاءِ، قَالَ قَالَا لِي هَذَاكَ مَنْزِلُكَ، قَالَ قُلْتُ لَهُمَا بَارَكَ اللَّهُ فِيكُمَا ذَرَانِي فَأَدْخُلَهُ، قَالَا أَمَّا الْآنَ فَلَا وَأَنْتَ دَاخِلُهُ، قَالَ قُلْتُ لَهُمَا فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ مُنْذُ اللَّيْلَةِ عَجَبًا فَمَا هَذَا الَّذِي رَأَيْتُ، قَالَ قَالَا لِي أَمَا إِنَّا سَنُخْبِرُكَ، أَمَّا الرَّجُلُ الْأَوَّلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ يُثْلَغُ رَأْسُهُ بِالْحَجَرِ فَإِنَّهُ الرَّجُلُ يَأْخُذُ الْقُرْآنَ فَيَرْفُضُهُ وَيَنَامُ عَنِ الصَّلَوةِ الْمَكْتُوبَةِ، وَأَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ يُشَرْشَرُ شِدْقُهُ إِلَى قَفَاهُ وَمَنْخِرُهُ إِلَى قَفَاهُ وَعَيْنُهُ إِلَى قَفَاهُ فَإِنَّهُ الرَّجُلُ يَغْدُو مِنْ بَيْتِهِ فَيَكْذِبُ الْكَذْبَةَ تَبْلُغُ الْآفَاقَ، وَأَمَّا الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ الْعُرَاةُ الَّذِينَ فِي مِثْلِ بِنَاءِ التَّنُّورِ فَإِنَّهُمُ الزُّنَاةُ وَالزَّوَانِي، وَأَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ يَسْبَحُ فِي النَّهَرِ وَيُلْقَمُ الْحَجَرَ فَإِنَّهُ آكِلُ الرِّبَا، وَأَمَّا الرَّجُلُ الْكَرِيهُ الْمَرْآةِ الَّذِي عِنْدَ النَّارِ يَحُشُّهَا وَيَسْعَى حَوْلَهَا فَإِنَّهُ مَالِكٌ خَازِنُ جَهَنَّمَ، وَأَمَّا الرَّجُلُ الطَّوِيلُ الَّذِي فِي الرَّوْضَةِ فَإِنَّهُ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَأَمَّا الْوِلْدَانُ الَّذِينَ حَوْلَهُ فَكُلُّ مَوْلُودٍ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ، قَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَوْلَادُ

اور ان سے کھوسے کے لئے کہا گیا کہ وہ ہمارے لئے گھول دیا گیا جیسا کہ ہم اس کے اعضاء حل ہو گئے تو اس کی نہیں ایسے آدمی سے جن کا نصف بدن تو بہت خوبصورت تھا جتنا خوبصورت تم نے کوئی دیکھا ہو اور نصف اتنا بدصورت کہ جتنا تم نے کوئی دیکھا ہو ان دونوں نے اُن لوگوں سے کہا کہ اس نہر میں جا گرو۔ وہ نہر چوڑائی کی طرف بہہ رہی تھی اور اس کا پانی بالکل سفید تھا۔ پس وہ گئے اور اس میں کود پڑے۔ جب وہ ہمارے پاس لوٹ کر آئے تو ان کی بدصورتی دور ہو چکی تھی اور وہ خوبصورت ہو گئے تھے۔ ان دونوں نے مجھ سے کہا کہ یہ جنت عدن ہے اور یہ آپ کا مکان ہے۔ میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو وہ سفید ابر جیسا تھا۔ میں نے ان سے کہا کہ اللہ تمہیں اس میں برکت دے، مجھے چھوڑ دو تاکہ میں اس میں داخل ہو جاؤں۔ دونوں نے کہا کہ ابھی نہیں لیکن آپ اس میں ضرور داخل ہوں گے۔ میں نے دونوں سے کہا کہ رات بھر میں نے عجیب چیزیں دیکھیں ان چیزوں سے جو دیکھیں وہ کیا ہیں؟ دونوں نے کہا کہ ہم ابھی آپ کو بتا دیتے ہیں۔ پہلا آدمی جس کے پاس آپ پہنچے اور جس کا سر پتھر سے توڑا جا رہا تھا، یہ قرآن کریم کو پڑھ کر بھلا دیتا اور نماز کے وقت سو جانے والا تھا، اور جس شخص کے پاس آپ پہنچے کہ جس کے جبڑے نتھنے اور آنکھ گُدّی تک چیرا جاتا تھا، تو یہ صبح جب اپنے گھر سے نکلتا جھوٹی باتیں گھڑتا اور انہیں دنیا بھر میں پھیلاتا اور وہ ننگے مرد و عورت جو تنور جیسی جگہ میں تھے وہ زانی مرد و عورت تھے۔ اور جس کے پاس آپ پہنچے کہ تیرتا پھرتا ہے اور اس کے منہ میں پتھر ڈالا جاتا ہے وہ سود کھانے والا ہے اور وہ بدصورت آدمی جو آگ کے پاس تھا اسے بھڑکاتا اور اس کے گرد دوڑتا تھا وہ داروغہ جہنم [illegible]

الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَوْلَادُ الْمُشْرِكِيْنَ وَاَمَّا الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَانُوْا شَطْرٌ مِّنْهُمْ حَسَنًا وَّشَطْرٌ مِّنْهُمْ قَبِيْحًا فَاِنَّهُمْ قَوْمٌ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا تَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهُمْ۔

قوی ہیکل جو باغ میں تھا، وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے، اور ان کے گرد جو بچے تھے وہ فطرت اسلام پر پیدا ہو کر فوت ہوئے تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ بعض مسلمان عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ، مشرکین کے بچے؟ فرمایا، مشرکین کے بچے بھی۔ وہ لوگ جن کا آدھا جسم خوبصورت اور آدھا بدصورت تھا، یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے اچھے عمل کئے تھے، پچھلی اور برے بھی تو اللہ نے ان سے“

الحمد للہ کہ اٹھائیسواں (۲۸) پارہ ختم ہوا

پارہ ۲۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كتاب الفتن

بسم الله الرحمن الرحيم

باب ما جاء في قول الله تعالى واتقوا فتنة لا تصيبن الذين ظلموا منكم خاصة وما كان النبي صلى الله عليه وسلم يحذر من الفتن

١٩٣١. حدثنا علي بن عبد الله حدثنا بشر بن السري حدثنا نافع بن عمر عن ابن أبي مليكة قال قالت أسماء عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أنا على حوضي أنتظر من يرد علي فيؤخذ بناس من دوني فأقول أمتي فيقول لا تدري مشوا على القهقرى. قال ابن أبي مليكة اللهم إنا نعوذ بك أن نرجع على أعقابنا أو نفتن.

١٩٣٢. حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا أبو عوانة عن مغيرة عن أبي وائل قال قال عبد الله قال النبي صلى الله عليه وسلم أنا فرطكم على الحوض ليرفعن إلي رجال منكم حتى إذا أهويت لأناولهم اختلجوا دوني فأقول أي رب أصحابي يقول لا تدري ما أحدثوا بعدك.

١٩٣٣. حدثنا يحيى بن بكير حدثنا

فتنوں کا بیان

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

فتنوں سے ڈرنا چاہیے

اور اس فتنہ سے ڈرتے رہو جو ہرگز تم میں ظالموں ہی کو نہ پہنچے گا (سورۃ الانفال، آیت ۲۵) اور جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتنوں سے ڈراتے تھے۔

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں اپنے حوض پر انتظار کروں گا کہ میرے پاس کون آتا ہے۔ کچھ لوگوں کو میرے سامنے سے پکڑ لیا جائے گا۔ پس میں کہوں گا کہ میرے اُمتی، جواب ملے گا، کیا آپ نہیں جانتے کہ یہ الٹے پاؤں پھر گئے تھے۔ ابن ابی ملیکہ نے کہا کہ اے اللہ! ہم الٹے پاؤں پھرنے اور فتنوں میں مبتلا ہونے سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

ابو وائل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں حوض پر تمہارا پیش خیمہ ہوں، میرے پاس تم میں سے کچھ لوگ لائے جائیں گے، یہاں تک کہ میں جب انہیں پانی پلانے کیلئے جھکوں گا تو انہیں گھسیٹ کر مجھ سے دور کر دیا جائے گا۔ پس میں عرض کروں گا کہ اے رب! میرے ساتھی۔ فرمایا جائے گا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا نیا راستہ ایجاد کیا۔

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ وَرَدَهُ شَرِبَ مِنْهُ وَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهُ أَبَدًا لَيَرِدُ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُونِي ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ قَالَ أَبُو حَازِمٍ فَسَمِعَنِي النُّعْمَانُ بْنُ أَبِي عَيَّاشٍ وَأَنَا أُحَدِّثُهُمْ هٰذَا فَقَالَ هٰكَذَا سَمِعْتَ سَهْلًا فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ لَسَمِعْتُهُ يَزِيدُ فِيهِ قَالَ إِنَّهُمْ مِنِّي فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا بَدَّلُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ بَدَّلَ بَعْدِي.

بَابُ ۱۰۰۷ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أُمُورًا تُنْكِرُونَهَا

وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْبِرُوا حَتّٰى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ

۱۹۳۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً وَأُمُورًا تُنْكِرُونَهَا قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ أَدُّوا إِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ وَسَلُوا اللّٰهَ حَقَّكُمْ.

۱۹۳۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنِ الْجَعْدِ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَرِهَ مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا فَلْيَصْبِرْ فَإِنَّهُ مَنْ خَرَجَ مِنَ السُّلْطَانِ شِبْرًا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً.

۱۹۳۶ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ حَدَّثَنِي أَبُو رَجَاءٍ

کہا انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں گا جو اس پر آئے گا وہ اس سے پئے گا اور جو اس سے پئے گا وہ پھر کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔ میرے پاس کچھ لوگ ایسے آئیں گے جنہیں میں پہچانتا ہوں اور وہ مجھے پہچانتے ہیں پھر میرے اور ان کے درمیان پردہ حائل کر دیا جائے گا۔ ابو حازم کا بیان ہے کہ مجھ سے نعمان بن ابو عیاش نے سنا کہ میں لوگوں سے یہ حدیث بیان کر رہا تھا۔ پس انہوں نے کہا کہ کیا تم نے حضرت سہل سے اسی طرح سنا ہے؟ میں نے کہا کہ ہاں۔ انہوں نے کہا کہ میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق گواہی دیتا ہوں کہ میں نے انہیں یہ بات اس سے زیادہ کہتے سنا ہے۔ انہوں نے فرمایا، وہ میرے ہیں، پس کہا جائے گا کہ آپ کو نہیں معلوم کہ انہوں نے

حضور نے فرمایا۔ عنقریب تم میرے بعد ناپسندیدہ امور دیکھو گے

عبد اللہ بن زید کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صبر کرو یہاں تک کہ حوض پر مجھ سے ملاقات کرو۔

زید بن وہب نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا۔ تم میرے بعد ترجیح بلا مرجح اور ناپسندیدہ امور دیکھو گے۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ ان کا حق انہیں ادا کرو اور اپنا حق اللہ تعالیٰ سے طلب کرو۔

ابو رجاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اپنے امیر کا ناپسندیدہ عمل دیکھے تو اسے صبر سے کام لینا چاہیے کیونکہ جو سلطان کی اطاعت سے بالشت بھر بھی باہر نکلا وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔

ابو رجاء عطاردی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

العطاردي قال سمعت ابن عباس رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من رأى من أميره شيئا يكرهه فليصبر عليه فإنه من فارق الجماعة شبرا فمات إلا مات ميتة جاهلية.

۱۹۳۷ حدثنا اسماعيل حدثني ابن وهب عن عمرو عن بكير عن بسر بن سعيد عن جنادة بن أبي أمية قال دخلنا على عبادة بن الصامت وهو مريض قلنا أصلحك الله حدث بحديث ينفعك الله به سمعته من النبي صلى الله عليه وسلم قال دعانا النبي صلى الله عليه وسلم فبايعناه فقال فيما أخذ علينا أن بايعنا على السمع والطاعة في منشطنا ومكرهنا وعسرنا ويسرنا وأثرة علينا وأن لا ننازع الأمر أهله إلا أن تروا كفرا بواحا عندكم من الله فيه برهان.

۱۹۳۸ حدثنا محمد بن عرعرة حدثنا شعبة عن قتادة عن أنس بن مالك عن أسيد بن حضير أن رجلا أتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله استعملت فلانا ولم تستعملني قال إنكم سترون بعدي أثرة فاصبروا حتى تلقوني.

باب قول النبي صلى الله عليه وسلم هلاك أمتي على يدي أغيلمة سفهاء

۱۹۳۹ حدثنا موسى بن اسماعيل حدثنا عمرو بن يحيى بن سعيد بن عمرو بن سعيد قال أخبرني جدي قال كنت جالسا مع أبي هريرة في مسجد النبي صلى الله عليه وسلم بالمدينة ومعنا مروان قال أبو هريرة سمعت الصادق

جو اپنے امیر کا کوئی ایسا کام دیکھے جس کو وہ ناپسند کرتا ہے تو اسے صبر کرنا چاہیے کیونکہ جو مسلمانوں کی جماعت سے بالشت بھر بھی دور ہوا وہ جب مرے گا تو جاہلیت کی موت مرے گا۔

جنادہ بن ابو امیہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ وہ بیمار تھے ہم نے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت عطا فرمائے ہم سے کوئی ایسی حدیث بیان فرمائیے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نفع دے جو آپ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں بلایا تو ہم نے آپ سے بیعت کر لی چنانچہ بیعت کرتے وقت آپ نے ہم سے اقرار لیا کہ آپ کی بات سنیں گے اور اطاعت کریں گے خواہ خوشی ہو یا غمی اور تنگ دستی ہو یا دولت مندی اور خواہ ہمارے اوپر کسی کو ترجیح بھی دی جائے لیکن جس کو حاکم بنایا گیا اس سے نہیں جھگڑیں گے مگر اس صورت میں کہ کھلا

حضرت انس بن مالک نے حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ نے فلاں کو عامل مقرر کر دیا اور مجھے عامل مقرر نہیں کیا۔ فرمایا کہ تم میرے بعد ترجیح دیکھو گے تو صبر سے کام لینا یہاں تک کہ مجھ سے آ ملو۔

حضور نے فرمایا کہ میری امت کی ہلاکت کم عمر اور بے وقوف لڑکوں کے ہاتھوں میں ہے

سعید کا بیان ہے کہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس مدینہ منورہ کے اندر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسجد میں بیٹھا ہوا تھا اور مروان بھی ہمارے ساتھ تھا حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ میں نے صادق و مصدوق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت کی ہلاکت قریش کے لڑکوں

الْمَصْدُوقَ يَقُولُ: هَلَكَةُ أُمَّتِي عَلَى يَدَيْ غِلْمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ. فَقَالَ مَرْوَانُ: لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ غِلْمَةً. فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: لَوْ شِئْتُ أَنْ أَقُولَ بَنِي فُلَانٍ وَبَنِي فُلَانٍ لَفَعَلْتُ. فَكُنْتُ أَخْرُجُ مَعَ جَدِّي إِلَى بَنِي مَرْوَانَ حِينَ مَلَكُوا بِالشَّامِ، فَإِذَا رَآهُمْ غِلْمَانًا أَحْدَاثًا قَالَ لَنَا: عَسَى هَؤُلَاءِ أَنْ يَكُونُوا مِنْهُمْ. قُلْنَا: أَنْتَ أَعْلَمُ

بَابٌ ۱۱۰۹ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ

۱۹۳۰ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ أَنَّهُ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُنَّ أَنَّهَا قَالَتْ: اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّوْمِ مُحْمَرًّا وَجْهُهُ يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ، فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ، وَعَقَدَ سُفْيَانُ تِسْعِينَ أَوْ مِائَةً. قِيلَ: أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ

۱۹۳۱ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنِي مَحْمُودٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُطُمٍ مِنْ آطَامِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ: هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى؟ قَالُوا: لَا. قَالَ: فَإِنِّي لَأَرَى الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ كَوَقْعِ الْقَطْرِ.

بَابٌ ۱۱۱۰ ظُهُورِ الْفِتَنِ

۱۹۳۲ - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کے ہاتھوں ہے۔ مروان نے کہا کہ ایسے لڑکوں پر اللہ کی لعنت ہو۔ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ میں اگر یہ بتانا چاہوں کہ وہ فلاں فلاں کا لڑکا ہے تو بتا سکتا ہوں۔ پس میں (عمرو بن یحییٰ) اپنے دادا جان کے ہمراہ بنی مروان کی طرف گیا جب وہ شام پر حکومت کرتے تھے۔ جب ان کم عمر لڑکوں کو دیکھا تو آپ نے ہم سے فرمایا: شاید یہ ان لڑکوں میں سے ہوں۔ ہم نے عرض کی کہ آپکو بہتر معلوم ہے۔

حضور نے فرمایا کہ جس شر میں عرب کی خرابی ہے وہ نزدیک آگیا ہے

زینب بنت ام سلمہ نے حضرت ام حبیبہ اور انہوں نے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہن سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نیند سے بیدار ہوئے تو آپ کا چہرہ مبارک سرخ تھا، فرما رہے تھے: نہیں کوئی معبود مگر اللہ، جس شرارت کے اندر عرب کی تباہی ہے وہ قریب آگئی۔ آج یاجوج ماجوج کی دیوار میں اتنا سوراخ ہوگیا ہے۔ اور سفیان نے نوے یا سو کا حلقہ بنایا۔ کہا گیا کہ کیا ہم ہلاک کر دیے جائیں گے اور ہم میں نیک آدمی بھی ہوں؟ فرمایا کہ ہاں جبکہ بدکاری کی کثرت ہو جائے۔

عروہ کا بیان ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے ایک ٹیلے پر چڑھے اور فرمایا: کیا تم بھی دیکھتے ہو جو میں دیکھتا ہوں؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ نہیں۔ فرمایا کہ میں فتنوں کو دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے گھروں پر بارش کی طرح برس رہے ہیں۔

فتنوں کا ظہور

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: زمانہ قریب ہو جائے گا، عمل گھٹتا جائے گا، بخل پیدا ہو جائے گا، فتنے ظاہر

قَالَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعَمَلُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّمَ هُوَ قَالَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ وَقَالَ شُعَيْبٌ وَيُونُسُ وَاللَّيْثُ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۹۴۳۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي مُوسَى فَقَالَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ لَأَيَّامًا يَنْزِلُ فِيهَا الْجَهْلُ وَيُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ.

۱۹۴۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيقٌ قَالَ جَلَسَ عَبْدُ اللَّهِ وَأَبُو مُوسَى فَتَحَدَّثَا فَقَالَ أَبُو مُوسَى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَيَّامًا يُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيَنْزِلُ فِيهَا الْجَهْلُ وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ.

۱۹۴۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ إِنِّي لَجَالِسٌ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ أَبُو مُوسَى سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَالْهَرْجُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ الْقَتْلُ.

۱۹۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَأَحْسِبُهُ رَفَعَهُ قَالَ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَيَّامُ الْهَرْجِ يَزُولُ الْعِلْمُ وَيَظْهَرُ فِيهَا الْجَهْلُ قَالَ أَبُو مُوسَى وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ وَقَالَ أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنِ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ تَعْلَمُ الْأَيَّامَ

ہوں گے اور ہرج کی کثرت ہو جائے گی۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کیا ہے؟ فرمایا کہ قتل، قتل۔ شعیب، یونس، لیث، زہری کا بھتیجا، زہری، حمید، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کی روایت کی ہے۔

شقیق کا بیان ہے کہ میں حضرت عبد اللہ بن مسعود اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا۔ دونوں حضرات کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت سے کچھ پہلے ایسا زمانہ ہوگا کہ اس میں جہالت چھا جائے گی، علم اس میں اٹھا لیا جائے گا اور اس میں ہرج کی کثرت ہو جائے گی اور ہرج قتل کو کہتے ہیں۔

شقیق کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت ابو موسیٰ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت سے نزدیک وہ دن ایسے ہوں گے کہ ان میں علم اٹھا لیا جائے گا اور ان میں جہالت چھا جائے گی اور ان میں ہرج کی کثرت ہو جائے گی اور ہرج کا معنی قتل ہے۔

ابو وائل کا بیان ہے کہ میں حضرت عبد اللہ بن مسعود اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا پس حضرت ابو موسیٰ نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح سنا ہے اور ہرج حبشہ کی زبان میں قتل کو کہتے ہیں۔

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ حضور نے فرمایا قیامت سے پہلے قتل کے دن ہوں گے، علم اٹھا لیا جائے گا اور جہالت غالب ہوگی۔ حضرت ابو موسیٰ نے فرمایا کہ ہرج حبشہ کی زبان میں قتل کو کہتے ہیں۔ ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری نے حضرت عبد اللہ بن مسعود سے کہا۔ کیا آپ ان دنوں کے بارے میں جانتے ہیں جن کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

أَبِيْ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّامَ الْهَرْجِ نَحْوَهُ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ مَنْ تُدْرِكُهُمُ السَّاعَةُ وَهُمْ أَحْيَاءٌ۔

بَابٌ لَا يَأْتِيْ زَمَانٌ إِلَّا الَّذِيْ بَعْدَهُ شَرٌّ مِنْهُ۔

۱۹۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ أَتَيْنَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَشَكَوْنَا إِلَيْهِ مَا نَلْقَى مِنَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ اصْبِرُوْا فَإِنَّهُ لَا يَأْتِيْ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ إِلَّا الَّذِيْ بَعْدَهُ شَرٌّ مِنْهُ حَتّٰى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۹۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنِيْ أَخِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ عَتِيْقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ الْفِرَاسِيَّةِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَزِعًا يَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا أَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْخَزَائِنِ وَمَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ مَنْ يُوْقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ يُرِيْدُ أَزْوَاجَهُ لِكَيْ يُصَلِّيْنَ رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الْآخِرَةِ۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا۔

۱۹۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا۔

۱۹۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى عَنِ

وسلم نے ذکر فرمایا کہ ہرج قتل کے معنی میں ہے، آگے بھی حدیث کے مطابق ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگوں میں سے بدترین وہ ہوں گے جن کی زندگی میں قیامت آئے گی۔

ہر آنے والا زمانہ پچھلے زمانے کی نسبت برا ہوگا

زبیر بن عدی کا بیان ہے کہ ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حجاج بن یوسف سے جو تکالیف پہنچی تھیں ان کا آپ سے شکوہ کیا۔ فرمایا کہ صبر کرو کیونکہ تم پر کوئی زمانہ نہیں آئے گا مگر اس کے بعد میں آنے والا اس سے برا ہوگا یہاں تک کہ تم اپنے رب سے جا ملو۔ میں نے یہ تمہارے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

ہند بنت حارث فراسیہ کا بیان ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھبرائے ہوئے بیدار ہوئے اور فرما رہے تھے: سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ نے کتنے خزانے نازل فرمائے اور کتنے فتنے نازل فرمائے ہیں۔ کون ہے جو ان حجرے والیوں کو جگائے۔ اس سے مراد آپ کی ازواج مطہرات تھیں تاکہ وہ نماز پڑھیں۔ بہت سی دنیا میں لباس پہننے والی عورتیں آخرت میں ننگی ہوں گی۔

حضور نے فرمایا کہ جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں۔

ابو بردہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا.

۱۹۵۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُشِيرُ أَحَدُكُمْ عَلَى أَخِيهِ بِالسِّلَاحِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِي يَدِهِ فَيَقَعُ فِي حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ.

۱۹۵۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قُلْتُ لِعَمْرٍو يَا أَبَا مُحَمَّدٍ سَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ مَرَّ رَجُلٌ بِسِهَامٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ بِنِصَالِهَا قَالَ نَعَمْ

۱۹۵۳ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ بِأَسْهُمٍ قَدْ أَبْدَى نُصُولَهَا فَأُمِرَ أَنْ يَأْخُذَ بِنُصُولِهَا لَا يَخْدِشُ مُسْلِمًا.

۱۹۵۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِنَا أَوْ فِي سُوقِنَا وَمَعَهُ نَبْلٌ فَلْيُمْسِكْ عَلَى نِصَالِهَا أَوْ قَالَ فَلْيَقْبِضْ بِكَفِّهِ أَنْ يُصِيبَ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْهَا بِشَيْءٍ.

بَابٌ (۱۱۳) قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

۱۹۵۵ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيقٌ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ.

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی تم میں سے اپنے مسلمان بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ شاید شیطان اُسے چلوا دے اور اس طرح جہنم کے گڑھے میں جا پڑے۔

سفیان کا بیان ہے کہ میں نے عمرو بن دینار سے کہا۔ اے ابو محمد کیا آپ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک آدمی تیر لئے ہوئے مسجد سے گزرا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا۔ ان کے پھلوں کو سنبھال لو۔ کہا عمرو بن دینار نے ہاں۔

عمرو بن دینار نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی تیر لئے ہوئے مسجد سے گزرا جن کے پھل باہر نکلے ہوئے تھے پس اسے حکم دیا گیا کہ ان کے پھلوں کو پکڑے رہے تاکہ کسی مسلمان کو لگنے کا خدشہ نہ رہے۔

ابو بردہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی ہماری مسجد سے گزرے یا بازار سے اور اس کے پاس تیر ہوں تو اُن کے پھلوں کو سنبھالے یا یہ فرمایا کہ انہیں اپنی ہتھیلی سے پکڑے رہے تاکہ کسی بھی مسلمان کو اس سے کوئی تکلیف نہ پہنچنے پائے۔

حضور نے فرمایا کہ تم میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔

شقیق نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس کے ساتھ جنگ کرنی کفر ہے۔

١٩٥٦ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي وَاقِدٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

١٩٥٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ وَعَنْ رَجُلٍ آخَرَ هُوَ أَفْضَلُ فِي نَفْسِي مِنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ أَلَا تَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ فَقَالَ أَلَيْسَ بِيَوْمِ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ أَيُّ بَلَدٍ هٰذَا أَلَيْسَتْ بِالْبَلْدَةِ قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ وَأَبْشَارَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَإِنَّهُ رُبَّ مُبَلِّغٍ يُبَلِّغُهُ مَنْ هُوَ أَوْعٰى لَهُ فَكَانَ كَذٰلِكَ قَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ حُرِّقَ ابْنُ الْحَضْرَمِيِّ حِينَ حَرَّقَهُ جَارِيَةُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ أَشْرِفُوا عَلٰى أَبِي بَكْرَةَ فَقَالُوا هٰذَا أَبُو بَكْرَةَ يَرَاكَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَحَدَّثَتْنِي أُمِّي عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّهُ قَالَ لَوْ دَخَلُوا عَلَيَّ مَا بَهَشْتُ بِقَصَبَةٍ

١٩٥٨ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِشْكَابٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْتَدُّوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

١٩٥٩ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

محمد بن زید نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی، کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے بعد کفر کی جانب نہ لوٹ جانا کہ آپس میں ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔

ابن سیرین، عبد الرحمن بن ابی بکرہ اور ایک اور شخص جو میرے نزدیک عبد الرحمن بن ابی بکرہ سے بھی افضل ہے، ان دونوں حضرات نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا۔ کیا تم جانتے ہو کہ یہ کون سا دن ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے۔ فرمایا کیا یہ قربانی کا دن نہیں ہے؟ ہم نے کہا کیوں نہیں۔ فرمایا یہ کون سا شہر ہے؟ کیا یہ شہر حرم نہیں ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ ہاں یا رسول اللہ! فرمایا تو تمہارے خون، تمہارے مال، تمہاری آبروئیں اور تمہاری کھالیں ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں جیسے تمہارا یہ دن اس مہینے اور اس شہر میں۔ کیا میں نے تبلیغ کر دی؟ ہم عرض گزار ہوئے ہاں۔ فرمایا اے اللہ! گواہ رہنا۔ پس چاہیے کہ حاضر غائب کو پہنچا دے کیونکہ بعض اوقات جس کو بات پہنچائی جاتی ہے وہ سننے والے سے زیادہ محفوظ رکھنے والا ہوتا ہے۔ پس ایسا ہی ہوا۔ فرمایا کہ میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔ جس روز ابن حضرمی کو جاریہ بن قدامہ نے جلایا تو اس نے کہا کہ ابوبکرہ کو جھانک کر دیکھو۔ لوگوں نے کہا کہ یہ ابوبکرہ تمہیں دیکھ رہے ہیں۔ عبد الرحمن کا بیان ہے کہ میری والدہ نے مجھ سے حضرت ابوبکرہ کا یہ قول بیان کیا کہ اگر وہ میرے پاس اندر آ جاتے تو میں ان پر ایک چھڑی بھی نہ اٹھاتا۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد کفر کی جانب نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگو۔

ابو زرعہ بن عمرو بن جریر نے اپنے دادا حضرت جریر

شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ جَدِّهِ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ اسْتَنْصِتِ النَّاسَ ثُمَّ قَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

بَابُ ۱۱۳ تَكُونُ فِتْنَةٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ

۱۹۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَحَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُونُ فِتَنٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ فَمَنْ وَجَدَ فِيهَا مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهِ۔

۱۹۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُونُ فِتَنٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهِ۔

بَابُ ۱۱۴ إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا

۱۹۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ رَجُلٍ لَمْ يُسَمِّهِ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ خَرَجْتُ بِسِلَاحِي لَيَالِيَ الْفِتْنَةِ فَاسْتَقْبَلَنِي

بن عبداللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر مجھ سے فرمایا کہ لوگوں سے خاموش ہونے کے لیے کہو پھر فرمایا کہ میرے بعد کفر کی جانب نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردن اڑانے لگو۔

ایسا فتنہ بھی آئے گا کہ اس میں بیٹھا ہوا آدمی کھڑے سے بہتر ہوگا

محمد بن عبیداللہ، ابراہیم، سعد، اُن کے والد ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ ابراہیم، صالح بن کیسان، ابن شہاب، سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عنقریب ایک ایسا فتنہ آئے گا کہ اس میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے سے بہتر ہوگا اور کھڑا چلنے والے سے اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا جو اس کی طرف جھکے گا وہ اسے بھی اپنی لپیٹ میں لے لے گا جس کو ان دنوں کوئی پناہ کی جگہ یا پناہ گاہ مل سکے تو اسے اس میں پناہ لے لینی چاہیے

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عنقریب فتنے برپا ہوں گے جن میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے سے اچھا ہے گا اور کھڑا ہوا چلنے والے سے اچھا ہے اور چلنے والا دوڑنے والے سے اچھا ہے جو اس کی طرف جھانکے گا انہیں بھی وہ اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔ ان دنوں جس کو پناہ کی کوئی جگہ یا پناہ گاہ ملے تو اسے اس میں پناہ لے لینی چاہیے۔

جب دو مسلمان تلوار لے کر ایک دوسرے کے مقابل ہوں

امام حسن بصری فرماتے ہیں کہ فتنہ کے زمانہ میں ایک روز میں ہتھیار لے کر چلا تو مجھے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے فرمایا کہاں کا ارادہ ہے میں عرض گزار ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ

أَبُو بَكْرَةَ فَقَالَ أَيْنَ تُرِيدُ قُلْتُ أَنْصُرُ ابْنَ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَكِلَاهُمَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ قِيلَ فَهَذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ قَالَ إِنَّهُ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ قَالَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ فَذَكَرْتُ هَذَا الْحَدِيثَ لِأَيُّوبَ وَيُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ يُحَدِّثَانِي بِهِ فَقَالَا إِنَّمَا رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ الْحَسَنُ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ بِهَذَا وَقَالَ مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَيُونُسُ وَهِشَامٌ وَمُعَلَّى بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْأَحْنَفِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ وَرَوَاهُ بَكَّارُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ وَقَالَ غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ

بَابُ ۱۱۳ كَيْفَ الْأَمْرُ إِذَا لَمْ تَكُنْ جَمَاعَةٌ

۱۹۶۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْحَضْرَمِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ يَقُولُ كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ أَنْ يُدْرِكَنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ فَجَاءَنَا اللَّهُ بِهَذَا الْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی کی مدد کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جب دو مسلمان تلوار لے کر ایک دوسرے کے مقابل ہو جائیں تو دونوں جہنمی ہیں۔ عرض کی گئی کہ قاتل کی بات تو سمجھ میں آتی ہے۔ لیکن مقتول کس وجہ سے؟ فرمایا کہ وہ بھی تو اپنے مدمقابل کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ حماد بن زید کا بیان ہے کہ میں نے یہ حدیث ایوب اور یونس بن عبید سے بیان کی۔ میں چاہتا تھا کہ اس حدیث کو وہ میرے سامنے بیان کریں۔ دونوں حضرات نے اسے امام حسن بصری، احنف بن قیس، حضرت ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔ سلیمان نے حماد سے اس کی روایت کی ہے۔ مؤمل، حماد بن زید، ایوب، یونس، ہشام، معلی بن زیاد، حسن، احنف، حضرت ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ معمر نے ایوب سے اس کی روایت کی ہے۔ بکار بن عبد العزیز نے اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے حضرت ابی بکرہ سے۔ غندر، شعبہ، منصور، ربعی بن حراش، حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرفوعاً بیان کیا لیکن سفیان نے منصور سے مرفوعاً روایت نہیں کیا۔

جب جماعت نہ ہو تو کیا کرنا چاہیے

ابو ادریس خولانی نے حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ دوسرے حضرات تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خیر کے بارے میں پوچھا کرتے تھے لیکن میں شر کے متعلق دریافت کیا کرتا کہ کہیں وہ مجھے پا نہ لے۔ چنانچہ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہم جاہلیت اور شر کے اندر تھے، پس اللہ تعالیٰ ہمارے پاس یہ خیر لے آیا۔ کیا اس خیر کے بعد بھی شر ہے؟ فرمایا ہاں۔ میں عرض گزار ہوا کہ کیا اس شر کے بعد خیر ہے؟ فرمایا ہاں لیکن اس میں دھواں ہوگا۔ میں عرض گزار ہوا کہ وہ دھواں کیا ہوگا؟ فرمایا کہ وہ میرے طریقے کے علاوہ پر چلیں گے، ان کی بعض باتیں

قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ قَالَ نَعَمْ وَفِيهِ دَخَنٌ. قُلْتُ وَمَا دَخَنُهُ، قَالَ قَوْمٌ يَهْدُونَ بِغَيْرِ هَدْيِي تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ قُلْتُ فَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ، قَالَ نَعَمْ دُعَاةٌ عَلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيهَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ صِفْهُمْ لَنَا قَالَ هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُونَ بِأَلْسِنَتِنَا قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكَنِي ذَلِكَ، قَالَ تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ، قُلْتُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ أَنْ تَعَضَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ حَتَّى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلَى ذَلِكَ.

بَابٌ مَنْ كَرِهَ أَنْ يُكَثِّرَ سَوَادَ الْفِتَنِ وَالظُّلْمِ

١٩٦٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ وَغَيْرُهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ قُطِعَ عَلَى أَهْلِ الْمَدِينَةِ بَعْثٌ فَاكْتُتِبْتُ فِيهِ فَلَقِيتُ عِكْرِمَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَنَهَانِي أَشَدَّ النَّهْيِ، ثُمَّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ أُنَاسًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَانُوا مَعَ الْمُشْرِكِينَ يُكَثِّرُونَ سَوَادَ الْمُشْرِكِينَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْتِي السَّهْمُ فَيُرْمَى فَيُصِيبُ أَحَدَهُمْ فَيَقْتُلُهُ أَوْ يَضْرِبُهُ فَيَقْتُلُهُ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ

بَابٌ إِذَا بَقِيَ فِي حُثَالَةٍ مِنَ النَّاسِ.

١٩٦٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ

تم پسند کرو گے اور بعض ناپسند۔ میں عرض گزار ہوا کہ اُس کے بعد بھی کیا شر ہے؟ فرمایا کہ ہے۔ کچھ لوگ جہنم کے دروازوں کی طرف بلانے ہوں گے جو اُن کی بات مانے گا اُسے وہ جہنم میں ڈال دیں گے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہمیں اُن کی پہچان بتائیے۔ فرمایا کہ وہ لوگ ہماری ہی جماعت سے ہوں گے اور ہماری ہی بولی بولیں گے۔ میں نے عرض کی کہ اگر میں وہ زمانہ پاؤں تو آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ مسلمانوں کی جماعت اور اُن کے امام کے ساتھ رہنا۔ عرض گزار ہوا کہ اگر اُن کی کوئی جماعت اور کوئی امام نہ ہو؟ فرمایا کہ تمام فرقوں سے علیحدگی اختیار کر لینا خواہ تمہیں کسی درخت کی جڑ ہی چبانی پڑے یہاں تک کہ تمہیں موت آ جائے حالیکہ

جو فتنہ اور ظلم والوں کی کثرت کو ناپسند کرے۔

لیث کا بیان ہے کہ ابوالاسود نے فرمایا کہ اہل مدینہ نے ایک لشکر روانہ کیا اور اُس میں میرا نام بھی لکھ لیا گیا۔ پس میں عکرمہ سے ملا اور انہیں یہ بات بتائی تو انہوں نے مجھے بڑی سختی کے ساتھ منع کیا اور کہا کہ مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ مسلمانوں میں سے کچھ لوگ اس وقت مشرکین کے ساتھ تھے اور مشرکوں کی فوجوں کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر حملہ آور ہونے کی دعوت دیا کرتے تھے۔ لیکن جو تیر آتا تو انہیں لگتا اور اُن میں سے کوئی مر جاتا یا تلوار کی ضرب لگائی جاتی تو انہیں بھی قتل کر دیتا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ہے: وہ لوگ جن کی جان فرشتے نکالتے ہیں اس حال میں کہ وہ اپنے اوپر ظلم کرتے تھے۔

جب انسانوں کا کوڑا کرکٹ باقی رہ جائے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں دو باتیں بتائیں جن میں

حدثنا حذیفة قال حدثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم حديثين رأيت أحدهما وأنا أنتظر الآخر حدثنا أن الأمانة نزلت في جذر قلوب الرجال ثم علموا من القرآن ثم علموا من السنة وحدثنا عن رفعها قال ينام الرجل النومة فتقبض الأمانة من قلبه فيظل أثرها مثل أثر الوكت ثم ينام النومة فتقبض فيبقى فيها أثرها مثل أثر المجل كجمر دحرجته على رجلك فنفط فتراه منتبرا وليس فيه شيء ويصبح الناس يتبايعون فلا يكاد أحد يؤدي الأمانة فيقال إن في بني فلان رجلا أمينا ويقال للرجل ما أعقله وما أظرفه وما أجلده وما في قلبه مثقال حبة خردل من إيمان ولقد أتى علي زمان ولا أبالي أيكم بايعت لئن كان مسلما رده علي الإسلام وإن كان نصرانيا رده علي ساعيه فأما اليوم فما كنت أبايع إلا فلانا وفلانا

باب ۱۱۹ التعرب في الفتنة

۱۹۶۲ حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا حاتم عن يزيد بن أبي عبيد عن سلمة بن الأكوع أنه دخل على الحجاج فقال يا ابن الأكوع ارتددت على عقبيك تعربت قال لا ولكن رسول الله صلى الله عليه وسلم أذن لي في البدو. وعن يزيد بن أبي عبيد قال لما قتل عثمان بن عفان خرج سلمة بن الأكوع إلى الربذة وتزوج هناك امرأة وولدت له أولادا فلم يزل بها حتى قبل أن يموت بليال فنزل المدينة.

سے ایک کو میں دیکھ چکا اور دوسری کا انتظار کر رہا ہوں۔ چنانچہ ہم سے بیان فرمایا کہ امانت لوگوں کے دلوں میں رکھ دی گئی ہے۔ پھر انہوں نے قرآن و سنت سے بھی اس کی اہمیت کو معلوم کیا ہے۔ پھر ہم سے اس کے اٹھ جانے کا ذکر کیا اور فرمایا کہ آدمی سوئے گا اور امانت اس کے دل سے اٹھا لی جائے گی تو اس کا اثر محض ایک دھبے کی طرح رہ جائے گا۔ اس کے بعد وہ پھر سوئے گا تو باقی حصہ بھی اٹھا لیا جائے گا اور اس کا صرف ایسا اثر رہ جائے گا جیسے تو اپنے پاؤں پر چنگاری لڑھکا بیٹھے اور دیکھے کہ حرارت آبلہ نظر آئے لیکن اس کے اندر کوئی چیز نہ ہو۔ صبح ہوتے ہی لوگ خرید و فروخت کریں گے تو انہیں ایک بھی امانت دار نہیں ملے گا بلکہ یوں کہا جائے گا کہ فلاں قبیلے میں فلاں شخص امانت دار دیکھا جائے گا کہ فلاں آدمی کیسا عقلمند، کیسا خوش مزاج اور کیسا صاحب عقل و دانش ہے حالانکہ اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں ہو گا اور مجھ پر بھی ایسا ہی زمانہ گزرا ہے کہ کوئی فکر نہیں ہوتی تھی کہ کس سے خرید و فروخت کر رہا ہوں کیونکہ اگر وہ مسلمان ہوتا تو اسلام اسے مجبور کرکے میرا حق دلوا دیتا اور اگر وہ نصرانی ہوتا تو وہ لوگ اسے میرا حق دینے پر مجبور کر دیتے لیکن آج کل میں صرف فلاں فلاں چند لوگوں سے خرید و فروخت کرتا ہوں۔

فتنوں سے بچ کر جنگل میں رہنا۔

یزید بن ابو عبید کا بیان ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ حجاج بن یوسف کے پاس تشریف لے گئے تو اس نے کہا۔ اے ابن اکوع! کیا آپ الٹے پاؤں پھر گئے کہ جنگلوں میں جا بسے۔ انہوں نے فرمایا کہ ایسا نہیں ہے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے جنگل میں رہنے کی اجازت عطا فرمائی تھی۔ یزید بن ابو عبید کا بیان ہے کہ جب حضرت عثمان بن عفان کو شہید کر دیا گیا تو حضرت سلمہ بن اکوع نقل مکانی کرکے ربذہ میں جا رہے۔ وہیں انہوں نے ایک عورت سے شادی کی اور وہیں ان کے ہاں اولاد ہوئی۔ یہاں تک کہ وصال پانے سے دو چند روز پہلے مدینہ منورہ میں وارد ہوئے۔

١٩٦٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ.

بَابُ ١٢٨ التَّعَوُّذِ مِنَ الْفِتَنِ

١٩٦٨ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَحْفَوْهُ بِالْمَسْأَلَةِ فَصَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ الْمِنْبَرَ فَقَالَ لَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا بَيَّنْتُ لَكُمْ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ يَمِينًا وَشِمَالًا فَإِذَا كُلُّ رَجُلٍ رَأْسُهُ فِي ثَوْبِهِ يَبْكِي فَأَنْشَأَ رَجُلٌ كَانَ إِذَا لَاحَى يُدْعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَنْ أَبِي فَقَالَ أَبُوكَ حُذَافَةُ ثُمَّ أَنْشَأَ عُمَرُ فَقَالَ رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ سُوءِ الْفِتَنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ كَالْيَوْمِ قَطُّ إِنَّهُ صُوِّرَتْ لِي الْجَنَّةُ وَالنَّارُ حَتَّى رَأَيْتُهُمَا دُونَ الْحَائِطِ قَالَ قَتَادَةُ يُذْكَرُ هٰذَا الْحَدِيثُ عِنْدَ هٰذِهِ الْآيَةِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ وَقَالَ عَبَّاسٌ النَّرْسِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا وَقَالَ كُلُّ رَجُلٍ لَافًّا رَأْسَهُ فِي ثَوْبِهِ يَبْكِي وَقَالَ عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنْ سُوءِ الْفِتَنِ أَوْ قَالَ

عبد اللہ بن ابو صعصعہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا۔ عنقریب مسلمان کا اچھا مال بکریاں ہوں گی جنہیں لے کر یہ پہاڑ کی چوٹیوں اور برساتی مقامات پر چلا جائے گا۔ کیونکہ وہ اپنے دین کو بچانے کی خاطر فتنوں سے بھاگ رہا ہوگا

فتنوں سے پناہ مانگنا

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا کہ لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے سوال کیا کرتے یہاں تک کہ عجیب سوالات کی پوچھ گچھ کردی تو ایک روز نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا۔ تم مجھ سے کوئی بات نہیں پوچھو گے مگر میں تمہارے لئے بیان کر دوں گا۔ پھر آپ دائیں بائیں ملاحظہ فرمانے لگے تو ہر شخص کا سر ہوا اپنے کپڑے میں سر چھپا کر رو رہا تھا چنانچہ ایک آدمی سامنے ہوا جس کو جھگڑے کے وقت بعض لوگ اس کے باپ کے سوا دوسرے کا کہتے تھے وہ عرض گزار ہوا کہ یا نبی اللہ میرا باپ کون ہے؟ فرمایا کہ تمہارا والد حذافہ ہے۔ پھر تو حضرت عمر سامنے ہوئے اور عرض کی: ہم اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد مصطفی کے رسول ہونے پر راضی ہیں، ہم فتنوں کی برائی سے پناہ مانگتے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج کی طرح خیر و شر کو میں نے کبھی نہیں دیکھا میرے سامنے جنت اور دوزخ اس شکل میں پیش کی گئیں یہاں تک کہ میں نے انہیں دیوار کے پیچھے دیکھا قتادہ کا قول ہے کہ یہ حدیث اس آیت ۔ اے ایمان والو ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بری لگیں (سورہ المائدہ، آیت ۱۰۱) کے ساتھ بیان کی جاتی ہے۔ عباس نرسی، یزید بن زریع، سعید، قتادہ حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتے ہوئے فرمایا۔ ہر شخص اپنے سر کو لپیٹ کر رو رہا

أَعُوذُ بِاللهِ مِنْ سُوءِ الْفِتَنِ. وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ وَمُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا وَقَالَ عَائِذًا بِاللهِ مِنْ شَرِّ الْفِتَنِ.

چھپا کر دعا کیا کرتا تھا) اور کہا کرو ہم فتنے کی برائی سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں یا کہا کرو میں فتنے کی برائی سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔ خلیفہ، یزید بن زریع، سعید، معتمر، اُن کے والد، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے لوگوں سے اسی طرح حدیث بیان کی۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفِتْنَةُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ

حضور نے فرمایا کہ فتنہ مشرق سے ظاہر ہوگا

١٩٦٩ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَامَ إِلَى جَنْبِ الْمِنْبَرِ فَقَالَ الْفِتْنَةُ هٰهُنَا الْفِتْنَةُ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ أَوْ قَرْنُ الشَّمْسِ.

سالم نے اپنے والد ماجد حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر کے جانب جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا۔ فتنہ ادھر ہے۔ فتنہ ادھر ہے جہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔ یا یہ فرمایا کہ سورج کا سینگ نکلے گا۔

١٩٧٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَشْرِقِ يَقُولُ أَلَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا جب کہ آپ مشرق کی جانب منہ کر کے فرما رہے تھے۔ خبردار ہو جاؤ کہ فتنہ ادھر ہے جہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔

١٩٧١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا قَالُوا وَفِي نَجْدِنَا قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَفِي نَجْدِنَا فَأَظُنُّهُ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ.

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی۔ اے اللہ! ہمیں ہمارے شام میں برکت دے۔ اے اللہ! ہمیں ہمارے یمن میں برکت دے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ ہمارے نجد میں بھی۔ آپ نے دعا کی۔ اے اللہ! ہمیں ہمارے شام میں برکت دے۔ اے اللہ! ہمیں ہمارے یمن میں برکت دے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہمارے نجد میں بھی۔ میرا خیال ہے کہ آپ نے تیسری مرتبہ فرمایا۔ وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور شیطان کا سینگ (یا جماعت) ادھر سے نکلے گا۔

ف: نجد بھی بلادِ مقدس کا ایک علاقہ ہے جیسے شام اور یمن۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دفعہ شام اور یمن کے لیے دعائے برکت کی، دو دفعہ ہی سروقت نجد کے لیے بھی دعائے برکت کے لیے عرض کی گئی لیکن آپ نے دعا نہ کی اور تیسری دفعہ کی گزارش کے جواب میں دعا نہ کرنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ وہاں زلزلے اور فتنے ہیں اور شیطان کی سینگ وہیں۔

ـــــ مسند احمد کی اسی روایت
سے نکلے گی یا شیطان کا سینگ وہیں سے نکلے گا۔ یہ حدیث صحیح ترمذی جلد دوم میں بھی ہے
کے آخر میں یہ بھی ہے کہ فتنہ کا مرکز نجد ہی رہے گا ـــــ صحیح بخاری، جلد اول کے اندر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کی روایت میں نجد والوں کو قرار دیا ہے ـــــ بخاری شریف کی اسی جلد اول میں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
اور حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت یہ ہے کہ وہ ربیعہ اور مضر میں اور وہاں سے شیطان کے دو ساتھی یا قرن پیدا ہو کر
نکلیں گے۔ ان دونوں پیروں کا ذکر ہے جو ایک مسیلمہ کذاب اور دوسرا محمد بن عبدالوہاب نجدی ہے، یہ دونوں حضرت کی مشرقی
کے فرقے ـــــ بخاری شریف جلد سوم میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مشرق کی طرف
(نجد) سے کچھ لوگ نکلیں گے جو قرآن پڑھیں گے مگر ان کے حلق سے نیچے نہیں جائے گا۔ وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار
سے پار نکل جاتا ہے اور پھر تیر واپس نہیں آئیں گے یہاں تک کہ تیر چلے کی طرف آ جائے۔ عرض کیا گیا کہ ان کی نشانی کیا ہے؟
فرمایا کہ سر منڈانا۔

یہ علامت محمد بن عبدالوہاب نجدی کے بارے میں سب سے بڑی دلیل ہے کہ شیطان کے دوسرے پیروکار مشرق میں
صاحب مراد ہیں کیونکہ جب کسی مسلمان کو یہ اپنے دین میں داخل کرتے تو اس کا سر ضرور منڈواتے تھے خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔
موجودہ حالات اور اسلام و مسلمین پر مظالم دیکھنے ہوں تو ترکی کے شیخ الاسلام سید احمد زینی دحلان رحمۃ اللہ علیہ المتوفی
۱۳۰۴ھ کا رسالہ الدرر السنیہ اور حضرت علامہ عبدالقیوم ہزاروی صاحب، محمد صاحب نظامیہ رضویہ لاہور کے نام سے چھپا ہوا کتاب
جدید و تحقیق کا مطالعہ بہت مفید رہے گا۔ علاوہ ازیں آج ۱۱ جنوری ۱۹۹۱ء سے عالم اسلام کو تباہ و برباد کرنے کی غرض
سے امریکہ، برطانیہ وغیرہ شامیں مل جل کر جو مسلمانوں کے لیے اور جس نے ملک عراق پر دوسری جنگ عظیم سے بھی
زیادہ بمباری کر کے ہزاروں بے گناہ مسلمانوں کو شہید کر دیا اور کل اتحادیوں کی مدد سے پاکستان وقت کے مطابق صبح پانچ بجے بحری
پر بمباری کی اور اس کی فضائیہ اور بحریہ کا مکمل خاتمہ حاصل ہے۔ یہی سلسلہ اس بات کا جاری ہے کہ آج ۲۵ فروری
۱۹۹۱ء تک پورے چالیس روز ہو گئے، کل زمینی حملہ بھی ہوتے ہوئے گزر گئے لیکن عیسائیوں، یہودیوں اور سعودیوں کے دلوں میں
اسلام دشمنی کی آگ اتنی بھڑکی ہوئی ہے کہ مسلمانوں پر اتنی قیامت ڈھا دینے کے بعد بھی ان کا ٹھنڈا ہونے کا نام نہیں لے رہا ہے۔
افسوس! امت مسلمہ پر یہ تحفہ بھی نجدیوں کے ہاتھوں ہی مل رہا ہے۔ اسلام اور مسلمین پر ایسی قیامت ڈھانے
والے بھی نجدی حضرات ہیں۔ عرب کے حکمران شاہ فہد اور امیر کویت کی یہ ساری مہربانی ہے۔ جب کہ کویت کا دفاع اور شاہ فہد
نے اپنے ملک کا، حالانکہ یہ اعلان کیا کہ امریکہ ساتھ کر کے ہم بیچارے عراق پر حملہ کرائیں تو بھی بچانے کی طاقت
نہیں کہ بھی اسلام پر حملے سے بچا سکے لہٰذا بچانے کے لیے آپ ہی تمام ملکوں کے سربراہ پر مشتمل رہیں۔ ساتھ ہی اپنے ملک کا
کرایہ لیتے آئیں، سارے بیان بیان ہی گھر گھر قدم رکھنے فرمائیں۔ جو آپ کے لیے راہوں میں دیدہ و دل کا فرش بچھا رہے
ہیں۔ بے شک یہاں آپ تشریف رکھتے ہوئے ہمارا سیکڑوں کی خدمت تاروں میں دیکھئے گا کہ ہمارے عرب کی اتنا ہی
ہمیں اس بات کا کوئی شکوہ نہیں بلکہ ہم آپ کی تشریف آوری کو دل کی گہرائیوں سے خوش آمدید کہیں گے اور آپ کے لیے ہمارے
دل سے ہمیشہ دعائیں نکلتی رہیں گی۔
حضور والا! ہم وعدہ کرتے ہیں کہ آپ سے اور آپ کے ساتھیوں کی مہمان نوازی میں کوئی کسر
اٹھا نہیں رکھیں گے۔ ہم دونوں ملک اور یقینی جانتے ہیں کہ صدام حسین صاحب اس جنگ کے بعد اخراجات برداشت
کریں گے۔ علاوہ ازیں آپ کو بتا دیں کہ ہمارے نزدیک آپ سرکار اور آپ کے احباب واقعات ہی اسلام کی گود میں بیٹھے ہم اپنی

مٹھی بھر جماعت کے سوا دنیا کے تمام مسلمان [illegible] کتاب و سنت اور کفر اور شرک کی [illegible] ہیں جس پر جاری
صد سالہ تاریخ گواہ ہے۔

بعض لوگ [illegible] کو حکم دیتے ہیں جو سراسر غلط ہے۔ اولاً تو [illegible] اگر حرم مانتے ہیں تو انہیں بلکہ
ان کے [illegible] نے اسے حرم اکبر قرار دیا تھا۔ ثانیاً [illegible] تاریخ ہی حرمین شریفین کی حفاظت کے ضامن
اگر ہم اپنے دلوں کے [illegible] اگر چین [illegible] مضبوط کر لیتے تو کوئی [illegible] حرمین
شریفین کی طرف کبھی آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی جرأت ہی نہ کرتا۔ کیا وَأَعِدُّوا لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ وَمِن رِّبَاطِ الْخَيْلِ ۔
کا یہی مطلب ہے [illegible]
[illegible] دوسرے حرم یعنی امریکہ کے
[illegible] والے اسلام میں [illegible] یہ دونوں حرم [illegible] کوئی
[illegible] ایسے حرمین کے محافظوں
کا وجود مسلمانوں کے لیے عذاب ثابت ہوگا [illegible]

[illegible] ان محافظوں نے ایک عرصے سے اپنے محافظ [illegible] کے [illegible] مسلمانوں کا ناطقہ بند کر رکھا ہے [illegible] دقیقہ
فروگذاشت نہیں کر رکھا ہے۔ اس کے باوجود اگر کوئی [illegible] دیکھنا چاہے تو [illegible] کر سکتا ہے کہ تقریباً تیس
ملکوں کی فوجیں [illegible] عراق
پر چالیس روز سے بغیر کسی وقفے کے بمباری کر رہے ہیں لیکن پھر بھی عراق زندہ ہے، سبحان اللہ، الحمد للہ —— [illegible]
[illegible] جاپان [illegible] ہیروشیما [illegible] شہروں کو جا
کر دیکھیں [illegible] دوسری جنگ عظیم میں امریکہ نے ایٹم بم گرائے تھے۔ وہاں [illegible] نہیں اگتی۔ دوسرے ان دونوں
[illegible]
[illegible] یہ دونوں ایٹم بم گرتے ہی جاپان نے گھٹنے ٹیک دیے تھے —— اب کوئی دیکھے کہ عراق پر اس سے
[illegible] طاقت کے [illegible] گرائے جا چکے ہیں لیکن عراق کا بفضل تعالیٰ کوئی حصہ ابھی تک اس طرح تباہ و برباد
نہیں کیا جا سکا ہے، سبحان اللہ، الحمد للہ —— اگر کوئی ایمان کی طاقت کو دیکھنا چاہے تو دیکھے کہ جس طرح تقریباً تیس ملک چالیس
روز سے مسلسل بمباری کر رہے ہیں، کیا فرزندان توحید کہلانے والے ایسی بمباری صرف چالیس گھنٹے برداشت کر سکیں گے؟
یقیناً [illegible] اس کے برعکس کیا یہ ایمانی طاقت کا کرشمہ نہیں ہے
کہ عراقی مجاہدین چالیس روز سے [illegible] اور مسلسل بمباری کے باوجود زندہ ہیں اور طَيْرًا أَبَابِيلَ کا سماں [illegible] ہیں اللہ
اتحادیوں کے [illegible] كَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ ۔ [illegible] کہ
صدام حسین اور عراق کے [illegible] ایمانی قوت سے [illegible] اسلام کا ایک [illegible] ہے
ہیں۔ [illegible] اسلام [illegible] عالم اسلام کی طرف سے لڑ رہے ہیں۔ [illegible]
تاریخی فتح سے نوازے [illegible] اسلام اور مسلمانوں کا بول بالا کرے۔ آمین۔

اللہ کو پامردئ مومن پہ بھروسا
ابلیس کو یورپ کی مشینوں کا سہارا

۱۹۷۲۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ بَيَانٍ عَنْ وَبَرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَرَجَوْنَا اَنْ يُّحَدِّثَنَا حَدِيْثًا حَسَنًا قَالَ فَبَادَرَنَا اِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدِّثْنَا عَنِ الْقِتَالِ فِي الْفِتْنَةِ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ ﴿ وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ ﴾ فَقَالَ هَلْ تَدْرِيْ مَا الْفِتْنَةُ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ اِنَّمَا كَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَاتِلُ الْمُشْرِكِيْنَ وَكَانَ الدُّخُوْلُ فِيْ دِيْنِهِمْ فِتْنَةً وَلَيْسَ كَقِتَالِكُمْ عَلَى الْمُلْكِ

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہماری طرف آئے تو ہم امیدوار ہوئے کہ ہم سے کوئی اچھی حدیث بیان کریں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ ایک آدمی اُن کی طرف آ گیا۔ پھر کہنے لگا۔ اے ابو عبدالرحمن! ہمیں فتنے کے وقت جنگ کرنے کے متعلق کوئی حدیث سنائیے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور اُن سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے (سورۃ البقرۃ آیت ۱۹۳) آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ فتنہ کیا ہے؟ تمہاری ماں تمہیں گم کرے۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مشرکین سے لڑا کرتے تھے اور کافروں کے دین میں داخل ہونا فتنہ ہے۔ اُن کی لڑائی تمہاری طرح حکومت کے بارے میں نہ تھی۔

بَابُ الْفِتْنَةِ الَّتِيْ تَمُوْجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ

فتنے دریا کی موجوں کی طرح آئیں گے

وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ خَلَفِ بْنِ حَوْشَبٍ كَانُوْا يَسْتَحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَمَثَّلُوْا بِهٰذِهِ الْاَبْيَاتِ عِنْدَ الْفِتَنِ قَالَ امْرُؤُ الْقَيْسِ ؎

الْحَرْبُ اَوَّلُ مَا تَكُوْنُ فَتِيَّةً
تَسْعٰى بِزِيْنَتِهَا لِكُلِّ جَهُوْلِ
حَتّٰى اِذَا اشْتَعَلَتْ وَشَبَّ ضِرَامُهَا
وَلَّتْ عَجُوْزًا غَيْرَ ذَاتِ حَلِيْلِ
شَمْطَاءَ يُنْكَرُ لَوْنُهَا وَتَغَيَّرَتْ
مَكْرُوْهَةً لِلشَّمِّ وَالتَّقْبِيْلِ

ابن عیینہ نے خلف بن حوشب سے نقل کیا کہ فتنوں کے وقت لوگ تمثیل کے طور پر ان اشعار کو پڑھنا بہتر سمجھتے، جنہیں امرؤ القیس نے کہا ہے:

ابتدا میں ایک حسینہ دوشیزہ ہوتی ہے جنگ
اس کی زینت کی طرف کھنچتے ہیں جاہل بے درنگ
جنگ کے شعلے بھڑک اٹھتے ہیں جب میداں میں
تب وہ ہو جاتی ہے بڑھیا، بے حلیلہ و تنگ
سر سفید اور شکل بھونڈی جس سے ہر کوئی بچے
اس کو چھونے، پیار کرنے کی ہو کس کو اُمنگ

۱۹۷۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيْقٌ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُوْلُ بَيْنَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَ عُمَرَ اِذْ قَالَ اَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ قَالَ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِيْ اَهْلِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ تُكَفِّرُهَا الصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ لَيْسَ عَنْ هٰذَا اَسْاَلُكَ وَلٰكِنِ الَّتِيْ تَمُوْجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا بَاْسٌ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ

شقیق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم حضرت عمر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو انہوں نے فرمایا کہ تم لوگوں میں سے کس کو فتنے کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی یاد ہے؟ حضرت حذیفہ نے کہا کہ آدمی کا اس کے اہل و عیال، مال، اولاد اور ہمسائے کے فتنے کا نماز، صدقہ، نیکی کا حکم اور برائی سے روکنے کے ذریعے کفارہ ہو جاتا ہے۔ فرمایا کہ میں اس بارے میں آپ سے نہیں پوچھتا بلکہ اس کے بارے میں پوچھتا ہوں جو موج دریا کی طرح موج مارے گا۔ کہا: اے امیر المؤمنین! آپ کو اس کا کیا ڈر ہے کہ آپ کے اور اس کے درمیان ایک بند دروازہ ہے۔ حضرت عمر نے کہا کہ وہ

إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ عُمَرُ أَيُكْسَرُ الْبَابُ أَمْ يُفْتَحُ، قَالَ بَلْ يُكْسَرُ قَالَ عُمَرُ إِذًا لَا يُغْلَقَ أَبَدًا. قُلْتُ أَجَلْ قُلْنَا لِحُذَيْفَةَ أَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ الْبَابَ قَالَ نَعَمْ كَمَا أَعْلَمُ أَنَّ دُونَ غَدٍ لَيْلَةً وَذَلِكَ أَنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ فَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَهُ مَنِ الْبَابُ فَأَمَرْنَا مَسْرُوقًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ مَنِ الْبَابُ قَالَ عُمَرُ

١٩٧٣ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى حَائِطٍ مِنْ حَوَائِطِ الْمَدِينَةِ لِحَاجَتِهِ وَخَرَجْتُ فِي إِثْرِهِ فَلَمَّا دَخَلَ الْحَائِطَ جَلَسْتُ عَلَى بَابِهِ وَقُلْتُ لَأَكُونَنَّ الْيَوْمَ بَوَّابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَأْمُرْنِي فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَضَى حَاجَتَهُ وَجَلَسَ عَلَى قُفِّ الْبِئْرِ فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهِ لِيَدْخُلَ فَقُلْتُ كَمَا أَنْتَ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ لَكَ فَوَقَفَ فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْكَ قَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ فَجَاءَ عَنْ يَمِينِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ فَجَاءَ عُمَرُ فَقُلْتُ كَمَا أَنْتَ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ لَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَجَاءَ عَنْ يَسَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ فَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ فَامْتَلَأَ الْقُفُّ فَلَمْ يَكُنْ فِيهِ مَجْلِسٌ ثُمَّ جَاءَ

دروازہ ہے۔ حضرت عمر نے کہا کیا وہ توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا، کہا بلکہ توڑا جائے گا۔ حضرت عمر نے کہا پھر تو کبھی بند نہ ہوگا۔ میں نے کہا ہاں۔ جب حضرت حذیفہ سے کہا گیا کیا حضرت عمر جانتے تھے کہ وہ دروازہ کون ہے؟ کہا ہاں اس طرح جانتے تھے جیسے کہ تم جانتے ہو کہ کل دن کے بعد رات آئے گی اس لیے کہ میں نے ان سے ایسی حدیث بیان کی تھی جس میں کوئی غلطی نہ تھی۔ ہم حذیفہ سے دروازہ کے بارے میں پوچھنے سے ڈرے۔ ہم نے مسروق سے کہا کہ پوچھو، انہوں نے پوچھا تو کہا وہ دروازہ حضرت عمر ہیں۔

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی حاجت کے لیے مدینہ منورہ کے کسی باغ کی طرف نکلے اور میں بھی آپ کے پیچھے چلا۔ جب آپ باغ میں داخل ہو گئے تو میں اس کے دروازہ پر بیٹھ گیا اور میں نے اپنے دل میں کہا کہ آج میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دربان بنوں گا حالانکہ آپ نے مجھے اس کا حکم نہیں دیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور اپنی حاجت پوری کی پھر کنوئیں کی منڈیر پر بیٹھ گئے، اپنی پنڈلیاں کھول کر کنوئیں میں لٹکا لیں۔ چنانچہ حضرت ابو بکر آئے اور اندر جانے کی اجازت چاہی۔ میں نے کہا آپ یہیں ٹھہرئیے یہاں تک کہ میں آپ کے لیے اجازت حاصل کروں۔ چنانچہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ حضرت ابو بکر آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت مانگتے ہیں۔ فرمایا انہیں اجازت دے دو اور جنت کی بشارت دو۔ چنانچہ وہ اندر آئے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دائیں جانب بیٹھ گئے اور اپنی پنڈلیاں کھول کر کنوئیں میں لٹکا لیں۔ پھر حضرت عمر آئے تو میں نے کہا یہیں ٹھہرئیے یہاں تک کہ میں آپ کے لیے اجازت حاصل کر لوں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں اجازت دے دو اور جنت کی بشارت دو۔ چنانچہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بائیں جانب آگئے اور اپنی پنڈلیاں کھول کر کنوئیں میں لٹکا دیں۔ پس وہ منڈیر بھر گئی اور وہاں کسی کے بیٹھنے کی جگہ نہ رہی۔ پھر حضرت عثمان آئے تو میں نے کہا یہیں ٹھہرئیے یہاں تک کہ میں آپ کے لیے اجازت حاصل کر لوں۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

عُثْمَانُ فَقُلْتُ كَمَا أَنْتَ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ لَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ مَعَهَا بَلَاءٌ يُصِيبُهُ فَدَخَلَ فَلَمْ يَجِدْ مَعَهُمْ مَجْلِسًا فَتَحَوَّلَ حَتَّى جَاءَ مُقَابِلَهُمْ عَلَى شَفَةِ الْبِئْرِ فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ ثُمَّ دَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ فَجَعَلْتُ أَتَمَنَّى أَخًا لِي وَأَدْعُو اللَّهَ أَنْ يَأْتِيَ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَتَأَوَّلْتُ ذَلِكَ قُبُورَهُمْ اجْتَمَعَتْ هَاهُنَا وَانْفَرَدَ عُثْمَانُ

نے فرمایا کہ انہیں اجازت دے دو اور جنت کی بشارت دے دو لیکن ایک مصیبت کے ساتھ جو انہیں پہنچے گی۔ پس وہ اندر داخل ہوئے تو ان کے پاس بیٹھنے کی جگہ نہ پائی تو وہ دوسری طرف کنویں کے کنارے پر جا بیٹھے اور اپنی پنڈلیاں کھول کر کنویں میں لٹکا دیں۔ چنانچہ میں اپنے بھائی کے بارے میں تمنا کرتا اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتا کہ وہ بھی آجائے۔ سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ میں نے اس سے یہ اندازہ لگایا کہ ان تینوں حضرات کی قبریں اکٹھی ہوں گی اور حضرت عثمان کی ان سے علیحدہ ہوگی۔

۱۹۷۵۔ حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ قِيلَ لِأُسَامَةَ أَلَا تُكَلِّمُ هَذَا قَالَ قَدْ كَلَّمْتُهُ مَا دُونَ أَنْ أَفْتَحَ بَابًا أَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يَفْتَحُهُ وَمَا أَنَا بِالَّذِي أَقُولُ لِرَجُلٍ بَعْدَ أَنْ يَكُونَ أَمِيرًا عَلَى رَجُلَيْنِ أَنْتَ خَيْرٌ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُجَاءُ بِرَجُلٍ فَيُطْرَحُ فِي النَّارِ فَيَطْحَنُ فِيهَا كَطَحْنِ الْحِمَارِ بِرَحَاهُ فَيُطِيفُ بِهِ أَهْلُ النَّارِ فَيَقُولُونَ أَيْ فُلَانُ أَلَسْتَ كُنْتَ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ فَيَقُولُ إِنِّي كُنْتُ آمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا أَفْعَلُهُ وَأَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَأَفْعَلُهُ

ابووائل کا بیان ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا گیا کہ آپ اس بارے میں کچھ فرماتے کیوں نہیں؟ ارشاد فرمایا کہ میں گفتگو ضرور کرتا ہوں لیکن شامل نہیں کہ سب سے پہلے فتنے کا دروازہ کھولوں اور نہ میں وہ شخص ہوں کہ کوئی دو آدمیوں کے اوپر امیر ہو تو کہوں کہ وہ ان سے بہتر ہے جبکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک شخص کو لایا جائے گا پھر اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا تو وہ اس کے اندر اس طرح گھومے گا جیسے چکی والا گدھا گھومتا ہے پس جہنمی اس کے گرد جمع ہو جائیں گے اور پوچھیں گے کہ اے فلاں! آپ تو ہمیں اچھی باتوں کا حکم دیتے اور برے کاموں سے منع فرمایا کرتے تھے وہ جواب دے گا کہ میں اچھی باتوں کا حکم تو دیتا لیکن خود کرتا نہ تھا اور برے کاموں سے روکتا لیکن خود باز رہتا نہیں تھا۔

باب

۱۹۷۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ لَقَدْ نَفَعَنِي اللَّهُ بِكَلِمَةٍ أَيَّامَ الْجَمَلِ لَمَّا بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ فَارِسًا مَلَّكُوا ابْنَةَ كِسْرَى قَالَ لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا أَمْرَهُمُ امْرَأَةً

عورت کو حکمران بنانے والی قوم کبھی فلاح نہیں پائے گی

امام حسن بصری نے حضرت ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جنگ جمل کے دنوں میں اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک کلمے کے ذریعے نفع پہنچایا جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچی کہ ایران والوں نے کسریٰ کی بیٹی کو بادشاہ بنا لیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ وہ قوم کبھی فلاح نہیں پائے گی جو اپنے کاموں کی

ف: اسلام کے اندر یہ حدیث ایک سنہرا اصول ہے مستقل تمدن کا کہ عورت حاکم نہیں بلکہ اپنے گھر کی خلیفہ اور حاکم ہے۔ اس کا دائرہ کار صرف اپنا گھر ہے جیسا کہ حضرت عمر وغیرہ نے ... کے لیے قرآن سے فرمایا ہے۔

وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ ۔ (۳۳:۳۳)

اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی کی طرح۔

بلکہ پروردگار عالم نے عورتوں کے حق میں یہاں تک فرمایا ہے۔

وَقُل لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَىٰ عَوْرَاتِ النِّسَاءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِن زِينَتِهِنَّ وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۔ (۳۱:۲۴)

اور مسلمان عورتوں کو حکم دو کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ سنگار ظاہر نہ کریں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رکھیں اور اپنا سنگار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ یا شوہروں کے باپ یا اپنے بیٹے یا شوہروں کے بیٹے یا اپنے بھائی یا اپنے بھتیجے یا اپنے بھانجے یا اپنے دین کی عورتیں یا اپنی کنیزیں جو اپنے ہاتھ کی ملک ہوں یا نوکر بشرطیکہ شہوت والے مرد نہ ہوں یا وہ بچے جنہیں عورتوں کی شرم والی باتوں کی خبر نہیں اور زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہوا سنگار اور اللہ کی طرف توبہ کرو اے ایمان والو سب کے سب اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ۔

اگر آپ غور کریں اور قرآن مجید پر ایمان رکھنے والے ان دونوں آیتوں کو سمجھ سکتی ہیں دیکھیں تو صاف معلوم ہو جائے گا کہ عورتوں کا دائرہ کار صرف اپنا گھر ہے اور ان احکام سے کس طرح ان کی حیا کی حفاظت اس کے پیدا کرنے والے نے بتا رہا ہے۔ عورت کا اپنی چاروں حالتوں یعنی ماں، بیٹی، بیوی اور بہن کی حیثیت میں جو حقوق و فرائض ہیں شریعت مطہرہ میں ان کا واضح تعین موجود ہے۔ اسلام میں عورت کو وہ مقام دیا گیا ہے جس کی وہ اپنی ہر حیثیت میں حقدار ہے اور جس سے بڑھ کر دنیا کا کوئی قانون اسے مقام و مرتبہ نہیں دے سکا۔ بعض مغربی ترقی کی طرف سے جو حقوق نسواں اور مردوں کے مساوی حقوق کی آواز اٹھائی جاتی ہے وہ اسلام سے بغاوت کرنے والے اور جن آوارگی کا شکار ہو جانے والے مردوں اور عورتوں کا مشترکہ نعرہ ہے۔ عورت چراغ خانہ ہے شمع محفل نہیں ہے۔ ان کا اپنے دائرہ کار سے باہر جانا درحقیقت اپنے مرتبہ سے بغاوت کرنا اور ابلیس کی آواز پر لبیک کہنا ہے۔ اور اسلام نے عورتوں کو اتنا اونچا مقام دیا ہے جس پر بجا طور پر انسانیت ناز کرتی ہے۔ مثلاً ایک ماں کی حیثیت میں عورت کا مقام کیا ہے، اس بارے میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں یوں فرمایا ہے

إِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ أَقْدَامِ أُمَّهَاتِكُمْ ۔

بے شک جنت تمہاری ماؤں کے قدموں تلے ہے۔

سبحان اللہ! کتنا اونچا مقام دیا کہ عورت کو کہ ماں کو خوش کرو تو سیدھے جنت میں چلے جاؤ گے۔ یہ تو ہوا عورت کے دائرہ کار کی بات اور دیکھیے کہ انسانوں کی ان دونوں اصناف یعنی مردوں اور عورتوں کی باہم حیثیت کیا ہے، اس بارے میں اللہ

تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰہُ بَعْضَھُمْ عَلٰی بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِھِمْ۔ (۴۔ ۳۴)

مرد حاکم ہیں عورتوں پر اس لیے کہ اللہ نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی اور اس لیے کہ مردوں نے ان پر اپنے مال خرچ کیے۔

جب قرآن کریم کی رو سے عورت اپنے مرد کی بھی حاکم نہیں بلکہ محکوم ہے تو وہ قوم کے لاکھوں اور کروڑوں افراد کا حاکم ہونے کی کہاں مجاز ہو گی؟ —— چاہے ملک یا اس کے کسی حصے یا کسی دفتر و ادارے کی سربراہ ہو تاوقتیکہ اسے بغیر شرعی ضرورت کے گھر سے نکلنے کی اجازت نہیں، بلکہ وہ تو اپنے گھر کی حاکم ہونے کی بھی مجاز نہیں، ہاں مجبوری کا معاملہ الگ ہے۔

ویسے حالات جس طرح جدید کہتے رہے ہیں کہ عورت ملک کی صدر اور وزیر اعظم تو شرعاً نہیں ہو سکتی، ہاں وزیر و سفیر وغیرہ ہو سکتی ہے۔ یہ شرعی فیصلہ نہیں بلکہ اُن حضرات کے اپنے دماغ کی پیداوار ہے اور یہ اُن کے اسلامی تعلیمات سے بے خبر ہونے کی دلیل ہے۔

قرآن کریم کی تعلیمات کو سمجھنے میں جہاں اختلاف پیدا ہو جائے تو سنتِ رسول کی روشنی میں حل کیا جا سکتا ہے۔ اس بارے میں قرآنی احکام کو سمجھنے کے لیے دیکھنا چاہیے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عورتوں کو کن کن عہدوں پر فائز کیا؟ —— جب یہ بات دیکھی جائے گی تو ملک کا بڑے سے بڑا عہدہ تو درکنار بات ہے کسی چھوٹے سے چھوٹے عہدے پر بھی آپ نے کسی عورت کا تعین نہیں فرمایا —— بلکہ گھر سے باہر آپ نے کوئی ذمہ داری کسی عورت کے سپرد نہیں فرمائی۔ کیا اس سے صورت حال کی پوری طرح وضاحت نہیں ہو جاتی؟ بعض لوگ جو اس سلسلے میں بعض صحابیات کے غزوات میں شرکت کے واقعات سے ان کے باہر نکلنے پر استدلال کرتے اور جواز قرار دیتے ہیں وہ استدلال مستحب و درست نہیں بلکہ محض دھوکا یا اپنا فریب ہے کیونکہ ایسا ان صحابیات نے رضاکارانہ کیا تھا اور یہ پردے کا حکم نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے جبکہ پردے کا حکم نازل ہونے کے بعد اُمّتِ خیر القرون میں ایسا ایک واقعہ بھی نہیں ہوا۔

باقی عہدے داری کی بات کرنے والوں کو بھی سمجھ لینا چاہیے کہ اگر عورت شرعاً سربراہِ مملکت ہو سکتی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی لختِ جگر، دو جہان کی صاحبِ جان، خاتونِ جنت، سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی موجودگی میں کسی دوسرے کو خلیفۂ رسول بنانے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا —— دوسرے اس بات پر اس زاویے سے بھی غور فرمائیے کہ خلافت کے مسئلے میں شیعہ حضرات کا اختلاف ہے۔ ان کا موقف یہ ہے کہ دیگر تمام حضرات کی نسبت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلافت کے زیادہ مستحق تھے۔ اگر ان حضرات کے نزدیک عورت کا سربراہِ مملکت بننا شرعاً روا ہوتا تو وہ حضرت علی کی جگہ حضرت فاطمہ کا نام لیتے کیونکہ:۔

خونِ خیر الرسل سے ہے جن کا خمیر
ان کی بے لوث طینت پہ لاکھوں سلام

جب مدعیانِ اسلام کی کسی جماعت یا کسی فرقے نے بھی سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو خلیفۂ رسول بنانے کی بات نہیں کی تو معلوم ہوا کہ کسی بھی مسلمان کہلانے والے کے نزدیک عورت کا سربراہِ مملکت بننا شرعاً جائز نہیں ہے۔ جب سیدہ خاتونِ جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سربراہی کا آج تک سوال پیدا نہ ہوا تو ان کے مقابلہ پر دوسری کوئی عورت کس گنتی میں ہے۔ اللہ تعالیٰ جملہ مدعیانِ اسلام کو سچے مسلمان بننے کی توفیق دے اور اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا نصیب کرے۔ آمین۔

١٩٧٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْيَمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زِيَادٍ الأَسَدِيُّ قَالَ لَمَّا سَارَ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَعَائِشَةُ إِلَى الْبَصْرَةِ بَعَثَ عَلِيٌّ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ وَحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ فَقَدِمَا عَلَيْنَا الْكُوفَةَ فَصَعِدَا الْمِنْبَرَ فَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَوْقَ الْمِنْبَرِ فِي أَعْلاَهُ وَقَامَ عَمَّارٌ أَسْفَلَ مِنَ الْحَسَنِ فَاجْتَمَعْنَا إِلَيْهِ فَسَمِعْتُ عَمَّارًا يَقُولُ إِنَّ عَائِشَةَ قَدْ سَارَتْ إِلَى الْبَصْرَةِ وَوَاللَّهِ إِنَّهَا لَزَوْجَةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَلَكِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ابْتَلاَكُمْ لِيَعْلَمَ إِيَّاهُ تُطِيعُونَ أَمْ هِيَ.

ابو حصین نے ابو مریم عبداللہ بن زیاد اسدی سے روایت کی ہے کہ جب حضرت طلحہ، حضرت زبیر اور حضرت عائشہ بصرہ کی جانب روانہ ہوئے تو حضرت علی نے حضرت عمار بن یاسر اور حضرت حسن بن علی کو روانہ کیا۔ پس وہ ہمارے پاس کوفہ آئے پس منبر پر چڑھ گئے۔ حضرت حسن بن علی منبر کے اوپر والی جانب بیٹھے اور حضرت عمار بن یاسر امام حسن کے نیچے والی سیڑھی پر بیٹھے یعنی امام حسن سے نیچے۔ پس ہم ان کے پاس اکٹھے ہو گئے تو ہم نے حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بیشک حضرت عائشہ بصرہ کی جانب روانہ ہو گئی ہیں اور خدا کی قسم وہ دنیا اور آخرت میں آپ کے نبی کی زوجہ مطہرہ ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو آزمایا ہے کہ یہ ظاہر کر دیا جائے کہ آپ اس کی اطاعت کرتے ہیں یا ان کی۔

باب ٩٢٣

حضرت عائشہ کے ذریعے آزمائش کی گئی

١٩٧٨ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَامَ عَمَّارٌ عَلَى مِنْبَرِ الْكُوفَةِ فَذَكَرَ عَائِشَةَ وَذَكَرَ مَسِيرَهَا وَقَالَ إِنَّهَا زَوْجَةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَلَكِنَّهَا مِمَّا ابْتُلِيتُمْ.

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوفہ کے منبر پر کھڑے ہوئے تو حضرت عائشہ کا اور ان کے سفر کا ذکر کیا، پھر کہا بیشک وہ دنیا اور آخرت میں تمہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ہیں لیکن ان کے ذریعے آپ کو آزمایا گیا ہے۔

١٩٧٩ - حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يَقُولُ دَخَلَ أَبُو مُوسَى وَأَبُو مَسْعُودٍ عَلَى عَمَّارٍ حَيْثُ بَعَثَهُ عَلِيٌّ إِلَى أَهْلِ الْكُوفَةِ يَسْتَنْفِرُهُمْ فَقَالاَ مَا رَأَيْنَاكَ أَتَيْتَ أَمْرًا أَكْرَهَ عِنْدَنَا مِنْ إِسْرَاعِكَ فِي هَذَا الأَمْرِ مُنْذُ أَسْلَمْتَ فَقَالَ عَمَّارٌ مَا رَأَيْتُ مِنْكُمَا مُنْذُ أَسْلَمْتُمَا أَمْرًا أَكْرَهَ عِنْدِي مِنْ إِبْطَائِكُمَا عَنْ هَذَا الأَمْرِ وَكَسَاهُمَا حُلَّةً حُلَّةً ثُمَّ رَاحُوا إِلَى الْمَسْجِدِ.

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری اور حضرت ابو مسعود دونوں حضرت عمار کے پاس گئے جب حضرت علی نے انہیں اہل کوفہ کو جمع کرنے کی خاطر کوفہ بھیجا تھا۔ دونوں حضرات نے کہا کہ جب سے آپ نے اسلام قبول کیا ہے ہم نے آپ کا ایسا کام نہیں دیکھا جو ہمارے نزدیک زیادہ ناپسندیدہ ہو بمقابلہ آپ کی اس کام میں جلدی کرنے کے۔ حضرت عمار نے کہا کہ جب سے آپ حضرات نے اسلام قبول کیا ہے میں نے آپ کا کوئی ایسا کام نہیں دیکھا جو مجھے ناپسند ہو بمقابلہ اس کام میں دیر کرنے کے اور دونوں حضرات کو جوڑے پہنائے گئے۔ پھر تینوں مسجد کی جانب روانہ ہو گئے۔

١٩٨٠ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ . كُنْتُ

شقیق بن سلمہ کا بیان ہے کہ میں حضرت ابو مسعود، حضرت ابو موسیٰ اشعری اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پاس

جَالِسًا مَعَ أَبِي مَسْعُودٍ وَأَبِي مُوسَى وَعَمَّارٍ فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ مَا مِنْ أَصْحَابِكَ أَحَدٌ إِلاَّ لَوْ شِئْتُ لَقُلْتُ فِيهِ غَيْرَكَ وَمَا رَأَيْتُ مِنْكَ شَيْئًا مُنْذُ صَحِبْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْيَبَ عِنْدِي مِنِ اسْتِسْرَاعِكَ فِي هَذَا الأَمْرِ قَالَ عَمَّارٌ يَا أَبَا مَسْعُودٍ وَمَا رَأَيْتُ مِنْكَ وَلاَ مِنْ صَاحِبِكَ هَذَا شَيْئًا مُنْذُ صَحِبْتُمَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْيَبَ عِنْدِي مِنْ إِبْطَائِكُمَا فِي هَذَا الأَمْرِ فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ وَكَانَ مُوسِرًا يَا غُلاَمُ هَاتِ حُلَّتَيْنِ فَأَعْطَى إِحْدَاهُمَا أَبَا مُوسَى وَالأُخْرَى عَمَّارًا وَقَالَ رُوحَا فِيهِ إِلَى الْجُمُعَةِ

بیٹھا ہوا تھا تو حضرت ابو مسعود نے کہا کہ آپ (حضرت عمار) کے ساتھیوں میں سے کوئی ایسا نہیں کہ اگر میں چاہوں تو آپ کے سوا اس کے بارے میں کہہ سکتا ہوں کہ جب سے آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت اختیار کی تو میں نے اس کام میں جلدی کرنے سے بڑھ کر آپ کا کوئی عیب نہیں دیکھا۔ حضرت عمار نے کہا: اے ابو مسعود جب سے آپ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت اختیار کی ہے میں نے آپ کا یا آپ کے کسی ساتھی کا کوئی عیب کام نہیں دیکھا جو میرے نزدیک اس کام میں دیر کرنے سے بڑھ کر عیب ہو۔ پس حضرت ابو مسعود نے جو مالدار آدمی تھے فرمایا کہ اے غلام دو جوڑے لاؤ۔ چنانچہ ان میں سے ایک حضرت ابو موسیٰ کو اور دوسرا حضرت عمار کو دے کر کہا کہ انہیں پہن کر جمعہ کے لئے چلیے۔

بَابُ ۱۱۲۵ إِذَا أَنْزَلَ اللَّهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا

جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب نازل کرتا ہے۔

۱۹۸۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْزَلَ اللَّهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا أَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيهِمْ ثُمَّ بُعِثُوا عَلَى أَعْمَالِهِمْ

حمزہ بن عبد اللہ بن عمر نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب نازل کرتا ہے تو اس وقت عذاب اس قوم کے ہر فرد کو پہنچتا ہے۔ لیکن پھر وہ ان کے اعمال کے مطابق اٹھائے جائیں گے۔

بَابُ ۱۱۲۶ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ إِنَّ ابْنِي هَذَا لَسَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

حضور نے امام حسن کے متعلق فرمایا کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے شاید اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کروا دے۔

۱۹۸۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ أَبُو مُوسَى وَلَقِيتُهُ بِالْكُوفَةِ جَاءَ إِلَى ابْنِ شُبْرُمَةَ فَقَالَ أَدْخِلْنِي عَلَى عِيسَى فَأَعِظَهُ فَكَأَنَّ ابْنَ شُبْرُمَةَ خَافَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَفْعَلْ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ

اسرائیل کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری سے میری ملاقات کوفہ میں ہوئی جبکہ وہ ابن شبرمہ کے پاس گئے اور فرمایا کہ مجھے عیسیٰ بن موسیٰ کے پاس لے چلو چنانچہ ابن شبرمہ اس بارے میں ڈر گئے اور انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ حسن بصری کا بیان ہے کہ جب امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما فوج لے کر حضرت

فَلَمَّا سَارَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِلَى مُعَاوِيَةَ بِالْكَتَائِبِ قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ لِمُعَاوِيَةَ أَرَى كَتِيبَةً لَا تُوَلِّي حَتَّى تُدْبِرَ أُخْرَاهَا قَالَ مُعَاوِيَةُ مَنْ لِذَرَارِيِّ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ أَنَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ نَلْقَاهُ فَنَقُولُ لَهُ الصُّلْحَ قَالَ الْحَسَنُ وَلَقَدْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ جَاءَ الْحَسَنُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

معاویہ کی طرف چلے تو حضرت عمرو بن العاص نے حضرت معاویہ سے کہا کہ میں ایسی فوج دیکھ رہا ہوں جو اس وقت تک نہیں ہٹے گی جب تک مقابل کی فوج کو بھگا نہ دے۔ حضرت معاویہ نے کہا کہ پھر مسلمانوں کی اولاد کی حفاظت پھر کون کرے گا؟ پس حضرت عبد اللہ بن عامر اور حضرت عبد الرحمٰن بن سمرہ نے کہا کہ ہم اُن (امام حسن) سے مل کر صلح کے لئے کہتے ہیں۔ حسن بصری کا بیان ہے کہ میں نے سنا کہ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے تو امام حسن آ گئے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا یہ بیٹا سردار ہے اور شاید اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مسلمانوں

ف: اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نگاہ میں امام عالی مقام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ حد درجہ قابلِ تعریف تھے۔ ساتھ ہی اس حدیث سے یہ بات بھی سامنے آتی ہے کہ مسلمانوں کے جن دو گروہوں میں امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صلح کرائی وہ دونوں ہی گروہ نگاہِ مصطفیٰ میں مسلمان تھے کیونکہ دونوں ہی کے لیے آپ نے مسلمان کا لفظ استعمال فرمایا۔ ظاہر ہے کہ مسلمانوں کی وہ دونوں بڑی جماعتیں جن کی امام حسن نے صلح کرائی وہ ان کی فوج اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فوج ہے۔

جو لوگ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق اچھا خیال نہیں رکھتے اور کہتے ہیں، ایسے لوگ بھی ہیں جو انہیں سرے سے مسلمان ہی نہیں جانتے۔ ان کا یہ عقیدہ غلط ہے کیونکہ اگر ان کے صحابی یا مسلمان ہونے میں کسی قسم کا شبہ ہوتا تو حضرت حسن ہرگز مملکتِ اسلامیہ کی سربراہی ان کے سپرد نہ کرتے اور آخری دم تک کبھی ان کے ہاتھ پر بیعت نہ کرتے جیسے کہ امام عالی مقام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سر دے دیا، جامِ شہادت نوش کر لیا لیکن یزید پلید کو مملکتِ اسلامیہ کا سربراہ تسلیم کرتے ہوئے اس کی بیعت نہ کی۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں کوئی برا کلمہ کہنا اور ان کی شان میں گستاخی کرنا اپنی عاقبت برباد کرنا ہے کیونکہ وہ اولاً صحابی ہیں، ثانیاً کاتبِ وحی ہیں اور ثالثاً رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بھائی ہیں۔ غرض اسلامی تقاضوں کی رو سے ہر مسلمان پر ان کا ادب و احترام کرنا لازم ہے، کیونکہ صحابہ کرام سب مسلمانوں کے بزرگ و محسن ہیں۔

١٩٠٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عَمْرٌو أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ أَنَّ حَرْمَلَةَ مَوْلَى أُسَامَةَ أَخْبَرَهُ قَالَ عَمْرٌو قَدْ رَأَيْتُ حَرْمَلَةَ قَالَ أَرْسَلَنِي أُسَامَةُ إِلَى عَلِيٍّ وَقَالَ إِنَّهُ سَيَسْأَلُكَ الْآنَ فَيَقُولُ مَا خَلَّفَ

محمد بن علی کا بیان ہے کہ حرملہ مولیٰ اسامہ نے انہیں بتایا ـ عمرو بن دینار نے کہا کہ انہوں نے بتایا، عنقریب وہ (حضرت علی) تم سے یہ پوچھتے ہوئے فرمائیں گے کہ تمہارے صاحب حضرت اسامہ کو کس چیز نے پیچھے رکھا ہے؟ تم ان کی خدمت میں عرض کر دینا کہ اگر آپ شیر کے منہ میں ہوں تب بھی مجھے یہی پسند ہے کہ

صَاحِبَكَ فَقُلْ لَهُ يَقُولُ لَكَ لَوْكُنْتَ فِي شِدْقِ
الْأَسَدِ لَأَحْبَبْتُ أَنْ أَكُونَ مَعَكَ فِيهِ وَلٰكِنْ
هٰذَا أَمْرٌ لَمْ أَرَهُ فَلَمْ يُعْطِنِي شَيْئًا فَذَهَبْتُ
إِلَى حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ وَابْنِ جَعْفَرٍ فَأَوْقَرُوا
رَاحِلَتِي

بَابٌ ۱۱۲ إِذَا قَالَ عِنْدَ قَوْمٍ شَيْئًا ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ بِخِلَافِهِ

۱۹۸۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ لَمَّا خَلَعَ
أَهْلُ الْمَدِينَةِ يَزِيدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ جَمَعَ ابْنُ عُمَرَ
حَشَمَهُ وَوَلَدَهُ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُنْصَبُ لِكُلِّ غَادِرٍ
لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِنَّا قَدْ بَايَعْنَا هٰذَا الرَّجُلَ
عَلَى بَيْعِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَإِنِّي لَا أَعْلَمُ غَدْرًا
أَعْظَمَ مِنْ أَنْ يُبَايَعَ رَجُلٌ عَلَى بَيْعِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ
ثُمَّ يُنْصَبُ لَهُ الْقِتَالُ وَإِنِّي لَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِنْكُمْ
خَلَعَهُ وَلَا بَايَعَ فِي هٰذَا الْأَمْرِ إِلَّا كَانَتِ
الْفَيْصَلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ.

۱۹۸۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
أَبُو شِهَابٍ عَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ قَالَ لَمَّا
كَانَ ابْنُ زِيَادٍ وَمَرْوَانُ بِالشَّامِ وَوَثَبَ ابْنُ الزُّبَيْرِ
بِمَكَّةَ وَوَثَبَ الْقُرَّاءُ بِالْبَصْرَةِ فَانْطَلَقْتُ مَعَ
أَبِي إِلَى أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَيْهِ فِي
دَارِهِ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ عُلِّيَّةٍ لَهُ مِنْ قَصَبٍ
فَجَلَسْنَا إِلَيْهِ فَأَنْشَأَ أَبِي يَسْتَطْعِمُهُ الْحَدِيثَ
فَقَالَ يَا أَبَا بَرْزَةَ أَلَا تَرَى مَا وَقَعَ فِيهِ النَّاسُ
فَأَوَّلُ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ تَكَلَّمَ بِهِ إِنِّي احْتَسَبْتُ
عِنْدَ اللّٰهِ أَنِّي أَصْبَحْتُ سَاخِطًا عَلَى أَحْيَاءِ
قُرَيْشٍ إِنَّكُمْ يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ كُنْتُمْ عَلَى الْحَالِ

آپ کے ساتھ رہوں لیکن اس معاملے کے اندر میں کوئی رائے قائم نہیں کر سکا پس انہوں نے مجھے کچھ نہیں دیا پھر میں امام حسن، امام حسین اور عبداللہ بن جعفر کے پاس گیا تو انہوں نے میری سواری بھر دی۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے محمد کو دیکھا انہوں نے کہا کہ حضرت اسامہ نے مجھے سواری دے کر حضرت علی کی خدمت میں بھیجا

جب کوئی لوگوں کے سامنے کچھ کہے اور وہاں سے جا کر کچھ کرے

ایوب کا بیان ہے کہ نافع نے فرمایا کہ جب اہل مدینہ نے یزید بن معاویہ کی بیعت توڑ دی تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے مصاحبوں اور لڑکوں کو اکٹھا کیا اور فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر دغا باز کے لئے قیامت کے روز ایک جھنڈا گاڑا جائے گا اور بیشک ہم نے اس آدمی کے ہاتھ پر اللہ اور اس کے رسول کیلئے بیعت کی اور میں نہیں جانتا کہ اس سے بڑھ کر کوئی دھوکا بازی ہو کہ کسی آدمی کے ہاتھ پر بیعت کی جائے کہ اللہ اور اس کے رسول سے پھر اس کے ساتھ لڑنے کی ٹھان لی جائے اور میں نہیں جانتا کہ تم میں سے جو شخص اس کی بیعت توڑ دے گا یا کسی دوسرے سے بیعت خلافت کرے گا تو میرے اور اس کے درمیان جدائی کا فیصلہ ہے

عوف اعرابی کا بیان ہے کہ ابو المنہال نے فرمایا۔ جب ابن زیاد اور مروان شام میں تھے تو ابن زبیر نے مکہ مکرمہ پر قبضہ جما لیا اور قاری بصرہ کے قابض ہو گئے۔ چنانچہ میں اپنے والد محترم کے ہمراہ حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف روانہ ہوا یہاں تک کہ ہم ان کے دولت خانے میں داخل ہوئے جبکہ وہ اپنے چھپر کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے جو بانسوں کا بنا ہوا تھا۔ ہم بھی ان کے حضور بیٹھ گئے۔ میرے والد ماجد ان سے گفتگو کرنے لگے اور ان کے ارشادات سننے کے مشتاق ہوئے۔ چنانچہ عرض گزار ہوئے۔ اے ابو برزہ! کیا آپ دیکھتے نہیں کہ لوگ کس چکر میں پڑے ہوئے ہیں تو پہلی بات جو میں نے ان سے سنی جس کے ساتھ گفتگو فرمائی وہ یہ کہ بیشک میں اللہ تعالیٰ سے ثواب کا امیدوار ہوں کہ صبح ہوتے

الَّذِي عَلِمْتُمْ مِنَ الذِّلَّةِ وَالْقِلَّةِ وَالضَّلَالَةِ وَإِنَّ اللهَ أَنْقَذَكُمْ بِالْإِسْلَامِ وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَلَغَ بِكُمْ مَا تَرَوْنَ وَهٰذِهِ الدُّنْيَا الَّتِي أَفْسَدَتْ بَيْنَكُمْ إِنَّ ذَاكَ الَّذِي بِالشَّامِ وَاللهِ إِنْ يُقَاتِلُ إِلَّا عَلَى الدُّنْيَا وَإِنَّ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ وَاللهِ إِنْ يُقَاتِلُونَ إِلَّا عَلَى الدُّنْيَا وَإِنَّ ذَاكَ الَّذِي بِمَكَّةَ وَاللهِ إِنْ يُقَاتِلُ إِلَّا عَلَى الدُّنْيَا

ہیں مجھے قریش کے ان لوگوں پر غصہ آتا ہے۔ اے گروہ عرب! آپ لوگ کس حالت میں تھے یہ آپ کے علم میں ہے کہ ذلت، غیر معقول کی قلت اور گمراہی میں تھے تو اللہ تعالیٰ نے اسلام اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذریعے اس سے نکالا اور اس حالت کو پہنچایا جو آپ حضرات دیکھ رہے ہیں اور اس دنیا نے آپ کے درمیان فساد برپا کر رکھا ہے۔ وہ شخص جو شام کا حکمران ہے خدا کی قسم وہ دنیا کیلئے لڑتا ہے اور یہ لوگ جو آپ کے درمیان ہیں یہ بھی لڑ رہے ہیں دنیا کیلئے اور وہ جو مکہ معظمہ پر حکومت کر رہا ہے وہ بھی لڑتا ہے دنیا کیلئے۔

۱۹۸۶۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلٍ الْأَحْدَبِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ الْيَوْمَ شَرٌّ مِنْهُمْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا يَوْمَئِذٍ يُسِرُّونَ وَالْيَوْمَ يَجْهَرُونَ۔

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ بیشک آج کے منافقین ان سے زیادہ بدتر ہیں جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک عہد میں تھے کہ ان دنوں وہ نفاق کو چھپاتے تھے لیکن آج تو ظاہر کرتے ہیں

۱۹۸۷۔ حَدَّثَنَا خَلَّادٌ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ إِنَّمَا كَانَ النِّفَاقُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَإِنَّمَا هُوَ الْكُفْرُ بَعْدَ الْإِيمَانِ۔

ابو شعثاء کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نفاق تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد کرامت مہد میں ہی تھا لیکن آج کا نفاق تو ایمان لانے کے بعد کا کفر ہوتا ہے

بَابٌ ۱۱۲۸ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُغْبَطَ أَهْلُ الْقُبُورِ

قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک قبر والوں پر رشک نہ کیا جائے

۱۹۸۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی یہاں تک کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کی قبر کے پاس سے گذرے گا تو کہے گا کاش میں اس کی جگہ پر ہوتا۔

بَابٌ ۱۱۲۹ تَغْيِيرِ الزَّمَانِ حَتَّى يَعْبُدُوا الْأَوْثَانَ۔

زمانہ اتنا بدلے گا کہ لوگ بتوں کو پوجیں گے

۱۹۸۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَنِي

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ

ابو هريرة رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة حتى تضطرب اليات نساء دوس على ذي الخلصة وذو الخلصة طاغية دوس التي كانوا يعبدون في الجاهلية.

١٩٩٠. حدثنا عبد العزيز بن عبد الله حدثني سليمان عن ثور عن ابي الغيث عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة حتى يخرج رجل من قحطان يسوق الناس بعصاه.

باب ۱۲۵ خروج النار وقال انس قال النبي صلى الله عليه وسلم اول اشراط الساعة نار تحشر الناس من المشرق الى المغرب.

١٩٩١. حدثنا ابو اليمان اخبرنا شعيب عن الزهري قال سعيد بن المسيب اخبرني ابو هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة حتى تخرج نار من ارض الحجاز تضيء اعناق الابل ببصرى.

١٩٩٢. حدثنا عبد الله بن سعيد الكندي حدثنا عقبة بن خالد حدثنا عبيد الله عن خبيب بن عبد الرحمن عن جده حفص بن عاصم عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوشك الفرات ان يحسر عن كنز من ذهب فمن حضره فلا ياخذ منه شيئا قال عقبة وحدثنا عبيد الله حدثنا ابو الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله الا انه قال يحسر عن جبل من ذهب.

باب ۱۲۶

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ قبیلہ دوس کی عورتوں کے سرین ذوالخلصہ پر ہلیں۔ ذوالخلصہ اس بت کا نام ہے جس کی زمانہ جاہلیت میں قبیلہ دوس کے لوگ عبادت کیا کرتے تھے۔

ابوالغیث نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ قحطان سے ایک ایسا آدمی نکلے گا جو لوگوں کو اپنی لاٹھی سے ہانکے گا

آگ کا نکلنا

حضرت انس نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کی ہے کہ قیامت کی سب سے پہلی نشانی ظہور میں آئے گی آگ ہے جو مشرق کے لوگوں کو اکٹھا کر کے مغرب میں لے جائے گی۔

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ سرزمین حجاز سے ایک آگ نکلے گی جس سے بصرہ کے اونٹوں کی گردنیں نظر آنے لگیں گی۔

حفص بن عاصم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ قریب ہے کہ دریائے فرات سونے کا خزانہ اگل ڈالے جو اس کے پاس جائے تو اس میں سے کچھ بھی نہ لے۔ عقبہ عبید اللہ، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے مگر یا سوائے اس کے کہ آپ نے فرمایا۔ سونے کا پہاڑ اگل دے گا۔

قیامت کی بعض نشانیاں

۱۹۹۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا مَعْبَدٌ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَصَدَّقُوا فَسَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا قَالَ مُسَدَّدٌ حَارِثَةُ أَخُو عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ لِأُمِّهِ۔

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: خیرات کرو کیونکہ عنقریب لوگوں پر ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ آدمی خیرات کرنے کے لیے مال لے کر پھرے گا لیکن اُسے قبول کرنے والا کوئی نہیں ملے گا۔ مسدد کا بیان ہے کہ حضرت حارثہ ماں کی طرف سے حضرت عبیداللہ بن عمر کے بھائی تھے۔

۱۹۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيمَتَانِ يَكُونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ دَعْوَتُهُمَا وَاحِدَةٌ وَحَتَّى يُبْعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبٌ مِنْ ثَلَاثِينَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ وَحَتَّى يُقْبَضَ الْعِلْمُ وَتَكْثُرَ الزَّلَازِلُ وَيَتَقَارَبَ الزَّمَانُ وَتَظْهَرَ الْفِتَنُ وَيَكْثُرَ الْهَرْجُ وَهُوَ الْقَتْلُ وَحَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمُ الْمَالُ فَيَفِيضَ حَتَّى يُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَقْبَلُ صَدَقَتَهُ وَحَتَّى يَعْرِضَهُ فَيَقُولَ الَّذِي يَعْرِضُهُ عَلَيْهِ لَا أَرَبَ لِي بِهِ وَحَتَّى يَتَطَاوَلَ النَّاسُ فِي الْبُنْيَانِ وَحَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ وَحَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَآهَا النَّاسُ يَعْنِي آمَنُوا أَجْمَعُونَ فَذَلِكَ حِينَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا فَلَا يَتَبَايَعَانِهِ وَلَا يَطْوِيَانِهِ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهِ فَلَا يَطْعَمُهُ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يُلِيطُ حَوْضَهُ فَلَا يَسْقِي فِيهِ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ أُكْلَتَهُ إِلَى فِيهِ فَلَا يَطْعَمُهَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ مسلمانوں کی دو بڑی جماعتیں لڑ پڑیں۔ ان کے درمیان شدت کی لڑائی ہوگی اور دعویٰ ان کا ایک ہوگا اور یہاں تک بہت سے دجال نکل آئیں، تیس کے قریب ہوں گے، ہر ایک یہی دعویٰ کرے گا کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور یہاں تک کہ علم اٹھا لیا جائے، زمانہ نزدیک ہو جائے، فتنے ظاہر ہونے لگیں اور قتل کثرت سے ہونے لگیں اور یہاں تک کہ تمہارے درمیان مال بہت ہو جائے کہ بہتا پھرے، یہاں تک کہ مال والے کو فکر ہوگی کہ اس کی خیرات کون قبول کرے، یہاں تک کہ جب کسی آدمی کو پیش کرے گا تو وہ کہے گا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں اور یہاں تک کہ لوگ بلند و بالا عمارتوں پر اکڑیں اور یہاں تک کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کی قبر کے پاس سے گزرے تو کہے: کاش میں اس کی جگہ ہوتا۔ اور یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو جائے، چنانچہ جب وہ طلوع ہوگا اور لوگ اسے دیکھیں گے تو سب ایمان لے آئیں گے لیکن اس وقت کا ایمان کسی کو نفع نہیں دے گا جبکہ وہ پہلے ایمان نہ لایا ہو یا ایمان کے ساتھ عمل کیے ہوں اور قیامت یوں قائم ہوگی کہ دو آدمیوں نے اپنے کپڑے پھیلائے ہوں گے پس وہ ان کی خرید و فروخت نہیں کر سکیں گے اور نہ تہہ کر سکیں گے اور قیامت یوں قائم ہوگی کہ آدمی اپنی اونٹنی کا دودھ لے کر چلے گا لیکن پی نہیں سکے گا اور قیامت یوں قائم ہوگی کہ کوئی اپنا حوض لیپ رہا ہوگا لیکن پانی نہیں پلا پائے گا اور قیامت یوں قائم ہوگی کہ کوئی لقمہ منہ تک اٹھائے گا لیکن کھا نہیں سکے گا۔

باب ۱۱۳۲ ذِكْرِ الدَّجَّالِ

دجّال کا ذکر

۱۹۹۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ قَالَ لِي الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ مَا سَأَلَ أَحَدٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَّالِ مَا سَأَلْتُهُ، وَإِنَّهُ قَالَ لِي مَا يَضُرُّكَ مِنْهُ، قُلْتُ لِأَنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّ مَعَهُ جَبَلَ خُبْزٍ وَنَهَرَ مَاءٍ، قَالَ هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ ذَلِكَ

قیس کا بیان ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ جتنا میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دجّال کے متعلق پوچھا تھا کسی اور نے دریافت نہیں کیا اور آپ نے مجھ سے یہی فرمایا کہ تمہیں اس سے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ میں عرض گزار ہوا کہ لوگ کہتے ہیں اس کے ساتھ روٹیوں کا پہاڑ ہوگا اور پانی کی نہر ہوگی۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے

ف: یہ مضمون بھی حد کی حدیث ۱۹۹۵ سے ۲۰۰۰ تک مروی ہے اور حدیث ۲۲۳۱ میں بھی ہے کہ دجّال پوری کوشش کے باوجود بھی مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہو سکے گا اور اس مقدس شہر میں طاعون کی وبا بھی داخل نہیں ہو سکتی۔ مدینہ منورہ کو یہ شرف یوں حاصل ہوا ہے کہ اس جگہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قدم بوسی کا شرف دس سال تک نصیب رہا اور اللہ کے محبوب اسی مبارک شہر میں آرام فرما ہیں اور قیامت تک یہیں آرام فرماتے رہیں گے۔ اسی لیے امت محمدیہ کے بعض بزرگوں کی نظر میں مدینہ طیبہ، مکہ مکرمہ سے بھی افضل ہے۔ مولائے ذوالمنن اپنے اس حقیر اور سراپا معصیت بندے کو بھی ان دونوں شہروں کی زیارت نصیب فرمائے، بالخصوص اس کی زیارت روضۂ مطہرہ کا شرف نصیب کرے اور ان کی برکتوں سے حصہ عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔

۱۹۹۶ - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِيءُ الدَّجَّالُ حَتَّى يَنْزِلَ فِي نَاحِيَةِ الْمَدِينَةِ، ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ، فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ كُلُّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ

اسحاق بن عبداللہ بن ابو طلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دجّال آئے گا یہاں تک کہ مدینہ منورہ کے ایک جانب آ کر ٹھہرے گا، پھر مدینہ منورہ میں تین جھٹکے لگیں گے جن کے باعث ہر کافر اور منافق نکل کر اس کی طرف چلا جائے گا۔

۱۹۹۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُعْبُ الْمَسِيحِ، لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ، عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ. قَالَ وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَدِمْتُ الْبَصْرَةَ فَقَالَ لِي أَبُو بَكْرَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا.

ابراہیم بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مدینہ منورہ کے اندر دجّال کا رعب داخل نہیں ہو سکے گا۔ ان دنوں اس کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو فرشتے۔ ابن اسحاق، صالح بن ابراہیم، ابراہیم بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ جب میں بصرے گیا تو مجھ سے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح سنا ہے۔

۱۹۹۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ

سالم بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ
سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ
عَنْهُمَا قَالَ قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ
ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنِّي لَأُنْذِرُكُمُوهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ
إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَهُ قَوْمَهُ وَلٰكِنِّي سَأَقُولُ لَكُمْ فِيهِ
قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّ اللهَ
لَيْسَ بِأَعْوَرَ

۱۹۹۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ
بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ فَإِذَا
رَجُلٌ آدَمُ سَبْطُ الشَّعَرِ يَنْطُفُ أَوْ يُهَرَاقُ رَأْسُهُ
مَاءً قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا ابْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ ذَهَبْتُ
أَلْتَفِتُ فَإِذَا رَجُلٌ جَسِيمٌ أَحْمَرُ جَعْدُ الرَّأْسِ
أَعْوَرُ الْعَيْنِ كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ قَالُوا
هٰذَا الدَّجَّالُ أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا ابْنُ
قَطَنٍ رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ۔

۲۰۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ
حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ
شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا
قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَسْتَعِيذُ فِي صَلَاتِهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ۔

۲۰۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ
شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الدَّجَّالِ
إِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا فَنَارُهُ مَاءٌ بَارِدٌ وَمَاؤُهُ نَارٌ
قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوئے تو آپ نے اللہ تعالیٰ
کی شایانِ شان ثنا بیان کی پھر دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا
۔ میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں اور کوئی نبی ایسا
نہیں جس نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا نہ ہو لیکن
میں تم سے ایک ایسی بات کہے لگا ہوں جو کسی نبی
نے اپنی قوم سے نہیں کہی۔ یعنی وہ (دجال) کانا ہے جب کہ
اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں سویا
ہوا تھا کہ خواب میں اپنے آپ کو خانۂ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا
چنانچہ گندمی رنگ اور سیدھے بالوں والے ایک آدمی کو دیکھا کہ
اس کے سر سے پانی ٹپک رہا ہے۔ میں نے کہا کہ یہ کون ہے تو لوگوں
نے کہا کہ حضرت ابن مریم۔ پھر جاتے ہوئے میں نے ادھر توجہ کی
تو ایک موٹے تازے آدمی کو دیکھا جس کا رنگ سرخ، بال
گھنگریالے اور آنکھ سے کانا تھا گویا اس کی آنکھ پھولے ہوئے انگور
کی طرح تھی۔ لوگوں نے کہا کہ یہ دجال ہے اور لوگوں میں سب سے زیادہ
جو خزاعہ کے ایک شخص ابن قطن کے ساتھ مشابہت رکھتا تھا۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا
۔ میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم اپنی نماز میں دجال کے فتنے سے پناہ
مانگتے تھے۔

ربعی بن حراش نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کے
ساتھ پانی اور آگ ہوگی پس اس کی آگ تو پانی اور
پانی آگ ہوگی۔ حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے
کہ میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے

۷۱۳۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بُعِثَ نَبِيٌّ إِلَّا أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ أَلَا إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَإِنَّ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبٌ كَافِرٌ فِيهِ أَبُو هُرَيْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابٌ لَا يَدْخُلُ الدَّجَّالُ الْمَدِينَةَ

۷۱۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا حَدِيثًا طَوِيلًا عَنِ الدَّجَّالِ فَكَانَ فِيمَا يُحَدِّثُنَا بِهِ أَنَّهُ قَالَ يَأْتِي الدَّجَّالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِينَةِ فَيَنْزِلُ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِي تَلِي الْمَدِينَةَ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ هُوَ خَيْرُ النَّاسِ أَوْ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِي حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَهُ فَيَقُولُ الدَّجَّالُ أَرَأَيْتُمْ إِنْ قَتَلْتُ هَذَا ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ هَلْ تَشُكُّونَ فِي الْأَمْرِ فَيَقُولُونَ لَا فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ فَيَقُولُ وَاللهِ مَا كُنْتُ فِيكَ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنِّي الْيَوْمَ فَيُرِيدُ الدَّجَّالُ أَنْ يَقْتُلَهُ فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ

۷۱۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُجْمِرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ وَلَا الدَّجَّالُ

۷۱۳۴۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی نبی مبعوث نہیں ہوا مگر اس نے اپنی امت کو کانے کذاب سے ڈرایا۔ آگاہ رہو کہ وہ کانا ہے اور تمہارا رب کانا نہیں ہے اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ کافر لکھا ہوا ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

دجال مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہوگا۔

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے دجال کا طویل ذکر فرمایا اور اس کے اندر ہم سے یہ بھی فرمایا کہ وہ آئے گا تو مدینہ منورہ کے راستوں سے اندر داخل ہونا اس پر حرام ہوگا چنانچہ وہ مدینہ منورہ کے نزدیک ایک بنجر زمین میں اترے گا تو ایک روز اس کے پاس ایک شخص جائے گا جو اس وقت سب سے اچھا آدمی ہوگا یا اچھے آدمیوں سے ہوگا وہ کہے گا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو وہی دجال ہے جس کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے ذکر فرمایا تھا۔ وہ کہے گا۔ اے لوگو! اگر میں اسے قتل کردوں اور پھر زندہ کردوں تو پھر بھی تمہیں کیا میرے متعلق کوئی شک رہ جائے گا؟ لوگ کہیں گے کہ نہیں۔ پھر وہ اس آدمی کو قتل کرکے زندہ کرے گا۔ وہ آدمی کہے گا کہ آج مجھے پہلے سے بھی اور زیادہ بصیرت حاصل ہوگئی پس دجال اس کو پھر قتل کرنا چاہے گا لیکن اب اس پر قابو نہیں پا سکے گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مدینہ منورہ کے راستوں پر فرشتوں کا پہرہ ہے جس کی وجہ سے طاعون اندر داخل ہو سکتا ہے اور نہ دجال۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمَدِينَةُ يَأْتِيهَا الدَّجَّالُ فَيَجِدُ الْمَلَائِكَةَ يَحْرُسُونَهَا فَلَا يَقْرَبُهَا الدَّجَّالُ قَالَ وَلَا الطَّاعُونُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ۔

سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا۔ مدینہ منورہ کی طرف دجال آئے گا تو وہاں فرشتوں کو پائے گا جو اس کا پہرہ دیتے ہوں گے لہٰذا دجال اس کے قریب نہ آسکے گا اور نہ طاعون اگر اللہ نے چاہا۔

باب۱۲۳۱ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ۔

یاجوج ماجوج کا بیان

۲۰۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَزِعًا يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ وَحَلَّقَ بِإِصْبَعِهِ الْإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا قَالَتْ زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ۔

ابوالیمان، شعیب، زہری سے روایت کی ہے — اسمٰعیل، ان کا بھائی، سلیمان، محمد بن ابوعتیق، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، زینب بنت ابوسلمہ، ام حبیبہ بنت ابوسفیان، حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھبرائے ہوئے ان کے پاس تشریف لائے اور فرما رہے تھے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ جس شر میں عرب کی خرابی ہے وہ نزدیک آگیا۔ یاجوج اور ماجوج کی دیوار میں اتنا سوراخ ہوگیا ہے اور اپنی ایک انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنا کر آپ نے بتایا۔ حضرت زینب بنت جحش فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے جبکہ ہم میں نیک آدمی بھی ہوں گے؟ فرمایا ہاں جب گندگی بڑھ جائے گی۔

۲۰۰۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُفْتَحُ الرَّدْمُ رَدْمُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلَ هَذِهِ وَعَقَدَ وُهَيْبٌ تِسْعِينَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا۔ یاجوج ماجوج کی دیوار اتنی کھول دی گئی ہے۔ وہیب راوی نے نوے کے عدد کا حلقہ بنا کر بتایا کہ اتنا [illegible]۔

كِتَابُ الْأَحْكَامِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابُ ۱۱۳۵ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى: أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ

۲۰۰۸ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ أَطَاعَ أَمِيرِي فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ عَصَى أَمِيرِي فَقَدْ عَصَانِي۔

۲۰۰۹ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، فَالْإِمَامُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى أَهْلِ بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهِ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ، وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ۔

بَابُ ۱۱۳۶ الْأُمَرَاءُ مِنْ قُرَيْشٍ

۲۰۱۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ بَلَغَ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ عِنْدَهُ فِي وَفْدٍ مِنْ قُرَيْشٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَيَكُونُ مَلِكٌ مِنْ قَحْطَانَ فَغَضِبَ فَقَامَ

احکام کا بیان

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو اور جو تم میں صاحب حکم ہوں

ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میرا حکم مانا اس نے اللہ کا حکم مانا اور جس نے میری نافرمانی کی تو بیشک اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے اپنے امیر کا حکم مانا اس نے میرا حکم مانا اور جس نے اپنے امیر کی نافرمانی کی تو اس نے میری نافرمانی کی۔

عبد اللہ بن دینار نے حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خبردار ہو جاؤ کہ تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کے ماتحت افراد کے بارے میں پوچھا جائے گا پس امام لوگوں کی طرف نگران ہے اور اس سے ان لوگوں کے بارے میں پوچھا جائے گا جو اس کے ماتحت ہیں اور ہر آدمی اپنے گھر والوں کا نگران ہے اور اس سے اس کے ماتحت افراد کے بارے میں پوچھا جائے گا اور عورت اپنے خاوند کے گھر اور اس کی اولاد کی نگران ہے اور اس سے ان کے بارے میں پوچھا جائے گا اور آدمی کا غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کے بارے میں پوچھا جائے گا خبردار ہو جاؤ تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کے ماتحت افراد کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

سربراہ مملکت قریش سے ہوں گے

محمد بن جبیر بن مطعم بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ تک یہ بات پہنچی جبکہ ان کے پاس قریش کا ایک وفد تھا کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو یہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ عنقریب بنی قحطان میں ایک بادشاہ ہوگا تو یہ ناراض ہوئے اور کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے پھر

مَا أَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ رِجَالًا مِنْكُمْ يُحَدِّثُونَ أَحَادِيثَ لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَلَا تُؤْثَرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُولَئِكَ جُهَّالُكُمْ فَإِيَّاكُمْ وَالْأَمَانِيَّ الَّتِي تُضِلُّ أَهْلَهَا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ فِي قُرَيْشٍ لَا يُعَادِيهِمْ أَحَدٌ إِلَّا كَبَّهُ اللَّهُ عَلَى وَجْهِهِ مَا أَقَامُوا الدِّينَ. تَابَعَهُ نُعَيْمٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ.

۲۰۱۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَزَالُ هَذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنْهُمُ اثْنَانِ.

بَابُ ۱۱۳۷ أَجْرِ مَنْ قَضَى بِالْحِكْمَةِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى: وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ.

۲۰۱۲۔ حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ، وَآخَرُ آتَاهُ اللَّهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا.

بَابُ ۱۱۳۸ السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِلْإِمَامِ مَا لَمْ تَكُنْ مَعْصِيَةً.

۲۰۱۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَإِنِ اسْتُعْمِلَ

کیا۔ اما بعد! مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ آپ حضرات میں سے بعض لوگ ایسی باتیں بیان کرتے ہیں جو نہ اللہ کی کتاب میں ہیں اور نہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منقول ہیں۔ ایسے افراد جاہل ہیں اور ان کی گمراہ کن باتوں سے بچتے رہنا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حکمرانی ہمیشہ کے لئے قریش کا حق ہے جو ان سے عداوت رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو منہ کے بل اوندھا کرے گا۔ جب تک کہ یہ لوگ دین کو قائم رکھیں گے۔ نعیم، ابن المبارک، معمر، زہری نے بھی محمد بن جبیر سے اس کی روایت کی ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حکمرانی ہمیشہ قریش میں رہے گی جب تک ان میں دو آدمی بھی باقی رہیں۔

حکمت کے ساتھ فیصلہ کرنے والے کا اجر

اور جو اللہ کے اتارے ہوئے کے مطابق حکم نہ کریں تو وہی لوگ فاسق ہیں (سورۃ المائدہ، آیت ۴۷)

قیس بن ابی حازم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حسد صرف دو باتوں میں ہے۔ ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا اور اسے راہ حق میں لٹانے کی توفیق بھی مرحمت فرمائی۔ دوسرا وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے حکمت عطا فرمائی تو وہ اسی کے مطابق فیصلے کرتا اور اسی کی تعلیم دیتا ہے۔

گناہ کا کام نہ ہو تو امام کی بات سننی اور ماننی چاہیے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ امیر کی بات سنو اور اس کا حکم مانو اگرچہ تمہارے اوپر حبشی غلام کو عامل بنا دیا جائے خواہ اس کا

عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ كَأَنَّ رَأْسَهُ زَبِيبَةٌ.

٢٠١٤ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنِ الْجَعْدِ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَرْوِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا فَكَرِهَهُ فَلْيَصْبِرْ فَإِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ يُفَارِقُ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَيَمُوتُ إِلَّا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً.

٢٠١٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ.

٢٠١٦ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ فَغَضِبَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ أَلَيْسَ قَدْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُطِيعُونِي قَالُوا بَلَى قَالَ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ لَمَا جَمَعْتُمْ حَطَبًا وَأَوْقَدْتُمْ نَارًا ثُمَّ دَخَلْتُمْ فِيهَا فَجَمَعُوا حَطَبًا فَأَوْقَدُوا فَلَمَّا هَمُّوا بِالدُّخُولِ فَقَامَ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ قَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّمَا تَبِعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرَارًا مِنَ النَّارِ أَفَنَدْخُلُهَا فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ خَمَدَتِ النَّارُ وَسَكَنَ غَضَبُهُ فَذُكِرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ دَخَلُوهَا مَا خَرَجُوا مِنْهَا أَبَدًا إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ.

سر کشمش جیسا ہو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اپنے امیر میں کوئی ایسی بات دیکھے جسے وہ ناپسند کرتا ہے تو صبر کرنا چاہیے کیونکہ تم میں سے جو بھی جماعت سے ایک بالشت برابر بھی جدا ہو کر مرا تو جاہلیت کی موت مرے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پسندیدہ اور ناپسندیدہ تمام امور میں مسلمان امیر کی بات سننا اور اطاعت کرنا ضروری ہے جب تک وہ گناہ کا حکم نہ کرے اور جب وہ معصیت کا حکم کرے تو اس کی نہ سنی جائے اور نہ اطاعت کی جائے۔

ابو عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک فوجی دستہ روانہ کیا اور اس کا امیر انصار کے ایک آدمی کو مقرر فرمایا تھا۔ پس وہ امیر ان پر کسی وجہ سے ناراض ہو گیا اور کہا۔ کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ لوگوں کو میری اطاعت کرنے کا حکم نہیں فرمایا؟ انہوں نے جواب دیا کیوں نہیں۔ امیر نے کہا کہ میرا پکا ارادہ ہے کہ جب تم ایندھن اکٹھا کر لو پھر تم خوب آگ جلاؤ اور اس کے اندر داخل ہو جاؤ۔ چنانچہ انہوں نے ایندھن اکٹھا کیا، پھر اس میں آگ لگا دی، پھر جب اس میں داخل ہونے کا ارادہ کیا تو کھڑے ہو کر ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے۔ ان میں سے بعض نے کہا کہ آگ سے بچنے کے لیے تو ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اتباع کیا ہے پھر کیوں اس میں داخل ہوں۔ ابھی وہ اسی کشمکش میں تھے کہ آگ بجھ گئی اور امیر کا غصہ بھی ٹھنڈا ہو گیا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا۔ اگر وہ اس کے اندر داخل ہو جاتے تو کبھی اس سے باہر نہ نکلتے کیونکہ اطاعت صرف نیک باتوں میں ہے۔

باب ۱۰۳۹ من لم يسأل الإمارة أعانه الله

۲۰۱۷۔ حدثنا حجاج بن منهال حدثنا جرير بن حازم عن الحسن عن عبد الرحمن بن سمرة قال قال النبي صلى الله عليه وسلم يا عبد الرحمن لا تسأل الإمارة فإنك إن أعطيتها عن مسألة وكلت إليها وإن أعطيتها عن غير مسألة أعنت عليها وإذا حلفت على يمين فرأيت غيرها خيرا منها فكفر يمينك وأت الذي هو خير۔

جو حکومت طلب نہ کرے تو اللہ اُس کی مدد کرتا ہے۔

امام حسن بصری نے حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبدالرحمٰن! امارت نہ مانگو کیونکہ اگر تمہارے مانگے پر وہ تمہیں دے دی جائے تو تمہیں اُس کے سپرد کر دیا جائے گا اور اگر بغیر مانگے تمہیں دی جائے تو اُس پر تمہاری مدد کی جائے گی اور جب تم کسی بات پہ قسم کھاؤ اور پھر بھلائی اس کے سِوا میں دیکھو تو اپنی قسم کا کفارہ دے دو اور وہ کام کرو جس کے اندر بھلائی ہو۔

باب ۱۰۴۰ من سأل الإمارة وكل إليها

۲۰۱۸۔ حدثنا أبو معمر حدثنا عبد الوارث حدثنا يونس عن الحسن قال حدثني عبد الرحمن بن سمرة قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عبد الرحمن بن سمرة لا تسأل الإمارة فإن أعطيتها عن مسألة وكلت إليها وإن أعطيتها عن غير مسألة أعنت عليها وإذا حلفت على يمين فرأيت غيرها خيرا منها فأت الذي هو خير وكفر عن يمينك۔

جو حکومت مانگے تو وہ اُس کے حوالے کر دیا جائے گا

امام حسن بصری نے حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے عبدالرحمٰن بن سمرہ! امارت نہ مانگو کیونکہ اگر تمہارے مانگے پر وہ تمہیں دے دی جائے تو تم اُس کے سپرد کر دیے جاؤ گے اور اگر بغیر مانگے تمہیں دی جائے تو اُس پر تمہاری مدد کی جائے گی اور جب تم کسی بات پر قسم کھا بیٹھو اور اُس کے ماسوا میں بھلائی دیکھو تو بھلائی کے پہلو کو اختیار کر لو اور قسم کا کفارہ ادا کر دو۔

باب ۱۰۴۱ ما يكره من الحرص على الإمارة

۲۰۱۹۔ حدثنا أحمد بن يونس حدثنا ابن أبي ذئب عن سعيد المقبري عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إنكم ستحرصون على الإمارة وستكون ندامة يوم القيامة فنعم المرضعة وبئست الفاطمة۔ وقال محمد بن بشار حدثنا عبد الله بن حمران حدثنا عبد الحميد عن سعيد

حکومت کی حرص ناپسندیدہ ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا، عنقریب تم امارت حاصل کرنے کی حرص کرو گے اور عنقریب قیامت کے روز ندامت ہوگی کیونکہ وہ دودھ پلانے والی اچھی اور دودھ چھڑانے والی بُری ہے۔ محمد بن بشار، عبداللہ بن حمران، عبدالحمید، سعید مقبری، عمرو بن حکم نے بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے اس کو روایت

الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَوْلَهُ ۔

۲۰۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ قَوْمِي فَقَالَ أَحَدُ الرَّجُلَيْنِ أَمِّرْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَقَالَ الْآخَرُ مِثْلَهُ ، فَقَالَ إِنَّا لَا نُوَلِّي هٰذَا مَنْ سَأَلَهُ وَلَا مَنْ حَرَصَ عَلَيْهِ ۔

بَابُ ۱۱۳۲ مَنِ اسْتُرْعِيَ رَعِيَّةً فَلَمْ يَنْصَحْ ۔

۲۰۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ زِيَادٍ عَادَ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ إِنِّي مُحَدِّثُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ اسْتَرْعَاهُ اللّٰهُ رَعِيَّةً فَلَمْ يَحُطْهَا بِنَصِيحَةٍ إِلَّا لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ ۔

۲۰۲۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ قَالَ زَائِدَةُ ذَكَرَهُ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ أَتَيْنَا مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ نَعُودُهُ فَدَخَلَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ أُحَدِّثُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا مِنْ وَالٍ يَلِي رَعِيَّةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَهُمْ إِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ ۔

بَابُ ۱۱۳۳ مَنْ شَاقَّ شَقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ ۔

۲۰۲۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ طَرِيفٍ أَبِي تَمِيمَةَ قَالَ شَهِدْتُ صَفْوَانَ وَجُنْدَبًا وَأَصْحَابَهُ وَهُوَ يُوصِيهِمْ فَقَالُوا هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا ؟ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ : مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، قَالَ وَمَنْ يُشَاقِقْ

کیا ہے ۔

ابو بردہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں اور میری قوم کے دو آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے پس ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ! ہمیں حاکم بنا دیجئے اور دوسرے نے بھی ایسا ہی کہا، تو آپ نے فرمایا کہ ہم اس کو والی نہیں بناتے جو عہدے کا سوال کرے ۔

جو حاکم بنایا گیا اور رعیت کی خیر خواہی نہ کرے

عبید اللہ بن زیاد نے حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اُن کے مرض وفات میں عیادت کی۔ حضرت معقل نے اُن سے فرمایا میں تم سے ایک ایسی حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ کوئی بندہ نہیں کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے رعیت کا نگران بنایا ہو اور وہ خیر خواہی کے ساتھ اُن کی نگہبانی کا فریضہ ادا نہ کرے مگر وہ جنت کی خوشبو تک نہ پا سکے گا ۔

امام حسن بصری کا بیان ہے کہ ہم حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے تو عبید اللہ بن زیاد بھی اندر داخل ہوئے۔ حضرت معقل نے اُن سے فرمایا کہ میں تمہیں ایسی حدیث سناتا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہے چنانچہ حضور نے فرمایا۔ کوئی والی ایسا نہیں کہ مسلمانوں کی رعیت بنایا جائے پھر وہ ایسی حالت میں مرے کہ اُن کے حقوق کا غاصب ہو مگر اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام فرما دیگا

جو لوگوں پر سختی کرے اللہ اس پر سختی کرے گا

ابو تمیمہ کا بیان ہے کہ میں حضرت صفوان، حضرت جندب اور اُن کے ساتھیوں کے پاس حاضر ہوا جبکہ وہ (حضرت جندب) لوگوں کو نصیحت کر رہے تھے لوگوں نے کہا۔ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے؟ کہا کہ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا جو دکھاوے کے لئے کام کرے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے ظاہر فرما دے گا اور جو لوگوں پر سختی کرے

يَشْقُقِ اللّٰهُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. فَقَالُوا أَوْصِنَا
فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُنْتِنُ مِنَ الْإِنْسَانِ بَطْنُهُ فَمَنِ
اسْتَطَاعَ أَنْ لَا يَأْكُلَ إِلَّا طَيِّبًا فَلْيَفْعَلْ وَمَنِ
اسْتَطَاعَ أَنْ لَا يُحَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ بِمِلْءِ
كَفِّهِ مِنْ دَمٍ أَهْرَاقَهُ فَلْيَفْعَلْ. قُلْتُ لِأَبِي
عَبْدِ اللّٰهِ: مَنْ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، جُنْدَبٌ؟ قَالَ نَعَمْ، جُنْدَبٌ.

بَابُ ١١٣٣ الْقَضَاءِ وَالْفُتْيَا فِي الطَّرِيقِ وَ
قَضَى يَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ فِي الطَّرِيقِ، وَقَضَى
الشَّعْبِيُّ عَلَى بَابِ دَارِهِ.

٢٠٢٤ ـ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ حَدَّثَنَا
أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا
وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجَانِ مِنَ
الْمَسْجِدِ فَلَقِيَنَا رَجُلٌ عِنْدَ سُدَّةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟ فَكَأَنَّ الرَّجُلَ
اسْتَكَانَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا أَعْدَدْتُ
لَهَا كَبِيرَ صِيَامٍ وَلَا صَلَاةٍ وَلَا صَدَقَةٍ وَلٰكِنِّي
أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ قَالَ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ.

بَابُ ١١٣٤ مَا ذُكِرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ لَهُ بَوَّابٌ.

٢٠٢٥ ـ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ
بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ لِامْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِهِ تَعْرِفِينَ
فُلَانَةَ؟ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهَا وَهِيَ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ
اتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِي. فَقَالَتْ إِلَيْكَ عَنِّي فَإِنَّكَ
خِلْوٌ مِنْ مُصِيبَتِي. قَالَ فَجَاوَزَهَا وَمَضَى فَمَرَّ

تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس پر سختی کرے گا۔ لوگ عرض گزار
ہوئے کہ ہمیں بھی نصیحت فرمائیے۔ فرمایا کہ آدمی کی سب سے
پہلے جو چیز گلتی ہے وہ پیٹ ہے پس جس سے ہو سکے وہ صرف
حلال و پاک روزی کھائے اور جو چاہے کہ اس کے اور جنت کے درمیان
ایک چلو خون بھی حائل نہ ہو تو چاہیے کہ ایسا ہی کرے۔ میں
نے امام بخاری سے پوچھا کہ کون فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کیا حضرت جندب؟ فرمایا کہ ہاں حضرت جندب۔

راستہ چلتے ہوئے فیصلہ کرنا اور فتویٰ دینا

یحییٰ بن یعمر نے راستے میں فیصلہ کیا اور شعبی نے اپنے دروازے پر فیصلہ کیا
سالم بن ابو الجعد کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
اور میں ہم دونوں مسجد سے نکل رہے تھے کہ مسجد کے دروازے
پر ایک آدمی ملا اور عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! قیامت
کب آئے گی؟ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا،
تم نے اس کے لیے کیا تیار کر رکھا ہے؟ وہ آدمی کچھ دیر
خاموش رہا، پھر عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں نے اس کے
لیے زیادہ روزہ، نماز اور صدقہ وغیرہ اعمال تو جمع نہیں کیے
لیکن میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ فرمایا کہ تم
اسی کے ساتھ ہو گے جس سے محبت رکھتے ہو۔

مذکور ہے کہ حضور کا کوئی دربان نہ تھا

ثابت بنانی کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے اپنے گھر والوں میں کسی عورت سے فرمایا تھا کیا تم فلاں عورت
کو جانتی ہو؟ اس نے کہا کہ ہاں۔ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم اس کے پاس سے گزرے جبکہ یہ ایک قبر کے پاس رو رہی تھی
تو آپ نے فرمایا۔ اللہ سے ڈرو اور صبر کرو۔ اس نے کہا۔
جائیے، آپ کو میری مصیبت کا نہیں پتا۔ حضرت انس فرماتے ہیں
کہ آپ آگے بڑھ گئے۔ پھر اس کے پاس سے ایک آدمی گزرا تو اس نے کہا

بِهَا رَجُلٌ فَقَالَ مَا قَالَ لَكِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا عَرَفْتُهُ قَالَ إِنَّهُ لَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَاءَتْ إِلَى بَابِهِ فَلَمْ تَجِدْ عَلَيْهِ بَوَّابًا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا عَرَفْتُكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصَّبْرَ عِنْدَ أَوَّلِ صَدْمَةٍ۔

بَابُ ١٠٢٦ الْحَاكِمُ يَحْكُمُ بِالْقَتْلِ عَلَى مَنْ وَجَبَ عَلَيْهِ دُونَ الْإِمَامِ الَّذِي فَوْقَهُ۔

٢٠٢٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الذُّهْلِيُّ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ كَانَ يَكُونُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْزِلَةِ صَاحِبِ الشُّرَطِ مِنَ الْأَمِيرِ۔

٢٠٢٧۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ قُرَّةَ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ وَأَتْبَعَهُ بِمُعَاذٍ۔

٢٠٢٨۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا مَحْبُوبُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ رَجُلًا أَسْلَمَ ثُمَّ تَهَوَّدَ فَأَتَى مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَهُوَ عِنْدَ أَبِي مُوسَى فَقَالَ مَا لِهَذَا قَالَ أَسْلَمَ ثُمَّ تَهَوَّدَ قَالَ لَا أَجْلِسُ حَتَّى أَقْتُلَهُ قَضَاءُ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ ١٠٢٧ هَلْ يَقْضِي الْحَاكِمُ أَوْ يُفْتِي وَهُوَ غَضْبَانُ۔

٢٠٢٩۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كَتَبَ أَبُو بَكْرَةَ إِلَى ابْنِهِ وَكَانَ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تم سے کیا کہا؟ اُس نے کہا کہ میں نے تو حضور کو نہیں پہچانا۔ اُس نے کہا کہ وہ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر وہ عورت آپ کے دروازے پر آئی تو کوئی دربان نہ پایا چنانچہ وہ عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صبر تو صدمے کے شروع میں ہوتا ہے۔

امام کے ماتحت حاکم کا اُس کے سامنے کسی کے قتل کا حکم دینا

ثمامہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ قیس بن سعد ہمارے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور یوں رہا کرتے تھے جیسا بادشاہ کی عدالت میں تھانیدار۔

ابو بردہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں (گورنر بنا کر) روانہ فرمایا اور اُن کے پیچھے حضرت معاذ بن جبل کو بھیج دیا۔

ابو بردہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے اسلام قبول کیا اور پھر یہودی ہو گیا پس حضرت معاذ بن جبل آئے جبکہ وہ آدمی حضرت ابو موسیٰ کے پاس تھا چنانچہ انہوں نے کہا کہ اس نے کیا کیا ہے؟ کہا کہ یہ اسلام قبول کر کے پھر یہودی ہو گیا ہے۔ کہا کہ میں نہیں بیٹھوں گا یہاں تک کہ اسے اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فیصلے کے مطابق قتل نہ کر دیا جائے۔

کیا غصے کی حالت میں حاکم فیصلہ کرے اور فتویٰ دے۔

عبدالرحمٰن بن ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صاحبزادے کے لئے لکھا جبکہ وہ سجستان میں تھا کہ دو آدمیوں کے درمیان

بِسِجِسْتَانَ بِأَنْ لَا تَقْضِيَ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَأَنْتَ غَضْبَانُ فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَقْضِيَنَّ حَكَمٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ۔

١٢٣٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي وَاللهِ لَأَتَأَخَّرُ عَنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا فِيهَا قَالَ فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ أَشَدَّ غَضَبًا فِي مَوْعِظَةٍ مِنْهُ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِينَ فَأَيُّكُمْ مَا صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ فَإِنَّ فِيهِمُ الْكَبِيرَ وَالضَّعِيفَ وَذَا الْحَاجَةِ۔

٢٠٣١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ الْكِرْمَانِيُّ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ فَتَطْهُرَ فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا۔

بَابُ مَنْ رَأَى لِلْقَاضِي أَنْ يَحْكُمَ بِعِلْمِهِ فِي أَمْرِ النَّاسِ إِذَا لَمْ يَخَفِ الظُّنُونَ وَالتُّهَمَةَ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِهِنْدٍ خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوفِ وَذَلِكَ إِذَا كَانَ أَمْرًا مَشْهُورًا۔

اُس وقت فیصلہ نہ کرنا جب تم غصّے کی حالت میں ہو کیونکہ میں نے نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ دو آدمیوں کے درمیان غصّے کی حالت میں فیصلہ نہیں کرنا چاہیے۔

قیس بن ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! بیشک خدا کی قسم میں فلاں شخص کی وجہ سے صبح کی نماز دیر سے پڑھتا ہوں کیونکہ وہ ہمیں لمبی نماز پڑھاتے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بوقت وعظ اُس روز سے زیادہ کبھی ناراض نہیں دیکھا پھر فرمایا کہ اے لوگو! بیشک تم میں سے بعض لوگ بھگانے والے ہیں۔ پس جو تم میں سے لوگوں کو نماز پڑھائے تو مختصر پڑھائے۔ اس لئے کہ ان میں بوڑھے، کمزور اور حاجت مند بھی ہوتے ہیں۔

سالم کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے انہیں بتایا کہ انہوں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی۔ پس حضرت عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا۔ پس اس پر رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم ناراض ہوئے اور فرمایا کہ اُس سے رجوع کر لینا چاہیے اور اُسے اپنے پاس رکھنا چاہیے یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے، پھر اُسے حیض آئے اور پھر پاک ہو جائے پھر اگر اُسے طلاق ہی دینا چاہے تو طلاق دے دینا۔

قاضی اپنے علم سے بھی فیصلہ کر سکتا ہے۔

جبکہ لوگوں کی بدگمانی اور تہمت کا خوف نہ ہو جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ہندہ سے فرمایا کہ اتنا لے لو جو دستور کے مطابق تمہارے لئے اور بچوں کے لئے کافی ہو یہ اسی وقت ہے جبکہ وہ امر مشہور ہے۔

۲۰۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدٌ بِنْتُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَذِلُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ وَمَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَعِزُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ ثُمَّ قَالَتْ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِسِّيكٌ فَهَلْ عَلَيَّ مِنْ حَرَجٍ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ عِيَالَنَا قَالَ لَهَا لَا حَرَجَ عَلَيْكِ أَنْ تُطْعِمِيهِمْ مِنْ مَعْرُوفٍ ۔

بَابُ الشَّهَادَةِ عَلَى الْخَطِّ الْمَخْتُومِ وَمَا يَجُوزُ مِنْ ذٰلِكَ وَمَا يَضِيقُ عَلَيْهِمْ وَكِتَابِ الْحَاكِمِ إِلَى عَامِلِهِ وَالْقَاضِي إِلَى الْقَاضِي وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ كِتَابُ الْحَاكِمِ جَائِزٌ إِلَّا فِي الْحُدُودِ ثُمَّ قَالَ إِنْ كَانَ الْقَتْلُ خَطَأً فَهُوَ جَائِزٌ لِأَنَّ هٰذَا مَالٌ بِزَعْمِهِ وَإِنَّمَا صَارَ مَالًا بَعْدَ أَنْ ثَبَتَ الْقَتْلُ فَالْخَطَأُ وَالْعَمْدُ وَاحِدٌ وَقَدْ كَتَبَ عُمَرُ إِلَى عَامِلِهِ فِي الْحُدُودِ وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي سِنٍّ كُسِرَتْ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ كِتَابُ الْقَاضِي إِلَى الْقَاضِي جَائِزٌ إِذَا عَرَفَ الْكِتَابَ وَالْخَاتَمَ وَكَانَ الشَّعْبِيُّ يُجِيزُ الْكِتَابَ الْمَخْتُومَ بِمَا فِيهِ مِنَ الْقَاضِي وَيُرْوَى عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوُهُ وَقَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ الثَّقَفِيُّ شَهِدْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ يَعْلَى قَاضِيَ الْبَصْرَةِ وَإِيَاسَ بْنَ مُعَاوِيَةَ وَالْحَسَنَ وَثُمَامَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ وَبِلَالَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيَّ وَعَامِرَ بْنَ عَبِيدَةَ وَعَبَّادَ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ہند بنت عتبہ بن ربیعہ حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوئیں۔ یا رسول اللہ! خدا کی قسم زمین کے اوپر بسنے والے کسی گھر والے کا ذلیل ہونا مجھے آپ کے گھر والوں کے ذلیل ہونے سے زیادہ پسند نہیں تھا لیکن آج مجھے زمین پر بسنے والے کسی گھر والوں کا معزز ہونا اتنا پسند نہیں جتنا آپ کے گھر والوں کا۔ پھر عرض کی کہ بیشک ابو سفیان ایک بخیل آدمی ہیں، تو کیا میرے اوپر کوئی گناہ ہے کہ میں اُن کے مال میں سے اپنے بچوں کو کھلاؤں؟ فرمایا کہ دستور کے مطابق کھلانے میں تمہارے اوپر کوئی گناہ نہیں ہے۔

مہر لگے ہوئے خط پر گواہی۔

اور یہ کہ کس کے لیے گواہی جائز ہے اور کس طرح جائز نہیں ہے اور حاکم کا عامل اور قاضی کے لیے خط لکھنا نیز ایک قاضی کا دوسرے قاضی کے لیے اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ حاکم کا خط لکھنا جائز ہے ماسوائے حدود کے اور پھر کہا کہ اگر قتل خطا ہو تو جائز ہے کیونکہ ان کے خیال میں یہ مال ہے اور قتل ثابت ہونے کے بعد یہ مال ہو گیا ہے حالانکہ خطا اور عمد کے قتل کا حکم ایک ہے اور حضرت عمر نے اپنے عامل کے لیے حدود میں خط لکھا اور حضرت عمر بن عبد العزیز نے دانت ٹوٹنے کے بارے میں لکھا۔ ابراہیم نخعی کا قول ہے کہ ایک قاضی کا دوسرے قاضی کے لیے خط لکھنا جائز ہے جبکہ وہ اس کی مہر اور دستخط کو پہچانتا ہو۔ شعبی مہر لگے ہوئے خط کو جائز رکھتے جو قاضی کی طرف سے ہوتا اور حضرت ابن عمر سے بھی اسی طرح منقول ہے۔ معاویہ بن عبد الکریم ثقفی کا قول ہے کہ میں عبد الملک بن یعلیٰ قاضی بصرہ، ایاس بن معاویہ، حسن، ثمامہ بن عبد اللہ بن انس، بلال بن ابو بردہ، عبد اللہ بن بریدہ اسلمی، عامر بن عبیدہ اور عباد بن منصور کے پاس حاضر ہوا ہوں کہ یہ حضرات گواہوں کے حاضر کیے بغیر قاضیوں کے خطوط کو جائز کہتے تھے پھر اگر جس کے خلاف خط لکھا گیا

بِ مُسْلِمٍ يُجِيزُونَ كُتُبَ الْقُضَاةِ بِغَيْرِ مَحْضَرٍ مِنَ الشُّهُودِ، فَإِنْ قَالَ الَّذِي جِيءَ عَلَيْهِ بِالْكِتَابِ إِنَّهُ زُورٌ قِيلَ لَهُ اذْهَبْ فَالْتَمِسِ الْمَخْرَجَ مِنْ ذَلِكَ. وَأَوَّلُ مَنْ سَأَلَ عَلَى كِتَابِ الْقَاضِي الْبَيِّنَةَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى وَسَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللهِ. وَقَالَ لَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُحْرِزٍ جِئْتُ بِكِتَابٍ مِنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ قَاضِي الْبَصْرَةِ وَأَقَمْتُ عِنْدَهُ الْبَيِّنَةَ أَنَّ لِي عِنْدَ فُلَانٍ كَذَا وَكَذَا وَهُوَ بِالْكُوفَةِ وَجِئْتُ بِهِ الْقَاسِمَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَأَجَازَهُ. وَكَرِهَ الْحَسَنُ وَأَبُو قِلَابَةَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَى وَصِيَّةٍ حَتَّى يَعْلَمَ مَا فِيهَا لِأَنَّهُ لَا يَدْرِي لَعَلَّ فِيهَا جَوْرًا. وَقَدْ كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَهْلِ خَيْبَرَ إِمَّا أَنْ تَدُوا صَاحِبَكُمْ وَإِمَّا أَنْ تُؤْذِنُوا بِحَرْبٍ. وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِي شَهَادَةٍ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ وَرَاءِ السِّتْرِ إِنْ عَرَفْتَهَا فَاشْهَدْ وَإِلَّا فَلَا تَشْهَدْ.

۲۰۳۳ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الرُّومِ قَالُوا إِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُونَ كِتَابًا إِلَّا مَخْتُومًا فَاتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِهِ وَنَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ.

بَابُ مَتَى يَسْتَوْجِبُ الرَّجُلُ الْقَضَاءَ. وَقَالَ الْحَسَنُ أَخَذَ اللهُ عَلَى الْحُكَّامِ أَنْ لَا يَتَّبِعُوا الْهَوَى وَلَا يَخْشَوُا النَّاسَ وَلَا يَشْتَرُوا بِآيَاتِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا

وہ کہے کہ یہ خط جھوٹا ہے تو اُس سے کہا جائے گا کہ اس کا ثبوت لاؤ اور سب سے پہلا شخص جس نے قاضی کے خط کے باوجود گواہ طلب کیے وہ ابن ابی لیلیٰ اور سوار بن عبداللہ ہیں۔ ہم سے ابونعیم نے کہا کہ ہم سے عبیداللہ بن محرز نے بیان کیا کہ میں موسیٰ بن انس قاضی بصرہ کی طرف سے خط لایا اور میں نے اُن کے ہاں گواہ قائم کیے کہ فلاں کے پاس جو کوفے میں رہتا ہے میرا اتنا مال ہے۔ پس میں وہ خط قاسم بن عبدالرحمٰن کے پاس لے کر آیا تو انہوں نے جائز رکھا۔ امام حسن بصری اور ابو قلابہ نے وصیت کے گواہ بننے کو ناپسند کیا ہے جب تک یہ بھی طرح معلوم نہ ہو کہ اس میں کیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس میں ظلم روا رکھا گیا ہو اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہلِ خیبر کے لیے خط لکھا کہ یا تو اپنے ساتھی کی دیت ادا کرو ورنہ لڑنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔ امام زہری نے اُس عورت کی گواہی کے بارے میں کہا جو پردے کے پیچھے سے گواہی دے کہ اگر تم اس کی آواز پہچانتے ہو تو گواہی دو ورنہ گواہی نہ دو۔

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیصر روم کے لیے خط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو لوگ عرض گزار ہوئے کہ وہ خط نہیں پڑھتے مگر وہ جس پر مہر لگا ہوا ہو۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی تیار کروائی۔ گویا میں اس کی چمک اب بھی دیکھ رہا ہوں اور اس کا نقش محمد رسول اللہ تھا۔

آدمی فیصلہ کرنے کے قابل کب ہوتا ہے

حسن بصری کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حکام سے عہد لیا ہے کہ خواہشات کی پیروی نہ کریں، لوگوں سے نہ ڈریں اور اللہ کی آیتوں کو دنیاوی مال کے بدلے نہ بیچیں پھر انہوں نے یہ آیت

ثم قرأ يا داود إنا جعلناك خليفة في الأرض فاحكم بين الناس بالحق ولا تتبع الهوى فيضلك عن سبيل الله إن الذين يضلون عن سبيل الله لهم عذاب شديد بما نسوا يوم الحساب وقرأ إنا أنزلنا التوراة فيها هدى ونور يحكم بها النبيون الذين أسلموا للذين هادوا والربانيون والأحبار بما استحفظوا. استودعوا من كتاب الله وكانوا عليه شهداء فلا تخشوا الناس واخشون ولا تشتروا بآياتي ثمنا قليلا ومن لم يحكم بما أنزل الله فأولئك هم الكافرون. وقرأ وداود وسليمان إذ يحكمان في الحرث إذ نفشت فيه غنم القوم وكنا لحكمهم شاهدين. ففهمناها سليمان وكلا آتينا حكما وعلما. فحمد سليمان ولم يلم داود ولولا ما ذكر الله من أمر هذين لرأيت أن القضاة هلكوا فإنه أثنى على هذا بعلمه وعذر هذا باجتهاده. وقال مزاحم بن زفر قال لنا عمر بن عبد العزيز خمس إذا أخطأ القاضي منهن خصلة كانت فيه وصمة أن يكون فهما حليما عفيفا صليبا عالما سؤولا عن العلم.

باب ١٥١ رزق الحكام والعاملين عليها وكان شريح القاضي يأخذ على القضاء أجرا. وقالت عائشة يأكل الوصي بقدر عمالته وأكل أبو بكر وعمر.

٧٠٣٣ - حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن الزهري أخبرني السائب بن يزيد ابن أخت

پڑھی: اے داؤد! بیشک ہم نے تجھے زمین میں نائب کیا تو لوگوں میں سچا حکم کر اور خواہش کے پیچھے نہ جا کہ تجھے اللہ کی راہ سے بہکا دے گی۔ بیشک وہ جو اللہ کی راہ سے بہکتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے اس پر کہ وہ حساب کے دن کو بھول بیٹھے (سورۂ ص، آیت ۲۶) اور یہ آیت پڑھی: بیشک ہم نے توریت اتاری اس میں ہدایت اور نور ہے اس کے مطابق یہود کو حکم دیتے تھے ہمارے فرمانبردار نبی اور عالم اور فقیہ کہ ان سے کتاب اللہ کی حفاظت چاہی گئی تھی اور وہ اس پر گواہ تھے۔ تو لوگوں سے خوف نہ کرو اور مجھ سے ڈرو اور میری آیتوں کے بدلے ذلیل قیمت نہ لو اور جو اللہ کے اتارے ہوئے کے مطابق حکم نہ کرے وہی لوگ کافر ہیں (سورۂ مائدہ، آیت ۴۴) استحفظوا سے مراد ہے حفاظت چاہنا۔ اور یہ آیت پڑھی: اور داؤد اور سلیمان کو یاد کرو جب کھیتی کا ایک جھگڑا چکاتے تھے جب رات کو اس میں کچھ لوگوں کی بکریاں چھوٹیں اور ہم ان کے حکم کے وقت حاضر تھے ہم نے وہ معاملہ سلیمان کو سمجھا دیا اور دونوں کو حکومت اور علم عطا کیا (سورۃ الانبیاء، آیت ۷۸، ۷۹) پس حضرت سلیمان کی تعریف فرمائی اور حضرت داؤد کو ملامت نہیں کی اور اگر دونوں حضرات کا معاملہ نہ ہوتا جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا تو میں دیکھتا کہ قاضی ہلاک ہو گئے ہیں کیونکہ ان کی علم کے باعث تعریف کی گئی اور انہیں اجتہاد کے باعث معذور سمجھا۔ مزاحم بن زفر کا بیان ہے کہ ہم سے حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا کہ قاضی کے لئے پانچ باتیں ہیں اگر ان میں سے ایک بات اس کے اندر نہ ہو تو یہ قاضی میں عیب ہے وہ یہ ہیں۔ فہم و فراست والا، بردبار، پاکدامن، مستحکم اور علم۔

افسروں اور کارندوں کی تنخواہ

قاضی شریح قضا کی اجرت لیا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ وصی بھی محنت کے مطابق کھائے اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر نے کھایا۔

حویطب بن عبدالعزیٰ کا بیان ہے کہ انہیں عبداللہ بن سعدی نے بتایا کہ جب وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ

نَمِرٍ اَنَّ حُوَيْطِبَ بْنَ عَبْدِ الْعُزّٰى اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ السَّعْدِيِّ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ قَدِمَ عَلٰى عُمَرَ فِيْ خِلَافَتِهٖ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اَلَمْ اُحَدَّثْ اَنَّكَ تَلِيْ مِنْ اَعْمَالِ النَّاسِ اَعْمَالًا فَاِذَا اُعْطِيْتَ الْعُمَالَةَ كَرِهْتَهَا فَقُلْتُ بَلٰى، فَقَالَ عُمَرُ مَا تُرِيْدُ اِلٰى ذٰلِكَ قُلْتُ اِنَّ لِيْ اَفْرَاسًا وَّاَعْبُدًا وَّاَنَا بِخَيْرٍ وَّاُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ عُمَالَتِيْ صَدَقَةً عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ. قَالَ عُمَرُ لَا تَفْعَلْ فَاِنِّيْ كُنْتُ اَرَدْتُّ الَّذِيْ اَرَدْتَّ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْنِي الْعَطَاءَ فَاَقُوْلُ اَعْطِهٖ اَفْقَرَ اِلَيْهِ مِنِّيْ حَتّٰى اَعْطَانِيْ مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ اَعْطِهٖ اَفْقَرَ اِلَيْهِ مِنِّيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهٖ فَمَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَّلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَاِلَّا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْنِي الْعَطَاءَ فَاَقُوْلُ اَعْطِهٖ اَفْقَرَ اِلَيْهِ مِنِّيْ حَتّٰى اَعْطَانِيْ مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ اَعْطِهٖ مَنْ هُوَ اَفْقَرُ اِلَيْهِ مِنِّيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهٖ فَمَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَّلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ.

خلافت میں ان کے پاس حاضر ہوئے تو حضرت عمر نے ان سے فرمایا۔ کیا مجھ سے بیان نہیں کیا گیا کہ تم لوگوں کا کام کرتے ہو اور جب معاوضہ دیا جاتا ہے تو تم اسے ناپسند کرتے ہو۔ میں نے کہا کہ یہی بات ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ اس سے تمہارا مقصد کیا ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ میرے پاس گھوڑے اور غلام ہیں اور میں آسانی سے رہ سکتا ہوں۔ اس لئے چاہتا ہوں کہ میری اجرت مسلمانوں پر خیرات ہو جایا کرے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو کیونکہ میں بھی ایسا ہی ارادہ رکھتا تھا جو تم رکھتے ہو۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے مال عطا فرماتے تو میں عرض کرتا کہ اسے دے دیجئے جو مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہے۔ یہاں تک کہ آپ نے مجھے ایک دفعہ مال عطا فرمایا تو میں نے عرض کی کہ اسے کسی ایسے کو عطا فرما دیجئے جو مجھ سے زیادہ حاجت مند ہو۔ فرمایا کہ اسے لے لو اور اسے مال بنا لو یا خیرات کر دو۔ اگر مال تمہارے پاس اس طریقے سے آئے کہ تم اس کے منتظر اور سائل نہ ہو تو اسے لے لو ورنہ اپنے دل کو اس کے پیچھے نہ چلاؤ۔ زہری، سالم بن عبداللہ، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمر کو فرماتے ہوئے سنا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے مال عطا فرماتے تو میں عرض کرتا ہوں کہ اسے دے دیجئے جو مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہو۔ یہاں تک کہ مجھے دوسری دفعہ عطا فرمایا تو میں عرض گزار ہوا کہ اسے مرحمت فرما دیجئے جو مجھ سے زیادہ حاجت مند ہو۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے لے لو۔ مالدار ہو جاؤ اور پھر خیرات کر دو۔ پس جو مال تمہارے پاس اس طرح آئے کہ تم اس کے منتظر یا سائل نہ ہو تو اسے لے لو اور جو ایسا نہ ہو تو اس کے پیچھے

بَابُ ۱۱۵۲ مَنْ قَضٰى وَلَاعَنَ فِي الْمَسْجِدِ

جو مسجد میں فیصلہ کرے اور لعان بھی

وَلَاعَنَ عُمَرُ عِنْدَ مِنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَضٰى شُرَيْحٌ وَّالشَّعْبِيُّ وَيَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ فِي الْمَسْجِدِ وَقَضٰى مَرْوَانُ عَلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ بِالْيَمِيْنِ

حضرت عمر نے حضور کے منبر کے پاس لعان کیا۔ شریح، شعبی اور یحییٰ بن یعمر نے مسجد میں فیصلے کئے۔ مروان نے زید بن ثابت کو منبر کے پاس قسم کھانے کا حکم دیا۔ حسن بصری اور زرارہ

عِنْدَ الْمِنْبَرِ. وَكَانَ الْحَسَنُ وَزُرَارَةُ بْنُ أَوْفَى يَقْضِيَانِ فِي الرَّحَبَةِ خَارِجًا مِنَ الْمَسْجِدِ.

۲۰۳۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ شَهِدْتُ الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا.

۲۰۳۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَهْلٍ أَخِي بَنِي سَاعِدَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَلَاعَنَا فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَا شَاهِدٌ.

ابن اور آپ مسجد کے باہر میدان میں فیصلہ کیا کرتے تھے۔

زہری کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں دونوں لعان کرنے والوں کے پاس موجود تھا اور میری عمر اس وقت پندرہ سال تھی۔ ان کے درمیان تفریق کروا دی۔

ابن شہاب نے حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی۔ اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کے پاس کسی اور آدمی کو پائے تو کیا اسے قتل کر دے؟ ان دونوں کے درمیان مسجد کے اندر لعان کروایا اور میں موجود تھا۔

بَابُ ١١٥٣ مَنْ حَكَمَ فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى إِذَا أَتَى عَلَى حَدٍّ أَمَرَ أَنْ يُخْرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَيُقَامَ

وَقَالَ عُمَرُ أَخْرِجَاهُ مِنَ الْمَسْجِدِ. وَيُذْكَرُ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوُهُ.

۲۰۳۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي زَنَيْتُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعًا قَالَ أَبِكَ جُنُونٌ قَالَ لَا قَالَ اذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُ بِالْمُصَلَّى. رَوَاهُ يُونُسُ وَمَعْمَرٌ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجْمِ.

جو مسجد میں حکم دے اور مسجد سے باہر حد قائم کرے

حضرت عمر نے فرمایا کہ اسے مسجد سے باہر لے جاؤ اور حضرت علی سے بھی ایسا ہی منقول ہے۔

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ مسجد میں تھے اور پکار کر کہنے لگا۔ یا رسول اللہ میں زنا کر بیٹھا ہوں۔ آپ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا جب اس نے چار دفعہ اپنے اوپر گواہی دی تو آپ نے فرمایا۔ کیا تو پاگل ہے؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا کہ اسے لے جا کر سنگسار کر دو۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ میں نے اس شخص سے سنا جس نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا فرمایا کہ میں بھی ان لوگوں میں تھا جنہوں نے اسے مقام مصلیٰ پر سنگسار کیا۔ اس کو یونس، معمر، ابن جریج، زہری، ابوسلمہ، حضرت جابر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے رجم کے بارے میں روایت کی۔

بَابُ ١١٥٤ مَوْعِظَةِ الْإِمَامِ لِلْخُصُومِ

امام کا جھگڑنے والوں کو سمجھانا

۲۰۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَأَقْضِيَ عَلَى نَحْوِ مَا أَسْمَعُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا فَلَا يَأْخُذْهُ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ۔

زینب بنت ام سلمہ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ایک انسان ہوں اور تم اپنے جھگڑے میرے پاس لاتے ہو، ہو سکتا ہے کہ تم میں سے کوئی اپنی دلیل کو زیادہ چرب زبانی سے بیان کرے، پس میں اس کی بات کے مطابق فیصلہ کر دوں۔ پس جس کو میں اس کے بھائی کا حق فیصلہ کر کے دے دوں تو وہ اسے نہ لے کیونکہ وہ جہنم کی آگ کا ایک ٹکڑا ہے۔

بَابُ الشَّهَادَةِ تَكُونُ عِنْدَ الْحَاكِمِ فِي وِلَايَتِهِ الْقَضَاءَ أَوْ قَبْلَ ذَلِكَ لِلْخَصْمِ وَقَالَ شُرَيْحٌ الْقَاضِي وَسَأَلَهُ إِنْسَانٌ الشَّهَادَةَ فَقَالَ ائْتِ الْأَمِيرَ حَتَّى أَشْهَدَ لَكَ وَقَالَ عِكْرِمَةُ قَالَ عُمَرُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ لَوْ رَأَيْتَ رَجُلًا عَلَى حَدٍّ زِنًا أَوْ سَرِقَةٍ وَأَنْتَ أَمِيرٌ فَقَالَ شَهَادَتُكَ شَهَادَةُ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ عُمَرُ لَوْلَا أَنْ يَقُولَ النَّاسُ زَادَ عُمَرُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ لَكَتَبْتُ آيَةَ الرَّجْمِ بِيَدِي وَأَقَرَّ مَاعِزٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالزِّنَا أَرْبَعًا فَأَمَرَ بِرَجْمِهِ وَلَمْ يُذْكَرْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدَ مَنْ حَضَرَهُ. وَقَالَ حَمَّادٌ إِذَا أَقَرَّ مَرَّةً عِنْدَ الْحَاكِمِ رُجِمَ وَقَالَ الْحَكَمُ أَرْبَعًا۔

عہدہ قضا ملنے کے بعد یا پہلے قاضی نے حاکم کے سامنے ایک بات کی شہادت دی ہو تو کیا اس کے مطابق فیصلہ کر سکتا ہے۔

قاضی شریح کا بیان ہے کہ ایک شخص نے ان سے گواہی دینے کیلئے کہا تو انہوں نے جواب دیا کہ امیر کے پاس مقدمہ لے جاؤ تو میں گواہی دوں۔ عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے حضرت عبدالرحمن بن عوف سے کہا کہ اگر آپ کسی کو حد والا کام زنا یا چوری کرتے ہوئے دیکھیں اور آپ امیر ہوں؟ جواب دیا کہ آپ کی گواہی بھی دوسرے مسلمانوں کی طرح ایک ہوگی۔ کہا کہ آپ نے ٹھیک کہا۔ حضرت عمر نے کہا کہ اگر لوگ یہ نہ کہتے کہ عمر نے کتاب اللہ میں اضافہ کر دیا ہے تو میں رجم کی آیت کو اپنے ہاتھ سے لکھ دیتا۔ ماعز نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے چار مرتبہ زنا کا اقرار کیا تو آپ نے سنگسار کرنے کا حکم فرمایا، اور کسی سے یہ منقول نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حاضرین کو گواہ بنایا ہو۔ حماد کا قول

۲۰۳۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ مَنْ لَهُ بَيِّنَةٌ عَلَى قَتِيلٍ قَتَلَهُ فَلَهُ سَلَبُهُ فَقُمْتُ لِأَلْتَمِسَ بَيِّنَةً عَلَى قَتِيلٍ فَلَمْ أَرَ أَحَدًا يَشْهَدُ لِي فَجَلَسْتُ ثُمَّ بَدَا لِي فَذَكَرْتُ أَمْرَهُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حنین کے روز فرمایا: جس کے پاس اپنے مقتول کو قتل کرنے کی شہادت ہو تو اس کا مال بھی اسی کا ہے۔ پس میں اپنے مقتول کا گواہ تلاش کرنے کے لئے کھڑا ہوا لیکن مجھے کوئی نہ ملا جو گواہی دے لہذا بیٹھ گیا، پھر مجھے خیال آیا تو اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا تو آپ کے پاس بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے ایک

فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ سِلَاحُ هٰذَا الْقَتِيلِ
الَّذِي يَذْكُرُ عِنْدِي قَالَ فَأَرْضِهِ مِنْهُ. فَقَالَ
أَبُو بَكْرٍ كَلَّا لَا يُعْطِهِ أُصَيْبِغَ مِنْ قُرَيْشٍ وَيَدَعَ
أَسَدًا مِنْ أُسْدِ اللّٰهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ
قَالَ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدَّاهُ
إِلَيَّ فَاشْتَرَيْتُ مِنْهُ خِرَافًا فَكَانَ أَوَّلَ مَالٍ
تَأَثَّلْتُهُ. قَالَ لِي عَبْدُ اللّٰهِ عَنِ اللَّيْثِ فَقَامَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدَّاهُ إِلَيَّ. وَقَالَ أَهْلُ
الْحِجَازِ الْحَاكِمُ لَا يَقْضِي بِعِلْمِهِ شَهِدَ بِذٰلِكَ فِي
وِلَايَتِهِ أَوْ قَبْلَهَا. وَلَوْ أَقَرَّ خَصْمٌ عِنْدَهُ لِآخَرَ
بِحَقٍّ فِي مَجْلِسِ الْقَضَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَقْضِي عَلَيْهِ فِي
قَوْلِ بَعْضِهِمْ حَتَّى يَدْعُوَ بِشَاهِدَيْنِ فَيُحْضِرَهُمَا
إِقْرَارَهُ. وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِرَاقِ مَا سَمِعَ أَوْ رَآهُ
فِي مَجْلِسِ الْقَضَاءِ قَضَى بِهِ وَمَا كَانَ فِي غَيْرِهِ
لَمْ يَقْضِ إِلَّا بِشَاهِدَيْنِ. وَقَالَ آخَرُونَ مِنْهُمْ
بَلْ يَقْضِي بِهِ لِأَنَّهُ مُؤْتَمَنٌ وَإِنَّمَا يُرَادُ مِنَ
الشَّهَادَةِ مَعْرِفَةُ الْحَقِّ فَعِلْمُهُ أَكْثَرُ مِنَ
الشَّهَادَةِ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَقْضِي بِعِلْمِهِ فِي الْأَمْوَالِ
وَلَا يَقْضِي فِي غَيْرِهَا. وَقَالَ الْقَاسِمُ لَا يَنْبَغِي
لِلْحَاكِمِ أَنْ يُمْضِيَ قَضَاءً بِعِلْمِهِ دُونَ عِلْمِ غَيْرِهِ
مَعَ أَنَّ عِلْمَهُ أَكْثَرُ مِنْ شَهَادَةِ غَيْرِهِ، وَلٰكِنَّ
فِيهِ تَعَرُّضًا لِتُهَمَةِ نَفْسِهِ عِنْدَ الْمُسْلِمِينَ وَ
إِيقَاعًا لَهُمْ فِي الظُّنُونِ. وَقَدْ كَرِهَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظَّنَّ فَقَالَ إِنَّمَا هٰذِهِ
صَفِيَّةُ.

۲۰۳۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ
حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ
حُسَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَتْهُ
صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَلَمَّا رَجَعَتِ انْطَلَقَ مَعَهَا

سے کہا کہ جس مقتول کا یہ مسئلہ ذکر کیا جا رہا ہے اس کے ہتھیار میرے پاس ہیں، لہٰذا انہیں مجھ سے راضی کر دیجئے۔ حضرت ابو بکر نے کہا کہ یہ اچھا نہیں ہوگا کہ قریش کی ایک چڑیا کو مال دیا جائے اور اللہ کے شیروں میں سے ایک شیر کو چھوڑ دیا جائے جو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے لڑتا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تو اس نے مجھے وہ دے دیا۔ چنانچہ میں نے اس سے باغ خریدا اور یہ پہلا مال ہے جو مجھے حاصل ہوا۔ مجھ سے عبداللہ نے لیث کے حوالے سے روایت بیان کی کہ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور مجھے عطا فرما دیا۔ اہل حجاز کا قول ہے کہ حاکم اپنے علم پر فیصلہ نہ کرے خواہ وہ حاکم ہونے کے معاملہ پر گواہ ہو یا اس کے بعد اور اگر فریق اس کے پاس مجلس قضاء میں دوسرے کے حق کا اقرار کرے تو بعض اہل حجاز کے نزدیک اس پر فیصلہ نہیں کیا جائے گا جب تک کہ دو گواہوں کو بلا کر ان کی موجودگی میں اقرار نہ کرا لیا جائے اور بعض اہل عراق کا قول ہے کہ مجلس قضاء میں جو کچھ سنا یا دیکھا اس پر فیصلہ کرے اور دوسری جگہ پر بغیر دو گواہوں کے فیصلہ نہ کرے اور انہی میں سے دوسرے حضرات کا قول ہے کہ فیصلہ کر دے کیونکہ وہ امانت دار ہے کیونکہ شہادت سے مراد حق کا معلوم کرنا ہے اس کا علم ہو جانا شہادت سے بھی زیادہ ہے۔ بعض حضرات کا قول ہے کہ مالی معاملات میں اپنے علم پر فیصلہ کر سکتا ہے اور دیگر امور میں نہیں۔ قاسم کا قول ہے کہ حاکم کے لئے جائز نہیں کہ دوسرے معلوم کئے بغیر اپنے علم پر فیصلہ کرے ہاں جبکہ اس کا علم دوسروں سے بڑھ کر ہو لیکن اس میں یہ اندیشہ ہے کہ مسلمانوں کے دل میں تہمت کا گمان پیدا ہو جائے اور ان کے بدگمانی میں پڑنے کا خوف ہے۔

ابن شہاب نے علی بن حسین (امام زین العابدین) سے روایت کی ہے کہ حضرت صفیہ بنت حیی ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس گئیں جب واپس لوٹنے لگیں تو آپ ان کے ساتھ چلے ان کے پاس سے انصار کے دو شخص گزرے

ثُمَّ مَرَّ بِهِ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَدَعَاهُمَا فَقَالَ
إِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ، قَالَا سُبْحَانَ اللهِ، قَالَ إِنَّ
الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنِ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ رَوَاهُ
شُعَيْبٌ وَابْنُ مُسَافِرٍ وَابْنُ أَبِي عَتِيقٍ وَإِسْحَاقُ
بْنُ يَحْيَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ يَعْنِي ابْنَ حُسَيْنٍ
عَنْ صَفِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ أَمْرِ الْوَالِي إِذَا وَجَّهَ أَمِيرَيْنِ إِلَى مَوْضِعٍ أَنْ يَتَطَاوَعَا وَلَا يَتَعَاصَيَا

٢٠٤١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا الْعَقَدِيُّ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ
سَمِعْتُ أَبِي قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَبِي وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ يَسِّرَا وَلَا
تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا. فَقَالَ لَهُ
أَبُو مُوسَى إِنَّهُ يُصْنَعُ بِأَرْضِنَا الْبِتْعُ فَقَالَ
كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَقَالَ النَّضْرُ وَأَبُو دَاوُدَ وَ
يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَوَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدٍ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ إِجَابَةِ الْحَاكِمِ الدَّعْوَةَ وَقَدْ أَجَابَ عُثْمَانُ عَبْدًا لِلْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ.

٢٠٤٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى
عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ
أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ فُكُّوا الْعَانِيَ وَأَجِيبُوا الدَّاعِيَ.

بَابُ هَدَايَا الْعُمَّالِ.

٢٠٤٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ أَخْبَرَنَا
أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ بَنِي أَسَدٍ يُقَالُ لَهُ

تو آپ نے دونوں کو بلا کر فرمایا کہ یہ صفیہ ہیں۔ دونوں نے کہا سبحان اللہ۔ آپ نے فرمایا کہ بیشک شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔ اس کو شعیب، ابن مسافر، ابن ابی عتیق، اسحاق بن یحیی، زہری، علی بن حسین، حضرت صفیہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

والی نے دو آدمیوں کو ایک جگہ کا امیر بنایا تو انہیں ایک دوسرے کی ماننا اور جھگڑا نہ کرنے کا حکم دینا

ابو بردہ کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد ماجد سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے والد ماجد حضرت ابو موسیٰ اشعری اور حضرت معاذ بن جبل کو یمن کی طرف بھیجا اور فرمایا۔ لوگوں پر آسانی کرنا۔ سختی نہ کرنا، انہیں خوشخبری دینا نفرت نہ دلانا اور ایک دوسرے کی ماننا۔ حضرت ابو موسیٰ عرض گزار ہوئے کہ ہمارے علاقے میں بتع نامی شراب تیار کی جاتی ہے فرمایا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ نضر، ابو داؤد، یزید بن ہارون، وکیع، شعبہ، سعید، ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

حاکم کا دعوت قبول کرنا۔

حضرت عثمان نے مغیرہ بن شعبہ کے غلام کی دعوت قبول کی تھی۔

ابو وائل نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیدی کو چھڑاؤ اور دعوت کرنے والے کی دعوت کو قبول کرو۔

عاملوں کے تحفے

عروہ بن زبیر نے حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدقات پر عامل مقرر فرمایا جو بنی اسد کا تھا اور اس کو ابن اللتبیہ کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ جب وہ واپس آیا تو کہا کہ یہ

ابْنُ الْأُتْبِيَّةِ عَلَى صَدَقَةٍ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ هَذَا لَكُمْ وَهَذَا أُهْدِيَ لِي، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ - قَالَ سُفْيَانُ أَيْضًا فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ - فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: مَا بَالُ الْعَامِلِ نَبْعَثُهُ فَيَأْتِي يَقُولُ هَذَا لَكَ وَهَذَا لِي فَهَلَّا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ فَيَنْظُرُ أَيُهْدَى لَهُ أَمْ لَا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَأْتِي بِشَيْءٍ إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى رَقَبَتِهِ إِنْ كَانَ بَعِيرًا لَهُ رُغَاءٌ أَوْ بَقَرَةً لَهَا خُوَارٌ أَوْ شَاةً تَيْعَرُ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْنَا عُفْرَتَيْ إِبْطَيْهِ: أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ ثَلَاثًا. قَالَ سُفْيَانُ قَصَّهُ عَلَيْنَا الزُّهْرِيُّ وَزَادَ هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعَ أُذُنَايَ وَأَبْصَرَتْهُ عَيْنِي، وَسَلُوا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَإِنَّهُ سَمِعَهُ مَعِي، وَلَمْ يَقُلِ الزُّهْرِيُّ سَمِعَ أُذُنِي. خُوَارٌ صَوْتٌ، وَالْجُؤَارُ مِنْ تَجْأَرُونَ كَصَوْتِ الْبَقَرَةِ۔

آپ کا مال ہے اور یہ مجھے تحفہ دیا گیا ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے۔ سفیان نے یہ بھی کہا کہ منبر پر چڑھ گئے۔ پس اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: عامل کا کیا حال ہے جسے ہم بھیجتے ہیں تو آ کر کہتا ہے کہ یہ آپ کا ہے اور یہ میرا ہے۔ وہ اپنے ماں باپ کے گھر میں بیٹھ جاتا اور انتظار کرتا کہ اسے تحفہ ملتا ہے یا نہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ جس نے کوئی چیز لی تو وہ قیامت کے روز اسے اپنی گردن پر اٹھائے ہوئے حاضر ہوگا۔ اگر وہ اونٹ ہوا تو بلبلاتا ہوگا، گائے ہے تو ڈکراتی ہوگی اور بکری ہے تو ممیاتی ہوگی۔ پھر آپ نے دست مبارک بلند فرمائے یہاں تک کہ ہم نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی اور تین مرتبہ فرمایا: کیا میں نے احکام پہنچا دیئے؟ سفیان کا بیان ہے کہ ہم سے زہری نے یہ قصہ بیان کیا۔ ہشام نے اپنے والد ماجد سے، ابو حمید سے یہ زیادتی کی کہ میرے کانوں نے سنا اور آنکھوں نے دیکھا اور حضرت زید بن ثابت سے پوچھ لو کیونکہ انہوں نے بھی میرے ساتھ سنا تھا۔ زہری نے یہ نہیں کہا کہ میرے کانوں نے سنا۔ خوار آواز کو کہتے ہیں اور جؤار تجأرون سے ہے جیسے گائے کی آواز۔

بابٌ ۱۰۱۵۔ اسْتِقْضَاءِ الْمَوَالِي وَاسْتِعْمَالِهِمْ

غلاموں کو قاضی اور عامل بنانا

۲۰۲۴۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ نَافِعًا أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ قَالَ: كَانَ سَالِمٌ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ يَؤُمُّ الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ وَأَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَبُو سَلَمَةَ وَزَيْدٌ وَعَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتاتے ہوئے فرمایا کہ سالم مولیٰ ابو حذیفہ مہاجرین اولین اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیگر اصحاب کی مسجد قبا میں امامت کا فریضہ ادا کیا کرتے تھے اور مقتدیوں میں حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت ابو سلمہ، حضرت زید اور حضرت عامر بن ربیعہ بھی ہوتے۔

بابٌ ۱۰۱۶۔ الْعُرَفَاءِ لِلنَّاسِ

لوگوں سے معروف آدمی۔

۲۰۲۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَمِّهِ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ انہیں مروان بن حکم اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب مسلمانوں سے ہوازن کے قیدیوں کو آزاد کرنے کے لئے کہا تو

أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِينَ أَذِنَ لَهُمُ الْمُسْلِمُونَ فِي عِتْقِ سَبْيِ هَوَازِنَ. إِنِّي لَا أَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ. فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ فَرَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّ النَّاسَ قَدْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا.

بَابُ ۱۱۶۱ مَا يُكْرَهُ مِنْ ثَنَاءِ السُّلْطَانِ وَإِذَا خَرَجَ قَالَ غَيْرَ ذَلِكَ.

۲۰۳۶ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أُنَاسٌ لِابْنِ عُمَرَ إِنَّا نَدْخُلُ عَلَى سُلْطَانِنَا فَنَقُولُ لَهُمْ خِلَافَ مَا نَتَكَلَّمُ إِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمْ. قَالَ. كُنَّا نَعُدُّهَا نِفَاقًا.

۲۰۳۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِرَاكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ.

بَابُ ۱۱۶۲ الْقَضَاءِ عَلَى الْغَائِبِ.

۲۰۳۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ هِنْدَ قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ فَأَحْتَاجُ أَنْ آخُذَ مِنْ مَالِهِ. قَالَ. خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوفِ.

بَابُ ۱۱۶۳ مَنْ قُضِيَ لَهُ بِحَقِّ أَخِيهِ فَلَا يَأْخُذْهُ فَإِنَّ قَضَاءَ الْحَاكِمِ لَا يُحِلُّ حَرَامًا وَلَا يُحَرِّمُ حَلَالًا.

فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم کہ تم سے کس نے آزاد کر دینے اور کس نے آزاد نہیں کیے ہیں۔ پس تم جاؤ اور ہمارے پاس اپنے معروف لوگوں کو بھیجو جو تم سے پوری طرح واقف ہوں۔ پس لوگ واپس لوٹ گئے اور اپنے سرکردہ حضرات سے بات کی تو وہ حضرات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بتایا کہ لوگوں نے بطیب خاطر اجازت دی ہے۔

بادشاہ کے سامنے اس کی تعریف کرنا اور چلے جانے پر برائی کرنا مکروہ ہے۔

عاصم بن محمد نے محمد بن زید سے روایت کی ہے کہ لوگوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہا کہ جب ہم اپنے بادشاہ کے پاس جاتے ہیں تو کچھ کہتے ہیں اور جب ان کے پاس سے آ جاتے ہیں تو ان باتوں کے خلاف کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ہم تو اسے نفاق شمار کرتے ہیں۔

عراک کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تمام لوگوں سے برا دو رخا آدمی ہے جو ان کے پاس آئے تو کچھ کہے اور ان کے پاس جائے تو کچھ اور کہے۔

غائب کا فیصلہ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت ہند نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی کہ ابوسفیان ایک بخیل آدمی ہیں تو مجھے ان کے مال میں سے لینے کی ضرورت پڑ جاتی ہے۔ فرمایا کہ دستور کے مطابق اتنا مال لے لیا کرو جو تمہارے لئے اور تمہارے بچوں کے لیے کافی ہو جائے۔

جس کو قاضی نے اس کے بھائی کا حق دلایا تو وہ نہ لے کیونکہ حاکم حرام کو حلال اور حلال کو حرام نہیں کر سکتا

٢٠٤٩۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَمِعَ خُصُومَةً بِبَابِ حُجْرَتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّهُ يَأْتِينِي الْخَصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ فَأَحْسِبُ أَنَّهُ صَادِقٌ فَأَقْضِيَ لَهُ بِذَلِكَ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيَأْخُذْهَا أَوْ لِيَتْرُكْهَا۔

ترجمہ: زینب بنت ابو سلمہ کا بیان ہے کہ انہیں حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتایا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے اپنے حجرے کے دروازے پر جھگڑا سنا تو ان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا۔ میں ایک بشر ہوں اور میرے پاس دونوں فریق آتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ان میں سے ایک فریق اپنا موقف بیان کرنے میں دوسرے سے زیادہ چرب زبان ہو اور میں اسے سچا جانوں اور اس کے حق میں فیصلہ کر دوں۔ تو جس کو اس طرح میں کسی مسلمان کا حق دلا دوں تو وہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے۔ اب چاہے اسے لے اور چاہے اسے چھوڑ دے۔

٢٠٥٠۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ عُتْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ مِنِّي فَاقْبِضْهُ إِلَيْكَ فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدٌ فَقَالَ ابْنُ أَخِي قَدْ كَانَ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ فَقَامَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ فَتَسَاوَقَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللهِ ابْنُ أَخِي كَانَ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ احْتَجِبِي مِنْهُ لِمَا رَأَى مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ فَمَا رَآهَا حَتَّى لَقِيَ اللهَ تَعَالَى۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی حضرت سعد بن ابی وقاص سے عہد لیا کہ زمعہ کی لونڈی کا بیٹا مجھ سے ہے للہذا تم اسے اپنی تحویل میں لے لینا۔ جب فتح مکہ کا سال ہوا تو حضرت سعد نے اسے لے لیا اور کہا کہ میرا بھتیجا ہے جس کے بارے میں مجھ سے عہد لیا ہے۔ پس حضرت عبد بن زمعہ کھڑے ہوئے اور کہا کہ یہ میرا بھائی اور میرے والد کی لونڈی کا بیٹا ہے جو ان کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ پھر دونوں حضرات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوئے تو حضرت سعد عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ میرا بھتیجا ہے اور اس کے متعلق مجھ سے عہد لیا گیا ہے۔ حضرت عبد بن زمعہ نے کہا کہ میرا بھائی اور میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے اور ان کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عبد بن زمعہ! یہ تمہارا ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بچہ اسی کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہو اور زانی کے لئے پتھر ہیں۔ پھر حضرت سودہ بنت زمعہ سے فرمایا کہ اس لڑکے سے پردہ کرنا کیونکہ اسے عتبہ سے مشابہت رکھتے دیکھا۔ چنانچہ اس لڑکے نے انہیں نہیں دیکھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے جا ملے۔

بَابُ ۱۱۶۴ الْحُكْمُ فِي الْبِئْرِ وَنَحْوِهَا

۲۰۵۱ ـ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْلِفُ عَلَى يَمِينِ صَبْرٍ يَقْتَطِعُ مَالًا وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ الْآيَةَ فَجَاءَ الْأَشْعَثُ وَعَبْدُ اللَّهِ يُحَدِّثُهُمْ فَقَالَ فِيَّ نَزَلَتْ وَفِي رَجُلٍ خَاصَمْتُهُ فِي بِئْرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَكَ بَيِّنَةٌ قُلْتُ لَا قَالَ فَلْيَحْلِفْ قُلْتُ إِذًا يَحْلِفُ فَنَزَلَتْ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ الْآيَةَ.

کنوئیں وغیرہ کا حکم

ابو وائل نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو ایسی قسم کھائے جس سے مال پر قبضہ کرنا مقصود ہو اور وہ اس قسم میں جھوٹا ہو تو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر ناراض ہوگا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: بیشک جو لوگ اللہ کے عہد کو بیچتے ہیں ... الآیۃ۔ پس حضرت اشعث بن قیس آئے اور حضرت عبد اللہ بن مسعود یہ حدیث بیان کر رہے تھے تو انہوں نے کہا کہ یہ میرے حق میں نازل ہوئی ہے اور میرا ایک شخص سے کنوئیں کے بارے میں جھگڑا ہو گیا تھا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کیا تمہارے پاس گواہ ہیں؟ میں نے عرض کی نہیں۔ فرمایا تو وہ قسم کھائے۔ میں نے عرض کی کہ وہ تو قسم کھا جائے گا۔ پس یہ آیت نازل ہوئی۔ بیشک جو اللہ کے عہد ...

بَابُ ۱۱۶۵ الْقَضَاءِ فِي كَثِيرِ الْمَالِ وَقَلِيلِهِ

وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ الْقَضَاءُ فِي قَلِيلِ الْمَالِ وَكَثِيرِهِ سَوَاءٌ.

تھوڑے یا زیادہ مال کا فیصلہ کرنا

ابن عیینہ نے ابن شبرمہ سے روایت کی ہے کہ تھوڑے اور زیادہ مال کا فیصلہ کرنا ایک جیسا ہے۔

۲۰۵۲ ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّهَا أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَبَةَ خِصَامٍ عِنْدَ بَابِهِ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّهُ يَأْتِينِي الْخَصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضًا أَنْ يَكُونَ أَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ أَقْضِي لَهُ بِذَلِكَ وَأَحْسِبُ أَنَّهُ صَادِقٌ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيَأْخُذْهَا أَوْ لِيَدَعْهَا.

۲۰۵۲ ـ زینب بنت ابو سلمہ کا بیان ہے کہ ان کی والدہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دروازے کے باہر جھگڑے کی آواز سنی تو آپ باہر تشریف لے گئے اور فرمایا کہ میں ایک بشر ہوں، میرے پاس دونوں فریق آتے ہیں، ہو سکتا ہے کہ ایک دوسرے سے زیادہ اچھی گفتگو کرنے والا ہو، جتنا کہ میں اسے سچا سمجھ کر اس کے لیے اس کے مطابق فیصلہ کر دوں تو جس کو میں نے دوسرے مسلمان کا حق دلا دیا وہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے، چاہے لے یا چھوڑ دے۔

بَابُ ۱۱۶۶ بَيْعِ الْإِمَامِ عَلَى النَّاسِ أَمْوَالَهُمْ وَضِيَاعَهُمْ

وَقَدْ بَاعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُدَبَّرًا مِنْ نُعَيْمِ بْنِ النَّحَّامِ.

امام کا لوگوں کے مال اور جائداد کو فروخت کرنا

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نعیم بن نحام کی طرف مدبر غلام بیچا۔

۲۰۵۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ أَعْتَقَ غُلَامًا عَنْ دُبُرٍ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَبَاعَهُ بِثَمَانِمِائَةِ دِرْهَمٍ ثُمَّ أَرْسَلَ بِثَمَنِهِ إِلَيْهِ۔

بَابٌ ۱۱۶۷ مَنْ لَمْ يَكْتَرِثْ بِطَعْنِ مَنْ لَا يَعْلَمُ فِي الْأُمَرَاءِ حَدِيثًا۔

۲۰۵۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطُعِنَ فِي إِمَارَتِهِ وَقَالَ إِنْ تَطْعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلِهِ، وَايْمُ اللهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمْرَةِ، وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ، وَإِنَّ هَذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ۔

بَابٌ ۱۱۶۸ الْأَلَدُّ الْخَصِمُ وَهُوَ الدَّائِمُ فِي الْخُصُومَةِ۔ لُدًّا: عُوجًا۔

۲۰۵۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْغَضُ الرِّجَالِ إِلَى اللهِ الْأَلَدُّ الْخَصِمُ۔

بَابٌ ۱۱۶۹ إِذَا قَضَى الْحَاكِمُ بِجَوْرٍ أَوْ خِلَافِ أَهْلِ الْعِلْمِ فَهُوَ رَدٌّ۔

۲۰۵۶۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدًا

عطاء بن ابی رباح نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی کہ آپ کے اصحاب میں سے ایک شخص نے اپنے غلام کو مدبر کر دیا اور اس کے سوا اس کے پاس اور مال نہیں ہے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس غلام کو آٹھ سو درہم میں فروخت کر دیا پھر اس کی قیمت اس صحابی کے لیے بھیج دی۔

جو امراء کے بارے میں لاعلمی کے تحت بات کرنے کو طعن شمار نہیں کرتا

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ کیا اور اس کا امیر حضرت اسامہ بن زید کو مقرر فرمایا پس ان کی امارت پر طعنہ زنی کی گئی تو آپ نے فرمایا کہ اگر اس کی امارت پر کیا طعن کرتے ہو کہ تم لوگ اس سے پہلے اس کے والد ماجد کی امارت پر بھی طعن کرتے تھے حالانکہ خدا کی قسم وہ امارت کے لئے موزوں آدمی تھا اور وہ میرے نزدیک سب سے پیارے آدمیوں سے تھا اور اس کے بعد یہ میرے نزدیک سب سے پیارا آدمیوں سے ہے۔

بہت زیادہ جھگڑنے والا

لُدًّا سے مراد ہے جھگڑالو اور الد کی جمع ٹیڑھی والا

ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے ناپسندیدہ آدمی وہ ہے جو جھگڑالو ہو یعنی بات بات پر ہر کسی کے ساتھ جھگڑتا پھرے۔

جب حاکم ظلم یا اہل علم کے خلاف فیصلہ دے تو وہ رد کیا جائے۔

سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت خالد کو روانہ کیا۔ نعیم، عبداللہ، معمر، زہری، سالم بن عبداللہ نے اپنے والد

حَدَّثَنِي نُعَيْمٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدًا إِلَى بَنِي جَذِيمَةَ فَلَمْ يُحْسِنُوا أَنْ يَقُولُوا أَسْلَمْنَا فَقَالُوا صَبَأْنَا صَبَأْنَا فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ وَيَأْسِرُ وَدَفَعَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِنَّا أَسِيرَهُ فَأَمَرَ كُلَّ رَجُلٍ مِنَّا أَنْ يَقْتُلَ أَسِيرَهُ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا أَقْتُلُ أَسِيرِي وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِي أَسِيرَهُ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ مَرَّتَيْنِ۔

بَابُ الْإِمَامِ يَأْتِي قَوْمًا فَيُصْلِحُ بَيْنَهُمْ

۷۵۰۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ الْمَدِينِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَانَ قِتَالٌ بَيْنَ بَنِي عَمْرٍو فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَتَاهُمْ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا حَضَرَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَأَذَّنَ بِلَالٌ وَأَقَامَ وَأَمَرَ أَبَا بَكْرٍ فَتَقَدَّمَ وَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ فِي الصَّلَاةِ فَشَقَّ النَّاسَ حَتَّى قَامَ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فَتَقَدَّمَ فِي الصَّفِّ الَّذِي يَلِيهِ قَالَ وَصَفَّحَ الْقَوْمُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ لَمْ يَلْتَفِتْ حَتَّى يَفْرُغَ فَلَمَّا رَأَى التَّصْفِيحَ لَا يُمْسَكُ عَلَيْهِ الْتَفَتَ فَرَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِ امْضِهْ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ هَكَذَا وَلَبِثَ أَبُو بَكْرٍ هُنَيَّةً يَحْمَدُ اللَّهَ عَلَى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَشَى الْقَهْقَرَى فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ تَقَدَّمَ فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سالم کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید کو بنی جذیمہ کی طرف بھیجا تو وہ لوگ اچھی طرح نہیں کہہ سکے کہ ہم مسلمان ہو گئے بلکہ کہنے لگے ہم صابی ہو گئے یعنی دین سے پھر گئے چنانچہ حضرت خالد لوگوں کو قتل اور قید کرنے لگے اور ہم میں سے ہر ایک کے سپرد ایک قیدی کیا اور حکم دیا کہ ہر ایک اپنے قیدی کو قتل کر دے پس میں نے کہا کہ خدا کی قسم میں اپنے قیدی کو قتل نہیں کروں گا اور میرے ساتھیوں میں سے بھی کسی نے اپنے قیدی کو قتل نہ کیا پس ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ نے دو مرتبہ کہا: اے اللہ! میں اس سے بری ہوں جو خالد نے کیا ہے۔

امام کا کسی قوم کے پاس جا کر ان کی صلح کروانا

ابو حازم مدنی کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بنی عمرو کے درمیان لڑائی ہو گئی۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کا پتہ چلا تو آپ نے ظہر کی نماز پڑھی اور پھر صلح کرانے کے لئے ان کے پاس تشریف لے گئے جب نماز عصر کا وقت ہو گیا تو حضرت بلال نے اذان کہی اور اقامت پڑھی اور حضرت ابو بکر سے کہا کہ آپ نماز پڑھائیں چنانچہ حضرت ابو بکر نماز پڑھانے لگے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی تشریف لے آئے۔ لوگوں پر سبقت کرتے ہوئے یہاں تک کہ آپ حضرت ابو بکر کے پیچھے پہنچ گئے اور اس صف میں چلے گئے جو ان کے نزدیک تھی۔ راوی کا بیان ہے کہ لوگوں نے تالیاں بجانی شروع کیں لیکن حضرت ابو بکر جب نماز پڑھتے تو نماز ختم ہونے تک کسی طرف توجہ نہیں کیا کرتے تھے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ لوگ تالیاں بجانا بند نہیں کرتے تو متوجہ ہوئے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے پیچھے دیکھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا کہ نماز جاری رکھیں اور اشارہ ہاتھ سے کیا چنانچہ حضرت ابو بکر تھوڑی دیر ٹھہرے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد پر خدا کا شکر ادا کیا اور پھر الٹے پاؤں پیچھے ہٹ گئے جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ يَا أَبَا
بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ إِذْ أَوْمَأْتُ إِلَيْكَ أَنْ لَا تَكُونَ مَضَيْتَ
قَالَ لَمْ يَكُنْ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يَؤُمَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لِلْقَوْمِ إِذَا نَابَكُمْ أَمْرٌ فَلْيُسَبِّحِ
الرِّجَالُ وَلْيُصَفِّحِ النِّسَاءُ

بَابٌ يُسْتَحَبُّ لِلْكَاتِبِ أَنْ يَكُونَ أَمِينًا عَاقِلًا

٢٠٥٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ أَبُو ثَابِتٍ
حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ
عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ بَعَثَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ لِمَقْتَلِ أَهْلِ الْيَمَامَةِ
وَعِنْدَهُ عُمَرُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ عُمَرَ أَتَانِي فَقَالَ إِنَّ الْقَتْلَ
قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِقُرَّاءِ الْقُرْآنِ وَإِنِّي أَخْشَى أَنْ يَسْتَحِرَّ
الْقَتْلُ بِقُرَّاءِ الْقُرْآنِ فِي الْمَوَاطِنِ كُلِّهَا فَيَذْهَبَ قُرْآنٌ كَثِيرٌ
وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَأْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْآنِ قُلْتُ كَيْفَ أَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ هُوَ وَاللَّهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ
يُرَاجِعُنِي فِي ذَلِكَ حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ لَهُ صَدْرَ عُمَرَ وَرَأَيْتُ فِي ذَلِكَ الَّذِي
رَأَى عُمَرُ قَالَ زَيْدٌ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَإِنَّكَ رَجُلٌ
شَابٌّ عَاقِلٌ لَا نَتَّهِمُكَ قَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَتَبَّعِ الْقُرْآنَ
فَاجْمَعْهُ قَالَ زَيْدٌ فَوَاللَّهِ لَوْ كَلَّفَنِي نَقْلَ جَبَلٍ
مِنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ بِأَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا كَلَّفَنِي مِنْ
جَمْعِ الْقُرْآنِ قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلَانِ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ
هُوَ وَاللَّهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ يُحِثُّ مُرَاجَعَتِي حَتَّى
شَرَحَ اللَّهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ اللَّهُ لَهُ صَدْرَ أَبِي
بَكْرٍ وَعُمَرَ وَرَأَيْتُ فِي ذَلِكَ الَّذِي رَأَيَا فَتَتَبَّعْتُ

علیہ وسلم نے یہ بات دیکھی تو آگے بڑھ گئے اور پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی جب آپ نماز سے فارغ ہو گئے تو فرمایا، اے ابوبکر جب میں نے تمہیں اشارہ کیا تو اپنی جگہ پر رہنے سے تمہیں کس چیز نے روکا؟ عرض گزار ہوئے کہ ابن ابی قحافہ کی یہ مجال نہیں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی

باب۔ کاتب کے لیے مستحب ہے کہ امانت دار اور عاقل ہو

عبید بن سباق کا بیان ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مقتل یمامہ کے باعث حضرت ابوبکر نے مجھے بلا بھیجا اور ان کے پاس حضرت عمر بھی تھے۔ چنانچہ حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ میرے پاس حضرت عمر آکر کہنے لگے کہ یمامہ کی لڑائی میں بہت سے قاری شہید ہو گئے اور مجھے اندیشہ ہے کہ دیگر تمام مقامات پر قرآن کریم کے قاری اسی طرح شہید ہوتے رہے تو قرآن کریم کا اکثر حصہ ضائع ہو جائے گا لہٰذا میری رائے ہے کہ آپ قرآن کریم جمع کرنے کا حکم دیں۔ میں نے جواب دیا کہ میں وہ کام کس طرح کروں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہیں کیا؟ تو جواب دیا کہ بخدا یہ بہتر ہے۔ چنانچہ حضرت عمر اس کے متعلق بار بار اصرار کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس کام کے لیے میرا بھی سینہ کھول دیا جس کے لیے حضرت عمر کا سینہ کھولا تھا اور میری نظر میں بھی وہی بہتر ہو گیا جو حضرت عمر کا تھا۔ حضرت زید کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر نے فرمایا۔ تم نوجوان اور عقلمند آدمی ہو ہم تم پر کسی قسم کی تہمت بھی نہیں لگاتے اور تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے وحی بھی لکھتے رہے ہو لہٰذا تلاش کر کے قرآن کریم کو جمع کرو۔ حضرت زید فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم اگر مجھے پہاڑ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کا حکم دیا جاتا تو وہ بھی مجھ پر اتنا بھاری نہ ہوتا جتنا قرآن کریم کا جمع کرنا مجھ پر بھاری گزرا۔ میں نے کہا آپ دونوں وہ کام کیوں کرتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہیں کیا۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا۔ خدا کی قسم یہی بہتر ہے۔ چنانچہ وہ بار بار مجھ سے اصرار کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے

الْقُرْآنَ أَجْمَعُهُ مِنَ الْعُسُبِ وَالرِّقَاعِ وَاللِّخَافِ وَصُدُورِ الرِّجَالِ، فَوَجَدْتُ آخِرَ سُورَةِ التَّوْبَةِ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ إِلَى آخِرِهَا مَعَ خُزَيْمَةَ أَوْ أَبِي خُزَيْمَةَ فَأَلْحَقْتُهَا فِي سُورَتِهَا وَكَانَتِ الصُّحُفُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ حَيَاتَهُ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ، ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَيَاتَهُ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ، ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ اللِّخَافُ يَعْنِي الْخَزَفَ.

کے لیے یہ سینہ بھی اسی طرح کھول دیا جیسے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کا سینہ کھولا تھا اور میری بھی وہی رائے ہو گئی جو ان دونوں حضرات کی تھی چنانچہ میں نے قرآنی آیات کو تلاش کرنا شروع کر دیا اور میں نے کھجور کے پتوں، چھالوں، ٹھیکریوں اور لوگوں کے سینوں سے جمع کرنا شروع کر دیا چنانچہ مجھے سورۂ توبہ کی آخری آیت لقد جاءکم رسول من انفسکم آخر تک حضرت خزیمہ یا حضرت ابو خزیمہ کے پاس ملی تو میں نے اسے اسی سورت میں لگا دیا چنانچہ قرآن کریم کا یہ جمع شدہ نسخہ اپنی زندگی میں حضرت ابوبکر کے پاس رہا یہاں تک کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس بلا لیا پھر زندگی بھر حضرت عمر کے پاس رہا جب انہیں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس بلا لیا تو حضرت حفصہ بنت عمر کے پاس رہا۔ محمد بن عبید اللہ نے کہا کہ لخاف ٹھیکریاں ہیں۔

ف: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کہنے پر قرآن مجید کو ایک جگہ جمع کر دیا۔ حالانکہ یہ کام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہیں کیا تھا۔ جن حضرات کو مسلمانوں کے کئے ہوئے ہر کام میں شرک اور بدعت نظر آتے ہیں اور اسلاف و مسلمانوں کو شرک و بدعت کا مرتکب ٹھہراتے رہتے ہیں، وہ اگر شرک و بدعت کی تعریف کسی صاحب علم سے معلوم کر لیں اور وہابیت کا چشمہ اتار کر کتب حدیث کو دیکھیں گے تو حقیقت حال کھل کر سامنے آ جائے گی۔ بعض حضرات خیر القرون وغیرہ کی بات بیچ میں لگاتے ہیں تو انہیں بھی معلوم ہو جانا چاہئے کہ اگر صرف قرآن مجید ہی کو دیکھیں گے تو خیر القرون والا ایک طرف اس پر آج تک کام ہوتا آ رہا ہے اور اسے ہر زمانے کے علماء جائز سمجھتے ہیں اور قیامت تک کام ہوتا رہے گا۔ کیا اس سادہ سے کام کو بدعت قرار دیا جا سکتا ہے؟ ہرگز نہیں ——— ہر نیا کام بدعت نہیں بلکہ بدعت وہ نیا کام ہے جس کے کرنے سے کوئی سنت مٹتی ہو۔ ایسا عمل سنت کی مخالفت کے باعث مذموم اور بدعت قرار پاتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۱۱۷۲ كِتَابُ الْحَاكِمِ إِلَى عُمَّالِهِ وَالْقَاضِي إِلَى أُمَنَائِهِ

حاکم کا اپنے عاملوں اور قاضیوں امینوں کے لئے خط لکھنا

۲۰۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي لَيْلَى ح حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي لَيْلَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ هُوَ وَرِجَالٌ مِنْ كُبَرَاءِ قَوْمِهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةَ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ مِنْ جَهْدٍ أَصَابَهُمْ فَأُخْبِرَ مُحَيِّصَةُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ قُتِلَ وَطُرِحَ فِي فَقِيرٍ أَوْ عَيْنٍ فَأَتَى يَهُودَ فَقَالَ أَنْتُمْ وَاللَّهِ قَتَلْتُمُوهُ قَالُوا مَا قَتَلْنَاهُ

عبداللہ بن یوسف، مالک، ابو لیلیٰ، اسمٰعیل، مالک، ابو لیلیٰ بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن سہل نے سہل بن ابو حثمہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے اور ان کی قوم کے بڑے بڑے لوگوں نے بتایا کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ بھوک کی تنگی کے باعث خیبر کی طرف گئے تو عبداللہ کو کسی نے قتل کر کے گڑھے یا چشمے میں پھینک دیا پس یہ یہودیوں کے پاس گئے اور کہا کہ خدا کی قسم تم نے اسے قتل کیا ہے انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم ہم نے قتل نہیں کیا پھر یہ چلے گئے اور اپنی قوم میں آ پہنچے پس ان سے ذکر کیا پھر وہ اور ان کے بھائی حویصہ جو ان سے بڑے تھے اور عبدالرحمٰن بن سہل عرض کرنے کیلئے گئے اور یہی

وَاللّٰهِ، ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى قَدِمَ عَلَى قَوْمِهِ فَذَكَرَ لَهُمْ وَأَقْبَلَ هُوَ وَأَخُوهُ حُوَيِّصَةُ وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ فَذَهَبَ لِيَتَكَلَّمَ وَهُوَ الَّذِي كَانَ بِخَيْبَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُحَيِّصَةَ كَبِّرْ كَبِّرْ يُرِيدُ السِّنَّ فَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِمَّا أَنْ يَدُوا صَاحِبَكُمْ وَإِمَّا أَنْ يُؤْذِنُوا بِحَرْبٍ فَكَتَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ بِهِ فَكُتِبَ مَا قَتَلْنَاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُوَيِّصَةَ وَمُحَيِّصَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَتَحْلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ قَالُوا لَا قَالَ أَفَتَحْلِفُ لَكُمْ يَهُودُ قَالُوا لَيْسُوا بِمُسْلِمِينَ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ مِائَةَ نَاقَةٍ حَتَّى أُدْخِلَتِ الدَّارَ قَالَ سَهْلٌ فَرَكَضَتْنِي مِنْهَا نَاقَةٌ

وہ جو خیبر گئے تھے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے محیصہ سے فرمایا کہ بڑے کو بات کرنے دو۔ چنانچہ حویصہ نے بات کی اور پھر محیصہ نے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یا تو دیت ادا کریں گے یا لڑائی کے لیے تیار ہو جائیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے لیے مکتوبِ گرامی بھیجا تو انہوں نے جواب میں لکھا کہ ہم نے قتل نہیں کیا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حویصہ، محیصہ اور عبدالرحمٰن سے فرمایا کیا تم قسم کھا کر اپنے ساتھی کے خون کے مستحق بننے کے لیے تیار ہو؟ انہوں نے انکار کیا۔ فرمایا کہ پھر یہودی قسمیں کھا دیں گے۔ عرض گزار ہوئے کہ وہ تو مسلمان نہیں ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے دیت کی سو اونٹنیاں ادا کر دیں، یہاں تک کہ ان کے گھر میں داخل کر دی گئیں۔ حضرت سہل فرماتے ہیں کہ ان میں سے ایک اونٹنی نے مجھے لات ماری تھی۔

بَابٌ ۱۱۷۳: هَلْ يَجُوزُ لِلْحَاكِمِ أَنْ يَبْعَثَ رَجُلًا وَحْدَهُ لِلنَّظَرِ فِي الْأُمُورِ

کیا حاکم کے لیے جائز ہے کہ حالات معلوم کرنے کے ایک ہی آدمی روانہ کرے

۲۰۶۰۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَامَ خَصْمُهُ فَقَالَ صَدَقَ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ فَقَالُوا لِي عَلَى ابْنِكَ الرَّجْمُ فَفَدَيْتُ ابْنِي مِنْهُ بِمِائَةٍ مِنَ الْغَنَمِ وَوَلِيدَةٍ ثُمَّ سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَقَالُوا إِنَّمَا عَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ أَمَّا الْوَلِيدَةُ وَالْغَنَمُ فَرَدٌّ عَلَيْكَ

عبیداللہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرما دیجئے۔ اس کے فریق مخالف نے کہا کہ اس نے درست کہا ہے، واقعی ہمارا فیصلہ اللہ کی کتاب کے مطابق فرمائیے اور اس … اعرابی نے کہا کہ میرا بیٹا اس کے پاس مزدوری کرتا تھا جب کہ اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا۔ لوگوں نے کہا کہ تیرے بیٹے کو سنگسار کیا جائے گا چنانچہ میں نے سو بکریاں اور ایک لونڈی فدیہ کر کے اپنے بیٹے کو چھڑا لیا۔ پھر میں نے اہل علم سے دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ تیرے بیٹے کو سو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کے لیے جلا وطن کیا جائے گا۔ نبی کریم

وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ، وَأَمَّا أَنْتَ يَا أُنَيْسُ لِرَجُلٍ، فَاغْدُ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا فَارْجُمْهَا فَغَدَا عَلَيْهَا أُنَيْسٌ فَرَجَمَهَا.

بَابٌ ١١٧٤ تَرْجَمَةُ الْحُكَّامِ وَهَلْ يَجُوزُ تُرْجُمَانٌ وَاحِدٌ. وَقَالَ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يَتَعَلَّمَ كِتَابَ الْيَهُودِ حَتَّى كَتَبْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُتُبَهُ وَأَقْرَأْتُهُ كُتُبَهُمْ إِذَا كَتَبُوا إِلَيْهِ وَقَالَ عُمَرُ وَعِنْدَهُ عَلِيٌّ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَعُثْمَانُ مَاذَا تَقُولُ هَذِهِ؟ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَاطِبٍ فَقُلْتُ تُخْبِرُكَ بِصَاحِبِهَا الَّذِي صَنَعَ بِهَا. وَقَالَ أَبُو جَمْرَةَ كُنْتُ أُتَرْجِمُ بَيْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَبَيْنَ النَّاسِ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَا بُدَّ لِلْحَاكِمِ مِنْ مُتَرْجِمَيْنِ.

٢٠٦١. **حَدَّثَنَا** أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي رَكْبٍ مِنْ قُرَيْشٍ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ قُلْ لَهُمْ إِنِّي سَائِلٌ هَذَا فَإِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبُوهُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، فَقَالَ لِلتَّرْجُمَانِ قُلْ لَهُ إِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا فَسَيَمْلِكُ مَوْضِعَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ.

بَابٌ ١١٧٥ مُحَاسَبَةُ الْإِمَامِ عُمَّالَهُ.

٢٠٦٢. **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ ابْنَ الْأُتْبِيَّةِ عَلَى صَدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ فَلَمَّا جَاءَ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہارا فیصلہ ضرور اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق کروں گا۔ لونڈی اور سو بکریاں تجھیں واپس ملیں گی اور تمہارے بیٹے کے سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے اور

حکام کے ترجمان اور کیا ایک ترجمان رکھنا جائز ہے۔

خارجہ بن زید بن ثابت نے حضرت زید بن ثابت سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ یہودیوں کی کتابت سیکھیں، یہاں تک کہ وہ آپ کے خطوط لکھنے اور آپ کے نام آنے والے خطوط کو پڑھ کر سنانے لگے۔ حضرت عمر نے فرمایا جبکہ ان کے پاس حضرت علی، حضرت عبدالرحمن اور حضرت عثمان بھی تھے کہ یہ عورت کیا کہتی ہے؟ حضرت عبدالرحمن بن حاطب کا بیان ہے کہ میں نے کہا کہ یہ آپ کو اپنے ساتھی کے متعلق بتا رہی ہے جس نے اس کے ساتھ یہ کام کیا ہے۔ ابو جمرہ کا بیان ہے کہ میں ابن عباس اور لوگوں کے درمیان ترجمانی کیا کرتا تھا۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ حاکم کے لئے اس کے سوا چارہ کار نہیں کہ اس کے پاس دو ترجمان ہوں۔

عبیداللہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ انہیں حضرت ابو سفیان بن حرب نے بتایا کہ ہرقل نے قریش کے کچھ لوگوں کے ساتھ انہیں بھی بلا بھیجا۔ پھر اپنے ترجمان سے کہا کہ ان لوگوں سے کہو کہ میں اس (ابو سفیان) سے کچھ پوچھنے والا ہوں، اگر یہ جھوٹ بولے تو تم اس کی تکذیب کر دینا۔ پھر باقی حدیث بیان کی۔ پھر ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا کہ اس سے کہو کہ اگر جو تم نے کہا ہے وہ سچ ہے تو وہ میرے دونوں قدموں کے نیچے کی زمین کا بھی مالک ہو جائے گا۔

امام کا اپنے عمال کا محاسبہ کرنا

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابن اتبیہ کو بنی سلیم کے صدقات کا عامل بنایا۔ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں واپس آیا اور اس سے حساب لیا گیا تو کہا۔ یہ مال آپ کا ہے اور

إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَاسَبَهُ قَالَ هَذَا الَّذِي لَكُمْ وَهَذِهِ هَدِيَّةٌ أُهْدِيَتْ لِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلَّا جَلَسْتَ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَبَيْتِ أُمِّكَ حَتَّى تَأْتِيَكَ هَدِيَّتُكَ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا، ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ النَّاسَ وَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ، أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَسْتَعْمِلُ رِجَالًا مِنْكُمْ عَلَى أُمُورٍ مِمَّا وَلَّانِي اللَّهُ فَيَأْتِي أَحَدُكُمْ فَيَقُولُ هَذَا لَكُمْ وَهَذِهِ هَدِيَّةٌ أُهْدِيَتْ لِي فَهَلَّا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَبَيْتِ أُمِّهِ حَتَّى تَأْتِيَهُ هَدِيَّتُهُ إِنْ كَانَ صَادِقًا فَوَاللَّهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مِنْهَا شَيْئًا، قَالَ هِشَامٌ بِغَيْرِ حَقِّهِ إِلَّا جَاءَ اللَّهَ يَحْمِلُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَلَا فَلَأَعْرِفَنَّ مَا جَاءَ اللَّهَ رَجُلٌ بِبَعِيرٍ لَهُ رُغَاءٌ أَوْ بِبَقَرَةٍ لَهَا خُوَارٌ أَوْ شَاةٍ تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ ؟

اور یہ مجھے بطور ہدیہ دیا گیا ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، بھلا تم اپنے ماں باپ کے گھر میں کیوں نہ بیٹھے رہے یہاں تک کہ تمہارا ہدیہ تمہارے پاس آجاتا اگر تم سچے ہو۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا۔ امابعد میں تم میں سے بعض لوگوں کو ایسے امور کا عامل بناتا ہوں جن کا اللہ تعالیٰ نے مجھے مالک بنایا ہے پس تم میں سے ایک آکر کہتا ہے کہ یہ آپ کا مال ہے اور یہ ہدیہ ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔ بھلا وہ اپنے ماں باپ کے گھر میں کیوں نہ بیٹھا رہا یہاں تک کہ اگر وہ سچا ہے تو ہدیہ اس کے پاس آجاتا۔ خدا کی قسم تم میں سے کوئی اس مال سے کوئی چیز نہیں لیتا، ہشام کا بیان ہے کہ بغیر حق کے مگر قیامت کے روز اسے اٹھائے ہوئے بارگاہ الٰہی میں حاضر ہوگا۔ اونٹ بلبلاتا ہوگا گائے ڈکراتی ہوگی اور بکری ممیاتی ہوگی پھر آپ نے اپنے دست مبارک اٹھائے یہاں تک کہ میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی اور فرمایا، کیا میں نے خدا کا پیغام پہنچا دیا۔

بَابُ بِطَانَةِ الْإِمَامِ وَأَهْلِ مَشُورَتِهِ. الْبِطَانَةُ الدُّخَلَاءُ

امام کے رازدار اور مشیر مصاحبت میں دخل رکھنے والے۔

٢٠٩٣ - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، مَا بَعَثَ اللَّهُ مِنْ نَبِيٍّ وَلَا اسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِيفَةٍ إِلَّا كَانَتْ لَهُ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ، وَبِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ، فَالْمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَ اللَّهُ تَعَالَى. وَقَالَ سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ بِهَذَا، وَعَنِ ابْنِ أَبِي عَتِيقٍ وَمُوسَى عَنِ ابْنِ شِهَابٍ مِثْلَهُ، وَقَالَ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی مبعوث نہیں فرمایا اور نہ کسی کو خلافت دی مگر اس کے دو مشیر تھے ایک مشیر اسے اچھی باتوں کا حکم دیتا اور اس کی ترغیب دلاتا جبکہ دوسرا مشیر اسے شر کا حکم دیتا اور اس کی ترغیب دلاتا لہٰذا معصوم وہی ہے جس کو اللہ تعالیٰ بچائے رکھے۔ سلیمان، یحییٰ، ابن شہاب نے اسی طرح روایت کی ہے۔ ابن ابی عتیق، موسیٰ نے ابن شہاب سے اسی طرح روایت کی ہے۔ شعیب، زہری، ابو سلمہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول روایت کیا ہے۔ اوزاعی، معاویہ بن سلام، زہری، ابو سلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ

قَوْلَهُ. وَقَالَ الْأَوْزَاعِيُّ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَالَ ابْنُ أَبِي حُسَيْنٍ وَسَعِيدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَوْلَهُ. وَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ ١١٤٧ كَيْفَ يُبَايِعُ الْإِمَامُ النَّاسَ.

٢٠٦٤. حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَادَةُ بْنُ الْوَلِيدِ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ، وَأَنْ نَقُومَ أَوْ نَقُولَ بِالْحَقِّ حَيْثُمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ.

٢٠٦٥. حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَدَاةٍ بَارِدَةٍ وَالْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُونَ الْخَنْدَقَ فَقَالَ، اللَّهُمَّ إِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْآخِرَهْ فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ، فَأَجَابُوا ؎

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدَا
عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدَا

٢٠٦٦. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا إِذَا بَايَعْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُولُ لَنَا فِيمَا اسْتَطَعْتَ.

٢٠٦٧. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ

تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کی روایت کی ہے — ابن ابو حسین اور سعید بن زیاد نے ابو سلمہ سے حضرت ابو سعید خدری کا قول روایت کیا ہے — عبید اللہ بن ابو جعفر، صفوان، ابو سلمہ، حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

امام سے لوگ کس طرح بیعت کریں

ولید بن عبادہ کا بیان ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی کہ ہر بات سنیں گے اور اطاعت کریں گے خواہ خوشی ہو یا ناخوشی اور حاکم سے حکومت کے لئے نہیں لڑیں گے اور حق پر قائم رہیں گے یا حق بات کہیں گے خواہ کسی بھی جگہ پر ہوں اور خدا کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔

حمید نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سردیوں میں صبح کے وقت باہر نکلے جبکہ مہاجرین اور انصار خندق کھود رہے تھے چنانچہ آپ نے کہا۔ اے اللہ! بھلائی تو آخرت کی بھلائی ہے۔ پس انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما دے۔ پس لوگوں نے جواب دیا ؎

بک گئے ہیں ہم محمد مصطفیٰ کے ہاتھ پر
دم بدم عزم جہاد اپنا ہے تا عمر بھر

عبد اللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہم آپ کی بات سننے اور اطاعت کرنے کی بیعت کرتے تو آپ فرماتے۔ جہاں تک تمہاری استطاعت میں ہو۔

عبد اللہ بن دینار کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن

سفيان حدثنا عبد الله بن دينار قال شهدت ابن عمر حيث اجتمع الناس على عبد الملك قال كتب إني أقر بالسمع والطاعة لعبد الله عبد الملك أمير المؤمنين على سنة الله وسنة رسوله ما استطعت وإن بني قد أقروا بمثل ذلك۔

۲۰۶۸۔ حدثنا يعقوب بن إبراهيم حدثنا هشيم أخبرنا سيار عن الشعبي عن جرير بن عبد الله قال بايعت النبي صلى الله عليه وسلم على السمع والطاعة فلقنني فيما استطعت والنصح لكل مسلم۔

۲۰۶۹۔ حدثنا عمرو بن علي حدثنا يحيى عن سفيان قال حدثني عبد الله بن دينار قال لما بايع الناس عبد الملك كتب إليه عبد الله بن عمر إلى عبد الله عبد الملك أمير المؤمنين إني أقر بالسمع والطاعة لعبد الله عبد الملك أمير المؤمنين على سنة الله وسنة رسوله فيما استطعت وإن بني قد أقروا بذلك۔

۲۰۷۰۔ حدثنا عبد الله بن مسلمة حدثنا حاتم عن يزيد قال قلت لسلمة على أي شيء بايعتم النبي صلى الله عليه وسلم يوم الحديبية قال على الموت۔

۲۰۷۱۔ حدثنا عبد الله بن محمد بن أسماء حدثنا جويرية عن مالك عن الزهري أن حميد بن عبد الرحمن أخبره أن المسور بن مخرمة أخبره أن الرهط الذين ولاهم عمر اجتمعوا فتشاوروا قال لهم عبد الرحمن لست بالذي أنافسكم على هذا الأمر ولكنكم إن شئتم اخترت لكم منكم فجعلوا ذلك إلى عبد الرحمن

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس موجود تھا جب لوگ عبدالملک کے پاس جمع ہوئے تھے راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر نے لکھا کہ میں اللہ کے بندے عبدالملک امیر المومنین کی بات سننے اور اطاعت کرنے کا اقرار کرتا ہوں۔ اللہ اور اس کے رسول کے طریقے کے مطابق جہاں تک مجھ سے ہو سکا اور میرے لڑکوں نے بھی ایسا ہی اقرار کیا ہے۔

شعبی کا بیان ہے کہ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آپ کی بات سننے اور اطاعت کرنے پر بیعت کی پس آپ نے مجھے تلقین فرمائی کہ جہاں تک مجھ سے ہو سکے مسلمانوں کی خیر خواہی کرتا رہوں۔

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ لوگوں نے عبدالملک سے بیعت کی تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اُن کو لکھا:۔ اللہ کے بندے عبدالملک امیر المومنین کی بات سننے اور اطاعت کرنے کا اقرار کرتا ہوں اللہ اور اس کے رسول کے طریقے کے مطابق، جہاں تک مجھ سے ہو سکا اور میرے لڑکے اسی بات کا اقرار کرتے ہیں۔

یزید بن ابو عبید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ مقام حدیبیہ پر آپ حضرات نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کس بات پر بیعت کی تھی؟ فرمایا کہ موت پر۔

حمید بن عبدالرحمن کا بیان ہے کہ انہیں حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ جن لوگوں کو حضرت عمر نے خلافت کے فیصلے کا اختیار دیا تھا وہ مشورے کے لئے جمع ہوئے حضرت عبدالرحمن نے کہا کہ مجھے تو خلافت کی آرزو ہے نہیں اگر آپ چاہیں تو میں آپ میں سے ایک کا انتخاب کر دوں چنانچہ باقی تمام حضرات نے یہ معاملہ حضرت عبدالرحمن کے سپرد کر دیا چنانچہ جب حضرت عبدالرحمن کو اختیار دے دیا گیا تو تمام لوگوں کا جھکاؤ حضرت عبدالرحمن

حتى ولوا عبد الرحمن أمرهم فمال الناس على عبد الرحمن حتى ما أرى أحدا من الناس يتبع أولئك الرهط ولا يطأ عقبه، ومال الناس على عبد الرحمن يشاورونه تلك الليالي حتى إذا كانت الليلة التي أصبحنا منها فبايعنا عثمان قال المسور طرقني عبد الرحمن بعد هجع من الليل فضرب الباب حتى استيقظت، فقال أراك نائما فوالله ما اكتحلت هذه الثلاث بكثير نوم انطلق فادع الزبير وسعدا فدعوتهما له

فشاورهما ثم دعاني فقال ادع لي عليا فدعوته فناجاه حتى ابهار الليل، ثم قام علي من عنده وهو على طمع وقد كان عبد الرحمن يخشى من علي شيئا، ثم قال ادع لي عثمان فدعوته فناجاه حتى فرق بينهما المؤذن بالصبح، فلما صلى للناس الصبح واجتمع أولئك الرهط عند المنبر فأرسل إلى من كان حاضرا من المهاجرين والأنصار، وأرسل إلى أمراء الأجناد وكانوا وافوا تلك الحجة مع عمر فلما اجتمعوا تشهد عبد الرحمن ثم قال أما بعد يا علي إني قد نظرت في أمر الناس فلم أرهم يعدلون بعثمان فلا تجعلن على نفسك سبيلا، فقال أبايعك على سنة الله ورسوله والخليفتين من بعده فبايعه عبد الرحمن وبايعه الناس المهاجرون والأنصار وأمراء الأجناد والمسلمون.

باب ١١٤٨ من بايع مرتين.

٢٠٧٢ - حدثنا أبو عاصم عن يزيد بن أبي عبيد عن سلمة قال بايعنا النبي صلى الله عليه وسلم تحت الشجرة فقال لي يا سلمة

کی طرف جھک گئے یہاں تک کہ ان حضرات میں سے کسی کے پاس ایک شخص بھی نظر نہیں آتا تھا۔ لوگ ان راتوں میں حضرت عبدالرحمن سے مشورہ کرنے میں لگے رہے یہاں تک کہ جب وہ رات آئی جس کی صبح کو ہم نے حضرت عثمان سے بیعت کی۔ حضرت مسور فرماتے ہیں کہ کچھ رات گئے حضرت عبدالرحمن نے میرا دروازہ کھٹکھٹایا یہاں تک کہ میں جاگ اٹھا فرمایا کہ میں تمہیں سوتے دیکھتا ہوں۔ خدا کی قسم ان راتوں میں مجھے تو نیند بہت کم آئی ہے۔ جاؤ حضرت زبیر اور حضرت سعد کو بلا لاؤ۔ میں ان دونوں حضرات کو بلا لایا تو آپ نے دونوں حضرات سے مشورہ کیا۔ پھر مجھے بلا کر فرمایا کہ حضرت علی کو بلا لاؤ چنانچہ میں نے انہیں بلایا۔ وہ آپ سے یہاں تک سرگوشی کرتے رہے کہ آدھی رات گزر گئی۔ حضرت عبدالرحمن علی سے سرگوشی کرتے رہے یہاں تک کہ حضرت علی ان کے پاس سے چلے گئے اور وہ خلافت کی امید رکھتے تھے نیز حضرت عبدالرحمن حضرت علی کی طرف سے خطرہ محسوس کرتے تھے۔ پھر فرمایا کہ حضرت عثمان کو بلا لاؤ۔ میں انہیں بلا لایا تو آپ ان سے یہاں تک سرگوشی کرتے رہے کہ صبح کے وقت مؤذن نے جدا کیا۔ جب لوگوں کو صبح کی نماز پڑھا دی گئی اور یہ حضرات منبر کے پاس جمع ہو گئے تو جو مہاجرین و انصار وہاں موجود تھے انہیں بلایا گیا اور لشکروں کے سپہ سالاروں کو بھی بلایا گیا جو کہ اس حج میں حضرت عمر کے ساتھ تھے۔ جب سب جمع ہو گئے تو حضرت عبدالرحمن نے کلمہ شہادت پڑھ کر کہا۔ اما بعد اے علی! میں نے لوگوں کے معاملے پر اچھی طرح دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ حضرت عثمان کو ترجیح دیتے ہیں لہٰذا آپ اپنے دل میں کسی قسم کا ملال نہ لائیں۔ چنانچہ حضرت علی نے کہا۔ میں آپ سے اللہ اور اس کے رسول کے طریقے پر اور ان کے بعد دونوں خلفاء کے طریقے پر بیعت کرتا ہوں۔ پھر حضرت عبدالرحمن نے بیعت کی اور دیگر لوگوں نے یعنی مہاجرین نے، انصار اور فوجوں کے سپہ سالاروں نے اور عام مسلمانوں نے۔

جو دو دفعہ بیعت کرے۔

یزید بن ابو عبید کا بیان ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے درخت کے نیچے بیعت کی تو آپ نے مجھ سے فرمایا۔ اے سلمہ!

أَلَا تُبَايِعُ، قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ بَايَعْتُ فِي الْأَوَّلِ قَالَ وَفِي الثَّانِي.

باب ١١٧٩ بَيْعَةِ الْأَعْرَابِ.

٢٠٧٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَأَصَابَهُ وَعْكٌ فَقَالَ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى فَخَرَجَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَيَنْصَعُ طَيِّبُهَا.

باب ١١٨٠ بَيْعَةِ الصَّغِيرِ.

٢٠٧٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ هُوَ ابْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ هِشَامٍ وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَتْ بِهِ أُمُّهُ زَيْنَبُ ابْنَةُ حُمَيْدٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ بَايِعْهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَغِيرٌ فَمَسَحَ رَأْسَهُ وَدَعَا لَهُ وَكَانَ يُضَحِّي بِالشَّاةِ الْوَاحِدَةِ عَنْ جَمِيعِ أَهْلِهِ.

باب ١١٨١ مَنْ بَايَعَ ثُمَّ اسْتَقَالَ الْبَيْعَةَ.

٢٠٧٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَأَصَابَ الْأَعْرَابِيَّ وَعْكٌ بِالْمَدِينَةِ فَأَتَى الْأَعْرَابِيُّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَقِلْنِي بَيْعَتِي، فَأَبَى رَسُولُ

کیا تم بیعت نہیں کرتے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ میں تو پہلے بھی بیعت کر چکا ہوں، فرمایا کہ دوبارہ کر لو۔

دیہاتیوں کی بیعت

محمد بن منکدر نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی۔ پس انہیں بخار آنے لگا تو اس نے کہا "میری بیعت واپس کر دیجیے" چنانچہ آپ نے انکار فرمایا۔ وہ پھر واپس آیا اور کہا۔ میری بیعت واپس کر دیجیے آپ نے انکار فرمایا۔ پھر باہر نکلا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مدینہ منورہ بھٹی کی طرح ہے جو گندگی کو دور کرتا اور پاکیزگی کو نکھار دیتا ہے۔

لڑکوں کی بیعت

ابو عقیل زہرہ بن معبد نے اپنے جد امجد حضرت عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے جنہوں نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مبارک زمانہ پایا تھا اُن کی والدہ محترمہ حضرت زینب بنت حمید انہیں لے کر رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں۔ یا رسول اللہ! اسے بیعت کر لیجیے چنانچہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ چھوٹا ہے چنانچہ اُن کے سر پر دست کرم پھیرا اور اُن کے لیے دعا کی اور یہ تمام گھر والوں کی طرف سے ایک ہی بکری کی قربانی کیا کرتے تھے۔

جو بیعت کر کے واپس کرنا چاہے۔

محمد بن المنکدر نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی۔ چنانچہ اعرابی کو مدینہ منورہ میں بخار آنے لگا تو اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ! میری بیعت واپس کر دیجیے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکار فرمایا وہ پھر آیا

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى، ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى، فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَيَنْصَعُ طِيبُهَا.

بَابٌ ۱۱۸۲ مَنْ بَايَعَ رَجُلًا لَا يُبَايِعُهُ إِلَّا لِلدُّنْيَا.

۲۰۷۶ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ رَجُلٌ عَلَى فَضْلِ مَاءٍ بِالطَّرِيقِ يَمْنَعُ مِنْهُ ابْنَ السَّبِيلِ، وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا لَا يُبَايِعُهُ إِلَّا لِدُنْيَاهُ إِنْ أَعْطَاهُ مَا يُرِيدُ وَفَى لَهُ وَإِلَّا لَمْ يَفِ لَهُ، وَرَجُلٌ يُبَايِعُ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ بِاللهِ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا كَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ فَأَخَذَهَا وَلَمْ يُعْطَ بِهَا.

بَابٌ ۱۱۸۳ بَيْعَةِ النِّسَاءِ، رَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۰۷۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ يَقُولُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي مَجْلِسٍ: تُبَايِعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوا فِي مَعْرُوفٍ، فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللهِ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ فِي الدُّنْيَا

اور عرض کی کہ میری بیعت واپس کر دیجیے تو آپ نے انکار فرما دیا پھر اعرابی باہر نکل گیا تو رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک مدینہ بھٹی کی طرح ہے جو گندگی کو نکالتی اور پاکیزگی کو نکھار دیتی ہے۔

جس نے صرف دنیاوی غرض سے بیعت کی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین شخص ایسے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان سے کلام نہیں فرمائے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ ایک وہ جس کے پاس راستے کے نزدیک زائد پانی ہو اور وہ اُسے مسافروں کو دینے سے منع کرے۔ دوسرا وہ شخص جس نے امام سے محض دنیاوی غرض کے لیے بیعت کی ہو۔ اگر امام اس کی غرض کے مطابق مال دنیا سے دے تو وہ وفادار رہے گا ورنہ عہد توڑ دے گا۔ تیسرا وہ آدمی جو عصر کے بعد اپنا مال بیچنے کی قسم کھا کر بیچے کہ اسے اس کی قیمت اتنی مل رہی ہے۔ چنانچہ خریدار اُسے سچا سمجھ کر خرید لیتا ہے حالانکہ اُسے وہ قیمت نہیں مل رہی تھی۔

عورتوں کی بیعت — اس بارے میں ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔

ابو ادریس خولانی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے اس مجلس میں فرمایا جس میں ہم نے بیعت کی کہ تم اللہ کا کسی کو شریک نہ ٹھہرانا، چوری نہ کرنا، زنا نہ کرنا، اپنی اولاد کو قتل نہ کرنا، جان بوجھ کر کسی پر بہتان نہ لگانا اور نیک کاموں میں نافرمانی نہ کرنا۔ جو تم میں سے یہ وعدہ پورا کرے گا اس کا اجر اللہ کے پاس ہے اور جو ان میں سے کسی کا مرتکب ہوا پھر اُسے دنیا میں سزا دی گئی تو وہ اس کے لیے کفارہ ہو جائے گی۔ جو ان میں سے کسی کا مرتکب ہوا۔ پھر اللہ تعالیٰ

فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ فَأَمْرُهُ إِلَى اللّٰهِ إِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ وَإِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ فَبَايَعْنَاهُ عَلَى ذٰلِكَ ۔

۲۰۷۸ ۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُ النِّسَاءَ بِالْكَلَامِ بِهٰذِهِ الْآيَةِ لَا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا ، قَالَتْ وَمَا مَسَّتْ يَدُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ امْرَأَةٍ إِلَّا امْرَأَةً يَمْلِكُهَا ۔

۲۰۷۹ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ بَايَعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ عَلَيَّ أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَنَهَانَا عَنِ النِّيَاحَةِ فَقَبَضَتِ امْرَأَةٌ يَدَهَا فَقَالَتْ فُلَانَةُ أَسْعَدَتْنِي وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَجْزِيَهَا فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا ، فَذَهَبَتْ ثُمَّ رَجَعَتْ فَمَا وَفَتِ امْرَأَةٌ إِلَّا أُمُّ سُلَيْمٍ وَأُمُّ الْعَلَاءِ وَابْنَةُ أَبِي سَبْرَةَ امْرَأَةُ مُعَاذٍ أَوِ ابْنَةُ أَبِي سَبْرَةَ وَامْرَأَةُ مُعَاذٍ ۔

بَابُ ۱۱۸۱ مَنْ نَكَثَ بَيْعَةً ۔ وَقَوْلِهِ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ فَمَنْ نَكَثَ فَإِنَّمَا يَنْكُثُ عَلَى نَفْسِهِ وَمَنْ أَوْفَى بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ۔

۲۰۸۰ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعْتُ جَابِرًا قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَايِعْنِي عَلَى الْإِسْلَامِ فَبَايَعَهُ عَلَى الْإِسْلَامِ ، ثُمَّ جَاءَ الْغَدَ مَحْمُومًا فَقَالَ أَقِلْنِي ، فَأَبَى فَلَمَّا وَلَّى قَالَ

سے اس پر پردہ ڈال رکھا تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے اگر وہ چاہے تو اسے سزا دے اور چاہے تو معاف فرما دے۔ پس ہم نے آپ سے اس بات پر بیعت کی۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں سے یہ آیت پڑھ کر بیعت لیا کرتے۔ "وہ اللہ کا کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں" (سورۃ الممتحنہ آیت ۱۲) اور فرماتی ہیں کہ اپنی لونڈیوں کے سوا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ نے کسی عورت کے ہاتھ کو نہیں چھوا۔

حفصہ بنت سیرین کا بیان ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تو آپ نے یہ آیت پڑھی: "وہ اللہ کا کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں" اور ہمیں نوحہ کرنے سے منع فرمایا۔ چنانچہ ہم میں سے ایک عورت نے اپنا ہاتھ روک لیا اور عرض گزار ہوئی کہ فلاں عورت نے نوحہ کرنے میں میری مدد کی تھی اور میں اس کا بدلہ اتارنا چاہتی ہوں۔ آپ نے کچھ نہ فرمایا، وہ چلی گئی اور پھر لوٹ آئی۔ پس ماسوائے ام سلیم، ام العلاء، ابو سبرہ کی صاحبزادی اور معاذ کی بیوی کے سوا دیگر عورتوں سے پوری طرح نبھائی نہ جا سکیں۔

جو بیعت توڑے۔ ارشاد ربانی ہے: وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے تو جس نے عہد توڑا اس نے اپنے بڑے عہد کو توڑا اور جس نے پورا کیا وہ عہد جو اس نے اللہ سے کیا تھا تو بہت جلد اللہ اسے بڑا ثواب دے گا۔ (سورۃ الفتح آیت ۱۰)۔

محمد بن منکدر کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ مجھے اسلام پر بیعت کر لیجئے چنانچہ آپ نے اسے اسلام پر بیعت کر لیا۔ دوسرے روز بخار کی حالت میں آیا اور کہنے لگا کہ میری بیعت واپس کر دیجئے آپ نے انکار فرمایا جب وہ چلا گیا تو

الْمَدِيْنَةَ كَانَ اَكْبَرَ سِنِّ مَنْ شَهِدَ وَبَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ .

بَابُ (۱۱۸۸) الْاِسْتِخْلَافِ

[illegible] تک خلیفہ مقرر کرنا۔

۲۰۸۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَارَأْسَاهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكِ لَوْكَانَ وَاَنَا حَيٌّ فَاَسْتَغْفِرُ لَكِ وَاَدْعُوْ لَكِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ وَاثُكْلِيَاهُ وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَظُنُّكَ تُحِبُّ مَوْتِي، وَلَوْكَانَ ذَاكَ لَظَلِلْتَ اٰخِرَ يَوْمِكَ مُعَرِّسًا بِبَعْضِ اَزْوَاجِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ اَنَا وَارَأْسَاهُ لَقَدْ هَمَمْتُ اَوْ اَرَدْتُ اَنْ اُرْسِلَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ وَابْنِهِ فَاَعْهَدَ اَنْ يَقُوْلَ الْقَائِلُوْنَ اَوْ يَتَمَنَّى الْمُتَمَنُّوْنَ ثُمَّ قُلْتُ يَاْبَى اللّٰهُ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُوْنَ اَوْ يَدْفَعُ اللّٰهُ وَيَاْبَى الْمُؤْمِنُوْنَ .

قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہائے میرا سر! تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر مر جاؤ تو میں زندہ رہا تو تمہاری بخشش کے لئے دعا کروں گا۔ حضرت عائشہ نے کہا ہائے افسوس، خدا کی قسم میرا خیال ہے کہ آپ میری موت چاہتے ہیں اور اگر ایسا ہو گیا تو آپ اسی دن کسی دوسری بیوی کے ساتھ بسر کریں گے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلکہ میں اپنے سر کا شکوہ کروں گا۔ بیشک میں نے ارادہ کیا تھا کہ ابوبکر اور ان کے صاحبزادے کو بلا کر خلافت کا عہد لکھ دوں تاکہ کہنے والے کہتے نہ رہیں اور تمنا کرنے والے تمنا کرتے نہ رہیں۔ پھر میں نے دل میں کہا کہ اللہ تعالیٰ اسے نہیں ہونے دے گا اور مسلمان کسی اور کو نہیں ماننے دیں گے یا اللہ تعالیٰ رکاوٹ ڈالے گا اور مسلمان نہیں مانیں گے۔

۲۰۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قِيْلَ لِعُمَرَ اَلَا تَسْتَخْلِفُ؟ قَالَ اِنْ اَسْتَخْلِفْ فَقَدِ اسْتَخْلَفَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ اَبُوْبَكْرٍ، وَاِنْ اَتْرُكْ فَقَدْ تَرَكَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَثْنَوْا عَلَيْهِ فَقَالَ: رَاغِبٌ رَاهِبٌ وَدِدْتُ اَنِّيْ نَجَوْتُ مِنْهَا كَفَافًا لَا لِيْ وَلَا عَلَيَّ لَا اَتَحَمَّلُهَا حَيًّا وَّمَيِّتًا .

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضرت عمر سے کہا گیا کہ آپ اپنا خلیفہ کیوں مقرر نہیں فرما دیتے؟ فرمایا کہ اگر خلیفہ مقرر کروں تو حضرت ابوبکر جو مجھ سے بہتر تھے وہ خلیفہ مقرر کر گئے تھے اور اگر خلیفہ مقرر نہ کروں تو مجھ سے بہتر تھے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہوں نے خلیفہ مقرر نہیں فرمایا تھا۔ پھر لوگ ان کی تعریف کرنے لگے تو فرمایا کہ رغبت اور ڈر سے ہے۔ میں تو چاہتا ہوں کہ اس معاملے میں برابری کی سطح پر [illegible] نہ ثواب ملے نہ عذاب۔ اپنی زندگی میں یا بعد وفات کیوں اس ذمہ داری کا بوجھ اٹھاؤں۔

۲۰۸۳۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ خُطْبَةَ عُمَرَ الْاٰخِرَةَ حِيْنَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَذٰلِكَ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَشَهَّدَ وَاَبُوْبَكْرٍ صَامِتٌ لَا يَتَكَلَّمُ قَالَ كُنْتُ

زہری کا بیان ہے کہ مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ انہوں نے حضرت عمر کا دوسرا خطبہ سنا جب وہ منبر پر بیٹھے اور یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا دوسرا دن تھا۔ انہوں نے تشہد پڑھا اور حضرت ابوبکر خاموش تھے کوئی کلام نہیں کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ مجھے تو یہ امید تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ رہیں گے اور ہمارے بعد وفات پائیں گے

رَجَوْتُ أَنْ يَعِيشَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَدْبُرَنَا، يُرِيدُ بِذَلِكَ أَنْ يَكُونَ آخِرَهُمْ. فَإِنْ يَكُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ جَعَلَ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ نُورًا تَهْتَدُونَ بِهِ هَدَى اللَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَانِي اثْنَيْنِ فَإِنَّهُ أَوْلَى الْمُسْلِمِينَ بِأُمُورِكُمْ فَقُومُوا فَبَايِعُوهُ. وَكَانَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ قَدْ بَايَعُوهُ قَبْلَ ذَلِكَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ، وَكَانَتْ بَيْعَةُ الْعَامَّةِ عَلَى الْمِنْبَرِ. قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ لِأَبِي بَكْرٍ يَوْمَئِذٍ اصْعَدِ الْمِنْبَرَ، فَلَمْ يَزَلْ بِهِ حَتَّى صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَبَايَعَهُ النَّاسُ عَامَّةً.

۲۰۸۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ وَلَمْ أَجِدْكَ؟ كَأَنَّهَا تُرِيدُ الْمَوْتَ، قَالَ: إِنْ لَمْ تَجِدِينِي فَأْتِي أَبَا بَكْرٍ.

۲۰۸۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِوَفْدِ بُزَاخَةَ: تَتْبَعُونَ أَذْنَابَ الْإِبِلِ حَتَّى يُرِيَ اللَّهُ خَلِيفَةَ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُهَاجِرِينَ أَمْرًا يَعْذِرُونَكُمْ بِهِ.

باب ۱۱۸۶

۲۰۸۶ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ سَمِعْتُ

اب جبکہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے تمہارے سامنے ایک نور رکھا ہوا ہے جس سے تم ہدایت پاتے ہو یعنی وہ واسطہ جس پر اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو چلایا بیشک حضرت ابوبکر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی اور دو میں سے دوسرے ہیں، پس یہ مسلمانوں کے معاملات کو سنبھالنے کے زیادہ مستحق ہیں۔ پس کھڑے ہو جاؤ اور ان سے بیعت کرو۔ اور ایک جماعت اس سے پہلے سقیفہ بنی ساعدہ میں بیعت کر چکی تھی لیکن عام بیعت منبر پر ہوئی۔ زہری کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک نے حضرت عمر کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ منبر پر آ جائیے۔ وہ برابر یہی کہتے رہے، یہاں تک کہ وہ منبر پر آئے اور پھر تمام لوگوں نے بیعت کر لی۔

محمد بن جبیر بن مطعم کا بیان ہے کہ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور وہ کسی بارے میں آپ سے گفتگو کرتی رہی۔ پھر آپ نے اُسے دوبارہ آنے کے لئے فرمایا۔ وہ عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں؟ گویا اس کی مراد وفات سے تھی۔ فرمایا کہ اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابوبکر کے پاس آ جانا۔

طارق بن شہاب نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بزاخہ کے وفد سے فرمایا۔ تم اونٹوں کی دُم پکڑے رہو۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ اور مہاجرین کو ایسی بات سجھا دے کہ وہ تمہیں معذور شمار کریں۔

قریش سے بارہ امیر ہوں گے۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ میر

جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَكُونُ اثْنَا عَشَرَ أَمِيرًا فَقَالَ كَلِمَةً لَمْ أَسْمَعْهَا، فَقَالَ أَبِي إِنَّهُ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ ۔

(بادشاہ) بارہ ہوں گے۔ اس کے بعد آپ نے ایک لفظ فرمایا جو میں سن نہ سکا۔ میرے والد ماجد نے بتایا کہ آپ نے فرمایا۔ سب قریش سے ہوں گے۔

بَابُ ١١٨٢ إِخْرَاجِ الْخُصُومِ وَأَهْلِ الرِّيَبِ مِنَ الْبُيُوتِ بَعْدَ الْمَعْرِفَةِ، وَقَدْ أَخْرَجَ عُمَرُ أُخْتَ أَبِي بَكْرٍ حِينَ نَاحَتْ ۔

دشمنوں اور مشکوک لوگوں کا علم ہونے پر انہیں گھروں سے نکال دینا۔

حضرت عمر نے حضرت ابوبکر کی بہن کو نوحہ کرنے پر نکال دیا تھا۔

٢٠٨٧ ۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِحَطَبٍ يُحْتَطَبُ ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلَاةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا، ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ، ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَى رِجَالٍ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُكُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عَرْقًا سَمِينًا أَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں نے یہ ارادہ کیا کہ لوگوں کو ایندھن اکٹھا کرنے کا حکم دوں پھر نماز کے لئے کہوں چنانچہ اذان کہی جائے پھر ایک آدمی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کی امامت کرے پھر نماز سے پیچھے رہ جانے والے لوگوں کو ان کے گھروں میں جلا دوں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تم میں سے کسی کو یہ معلوم ہو کہ ایک موٹی ہڈی یا دو اچھے کھر کا گوشت مل جائے گا تو وہ نماز عشاء میں شریک ہو جائے۔

بَابُ ١١٨٣ هَلْ لِلْإِمَامِ أَنْ يَمْنَعَ الْمُجْرِمِينَ وَأَهْلَ الْمَعْصِيَةِ مِنَ الْكَلَامِ مَعَهُ وَالزِّيَارَةِ وَنَحْوِهِ ۔

کیا امام کو حق ہے کہ مجرموں اور خطاکاروں کو بات کرنے اور اپنے پاس آنے سے روک دے۔

٢٠٨٨ ۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ، قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَذَكَرَ حَدِيثَهُ، وَنَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا فَلَبِثْنَا عَلَى ذَلِكَ خَمْسِينَ لَيْلَةً وَآذَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَوْبَةِ اللّٰهِ عَلَيْنَا ۔

عبدالرحمن بن عبد اللہ بن کعب بن مالک کا بیان ہے کہ عبد اللہ بن کعب بن مالک، جو حضرت کعب کے بیٹوں سے انہیں راستہ بتاتے جبکہ وہ نابینا ہو گئے تھے، ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا جب وہ غزوۂ تبوک کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ گئے۔ پھر ساری حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو ہمارے ساتھ کلام کرنے سے منع فرما دیا۔ پچاس روز تک ہم اسی حالت میں رہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری توبہ قبول فرمالی ہے۔

كِتَابُ التَّمَنِّي

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابُ ۱۱۸۹ مَا جَاءَ فِي التَّمَنِّي وَمَنْ تَمَنَّى الشَّهَادَةَ

۲۰۸۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا أَنَّ رِجَالًا يَكْرَهُونَ أَنْ يَتَخَلَّفُوا بَعْدِي وَلَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُهُمْ مَا تَخَلَّفْتُ لَوَدِدْتُ أَنِّي أُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ۔

۲۰۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي أُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَأُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقُولُهُنَّ ثَلَاثًا أَشْهَدُ بِاللّٰهِ۔

بَابُ ۱۱۹۰ تَمَنِّي الْخَيْرِ وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ لِي أُحُدٌ ذَهَبًا۔

۲۰۹۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كَانَ عِنْدِي أُحُدٌ ذَهَبًا لَأَحْبَبْتُ أَنْ لَا يَأْتِيَ عَلَيَّ ثَلَاثٌ وَعِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ لَيْسَ شَيْءٌ أَرْصُدُهُ فِي

تمناؤں کا بیان

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

تمنا کرنے کے بارے میں اور شہادت کی تمنا کرنا۔

ابو سلمہ اور سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، اگر لوگ میرے بعد مجھ سے پیچھے رہ جانے کو ناپسند کرتے اور میں انہیں سواریاں نہ دے سکوں یا انہیں ... رہ جاؤں۔ حالانکہ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ راہِ خدا میں قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں، اور پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر قتل کیا جاؤں، اور پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر قتل کیا جاؤں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں تو یہ چاہتا ہوں کہ راہِ خدا میں لڑتا رہوں اور قتل کر دیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کر دیا جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کر دیا جاؤں، اور پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کر دیا جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں۔ حضرت ابو ہریرہ اللہ کو گواہ بنا کر ان کلمات کو تین مرتبہ دہراتے۔

بھلائی کی تمنا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ اگر میرے پاس کوہِ اُحد کے برابر سونا ہوتا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر میرے پاس کوہِ اُحد کے برابر بھی سونا ہو تو میں چاہتا ہوں کہ تین دن بھی میرے پاس نہ گزریں اور ان دیناروں میں سے میرے پاس کچھ رہ جائے سوائے اس کے جو میں قرض کی ادائیگی کے لئے رکھ لوں، جبکہ آگے

حَتَّى عَقَلَ أَحَدٌ مَنْ يَعْقِلُهُ ۔

بَابٌ ١١٩١ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ ۔

٢٠٩٢ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْهَدْيَ وَلَحَلَلْتُ مَعَ النَّاسِ حِينَ حَلُّوا ۔

٢٠٩٣ ـ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَبَّيْنَا بِالْحَجِّ وَقَدِمْنَا مَكَّةَ لِأَرْبَعٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَطُوفَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَأَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً وَلْنَحِلَّ إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ ، قَالَ وَلَمْ يَكُنْ مَعَ أَحَدٍ مِنَّا هَدْيٌ غَيْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلْحَةَ ، وَجَاءَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ مَعَهُ الْهَدْيُ فَقَالَ أَهْلَلْتُ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالُوا نَنْطَلِقُ إِلَى مِنًى وَذَكَرُ أَحَدِنَا يَقْطُرُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ وَلَوْلَا أَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَحَلَلْتُ ، قَالَ وَلَقِيَهُ سُرَاقَةُ وَهُوَ يَرْمِي جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَلَنَا هَذِهِ خَاصَّةً ، قَالَ لَا بَلْ لِأَبَدٍ ، قَالَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ قَدِمَتْ مَكَّةَ وَهِيَ حَائِضٌ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَنْسُكَ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ أَنَّهَا لَا تَطُوفُ وَلَا تُصَلِّي حَتَّى تَطْهُرَ ، فَلَمَّا نَزَلُوا الْبَطْحَاءَ قَالَتْ

قبول کرنے والے بھی مل جائیں۔

حضور کا فرمانا کہ مجھے اپنے متعلق پہلے معلوم ہوتا جس کا بعد میں علم ہوا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر مجھے اپنا معاملہ پہلے معلوم ہو جاتا جو بعد میں معلوم ہوا تو میں قربانی نہ لاتا اور دوسروں کے ساتھ ہی احرام کھول دیتا جبکہ دوسرے لوگوں نے کھولے تھے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے جبکہ ہم نے حج کا احرام باندھا اور چار ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ پہنچے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ خانہ کعبہ اور صفا و مروہ کا طواف کریں اور اسے عمرہ بنا لیں ماسوائے اُن کے جن کے پاس قربانی ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت طلحہ کے سوا اور کسی کے پاس قربانی نہ تھی۔ حضرت علی یمن سے آئے اور اُن کے پاس قربانی تھی تو انہوں نے کہا کہ میں نے اسی چیز کی نیت کی جس چیز کی نیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی۔ پس لوگ کہنے لگے کہ کیا ہم منیٰ کو اس حالت میں جائیں کہ ہم میں سے کسی کی شرمگاہ ٹپک رہی ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر مجھے اپنے معاملے کا پہلے پتہ ہوتا جس کا بعد میں پتہ چلا تو میں قربانی کا جانور نہ لاتا اور اگر میرے ساتھ قربانی نہ ہوتی تو دوسروں کے ساتھ احرام کھول دیتا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت سراقہ جب جمرہ عقبہ کو کنکریاں مار رہے تھے تو ملے اور عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ کیا یہ حکم خاص ہمارے لئے ہے؟ فرمایا نہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے۔ راوی کا بیان ہے کہ مکہ مکرمہ پہنچے تو حضرت عائشہ حائضہ تھیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ حج کے تمام مناسک ادا کریں سوائے طواف کرنے اور نماز پڑھنے کے یہاں تک کہ پاک ہو جائیں۔ جب بطحا میں اترے تو حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں۔ یا رسول اللہ آپ حج

عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَنْطَلِقُونَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ وَأَنْطَلِقُ بِحَجَّةٍ؟ قَالَ ثُمَّ أَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنهما أَنْ يَنْطَلِقَ مَعَهَا إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرَتْ عُمْرَةً فِي ذِي الْحِجَّةِ بَعْدَ أَيَّامِ الْحَجِّ ۔

بَاب ۱۱۹۳ قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْتَ كَذَا وَكَذَا ۔

۲۰۹۴۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ أَرِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِنْ أَصْحَابِي يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ إِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ السِّلَاحِ قَالَ مَنْ هٰذَا قِيلَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ جِئْتُ أَحْرُسُكَ ، فَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَمِعْنَا غَطِيطَهُ ۔ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ بِلَالٌ ؎

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً
بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ

فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

بَاب ۱۱۹۴ تَمَنِّي الْقُرْآنِ وَالْعِلْمِ ۔

۲۰۹۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحَاسُدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ يَقُولُ لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ هٰذَا لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا يُنْفِقُهُ فِي حَقِّهِ فَيَقُولُ لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بِهٰذَا ۔

بَاب ۱۱۹۵ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّمَنِّي ۔ وَلَا

ادا کروں گی صرف حج کر کے واپس ہو جاؤں گی؟ راوی کا بیان ہے کہ پھر حضور نے حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر صدیق کو حکم دیا کہ ان کے ساتھ تنعیم تک جائیں چنانچہ حضرت صدیقہ نے ذی الحجہ کے اندر ایام حج کے بعد عمرہ بھی کر لیا۔

حضور کا فرمانا، کاش! یوں ہوتا۔

عبداللہ بن عامر بن ربیعہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بے خوابی ہوئی۔ آپ نے فرمایا کاش! آج رات میرے اصحاب میں سے کوئی نیک آدمی میری نگرانی کرے۔ اسی دوران ہم نے ہتھیاروں کی آواز سنی۔ آپ نے فرمایا، کون ہے؟ عرض کی کہ یا رسول اللہ! سعد بن ابی وقاص پہرہ دینے کے لیے حاضر ہوا ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے یہاں تک کہ ہم نے آپ کے خراٹوں کی آواز سنی۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ نے بتایا، حضرت بلال نے کہا۔

کاش! پھر اسی وادی میں گزاروں ایک شب
ہوں جہاں جلیل و اذخر کا نظارہ عجب

پس میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بتائی۔

قرآن کریم اور علم کی تمنا کرنا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، حسد جائز نہیں مگر دو باتوں میں۔ ایک آدمی کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کا علم دیا تو وہ اسے رات دن پڑھتا ہے۔ دوسرا کہے کہ کاش! جو چیز اسے دی گئی ہے وہ مجھے بھی دی جاتی تو میں بھی ایسا ہی کرتا جیسے یہ کرتا ہے۔ دوسرا وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا۔ پس وہ اسے راہ خدا میں خرچ کرتا ہے۔ پس دوسرا کہے کہ اگر مجھے بھی اس طرح کا مال دیا جاتا تو میں بھی ویسا ہی کرتا جیسے یہ کرتا ہے۔ قتیبہ نے بھی جریر سے اسی کو روایت کیا ہے۔

کیسی تمنا مکروہ ہے۔

تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ وَاسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۔

اوروں کی آرزو نہ کرو جس سے اللہ تعالیٰ نے ایک کو دوسرے پر بڑائی دی مردوں کے لئے ان کی کمائی سے حصہ ہے اور عورتوں کے لئے ان کی کمائی سے حصہ اور اللہ سے اس کا فضل مانگو۔ بیشک اللہ سب کچھ جانتا ہے (سورۃ النساء، آیت ۳۲)۔

۲۰۹۶۔ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ قَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَوْلَا أَنِّيْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ لَتَمَنَّيْتُ ۔

نضر بن انس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ کاش! میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا، موت کی تمنا نہ کیا کرو۔ ورنہ ضرور میں موت کی تمنا کرتا۔

۲۰۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنِ ابْنِ أَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ قَالَ أَتَيْنَا خَبَّابَ بْنَ الْأَرَتِّ نَعُوْدُهٗ وَقَدِ اكْتَوٰى سَبْعًا فَقَالَ لَوْلَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَّدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهٖ ۔

قیس کا بیان ہے کہ ہم حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے جبکہ انہوں نے سات داغ لگوائے ہوئے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ فرمایا ہوتا تو میں ضرور اس کی دعا کرتا۔

۲۰۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِيْ عُبَيْدٍ اسْمُهٗ سَعْدُ بْنُ عُبَيْدٍ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَزْهَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَمَنّٰى أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهٗ يَزْدَادُ وَإِمَّا مُسِيْئًا فَلَعَلَّهٗ يَسْتَعْتِبُ ۔

زہری نے حضرت ابو عبید رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جن کا نام گرامی سعد بن عبید مولیٰ عبد الرحمٰن بن ازہر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی شخص موت کی آرزو نہ کرے۔ اگر وہ نیک ہے تو ہو سکتا ہے کہ اور نیکیاں کرے اور اگر برا ہے تو ہو سکتا ہے کہ شاید توبہ کر لے۔

بَابٌ ۱۱۹۵ قَوْلِ الرَّجُلِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا ۔

یہ کہنا کہ خدا نہ کرتا تو ہم ہدایت نہ پاتے۔

۲۰۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ مَعَنَا التُّرَابَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ وَلَقَدْ رَأَيْتُهٗ وَارَى التُّرَابُ بَيَاضَ بَطْنِهٖ يَقُوْلُ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا نَحْنُ وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَأَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا إِنَّ الْأُلٰى وَرُبَّمَا قَالَ الْمَلَأَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا إِذَا أَرَادُوْا فِتْنَةً أَبَيْنَا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ جنگ احزاب کے وقت مٹی ڈھو رہے تھے۔ میں نے دیکھا کہ مٹی نے آپ کے پیٹ کی سفیدی کو ڈھانپ لیا تھا۔ آپ کی زبان حق ترجمان پر یہ الفاظ تھے۔ اگر تو نہ کرتا اے پروردگار، ہم نماز و روزہ کے ذریعے کہاں پاتے قرار، ہم پر نازل کر سکینہ اے خدائے ذو الفضل، دشمنی دین کرتے سرکشی ہیں بار بار، حق سے وہ ہم کو ہٹانا چاہتے ہیں نابکار۔ لفظ ابینا کے وقت آپ آواز بلند فرما

أبينا يؤتى بما صنعت .

باب ۱۹۶۶ كراهية التمني لقاء العدو ورواه الأعرج عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم .

۲۱۰۰ ۔ حدثني عبد الله بن محمد حدثنا معاوية بن عمرو حدثنا أبو إسحاق عن موسى بن عقبة عن سالم أبي النضر مولى عمر بن عبيد الله وكان كاتبا له قال كتب إليه عبد الله بن أبي أوفى فقرأته فإذا فيه، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ، لا تتمنوا لقاء العدو وسلوا الله العافية .

باب ۱۹۶۷ ما يجوز من اللو وقوله تعالى لو أن لي بكم قوة .

۲۱۰۱ ۔ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان حدثنا أبو الزناد عن القاسم بن محمد قال ذكر ابن عباس المتلاعنين فقال عبد الله بن شداد أهي التي قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو كنت راجما امرأة من غير بينة؛ قال لا ، تلك امرأة أعلنت .

۲۱۰۲ ۔ حدثنا علي حدثنا سفيان قال عمرو حدثنا عطاء قال ، أعتم النبي صلى الله عليه وسلم بالعشاء فخرج عمر فقال ، الصلاة يا رسول الله رقد النساء والصبيان ، فخرج ورأسه يقطر يقول لولا أن أشق على أمتي أو على الناس وقال سفيان أيضا على أمتي لأمرتهم بالصلاة هذه الساعة . قال ابن جريج عن عطاء عن ابن عباس ، أخر النبي صلى الله عليه وسلم هذه الصلاة فجاء عمر فقال يا رسول الله رقد

ہے۔

دشمنوں سے مقابلے کی آرزو کرنا مکروہ ہے۔

اس کو اعرج نے، حضرت ابو ہریرہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

ابو النضر عمر بن عبید کے آزاد کردہ غلام اور کاتب تھے، ان کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے خط لکھا جب انہوں نے پڑھا تو اس میں لکھا ہوا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ دشمن سے مقابلہ ہونے کی آرزو نہ کیا کرو بلکہ اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگا کرو۔

اگر کا استعمال کہاں جائز ہے۔

اگر میرا تم پر بس چلتا (آیت)۔

قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے لعان کرنے والوں کا ذکر فرمایا تو حضرت عبد اللہ بن شداد نے کہا کہ کیا یہ وہی عورت ہے جس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں بغیر گواہوں کے کسی کو سنگسار کرتا تو اسے کرتا۔ فرمایا کہ نہیں بلکہ وہ علانیہ برا کام کیا کرتی تھی۔

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ عطاء بن ابی رباح نے فرمایا کہ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز کے لئے دیر کردی چنانچہ حضرت عمر باہر نکلے اور عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ، نماز، عورتیں اور بچے سونے لگے ہیں چنانچہ آپ باہر تشریف لائے اور سر مبارک سے قطرے ٹپک رہے تھے۔ فرمایا کہ اگر میں اپنی امت کی یا لوگوں کی تنگی کا خیال نہ کرتا۔ سفیان راوی نے بھی ایسا ہی کہا کہ اگر اپنی امت کا خیال نہ ہوتا تو انہیں اسی وقت نماز پڑھنے کا حکم دیتا۔ ابن جریج، عطاء نے ابن عباس سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں اتنی دیر کردی کہ عورتیں اور بچے سونے لگے۔ پھر آپ

النساء والولدان، فخرج وهو يمسح الماء عن شقه يقول إنه للوقت لولا أن أشق على أمتي، وقال عمرو حدثنا عطاء ليس فيه ابن عباس أما عمرو فقال رأسه يقطر وقال ابن جريج يمسح الماء عن شقه وقال عمرو لولا أن أشق على أمتي، وقال ابن جريج إنه للوقت لولا أن أشق على أمتي. وقال إبراهيم بن المنذر حدثنا معن حدثني محمد بن مسلم عن عمرو عن عطاء عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم۔

۲۱۰۳ - حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن جعفر بن ربيعة عن عبد الرحمن سمعت أبا هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال، لولا أن أشق على أمتي لأمرتهم بالسواك۔

۲۱۰۴ - حدثنا عياش بن الوليد حدثنا عبد الأعلى حدثنا حميد عن ثابت عن أنس رضي الله عنه قال واصل النبي صلى الله عليه وسلم آخر الشهر وواصل أناس من الناس فبلغ النبي صلى الله عليه وسلم فقال، لو مد في الشهر لواصلت وصالا يدع المتعمقون تعمقهم إني لست مثلكم إني أظل يطعمني ربي ويسقيني. تابعه سليمان بن مغيرة عن ثابت عن أنس عن النبي صلى الله عليه وسلم۔

۲۱۰۵ - حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن الزهري وقال الليث حدثني عبد الرحمن بن خالد عن ابن شهاب أن سعيد بن المسيب أخبره أن أبا هريرة قال، نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الوصال، قالوا فإنك

باہر تشریف لائے اور مبارک کنپٹیوں سے پانی پونچھ رہے تھے اور فرما رہے تھے۔ وقت یہی ہے، اگر مجھے اپنی امت کی تنگی کا خیال نہ ہوتا۔ عمرو بن دینار نے عطاء سے روایت کی لیکن اس سند میں حضرت ابن عباس نہیں ہیں۔ جہاں تک عمرو بن دینار نے کہا، آپ کے سر مبارک سے قطرے ٹپک رہے تھے۔ ابن جریج کا بیان ہے کہ وقت یہی ہے اگر مجھے اپنی امت کی تنگی کا خیال نہ ہوتا۔ ابن المنذر، معن، محمد بن مسلم، عمرو بن دینار، عطاء بن ابی رباح، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو روایت کیا ہے۔

عبد الرحمن اعرج کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر مجھے اپنی امت کی تنگی کا خیال نہ ہوتا تو انہیں ضرور مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

ثابت کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مہینے کے آخر میں وصال کے روزے رکھے اور بعض لوگوں نے بھی وصال کے روزے رکھے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچی تو فرمایا اگر وصال کا مہینہ میرے لئے لمبا ہو جاتا تو میں وصال کے روزے اور رکھتا تاکہ میری ریس کرنے والے ریس کرنا چھوڑ دیتے کیونکہ تمہاری طرح نہیں ہوں مجھے تو میرا رب کھلاتا پلاتا ہے۔ اسی طرح سلیمان بن مغیرہ، ثابت، حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں وصال کے روزے رکھنے سے منع فرمایا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں؟ فرمایا کہ تم میں میرے جیسا کون ہے؟ مجھے تو میرا رب کھلاتا اور پلاتا ہے۔ جب لوگ باز نہ

تُوَاصِلُ، قَالَ أَيُّكُمْ مِثْلِي إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ، فَلَمَّا أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا وَاصَلَ بِهِمْ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا، ثُمَّ رَأَوُا الْهِلَالَ فَقَالَ لَوْ تَأَخَّرَ لَزِدْتُكُمْ كَالتَّنْكِيلِ لَهُمْ۔

تھے تو آپ نے ایک روزے کے ساتھ دوسرا ملانا شروع کر دیا پھر جب چاند دیکھ لیا تو فرمایا کہ اگر یہ مہینہ آگے بڑھتا تو میں زیادہ روزے رکھتا۔ گویا یہ اُن کو تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا۔

ف: اس حدیث اور اس سے پہلی حدیث میں وصال کے روزوں کا ذکر ہے۔ یعنی روزہ رکھنے کے بعد اسے افطار کیے بغیر اور سحری کھائے بغیر آگے روزے رکھتے چلے جانا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ طریقہ تھا کہ بسا اوقات وصال کے روزے رکھا کرتے تھے اور آپ نے از راہِ شفقت صحابہ کرام کو منع کیا تھا کہ مجھے دیکھ کر تم وصال کا روزہ نہ رکھو۔ ایک دفعہ جب رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صوم وصال رکھا تو آپ کو دیکھ کر بعض صحابہ کرام نے بھی رکھ لیا کیونکہ یہ شیدائی نہیں رکھ سکتے تھے کہ شفقت دیکھ کر آقا کی پیروی ترک ہو جائے۔ شام کو چاند نظر آگیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر چاند نظر نہ آتا تو میں روزے رکھتا جاتا۔ جس روزے کی طرح سے تنبیہ کے طور پر فرمایا تھا۔ اس روکنے کی دو وجہ بتائیں۔ پہلی یہ کہ تم میں میرے جیسا کون ہے؟ یعنی تم میرے جیسے نہیں ہو اور میری شان سب سے جدا ہے۔ لہٰذا ایسے کاموں میں تمہیں میری ریس نہیں کرنی چاہیے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ رات کو مجھے میرا رب کھلا پلا دیتا ہے۔ یہ اللہ جل جلالہٗ ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ اپنے محبوب کو کس طرح کھلاتا پلاتا تھا یا اُس کا محبوب ہی جانے کہ انہیں کس طرح کھلایا پلایا جاتا تھا۔ معلوم ہوا کہ صحابہ کرام بھی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مثل نہیں تھے لہٰذا آج جو لوگ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے ہی جیسے بشر بتاتے پھرتے ہیں، وہ زبردست بھول میں ہیں اور ان حضرات کے ایسے خیالات شانِ رسالت سے بے خبری کے باعث ہیں۔

۲۱۰۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَدْرِ أَمِنَ الْبَيْتِ هُوَ، قَالَ نَعَمْ، قُلْتُ فَمَا لَهُمْ لَمْ يُدْخِلُوهُ فِي الْبَيْتِ، قَالَ إِنَّ قَوْمَكِ قَصَّرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ، قُلْتُ فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا؟ قَالَ فَعَلَ ذَاكِ قَوْمُكِ لِيُدْخِلُوا مَنْ شَاءُوا وَيَمْنَعُوا مَنْ شَاءُوا، وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ بِالْجَاهِلِيَّةِ فَأَخَافُ أَنْ تُنْكِرَ قُلُوبُهُمْ أَنْ أُدْخِلَ الْجَدْرَ فِي الْبَيْتِ وَأَنْ أُلْصِقَ بَابَهُ فِي الْأَرْضِ۔

اسود بن یزید کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ حطیم بھی خانہ کعبہ میں ہے؟ فرمایا کہ ہاں۔ میں عرض گزار ہوئی کہ لوگوں کو کیا ہوا جو اسے بیت اللہ میں شامل نہ کیا؟ فرمایا کہ تمہاری قوم کے پاس خرچ کی کمی تھی۔ میں نے عرض کی کہ دروازہ اتنا اونچا کیوں رکھا گیا؟ فرمایا کہ یہ اس لئے کہ جس کو چاہیں داخل ہونے دیں اور جس کو چاہیں روک دیں۔ اگر تمہاری قوم کی جاہلیت کا زمانہ نزدیک نہ ہوتا جس کے باعث مجھے ڈر ہے کہ ان کے دل ناپسند کریں گے تو میں حطیم کو بیت اللہ میں شامل کر دیتا اور اس کے دروازے کو زمین سے ملا کر رکھتا۔

۲۱۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا۔ اگر سب لوگ ایک

الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ، وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ أَوْ شِعْبَ الْأَنْصَارِ۔

۲۱۰۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ، وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ وَشِعْبَهَا۔ تَابَعَهُ أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الشِّعْبِ۔

وادی میں چلیں اور انصار دوسری وادی یا گھاٹی میں تو میں انصار کی وادی یا گھاٹی میں چلتا۔

عبادہ تمیم نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار میں سے ایک فرد ہوتا۔ اگر لوگ کسی وادی یا گھاٹی سے چلتے تو میں انصار کی وادی یا گھاٹی سے چلتا۔ اسی طرح ابو التیاح نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گھاٹی کے متعلق روایت کی ہے۔

كِتَابُ أَخْبَارِ الْآحَادِ

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِجَازَةِ خَبَرِ الْوَاحِدِ الصَّدُوقِ فِي الْأَذَانِ وَالصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ وَالْفَرَائِضِ وَالْأَحْكَامِ

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ۔ وَيُسَمَّى الرَّجُلُ طَائِفَةً لِقَوْلِهِ تَعَالَى: وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا، فَلَوِ اقْتَتَلَ رَجُلَانِ دَخَلَ فِي مَعْنَى الْآيَةِ۔ وَقَوْلُهُ تَعَالَى: إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا۔ وَكَيْفَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَرَاءَهُ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ فَإِنْ سَهَا أَحَدٌ مِنْهُمْ رُدَّ إِلَى السُّنَّةِ۔

اکیلی خبروں کا بیان

اذان، نماز، روزہ، فرائض اور احکام میں۔ ارشاد ربانی ہے: "تو کیوں نہ ہوا کہ ان کے ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکلے کہ دین کی سمجھ حاصل کریں اور واپس آکر اپنی قوم کو ڈر سنائیں، اس امید پر کہ وہ بچیں" (سورۃ التوبہ، آیت ۱۲۲) اور ایک آدمی پر بھی جماعت کا اطلاق ہو جاتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں" (سورۃ الحجرات، آیت ۹) اگر دو آدمی بھی لڑیں تو وہ بھی اس آیت کے مفہوم میں داخل ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کرلو" (سورۃ الحجرات، آیت ۶) اور جس طرح کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یکے بعد دیگرے امیر روانہ فرمائے تاکہ ایک سے اگر بھول چوک ہو جائے تو دوسرا اسے سنت کی طرف پھیر دے۔

۲۱۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَالَ أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُونَ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ابو قلابہ کا بیان ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم چند ہم عمر نوجوان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیس روز تک آپ کے پاس ٹھہرے رہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بڑے نرم دل تھے۔ جب آپ نے محسوس فرمایا کہ ہم اپنے گھر والوں کے پاس جانے کے خواہش مند ہیں تو دریافت

وَسَلَّمَ رَفِيقًا، فَلَمَّا ظَنَّ أَنَّا قَدِ اشْتَهَيْنَا أَهْلَنَا أَوْ قَدِ اشْتَقْنَا سَأَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا بَعْدَنَا فَأَخْبَرْنَاهُ قَالَ ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَأَقِيمُوا فِيهِمْ وَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ، وَذَكَرَ أَشْيَاءَ أَحْفَظُهَا أَوْ لَا أَحْفَظُهَا، وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ۔

فرمایا کہ تم نے کن لوگوں کو پیچھے چھوڑا ہے جیسے ہی ہم نے آپ کو بتا دیا فرمایا کہ اپنے گھر والوں کی طرف چلے جاؤ وہاں ان میں جا کر رہو۔ انھیں دین سکھاؤ اور اس پر عمل کرنے کا حکم دیا پھر کتنی باتیں فرمائیں جن سے کچھ یاد رہیں اور کچھ یاد نہ رہیں فرمایا کہ اسی طرح نماز پڑھنا جیسے تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک آدمی اذان کہے اور جو تم میں سب سے بڑا ہو اسے چاہیے کہ تمہاری امامت کرے۔

۲۱۱۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدَكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ مِنْ سَحُورِهِ فَإِنَّهُ يُؤَذِّنُ أَوْ قَالَ يُنَادِي لِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ وَيُنَبِّهَ نَائِمَكُمْ وَلَيْسَ الْفَجْرُ أَنْ يَقُولَ هٰكَذَا وَجَمَعَ يَحْيَى كَفَّيْهِ حَتَّى يَقُولَ هٰكَذَا وَمَدَّ يَحْيَى إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَتَيْنِ۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بلال کی اذان (رمضان شریف میں) تمہیں سحری کھانے سے نہ روکے کیونکہ وہ اذان کہتے یا ندا کرتے ہیں تو اس لئے کہ قیام کرنے والے فارغ ہو جائیں اور سونے والے جاگ اٹھیں، وہ فرماتے ہیں کہ فجر کا وقت ایسا نہیں ہوتا۔ یحییٰ بن سعید قطان نے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو جمع کیا اور یحییٰ نے اپنی کلمے کی دونوں انگلیوں کو لمبا کر دیا۔

۲۱۱۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ بِلَالًا يُنَادِي بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ۔

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک بلال کچھ رات رہے ندا کرتے ہیں لہذا تم کھاتے پیتے رہا کرو یہاں تک کہ ابن ام مکتوم اذان کہیں۔

۲۱۱۲۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيلَ أَزِيدَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوا صَلَّيْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ۔

علقمہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھائیں۔ عرض کی گئی کہ کیا نماز میں اضافہ ہو گیا ہے؟ فرمایا کہ کیا ہوا ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ آپ نے پانچ رکعتیں پڑھائی ہیں۔ لہذا آپ نے سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے ادا کیے۔

۲۱۱۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ

محمد بن سیرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں پڑھ کر

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنَ اثْنَتَیْنِ فَقَالَ لَہٗ ذُو الْیَدَیْنِ: أَقَصُرَتِ الصَّلٰوۃُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ أَمْ نَسِیْتَ؟ فَقَالَ: أَصَدَقَ ذُو الْیَدَیْنِ؟ فَقَالَ النَّاسُ: نَعَمْ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ أُخْرَیَیْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ کَبَّرَ ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِہٖ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ، ثُمَّ کَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِہٖ، ثُمَّ رَفَعَ۔

ہو گئے۔ تو ذوالیدین نے آپ کی خدمت میں عرض کی۔ یا رسول اللہ! کیا نماز کم ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ آپ نے فرمایا کیا ذوالیدین ٹھیک کہہ رہے ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ ہاں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے۔ پھر آخری دو رکعتیں پڑھائیں۔ پھر سلام پھیر کر تکبیر کہی اور اپنے سجدوں کی طرح سجدہ کیا یا ان سے بھی لمبا، پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہہ کر پھر سجدہ کیا جیسے سجدوں کی طرح اور پھر سر اٹھا لیا۔

۲۱۱۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِیْلُ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: بَیْنَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِیْ صَلَاۃِ الصُّبْحِ إِذْ جَاءَھُمْ آتٍ فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَیْہِ اللَّیْلَۃَ قُرْآنٌ وَقَدْ أُمِرَ أَنْ یَسْتَقْبِلَ الْکَعْبَۃَ فَاسْتَقْبِلُوْھَا، وَکَانَتْ وُجُوْھُھُمْ إِلَی الشَّامِ فَاسْتَدَارُوْا إِلَی الْکَعْبَۃِ۔

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ لوگ مسجد قبا میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے کہ کسی نے آ کر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آج رات قرآن کریم کی ایک آیت نازل ہوئی جس میں حکم دیا گیا ہے کہ کعبہ معظمہ کی طرف منہ کیا کرو۔ پس لوگوں نے رخ پھیر لیا حالانکہ ان کے منہ شام کی طرف تھے یعنی وہ کعبۃ اللہ کی طرف گھوم گئے۔

۲۱۱۵۔ حَدَّثَنَا یَحْیٰی حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ إِسْرَائِیْلَ عَنْ أَبِیْ إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ صَلّٰی نَحْوَ بَیْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّۃَ عَشَرَ أَوْ سَبْعَۃَ عَشَرَ شَھْرًا، وَکَانَ یُحِبُّ أَنْ یُّوَجَّہَ إِلَی الْکَعْبَۃِ، فَأَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی: {قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْھِکَ فِی السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّیَنَّکَ قِبْلَۃً تَرْضَاھَا}، فَوُجِّہَ نَحْوَ الْکَعْبَۃِ، وَصَلّٰی مَعَہٗ رَجُلٌ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ فَمَرَّ عَلٰی قَوْمٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: ھُوَ یَشْھَدُ أَنَّہٗ صَلّٰی مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَأَنَّہٗ قَدْ وُجِّہَ إِلَی الْکَعْبَۃِ، فَانْحَرَفُوْا وَھُمْ رُکُوْعٌ فِیْ صَلَاۃِ الْعَصْرِ۔

ابو اسحاق کا بیان ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں جلوہ گر ہوئے تو آپ نے سولہ یا سترہ مہینے تک بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی جبکہ آپ چاہتے تھے کہ کعبہ کی طرف منہ کیا جائے۔ پس اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی: ہم دیکھ رہے ہیں بار بار آپ کا آسمان کی طرف منہ کرنا، تو ضرور ہم آپ کو پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے (سورۃ البقرہ، آیت ۱۴۴)۔ پس آپ نے کعبہ کی طرف منہ پھیر لیا اور آپ کے ساتھ ایک شخص نے عصر کی نماز پڑھی۔ پھر جب وہ نکلا تو انصار کے لوگوں کے پاس سے گزرا اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی ہے اور بیشک حضور نے کعبہ کی طرف منہ کیا ہے۔ پس وہ پھر گئے حالانکہ وہ نماز عصر کے رکوع میں تھے۔

۲۱۱۶۔ حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ قَزَعَۃَ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ أَبِیْ طَلْحَۃَ عَنْ

اسحاق بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں حضرت ابو طلحہ انصاری، حضرت ابو عبیدہ بن

أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَسْقِي أَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ وَأَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَأُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ شَرَابًا مِنْ فَضِيخٍ وَهُوَ تَمْرٌ فَجَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أَنَسُ قُمْ إِلَى هَذِهِ الْجِرَارِ فَاكْسِرْهَا قَالَ أَنَسٌ فَقُمْتُ إِلَى مِهْرَاسٍ لَنَا فَضَرَبْتُهَا بِأَسْفَلِهِ حَتَّى انْكَسَرَتْ۔

۲۱۱۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَهْلِ نَجْرَانَ لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ۔

۲۱۱۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ وَأَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ۔

۲۱۱۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِذَا غَابَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدْتُهُ أَتَيْتُهُ بِمَا يَكُونُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِذَا غِبْتُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدَهُ أَتَانِي بِمَا يَكُونُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۱۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَيْشًا وَأَمَّرَ

جراح اور حضرت ابی بن کعب کو فضیخ نامی شراب پلا رہا تھا جو کھجوروں سے بنی تھی چنانچہ ایک شخص نے آکر کہا کہ شراب حرام فرما دی گئی ہے۔ حضرت ابو طلحہ نے فرمایا کہ اے انس! اٹھ کر ان گھڑوں کو توڑ دو۔ حضرت انس کا بیان ہے کہ میں نے اوکھلی کا ایک دستہ لیا اور گھڑوں کے نیچے مار مار کر سارے توڑ دیئے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل نجران سے فرمایا میں تمہارے پاس ایک امین بھیجوں گا جو حقیقت میں امین ہوگا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب اس بات کے منتظر رہے۔ چنانچہ آپ نے حضرت ابو عبیدہ کو روانہ فرمایا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر امت کے لئے ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین حضرت ابو عبیدہ ہیں۔

حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ انصار میں سے ایک آدمی تھا کہ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر نہ ہو سکتا تو میں حاضر ہوتا اور جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوتا وہ اُسے بتا دیتا اور جب میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر نہ ہو سکتا تو وہ حاضر ہوتا اور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوتا وہ آکر مجھے بتا دیتا۔

ابو عبدالرحمٰن نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ کیا اور ایک شخص کو ان کا امیر مقرر فرمایا۔ اس نے آگ سلگائی اور اپنے ماتحت لوگوں سے کہا کہ اس میں داخل ہو جاؤ۔ پس لوگوں نے اس میں داخل ہونے کا ارادہ کیا اور دوسرے حضرات نے کہا کہ ہم آگ ہی سے تو بھاگے ہیں۔ پس نبی کریم

عَلَيْهِمْ رَجُلاً فَأَوْقَدَ نَارًا وَقَالَ ادْخُلُوهَا فَأَرَادُوا أَنْ يَدْخُلُوهَا وَقَالَ آخَرُونَ إِنَّمَا فَرَرْنَا مِنْهَا فَذَكَرُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِلَّذِيْنَ أَرَادُوا أَنْ يَدْخُلُوهَا لَوْ دَخَلُوهَا لَمْ يَزَالُوا فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَقَالَ لِلْآخَرِيْنَ لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةٍ إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ۔

٢١٢١۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَزَيْدَ بْنَ خَالِدٍ أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

٢١٢٢۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَعْرَابِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اقْضِ لِي بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَامَ خَصْمُهُ فَقَالَ صَدَقَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اقْضِ لَهُ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَأْذَنْ لِي فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ فَقَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هٰذَا وَالْعَسِيفُ الْأَجِيرُ فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةٍ مِنَ الْغَنَمِ وَوَلِيدَةٍ ثُمَّ سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى امْرَأَتِهِ الرَّجْمَ وَإِنَّمَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ أَمَّا الْوَلِيدَةُ وَالْغَنَمُ فَرُدُّوهَا وَأَمَّا ابْنُكَ فَعَلَيْهِ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَأَمَّا أَنْتَ يَا أُنَيْسُ لِرَجُلٍ مِنْ أَسْلَمَ فَاغْدُ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَغَدَا عَلَيْهَا أُنَيْسٌ فَاعْتَرَفَتْ

صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ نے ان لوگوں سے فرمایا جنہوں نے داخل ہونے کا ارادہ کیا تھا کہ اگر تم اس کے اندر داخل ہو جاتے تو قیامت تک اسی کے اندر رہتے اور دوسرے حضرات سے فرمایا کہ معصیت کے کاموں میں حکم نہیں مانا جاتا بلکہ اطاعت تو نیک کاموں میں ہے۔

زہیر بن حرب، یعقوب بن ابراہیم، ان کے والد ماجد، صالح، ابن شہاب، عبیداللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ دونوں حضرات نے بتایا کہ دو آدمی جھگڑتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔

ابوالیمان، شعیب، زہری، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ ایک دیہاتی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میرا فیصلہ اللہ کی کتاب کے مطابق کر دیجئے۔ پھر اس کا مخالف کھڑا ہو کر عرض پرداز ہوا: یا رسول اللہ! اس نے سچ کہا۔ اس کا فیصلہ اللہ کی کتاب کے مطابق کر دیجئے اور مجھے عرض کرنے کی اجازت مرحمت فرمائیے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا، بیان کرو۔ اس نے کہا کہ میرا بیٹا اس کے پاس مزدوری کرتا تھا۔ اس نے اس کی بیوی کے ساتھ بدکاری کی۔ پس مجھے بتایا گیا کہ تیرے بیٹے کو سنگسار کیا جائے گا تو میں نے سو بکریاں اور ایک لونڈی اس کا فدیہ دے دیا۔ پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ عورت کو سنگسار کیا جائے گا اور میرے بیٹے کو سو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کے لئے جلا وطن ہوگا۔ آپ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں تمہارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق ہی فیصلہ کروں گا۔ لونڈی اور بکریاں تمہیں واپس دی جائیں گی اور تمہارے بیٹے کو سو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کے لئے جلا وطن کیا جائے گا اور تمہیں اے انیس! کہ ایک قبیلۂ اسلم کا آدمی تھا، اس عورت کے پاس جانا اور

ترجمہا

باب ۱۱۹۹ بَعْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزُّبَيْرَ طَلِيعَةً وَحْدَهُ

۲۱۲۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ نَدَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ فَقَالَ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ قَالَ سُفْيَانُ حَفِظْتُهُ مِنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ وَقَالَ لَهُ أَيُّوبُ يَا أَبَا بَكْرٍ حَدِّثْهُمْ عَنْ جَابِرٍ فَإِنَّ الْقَوْمَ يُعْجِبُهُمْ أَنْ تُحَدِّثَهُمْ عَنْ جَابِرٍ فَقَالَ فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ سَمِعْتُ جَابِرًا فَتَابَعَ بَيْنَ أَحَادِيثَ سَمِعْتُ جَابِرًا قُلْتُ لِسُفْيَانَ فَإِنَّ الثَّوْرِيَّ يَقُولُ يَوْمَ قُرَيْظَةَ فَقَالَ كَذَا حَفِظْتُهُ كَمَا أَنَّكَ جَالِسٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ قَالَ سُفْيَانُ هُوَ يَوْمٌ وَاحِدٌ وَتَبَسَّمَ سُفْيَانُ۔

باب ۱۲۰۰ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ فَإِذَا أَذِنَ لَهُ وَاحِدٌ جَازَ۔

۲۱۲۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ حَائِطًا وَأَمَرَنِي بِحِفْظِ الْبَابِ فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ۔

۲۱۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ

وہ حواری [illegible]

حضور نے دشمن کی خبر لانے کے لئے اکیلے حضرت زبیر کو بھیجا۔

محمد بن منکدر کا بیان ہے کہ میں نے سنا کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: خندق کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو پکارا تو حضرت زبیر نے جواب دیا۔ پھر تیسری بار پکارا تو حضرت زبیر نے جواب دیا پھر پکارا تو حضرت زبیر نے جواب دیا چنانچہ فرمایا کہ ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر ہے۔ سفیان ثوری کا بیان ہے کہ میں نے اسے ابن منکدر سے یاد کیا ہے اور ان سے ایوب نے کہا کہ آپ ان سے حضرت جابر کی حدیث بیان کریں کیونکہ لوگ حضرت جابر سے حدیث کرنا پسند کرتے ہیں۔ پھر اسی مجلس میں فرمایا کہ میں نے حضرت جابر سے سنا۔ اس کے بعد کئی حدیثیں بیان کرتے ہوئے یہی فرمایا کہ میں نے حضرت جابر سے سنا۔ میں نے سفیان سے کہا کہ ثوری تو فرماتے ہیں کہ وہ قریظہ کا دن تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے خندق کے دن کا لفظ اسی طرح یاد کیا ہے جیسے تم بیٹھے ہو۔ سفیان نے مسکراتے ہوئے کہا کہ یہ دونوں ایک ہی بات ہیں۔

داخلے کی اجازت دینے سے خبر واحد کا جواز ہے

اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں داخل نہ ہونا جب تک اجازت نہ ملے (سورۃ الاحزاب، آیت ۵۳)۔

ابو عثمان نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ میں داخل ہوئے اور مجھے دروازے کی حفاظت کرنے کا حکم فرمایا۔ پھر ایک آدمی آیا اور اس نے اجازت مانگی۔ فرمایا کہ اسے اجازت دو اور جنت کی بشارت سنا دو۔ وہ حضرت ابو بکر تھے۔ پھر حضرت عمر آئے تو فرمایا کہ انہیں اجازت دو اور جنت کی بشارت سنا دو۔ پھر حضرت عثمان آئے تو فرمایا کہ انہیں اجازت دو اور جنت کی بشارت دے دو۔

حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہم نے فرمایا جبکہ میں حاضر ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ

حُنَيْنٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: جِئْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ وَغُلَامٌ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْوَدُ عَلَى رَأْسِ الدَّرَجَةِ فَقُلْتُ قُلْ هٰذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَأَذِنَ لِي.

بَابٌ ۱۲۰۱ مَا كَانَ يَبْعَثُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأُمَرَاءِ وَالرُّسُلِ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِحْيَةَ الْكَلْبِيَّ بِكِتَابِهِ إِلَى عَظِيمِ بُصْرَى أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى قَيْصَرَ.

۲۱۲۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهِ إِلَى كِسْرَى فَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ يَدْفَعُهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرَى، فَلَمَّا قَرَأَهُ كِسْرَى مَزَّقَهُ فَحَسِبْتُ أَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُمَزَّقُوا كُلَّ مُمَزَّقٍ.

۲۱۲۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ أَسْلَمَ أَذِّنْ فِي قَوْمِكَ أَوْ فِي النَّاسِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ أَنَّ مَنْ أَكَلَ فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ أَكَلَ فَلْيَصُمْ.

بَابٌ ۱۲۰۲ وَصَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُفُودَ الْعَرَبِ أَنْ يُبَلِّغُوا مَنْ وَرَاءَهُمْ

قَالَهُ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ.

وسلم اپنے بالا خانے میں تشریف فرما تھے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حبشی غلام سیڑھی کے نیچے کھڑا تھا۔ میں نے کہا، یہ عرض کرو کہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوا ہے۔ پس آپ نے مجھے اجازت مرحمت فرمادی۔

حضور امراء اور قاصدوں کو یکے بعد دیگرے بھیجا کرتے تھے۔

ابن عباس کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دحیہ کلبی کو گرامی نامہ دے کر حاکم بصرہ کے پاس بھیجا کہ اسے قیصر روم تک پہنچا دیا جائے۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ انہیں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گرامی نامہ کسریٰ کے لئے روانہ فرمایا جسے آپ نے حکم دیا کہ اسے حاکم بحرین تک پہنچا دیا جائے اور حاکم بحرین اسے کسریٰ تک پہنچا دے گا۔ جب کسریٰ نے اسے پڑھا تو پھاڑ ڈالا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے خلاف دعا کی کہ وہ بھی پارہ پارہ کر دیئے جائیں۔

یزید بن ابو عبید نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسلم کے ایک آدمی سے فرمایا۔ اپنی قوم میں یا لوگوں میں اعلان کر دو کہ آج عاشورے کے روز جس نے کچھ کھا لیا ہے وہ باقی دن کا روزہ پورا کرے اور جس نے کچھ نہیں کھایا اسے چاہئے کہ روزہ رکھ لے۔

حضور کا عرب کے وفود کو وصیت کرنا کہ یہ باتیں اپنے پچھلوں تک پہنچا دیں۔

اس کو مالک بن حویرث نے بیان کیا ہے

۷۲۲۸۔ حدثنا علی بن الجعد اخبرنا شعبة ح وحدثنی اسحاق اخبرنا النضر اخبرنا شعبة عن ابی جمرة قال کان ابن عباس یقعدنی علی سریرہ فقال ان وفد عبد القیس لما اتوا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال من الوفد قالوا ربیعة قال مرحبا بالوفد والقوم غیر خزایا ولا ندامی قالوا یا رسول اللّٰہ ان بیننا وبینک کفار مضر فمرنا بامر ندخل بہ الجنة ونخبر بہ من وراءنا فسألوا عن الاشربة فنهاهم عن اربع وامرهم باربع امرهم بالایمان باللّٰہ قال هل تدرون ما الایمان باللّٰہ قالوا اللّٰہ ورسوله اعلم قال شهادة ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک له وان محمدا رسول اللّٰہ واقام الصلوٰة وایتاء الزکوٰة واظن فیه صیام رمضان وتؤتوا من المغانم الخمس ونهاهم عن الدباء والحنتم والمزفت والنقیر وربما قال المقیر قال احفظوهن وابلغوهن من وراءکم۔

ابو جمرہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما انہیں اپنے تخت پر بٹھایا کرتے تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب عبد القیس کا وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو فرمایا یہ کس کا وفد ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ربیعہ کا۔ فرمایا وفد اور قوم کو خوش آمدید جو نہ رسوا ہوئی اور نہ شرمسار۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہمارے اور آپ کے درمیان کفار مضر حائل ہیں۔ لہٰذا ہمیں ایسی باتوں کا حکم دیجئے کہ جس سے ہم جنت میں داخل ہو جائیں اور اپنے پیچھے والوں کو بھی بتا دیں۔ پھر انہوں نے پینے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے انہیں چار چیزوں سے منع کیا اور چار باتوں کا حکم فرمایا یعنی اللہ پر ایمان لانے کا حکم دیا۔ فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اللہ پر ایمان لانا کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا۔ اور میرا گمان ہے کہ رمضان شریف کے روزے رکھنا اور مال غنیمت سے پانچواں حصہ دینا اور انہیں کدو کے تونبے، سبز رنگ کے گھڑے، روغنی برتن اور لکڑی کو کرید کر بنائے گئے برتنوں سے منع فرمایا، اور کبھی نقیر کی جگہ مقیر کہا۔ فرمایا انہیں یاد رکھو اور اپنے پیچھے والوں تک بھی پہنچا دینا جو تمہارے پیچھے ہیں۔

باب ۱۲۰۳۔ خبر المرأة الواحدة

ایک عورت کا خبر دینا

۷۲۲۹۔ حدثنا محمد بن الولید حدثنا محمد بن جعفر حدثنا شعبة عن توبة العنبری قال قال لی الشعبی ارأیت حدیث الحسن عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم وقاعدت ابن عمر قریبا من سنتین او سنة ونصف فلم اسمعه یحدث عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم غیر هذا قال کان ناس من اصحاب النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فیهم سعد فذهبوا یاکلون من لحم فنادتهم امرأة من بعض ازواج النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم انه لحم ضب۔ فامسکوا فقال

توبہ عنبری کا بیان ہے کہ مجھ سے شعبی نے کہا، کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ امام حسن بصری اس حدیث کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں؟ حالانکہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس قریباً دو یا ڈیڑھ سال بیٹھتا رہا ہوں، لیکن میں نے انہیں اس حدیث کے سوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کرتے ہوئے نہیں سنا۔ فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب بارگاہ رسالت میں حاضر تھے جن کے درمیان حضرت سعد بھی تھے۔ پس وہ گوشت کھانے والے ہی تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے کسی ایک نے آواز دی کہ یہ گوہ کا گوشت ہے تو وہ لوگ رک گئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا أَوِ اطْعَمُوا فَإِنَّهُ حَلَالٌ أَوْ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ شَكَّ فِيهِ وَلٰكِنَّهُ لَيْسَ مِنْ طَعَامِي۔

كِتَابُ الْاِعْتِصَامِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

۲۱۳۰۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ وَغَيْرِهِ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ لِعُمَرَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَوْ أَنَّ عَلَيْنَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ، اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا، فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَيَّ يَوْمٍ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ، نَزَلَتْ يَوْمَ عَرَفَةَ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ سَمِعَ سُفْيَانُ مِنْ مِسْعَرٍ وَمِسْعَرٌ قَيْسًا وَقَيْسٌ طَارِقًا۔

۲۱۳۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ الْغَدَ حِينَ بَايَعَ الْمُسْلِمُونَ أَبَا بَكْرٍ وَاسْتَوَى عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشَهَّدَ قَبْلَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ، أَمَّا بَعْدُ فَاخْتَارَ اللّٰهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي عِنْدَهُ عَلَى الَّذِي عِنْدَكُمْ، وَهٰذَا الْكِتَابُ الَّذِي هَدَى اللّٰهُ بِهِ رَسُولَكُمْ فَخُذُوا بِهِ تَهْتَدُوا لِمَا هَدَى اللّٰهُ بِهِ رَسُولَهُ۔

۲۱۳۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَمَّنِي إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ،

کھاؤ یا تناول کرو کیونکہ یہ تو حلال ہے یا یہ فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ راوی کو اس بات میں شک ہے، لیکن میں اسے نہیں کھایا کرتا۔

کتاب وسنت کو مضبوطی سے پکڑنا۔

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

قیس بن مسلم نے طارق بن شہاب سے روایت کی ہے کہ یہودیوں میں سے ایک آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ اے امیر المومنین۔ اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوتی "آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور اسلام کو تمہارے لئے دین پسند کیا (سورۂ مائدہ، آیت ۳) تو ضرور ہم اسے عید کا دن بنا لیتے۔ پس حضرت عمر نے فرمایا کہ میں بھی خوب جانتا ہوں کہ یہ آیت کس روز نازل ہوئی تھی۔ یہ عرفہ کے روز جمعہ کے دن نازل ہوئی تھی۔ اسے سفیان نے مسعر سے، مسعر نے قیس سے اور قیس نے طارق بن شہاب سے سنا۔ رضی اللہ عنہم

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا جس روز کہ مسلمانوں نے حضرت ابو بکر سے بیعت کی۔ وہ حضرت ابو بکر صدیق سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر بیٹھے اور فرمایا۔ اما بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی چیز کے ذریعے خاص فرمایا جو تمہارے پاس ہے۔ یہ وہ کتاب ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو راستہ دکھایا۔

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے سینے کے ساتھ چمٹا لیا اور کہا۔ اے اللہ! اس کو قرآن کریم

أنّه هو يغنيه الكتاب.

٢١٣٣۔ حدثنا عبد الله بن صباح حدثنا معتمر قال سمعت عوفا أن أبا المنهال حدثه أنه سمع أبا برزة قال إن الله يغنيكم أو نعشكم بالإسلام وبمحمد صلى الله عليه وسلم.

٢١٣٤۔ حدثنا إسماعيل حدثني مالك عن عبد الله بن دينار أن عبد الله بن عمر كتب إلى عبد الملك بن مروان يبايعه وأقر بذلك إني أسمع وأطيع على سنة الله وسنة رسوله فيما استطعت.

باب ٢٠٣ قول النبي صلى الله عليه وسلم بعثت بجوامع الكلم

٢١٣٥۔ حدثنا عبد العزيز بن عبد الله حدثنا إبراهيم بن سعد عن ابن شهاب عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بعثت بجوامع الكلم ونصرت بالرعب وبينا أنا نائم رأيتني أتيت بمفاتيح خزائن الأرض فوضعت في يدي. وقال أبو هريرة فقد ذهب رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنتم تلغثونها أو ترغثونها أو كلمة تشبهها.

٢١٣٦۔ حدثنا عبد العزيز بن عبد الله حدثنا الليث عن سعيد عن أبيه عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما من الأنبياء نبي إلا أعطي من الآيات ما مثله أومن أو آمن عليه البشر وإنما كان الذي أوتيت وحيا أوحاه الله إلي فأرجو أني أكثرهم تابعا يوم القيامة.

باب ٢٠٤ الاقتداء بسنن رسول

سکھاوے۔

ابو منہال کا بیان ہے کہ میں نے سنا کہ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہیں اسلام اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے غنی کر دیا یا مالا مال کر دیا ہے۔

عبد اللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عبد الملک بن مروان سے بیعت کرتے ہوئے اس کے لئے خط میں لکھا کہ میں اللہ تعالیٰ کے طریقے اور اس کے رسول کی سنت کے مطابق بساط بھر آپ کی بات سننے اور ماننے کا اقرار کرتا ہوں۔

حضور نے فرمایا کہ مجھے جوامع الکلم کے ساتھ مبعوث فرمایا گیا ہے۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے جامع کلمات کے ساتھ مبعوث فرمایا گیا ہے۔ رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے اور میں سویا ہوا تھا کہ میں نے دیکھا میرے پاس زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھ پر رکھ دی گئیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو چلے گئے اور تم ان خزانوں کو نکال رہے ہو یا ان سے فائدہ حاصل کر رہے ہو یا اسی طرح کا کوئی اور لفظ ارشاد فرمایا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی نبی ایسا نہیں گزرا کہ جسے معجزے دیئے گئے ان کے مطابق ہی لوگ اس پر ایمان لائے یا ان کے مطابق ہی بشر اس پر ایمان لائے لیکن مجھے جو معجزہ عطا فرمایا گیا وہ وحی (قرآن کریم) ہے جو اللہ تعالیٰ نے میری طرف نازل کی ہیں مجھے امید ہے کہ قیامت کے روز میرے پیروکار ان سب سے زیادہ ہوں گے۔

سنت رسول کی پیروی کرنا۔ ارشاد ربانی ہے

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا. قَالَ أَئِمَّةً نَقْتَدِي بِمَنْ قَبْلَنَا وَيَقْتَدِي بِنَا مَنْ بَعْدَنَا. وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ: ثَلاَثٌ أُحِبُّهُنَّ لِنَفْسِي وَلإِخْوَانِي: هَذِهِ السُّنَّةُ أَنْ يَتَعَلَّمُوهَا وَيَسْأَلُوا عَنْهَا، وَالْقُرْآنُ أَنْ يَتَفَهَّمُوهُ وَيَسْأَلُوا عَنْهُ، وَيَدَعُوا النَّاسَ إِلاَّ مِنْ خَيْرٍ.

٢١٣٧ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى شَيْبَةَ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ قَالَ جَلَسَ إِلَىَّ عُمَرُ فِي مَجْلِسِكَ هَذَا فَقَالَ هَمَمْتُ أَنْ لاَ أَدَعَ فِيهَا صَفْرَاءَ وَلاَ بَيْضَاءَ إِلاَّ قَسَمْتُهَا بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ. قُلْتُ مَا أَنْتَ بِفَاعِلٍ. قَالَ لِمَ؟ قُلْتُ لَمْ يَفْعَلْهُ صَاحِبَاكَ. قَالَ هُمَا الْمَرْآنِ يُقْتَدَى بِهِمَا.

٢١٣٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَأَلْتُ الأَعْمَشَ فَقَالَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُولُ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الأَمَانَةَ نَزَلَتْ مِنَ السَّمَاءِ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ فَنَزَلَ الْقُرْآنُ فَقَرَءُوا الْقُرْآنَ وَعَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ.

٢١٣٩ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ سَمِعْتُ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيَّ يَقُولُ قَالَ عَبْدُ اللهِ إِنَّ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللهِ، وَأَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَشَرَّ الأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا، وَإِنَّ مَا تُوعَدُونَ لآتٍ، وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ.

٢١٤٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا

"اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا" (سورۃ الفرقان آیت ۷۴) فرمایا کہ ہم سے پہلے ہمارے امام ایسے ہیں کہ ہم اقتدا کرتے ہیں اور بعد والے ہماری اقتدا کریں گے۔ ابن عون کا قول ہے کہ تین چیزیں ایسی ہیں جنہیں میں اپنے اور اپنے بھائی کے لیے پسند کرتا ہوں۔ ایک اس سنت کو سیکھیں اور اس کے متعلق معلومات حاصل کریں۔ دوسرا قرآن کریم کہ اس کو سمجھیں اور اس کے متعلق پوچھیں۔ تیسرے بھلائی کے سوا لوگوں سے کنارہ کش رہیں۔

ابو وائل کا بیان ہے کہ میں شیبہ کے پاس اسی مسجد (یعنی کعبہ) میں بیٹھا ہوا تھا تو انہوں نے کہا کہ اسی تمہارے بیٹھنے کی جگہ پر میرے پاس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھے تو انہوں نے فرمایا۔ میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ زرد اور سفید یعنی سونا اور چاندی کعبہ سے مسلمانوں میں تقسیم کر دوں۔ میں نے کہا کہ آپ ایسا کرنے والے نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کیوں نہیں؟ میں نے کہا چونکہ آپ کے دونوں پیشواؤں نے ایسا نہیں کیا۔ فرمایا کہ وہ دونوں ایسے حضرات تھے جن کی پیروی کی جاتی ہے۔

زید بن وہب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے بیان فرمایا۔ امانت آسمان سے لوگوں کے دلوں کی تہ میں نازل فرمائی گئی۔ اور قرآن کریم نازل ہوا۔ پس قرآن کریم پڑھو اور سنت کا علم حاصل کرو۔

مرہ ہمدانی کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سب سے اچھا کلام اللہ کی کتاب ہے اور سب سے اچھی رہنمائی محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رہنمائی ہے اور بدترین کام دین میں ایجادات ہیں اور جس چیز کا تم سے وعدہ کیا گیا وہ پورا ہو کر رہے گا اور تم عاجز کرنے والے نہیں ہو۔

عبید اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ

الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ۔

٢١٣١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبَى قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَنْ يَأْبَى قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى۔

٢١٣٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ حَدَّثَنَا أَوْ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ جَاءَتْ مَلَائِكَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَائِمٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّهُ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوا إِنَّ لِصَاحِبِكُمْ هٰذَا مَثَلًا فَاضْرِبُوا لَهُ مَثَلًا فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّهُ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوا مَثَلُهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا وَجَعَلَ فِيهَا مَأْدُبَةً وَبَعَثَ دَاعِيًا فَمَنْ أَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَأَكَلَ مِنَ الْمَأْدُبَةِ وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنَ الْمَأْدُبَةِ فَقَالُوا أَوِّلُوهَا لَهُ يَفْقَهْهَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّهُ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوا فَالدَّارُ الْجَنَّةُ وَالدَّاعِي مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ أَطَاعَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَى مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرْقٌ بَيْنَ النَّاسِ تَابَعَهُ قُتَيْبَةُ عَنْ لَيْثٍ عَنْ خَالِدٍ

دو حضرات ابو ہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ نے فرمایا میں تمہارے درمیان ضرور اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا۔

عطاء بن یسار نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میری ساری امت جنت میں داخل ہوگی مگر جس نے انکار کیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! انکار کون کرے گا؟ فرمایا کہ جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا۔

سعید بن میناء کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کچھ فرشتے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے جبکہ آپ سوئے ہوئے تھے۔ ان میں ایک نے کہا کہ یہ تو سوئے ہوئے ہیں۔ دوسرے نے کہا کہ آنکھ سوتی اور دل جاگتا رہتا ہے۔ پس انہوں نے کہا کہ آپ کے اس صاحب کی مثال ہے لہٰذا مثال بیان کرو۔ ایک نے کہا کہ وہ تو سوئے ہوئے ہیں۔ دوسرے نے کہا کہ آنکھ سوتی اور دل بیدار رہتا ہے۔ پس انہوں نے کہا کہ ان کی مثال اس آدمی جیسی ہے جس نے ایک گھر بنایا اور اس میں دسترخوان بچھایا اور بلانے والے کو بھیجا۔ پس جس نے دعوت قبول کرلی وہ گھر میں داخل ہوا اور دسترخوان سے کھایا اور جس نے دعوت قبول نہ کی وہ نہ گھر میں داخل ہوا اور نہ دسترخوان سے کھا سکا۔ ایک نے ان میں سے کہا کہ اس کا مطلب بیان کیجئے تاکہ بات سمجھ میں آجائے جب کہ ان میں سے ایک نے کہا کہ یہ تو سوئے ہوئے ہیں۔ دوسرے نے کہا کہ آنکھ سوتی ہے اور دل بیدار رہتا ہے۔ پس انہوں نے کہا کہ گھر سے مراد جنت ہے۔ بلانے والے سے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مراد ہیں۔ پس جس نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی، اور جس نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی کی تو اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی

عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ جَابِرٍ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؕ

۲۱۴۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْقُرَّاءِ اسْتَقِيمُوا فَقَدْ سُبِقْتُمْ سَبْقًا بَعِيدًا فَإِنْ أَخَذْتُمْ يَمِينًا وَشِمَالًا لَقَدْ ضَلَلْتُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا ؕ

۲۱۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِيَ اللهُ بِهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتَى قَوْمًا فَقَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي رَأَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ وَإِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْعُرْيَانُ فَالنَّجَاءَ فَأَطَاعَهُ طَائِفَةٌ مِنْ قَوْمِهِ فَأَدْلَجُوا فَانْطَلَقُوا عَلَى مَهْلِهِمْ فَنَجَوْا وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فَأَصْبَحُوا مَكَانَهُمْ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَأَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ أَطَاعَنِي فَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهِ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِي وَكَذَّبَ بِمَا جِئْتُ بِهِ مِنَ الْحَقِّ ؕ

۲۱۴۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ لِأَبِي بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللهِ فَقَالَ وَاللهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَإِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْ

محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے اور یہ لوگوں میں فرق کرنے والے ہیں۔ اس کی متابعت قتیبہ، لیث، خالد، سعید بن ابی ہلال نے حضرت جابر سے کی۔

ہمام کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ اے قرآن کریم کا علم حاصل کرنے والو، سیدھے راستے پر چلو تو تم دوسروں سے بہت زیادہ سبقت لے جاؤ گے اور اگر دائیں یا بائیں جانب بھٹک گئے تو بہت دور گمراہ ہو جاؤ گے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک میری مثال اور اس چیز کی جس کے ساتھ مجھے مبعوث فرمایا گیا ہے اس شخص جیسی مثال ہے جس نے اپنی قوم کے پاس آکر کہا کہ اے قوم! میں نے اپنی آنکھوں سے ایک لشکر دیکھا ہے اور میں کھلا ڈرانے والا ہوں۔ پس بچاؤ کی فکر کرو۔ چنانچہ اس کی قوم سے ایک جماعت نے اس کی بات مان لی، رات ہی رات نکل کر آرام سے چلے گئے اور بچ گئے جبکہ ایک جماعت نے اسے جھٹلایا اور صبح تک اپنی جگہ پر ٹھہرے رہے۔ صبح ہوتے ہی لشکر نے ان پر حملہ کر دیا اور انہیں ہلاک کر کے ان کی جڑ کاٹ دی۔ پس یہ مثال ہے اس کی جو میری اطاعت کرے اور میری لائی ہوئی چیز کی پیروی کرے اور اس کی جو میری نافرمانی کرے اور میری لائی ہوئی حق بات کو جھٹلائے۔

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات پائی اور آپ کے بعد حضرت ابو بکر کو خلیفہ بنایا گیا اور کچھ لوگ عرب سے کافر ہو گئے تو حضرت عمر نے حضرت ابو بکر سے کہا۔ آپ ان لوگوں سے کیسے لڑیں گے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے جنگ کروں، یہاں تک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہیں۔ لہٰذا جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا اس نے اپنے مال اور اپنی جان کو مجھ سے بچا لیا مگر حق کے ساتھ اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ حضرت ابو بکر نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں ان سے ضرور جنگ کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کریں گے کیونکہ زکوٰۃ

وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا كَانُوا يُؤَدُّونَهُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهِ. فَقَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ اللّٰهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ. قَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ عَنِ اللَّيْثِ عَنَاقًا وَهُوَ أَصَحُّ.

مال کا حق ہے خدا کی قسم اگر انہوں نے جانور باندھنے کی رسی دینے سے بھی انکار کیا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے تو اس انکار پر بھی ان سے ضرور لڑوں گا۔ حضرت عمر کا بیان ہے کہ خدا کی قسم میں نے تو یہی دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر کا سینہ جہاد کے لیے کھول دیا ہے پس میں نے جان لیا کہ وہی حق پر ہیں۔ ابن بکیر، عبد اللہ، لیث سے عناق کہا اور یہی زیادہ صحیح ہے۔

٢١٣٦۔ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنِ بْنِ حُذَيْفَةَ بْنِ بَدْرٍ فَنَزَلَ عَلَى ابْنِ أَخِيهِ الْحُرِّ بْنِ قَيْسِ بْنِ حِصْنٍ وَكَانَ مِنَ النَّفَرِ الَّذِينَ يُدْنِيهِمْ عُمَرُ وَكَانَ الْقُرَّاءُ أَصْحَابَ مَجْلِسِ عُمَرَ وَمُشَاوَرَتِهِ كُهُولًا كَانُوا أَوْ شُبَّانًا. فَقَالَ عُيَيْنَةُ لِابْنِ أَخِيهِ يَا ابْنَ أَخِي هَلْ لَكَ وَجْهٌ عِنْدَ هَذَا الْأَمِيرِ فَتَسْتَأْذِنَ لِي عَلَيْهِ. قَالَ سَأَسْتَأْذِنُ لَكَ عَلَيْهِ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاسْتَأْذَنَ لِعُيَيْنَةَ فَلَمَّا دَخَلَ قَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَاللّٰهِ مَا تُعْطِينَا الْجَزْلَ وَمَا تَحْكُمُ بَيْنَنَا بِالْعَدْلِ. فَغَضِبَ عُمَرُ حَتَّى هَمَّ بِأَنْ يَقَعَ بِهِ. فَقَالَ الْحُرُّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ وَإِنَّ هَذَا مِنَ الْجَاهِلِينَ. فَوَاللّٰهِ مَا جَاوَزَهَا عُمَرُ حِينَ تَلَاهَا عَلَيْهِ وَكَانَ وَقَّافًا عِنْدَ كِتَابِ اللّٰهِ.

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ عیینہ بن حصن بن حذیفہ بن بدر آئے اور اپنے بھتیجے حر بن قیس بن حصن کے پاس ٹھہرے یہ حضرت عمر کے قریب سے کیونکہ قاری حضرات حضرت عمر کے ہم مجلس ہوا کرتے تھے اور ان کے مشیر بھی ہوتے تھے خواہ وہ ادھیڑ عمر ہوں یا جوان۔ پس عیینہ نے اپنے بھتیجے سے کہا۔ اے بھتیجے! کیا تمہیں اس امیر کی بارگاہ تک رسائی ہے؟ اگر ایسا ہے تو مجھے ان کی جانب سے اجازت لے دو۔ انہوں نے کہا کہ عنقریب میں آپ کی اجازت لے دوں گا۔ حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ عیینہ کے لیے اجازت حاصل کر لی گئی جب وہ اندر داخل ہوئے تو کہا۔ اے ابن خطاب خدا کی قسم آپ ہمیں مال دیتے ہیں اور نہ ہمارے درمیان انصاف سے فیصلہ کرتے ہیں۔ پس حضرت عمر کو غصہ آ گیا اور ارادہ کیا کہ ان پر ٹوٹ پڑیں مگر حر نے کہا۔ اے امیر المومنین اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا ہے "اے محبوب! معاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو" (سورۃ الاعراف، آیت ۱۹۹) اور بیشک یہ جاہلوں میں سے ہیں۔ پس خدا کی قسم جب یہ آیت تلاوت کی گئی تو حضرت عمر نے اس سے آگے قدم نہ بڑھایا اور وہ کتاب اللہ کے سامنے بہت زیادہ جھکنے والے تھے۔

٢١٣٧۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهَا قَالَتْ أَتَيْتُ عَائِشَةَ حِينَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ

فاطمہ بنت منذر کا بیان ہے کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ میں حضرت عائشہ کے پاس آئی جبکہ سورج کو گہن لگا ہوا تھا لوگ نماز پڑھ رہے تھے اور وہ بھی کھڑی ہو کر نماز پڑھ رہی تھیں میں نے کہا کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے پس

وَالنَّاسُ قِيَامٌ وَهِيَ قَائِمَةٌ تُصَلِّي فَقُلْتُ مَا لِلنَّاسِ فَأَشَارَتْ بِيَدِهَا نَحْوَ السَّمَاءِ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللهِ، فَقُلْتُ آيَةٌ؟ فَقَالَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ نَعَمْ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ لَمْ أَرَهُ إِلَّا وَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَأُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ قَرِيبًا مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوِ الْمُسْلِمُ لَا أَدْرِي أَيَّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ فَأَجَبْنَا وَآمَنَّا فَيُقَالُ نَمْ صَالِحًا عَلِمْنَا أَنَّكَ مُوقِنٌ، وَأَمَّا الْمُنَافِقُ أَوِ الْمُرْتَابُ، لَا أَدْرِي أَيَّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ۔

۲۱۳۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: دَعُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِسُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ فَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوهُ وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ۔

انھوں نے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور کہا سبحان اللہ۔ میں نے پوچھا کیا کوئی نشانی ہے؟ انھوں نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واپس ہوگئے تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا کہ کوئی چیز ایسی نہیں جو میں نے نہیں دیکھی تھی مگر اسے اس مقام پر دیکھ لیا یہاں تک کہ جنت اور دوزخ کو بھی اور میری طرف وحی فرمائی گئی ہے کہ قبروں میں تمہارا امتحان ہوگا جو دجال کے فتنے کے لگ بھگ سخت ہوگا پس جو مومن یا مسلمان ہوگا مجھے نہیں معلوم کہ حضرت اسماء نے ان میں سے کون سا لفظ فرمایا وہ کہے گا کہ حضرت محمد مصطفےٰ ہمارے پاس واضح نشانیاں لے کر آئے پس ہم نے ان کی بات مانی اور ایمان لے آئے۔ پس اس سے کہا جائے گا کہ آرام کی نیند سو جا ہمیں معلوم تھا کہ تو یقین رکھنے والا ہے اور جو منافق یا شک رکھنے والا ہوگا مجھے نہیں معلوم کہ حضرت اسماء نے ان میں سے کون سا لفظ فرمایا وہ کہے گا کہ میں کچھ نہیں جانتا۔ میں نے لوگوں کو کچھ کہتے ہوئے سنا تھا تو میں نے بھی وہی کہہ دیا تھا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس وقت تک چھوڑے رہو جب تک میں تمہیں چھوڑے رہوں کیونکہ تم سے پہلے لوگ زیادہ سوال کرنے اور اپنے انبیاء سے اختلاف کرنے کے باعث ہی ہلاک ہوئے پس جب میں تمہیں کسی بات سے روکوں تو اس سے اجتناب کرو اور جب میں تمہیں کسی کام کا حکم دوں تو بساط بھر اس کی تعمیل کرو۔

بَابُ ۱۲۰۶: مَا يُكْرَهُ مِنْ كَثْرَةِ السُّؤَالِ وَتَكَلُّفِ مَا لَا يَعْنِيهِ، وَقَوْلِهِ تَعَالَى: لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ۔

۲۱۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، إِنَّ أَعْظَمَ الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا مَنْ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يُحَرَّمْ فَحُرِّمَ مِنْ

کثرتِ سوال اور بیکار تکلف ناپسندیدہ ہے

ارشادِ باری ہے: اے ایمان والو! ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بری لگیں (سورۃ المائدہ، آیت ۱۰۱)

عامر بن سعد بن ابی وقاص نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمانوں میں سب سے بڑا مجرم وہ ہے جس نے ایسی چیز کے بارے میں سوال کیا جو حرام نہیں کی گئی تھی لیکن اس کے سوال کرنے کے باعث حرام کر دی گئی۔

أَجْلِ مَسْأَلَتِهِ ٭

٢١٥٠۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ سَمِعْتُ أَبَا النَّضْرِ يُحَدِّثُ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ حُجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيرٍ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا لَيَالِيَ حَتَّى اجْتَمَعَ إِلَيْهِ نَاسٌ ثُمَّ فَقَدُوا صَوْتَهُ لَيْلَةً فَظَنُّوا أَنَّهُ قَدْ نَامَ فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَتَنَحْنَحُ لِيَخْرُجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ مَا زَالَ بِكُمُ الَّذِي رَأَيْتُ مِنْ صَنِيعِكُمْ حَتَّى خَشِيتُ أَنْ يُكْتَبَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ مَا قُمْتُمْ بِهِ فَصَلُّوا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ أَفْضَلَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ ٭

بسر بن سعید نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد میں بوریے کا ایک حجرہ بنا لیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چند راتیں اس کے اندر نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ آپ کے پاس لوگ بھی جمع ہونے لگے پھر ایک رات لوگوں نے آپ کی آواز نہ سنی تو انہوں نے خیال کیا کہ آپ سو گئے ہیں لہٰذا ان میں سے بعض حضرات نے کھانسنا شروع کیا تاکہ آپ ان کے پاس تشریف لے آئیں۔ فرمایا کہ جو کچھ تمہاری طرف سے میں دیکھتا رہا یہاں تک کہ میں ڈرا کہیں تم پر فرض نہ ہو جائے اگر یہ فرض ہو جائے تو تم قیام نہیں کر سکو گے سو اے لوگو! اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو کیونکہ آدمی کا اپنے گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے سوائے فرض نماز کے۔

٢١٥١۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَشْيَاءَ كَرِهَهَا فَلَمَّا أَكْثَرُوا عَلَيْهِ الْمَسْأَلَةَ غَضِبَ وَقَالَ سَلُونِي فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَبِي قَالَ أَبُوكَ حُذَافَةُ ثُمَّ قَامَ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَبِي فَقَالَ أَبُوكَ سَالِمٌ مَوْلَى شَيْبَةَ فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ مَا بِوَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَضَبِ قَالَ إِنَّا نَتُوبُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ٭

ابو بردہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بعض چیزوں کے متعلق پوچھا گیا جو آپ نے ناپسند فرمائیں۔ جب لوگوں نے سوالات کی بھرمار کر دی تو آپ کو غصہ آ گیا اور فرمایا: مجھ سے پوچھو۔ پس ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ فرمایا: تیرا باپ حذافہ ہے۔ پھر ایک اور آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ فرمایا کہ تیرا باپ سالم مولیٰ شیبہ ہے۔ حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرے پر غصے کے آثار دیکھے تو عرض گزار ہوئے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے توبہ کرتے ہیں۔

٢١٥٢۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ اكْتُبْ إِلَيَّ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ

وراد کاتب کا بیان ہے کہ حضرت معاویہ نے حضرت مغیرہ کو لکھا کہ مجھے وہ حدیث لکھ کر بھیجیے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہو تو انہوں نے لکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد کہا کرتے: نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ

لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ. وَكَتَبَ إِلَيْهِ إِنَّهُ كَانَ يَنْهَى عَنْ قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةِ الْمَالِ وَكَانَ يَنْهَى عَنْ عُقُوقِ الْأُمَّهَاتِ وَوَأْدِ الْبَنَاتِ وَمَنْعٍ وَهَاتِ.

٢١٥٣۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ نُهِينَا عَنِ التَّكَلُّفِ.

٢١٥٤۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَحَدَّثَنِي مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ وَذَكَرَ أَنَّ بَيْنَ يَدَيْهَا أُمُورًا عِظَامًا ثُمَّ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْأَلَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْأَلْ عَنْهُ فَوَاللَّهِ لَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ بِهِ مَا دُمْتُ فِي مَقَامِي هَذَا. قَالَ أَنَسٌ فَأَكْثَرَ النَّاسُ الْبُكَاءَ وَأَكْثَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقُولَ سَلُونِي. فَقَالَ أَنَسٌ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ أَيْنَ مَدْخَلِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ النَّارُ. فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُذَافَةَ فَقَالَ مَنْ أَبِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَبُوكَ حُذَافَةُ. قَالَ ثُمَّ أَكْثَرَ أَنْ يَقُولَ سَلُونِي سَلُونِي. فَبَرَكَ عُمَرُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا. قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ عُمَرُ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَيَّ

جو تو عطا فرمائے تو کوئی روکنے والا نہیں، اور جو تو منع کرے تو کوئی دینے والا نہیں اور بزرگی والے کو تیرے سامنے اس کی بزرگی نفع نہیں دیتی۔ نیز یہ بھی لکھا کہ آپ بیکار باتیں بنانے، زیادہ سوال کرنے، مال ضائع کرنے، ماؤں کی نافرمانی کرنے، لڑکیوں کو زندہ درگور کرنے اور بغیر ضرورت کے مانگنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔

ثابت کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم حضرت عمر کے پاس تھے تو انہوں نے فرمایا کہ ہمیں تکلف سے منع فرمایا گیا ہے۔

زہری کا بیان ہے کہ مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ سورج ڈھل جانے کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے۔ پھر ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی۔ جب سلام پھیرا تو آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور قیامت کا ذکر فرمایا۔ پھر ارشاد فرمایا کہ اس سے پہلے بڑے بڑے امور ہیں۔ پھر فرمایا کہ اگر کوئی مجھ سے کسی چیز کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہے تو پوچھ لے کیونکہ خدا کی قسم تم مجھ سے کسی چیز کے بارے میں نہیں پوچھو گے مگر میں تمہیں اس کے متعلق بتا دوں گا جب تک میں اس جگہ ہوں۔ حضرت انس کا بیان ہے کہ لوگ زار و قطار رونے لگے، اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بار بار فرماتے رہے کہ مجھ سے پوچھو۔ حضرت انس کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا۔ یا رسول اللہ! میرا ٹھکانا کہاں ہوگا؟ فرمایا کہ دوزخ۔ پھر حضرت عبداللہ بن حذافہ کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ فرمایا کہ تمہارا باپ حذافہ ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ بار بار فرماتے رہے کہ مجھ سے پوچھو، مجھ سے پوچھو۔ پس حضرت عمر گھٹنوں کے بل بیٹھ کر عرض گزار ہوئے کہ ہم اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ جب حضرت عمر نے یہ گزارش کی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری

الْجَنَّةُ وَالنَّارُ آنِفًا فِي عُرْضِ هٰذَا الْحَائِطِ وَأَنَا أُصَلِّي فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ ۔

جان ہے ابھی ابھی اس دیوار کے سامنے مجھ پر جنت اور دوزخ پیش کی گئیں جبکہ میں نماز پڑھ رہا تھا تو آج کی طرح میں نے خیر اور شر کو کبھی نہیں دیکھا۔

ف: اس حدیث میں مذکور ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اُسی موقع پر دو سوال کیے گئے۔ دونوں سوالوں کی تہہ میں جھانک کر دیکھا جائے تو واضح طور پر نظر آ جائے گا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معلومات اور تعداد علوم کے بارے میں صحابہ کرام کا نظریہ کیا تھا۔ ــــ پہلا سوال حتمی جہنمی ہونے کے بارے میں ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ فیصلہ خدا نے کرنا ہے اور اس فیصلے کا ظہور قیامت میں ہوگا۔ سائل کے جواب میں آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ اس بات کا فیصلہ اللہ تعالیٰ قیامت میں کرے گا، لہٰذا مجھے کیا خبر کہ تم جنت میں جاؤ گے یا جہنم میں ــــ بلکہ صاف صاف بتا دیا کہ تیرا ٹھکانا جہنم میں ہے۔ اس سے صاف معلوم ہو رہا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس وقت بھی معلوم تھا کہ کون جنت میں جائے گا اور کون جہنمی ہے۔ ان کی نگاہوں سے یہ بات پوشیدہ نہیں ہے۔

دوسرا سوال حضرت عبد اللہ بن حذافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا تھا کیونکہ زمانہ جاہلیت میں بعض لوگوں کو شک تھا کہ یہ اپنے باپ سے پیدا نہیں ہیں۔ انھوں نے موقع دیکھا تو خیال آیا کہ یہ بات آج صاف ہو جانی چاہیے۔ لہٰذا عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا باپ حذافہ ہے۔ سبحان اللہ ــــ خدا کا انتظام ہے کہ دنیا میں ہر بچے کے بارے میں صحیح طور پر صرف اس کی والدہ کو پتہ ہے کہ اس کا باپ کون ہے۔ قربان جائیں محبوب خدا کی معلومات اور نگاہوں پر جن سے کسی کا باپ یا بیٹا ہونا بھی جو دل کا پوشیدہ راز تھا اور ذرہ پوشیدہ نہ رہے۔ اسی لیے تو رب تعالیٰ نے اپنے محبوب سے فرمایا ہے کہ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا ۔ یعنی اے محبوب! تم پر اللہ کا بڑا ہی فضل ہے۔ الحمد للہ۔ یہ واقعہ تھوڑے سے اختلاف کے ساتھ اس جلد کی حدیث ۲۱۵۱ میں بھی گزر چکا ہے۔

۲۱۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَنْ أَبِي قَالَ أَبُوكَ فُلَانٌ وَنَزَلَتْ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ الْآيَةَ ۔

موسیٰ بن انس کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ایک آدمی عرض گزار ہوا کہ یا نبی اللہ! میرا باپ کون ہے؟ فرمایا کہ تمہارا باپ فلاں ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: اے ایمان والو! ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بری لگیں (سورۃ المائدہ آیت ۱۰۱)

۲۱۵۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَبْرَحَ النَّاسُ يَتَسَاءَلُونَ حَتّٰى يَقُولُوا هٰذَا اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ ۔

عبد اللہ بن عبد الرحمٰن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگ برابر پوچھتے رہیں گے یہاں تک کہ کہیں گے کہ اللہ نے تو سب چیزوں کو پیدا کیا ہے مگر اللہ کو کس نے پیدا کیا ہے؟

۲۱۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ

علقمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْثٍ بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَسِيبِ نَخْلٍ فَمَرَّ بِنَفَرٍ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَسْأَلُوهُ لَا يُسْمِعُكُمْ مَا تَكْرَهُونَ فَقَامُوا إِلَيْهِ فَقَالُوا يَا أَبَا الْقَاسِمِ حَدِّثْنَا عَنِ الرُّوحِ فَقَامَ سَاعَةً يَنْظُرُ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ فَتَأَخَّرْتُ عَنْهُ حَتَّى صَعِدَ الْوَحْيُ ثُمَّ قَالَ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي

بَابٌ ۱۲۰۷ الْاِقْتِدَاءِ بِأَفْعَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۱۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ اتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي اتَّخَذْتُ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَنَبَذَهُ وَقَالَ إِنِّي لَنْ أَلْبَسَهُ أَبَدًا فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ

بَابٌ ۱۲۰۸ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّعَمُّقِ وَالتَّنَازُعِ فِي الْعِلْمِ وَالْغُلُوِّ فِي الدِّينِ وَالْبِدَعِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ

۲۱۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُوَاصِلُوا قَالُوا إِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي فَلَمْ يَنْتَهُوا عَنِ الْوِصَالِ قَالَ فَوَاصَلَ بِهِمُ النَّبِيُّ

مسعود نے فرمایا کہ مدینہ منورہ کے ایک کھیت کے اندر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا اور آپ نے کھجور کی ایک شاخ کا سہارا لیا ہوا تھا تو یہودیوں کی ایک جماعت گزری۔ ان میں سے بعض نے کہا کہ ان سے روح کے بارے میں پوچھو اور کچھ لوگوں نے کہا کہ ان سے مت پوچھو کیونکہ ہو سکتا ہے کہ تمہیں ایسا جواب سننا پڑے جو تمہیں ناپسند ہو۔ پس وہ آپ کے پاس آ کر کھڑے ہو گئے اور کہا کہ اے ابوالقاسم! ہمیں روح کے بارے میں بتائیے۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ کچھ دیر کھڑے رہے پس میں سمجھ گیا کہ آپ پر وحی آ رہی ہے پس میں آپ سے پیچھے ہٹ گیا یہاں تک کہ وحی کا فرشتہ اوپر چلا گیا پھر آپ نے فرمایا: اے محبوب! تم سے روح کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔

حضور کے افعال کی پیروی کرنا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی تو لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوا لیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے سونے کی انگوٹھی بنوائی پھر آپ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا۔ اب میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا۔ پس لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

تعمق علم میں جھگڑنا، دین میں غلو کرنا اور بدعت ناپسندیدہ ہے۔

ارشاد ربانی ہے۔ اے کتاب والو! اپنے دین میں زیادتی نہ کرو اور اللہ پر نہ کہو مگر سچ۔ (سورۃ النساء آیت ۱۷۱)۔

ابو سلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وصال کے روزے نہ رکھو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ آپ تو روزوں کو ملاتے ہیں۔ فرمایا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں میں اس حال میں رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے لیکن لوگ اس پر بھی وصال کے روزوں سے نہ رکے۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَيْنِ أَوْ لَيْلَتَيْنِ ثُمَّ رَأَوُا الْهِلاَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَأَخَّرَ الْهِلاَلُ لَزِدْتُكُمْ كَالْمُنَكِّلِ لَهُمْ ۔

٢١٦٠- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ خَطَبَنَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى مِنْبَرٍ مِنْ آجُرٍّ وَعَلَيْهِ سَيْفٌ فِيهِ صَحِيفَةٌ مُعَلَّقَةٌ فَقَالَ وَاللهِ مَا عِنْدَنَا مِنْ كِتَابٍ يُقْرَأُ إِلاَّ كِتَابُ اللهِ وَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ فَنَشَرَهَا فَإِذَا فِيهَا أَسْنَانُ الإِبِلِ وَإِذَا فِيهَا الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مِنْ عَيْرٍ إِلَى كَذَا فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلاَئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لاَ يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلاَ عَدْلاً، وَإِذَا فِيهِ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلاَئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لاَ يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلاَ عَدْلاً، وَإِذَا فِيهَا، مَنْ وَالَى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلاَئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لاَ يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلاَ عَدْلاً ۔

٢١٦١- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا تَرَخَّصَ وَتَنَزَّهَ عَنْهُ قَوْمٌ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللهَ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُونَ عَنِ الشَّيْءِ أَصْنَعُهُ فَوَاللهِ إِنِّي أَعْلَمُهُمْ بِاللهِ وَأَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً ۔

٢١٦٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كَادَ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روزے جاری رکھے یہاں تک کہ پھر لوگوں نے چاند دیکھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر چاند کچھ بعد میں نظر آتا تو میں روزوں میں اضافہ کر دیتا۔ گویا آپ انہیں تنبیہ کرتے ہوئے فرما رہے تھے۔

ابراہیم تیمی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں اینٹوں کے منبر پر خطبہ دیا اور ان کے پاس ایک تلوار تھی جس کے ساتھ ایک کاغذ لٹکا ہوا تھا چنانچہ انہوں نے فرمایا کہ خدا کی قسم ہمارے پاس کوئی کتاب نہیں ہے مگر اللہ کی کتاب اور یہ کتابچہ۔ پس اسے کھولا تو اس میں دیت کے اونٹوں کی عمروں کا بیان تھا اور یہ کہ مدینہ منورہ مقام عیر سے فلاں جگہ تک حرم ہے اور یہ کہ جو دین میں کوئی نئی بات نکالے اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ اللہ تعالیٰ نہ اس کا کوئی فرض قبول کرے گا اور نہ نفل اور اس میں یہ بھی تھا کہ مسلمانوں کا پناہ دینا ایک ہے ان کا ادنیٰ آدمی بھی اسے نبھانے کی کوشش کرتا ہے پس جس نے کسی مسلمان کے عہد کو توڑا اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ اللہ تعالیٰ نہ اس کا کوئی فرض قبول کرے اور نہ نفل اور اس میں یہ بھی تھا کہ جس نے اپنے مالکوں کی اجازت کے بغیر کسی قوم سے دوستی کی تو اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ اللہ تعالیٰ نہ اس کا کوئی فرض قبول کرے اور نہ نفل۔

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک کام کیا لیکن لوگ اس کے کرنے سے اجتناب ہی کرتے رہے۔ جب یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے خدا کی حمد بیان کر کے فرمایا۔ لوگوں کا کیا حال ہے؟ اس کام کے کرنے سے احتراز کرتے ہیں جس کو میں کرتا ہوں، حالانکہ خدا کی قسم ان کی نسبت مجھے اللہ کا زیادہ علم ہے اور اس کا ڈر بھی مجھے ان سے بہت زیادہ ہے۔

نافع بن عمر کا بیان ہے کہ ابن ابی ملیکہ نے فرمایا کہ قریب تھا کہ دو بہترین آدمی یعنی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر ہلاک ہو

الْخَيِّرَانِ أَنْ يَهْلِكَا، أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ، لَمَّا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفْدُ بَنِيْ تَمِيْمٍ أَشَارَ أَحَدُهُمَا بِالْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ أَخِيْ بَنِيْ مُجَاشِعٍ وَأَشَارَ الْآخَرُ بِغَيْرِهِ، فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ لِعُمَرَ إِنَّمَا أَرَدْتَ خِلَافِيْ فَقَالَ عُمَرُ مَا أَرَدْتُ خِلَافَكَ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا أَصْوَاتَكُمْ إِلَى قَوْلِهِ عَظِيْمٌ، قَالَ ابْنُ أَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَكَانَ عُمَرُ بَعْدُ، وَلَمْ يَذْكُرْ ذٰلِكَ عَنْ أَبِيْهِ يَعْنِيْ أَبَا بَكْرٍ، إِذَا حَدَّثَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيْثٍ حَدَّثَهُ كَأَخِي السِّرَارِ لَمْ يُسْمِعْهُ حَتّٰى يَسْتَفْهِمَهُ.

٢١٦٣ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ مَرَضِهِ مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ، قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِيْ مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ، فَقَالَ مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُوْلِيْ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِيْ مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ، فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ مَا كُنْتُ لِأُصِيْبَ مِنْكِ خَيْرًا.

٢١٦٤ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ جَاءَ عُوَيْمِرٌ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ فَقَالَ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَيَقْتُلُهُ

جب کہ بنی تمیم کا وفد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تھا۔ ان میں سے ایک نے اقرع بن حابس حنظلی کی طرف اشارہ کیا جو بنی مجاشع کا بھائی تھا اور دوسرے نے کسی اور کی طرف۔ پس حضرت ابوبکر نے حضرت عمر سے کہا کہ آپ نے میری مخالفت کا ارادہ کیا تھا۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے آپ کی مخالفت کا ارادہ نہیں کیا۔ پس دونوں حضرات کی آوازیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اونچی ہو گئیں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: "اے ایمان والو! اپنی آوازیں اونچی نہ کرو" عظیم تک۔ ابن ابی ملیکہ نے کہا کہ حضرت ابن زبیر نے فرمایا کہ اس کے بعد حضرت عمر، اور انہوں نے یہ بات اپنے نانا یعنی حضرت ابوبکر سے نقل نہیں کی، کہ جب وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کوئی بات کرتے تو اتنی آہستہ کرتے جیسے سرگوشی کرتا ہے یہاں تک کہ دوبارہ پوچھنا پڑتا۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ اپنی بیماری کے دوران رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔" حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوئی کہ حضرت ابوبکر جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو رونے کے باعث لوگوں کو سنا نہیں سکیں گے، لہٰذا حضرت عمر کو حکم فرمائیے کہ وہ نماز پڑھائیں۔ آپ نے دوبارہ فرمایا کہ ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت حفصہ سے کہا کہ تم عرض کرو کہ حضرت ابوبکر جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو رونے کے سبب لوگوں کو سنا نہیں سکیں گے، لہٰذا حضرت عمر کو حکم فرمائیے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ چنانچہ حضرت حفصہ نے ایسا ہی کیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم تو یوسف والی عورتوں کی طرح ہو۔ ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ پس حضرت حفصہ نے حضرت عائشہ سے کہا کہ مجھے تم سے کبھی بھلائی نہیں پہنچی۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عویمر نے حضرت عاصم بن عدی کے پاس آ کر کہا: آپ کی کیا رائے ہے اس آدمی کے بارے میں جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی دوسرے آدمی کو دیکھے اور اسے قتل کر دے تو کیا آپ اسے قصاص میں قتل کر دیں گے؟

فَتَقْتُلُونَهُ بِهِ سَلْ لِي يَا عَاصِمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَكَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا، فَرَجَعَ عَاصِمٌ
فَأَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ
الْمَسَائِلَ فَقَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللَّهِ لَآتِيَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ وَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى
الْقُرْآنَ خَلْفَ عَاصِمٍ فَقَالَ لَهُ قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ فِيكُمْ
قُرْآنًا فَدَعَا بِهِمَا فَتَقَدَّمَا فَتَلَاعَنَا، ثُمَّ قَالَ
عُوَيْمِرٌ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا
فَفَارَقَهَا وَلَمْ يَأْمُرْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِفِرَاقِهَا، فَجَرَتِ السُّنَّةُ فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوهَا فَإِنْ
جَاءَتْ بِهِ أَحْمَرَ قَصِيرًا مِثْلَ وَحَرَةٍ فَلَا أُرَاهُ
إِلَّا قَدْ كَذَبَ وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَسْحَمَ أَعْيَنَ ذَا
أَلْيَتَيْنِ فَلَا أَحْسِبُ إِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا
فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى الْأَمْرِ الْمَكْرُوهِ.

۲۱۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا
اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي
مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ النَّصْرِيُّ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ
مُطْعِمٍ ذَكَرَ لِي ذِكْرًا مِنْ ذَلِكَ، فَدَخَلْتُ عَلَى
مَالِكٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ انْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى
عُمَرَ أَتَاهُ حَاجِبُهُ يَرْفَا فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عُثْمَانَ
وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ يَسْتَأْذِنُونَ؟ قَالَ
نَعَمْ، فَدَخَلُوا فَسَلَّمُوا وَجَلَسُوا. فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي
عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَأَذِنَ لَهُمَا. قَالَ الْعَبَّاسُ يَا أَمِيرَ
الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ الظَّالِمِ اسْتَبَّا،
فَقَالَ الرَّهْطُ عُثْمَانُ وَأَصْحَابُهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
اقْضِ بَيْنَهُمَا وَأَرِحْ أَحَدَهُمَا مِنَ الْآخَرِ، فَقَالَ
اتَّئِدُوا أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَ

عاصم مجھے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھ کر بتائیے
چنانچہ حضرت عاصم نے پوچھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا
پوچھنا ناپسند فرمایا اور برا منایا۔ حضرت عاصم نے واپس جا کر
انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بات کے پوچھنے
کو ناپسند فرمایا ہے پس حضرت عویمر نے کہا۔ خدا کی قسم میں تو
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ضرور حاضر ہوں گا
پس وہ حاضر ہوا اور اللہ تعالیٰ نے حضرت عاصم کے پیچھے ہی قرآن
نازل فرما دیا تھا۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے متعلق
قرآن نازل فرما دیا ہے۔ چنانچہ آپ نے دونوں کو بلایا جب وہ آ گئے تو
ان سے لعان کرایا۔ پھر حضرت عویمر بولے کہ یا رسول اللہ
اگر میں اسے اپنے پاس رکھوں تو میں نے اس پر جھوٹ باندھا تھا
سو وہ اس سے جدا ہو گئے حالانکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے جدائی کا حکم نہیں فرمایا تھا۔ [illegible] لعان کرنے والوں کے لیے
یہی سنت قرار پائی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خیال
رکھنا کہ اگر عورت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو [illegible]
آ کر کہا کیا آپ حضرت عثمان، حضرت عبد الرحمن، حضرت زبیر اور
حضرت سعد کو اجازت دیتے ہیں؟ فرمایا، ہاں۔ پس وہ اندر آئے
اور سلام کر کے بیٹھ گئے۔ اس نے پھر کہا۔ کیا آپ
حضرت علی اور حضرت عباس کو اجازت دیتے ہیں؟ پس ان
دونوں کو اجازت دے دی گئی۔ حضرت عباس نے کہا کہ اے امیر المومنین
میرے اور ان کے درمیان فیصلہ کر دیجیے [illegible]
[illegible] پس حضرت عثمان کی جماعت اور ان کے ساتھی
[illegible] اے امیر المومنین ان کا فیصلہ کر کے ایک کو دوسرے سے
نجات دلا دیجیے۔ حضرت عمر نے کہا کہ ٹھہرو میں تم کو [illegible]

وَالْأَرْضُ هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ يُرِيْدُ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهُ، قَالَ
الرَّهْطُ قَدْ قَالَ ذٰلِكَ. فَأَقْبَلَ عُمَرُ عَلٰى عَلِيٍّ وَ
عَبَّاسٍ فَقَالَ أَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِكَ، قَالَا نَعَمْ

قَالَ عُمَرُ فَإِنِّيْ مُحَدِّثُكُمْ عَنْ هٰذَا الْأَمْرِ، إِنَّ اللّٰهَ
كَانَ خَصَّ رَسُوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا
الْمَالِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ أَحَدًا غَيْرَهُ، فَإِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ
مَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ الْآيَةَ
فَكَانَتْ هٰذِهِ خَالِصَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَاللّٰهِ مَا احْتَازَهَا دُوْنَكُمْ وَلَا
اسْتَأْثَرَ بِهَا عَلَيْكُمْ وَقَدْ أَعْطَاكُمُوْهَا وَبَثَّهَا فِيْكُمْ
حَتّٰى بَقِيَ مِنْهَا هٰذَا الْمَالُ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلٰى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ مِنْ
هٰذَا الْمَالِ، ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلَ
مَالِ اللّٰهِ فَعَمِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ
حَيَاتَهُ، أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ ذٰلِكَ فَقَالُوْا نَعَمْ
ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ أَنْشُدُكُمَا اللّٰهَ هَلْ
تَعْلَمَانِ ذٰلِكَ، قَالَا نَعَمْ، ثُمَّ تَوَفَّى اللّٰهُ نَبِيَّهُ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ أَنَا وَلِيُّ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَهَا أَبُوْ بَكْرٍ
فَعَمِلَ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمَا حِيْنَئِذٍ، وَأَقْبَلَ عَلٰى عَلِيٍّ
وَعَبَّاسٍ، تَزْعُمَانِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ فِيْهَا كَذَا وَاللّٰهُ
يَعْلَمُ أَنَّهُ فِيْهَا صَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ
ثُمَّ تَوَفَّى اللّٰهُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ أَنَا وَلِيُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِيْ بَكْرٍ فَقَبَضْتُهَا سَنَتَيْنِ
أَعْمَلُ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

پاک ذات جس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں کیا آپ کے علم میں
یہ بات ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہمارا کوئی
وارث نہیں ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔ اس سے رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات مراد لیتے تھے۔ گروہ نے کہا کہ واقعی یہی فرمایا
ہے۔ پھر حضرت عمر نے حضرت علی اور حضرت عباس کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا
میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا آپ جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے۔ دونوں نے کہا ہاں۔ حضرت عمر نے فرمایا
کہ میں آپ لوگوں سے اس معاملہ کی حقیقت بیان کرتا ہوں بیشک اللہ تعالیٰ
نے اس مال میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خصوصیت عطا
فرمائی جو آپ کے سوا کسی دوسرے کو عطا نہیں فرمائی جیسا کہ اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے اور جو غنیمت دلائی اللہ نے اپنے رسول کو ان سے تو تم نے
ان پر نہ گھوڑے دوڑائے تھے اور نہ اونٹ (سورۃ الحشر آیت ۶)
پس یہ مال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حق تھا پھر خدا کی قسم
انہوں نے آپ کے سوا کسی کو نہیں دیا اور نہ آپ پر کسی کو ترجیح دی اور
آپ لوگوں کو عطا فرما کر تقسیم کیا یہاں تک کہ اس میں سے یہ مال
بچ گیا ہے۔ پس یہ مال ہے جس سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
اپنے گھر والوں کا سال بھر کا خرچ لیا کرتے تھے۔ جو باقی رہ جاتا اس کو
اللہ کے مال کی طرح خرچ کرتے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے زندگی بھر یہی عمل رکھا۔ میں آپ کو خدا کی قسم
دے کر پوچھتا ہوں کیا یہ بات آپ کے علم میں ہے؟ سب نے کہا
ہاں۔ پھر حضرت علی اور حضرت عباس سے فرمایا میں آپ دونوں کو
خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا یہ بات آپ کے علم میں ہے؟ دونوں
نے کہا ہاں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وفات
دی تو حضرت ابوبکر نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جانشین
ہوں۔ چنانچہ انہوں نے اس پر قبضہ کیا اور اسی طرح عمل کیا جیسا کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا کرتے تھے پھر حضرت علی
اور حضرت عباس کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اب آپ حضرات کہتے
ہیں کہ ابوبکر ایسے تھے ویسے تھے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ
وہ اس معاملے میں سچے، نیک، راہ یافتہ اور حق کے تابع تھے

وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ ثُمَّ جِئْتُمَانِي فِي ذَلِكَ وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ وَأَمْرُكُمَا جَمِيعٌ جِئْتَنِي تَسْأَلُنِي نَصِيبَكَ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ وَأَتَانِي هَذَا يَسْأَلُنِي نَصِيبَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا فَقُلْتُ إِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا عَلَى أَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللَّهِ وَمِيثَاقَهُ تَعْمَلَانِ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَا عَمِلَ فِيهَا أَبُو بَكْرٍ وَبِمَا عَمِلْتُ فِيهَا مُنْذُ وَلِيتُهَا وَإِلَّا فَلَا تُكَلِّمَانِي فِيهَا فَقُلْتُمَا ادْفَعْهَا إِلَيْنَا بِذَلِكَ فَدَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِذَلِكَ أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْهِمَا بِذَلِكَ، قَالَ الرَّهْطُ نَعَمْ، فَأَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ أَنْشُدُكُمَا بِاللَّهِ هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِذَلِكَ، قَالَا نَعَمْ، قَالَ أَفَتَلْتَمِسَانِ مِنِّي قَضَاءً غَيْرَ ذَلِكَ، فَوَالَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ لَا أَقْضِي فِيهَا قَضَاءً غَيْرَ ذَلِكَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ، فَإِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَادْفَعَاهَا إِلَيَّ فَأَنَا أَكْفِيكُمَاهَا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر کو وفات دی تو میں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر کا جانشین ہوں۔ چنانچہ دو سال تک میں نے اس پر قبضہ رکھا اور اسے اسی طرح خرچ کرتا رہا جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر خرچ کیا کرتے تھے پھر آپ دونوں میرے پاس آئے جبکہ آپ کی بات ایک تھی اور معاملہ مشترک تھا۔ آپ مجھ سے اپنے بھتیجے کا حصہ مانگنے آئے تھے اور یہ اپنی بیوی کا حصہ مانگنے آئے تھے میں نے کہا کہ اگر آپ دونوں چاہتے ہیں تو میں اسے آپ کی تحویل میں دے دیتا ہوں کہ آپ عہد و میثاق کے مطابق خرچ کریں گے اور یہی کہ خرچ کریں گے جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر کیا کرتے تھے اور جس طرح میں نے جب سے میرے تصرف میں آیا ہے۔ پھر حضرت نے کہا کہ میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا میں نے انہیں اسی شرط پر دیا تھا؟ لوگوں نے کہا ہاں۔ پھر حضرت علی اور حضرت عباس کی طرف متوجہ ہو کر کہا میں نے آپ کو اسی شرط پر دیا تھا؟ انہوں نے کہا ہاں۔ فرمایا کیا اب آپ مجھ سے اس کے سوا کوئی اور فیصلہ چاہتے ہیں؟ قسم ہے اس ذات کی جس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں، قیامت تک میں اس کے سوا کوئی فیصلہ نہیں کروں گا۔ اگر تم اس کا انتظام نہ کر سکو تو مجھے واپس کر دو میں تمہاری طرف سے کافی ہوں۔

باب ۱۲۰۲۔ إِثْمِ مَنْ آوَى مُحْدِثًا، رَوَاهُ عَلِيٌّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بدعتی کو پناہ دینا گناہ ہے۔ اس کو حضرت علی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

٢١٦٦ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ أَحَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ قَالَ نَعَمْ مَا بَيْنَ كَذَا إِلَى كَذَا لَا يُقْطَعُ شَجَرُهَا مَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، قَالَ عَاصِمٌ فَأَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ أَوْ آوَى مُحْدِثًا۔

عاصم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا مدینہ منورہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرم قرار دیا تھا؟ فرمایا ہاں فلاں اور فلاں مقامات کے درمیان کی جگہ یہاں کا درخت نہ کاٹا جائے اور جس نے یہاں کوئی بدعت جاری کی تو اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہوگی۔ عاصم کا بیان ہے کہ مجھے موسیٰ بن انس نے بتایا کہ انہوں نے "أَوْ آوَى مُحْدِثًا" بھی کہا تھا۔

بَابُ ۱۲۰۳۔ مَا يُذْكَرُ مِنْ ذَمِّ الرَّأْيِ وَتَكَلُّفِ الْقِيَاسِ، وَلَا تَقْفُ: لَا تَقُلْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ۔

رائے کی مذمت اور قیاس میں تکلف کرنا۔ لا تقف کا مطلب یہ ہے کہ وہ بات نہ کہو جس کا تمہیں علم نہ ہو۔

٢١٦٧ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلِيدٍ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شُرَيْحٍ وَغَيْرُهُ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ حَجَّ عَلَيْنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْزِعُ الْعِلْمَ بَعْدَ أَنْ أَعْطَاكُمُوهُ انْتِزَاعًا، وَلٰكِنْ يَنْتَزِعُهُ مِنْهُمْ مَعَ قَبْضِ الْعُلَمَاءِ بِعِلْمِهِمْ فَيَبْقَى نَاسٌ جُهَّالٌ يُسْتَفْتَوْنَ فَيُفْتُونَ بِرَأْيِهِمْ فَيَضِلُّونَ وَيُضِلُّونَ فَحَدَّثْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو حَجَّ بَعْدُ فَقَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِي انْطَلِقْ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ فَاسْتَثْبِتْ لِي مِنْهُ الَّذِي حَدَّثْتَنِي عَنْهُ فَجِئْتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَحَدَّثَنِي بِهِ كَنَحْوِ مَا حَدَّثَنِي، فَأَتَيْتُ عَائِشَةَ فَأَخْبَرْتُهَا فَعَجِبَتْ فَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَقَدْ حَفِظَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو.

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ہمارے ساتھ حج کیا۔ پس میں نے انہیں فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا اللہ تعالیٰ تمہیں علم عطا فرمانے کے بعد واپس نہیں لے گا، بلکہ علماء کو اٹھا لے گا اور علماء کے علم کے ساتھ اٹھائے گا۔ جب کچھ جاہل لوگ باقی رہ جائیں گے جن سے فتویٰ پوچھا جائے گا تو وہ اپنی رائے سے فتویٰ دیتے رہیں گے پس خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے پھر میں نے یہ حضرت عائشہ صدیقہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیان کی پھر حضرت عبد اللہ بن عمرو نے اس کے بعد حج کیا تو حضرت صدیقہ نے فرمایا کہ اے بھانجے! تم حضرت عبد اللہ کے پاس جاؤ اور میری خاطر اس حدیث کی تصدیق کراؤ جو تم نے مجھ سے بیان کی ہے پس میں گیا اور ان سے پوچھا تو انہوں نے اسی طرح حدیث بیان کی جس طرح مجھ سے بیان کی تھی پھر میں نے حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہو کر انہیں بتایا۔ پس انہوں نے بڑا تعجب فرمایا۔ خدا کی قسم! عبد اللہ بن عمرو نے اسے یاد رکھا ہے۔

٢١٦٨ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْزَةَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا وَائِلٍ هَلْ شَهِدْتَ صِفِّينَ؟ قَالَ نَعَمْ، فَسَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَقُولُ ح وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّهِمُوا رَأْيَكُمْ عَلَى دِينِكُمْ، لَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ وَلَوْ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَرُدَّ أَمْرَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَرَدَدْتُهُ، وَمَا وَضَعْنَا سُيُوفَنَا عَلَى عَوَاتِقِنَا إِلَى أَمْرٍ يُفْظِعُنَا إِلَّا أَسْهَلْنَ بِنَا إِلَى أَمْرٍ نَعْرِفُهُ غَيْرَ هٰذَا الْأَمْرِ. قَالَ وَقَالَ أَبُو وَائِلٍ شَهِدْتُ صِفِّينَ وَبِئْسَتْ صِفُّونَ.

اعمش کا بیان ہے کہ میں نے ابو وائل سے پوچھا کیا آپ جنگ صفین میں شامل تھے انہوں نے جواب دیا: ہاں۔ پس میں نے سہل بن حنیف کو فرماتے ہوئے سنا۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، ابو عوانہ، اعمش، ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ اے لوگو! دین کے مقابلے میں اپنی رائے کو مشکوک جانو اور میں نے یوم ابو جندل کی آمد کے معاملے کو دیکھا تھا۔ اگر میری یہ مجال ہوتی کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کو رد کر سکتا تو اسے ضرور رد کر دیتا اور ہم نے اپنی گردنوں پر تلواریں اس لیے نہیں اٹھائی ہوئی ہیں کہ ہمیں خوف زدہ کریں بلکہ اس لیے کہ جس کام کو ہم جانتے ہیں اس میں سہولت ہم پہنچائیں سوائے اس موجودہ کام کے۔ ابو وائل کا بیان ہے کہ میں جنگ صفین میں شامل ہوا، اور وہ بری جنگ تھی۔

بَابٌ ٢ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْأَلُ مِمَّا لَمْ يُنْزَلْ عَلَيْهِ الْوَحْيُ

امام بخاری کے نزدیک حضور نبی کریم ﷺ اسے قیاس سے کچھ نہیں فرماتے تھے۔ جب تک وحی نازل نہ ہوتی

يَقُوْلُ لَا اَدْرِيْ اَوْ لَمْ يُجِبْ حَتّٰى يُنْزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ، وَلَمْ يَقُلْ بِرَاْيٍ وَّلَا بِقِيَاسٍ لِقَوْلِهِ تَعَالٰى بِمَا اَرٰىكَ اللّٰهُ، وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّوْحِ فَسَكَتَ حَتّٰى نَزَلَتْ ٭

٢١٦٩۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ مَرِضْتُ فَجَآءَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّهُمَا مَاشِيَانِ فَاَتَانِيْ وَقَدْ اُغْمِيَ عَلَيَّ فَتَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ وَضُوْءَهٗ عَلَيَّ فَاَفَقْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ فَقُلْتُ اَيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اَقْضِيْ فِيْ مَالِيْ، كَيْفَ اَصْنَعُ فِيْ مَالِيْ؟ قَالَ فَمَا اَجَابَنِيْ بِشَيْءٍ حَتّٰى نَزَلَتْ اٰيَةُ الْمِيْرَاثِ ٭

بَابٌ (٢١٢) تَعْلِيْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَّتَهٗ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ لَيْسَ بِرَاْيٍ وَّلَا تَمْثِيْلٍ ٭

٢١٧٠۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ ذَكْوَانَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ جَآءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَهَبَ الرِّجَالُ بِحَدِيْثِكَ فَاجْعَلْ لَنَا مِنْ نَّفْسِكَ يَوْمًا نَّاْتِيْكَ فِيْهِ تُعَلِّمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللّٰهُ، فَقَالَ اجْتَمِعْنَ فِيْ يَوْمِ كَذَا وَكَذَا فِيْ مَكَانِ كَذَا وَكَذَا فَاجْتَمَعْنَ فَاَتَاهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُنَّ امْرَاَةٌ تُقَدِّمُ بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ وَّلَدِهَا ثَلَاثَةً اِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِّنَ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنْهُنَّ

میں نہیں جانتا یہاں تک کہ وحی نازل ہو جاتی۔ اور اپنی رائے اور قیاس سے کچھ نہ فرماتے، جیسا کہ ارشاد ربانی ہے کہ جو تمہیں اللہ نے دکھایا۔ ابن مسعود کا قول ہے کہ حضور سے روح کے بارے میں پوچھا گیا تو خاموش ہو گئے یہاں تک کہ وحی نازل ہو گئی۔

ابن المنکدر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں بیمار پڑا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر دونوں حضرات پیدل میری عیادت کے لیے تشریف لائے اور مجھ پر بے ہوشی طاری تھی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو کیا اور وضو کا بچا ہوا پانی میرے اوپر چھڑکا تو مجھے افاقہ ہو گیا۔ پس میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اور کبھی سفیان یوں کہتے کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں اپنے مال کا فیصلہ کس طرح کروں، میں اپنے مال میں کیا عمل کروں۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے کوئی جواب نہیں دیا، یہاں تک کہ میراث کی آیت نازل ہو گئی۔

حضور نے اپنی اُمت کے مردوں اور عورتوں کو اپنی رائے اور تمثیل سے نہیں بلکہ اللہ کے سکھانے کے مطابق تعلیم دی۔

ابو صالح ذکوان نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! مرد تو آپ کی باتیں لے جاتے ہیں، آپ ہمارے لیے بھی اپنی طرف سے کوئی دن مقرر فرما دیں، تاکہ اس میں ہم حاضر ہو کر آپ سے وہ باتیں سیکھیں جو آپ کو اللہ تعالیٰ نے سکھائی ہیں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ تم فلاں دن اور فلاں جگہ پر جمع ہو جایا کرو۔ پس وہ جمع ہوئیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے اور انہیں وہ باتیں سکھائیں جو آپ کو اللہ تعالیٰ نے سکھائی تھیں۔ پھر فرمایا کہ تم میں سے کوئی عورت نہیں جس کی اولاد میں سے تین بچے آگے چلے جائیں (مر جائیں) مگر وہ اس کے لیے جہنم سے آڑ ہو جائیں گے۔ ایک عورت نے کہا: یا رسول اللہ! دو کے بارے میں کیا حکم

يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَشْيَتَيْنِ فَقُلْ، فَأَعَادَ لَهَا مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ: وَأَشْيَتَيْنِ وَأَشْيَتَيْنِ وَثَنْتَيْنِ.

ہے اللہ کا بیان ہے کہ یہ بات آپ نے دوسری مرتبہ بھی کہی۔ تو آپ نے فرمایا۔ اور دو بھی اور دو بھی، اور دو بھی۔

بَابٌ ١٢١٣ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ يُقَاتِلُونَ وَهُمْ أَهْلُ الْعِلْمِ.

حضور نے فرمایا کہ میری اُمّت کا ایک گروہ ہمیشہ غالب رہے گا۔ وہ حق پر لڑتے رہیں گے اور وہ اہلِ علم ہیں۔

٢١٧١۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ حَتّٰى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ.

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ہمیشہ میری اُمّت کا ایک گروہ غالب ہی رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے، اور وہ لوگ غالب ہی ہوں گے۔

ف: یہ مضمون بعض الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ اسی جلد کی حدیث ۲۱۶۲، ۲۳۰۰، اور ۲۳۰۰ میں بھی موجود ہے۔ اس کے اندر قیامت تک اُمّتِ محمدیہ کے ایک گروہ کے غالب رہنے کی بشارت دی ہے۔ معلوم ہونا چاہیے کہ اسلام کی قوتیں تین قسم کی ہیں:۔ (۱) قوتِ روحانیہ، اس کا ظہور اولیاء اللہ کے ذریعے ہوتا ہے۔ ان حضرات کا معاملہ بڑا حیران کن ہوتا ہے جو میزانِ عقل پر تولا نہیں جا سکتا۔ بعض اوقات ان کے معاملات بظاہر عقل ہی کے خلاف ہو کر رہ جاتے ہیں، جیسا کہ قرآنِ مجید میں مذکور حضرت خضر علیہ السلام کے واقعے سے ظاہر ہے جو اس وقت اُمّتِ محمدیہ کے ایک ولی کی حیثیت سے زندہ موجود ہیں اور عام لوگوں کو نظر بھی نہیں آتے۔

(۲) قوتِ علمیہ، اس کا ظہور علمائے دین کے ذریعے ہوتا ہے۔ تمام دینی سرمایہ انہی حضرات کی انتھک اور جیرانی کی محنت کا نتیجہ ہے جس کی مثال دنیا کے کسی مذہب کے اندر موجود نہیں ہے۔ یہ جماعت کا سارا کارنامہ ہے اور صرف علمائے اہلسنت وجماعت کا ہے جن کو آج کل کے بدمذہب مشرک، بدعتی اور بریلوی وغیرہ کے القابات سے یاد کرتے رہتے ہیں۔ باقی فرقوں کے علماء نے حق و باطل کو خلط ملط کرنے کے سوا اور کچھ نہیں کیا۔ ان حضرات کا ایک گروہ ہی ہے کہ ہمیشہ حق و صداقت کا سر چشمہ بنا رہا، حق کو باطل اور باطل کو حق بتانے پر زور لگا کر تخریبِ دین اور افتراق بین المسلمین کا کھیل کھیلتے رہتے ہیں۔ دلائل کے میدان میں بفضلہ تعالیٰ علمائے اہلسنت ہمیشہ جری، مظفر اور فیروز مند رہے۔ خدا پہ غالب رہتے آئے ہیں اور بفضلہ تعالیٰ قیامت تک غالب رہیں گے جیسا کہ اس سلسلے کی ان احادیث میں واضح بشارت موجود ہے۔

(۳) قوتِ دفاعیہ، اس قوت کا ظہور سلاطینِ اسلام کے ذریعے ہوتا ہے۔ یہ حضرات ساز و سامانِ حرب و ضرب سے وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ ۔ کے حکمِ الٰہی کے تحت مسلح ہو کر اسلام و مسلمین کی حفاظت کرتے ہیں۔ تاریخِ اسلام ان حضرات کے کارناموں سے بھری پڑی ہے۔ ان میں سے محمد بن قاسم، طارق بن زیاد، محمود غزنوی اور سلطان صلاح الدین ایوبی کے کارنامے تو ہمارے ملک کے عوام سے پڑھے لکھے تک سبھی کو معلوم ہیں۔ معلوم ہونا چاہیے کہ اسلام و مسلمین کی حفاظت کا فریضہ جن سلاطینِ اسلام اور مجاہدینِ اسلام نے آج تک ادا کیا وہ سب کے سب اہلسنت و جماعت ہی تھے۔ باقی فرقوں میں ملتِ اسلامیہ کا کیا ایک بھی مجاہد پیدا نہیں ہو سکا ہے اور نہ قیامت تک پیدا

ہو سکے گا کیونکہ باقی فرقوں کی فطرت میں اہل اسلام کی عزت کا خاتمہ اور غیر مسلموں سے سازباز کرنا موجود ہے جس کے باعث انہوں نے اپنے آپ کو اسلام کے فیوض و برکات سے محروم کر رکھا ہے۔ خدائے ذوالمنن جملہ مدعیانِ اسلام کو سچے مسلمان بننے اور اسلام و مسلمین کا بہی خواہ بنائے۔ آمین۔

٢١٧٢۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ يَخْطُبُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَيُعْطِي اللّٰهُ وَلَنْ يَزَالَ أَمْرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ مُسْتَقِيمًا حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ أَوْ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ۔

حضرت معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس کے ساتھ اللہ بھلائی چاہتا ہے اُسے دین کی سمجھ بوجھ عطا فرماتا ہے اور بیشک میں بانٹنے والا ہوں اور دیتا اللہ ہے۔ اور اس اُمت کا کام ہمیشہ سیدھا رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے یا یہاں تک کہ اللہ کا حکم آجائے۔

بَابُ ١٢١٤ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى: أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ”اور تمہیں گروہ گروہ کر دے“۔

٢١٧٣۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ لَمَّا نَزَلَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ قَالَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ قَالَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ فَلَمَّا نَزَلَتْ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَيُذِيقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ قَالَ هَاتَانِ أَهْوَنُ أَوْ أَيْسَرُ۔

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی: ”تم فرماؤ کہ وہ اس پر قادر ہے کہ تم پر عذاب بھیجے تمہارے اوپر سے“ (سورۃ الانعام، آیت ٦٥) تو آپ نے کہا: ”میں تیرے وجہ کریم کی پناہ پکڑتا ہوں“۔ ”یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے“ تو آپ نے عرض کی: ”میں تیرے وجہ کریم کی پناہ پکڑتا ہوں“۔ ”یا تمہیں بھڑا دے مختلف گروہ کر کے اور ایک دوسرے کی سختی چکھائے“ تو کہا کہ یہ دونوں باتیں زیادہ آسان ہیں۔

بَابُ ١٢١٥ مَنْ شَبَّهَ أَصْلًا مَعْلُومًا بِأَصْلٍ مُبَيَّنٍ قَدْ بَيَّنَ اللّٰهُ حُكْمَهُمَا لِيُفْهِمَ السَّائِلَ۔

جو اصل معلوم کی اصل واضح سے تشبیہ دے کر اس طرح حکم الٰہی کو بیان کرے کہ سائل سمجھ جائے۔

٢١٧٤۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتٰى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو سلمہ بن عبدالرحمن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میری بیوی نے کالا لڑکا جنا ہے اور میں اس کا باپ ہونے سے انکار کرتا ہوں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ وَإِنِّي أَنْكَرْتُهُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ، قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا أَلْوَانُهَا، قَالَ حُمْرٌ، قَالَ هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ، قَالَ إِنَّ فِيهَا لَوُرْقًا، قَالَ فَأَنَّى تُرَى ذَلِكَ جَاءَهَا، قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عِرْقٌ نَزَعَهَا، قَالَ وَلَعَلَّ هَذَا عِرْقٌ نَزَعَهُ وَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُ فِي الْإِنْتِفَاءِ مِنْهُ.

علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ اُس نے کہا کہ ہاں۔ فرمایا کہ اُن کے رنگ کیا ہیں؟ عرض کی کہ سرخ۔ فرمایا کہ کیا اُن میں کوئی خاکستری بھی ہے؟ کہا کہ اُن میں بعض بھورے بھی ہیں۔ فرمایا کہ تمہارے خیال میں یہ کہاں سے آئے؟ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! یہ رنگ کسی رگ نے نکالا ہوگا۔ فرمایا کہ شاید اسی رگ نے بچے کو نکالا ہو۔ چنانچہ آپ نے اُسے بچے سے انکار کرنے کی اجازت مرحمت نہیں فرمائی۔

٢١٧٥۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ أُمِّي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ فَمَاتَتْ قَبْلَ أَنْ تَحُجَّ أَفَأَحُجُّ عَنْهَا، قَالَ نَعَمْ حُجِّي عَنْهَا أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكِ دَيْنٌ أَكُنْتِ قَاضِيَتَهُ، قَالَتْ نَعَمْ، فَقَالَ اقْضُوا الَّذِي لَهُ فَإِنَّ اللَّهَ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ.

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ میری والدہ نے حج کی منت مانی تھی لیکن حج کرنے سے پہلے اُن کا انتقال ہوگیا تو کیا میں اُن کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں تم اُن کی طرف سے حج کرو۔ بھلا اگر تمہاری ماں پر قرض ہوتا تو کیا تم اُسے ادا کرتیں؟ عرض کی کہ ہاں۔ فرمایا کہ اُن کے اس قرض کو ادا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ زیادہ حق دار ہے کہ اُس سے کیا ہوا وعدہ وفا کیا جائے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي اجْتِهَادِ الْقُضَاةِ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى لِقَوْلِهِ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ وَمَدَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبَ الْحِكْمَةِ حِينَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا لَا يَتَكَلَّفُ مِنْ قِبَلِهِ وَمُشَاوَرَةِ الْخُلَفَاءِ وَسُؤَالِهِمْ أَهْلَ الْعِلْمِ.

قاضیوں کے اجتہاد کرنے کے بارے میں۔

ارشادِ ربانی ہے: اور جو اللہ کے اتارے ہوئے کے مطابق حکم نہ کرے تو وہی لوگ ظالم ہیں (سورۂ المائدہ، آیت ۴۵) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس صاحبِ حکمت کی تعریف کی ہے جو حکمت سے فیصلے کرے اور اس کی تعلیم دے اور اپنی طرف سے کوئی تکلف نہ کرے اور خلفاء کے مشورے اور اُن کا اہلِ علم سے پوچھنا۔

٢١٧٦۔ حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَسُلِّطَ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ وَآخَرُ آتَاهُ اللَّهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حسد نہیں مگر دو پر۔ ایک وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا تو اُسے حق میں خرچ کرنے کی توفیق مرحمت فرمائی۔ دوسرا وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے حکمت عطا فرمائی تو وہ اُس سے فیصلے کرتا اور اُس کی تعلیم دیتا ہے۔

٢١٧٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ سَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ إِمْلَاصِ الْمَرْأَةِ هِيَ الَّتِي يُضْرَبُ بَطْنُهَا فَتُلْقِي جَنِينًا، فَقَالَ أَيُّكُمْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ شَيْئًا؟ فَقُلْتُ أَنَا، فَقَالَ مَا هُوَ؟ قُلْتُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِيهِ غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ، فَقَالَ لَا تَبْرَحْ حَتَّى تَجِيئَنِي بِالْمَخْرَجِ فِيمَا قُلْتَ فَخَرَجْتُ فَوَجَدْتُ مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ فَجِئْتُ بِهِ فَشَهِدَ مَعِي أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِيهِ غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ، تَابَعَهُ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عمر نے املاص یعنی زنانہ کے بارے میں پوچھا جو یہ ہے کہ عورت کے پیٹ پر چوٹ ماری گئی جس سے اس کا بچہ گر گیا ہو تو انہوں نے پوچھا کہ آپ حضرات میں سے ایسا کون ہے جس نے اس کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہو؟ میں نے کہا کہ میں ہوں۔ پوچھا کہ وہ کیا ہے؟ میں نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس میں ایک غلام یا باندی تاوان ہے۔ حضرت عمر نے کہا کہ آپ اس وقت تک یہاں سے نہیں جا سکتے جب تک اپنے کہنے پر گواہ پیش نہ کریں۔ جب میں باہر نکلا تو محمد بن مسلمہ مل گئے، میں انہیں ساتھ لایا۔ انہوں نے میرے ساتھ گواہی دی کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس کا تاوان ایک غلام یا باندی ہے۔ اسی طرح ابن ابی الزناد نے ان کے والد ماجد عروہ بن زبیر نے حضرت مغیرہ بن شعبہ سے روایت کی ہے۔

بَابُ ۱۲: قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ۔

حضور نے فرمایا کہ تم اگلے لوگوں کے طریقوں پر چلنے لگو گے۔

٢١٧٨ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَأْخُذَ أُمَّتِي بِأَخْذِ الْقُرُونِ قَبْلَهَا شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ، فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ كَفَارِسَ وَالرُّومِ؟ فَقَالَ وَمَنِ النَّاسُ إِلَّا أُولَئِكَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک کہ میری امت پہلی امتوں کی باتوں کو اپنا نہ لے، بالشت کے برابر بالشت اور گز کے برابر گز۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! کیا ایران اور روم کی طرح؟ فرمایا کہ لوگوں میں سے یہی تو ہیں۔

٢١٧٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ الصَّنْعَانِيُّ مِنَ الْيَمَنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ شِبْرًا شِبْرًا وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتَّى لَوْ دَخَلُوا جُحْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُمُوهُمْ، قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى؟ قَالَ فَمَنْ۔

عطاء بن یسار نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے سے پہلے لوگوں کی پیروی کرنے لگو گے بالشت کے برابر بالشت اور گز کے برابر گز، یہاں تک کہ اگر وہ گوہ کے سوراخ میں داخل ہوئے تو تم ان کے پیچھے جاؤ گے۔ ہم نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا وہ یہود و نصاریٰ ہیں؟ فرمایا اور کون ہو سکتے ہیں۔

فمن

باب ۱۲۱۸ إثم من دعا إلى ضلالة أو سن سنة سيئة لقول الله تعالى ومن أوزار الذين يضلونهم الآية.

۲۰۸۰ - حدثنا الحميدي حدثنا سفيان حدثنا الأعمش عن عبد الله بن مرة عن مسروق عن عبد الله قال قال النبي صلى الله عليه وسلم ليس من نفس تقتل ظلما إلا كان على ابن آدم الأول كفل منها وربما قال سفيان من دمها لأنه أول من سن القتل أولا

گمراہی کی طرف بلانا یا بُرا طریقہ ایجاد کرنا گناہ ہے اور کچھ بوجھ ان کے جنہیں اپنی جہالت سے گمراہ کرتے ہیں (سورۃ النحل، آیت ۲۵)۔

مسروق سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی جان ایسی نہیں جس کو ناحق قتل کیا جائے مگر اس کے گناہ کا ایک حصہ حضرت آدم کے پہلے قاتل بیٹے پر ہوتا ہے اور کبھی سفیان نے یوں کہا کہ اس کے خون سے کیونکہ سب سے پہلا وہی ہے جس نے قتل کرنے کی رسم ایجاد کی۔

۲۹

الحمد للہ کہ انتیسواں پارہ ختم ہوا

پارہ — ۳۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب ۱۲۱۹ ما ذكر النبي صلى الله عليه وسلم وحض على اتفاق أهل العلم، وما أجمع عليه الحرمان مكة والمدينة، وما كان بهما من مشاهد النبي صلى الله عليه وسلم والمهاجرين والأنصار ومصلى النبي صلى الله عليه وسلم والمنبر والقبر

۲۲۸۱۔ حدثنا إسماعيل حدثني مالك عن محمد بن المنكدر عن جابر بن عبد الله السلمي أن أعرابيا بايع رسول الله صلى الله عليه وسلم على الإسلام فأصاب الأعرابي وعك بالمدينة فجاء الأعرابي إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله أقلني بيعتي فأبى رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم جاءه فقال أقلني بيعتي فأبى ثم جاءه فقال أقلني بيعتي فأبى فخرج الأعرابي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنما المدينة كالكير تنفي خبثها وينصع طيبها۔

۲۲۸۲۔ حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا عبد الواحد حدثنا معمر عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله قال حدثني ابن عباس قال كنت أقرئ عبد الرحمن بن عوف فلما كان آخر حجة حجها عمر فقال عبد الرحمن

جس کا حضور نے ذکر کیا اور اہل علم نے جس پر اتفاق کیا اور علمائے حرمین نے جس پر اجماع کیا ......

یعنی مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے جو مشاہد ہیں مہاجرین و انصار کے متبرک مقامات ہیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کی جگہ اور منبر اور روضۂ اطہر۔

۲۲۸۱۔ حضرت جابر بن عبد اللہ سلمی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی پھر اعرابی کو مدینہ منورہ میں بخار آنے لگا۔ پس وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر گزارش گزار ہوا: یا رسول اللہ، میری بیعت واپس کر دیجیے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار فرمایا۔ وہ دوبارہ آیا اور کہا کہ میری بیعت واپس کر دیجیے تو آپ نے انکار فرمایا۔ پھر تیسری دفعہ آیا اور کہا کہ میری بیعت واپس کر دیجیے مگر آپ نے انکار کر دیا۔ جب اعرابی چلا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک مدینہ بھٹی کی طرح ہے جو اپنی میل کچیل کو دور کر دیتا ہے اور پاکیزگی کو رکھ لیتا ہے۔

۲۲۸۲۔ عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں حضرت عبد الرحمن بن عوف کو قرآن کریم پڑھاتا تھا۔ جب حضرت عمر نے آخری حج کیا تو حضرت عبد الرحمن نے منیٰ میں فرمایا: کاش! آپ امیر المومنین کے پاس ہوتے جبکہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ

بِمِنًى لَوْ شَهِدْتَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَتَاهُ رَجُلٌ قَالَ
إِنَّ فُلَانًا يَقُولُ لَوْ مَاتَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ لَبَايَعْنَا
فُلَانًا فَقَالَ عُمَرُ لَأَقُومَنَّ الْعَشِيَّةَ فَأُحَذِّرُ
هَؤُلَاءِ الرَّهْطَ الَّذِينَ يُرِيدُونَ أَنْ
يَغْصِبُوهُمْ قُلْتُ لَا تَفْعَلْ فَإِنَّ الْمَوْسِمَ
يَجْمَعُ رَعَاعَ النَّاسِ يَغْلِبُونَ عَلَى
مَجْلِسِكَ فَأَخَافُ أَنْ لَا يُنْزِلُوهَا عَلَى وَجْهِهَا
فَيُطِيرُ بِهَا كُلُّ مُطِيرٍ فَأَمْهِلْ حَتَّى تَقْدَمَ
الْمَدِينَةَ دَارَ الْهِجْرَةِ وَدَارَ السُّنَّةِ فَتَخْلُصَ
بِأَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ فَيَحْفَظُوا
مَقَالَتَكَ وَيُنْزِلُوهَا عَلَى وَجْهِهَا فَقَالَ
وَاللَّهِ لَأَقُومَنَّ بِهِ فِي أَوَّلِ مَقَامٍ أَقُومُهُ
بِالْمَدِينَةِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَدِمْنَا
الْمَدِينَةَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ
الْكِتَابَ فَكَانَ فِيمَا أُنْزِلَ آيَةُ الرَّجْمِ۔

فلاں شخص یہ کہتا ہے کہ اگر امیر المومنین کا انتقال ہو جائے تو ہم فلاں آدمی کے ہاتھ پر بیعت کریں گے چنانچہ حضرت عمر نے فرمایا کہ میں آج شام کو تقریر کرنے کھڑا ہوں گا اور ان لوگوں کو ہر جماعت سے ڈراؤں گا جو اُن کا حق غصب کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ ایسا نہ کیجئے کیونکہ حج کا موسم ہے آپ کی مجلس میں زیادہ تر عام لوگ جمع ہوں گے۔ مجھے خدشہ ہے کہ وہ آپ کے ارشادات کو اُن کے صحیح مقام پر نہیں رکھیں گے بلکہ من مانے مفہوم و مطالب کا اظہار آپ سے ہر کوئی اڑاتا پھرے گا۔ لہذا مدینہ منورہ پہنچنے کا انتظار فرمائیے کیونکہ وہ ہجرت اور سنت کا گھر ہے۔ وہاں آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کو اکٹھا کر کے کہیں جو مہاجرین و انصار ہیں۔ وہ آپ کے ارشادات کو یاد رکھیں گے اور ان کا صحیح مفہوم لیں گے۔ انہوں نے فرمایا کہ خدا کی قسم، میں مدینہ منورہ میں سب سے پہلے اسی بات پر تقریر کروں گا۔ چنانچہ فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور ان پر کتاب نازل فرمائی جس میں رجم کی آیت بھی ہے۔

۲۱۸۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ
أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَشَّقَانِ مِنْ
كَتَّانٍ فَتَمَخَّطَ فَقَالَ بَخْ بَخْ أَبُو هُرَيْرَةَ يَتَمَخَّطُ
فِي الْكَتَّانِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنِّي لَأَخِرُّ فِيمَا بَيْنَ
مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى
حُجْرَةِ عَائِشَةَ مَغْشِيًّا عَلَيَّ فَيَجِيءُ الْجَائِي
فَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلَى عُنُقِي وَيُرَى أَنِّي مَجْنُونٌ
وَمَا بِي مِنْ جُنُونٍ مَا بِي إِلَّا الْجُوعُ۔

محمد بن سیرین کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے اور انہوں نے کیسری رنگ میں رنگے ہوئے دو کتان کے کپڑے پہن رکھے تھے۔ پھر انہوں نے ناک صاف کی اور کہا، بھلا ابو ہریرہ کو تو دیکھو جو کتان کے کپڑوں سے ناک صاف کرتا ہے حالانکہ

یہ زمانہ بھی تھا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت عائشہ صدیقہ کے حجرے کے درمیان غش کھا کر گر پڑتا تو گزرنے والے میری گردن پر پاؤں رکھ کر چلتے اور مجھے پاگل سمجھتے حالانکہ میں پاگل نہ تھا بلکہ بھوک سے بے حال ہو جاتا تھا۔

۲۱۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا
سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ قَالَ

عبدالرحمن بن عابس کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کیا آپ عید میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے

سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَشَهِدْتَ الْعِيدَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَلَوْلَا مَنْزِلَتِي مِنْهُ مَا شَهِدْتُهُ مِنَ الصِّغَرِ فَأَتَى الْعَلَمَ الَّذِي عِنْدَ دَارِ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَذَانًا وَلَا إِقَامَةً ثُمَّ أَمَرَ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَ النِّسَاءُ يُشِرْنَ إِلَى آذَانِهِنَّ وَحُلُوقِهِنَّ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَتَاهُنَّ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ساتھ موجود تھے؟ جواب دیا کہ ہاں اور اگر میری رشتہ داری نہ ہوتی تو کم سنی کے باعث میں حاضر نہیں ہو سکتا تھا۔ پھر آپ اس جھنڈے کے پاس تشریف فرما ہوئے جو حضرت کثیر بن صلت کے گھر کے قریب نصب تھا پھر آپ نے نماز پڑھائی اور خطبہ دیا۔ انہوں نے اذان اور اقامت کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ پھر خیرات کرنے کا حکم فرمایا تو عورتوں نے اپنے کانوں اور گلوں کی طرف اپنے ہاتھ بڑھائے۔ چنانچہ آپ نے حضرت بلال کو حکم دیا وہ ان کے پاس گئے اور وصول کر کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے

۲۱۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِي قُبَاءً مَاشِيًا وَرَاكِبًا۔

عبداللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا میں کبھی پیدل اور کبھی سوار ہو کر تشریف لایا کرتے تھے۔

۲۱۸۶۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ادْفِنِّي مَعَ صَوَاحِبِي وَلَا تَدْفِنِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ أُزَكَّى وَعَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ أَرْسَلَ إِلَى عَائِشَةَ ائْذَنِي لِي أَنْ أُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيَّ فَقَالَتْ إِي وَاللّٰهِ وَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَرْسَلَ إِلَيْهَا مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَتْ لَا وَاللّٰهِ لَا أُوثِرُهُمْ بِأَحَدٍ أَبَدًا۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عبداللہ بن زبیر سے فرمایا کہ مجھے میری سوکنوں کے پاس دفن کرنا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گھر میں دفن نہ کرنا کیونکہ میں اپنی تعریف کو ناپسند کرتی ہوں۔ ہشام نے اپنے والد ماجد عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے حضرت عائشہ صدیقہ کو یہ پیغام بھیجا کہ مجھے اجازت دیجئے کہ اپنے دونوں ساتھیوں کے پاس دفن کیا جاؤں۔ انہوں نے کہا، ہاں خدا کی قسم۔ راوی کا بیان ہے کہ صحابہ کرام میں سے جب کوئی آپ کے پاس یہ پیغام بھیجتا تو فرماتیں، خدا کی قسم ایسا نہیں، میں کسی کو ترجیح نہیں دوں گی۔

۲۱۸۷۔ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَيَأْتِي الْعَوَالِيَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ وَزَادَ اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ وَبُعْدُ الْعَوَالِي أَرْبَعَةُ أَمْيَالٍ أَوْ ثَلَاثَةٌ

ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز عصر پڑھ کر عوالی میں تشریف لاتے اور سورج ابھی بلند ہوتا تھا۔ لیث نے یونس سے اتنا زیادہ روایت کیا ہے کہ عوالی چار یا تین میل کے فاصلے پر ہے۔

۲۱۸۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ الْجُعَيْدِ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ كَانَ الصَّاعُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُدًّا وَثُلُثًا بِمُدِّكُمُ الْيَوْمَ وَقَدْ زِيدَ فِيهِ

جعید بن عبد الرحمن نے حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے کا صاع تمہارے ایک مد اور تہائی مد کے برابر تھا اور اب اس میں زیادتی کردی گئی ہے۔

۲۱۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مِكْيَالِهِمْ وَبَارِكْ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ يَعْنِي أَهْلَ الْمَدِينَةِ

اسحاق بن عبد اللہ بن ابو طلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی۔ اے اللہ! ان کے پیمانوں میں برکت دے اور انہیں ان کے صاع اور مد میں برکت عطا فرما یعنی اہل مدینہ منورہ کو۔

۲۱۹۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ وَامْرَأَةٍ زَنَيَا فَأَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا قَرِيبًا مِنْ حَيْثُ تُوضَعُ الْجَنَائِزُ عِنْدَ الْمَسْجِدِ

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ یہودی ایک مرد اور عورت کو لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، جنہوں نے زنا کیا تھا۔ چنانچہ آپ نے حکم فرمایا تو انہیں سنگسار کیا گیا، اس جگہ جہاں مسجد کے قریب جنازے رکھے جاتے ہیں۔

۲۱۹۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهُ أُحُدٌ فَقَالَ هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا تَابَعَهُ سَهْلٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُحُدٍ

عمرو مولیٰ مطلب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوہ احد نظر آیا تو فرمایا کہ یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔ اے اللہ! حضرت ابراہیم نے مکہ کو حرم بنایا اور میں ان دونوں پتھریلے کناروں کی درمیانی جگہ کو حرم بناتا ہوں۔ اسی طرح کوہ احد کے بارے میں حضرت سہل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

۲۱۹۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ أَنَّهُ كَانَ بَيْنَ جِدَارِ الْمَسْجِدِ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ وَبَيْنَ الْمِنْبَرِ مَمَرُّ الشَّاةِ

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ مسجد نبوی کی قبلہ والی دیوار اور منبر کے درمیان اتنا فاصلہ تھا جہاں سے بکری گزر سکے۔

۲۱۹۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ

حفص بن عاصم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے گھر

عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما بين بيتي ومنبري روضة من رياض الجنة ومنبري على حوضي.

اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے اور میرا منبر میرے حوض کوثر پر ہے۔

۲۱۹۴۔ حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا جويرية عن نافع عن عبد الله قال سابق النبي صلى الله عليه وسلم بين الخيل فأرسلت التي ضمرت منها وأمدها من الحفياء إلى ثنية الوداع والتي لم تضمر أمدها ثنية الوداع إلى مسجد بني زريق وأن عبد الله كان فيمن سابق.

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھوڑوں کی دوڑ کروائی۔ جو تیار کردہ گھوڑے تھے ان کی دوڑ حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک کروائی گئی اور جو تیار شدہ نہ تھے انہیں ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک دوڑایا گیا اور حضرت عبداللہ بن عمر بھی مقابلہ کرنے والوں میں شریک تھے۔

۲۱۹۵۔ حدثنا قتيبة عن ليث عن نافع عن ابن عمر ح وحدثني إسحاق أخبرنا عيسى وابن إدريس وابن أبي غنية عن أبي حيان عن الشعبي عن ابن عمر قال سمعت عمر على منبر النبي صلى الله عليه وسلم.

قتیبہ، لیث، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ اسحاق، عیسیٰ اور ابن ادریس، ابن غنیہ، ابو حیان شعبی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ میں نے حضرت عمر کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے سنا۔

۲۱۹۶۔ حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن الزهري أخبرني السائب بن يزيد سمع عثمان بن عفان خطبنا على منبر النبي صلى الله عليه وسلم.

زہری کا بیان ہے کہ مجھے حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے سنا۔

۲۱۹۷۔ حدثنا محمد بن بشار حدثنا عبد الأعلى حدثنا هشام بن حسان أن هشام بن عروة حدثه عن أبيه أن عائشة قالت كان يوضع لي ولرسول الله صلى الله عليه وسلم هذا المركن فنشرع فيه جميعا.

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میرے لئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے یہ لگن رکھا جاتا تھا اور ہم سارے اسی میں سے پانی استعمال کیا کرتے تھے۔

۲۱۹۸۔ حدثنا مسدد حدثنا عباد بن عباد حدثنا عاصم الأحول عن أنس قال حالف النبي صلى الله عليه وسلم بين الأنصار وقريش في داري التي بالمدينة وقنت شهرا يدعو على أحياء من بني سليم.

عاصم احول کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار اور قریش کے درمیان میرے اس گھر میں بھائی چارہ کروایا جو مدینہ منورہ میں ہے اور آپ نے بنی سلیم کے قبائل کے خلاف ایک مہینے تک دعائے قنوت پڑھی۔

۱۲۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقِيَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ لِي انْطَلِقْ إِلَى الْمَنْزِلِ فَأَسْقِيَكَ فِي قَدَحٍ شَرِبَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتُصَلِّي فِي مَسْجِدٍ صَلَّى فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَسَقَانِي سَوِيقًا وَأَطْعَمَنِي تَمْرًا وَصَلَّيْتُ فِي مَسْجِدِهِ.

۱۳۰۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عُمَرَ حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّي وَهُوَ بِالْعَقِيقِ أَنْ صَلِّ فِي هَذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمْرَةٌ وَحَجَّةٌ وَقَالَ هَارُونُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ.

۱۳۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَّتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرْنًا لِأَهْلِ نَجْدٍ وَالْجُحْفَةَ لِأَهْلِ الشَّأْمِ وَذَا الْحُلَيْفَةِ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ قَالَ سَمِعْتُ هَذَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَلَغَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمُ وَذُكِرَ الْعِرَاقُ فَقَالَ لَمْ يَكُنْ عِرَاقٌ يَوْمَئِذٍ.

۱۳۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أُرِيَ وَهُوَ فِي مُعَرَّسِهِ

ابو بردہ کا بیان ہے کہ میں مدینہ منورہ میں حاضر ہوا تو مجھے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے انہوں نے فرمایا کہ میرے ساتھ میرے گھر چلو تاکہ میں تمہیں اس پیالے میں پلاؤں جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیا کرتے تھے اور اس مسجد میں نماز پڑھاؤں جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ہے پس میں ان کے ساتھ چلا گیا انہوں نے مجھے ستو پلائے اور کھجوریں کھلائیں اور میں نے اُن کی مسجد میں نماز پڑھی۔

حضرت ابن عباس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج رات میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور وہ عقیق کے مقام پر تھے۔ کہا کہ اس مبارک وادی میں نماز پڑھئے اور کہیے کہ عمرہ اور حج۔ ہارون بن اسماعیل کا بیان ہے کہ ہم سے علی بن مبارک نے عمرۃ فی حجۃ کے الفاظ روایت کیے ہیں۔

عبداللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرن اہل نجد کے لیے جحفہ اہل شام کے لیے اور ذوالحلیفہ اہل مدینہ کے لیے میقات مقرر فرمایا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی اور مجھ تک یہ بات پہنچی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اہل یمن کے لیے یلملم ہے۔ جب عراق کا ذکر ہوا تو کہا کہ ان دنوں عراق (مسلمانوں کا ملک) نہ تھا۔

سالم بن عبداللہ نے اپنے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ آپ کو خواب دکھایا گیا جبکہ آپ ذوالحلیفہ کے معرس کے آخری حصے میں اترے ہوئے تھے۔ چنانچہ کہا گیا کہ

بِهِ الْمُصِيبَ وَقِيلَ بِهِ تِلْكَ مُنْقَطِعٌ ذَهَبَ ...

بَابُ ۱۲۲ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ

۲۲۰۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فِي الْأَخِيرَةِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ.

بَابُ ۱۲۳ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا وَقَوْلِهِ تَعَالَى وَلَا تُجَادِلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ.

۲۲۰۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَتَّابُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ أَلَا تُصَلُّونَ فَقَالَ عَلِيٌّ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّمَا أَنْفُسُنَا بِيَدِ اللهِ فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثَنَا فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهُ ذَلِكَ وَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيْهِ شَيْئًا ثُمَّ سَمِعَهُ وَهُوَ مُدْبِرٌ يَضْرِبُ فَخِذَهُ وَهُوَ يَقُولُ وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا مَا أَتَاكَ لَيْلًا فَهُوَ طَارِقٌ وَيُقَالُ الطَّارِقُ النَّجْمُ وَالثَّاقِبُ الْمُضِيءُ يُقَالُ أَثْقِبْ ...

آپ مبارک وادی میں ہیں۔

ارشادِ ربانی کہ تمہیں کوئی اختیار نہیں

سالم بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازِ فجر میں رکوع سے سر اٹھا کر کہتے۔ اللهم ربنا ولك الحمد آخری میں پھر کہتے۔ اے اللہ! فلاں فلاں پر لعنت فرما۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ وحی نازل فرمائی: یہ بات تمہارے ہاتھ میں نہیں، یا انہیں توبہ کی توفیق دے یا ان پر عذاب کرے کہ وہ ظالم ہیں۔ (سورۂ آل عمران آیت ۱۲۸)۔

ارشادِ ربانی ہے کہ انسان جھگڑالو ہے۔

اور فرمایا: اور اہل کتاب سے نہ جھگڑو مگر بہتر طریقے سے۔ (سورۂ عنکبوت آیت ۴۶)۔

حسین بن علی کا بیان ہے کہ انہیں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے اور فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے۔ اور ان سے فرمایا کیا تم نماز نہیں پڑھتے۔ پس حضرت علی عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہماری جانیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔ جب چاہتا ہے ہمیں بیدار کر دیتا ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی وقت واپس لوٹے جبکہ میں نے یہ کہا اور انہیں کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر آپ سے سنا جبکہ پیٹھ پھیر کر جا رہے تھے اور اپنی ران پر ہاتھ مار کر فرما رہے تھے: اور آدمی ہر چیز سے بڑھ کر جھگڑالو ہے۔ (سورۂ کہف آیت ۵۴)۔ امام بخاری نے فرمایا جو رات کو تمہارے پاس آئے وہ طارق ہے اور الطارق ستارے کو بھی کہا جاتا ہے۔ الثاقب چمکدار آگ جلانے والے سے کہا جاتا ہے۔ الثقب ...

... لِلْمُرْتَدِّ

٢٢٠٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْطَلِقُوا إِلَى يَهُودَ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى جِئْنَا بَيْتَ الْمِدْرَاسِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُمْ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ يَهُودَ أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا فَقَالُوا قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ أُرِيدُ أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا فَقَالُوا قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ أُرِيدُ ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ فَقَالَ اعْلَمُوا أَنَّمَا الْأَرْضُ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُجْلِيَكُمْ مِنْ هَذِهِ الْأَرْضِ فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَإِلَّا فَاعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ .

بَابُ (١٢٢٢) قَوْلِهِ تَعَالَى وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا وَمَا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلُزُومِ الْجَمَاعَةِ وَهُمْ أَهْلُ الْعِلْمِ

٢٢٠٦ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاءُ بِنُوحٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ لَهُ هَلْ بَلَّغْتَ فَيَقُولُ نَعَمْ يَا رَبِّ فَتُسْأَلُ أُمَّتُهُ هَلْ بَلَّغَكُمْ فَيَقُولُونَ مَا جَاءَنَا مِنْ نَذِيرٍ فَيَقُولُ مَنْ شُهُودُكَ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ فَيُجَاءُ بِكُمْ فَتَشْهَدُونَ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَلِكَ

[illegible] حل .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ یہودیوں کی طرف چلو۔ پس ہم آپ کے ساتھ چل دیئے یہاں تک کہ ہم بیت المدراس جا پہنچے چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر انھیں آواز دی۔ اے یہودیو، اسلام لے آؤ محفوظ ہو جاؤ گے۔ انھوں نے کہا۔ اے ابوالقاسم آپ نے پیغام پہنچا دیا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ میری مراد یہی ہے کہ تم اسلام لے آؤ، محفوظ ہو جاؤ گے۔ انھوں نے کہا۔ اے ابوالقاسم، آپ نے پیغام پہنچا دیا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ان سے تیسری مرتبہ فرمایا کہ میرا مقصد ہے کہ تم بھی جان جاؤ کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے اور میں تمہیں اس زمین سے جلاوطن کرنا چاہتا ہوں۔ پس تم میں سے جس کو اپنے مال کی کوئی قیمت ملتی ہے تو وہ فروخت کرے ورنہ جان رکھو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے تمہیں درمیانی امت بنایا۔

اور نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے جو جماعت کو لازم پکڑنے کا حکم فرمایا اس سے اہلِ علم کی جماعت مراد ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے روز حضرت نوح علیہ السلام کو لایا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کیا تم نے میرا پیغام پہنچا دیا۔ وہ عرض کریں گے کہ ہاں یارب۔ پھر ان کی امت سے پوچھا جائے گا کیا تمہیں پیغام پہنچایا گیا وہ کہیں گے کہ ہمارے پاس تو کوئی ڈرانے والا آیا ہی نہیں۔ حضرت نوح سے کہا جائے گا کہ تمہارے گواہ کون ہیں۔ وہ عرض کریں گے کہ محمد مصطفےٰ اور ان کی امت۔ پھر تمہیں لایا جائے گا اور تم گواہی دو گے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت

جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا قَالَ عَدْلاً لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا" وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَوْنٍ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا

بَابٌ إِذَا اجْتَهَدَ الْعَامِلُ أَوِ الْحَاكِمُ فَأَخْطَأَ خِلاَفَ الرَّسُولِ مِنْ غَيْرِ عِلْمٍ فَحُكْمُهُ مَرْدُودٌ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَمِلَ عَمَلاً لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ.

٢٢٠٧۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَخِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلاَلٍ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ وَأَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَخَا بَنِي عَدِيٍّ الأَنْصَارِيَّ وَاسْتَعْمَلَهُ عَلَى خَيْبَرَ فَقَدِمَ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هَكَذَا قَالَ لاَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَنَشْتَرِي الصَّاعَ بِالصَّاعَيْنِ مِنَ الْجَمْعِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ تَفْعَلُوا وَلَكِنْ مِثْلاً بِمِثْلٍ أَوْ بِيعُوا هَذَا وَاشْتَرُوا بِثَمَنِهِ مِنْ هَذَا وَكَذَلِكَ الْمِيزَانُ.

بَابُ أَجْرِ الْحَاكِمِ إِذَا اجْتَهَدَ فَأَصَابَ أَوْ أَخْطَأَ.

٢٢٠٨۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ سَمِعَ

بیچ کی درمیانی طرح ہم نے سب امتوں میں تمہیں افضل کیا کہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ رسول تم پر نگہبان و گواہ ہوں۔ (سورۃ البقرہ، آیت ۱۴۳)۔ جعفر بن عون، اعمش، ابو صالح حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

عامل یا حاکم کا اجتہاد اگر علم کے بغیر یا خلاف رسول ہو تو مردود ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ایسا کام کیا جس کا ہم نے حکم نہیں دیا تو وہ مردود ہے۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی عدی کے بھائی کو خیبر کا عامل بنا کر بھیجا تو وہ بڑی عمدہ کھجوریں لے کر حاضر بارگاہ ہوئے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ خیبر کی تمام کھجوریں ایسی ہوتی ہیں؟ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم، ایسی نہیں ہوتیں بلکہ ہم دو صاع کھجوروں کے بدلے میں ایک صاع خرید لیتے ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا نہ کیا کرو بلکہ لینا دینا برابر ہو یا انہیں بیچ کر ان کی قیمت سے انہیں خرید لیا کرو اور اسی طرح تولنے والی چیزوں کو۔

حاکم نے اجتہاد کیا ہو صحیح ہو یا غلط، اجر ملے گا۔

ابو قیس مولیٰ عمرو بن العاص کا بیان ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جب حاکم ... دے فیصلہ کرے اور صحیح فیصلہ کر دے تو اس کے لئے دو اجر ہیں اور جب اجتہاد سے فیصلہ کرے اور اس کی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا حکم الحاکم فاجتہد ثم اصاب فلہ اجران واذا حکم فاجتہد ثم اخطا فلہ اجر قال فحدثت بہذا الحدیث ابا بکر بن عمرو بن حزم فقال ہکذا حدثنی ابو سلمۃ بن عبد الرحمن عن ابی ہریرۃ وقال عبد العزیز بن المطلب عن عبد اللہ بن ابی بکر عن ابی سلمۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ

سے غلطی ہو جائے تو اس کے لئے ایک اجر ہے۔ یزید بن عبداللہ نے یہ حدیث ابوبکر بن عمرو بن حزم سے بیان کی تو انہوں نے کہا کہ یہی طرح ہے۔ ہم سے ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے اسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔ عبدالعزیز بن مطلب، عبداللہ بن ابوبکر، حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی کے مانند روایت کی ہے۔

باب (۱۲۲۵) الحجۃ علی من قال ان احکام النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانت ظاہرۃ وما کان یغیب بعضہم من مشاہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وامور الاسلام

اس پر حجت جس نے کہا کہ حضور کے تمام احکام ظاہر تھے اور جو صحابہ دور رہتے وہ حضور کے دیکھنے اور امور اسلام سے پورے باخبر رہتے۔

۲۲۰۹۔ حدثنا مسدد حدثنا یحیی عن ابن جریج حدثنی عطاء عن عبید بن عمیر قال استاذن ابو موسی علی عمر فکانہ وجدہ مشغولا فرجع فقال عمر الم اسمع صوت عبد اللہ بن قیس ائذنوا لہ فدعی لہ فقال ما حملک علی ما صنعت فقال انا کنا نؤمر بہذا قال فاتنی علی ہذا ببینۃ او لافعلن بک فانطلق الی مجلس من الانصار فقالوا لا یشہد الا اصاغرنا فقام ابو سعید الخدری فقال قد کنا نؤمر بہذا فقال عمر خفی علی ہذا من امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم الہانی الصفق بالاسواق

عبید بن عمیر کا بیان ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ حضرت عمر کے پاس گئے اور اجازت طلب کی تو انہیں کسی کام میں مشغول پایا لہٰذا وہ واپس لوٹ گئے چنانچہ حضرت عمر کہنے لگے کیا میں نے عبداللہ بن قیس کی آواز نہیں سنی انہیں اجازت دے دو چنانچہ انہیں بلا لیا گیا۔ پوچھا کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہمیں یہی حکم دیا جاتا ہے۔ کہا کہ اس پر کوئی گواہی پیش کیجئے ورنہ میں آپ کی گرفت کروں گا۔ پس وہ انصار کی مجلس کی طرف چلے گئے وہاں سے کہا کہ ہم سے چھوٹی عمر کا کوئی گواہی دے سکتے ہیں چنانچہ حضرت ابوسعید خدری کھڑے ہو گئے اور کہا کہ ہمیں اسی طرح حکم دیا گیا ہے۔ حضرت عمر نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احکام سے یہ حکم مجھ پر مخفی رہا، مجھے خرید و فروخت نے اس سے بے خبر رکھا۔

۲۲۱۰۔ حدثنا علی حدثنا سفیان حدثنی الزہری انہ سمعہ من الاعرج یقول اخبرنی ابو ہریرۃ قال انکم تزعمون ان ابا ہریرۃ یکثر الحدیث علی رسول اللہ صلی

اعرج کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتاتے ہوئے فرمایا کہ آپ لوگ گمان کرتے ہیں کہ ابوہریرہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کثرت سے بیان کرتے ہیں حالانکہ بارگاہ میں حاضر رہتے ہیں، میں ایک غریب آدمی تھا

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ الْمَوْعِدُ إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مِسْكِينًا أَلْزَمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مِلْءِ بَطْنِي وَكَانَ الْمُهَاجِرُونَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالأَسْوَاقِ وَكَانَتِ الأَنْصَارُ يَشْغَلُهُمُ الْقِيَامُ عَلَى أَمْوَالِهِمْ فَشَهِدْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَقَالَ مَنْ يَبْسُطْ رِدَاءَهُ حَتَّى أَقْضِيَ مَقَالَتِي ثُمَّ يَقْبِضْهُ فَلَنْ يَنْسَى شَيْئًا سَمِعَهُ مِنِّي فَبَسَطْتُ بُرْدَةً كَانَتْ عَلَيَّ فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا نَسِيتُ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْهُ

بَابُ ٢٣ مَنْ رَأَى تَرْكَ النَّكِيرِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجَّةً لاَ مِنْ غَيْرِ الرَّسُولِ

٢٢١١ - حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَحْلِفُ بِاللَّهِ أَنَّ ابْنَ الصَّائِدِ الدَّجَّالُ قُلْتُ تَحْلِفُ بِاللَّهِ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ يَحْلِفُ عَلَى ذَلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ ٢٤ الأَحْكَامِ الَّتِي تُعْرَفُ بِالدَّلاَئِلِ وَكَيْفَ مَعْنَى الدِّلاَلَةِ وَتَفْسِيرُهَا

وَقَدْ أَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَ الْخَيْلِ وَغَيْرِهَا ثُمَّ سُئِلَ عَنِ الْحُمُرِ فَدَلَّهُمْ عَلَى قَوْلِهِ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ لاَ آكُلُهُ وَلاَ أُحَرِّمُهُ وَأُكِلَ عَلَى مَائِدَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الضَّبُّ فَاسْتَدَلَّ

پیٹ بھر روٹی کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ لگا رہتا تھا جبکہ مہاجرین تو بازاروں کی خرید و فروخت میں مشغول ہوتے اور انصار اپنی کھیتی باڑی میں مصروف ہوتے۔ چنانچہ ایک روز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور فرمایا کہ میری گفتگو ختم ہونے تک کون اپنی چادر پھیلائے رکھے گا اور پھر سمیٹ لے تو وہ کوئی چیز بھولے گا نہیں۔ پس میں نے اپنی جو چادر پہنے ہوئے تھا وہ میں نے پھیلا دی۔ پس قسم ہے اُس ذات کی جس نے انہیں حق کے ساتھ مبعوث فرمایا کہ جو میں نے اُن سے سنا اُس میں سے کچھ نہیں بھولا۔

جس کا خیال ہے کہ حضور کا انکار نہ کرنا تو حجت ہے لیکن دوسرے کا حجت نہیں ہے۔

محمد بن منکدر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو اللہ کی قسم کھاتے ہوئے دیکھا کہ ابن صیاد ہی دجال ہے۔ میں نے کہا کہ آپ اللہ کی قسم کھاتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا کہ حضرت عمر اس بات پر نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے سامنے قسم کھا رہے تھے لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس پر انکار نہیں فرمایا۔

وہ احکام جو دلائل سے پہچانے جاتے ہیں نیز دلالت کا معنی اور اس کی تفسیر

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے وغیرہ کے احکام بیان فرمائے اور جب آپ سے گدھے کے بارے میں پوچھا گیا تو آیت فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ (سورۃ الزلزال آیت ۷) سے استدلال فرمایا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گوہ کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ میں اسے کھاتا ہوں اور نہ اسے حرام کر دیتا ہوں۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر گوہ کھائی گئی تو اس سے

ابن عباس بأنه ليس بحرام.

٢٢١٢- حدثنا إسمعيل حدثني مالك عن زيد بن أسلم عن أبي صالح السمان عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الخيل لثلثة لرجل أجر ولرجل ستر وعلى رجل وزر فأما الذي له أجر فرجل ربطها في سبيل الله فأطال في مرج أو روضة فما أصابت في طيلها ذلك من المرج والروضة كان له حسنات ولو أنها قطعت طيلها فاستنت شرفا أو شرفين كانت أرواثها وآثارها حسنات له ولو أنها مرت بنهر فشربت منه ولم يرد أن يسقي به كان ذلك حسنات له وهي لذلك الرجل أجر ورجل ربطها تغنيا وتعففا ولم ينس حق الله في رقابها ولا ظهورها فهي له ستر ورجل ربطها فخرا ورياء فهي على ذلك وزر فسئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الحمر قال ما أنزل الله علي فيها إلا هذه الآية الفاذة الجامعة فمن يعمل مثقال ذرة خيرا يره ومن يعمل مثقال ذرة شرا يره.

٢٢١٣- حدثنا يحيى حدثنا ابن عيينة عن منصور بن صفية عن أمه عن عائشة أن امرأة سألت النبي صلى الله عليه وسلم. حدثنا محمد هو ابن عقبة حدثنا الفضيل بن سليمان النميري البصري حدثنا منصور بن عبد الرحمن ابن شيبة حدثتني أمي عن عائشة أن امرأة سألت النبي صلى الله عليه وسلم عن الحيض كيف تغتسل منه قال تأخذين فرصة ممسكة فتوضئين بها

حضرت ابن عباس سے استدلال کیا کہ وہ حرام نہیں ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گھوڑے تین طرح کے ہیں۔ ایک گھوڑا آدمی کے لئے باعث اجر ہے، دوسرا گھوڑا پردہ پوشی کا ذریعہ ہے اور تیسرا گھوڑا انسان کے اوپر بوجھ ہے۔ پس جو گھوڑا آدمی کے لئے باعث اجر ہے وہ یہ ہے کہ آدمی نے جہاد کے لئے گھوڑا پالا اور اسے چراگاہ یا باغ میں اس کی رسی ڈھیلی چھوڑ دی تو چراگاہ یا باغ میں جہاں تک وہ پہنچے گا اس کے لئے نیکیاں ہوں گی۔ اگر رسی تڑوا کر ایک دو ٹیلے دوڑ لگا گیا تو اس کی لید اور اس کے قدموں کے نشان بھی نیکیاں ہوں گی اور اگر وہ کسی نہر کے پاس سے گزرے اور پانی پی لے، اگرچہ مالک کا ارادہ پانی پلانے کا نہ ہو تب بھی اس کی نیکیاں شمار ہوتی ہیں۔ یہ گھوڑا تو آدمی کے لئے باعث اجر ہے۔ اور جو گھوڑا کسی نے اس لئے پالا کہ لوگوں سے بے نیاز رہے اور سوال سے بچے، پھر اس کی گردن اور پیٹھ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حق کو نہ بھولا تو یہ اس کے لئے پردہ پوشی کا سبب ہے اور جس آدمی نے فخر و غرور ظاہر کرنے اور دکھاوے کے لئے گھوڑا پالا تو یہ اس کے لئے بوجھ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گدھوں کے بارے میں دریافت کیا گیا تو فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں کچھ نازل نہیں فرمایا مگر یہ آیت جو اکیلی اور جامع ہے: تو جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا۔ (کنزالایمان)

(پ ۳۰ ع ۲۲)

یحیی، ابن عیینہ، منصور بن صفیہ، ان کی والدہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔ محمد بن عقبہ، فضیل بن سلیمان نمیری بصری، منصور بن عبد الرحمن بن شیبہ، ان کی والدہ ماجدہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حیض کے بارے میں سوال کیا کہ اس کا غسل کس طرح کرے۔ آپ نے فرمایا کہ مشک لگا ہوا کپڑا لے کر اس سے پاکی حاصل کرو۔ وہ عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! اس کے ساتھ کس طرح پاکی حاصل کروں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

قالت كيف أتوضأ بها يا رسول الله قال النبي صلى الله عليه وسلم توضئي قالت كيف أتوضأ بها يا رسول الله قال النبي صلى الله عليه وسلم توضئين بها قالت عائشة فعرفت الذي يريد رسول الله صلى الله عليه وسلم فجذبتها إلي فعلمتها

۲۲۱۴ - حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا أبو عوانة عن أبي بشر عن سعيد بن جبير عن ابن عباس أن أم حفيد بنت الحارث بن حزن أهدت إلى النبي صلى الله عليه وسلم سمنا وأقطا وأضبا فدعا بهن النبي صلى الله عليه وسلم فأكلن على مائدته فتركهن النبي صلى الله عليه وسلم كالمتقذر له ولو كن حراما ما أكلن على مائدته ولا أمر بأكلهن

۲۲۱۵ - حدثنا أحمد بن صالح حدثنا ابن وهب أخبرني يونس عن ابن شهاب أخبرني عطاء بن أبي رباح عن جابر بن عبد الله قال قال النبي صلى الله عليه وسلم من أكل ثوما أو بصلا فليعتزلنا أو ليعتزل مسجدنا وليقعد في بيته وإنه أتي ببدر قال ابن وهب يعني طبقا فيه خضرات من بقول فوجد لها ريحا فسأل عنها فأخبر بما فيها من البقول فقال قربوها فقربوها إلى بعض أصحابه كان معه فلما رآه كره أكلها قال كل فإني أناجي من لا تناجي وقال ابن عفير عن ابن وهب بقدر فيه خضرات ولم يذكر الليث وأبو صفوان عن يونس قصة القدر فلا أدري هو من

نے فرمایا کہ اس کے ساتھ پاکی حاصل کرو۔ حضرت عائشہ صدیقہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جو مراد تھی وہ میں جان گئی لہٰذا اس عورت کو میں نے اپنی طرف کھینچ لیا، پھر اسے طریقہ سکھا دیا۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت ام حفید بنت حارث بن حزن نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گھی، پنیر اور گوہ کا تحفہ بھیجا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ چیزیں منگوائیں۔ وہ آپ کے دسترخوان پر کھائی گئیں لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں نفرت کی وجہ سے نہیں کھایا اور گوہ حرام ہوتی تو آپ کے دسترخوان پر کھائی نہ جاتی اور نہ آپ ان کے کھانے کا حکم فرماتے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لہسن یا پیاز کھائے وہ ہم سے یا ہماری مسجد سے دور رہے اور اسے چاہئے کہ اپنے گھر میں بیٹھا رہے اور آپ کی خدمت میں ایک برتن لایا گیا۔ ابن وہب کا قول ہے کہ طباق مراد ہے جس میں تازہ سبزیاں تھیں۔ چنانچہ آپ کو اس سے بو آئی تو اس کے متعلق پوچھا۔ جو سبزیاں اس میں تھیں ان کے متعلق آپ کو بتا دیا گیا۔ چنانچہ فرمایا کہ انہیں قریب لے لو پس آپ کے بعض اصحاب نے انہیں لے لیا جو آپ کی خدمت میں حاضر تھے جب آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ وہ اس کے کھانے سے نفرت کر رہے ہیں تو فرمایا کہ کھاؤ کیونکہ جس کے ساتھ میں سرگوشی کرتا ہوں تم نہیں کرتے۔ ابن عفیر نے ابن وہب سے نقل کیا کہ ایک ہانڈی جس میں سبزیاں تھیں۔ لیکن لیث اور ابو صفوان نے یونس سے ہانڈی کے قصے کا ذکر نہیں کیا۔ پس مجھے معلوم نہیں کہ یہ زہری کا قول ہے یا

قول الزهري أو في الحديث.

۲۲۱۶ - حدثني عبيد الله بن سعد بن إبراهيم حدثنا أبي وعمي قالا حدثنا أبي عن أبيه أخبرني محمد بن جبير أن أباه جبير بن مطعم أخبره أن امرأة أتت رسول الله صلى الله عليه وسلم فكلمته في شيء فأمرها بأمر فقالت أرأيت يا رسول الله صلى الله عليه وسلم إن لم أجدك قال إن لم تجديني فأتي أبا بكر زاد الحميدي عن إبراهيم بن سعد كأنها تعني الموت.

حدیث ستن اسی طرح ہے۔

محمد بن جبیر کو ان کے والد محترم حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، پھر وہ کسی معاملے میں آپ سے گفتگو کرنے لگی، جیسا کہ آپ نے اسے ایک کام کے لئے فرمایا۔ وہ عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ بتائیے اگر میں آپ کو نہ پاؤں؟ فرمایا کہ اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابوبکر کے پاس آ جانا۔ حمیدی نے ابراہیم بن سعد کے واسطے سے اتنا زیادہ بیان کیا ہے گویا اس کی مراد وفات سے تھی۔

بسم الله الرحمن الرحيم

باب ۱۳۲۰ قول النبي صلى الله عليه وسلم لا تسألوا أهل الكتاب عن شيء

وقال أبو اليمان أخبرنا شعيب عن الزهري أخبرني حميد بن عبد الرحمن سمع معاوية يحدث رهطا من قريش بالمدينة وذكر كعب الأحبار فقال إن كان من أصدق هؤلاء المحدثين الذين يحدثون عن أهل الكتاب وإن كنا مع ذلك لنبلو عليه الكذب

حضور کا ارشاد کہ اہل کتاب سے کچھ نہ پوچھو

ابوالیمان، شعیب، زہری، حمید بن عبدالرحمٰن، حضرت معاویہ نے قریش کی ایک جماعت سے روایت کی اور حضرت کعب احبار کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اگرچہ یہ جملہ محدثین بہت ہی سچے ہیں جو اہل کتاب سے روایت کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود ہم اُن کی روایتوں میں (تحریف کے باعث) جھوٹ کی عادت پاتے ہیں۔

ف: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر اہم معاملہ پر اپنے یارِ غار سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جملہ صحابہ کرام پر ترجیح دیا کرتے تھے، جن کا صحابہ کرام بھی آئے دن مشاہدہ کرتے تھے۔ وصال سے پہلے مرض کی حالت میں آپ نے حکم دیا تھا کہ ابوبکر لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ اپنی ظاہری حیات میں اپنے سامنے ہی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امام اصحاب بنا دیا تھا۔ آپ کے حکم سے تمام صحابہ کرام اور اہل بیت عظام مصلائے نماز کا امام بنایا گیا تھا۔ دکھایا آپ کو قیامت تک کے تمام احوال و واقعات کف دست کی طرح نظر آتے تھے۔ لہٰذا اسی مبارک نظر سے دیکھ لیا تھا کہ میرے بعد امت سوائے ابوبکر کے کسی کو میرا خلیفہ بلا فصل نہیں بنائیں گے اور خلفائے راشدین میں پہلا نمبر ابوبکر صدیق ہی کا ہوگا ——— چنانچہ آپ سے بات کرنے والی عورت سے یہ فرما دیا کہ اگلی دفعہ اگر مجھے نہ پاؤ تو ابوبکر کی خدمت میں حاضر ہو جانا۔ یہ بھی خلافت ابوبکر کے دلائل میں سے ایک دلیل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۲۱۷ - حدثني محمد بن بشار حدثنا عثمان بن عمر أخبرنا علي بن المبارك عن يحيى

ابوسلمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اہل کتاب توریت کو عبرانی زبان

بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرَءُونَ التَّوْرَاةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ وَيُفَسِّرُونَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَدِّقُوا أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكَذِّبُوهُمْ وَقُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمُ الْآيَةَ

میں پڑھتے اور اس کی تفسیر مسلمانوں سے عربی میں بیان کرتے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل کتاب کی نہ تصدیق کرو اور نہ تکذیب، بلکہ کہہ دیا کرو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس پر جو ہماری طرف نازل ہوا اور جو تمہاری طرف نازل ہوا۔

۲۲۱۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ كَيْفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ وَكِتَابُكُمُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْدَثُ تَقْرَءُونَهُ مَحْضًا لَمْ يُشَبْ وَقَدْ حَدَّثَكُمْ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ بَدَّلُوا كِتَابَ اللَّهِ وَغَيَّرُوهُ وَكَتَبُوا بِأَيْدِيهِمُ الْكِتَابَ وَقَالُوا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا أَلَا يَنْهَاكُمْ مَا جَاءَكُمْ مِنَ الْعِلْمِ عَنْ مَسْأَلَتِهِمْ لَا وَاللَّهِ مَا رَأَيْنَا مِنْهُمْ رَجُلًا يَسْأَلُكُمْ عَنِ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَيْكُمْ

عبید اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا تم اہل کتاب سے کسی چیز کے بارے میں کیسے پوچھتے ہو حالانکہ تمہاری کتاب جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی وہ تازہ ہے جس خالص کو تم پڑھتے ہو اس میں کسی قسم کی ملاوٹ نہیں ہے اور اس نے تمہیں بتا دیا ہے کہ اہل کتاب نے اللہ کی کتاب کو بدل دیا اور اس میں تبدیلی کر دی اور کتاب کو اپنے ہاتھوں بنا کر کہہ دیا کہ یہ اللہ کے پاس سے ہے تاکہ اس کے ذریعے دنیا کی ذلیل پونجی کمائیں۔ بتاؤ کیا جن چیزوں کا علم تمہارے پاس آگیا ان کے بارے میں پوچھنے سے تمہیں منع نہیں فرمایا گیا؟ خدا کی قسم ہم نے تو ان میں سے ایک شخص کو بھی نہیں دیکھا جو تم سے اس چیز کے بارے میں دریافت کرے جو تم پر نازل کی گئی ہے۔

بَابُ ۳۳ كَرَاهِيَةِ الْخِلَافِ

اختلاف میں کراہیت ہے۔

۲۲۱۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سَلَّامِ بْنِ أَبِي مُطِيعٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا عَنْهُ

ابو عمران جونی نے حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن کریم کو اس وقت تک پڑھتے رہو جب تک تمہارا دل اس کے ساتھ جڑا رہے، اور جب تمہارے دل اکتا جائیں تو اسے چھوڑ کر کھڑے ہو جاؤ۔

۲۲۲۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ

ابو عمران جونی نے حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کریم اس وقت تک پڑھتے رہو جب تک تمہارے دل اس کے ساتھ لگے رہیں اور جب تمہارے

عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا عَنْهُ وَقَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هَارُونَ الْأَعْوَرِ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ عَنْ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۲۲۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا حُضِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ هَلُمَّ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ قَالَ عُمَرُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَلَبَهُ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمُ الْقُرْآنُ فَحَسْبُنَا كِتَابُ اللَّهِ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ وَاخْتَصَمُوا فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ قَرِّبُوا يَكْتُبْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ مَا قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغَطَ وَالِاخْتِلَافَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُومُوا عَنِّي قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذَلِكَ الْكِتَابَ مِنِ اخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ

بَابُ ۱۲۳۱ نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّحْرِيمِ إِلَّا مَا تُعْرَفُ إِبَاحَتُهُ وَكَذَلِكَ أَمْرُهُ نَحْوَ قَوْلِهِ حِينَ أَحَلُّوا أَصِيبُوا مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ جَابِرٌ وَلَمْ يَعْزِمْ عَلَيْهِمْ وَلَكِنْ أَحَلَّهُنَّ لَهُمْ وَقَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ نُهِينَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا

۲۲۲۲۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ

دل اچاٹ ہو جائیں تو اسے چھوڑ کر کھڑے ہو جاؤ۔ یزید بن ہارون، ہارون اعور، ابو عمران، حضرت جندب بن عبداللہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے روایت کیا ہے۔

عبید اللہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کا وقت جب قریب آیا اور کاشانۂ اقدس کے اندر بہت سے حضرات موجود تھے جن میں حضرت عمر بن خطاب بھی تھے آپ نے فرمایا کہ مجھے کاغذ لا کر دو تاکہ میں ایسی تحریر لکھ دوں کہ اس کے بعد تم گمراہ نہ ہو سکو حضرت عمر نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر تکلیف کا غلبہ ہے اور تمہارے پاس قرآن مجید موجود ہے پس ہمیں اللہ کی کتاب کافی ہے گھر والوں نے اختلاف کیا اور جھگڑنے لگے بعض کہتے تھے کہ سامان لے آؤ تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں ایسی تحریر لکھ دیں کہ بعد میں گمراہ نہ ہو سکو اور بعض وہی کہتے تھے جو حضرت عمر نے کہا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس زیادہ شور و غل اور اختلاف ہوا تو آپ نے فرمایا کہ میرے پاس سے چلے جاؤ۔ حضرت عبید اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس کہا کرتے کہ بڑی بھاری مصیبت پیش آئی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اس تحریر کے درمیان حائل ہوئی جو آپ ان کے لئے لکھنا چاہتے یعنی لوگوں کا اختلاف اور شور و غل کرنا۔

حضور کا منع کرنا تحریم کے باعث ہے ماسوائے اس کے جس کا مباح ہونا بتا دیا گیا ہو اسی طرح آپ کے اوامر کا حکم ہے۔

اسی طرح جب لوگوں نے احرام کھول دیا تو آپ نے فرمایا کہ عورتوں کے پاس جاؤ۔ حضرت جابر نے فرمایا: یہ ان پر فرض نہ تھا بلکہ ان کے لئے حلال تھا۔ ام عطیہ نے کہا کہ ہمیں جنازے کے پیچھے جانے سے منع فرمایا ہے لیکن یہ ہم پر حرام نہیں ہے۔

عطا کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی

جُرَيْجٍ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ فِي أُنَاسٍ مَعَهُ قَالَ أَهْلَلْنَا أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجِّ خَالِصًا لَيْسَ مَعَهُ عُمْرَةٌ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُبْحَ رَابِعَةٍ مَضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَحِلَّ وَقَالَ أَحِلُّوا وَأَصِيبُوا مِنَ النِّسَاءِ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ وَلَمْ يَعْزِمْ عَلَيْهِمْ وَلَكِنْ أَحَلَّهُنَّ لَهُمْ فَبَلَغَهُ أَنَّا نَقُولُ لَمَّا لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَّا خَمْسٌ أَمَرَنَا أَنْ نَحِلَّ إِلَى نِسَائِنَا فَنَأْتِي عَرَفَةَ تَقْطُرُ مَذَاكِيرُنَا الْمَذْيَ قَالَ وَيَقُولُ جَابِرٌ بِيَدِهِ هَكَذَا وَحَرَّكَهَا فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّي أَتْقَاكُمْ لِلَّهِ وَأَصْدَقُكُمْ وَأَبَرُّكُمْ وَلَوْلَا هَدْيِي لَحَلَلْتُ كَمَا تَحِلُّونَ فَحِلُّوا فَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ فَحَلَلْنَا وَسَمِعْنَا وَأَطَعْنَا.

نے مجھ سے اُن حضرات کی موجودگی میں بتایا جو اُن کے ساتھ تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے صرف حج کا احرام باندھا اور اس کے ساتھ عمرے کی نیت نہیں کی۔ عطاء نے کہا جابر نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چار ذی الحجہ کی صبح کو داخل ہوئے۔ جب ہم آئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم احرام کھول دیں اور فرمایا کہ احرام کھول دو اور عورتوں سے صحبت کرو۔ عطاء کا بیان ہے کہ حضرت جابر نے فرمایا یہ آپ نے ہم پر فرض نہیں کیا بلکہ ان کے لیے حلال فرمایا گیا تھا۔ جب آپ تک یہ بات پہنچی کہ ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ ہمارے اور عرفہ کے درمیان صرف پانچ دن رہ گئے ہیں اور ہمیں عورتوں سے صحبت کرنے کا حکم فرمایا گیا ہے تو عرفہ کو ہم اس حالت میں حاضر ہوں گے کہ ہماری شرمگاہوں سے منی ٹپک رہی ہوگی۔ عطاء کا بیان ہے کہ حضرت جابر نے اپنے ہاتھ کو ہلا کر بتایا کہ یوں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا تم جانتے ہو کہ میں تمہاری نسبت اللہ سے زیادہ ڈرنے والا، تم سے زیادہ سچا اور تم سے زیادہ نیک ہوں اور اگر میں قربانی کا جانور ساتھ نہ لاتا تو میں بھی اسی طرح احرام کھول دیتا جیسے تم نے کھولے۔ لہٰذا تم احرام کھول دو اور اگر مجھے اپنے معاملے کا پہلے سے علم ہوتا جو بعد میں ہوا تو قربانی ساتھ نہ لاتا۔ پس ہم نے احرام کھول دیا اور آپ کا ارشاد سنا اور اطاعت کی۔

۲۲۲۳ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ الْمُزَنِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوا قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً.

ہم سے ابو معمر نے ... حضرت عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز مغرب سے پہلے دو رکعت پڑھو۔ تیسری دفعہ آپ نے فرمایا کہ جو پڑھنا چاہے کیونکہ آپ نے یہ ناپسند فرمایا کہ لوگ اسے سنت قرار دے لیں۔

بَابُ ۱۲۳۳ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَأَمْرُهُمْ شُورَى بَيْنَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ وَأَنَّ الْمُشَاوَرَةَ قَبْلَ الْعَزْمِ وَالتَّبَيُّنِ لِقَوْلِهِ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ فَإِذَا عَزَمَ

مشورے کا حکم۔

ارشاد باری ہے: "اور ان کا کام ان کے آپس کے مشورے سے ہے۔" (سورۂ الشوریٰ آیت ۳۸) اور فرمایا: "اور کاموں میں ان سے مشورہ کرو" (سورۂ آل عمران آیت ۱۵۹) اور مشورہ پکا ارادہ کرنے اور ظاہر ہونے سے

الرسول صلى الله عليه وسلم لم يكن
لبشر التقدم على الله ورسوله وشاور
النبي صلى الله عليه وسلم أصحابه يوم
أحد في المقام والخروج فرأوا له الخروج
فلما لبس لأمته وعزم قالوا أقم فلم
يمل إليهم بعد العزم وقال لا ينبغي لنبي
يلبس لأمته فيضعها حتى يحكم الله و
شاور عليا وأسامة فيما رمى أهل الإفك
عائشة فسمع منهما حتى نزل القرآن
فجلد الرامين ولم يلتفت إلى تنازعهم
ولكن حكم بما أمره الله وكانت الأئمة
بعد النبي صلى الله عليه وسلم
يستشيرون الأمناء من أهل العلم
في الأمور المباحة ليأخذوا بأسهلها
فإذا وضح الكتاب أو السنة لم يتعدوه
إلى غيره اقتداء بالنبي صلى الله عليه
وسلم ورأى أبو بكر قتال من منع الزكاة
فقال عمر كيف تقاتل وقد قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم أمرت أن
أقاتل الناس حتى يقولوا لا إله إلا الله
فإذا قالوا لا إله إلا الله عصموا مني
دماءهم وأموالهم إلا بحقها فقال أبو بكر
والله لأقاتلن من فرق بين ما جمع
رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم تابعه
بعد عمر فلم يلتفت أبو بكر إلى مشورة
إذ كان عنده حكم رسول الله صلى الله
عليه وسلم في الذين فرقوا بين الصلاة و
الزكاة وأرادوا تبديل الدين وأحكامه
قال النبي صلى الله عليه وسلم من بدل

کے پیچھے ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "جب تم پکا ارادہ کر لو تو اللہ
پر بھروسہ کرو" اور جب غور کر لیں آپ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے آگے بڑھنے کا کسی بشر کو اللہ اور رسول کے مقابلہ میں حق
نہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ سے احد کے
دن مشورہ کیا کہ شہر میں رہ کر مقابلہ کیا جائے یا باہر نکل کر۔
تو لوگوں نے باہر نکلنے کی رائے دی۔ جب آپ ہتھیار بند
ہو کر نکلنے کا ارادہ فرمایا تو لوگوں نے شہر ہی میں رہنے کی
لیکن آپ نے عزم کر لینے کے بعد ان کی طرف توجہ نہ دی اور فرمایا کہ کسی
نبی کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ ہتھیار پہننے کے بعد انہیں کھول کر
رکھ دے جب تک کہ اللہ حکم نہ فرما دے اور آپ نے حضرت علی اور حضرت
اسامہ سے مشورہ کیا جو تہمت لگانے والوں نے حضرت عائشہ پر
تہمت لگائی تھی اس بارے میں ان کی باتیں سنیں یہاں تک کہ قرآن کریم نازل ہوا اور
تہمت لگانے والوں کو کوڑے مارے گئے اور ان کے اختلاف کی جانب
توجہ نہیں کی بلکہ وہی حکم فرمایا جو اللہ نے حکم دیا تھا اور نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آئمہ امانت دار اہل علم سے مباح
امور میں مشورہ کیا کرتے تھے تاکہ آسان صورت کو حاصل کر سکیں اور جب
کتاب و سنت کا حکم صاف ہوتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء
میں دوسرے کی طرف توجہ نہیں کرتے تھے اور حضرت ابوبکر نے زکوٰۃ دینے سے
انکار کرنے والوں کے ساتھ جنگ کرنے کا ارادہ کیا تو حضرت عمر نے
کہا آپ کس طرح ان سے قتال کریں گے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے لڑتا رہوں یہاں تک کہ وہ کہیں
لا الٰہ الا اللہ، جب انہوں نے لا الٰہ الا اللہ کہہ دیا تو
مجھ سے اپنی جانوں اور مالوں کو بچا لیا مگر حق کے ساتھ۔ چنانچہ حضرت ابوبکر
نے کہا اللہ کی قسم! میں ان سے ضرور جنگ کروں گا جو ان چیزوں میں تفریق کریں
گے جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع فرمایا ہے۔ پھر حضرت عمر بھی ان
کے ساتھ متفق ہو گئے۔ پس اس کے بعد حضرت ابوبکر نے کسی مشورے کی طرف توجہ نہیں
دی کیونکہ ان کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ان لوگوں کے بارے
میں حکم موجود تھا جنہوں نے نماز اور زکوٰۃ میں فرق کیا اور دین اور اس کے
احکام کو بدلنا چاہا اور دیکھیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ. وَكَانَ الْقُرَّاءُ أَصْحَابَ مَشُورَةِ عُمَرَ كُهُولًا كَانُوا أَوْ شُبَّانًا وَكَانَ وَقَّافًا عِنْدَ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۲۲۲۴۔ حَدَّثَنَا الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ وَابْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ قَالَتْ وَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِينَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ يَسْأَلُهُمَا وَهُوَ يَسْتَشِيرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ فَأَمَّا أُسَامَةُ فَأَشَارَ بِالَّذِي يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ أَهْلِهِ وَأَمَّا عَلِيٌّ فَقَالَ لَمْ يُضَيِّقِ اللَّهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيرٌ وَسَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ فَقَالَ هَلْ رَأَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يَرِيبُكِ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ أَمْرًا أَكْثَرَ مِنْ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنْ عَجِينِ أَهْلِهَا فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ فَقَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ يَعْذِرُنِي مِنْ رَجُلٍ بَلَغَنِي أَذَاهُ فِي أَهْلِي وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا فَذَكَرَ بَرَاءَةَ عَائِشَةَ وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ.

۲۲۲۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَكَرِيَّاءَ الْغَسَّانِيُّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ مَا تُشِيرُونَ عَلَيَّ فِي قَوْمٍ يَسُبُّونَ أَهْلِي مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِمْ مِنْ سُوءٍ قَطُّ وَعَنْ عُرْوَةَ قَالَ لَمَّا أُخْبِرَتْ عَائِشَةُ بِالْأَمْرِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَنْطَلِقَ إِلَى أَهْلِي فَأَذِنَ لَهَا وَأَرْسَلَ مَعَهَا الْغُلَامَ وَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ سُبْحَانَكَ مَا يَكُونُ لَنَا

اور جو اپنے دین کو بدلے اسے قتل کردو۔" اور قاری حضرت عمر کے مشیر تھے خواہ وہ بوڑھے تھے یا جوان، اور وہ اللہ کی کتاب کے پاس بہت زیادہ رک جانے والے تھے۔

عروہ وغیرہ کا بیان ہے کہ جب بہتان لگانے والوں نے اُن پر بہتان لگایا تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابو طالب اور حضرت اسامہ بن زید کو بلایا جبکہ وحی کے آنے میں دیر ہوگئی چنانچہ آپ ان دونوں سے اپنی بیوی کو جدا کرنے کے بارے میں پوچھتے اور ان سے مشورہ کرتے تھے۔ پس حضرت اسامہ نے ایسا مشورہ دیا کہ وہ آپ کی بیوی کی پاکدامنی جانتے تھے اور حضرت علی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر اس بارے میں تنگی نہیں کی اور ان کے سوا بھی عورتیں بہت ہیں اور لونڈی سے پوچھ لیجئے وہ آپ سے سچی بات بتا دے گی۔ پس آپ نے پوچھا کہ کیا تم نے کوئی مشکوک بات دیکھی ہے؟ وہ عرض گزار ہوئی میں نے کوئی بات نہیں دیکھی سوائے یہ کہ وہ کم عمر لڑکی ہیں اور بسا اوقات گھر کا آٹا گوندھ کر سو جاتی ہیں چنانچہ بکری آکر اسے کھا جاتی ہے۔ پس آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا: اے مسلمانو! کون ہے جو میری طرف سے اسے جواب دے جس نے میری بیوی کے بارے میں مجھے اذیت پہنچائی ہے۔ خدا کی قسم میں اپنی بیوی میں بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں دیکھتا۔ پھر آپ نے حضرت عائشہ کی برأت کا ذکر فرمایا۔ ابو اسامہ نے بھی ہشام سے ایسا ہی نقل کیا ہے۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیا۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا کہ تم مجھے ان لوگوں کے بارے میں کیا مشورہ دیتے ہو جو میری بیوی کو بدنام کرتے ہیں حالانکہ میں اُن کے اندر کوئی برائی نہیں دیکھتا۔ عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ جب حضرت عائشہ کو اس بات کا علم ہوا تو وہ بارگاہِ رسالت میں عرض گزار ہوئیں یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے اجازت دیتے ہیں کہ اپنے گھر والوں کے پاس چلی جاؤں؟ آپ نے اجازت مرحمت فرمائی اور ساتھ ایک غلام کو بھیجا اور انصار میں سے ایک شخص نے کہا کہ اے اللہ! تو پاک ہے، ہمیں یہ زیب نہیں دیتا کہ ہم اس

أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهَذَا سُبْحَانَكَ هَذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ

بارے میں زبان کھولیں، یہ تو بہت بڑا بہتان ہے۔

كِتَابُ التَّوْحِيدِ وَالرَّدِّ عَلَى الْجَهْمِيَّةِ وَغَيْرِهِمْ

توحید کا بیان اور جہمیہ وغیرہ کا رد۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

بَابُ ١٣٣ مَا جَاءَ فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّتَهُ إِلَى تَوْحِيدِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا امت کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی توحید کی دعوت دینا۔

۲۲۳۶ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ لَمَّا بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَاذًا نَحْوَ أَهْلِ الْيَمَنِ قَالَ لَهُ إِنَّكَ تَقْدَمُ عَلَى قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَلْيَكُنْ أَوَّلَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَى أَنْ يُوَحِّدُوا اللهَ تَعَالَى فَإِذَا عَرَفُوا ذَلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ فَإِذَا صَلَّوْا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكَاةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ غَنِيِّهِمْ فَتُرَدُّ عَلَى فَقِيرِهِمْ فَإِذَا أَقَرُّوا بِذَلِكَ فَخُذْ مِنْهُمْ وَتَوَقَّ كَرَائِمَ أَمْوَالِ النَّاسِ

ابو عاصم، زکریا بن اسحاق، یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی، ابو معبد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل کو یمن کی طرف روانہ فرمایا۔ عبداللہ بن ابی الاسود، فضل بن العلاء، اسمعیل بن امیہ، یحییٰ بن عبداللہ محمد بن صیفی نے ابو معبد مولیٰ ابن عباس سے سنا اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل کو یمن کی طرف روانہ فرمایا تو فرمایا کہ تم ایسی قوم کی طرف جا رہے ہو جو اہل کتاب ہیں پس تم نے انہیں سب سے پہلے اس بات کی طرف بلانا ہے کہ وہ اللہ کو ایک مانیں۔ جب وہ اس بات کو جان لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن اور رات میں پانچ وقت کی نماز فرض کی ہے۔ جب وہ نماز پڑھ لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مالوں میں ان پر زکوٰۃ فرض فرمائی ہے جو ان کے امیروں سے لے کر ان کے غریبوں کو دی جائے۔ جب وہ اس کا اقرار کر لیں تو ان سے زکوٰۃ لے لینا اور لوگوں کا عمدہ مال بچانے سے پرہیز کرنا۔

۲۲۳۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ وَالْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ سَمِعَا الْأَسْوَدَ بْنَ هِلَالٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ أَتَدْرِي مَا حَقُّ اللهِ عَلَى الْعِبَادِ قَالَ اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ

اسود بن ہلال نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے معاذ کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر کیا حق ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔ کیا تم جانتے ہو کہ ان کا اس پر کیا حق ہے؟

شِئْتَ أَتَدْرِي مَا حَقُّهُمْ عَلَيْهِ قَالَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ

۲۲۳۸ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ يُرَدِّدُهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ وَكَأَنَّ الرَّجُلَ يَتَقَالُّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ زَادَ إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي أَخِي قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۲۳۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ أَنَّ أَبَا الرِّجَالِ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّهِ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَكَانَتْ فِي حَجْرِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلَى سَرِيَّةٍ وَكَانَ يَقْرَأُ لِأَصْحَابِهِ فِي صَلَاتِهِمْ فَيَخْتِمُ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرُوا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَلُوهُ لِأَيِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فَسَأَلُوهُ فَقَالَ لِأَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَقْرَأَ بِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبِرُوهُ أَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّهُ

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ أَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ أَيًّا مَا تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى

عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ انھیں عذاب نہ دے۔

ابو مسلمہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی کو کسی نے بار بار سورۂ اخلاص پڑھتے ہوئے سنا جب صبح ہوئی تو وہ شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا اور آپ سے اس بات کا ذکر کیا اور اس آدمی کے خیال میں بہت تھوڑی قرأت تھی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے بیشک یہ (سورت) تہائی قرآن کے برابر ہے۔ اسمٰعیل بن جعفر، مالک، عبدالرحمٰن، ان کے والد، حضرت ابو سعید خدری کا بیان ہے کہ مجھے میرے بھائی حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا اور انہی کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

محمد بن عبدالرحمٰن نے اپنی والدہ، حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت کی کہ وہ حضرت عائشہ صدیقہ زوجۂ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں تھیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو کسی دستے کا امیر بنا کر بھیجا۔ وہ جب وہ اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے تو سورۂ اخلاص پر ختم کرتے۔ جب وہ واپس ہوئے تو لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا۔ اس سے پوچھو کہ وہ ایسا کیوں کرتے تھے؟ پس انھوں نے پوچھا تو اس نے کہا کہ اس میں رحمٰن کی صفت ہے۔ اس لئے میں اس کو پڑھنا پسند کرتا ہوں۔ چنانچہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے بتادو کہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے۔

اسے اللہ کہو یا رحمٰن۔

تم فرماؤ اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر، جو کہہ کر پکارو سب اسی کے اچھے نام ہیں (سورۂ بنی اسرائیل، آیت ۱۱۰)۔

۲۲۳۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ وَأَبِي ظَبْيَانَ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يَرْحَمُ اللَّهُ مَنْ لاَ يَرْحَمُ النَّاسَ.

ابو ظبیان نے جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم نہیں فرماتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔

۲۲۳۱ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ الأَحْوَلِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَسُولُ إِحْدَى بَنَاتِهِ يَدْعُوهُ إِلَى ابْنِهَا فِي الْمَوْتِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ فَأَخْبِرْهَا أَنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطَى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى فَمُرْهَا فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَأَعَادَتِ الرَّسُولَ أَنَّهَا أَقْسَمَتْ لَتَأْتِيَنَّهَا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ مَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فَدُفِعَ الصَّبِيُّ إِلَيْهِ وَنَفْسُهُ تَقَعْقَعُ كَأَنَّهَا فِي شَنٍّ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هَذَا قَالَ هَذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ.

ابو عثمان نہدی کا بیان ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے کہ آپ کی ایک صاحبزادی کا قاصد بلانے کو حاضر ہوا، جنہوں نے کہلا بھیجا تھا کہ ان کا صاحبزادہ قریب مرگ تھا چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ واپس جاؤ اور انہیں بتاؤ کہ جو اس نے لیا اور جو دیا سب اللہ تعالیٰ کا ہے۔ اور ہر چیز کی اس کے پاس مدت مقرر ہے پس ان سے کہو کہ صبر کریں اور ثواب کی امید رکھیں۔ انہوں نے دوبارہ آدمی بھیجا کہ قسم دی ہے کہ آپ ضرور تشریف لائیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ حضرت سعد بن عبادہ اور حضرت معاذ بن جبل بھی چل پڑے پس بچہ آپ کی گود میں دے دیا گیا اور پرانی مشک کی طرح بچے کا سانس اکھڑ رہا تھا تو آپ کی چشمانِ مبارک آنسوؤں سے بھر گئیں۔ حضرت سعد عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ کیا ہے؟ فرمایا کہ یہ رحمت ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے دلوں میں ڈالتا ہے اور بیشک اللہ تعالیٰ بھی اپنے رحم دل بندوں پر رحم فرماتا ہے۔

بَابُ ۱۲۳۴ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ

روزی دینے والا اور بہت بڑی قوت والا اللہ تعالیٰ ہے۔

۲۲۳۲ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحَدٌ أَصْبَرُ عَلَى أَذًى سَمِعَهُ مِنَ اللَّهِ يَدَّعُونَ لَهُ الْوَلَدَ ثُمَّ يُعَافِيهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ.

ابو عبدالرحمٰن سلمی نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی ایسا نہیں جو اذیت ناک بات سن کر اللہ سے زیادہ صبر کرے۔ لوگ اس پر بیٹے کا الزام لگاتے ہیں اس کے باوجود وہ انہیں عافیت اور روزی دیتا رہتا ہے۔

بَابُ ۱۲۳۵ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى عَالِمُ الْغَيْبِ

اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے۔

فَلَا يُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا وَإِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ
عِلْمُ السَّاعَةِ وَأَنْزَلَهُ بِعِلْمِهِ وَمَا تَحْمِلُ
مِنْ أُنْثَى وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ إِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ
السَّاعَةِ قَالَ يَحْيَى الظَّاهِرُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
عِلْمًا وَالْبَاطِنُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا

غیب کا جاننے والا ہے پس اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا (سورۂ جن آیت ۲۶)
فرمایا بے شک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم (سورۂ لقمان آیت ۳۴)
اور اس کو اپنے علم کے مطابق اتارا (سورۂ النساء آیت ۱۶۶) اور فرمایا
اور کسی مادہ کو حمل نہیں رہتا اور نہ وہ جنتی ہے مگر اس کے علم سے (سورۂ فاطر آیت ۱۱)
اور فرمایا قیامت کے علم کا اسی کی طرف حوالہ ہے (سورۂ حم سجدہ آیت ۴۷) یحییٰ کا قول

۲۲۳۳ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا
سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَفَاتِيحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللَّهُ
لَا يَعْلَمُ مَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ إِلَّا اللَّهُ وَلَا يَعْلَمُ مَا
فِي غَدٍ إِلَّا اللَّهُ وَلَا يَعْلَمُ مَتَى يَأْتِي الْمَطَرُ أَحَدٌ
إِلَّا اللَّهُ وَلَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِلَّا
اللَّهُ وَلَا يَعْلَمُ مَتَى تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا اللَّهُ

خالد بن مخلد، سلیمان بن بلال، عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے
روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غیب کی کنجیاں
پانچ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔
اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ رحم میں کیا ہے اور اللہ
کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا ہوگا اور اللہ کے سوا
کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب ہوگی اور اللہ کے سوا
کوئی نہیں جانتا کہ کس شخص کی زمین پر اس کی موت ہے اور اللہ کے
سوا کوئی نہیں جانتا کہ قیامت کب آئے گی۔

۲۲۳۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ كَذَبَ وَهُوَ
يَقُولُ لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ
يَعْلَمُ الْغَيْبَ فَقَدْ كَذَبَ وَهُوَ يَقُولُ لَا يَعْلَمُ
الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ.

محمد بن یوسف، سفیان، اسماعیل، شعبی، مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
عنہا نے فرمایا۔ جو یہ کہے کہ محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے اپنے رب کو دیکھا تو اس نے جھوٹ کہا، حالانکہ
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آنکھیں اس کو دیکھ نہیں سکتیں
اور جو تم سے یہ کہے کہ وہ غیب جانتے ہیں تو اس
نے جھوٹ کہا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ کے
سوا کوئی غیب نہیں جانتا۔

ف: اس حدیث کے اندر دو باتوں کا ذکر ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے اجتہاد سے کچھ آیات قرآنی پیش کر کے استدلال کیا ہے۔ معلوم ہونا چاہیے کہ اس سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی نقل نہیں فرمایا بلکہ جو کچھ کہا وہ اپنے طور سے فرمایا ہے جس کی وجہ سے یہ مسئلے مختلف فیہ ہیں۔

پہلا مسئلہ حدیث بخاری شریف کا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب معراج اللہ جل مجدہ کا دیدار کیا تھا یا نہیں؟ یہ مسئلہ عقائد سے نہیں بلکہ فضائل سے ہے اور اس کے متعلق صحابہ کرام کے تین گروہ ہیں۔ ۱۔ پہلا گروہ یہ کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب معراج اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھا بلکہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کو ان کی اصلی شکل میں دیکھا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اسی گروہ سے ہیں جیسا کہ اس حدیث سے ظاہر ہے۔ ۲۔ دوسرا گروہ یہ کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رب تعالیٰ کو دیکھا تھا مگر دل کی آنکھوں سے۔ ۳۔ تیسرا گروہ یہ کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب معراج اللہ جل مجدہ کو سر کی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ ہم اہلسنت سے کسی گروہ کی تردید کرنے کے

جائز نہیں کیونکہ حضرت صحابہ کرام ساری امت کے مقتدا اور پیشوا ہیں بلکہ تقویٰ یہ کہتے ہیں اور رکھنا بھی چاہیے کہ صحابہ کرام کے کسی گروہ کی تردید و تکذیب نہ ہو۔ چنانچہ ہم کہتے ہیں کہ شب معراج رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ان کی اصلی شکل میں بھی دیکھا اور اپنے پروردگار کے دیدار سے بھی مشرف ہوئے اپنے دل کی آنکھوں سے بھی دیکھا اور سر کی آنکھوں سے بھی یہ شرف حاصل ہوا۔ والحمد للہ علی ذالک۔

صحابہ کرام کے دوسرے اور تیسرے گروہ کے موقف کو چودھویں صدی کے مجدد برحق، امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی سنہ ۱۳۴۰ھ/ ۱۹۲۱ء) اپنے اختصار کے ساتھ منبہ المنیہ رسالے میں بیان فرمایا ہے۔ یہاں اس کے ابتدائی حصے کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔ وباللہ التوفیق۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اپنی مسند میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

رأیت ربی عزوجل۔ — میں نے اپنے رب عزوجل کو دیکھا

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے خصائص کبریٰ اور علامہ عبدالرؤف مناوی رحمۃ اللہ علیہ تیسیر شرح جامع صغیر میں فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے — ابن عدی حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ان اللہ اعطی موسیٰ الکلام واعطانی الرؤیۃ لوجھہ وفضلنی بالمقام المحمود والحوض المورود۔	بے شک اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو کلام عطا فرمایا اور مجھے اپنے دیدار کی دولت بخشی اور مقام محمود و حوض کوثر کے ذریعے فضیلت دی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

قال لی ربی نحلت ابراھیم خلتی و کلمت موسیٰ تکلیما و اعطیتک یا محمد کفاحا۔	مجھ سے میرے رب نے فرمایا کہ میں نے ابراہیم کو اپنی دوستی دی، موسیٰ سے کلام فرمایا اور اے محمد تمہیں بے پردہ دیدار بخشا۔

مجمع بحار میں کفاحا کا مطلب یوں بیان کیا گیا ہے۔

کفاحا ای مواجھۃ لیس بینھما حجاب ولا رسول۔	کفاحا کے معنی روبرو دیدار ہے کہ دونوں کے درمیان کوئی پردہ یا پیغام رساں نہ ہو۔

ابن مردویہ میں حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سدرۃ المنتہیٰ کی تعریف بیان کرتے ہوئے سنا۔ اس کے آخر میں ہے۔

فقلت یا رسول اللہ ما رأیت عندھا قال رأیت عندھا یعنی ربہ۔	میں عرض گزار ہوئی یا رسول اللہ آپ نے اس کے پاس کیا دیکھا؟ فرمایا میں نے اس کے پاس دیکھا یعنی اپنے رب کو۔

ترمذی شریف میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ارشاد ہے۔

اما نحن بنو ھاشم فنقول ان محمدا	مگر ہم بنی ہاشم تو کہتے ہیں کہ محمد صلے

رای ربہ مرتین۔

نے اپنے رب کو دو دفعہ دیکھا۔

ابن اسحاق میں حضرت عبداللہ بن ابو سلمہ کی روایت یوں ہے:

ان ابن عمر ارسل الی ابن عباس یسأله هل رای محمد صلی اللہ علیہ وسلم ربه فقال نعم۔

حضرت ابن عمر نے حضرت ابن عباس سے یہ پوچھنے کے لیے آدمی بھیجا کہ کیا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا؟ فرمایا ہاں۔

جامع ترمذی اور طبرانی میں عکرمہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ارشاد منقول ہے۔ طبرانی کے الفاظ یوں ہیں:

عن ابن عباس قال نظر محمد الی ربه قال عکرمة فقلت له نظر محمد الی ربه قال نعم جعل الکلام لموسیٰ والخلة لابراهیم والنظر لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ محمد مصطفیٰ نے اپنے رب کو دیکھا۔ عکرمہ فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے عرض کی کہ محمد مصطفیٰ نے اپنے رب کو دیکھا؟ فرمایا ہاں۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کے لیے کلام، ابراہیم کے لیے دوستی رکھی اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے دیدار رکھا۔

ترمذی شریف کی اس روایت میں یہ بھی ہے:

فقد رای ربه مرتین۔

آپ نے اپنے رب کو دو دفعہ دیکھا۔

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے ——— حاکم، ابن خزیمہ، نسائی اور بیہقی میں ایک روایت ہے، بیہقی کے الفاظ یہ ہیں:

اتعجبون ان تکون الخلة لابراهیم والکلام لموسیٰ والرؤیة لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

کیا تم اس پر تعجب کرتے ہو کہ دوستی ابراہیم کے لیے، کلام موسیٰ کے لیے اور دیدار محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ہو۔

امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ امام قسطلانی شارح بخاری اور امام عبدالباقی زرقانی شارح مواہب نے فرمایا کہ اس کی سند جید ہے ——— طبرانی معجم اوسط میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یوں راوی ہیں:

عن عبد اللہ بن عباس انه کان یقول ان محمدا صلی اللہ علیہ وسلم رای ربه مرتین مرة ببصره ومرة بفؤاده

حضرت عبداللہ بن عباس فرمایا کرتے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دو دفعہ دیکھا۔ ایک دفعہ سر کی آنکھ سے اور ایک دفعہ دل کی آنکھ سے۔

امام جلال الدین سیوطی، امام خطیب احمد قسطلانی، علامہ ابن عابدین شامی اور امام عبدالباقی زرقانی رحمت اللہ تعالیٰ علیہم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے ——— امام ابن خزیمہ اور امام بزار نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے:

ان محمدا صلی اللہ علیہ وسلم رای ربہ عز وجل۔

بیشک محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب عز وجل کو دیکھا۔

امام احمد قسطلانی و امام عبد الباقی زرقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی سند قوی ہے ـــ محمد بن اسحٰق کی حدیث میں ہے۔

ان مروان سال ابا ھریرۃ رضی اللہ عنہ ھل رای محمد صلی اللہ علیہ وسلم ربہ فقال نعم۔

مروان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا؟ فرمایا ہاں۔

مصنف عبد الرزاق میں ہے کہ معمر نے امام حسن بصری کا قول یوں نقل فرمایا۔

انہ کان یحلف باللہ لقد رای محمد صلی اللہ علیہ وسلم ربہ۔

بیشک وہ اللہ کی قسم کھا کر کہا کرتے کہ محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا۔

امام ابن خزیمہ حضرت عروہ بن زبیر سے راوی ہیں کہ ان کے نزدیک شب معراج نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا اور آگے فرمایا:۔

وانہ کان یشتد علیہ انکارھا۔

اور اس کا انکار ان پر گراں گزرتا تھا۔

اسی طرح کعب احبار عالم کتب سابقہ و امام ابن شہاب زہری قرشی و امام معمر بن راشد و عکرمہ بن عبد اللہ مدنی ہاشمی و امام عطا بن رباح قرشی مکی جو امام ابو حنیفہ کے استاذ ہیں اور امام مسلم بن صبیح ابو الضحیٰ کوفی وغیرہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے سارے شاگردوں کا یہی مذہب ہے کہ شب معراج نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوا تھا۔ امام احمد خطیب قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ایمان افروز تصنیف مواہب اللدنیہ شریف میں فرمایا ہے۔

اخرج ابن خزیمۃ عن عروۃ بن الزبیر اثباتھا وبہ قال سائر اصحاب ابن عباس وجزم بہ کعب الاحبار والزہری۔

ابن خزیمہ نے عروہ بن زبیر سے اس کا اثبات روایت کیا ہے اور یہی حضرت ابن عباس کے تمام شاگردوں نے کہا ہے نیز کعب احبار اور زہری اسی پر جزم کرتے تھے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ مرفوع احادیث کے تحت ہی اس روایت کا اثبات کیا کرتے تھے۔ چنانچہ نقاش اپنی تفسیر میں امام عالی مقام سے راوی ہیں:۔

ثم قال اقول بحدیث ابن عباس بعینہ رای ربہ راٰہ راٰہ راٰہ حتی انقطع نفسہ۔

انھوں نے فرمایا کہ میں حضرت ابن عباس کی حدیث کے باعث کہتا ہوں کہ حضور نے اپنی آنکھوں سے اپنے رب کو دیکھا، دیکھا دیکھا دیکھا، یہاں تک کہ سانس ٹوٹ گیا۔

امام ابن الخطیب مصری نے مواہب شریف میں فرمایا ہے:۔

جزم بہ معمر و آخرون وھو قول الاشعری

معمر اور دوسرے حضرات نے اسی پر جزم

وصاحب اتباعه.
کیا اور یہی قول امام اشعری اور ان کے اکثر پیروکاروں کا ہے۔

امام شہاب الدین خفاجی نے اپنی لاجواب اور ایمان افروز تصنیف نسیم الریاض شرح شفائے امام قاضی عیاض میں فرمایا ہے:

الاصح الراجح انه صلی الله علیه وسلم رأى ربه بعين رأسه حين اسرى به كما ذهب اليه اكثر الصحابة.

زیادہ صحیح اور راجح مذہب یہی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب اسریٰ اپنے رب کو سر کی آنکھوں سے دیکھا۔ اسی طرف اکثر صحابہ گئے ہیں۔

اسی طرح امام شرف الدین نووی نے شرح صحیح مسلم میں اور امام محمد بن عبد الباقی زرقانی نے شرح مواہب لدنیہ میں فرمایا ہے:

الراجح عند اکثر العلماء انه صلی الله علیه وسلم رأى ربه بعينى راسه ليلة المعراج.

اکثر علماء کے نزدیک یہی راجح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معراج کی رات اپنے رب کو سر کی آنکھوں سے دیکھا۔

ان آخری دونوں عبارتوں سے صحابہ کرام، تابعین عظام اور اتباع مجتہدین کے علاوہ علماء کی اکثریت کا اس بارے میں مذہب واضح طور پر ہر صاحب علم کے سامنے ہے، جس پر یہ حضرات صحیح حدیثیں بھی روایت کرتے ہیں۔ دوسری جانب انکار پر ایک بھی یا مرفوع حدیث نہیں ہے بلکہ اس حدیث میں بھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اپنی رائے ہے اور جو کچھ آپ نے کہا وہ صرف اپنے اجتہاد سے کہا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رویت باری تعالیٰ کی نفی پر کوئی ارشاد پیش نہیں کیا۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ اس سلسلے میں وہی نظریہ رکھیں جس کی پشت پر مرفوع حدیثیں ہیں، جو اکثر صحابہ کرام ہیں، جو محدثین بلکہ علماء دین کی اکثریت ہے۔ مجتہد و رسول کا اتفاق بھی یہی ہے کہ رویت باری تعالیٰ کا اثبات کیا جائے۔

دوسری بات اس حدیث میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ فرمائی کہ جو یہ کہے کہ وہ غیب جانتے ہیں تو اس نے جھوٹ کہا ___ اور اس پر لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ـ سے استدلال کیا ہے ___ یہ بالکل بیکار ہے باوجود احقر کو معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ مقالہ کس مصنف کی نفی آیت کا حق ہیں تاکہ حوالہ دے سکتا۔ خیر قرآن مجید میں ایسی متعدد آیتیں بھی بیان کی ہیں اور مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ غیب پر انبیائے کرام کو مطلع فرماتا ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا:

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ (۳/۴۴ — ۱۲/۱۰۲)

یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں۔

دوسرے مقام پر اللہ رب العزت نے عام لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا ہے:

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ (۳ ، ۱۷۹)

اور اللہ کا یہ کام نہیں کہ تمہیں غیب پر مطلع کرے، ہاں اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہے۔

تیسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے غیب کا علم دینے کے بارے میں یوں فرمایا ہے:

عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖۤ اَحَدًا ۝ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ (الجن ۲۶-۲۷) | غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔

ان تینوں آیتوں سے اور اسی مضمون کی کئی اور آیتوں سے واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ انبیاء و مرسلین کو غیب کا علم عطا فرماتا ہے —— نیز اس مضمون کی بھی قرآن کریم میں آیتیں موجود ہیں جن میں فرمایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی غیب نہیں جانتا۔ بظاہر ایسا محسوس ہوگا کہ یہ نفی و اثبات ایک ہی چیز سے متعلق ہے لیکن ایسا نہیں ہے بلکہ حقیقت میں علم کی نفی وارد ہوئی ہے وہ ذاتی علم ہے کہ کسی کا دیا ہوا نہیں ہے اور کل معلومات الٰہیہ کی نفی کی ہے، اور علم غیب جس کا رسل کے لیے اثبات وارد ہوا ہے تو وہ خدا کے عطا فرمانے سے ہے اور وہ بھی بعض غیب —— غرض جس غیب کی مخلوق کے لیے نفی وارد ہوئی وہ یہ حق ہے کہ خالق جیسے علم کا حصول مخلوق کے لیے محال ہے اور جس علم کا حاصل ہونا مخلوق کے لیے ثابت ہے اس سے خالق پاک ہے۔ بعض حضرات کو عقلی حرکت کے باعث اس میں شرک نظر آنے لگتا ہے لیکن ایسا ہے نہیں کیونکہ

۱۔ خالق کا علم ذاتی ہے جبکہ مخلوق کا عطائی یعنی خدا کا عطا فرمودہ ہے۔

۲۔ خالق کا غیر محدود ہے جبکہ مخلوق کا علم محدود ہے۔

۳۔ خالق کا علم غیر متناہی ہے یعنی گنا نہیں جا سکتا جبکہ مخلوق کا علم متناہی ہے۔

۴۔ خالق کا علم واجب ہے یعنی حق کی ذات کے ساتھ لازم ہے جبکہ مخلوق کا علم واجب نہیں۔

۵۔ خالق کا علم ازلی و ابدی ہے جبکہ مخلوق کا علم اگرچہ ابدی ہو لیکن ازلی و ابدی نہیں۔

۶۔ خالق کے علم کا باقی رہنا واجب ہے جبکہ مخلوق کا علم خدا کی مرضی پر ہے جب چاہے فنا کر دے۔

۷۔ خالق کے علم میں تبدیلی نہیں ہو سکتی جبکہ مخلوق کے علم کو خدا جب چاہے بدل دے۔

اس کے باوجود اگر انبیائے کرام کے لیے علم غیب کے اثبات سے کسی کو شرک کا خطرہ نظر آتا ہے تو اس کی اپنی نظر کا قصور ہے۔ اللہ تعالیٰ جملہ مدعیان اسلام کو ہدایت نصیب کرے۔ آمین۔

بَابٌ (۱۳) قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَلسَّلَامُ الْمُؤْمِنُ

۲۲۳۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُغِيْرَةُ حَدَّثَنَا شَقِيْقُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ كُنَّا نُصَلِّيْ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ قُوْلُوا التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

اللہ تعالیٰ سلامت رکھنے والا اور ایمان دینے والا ہے۔

شقیق بن سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تو کہا کرتے کہ سلام ہو اللہ پر۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے، بلکہ تم یوں کہا کرو: تمام زبانی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں اور بدنی و مالی عبادتیں بھی۔ اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ سلام ہو ہمارے اوپر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ اس کے بندے اور رسول ہیں۔

بابٌ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی مَلِکِ النَّاسِ فِیْہِ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

۲۲۳۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَقْبِضُ اللّٰہُ الْاَرْضَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَیَطْوِی السَّمَآءَ بِیَمِیْنِہٖ ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا الْمَلِکُ اَیْنَ مُلُوْکُ الْاَرْضِ وَقَالَ شُعَیْبٌ وَالزُّبَیْدِیُّ وَابْنُ مُسَافِرٍ وَّاِسْحٰقُ بْنُ یَحْیٰی عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ۔

حقیقی مالک اللہ تعالیٰ ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

قیامت کے روز اللہ تعالیٰ زمین کو اپنی مٹھی میں لے لیگا اور آسمان کو اپنے دستِ راست میں لپیٹ لے گا پھر فرمائے گا کہ حقیقی بادشاہ میں ہوں، دنیا کے بادشاہ کہاں ہیں۔ شعیب اور زبیدی اور ابن مسافر اور اسحاق بن یحییٰ نے زہری سے، انہوں نے ابوسلمہ سے اسے روایت کیا ہے۔

بابٌ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ سُبْحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَلِلّٰہِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِہٖ وَمَنْ حَلَفَ بِعِزَّةِ اللّٰہِ وَصِفَاتِہٖ وَقَالَ اَنَسٌ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ جَهَنَّمُ قَطْ قَطْ وَعِزَّتِکَ وَقَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَبْقٰی رَجُلٌ بَیْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ اٰخِرُ اَهْلِ النَّارِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ فَیَقُوْلُ رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِیْ عَنِ النَّارِ لَا وَعِزَّتِکَ لَا اَسْاَلُکَ غَیْرَهَا قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ لَکَ ذٰلِکَ وَعَشَرَةُ اَمْثَالِہٖ وَقَالَ اَیُّوْبُ وَعِزَّتِکَ لَا غِنٰی بِیْ عَنْ بَرَکَتِکَ۔

۲۲۳۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا حُسَیْنٌ الْمُعَلِّمُ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ بُرَیْدَةَ عَنْ یَحْیَی بْنِ یَعْمَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اَعُوْذُ بِعِزَّتِکَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ یَمُوْتُوْنَ۔

اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے۔

ارشادِ ربانی ہے: پاک ہے تمہارا رب جو عزت والا رب ہے، ان کی باتوں سے جو وہ بیان کرتے ہیں۔ اور عزت اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہے۔ اور جس نے اللہ کی عزت اور صفات کی قسم کھائی۔ حضرت انس نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم کہے گی کہ تیری عزت کی قسم بس بس۔ حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی جنت اور دوزخ کے درمیان باقی رہ جائے گا جو جہنمیوں میں سے جنت میں داخل ہونے والا آخری ہوگا۔ وہ کہے گا کہ اے رب میرا منہ جہنم کی طرف سے پھیر دے، تیری عزت کی قسم میں تجھ سے اس کے سوا کوئی اور سوال نہیں کروں گا۔ حضرت ابوسعید خدری کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تیرے لئے یہ ہے اور دس گنا اس کے ساتھ۔ حضرت ایوب علیہ السلام نے عرض کی: تیری عزت کی قسم مجھے تیری برکت سے بے نیازی نہیں ہے۔

یحییٰ بن یعمر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے: میں تیری عزت کی پناہ پکڑتا ہوں، تو وہ ہے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تجھے موت نہیں ہے جبکہ جن و انس سب مر جائیں گے۔

٢٢٣٨ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا حَرَمِيٌّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُلْقَى فِي النَّارِ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ وَعَنْ مُعْتَمِرٍ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ يُلْقَى فِيهَا وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَتَّى يَضَعَ فِيهَا رَبُّ الْعَالَمِينَ قَدَمَهُ فَيَنْزَوِي بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ ثُمَّ تَقُولُ قَدْ قَدْ بِعِزَّتِكَ وَكَرَمِكَ وَلَا تَزَالُ الْجَنَّةُ تَفْضُلُ حَتَّى يُنْشِئَ اللَّهُ لَهَا خَلْقًا فَيُسْكِنَهُمْ فَضْلَ الْجَنَّةِ.

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ جہنم میں ڈالے جاتے رہیں گے۔ خلیفہ، یزید بن زریع، سعید، قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ معتمر، ان کے والد، قتادہ حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ جہنم میں ڈالے جاتے رہیں گے اور وہ کہے گی کیا مزید اور ہیں؟ یہاں تک کہ رب العالمین اس میں اپنا قدم رکھ دے گا تو اس کے بعض حصے سمٹ کر دوسرے بعض سے مل جائیں گے۔ پھر وہ کہے گی کہ تیری عزت اور کرم کی قسم بس بس، اور جنت میں بالآخر جگہ باقی رہ جائے گی پس اللہ تعالیٰ اس کے لئے مخلوق پیدا کرے گا اور اس کے ساتھ اس باقی جگہ کو آباد کرے گا۔

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ.

آسمانوں اور زمین کو اللہ تعالیٰ نے حق ہی سے پیدا کیا ہے۔

٢٢٣٩ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو مِنَ اللَّيْلِ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ قَوْلُكَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَأَسْرَرْتُ وَأَعْلَنْتُ أَنْتَ إِلٰهِي لَا إِلٰهَ لِي غَيْرُكَ

حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهٰذَا وَقَالَ أَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ

طاؤس کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت یوں دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! سب تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں، تو آسمانوں اور زمین کا رب ہے۔ تعریفیں سب تیرے لئے ہیں، تو آسمانوں اور زمین کا قائم رکھنے والا ہے اور جو ان کے درمیان ہے۔ سب تعریفیں تیرے لئے ہیں، تو آسمان اور زمین کا نور ہے، تیری بات بھی حق ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے اور تیرا دیدار حق ہے، جنت حق ہے، جہنم حق ہے اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ! میں نے تیرے لئے گردن جھکا دی، تجھ پر ایمان لایا، تجھ پر بھروسہ کیا، تیری طرف میں رجوع کیا، تیری مدد کے ساتھ دشمنوں سے لڑا، تیرے آگے ہی اپنے فیصلے کئے، پس میری مغفرت فرما دے جو میں نے پہلے کیا یا بعد میں کیا، چھپا کر کیا یا علانیہ کیا، تو میرا معبود ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ ثابت بن محمد نے سفیان سے اسی طرح روایت کی ہے لیکن یہ ہے کہ تو حق ہے اور تیری بات بھی حق ہے۔

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا

اللہ تعالیٰ ہی سننے دیکھنے والا ہے۔

بَصِيرًا وَقَالَ الْأَعْمَشُ عَنْ تَمِيمٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَسِعَ سَمْعُهُ الْأَصْوَاتَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا

۲۲۲۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَكُنَّا إِذَا عَلَوْنَا كَبَّرْنَا فَقَالَ ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا تَدْعُونَ سَمِيعًا بَصِيرًا قَرِيبًا ثُمَّ أَتَى عَلَيَّ وَأَنَا أَقُولُ فِي نَفْسِي لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَقَالَ لِي يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَإِنَّهَا كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ أَوْ قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ بِهِ۔

۲۲۳۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِي مِنْ عِنْدِكَ مَغْفِرَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ۔

۲۲۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَادَانِي قَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ۔

اعمش، تمیم، عروہ، حضرت عائشہ صدیقہ سے کہا: شکر ہے خدا کا جو تمام آوازوں کا سننے والا ہے، پس اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل فرمائی: بے شک اللہ نے سنی اس کی بات جو تم سے اپنے شوہر کے معاملہ میں جھگڑتی ہے (سورۃ المجادلہ، آیت پہلی)۔

ابو عثمان کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک سفر میں ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ پس جب ہم بلندی پر چڑھتے تو تکبیر کہتے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ اپنی جانوں پر نرمی کرو کیونکہ تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکارتے بلکہ اس کو پکارتے ہو جو سنتا دیکھتا اور قریب ہے۔ پھر آپ میرے پاس تشریف لائے اور اس وقت میں دل میں لاحول ولا قوۃ کہہ رہا تھا تو آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اے عبداللہ بن قیس! لاحول ولا قوۃ کہو کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے یا یہ فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں۔

ابو الخیر نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے سنا کہ حضرت ابوبکر صدیق نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گزارش کی کہ یا رسول اللہ! مجھے ایسی دعا سکھائیے جسے میں نماز میں پڑھا کروں۔ فرمایا کہ یوں کہا کرو: اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بڑا ظلم کیا اور تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا۔ پس مجھے بخش دے کیونکہ مغفرت تیری طرف سے ہے۔ بے شک تو بخشنے والا مہربان ہے۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت جبرئیل نے مجھے آواز دے کر کہا کہ اللہ تعالیٰ نے سن لیا جو آپ نے اپنی قوم سے فرمایا اور جو انہوں نے آپ کو جواب دیا۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى قُلْ هُوَ الْقَادِرُ

۲۲۳۳۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِي قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ يُحَدِّثُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَسَنِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السَّلَمِيُّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُ أَصْحَابَهُ الِاسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا كَمَا يُعَلِّمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ لِيَقُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللّٰهُمَّ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ هٰذَا الْأَمْرَ ثُمَّ تُسَمِّيهِ بِعَيْنِهِ خَيْرًا لِي فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ قَالَ أَوْ فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ اللّٰهُمَّ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِي بِهِ۔

بَابُ مُقَلِّبِ الْقُلُوبِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَنُقَلِّبُ أَفْئِدَتَهُمْ وَأَبْصَارَهُمْ۔

۲۲۳۴۔ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَكْثَرُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلِفُ لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوبِ

بَابُ إِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ اسْمٍ إِلَّا وَاحِدًا

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ذُو الْجَلَالِ الْعَظَمَةِ

اللہ تعالیٰ ہی قدرت والا ہے۔

عبداللہ بن حسن کا بیان ہے کہ مجھے حضرت جابر بن عبداللہ سلمی رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کو ہر کام میں اسی طرح استخارہ سکھاتے جیسے قرآن کریم کی سورت سکھایا کرتے تھے۔ فرمایا کرتے کہ جب تم میں سے کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو دو رکعت نماز پڑھے اور پھر کہے کہ اے اللہ! میں تیرے علم کے ساتھ خیر چاہتا ہوں، اور تیری قدرت کے ذریعے طاقت مانگتا ہوں اور تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں کیونکہ تو قدرت والا ہے اور مجھے کوئی قدرت حاصل نہیں اور تو سب کچھ جانتا ہے جبکہ میں کچھ نہیں جانتا اور تو تمام چھپی باتوں کا خوب جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تیرے علم میں یہ کام، اس کام کا نام لے لی، حال اور انجام کار میرے لئے بہتر ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ یہ بھی فرمایا: میرے دین میں، گزر بسر میں اور انجام کار بہتر ہو تو اسے میرے لئے مقدر فرما دے اور اسے میرے لئے آسان کر دے اور پھر اس میں مجھے برکت عطا فرما، اور اگر تیرے علم میں یہ کام میرے لئے برا ہے، میرے دین میں، گزر بسر میں اور انجام کار یا یہ فرمایا کہ حال اور انجام کار کے لحاظ سے تو اسے مجھ سے اور مجھے اس سے پھیر دے اور میرے لئے بھلائی مقدر فرما دے خواہ وہ کہیں بھی ہو اور پھر مجھے اس کے ساتھ راضی کر دے۔

دلوں کا پھیرنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔

اور ہم پھیر دیتے ہیں ان کے دلوں اور آنکھوں کو (سورۃ الانعام آیت ۱۱۰)۔

سالم بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یوں قسم کھایا کرتے کہ قسم ہے دلوں کے پھیرنے والے کی۔

اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں۔

ابن عباس کا قول ہے۔ ذوالجلال عظمت والا۔ البَر

الْبَرُّ اللَّطِيفُ

۲۲۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ أَحْصَيْنَاهُ حَفِظْنَاهُ۔

بَابُ السُّؤَالِ بِأَسْمَاءِ اللَّهِ تَعَالَى وَالِاسْتِعَاذَةِ بِهَا

۲۲۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ فِرَاشَهُ فَلْيَنْفُضْهُ بِصَنِفَةِ ثَوْبِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلْيَقُلْ بِاسْمِكَ رَبِّ وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَاغْفِرْ لَهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ تَابَعَهُ يَحْيَى وَبِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ زُهَيْرٌ وَأَبُو ضَمْرَةَ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ وَأُسَامَةُ بْنُ حَفْصٍ۔

۲۲۲۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَحْيَا وَأَمُوتُ

لطف فرمانے والا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں یعنی سو سے ایک کم جس نے انہیں یاد کیا وہ جنت میں داخل ہوا۔ اَحْصَیْنَاہُ سے مراد ہے کہ انہیں یاد کیا۔

اسمائے الٰہیہ کے ساتھ سوال کرنا اور پناہ مانگنا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر جائے تو اپنے کپڑے کے کونے سے تین دفعہ جھاڑے اور کہے اے رب! میں تیرے نام کے ساتھ اپنی کروٹ رکھتا ہوں۔ اگر تو میری جان کو روک لے تو اس کی مغفرت فرما دینا اور اگر بھیج دے تو اس کی حفاظت کرنا جیسے کہ اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔ اسی طرح یحییٰ اور بشر بن مفضل، عبیداللہ، سعید ان کے والد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور اضافے کے ساتھ زہیر، ابو ضمرہ اور اسماعیل بن زکریا، عبیداللہ، سعید، ان کے والد ماجد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ ابن عجلان، سعید، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کو روایت کیا ہے۔ اسی طرح محمد بن عبدالرحمٰن اور اسامہ بن حفص نے روایت کی ہے۔

ربعی بن حراش کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر جانے لگتے تو کہتے اے اللہ! میں تیرے نام کے ساتھ مرتا اور جیتا (سوتا اور جاگتا) ہوں اور جب بیدار ہوتے تو کہتے سب

فَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُوْرُ

سب تعریفیں خدا کے لئے ہیں جس نے ہمیں مر جانے کے بعد زندہ کیا اور اُسی کی طرف پھر جانا ہے۔

۲۲۴۸۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ ابْنِ حِرَاشٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ بِاسْمِكَ نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَحْيَانَا بَعْدَمَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُوْرُ

خرشہ بن حر کا بیان ہے کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کو جب اپنی خوابگاہ میں جانے لگتے تو کہتے: تیرے نام کے ساتھ ہم مرتے اور جیتے ہیں اور جب بیدار ہوتے تو کہتے: سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے مرنے کے بعد ہمیں زندہ کر دیا اور اُسی کی طرف جمع ہونا ہے۔

۲۲۴۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَإِنَّهُ إِنْ يُقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِيْ ذٰلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی جب اپنی بیوی کے پاس جانے کا ارادہ کرے اور کہے: اے اللہ! ہمیں شیطان سے دور رکھنا اور اس کو بھی شیطان سے دور رکھنا جو ہمیں عطا فرمائے۔ پس اگر اس صحبت سے اُن کی قسمت میں اولاد ہے تو شیطان اسے کبھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

۲۲۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا فُضَيْلٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ أُرْسِلُ كِلَابِيَ الْمُعَلَّمَةَ قَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَأَمْسَكْنَ فَكُلْ وَإِذَا رَمَيْتَ بِالْمِعْرَاضِ فَخَزَقَ فَكُلْ

ہمام کا بیان ہے کہ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا اور عرض گزار ہوا کہ میں نے اپنا سکھایا ہوا کتا شکار کے پیچھے بھیجا۔ فرمایا کہ جب تم نے اپنا سکھایا ہوا کتا شکار کے پیچھے بھیجا اور اُس پر اللہ کا نام لیا، پھر اس نے پکڑا لیا تو اسے کھاؤ اور جب تم نے معراض مارا اور اس کا جسم پھٹ گیا تو کھاؤ۔

۲۲۵۱۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ الْأَحْمَرُ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ هُنَا أَقْوَامًا حَدِيْثٌ عَهْدُهُمْ بِشِرْكٍ يَأْتُوْنَا بِلُحْمَانٍ لَا نَدْرِيْ يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا أَمْ لَا قَالَ اذْكُرُوْا أَنْتُمُ اسْمَ اللّٰهِ وَكُلُوْا

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہاں ایسے لوگ بھی ہیں جو نئے مسلمان ہوئے ہیں اور اُن کا زمانۂ شرک قریب ہے۔ وہ ہمارے پاس گوشت لے کر آتے ہیں ہم نہیں جانتے کہ آیا انہوں نے اللہ کا نام لیا ہے یا نہیں۔ فرمایا کہ تم اللہ کا نام لے کر کھا لیا کرو۔ اسی طرح محمد بن عبد الرحمٰن

تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ وَأُسَامَةُ بْنُ حَفْصٍ.

اور دراوردی اور اسامہ بن حفص نے روایت کی ہے۔

۲۲۵۲. حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ ضَحَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ يُسَمِّي وَيُكَبِّرُ.

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مینڈھوں کی قربانی پیش کی اور ان پر بسم اللہ اللہ اکبر کہا۔

۲۲۵۳. حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدَبٍ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ صَلَّى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرَى وَمَنْ لَمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللّٰهِ.

اسود بن قیس نے حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ عید الاضحیٰ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے نماز پڑھائی، پھر خطبہ دیا اور فرمایا کہ جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی ہے اسے چاہیے کہ اس کی جگہ دوسری قربانی کرے اور جس نے قربانی ذبح نہیں کی تو اسے چاہیے کہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

۲۲۵۴. حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ وَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ.

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے باپوں کی قسم نہ کھایا کرو اور اگر کسی نے قسم کھانی ہے تو اسے چاہیے کہ اللہ کی قسم کھائے۔

بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي الذَّاتِ وَالنُّعُوتِ وَأَسَامِي اللّٰهِ وَقَالَ خُبَيْبٌ وَذٰلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلٰهِ فَذَكَرَ الذَّاتَ بِاسْمِهِ تَعَالٰى

اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات اور اسماء کا ذکر

خبیب کا بیان ہے کہ یہ معبود کی ذات ہے، انہوں نے ذات کا اللہ کے نام کے ساتھ ذکر کیا۔

۲۲۵۵. حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ أَسِيدِ بْنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِيُّ حَلِيفٌ لِبَنِي زُهْرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةً مِنْهُمْ خُبَيْبٌ الْأَنْصَارِيُّ فَأَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عِيَاضٍ أَنَّ ابْنَةَ الْحَارِثِ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهُمْ حِينَ اجْتَمَعُوا اسْتَعَارَ مِنْهَا مُوسَى يَسْتَحِدُّ بِهَا فَلَمَّا خَرَجُوا مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ قَالَ خُبَيْبٌ الْأَنْصَارِيُّ ؎

وَلَسْتُ أُبَالِي حِينَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا

عمرو بن ابو سفیان بن اسید بن جاریہ ثقفی کا بیان ہے جو حضرت ابو ہریرہ کے ساتھیوں سے تھے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس آدمیوں کو روانہ فرمایا جن میں حضرت خبیب انصاری بھی تھے۔ زہری کا بیان ہے کہ مجھے عبید اللہ بن عیاض نے بتایا اور انہیں حارث کی بیٹی نے کہ جب لوگ جمع ہو گئے تو انہوں نے اس سے بالوں کی صفائی کرنے کے لیے استرا مانگا۔ جب وہ حرم سے انہیں قتل کرنے کے لیے نکلے تو حضرت خبیب انصاری نے کہا:

ہوں اگر مارا گیا صدق و صفا پر تو کیا غم

عَلٰى اَيِّ شِقٍّ كَانَ لِلّٰهِ مَصْرَعِيْ
وَذٰلِكَ فِيْ ذَاتِ الْاِلٰهِ وَاِنْ يَّشَاْ
يُبَارِكْ عَلٰى اَوْصَالِ شِلْوٍ مُّمَزَّعِ
فَقَتَلَهُ ابْنُ الْحَارِثِ فَاَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَهُ خَبَرَهُمْ يَوْمَ اُصِيْبُوْا۔

بَابُ ۱۳۳ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهُ وَقَوْلِهٖ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَا اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ۔

۲۲۵۶۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ اَحَدٍ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ وَمَا اَحَدٌ اَحَبُّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ۔

۲۲۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِيْ كِتَابِهٖ هُوَ يَكْتُبُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَهُوَ وَضْعٌ عِنْدَهٗ عَلَى الْعَرْشِ اِنَّ رَحْمَتِيْ تَغْلِبُ غَضَبِيْ۔

۲۲۵۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ سَمِعْتُ اَبَا صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا ذَكَرَنِيْ فَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِيْ نَفْسِيْ وَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَاٍ ذَكَرْتُهٗ فِيْ مَلَاٍ خَيْرٍ مِّنْهُمْ وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَيَّ بِشِبْرٍ تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ ذِرَاعًا وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ بَاعًا وَاِنْ اَتَانِيْ يَمْشِيْ اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً۔

بَابُ ۱۳۴ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ۔

جانوں پکاتا راہ خدا میں تو کیسا ہو غم
ہے میری جاں سپرد بہ یزداں ذی الکرم
برکت میرے جوڑ جوڑ عطا فرمائے کیف و کم

پس ان کو حارث کے بیٹے نے شہید کر دیا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو بتا دیا تھا جس دن انہوں نے جام شہادت نوش کیا۔

اللہ تمہیں اپنی ذات سے ڈراتا ہے۔

تو جانتا ہے جو میرے دل میں ہے اور جو تیری مرضی ہے وہ میں نہیں جانتا۔

شقیق نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت مند اور کوئی نہیں۔ اسی لئے اس نے بے حیائی کے کاموں کو حرام فرمایا ہے اور ایسا کوئی نہیں جس کو خدا سے زیادہ اپنی تعریف پیاری ہو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو اس نے اپنی کتاب میں لکھا۔ وہ اپنی ذات کے متعلق لکھتا ہے جو اس کے پاس عرش پر رکھی ہوئی ہے کہ میرے غضب پر میری رحمت غالب ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ رہتا ہوں اور جب وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ پس اگر وہ مجھے تنہائی میں یاد کرے تو میں بھی اسے تنہا یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے مجمع کے اندر یاد کرتا ہے تو میں اس سے بہتر مجمع کے اندر اسے یاد کرتا ہوں اور اگر وہ بالشت بھر میرے قریب ہوتا ہے تو میں گز بھر اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور اگر وہ گز بھر میرے قریب ہوتا ہے تو میں دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ کے برابر اس سے قریب ہو جاتا ہوں اور اگر وہ چل کر میری طرف آتا ہے تو میں دوڑ کر اس کی طرف جاتا ہوں۔

خدا کی ذات کے سوا ہر چیز فنا ہونے والی ہے۔

۲۲۵۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ فَقَالَ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ قَالَ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا أَيْسَرُ۔

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی "کہہ دیجئے کہ وہ قادر ہے کہ تم پر عذاب بھیجے تمہارے اوپر سے" (سورۃ الانعام آیت ۶۵) تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عرض گزار ہوئے کہ میں تیری ذات کریم کی پناہ چاہتا ہوں۔ پھر جب فرمایا "یا تمہارے پیروں کے نیچے سے" تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عرض گزار ہوئے کہ میں تیری ذات کریم کی پناہ لیا کرتا ہوں۔ جب فرمایا "یا تمہیں بھڑا دے فرقے بنا کر" تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کی کہ یہ سب سے آسان ہے۔

بَابُ ٢٣٨ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالٰى وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِي تُغَذّٰى وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ تَجْرِي بِأَعْيُنِنَا۔

تعالیٰ کی آنکھ سے مراد اس کا علم ہے۔

کہ ہماری نگاہ کے روبرو چلتی (سورۃ القمر آیت ۱۴)۔

۲۲۶۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ذُكِرَ الدَّجَّالُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْكُمْ إِنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلٰى عَيْنِهِ وَإِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ۔

نافع نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور دجال کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تم پر پوشیدہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے اور آپ نے دست مبارک سے اپنی چشم پاک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ دجال دائیں آنکھ سے کانا ہے گویا اس کی آنکھ پھولے ہوئے انگور کی طرح ہے۔

۲۲۶۱۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللَّهُ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَنْذَرَ قَوْمَهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ۔

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی مبعوث نہیں فرمایا مگر اس نے اپنی قوم کو کانے کذاب سے ڈرایا کہ وہ کانا ہے اور تمہارا رب کانا نہیں ہے۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہے۔

ف: دجال کا ذکر ان دو حدیثوں کے علاوہ بھی بخاری شریف کی متعدد احادیث کے اندر موجود ہے۔ دجال کا فتنہ بہت ہی بڑا فتنہ ہوگا جس کے شر سے اللہ تعالیٰ اپنے اس گناہگار بندے اور تمام مسلمانوں کو محفوظ رکھے، آمین۔ ــــ حقیقی دجال تو وہ ہے جس کے متعلق اسلامی تحریریں موجود ہیں کہ قیامت کیلئے حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ تشریف لائیں گے اور جس کو قتل کرنے کیلئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا جو اس وقت آسمانوں پر زندہ موجود ہیں۔ اس کے علاوہ اس سے پہلے تیس جھوٹے دجال بھی ہوں گے جن میں سے ہر ایک نبوت کا دعویٰ کرے گا جیسا کہ مرزا غلام احمد قادیانی (المتوفی ۱۹۰۸ء) جو نبوت کا برٹش گورنمنٹ کے ایماء پر دعویٰ کر کے تیس دجالوں میں شامل ہو گئے تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ایسے لوگوں کے شر سے محفوظ و مامون فرمائے۔ آمین۔

ف: دجال علیہ اللعنۃ کو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نشانی بیان فرما دی کہ وہ ایک آنکھ سے کانا ہے، اس نشانی کے باعث کسی عام آدمی کو بھی دجال کے پہچاننے میں دقت پیش نہیں آئے گی چہ جائیکہ کوئی شخص یہ خیال کرے کہ خود رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کی حتمی پہچان نہیں تھی اور ابن صیاد وغیرہ پر دجال ہونے کا ظن کرتے رہے تھے، جیسا کہ جناب مودودی صاحب نے رسائل و مسائل، جلد اول اور رسائل و مسائل، جلد سوم اپنی تحقیق کی گاڑی کو بے خبری کے گڑھے میں پھینک دیا ہے۔ احادیث میں مذکورہ ان واقعات کی نوعیت ہی اور ہے اور محدثین کرام کی توجیہات سے صرف نظر کرنے کے باعث مودودی صاحب [illegible] دیکھنے سے قاصر رہ گئے ورنہ دجال کو عام آدمی بھی پہچان لے گا کہ وہ کانا ہے اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ کافر لکھا ہوا ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ ١٢٤٩ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى هُوَ اللهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ.

٢٢٦٢- حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا مُوسَى هُوَ ابْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ أَنَّهُمْ أَصَابُوا سَبَايَا فَأَرَادُوا أَنْ يَسْتَمْتِعُوا بِهِنَّ وَلَا يَحْمِلْنَ فَسَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا فَإِنَّ اللهَ قَدْ كَتَبَ مَنْ هُوَ خَالِقٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ عَنْ قَزَعَةَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتْ نَفْسٌ مَخْلُوقَةٌ إِلَّا اللهُ خَالِقُهَا.

پیدا کرنے والا، درست کرنے والا اور صورت بنانے والا صرف خدا ہے۔

ابن محیریز نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب غزوہ بنی مصطلق سے ہمیں لونڈیاں حاصل ہوئیں تو چاہا کہ ان کے ساتھ صحبت کریں لیکن حمل نہ ٹھہریں۔ چنانچہ لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر تم ایسا کرو تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے کہ اس نے قیامت تک کس کو پیدا کرنا ہے۔ مجاہد، قزعہ سے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی فرد نہیں مگر اللہ اس کا خالق ہے۔

بَابُ ١٢٥٠ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ.

٢٢٦٣- حَدَّثَنِي مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجْمَعُ اللهُ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَذٰلِكَ فَيَقُولُونَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هٰذَا فَيَأْتُونَ

خدا کے ہاتھ سے مراد اس کا دستِ قدرت ہے۔

حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو اکٹھا فرمائے گا پس وہ کہیں گے کاش ہم کسی سے شفاعت کرائیں جو ہمارے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کرے کہ ہمیں اس جگہ سے نجات دلائے۔ پس وہ حضرت آدم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کریں گے اے حضرت آدم کیا آپ لوگوں کو نہیں دیکھتے؟ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا

آدَمَ فَيَقُولُونَ يَا آدَمُ أَمَا تَرَى النَّاسَ خَلَقَكَ
اللَّهُ بِيَدِهِ وَأَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهُ وَعَلَّمَكَ
أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ شَفِّعْ لَنَا إِلَى رَبِّنَا حَتَّى يُرِيحَنَا
مِنْ مَكَانِنَا هَذَا فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكَ وَيَذْكُرُ
لَهُمْ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ وَلَكِنِ ائْتُوا نُوحًا فَإِنَّهُ
أَوَّلُ رَسُولٍ بَعَثَهُ اللَّهُ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَيَأْتُونَ
نُوحًا فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي
أَصَابَ وَلَكِنِ ائْتُوا إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَ الرَّحْمَنِ فَيَأْتُونَ
إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ لَهُمْ
خَطَايَاهُ الَّتِي أَصَابَهَا وَلَكِنِ ائْتُوا مُوسَى عَبْدًا
آتَاهُ اللَّهُ التَّوْرَاةَ وَكَلَّمَهُ تَكْلِيمًا فَيَأْتُونَ
مُوسَى فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ لَهُمْ خَطِيئَتَهُ
الَّتِي أَصَابَ وَلَكِنِ ائْتُوا عِيسَى عَبْدَ اللَّهِ وَرَسُولَهُ
وَكَلِمَتَهُ وَرُوحَهُ فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُ لَسْتُ
هُنَاكُمْ وَلَكِنِ ائْتُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَبْدًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ
فَيَأْتُونِي فَأَنْطَلِقُ فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فَيُؤْذَنُ
لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ لَهُ سَاجِدًا
فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يُقَالُ لِي
ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ يُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ
تُشَفَّعْ فَأَحْمَدُ رَبِّي بِمَحَامِدَ عَلَّمَنِيهَا ثُمَّ أَشْفَعُ
فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَرْجِعُ فَإِذَا
رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ
أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يُقَالُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ يُسْمَعْ
وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَحْمَدُ رَبِّي بِمَحَامِدَ
عَلَّمَنِيهَا رَبِّي ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأُدْخِلُهُمُ
الْجَنَّةَ ثُمَّ أَرْجِعُ فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ سَاجِدًا
فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يُقَالُ ارْفَعْ
مُحَمَّدُ قُلْ يُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَحْمَدُ

[illegible] عرش تک [illegible] اپنے رب [illegible]
[illegible] سجدہ کرایا [illegible]
[illegible] نام سکھائے [illegible] ہمارے رب کے ہاں [illegible] سفارش کریں
ہوگی۔ البتہ تم نوح کے پاس جاؤ کہ وہ پہلے رسول ہیں جنہیں
اللہ نے زمین والوں کی طرف بھیجا تھا۔ چنانچہ لوگ حضرت نوح کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض
کریں گے۔ وہ بھی کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں ہوں اور وہ اپنی ایک لغزش کا
ذکر کریں گے جو ان سے سرزد ہوئی تھی۔ البتہ تم ابراہیم کے پاس جاؤ جو اللہ کے خلیل
ہیں۔ پس لوگ ابراہیم کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔ وہ بھی کہیں گے کہ میں
اس قابل نہیں ہوں اور اپنی لغزشوں کا ذکر کریں گے جو ان سے سرزد ہوئی تھیں۔ البتہ تم
حضرت موسیٰ کے پاس جاؤ وہ ایسے بندے ہیں جنہیں اللہ نے توریت دی اور ان سے کلام کیا۔
لوگ موسیٰ کی خدمت میں حاضر ہوں گے وہ بھی کہیں گے کہ میں اس قابل
نہیں ہوں اور وہ اپنی اس غلطی کا ذکر کریں گے جو ان سے سرزد ہوئی تھی۔ البتہ تم
حضرت عیسیٰ کے پاس جاؤ وہ اللہ کے بندے اس کے رسول، اس کا کلمہ اور اس کی روح
ہیں۔ لوگ حضرت عیسیٰ کی خدمت میں حاضر ہوں گے وہ بھی کہیں گے کہ میں اس
قابل نہیں ہوں البتہ تم محمد ﷺ کی خدمت میں جاؤ وہ ایسے
بندے ہیں جن کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں۔ چنانچہ وہ
میرے پاس آئیں گے اور میں اپنے رب سے اجازت طلب کروں گا اور مجھے اس کی
اجازت ملے گی۔ پھر میں جب اپنے رب کو دیکھوں گا تو سجدہ میں
گر پڑوں گا اور جب تک اللہ چاہے گا مجھے اسی حالت میں رہنے دے گا۔ پھر کہا جائے گا
محمد سر اٹھاؤ، کہو سنا جائے گا، مانگو دیا جائے گا، شفاعت کرو
تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ پس میں اپنے رب کی وہ حمد
بیان کروں گا جو مجھے سکھائے گا۔ پھر میں شفاعت کروں گا اور میرے لیے ایک حد مقرر
کر دی جائے گی اور میں انہیں جنت میں داخل کروں گا۔ پھر جب میں اپنے رب کو
دیکھوں گا تو سجدہ میں گر پڑوں گا اور جب تک اللہ چاہے گا مجھے اسی حالت میں
رہنے دے گا۔ پھر کہا جائے گا محمد سر اٹھاؤ، کہو سنا جائے گا، مانگو
دیا جائے گا، شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ پس میں اپنے
رب کی وہ حمد بیان کروں گا جو مجھے سکھائے گا پھر شفاعت
کروں گا اور میرے لیے ایک حد مقرر کر دی جائے گی اور میں انہیں جنت میں داخل
کر دوں گا [illegible]

رَبِّي بِحَمْدٍ عَلَّمَنِيهَا ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا
فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَرْجِعُ فَأَقُولُ يَا رَبِّ مَا بَقِيَ
فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ وَوَجَبَ عَلَيْهِ
الْخُلُودُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ
مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَكَانَ فِي
قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيرَةً ثُمَّ يَخْرُجُ
مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ
مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ بُرَّةً ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ
مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مَا يَزِنُ
مِنَ الْخَيْرِ ذَرَّةً

۲۲۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدُ
اللهِ مَلْأَى لَا يَغِيضُهَا نَفَقَةٌ سَحَّاءُ اللَّيْلَ
وَالنَّهَارَ وَقَالَ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ
السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فَإِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِي يَدِهٖ
وَقَالَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْأُخْرَى
الْمِيزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ۔

۲۲۶۵۔ حَدَّثَنَا مُقَدَّمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ
حَدَّثَنِي عَمِّي الْقَاسِمُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ
نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللهَ يَقْبِضُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْأَرْضَ
وَتَكُونُ السَّمٰوٰتُ بِيَمِينِهٖ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ۔
رَوَاهُ سَعِيدٌ عَنْ مَالِكٍ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ
سَمِعْتُ سَالِمًا سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا وَقَالَ أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا
شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقْبِضُ اللهُ الْأَرْضَ۔

وقت تک جہنم میں رہے گا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ پھر کہا گیا کہ محمد سر اٹھاؤ، کہو تمہاری بات سنی جائے گی، مانگو تمہیں دیا جائے گا اور شفاعت کرو قبول کی جائے گی۔ میں پھر رب کی ایسی تعریف بیان کروں گا جو مجھے سکھائی جائے گی، پھر شفاعت کروں گا تو میرے لیے ایک حد مقرر فرما دی جائے گی جب میں انہیں جنت میں داخل کر کے دوبارہ واپس لوٹوں گا، کہوں گا کہ اے رب جہنم میں کوئی باقی نہیں رہا مگر جس کو قرآن نے روک لیا ہے اور اس پر ہمیشگی ضروری ہو گئی ہے۔ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم سے وہ بھی نکل آئے گا جس نے لا الہ الا اللہ کہا ہوگا اور اس کے دل میں جو کے برابر بھی بھلائی ہوگی پھر جہنم سے وہ نکلے گا جس نے لا الہ الا اللہ کہا ہوگا اور اس کے دل میں گیہوں کے دانہ کے برابر بھی بھلائی ہوگی پھر جہنم سے وہ نکلے گا جس نے لا الہ الا اللہ کہا ہوگا اور اس کے دل میں ذرہ کے برابر بھی بھلائی ہوگی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے، رات اور دن کا خرچ کرنا بھی اسے کم نہیں کرتا۔ فرمایا کہ کیا تم نے دیکھا، آسمانوں اور زمین کو جب سے پیدا فرمایا تو اس وقت سے کتنا خرچ کیا ہے لیکن جو کچھ اس کے دست قدرت میں ہے اس کے اندر کمی واقع نہیں ہوئی اور فرمایا کہ اس کا عرش پانی پر تھا اور دوسرے ہاتھ میں میزان ہے نیچی اور اونچی کرتا ہے۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ زمین کو مٹھی میں لے لے گا اور آسمانوں کو اپنے داہنے ہاتھ میں، پھر فرمائے گا کہ بادشاہ میں ہوں۔ عمر بن حمزہ، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی۔ ابوالیمان، شعیب، الزہری، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ زمین کو مٹھی میں لے لے گا۔

۲۲۳۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ سَمِعَ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ وَسُلَيْمَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ يَهُودِيًّا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْأَرَضِينَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْجِبَالَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالشَّجَرَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْخَلَائِقَ عَلَى إِصْبَعٍ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ثُمَّ قَرَأَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَزَادَ فِيهِ فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَجُّبًا وَتَصْدِيقًا لَهُ۔

عبیدہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا۔ اے محمد! بے شک اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر، زمینوں کو ایک انگلی پر، پہاڑوں کو ایک انگلی پر، درختوں کو ایک انگلی پر اور ساری مخلوق کو ایک انگلی پر سنبھال کر کہے گا میں بادشاہ ہوں۔ جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے، یہاں تک کہ داڑھیں مبارک نظر آنے لگیں پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: "اور انہوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا اس کا حق تھا" (سورۂ الزمر، آیت ۶۷) یحییٰ بن سعید کا بیان ہے کہ فضیل بن عیاض نے منصور، ابراہیم، عبیدہ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تعجب سے ہنس پڑے، اس کی تصدیق کرتے ہوئے۔

۲۲۴۰۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ يَقُولُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَقَالَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْأَرَضِينَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالشَّجَرَ وَالثَّرَى عَلَى إِصْبَعٍ وَالْخَلَائِقَ عَلَى إِصْبَعٍ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الْمَلِكُ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ثُمَّ قَرَأَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ۔

علقمہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اہل کتاب میں سے ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہا۔ اے ابوالقاسم! اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر، زمینوں کو ایک انگلی پر، درخت اور مٹی کو ایک انگلی پر اور ساری مخلوق کو ایک انگلی پر سنبھال کر کہے گا۔ بادشاہ میں ہوں، بادشاہ میں ہوں، پس میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ہنس پڑے، یہاں تک کہ داڑھیں مبارک ظاہر ہو گئیں، پھر آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے یہ آیت پڑھی: "اور انہوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا کہ اس کا حق تھا" (سورۂ الزمر، آیت ۶۷)۔

بَابُ ۱۲۵۱ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا شَخْصَ أَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ لَا شَخْصَ أَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ۔

خدا سے زیادہ کوئی غیرت مند نہیں۔

یہ حضور کا ارشاد گرامی ہے اور عبیداللہ بن عمرو نے عبدالملک سے نقل کیا ہے کہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت مند نہیں ہے۔

٢٢٦٨۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفَحٍ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ وَاللَّهِ لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ وَاللَّهُ أَغْيَرُ مِنِّي وَمِنْ أَجْلِ غَيْرَةِ اللَّهِ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا أَحَدَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللَّهِ وَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ بَعَثَ الْمُبَشِّرِينَ وَالْمُنْذِرِينَ وَلَا أَحَدَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمِدْحَةُ مِنَ اللَّهِ وَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ وَعَدَ اللَّهُ الْجَنَّةَ.

بَابُ ١٢٥٢ قُلْ أَيُّ شَيْءٍ أَكْبَرُ شَهَادَةً وَسَمَّى اللَّهُ تَعَالَى نَفْسَهُ شَيْئًا قُلِ اللَّهُ وَسَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ شَيْئًا وَهُوَ صِفَةٌ مِنْ صِفَاتِ اللَّهِ وَقَالَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ.

٢٢٦٩۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ أَمَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا لِسُوَرٍ سَمَّاهَا.

بَابُ ١٢٥٣ قَوْلِهِ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ قَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ اسْتَوَى إِلَى السَّمَاءِ ارْتَفَعَ فَسَوَّاهُنَّ خَلَقَهُنَّ وَقَالَ مُجَاهِدٌ اسْتَوَى عَلَا عَلَى الْعَرْشِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْمَجِيدُ الْكَرِيمُ وَالْوَدُودُ الْحَبِيبُ يُقَالُ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

وراد کاتب مغیرہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ نے کہا کہ اگر میں کسی کو اپنی بیوی کے پاس دیکھوں تو تلوار کی دھار سے اس کا کام تمام کردوں۔ جب یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنی تو فرمایا تم سعد کی غیرت پر تعجب کرتے ہو حالانکہ میں ان سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیرت مند ہے۔ اسی غیرت کے باعث اللہ تعالیٰ نے بے حیائی کے کاموں کو حرام فرمایا ہے خواہ بے حیائی ظاہر ہو یا پوشیدہ اور اللہ تعالیٰ کو عذر سے زیادہ اور کوئی چیز پیاری نہیں۔ اسی لئے اس نے بشارت دینے اور ڈرانے کے لئے انبیائے کرام کو مبعوث فرمایا اور اللہ تعالیٰ کو اپنی تعریف سے زیادہ کوئی چیز پیاری نہیں اسی سے لئے اس نے جنت کا وعدہ فرمایا ہے۔

خدا کی گواہی سب سے بڑی ہے۔

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے نام لے کر فرمایا اللہ اور مراد کر الشئی گواہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کو شئی کہا ہے اور یہ اللہ کی صفات میں سے ایک صفت ہے۔ نیز ارشاد باری ہے کہ خدا کی ذات کے علاوہ ہر چیز فانی ہے۔

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے فرمایا۔ کیا تمہیں قرآن کریم سے کچھ یاد ہے؟ اس نے عرض کی کہ ہاں فلاں فلاں سورتیں اور ان کے نام عرض کئے۔

خدا عرش عظیم کا رب ہے۔

اور اس کا عرش پانی پر تھا۔ ابو العالیہ کا قول ہے کہ استوی الی السماء سے مراد ہے کہ وہ بلند ہوا فسوّٰھنّ سے پیدا فرمایا۔ مجاہد کا قول ہے کہ استوی سے مراد ہے عرش پر بلند ہوا۔ ابن عباس کا قول ہے کہ المجید الکریم ہے اور الودود الحبیب کا ہم معنی ہے۔ حمید مجید جو کہا جاتا ہے یہ فعیل کے وزن پر

كَأَنَّهُ فَعِيلٌ مِنْ مَاجِدٍ مَحْمُودٌ مِنْ حَمِيدٍ.

۲۲۷۰ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ إِنِّي عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ قَوْمٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرَى يَا بَنِي تَمِيمٍ قَالُوا بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا فَدَخَلَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرَى يَا أَهْلَ الْيَمَنِ إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيمٍ قَالُوا قَبِلْنَا جِئْنَاكَ لِنَتَفَقَّهَ فِي الدِّينِ وَلِنَسْأَلَكَ عَنْ أَوَّلِ هَذَا الْأَمْرِ مَا كَانَ قَالَ كَانَ اللَّهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ قَبْلَهُ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ ثُمَّ أَتَانِي رَجُلٌ فَقَالَ يَا عِمْرَانُ أَدْرِكْ نَاقَتَكَ فَقَدْ ذَهَبَتْ فَانْطَلَقْتُ أَطْلُبُهَا فَإِذَا السَّرَابُ يَنْقَطِعُ دُونَهَا وَايْمُ اللَّهِ لَوَدِدْتُ أَنَّهَا قَدْ ذَهَبَتْ وَلَمْ أَقُمْ.

۲۲۷۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ يَمِينَ اللَّهِ مَلْأَى لَا يَغِيضُهَا نَفَقَةٌ سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فَإِنَّهُ لَمْ يَنْقُصْ مَا فِي يَمِينِهِ وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْأُخْرَى الْفَيْضُ أَوِ الْقَبْضُ يَرْفَعُ وَيَخْفِضُ.

۲۲۷۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ يَشْكُو

ماجد سے ہے اور محمود مشتق ہے حمید سے۔

صفوان بن محرز کا بیان ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھا کہ بنی تمیم کے کچھ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا اے بنی تمیم! بشارت قبول کرو۔ انہوں نے کہا کہ آپ نے بشارت تو دی ہے اب کچھ دیجئے۔ پھر یمن کے لوگ آئے تو آپ نے فرمایا کہ اے اہل یمن! بشارت قبول کرو جبکہ بنی تمیم نے اسے قبول نہیں کیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے قبول کی۔ ہم آپ کی خدمت میں دین کی سمجھ حاصل کرنے کے لئے حاضر ہوئے ہیں اور یہ کہ اس دنیا سے پہلے کیا تھا۔ فرمایا کہ اللہ ہی تھا اور اس سے پہلے کوئی چیز نہیں تھی اور اس کا عرش پانی پر تھا پھر اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور لوح محفوظ میں ہر چیز کو لکھ دیا۔ پھر میرے پاس ایک آدمی آکر کہنے لگا کہ اے عمران! اپنی اونٹنی کی خبر لو وہ بھاگ گئی ہے۔ میں اس کی تلاش میں چلا گیا تو وہ سراب سے پرے جا چکی تھی۔ خدا کی قسم میں تو یہی چاہتا تھا کہ وہ چلی گئی ہوتی لیکن آپ کے پاس سے کھڑا نہ ہوتا۔

ہمام نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ بھرا ہوا ہے شب و روز کی بخشش سے کم نہیں ہوتی۔ کیا تم نے دیکھا کہ جب سے آسمان اور زمین کو پیدا ہوئے کتنا خرچ کیا جا چکا لیکن جو کچھ اس کے قبضے میں ہے اس میں سے ذرا بھی کم نہیں ہوا اور اس کا عرش پانی پر تھا اور اس کے دوسرے ہاتھ میں قبض ہے جس سے بلند اور پست کرتا رہتا ہے۔

ثابت بنانی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت زید بن حارثہ شکایت کرنے حاضر بارگاہ ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ سے ڈرو اور اپنی بیوی کو روک

فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اتَّقِ اللهَ وَأَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ قَالَتْ عَائِشَةُ لَوْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاتِمًا شَيْئًا لَكَتَمَ هَذِهِ قَالَ فَكَانَتْ زَيْنَبُ تَفْخَرُ عَلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ زَوَّجَكُنَّ أَهَالِيكُنَّ وَزَوَّجَنِي اللهُ تَعَالَى مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمَوَاتٍ وَعَنْ ثَابِتٍ وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ نَزَلَتْ فِي شَأْنِ زَيْنَبَ وَزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ .

کرو۔ حضرت عائشہ صدیقہ کا بیان ہے کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم میں سے کچھ بھی چھپانے والے ہوتے تو اس آیت کو چھپاتے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت زینب اسی لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ازواج مطہرات سے فخریہ کہا کرتیں کہ آپ کا نکاح آپ کے گھر والوں نے کیا اور میرا نکاح اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کے اوپر کیا۔ ثابت کا بیان ہے کہ آیت "تم اپنے دل میں چھپاتے تھے وہ جسے اللہ کو ظاہر کرنا منظور تھا اور تمہیں لوگوں کے طعنے کا اندیشہ تھا" (سورۃ الاحزاب، آیت ۳۷) حضرت زینب اور حضرت زید بن حارثہ کے حق میں نازل ہوئی۔

۲۲۶۳ ۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ طَهْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ نَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ فِي زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَأَطْعَمَ عَلَيْهَا يَوْمَئِذٍ خُبْزًا وَلَحْمًا وَكَانَتْ تَفْخَرُ عَلَى نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ تَقُولُ إِنَّ اللهَ أَنْكَحَنِي فِي السَّمَاءِ .

عیسیٰ بن طہمان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ پردے کی آیت حضرت زینب بنت جحش کے حق میں نازل ہوئی اور ان کے ولیمہ میں آپ نے روٹی اور گوشت کھلایا اور یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی باقی ازواج مطہرات پر فخر کیا کرتی تھیں اور کہا کرتی تھیں کہ میرا نکاح آسمان پر ہوا ہے۔

۲۲۶۴ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللهَ لَمَّا قَضَى الْخَلْقَ كَتَبَ عِنْدَهُ فَوْقَ عَرْشِهِ إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو عرش کے اوپر اپنے پاس لکھ کر رکھا ہے بے شک میری رحمت میرے غضب سے بڑھ گئی ہے۔

۲۲۶۵ ۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ آمَنَ بِاللهِ وَرَسُولِهِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ هَاجَرَ فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ جَلَسَ فِي أَرْضِهِ الَّتِي وُلِدَ فِيهَا قَالُوا

عطاء بن یسار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو ایمان لایا اللہ اور اس کے رسول پر اور نماز قائم کی اور رمضان کے روزے رکھے تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اسے جنت میں داخل کر دے خواہ وہ ہجرت کرے یا اسی جگہ میں بیٹھا رہے جہاں پیدا ہوا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ کیا یہ بات ہم لوگوں کو بتا دیں؟ آپ نے فرمایا

يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا نُبَشِّرُ النَّاسَ بِذَلِكَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ أَعَدَّهَا اللَّهُ لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِهِ كُلُّ دَرَجَتَيْنِ مَا بَيْنَهُمَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَسَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ فَإِنَّهُ أَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَأَعْلَى الْجَنَّةِ وَفَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمَنِ وَمِنْهُ تَفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ

کہ جنت میں سو درجے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں جہاد کرنے والوں کے لئے تیار کر رکھے ہیں، ہر دو درجوں کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا زمین اور آسمان کے درمیان۔ جب تم اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تو فردوس کا سوال کرو کیونکہ یہ جنت کا درمیانی اور سب سے اونچا حصہ ہے اور اس کے اوپر اللہ تعالیٰ کا عرش ہے اور اسی سے جنت کی نہریں نکلتی ہیں۔

۲۲۶۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ هُوَ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ هَلْ تَدْرِي أَيْنَ تَذْهَبُ هَذِهِ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهَا تَذْهَبُ تَسْتَأْذِنُ فِي السُّجُودِ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَكَأَنَّهَا قَدْ قِيلَ لَهَا ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا ثُمَّ قَرَأَ ذَلِكَ مُسْتَقَرٌّ لَهَا فِي قِرَاءَةِ عَبْدِ اللَّهِ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں مسجد میں داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے جب سورج غروب ہو گیا تو فرمایا۔ اے ابوذر کیا تم جانتے ہو کہ یہ کہاں جاتا ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ جا کر سجدے کی اجازت طلب کرتا ہے تو اسے اجازت مل جاتی ہے۔ گویا اس سے کہا جاتا ہے کہ جہاں سے آیا ہے وہاں چلا جا تو وہ مغرب سے طلوع ہوگا۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی "یہ اس کی منزل ہے" حضرت عبداللہ بن مسعود کی قرأت میں۔

۲۲۶۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ السَّبَّاقِ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْآنَ حَتَّى وَجَدْتُ آخِرَ سُورَةِ التَّوْبَةِ مَعَ أَبِي خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ لَمْ أَجِدْهَا مَعَ أَحَدٍ غَيْرِهِ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ حَتَّى خَاتِمَةِ بَرَاءَةَ

موسیٰ، ابراہیم، ابن شہاب، عبید بن سباق سے حضرت زید بن ثابت سے روایت کی ہے عبدالرحمٰن بن خالد، ابن شہاب، ابن سباق نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوبکر نے مجھے بلا بھیجا، پس میں نے قرآن کریم کو تلاش کیا، یہاں تک کہ مجھے سورۃ التوبہ کی آخری آیت صرف حضرت ابوخزیمہ انصاری کے پاس ملی دوسرے کسی کے پاس نہیں ملی۔ فرمایا ہے لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ سے آخر سورۃ التوبہ تک۔

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ بِهَذَا وَقَالَ مَعَ أَبِي خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ

یحییٰ بن بکیر، لیث، یونس سے اسی طرح روایت کرتے ہوئے کہا کہ صرف حضرت ابوخزیمہ انصاری کے پاس ملی۔

٢٢٧٨۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ۔

٢٢٧٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَإِذَا أَنَا بِمُوسٰى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ وَقَالَ الْمَاجِشُونُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ بُعِثَ فَإِذَا مُوسٰى آخِذٌ بِالْعَرْشِ۔

بَابُ ١٢٥٣ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ

إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَقَالَ أَبُو جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بَلَغَ أَبَا ذَرٍّ مَبْعَثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِأَخِيهِ اعْلَمْ لِي عِلْمَ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ يَأْتِيهِ الْخَبَرُ مِنَ السَّمَاءِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُ الْكَلِمَ الطَّيِّبَ يُقَالُ ذِي الْمَعَارِجِ الْمَلٰٓئِكَةُ تَعْرُجُ إِلَى اللّٰهِ۔

٢٢٨٠۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَعَاقَبُونَ

ابو العالیہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تکلیف کے وقت یوں کہا کرتے تھے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ جو علم و حکمت والا ہے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ جو عرش عظیم کا رب ہے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، جو آسمانوں، زمین اور عزت والے عرش کا رب ہے۔

یحییٰ بن عمارہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے روز سب بے ہوش ہو جائیں گے۔ جب میں ہوش میں آؤں گا تو دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ عرش کے پایوں میں سے ایک پایہ پکڑے کھڑے ہوں گے۔ ماجشون، عبداللہ بن فضل، ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سب سے پہلے مجھے ہوش میں لا کر اٹھایا جائے گا اور میں دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ عرش کو پکڑے کھڑے ہیں۔

فرشتوں اور روح کا اسی کی طرف چڑھنا۔

ارشاد باری ہے "اسی کی طرف چڑھتا ہے پاکیزہ کلام" (سورۂ فاطر آیت ١٠) ابو جمرہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جب حضرت ابوذر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کی خبر سنی تو انہوں نے اپنے بھائی سے کہا کہ اس شخص کے بارے میں مجھے معلومات لا کر دو جس نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ اس کے پاس آسمان سے خبر آتی ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ نیک کام پاکیزہ کلمے کو اٹھا لیتا ہے۔ ذی المعارج کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ فرشتے ہیں جو آسمان کی طرف چڑھتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رات اور دن کے فرشتے تمہارے پاس باری باری آتے ہیں اور نماز عصر و

فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلٰوةِ الْعَصْرِ وَصَلٰوةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ فَيَقُولُ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي فَيَقُولُونَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَقَالَ خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَلَا يَصْعَدُ إِلَى اللّٰهِ إِلَّا الطَّيِّبُ فَإِنَّ اللّٰهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِينِهِ ثُمَّ يُرَبِّيهَا لِصَاحِبِهِ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ وَرَوَاهُ وَرْقَاءُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَصْعَدُ إِلَى اللّٰهِ إِلَّا الطَّيِّبُ.

٢٢٨١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِهِنَّ عِنْدَ الْكَرْبِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ.

٢٢٨٢ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ أَوْ أَبِي نُعْمٍ شَكَّ قَبِيصَةُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ بُعِثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذُهَيْبَةٍ فَقَسَمَهَا بَيْنَ أَرْبَعَةٍ وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَعَثَ

نماز عصر کے وقت ان کا اجتماع ہوتا ہے۔ پھر جن فرشتوں نے تمہارے ساتھ رات گزاری ہوتی ہے وہ آسمان کی طرف چڑھتے ہیں تو وہ سب کچھ جاننے کے باوجود ان سے پوچھتا اور فرماتا ہے کہ میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ جب ہم نے انہیں چھوڑا تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس گئے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ خالد بن مخلد، سلیمان، عبداللہ بن دینار، ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ایک کھجور کے برابر بھی پاک کمائی میں سے خیرات کی اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پاکیزہ چیز ہی پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے دائیں ہاتھ سے قبول فرماتا ہے اور پھر اس کی نیکی کو بڑھانے کے لئے اس کی پرورش کرتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنے بچھڑے کی پرورش کرتا ہے، یہاں تک کہ وہ پہاڑ کے برابر ہو جاتی ہے۔ ورقاء، عبداللہ بن دینار، سعید بن یسار نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ تک صرف پاکیزہ چیز ہی پہنچتی ہے۔

ابوالعالیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دکھ درد کے وقت یوں دعا کیا کرتے: نہیں کوئی معبود مگر اللہ، جو عظمت و حلم والا ہے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، جو عرش عظیم کا رب ہے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، جو آسمانوں اور عزت والے عرش کا رب ہے۔

قبیصہ، سفیان، ان کے والد، ابن ابو نعیم یا ابو نعیم راوی کو قبیصہ کا شک ہے، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تھوڑا سا سونا بھیجا گیا تو آپ نے وہ چار شخصوں میں تقسیم فرما دیا۔ اسحاق بن نصر، عبدالرزاق، سفیان، ان کے والد، ابو نعیم، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت علی نے یمن سے مٹی میں ملا ہوا تھوڑا سا سونا بھیجا تو آپ نے اسے

اقرع بن حابس حنظلی جو بنی مجاشع کا ایک فرد تھا اور عیینہ بن بدر فزاری،

عَلِيٌّ وَهُوَ بِالْيَمَنِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذُهَيْبَةٍ فِي تُرْبَتِهَا فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي مُجَاشِعٍ وَبَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ الْفَزَارِيِّ وَبَيْنَ عَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي كِلَابٍ وَبَيْنَ زَيْدِ الْخَيْلِ الطَّائِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي نَبْهَانَ فَتَغَضَّبَتْ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ فَقَالُوا يُعْطِيهِ صَنَادِيدَ أَهْلِ نَجْدٍ وَيَدَعُنَا قَالَ إِنَّمَا أَتَأَلَّفُهُمْ فَأَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ نَاتِئُ الْجَبِينِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ مَحْلُوقُ الرَّأْسِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اتَّقِ اللَّهَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ يُطِيعُ اللَّهَ إِذَا عَصَيْتُهُ فَيَأْمَنُنِي عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَلَا تَأْمَنُونِي فَسَأَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ قَتْلَهُ أُرَاهُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ فَمَنَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هَذَا قَوْمًا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَدَعُونَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ.

اور علقمہ بن علاثہ عامری، جو بنی کلاب سے تھے اور زید الخیل طائی، جو بنی نبہان سے تھا۔ ان چاروں کے درمیان تقسیم فرما دیا۔ اس پر قریش اور انصار کو ناراضگی ہوئی اور انہوں نے کہا کہ یہ نجد کے سرداروں کو مال عطا کرتے ہیں اور ہمیں نظر انداز کر دیا۔ آپ نے فرمایا کہ میں ان کے دلوں کو ملاتا ہوں۔ چنانچہ ایک شخص آیا جس کی آنکھیں دھنسی ہوئی تھیں، پیشانی ابھری ہوئی، داڑھی گھنی، گال پھولے ہوئے اور سر منڈا ہوا تھا اور اس نے کہا، اے محمد! اللہ سے ڈرو۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے والا کون ہے اگر میں اس کی نافرمانی کرتا ہوں حالانکہ اس نے مجھے زمین والوں پر امین بنایا ہے اور تم مجھے امین نہیں مانتے۔ پس قوم میں سے ایک آدمی نے اس کو قتل کرنے کی اجازت مانگی۔ میرے خیال میں وہ حضرت خالد بن ولید تھے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں منع فرما دیا۔ جب وہ چلا گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص کی نسل سے ایسی قوم پیدا ہوگی کہ وہ لوگ قرآن مجید پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ وہ بت پرستوں کو چھوڑ کر مسلمانوں کو قتل کریں گے۔ اگر میں انہیں پاؤں تو عاد قوم کی طرح انہیں قتل کر دوں۔ (اللہ تعالیٰ اس بدعقیدہ فرقے کے شر سے تمام مسلمانوں کو محفوظ و مامون رکھے آمین)

۲۲۸۳۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا قَالَ مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ.

ابراہیم تیمی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد ربانی، اور سورج چلتا ہے اپنے ٹھہراؤ کے لئے (سورۂ یٰسین، آیت ۳۸) کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اس کا ٹھہراؤ عرش کے نیچے ہے۔

بَابُ ۱۲۵۵ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ.

اس روز کتنے ہی چہرے تروتازہ ہوں گے اور اپنے رب کی طرف دیکھتے ہوں گے۔

٢٢٨٤- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ أَوْ هُشَيْمٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوا عَلَى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَصَلَاةٍ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ فَافْعَلُوا۔

قیس بن ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے چودھویں کے چاند کی طرف دیکھ کر فرمایا۔ عنقریب تم اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے جیسے اس چودھویں رات کے چاند کو دیکھتے ہو اور اس کے دیکھنے میں تمہیں کوئی دقت پیش نہیں آتی۔ اگر تم سورج طلوع ہونے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے نماز پڑھنے سے مجبور نہ کر دیئے جاؤ تو پڑھ لیا کرو۔

٢٢٨٥- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوسُفَ الْيَرْبُوعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عِيَانًا۔

یوسف بن موسیٰ، عاصم بن یوسف یربوعی، ابو شہاب، اسماعیل بن ابو خالد، قیس بن ابو حازم نے حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عنقریب (قیامت میں) تم اپنے رب کو واضح طور پر دیکھو گے۔

٢٢٨٦- حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا لَا تُضَامُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ

قیس بن ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک چودھویں رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا۔ عنقریب تم قیامت میں اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے جیسے اسے دیکھتے ہو اور تمہیں اس کے دیکھنے کے اندر کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔

٢٢٨٧- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّاسَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تُضَارُّونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَهَلْ تُضَارُّونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذٰلِكَ يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ

عطاء بن یزید لیثی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ لوگ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ کیا ہم قیامت میں اپنے رب کو دیکھیں گے؟ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا چودھویں رات کو تمہیں چاند کے دیکھنے میں کوئی تکلیف ہوتی ہے؟ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ، نہیں۔ فرمایا کیا تمہیں سورج کے دیکھنے میں کوئی تکلیف ہوتی ہے جبکہ اس کے آگے بادل نہ ہوں؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ، نہیں۔ فرمایا تو اسی طرح تم دیکھو گے۔ حشر قیامت کے روز اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع فرمائے گا اور کہے گا کہ جو جس کی عبادت کرتا تھا اس کے پیچھے ہو جائے چنانچہ جو سورج کی پوجا کرتا

من كان يعبد شيئا فليتبعه فيتبع من كان يعبد الشمس الشمس ويتبع من كان يعبد القمر القمر ويتبع من كان يعبد الطواغيت الطواغيت وتبقى هذه الأمة فيها شافعوها أو منافقوها شك إبراهيم فيأتيهم الله فيقول أنا ربكم فيقولون هذا مكاننا حتى يأتينا ربنا فإذا جاءنا ربنا عرفناه فيأتيهم الله في صورته التي يعرفون فيقول أنا ربكم فيقولون أنت ربنا فيتبعونه ويضرب الصراط بين ظهري جهنم فأكون أنا وأمتي أول من يجيزها ولا يتكلم يومئذ إلا الرسل ودعوى الرسل يومئذ اللهم سلم سلم وفي جهنم كلاليب مثل شوك السعدان هل رأيتم السعدان قالوا نعم يا رسول الله قال فإنها مثل شوك السعدان غير أنه لا يعلم ما قدر عظمها إلا الله تخطف الناس بأعمالهم فمنهم الموبق بقي بعمله أو الموثق بعمله ومنهم المخردل أو المجازى أو نحوه ثم يتجلى حتى إذا فرغ الله من

تو جو سورج کو پوجتا تھا وہ سورج کے پیچھے ہو جائے گا اور جو چاند کی پوجا کرتا تھا وہ چاند کے پیچھے ہو جائے گا اور جو بتوں کو پوجتا تھا وہ بتوں کے پیچھے ہو جائے گا اور یہ امت باقی رہ جائے گی جس میں ان کی شفاعت کرنے والے یا ان کے منافق بھی ہوں گے (اس میں ابراہیم راوی کو شک ہے) پس اللہ تعالیٰ ان کے پاس تشریف لائے گا کہ میں تمہارا رب ہوں پس وہ کہیں گے کہ ہم اسی جگہ کھڑے رہیں گے جب تک ہمارا رب نہ آ جائے کیونکہ جب ہمارا رب آئے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے سامنے ایسی صورت میں آئے گا جس کو وہ جانتے ہیں پس فرمائے گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔ وہ عرض کریں گے کہ تو ہی ہمارا رب ہے وہ اس کے پیچھے ہو جائیں گے جہنم کی پشت پر پل بچھا دیا جائے گا اور میں اور میری امت سب سے پہلے اس کو عبور کریں گے اور اس روز رسولوں کے سوا کوئی کلام نہیں کرے گا اور رسولوں کا پکارنا بھی اس روز یہ ہوگا سلم سلم۔ یہ کہا اور جہنم میں سعدان کے کانٹوں جیسے آنکڑے ہوں گے کیا تم نے سعدان دیکھی ہے؟ لوگوں نے کہا ہاں یا رسول اللہ فرمایا تو وہ سعدان کے کانٹوں جیسے ہوں گے مگر وہ کتنے بڑے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا وہ لوگوں کو ان کے عملوں کے مطابق اچک لیں گے۔ جن میں بعض تو وہ ہوں گے جو ہلاک کر دیئے جائیں گے اور بعض عمل کے ساتھ باقی رہیں گے یا رائی کے برابر عمل کے ساتھ ہوں گے جن کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے یا ہم جل جائیں گے یا

القضاء بين العباد وأراد أن يخرج برحمته من أراد من أهل النار أمر الملائكة أن يخرجوا من النار من كان لا يشرك بالله شيئا ممن أراد الله أن يرحمه ممن يشهد أن لا إله إلا الله فيعرفونهم في النار بأثر السجود تأكل النار ابن آدم إلا أثر السجود حرم الله على النار أن تأكل أثر السجود فيخرجون من النار قد امتحشوا فيصب عليهم ماء الحياة فينبتون تحته كما تنبت الحبة في حميل السيل ثم يفرغ الله من القضاء بين العباد

اس کی مانند بات بھی پھر تجلی فرمائے گا یہاں تک کہ بندوں کے فیصلے سے فارغ ہو جائے گا اور اپنی رحمت سے جن کو نکالنا چاہے گا ان کے لئے ملائکہ کو حکم فرمائے گا کہ اس شخص کو جہنم سے نکال دو جو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا تھا جو ان لوگوں میں سے ہو جن پر رحم کرنا اللہ چاہتا ہے اور وہ جن سے ہوں گے جو اس کی گواہی دیتے ہوں گے کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ پس وہ جہنم میں انہیں سجدے کے نشانوں سے پہچان لیں گے کیونکہ آگ ابن آدم کو کھا جائے گی مگر سجدے کی جگہوں کو کھانے کو اللہ نے حرام کر دیا ہے پس وہ جہنم سے نکالے جائیں گے تو ان پر آب حیات ڈالا جائے گا اور وہ اس طرح اُگ آئیں گے جیسے سیلاب کی جھاگ میں دانے اُگتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ بندوں کے فیصلے سے فارغ ہو جائے گا اور

وَيَبْقَى رَجُلٌ مُقْبِلٌ بِوَجْهِهِ عَلَى النَّارِ هُوَ آخِرُ أَهْلِ النَّارِ دُخُولًا الْجَنَّةَ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ فَإِنَّهُ قَدْ قَشَبَنِي رِيحُهَا وَأَحْرَقَنِي ذَكَاؤُهَا فَيَدْعُو اللَّهَ بِمَا شَاءَ أَنْ يَدْعُوَهُ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ هَلْ عَسَيْتَ إِنْ أُعْطِيتَ ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ وَيُعْطِي رَبَّهُ مِنْ عُهُودٍ وَمَوَاثِيقَ مَا شَاءَ فَيَصْرِفُ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ فَإِذَا أَقْبَلَ عَلَى الْجَنَّةِ وَرَآهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ يَقُولُ أَيْ رَبِّ قَدِّمْنِي إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ اللَّهُ أَلَسْتَ قَدْ أَعْطَيْتَ عُهُودَكَ وَمَوَاثِيقَكَ أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَ الَّذِي أُعْطِيتَ أَبَدًا وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ وَيَدْعُو اللَّهَ حَتَّى يَقُولَ هَلْ عَسَيْتَ إِنْ أُعْطِيتَ ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهُ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ وَيُعْطِي مَا شَاءَ مِنْ عُهُودٍ وَمَوَاثِيقَ فَيُقَدِّمُهُ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا قَامَ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ انْفَهَقَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَرَأَى مَا فِيهَا مِنَ الْحَبْرَةِ وَالسُّرُورِ فَيَسْكُتُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ يَقُولُ أَيْ رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُولُ اللَّهُ أَلَسْتَ قَدْ أَعْطَيْتَ عُهُودَكَ وَمَوَاثِيقَكَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ مَا أُعْطِيتَ فَيَقُولُ وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ لَا أَكُونَنَّ أَشْقَى خَلْقِكَ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو حَتَّى يَضْحَكَ اللَّهُ مِنْهُ فَإِذَا ضَحِكَ مِنْهُ قَالَ لَهُ ادْخُلِ الْجَنَّةَ فَإِذَا دَخَلَهَا قَالَ اللَّهُ لَهُ تَمَنَّهْ فَسَأَلَ رَبَّهُ وَتَمَنَّى حَتَّى إِنَّ اللَّهَ لَيُذَكِّرُهُ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا حَتَّى انْقَطَعَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللَّهُ ذَلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ

یہ شخص سب سے آخر میں جنت میں جائے گا اس کا منہ جہنم کی طرف ہوگا، وہ جہنم سے نکلے اور جنت میں جانے کے لحاظ سے آخری ہوگا، وہ عرض کرے گا اے رب! میرا منہ آگ کی طرف سے پھیر دے کیونکہ اس کی بدبو نے مجھے تنگ کر رکھا ہے اور اس کی تپش نے مجھے جلس دیا ہے پس وہ اللہ تعالیٰ سے جس طرح دعا کرنا چاہے گا دعا کرتا رہے گا پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا اگر تجھے یہ چیز عطا کر دی جائے تو کیا تو اس کے سوا کچھ نہیں مانگے گا وہ عرض کرے گا تیری عزت کی قسم میں اس کے سوا کچھ نہیں مانگوں گا اور جس طرح چاہے گا اپنے رب سے پختہ عہد و پیمان کرے گا پس اللہ تعالیٰ اس کے منہ کو جہنم کی طرف سے پھیر دے گا جب وہ جنت کی طرف منہ کرے گا اور اسے دیکھے گا تو کچھ دیر خاموش رہے گا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر عرض کرے گا اے رب مجھے جنت کے دروازے تک پہنچا دے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تو نے عہد و پیمان نہیں کیا تھا کہ اس کے سوا کبھی کوئی چیز نہیں مانگے گا، وہ عرض کرے گا تیری عزت کی قسم میں اس کے سوا کوئی چیز نہیں مانگوں گا اور عہد و پیمان کرے گا پس اسے جنت کے دروازے تک پہنچا دیا جائے گا۔

پس جب وہ جنت کے دروازے پر کھڑا ہوگا اور اس کی طرف دیکھے گا تو وہ اس کی نعمتیں اور آسائش و مسرت دیکھے گا تو کچھ دیر خاموش رہے گا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر عرض کرے گا اے رب مجھے جنت میں داخل کر دے پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تو نے عہد و پیمان نہیں کیا تھا کہ جو تجھے دیا گیا ہے اس کے سوا کچھ نہیں مانگے گا پھر فرمائے گا اے ابن آدم تجھ پر افسوس ہے تو کتنا عہد شکن ہے وہ عرض کرے گا اے رب میں تیری مخلوق میں سب سے بدبخت نہیں رہنا چاہتا، جب وہ برابر دعا کرتا رہے گا تو اللہ تعالیٰ ہنس پڑے گا جب وہ اس کی بات سے ہنسے گا تو فرمائے گا جنت میں داخل ہو جا، جب وہ داخل ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا آرزو کر، پس وہ اپنے رب سے تمنا کرتا جائے گا یہاں تک کہ خود اللہ تعالیٰ اسے یاد دلاتا جائے گا کہ فلاں فلاں چیز مانگ یہاں تک کہ اس کی تمام آرزوئیں پوری ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ تجھے دیا اور اتنا ہی اور۔ عطا بن یزید کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری بھی حضرت ابو ہریرہ کے پاس تھے اور جب یہ حدیث بیان کر رہے تھے تو انہوں نے

قَالَ عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا يَرُدُّ عَلَيْهِ مِنْ حَدِيثِهِ شَيْئًا حَتَّى إِذَا حَدَّثَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ ذَلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ مَعَهُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ مَا حَفِظْتُ إِلَّا قَوْلَهُ ذَلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ أَشْهَدُ أَنِّي حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ ذَلِكَ لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَذَلِكَ الرَّجُلُ آخِرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ

٢٢٨٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ هَلْ تُضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ إِذَا كَانَتْ صَحْوًا قُلْنَا لَا قَالَ فَإِنَّكُمْ لَا تُضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ يَوْمَئِذٍ إِلَّا كَمَا تُضَارُونَ فِي رُؤْيَتِهِمَا ثُمَّ قَالَ يُنَادِي مُنَادٍ لِيَذْهَبْ كُلُّ قَوْمٍ إِلَى مَا كَانُوا يَعْبُدُونَ فَيَذْهَبُ أَصْحَابُ الصَّلِيبِ مَعَ صَلِيبِهِمْ وَأَصْحَابُ الْأَوْثَانِ مَعَ أَوْثَانِهِمْ وَأَصْحَابُ كُلِّ آلِهَةٍ مَعَ آلِهَتِهِمْ حَتَّى يَبْقَى مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ مِنْ بَرٍّ أَوْ فَاجِرٍ وَغُبَّرَاتٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ ثُمَّ يُؤْتَى بِجَهَنَّمَ تُعْرَضُ كَأَنَّهَا سَرَابٌ فَيُقَالُ لِلْيَهُودِ مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ قَالُوا كُنَّا نَعْبُدُ عُزَيْرَ ابْنَ اللَّهِ فَيُقَالُ كَذَبْتُمْ لَمْ يَكُنْ لِلَّهِ صَاحِبَةٌ وَلَا وَلَدٌ فَمَا تُرِيدُونَ قَالُوا نُرِيدُ أَنْ تَسْقِيَنَا فَيُقَالُ اشْرَبُوا فَيَتَسَاقَطُونَ فِي جَهَنَّمَ ثُمَّ يُقَالُ لِلنَّصَارَى مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ

کسی بات کا انکار نہیں کیا یہاں تک کہ جب حضرت ابو ہریرہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرمایا جائے گا کہ تجھے یہ دیا اور اس کے برابر اور۔ حضرت ابو سعید خدری نے کہا کہ اس کے ساتھ دس گنا اے ابو ہریرہ۔ حضرت ابو ہریرہ نے کہا کہ مجھے تو یہی یاد ہے کہ آپ نے فرمایا کہ تجھے یہ دیا اور اتنا ہی اور۔ حضرت ابو سعید خدری نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی یہی یاد ہے کہ تجھے یہ دیا اور اس کا دس گنا۔ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ جنتیوں کے اندر یہ آدمی جنت میں داخل ہونے کے لحاظ سے آخری ہوگا۔

عطاء بن یسار کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ کیا قیامت میں ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ فرمایا جب مطلع صاف ہو تو کیا تمہیں سورج اور چاند کو دیکھنے میں کوئی تکلیف ہوتی ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ نہیں۔ فرمایا کہ اسی طرح اپنے رب کو دیکھنے میں کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوگی مگر جتنی آج ان دونوں کے دیکھنے میں محسوس ہوتی ہے۔ پھر ایک پکارنے والا پکارے گا کہ ہر قوم اس کے پاس چلی جائے جس کی وہ عبادت کرتے تھے۔ پس صلیب کے پجاری صلیب کے پاس چلے جائیں گے اور بت پرست بتوں کے پاس چلے جائیں گے اور ہر جھوٹے معبود کے پجاری اپنے معبودوں کے پاس چلے جائیں گے یہاں تک کہ وہی لوگ باقی رہ جائیں گے جو صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا کرتے تھے خواہ وہ نیک ہوں یا بد اور اہل کتاب کے باقی ماندہ لوگ۔ پھر جہنم کو سامنے لایا جائے گا گویا کہ وہ سراب ہو۔ پس یہودیوں سے کہا جائے گا کہ تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ کہیں گے کہ ہم اللہ کے بیٹے حضرت عزیر کی عبادت کیا کرتے تھے۔ ان سے کہا جائے گا کہ تم جھوٹ بولتے ہو۔ اللہ تعالیٰ کے لئے تو کوئی بیوی ہے نہ اولاد۔ تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے کہ ہم پانی پینا چاہتے ہیں۔ ان سے کہا جائے گا کہ پی لو۔ پس وہ جہنم میں جا گریں گے۔ پھر نصاریٰ سے کہا جائے گا کہ تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ کہیں گے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے بیٹے حضرت مسیح کی عبادت کیا کرتے تھے۔ ان سے کہا جائے گا کہ تم نے غلط بیانی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لئے تو کوئی بیوی ہے نہ اولاد۔ تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے

فيقولون كنا نعبد المسيح بن الله فيقال كذبتم
لم يكن لله صاحبة ولا ولد فما تريدون
فيقولون نريد أن تسقينا فيقال اشربوا
فيتساقطون حتى يبقى من كان يعبد الله
من بر أو فاجر فيقال لهم ما يحبسكم وقد
ذهب الناس فيقولون فارقناهم ونحن
أحوج منا إليه اليوم وإنا سمعنا مناديا
ينادي ليلحق كل قوم بما كانوا يعبدون
وإنما ننتظر ربنا قال فيأتيهم الجبار في
صورة غير صورته التي رأوه فيها أول
مرة فيقول أنا ربكم فيقولون أنت ربنا
فلا يكلمه إلا الأنبياء فيقول هل بينكم
وبينه آية تعرفونه فيقولون الساق
فيكشف عن ساقه فيسجد له كل مؤمن
ويبقى من كان يسجد لله رياء وسمعة فيذهب
كيما يسجد فيعود ظهره طبقا واحدا ثم
يؤتى بالجسر فيجعل بين ظهري جهنم قلنا
يا رسول الله وما الجسر قال مدحضة مزلة
عليه خطاطيف وكلاليب وحسكة مفلطحة

لها شوكة عقيفاء تكون بنجد يقال لها
السعدان المؤمن عليها كالطرف وكالبرق
وكالريح وكأجاويد الخيل والركاب فناج
مسلم وناج مخدوش ومكدوس في نار جهنم
حتى يمر آخرهم يسحب سحبا فما أنتم
بأشد لي مناشدة في الحق قد تبين لكم من المؤمن
يومئذ للجبار وإذا رأوا أنهم قد نجوا في
إخوانهم يقولون ربنا إخواننا كانوا يصلون
معنا ويصومون معنا ويعملون معنا فيقول
الله تعالى اذهبوا فمن وجدتم في قلبه

[illegible]

مثقال دينار من إيمان فأخرجوه ويحرم
الله صورهم على النار فيأتونهم وبعضهم قد
غاب في النار إلى قدمه وإلى أنصاف ساقيه
فيخرجون من عرفوا ثم يعودون فيقول
اذهبوا فمن وجدتم في قلبه مثقال نصف
دينار فأخرجوه فيخرجون من عرفوا ثم
يعودون فيقول اذهبوا فمن وجدتم في
قلبه مثقال ذرة من إيمان فأخرجوه
فيخرجون من عرفوا قال أبو سعيد فإن
لم تصدقوني فاقرءوا إن الله لا يظلم مثقال
ذرة وإن تك حسنة يضاعفها فيشفع
النبيون والملائكة والمؤمنون فيقول
الجبار بقيت شفاعتي فيقبض قبضة من
النار فيخرج أقواما قد امتحشوا فيلقون
في نهر بأفواه الجنة يقال له ماء الحياة
فينبتون في حافتيه كما تنبت الحبة
في حميل السيل قد رأيتموها إلى جانب
الصخرة إلى جانب الشجرة فما كان إلى الشمس
منها كان أخضر وما كان منها إلى الظل كان
أبيض فيخرجون كأنهم اللؤلؤ فيجعل في
رقابهم الخواتيم فيدخلون الجنة فيقول أهل
الجنة هؤلاء عتقاء الرحمن أدخلهم الجنة
بغير عمل عملوه ولا خير قدموه فيقال
لهم لكم ما رأيتم ومثله معه وقال حجاج
بن منهال حدثنا همام بن يحيى حدثنا قتادة
عن أنس أن النبي صلى الله عليه وسلم قال
يحبس المؤمنون يوم القيامة حتى يهموا بذلك
فيقولون لو استشفعنا إلى ربنا فيريحنا
من مكاننا فيأتون آدم فيقولون أنت آدم

[illegible]

أَبُو النَّاسِ خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ، وَأَسْكَنَكَ جَنَّتَهُ
وَأَسْجَدَ لَكَ مَلاَئِكَتَهُ، وَعَلَّمَكَ أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ
لِتَشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا
هَذَا، قَالَ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ قَالَ وَيَذْكُرُ
خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ أَكْلَهُ مِنَ الشَّجَرَةِ وَ
قَدْ نُهِيَ عَنْهَا، وَلَكِنِ ائْتُوا نُوحًا أَوَّلَ نَبِيٍّ بَعَثَهُ
اللَّهُ إِلَى أَهْلِ الأَرْضِ، فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُ
لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ
سُؤَالَهُ رَبَّهُ بِغَيْرِ عِلْمٍ، وَلَكِنِ ائْتُوا إِبْرَاهِيمَ
خَلِيلَ الرَّحْمَنِ، قَالَ فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ
إِنِّي لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ ثَلاَثَ كَلِمَاتٍ كَذَبَهُنَّ
وَلَكِنِ ائْتُوا مُوسَى عَبْدًا آتَاهُ اللَّهُ
التَّوْرَاةَ وَكَلَّمَهُ وَقَرَّبَهُ نَجِيًّا، قَالَ فَيَأْتُونَ
مُوسَى فَيَقُولُ إِنِّي لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ
خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ قَتْلَهُ النَّفْسَ، وَلَكِنِ
ائْتُوا عِيسَى عَبْدَ اللَّهِ وَرَسُولَهُ وَرُوحَ اللَّهِ وَ
كَلِمَتَهُ، قَالَ فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُ لَسْتُ
هُنَاكُمْ وَلَكِنِ ائْتُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَبْدًا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا
تَأَخَّرَ، فَيَأْتُونِّي فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ
فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ، فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا
فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدَعَنِي، فَيَقُولُ ارْفَعْ
مُحَمَّدُ وَقُلْ يُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَ
قَالَ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلَى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَ
تَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ، فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأَخْرُجُ
فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ قَالَ قَتَادَةُ وَسَمِعْتُهُ أَيْضًا
يَقُولُ فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ
الْجَنَّةَ، ثُمَّ أَعُودُ فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ
فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ، فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا

لہٰذا تم حضرت موسیٰ کے پاس جاؤ وہ اللہ کے ایسے بندے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے تورات عطا
کی اور ان سے کلام کیا اور سرگوشی کے لئے قریب کیا تھا، پھر لوگ حضرت موسیٰ کی
خدمت میں حاضر ہوں گے تو وہ فرمائیں گے کہ میں اس کام کا اہل نہیں
ہوں اور اپنی اس غلطی کا ذکر کریں گے جو ان سے سرزد ہوئی تھی یعنی
ایک آدمی کو قتل کر دیا تھا، لہٰذا تم حضرت عیسیٰ کے پاس جاؤ جو اللہ کے بندے
اور اس کے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ کی روح اور اس کا ایک کلمہ ہیں،
جب لوگ حضرت عیسیٰ کی خدمت میں حاضر ہوں گے تو وہ فرمائیں گے کہ
میں اس منصب کے لائق نہیں ہوں، تم حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس جاؤ کیونکہ وہ ایسے بندے ہیں کہ ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے
ان کے اگلے پچھلوں کے گناہ معاف فرما دیئے ہیں، پس وہ میرے پاس
آئیں گے، میں اپنے رب سے اس کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت طلب
کروں گا پس مجھے اجازت دی جائے گی جب میں اسے دیکھوں گا تو اس کے
سجدہ میں گر جاؤں گا پس وہ مجھے جب تک چاہے گا سجدے میں
رہنے دے گا، پھر فرمائے گا اے محمد سر اٹھاؤ کہو تمہاری بات سنی جائے گی، شفاعت
کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی، مانگو تمہیں دیا جائے گا، پس میں
اپنا سر اٹھاؤں گا اور اپنے رب کی ایسی حمد و ثنا بیان کروں گا جو مجھے سکھائی جائے
گی، پھر میرے لئے ایک حد مقرر فرما دی جائے گی تو میں لوگوں کو جہنم سے نکال کر
جنت میں داخل کروں گا، پھر میں دوبارہ جاؤں گا اور اپنے رب کے گھر میں داخل
ہونے کی اجازت طلب کروں گا تو مجھے اجازت عطا فرما دی جائے گی، جب میں
اسے دیکھوں گا تو اس کے سجدہ میں گر جاؤں گا پس اللہ تعالیٰ جب
تک چاہے گا مجھے سجدہ میں رہنے دے گا، پھر فرمائے گا اے محمد سر اٹھاؤ
اور کہو تمہاری بات سنی جائے گی، شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی،
مانگو تمہیں دیا جائے گا، پس میں سر اٹھا کر اپنے رب کی ایسی حمد و ثنا بیان کروں گا
جو مجھے سکھائی جائے گی، پھر میں شفاعت کروں گا تو میرے لئے ایک حد مقرر
فرما دی جائے گی، پس میں ان لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا،
قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے ان سے سنا کہ پھر میں نکالوں گا اور ان کو
جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا۔ پھر میں تیسری مرتبہ لوٹوں گا
اور اپنے رب سے اس کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت
طلب کروں گا، پس مجھے اجازت دے دی جائے گی، جب میں

فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يَقُولُ
ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ يُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ
تُعْطَ قَالَ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلَى رَبِّي بِثَنَاءٍ
وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ قَالَ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي
حَدًّا فَأَخْرُجُ فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ قَالَ قَتَادَةُ
وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ
وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُودُ الثَّالِثَةَ فَأَسْتَأْذِنُ
عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُهُ
وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ
يَدَعَنِي ثُمَّ يَقُولُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ يُسْمَعْ
وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ فَأَرْفَعُ رَأْسِي
فَأُثْنِي عَلَى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ قَالَ
ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأَخْرُجُ فَأُدْخِلُهُمُ
الْجَنَّةَ قَالَ قَتَادَةُ وَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ فَأَخْرُجُ
فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ حَتَّى
مَا يَبْقَى فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ أَيْ
وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ قَالَ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ
عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا قَالَ
هٰذَا الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ الَّذِي وُعِدَهُ نَبِيُّكُمْ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۲۸۹ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ
إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي عَمِّي حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ
أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ
إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ وَقَالَ لَهُمُ اصْبِرُوا
حَتَّى تَلْقَوُا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَإِنِّي عَلَى الْحَوْضِ.

۲۲۹۰ - حَدَّثَنِي ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ
عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ

جب میں اُسے دیکھوں گا تو اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا تو مجھے اللہ تعالیٰ سجدے ہی میں رکھے گا جب تک وہ چاہے گا۔ پھر فرمائے گا کہ اے محمد! سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری سنی جائے گی۔ شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی اور مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا۔ پس میں سر اٹھا کر اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد و ثنا بیان کروں گا جو مجھے سکھائی جائے گی۔ پھر میں شفاعت کروں گا تو میرے لئے ایک حد مقرر فرما دی جائے گی تو میں لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دوں گا۔ حضرت قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نکالوں گا تو انہیں جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دیا جائے گا، یہاں تک کہ جہنم میں صرف وہی رہ جائیں گے جن کو قرآن کریم نے روک رکھا ہوگا یعنی جن کا ہمیشہ جہنم میں رہنا واجب ہوگا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: "قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری تعریف کریں" (سورۂ بنی اسرائیل، آیت ۷۹) یہ وہ مقام ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی سے وعدہ فرمایا ہوا ہے۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)۔

نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)۔

ابن شہاب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلایا اور انہیں ایک خیمے میں جمع کر کے فرمایا کہ صبر سے کام لو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے جا کر ملو کیونکہ میں حوض پر ملوں گا۔

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب رات کو تہجد پڑھتے تو یوں عرض گزار ہوتے: اے ہمارے

اللّٰہ علیہ وسلم إذا تہجد من اللیل قال اللّٰہم ربنا لک الحمد أنت قیم السموات والأرض ولک الحمد أنت رب السموات والأرض ومن فیہن ولک الحمد أنت نور السموات والأرض ومن فیہن أنت الحق وقولک الحق ووعدک الحق ولقاؤک الحق والجنة حق والنار حق والساعة حق اللّٰہم لک أسلمت وبک آمنت وعلیک توکلت وإلیک خاصمت وبک حاکمت فاغفر لی ما قدمت وما أخرت وأسررت وأعلنت وما أنت أعلم بہ منی لا إلہ إلا أنت قال أبو عبد اللّٰہ وقال قیس بن سعد وأبو الزبیر عن طاوس قیام وقال مجاہد القیوم القائم علی کل شیء وقرأ عمر القیام وکلاہما مدح۔

۲۲۹۱- حدثنا یوسف بن موسی حدثنا أبو أسامة حدثنی الأعمش عن خیثمة عن عدی بن حاتم قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ما منکم من أحد إلا سیکلمہ ربہ لیس بینہ وبینہ ترجمان ولا حجاب یحجبہ

۲۲۹۲- حدثنا علی بن عبد اللّٰہ حدثنا عبد العزیز بن عبد الصمد عن أبی عمران عن أبی بکر بن عبد اللّٰہ بن قیس عن أبیہ عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال جنتان من فضة آنیتہما وما فیہما وجنتان من ذہب آنیتہما وما فیہما وما بین القوم وبین أن ینظروا إلی ربہم إلا رداء الکبر علی وجہہ فی جنة عدن۔

۲۲۹۳- حدثنا الحمیدی حدثنا سفیان

ہمارے رب! سب تعریفیں تیرے لئے ہیں، تو آسمانوں اور زمین کا قائم رکھنے والا ہے اور سب تعریفیں تیرے لئے ہیں۔ تو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے اندر ہے، سب کا رب ہے۔ تو سچا ہے، تیری بات سچی ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے، تیرا دیدار حق ہے، جنت حق ہے، جہنم حق ہے، اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ! میں نے تیرے حضور گردن جھکا دی اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر بھروسہ کیا اور تیری مدد کے ساتھ جھگڑا اور تیرے حکم سے میں نے فیصلہ کیا، پس جو میں نے پہلے کیا، بعد میں کروں، چھپ کر کیا یا علانیہ کیا سے معاف فرمائیے جو کہ تو مجھ سے بہتر جانتا ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ ابو الزبیر نے طاؤس سے جو روایت کی اس میں قیّم کی جگہ قیّام ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ ہر چیز کو قائم رکھنے والے کو قیّوم کہتے ہیں۔ حضرت عمر نے القیّام پڑھا ہے اور دونوں لفظ ہی تعریف کے ہیں۔

خیثمہ نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی ایک بھی نہیں مگر عنقریب وہ اپنے رب سے گفتگو کرے گا جبکہ اس کے اور خدا کے درمیان میں کوئی ترجمان یا پردہ حائل نہیں ہوگا۔

ابو بکر بن عبد اللہ بن قیس نے اپنے والد ماجد حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو جنتیں چاندی کی ہیں اور ان کے برتن اور ان کی ہر ایک چیز بھی جبکہ دو جنتیں سونے کی ہیں ان کے برتن اور جو کچھ ان کے اندر ہے وہ بھی سونے کا ہے۔ ان لوگوں کے اور ان کے رب کے درمیان جنت عدن میں کبریائی کی چادر کے سوا اور کچھ نہ ہوگا جو اس کے چہرے پر ہوگی۔

ابو وائل نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَعْيَنَ وَجَامِعُ بْنُ أَبِي رَاشِدٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَطَعَ مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينٍ كَاذِبَةٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ جَلَّ ذِكْرُهُ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ الْآيَةَ

سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے کسی مسلمان کا مال جھوٹی قسم کے ذریعے ہضم کیا تو اللہ تعالے سے وہ اس حالت میں ملے گا کہ اس پر وہ غضب ناک ہوگا۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے بطور تصدیق قرآن مجید سے یہ آیت پڑھی۔ وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں اور اللہ نہ ان سے بات بھی کرے گا۔ (سورہ آل عمران آیت ۷۷)

۲۲۹۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ رَجُلٌ حَلَفَ عَلَى سِلْعَةٍ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا أَكْثَرَ مِمَّا أُعْطِيَ وَهُوَ كَاذِبٌ وَرَجُلٌ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ كَاذِبَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ وَرَجُلٌ مَنَعَ فَضْلَ مَاءٍ فَيَقُولُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْيَوْمَ أَمْنَعُكَ فَضْلِي كَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَا لَمْ تَعْمَلْ يَدَاكَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین آدمی ایسے ہیں کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ان سے کلام نہیں کرے گا اور نہ ان کی طرف نظر فرمائے گا۔ ایک وہ آدمی جو بیچنے سامان کے بارے میں قسم کھائے کہ مجھے اس سے زیادہ قیمت مل رہی تھی جو تم نے دی ہے اور ہے وہ جھوٹا۔ دوسرا وہ جو عصر کے بعد جھوٹی قسم کھائے تاکہ کسی مسلمان کا مال ہڑپ کر سکے اور تیسرا وہ آدمی جو زائد پانی کو روک رکھے۔ پس اللہ تعالیٰ قیامت کے روز فرمائے گا کہ آج میں تجھ سے اپنے فضل کو روکتا ہوں جیسے تو نے زائد اور ضرورت سے زیادہ کو روکا تھا جسے تیرے ہاتھوں کی کمائی نہ دی تھی۔

۲۲۹۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ أَيُّ شَهْرٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ أَيُّ بَلَدٍ هٰذَا

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب سے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا اسی وقت سے زمانہ اسی حالت پر گھوم رہا ہے کہ سال کے بارہ مہینے ہوتے ہیں کہ ان میں سے چار حرمت والے ہیں جن میں تین متواتر ہیں یعنی ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم اور مضر کا رجب ہے جو کہ جمادی الاخری اور شعبان کے درمیان ہے فرمایا کہ یہ کونسا مہینہ ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ پھر آپ خاموش ہوگئے اور ہم سمجھے کہ آپ اس کا کوئی اور نام ارشاد فرمائیں گے۔ فرمایا کیا یہ ذوالحجہ نہیں ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ کیوں نہیں۔ فرمایا یہ کونسا شہر

قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ الْبَلْدَةَ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَأَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ أَلَا فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي ضُلَّالًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ أَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يُبَلَّغُهُ أَنْ يَكُونَ أَوْعٰى مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَهُ فَكَانَ مُحَمَّدٌ إِذَا ذَكَرَهُ قَالَ صَدَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ.

بَابُ ۳۵ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى إِنَّ رَحْمَةَ اللّٰهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ.

۷۲۹۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ قَالَ كَانَ ابْنٌ لِبَعْضِ بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ أَنْ يَأْتِيَهَا فَأَرْسَلَ إِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطٰى وَكُلٌّ إِلٰى أَجَلٍ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ فَأَقْسَمَتْ عَلَيْهِ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْتُ مَعَهُ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَعُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ فَلَمَّا دَخَلْنَا نَاوَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں پھر آپ خاموش ہو گئے، یہاں تک کہ ہم سمجھنے لگے کہ عنقریب اس کا کوئی اور نام ارشاد فرمائیں گے۔ فرمایا کیا یہ مکہ مکرمہ نہیں ہے ہم عرض گزار ہوئے کیوں نہیں۔ فرمایا کہ یہ کون سا دن ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ پس آپ خاموش ہو گئے یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ عنقریب اس کا کوئی اور نام ارشاد فرمائیں گے۔ فرمایا کیا یہ قربانی کا دن نہیں ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کیوں نہیں۔ فرمایا کہ تمہارے خون اور تمہارے مال۔ محمد بن سیرین کا بیان ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ تمہاری عزتیں تمہارے اوپر حرام ہیں جیسے تمہارا یہ دن تمہارے اس شہر اور اس مہینے کے اندر حرمت ہے اور عنقریب تم اپنے رب سے ملو گے تو وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں پوچھے گا۔ خبردار! میرے بعد گمراہی کی طرف نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔ چاہیے کہ حاضر غائب کو پیغام کو ان لوگوں تک پہنچا دیں جو یہاں موجود نہیں۔ ممکن ہے جس تک بات پہنچائی جائے وہ سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والا ہو۔ محمد بن سیرین جب اسے بیان کرتے تو کہتے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا۔ پھر فرمایا کیا میں نے یہ پیغام تم تک نہیں پہنچا دیا؟ کیا میں نے پہنچا نہیں دیا؟

ارشاد ربانی ہے: — اللہ کی رحمت نیکی کرنے والوں سے قریب ہے۔

ابو عثمان کا بیان ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی کا لڑکا قریب المرگ تھا۔ انہوں نے آپ کو بلانے کے لئے پیغام بھیجا۔ آپ نے یہ کہلا بھیجا کہ اللہ تعالیٰ ہی کا ہے جو اس نے لیا اور جو اس نے دیا اور ہر ایک کی ایک مدت مقرر ہے، لہٰذا صبر سے کام لو اور ثواب کی امید رکھو۔ انہوں نے آپ کی طرف دوبارہ پیغام بھیجا اور قسم دی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کھڑے ہوئے اور میں بھی آپ کے ساتھ کھڑا ہوا اور حضرت معاذ بن جبل، حضرت ابی بن کعب اور حضرت عبادہ بن صامت بھی گئے۔ جب ہم اندر داخل ہو گئے تو

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِيَّ وَنَفْسُهُ تَقَعْقَعُ فِي صَدْرِهِ حَسِبْتُهُ قَالَ كَأَنَّهَا شَنَّةٌ فَبَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ أَتَبْكِي فَقَالَ إِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ.

۲۲۹۷۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اخْتَصَمَتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ إِلَى رَبِّهِمَا فَقَالَتِ الْجَنَّةُ يَا رَبِّ مَا لَهَا لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَقَالَتِ النَّارُ يَعْنِي أُوثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِلْجَنَّةِ أَنْتِ رَحْمَتِي وَقَالَ لِلنَّارِ أَنْتِ عَذَابِي أُصِيبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مِلْؤُهَا قَالَ فَأَمَّا الْجَنَّةُ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِنْ خَلْقِهِ أَحَدًا وَإِنَّهُ يُنْشِئُ لِلنَّارِ مَنْ يَشَاءُ فَيُلْقَوْنَ فِيهَا فَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ ثَلَاثًا حَتَّى يَضَعَ فِيهَا قَدَمَهُ فَتَمْتَلِئُ وَيُرَدُّ بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ وَتَقُولُ قَطْ قَطْ قَطْ

۲۲۹۸۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيُصِيبَنَّ أَقْوَامًا سَفْعٌ مِنَ النَّارِ بِذُنُوبٍ أَصَابُوهَا عُقُوبَةً ثُمَّ يُدْخِلُهُمُ اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ يُقَالُ لَهُمُ الْجَهَنَّمِيُّونَ وَقَالَ هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابٌ ۱۲۵۷ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّ اللَّهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُولَا

بچہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دے دیا گیا اور اس کا سانس سینے میں پھڑ پھڑا رہا تھا جیسے کہ پرانا مشکیزہ ہو۔ پس یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رونے لگے تو حضرت سعد بن عبادہ نے کہا کہ کیا آپ روتے ہیں؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ بھی رحم دل بندوں پر رحم فرماتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت اور دوزخ نے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں جھگڑا کیا۔ جنت نے کہا کہ اے رب! مجھے کیا ہوا کہ میرے اندر کمزور اور گرے ہوئے لوگ ہی داخل ہوں گے اور جہنم نے کہا کہ مجھے تکبر کرنے والوں کے لئے ہی مخصوص کر دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ جنت سے فرمائے گا کہ تو میری رحمت ہے اور جہنم سے فرمائے گا کہ تو میرا عذاب ہے جس کو چاہوں عذاب دوں گا اور تم دونوں میں سے ہر ایک کو بھر دیا جائے گا۔ جہاں تک جنت کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی پر بھی ظلم نہیں کرے گا اور دوزخ کے لئے جس کو چاہے پیدا فرمائے گا تو وہ اس میں ڈالے جائیں گے جہنم کہے گی کہ مزید اور بھی؟ تین مرتبہ کہے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے اندر اپنا قدم رکھے گا تو وہ بھر جائے گی اور اس کے بعض حصے دوسرے حصے سے مل جائیں گے تو پھر وہ کہے گی بس، بس، بس۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کچھ لوگ اپنے کئے ہوئے گناہوں کے باعث جہنم میں عذاب پاتے ہوئے جھلس جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے فضل سے انہیں جنت میں داخل کرے گا تو جنتی انہیں اہل جہنم کہیں گے۔ ہمام قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

ارشاد ربانی ہے کہ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو ہٹنے سے روکا ہوا ہے۔

٢٢٩٩ - حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ حَبْرٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللّٰهَ يَضَعُ السَّمَاءَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْأَرْضَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْجِبَالَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالشَّجَرَ وَالْأَنْهَارَ عَلَى إِصْبَعٍ وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلَى إِصْبَعٍ ثُمَّ يَقُولُ بِيَدِهِ أَنَا الْمَلِكُ فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ.

علقمہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ ایک یہودی عالم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا۔ اے محمد! اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر، زمین کو ایک انگلی پر، پہاڑوں کو ایک انگلی پر، درختوں اور دریاؤں کو ایک انگلی پر، اور باقی ساری مخلوق کو ایک انگلی پر رکھے گا۔ پھر اپنے ہاتھ سے فرمائے گا۔ کہ بادشاہ میں ہوں۔ چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے اور فرمایا۔ "اور انہوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا اس کا حق تھا"۔ (سورہ الزمر آیت ۶۷)

بَابُ ١٢٥ مَا جَاءَ فِي تَخْلِيقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَغَيْرِهَا مِنَ الْخَلَائِقِ وَهُوَ فِعْلُ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَأَمْرُهُ فَالرَّبُّ بِصِفَاتِهِ وَفِعْلِهِ وَأَمْرِهِ وَهُوَ الْخَالِقُ هُوَ الْمُكَوِّنُ غَيْرُ مَخْلُوقٍ وَمَا كَانَ بِفِعْلِهِ وَأَمْرِهِ وَتَخْلِيقِهِ وَتَكْوِينِهِ فَهُوَ مَفْعُولٌ مَخْلُوقٌ مُكَوَّنٌ

آسمانوں اور زمین کی پیدائش کے بارے میں۔

ہر چیز اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی ہے اور یہ اس کا فعل و امر ہے پس وہ رب اپنی صفات، فعل، امر کے ساتھ بنانے والا اور غیر مخلوق ہے، اور جو اس کے فعل، امر، پیدا کرنے اور بنانے سے معرض وجود میں آئے وہ مفعول، مخلوق اور بنایا ہوا ہے۔

٢٣٠٠ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ لَيْلَةً وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا لِأَنْظُرَ كَيْفَ صَلَاةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَتَحَدَّثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَهْلِهِ سَاعَةً ثُمَّ رَقَدَ فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ أَوْ بَعْضُهُ قَعَدَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَرَأَ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ إِلَى قَوْلِهِ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَنَّ ثُمَّ صَلَّى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى لِلنَّاسِ الصُّبْحَ.

کریب کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس رات گزاری اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تھے میں نے سوچا کہ دیکھوں تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (رات کو) کس طرح نماز پڑھتے ہیں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ دیر اپنی زوجہ مطہرہ سے باتیں کیں، پھر سو گئے۔ جب رات کا تہائی یا کچھ حصہ باقی رہا تو آپ نے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر یہ آیت پڑھی۔ بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں۔ (سورہ آل عمران آیت ۱۹۰) پھر کھڑے ہوئے، وضو کیا مسواک کی اور گیارہ رکعت نماز پڑھی۔ پھر حضرت بلال نے نماز کے لئے اذان پڑھ دی تو آپ نے دو رکعت نماز پڑھی، پھر باہر نکلے اور لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی۔

باب وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ.

۲۳۰۱ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا قَضَى اللَّهُ الْخَلْقَ كَتَبَ عِنْدَهُ فَوْقَ عَرْشِهِ إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي.

۲۳۰۲ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ أَنَّ خَلْقَ أَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا وَأَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَهُ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَهُ ثُمَّ يُبْعَثُ إِلَيْهِ الْمَلَكُ فَيُؤْذَنُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ فَيَكْتُبُ رِزْقَهُ وَأَجَلَهُ وَعَمَلَهُ وَشَقِيٌّ أَمْ سَعِيدٌ ثُمَّ يَنْفُخُ فِيهِ الرُّوحَ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى لَا يَكُونُ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُ النَّارَ وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا.

۲۳۰۳ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا جِبْرِيلُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَزُورَنَا أَكْثَرَ مِمَّا تَزُورُنَا فَنَزَلَتْ وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ هَذَا كَانَ الْجَوَابَ لِمُحَمَّدٍ

بیشک ہمارا کلام گزر چکا ہے ہمارے بھیجے ہوئے بندوں کے لئے۔

اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو اپنے پاس عرش کے اوپر لکھا کہ بیشک میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے گئی ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو صادق و مصدوق ہیں فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک کا نطفہ اس کی والدہ کے پیٹ میں چالیس دن تک رہتا ہے۔ پھر اتنے ہی دن وہ جما ہوا خون رہتا ہے۔ پھر اتنے ہی دنوں تک وہ گوشت کی بوٹی کی صورت میں رہتا ہے۔ پھر اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجا جاتا ہے جسے چار باتوں کی اجازت دی جاتی ہے چنانچہ وہ اس کا رزق، موت، عمل اور بدبخت ہے یا نیک بخت، یہ لکھ دیتا ہے۔ پھر اس کے اندر روح پھونکی جاتی ہے پس تم میں سے کوئی اہل جنت جیسے عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف گز بھر کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس پر لکھا ہوا غالب آتا ہے اور وہ اہل جہنم جیسے کام کرنے لگتا ہے چنانچہ پھر داخل جہنم ہو جاتا ہے اور کوئی تم میں سے اہل جہنم جیسے عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان صرف گز بھر کا فاصلہ رہ جاتا ہے پس اس پر لکھا ہوا غالب آ جاتا ہے اور وہ اہل جنت جیسے عمل کرنے لگتا ہے۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے جبریل! جتنی دفعہ تم ہمارے پاس آتے ہو اس سے زیادہ آنے سے تمہیں کون روکتا ہے؟ پس یہ آیت نازل ہوئی۔ اور جبریل نے جواب میں عرض کی کہ ہم فرشتے نہیں اترتے مگر حضور کے رب کے حکم سے، اسی کا ہے جو ہمارے آگے ہے اور جو ہمارے پیچھے ہے.... (سورہ مریم، آیت ۶۴) راوی کا بیان ہے کہ یہ محمد مصطفیٰ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۳۰۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْثٍ بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى عَسِيبٍ فَمَرَّ بِقَوْمٍ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَسْأَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ فَسَأَلُوهُ فَقَامَ مُتَوَكِّئًا عَلَى الْعَسِيبِ وَأَنَا خَلْفَهُ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ فَقَالَ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ قَدْ قُلْنَا لَكُمْ لَا تَسْأَلُوهُ۔

۲۳۰۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكَفَّلَ اللّٰهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِهِ وَتَصْدِيقُ كَلِمَاتِهِ بِأَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرْجِعَهُ إِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ مَعَ مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ۔

۲۳۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ حَمِيَّةً وَيُقَاتِلُ شَجَاعَةً وَيُقَاتِلُ رِيَاءً فَأَيُّ ذَلِكَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔

بَابُ ۱۳۰ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ

۲۳۰۷۔ حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

صلے اللہ علیہ وسلم کو جواب دیا گیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ منورہ کے ایک کھیت میں چل رہا تھا۔ اور آپ ایک کھجور کی لکڑی کا سہارا لیے ہوئے تھے پس یہودیوں کے گروہ کے پاس سے آپ کا گزر ہوا تو ان میں سے بعض ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ ان سے روح کے بارے میں پوچھو جبکہ دوسرے بعض نے کہا کہ ان سے روح کے بارے میں مت پوچھو۔ پس انہوں نے پوچھا تو آپ اس وقت کچھ دیر تک خاموش رہے اور میں آپ کے پیچھے تھا پس میں جان گیا کہ آپ پر وحی کا نزول ہو رہا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: اور تم سے روح کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ تم فرماؤ کہ روح میرے رب کے حکم سے ایک چیز ہے اور تمہیں علم نہ ملا مگر تھوڑا۔ (سورۂ بنی اسرائیل، آیت ۸۵) چنانچہ وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ کیا ہم نے

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے اور نہیں نکالا اس کو مگر اللہ کی راہ میں جہاد نے اور اس کے کلمات کی تصدیق نے تو اللہ تعالیٰ ضامن ہے کہ اس کو جنت میں داخل کرے یا اسے اس کے اسی گھر واپس پہنچا دے جس سے وہ راہ خدا میں نکلا تھا نیز اجر اور مال غنیمت ساتھ لیے ہوئے۔

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری نے فرمایا کہ ایک آدمی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ ایک آدمی اسلام کی طرفداری میں لڑتا ہے دوسرا اپنی بہادری دکھانے کے لیے اور تیسرا محض دکھاوے کے لیے لڑتا ہے پس ان میں سے اللہ کی راہ میں لڑنے والا کون ہے؟ فرمایا کہ جو اللہ کے کلمے کی سربلندی کے لیے لڑتا ہے وہ اللہ کی راہ میں لڑنے والا ہے۔

ارشاد خداوندی: بیشک ہمارا کسی چیز سے فرمانا۔

قیس بن ابوحازم کا بیان ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: میری امت کا ایک گروہ لوگوں پر

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِيْ قَوْمٌ ظَاهِرِيْنَ عَلَى النَّاسِ حَتّٰى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللّٰهِ.

۲۳۰۸ – حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنِيْ عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِيْ أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللّٰهِ مَا يَضُرُّهُمْ مَنْ كَذَّبَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَ مَالِكُ بْنُ يُخَامِرَ سَمِعْتُ مُعَاذًا يَقُوْلُ وَهُمْ بِالشَّامِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ هٰذَا مَالِكٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاذًا يَقُوْلُ وَهُمْ بِالشَّامِ.

۲۳۰۹ – حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مُسَيْلِمَةَ فِيْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ لَوْ سَأَلْتَنِيْ هٰذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ تَعْدُوَ أَمْرَ اللّٰهِ فِيْكَ وَلَئِنْ أَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللّٰهُ.

۲۳۱۰ – حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا أَمْشِيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ حَرْثِ الْمَدِيْنَةِ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلٰى عَسِيْبٍ مَعَهُ فَمَرَرْنَا عَلٰى نَفَرٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلُوْهُ عَنِ الرُّوْحِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَسْأَلُوْهُ أَنْ يَجِيْءَ فِيْهِ بِشَيْءٍ تَكْرَهُوْنَهُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَنَسْأَلَنَّهُ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ مَا الرُّوْحُ فَسَكَتَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلِمْتُ أَنَّهُ يُوْحٰى إِلَيْهِ فَقَالَ وَيَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّيْ

ہمیشہ غالب رہے گا۔ یہاں تک کہ اللہ کا حکم (قیامت کا وعدہ) آجائے گا۔

حضرت معاویہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گا۔ جھٹلانے والا انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور نہ ان کا مخالف، یہاں تک کہ قیامت آ جائے اور وہ اسی حالت میں رہیں گے — مالک بن یخامر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت معاذ بن جبل سے سنا کہ وہ شام میں ہوں گے۔ پس حضرت معاویہ نے فرمایا کہ یہ مالک گمان کرتا ہے کہ اس نے حضرت معاذ بن جبل کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ شام میں ہوں گے۔

نافع بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسیلمہ کے پاس کھڑے ہوئے جبکہ وہ اپنے اصحاب میں تھا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ اگر تو مجھ سے ٹکڑا (لکڑی کا) مانگے تو میں نہیں دوں گا اور تو ہرگز نہیں کرے گا مگر وہی جو اللہ نے مقرر کر رکھا ہے اور اگر تو نے اسلام سے منہ پھیرا تو اللہ تعالیٰ تجھے ہلاک کر دے گا۔

علقمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن مسعود نے فرمایا۔ کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ منورہ کے ایک کھیت میں چل رہا تھا اور آپ ایک لکڑی کا سہارا لئے ہوئے تھے جو آپ کے پاس تھی۔ ہم یہودیوں کے کچھ افراد کے پاس سے گزرے تو وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ ان سے روح کے بارے میں پوچھو۔ بعض کہنے لگے کہ نہ پوچھو کہیں ایسا جواب دیں جو تمہیں ناپسند ہو۔ بعض نے کہا کہ ہم تو ان سے ضرور پوچھیں گے۔ پس ان میں سے ایک آدمی آپ کے سامنے آکھڑا ہوا اور کہا۔ اے ابوالقاسم! روح کیا چیز ہے؟ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے تو میں جان گیا کہ آپ پر وحی ہو رہی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اور تم سے روح کے بارے میں پوچھتے ہیں تم فرما دو کہ

وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا قَالَ الْأَعْمَشُ هَكَذَا فِي قِرَاءَتِنَا .

بَابُ (۱۲۶) قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا

وَلَوْ أَنَّمَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ يَمُدُّهُ مِنْ بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللَّهِ إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ .

۲۳۱۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكَفَّلَ اللَّهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَّا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِهِ وَتَصْدِيقُ كَلِمَتِهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرُدَّهُ إِلَى مَسْكَنِهِ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ

بَابُ (۱۲۷) فِي الْمَشِيئَةِ وَالْإِرَادَةِ وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَلَا تَقُولَنَّ لِشَيْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ ذَلِكَ غَدًا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ نَزَلَتْ فِي أَبِي طَالِبٍ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ

۲۳۱۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ

روح میرے رب کے حکم سے ایک چیز ہے اور تمہیں علم نہیں ملا مگر تھوڑا" (سورۃ بنی اسرائیل آیت ۸۵) اعمش نے کہا کہ ہماری قرأت یہی اسی طرح ہے۔

خدا کے کلمے بیان نہیں ہو سکتے۔ تم فرما دو کہ اگر سمندر میرے رب کی باتوں کے لئے سیاہی ہو جائے تو ضرور سمندر ختم ہو جائے گا اور میرے رب کی باتیں ختم نہ ہوں گی اگرچہ ہم ویسا ہی اور اس کی مدد کو لے آئیں (سورۃ الکہف آیت ۱۰۹) اور فرمایا اور اگر زمین میں جتنے درخت ہیں سب قلمیں ہو جائیں اور سمندر اس کی سیاہی ہو اس کے پیچھے سات سمندر اور تو اللہ کی باتیں ختم نہ ہوں گی (سورۃ لقمان آیت ۲۷) اور فرمایا بیشک تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں بنائے پھر عرش پر استواء فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے رات دن کو ایک دوسرے سے ڈھانکتا ہے کہ جلد اس کے پیچھے لگا آتا ہے اور سورج اور چاند اور تاروں کو بنایا سب اس کے حکم کے دبے ہوئے سن لو اسی کے ہاتھ ہے پیدا کرنا اور حکم دینا بڑی برکت والا ہے اللہ رب سارے جہان کا (سورۃ الاعراف آیت ۵۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور نہیں نکالتی اسے کوئی چیز مگر راہ خدا کا جہاد اور اس کے کلمے کی تصدیق تو اللہ تعالیٰ ضامن ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے یا اجر اور مال غنیمت دے کر اسے اس کے گھر کی طرف لوٹائے۔

خدا کی مشیت اور ارادہ۔ ارشاد باری ہے "اور تم کیا چاہو مگر یہ کہ چاہے اللہ" (سورۃ الدہر آیت ۳۰) اور فرمایا "تو جسے چاہے سلطنت دے" (سورۃ آل عمران آیت ۲۶) اور فرمایا "اور ہرگز کسی بات کو نہ کہنا کہ میں کل یہ کروں گا مگر یہ کہ اللہ چاہے" (سورۃ الکہف آیت ۲۳-۲۴) اور فرمایا "بیشک یہ نہیں کہ تم جسے اپنی طرف سے چاہو ہدایت کر دو ہاں اللہ ہدایت فرماتا ہے جسے چاہے" (سورۃ القصص آیت ۵۶) حضرت سعید بن مسیب نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ یہ آیت ابو طالب کے بارے میں نازل ہوئی اور فرمایا "اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور دشواری نہیں چاہتا" (سورۃ البقرہ آیت ۱۸۵)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَوْتُمُ اللَّهَ فَاعْزِمُوا فِي الدُّعَاءِ وَلَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ إِنْ شِئْتَ فَأَعْطِنِي فَإِنَّ اللَّهَ لَا مُسْتَكْرِهَ لَهُ .

۲۳۱۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي أَخِي عَبْدُ الْحَمِيدِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَقَالَ لَهُمْ أَلَا تُصَلُّونَ قَالَ عَلِيٌّ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا أَنْفُسُنَا بِيَدِ اللَّهِ فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثَنَا فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قُلْتُ ذَلِكَ وَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُدْبِرٌ يَضْرِبُ فَخِذَهُ وَيَقُولُ وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا

۲۳۱۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ خَامَةِ الزَّرْعِ يَفِيءُ وَرَقُهُ مِنْ حَيْثُ أَتَتْهَا الرِّيحُ تُكَفِّئُهَا فَإِذَا سَكَنَتِ اعْتَدَلَتْ وَكَذَلِكَ الْمُؤْمِنُ يُكَفَّأُ بِالْبَلَاءِ وَمَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ الْأَرْزَةِ صَمَّاءَ مُعْتَدِلَةً حَتَّى يَقْصِمَهَا اللَّهُ إِذَا شَاءَ

۲۳۱۵ - حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ إِنَّمَا

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ جب تم اللہ تعالے سے دعا کرو تو عزم کے ساتھ کرو ۔ اور تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ اگر تو چاہے تو عطا فرما دے کیونکہ اللہ تعالے پر کوئی جبر کرنے والا نہیں ہے ۔

حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ مجھے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ایک رات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے اور فاطمہ بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ نماز کیوں نہیں پڑھتے ہو ؟ حضرت علی فرماتے ہیں کہ میں عرض گزار ہوا ۔ یا رسول اللہ ! ہماری جانیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں ۔ جب وہ چاہے ہمیں اٹھا دیتا ہے ۔ تو ہم اٹھ بیٹھتے ہیں ۔ جب میں نے یہ کہی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم واپس لوٹ گئے اور مجھے کوئی جواب نہیں دیا ۔ پھر میں نے سنا جبکہ آپ پیٹھ پھیر کر جا رہے تھے کہ اپنی ران پر ہاتھ مار کر فرماتے ہیں کہ ـــ " اور آدمی ہر چیز سے بڑھ کر جھگڑالو ہے " (سورہ کہف ، آیت ۵۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ مومن کی مثال کھیتی کے نرم پودوں جیسی ہے کہ جب ہوا چلتی ہے تو ہوا کے پتوں کو ایک طرف جھکا دیتی ہے اور جب بند ہو جاتی ہے تو سیدھے کھڑے ہو جاتے ہیں ۔ اسی طرح مومن بلاؤں کے باوجود محفوظ رکھا جاتا ہے اور کافر کی مثال صنوبر کے سخت اور سیدھے درخت جیسی ہے جسے جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے توڑ کے اکھاڑ پھینکتا ہے ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا جبکہ آپ منبر پر کھڑے تھے کہ پہلی امتوں کے مقابلے میں تمہاری زندگی ایسی ہے جیسے نماز عصر سے غروب

بَقَاؤُكُمْ فِيمَا سَلَفَ قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلَوٰةِ الْعَصْرِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ أُعْطِيَ أَهْلُ التَّوْرَاةِ التَّوْرَاةَ فَعَمِلُوا بِهَا حَتَّى انْتَصَفَ النَّهَارُ ثُمَّ عَجَزُوا فَأُعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا ثُمَّ أُعْطِيَ أَهْلُ الْإِنْجِيلِ الْإِنْجِيلَ فَعَمِلُوا بِهِ حَتَّى صَلَوٰةِ الْعَصْرِ ثُمَّ عَجَزُوا فَأُعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا ثُمَّ أُعْطِيتُمُ الْقُرْآنَ فَعَمِلْتُمْ بِهِ حَتَّى غُرُوبِ الشَّمْسِ فَأُعْطِيتُمْ قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ فَقَالَ أَهْلُ التَّوْرَاةِ رَبَّنَا هٰؤُلَاءِ أَقَلُّ عَمَلًا وَأَكْثَرُ أَجْرًا قَالَ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ أَجْرِكُمْ مِنْ شَيْءٍ قَالُوا لَا فَقَالَ فَذٰلِكَ فَضْلِي أُوتِيهِ مَنْ أَشَاءُ۔

۲۳۱۶ — حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ الْمُسْنَدِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ فَقَالَ أُبَايِعُكُمْ عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُونِي فِي مَعْرُوفٍ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَأُخِذَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ لَهُ كَفَّارَةٌ وَطَهُورٌ وَمَنْ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَذٰلِكَ إِلَى اللّٰهِ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ۔

۲۳۱۷ — حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ لَهُ سِتُّونَ امْرَأَةً فَقَالَ لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى نِسَائِي فَلْتَحْمِلَنَّ كُلُّ امْرَأَةٍ وَلْتَلِدَنَّ فَارِسًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

آفتاب تک کا وقت۔ توریت والوں کو توریت عطا فرمائی گئی تو انھوں نے دوپہر تک اس پر عمل کیا اور تھک گئے، پس انھیں ایک ایک قیراط دیا گیا۔ پھر انجیل والوں کو انجیل دی گئی تو انھوں نے نماز عصر تک اس پر عمل کیا اور تھک گئے پس انھیں بھی ایک ایک قیراط دیا گیا۔ پھر تمہیں قرآن مجید عطا فرمایا گیا اور تم نے غروب آفتاب تک اس کے مطابق عمل کیا۔ پس تمہیں دو دو قیراط دیے گئے۔ چنانچہ اہل توریت نے کہا کہ اے ہمارے رب، انھوں نے کام تو بہت تھوڑا کیا اور مزدوری بہت زیادہ پائی۔ فرمایا کیا میں نے تمہاری مزدوری دینے میں کوئی کمی کی ہے۔ عرض گزار ہوئے کہ نہیں فرمایا تو یہ میرا فضل ہے کہ جس کو چاہوں دیتا ہوں۔

ابو ادریس کا بیان ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں نے ایک جماعت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تو آپ نے فرمایا کہ میں اس بات پر تمہاری بیعت لیتا ہوں کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرو گے، چوری نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے اپنے دل سے بات بنا کر کسی پر بہتان نہیں لگاؤ گے اور نیک کاموں میں میری نافرمانی نہیں کرو گے۔ جو تم میں یہ عہد پورا کرے گا اس کا اجر اللہ کے ذمے ہے اور جو ان میں سے کوئی برائی کر بیٹھے پھر اس پر دنیا میں پکڑا جائے تو وہ اس کے لئے کفارہ اور پاکی ہے اور جس کی اللہ تعالیٰ پردہ پوشی فرمائے تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے کہ چاہے اسے عذاب دے اور چاہے تو اسے معاف فرما دے۔

محمد بن سیرین نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ اللہ کے نبی حضرت سلیمان علیہ السلام کی ساٹھ بیویاں تھیں انھوں نے فرمایا کہ آج رات میں اپنی تمام بیویوں کے پاس جاؤں گا تو ان میں سے ہر ایک حاملہ ہو کر ایک شہسوار جنے گی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا۔ پس وہ اپنی بیویوں کے پاس گئے اور ان

فَطَافَ عَلَى نِسَائِهِ فَمَا وَلَدَتْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ وَلَدَتْ شِقَّ غُلَامٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ سُلَيْمَانُ اسْتَثْنَى لَحَمَلَتْ كُلُّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ فَوَلَدَتْ فَارِسًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

میں سے کسی نے بھی بچہ نہ جنا سوائے ایک کے جس نے ادھورا بچہ جنا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر حضرت سلیمان ان شاء اللہ کہہ لیتے تو ان کی ہر بیوی ضرور حاملہ ہوتی اور لڑکا جنتی تاکہ وہ سارے اللہ کی راہ میں جہاد کرتے۔

۲۳۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أَعْرَابِيٍّ يَعُودُهُ فَقَالَ لَا بَأْسَ عَلَيْكَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ قَالَ الْأَعْرَابِيُّ طَهُورٌ بَلْ هِيَ حُمَّى تَفُورُ عَلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ تُزِيرُهُ الْقُبُورَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَعَمْ إِذًا

عکرمہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک اعرابی کے پاس اس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور فرمایا فکر کی بات نہیں تم جلد ہی پاک ہو جاؤ گے ان شاء اللہ۔ راوی کا بیان ہے کہ اعرابی نے کہا ہرگز پاکی نہیں، بلکہ یہ تو بوڑھے آدمی پر تپ کا زور ہوا ہے کہ اسے قبر میں پہنچا کر چھوڑے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا تو یونہی ہو جائے گا۔

۲۳۱۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ حِينَ نَامُوا عَنِ الصَّلَاةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ قَبَضَ أَرْوَاحَكُمْ حِينَ شَاءَ وَرَدَّهَا حِينَ شَاءَ فَقَضَوْا حَوَائِجَهُمْ وَتَوَضَّئُوا إِلَى أَنْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَابْيَضَّتْ فَقَامَ فَصَلَّى

عبداللہ بن ابو قتادہ نے حضرت قتادہ سے روایت کی ہے جبکہ سب کی نماز فجر فوت ہو گئی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک جب چاہتا ہے اللہ تعالیٰ تمہاری روحوں کو قبض فرما لیتا ہے اور جب چاہتا ہے انہیں لوٹا دیتا ہے۔ پھر جب لوگ اپنی ضروریات سے فارغ ہو گئے تو وضو کئے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو کر سفید ہو گیا تو آپ نے کھڑے ہو کر نماز پڑھائی۔

۲۳۲۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَالْأَعْرَجِ وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي اصْطَفَى مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِينَ فِي قَسَمٍ يُقْسِمُ بِهِ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْعَالَمِينَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ عِنْدَ ذَلِكَ فَلَطَمَ الْيَهُودِيَّ فَذَهَبَ

یحییٰ بن قزعہ، ابراہیم، ابن شہاب، ابو سلمہ اور اعرج سے روایت کرتے ہیں ـــــ اسمٰعیل، ان کے بھائی، سلیمان، محمد ابو عتیق، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن اور سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا۔ ایک مسلمان اور یہودی کے درمیان تو تو میں میں ہو گئی۔ پس مسلمان نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہانوں سے منتخب کیا۔ وہ قسم ہے اس کی جس کی قسم کھائی جاتی ہے۔ یہودی نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تمام جہانوں سے چن لیا۔ اس پر مسلمان نے ہاتھ اٹھایا اور یہودی کو طمانچہ رسید کیا۔ پھر

الیہودی إلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فأخبرہ بالذی کان من أمرہ وأمر المسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تخیرونی علی موسی فإن الناس یصعقون یوم القیامة فأکون أول من یفیق فإذا موسی باطش بجانب العرش فلا أدری أکان فیمن صعق فأفاق قبلی أو کان ممن استثنی اللہ۔

یہودی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور آپ کو بتایا کہ اس مسلمان نے اس کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ پس نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے حضرت موسیٰ پہ ترجیح نہ دو کیونکہ لوگ جب قیامت میں بیہوش ہو جائیں گے وہ سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ عرش کا ایک کونہ پکڑے ہوئے ہوں گے میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ بیہوش ہو کر مجھ سے پہلے ہوش میں آ گئے یا ایسے تھے جن کو اللہ نے مستثنیٰ فرما دیا۔

۲۳۲۱۔ حدثنا إسحاق بن أبی عیسی أخبرنا یزید بن ہارون أخبرنا شعبة عن قتادة عن أنس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینة یأتیہا الدجال فیجد الملائکة یحرسونہا فلا یقربہا الدجال ولا الطاعون إن شاء اللہ۔

قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ دجال میرے مدینہ منورہ کی طرف آئے گا تو فرشتوں کو اس کی حفاظت کرتے ہوئے پائے گا۔ پس انشاء اللہ تعالے دجال اور طاعون اس کے نزدیک نہیں آنے پائیں گے۔

۲۳۲۲۔ حدثنا أبو الیمان أخبرنا شعیب عن الزہری حدثنی أبو سلمة بن عبد الرحمن أن أبا ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل نبی دعوة فأرید إن شاء اللہ أن أختبی دعوتی شفاعة لأمتی یوم القیامة۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر نبی کی ایک مقبول دعا ہوتی ہے پس میں نے چاہا کہ اپنی دعا کو محفوظ رکھ چھوڑوں تاکہ قیامت کے روز اپنی امت کی شفاعت کروں۔

۲۳۲۳۔ حدثنا یسرة بن صفوان بن جمیل اللخمی حدثنا إبراہیم بن سعد عن الزہری عن سعید بن المسیب عن أبی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینا أنا نائم رأیتنی علی قلیب فنزعت ما شاء اللہ أن أنزع ثم أخذہا ابن أبی قحافة فنزع ذنوبا أو ذنوبین وفی نزعہ ضعف واللہ یغفر لہ ثم أخذہا عمر فاستحالت غربا فلم أر عبقریا من الناس یفری فریہ حتی ضرب الناس حولہ بعطن۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سویا ہوا تھا کہ اپنے آپ کو ایک کنوئیں پر دیکھا۔ پس جتنا اللہ تعالے نے چاہا اتنا میں نے اس سے پانی کھینچا۔ پھر وہ مجھ سے ابن ابو قحافہ نے لے لیا اور انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے اور ان کے پانی نکالنے میں کمزوری تھی، اللہ تعالے انہیں معاف فرمائے۔ پھر اسے عمر نے لے لیا تو وہ چرس بن گیا۔ چنانچہ میں نے لوگوں میں سے کوئی جوانمرد نہیں دیکھا جو اس طرح نکالتا ہو یہاں تک کہ لوگ اپنے مویشیوں کو پانی پلا کر باندھنے کی جگہ لے گئے۔

۲۳۲۴۔ حدثنا محمد بن العلاء حدثنا

ابوبردہ کا بیان ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت ابوموسیٰ

ابو اسامة عن بريد عن ابي بردة عن ابي موسى قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا اتاه السائل وربما قال جاءه السائل او صاحب الحاجة قال اشفعوا فلتؤجروا يقضي الله على لسان رسوله ما شاء

۲۳۳۵ - حدثنا يحيى حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن همام سمع ابا هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يقل احدكم اللهم اغفر لي ان شئت ارحمني ان شئت ارزقني ان شئت وليعزم مسئلته انه يفعل ما يشاء لا مكره له.

۲۳۳۶ - حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا ابو حفص عمرو حدثنا الاوزاعي حدثني ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود عن ابن عباس انه تمارى هو والحر بن قيس بن حصن الفزاري في صاحب موسى اهو خضر فمر بهما ابي بن كعب الانصاري فدعاه ابن عباس فقال اني تماريت انا وصاحبي هذا في صاحب موسى الذي سأل السبيل الى لقيه هل سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يذكر شأنه قال نعم اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول بينا موسى في ملا بني اسرائيل اذ جاءه رجل فقال هل تعلم احدا اعلم منك فقال موسى لا فاوحي الى موسى بلى عبدنا خضر فسأل موسى السبيل الى لقيه فجعل الله له الحوت اية وقيل له اذا فقدت الحوت فارجع فانك ستلقاه فكان موسى يتبع اثر الحوت في البحر فقال فتى

اشعری نے فرمایا ۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کوئی سائل آتا ۔ اور کبھی فرماتے کہ جب کوئی اہل حاجت آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو یا کوئی ضرورت مند آتا تو فرماتے کہ سفارش کرو کیونکہ تمہیں اجر ملے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی زبان پر جو چاہے جاری کرے گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے ۔ اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما ۔ اگر تو چاہے تو مجھے روزی عطا فرما ۔ بلکہ اس سے عزم کے ساتھ سوال کرے کیونکہ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اس پر جبر کرنے والا کوئی نہیں ہے۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ وہ اور حر بن قیس بن حصن فزاری اس بات میں اختلاف کرتے تھے کہ کیا حضرت موسیٰ کے صاحب حضرت خضر تھے ۔ پس ان کے پاس سے حضرت ابی بن کعب انصاری گزرے تو حضرت ابن عباس نے انہیں بلا کر کہا کہ میرا اور ان کا حضرت موسیٰ کے ساتھی کے بارے میں اختلاف ہے جس کے پاس پہنچنے کا حضرت موسیٰ نے راستہ پوچھا تھا تو کیا آپ نے ان کے بارے میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے ؟ فرمایا کہ ہاں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کی ایک جماعت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے پاس ایک شخص نے آ کر کہا کہ کیا آپ کے علم میں کوئی ایسا بھی آدمی ہے جو آپ سے زیادہ علم والا ہو ؟ موسیٰ نے کہا کہ نہیں پس حضرت موسیٰ کی طرف وحی کی گئی کہ کیوں نہیں ، ہمارا بندہ خضر ایسا ہے ۔ چنانچہ حضرت موسیٰ نے ان سے ملنے کے لئے راستہ پوچھا ، تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے مچھلی کو نشانی بنا دیا اور ان سے فرمایا کہ جب تم مچھلی کو گم کر دو تو واپس ہو جانا کیونکہ وہیں تم ان سے مل سکو گے ۔ پس حضرت موسیٰ سمندر میں مچھلی کے نشان کو دیکھتے ہوئے چلے ۔ پس حضرت

مُوسٰى لِمُوسٰى اَرَاَيْتَ اِذْ اَوَيْنَآ اِلَى الصَّخْرَةِ
فَاِنِّىْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ وَمَآ اَنْسَانِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ
اَنْ اَذْكُرَهٗ قَالَ مُوسٰى ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِىْ
فَارْتَدَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا فَوَجَدَا خَضِرًا
وَكَانَ مِنْ شَاْنِهِمَا مَا قَصَّ اللّٰهُ

۲۲۳۷ - حَدَّثَنَآ اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ
وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِىْ
سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَنْزِلُ
غَدًا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِخَيْفِ بَنِىْ كِنَانَةَ حَيْثُ
تَقَاسَمُوْا عَلَى الْكُفْرِ يُرِيْدُ الْمُحَصَّبَ .

۲۲۳۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِى الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ
اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَاصَرَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَهْلَ الطَّآئِفِ فَلَمْ يَفْتَحْهَا فَقَالَ اِنَّا قَافِلُوْنَ
اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَقَالَ الْمُسْلِمُوْنَ نَقْفُلُ وَلَمْ نَفْتَحْ
قَالَ فَاغْدُوْا عَلَى الْقِتَالِ فَغَدَوْا فَاَصَابَتْهُمْ
جِرَاحَاتٌ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِنَّا قَافِلُوْنَ غَدًا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَكَاَنَّ ذٰلِكَ
اَعْجَبَهُمْ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ

بَابُ ۱۲۶۳ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَا تَنْفَعُ

الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ حَتّٰٓى
اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ
قَالُوا الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِىُّ الْكَبِيْرُ وَلَمْ يَقُلْ مَاذَا
خَلَقَ رَبُّكُمْ وَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهٗ مَنْ ذَا الَّذِىْ
يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَقَالَ مَسْرُوْقٌ
عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اِذَا تَكَلَّمَ اللّٰهُ بِالْوَحْىِ سَمِعَ

موسیٰ کے ساتھی نے ان سے کہا کیا آپ نے نہیں دیکھا
کہ جب ہم پتھر کے پاس آئے تو میں مچھلی کو بھول گیا اور اسے یاد رکھنا
مجھے شیطان ہی نے بھلایا۔ حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ اسی جگہ کی تو ہمیں
تلاش ہے۔ پس دونوں اپنے قدموں کے نشانات دیکھتے ہوئے واپس
لوٹے اور اسی طرح حضرت خضر کو پایا۔ حضرت دونوں کی گفتگو قصہ میں

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہم کل انشاء
اللہ تعالیٰ بنی کنانہ کے اس خیف پر اتریں
گے جہاں قریش مکہ نے کفر پر قسمیں
کھائی تھیں۔ اس جگہ سے مراد
محصب ہے۔

ابو العباس کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی
اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ
وسلم نے اہل طائف کا محاصرہ کیا لیکن اس پر فتح
حاصل نہ ہوئی۔ پس آپ نے فرمایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ
کل ہم چلے جائیں گے۔ بعض مسلمانوں نے کہا کہ کیا
ہم بغیر فتح کئے چلے جائیں۔ فرمایا تو کل جنگ کرو
چنانچہ اگلے روز وہ بہت زخمی ہوئے۔ نبی کریم
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل انشاء اللہ تعالیٰ ہم چلے جائیں گے
اس پر مسلمانوں کو بہت خوشی ہوئی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے تبسم فرمایا۔

خدا کی اجازت کے بغیر کسی کی شفاعت نافع نہیں۔

"اس کے پاس شفاعت کام نہیں دیتی مگر جس کے لیے وہ اذن
فرمائے یہاں تک کہ جب اذن دے کر ان کے دلوں کی گھبراہٹ
دور فرما دی جاتی ہے تو ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ تمہارے رب
نے کیا بات فرمائی۔ وہ کہتے ہیں کہ جو فرمایا حق فرمایا۔ اور وہی ہے بلند
بڑائی والا۔ (سورۂ سبا، آیت ۲۳) اور یہ نہیں کہا کہ تمہارے رب نے کیا پیدا
کیا۔ اور ارشاد ربانی ہے: "وہ کون ہے جو اس کے یہاں سفارش کرے بغیر

أَهْلُ السَّمٰوٰتِ شَيْئًا إِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ وَسَكَنَ الصَّوْتُ عَرَفُوْا أَنَّهُ الْحَقُّ وَنَادَوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ وَيُذْكَرُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَحْشُرُ اللّٰهُ الْعِبَادَ فَيُنَادِيْهِمْ بِصَوْتٍ يَسْمَعُهُ مَنْ بَعُدَ كَمَا يَسْمَعُهُ مَنْ قَرُبَ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الدَّيَّانُ.

۲۳۲۹. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَضَى اللّٰهُ الْأَمْرَ فِي السَّمَاءِ ضَرَبَتِ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ كَأَنَّهُ سِلْسِلَةٌ عَلَى صَفْوَانٍ قَالَ عَلِيٌّ وَقَالَ غَيْرُهُ صَفَوَانٍ يَنْفُذُهُمْ ذٰلِكَ فَإِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ قَالَ عَلِيٌّ وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ بِهٰذَا قَالَ سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ حَدَّثَنَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ عَلِيٌّ قُلْتُ لِسُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ لِسُفْيَانَ إِنَّ إِنْسَانًا رَوَى عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ أَنَّهُ قَرَأَ فُرِّغَ قَالَ سُفْيَانُ هٰكَذَا قَرَأَ عَمْرٌو فَلَا أَدْرِيْ سَمِعَهُ هٰكَذَا أَمْ لَا قَالَ سُفْيَانُ وَهِيَ قِرَاءَتُنَا.

۲۳۳۰. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس کے حکم دے۔ (سورۂ البقرہ، آیت ۲۵۵) مسروق نے ابن مسعودؓ سے نقل کیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ وحی کے ذریعے کلام فرماتا ہے تو آسمان والے اس کو سنتے ہیں تو ان کے دل کا خوف دور ہو جاتا ہے اور وہ پہچان لیتے ہیں یہ بات کہ وہ حق ہے اور وہ کہتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ تو دوسرے کہتے ہیں کہ حق فرمایا۔ حضرت جابر بن عبداللہ انیسؓ سے منقول ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ بندوں کو جمع کرے گا پھر ایسی آواز سے پکارے گا کہ دور والے بھی اسی طرح سنیں گے جیسے نزدیک والے کہ میں بادشاہ ہوں، میں جزا دینے والا ہوں۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہوئے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کوئی فیصلہ فرماتا ہے تو فرشتے اس کے حکم سے عاجزی کرتے ہوئے پر مارتے ہیں، جیسا کہ زنجیر ہو کہ پتھر پر پڑی ہو۔ حضرت علی اور کئی دیگر حضرات نے صفوان کہا ہے پھر وہ اسے فرشتوں میں جاری کرتا ہے حتیٰ کہ جب ان کے دلوں کا خوف دور ہو جاتا ہے تو کہتے ہیں تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ دوسرے کہتے ہیں کہ حق فرمایا اور وہ بلند مرتبہ بڑائی والا ہے۔ علی، سفیان، عمرو، عکرمہ نے حضرت ابو ہریرہؓ سے ایسے روایت کیا ہے۔ سفیان، عمرو، عکرمہ، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے۔ علی نے سفیان سے کہا کہ کیا عکرمہ نے حضرت ابو ہریرہؓ سے سنا ہے؟ جواب دیا کہ ہاں۔ میں نے سفیان سے کہا کہ ایک آدمی یوں مرفوع روایت کرتا ہے کہ عمرو بن دینار، عکرمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضور نے فُرِّغَ پڑھا ہے۔ سفیان کا بیان ہے کہ عمرو بن دینار نے بھی اسی طرح پڑھا ہے لیکن یہ مجھے معلوم نہیں ہے کہ انہوں نے اسی طرح سنا ہے یا نہیں۔ سفیان کا بیان ہے کہ ہماری قرأت تو یہی ہے۔

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: — اللہ تعالیٰ نے اتنی توجہ سے اور کسی چیز کو نہیں سنا جتنی توجہ سے نبی کریم صلی اللہ

مَا أَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ وَقَالَ صَاحِبٌ لَهُ يُرِيدُ أَنْ يَجْهَرَ بِهِ

٢٢٣١ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُ يَا آدَمُ فَيَقُولُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ فَيُنَادِي بِصَوْتٍ إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُخْرِجَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ بَعْثًا إِلَى النَّارِ.

٢٢٣٢ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ وَلَقَدْ أَمَرَهُ رَبُّهُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ

بَابُ ١٣٣ كَلَامِ الرَّبِّ مَعَ جِبْرِيلَ وَنِدَاءِ اللّٰهِ الْمَلَائِكَةَ وَقَالَ مَعْمَرٌ وَإِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْآنَ أَيْ يُلْقَى عَلَيْكَ وَتَلَقَّاهُ أَنْتَ أَيْ تَأْخُذُهُ عَنْهُمْ وَمِثْلُهُ فَتَلَقَّى آدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ

٢٢٣٣ - حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا نَادَى جِبْرِيلَ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَبَّ فُلَانًا فَأَحِبَّهُ فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ ثُمَّ يُنَادِي جِبْرِيلُ فِي السَّمَاءِ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَبَّ فُلَانًا فَأَحِبُّوهُ فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ وَيُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي أَهْلِ الْأَرْضِ.

٢٢٣٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

علیہ وسلم کے قرآن کریم پڑھنے کو سنتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ کے ایک ساتھی نے کہا کہ اس سے مراد آواز سے قرآن کریم پڑھنا ہے۔

ابوصالح نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے آدم! وہ عرض کریں گے کہ میں حاضر و مستعد ہوں۔ پھر انہیں ایک آواز آئے گی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتا ہے کہ اپنی اولاد سے دوزخ میں بھیجنے کے لئے نکال دیجئے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ اتنا بیشک مجھے کسی عورت پر رشک نہیں آیا جتنا حضرت خدیجہ پر آیا کیونکہ ان کے رب نے حضور کو حکم فرمایا کہ انہیں جنت میں ایک گھر کی بشارت دی جائے۔

خدا کا کلام فرمانا حضرت جبرئیل سے اور فرشتوں کو ندا کرنا
معمر کہتے ہیں کہ اِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْآنَ سے مراد ہے کہ قرآن آپ پر ڈالا جاتا ہے اور تَلَقَّاهُ سے مراد ہے کہ تم ان سے لیتے ہو اور یہی ایک قرأت ہے۔ جیسے کہ آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمے لے لئے۔ (سورۃ البقرہ، آیت ۳۷)

ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک جب اللہ تبارک و تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبرئیل کو آواز دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے محبت کرتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو چنانچہ حضرت جبرئیل بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر حضرت جبرئیل آسمانوں میں ندا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے پس تم بھی اس سے محبت کرو چنانچہ آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور زمین والوں کے دلوں میں اس کی مقبولیت ڈال دی جاتی ہے۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ وَصَلَاةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي فَيَقُولُونَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ.

۲۲۳۵ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلٍ عَنِ الْمَعْرُورِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَبَشَّرَنِي أَنَّهُ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى قَالَ وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى

بَابُ ۱۲۵ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى أَنْزَلَهُ بِعِلْمِهِ وَالْمَلَائِكَةُ يَشْهَدُونَ قَالَ مُجَاهِدٌ يَتَنَزَّلُ الْأَمْرُ بَيْنَهُنَّ بَيْنَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ وَالْأَرْضِ السَّابِعَةِ

۲۲۳۶ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا فُلَانُ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَقُلِ اللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ فَإِنَّكَ إِنْ مُتَّ فِي لَيْلَتِكَ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصَبْتَ أَجْرًا.

۲۲۳۷ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

تمہارے پاس باری باری آتے ہیں اور یہ نماز عصر و نماز فجر کے وقت ان کا اجتماع ہوتا ہے۔ پھر وہ اوپر چڑھ جاتے ہیں جنہوں نے تمہارے ساتھ رات گزاری تھی یہ جانتے ہوئے وہ ان سے پوچھتا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ عرض کریں گے کہ ہم نے انہیں نماز پڑھتے ہوئے چھوڑا اور جب ہم ان کے پاس گئے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

معرور بن سوید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوذر سے سنا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس جبرئیل آئے اور مجھے بشارت دی کہ جو اس حال میں مرے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا تھا تو وہ جنت میں داخل ہوا۔ میں نے کہا کہ خواہ اس نے چوری کی یا زنا کیا۔ کہا کہ خواہ اس نے چوری کی یا زنا کیا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے علم سے نازل کرتا ہے۔ اور فرشتے گواہ ہیں۔

مجاہد کا قول ہے کہ يَتَنَزَّلُ الْأَمْرُ بَيْنَهُنَّ سے مراد ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں میں نازل کرتا ہے۔

ابو اسحاق ہمدانی نے حضرت براء بن عازب سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے فلاں! جب تم اپنے بستر پر جانے لگو تو یوں کہا کرو۔ اے اللہ! میں نے اپنی جان تجھے سونپ دی ہے اور میں نے اپنا رخ تیری طرف کر لیا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کیا اور اپنی پیٹھ تیرے فضل و کرم کے ساتھ لگا دی، تیرے شوق اور تیرے ڈر سے۔ کوئی ٹھکانا اور بچنے کی جگہ نہیں مگر تیری طرف۔ میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل کی اور تیرے اس نبی پر جو تو نے بھیجا۔ پس اگر تم اس رات میں مر گئے تو فطرتِ اسلام پر مرو گے اور اگر تم نے صبح کی تو ثواب کے ساتھ اٹھو گے۔

اسمٰعیل بن ابو خالد نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے روایت کی ہے کہ جنگِ خندق کے روز رسول اللہ

ابن أبي أوفى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الأحزاب اللهم منزل الكتاب سريع الحساب اهزم الأحزاب وزلزلهم زاد الحميدي حدثنا سفيان حدثنا ابن أبي خالد سمعت عبد الله سمعت النبي صلى الله عليه وسلم

۲۲۳۸ ۔ حدثنا مسدد عن هشيم عن أبي بشر عن سعيد بن جبير عن ابن عباس ولا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها قال أنزلت ورسول الله صلى الله عليه وسلم متوار بمكة فكان إذا رفع صوته سمع المشركون فسبوا القرآن ومن أنزله ومن جاء به وقال الله تعالى ولا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها لا تجهر بصلاتك حتى يسمع المشركون ولا تخافت بها عن أصحابك فلا تسمعهم وابتغ بين ذلك سبيلا أسمعهم ولا تجهر حتى يأخذوا عنك القرآن

باب ۱۲۶ قول الله تعالى يريدون أن يبدلوا كلام الله لقول فصل حق وما هو بالهزل باللعب.

۲۲۳۹ ۔ حدثنا الحميدي حدثنا سفيان حدثنا الزهري عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الله تعالى يؤذيني ابن آدم يسب الدهر وأنا الدهر بيدي الأمر أقلب الليل والنهار.

۲۲۴۰ ۔ حدثنا أبو نعيم حدثنا الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يقول الله عز وجل الصوم لي وأنا أجزي به يدع شهوته وأكله وشربه

صلے اللہ علیہ وسلم نے یوں دعا کی: اے اللہ! کتاب کے اتارنے والے، جلد حساب لینے والے! لشکروں کو شکست دے اور ان کے قدم اکھاڑ دے۔ اضافے کے ساتھ حمیدی، سفیان، ابن ابو خالد، حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ نے اسے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے۔ اور اپنی نماز نہ بہت آواز سے پڑھو اور نہ بالکل آہستہ (سورۂ بنی اسرائیل، آیت ۱۱۰) کے بارے میں فرمایا کہ یہ اس وقت نازل ہوئی جبکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں پوشیدہ رہتے تھے تو جب آپ آواز بلند کرتے اور مشرکین سنتے تو قرآن کریم کو برا کہتے اور اس کے نازل کرنے والے اور لانے والے کو بھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اپنی نماز نہ بہت آواز سے پڑھو اور نہ بالکل آہستہ یعنی نماز اتنی بلند آواز سے نہ پڑھو کہ مشرکین سنیں اور نہ اتنی آہستہ کہ تمہارے ساتھی بھی نہ سن سکیں اور اس کا درمیانی راستہ اختیار کرو۔ ان کو سنا دیں جتنا وہ آپ سے یاد کرتے ہیں یہاں تک کہ یہ تم سے قرآن مجید سیکھ لیں۔

قرآن مجید

"وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کا کلام بدل دیں" (سورۂ فتح، آیت ۱۵) لَقَوْلٌ فَصْلٌ بے شک یہ قول فیصل ہے اور وہ ہنسی مذاق یعنی کھیل کود کی چیز نہیں۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابن آدم مجھے تکلیف پہنچاتا ہے کہ وہ زمانے کو گالی دیتا ہے اور زمانہ میں ہوں، معاملہ میرے ہاتھ میں ہے، رات اور دن کو میں بدلتا ہوں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ میرے لئے ہے اور اس کا بدلہ خود میں دوں گا۔ وہ شہوت اور اپنے کھانے پینے کو میری وجہ سے چھوڑتا ہے اور

مِنْ أَجْلِي وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ حِينَ يُفْطِرُ وَفَرْحَةٌ حِينَ يَلْقَى رَبَّهُ وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ.

روزہ ڈھال ہے اور روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں۔ ایک خوشی افطار کے وقت اور ایک جب اپنے رب سے ملاقات کرے گا۔ اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پاکیزہ ہے۔

۲۲۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا خَرَّ عَلَيْهِ رِجْلُ جَرَادٍ مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ يَحْثِي فِي ثَوْبِهِ فَنَادَى رَبُّهُ يَا أَيُّوبُ أَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرَى قَالَ بَلَى يَا رَبِّ وَلَكِنْ لَا غِنَى بِي عَنْ بَرَكَتِكَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک دفعہ حضرت ایوب ننگے نہا رہے تھے کہ ان پر سونے کی ٹڈیاں گرنے لگیں وہ انہیں اپنے کپڑے میں جمع کرنے لگے تو ان کے رب نے آواز دی۔ اے ایوب! جو چیز تم دیکھ رہے ہو کیا میں نے تمہیں اس سے بے نیاز نہیں کر دیا ہے؟ عرض کیا بیشک اے رب! کیوں نہیں، لیکن میں تیری برکت سے بے نیاز نہیں ہوں۔

۲۲۳۲ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَنَزَّلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ فَيَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ.

ابو عبداللہ اغر نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہمارا رب تبارک و تعالیٰ ہر رات میں نچلے آسمان کی طرف نزول فرماتا ہے جبکہ آخری تہائی رات باقی رہ جائے پھر فرماتا ہے کہ ہے کوئی مجھ سے دعا کرنے والا کہ میں اس کی دعا قبول کروں۔ ہے کوئی مجھ سے مانگنے والا کہ میں اسے عطا کروں اور ہے کوئی مجھ سے بخشش چاہنے والا کہ میں اسے بخش دوں۔

۲۲۳۳ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ الْأَعْرَجَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ اللَّهُ أَنْفِقْ أُنْفِقْ عَلَيْكَ.

اعرج نے حضرت ابوہریرہ سے سنا اور انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم سب سے آخری ہیں اور قیامت کے روز سب پر سبقت لے جانے والے ہیں۔ اور اسی سند کے ساتھ یہ بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم خرچ کرو میں تم پر خرچ کروں گا۔

۲۲۳۴۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ هَذِهِ خَدِيجَةُ أَتَتْكَ بِإِنَاءٍ فِيهِ طَعَامٌ أَوْ إِنَاءٍ فِيهِ شَرَابٌ فَأَقْرِئْهَا مِنْ رَبِّهَا السَّلَامَ وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ

ابو زرعہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا۔ یہ حضرت خدیجہ جو آپ کی طرف برتن میں کھانے کی چیز یا پینے کی چیز لے کر آ رہی ہیں۔ انہیں ان کے رب کی طرف سے سلام کہئے اور انہیں موتی کے ایک محل کی بشارت دیجئے جس میں نہ شور و غل ہوگا اور نہ کسی قسم کی کوئی تکلیف۔

٢٢٣٥ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ

٢٢٣٦ - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَهَجَّدَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ الْحَقُّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ إِلٰهِي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ

٢٢٣٧ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ الْأَيْلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا فَبَرَّأَهَا اللَّهُ مِمَّا قَالُوا وَكُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنَ الْحَدِيثِ الَّذِي حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَلَكِنْ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ

ہمام بن منبہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ چیزیں تیار کر رکھی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں اور نہ کسی کان نے سنیں اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال آیا۔

طاؤس کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب رات کو تہجد پڑھتے تو یوں عرض گزار ہوتے۔ اے اللہ! سب تعریفیں تیرے لئے ہیں۔ تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے اور سب تعریفیں تیرے لئے ہیں۔ تو آسمانوں اور زمین کا قائم رکھنے والا ہے اور سب تعریفیں تیرے لئے ہیں تو آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور اس کا کہ جو ان کے اندر ہے۔ تو سچا ہے، تیرا وعدہ سچا ہے، اور تیری بات سچی ہے، تیرا ملنا حق ہے، جنت حق ہے، دوزخ حق ہے، انبیاء حق ہیں اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ! میں نے تیرے حضور گردن جھکا دی اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر بھروسہ کیا اور تیری طرف رجوع ہوا اور تیری مدد کے ساتھ جھگڑا اور تیرے حکم سے فیصلہ کیا پس بخش دے جو کام میں نے پہلے کئے یا بعد میں کروں یا جو چھپ کر کئے یا علانیہ کئے تو میرا معبود ہے۔ نہیں کوئی معبود مگر تو۔

زہری کا بیان ہے کہ میں نے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبیداللہ بن عبداللہ سے حضرت عائشہ صدیقہ زوجہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا اس واقعے سے سنا جبکہ ان کے متعلق افترا پرداز لوگوں نے کچھ کہا اور ان کے الزام سے اللہ تعالیٰ نے انہیں بری فرمایا قرآن میں۔ ہر ایک نے مجھ سے اس حدیث کا ایک ایک حصہ بیان کیا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ لیکن خدا کی قسم میں یہ گمان بھی نہیں کرسکتی تھی کہ اللہ تعالیٰ میری برأت میں وحی نازل فرمائے گا جس کی تلاوت کی جائے گی کیونکہ اپنے دل کے اندر میں خود کو اس

أَظُنُّ أَنَّ اللَّهَ يُنْزِلُ فِي بَرَاءَتِي وَحْيًا يُتْلَى وَلَشَأْنِي فِي نَفْسِي كَانَ أَحْقَرَ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللَّهُ فِيَّ بِأَمْرٍ يُتْلَى وَلَكِنِّي كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِي اللَّهُ بِهَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ الْعَشْرَ الْآيَاتِ.

۲۲۴۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ إِذَا أَرَادَ عَبْدِي أَنْ يَعْمَلَ سَيِّئَةً فَلَا تَكْتُبُوهَا عَلَيْهِ حَتَّى يَعْمَلَهَا فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا بِمِثْلِهَا وَإِنْ تَرَكَهَا مِنْ أَجْلِي فَاكْتُبُوهَا لَهُ حَسَنَةً وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْمَلَ حَسَنَةً فَلَمْ يَعْمَلْهَا فَاكْتُبُوهَا لَهُ حَسَنَةً فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا لَهُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةٍ.

۲۲۴۹ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي مُزَرِّدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ فَقَالَ مَهْ قَالَتْ هَذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ فَقَالَ أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلَى يَا رَبِّ قَالَ فَذَلِكِ لَكِ ثُمَّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ.

۲۲۵۰ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَالِحٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ مُطِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سے بہت گھٹیا سمجھتی تھی کہ میرے معاملے میں اللہ تعالیٰ کلام فرمائے جس کی تلاوت کی جائے۔ ہاں یہ مجھے امید تھی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نیند میں خواب دکھا کر اللہ تعالیٰ میری برأت ظاہر فرما دے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے دس آیات نازل فرمائیں کہ وہ لوگ جو بہتان لائے ہیں۔ (سورۃ النور، آیت ۱۱ تا ۲۰)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ کسی کام کا ارادہ کرے تو اس کی برائی نہ لکھو جب تک اسے کر نہ لے اور جب اسے کرے تو اس کے برابر ہی لکھو اور اگر میری وجہ سے ترک کر دے تو اس کے لئے ایک نیکی لکھ دو اور جب وہ نیکی کرنے کا ارادہ کرے اور ابھی وہ کی نہ ہو تب بھی اس کے لئے ایک نیکی لکھ دو اور اگر وہ اسے کرے تو اس کے لئے دس گنا سے سات سو گنا تک لکھو۔

سعید بن یسار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ مخلوق کو پیدا کرنے سے فارغ ہوا تو صلہ رحمی سامنے کھڑی ہوگئی۔ فرمایا کہ ٹھہر۔ وہ عرض گزار ہوئی کہ یہ قطع رحمی سے تیری پناہ پکڑنے کا مقام ہے۔ فرمایا، کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ میں اس سے جوڑوں جو تجھے ملائے اور میں اس سے تعلق توڑ دوں جو تجھے توڑے۔ عرض گزار ہوئی کہ اے رب ایسا ہی۔ فرمایا، تو تیرے لئے یہی ہے۔ پھر حضرت ابوہریرہ نے یہ آیت پڑھی۔ تو کیا تم سے یہ بھی نظر آتے ہیں کہ اگر تمہیں حکومت ملے تو زمین میں فساد پھیلاؤ اور اپنے رشتے کاٹ دو (سورۃ محمد، آیت ۲۲)

عبیداللہ کا بیان ہے کہ حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بارش ہوئی تو آپ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ

فَقَالَ قَالَ اللّٰهُ أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي كَافِرٌ بِي وَمُؤْمِنٌ بِي.

۲۳۵۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ إِذَا أَحَبَّ عَبْدِي لِقَائِي أَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ وَإِذَا كَرِهَ لِقَائِي كَرِهْتُ لِقَاءَهُ.

۲۳۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي.

۲۳۵۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَإِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوهُ وَاذْرُوا نِصْفَهُ فِي الْبَرِّ وَنِصْفَهُ فِي الْبَحْرِ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ فَأَمَرَ اللّٰهُ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيهِ وَأَمَرَ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيهِ ثُمَّ قَالَ لِمَ فَعَلْتَ قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ وَأَنْتَ أَعْلَمُ فَغَفَرَ لَهُ.

۲۳۵۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي عَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ عَبْدًا أَصَابَ ذَنْبًا وَرُبَّمَا قَالَ أَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ أَذْنَبْتُ ذَنْبًا قَالَ أَصَبْتُ فَاغْفِرْ لِي فَقَالَ رَبُّهُ أَعَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ

نے فرمایا۔ میرے کتنے ہی بندے منکر اور کتنے ہی ماننے والے ہو گئے۔

اعرج نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب میرا بندہ مجھ سے ملنا پسند کرتا ہے تو میں اس سے ملنا پسند کرتا ہوں اور جب وہ مجھ سے ملنا ناپسند کرتا ہے تو میں اس سے ملنا ناپسند کرتا ہوں۔

اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ میں اپنے بندے کے گمان کے نزدیک رہتا ہوں جو وہ میرے متعلق رکھتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص نے کہا جس نے کوئی نیکی نہیں کی تھی کہ جب وہ مر جائے تو اسے جلا دیا جائے پھر اس کی آدھی راکھ خشکی میں اور آدھی سمندر میں ساری جائے کیونکہ خدا کی قسم، اگر اللہ تعالیٰ نے اس پر قابو پایا تو ضرور اسے ایسا عذاب دے گا جتنا ساری دنیا میں کسی کو عذاب نہ دیا ہوگا۔ پس اللہ تعالیٰ نے سمندر کو حکم دیا تو اس نے سارے ذرات اکٹھے کر دئے اور خشکی کو حکم دیا تو جو اس کے اندر تھا اسے جمع کر دیا پھر فرمایا کہ تو نے ایسا کیوں کیا؟ کہا کہ تو بھی جانتا ہے تیرے ڈر سے ایسا ہوا۔ پس اسے بخش دیا گیا۔

حضرت ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ میں نے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک بندے نے گناہ کیا (راوی نے کبھی کہا کہ اس سے گناہ سرزد ہوا) پس عرض گزار ہوا کہ اے رب! میں گناہ کر بیٹھا (کبھی یہ کہا کہ مجھ سے گناہ ہو گیا) پس مجھے بخش دے۔ چنانچہ اس کے رب نے فرمایا کہ میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہوں کو معاف کرتا اور ان کے باعث مواخذہ کرتا ہے، لہذا میں نے اپنے بندے کو بخش دیا۔ اس کے بعد جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ رکا رہا پھر اس نے گناہ کیا (یا اس سے گناہ سرزد ہو گیا) تو کہا۔

غَفَرْتُ لِعَبْدِي ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ
أَصَابَ ذَنْبًا أَوْ أَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ أَذْنَبْتُ
أَوْ أَصَبْتُ آخَرَ فَاغْفِرْهُ فَقَالَ أَعَلِمَ عَبْدِي
أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ غَفَرْتُ
لِعَبْدِي ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَذْنَبَ ذَنْبًا
وَرُبَّمَا قَالَ أَصَابَ ذَنْبًا قَالَ قَالَ رَبِّ أَصَبْتُ
أَوْ أَذْنَبْتُ آخَرَ فَاغْفِرْهُ لِي فَقَالَ أَعَلِمَ عَبْدِي
أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ غَفَرْتُ
لِعَبْدِي ثَلَاثًا فَلْيَعْمَلْ مَا شَاءَ

۲۳۵۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ
حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ
عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْغَافِرِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا فِيمَنْ
سَلَفَ أَوْ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ قَالَ كَلِمَةً يَعْنِي
أَعْطَاهُ اللَّهُ مَالًا وَوَلَدًا فَلَمَّا حَضَرَتِ الْوَفَاةُ
قَالَ لِبَنِيهِ أَيَّ أَبٍ كُنْتُ لَكُمْ قَالُوا خَيْرَ أَبٍ
قَالَ فَإِنَّهُ لَمْ يَبْتَئِرْ أَوْ لَمْ يَبْتَئِزْ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا
وَإِنْ يَقْدِرِ اللَّهُ عَلَيْهِ يُعَذِّبْهُ فَانْظُرُوا إِذَا
مُتُّ فَأَحْرِقُونِي حَتَّى إِذَا صِرْتُ فَحْمًا فَاسْحَقُونِي
أَوْ قَالَ فَاسْهَكُونِي فَإِذَا كَانَ يَوْمُ رِيحٍ عَاصِفٍ
فَأَذْرُونِي فِيهَا فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَخَذَ مَوَاثِيقَهُمْ عَلَى ذَلِكَ وَرَبِّي فَفَعَلُوا
ثُمَّ أَذْرَوْهُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
كُنْ فَإِذَا هُوَ رَجُلٌ قَائِمٌ قَالَ اللَّهُ أَيْ عَبْدِي
مَا حَمَلَكَ عَلَى أَنْ فَعَلْتَ مَا فَعَلْتَ قَالَ
مَخَافَتُكَ أَوْ فَرَقٌ مِنْكَ قَالَ فَمَا تَلَافَاهُ
أَنْ رَحِمَهُ عِنْدَهَا وَقَالَ مَرَّةً أُخْرَى فَمَا
تَلَافَاهُ غَيْرُهَا فَحَدَّثْتُ بِهِ أَبَا عُثْمَانَ فَقَالَ
سَمِعْتُ هَذَا مِنْ سَلْمَانَ غَيْرَ أَنَّهُ زَادَ فِيهِ

اے رب! میں گناہ کر بیٹھا (یا مجھ سے گناہ ہو گیا) دوبارہ
کیا پس مجھے بخش دے۔ فرمایا کہ میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا
رب ہے جو گناہ معاف کرتا اور ان کے باعث مواخذہ
کرتا ہے، پس میں نے اپنے بندے کو بخش دیا۔ پھر وہ
ٹھہرا جب تک خدا نے چاہا، پھر اس نے گناہ کیا یا اس نے یہ کہا کہ
مجھ سے گناہ ہو گیا۔ راوی کا بیان ہے کہ عرض گزار ہوا اے
رب! مجھ سے گناہ ہو گیا یا میں پھر گناہ کر بیٹھا، مجھے بخش دے پس
(فرمایا کہ) میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہ معاف کرتا اور ان کے
سبب مواخذہ فرماتا ہے، میں نے اپنے بندے کو تیسری دفعہ بھی بخش دیا ہے۔

حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی کا ذکر کیا اور ایک بات
کہی کہ اللہ تعالیٰ نے اسے مال و اولاد سے نوازا تھا۔ جب
اس کی موت کا وقت قریب پہنچا تو اپنے بیٹوں سے کہا کہ
میں تمہارا کیسا باپ ہوں؟ انہوں نے کہا کہ آپ اچھے باپ ہیں۔ کہا
میں نے اللہ کے پاس کوئی نیکی نہیں بھیجی، میں نے اللہ کے پاس کوئی
نیکی جمع نہیں کی۔ سو اگر اللہ تعالیٰ نے گرفت پر قدرت پائی تو عذاب
دے گا۔ پس دیکھو، جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا، یہاں تک کہ جب
میں کوئلہ ہو جاؤں تو مجھے پیس دینا اور جس روز تیز ہوا چلے تو
مجھے اس میں اڑا دینا۔ نبی کریم نے فرمایا کہ اس نے اس بات کا ان
سے پکا وعدہ لیا۔ میرے رب کی قسم ہے پس انہوں نے ایسا ہی
کیا اور تیز ہوا کے روز اسے اڑا دیا۔ جب پھر اللہ عزوجل
نے فرمایا کہ ہو جا تو وہ آدمی سامنے آ کھڑا ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے
فرمایا، اے میرے بندے! تجھے ایسا کرنے پر کس بات
نے آمادہ کیا؟ عرض کی کہ تیرے خوف اور ڈر نے۔ فرمایا کہ
اللہ تعالیٰ نے اس کی یہی تلافی کی کہ اس پر رحم فرما دیا۔ راوی
نے دوسری دفعہ کہا۔ فما تلافاہ غیرھا کہا ہے (سلیمان) نے
یہ حدیث ابو عثمان سے بیان کی تو انہوں نے کہا کہ میں
نے بھی اسی طرح حضرت سلمان فارسی سے سنا ہے
ماسوا اس کے کہ وہ اذرونی فی البحر

أَدْنَى أَدْنَى فِي الْبَحْرِ أَوْ كَمَا حَدَّثَكَ.

حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ وَقَالَ لَمْ يَبْتَئِرْ وَقَالَ خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ وَقَالَ لَمْ يَبْتَئِزْ فَسَّرَهُ قَتَادَةُ لَمْ يَدَّخِرْ

بَابُ ٣٦ كَلَامِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَعَ الْأَنْبِيَاءِ وَغَيْرِهِمْ.

٢٣٥٦۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ ابْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ شُفِّعْتُ فَقُلْتُ يَا رَبِّ أَدْخِلِ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ خَرْدَلَةٌ فَيَدْخُلُونَ ثُمَّ أَقُولُ أَدْخِلِ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ أَدْنَى شَيْءٍ فَقَالَ أَنَسٌ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَصَابِعِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

٢٣٥٧۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ هِلَالٍ الْعَنَزِيُّ قَالَ اجْتَمَعْنَا نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ فَذَهَبْنَا إِلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَذَهَبْنَا مَعَنَا بِثَابِتٍ إِلَيْهِ يَسْأَلُهُ لَنَا عَنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ فَإِذَا هُوَ فِي قَصْرِهِ فَوَافَقْنَاهُ يُصَلِّي الضُّحَى فَاسْتَأْذَنَّا فَأَذِنَ لَنَا وَهُوَ قَاعِدٌ عَلَى فِرَاشِهِ فَقُلْنَا لِثَابِتٍ لَا تَسْأَلْهُ عَنْ شَيْءٍ أَوَّلَ مِنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ فَقَالَ يَا أَبَا حَمْزَةَ هٰؤُلَاءِ إِخْوَانُكَ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ جَاءُوكَ يَسْأَلُونَكَ عَنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ فَقَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِإِبْرَاهِيمَ فَإِنَّهُ

کا اضافہ کرتے تھے یا جو کچھ بیان فرمایا ۔ موسیٰ نے معتمر سے نقل کیا کہ ابن سیرین نے لم یبتئر کہا اور خلیفہ نے معتمر سے روایت کی کہ انہوں نے لم یبتئز کہا۔ قتادہ نے اس کی تفسیر میں کہا کہ بچا نہیں رکھا۔

قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کا انبیائے کرام وغیرہ سے کلام فرمانا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے روز میری شفاعت قبول فرمائی جائے گی۔ میں عرض کروں گا کہ اے رب! جس کے دل میں رائی کے برابر ایمان ہو اسے بھی جنت میں داخل فرما دے۔ پس وہ داخل ہو جائیں گے۔ پھر میں عرض کروں گا کہ اسے بھی جنت میں داخل کر جس کے دل میں ذرا بھی ایمان ہے۔ حضرت انس کا بیان ہے کہ گویا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کی طرف دیکھ رہا ہوں۔

معبد بن ہلال عنزی سے روایت ہے کہ اہل بصرہ سے ہم کچھ لوگ جمع ہو کر حضرت انس بن مالک کی خدمت میں گئے اور اپنے ساتھ ثابت کو بھی لے گئے تاکہ وہ ہمارے لئے حدیث شفاعت کا سوال کریں۔ جب ہم ان کی خدمت میں گئے تو وہ اپنے مکان میں چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے پس ہم نے اجازت طلب کی تو ہمیں اجازت دے دی گئی اور وہ اپنے بستر پر بیٹھے تھے ہم نے ثابت سے کہا کہ حدیث شفاعت سے پہلے ان سے کسی اور چیز کے بارے میں نہ پوچھنا۔ پس انہوں نے کہا کہ اے ابوحمزہ! اہل بصرہ سے آپ کے یہ بھائی آپ سے حدیث شفاعت پوچھنے آئے ہیں۔ فرمایا کہ ہمیں محمد مصطفیٰ نے حدیث سنائی ہے کہ قیامت کے روز لوگ سب کی موجوں کی طرح بے قرار ہوں گے تو وہ حضرت آدم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے کہ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے۔ وہ فرمائیں گے کہ میں اس کام کے لائق نہیں ہوں تمہیں چاہیے کہ حضرت ابراہیم کے پاس جاؤ کیونکہ وہ اللہ کے خلیل ہیں۔ پس وہ حضرت ابراہیم کی خدمت میں حاضر ہوں گے تو وہ فرمائیں گے کہ میں اس کا اہل

خَلِيلُ الرَّحْمٰنِ فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ لَسْتُ
لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوسٰى فَإِنَّهُ كَلِيمُ اللّٰهِ
فَيَأْتُونَ مُوسٰى فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ
بِعِيسٰى فَإِنَّهُ رُوحُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهُ فَيَأْتُونَ عِيسٰى
فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْتُونِي فَأَقُولُ أَنَا لَهَا فَأَسْتَأْذِنُ
عَلٰى رَبِّي فَيُؤْذَنُ لِي وَيُلْهِمُنِي مَحَامِدَ أَحْمَدُهُ بِهَا
لَا تَحْضُرُنِي الْآنَ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ وَأَخِرُّ
لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ
يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُولُ
يَا رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مِنْهَا
مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ شَعِيرَةٍ مِنْ إِيمَانٍ
فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَعُودُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ
ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ
وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ
فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ
مِنْهَا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ أَوْ خَرْدَلَةٍ
مِنْ إِيمَانٍ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَعُودُ فَأَحْمَدُهُ
بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ
ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ
تُشَفَّعْ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي فَيَقُولُ انْطَلِقْ
فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ أَدْنٰى أَدْنٰى أَدْنٰى مِثْقَالِ
حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ
فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ أَنَسٍ
قُلْتُ لِبَعْضِ أَصْحَابِنَا لَوْ مَرَرْنَا بِالْحَسَنِ وَهُوَ
مُتَوَارٍ فِي مَنْزِلِ أَبِي خَلِيفَةَ فَحَدَّثْنَاهُ بِمَا
حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَأَتَيْنَاهُ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ
فَأَذِنَ لَنَا فَقُلْنَا لَهُ يَا أَبَا سَعِيدٍ جِئْنَاكَ
مِنْ عِنْدِ أَخِيكَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَلَمْ نَرَ مِثْلَ

نہیں ہوں تمہیں چاہیے کہ حضرت موسیٰ کے پاس چلے جاؤ کیونکہ وہ کلیم اللہ ہیں۔ پس لوگ حضرت موسیٰ کی خدمت میں حاضر ہوں گے وہ فرمائیں گے کہ میں اس کام کا اہل نہیں ہوں لیکن تمہیں حضرت عیسیٰ کے پاس جانا چاہیے کیونکہ وہ روح اللہ اور اس کا کلمہ ہیں۔ پس لوگ حضرت عیسیٰ کے حضور جائیں گے وہ فرمائیں گے کہ میں اس کام کے قابل نہیں مگر تمہیں محمد مصطفےٰ کے پاس جانا چاہیے پس لوگ میری خدمت میں حاضر ہو جائیں گے تو میں کہوں گا یہ تو میرا کام ہے پس میں اپنے رب سے اجازت طلب کروں گا تو مجھے اجازت مل جائے گی اور مجھے ایسی حمدیں الہام کی جائیں گی جن کے ساتھ میں حمد و ثنا کروں گا اور مجھے وہ اب یاد نہیں ہیں۔ پس میں ان حمدوں کے ساتھ اس کی حمد کروں گا اور اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ پس مجھ سے کہا جائے گا اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری سنی جائے گی، مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا۔ اے رب! میری امت، میری امت۔ پس فرمایا جائے گا کہ جاؤ اور جہنم سے ہر اس شخص کو نکال لو جس کے دل میں جو کے برابر بھی ایمان ہو۔ پس میں جا کر ایسا ہی کروں گا۔ پھر واپس آ کر ان حمدوں کے ساتھ اس کی حمد و ثنا بیان کروں گا اور اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ پس کہا جائے گا کہ اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری سنی جائے گی اور مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا کہ اے رب! میری امت، میری امت۔ پس فرمایا جائے گا کہ جاؤ اور جہنم سے اس کو بھی نکال لو جس کے دل میں ذرہ یا رائی کے برابر بھی ایمان ہو۔ پس میں جا کر ایسا ہی کروں گا۔ پھر واپس آ کر ان حمدوں کے ساتھ اس کی حمد و ثنا بیان کروں گا اور پھر اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ پس فرمایا جائے گا کہ اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری سنی جائے گی اور مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا۔ اے رب! میری امت، میری امت۔ پس فرمایا جائے گا کہ جاؤ اور اسے بھی جہنم سے نکال لو جس کے دل میں رائی کے دانے سے بھی بہت ہی کم ایمان ہو۔ پس میں جا کر ایسا ہی کروں گا۔ جب ہم حضرت انس کے پاس سے باہر نکلے تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ کاش ہم امام حسن بصری کے پاس سے گزریں جو ابو خلیفہ کے مکان میں روپوش ہیں تاکہ ان کو یہ حدیث سنائیں جو ہم سے حضرت انس بن مالک نے بیان کی ہے چنانچہ ہم

مَا حَدَّثَنَا فِي الشَّفَاعَةِ فَقُلْنَا هِيهِ فَحَدَّثَنَا
بِالْحَدِيثِ فَانْتَهَى إِلَى هَذَا الْمَوْضِعِ فَقُلْنَا هِيهِ
فَقَالَ لَمْ يَزِدْ لَنَا عَلَى هَذَا فَقَالَ لَقَدْ حَدَّثَنِي
وَهُوَ جَمِيعٌ مُنْذُ عِشْرِينَ سَنَةً فَلَا أَدْرِي
أَنَسِيَ أَمْ كَرِهَ أَنْ تَتَّكِلُوا قُلْنَا يَا أَبَا سَعِيدٍ
فَحَدِّثْنَا فَضَحِكَ وَقَالَ خُلِقَ الْإِنْسَانُ عَجُولًا
مَا ذَكَرْتُهُ إِلَّا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُحَدِّثَكُمْ حَدَّثَنِي
كَمَا حَدَّثَكُمْ بِهِ قَالَ ثُمَّ أَعُودُ الرَّابِعَةَ فَأَحْمَدُهُ
بِتِلْكَ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ
رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ
تُشَفَّعْ فَأَقُولُ يَا رَبِّ ائْذَنْ لِي فِيمَنْ قَالَ لَا
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَيَقُولُ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَكِبْرِيَائِي
وَعَظَمَتِي لَأُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ.

۲۳۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا
عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ
عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ آخِرَ
أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ وَآخِرَ أَهْلِ النَّارِ
خُرُوجًا مِنَ النَّارِ رَجُلٌ يَخْرُجُ حَبْوًا فَيَقُولُ لَهُ
رَبُّهُ ادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَقُولُ رَبِّ الْجَنَّةُ مَلْأَى فَيَقُولُ
لَهُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَكُلُّ ذَلِكَ يُعِيدُ عَلَيْهِ الْجَنَّةُ
مَلْأَى فَيَقُولُ إِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا عَشْرَ مِرَارٍ.

۲۳۵۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى
بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ
حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا مِنْكُمْ إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ
تُرْجُمَانٌ فَيَنْظُرُ أَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ
وَيَنْظُرُ أَشْأَمَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ

ان کی صحبت میں گئے اور حسن نے جب ہم نے ان سے سلام کیا تو ہم کو اجازت
دے دی ہم ان کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور کہنے لگے ابو سعید ہم آپ کی خدمت میں
آپ کے بھائی حضرت انس کے پاس سے آئے ہیں انہوں نے ہم سے شفاعت کے بارے میں جو
حدیث بیان کی ویسی کسی کو ہم نے بیان کرتے نہیں دیکھا انہوں
نے فرمایا بیان کرو ہم نے ان سے وہ حدیث بیان کی وہ اسی مقام پر آکر ختم کر
دی۔ ہم نے کہا اور بیان کرو تو فرمانے لگے انہوں نے اتنا ہی بیان کیا تھا۔
اور وہ بیس برس پہلے جب تندرست تھے مجھ سے انہوں نے یہ حدیث بیان کی تھی۔
مجھے خبر معلوم نہیں وہ بھول گئے یا ناپسند فرمایا کہ لوگ بھروسہ کر بیٹھیں گے۔
ہم نے عرض کیا ہم سے بیان کیجئے وہ ہنس پڑے اور فرمایا
کہ انسان جلد باز پیدا کیا گیا ہے میں نے ذکر ہی اسی لئے کیا تھا کہ میرا ارادہ تھا کہ
تم لوگوں سے یہ حدیث بیان کروں جیسے انہوں نے مجھ سے بیان کی تھی حضور
فرماتے ہیں کہ پھر میں چوتھی دفعہ واپس لوٹوں گا اور اسی طرح حمد و ثنا بیان کر کے
پھر اس کے حضور سجدہ میں گر جاؤں گا تب فرمایا جائے گا اے محمد اپنا سر اٹھاؤ
اور کہو تمہاری بات سنی جائے گی اور مانگو دیا جائے گا اور شفاعت کرو قبول کی جائے گی

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنتیوں
میں سب سے آخری وہ ہوگا جو آخر میں جنت کے اندر
داخل ہوگا اور جہنم سے نکلنے والوں میں سب سے آخری ہوگا
جو گھسٹتا ہوا نکلے گا پس اس کا رب اس سے فرمائے گا کہ جنت میں
داخل ہو جا۔ وہ عرض کرے گا کہ اے رب! جنت تو بھری ہوئی
ہے تین دفعہ ایسا ہی فرمائے گا اور وہ ہر دفعہ یہی
جواب دے گا کہ جنت بھری ہوئی ہے پھر اس سے فرمایا جائے گا کہ تیرے
لئے دنیا سے دس گنا جگہ ہے۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ایسا کوئی نہیں
مگر عنقریب وہ اپنے رب سے کلام کرے گا جبکہ رب کے اور
اس کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا جب وہ دائیں جانب
دیکھے گا تو نہیں کچھ نظر آئے گا مگر وہی عمل جو آگے بھیجے اور
جب بائیں طرف دیکھے گا تو نہیں دیکھے گا مگر جہنم جو اس کے سامنے

۱۔ [illegible]

وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ قَالَ الْأَعْمَشُ وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ خَيْثَمَةَ مِثْلَهُ وَزَادَ فِيهِ وَلَوْ بِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ

٢٣٦٠ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ جَاءَ حَبْرٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ إِنَّهُ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ جَعَلَ اللهُ السَّمَوَاتِ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْأَرَضِينَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْمَاءَ وَالثَّرَى عَلَى إِصْبَعٍ وَالْخَلَائِقَ عَلَى إِصْبَعٍ ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الْمَلِكُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ تَعَجُّبًا وَتَصْدِيقًا لِقَوْلِهِ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا قَدَرُوا اللهَ حَقَّ قَدْرِهِ إِلَى قَوْلِهِ يُشْرِكُونَ

٢٣٦١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي النَّجْوَى قَالَ يَدْنُو أَحَدُكُمْ مِنْ رَبِّهِ حَتَّى يَضَعَ كَنَفَهُ عَلَيْهِ فَيَقُولُ أَعَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ نَعَمْ وَيَقُولُ عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ نَعَمْ فَيُقَرِّرُهُ ثُمَّ يَقُولُ إِنِّي سَتَرْتُ عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ وَقَالَ آدَمُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابٌ ٢٦٠ قَوْلِهِ وَكَلَّمَ اللهُ مُوسَى تَكْلِيمًا.

٢٣٦٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنَا

ہوگی، پس جہنم سے بچو اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی خیرات ہو سکے۔ اعمش، عمرو بن مرہ نے خیثمہ سے اسی طرح روایت کی ہے لیکن اس روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ اگرچہ ایک اچھا لفظ کہہ کر۔

عبیدہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ یہودیوں کے ایک عالم نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر کہا۔ جب قیامت کا روز ہوگا تو اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر اور زمینوں کو ایک انگلی پر، پانی اور مٹی کو ایک انگلی پر اور تمام ساری مخلوق کو ایک انگلی پر رکھے گا اور انہیں ہلا کر فرمائے گا، بادشاہ میں ہوں بادشاہ میں ہوں۔ پس میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنستے ہوئے دیکھا اس کی بات سے متعجب ہوتے اور تصدیق کرتے ہوئے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی۔ "اور انہوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا اس کا حق تھا"۔ (سورۃ الزمر، آیت ۶۷)

صفوان بن محرز کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر سے پوچھا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سرگوشی کے بارے میں کس طرح فرماتے ہوئے سنا ہے؟ فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی اپنے رب کے قریب ہوگا، تو اللہ تعالیٰ اس پر اپنا پردہ ڈال دے گا اور فرمائے گا کہ کیا تو نے فلاں فلاں کام کیے؟ وہ عرض کرے گا کہ ہاں۔ پھر فرمائے گا کہ فلاں فلاں کام بھی تو نے کیے؟ وہ عرض کرے گا کہ ہاں۔ اسی طرح اس سے اقرار کروانے کے بعد فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں تیرے اوپر پردہ ڈالا اور آج میں تجھے بخش دیتا ہوں۔ آدم، شیبان، قتادہ، صفوان، حضرت ابن عمر سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے کلام فرمایا۔

حمید بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت آدم اور حضرت

حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ احْتَجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰى فَقَالَ مُوْسٰى اَنْتَ اٰدَمُ الَّذِيْ اَخْرَجْتَ ذُرِّيَّتَكَ مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ اٰدَمُ اَنْتَ مُوْسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِرِسَالَاتِهٖ وَكَلَامِهٖ ثُمَّ تَلُوْمُنِيْ عَلٰى اَمْرٍ قَدْ قُدِّرَ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ اُخْلَقَ فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰى.

۲۳۶۳. حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجْمَعُ الْمُؤْمِنُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُوْلُوْنَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا اِلٰى رَبِّنَا فَيُرِيْحُنَا مِنْ مَّكَانِنَا هٰذَا فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ لَهٗ اَنْتَ اٰدَمُ اَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَاَسْجَدَ لَكَ مَلٰٓئِكَتَهٗ وَعَلَّمَكَ اَسْمَآءَ كُلِّ شَيْءٍ فَاشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّنَا حَتّٰى يُرِيْحَنَا فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ فَيَذْكُرُ لَهُمْ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ اَصَابَ.

۲۳۶۴. حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَّسْجِدِ الْكَعْبَةِ اَنَّهٗ جَآءَهٗ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قَبْلَ اَنْ يُّوْحٰى اِلَيْهِ وَهُوَ نَآئِمٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ اَوَّلُهُمْ اَيُّهُمْ هُوَ فَقَالَ اَوْسَطُهُمْ هُوَ خَيْرُهُمْ فَقَالَ اٰخِرُهُمْ خُذُوْا خَيْرَهُمْ فَكَانَتْ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَرَهُمْ حَتّٰى اَتَوْهُ لَيْلَةً اُخْرٰى فِيْمَا يَرٰى قَلْبُهٗ وَتَنَامُ عَيْنُهٗ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهٗ وَكَذٰلِكَ الْاَنْبِيَآءُ تَنَامُ اَعْيُنُهُمْ وَلَا تَنَامُ قُلُوْبُهُمْ فَلَمْ يُكَلِّمُوْهُ حَتَّى احْتَمَلُوْهُ فَوَضَعُوْهُ عِنْدَ بِئْرِ زَمْزَمَ فَتَوَلَّاهُ مِنْهُمْ جِبْرِيْلُ فَشَقَّ جِبْرِيْلُ مَا بَيْنَ نَحْرِهٖ اِلٰى لَبَّتِهٖ حَتّٰى فَرَغَ مِنْ صَدْرِهٖ وَجَوْفِهٖ فَغَسَلَهٗ مِنْ مَّآءِ زَمْزَمَ

موسیٰ کے درمیان مباحثہ ہوا۔ پس حضرت موسیٰ نے کہا کہ آپ وہی حضرت آدم ہیں جنہوں نے اپنی اولاد کو جنت سے نکالا۔ حضرت آدم نے کہا کہ آپ وہی حضرت موسیٰ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور اپنے کلام کے لئے چُنا۔ پھر آپ مجھے ایسے کام پر ملامت کرتے ہیں جو میری پیدائش سے بھی پہلے میرے لئے مقدر فرما دیا گیا تھا۔ پس حضرت آدم حضرت موسیٰ پر غالب آ گئے۔

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: اہل ایمان قیامت کے روز جمع ہوں گے اور کہیں گے کہ کاش ہم اپنے رب کی بارگاہ میں شفاعت کرواتے تاکہ اس جگہ سے ہمیں نجات مل جائے۔ پس وہ حضرت آدم کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے کہ آپ تمام انسانوں کے باپ حضرت آدم ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا اور فرشتوں سے آپ کے لئے سجدہ کروایا اور آپ کو تمام چیزوں کے نام سکھائے ہیں۔ آپ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت فرمائیں تاکہ ہمیں نجات ملے۔ وہ فرمائیں گے کہ میں تمہارے اس کام کا نہیں ہوں۔ پھر ان سے اپنی لغزش کا ذکر کریں گے جو ان سے ہوئی تھی۔

شریک بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد کعبہ سے معراج کرائی گئی تو آپ کی طرف وحی آنے سے پہلے تین افراد حاضر بارگاہ ہوئے اور آپ مسجد حرام میں سوئے ہوئے تھے۔ ان میں سے پہلے نے کہا کہ وہ کون ہیں؟ درمیان والے نے کہا کہ وہ ان میں بہتر ہیں۔ آخری نے کہا کہ ان کے بہتر کو لے لو۔ اس رات یہی کچھ ہوا یہاں تک کہ وہ دوسری رات آئے جبکہ آپ کا دل ان کو دیکھ رہا تھا اور آنکھیں سوئی ہوئی تھیں اور آپ کا دل بیدار تھا اور اسی طرح تمام انبیائے کرام کی آنکھیں سوتی تھیں لیکن دل بیدار رہتے تھے۔ ان فرشتوں نے آپ سے کوئی بات نہیں کی یہاں تک کہ آپ کو اٹھا کر چاہِ زمزم کے پاس لے گئے اور وہاں رکھ دیا۔ ان میں سے حضرت جبرئیل نے یہ کام سنبھالا اور گلے سے لے کر نیچے تک سینہ مبارک کو چاک کر دیا یہاں تک کہ سینہ مبارک اور شکم مبارک کو خالی کر دیا۔ پھر اپنے ہاتھ سے آب زمزم کے ساتھ دھو دیا یہاں تک کہ شکم مبارک کو صاف کر دیا۔ پھر سونے کا ایک طشت لایا

بِيَدِهِ حَتَّى أَنْقَى جَوْفَهُ ثُمَّ أُتِيَ بِطَسْتٍ مِنْ
ذَهَبٍ فِيهِ تَوْرٌ مِنْ ذَهَبٍ مَحْشُوًّا إِيمَانًا وَ
حِكْمَةً فَحَشَا بِهِ صَدْرَهُ وَلَغَادِيدَهُ يَعْنِي عُرُوقَ
حَلْقِهِ ثُمَّ أَطْبَقَهُ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا
فَضَرَبَ بَابًا مِنْ أَبْوَابِهَا فَنَادَاهُ أَهْلُ السَّمَاءِ
مَنْ هَذَا فَقَالَ جِبْرِيلُ قَالُوا وَمَنْ مَعَكَ قَالَ
مَعِيَ مُحَمَّدٌ قَالَ وَقَدْ بُعِثَ قَالَ نَعَمْ قَالُوا فَمَرْحَبًا
بِهِ وَأَهْلًا فَيَسْتَبْشِرُ بِهِ أَهْلُ السَّمَاءِ لَا يَعْلَمُ
أَهْلُ السَّمَاءِ بِمَا يُرِيدُ اللَّهُ بِهِ فِي الْأَرْضِ حَتَّى
يُعْلِمَهُمْ فَوَجَدَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا آدَمَ فَقَالَ لَهُ
جِبْرِيلُ هَذَا أَبُوكَ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَرَدَّ عَلَيْهِ آدَمُ
وَقَالَ مَرْحَبًا وَأَهْلًا بِابْنِي نِعْمَ الِابْنُ أَنْتَ
فَإِذَا هُوَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا بِنَهَرَيْنِ يَطَّرِدَانِ
فَقَالَ مَا هَذَانِ النَّهَرَانِ يَا جِبْرِيلُ قَالَ هَذَانِ
النِّيلُ وَالْفُرَاتُ عُنْصُرُهُمَا ثُمَّ مَضَى بِهِ فِي السَّمَاءِ
فَإِذَا هُوَ بِنَهَرٍ آخَرَ عَلَيْهِ قَصْرٌ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَ
زَبَرْجَدٍ فَضَرَبَ يَدَهُ فَإِذَا هُوَ مِسْكٌ أَذْفَرُ قَالَ مَا
هَذَا يَا جِبْرِيلُ قَالَ هَذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي خَبَأَ لَكَ
رَبُّكَ ثُمَّ عَرَجَ إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَقَالَتِ

الْمَلَائِكَةُ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَتْ لَهُ الْأُولَى مَنْ هَذَا
قَالَ جِبْرِيلُ قَالُوا وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ
نَعَمْ قَالُوا مَرْحَبًا بِهِ وَأَهْلًا ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى
السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ وَقَالُوا لَهُ مِثْلَ مَا قَالَتِ
الْأُولَى وَالثَّانِيَةُ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى الرَّابِعَةِ فَقَالُوا
لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ
فَقَالُوا مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّادِسَةِ
فَقَالُوا لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ
السَّابِعَةِ فَقَالُوا لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ كُلُّ سَمَاءٍ فِيهَا

ئی میں سونے کی ایک تشتری لائی گئی جو ایمان و حکمت سے بھرا ہوا تھا اور اس سے آپ کے سینے اور حلق کی رگوں کو بھر دیا اور پھر برابر کر دیا۔ پھر آپ کو لے کر آسمان دنیا کی طرف چڑھے اور اس کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھٹکھٹایا۔ آسمان والوں نے پکارا کہ کون ہے؟ کہا کہ جبرئیل ہے۔ انہوں نے پوچھا کہ آپ کے ساتھ کون ہیں؟ جواب دیا کہ میرے ساتھ محمد ﷺ ہیں۔ پوچھا کیا انہیں بلانے بھیجا گیا ہے؟ کہا ہاں! انہوں نے کہا خوب آئے خوش آمدید۔ آسمان والے اس کی خوشخبری پاتے اور آسمان والوں کو کسی بات کا علم نہیں ہوتا جو اللہ تعالیٰ زمین میں کرنا چاہتا ہے جب تک انہیں بتا نہ دیا جائے۔ پس آپ نے آسمان پر حضرت آدم کو پایا تو حضرت جبرئیل نے آپ سے کہا کہ یہ آپ کے باپ ہیں، انہیں سلام کیجئے۔ چنانچہ حضرت آدم نے سلام کا جواب دیا اور کہا کہ آپ کا آنا مبارک ہو میرے بیٹے۔ آپ اچھے بیٹے ہیں۔ آسمان دنیا پر دو نہریں جاری تھیں۔ آپ نے فرمایا اے جبرئیل! یہ نہریں کیسی ہیں؟ جواب دیا کہ یہ نیل اور فرات کا منبع ہے۔ پھر آپ آسمان میں ایک اور نہر پر گئے جس پر موتی اور زبرجد کا محل بنا ہوا تھا اس پر ہاتھ مارا تو وہ مشک تھی۔ پوچھا کہ اے جبرئیل! یہ کیا ہے؟ جواب دیا کہ یہ کوثر ہے جو آپ کے رب نے آپ کے لیے رکھ چھوڑی ہے۔ پھر آپ دوسرے آسمان کی طرف چڑھے۔ فرشتوں نے اسی طرح کہا جیسے پہلے آسمان پر کہا تھا کہ کون ہے؟ کہا کہ جبرئیل ہے۔ پوچھا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا کہ محمد ﷺ ہیں۔ انہوں نے پوچھا۔ کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ کہا کہ ہاں! انہوں نے کہا خوش آمدید۔ پھر تیسرے آسمان کی طرف چڑھے اور فرشتوں نے اسی طرح کہا جیسے پہلے اور دوسرے آسمان پر کہا تھا۔ پھر چوتھے کی طرف چڑھے اور فرشتوں نے اسی طرح کہا۔ پھر پانچویں آسمان کی طرف چڑھے اور وہاں بھی اسی طرح کہا گیا۔ پھر چھٹے آسمان کی طرف چڑھے اور یہاں بھی سب نے اسی طرح کہا۔ پھر ساتویں آسمان کی طرف چڑھے اور وہاں بھی اسی طرح کہا گیا۔ ہر آسمان پر انبیاء تھے جن کے نام آپ نے بتائے تھے اور مجھے ان میں سے یاد ہے کہ حضرت ادریس دوسرے آسمان پر، حضرت ہارون چوتھے پر، اور دوسرے نبی پانچویں آسمان پر، جن کا نام مجھے یاد نہیں، چھٹے پر حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ ساتویں آسمان پر تھے۔ اللہ سے ہم کلامی کی فضیلت کی وجہ سے حضرت موسیٰ کو یہ مقام ملا۔

أَنْبِيَاءُ قَدْ سَمَّاهُمْ فَأَوْعَيْتُ مِنْهُمْ إِدْرِيسَ فِي
الثَّانِيَةِ وَهَارُونَ فِي الرَّابِعَةِ وَآخَرَ فِي الْخَامِسَةِ
لَمْ أَحْفَظِ اسْمَهُ وَإِبْرَاهِيمَ فِي السَّادِسَةِ وَمُوسَى
فِي السَّابِعَةِ بِتَفْضِيلِ كَلَامِ اللهِ فَقَالَ مُوسَى رَبِّ
لَمْ أَظُنَّ أَنْ يُرْفَعَ عَلَيَّ أَحَدٌ ثُمَّ عَلَا بِهِ فَوْقَ
ذَلِكَ بِمَا لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا اللهُ حَتَّى جَاءَ سِدْرَةَ
الْمُنْتَهَى وَدَنَا الْجَبَّارُ رَبُّ الْعِزَّةِ فَتَدَلَّى حَتَّى
كَانَ مِنْهُ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى فَأَوْحَى اللهُ
فِيمَا أَوْحَى إِلَيْهِ خَمْسِينَ صَلَاةً عَلَى أُمَّتِكَ
كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثُمَّ هَبَطَ حَتَّى بَلَغَ مُوسَى
فَاحْتَبَسَهُ مُوسَى فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ مَاذَا عَهِدَ
إِلَيْكَ رَبُّكَ قَالَ عَهِدَ إِلَيَّ خَمْسِينَ صَلَاةً
كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ
ذَلِكَ فَارْجِعْ فَلْيُخَفِّفْ عَنْكَ رَبُّكَ وَعَنْهُمْ
فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى
جِبْرِيلَ كَأَنَّهُ يَسْتَشِيرُهُ فِي ذَلِكَ فَأَشَارَ
إِلَيْهِ جِبْرِيلُ أَنْ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ فَعَلَا بِهِ إِلَى
الْجَبَّارِ فَقَالَ وَهُوَ مَكَانَهُ يَا رَبِّ خَفِّفْ عَنَّا
فَإِنَّ أُمَّتِي لَا تَسْتَطِيعُ هَذَا فَوَضَعَ عَنْهُ عَشْرَ
صَلَوَاتٍ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مُوسَى فَاحْتَبَسَهُ فَلَمْ
يَزَلْ يُرَدِّدُهُ مُوسَى إِلَى رَبِّهِ حَتَّى صَارَتْ إِلَى خَمْسِ
صَلَوَاتٍ ثُمَّ احْتَبَسَهُ مُوسَى عِنْدَ الْخَمْسِ فَقَالَ
يَا مُحَمَّدُ وَاللهِ لَقَدْ رَاوَدْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَوْمِي
عَلَى أَدْنَى مِنْ هَذَا فَضَعُفُوا فَتَرَكُوهُ فَأُمَّتُكَ
أَضْعَفُ أَجْسَادًا وَقُلُوبًا وَأَبْدَانًا وَأَبْصَارًا وَ
أَسْمَاعًا فَارْجِعْ فَلْيُخَفِّفْ عَنْكَ رَبُّكَ كُلَّ ذَلِكَ
يَلْتَفِتُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جِبْرِيلَ
لِيُشِيرَ عَلَيْهِ وَلَا يَكْرَهُ ذَلِكَ جِبْرِيلُ فَرَفَعَهُ
عِنْدَ الْخَامِسَةِ فَقَالَ يَا رَبِّ إِنَّ أُمَّتِي ضُعَفَاءُ

ساتویں میں، کلامِ ربانی کی فضیلت کے باعث۔ پس حضرت موسیٰ نے کہا: اے رب! میرا گمان نہ تھا کہ کسی کو مجھ پر بلندی عطا کی جائے گی۔ پھر آپ کو اس سے اوپر لے جایا گیا جسے اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا، یہاں تک کہ سدرۃ المنتہیٰ کا مقام آگیا۔ پھر اللہ رب العزت سے نزدیک ہوا، پھر اور قریب ہوئے یہاں تک کہ اس سے دو کمان کا فاصلہ رہ گیا یا اس سے بھی کم۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ پر جو چاہی وحی فرمائی اور اس میں آپ کی امت پر رات دن میں پچاس نمازیں فرض فرمائی گئیں۔ پھر نیچے تشریف لائے یہاں تک کہ حضرت موسیٰ تک پہنچے تو حضرت موسیٰ نے آپ کو روک کر کہا: اے محمد! آپ کے رب نے آپ سے کیا عہد لیا ہے؟ فرمایا کہ مجھ سے دن رات میں پچاس نمازوں کا عہد لیا گیا ہے۔ کہا کہ آپ کی امت سے یہ نہیں ہو سکے گا، لہٰذا واپس جائیے اور اس کمی اپنے رب سے کروائیے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل کی طرف دیکھا گویا آپ ان سے مشورہ فرما رہے تھے۔ حضرت جبریل نے اشارہ کیا کہ اگر آپ چاہیں تو ضرور ایسا کریں۔ پھر آپ کو اوپر لے گئے یعنی اسی جگہ پر اور عرض گزار ہوئے کہ کمی فرما کیونکہ میری امت اتنی طاقت نہیں رکھتی۔ پس دس نمازوں کی کمی کر دی گئی۔ پھر حضرت موسیٰ کے پاس واپس لوٹے تو انہوں نے آپ کو روک لیا۔ پس بار بار حضرت موسیٰ آپ کو بارگاہِ الٰہیہ کی طرف لوٹاتے رہے یہاں تک کہ تعداد پانچ نمازوں تک آپہنچی۔ پانچ نمازوں پر بھی حضرت موسیٰ نے آپ کو روکا اور کہا کہ اے محمد! میں اپنی قوم بنی اسرائیل کو اس سے کم نمازوں پر آزما چکا ہوں تو وہ کمزور پڑ گئے اور چھوڑ بیٹھے تھے، جبکہ آپ کی امت تو جسمانی، ذہنی، بدنی، نظری اور سمعی لحاظ سے بہت کمزور ہے، لہٰذا واپس جا کر اپنے رب سے اور کمی کروائیے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر دفعہ حضرت جبریل کی طرف مشورے کی غرض سے دیکھتے تھے اور حضرت جبریل اس کو ناپسند نہیں فرماتے تھے۔ پس پانچویں دفعہ بھی آپ کو اوپر لے گئے۔ عرض گزار ہوئے کہ اے رب! میری امت جسمانی، قلبی، سمعی اور بدنی لحاظ سے کمزور ہے، لہٰذا ہمارے

اجسادهم وقلوبهم واسماعهم وابدانهم فخفف عنا فقال الجبار يا محمد قال لبيك وسعديك قال انه لا يبدل القول لدي كما فرضت عليك في ام الكتاب قال فكل حسنة بعشر امثالها فهي خمسون في ام الكتاب وهي خمس عليك فرجع الى موسى فقال كيف فعلت فقال خفف عنا اعطانا بكل حسنة عشر امثالها قال موسى قد والله راودت بني اسرائيل على ادنى من ذلك فتركوه ارجع الى ربك فليخفف عنك ايضا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا موسى قد والله استحييت من ربي مما اختلفت اليه قال فاهبط باسم الله قال واستيقظ وهو في مسجد الحرام.

باب ١٢٣٢ كلام الرب مع اهل الجنة.

٢٣٦٥ - حدثنا يحيى بن سليمان حدثني ابن وهب قال حدثني مالك عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن ابي سعيد الخدري قال قال النبي صلى الله عليه وسلم ان الله يقول لاهل الجنة يا اهل الجنة فيقولون لبيك ربنا وسعديك والخير في يديك فيقول هل رضيتم فيقولون وما لنا لا نرضى يا رب وقد اعطيتنا ما لم تعط احدا من خلقك فيقول الا اعطيكم افضل من ذلك فيقولون يا رب واي شيء افضل من ذلك فيقول احل عليكم رضواني فلا اسخط عليكم بعده ابدا.

٢٣٦٦ - حدثنا محمد بن سنان حدثنا فليح حدثنا هلال عن عطاء بن يسار عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان

لئے اور کمی فرما۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محمد! عرض گزار ہوئے کہ میں حاضر و مستعد ہوں۔ فرمایا، کہ میرے نزدیک بات بدلا نہیں کرتی جیسا کہ میں نے تم پر ام الکتاب میں فرض فرمایا پس ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہے لوح محفوظ میں پچاس ہیں اور پڑھنے کے لئے تم پر پانچ فرض ہیں۔ پس آپ حضرت موسیٰ کی طرف لوٹے۔ کہا کہ آپ نے کیا کیا؟ کہا کہ ہم سے یہ کمی فرما دی گئی کہ ہمیں ہر نیکی کا ثواب دس گنا عطا فرمایا گیا۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ خدا کی قسم، میں اس سے کم تعداد بنی اسرائیل کو آزما چکا ہوں پھر بھی وہ چھوڑ بیٹھے تھے لہٰذا اپنے رب کی طرف جائیے اور مزید کمی کروائیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے موسیٰ، خدا کی قسم مجھے اپنے رب کے حضور بار بار جانے کے باعث اب شرم آتی ہے۔ کہا تو اللہ کا نام لے کر اتر جائیے۔ راوی کا بیان ہے کہ جب آپ بیدار ہوئے تو مسجد حرام میں تھے۔

اللہ تعالیٰ کا اہل جنت سے کلام فرمانا۔

عطاء بن یسار نے حضرت ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ اہل جنت سے فرمائے گا کہ اے اہل جنت! وہ عرض کریں گے کہ ہم تیرے لئے حاضر و مستعد ہیں اور ہر بھلائی تیرے ہاتھوں میں ہے۔ وہ فرمائے گا کہ کیا تم راضی ہو؟ وہ عرض کریں گے کہ اے رب، ہمیں کیا ہوا ہے کہ ہم راضی نہ ہوں حالانکہ ہمیں وہ کچھ عطا فرمایا جو اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیا۔ فرمائے گا کہ کیا میں تمہیں اس سے زیادہ نہ دوں؟ عرض کریں گے کہ اے رب، وہ کیا چیز ہے جو اس سے افضل ہے۔ فرمائے گا کہ میں نے اپنی رضامندی تمہارے لئے حلال کی۔ اب اس کے بعد کبھی تم سے ناراض نہیں ہوں گا۔

عطاء بن یسار نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز گفتگو فرما رہے تھے اور اس وقت آپ کی خدمت میں ایک دیہاتی بھی موجود تھا کہ اہل جنت میں سے

يوما يحدث وعنده رجل من أهل البادية
أن رجلا من أهل الجنة استأذن ربه في الزرع
فقال له أولست فيما شئت قال بلى ولكني
أحب أن أزرع فأسرع وبذر فتبادر الطرف
نباته واستواؤه واستحصاده وتكويره أمثال
الجبال فيقول الله تعالى دونك يا ابن آدم فإنه
لا يشبعك شيء فقال الأعرابي يا رسول الله لا
تجده إلا قرشيا أو أنصاريا فإنهم
أصحاب زرع فأما نحن فلسنا بأصحاب زرع
فضحك رسول الله صلى الله عليه وسلم

ایک آدمی نے اپنے رب سے کھیتی باڑی کرنے کی اجازت مانگے گا [illegible] جس حال میں ہو [illegible] کہ [illegible] لیکن میں کھیتی باڑی کرنا [illegible] پس وہ [illegible] شروع کر دے گا اور چشم زدن میں کھیتی [illegible] پہاڑوں کی طرح [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] کوئی چیز سیر نہیں کرتی [illegible] قریشی ہوگا یا انصاری [illegible] کھیتی باڑی کرتے ہیں جبکہ ہم [illegible] نہیں ہیں۔ پس اس بات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے۔

باب ۱۳۰ ذكر الله بالأمر وذكر العباد بالدعاء والتضرع والرسالة والإبلاغ لقوله

تعالى فاذكروني أذكركم واتل عليهم نبأ نوح
إذ قال لقومه يا قوم إن كان كبر عليكم مقامي و
تذكيري بآيات الله فعلى الله توكلت فأجمعوا
أمركم وشركاءكم ثم لا يكن أمركم عليكم غمة
ثم اقضوا إلي ولا تنظرون فإن توليتم
فما سألتكم من أجر إن أجري إلا على الله وأمرت
أن أكون من المسلمين غمة هم وضيق
قال مجاهد اقضوا إلي ما في أنفسكم يقال افرق
اقض وقال مجاهد وإن أحد من المشركين
استجارك فأجره حتى يسمع كلام الله إنسان
يأتيه فيستمع ما يقول وما أنزل عليه فهو
آمن حتى يأتيه فيسمع كلام الله وحتى يبلغ
مأمنه حيث جاءه النبأ العظيم القرآن صوابا
حقا في الدنيا وعمل به

اللہ تعالیٰ حکم کے ذریعے بندوں کو یاد کرتا ہے اور بندے اسے دعا، عاجزی اور اس کے احکام کی تبلیغ کے ذریعے یاد کرتے ہیں۔ ارشاد باری ہے

تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا (سورہ البقرہ آیت ۱۵۲) اور فرمایا [illegible] جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا [illegible] (سورہ یونس آیت ۷۱، ۷۲) [illegible]

ارشاد الٰہی ہے۔ خدا کا شریک نہ ٹھہراؤ

باب ۱۳۱ قول الله تعالى فلا تجعلوا لله أندادا وقوله جل ذكره وتجعلون له أندادا ذلك رب العالمين وقوله والذين

ارشاد باری ہے [illegible] سورہ حم سجدہ آیت ۹ [illegible] اللہ کے ساتھ کسی

لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ وَقَالَ عِكْرِمَةُ وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ وَمَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ فَذٰلِكَ اِيْمَانُهُمْ وَهُمْ يَعْبُدُوْنَ غَيْرَهٗ وَمَا ذُكِرَ فِيْ خَلْقِ اَفْعَالِ الْعِبَادِ وَاَكْسَابِهِمْ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَا تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ اِلَّا بِالْحَقِّ بِالرِّسَالَةِ وَالْعَذَابِ لِيَسْاَلَ الصّٰدِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ الْمُبَلِّغِيْنَ الْمُؤَدِّيْنَ مِنَ الرُّسُلِ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ عِنْدَنَا وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ الْقُرْاٰنُ وَصَدَّقَ بِهٖ الْمُؤْمِنُ يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هٰذَا الَّذِيْ اَعْطَيْتَنِيْ عَمِلْتُ بِمَا فِيْهِ۔

۲۳۶۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الذَّنْبِ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ اِنَّ ذٰلِكَ لَعَظِيْمٌ قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ ثُمَّ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ تَخَافُ اَنْ يَّطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ ثُمَّ اَنْ تُزَانِيَ بِحَلِيْلَةِ جَارِكَ۔

بَابُ ۱۲۷ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ

۲۳۶۸۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ

ذلک سے مراد توحید ہے)۔ (سورۃ الفرقان آیت ۶۸) اور بے شک وحی کی گئی تمہاری طرف اور تم سے پہلے لوگوں کی طرف کہ اگر تو نے اللہ کا شریک کیا تو ضرور برباد ہو جائے گا تیرا عمل اور ضرور تو نقصان پانے والوں میں سے ہوگا، بلکہ اللہ ہی کی عبادت کر اور شکر کرنے والوں میں سے ہو۔ (سورۃ الزمر ۶۵-۶۶) عکرمہ کا قول ہے کہ اور ان میں اکثر وہ ہیں کہ اللہ پر یقین نہیں لاتے مگر شرک کرتے ہوئے (سورۃ یوسف آیت ۱۰۶) اگر تو ان سے پوچھے کہ انہیں کس نے پیدا کیا ہے اور آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا؟ تو کہیں گے اللہ نے، یہ ان کا عقیدہ ہے لیکن دوسروں کی پوجا کرتے ہیں۔ بندوں کے افعال اور کسب مخلوق ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اللہ نے ہر چیز پیدا کی تو ٹھیک اندازہ پر رکھا (سورۃ الفرقان آیت ۲)۔ مجاہد کا قول ہے کہ ما تنزل الملائکۃ الا بالحق سے رسالت اور عذاب مراد ہے، لیسئل الصادقین عن صدقہم سے مراد پہنچانے والے اور ادا کرنے والے رسول ہیں۔ وانا لہ لحافظون یعنی اپنے پاس۔ والذی جاء بالصدق سے مراد قرآن مجید ہے اور وصدق بہ یعنی مومن قیامت کے دن کہے گا یہ ہے جو تو نے مجھے عطا کیا، اور میں نے جس کے مطابق عمل کیا۔

عمرو بن شرحبیل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون سا گناہ اللہ کے نزدیک سب سے بڑا ہے؟ فرمایا کہ تو خدا کی برابری کرے یا کسی کو شریک ٹھہرائے حالانکہ تجھے پیدا کیا ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یہ تو واقعی بہت بڑا ہے لیکن پھر کونسا ہے؟ فرمایا پھر یہ کہ تو اپنی اولاد کو قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ کھانے لگی۔ میں عرض گزار ہوا کہ پھر کونسا ہے؟ فرمایا پھر یہ کہ تو اپنے ہمسائے کی بیوی سے بدکاری کرے۔

کافروں کا خدا کے متعلق گمان

اور تم اس سے کہاں چھپ کر جاتے کہ تم پر گواہی دیں تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں لیکن تم تو یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ اللہ تمہارے بہت سے کام نہیں جانتا۔ (سورۃ حم سجدۃ آیت ۲۲)

ابو معمر کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ دو ثقفی اور ایک قرشی یا دو قرشی اور ایک ثقفی بیت اللہ کے

عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اجْتَمَعَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثَقَفِيَّانِ وَ ۸
قُرَشِيٌّ أَوْ قُرَشِيَّانِ وَثَقَفِيٌّ كَثِيْرَةٌ شَحْمُ بُطُوْنِهِمْ
قَلِيْلَةٌ فِقْهُ قُلُوْبِهِمْ فَقَالَ أَحَدُهُمْ أَتَرَوْنَ
أَنَّ اللّٰهَ يَسْمَعُ مَا نَقُوْلُ قَالَ الْآخَرُ يَسْمَعُ إِنْ
جَهَرْنَا وَلَا يَسْمَعُ إِنْ أَخْفَيْنَا وَقَالَ الْآخَرُ
إِنْ كَانَ يَسْمَعُ إِذَا جَهَرْنَا فَإِنَّهُ يَسْمَعُ إِذَا أَخْفَيْنَا
فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ أَنْ يَشْهَدَ
عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ الْآيَةَ.

پاس جمع ہوئے جن میں سے ہر ایک کے پیٹ پر چربی چڑھی ہوئی تھی اور دل میں سوجھ بوجھ کی قلت تھی ان میں سے ایک نے کہا کہ تمہارے خیال میں کیا اللہ تعالیٰ ہماری باتوں کو سنتا ہے؟ دوسرے نے کہا کہ اگر ہم بلند آواز سے باتیں کریں تو سنتا ہے اور آہستہ بولیں تو نہیں سنتا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”اور تم اس سے کہاں چھپ کر جاتے کہ تم پر گواہی دیں تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں“ (سورۂ حٰم سجدہ آیت ۲۲)

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَأْنٍ

وَمَا يَأْتِيْهِمْ مِنْ ذِكْرٍ مِنْ رَبِّهِمْ مُحْدَثٍ وَقَوْلِهِ تَعَالٰى لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ أَمْرًا وَأَنَّ حَدَثَهُ لَا يُشْبِهُ حَدَثَ الْمَخْلُوْقِيْنَ لِقَوْلِهِ تَعَالٰى لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ مِنْ أَمْرِهِ مَا يَشَاءُ وَإِنَّ مِمَّا أَحْدَثَ أَنْ لَا تَكَلَّمُوْا فِي الصَّلٰوةِ.

اللہ تعالیٰ ہر روز اپنی شان کا اظہار فرماتا ہے۔

ارشاد ربانی ہے ”جب ان کے رب کے پاس سے انہیں کوئی نئی نصیحت آتی ہے“ (سورۂ انبیاء آیت ۲) نیز فرمایا ”شاید اس کے بعد اللہ کوئی نیا حکم بھیجے“ (سورۂ الطلاق آیت ۱) اور بیشک اس کی نئی بات مخلوق کی نئی بات کے مشابہ نہیں جیسا کہ فرمایا ”اس جیسا کوئی نہیں اور وہی سنتا دیکھتا ہے“ (سورۂ الشوریٰ آیت ۱۱) ابن مسعود نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ جو چاہے نیا حکم دیتا ہے اور اس کے نئے حکموں میں سے ایک یہ ہے کہ تم نماز میں کلام نہ کیا کرو۔

۲۲۶۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَيْفَ تَسْأَلُوْنَ أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ كُتُبِهِمْ وَعِنْدَكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ أَقْرَبُ الْكُتُبِ عَهْدًا بِاللّٰهِ تَقْرَءُوْنَهُ مَحْضًا لَمْ يُشَبْ.

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ تم اہل کتاب سے ان کی کتابوں کے بارے میں کیسے پوچھتے ہو جبکہ تمہارے پاس اللہ کی کتاب موجود ہے جو اللہ کی تمام کتابوں سے بلحاظ زمانہ نئی ہے جس کو تم پڑھتے ہو، یہ خالص اور ملاوٹ سے پاک ہے۔

۲۲۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ كَيْفَ تَسْأَلُوْنَ أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ وَكِتَابُكُمُ الَّذِيْ أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْدَثُ الْأَخْبَارِ بِاللّٰهِ مَحْضًا لَمْ يُشَبْ وَقَدْ حَدَّثَكُمُ اللّٰهُ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ بَدَّلُوْا مِنْ

عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ اے مسلمانو! تم اہل کتاب سے ان کی کتاب کی کوئی بات کیسے پوچھتے ہو، حالانکہ تمہاری کتاب جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی پر نازل فرمائی، وہ اللہ کی خبروں میں سب سے نئی ہے۔ خالص اور ملاوٹ سے پاک ہے اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں بتا دیا ہے کہ اہل کتاب نے اللہ کی کتابوں میں تبدیلی کر دی۔ ان میں تغیر و تبدل کر

كِتَابُ اللهِ تَعَالَى غَيَّرُوا فَكَتَبُوا بِأَيْدِيهِمْ قَالُوا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا أَوَلَا يَنْهَاكُمْ مَا جَاءَكُمْ مِنَ الْعِلْمِ عَنْ مَسْأَلَتِهِمْ فَلَا وَاللهِ مَا رَأَيْنَا رَجُلًا مِنْهُمْ يَسْأَلُكُمْ عَنِ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَيْكُمْ.

کے پھر اپنے ہاتھوں سے لکھ کر کہتے کہ یہ اللہ کے پاس سے ہے، تاکہ اس کے ذریعے ذلیل قیمت کمائیں۔ کیا تمہیں اس سے منع نہیں فرمایا؟ ان باتوں کا ان سے پوچھنے سے جو تمہارے پاس علم آگیا۔ ہرگز نہیں، خدا کی قسم ہم نے ان میں سے نہیں دیکھا کہ تم سے اس کے متعلق کسی نے پوچھا ہو جو تم پر نازل ہوئی۔

بَابُ ۱۴۳ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ وَفِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللهُ تَعَالَى أَنَا مَعَ عَبْدِي حَيْثُمَا ذَكَرَنِي وَتَحَرَّكَتْ بِي شَفَتَاهُ.

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے ساتھ ہے۔

ارشاد: اپنی زبان کو حرکت نہ دو (سورۂ قیامت ۱۶) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نزول وحی کے وقت ایسا کرنا۔ ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اپنے بندے کے ساتھ ہوں جب تک وہ مجھے یاد کرے اور اس کے ہونٹ میری یاد میں حرکت کریں۔

۲۳۷۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيلِ شِدَّةً وَكَانَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ فَقَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ أُحَرِّكُهُمَا لَكَ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَرِّكُهُمَا فَقَالَ سَعِيدٌ أَنَا أُحَرِّكُهُمَا كَمَا كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُحَرِّكُهُمَا فَحَرَّكَ شَفَتَيْهِ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ قَالَ جَمْعَهُ فِي صَدْرِكَ ثُمَّ تَقْرَؤُهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ قَالَ فَاسْتَمِعْ لَهُ وَأَنْصِتْ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ تَقْرَأَهُ قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اسْتَمَعَ فَإِذَا انْطَلَقَ جِبْرِيلُ قَرَأَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا أَقْرَأَهُ.

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس سے ارشاد ربانی "تم اپنی زبان کو حرکت نہ دو" کے بارے میں روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نزول وحی سے سخت بوجھ محسوس ہوتا اور آپ اپنے لب ہائے مبارک کو حرکت دیا کرتے۔ حضرت ابن عباس نے مجھ سے فرمایا کہ میں تمہیں اسی طرح حرکت دے کر دکھاؤں جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرکت دیا کرتے تھے۔ سعید بن جبیر نے فرمایا کہ میں تمہیں اسی طرح حرکت دے کر دکھاتا ہوں جیسے حضرت ابن عباس نے اپنے ہونٹوں کو حرکت دی تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "تم اپنی زبان کو حرکت نہ دو" کہ جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو، بیشک اس کا محفوظ کرنا اور پڑھانا ہمارے ذمہ ہے۔ فرمایا: آپ کے سینے میں جمع کرنا۔ تو جب ہم پڑھا چکیں تو اس وقت اس پڑھے ہوئے کی اتباع کرو۔ فرمایا کہ تم غور سے سنو اور خاموش رہو۔ پھر تمہارا پڑھا دینا ہمارے ذمہ ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب حضرت جبریل آتے تو آپ غور سے سنتے اور جب حضرت جبریل چلے جاتے تو ویسے ہی پڑھتے جیسا کہ آپ کو پڑھایا ہوتا۔

بَابُ ۱۴۴ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَأَسِرُّوا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ

اللہ تعالیٰ دلوں کے بھید بھی جانتا ہے۔

ارشاد: اور تم اپنی بات آہستہ کہو یا زور سے وہ تو دلوں کی بات بھی

أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ
يَتَخَافَتُونَ يَتَسَارُّونَ

٢٣٤٢ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ عَنْ هُشَيْمٍ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا قَالَ نَزَلَتْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَفٍ بِمَكَّةَ فَكَانَ إِذَا صَلَّى بِأَصْحَابِهِ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ فَإِذَا سَمِعَهُ الْمُشْرِكُونَ سَبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَقَالَ اللَّهُ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ أَيْ بِقِرَاءَتِكَ فَيَسْمَعَ الْمُشْرِكُونَ فَيَسُبُّوا الْقُرْآنَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا عَنْ أَصْحَابِكَ فَلَا تُسْمِعُهُمْ وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا.

٢٣٤٣ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا فِي الدُّعَاءِ.

٢٣٤٤ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ وَزَادَ غَيْرُهُ يَجْهَرُ بِهِ.

بَابُ ١٢٦ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَرَجُلٌ يَقُولُ لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ هَذَا فَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ فَبَيَّنَ اللَّهُ أَنَّ قِيَامَهُ بِالْكِتَابِ هُوَ فِعْلُهُ وَقَالَ وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافُ أَلْسِنَتِكُمْ

. کیا وہ نہیں جانتا جس نے پیدا کیا وہ تو باریک بین خبردار ہے۔ سرگوشی کرنے والا جہر کرنے والا۔ "وأسروا قولكم" یعنی "اخفی" یتخافتون سے اس کی تفسیر کرتے ہیں۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ارشادِ ربانی "نہ اپنی نماز بہت آواز سے پڑھو اور نہ بالکل آہستہ" کے بارے میں روایت کی ہے کہ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں چھپے رہتے تھے تو جب آپ اپنے اصحاب کے ساتھ بلند آواز سے قرآن پڑھتے اور مشرکین اسے سنتے تو قرآن مجید کو برا بھلا کہتے اور جس نے اسے نازل کیا اور جو لے کر آیا تو اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ اپنی نماز زیادہ آواز سے نہ پڑھو یعنی اپنی قرأت کہ مشرکین سنیں اور قرآن مجید کو برا بھلا کہیں اور اتنی آہستہ بھی نہ پڑھو کہ تمہارے صحابہ بھی نہ سن سکیں بلکہ ان کے درمیان میں راستہ تلاش کرو۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ آیت "اور اپنی نماز نہ بہت بلند آواز سے پڑھو اور نہ بالکل آہستہ" دعا کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ شخص ہم میں سے نہیں جو قرآن مجید کو خوش الحانی سے نہیں پڑھتا۔ دوسرے نے اتنا اضافہ کیا ہے کہ جو آواز سے نہیں پڑھتا۔

نیکی کی توفیق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے

حضور نے فرمایا کہ ایک وہ کہ قرآن مجید دیا گیا تو وہ شب و روز اس کے ساتھ قیام کرتا ہے دوسرا شخص اسے دیکھ کر کہتا ہے اگر مجھے یہ چیز دی جاتی تو میں بھی ایسا ہی کرتا جیسا وہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے بیان فرما دیا کہ اس کا کتاب کے ساتھ قیام کرنا اس کا فعل ہے اور فرمایا اس کی نشانیوں میں سے ہے آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور تمہاری زبانوں اور رنگوں کا اختلاف۔

وَرَبَّكُمْ وَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ.

٢٣٢٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحَاسُدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ فَهُوَ يَقُولُ لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ هَذَا لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ فِي حَقِّهِ فَيَقُولُ لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ عَمِلْتُ فِيهِ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ.

٢٣٢٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ سَمِعْتُ سُفْيَانَ مِرَارًا لَمْ أَسْمَعْهُ يَذْكُرُ الْخَبَرَ وَهُوَ مِنْ صَحِيحِ حَدِيثِهِ.

بَابُ ١٢٢٧ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ مِنَ اللَّهِ الرِّسَالَةُ وَعَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَلَاغُ وَعَلَيْنَا التَّسْلِيمُ وَقَالَ لِيَعْلَمَ أَنْ قَدْ أَبْلَغُوا رِسَالَاتِ رَبِّهِمْ وَقَالَ أُبَلِّغُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّي وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ حِينَ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَقَالَتْ عَائِشَةُ إِذَا أَعْجَبَكَ حُسْنُ عَمَلِ امْرِئٍ فَقُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ وَلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ أَحَدٌ وَقَالَ مَعْمَرٌ ذَلِكَ الْكِتَابُ هَذَا الْقُرْآنُ هُدًى لِلْمُتَّقِينَ بَيَانٌ وَدِلَالَةٌ كَقَوْلِهِ تَعَالَى ذَلِكُمْ حُكْمُ اللَّهِ

(سورۃ الروم آیت) اور فرمایا کہ بھلائی کرو تاکہ تم چھٹکارا پاؤ۔

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسد صرف دو شخصوں پر ہے ایک وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم دیا اور وہ شب و روز اس کی تلاوت کرتا ہے جس پر کوئی کہتا ہے کہ اگر مجھے بھی یہ سعادت مل جاتی تو میں بھی ایسا ہی کیا کرتا جیسے یہ کرتا ہے۔ دوسرا وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ اس کو حق پر خرچ کرتا ہے جہاں خرچ کرنے کا حق ہے تو دوسرا آدمی دیکھ کر کہتا ہے اگر مجھے بھی ایسا مال دیا جاتا جیسے اسے دیا گیا ہے تو میں بھی اسے اسی طرح خرچ کرتا جیسے یہ کرتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسد صرف دو شخصوں پر ہے۔ ایک وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید دیا ہے وہ شب و روز اس کی تلاوت کرتا ہے۔ دوسرا وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ شب و روز راہ خدا میں خرچ کرتا ہے۔ میں نے سفیان سے کئی دفعہ سنا لیکن انہوں نے خبر کے صیغہ کا ذکر نہیں کیا مگر یہ ان کی صحیح حدیثوں سے ہے۔

حضور نے اللہ تعالیٰ کے احکام پہنچا دیئے تھے۔

اے رسول پہنچا دو جو کچھ تم پر تمہارے رب کی طرف سے اترا اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو تم نے کوئی پیغام بھی نہیں پہنچایا (سورۃ المائدہ آیت)۔

زہری کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغام کا بھیجنا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ پہنچانا اور ہم پر تسلیم کرنا ہے۔ نیز فرمایا تاکہ جان لے کہ انہوں نے اپنے رب کے پیغام پہنچا دیئے (سورۃ الجن آیت) اور فرمایا میں تمہیں اپنے رب کی رسالتیں پہنچاتا ہوں (سورۃ الاعراف آیت ٦٢)۔ کعب بن مالک نے کہا جبکہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ گئے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور اللہ اور رسول تمہارے عمل کو دیکھتے ہیں۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ جب تمہیں کسی کا عمل اچھا لگے تو کہو کہ عمل کئے جاؤ اللہ اور اس کا رسول اور مسلمان تمہارے عمل کو دیکھتے ہیں اور کوئی تمہیں دھوکا نہ دے۔ معمر کا قول ہے کہ ذٰلک الکتاب سے یہ قرآن مجید مراد ہے۔ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ بیان اور دلالت کے لحاظ سے جیسے اللہ تعالیٰ نے

هٰذَا حُكْمُ اللّٰهِ لَا رَيْبَ لَا شَكَّ تِلْكَ اٰيَاتُ
يَعْنِيْ هٰذِهٖ اَعْلَامُ الْقُرْاٰنِ وَمِثْلُهٗ حَتّٰى اِذَا
كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ وَجَرَيْنَ بِهِمْ يَعْنِيْ بِكُمْ وَقَالَ
اَنَسٌ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَهٗ
حَرَامًا اِلٰى قَوْمِهٖ وَقَالَ اَتُؤْمِنُوْنِيْ اُبَلِّغُ رِسَالَةَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُمْ

فرمایا۔ ذٰلِکُمْ حُکْمُ اللّٰہِ یہ اللہ کا حکم ہے۔ لَا رَیْبَ کوئی شک نہیں۔ تِلْکَ اٰیَاتُ قرآن مجید کی یہ نشانیاں۔ اور اسی طرح حَتّٰی اِذَا کُنْتُمْ فِی الْفُلْکِ وَجَرَیْنَ بِہِمْ یہاں بِہِمْ بِکُمْ کے معنی میں ہے۔ حضرت انس کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ماموں حرام بن ملحان کو ان کی قوم کی طرف بھیجا۔ انہوں نے کہا کہ کیا مجھے امان دیتے ہو کہ میں رسول اللہ کا پیغام تم تک پہنچا دوں۔ پس وہ ان سے گفتگو کرنے لگے۔

۲۳۷۷ ۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ
حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ
عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ وَزِيَادُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ عَنْ
جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ قَالَ الْمُغِيْرَةُ اَخْبَرَنَا نَبِيُّنَا صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رِسَالَةِ رَبِّنَا اَنَّهٗ مَنْ قُتِلَ
مِنَّا صَارَ اِلَى الْجَنَّةِ۔

فضل بن یعقوب، عبد اللہ بن جعفر رقی، معتمر بن سلیمان، سعید بن عبید اللہ ثقفی، بکر بن عبد اللہ مزنی اور زیاد بن جبیر بن حیہ، جبیر بن حیہ نے روایت کی کہ حضرت مغیرہ ابن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اپنے رب کی رسالت کے متعلق بتایا کہ ہم میں سے جو قتل کیا گیا وہ جنت میں گیا۔

۲۳۷۸ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكَ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَمَ شَيْئًا وَقَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ
عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ
اَبِيْ خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَتَمَ شَيْئًا مِنَ الْوَحْيِ فَلَا تُصَدِّقْهُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى
يَقُوْلُ يٰاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ
وَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ۔

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا جو تم سے یہ کہے کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی چیز کو چھپایا۔ مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جو تمہیں بتائے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وحی میں سے کچھ چھپایا تو اس کی تصدیق نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرماتا ہے: ”اے رسول پہنچا دو جو کچھ اتارا گیا تم پر تمہارے رب کی طرف سے اور ایسا نہ کیا تو تم نے اس کا کوئی پیغام نہیں پہنچایا۔“
(سورۃ المائدہ، آیت ۶۷)

۲۳۷۹ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا
جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ
شُرَحْبِيْلَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اَيُّ الذَّنْبِ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ اَنْ تَدْعُوَ لِلّٰهِ نِدًّا وَ
هُوَ خَلَقَكَ قَالَ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ ثُمَّ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ
مَخَافَةَ اَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ اَنْ تُزَانِيَ

عمرو بن شرحبیل کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا کہ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ کون سا گناہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا ہے؟ فرمایا کہ تو اللہ کا کسی کو شریک ٹھہرائے حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے۔ عرض کی کہ پھر کونسا ہے؟ فرمایا کہ پھر یہ کہ تو اپنی اولاد کو اس ڈر سے قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی۔ عرض گزار ہوا کہ پھر کونسا ہے؟ فرمایا کہ تو

حَلِيلَةَ جَارِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَصْدِيقَهَا وَالَّذِينَ لاَ يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلاَ يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلاَّ بِالْحَقِّ وَلاَ يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ الآيَةَ

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى قُلْ فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوهَا وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْطِيَ أَهْلُ التَّوْرَاةِ التَّوْرَاةَ فَعَمِلُوا بِهَا وَأُعْطِيَ أَهْلُ الإِنْجِيلِ الإِنْجِيلَ فَعَمِلُوا بِهِ وَأُعْطِيتُمُ الْقُرْآنَ فَعَمِلْتُمْ بِهِ وَقَالَ أَبُو رَزِينٍ يَتْلُونَهُ يَتَّبِعُونَهُ وَيَعْمَلُونَ بِهِ حَقَّ عَمَلِهِ يُقَالُ يُتْلَى يُقْرَأُ حَسَنُ التِّلاَوَةِ حَسَنُ الْقِرَاءَةِ لِلْقُرْآنِ لاَ يَمَسُّهُ لاَ يَجِدُ طَعْمَهُ وَنَفْعَهُ إِلاَّ مَنْ آمَنَ بِالْقُرْآنِ وَلاَ يَحْمِلُهُ بِحَقِّهِ إِلاَّ الْمُوقِنُ لِقَوْلِهِ تَعَالَى مَثَلُ الَّذِينَ حُمِّلُوا التَّوْرَاةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَاللَّهُ لاَ يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ وَسَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الإِسْلاَمَ وَالإِيمَانَ عَمَلاً قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبِلاَلٍ أَخْبِرْنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الإِسْلاَمِ قَالَ مَا عَمِلْتُ عَمَلاً أَرْجَى عِنْدِي أَنِّي لَمْ أَتَطَهَّرْ إِلاَّ صَلَّيْتُ وَسُئِلَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ إِيمَانٌ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ الْجِهَادُ ثُمَّ حَجٌّ مَبْرُورٌ

٧٢٣٠ـ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ فِيمَنْ سَلَفَ مِنَ الأُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلاَةِ الْعَصْرِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ أُوتِيَ أَهْلُ التَّوْرَاةِ التَّوْرَاةَ فَعَمِلُوا بِهَا حَتَّى انْتَصَفَ النَّهَارُ ثُمَّ عَجَزُوا فَأُعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا ثُمَّ أُوتِيَ أَهْلُ الإِنْجِيلِ الإِنْجِيلَ فَعَمِلُوا بِهِ حَتَّى صُلِّيَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ عَجَزُوا فَأُعْطُوا

[illegible]

کلام الٰہی کے مطابق عمل کرنا چاہیے۔

[illegible]

ثُمَّ أُوتِيتُمُ الْقُرْآنَ فَعَمِلْتُمْ بِهِ حَتَّى غُرُوبِ الشَّمْسِ فَأُعْطِيتُمْ قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ فَقَالَ أَهْلُ الْكِتَابِ هَؤُلَاءِ أَقَلُّ مِنَّا عَمَلًا وَأَكْثَرُ أَجْرًا قَالَ اللَّهُ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوا لَا قَالَ فَهُوَ فَضْلِي أُوتِيهِ مَنْ أَشَاءُ

بَابٌ ۱۲۷۹ وَسَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ عَمَلًا وَقَالَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

۲۲۸۱ - حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْوَلِيدِ وَحَدَّثَنِي عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ الْأَسَدِيُّ أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعَيْزَارِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ الصَّلَاةُ لِوَقْتِهَا وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ ثُمَّ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

بَابٌ ۱۲۸۰ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّ الْإِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعًا وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوعًا هَلُوعًا ضَجُورًا

۲۲۸۲ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالٌ فَأَعْطَى قَوْمًا وَمَنَعَ آخَرِينَ فَبَلَغَهُ أَنَّهُمْ عَتَبُوا فَقَالَ إِنِّي أُعْطِي الرَّجُلَ وَأَدَعُ الرَّجُلَ وَالَّذِي أَدَعُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الَّذِي أُعْطِي أُعْطِي أَقْوَامًا لِمَا فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْجَزَعِ وَالْهَلَعِ وَأَكِلُ أَقْوَامًا إِلَى مَا جَعَلَ اللَّهُ فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْغِنَى وَالْخَيْرِ مِنْهُمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ فَقَالَ عَمْرٌو مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِكَلِمَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمْرَ النَّعَمِ.

بَابٌ ۱۲۸۱ ذِكْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دو قیراط عطا فرمائے گئے۔ اس پر اہل کتاب نے کہا کہ انہوں نے کام تو ہم سے بہت کم کیا ہے اور مزدوری بہت زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا میں نے تمہارے حق میں کوئی کمی کی ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ نہیں۔ فرمایا تو یہ میرا فضل ہے جس کو چاہوں دوں۔

حضور نے نماز کو عمل فرمایا۔

حضور نے فرمایا کہ اس کی نماز نہیں ہوتی جو سورۂ فاتحہ نہ پڑھے۔

سلیمان، شعبہ، ولید، عباد بن یعقوب اسدی، عباد بن عوام، شیبانی، ولید بن عیزار، ابو عمرو شیبانی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا کہ وقت پر نماز پڑھنا، والدین کے ساتھ نیکی کرنا اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔

انسان کی سرشت : بیشک آدمی بنایا گیا ہے بڑا بے صبرا حریص۔ جب اسے برائی پہنچے تو سخت گھبرانے والا اور جب بھلائی پہنچے تو روک رکھنے والا۔ (پ ۲۹ سورۂ معارج ع ۱)

امام حسن بصری کا بیان ہے کہ حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مال آیا تو بعض لوگوں کو آپ نے عطا فرمایا اور بعض لوگوں کو نہ دیا جن پر آپ کو خبر پہنچی کہ انہیں ناگوار گزرا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں ایک آدمی کو دیتا اور دوسرے کو نہ دیتا تو جس کو نہیں دیتا وہ مجھے اس سے زیادہ پیارا ہے جس کو مال دیتا ہوں۔ میں ان لوگوں کو مال دیتا ہوں جن کے دلوں میں بے چینی اور اضطراب ہے اور بعض لوگوں کو نظر انداز کرتا ہوں تو یہ بے نیازی اور بھلائی کے باعث جو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں رکھی ہے۔ ان میں سے عمرو بن تغلب ہیں۔ حضرت عمرو فرماتے ہیں کہ رسول اللہ کے ایک کلمہ کے بدلے مجھے یہ پسند نہیں کہ میرے پاس سرخ اونٹ ہوں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اپنے رب سے

وروايته عن ربه

۲۳۸۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ الْهَرَوِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ قَالَ إِذَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ إِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَإِذَا تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَإِذَا أَتَانِي مَشْيًا أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً.

ذکر اور روایت کرنا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے رب سے فرمایا: جب بندہ بالشت بھر میرے قریب آتا ہے تو میں ایک گز اس کی طرف بڑھ جاتا ہوں اور جب وہ گز بھر میرے نزدیک آتا ہے تو میں دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ کے برابر اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور جب وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر جاتا ہوں۔

۲۳۸۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رُبَّمَا ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ مِنِّي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَإِذَا تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا أَوْ بُوعًا وَقَالَ مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي سَمِعْتُ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

حضرت انس بن مالک کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ جب بندہ بالشت بھر میرے قریب ہوتا ہے تو میں گز بھر اس کے قریب ہو جاتا ہوں۔ اور جب وہ گز بھر میرے نزدیک ہوتا ہے تو میں دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ کے برابر نزدیک ہو جاتا ہوں۔ معتمر کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد محترم سے سنا۔ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے رب تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں۔

۲۳۸۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّكُمْ قَالَ لِكُلِّ عَمَلٍ كَفَّارَةٌ وَالصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ.

محمد بن زیاد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب سے روایت کرتے ہوئے فرمایا۔ ہر عمل کے لئے کفارہ ہوتا ہے لیکن روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔

۲۳۸۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ قَالَ لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ إِنَّهُ خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى وَنَسَبَهُ إِلَى أَبِيهِ.

ابو العالیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب سے روایت کرتے ہوئے فرمایا۔ کسی شخص کے لئے یہ کہنا مناسب نہیں ہے کہ میں حضرت یونس بن متی سے بہتر ہوں۔ اور آپ نے انہیں ان کے والد ماجد کی طرف منسوب کیا۔

۲۳۸۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ عَلَى نَاقَةٍ لَهُ

معاویہ بن قرہ کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح مکہ کے روز دیکھا کہ آپ اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر سورۂ فتح کی تلاوت کر رہے تھے یا سورۂ فتح سے پڑھ رہے تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ بار بار الفاظ کی

يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ أَوْ مِنْ سُورَةِ الْفَتْحِ قَالَ فَرَجَّعَ فِيهَا قَالَ ثُمَّ قَرَأَ مُعَاوِيَةُ يَحْكِي قِرَاءَةَ ابْنِ مُغَفَّلٍ وَقَالَ لَوْلَا أَنْ يَجْتَمِعَ النَّاسُ عَلَيْكُمْ لَرَجَّعْتُ كَمَا رَجَّعَ ابْنُ مُغَفَّلٍ يَحْكِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِمُعَاوِيَةَ كَيْفَ كَانَ تَرْجِيعُهُ قَالَ آآآ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

٨ بَابُ ١٢٨٢ مَا يَجُوزُ مِنْ تَفْسِيرِ التَّوْرَاةِ وَغَيْرِهَا مِنْ كُتُبِ اللّٰهِ بِالْعَرَبِيَّةِ وَغَيْرِهَا لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَنِي أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ أَنَّ هِرَقْلَ دَعَا تَرْجُمَانَهُ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ إِلَى هِرَقْلَ وَيَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ الْآيَةَ۔

٢٣٨٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرَءُونَ التَّوْرَاةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ وَيُفَسِّرُونَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَدِّقُوا أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكَذِّبُوهُمْ وَقُولُوا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ الْآيَةَ۔

٢٣٨٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ وَامْرَأَةٍ مِنَ الْيَهُودِ قَدْ زَنَيَا فَقَالَ لِلْيَهُودِ مَا تَصْنَعُونَ بِهِمَا قَالُوا نُسَخِّمُ وُجُوهَهُمَا وَنُخْزِيهِمَا قَالَ فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ فَجَاءُوا فَقَالُوا لِرَجُلٍ مِمَّنْ يَرْضَوْنَ يَا أَعْوَرُ اقْرَأْ حَتَّى انْتَهَى إِلَى

ترجیع کرتے تھے شعبہ کا بیان ہے کہ پھر معاویہ نے حضرت ابن مغفل کی قرات کی نقل کرتے ہوئے ترجیع فرمائی اور کہا کہ اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ تمہارے پاس لوگ جمع ہو جائیں گے تو میں اسی طرح پڑھ کر سناتا جیسے حضرت ابن مغفل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑھنا سنایا تھا۔ میں نے معاویہ سے کہا کہ وہ کس طرح ترجیع کرتے تھے فرمایا آ آ آ تین مرتبہ پڑھتے تھے

توریت اور اللہ کی دوسری کتابوں کی عربی وغیرہ میں تفسیر کا جواز۔

ارشاد ربانی ہے "توریت لاکر پڑھو اگر تم سچے ہو"۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابو سفیان بن حرب نے بتایا کہ ہرقل نے اپنے ترجمان کو بلایا، پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گرامی نامہ منگوا کر پڑھا "اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ یہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد کی جانب سے ہرقل کے لئے ہے۔ اور اے اہل کتاب، ایک بات کی طرف آجاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے۔

ابوسلمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اہل کتاب توریت کو عبرانی زبان میں پڑھا کرتے تھے اور مسلمانوں کے لئے اس کی عربی میں تفسیر بیان کیا کرتے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل کتاب کی تصدیق کرو اور نہ تکذیب، بلکہ یوں کہو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس پر جو اس نے نازل فرمایا۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہودیوں کے ایک مرد اور ایک عورت کو لایا گیا جنہوں نے زنا کیا تھا آپ نے یہودیوں سے فرمایا کہ تم ان کے ساتھ کیا کرتے ہو؟ عرض گزار ہوئے کہ ہم ان کا منہ کالا کر دیتے ہیں اور رسوا کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ توریت لاکر پڑھو۔ اگر تم سچے ہو۔ وہ لائے اور ایک شخص سے جسے وہ پسند کرتے تھے کہا کہ اے کانے پڑھو۔ جب وہ پڑھتے ہوئے ایک خاص مقام پر پہنچا تو اس پر ہاتھ رکھ دیا۔ آپ نے

مَوْضِعٍ مِنْهَا فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ قَالَ ارْفَعْ يَدَكَ فَرَفَعَ يَدَهُ فَإِذَا فِيهِ آيَةُ الرَّجْمِ تَلُوحُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ عَلَيْهِمَا الرَّجْمَ وَلٰكِنَّا نُكَاتِمُهُ بَيْنَنَا فَأَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا فَرَأَيْتُهُ يُجَانِئُ عَلَيْهَا الْحِجَارَةَ.

بَابُ ٣٣ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَزَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ.

٢٢٩٠ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ.

٢٢٩١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا وَكُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنَ الْحَدِيثِ قَالَتْ فَاضْطَجَعْتُ عَلَى فِرَاشِي وَأَنَا حِينَئِذٍ أَعْلَمُ أَنِّي بَرِيئَةٌ وَأَنَّ اللّٰهَ يُبَرِّئُنِي وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ اللّٰهَ يُنْزِلُ فِي شَأْنِي وَحْيًا يُتْلَى وَلَشَأْنِي فِي نَفْسِي كَانَ أَحْقَرَ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللّٰهُ فِيَّ بِأَمْرٍ يُتْلَى وَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ الْعَشْرَ الْآيَاتِ كُلَّهَا.

٢٢٩٢ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ أُرَاهُ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ صَوْتًا أَوْ قِرَاءَةً مِنْهُ.

٢٢٩٣ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ

فرمایا کہ ہاتھ ہٹاؤ۔ جب اس نے ہاتھ اٹھایا تو اس کے نیچے رجم کی آیت واضح چمکتی تھی۔ پس کہنے لگا محمد! ان دونوں کے لئے رجم کا حکم ہے لیکن ہم اسے چھپاتے ہیں۔ پس آپ نے حکم فرمایا تو ان دونوں کو سنگسار کر دیا گیا۔ میں نے دیکھا کہ وہ مرد اس عورت پر جھک جاتا تھا۔

حضور کا ارشاد ہے کہ قرآن کا ماہر نیک بزرگوں کے ساتھ ہوگا اور قرآن مجید کو اپنی آوازوں سے زینت دو۔

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ کسی اور چیز کو اتنی توجہ سے نہیں سنتا جتنی توجہ سے نبی کے خوش آوازی اور بلند آواز سے قرآن مجید پڑھنے کو سنتا ہے۔

ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبیداللہ بن عبداللہ نے حضرت عائشہ کے بارے میں بتایا کہ ان پر تہمت لگانے والوں نے جو الزام لگایا تھا اور ہر ایک نے حدیث کا ایک حصہ بیان کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں اپنے بستر پر لیٹ گئی اور جب مجھے علم تھا کہ میں اس الزام سے بری ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھے بری فرما دے گا لیکن خدا کی قسم میں تو یہ گمان بھی نہیں کر سکتی تھی کہ میرے متعلق وحی نازل ہوگی کہ میری شان میں تلاوت کی جائے گی۔ کیونکہ میرے نزدیک یہ بات بہت بڑی تھی کہ اللہ تعالیٰ میرے معاملے میں ایسا کلام فرمائے جس کی تلاوت کی جائے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُوْا بِالْاِفْکِ۔ والی آیات نازل فرمائی ہیں۔ سورۃ النور آیت ۲۰۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء میں سورۃ والتین والزیتون پڑھ رہے تھے۔ پس میں نے قرآن کریم پڑھنے میں کسی کو آپ سے بہتر نہیں سنا۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں چھپ کر رہا کرتے تھے

عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَارِياً بِمَكَّةَ وَكَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ فَإِذَا سَمِعَ الْمُشْرِكُونَ سَبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا

... جب آپ بلند آواز سے قرأت پڑھتے تو مشرکین سنتے تو وہ قرآن مجید کو اور اُس کے لانے والے کو برا بھلا کہا کرتے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا کہ اپنی نماز نہ بہت آواز سے پڑھو اور نہ بالکل آہستہ۔

۳۲۳۹ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ لَهُ إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ فَإِذَا كُنْتَ فِي غَنَمِكَ أَوْ بَادِيَتِكَ فَأَذَّنْتَ بِالصَّلٰوةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَلَا إِنْسٌ وَلَا شَيْءٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عبدالرحمن بن ابو صعصعہ کو اُن کے والد یا جد نے بتایا کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے اُن سے فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ تمہیں بکریاں اور جنگل بہت پسند ہیں۔ پس جب تم اپنی بکریوں کے ساتھ ہو یا کسی جنگل میں ہو اور نماز کے لئے اذان کہو تو خوب بلند آواز سے کہو کیونکہ موذن کی آواز کو کوئی جن یا انسان نہیں سنے گا مگر قیامت کے روز اس کی گواہی دے گا۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ بات میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہے۔

ف : رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تلقین فرمائی ہے کہ موذن خوب بلند آواز سے اذان کہے اور اس کا فائدہ یہ بتایا ہے کہ جہاں تک اس کی آواز جائے گی وہاں تک کے جن و انس قیامت کے روز اس بات کی گواہی دیں گے۔ دوسری احادیث میں یہ بھی ہے کہ وہاں تک کی ہر چیز گواہی دے گی۔ معلوم ہوا کہ جو ذکر و اذکار بلند آواز سے کیے جاتے ہیں ان کا یہ بھی فائدہ ہے کہ اس کے سبب گواہوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا ہے جو قیامت کے روز ذاکر کے بارے میں شہادت دیں گے۔ دوسری جانب یہ بھی ملحوظ رہنا چاہیے کہ جہری ذکر دکھاوے کے لیے نہ ہو اور اس کے باعث کسی کی نماز میں خلل نہ آئے۔ غرضیکہ موقع و محل کو دیکھ لینا چاہیے جن کے حالات سے بعض اوقات بلند آواز سے ذکر کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے اور بعض موقع پر ذکر آہستہ کرنے میں زیادہ فضیلت ہوتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کلمات سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ کے بارے میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ یہ دونوں کلمے اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہیں۔ ادا کرنے میں زبان پر ہلکے اور میزان میں اجر و ثواب کے لحاظ سے بہت بھاری ہوں گے۔ یہ ترغیب دلانا ہے تاکہ اہلِ اسلام انہیں کثرت سے پڑھا کریں۔

معلوم ہونا چاہیے کہ مسلمانوں کے لیے سب سے ضروری عقائد کی اصلاح ہے جیسا کہ قرآن و حدیث کے تحت اکابر اہلِ سنت نے بیان فرمائے۔ اس کے بعد فرائض و واجبات اور سنن کی پابندی کرنا اور حرام و مکروہ کاموں سے بچنا ضروری ہے اور مکروہات سے بھی دور رہنا چاہیے۔ ان تمام باتوں کا اہلِ سنت کی تعلیمات سے علم حاصل کرنا چاہیے۔ اس کے بعد جہاں تک ہو سکے قرآن مجید کی تلاوت، کلمہ طیبہ اور درود شریف کا ورد ہونا چاہیے نیز مسنون دعاؤں اور وظائف سے جتنا ہو سکے کرے کہ محنت کم اور اجر بہت زیادہ ہے لیکن اگر ایک بھی عقیدہ غلط اپنایا ہوا ہو یا فرائض و واجبات کی پابندی نہ کی یا حرام کاموں سے اجتناب نہ کیا تو اوراد و وظا

کاکہ حق فائدہ حاصل نہ ہو سکے گا۔

٢٢٩٥. حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَرَأْسُهُ فِي حَجْرِي وَأَنَا حَائِضٌ.

منصور نے اپنی والدہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید پڑھا کرتے تو آپ کا سر مبارک میری گود میں ہوتا اور میں حائضہ ہوتی تھی۔

بَابُ ١٢٨٤ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ قرآن مجید سے جتنا تمہیں آسان ہو پڑھو۔

٢٢٩٦. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدٍ الْقَارِيَّ حَدَّثَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَاءَتِهِ فَإِذَا هُوَ يَقْرَأُ عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكِدْتُ أُسَاوِرُهُ فِي الصَّلٰوةِ فَتَصَبَّرْتُ حَتَّى سَلَّمَ فَلَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَقُلْتُ مَنْ أَقْرَأَكَ هٰذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ قَالَ أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ كَذَبْتَ أَقْرَأَنِيهَا عَلَى غَيْرِ مَا قَرَأْتَ فَانْطَلَقْتُ بِهِ أَقُودُهُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنِّي سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ لَمْ تُقْرِئْنِيهَا فَقَالَ أَرْسِلْهُ اقْرَأْ يَا هِشَامُ فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذٰلِكَ أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ يَا عُمَرُ فَقَرَأْتُ الَّتِي أَقْرَأَنِي فَقَالَ كَذٰلِكَ أُنْزِلَتْ إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ.

عروہ بن زبیر نے حضرت مسور بن مخرمہ اور حضرت عبد الرحمٰن بن عبد القاری سے روایت کی کہ ان دونوں حضرات نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت ہشام بن حکیم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں سورۂ فرقان پڑھتے ہوئے سنا۔ جب میں نے ان کی قرأت سنی تو وہ کئی ایسے حروف کے ساتھ پڑھ رہے تھے جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نہیں پڑھائے تھے۔ قریب تھا کہ میں نماز ہی میں ان پر حملہ کر دیتا لیکن میں نے صبر کیا یہاں تک کہ انہوں نے سلام پھیر دیا۔ میں نے ان کی چادر ان کے گلے میں ڈال کر کہا کہ یہ سورت جو میں نے آپ کو پڑھتے ہوئے سنا، آپ کو کس نے پڑھائی ہے؟ کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی ہے۔ میں نے کہا کہ آپ جھوٹ بولتے ہیں، جس طرح آپ نے پڑھی ہے مجھے اس سے الگ طریقہ پر پڑھائی ہے۔ پھر میں انہیں کھینچتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لے چلا۔ میں نے عرض کی کہ میں نے انہیں سورۂ فرقان ایسے حروف کے ساتھ پڑھتے ہوئے سنا ہے جس طرح آپ نے مجھے نہیں پڑھائی۔ ارشاد فرمایا کہ انہیں چھوڑ دو۔ اے ہشام پڑھو۔ چنانچہ انہوں نے اسی طرح پڑھا جیسے میں نے ان سے سنی تھی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسی طرح نازل کی گئی ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عمر تم پڑھو۔ میں نے اسی طرح پڑھا جیسے مجھے پڑھائی تھی۔ فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ بیشک یہ قرآن مجید سات طریقوں پر نازل ہوا ہے، پس ان میں سے جو طریقہ تمہارے لئے آسان ہو اسی سے پڑھو۔

بَابُ ١٢٨٥ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَلَقَدْ يَسَّرْنَا

ارشاد ربانی ہے: بیشک ہم نے بہت آسان

لِلْقُرْآنِ لِلذِّكْرِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ يُقَالُ مُيَسَّرٌ مُهَيَّأٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ بِلِسَانِكَ هَوَّنَّا قِرَاءَتَهُ عَلَيْكَ وَقَالَ مَطَرٌ الْوَرَّاقُ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ قَالَ هَلْ مِنْ طَالِبِ عِلْمٍ فَيُعَانَ عَلَيْهِ.

۷۳۹۷ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ يَزِيدُ حَدَّثَنِي مُطَرِّفُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عِمْرَانَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِيمَا يَعْمَلُ الْعَامِلُونَ قَالَ كُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ

۷۳۹۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ سَمِعَا سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ فِي جَنَازَةٍ فَأَخَذَ عُودًا يَنْكُتُ فِي الْأَرْضِ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ أَوْ مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوا أَلَا نَتَّكِلُ قَالَ اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى الْآيَةَ.

بَابُ ۱۲۸۲ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَجِيدٌ فِي لَوْحٍ مَحْفُوظٍ

وَالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ قَالَ قَتَادَةُ مَكْتُوبٌ يَسْطُرُونَ يَخُطُّونَ فِي أُمِّ الْكِتَابِ جُمْلَةِ الْكِتَابِ وَأَصْلِهِ مَا يَلْفِظُ مَا يَتَكَلَّمُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا كُتِبَ عَلَيْهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُكْتَبُ الْخَيْرُ وَالشَّرُّ يُحَرِّفُونَ يُزِيلُونَ وَلَيْسَ أَحَدٌ يُزِيلُ لَفْظَ كِتَابٍ مِنْ كُتُبِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَكِنَّهُمْ يُحَرِّفُونَهُ يَتَأَوَّلُونَهُ عَلَى غَيْرِ تَأْوِيلِهِ دِرَاسَتُهُمْ تِلَاوَتُهُمْ وَاعِيَةٌ حَافِظَةٌ وَتَعِيهَا تَحْفَظُهَا وَأُوحِيَ إِلَيَّ هَذَا الْقُرْآنُ لِأُنْذِرَكُمْ بِهِ يَعْنِي أَهْلَ مَكَّةَ وَمَنْ بَلَغَ هَذَا الْقُرْآنُ فَهُوَ لَهُ نَذِيرٌ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ

کرنے کے لئے قرآن کریم کو آسان کر دیا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر ایک کے لئے وہ کام آسان کر دیا جاتا ہے جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ میسر کا معنی آسان ہے۔ یسرنا القرآن بلسانک یعنی ہم نے اس کا پڑھنا آسان کر دیا۔ مطر وراق کا قول ہے کہ ولقد [illegible] یعنی کیا کوئی علم کا طلب کرنے والا ہے کہ اس کی مدد فرمائی جائے؟

مطرف بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے [illegible] عمل کرنے والے کس لئے عمل کریں؟ فرمایا کہ ہر ایک کے لئے وہ کام آسان کر دیا گیا ہے جس کے لئے اسے پیدا فرمایا گیا ہے۔

ابو عبدالرحمٰن نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازے میں شریک تھے تو آپ ایک لکڑی لے کر زمین کریدنے لگے۔ پھر فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایسا نہیں جس کا ٹھکانا دوزخ یا جنت میں لکھا نہ جا چکا ہو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ ہم اسی پر بھروسہ نہ کر بیٹھیں؟ فرمایا کہ عمل کرو کیونکہ ہر ایک کے لئے وہ کام آسان کر دیا گیا ہے جس کے لئے اسے پیدا فرمایا گیا ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی (سورۃ اللیل آیت ۵)۔

ارشادِ خداوندی ہے۔ بلکہ وہ بزرگی والا قرآن لوحِ محفوظ میں ہے۔

ارشاد ربانی ہے والطور [illegible] کتاب مسطور [illegible] لکھتے ہیں۔ ام الکتاب سے مراد اصل کتاب ہے۔ ما یلفظ [illegible] جو بات بھی کرتا ہے وہ لکھی جاتی ہے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ اچھائی اور برائی لکھی جاتی ہے۔ یحرفون [illegible] کوئی شخص اللہ کی کتابوں میں سے کسی کتاب کا ایک لفظ بھی زائل نہیں کر سکتا بلکہ وہ اس کی غلط تاویل کرتے ہیں۔ دراستھم ان کا تلاوت کرنا۔ واعیہ حفظ کرنے والی، تعیہا اس کی حفاظت کرتی ہے۔ اور میری طرف یہ قرآن وحی کیا گیا ہے تاکہ میں اس کے ذریعے تمہیں ڈراؤں یعنی اہل مکہ کو، اور جس تک یہ پہنچے تو اس کے لئے بھی ڈرانے والا ہے۔ [illegible] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

النبي صلى الله عليه وسلم قال لما قضى الله الخلق
كتب كتابا عنده غلبت أو قال سبقت رحمتي
غضبي فهو عنده فوق العرش

٢٣٩٩ - حدثني محمد بن أبي غالب حدثنا
محمد بن إسماعيل حدثنا معتمر سمعت أبي يقول
حدثنا قتادة أن أبا رافع حدثه أنه سمع أبا هريرة يقول
سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إن
الله كتب كتابا قبل أن يخلق الخلق إن رحمتي سبقت
غضبي فهو مكتوب عنده فوق العرش

باب ١٢٨ قول الله تعالى والله خلقكم و
ما تعملون إنا كل شيء خلقناه بقدر ويقال
للمصورين أحيوا ما خلقتم إن ربكم الله الذي
خلق السموات والأرض في ستة أيام ثم استوى
على العرش يغشي الليل النهار يطلبه حثيثا و
الشمس والقمر والنجوم مسخرات بأمره ألا له
الخلق والأمر تبارك الله رب العالمين قال ابن
عيينة بين الله الخلق من الأمر لقوله تعالى
ألا له الخلق والأمر وسمى النبي صلى الله عليه
وسلم الإيمان عملا قال أبو ذر وأبو هريرة سئل
النبي صلى الله عليه وسلم أي الأعمال أفضل
قال إيمان بالله وجهاد في سبيله وقال جزاء
بما كانوا يعملون وقال وفد عبد القيس للنبي
صلى الله عليه وسلم مرنا بجمل من الأمر إن
عملنا بها دخلنا الجنة فأمرهم بالإيمان و
الشهادة وإقام الصلوة وإيتاء الزكاة فجعل
ذلك كله عملا

٢٤٠٠ - حدثنا عبد الله بن عبد الوهاب حدثنا
عبد الوهاب حدثنا أيوب عن أبي قلابة والقاسم
التميمي عن زهدم قال كان بين هذا الحي من جرم

فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرما لیا تو اپنے پاس ایک کتاب میں لکھ دیا کہ میری رحمت میرے غضب سے بڑھ گئی یا میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے وہ عرش کے اوپر اس کے پاس ہے۔

راوی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ مخلوق کو پیدا فرمانے سے پہلے اللہ تعالیٰ نے ایک تحریر لکھی کہ میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے گئی ہے۔ پس وہ لکھی ہوئی تحریر اس کے پاس عرش کے اوپر ہے۔

ارشاد الٰہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے اعمال کو بھی۔

اور ہم نے ہر شے کو ایک اندازہ سے پیدا فرمایا (سورۃ القمر آیت ۴۹) اور تصویر بنانے والوں سے کہا گیا کہ جو تم نے بنایا اس میں جان ڈالو اور فرمایا بیشک تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمینوں کو چھ دنوں میں پیدا کیا پھر عرش پر استوا فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے۔ رات دن کو ڈھانکتا ہے کہ اس کے پیچھے جلد لگا چلا آتا ہے اور سورج اور چاند اور تاروں کو بنایا سب اس کے حکم کے تابع ہیں۔ سن لو اسی کے لئے ہے پیدا کرنا اور حکم دینا بڑی برکت والا ہے اللہ جو رب ہے سارے جہان کا (سورۃ الاعراف آیت ۵۴) ابن عیینہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے الخلق اور امر کو الگ الگ بیان فرمایا جیسا کہ فرمایا سن لو اس کے لئے ہے پیدا کرنا اور حکم دینا۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان کو عمل کہا۔ اور حضرت ابوذر اور حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کون سا عمل سب سے افضل ہے فرمایا اللہ پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا اور فرمایا بدلہ ہے اس کا جو وہ کرتے تھے۔ وفد عبدالقیس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ ہمیں چند ایسی باتیں بتا دیجئے جن پر عمل کر کے ہم جنت میں داخل ہو جائیں۔ آپ نے انہیں ایمان، شہادت، نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم دیا اور ان سب کو عمل قرار دیا۔

زہدم بیان کرتے ہیں کہ اس قبیلہ جرم اور اشعریوں کے درمیان دوستی اور بھائی چارہ تھا ہم حضرت ابو موسیٰ اشعری کے پاس بیٹھے تھے کہ ان کے لئے کھانا لایا گیا جس میں مرغی کا گوشت

وَبَيْنَ الْأَشْعَرِيِّينَ وُدٌّ وَإِخَاءٌ فَكُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ الطَّعَامُ فِيهِ لَحْمُ دَجَاجٍ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمِ اللَّهِ كَأَنَّهُ مِنَ الْمَوَالِي فَدَعَاهُ لَهُ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهُ فَحَلَفْتُ لَا آكُلُهُ فَقَالَ هَلُمَّ فَلْأُحَدِّثْكَ عَنْ ذَاكَ إِنِّي أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِي نَفَرٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَحْمِلُهُ قَالَ وَاللَّهِ لَا أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْبِ إِبِلٍ فَسَأَلَ عَنَّا فَقَالَ أَيْنَ النَّفَرُ الْأَشْعَرِيُّونَ فَأَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرَى ثُمَّ انْطَلَقْنَا قُلْنَا مَا صَنَعْنَا حَلَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْمِلُنَا وَمَا عِنْدَهُ مَا يَحْمِلُنَا ثُمَّ حَمَلَنَا تَغَفَّلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينَهُ وَاللَّهِ لَا نُفْلِحُ أَبَدًا فَرَجَعْنَا إِلَيْهِ فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ لَسْتُ أَنَا أَحْمِلُكُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ حَمَلَكُمْ إِنِّي وَاللَّهِ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ وَتَحَلَّلْتُهَا

۲۳۰۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ الضُّبَعِيُّ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا إِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ مُضَرَ وَإِنَّا لَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي أَشْهُرٍ حُرُمٍ فَمُرْنَا بِجُمَلٍ مِنَ الْأَمْرِ إِنْ عَمِلْنَا بِهِ دَخَلْنَا الْجَنَّةَ وَنَدْعُو إِلَيْهَا مَنْ وَرَاءَنَا قَالَ آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ آمُرُكُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللَّهِ وَهَلْ تَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللَّهِ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَتُعْطُوا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمُسَ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ لَا تَشْرَبُوا فِي الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالظُّرُوفِ

ہوتی تھی۔ ہم ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس تھے اور ان کے یہاں مرغی (کا گوشت) تھا اور ایک شخص غلام معلوم ہوتا تھا۔ انہوں نے اسے بھی بلایا لیکن اس نے کہا کہ میں نے اسے گندگی کھاتے ہوئے دیکھا ہے اس لئے مجھے اس سے گھن آتی ہے اور میں نے قسم کھائی ہے کہ اسے کبھی نہیں کھاؤں گا۔ انہوں نے کہا کہ آؤ میں تمہیں اس کے متعلق ایک حدیث سناتا ہوں۔ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اشعریوں کی ایک جماعت کے ساتھ سواری مانگنے کے لئے حاضر ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نہیں دوں گا اور میرے پاس

سواری بھی نہیں ہے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں غنیمت کے اونٹ پیش کئے گئے تو دریافت فرمایا کہ اشعری لوگ کہاں ہیں؟ پھر آپ نے ہمیں پانچ عمدہ اونٹ دینے کا حکم دیا۔ ہم انہیں لے کر چلے تو ہم نے کہا کہ ہم نے یہ کیا کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قسم کھا چکے تھے کہ ہمیں سواری نہیں دیں گے اور آپ کے پاس سواری بھی نہیں ہے پھر آپ نے ہمیں سواری دی۔ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی قسم سے غافل کر دیا، واللہ ہم کبھی فلاح نہیں پا سکتے۔ چنانچہ ہم آپ کی خدمت میں واپس آئے اور آپ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے تمہیں سواری نہیں دی ہے بلکہ اللہ نے تمہیں سواری دی ہے، واللہ میں جب بھی کوئی قسم کھاتا ہوں اور اس کے علاوہ دوسری صورت میں بھلائی دیکھتا ہوں تو بھلائی والی صورت کو اختیار کر کے قسم کا کفارہ ادا کر دیتا ہوں۔

۲۳۰۱۔ ہم سے عمرو بن علی نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو عاصم نے، کہا ہم سے قرہ بن خالد نے، کہا ہم سے ابو جمرہ ضبعی نے، کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا، انہوں نے کہا کہ قبیلہ عبد القیس کا وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور انہوں نے عرض کیا کہ ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلہ مضر کے مشرکین حائل ہیں اور ہم آپ کی خدمت میں صرف حرمت والے مہینوں ہی میں حاضر ہو سکتے ہیں۔ اس لئے آپ ہمیں ایسے جامع احکام بتا دیجئے کہ اگر ہم ان پر عمل کریں تو جنت میں داخل ہو جائیں اور جو لوگ ہمارے پیچھے رہ گئے ہیں انہیں بھی ان کی طرف دعوت دیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے روکتا ہوں۔ میں تمہیں اللہ پر ایمان لانے کا حکم دیتا ہوں۔ تمہیں معلوم ہے اللہ پر ایمان لانا کیا ہے؟ یہ گواہی دینا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا اور مال غنیمت سے پانچواں حصہ ادا کرنا اور میں تمہیں چار چیزوں سے منع کرتا ہوں۔ کدو کے تونبے، لکڑی کے کریدے ہوئے

الْمَدِينَةِ وَالْخَتَمَةِ

۲۳۰۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ

۲۳۰۳ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ ق

۲۳۰۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِي فَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً أَوْ لِيَخْلُقُوا حَبَّةً أَوْ شَعِيرَةً

بَابُ ۱۳۸۲ قِرَاءَةِ الْفَاجِرِ وَالْمُنَافِقِ وَأَصْوَاتُهُمْ وَتِلَاوَتُهُمْ لَا تُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ

۲۳۰۵ - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالْأُتْرُجَّةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَرِيحُهَا طَيِّبٌ وَالَّذِي لَا يَقْرَأُ كَالتَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيحَ لَهَا وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَلَا رِيحَ لَهَا

۲۳۰۶ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

سکتی ہیں خواہ وہ چھوٹی ہوں یا بڑی ہی ہیں۔

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تصویریں بنانے والوں کو قیامت کے روز عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے بنایا ہے اس میں جان ڈالو۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تصویریں بنانے والوں کو قیامت کے روز عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے بنائی ہیں ان میں جان ڈالو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو میرے پیدا کرنے کی طرح پیدا کرنے چلا ہے۔ وہ ایک ذرہ تو بنائیں، وہ کوئی ایک دانہ یا جو کا دانہ ہی بنا کر دکھا دیں۔

بدکار اور منافق کی قرأت نیز ان کی آواز اور ان کی تلاوت ان کے حلق سے نیچے نہیں اترتی۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس مومن کی مثال جو قرآن کریم پڑھے نارنگی جیسی ہے جس کا ذائقہ بھی اچھا اور خوشبو بھی اچھی ہے اور جو قرآن مجید نہ پڑھے اس کی مثال کھجور جیسی ہے کہ جس کا ذائقہ تو اچھا لیکن خوشبو نہیں ہوتی۔ فاجر کی مثال جو قرآن کریم پڑھے ریحان جیسی ہے کہ اس کی خوشبو اچھی لیکن ذائقہ کڑوا ہے اور اس فاجر کی مثال جو قرآن مجید نہ پڑھے اندرائن (تُمّہ) جیسی ہے کہ ذائقہ کڑوا اور خوشبو بھی نہیں۔

یحییٰ بن عروہ بن زبیر نے عروہ بن زبیر سے سنا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ کچھ آدمیوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

أخبرني يحيى بن عروة بن الزبير أنه سمع عروة بن الزبير قالت عائشة سأل أناس النبي صلى الله عليه وسلم عن الكهان فقال إنهم ليسوا بشيء فقالوا يا رسول الله فإنهم يحدثون بالشيء يكون حقا قال فقال النبي صلى الله عليه وسلم تلك الكلمة من الحق يخطفها الجني فيقرها في أذن وليه كقرقرة الدجاجة فيخلطون فيه أكثر من مائة كذبة.

۷۰۴۲ ـ حدثنا أبو النعمان حدثنا مهدي بن ميمون سمعت محمد بن سيرين يحدث عن معبد بن سيرين عن أبي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يخرج ناس من قبل المشرق ويقرءون القرآن لا يجاوز تراقيهم يمرقون من الدين كما يمرق السهم من الرمية ثم لا يعودون فيه حتى يعود السهم إلى فوقه قيل ما سيماهم قال سيماهم التحليق أو قال التسبيد.

باب ۱۵۲ قول الله تعالى ونضع الموازين القسط وأن أعمال بني آدم وقولهم يوزن وقال مجاهد القسطاس العدل بالرومية ويقال القسط مصدر المقسط وهو العادل وأما القاسط فهو الجائر.

۷۰۴۳ ـ حدثني أحمد بن إشكاب حدثنا محمد بن فضيل عن عمارة بن القعقاع عن أبي زرعة عن أبي هريرة قال قال النبي صلى الله عليه وسلم كلمتان حبيبتان إلى الرحمن خفيفتان على اللسان ثقيلتان في الميزان سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم.

کاہنوں کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ وہ کچھ بھی نہیں ہیں۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! وہ بعض ایسی باتیں بتاتے ہیں کہ سچ ثابت ہوتی ہیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ بات جو سچ ثابت ہوتی ہے اُسے جنات نے اُچکا ہوتا ہے اور پھر وہ کاہن کے کان میں یوں ڈالتا ہے جیسے مرغی کٹ کٹ کرتی ہے اور پھر وہ سو سے زیادہ جھوٹ اُس کے ساتھ ملا دیتا ہے۔

معبد بن سیرین نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مشرق کی جانب سے کچھ لوگ نکلیں گے کہ وہ قرآن مجید پڑھیں گے مگر وہ اُن کے گلوں سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے اور پھر وہ دین میں واپس نہیں آئیں گے جب تک تیر اپنی جگہ پر واپس نہ لوٹ آئے۔ دریافت کیا گیا کہ اُن کی نشانی کیا ہے؟ فرمایا کہ اُن کی نشانی سر منڈانا ہے یا فرمایا کہ سر منڈائے رکھنا۔

ارشادِ ربانی ہے۔ اور ہم قیامت کے روز عدل کی ترازو رکھیں گے۔

جس میں انسانوں کے اعمال و اقوال تولے جائیں گے مجاہد کا قول ہے کہ القسطاس رومی زبان میں عدل کو کہتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ القسط المقسط کا مصدر ہے یعنی عادل اور القاسط ظالم کو کہتے ہیں۔

ابو زرعہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو کلمے اللہ تعالیٰ کو بہت پیارے، زبان پر بہت ہلکے اور میزان میں بہت بھاری ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ اللہ پاک ہے اور اپنی حمد کے ساتھ۔ اللہ پاک ہے عظمت

تم الجزء الثلاثون وبه كمل الكتاب والحمد لله أولا وآخرا

اس ناچیز نے ۲۹ شوال المکرم ۱۴۰۱ھ مطابق ۵ ستمبر ۱۹۸۱ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر بخاری شریف کا ترجمہ شروع کیا تھا اور ۲۹ ذی الحجہ ۱۴۰۱ھ مطابق ۲۵ اکتوبر ۱۹۸۱ء کو بروز یک شنبہ صبح نو بجے اس سے فارغ ہو گیا تھا۔ احقر کے ترجمے کے ساتھ بخاری شریف پہلی دفعہ ۱۴۰۲ھ / ۱۹۸۲ء میں فرید بک سٹال لاہور کی معرفت منظر عام پر آئی۔ اس ترجمے کے اندر کچھ بے ربطی سی لگ رہی تھی یعنی ابتدائی چند پاروں کا ترجمہ راقم الحروف کا نہیں تھا۔ وہ ترجمہ اب نکال دیا گیا ہے اور بخاری شریف کا موجودہ ایڈیشن جو حواشی کے ساتھ منظر عام پر آرہا ہے، اس میں اب کوئی بے ربطی نہیں بلکہ اول سے آخر تک سارا ترجمہ اس ناچیز کا ہے۔ شدید علالت اور بے حد مجبوری کے باوجود بعض احادیث پر حواشی لکھنے کی سعادت بھی حاصل ہو گئی ہے۔ خدائے ذوالمنن اپنے حقیر بندے کی اس کاوش کو قبول فرمائے۔ اسے میرے لیے کفارۂ سیئات، توشۂ آخرت اور ذریعۂ نجات بنائے۔

گدائے در اولیاء و ... عبدالحکیم خاں اختر
مجددی مظہری شاہجہان پوری
لاہور چھاؤنی

۱۹ شعبان المعظم ۱۴۱۱ھ
مطابق ۱۰ مارچ ۱۹۹۱ء

جدول ـ بخاری شریف مترجم، جلد سوم!

(پاروں کے لحاظ سے)

نمبر پارہ	تفصیل ابواب	میزان ابواب	تفصیل احادیث	میزان احادیث
پارہ ۲۱	۱ تا ۱۵۰	۱۵۰	۱ تا ۲۲۸	۲۲۸
۲۲ 〃	۱۵۱ تا ۲۸۸	۱۳۸	۲۲۹ تا ۴۳۸	۲۱۰
۲۳ 〃	۲۸۹ تا ۴۲۲	۱۳۴	۴۳۹ تا ۶۹۲	۲۵۴
۲۴ 〃	۴۲۳ تا ۵۹۲	۱۷۰	۶۹۳ تا ۹۶۴	۲۷۲
۲۵ 〃	۵۹۳ تا ۷۱۲	۱۲۰	۹۶۵ تا ۱۱۹۴	۲۳۰
۲۶ 〃	۷۱۳ تا ۸۴۸	۱۳۶	۱۱۹۵ تا ۱۴۲۸	۲۳۴
۲۷ 〃	۸۴۹ تا ۹۲۲	۷۴	۱۴۲۹ تا ۱۶۶۸	۲۴۰
۲۸ 〃	۹۲۳ تا ۱۱۰۵	۱۸۳	۱۶۶۹ تا ۱۹۳۰	۲۶۲
۲۹ 〃	۱۱۰۶ تا ۱۲۱۸	۱۱۳	۱۹۳۱ تا ۲۱۸۰	۲۵۰
۳۰ 〃	۱۲۱۹ تا ۱۲۸۹	۷۱	۲۱۸۱ تا ۲۴۰۸	۲۲۸
میزان		۱۲۸۹		۲۴۰۸

WWW.NAFSEISLAM.COM

قطعہ تاریخِ طباعت

از سید غلام مصطفیٰ صاحب قدسی، استاد جامعہ نقشبندیہ مجددیہ، والٹن، لاہور چھاؤنی

لکھے درِ محبوب کے پہنچے ہیں گدا دیکھ
اس بلبلِ گلزارِ مدینہ کی نوا دیکھ

الفاظ ہیں نور بیز تو کوثر میں ڈھلے ہیں!
فقروں میں گلشن کی گہربار ضیا دیکھ

ایمان کے ہے قدرے یہ ترجمہ روشن
دنیا میں ہی چلتی ہوئی جنت کی ہوا دیکھ

عشقِ نبی کی چاندنی سے ہے یہ منور!
انداز بیاں میں ہے بھرا لطفِ خدا دیکھ

اس دشت میں رہوارِ قلم گر ہے چلانا
اے رہرو راہِ حرم یہ قبلہ نما دیکھ

الشیخ کتنے مبارک تھے اہتمام
ہوتا رہا یہ ساتھ جن کے فرض ادا دیکھ

دربارِ مصطفیٰ میں رہا باوضو ہو کر
رُخ سوئے حرم کر کے ہی ہر لفظ لکھا دیکھ!

یہ حفظِ مراتب کا سلیقہ ہے دیدنی
اس ترجمے سے آج معطر ہے فضا دیکھ

ہے شرحِ آداب میں ایماں کی چاشنی
ہر لفظ محبت کے ہے سانچے میں ڈھلا دیکھ

تاریخِ طباعت کے لیے میرے اٹھے ہاتھ
ہاتف نے کہا ہو گئی مقبول دعا دیکھ

ڈوبا ہوا جو عشقِ نبی میں ہے حرف حرف
قدسی ہر ایک لفظ میں عرفانِ رضا دیکھ

١٤٠٢ھ

WWW.NAFSEISLAM.COM